PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

DEBATES

21ST JUNE, 1963

Vol. [illegible]

OFFICIAL REPORT



CONTENTS

Friday, the 21st June, 1963

	PAGE
Recitation from the Holy Qur'an ...	1
Point of Personal Explanation ...	2
Question of Privilege —	3
re a Memorandum reported by submitted to the Governor by Mir Nabi Bakhsh Khan Zahri M.P.A., praying for the suspension of the Speaker ...	
West Pakistan Budget (General), 1963 - 64 ...	8
Discussion on the Budget as a whole (Resumption) ...	

Price : Rs. 1·56

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FOURTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN.

Friday, the 21st June, 1963.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-30 a.m. of the clock. Mr. Senior Deputy Speaker, Mr. Muhammad Ishaq Khan Kundi, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُوانْتِقَامٍ ۝ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۝ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

پارہ ۱۳ س ۱۴ ع ۱۹ آیات ۴۷ تا ۵۲

پس ایسا خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے جو وعدہ کر چکا ہے اس کے خلاف کرے گا۔ وہ غالب ہے اور پورا پورا بدلہ لینے والا ہے۔ وہ دن کہ جب یہ زمین بدل کر دوسری ہی زمین بنا دی جائیگی اور آسمان بھی بدل جائینگے اور سب لوگ خدائے یگانہ و غالب کے حضور حاضر ہوں گے تم اُس دن مجرموں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں ان کے کرتے گندھک کے ہوں گے اور چہرے آگ کے شعلوں سے ڈھنپے ہوئے۔ یہ اس لئے ہوگا کہ اللہ ہر جان کو اس کی کمائی کے مطابق بدلہ دے بلاشبہ وہ حساب لینے میں بہت تیز ہے۔

یہ انسانوں کے لئے ایک پیام ہے اور اس لئے بھیجا گیا ہے کہ لوگوں کو خبردار کیا جائے اور وہ معلوم کر لیں کہ ان کا معبود ایک ہی معبود ہے نیز اس لئے کہ صاحب عقل و دانش اس سے نصیحت حاصل کریں۔

خان امان اللہ خان شاہانی - جناب والا۔ نواب زادہ افتخار احمد خان نے وزیروں کے ممبر نہ رہنے اور ان پر تاوان کے بارے میں جو پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا اس پر کل آپ نے جو رولنگ دینی تھی وہ اب آپ کب دینگے؟

Mr. Senior Deputy Speaker : The position about that is that I have decided to hear the Advocate-General in the House on the 1st of July. After that I will allow a limited debate on clause 3 of Article 104. The Ministers who are interested in this and the Member, who has raised the point of order, will also be allowed to speak. After that on the 2nd of July I will give my ruling.

POINT OF PERSONAL EXPLANATION

Mian Muhamm d Akbar (Gujrat-I): On a point of pers›na' explanation, Sir:

جناب والا - پرسوں جب وزیر ریلوے میری تقریر کا جواب دے رہے تھے تو بد قسمتی سے میں ہاؤس میں موجود نہیں تھا - میری اس مجبوراً غیر حاضری کو میری عمداً غیر حاضری پر محمول کیا گیا اور جناب وزیر ریلوے نے اس ہاؤس کو یہ غلط تاثر دینے کی کوشش کی کہ میں عمداً ہاؤس سے غیر حاضر ہوں -

جناب والا - واقعات یہ ہیں کہ مجھے گھر سے ٹیلیفون آ گیا اور مجھے فوری طور پر بغیر پروگرام کے گھر جانا پڑا - جب میں واپس آیا تو اس وقت بدقسمتی سے وزیر ریلوے اپنی تقریر فرما چکے تھے - چنانچہ میں نے پھر ریلوے بورڈ کے چیئرمین کی وہ اسٹیٹ منٹ دیکھی جو جناب وزیر ریلوے نے ایوان کے سامنے پیش کی تھی - اس رپورٹ میں واقعات کو الجھانے کی کوشش کی گئی ہے اور واقعات کی تمام تر ذمہ داری سٹیر پر ڈالی گئی ہے -

جناب والا - میں نے اپنی تقریر میں کہیں یہ الزام نہیں لگایا تھا کہ یہ واقعات جو ہیں ان کی ذمہ داری تمام تر صوبائی حکومت یا ریلوے بورڈ پر ہے میرا مقصد تو صرف اس سکینڈل کو منظر عام پر لانا تھا ــــــــ

Mr. Senior Deputy Speaker : The member is entering upon a debate. His personal explanation is finished.

Mian Muhammad Akbar : Sir you give me just one minute.

Mr. Senior Deputy Speaker : The member is arguing the case.

Mian Muhammad Akbar : Just one minute Sir, I want to make one submission.

Mr. Senior Deputy Speaker : The member should please have his seat.

QUESTION OF PRIVILEGE

Re a Memorandum reportedly submitted to the Governor by Mir Nabi Bakhsh Khan Zahri, M.P.A., praying for the suspension of the speaker.

Mr. Senior Deputy Speaker : There is a notice of a question of Privilege from Mr. Iftikhar Ahmad Khan. He may ask for leave to raise the question.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan (Jhang-I): Sir, I ask for leave to raise a question of thebreach of privilege of the House and its Speaker committed by Mir Nabi Bux Khan Zahri, Deputy Leader of the so called Convention Muslim League Assembly Party, who has reportedly submitted a Memorandum to the Governor praying for the suspension of the Speaker till the disposal of the vote of No-Confidence tabled by the same Member by the Assembly. This action of Mr. Zahri besides being unconstitutional and uncalled for has greatly lowered the prestige of the House and its Speaker and creates the impression that there is a deliberate attempt to cow down and demoralize the Speaker in the honest discharge of his duties and in safe-guarding the rights of all Members of the House.

Minister of Finance : (Sheikh Masood Sadiq) : Just a minute. Sir, I would like to speak.

جناب والا ۔ میں عرض کرونگا کہ اس وقت زہری صاحب یہاں نہیں ہیں ۔ جب وہ آ جائیں تو پھر نوابزادہ صاحب اپنی تحریک پیش کریں ۔ میرے پاس جو facts ہیں وہ کچھ اور ہیں ۔ زہری صاحب کو آ جانے دیجئے پھر نوابزادہ صاحب اپنا موشن پیش کریں ۔

نوابزادہ افتخار احمد خاں ۔ جناب والا ۔ میری Privilege motion کی admission کے لئے مسٹر زہری کا یہاں ہونا لازمی نہیں ہے ۔ breach of privilege اس ہاؤس کی ہوئی ہے ۔ زہری صاحب ہاؤس میں آئیں یا نہ آئیں اس motion کی admission پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا ۔ میں وہ واقعات بتاؤں گا جو documentary ہیں ۔ وہ حالات بتاؤنگا جن کا آپ سب کو علم ہے ۔ اس لئے جب اس تحریک پر بحث ہوگی اور وہ کسی کمیٹی کے سامنے یا ہاؤس کے سامنے پیش کی جائے گی تو آپ کو حق ہوگا کہ آپ اس کمیٹی کے سامنے یا ہاؤس کے سامنے اپنے خیالات پیش کریں ۔ اس لئے میں اپیل کرونگا کہ اس مسئلے کی اہمیت کے پیش نظر ایوان کے وقار کے پیش نظر اور سپیکر کے وقار کے پیش نظر اور اس جمہوریت کے نام پر جس کا آپ ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں ۔ اس مسئلے کو زیر بحث لانے کی مخالفت نہ کی جائے ۔

وزیر خزانہ ۔ میں مخالفت نہیں کر رہا جہاں تک ہاؤس کے privileges کا تعلق ہے مجھے آپ کے ساتھ اتفاق ہے مگر میں صرف یہ عرض کر دوں کہ جو facts مجھے پتہ ہیں وہ آپ کے facts سے مختلف ہیں ۔

جہاں تک ہاؤس کے privileges کا تعلق ہے میں چاہتا ہوں کہ ایوان کا کوئی ممبر کوئی ایسی چیز نہ کرے جس سے Privileges of the House کو breach کیا جائے ۔ (خوب خوب) میں آپ سے بالکل متفق ہوں مگر میرے پاس جو position ہے وہ factual ہے اور آپ سے different ہے ۔ اگر آپ ابھی کرنا چاہتے ہیں تو میں ابھی جواب دے دیتا ہوں ۔ جہاں تک آپ کے privileges کا سوال ہے میں آپ کے ساتھ ہوں ۔

نوابزادہ افتخار احمد خاں ۔ مسٹر سپیکر ۔ مجھے بڑی مسرت ہے کہ لیڈر آف دی ہاؤس نے اتفاق کیا ہے ۔

Minister of Food & Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : Sir what the Leader of the House means is that supposing Mr. Zehri is going to deny that he has not done it, then before giving your ruling, it would be better to find out whether a certain thing has happened.

Mr. Senior Deputy Speaker: : First we have to consider its admissibility. The first question is whether a breach of privilege has been committed or not.

Minister of Finance : First when a thing has happened then it is a breach of privilege. He is not here and supposing he comes.....

اور وہ کہہ دیتے ہیں کہ میں نے عرضی دی ہی نہیں ہے تو ان کو کیا فائدہ ہوگا ؟ اگر وہ یہ کہتے ہیں تو ہاؤس کا وقت ضائع کرنے اور بجٹ کا وقت ضائع کرنے کا کیا فائدہ ہوگا ؟ اگر نوابزادہ صاحب نے موشن دینی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : His denial is immaterial at this stage.

وزیر خزانہ ۔ میں تو کہتا ہوں کہ اگر انہوں نے ایسا کیا ہے تو

It is a breach of privilege. That can be taken up at any time.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : No. No. Sir I will invite your attention to Rule 175. It says —

> "The Speaker shall, after the disposal of questions and before the Orders of the Day are entered upon, call the Member concerned how shall rise in his place and, while asking for leave to raise the question of privilege, make a short statement relevant thereto."

مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے ۔ اگر یہ مسئلہ زہری صاحب کی غیر حاضری کی وجہ سے ملتوی ہونا ہو تو مجھے اعتراض نہیں ہے ۔ لیکن قانون اور رول اس کی اجازت نہیں دیتے ۔ رول یہ کہتے ہیں کہ

> 'before the Order of the Day is entered upon' the privilege motion shall have to be taken.

میں لیڈر آف دی ہاؤس سے اتفاق کرتا ہوں اور اگر وہ بنیادی طور پر اور واقعاتی طور پر متفق ہیں تو میں عرض کروں گا کہ اس تحریک کو admit آج کر لیا جائے ۔ اور اس پر بحث جب آپ کرنا چاہیں کر لیں ۔

وزیر خزانہ - بالکل ٹھیک ہے - تحریک کو admit کر لیا جائے۔ اور جب زھری صاحب آ جائیں گے تو اس پر بحث ہو جائے گی -

Mr. Senior Deputy Speaker : I hold the question of privilege to be in order and now I put it to the Assembly to give leave.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir it is not being opposed by the Leader of the House.

Mr. Senior Deputy Speaker : I have held it in order and now the Assembly has to give leave.

For the information of the House it is stated that Rule 175(2) requires that for the purpose of leave being granted at least thirty members must rise in favour of the leave being granted to a privilege motion. So, I put the question to the House.

Khawaja Muhammad Safdar : I refer your honour's attention to rule 171, only in that case your honour is required under the rules to ask the House that those members who are in favour of.....

مسٹر افتخار احمد خاں - قائد ایوان نے قبول کر لیا ہے اور انہیں کوئی اعتراض نہیں -

Khawaja Muhammad Safdar : Since the Leader of the House has very kindly and graciously accepted our request that we should discuss it at some other date and he has not objected to leave being granted, therefore, my request is that it has already been accepted.

وزیر خزانہ - خواجہ صاحب اگر آپ چاہیں تو یہ ساری نشستیں آپ کے ساتھ ہیں - جب میں نے آپ سے وعدہ کر لیا ہے تو پھر اس کو admit کر لیا جائے -

Mr. Senior Deputy Speaker : The only thing left is proceedings under rule 177 which says.

> "177. If leave is granted, the Assembly may consider the question of privilege and come to a decision or refer it to the Committee on Rules of Procedure and Privileges on a motion made either by the Member who has raised the question of privilege or by any other Member.

Now, that matter has to be postponed for sometime and, I think, if the Leader of the Opposition and the Leader of the House come to an agreement about the date that will be better.

Minister of Law and Agriculture : I move that the matter be referred to the Committee on Rules of Procedure and Privileges.

(Voices—no, no)

Or if it is to be discussed in the House then we will have to take it for granted and I have no objection.

مسٹر عبدالرازق خان ۔ جناب والا ۔ میں گذارش کروں گا کہ یہ تحریک استحقاق اس وقت admit کی جائے جب زھری صاحب یہاں موجود ھوں لیکن جیسا کہ ملک قادر بخش صاحب نے کہا ھے کہ یہ معاملہ ایک کمیشن کے سپرد کر دیا جائے ۔ میں اس کے خلاف ھوں ۔ البتہ زھری صاحب کی موجودگی میں اس معاملہ پر بحث ھو اور وہ اس کا جواب دیں ممکن ھے وہ غلطی پر ھوں ۔

Minister of Finance : I don't think so much discussion is necessary now, since it has been admitted.

Mr. Senior Deputy Speaker : There is no question of admission. My point is that some understanding should be arrived at between both the sides for its consideration.

Minister of Finance : Mr. Safdar may come to my room with Mr. Iftikhar and we will discuss it.

Mr. Senior Deputy Speaker : You fix a date by arrangement.

Minister of Finance : It may be taken up after the Budget discussion.

Khawaja Muhammad Safdar : I will see the Leader of the House in his chamber and then inform the House.

Minister of Finance : I will consult with Khawaja Muhammad Safdar and Mr. Iftikhar Ahmad and fix up a date.

Mr. Senior Deputy Speaker : Is it not possible to fix a date just now ?

وزیر خزانہ ۔ اگر آپ چاھتے ھیں تو ھم ابھی چلے جاتے ھیں تاکہ تاریخ کا فیصلہ کر لیں ۔

(*Leader of the House & Leader of the Opposition retired to the Lobby*)

میاں محمد اکبر ۔ جناب والا ۔ کسی اور دن اس کو ملتوی نہ کیا جائے بلکہ یہ ایسا معاملہ ھے کہ اس کو ابھی discuss کیا جائے اور اس پر بحث ھو جائے ۔ اب زھری صاحب آ گئے ھیں اور اب انہیں کوئی اعتراض نہیں ھونا چاھئے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Please wait till the talk between the Leader of the Opposition and the Leader of the House concludes.

Mian Muhammad Akbar : It will be against the rules if it is postponed now.

Mr. Senior Deputy Speaker : That stage has passed now.

(At this stage the Leader of the House and the Leader of the Opposition came in)

Minister of Finance : Sir it is agreed for Saturday.

نواب زادہ افتخار احمد خاں ۔ جناب ۔ مجھے اس تجویز سے کوئی اختلاف نہیں تھا ۔ کہ اگر یہ آج ملتوی بھی ہو جاتی ۔ لیکن Sense of the House اس بات کی مقتضی ہے ۔ کہ لوگوں کے جذبات اس طرح سے مجروح کئے گئے ہیں ۔ اس لئے یہ ایوان اسے آج ہی Discuss کرے ۔ اس لئے اس سلسلے میں ایوان کی رائے لی جائے کہ وہ اس پر آج بحث کرنا چاہتے ہیں یا سوموار کو چاہتے ہیں

وزیر خزانہ ۔ دیکھئے نواب زادہ صاحب ۔ آپ undue advantage لینا چاہتے ہیں ۔ آپ غلط فہمی میں مبتلا ہیں ۔ اگر آپ ایسا ہی چاہتے ہیں تو پھر میں Persist کرونگا کہ Monday کو ہی اس پر بحث ہو ۔ جب ایک مرتبہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ سوموار کو اس پر بحث ہو تو پھر اب آپ ہفتہ کس طرح کہتے ہیں ۔ میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میرے آدمی آپکے ساتھ نہیں ہیں ۔ وہ میرے ساتھ ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ مجھے شیخ مسعود صادق صاحب سے اتفاق ہے ۔ انہوں نے یہ تجویز فرمایا تھا کہ اس موضوع پر بحث ان کے لئے سوموار کو ہی convenient ہو گا ۔ کیونکہ اور دوستوں نے بھی بجٹ پر بحث میں حصہ لینا ہے ۔ اس لئے مجھے اور میرے دوستوں کو یہ تجویز قبول ہے ۔ اب اگر وہ چاہتے ہیں ہفتے کو کرنا تو یہ بھی ہمیں قبول ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ حضور والا ۔ میں نے تو سوموار کو کہا تھا ۔ آپ نے ہفتے کو کہا ۔ تو میں نے کہا all right چلو ٹھیک ہے ۔ اب آپ میرے آدمیوں کو چیلنج کرتے ہیں ۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں ۔ کہ وہ سب میرے ساتھ ہیں اور مجھے لیڈر مانتے ہیں ۔ میرے آدمی کبھی میرے خلاف نہیں جائیں گے ۔ یہ محض آپ کی باتیں ہیں اور آپ کا خیال ہے ۔ آپ میری پارٹی میں پھوٹ ڈالنا چاہتے ہیں یہ آپ کی غلط فہمی ہے ۔ میری پارٹی کا ایک آدمی بھی آپ کے ساتھ نہیں ہے ۔ اور اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو میں Monday پر insist کرونگا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اب آپ ہفتے کو کرنا چاہتے ہیں ۔ یا سوموار کو ؟

وزیر خزانہ ۔ اب میں سوموار کو کرنا چاہتا ہوں ۔ (شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Senior Deputy Speaker : The question of Privilege will be considered on Monday. Yes, Mr. Zahri.

میر نبی بخش خان زہری (کوئٹہ۔ شگئی)۔ جناب والا۔ جو کچھ لیڈر آف دی ہاؤس نے کہا ہے۔ میں اس مقررہ وقت سے پانچ منٹ پہلے حاضر ہو جاؤنگا۔

WEST PAKISTAN BUDGET (GENERAL), 1963-64

Discussion on the Budget as a whole. (*Resumption*)

Mr. Senior Deputy Speaker: The House will now resume discussion on the West Pakistan Budget (General) for the year 1963-64 as a whole. Yes, Mr Zehri.

میر نبی بخش خان زہری (کوئٹہ۔ شگئی)۔ جناب سپیکر۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت پاتا ہوں کہ آپ کی زیر صدارت آج مجھے بولنے کا موقع ملا ہے ــــــ

Mr. Senior Deputy Speaker: I draw the attention of the member to two points—Firstly, his speech must be relevant and, secondly, it must be brief. In view of the privilege motion already pending before the House he should avoid all references to these matters.

میر نبی بخش خان زہری۔ میں کوئی ایسا پوائنٹ جو Privilege Motion کے متعلق ہو۔ Discuss نہیں کرنا چاہتا ہوں بلکہ خالصتاً اپنے علاقے کے متعلق اپنی رائے اسی بجٹ پر دونگا۔ اور جو کچھ اس بجٹ کے متعلق آپوزیشن نے کہا ہے۔ اپنی پارٹی کے interest میں اس کے خلاف بات کرونگا میں مشکور ہونگا اگر کچھ زائد وقت مجھے مرحمت فرمائیں۔ کیونکہ میں کل سے بولنے کا منتظر تھا۔

جناب سپیکر۔ میں آپ کی وساطت سے چاہتا ہوں کہ میں سب سے پہلے اُن واقعات اور حقائق کو جو میرے علم میں ہیں اور جو کل آپوزیشن کی طرف سے ہماری پارٹی اور جناب صدر پر حملے کئے گئے۔ انہیں آپ کی خدمت میں پیش کروں۔

جناب والا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ officials جلسے منعقد کرواتے ہیں۔ مجھے اس کے ساتھ بالکل اتفاق نہیں ہے۔ میں جناب کی خدمت میں کوئٹہ ڈویژن کا ایک واقعہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جب صدر صاحب وہاں تشریف لائے تو یہ حقیقت ہے کہ وہاں کوئٹہ کے گرد و نواح کے علاقے mining area کے جو مزدور تھے۔ انہوں نے جب یہ سنا تو وہ از خود اپنا کام بند کر کے airport پر پہنچے۔ اب آپ یہ بتائیں کہ مزدوروں پر

officials کا کیا کنٹرول ہوسکتا ہے ۔ mine owners چیخ و پکار کرتے رہے لیکن وہ اپنے محبوب صدر کی خدمت میں پہنچنا شرف محسوس کرتے تھے ۔ انہوں نے ان کے جلسے میں شرکت کی ۔ ان کا پرتپاک استقبال کیا ۔ ان کی وہ خدمات جو انہوں نے اس ملک کے لئے سر انجام دی ہیں ۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ۔ اس لئے اپنے سربراہ مملکت کے لئے ان کے دلوں میں جو کچھ ہے ۔ وہ بھی ظاہر ہے ۔ لہذا یہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ طلباء کو بھی organize طریقے سے ان کے استقبال کے لئے لے جایا گیا اور ان کے جلسے میں شریک کیا گیا ۔ بلکہ وہ خود ذاتی طور پر ان کے استقبال کے لئے گئے ۔ اور ان کے جلسے میں شرکت کی ۔ اور یہی حال پبلک کا بھی ہے ۔ میں آپوزیشن سے اتفاق نہیں کرتا ہوں ۔ کہ یہ سب کچھ organize طریقے پر کیا گیا تھا ۔ میں سمجھتا ہوں ۔ کہ کنونیشن مسلم لیگ پر یہ ایک بڑا الزام ہے ۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ عوام ہمارے ساتھ نہیں ہیں ۔ یہ غلط ہے اور عوام ہمارے ساتھ ہیں ۔ اور ہزارہا لوگ جلسوں میں آتے ہیں ۔

اسی طرح سے دوسرا اعتراض یہ تھا کہ وزراء دورے کیوں کرتے ہیں ۔ جناب مجھے افسوس ہے کہ سابق پنجاب کی حکومت کے وقت میں نہیں تھا ۔ ہو سکتا ہے کہ اس وقت cabinet اپنی سیکرٹریٹ میں بیٹھ کر حکومت چلا لیتے ہوں ۔ لیکن ون یونٹ بننے کے بعد یہ ناممکن ہے اور ناکافی ہے ۔ کہ منسٹر یہاں اپنی seat پر بیٹھ کر ایسا کریں ۔ میں بحیثیت پارٹی کے ایک ڈپٹی لیڈر ہونے کے منسٹروں کو کہتا ہوں کہ وہ یہاں ہی نہ بیٹھے رہیں ۔ بلکہ وہ ملک کے کونے کونے میں جا کر دورے کریں ۔ اور لوگوں کی تکالیف معلوم کریں ۔ یہاں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ دوروں پر جاتے ہیں ۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہم کئی مہینے یہاں پر ہاؤس میں بیٹھے رہتے ہیں ۔ تو اگر اس کے بعد وہ باہر دورے پر جائیں تو اس میں کیا برائی ہے ۔ دوسرا کونسا طریقہ ہے کہ جس سے منسٹروں کو اپنے سیکرٹریٹ کی کارکردگی کے متعلق صحیح حالات معلوم ہوں ۔ میں ان سے مطالبہ کرتا ہوں ۔ کہ اچھا ہے کہ وہ گھر میں نہیں بیٹھتے ۔ اور عوام کے پاس جا کر ان کی تکالیف کو ان کے مزاج کے مطابق دور کرتے ہیں ۔ اور وہیں پر فیصلے کرتے ہیں ۔ اس کے لئے میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں ۔

جناب والا - کل سے یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ مغربی پاکستان میں ۹۳ جگہ فسادات ہوئے ہیں - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے - اور حکومت سے درخواست کرونگا جیساکہ لیڈر آف دی آپوزیشن خواجہ صفدر صاحب نے فرمایا ہے - مجھے ان سے صرف اس حد تک اتفاق ہے کہ یہ معلومات کی جائیں کہ ان فسادات میں کن لوگوں کا ہاتھ ہے اور خواہ وہ officials ہوں - خواہ وہ سیاسی لیڈر ہوں - کوئی بھی ہوں - انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے - جناب سپیکر - میں اپنے غریب علاقے کے لوگوں کو مستحق مبارکباد سمجھتا ہوں کہ خدائے تعالےٰ کے فضل و کرم سے کوئٹہ اور قلات ڈویژن میں ایسا کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا — — —

میں فخر محسوس کرتا ہوں اور میں یہ ضرور کہونگا کہ وہاں کے officials جن میں کمشنر مسٹر انور عادل شامل ہیں - میں ان کو مبارکباد کا مستحق سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ایسا انتظام کیا کہ وہاں کوئی ایسا فساد نہ ہوا - وہاں کے عوام بھی مستحق مبارکباد ہیں - اس کے بعد جناب سپیکر - نہ صرف اس حد تک قابل مبارکباد سمجھتا ہوں کہ وہ ہمارے علاقے کے لوگ ہیں جو ون یونٹ کے موافقت میں ہیں - میں جو کچھ ہاؤس میں کہتا ہوں وہی پبلک جلسوں میں بھی کہتا ہوں - میں یقین دلاتا ہوں کہ ون یونٹ کے متعلق ہم سب متفق ہیں - میں بتانا چاہتا ہوں کہ ون یونٹ کے متعلق ہمیں یہ الزام نہ لگایا جائے کہ ہم ذاتی مفاد کے لئے ہیں - ہمارے وہ بھائی جو سابق صوبہ پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں وہ یہ محسوس نہ کریں کہ ہم ان کی روٹی کو کھانے آئے ہیں ہرگز یہ ہمارا مقصد نہیں ہے - ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ ملکی مفاد میں یہ ضروری ہے کہ ون یونٹ مضبوط رہے، قائم رہے ان کی دلیلیں، میں پیش کرتا ہوں یعنی ایک ارب ۸۶ کروڑ ۶ لاکھ کا جناب والا - بجٹ ہے اس میں سے جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے -

(اس موقع پر مسٹر سپیکر کرسئی صدارت پر جلوہ افروز ہوئے)

میں جناب سپیکر - آپ کا خیر مقدم کرتا ہوں - جناب سال آئندہ کے متعلق ۱۸۶ کروڑ کا بجٹ ہے - اس میں سے ۱۳۸ کروڑ جہاں تک میری معلومات ہیں مرکز سے ملے ہیں - مرکز سے جو مالی امداد ملی ہے اس میں سے ۹۸ کروڑ aid کی صورت میں ملا ہے تو اس طرح یقیناً یہاں کا بجٹ ۸۶ کروڑ کا نہیں ہے - میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ یہ بجٹ under-

developed areas کو develop کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے اور جو کچھ کیا گیا ہے وہ اس لئے کہ under-developed areas کو develope کیاجائے۔ میں یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ سابق صوبہ پنجاب سےجو ٹیکس ملے ہیں ان میں سے ہمیں ایک روپیہ بھی نہ دیا جائے۔ اور جو کچھ ان کودیا گیا ہے اس سے ڈیڑھ گنازیادہ دے دیا جائے۔ اور جوغیر ملکوں سے قرضےکی صورت میں ہمارے ملک کو aid ملی ہے اس میں سے ہمیں زیادہ سے زیادہ دیا جائے۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہم اپنے بھائیوں پر بوجھ بنیں ہم غریب ہیں مگر ہمارا یہ معیار نہیں کہ ہم اپنے بھائیوں پر بوجھ بنیں۔ اور ہم ون یونٹ پر متفق ہیں۔ اس میں کوئی پوشیدہ چیز ہرگز نہیں ہے۔ ایک بار میں اپنے مہربانوں کی خدمت میں پھر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں بھوکا رہنے دو مگر یہ کرو کہ جو روپیہ باہر سے ملتا ہے اس میں سے ہم پر زیادہ سے زیادہ خرچ کرو۔ مجھے یقین ہے شیخ مسعود صادق صاحب سے جو ہمارے لیڈر بھی ہیں اور وزیر خزانہ بھی ہیں، ان کی علالت کی وجہ سے ہمیں، یہ موقع نہ مل سکا کہ ہم ان کی خدمت میں پورے طریقے سے عرض کریں۔ مجھے اُمید ہے کہ وہ اس میں سے ضرور ہمارے حق کا خیال رکھیں گے۔ جناب ۵ کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ جو آئندہ سال کے لئے کوئٹہ قلات ڈویژن کو دیا گیا ہے وہ سراسر ناانصافی اور ناکافی ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اس سے جو ۹۸ کروڑ روپیہ جو قرضہ سے ملا ہے اس میں سے ہمیں زیادہ سے زیادہ دیا جائے۔ قرضہ ملنے کی صورت میں ہم اس وجہ سے اور بھی زیادہ پانے کے مستحق ہیں کہ جغرافیائی حیثیت سے سب سے زیادہ ایریا یعنی ۴۵ پرسنٹ ہمارے پاس ہے ہمارے علاقے کے لوگوں کے پاس ہے اور ہم undeveloped ایریا ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ۳۲ کروڑ سندھ کو دیا گیا ہے تو اس کو ۴۰ کروڑ دیا جائے اگر سابق صوبہ سرحد کو ۷ کروڑ ۹۸ لاکھ دینے کی تجویز ہے تو اس کو ۱۷ کروڑ دیا جائے کراچی کو ۱۱ کروڑ کی تجویز ہے تو اس کو ۱۵ کروڑ دیا جائے۔ اس طرح اگر بہاولپور کو ۳ اعشاریہ ۳ لاکھ دیا جائے گا تو اس کو ۵ کروڑ دیا جائے لیکن بلوچستان کو جو foreign aid ملتی ہے اس میں سے دیا جائے۔ میں جناب سپیکر۔ کی وساطت سے لیڈر کی خدمت میں عرض کرونگا کہ وہ ان نظریوں سے چارٹ بنائیں میں فائننس سیکرٹری صاحب کو داد دیتا ہوں کہ انہوں نے یہ چارٹ بنایا ہے لیکن یہ چارٹ مارشل لاء کے زمانے کا چارٹ ہے اس وقت ہمارا داخلہ نہیں تھا۔ یہ اس زمانے کی figures ہیں۔ اگر یہ چارٹ اس بنیاد پر بنایا گیا ہے تو سندھ کے لئے اور

لاہور کے لئے وہی چارٹ کیوں نہ بنایا گیا صرف کوئٹہ اور بلوچستان میں کیوں اس کی ضرورت ہوئی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ بنیاد یہ ہونی چاہئے کہ جہاں جتنی ضرورت ہو اس کو اتنا دیا جائے جہاں لوگ جتنے مستحق ہوں جہاں لوگ جتنے بھوکے ہوں اور جو ایریا جتنا undeveloped ہو اس کو اس کی ضرورت کے مطابق ملنا چاہئے ۔ میں بیگم شاہ نواز صاحبہ سے متفق ہوں کہ بلوچستان میں کوئی بھی انڈسٹری نہیں ہے بلوچستان میں اس کی گنجائش ہے ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے عرض کرونگا کہ بلوچستان میں steel mill لگ سکتی ہے وہاں سیمنٹ فیکٹری لگ سکتی ہے وہاں شوگرمل لگ سکتی ہے ان حالات کے تحت ہم مستحق ہیں اور میں اس ایوان سے درخواست کروں گا کہ ہماری طرف سے ہر غلط فہمی کو دور کر لیں ہم اگر ایوان میں ون یونٹ زندہ باد کہتے ہیں تو پس پشت بھی ہم ون یونٹ کے مفاد سے وابستہ ہیں ۔

اب جناب والا ۔ میں فائننس منسٹر کی اس تقریر کی طرف آتا ہوں جہاں اردو ادب اور پشتو ادب کو گرانٹ دینے کے سلسلے میں provision کی گئی ہے ۔ میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جہاں تک بلوچی ادب کا سوال ہے بلوچی ادب کے لئے ایک روپیہ بھی نہیں دیا گیا ہے ۔ جہاں تک ادب کا سوال ہے ہم کسی سے کم نہیں ہیں ۔ لاکھوں بلوچی لاہور میں رہتے ہیں سندھ میں رہتے ہیں اس لئے میں منسٹر صاحب سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس طرف توجہ کریں کہ ۵ کروڑ اور ۷۰ لاکھ روپیہ Quetta ڈویژن کو دیا گیا ہے اس میں صرف ایک کروڑ ۳۲ لاکھ روپیہ Kalat ڈویژن کا ہے آپ بتائیے جناب والا ۔ ایک کروڑ ۳۲ لاکھ میں اور وہاں کی ۸۰ ہزار square mile سے زیادہ ایریا پر کیا اثر پڑیگا اور اس کی ترقی اور ڈیولپمنٹ پر کیا اثر پڑ سکتا ہے ۔ ایڈمنسٹریشن کے اخراجات کو نکالتے ہوئے باقی جو کچھ بجٹ ہے جہاں تک میں نے دیکھا وہاں خوشدار جو ہے ہیڈ کوارٹر ڈویژن کا بن رہا ہے اسکی کنسٹرکشن ہو رہی ہے تو اسکے اخراجات تقریباً تقریباً شامل ہیں ۔ میں چاہتا ہوں کہ عوام کو فائدہ ملے کیونکہ ون یونٹ کے متعلق ہم نیت رکھتے ہیں کہ جہاں ہماری مالی حالت درست ہو سکتی ہے وہاں قوم کی درستگی کا سبب وہ یونٹ ہے ۔ اس لئے میں متوجہ کرتا ہوں جناب کے توسل سے کہ ایک کروڑ بتیس لاکھ نا کافی ہے ۔ جیسا کہ میں نے تجویز کیا کوئٹہ قلات ڈویژن کے بارہ میں عرض کیا کہ پی آئی ڈی سی کی

جتنی سکیمیں ھیں انہیں کوئٹہ ڈویژن میں شامل کیا گیا ھے میں سب سے بڑی رقم جو ھے اس پر جاتا ھوں اور درخواست کرتا ھوں کہ عوام کو براہ راست ھمارے غریبوں کو فائدہ نہیں پہنچ رھا ھے ۔ میں چاھتا ھوں کہ وھاں کے ایگریکلچر کے معاملات ۔ میں چاھتا ھوں وھاں کے باغات ۔ میں چاھتا ھوں کہ وھاں کے زمینداروں کی مشکلات کا ازالہ ھو ۔ میں چاھتا ھوں کہ mining industry کو develop کیا جائے مگر وہ قلیل رقم سے develop نہیں ھو سکتی ۔ اگر یہ فرض کیا جائے کہ ابھی ۱۹۶۰ اور ۱۹۶۱ کی pace تھی یعنی سابقہ علاقوں اور صوبوں کی رفتار تھی اگر ان میں غیر ترقی یافتہ علاقوں کو رکھا جائے تو اس کا مطلب یہ ھے کہ ھم ۱۰۰ سال کے بعد بھی پیچھے رھیں گے ۔ اس لئے ھم مستحق ھیں کہ ھماری ترقی کی رفتار زیادہ ھو اور ھم پر خرچ زیادہ ھونا چاھیئے ۔ تو اس غیر ترقی یافتہ علاقوں کو ترقی یافتہ علاقوں کے مقابلہ میں کیسے لایا جا سکتا ھے کیا یہ کبھی ممکن ھے ؟ ریس کا جو گھوڑا تیز ھوتا ھے اسکو پیچھے رکھتے ھیں اور جو تیز نہیں ھوتا اسکو آگے رکھتے ھیں اور یہاں یہ ھے کہ جو تیز ھو اسکو دو میل آگے رکھا جاتا ھے اور جو تیز نہ ھو اسکو دو میل پیچھے رکھا جاتا ھے تو بتائیے جناب والا ۔ وہ تو ۱۰۰ سال تک بھی پیچھے رھے گا ۔ اس لئے میں ان دلائل کیساتھ اپنے آپکو سمجھتا ھوں اور میں جناب کے توسل سے عرض کروں کہ ھمیں زیادہ سے زیادہ گرانٹ دی جائے ۔ اس طرح تعلیم کے متعلق عرض کروں ۔ میں وزیر تعلیم سے درخواست کروں گا کہ مستحق طلبا کے وظائف میں اضافہ کیا جائے میں پہلے بھی عرض کر چکا ھوں اور اب بھی آپکی وساطت سے عرض کر رھا ھوں کہ وہ ھمیں زیادہ گرانٹ دیں کیونکہ یہ ناکافی ھے ۔ جناب والا ۔ یہ کہا گیا ھے کہ بلوچستان سے جتنی سکیمیں آئیں ھیں میں چاھتا کہ سناؤں ۔ جتنی سکیمیں اس کی تھیں ان سب کو شامل کیا گیا ۔ میں point out کرنا چاھتا ھوں کہ جتنی سکیمیں آئیں ھیں انکو مانا نہیں گیا ھے میں نے بلوچستان ڈویژنل کونسل جسکا briefing ھمیں ھوتا ھے اسی طریقہ سے وھاں کی جو ایڈمنسٹریشن ھے جو ھمیں بتاتی ھے کہ ان میں کچھ نہیں کیا گیا ۔ کوئٹہ سیٹیلائٹ ٹاؤن کے لئے جو لاکھوں روپیہ کی سکیم تھی اسکے لئے صرف پچاس ھزار کی گرانٹ رکھی گئی ھے اسکا مطلب یہ ھے کہ ساری سکیمیں وھاں شامل نہیں کی گئیں دو سکیمیں تھیں ان areas کی ۔ کوئٹہ ڈویژن کے مختلف ضلعوں میں چھوٹی چھوٹی صنعتوں کو ترقی دینے کے لئے ۱۵ لاکھ روپیہ کی سکیم

تھی جسکو سرے سے ختم کیا گیا ہے تو ساری سکیمیں جو آئیں تھیں انکو شامل نہیں کیا گیا ۔ اس لئے میں تعلیم کے متعلق عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ کوئٹہ میں اسلامیہ ہائی سکول ہے اسکو ۳۵ ہزار روپے حکومت گرانٹ دے رہی ہے ۔ اس کے نتائج کو دیکھیں اگر اس کے نتائج بہتر نہ ہوں تو بیشک کم کر دیں اگر وہ بہتر ہیں تو اس پرائیویٹ ادارہ کو ۳۵ ہزار کی بجائے ایک لاکھ دیا جائے کیونکہ ایک لاکھ بیس ہزار اسکے اخراجات ہیں اور جہاں تک ہمارے پیٹ کا سوال ہے ہم اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتے تو ہم کہتے ہیں کہ ہمارے پیٹ کا گزارہ لازمی ہے میں آپکی وساطت سے لیڈر آف دی ہاؤس شیخ صاحب سے عرض کروں گا کہ ان گذارشات کے بعد جو ہمارے علاقے کے متعلق ہیں اگر کوئی پوائنٹ رہ گیا ہو میں انکی خدمت میں ذاتی طور پر عرض کروں گا ۔ اگر وہ غور سے دیکھیں تو جو دلائل میں نے پیش کئے انکے پیش نظر ہم مستحق ہیں ۔ آخر میں میں اس شعر پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

''آج ہم اپنی پریشانیٔ خاطر ان سے
کہنے جاتے تو ہیں پر دیکھئیے کیا کہتے ہیں،،

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

راجہ محمد اشرف خان (راولپنڈی ۔ ۳) ۔ صدر محترم ۔ بجٹ پر ہماری معروضات یا مطالبات علاقائی بنیادوں پر پیش کئے جا رہے ہیں ۔ میں ضلع راولپنڈی سے تعلق رکھتا ہوں اور چھوٹی سے چھوٹی یونیٹ جو اس بحث میں دکھائی گئی ہیں وہ ایک ڈویژن ہے اس لئے میری معروضات اور مطالبات راولپنڈی ڈویژن کے نقطہ نگاہ سے ہونگے ۔ میرے خیال کے مطابق وزیر خزانہ اس بجٹ کی تشکیل اور تکمیل کے ذمہ دار نہیں ۔ میں انہیں اس لئے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ یہ بجٹ انکا نہیں بنایا ہوا ہے ۔ یہاں تک بجٹ کا تعلق ہے میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں صاحب صدر ۔ مجھے نہایت خوشی ہوئی کہ وزیر خزانہ نے جنہوں نے یہ بجٹ پیش کیا تھا یعنی ریلوے منسٹر نے کم از کم اتنا ضرور کہا کہ یہ پسماندہ علاقوں کا بجٹ کہلایا جا سکتا ہے ۔ میں صرف اس لفظ سے خوش ہوں ۔ میں سب سے پہلے آپ کی وساطت سے ایوان کی خدمت میں اور جناب لیڈر آف دی میجارٹی پارٹی کی خدمت میں عرض کروں گا کہ سب سے ضروری اور نہایت اہم مسئلہ یہ ہے کہ اس صوبے کے ہر علاقے کا سروے کیا جائے اور پتہ لگایا جائے کہ پسماندہ علاقے کون کون سے ہیں ۔

(آوازیں ہیر ہیر) میں جس علاقے سے تعلق رکھتا ہوں وہاں چھوٹے کاشتکار بستے ہیں جنکی اتنی زمینیں نہیں کہ کاشت کر کے وہ اپنے بال بچوں کا پیٹ پال سکیں ۔ ان کی خوراک باجرے کی روٹی ہے ۔ صاحب صدر نے نہیں کھائی ہوگی اور اس ایوان کے بہت تھوڑے آدمی ہونگے جنہوں نے کھائی ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے کھائی ہے ۔

راجہ محمد اشرف خان ۔ اگر وہ کسی کے سر پر مار دی جائے تو ۳۲۵ کا مقدمہ ضرور بن جائیگا ۔ تو وہ باجرہ بھی جناب والا ۔ ہمیں پورے سال کے لئے نہیں ملتا ۔ نہ وہاں فیکٹریاں ہیں جن میں کام کر کے وہ اپنے پیٹ پال سکیں ۔ اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ہمارا ذریعہ معاش ہو سکے ۔ پرانے وقتوں میں یہاں کے لوگ فوج میں بھرتی ہوتے تھے ۔ انگریزوں کی فوج میں دور دور جاکر پندرہ پندرہ بیس بیس روپیہ پر جا کر وہ اپنے بچوں کا پیٹ پالتے تھے آج وہ دروازے بھی انکے لئے بند کر دیئے گئے اور میری سمجھ میں ہمارا علاقہ سب سے زیادہ پسماندہ ہے لیکن اس بجٹ میں یا اسمبلی کے کاغذات میں اسکو ترقی یافتہ دکھایا گیا ہے ۔ میں حیران ہوں کہ allocation جو division wise ہے اسمیں صرف تین کروڑ روپیہ دیا گیا ہے ۔ اور اس میں سے زیادہ تر دو کروڑ روپیہ ہاؤسنگ کو چلانے پر خرچ ہوگا ۔ جناب عالی ۔ جب تک آپ اپنے دیہات کی طرف توجہ نہیں کرتے جو ۷۵ فیصدی دیہات میں رہنے والے ہیں ۔ کاشتکار اور غریب زمیندار جو آپ کی خدمت کرتے ہیں ۔ جب ان کو دیکھیں وہ اس قابل نہیں ہیں کہ اپنے ملک میں ترقی کریں ۔ جناب والا ۔ مجھے خوشی ہوتی ہے کہ صوبہ سندھ کے لوگ فرماتے ہیں کہ ان کے لئے زمینیں reserve کی جائیں ۔ میں استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ زمینوں کے لئے ہمارے علاقہ کو بھی اہمیت دی جائے ۔ اس کا ایک نہایت اہم جزو پانی بھی ہے ۔ یہ پانی برفانی پہاڑوں سے آتا ہے جو مری ۔ کہوٹہ اور ہزارہ میں واقع ہیں ۔ جن کی نگہبانی وہ فاقہ کش لوگ کر رہے ہیں جن کو آپ ترقی یافتہ سمجھتے ہیں ۔ (ہیئر ۔ ہیئر) ۔ اس لئے جب کبھی بھی اراضیات کو allocation کریں یا reserve کریں ۔ جو dams بنتی ہے جو کچھ ترقی کرتے ہیں جب ان لوگوں کا خیال رکھتے ہیں جو وہاں کے بسنے والے ہیں ان لوگوں کا بھی خیال کریں جو پانی کی حفاظت کرتے ہیں ۔ جو اپنی جان کی بازی لگا کر بھوک اور افلاس میں ان پہاڑوں کی نگہبانی کرتے ہیں ۔ اگر آج وہ لوگ وہاں نہ ہوتے تو ان پہاڑوں کے کاغذات بھی مسٹر

بھٹو اور سورن سنگھ کے بیگ میں ہوتے ۔ جناب عالی ۔ مجھے یہ دیکھ کر سخت پریشانی ہوئی ہے کہ ایک طرف تو یہ بجٹ ایک فاضل بجٹ ہے اس کے علاوہ ۱۰ کروڑ روپیہ reserve بھی رکھا گیا ہے لیکن اس صوبہ کی اہم ضروریات میں تعلیم ہے اس کے لئے ایک کروڑ سے کم رقم مانگی گئی ہے ۔ جناب عالی ۔ سکولوں میں یکسانیت پیدا کی جائے ۔ سابق صوبہ پنجاب کے ہائی سکولوں کو اس معیار پر لایا جائے جو باقی صوبہ میں ہیں تو اس بات کے لئے سرے سے ہی انکار کر دیا گیا اور جتنے ہائی سکولز ہیں وہ لوکل باڈیز کی تحویل میں رہنے دیئے گئے ۔ میں حیران ہوں جب پلاننگ ہوتی ہے تو ان ضروری معاملات کی طرف کیوں توجہ نہیں دی جاتی ۔ میں جناب والا ۔ عرض کروں گا کہ اگر کچھ گنجائش ہے اس بجٹ میں تو کم از کم یہ مطالبہ جو کہ بہت پرانا مطالبہ ہے ۔ جو کہ صرف ایک علاقہ سے اس کا تعلق ہے ۔ باقی جگہ حل ہو چکا ہے ۔ تعلیم کے لئے روپیہ دے دیا جائے ۔ سابق پنجاب کے دیہات میں رہنے والوں کے لئے یہ تھوڑی سی سہولت جو تعلیم کی ہے اسے پورا کر دیا جائے ۔

جناب والا ۔ مجھے آج اخبار میں پڑھ کر افسوس ہوا کہ انڈسٹریل اسٹیٹ کے مسئلہ کو پھر پایۂ تکمیل تک پہنچایا جا رہا ہے ۔ پچھلے بجٹ میں میں نے بھی استدعا کی تھی اور دوسرے دوستوں نے بھی اس پر اعتراض کیا تھا ۔ ہمارے وزیر قانون ملک قادر بخش صاحب نے پچھلے سپلیمنٹری بجٹ کی تقریر میں فرمایا تھا کہ انڈسٹریل اسٹیٹ کا معاملہ ہم نے توڑ دیا ہے ۔ اور جہاں کہیں انڈسٹری کی ضرورت ہوگی قائم کی جائے گی ۔ لیکن آج پھر یہ دیکھا ہے کہ انڈسٹریل اسٹیٹ ایسے علاقوں میں قائم کی جا رہی ہے جہاں ضرورت نہیں ہے ۔ خاص کر لائل پور اور سرگودھا میں اگر انڈسٹری قائم کی گئی تو وہاں agricultural labour کو نقصان پہنچے گا اور آب کی زراعت کی پیداوار میں بھی کمی واقع ہوگی ۔ پچھلے سال مالیہ کے متعلق ایک پیش کش ہوئی کہ مالیہ بڑھا دیا جائے اور ہاؤس کی رائے کے تحت ملک قادر بخش نے وعدہ کیا کہ جن کا مالیہ ۲۰ روپیہ تک ہے وہ نہیں بڑھایا جائے گا لیکن پھر اس دفعہ تمام کو ایک ہی صف میں کھڑا کیا گیا ہے ۔ تمام چھوٹے کاشتکاروں کا بھی مالیہ بڑھا دیا گیا ہے جو روٹی نہیں کما سکتے جو لوگ چھ مہینے کے دانے نہیں پیدا کر سکتے ان پر مالیہ بڑھانا یہ بھی ایک زیادتی ہے ۔

جناب والا ۔ حکومت کی بہت سی سکیمیں جو پاس ہو جاتی ہیں ان پر عمل درآمد کرنے میں بڑی تاخیر کی جا رہی ہے ۔ گوجر خاں میں ایک سڑک ۱۹۵۵ء سے زیر تعمیر ہے پچھلے سال کہا گیا کہ اس سال تعمیر کر دی جائے گی آج میں اس بجٹ کو دیکھتا ہوں تو صرف دو لاکھ کی allocation اس کے لئے ہوئی ہے ۔ اگر یہی حالت رہی میرا خیال ہے کئی اور منصوبے بنیں گے ان میں وہ سڑک زیر تعمیر رہے گی ۔ ایسے ہی گوجر خاں کے لئے واٹر سپلائی سسٹم سکیم ہے اس کے لئے ۸ سال ہوئے ہم نے محکمہ پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی کے پاس ایک لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ گوجر خاں میں جمع کرایا ہوا ہے ۔ جن میں سے بہت سا روپیہ وہ خرچ کر چکے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ٹرائل بورنگ کی ہے ۔ ایک دفعہ وہ بورنگ کرنے آئے تھے اس کے بعد ابھی تک شرمندہ تکمیل ہے ۔

میں جناب یہ عرض کروں گا اور پچھلے سال بھی میں نے عرض کیا تھا آپ سن کر حیران ہوں گے کہ بہت سی ایسی جگہیں ہیں جہاں پینے کے پانی کا انتظام کیا گیا ہے لیکن گوجر خاں تحصیل ایک ایسا علاقہ ہے جہاں دس دس میل پانی نہیں ملتا اگر ایک ٹیوب ویل علاقہ ''گنگر،، تحصیل گوجر خاں کے لئے دیا جاتا کم از کم اس سے لوگ پانی تو پی سکتے ۔ جناب والا ۔ ۱۸۶ کروڑ روپیہ میں سے راولپنڈی ڈویژن کے دیہات کے لئے ایک کروڑ روپیہ نکلا ۔ میں دوبارہ محترم وزیر خزانہ سے عرض کروں گا کہ یہ بڑی زیادتی ہے اور امید ہے کہ وہ اس کا ازالہ کریں گے ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada (Campbellpur I): Sir, having seen the Central and the Provincial Budgets, specially with regard to economic development and the progressive policies followed on that line, although I am not one of those who normally add to the list of people who have congratulated them, I feel that they do deserve praise for the way in which the economic progressive policies have gone on. As a result of development schemes taxation is a necessary corollary and certain taxation, at the Central and Provincial level, has been indicated. There is a voice saying that the burden of taxation will have to be borne by the common man. I share the feelings of those who say that the burden should be the lowest on those who are not so fortunate as against those who are wealthy and more fortunate. But in a country like ours where the rich are only a fraction of percentage of the total population it is but natural that most of the burden of taxation may be borne by the man who is economically not so well. I have no doubt that those who are at the helm of planning and those who are planning public taxation are always alive to the fact that the Islamic State of Pakistan should be a Welfare state and should be one where Islamic Socialism prevails.

In order to achieve these two objects, I have no doubt, they will not lose sight of the form of taxation enacted by *Sunna* and *Hadis*, which primarily

aims at distribution of wealth and equalisation of the general population of the country and I say that the wealthier classes in this country should be prepared for further taxation and they should give it willingly in order to develop this country.

Sir, while talking of economy, there has been so much talk about the development of backward areas in West Pakistan. In fact some of my colleagues and many people outside this House on the basis of one unit seem to think that Punjab is all honey and milk. My colleague from Gujranwala has already in a few words brought about the conditions of the people dwelling between Indus and Jhelum. Sir, there will not be a solitary voice to say that in that area there are people who have to go for not less than 10-15 miles to get water for drinking and that also water is not like the one which comes through pipe and is disinfected. They have to go to take water from ponds where rain water collects and where the animals and human beings drink together. As a result of this they are not only facing hardship but they also fall victims to disease. I will ask : what has been done for that area in this budget. I am very sorry to say that if one unit is to stay at the cost of the lives of the people between Indus and Jhelum, I would break it today (*Hear, hear from the Opposition*). I would break it because I refuse to die of starvation, I refuse to die of thirst. I would invite the attention of those who are at the helm of affairs, who are at the helm of planning to please visit this area, go beyond the towns and see the conditions of these people. If there is draught, if there is no rain, these people have to migrate, in the twentieth century, 15 years after the establishment of Pakistan, these people, who have been shedding their blood, these people, who are the custodians of the security of Pakistan, these people who will now be ready to shed their blood as against these wealthy class who may try to find another safe home, when the time of emergency, God forbid, comes. I ask you, I appeal through your good officer to come to the rescue of these people. They are a national asset. Please do not let them starve, do not let them go thirst, do something for them, treat them as human beings. For God's sake, I appeal to you that in the budget, left unallotted, please allot something for them, and bring them relief. I have had an informal talk with the Finance Secretary and I have no doubt that he will hold to his promise and that anything which may have been, through an oversight or by other political pressure, left, he will bring in for development purposes and for other things and that he will also look into the genuine demands of these people and do something which is humane.

While talking of backward areas I do not exclude Dera Ismail Khan, Dera Ghazi Khan, Mianwali and other areas. I strongly support the plea of my colleague on my left for saying that a commission should be set up to find out exactly which are backward areas in the Punjab, in Balochistan and in Frontier, and if we really want to develop backward areas then forget about regionalism. Let us develop those areas and bring them on par with other more fortunate people living in this region.

Sir, the Government has set up a number of autonomous bodies with the idea that they are left to themselves without external pressure to be alive to the needs of the people and development of West Pakistan as one region. In this respect I would refer to the functioning of the WAPDA, PIDC, Agricultural Development Corporation and a host of other autonomous bodies. I congratulate those farsighted people who made these autonomous bodies so that they could function in a way where they could deliver maximum benefit. The WAPDA in its short life and my colleague who went to see the opening of Rachna Doab or

whatever Doab it was, during the last session is aware—installed 800 tubewells and I hope their experiment is going to bring life and prosperity back to that area. There has been some criticism regarding the cost of tubewells both at the Centre and in the Province. I would make a reference to the speech of my friend in the Central Legislature, Mr. Chattha, who comes from Sheikhupura, where the district of Sheikhupura is deriving the maximum benefit from WAPDA schemes. He has made a reference to a tubewell costing rupees fifty thousand against rupees ten thousand. I think this clarification was offered and in order to allay the fears of poor costing I would request WAPDA and the Minister in charge to please publish a white paper regarding the costing of these tubewells so that people may know the difference in material, difference in construction, difference in life and various other differences in data and I have no doubt they will do it.

Sir, in the last budget I made a reference to PIDC. I have nothing but praise for PIDC in the way in which it has developed the economy of this country. But I am sorry to say that since the bifurcation of the PIDC, there is nothing which I can congratulate them for. I am not sure as to whether after bifurcation poor Heads; they have come down to half, 1/3rd or 2/3rd or whatever it may be. But the PIDC at the moment has become a static body with no initiative, no further plans except a means of administering those industries which could have been disinvested. The policy of the Government in free economy from the very beginning has been disinvestment of these industries where the public are ready to take over. I do not mean that those industries should be handed over to cartels and the hands of capitalism strengthen in Pakistan. But there are many agencies where public and the common men should be associated with the successful functioning of the big enterprise. I would request again, through your good offices, that all those industries which are running at a loss, even though the Government may have incurred certain amount of loss, they should be handed over to private enterprise and the other industries where the public or corporations are ready to take them over, PIDC should disinvest them. PIDC should become an industry in the form of a corporation for installation of heavy industries. The need for heavy industries and basic industries has been over-emphasised and I need not go into it because I know that the Government and the Planning Commission are alive to it.

Next, I would come to the administration. I have been watching since the last budget session that the administration of our country has deteriorated and the way to improve the administration is not to get up in this House and tear the bureaucrats into pieces. I would like the people to give more constructive suggestions. I have no doubt that there are bureaucrats who are responsible for it, but to condemn them as a class is both unkind and unfair. There are people among them who are responsible for having delivered and having done a very good job and work in this country. I have no doubt that they are very conscious of their duty as public servants. I wish I had more of them. I see a number of senior officers sitting here today and I know they are the architects of future services, their conduct and functions; they are the future bearing on public conduct. I would ask these officers, I would request them, though I have no authority to force them—all that we have is to speak in this House—if they bother to care about it they may do so, but in the wider interest of this country and the people of this country and in their own interest, I would ask them that through these administrative colleges, through their personal conduct, through CSP dinners, through PCS dinners and through engineering dinners also—I do not want to single out any one class—I would ask them to please carry the message of human relation and human being from the smallest to the senior most officers. And while doing this I would also

ask this House to Let the services in this country work for the country and for the people and not for a few individuals. You can only make the services work if you give them security. If you do not give security to your services you can never have a stable administration, you can never have an impartial administration and you can never have the confidence of expecting justice from those if they are made pawns in the political game of any political party. Sir, it is not unknown to this House that the services, I would call them the poor services, have not got the spine to standup against some of those who can send them and transfer them to places where they may not have all the amenities of life.

Mr. Speaker : The time is over. The Member may make his last point.

Mr. Taj Mohammad Khanzada : Sir, since I have to make my last point I will leave the question of services about which I wanted to say much more constructively and not destructively, but since you are denying me the privilege and limiting my time I would come to the question of clashes in Pakistan.

Sir, after 15-16 years of the establishment of the Islamic State of Pakistan today we are ashamed before the bar of world opinion that Shias and Sunnis are still repeating 'Karbala' in this country after thirteen hundred years. Sir, I have no doubt and Ido not hold any brief for the bigoted narrow mindedness that bigotry and narrow-mindedness in religion has resulted in clashes where Muslims have been killing Muslims but I would draw the attention of those administrators and executive authorities who are there. There is no doubt that such clashes, if repeated, are the result of inefficiency and slackness on the part of those who are in executive authority of that area. I am very happy that the Chief Executive took very little time and immediately sent an Inspection Team : and knowing the personnel of the Inspection Team I have confidence that they will not hold any brief for those of their service colleagues and that they will not only give their support to the Chief Executive for immediate and deterrent action against those responsible for lack of duty and they will also place the report of the Inspection Team before this House so that we are in a position to know what the bureaucrats are doing.

Before resuming my seat I would like to inform the House that the Commissioner of Khairpur was trying to cool himself at Ziarat when slaughter of Muslims was going on and when Karbala was being repeated.

مسٹر عبدالرازق خان (مردان - ۳) - جناب سپیکر ۔ جناب شیخ مسعود صادق وزیر خزانہ نے سال ۶۳ - ۱۹۶۳ء کے لئے جو بجٹ اس ایوان کے سامنے پیش کیا میں اسے ایک حقیقت پسندانہ بجٹ تصور کرتا ہوں ۔ میں اس لئے اس بجٹ کو حقیقت پسندانہ بجٹ کہتا ہوں کہ اس بجٹ میں اس امر کی کوشش کی گئی ہے کہ ایک یونٹ کو بنانے کے بعد ۱۹۵۵ء سے لیکر ۱۹۶۳ء تک صوبے کی ایڈمنسٹریشن کو صوبے کی ترقیات کو اور ایک یونٹ کے نظام کو جس غلط طریق پر لے جایا جا رہا تھا اس کو موڑ دیا گیا ہے ۔ اس بجٹ میں یہ امر خاص طور پر بتایا گیا ہے کہ اگر اس صوبے نے ترقی کرنی ہے تو اس صوبے کی allocations region-wise ہونی چاہئیں ۔ اور وہ چھوٹے یونٹ جو ایک یونٹ میں شامل ہوئے ہیں اور جو غیر ترقی یافتہ ہیں وہ اس امر کے

مستحق ہیں کہ ان کی زیادہ امداد کی جائے اور ان کی ترقیات کی طرف زیادہ توجہ دی جائے اور یہی وجہ ہے کہ اس بجٹ میں چھوٹے یونٹوں کی ترقیات کے لئے رقوم رکھی گئی ہیں ۔ مثلاً صوبہ سرحد کے لئے ۷ کروڑ ۹۸ لاکھ کی رقم رکھی گئی ہے ترقیات کی مد میں ۔ بلوچستان کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے گو وہ پہلے سے زیادہ نہیں ہے لیکن حوصلہ افزا ضرور ہے ۔ بہاولپور جس کی طرف اس سے پہلے کبھی توجہ نہیں دی گئی تھی اس کے لئے ۳ کروڑ ۹۷ لاکھ کی رقم رکھی گئی ہے ۔ ان وجوہات کی بنا پر میں اس بجٹ کو حقیقت پسندانہ بجٹ کہتا ہوں ۔

جناب والا ۔ ایک یونٹ کے بننے کے بعد یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ ایک یونٹ اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس سے مغربی پاکستان ایک وحدت کی شکل اختیار کرلے گا ۔ انتظامی سہولتیں پیدا ہوں گی اور سارا صوبہ اقتصادی ترقی کرے گا ۔ آٹھ سال کے تجربے نے یہ بتایا ہے کہ جس طرح اور جس اعلان کے ساتھ اور جس کتابچے کے ساتھ ون یونٹ بنایا گیا تھا وہ اسکیمیں قطعاً فیل ہو گئی ہیں ۔ یہ بجٹ اس کی غمازی کرتا ہے ۔ آج ہماری حکومت اور ہمارے منتظمین اس امر پر مجبور ہو گئے ہیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ اختیارات صوبے سے ریجنز کو منتقل کریں ۔ اور اسی طرح ترقیات کا پروگرام بنانے میں صرف یہ نہ دیکھیں کہ کون سی سکیم سارے صوبے کو فائدہ پہنچاتی ہے بلکہ وہ اس بات کو دیکھیں کہ کون سے علاقے غیر ترقی یافتہ ہیں اور کون سے علاقوں میں زیادہ توجہ دینی چاہئے ۔ جہاں تک ترقیات کے پروگرام کا تعلق ہے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہونگا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں اپنے وسائل کو دیکھتے ہوئے جو تجاویز پیش کی گئی ہیں وہ قابل تحسین ہیں اور میں ان کی تعریف کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ اب میں انتظامی امور کے متعلق کچھ کہوں گا ۔ یہ حقیقت ہے کہ چھوٹے یونٹوں میں ایک یونٹ کے خلاف جذبات نہایت شدید ہیں ۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ان علاقوں میں ترقی کی رفتار سست ہے لیکن ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ وہاں پر لوگوں کو انتظامی مشکلات در پیش ہیں ۔ مثال کے طور پر جب کسی شخص کو معلوم ہوتا ہے کہ فلاں کام کے لئے اسے لاہور جانا ہوگا خواہ وہ شخص پشاور یا سکھر یا کراچی یا کوئٹے کا ہو تو اس کے لئے ایسا ہوتا ہے جیسے اسے تین چار سال کے لئے قید کی سزا دے دی گئی ہو ۔ اور اس کو جیل جانا پڑا ہو ۔ ایک یونٹ میں چھوٹے یونٹوں کے عوام

کو سب سے بڑی تکلیف یہ ہے کہ وہ انتظامی مشکلات میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور اپنے روزمرہ کے امور کے لئے انہیں جب لاہور میں آنا پڑتا ہے تو یہ ان کے لئے بہت مشکلات کا باعث ہوتا ہے۔ اب یہ پالیسی حکومت نے تسلیم کرلی ہے اور اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ کمشنروں کو زیادہ اختیارات دے دئے ہیں یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ مالی اختیارات بھی زیادہ دے دیں گے اور اس بجٹ میں allocations region-wise کر دی گئی ہیں۔ اگر دیانتداری کے ساتھ اور ایمانداری کے ساتھ حکومت یہ چاہتی ہے کہ یہ منصوبہ کامیاب ہو اور سارا صوبہ یکساں ترقی کرے تو انتظامی معاملات کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ کمشنروں کی posts کو ختم کر دیا جائے اور پشاور اور ڈیرہ اسمعیل خاں کو ملا کر ایک ریجن خیر پور اور سکھر کو ملا کر ایک ریجن اور کوئٹہ قلات کو ملا کر ایک ریجن بنا دیا جائے۔ اور پنجاب کے دو ریجن قائم کر دئے جائیں اور ان میں اعلیٰ اختیارات والے افسر مقرر کئے جائیں۔ خواہ انہیں لفٹیننٹ گورنر کا نام دیا جائے۔ ان کے پاس تمام مالی اختیارات ہوں تاکہ سوائے policy matters کے وہاں کے باشندوں کو کسی مسئلے کے لئے لاہور یا صوبے کے دارالخلافہ میں نہ آنا پڑے۔ جناب والا۔ یہ تجویز جو میں اس وقت پیش کر رہا ہوں بڑی اہم ہے۔ میں اس ہاؤس میں اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ اگر آپ اپنے آپ کو سچے پاکستانی سمجھتے ہیں اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ چھوٹے صوبوں میں ون یونٹ کے نام الیکشن کرایا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ اس سے ون یونٹ ختم ہو جائے گا۔ اس لئے اگر آپ اس صوبہ کو اور پاکستان کو قائم رکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو region-wise انتظامات کرنے ہوں گے اور انہیں زیادہ سے زیادہ اختیارات دینے پڑیں گے۔ جس وقت ون یونٹ بنایا گیا تھا تو حکومت کی طرف سے ایک پمفلٹ شائع کیا گیا تھا اور اس میں یہ وعدے کئے گئے تھے کہ مغربی پاکستان سیکرٹریٹ میں چھوٹے یونٹوں کے افسران سیکشن افسر۔ ڈپٹی سیکرٹری سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ کو پوری پوری نمائندگی دی جائے گی۔ ترقیاتی کاموں میں پورا حصہ دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ ایبٹ آباد میں ایک ضمنی دارالخلافہ بنایا جائے گا۔ اس کی سروے ہوگی۔ اور پھر اس ضمنی دارالخلافہ میں وہاں کے لوگوں کو موسم گرما میں تمام قسم کی سہولتیں میسر ہوں گی۔ حاکم عوام کی شکایات سن سکیں گے اور ان کا ازالہ کر سکیں گے۔ اس پمفلٹ میں جو حکومت کی طرف سے شائع ہوا تھا کئی وعدے کئے گئے تھے جن کی کوئی پرواہ نہیں کی گئی بلکہ ان وعدوں کو توڑ دیا

گیا ہے ۔ لوگوں کی مشکلات ختم نہیں ہوئیں بلکہ ان میں اضافہ ہوا ہے اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ون یونٹ کامیاب ہو تو مجھے یقین ہے کہ حکومت میری تجاویز پر ضرور غور کرے گی ۔

جناب والا ۔ اس بجٹ میں جو Centre-wise allocation کی گئی ہے اس کے متعلق عرض کروں گا کہ اس میں کئی وسائل کا ذکر ہے ۔ خاص طور پر حمل و نقل کے لئے جو ۹۷ لاکھ روپیہ کی رقم رکھی ہے یہ نہایت ہی کم ہے ۔ یہ ٹھیک ہے کہ یونین کونسلوں کو جو ۱۰ کروڑ کی رقم ملے گی اور " اپنی مدد آپ " کے اصول پر جب کام ہوگا تو اس سے یہ چیز اس طرح ختم ہو جائے گی کہ پی۔ڈبلیو۔ڈی کے پیٹ میں جو روپیہ جاتا ہے اب مختلف علاقوں کی ترقیاتی سکیموں پر خرچ ہوگا ۔ یہ واقعی مفید کام ہے لیکن میں یہ پھر کہونگا کہ پی۔ڈبلیو۔ڈی کے لئے جو ۹۷ لاکھ روپیہ کی رقم رکھی گئی ہے وہ بہت ہی کم ہے اس میں سے صرف دو تین کروڑ ہی خرچ ہوں گے ۔ وزیر خزانہ یہاں موجود نہیں ورنہ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرتا اور ان کے نوٹس میں یہ بات لاتا کہ صوبہ کی سڑکوں کی حالت بہت ہی خراب ہے ۔ جس گاؤں یا شہر میں کوئی سڑک موجود نہ ہو یوں سمجھ لیجئے کہ وہاں تہذیب نہیں ہے ۔ اس لئے میں گذارش کروں گا کہ اس میں اضافہ کیا جائے ۔ تعلیم و تربیت کے لئے ۱۳۰۴ لاکھ کی رقم رکھی گئی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کے تمام ممبران اس بات پر مجھ سے اتفاق کریں گے کہ پچھلے سال میں محکمہ تعلیم نے بہت اچھا کام کیا ہے ۔ مجھے ذاتی تجربہ ہے کہ جو مطالبات پیش کئے گئے تھے بیگم صاحبہ نے ان میں اکثر کو قبول کر لیا ہے ۔ مردان والوں کی ایک دیرینہ خواہش تھی کہ وہاں ایک گرلز کالج ہونا چاہئے ۔ ہم مشکور ہیں کہ ہمیں ایک کالج مل گیا ہے ۔ اس کے علاوہ اس پسماندہ علاقہ میں ایک ہائی سکول بھی کھول رہے ہیں لیکن ان سب باتوں کے ساتھ ساتھ ایک بات عرض کروں گا کہ اساتذہ کے ساتھ تنخواہوں کے معاملہ میں بے انصافی کی گئی ہے ۔ میٹرک پاس اساتذہ صوبہ سرحد میں امتحانات دے کر جے اے وی ہو سکتے ہیں ۔ اور سابق صوبہ پنجاب میں ایف اے پاس کو جے اے وی کا حق تھا کہ وہ محکمانہ امتحانات دے کر کوالیفائی کرے ۔ تنخواہوں کے گریڈز چونکہ ہمارے علاقہ کے اساتذہ کے بہت کم ہیں میں گذارش کروں گا کہ وہ بڑھائے جائیں ایسے کوئی ۲۵۰ اساتذہ ہیں ۔ اس پر صرف پانچ لاکھ روپیہ خرچ آئے گا ۔ یہ ۲۵۰ اساتذہ کب سے چلا رہے ہیں ۔ یہ بڑی بے انصافی ہے کہ ان کے مطالبات نہیں مانے جاتے

جس طرح وہ آپکے پیچھے پڑے ہوئے ہیں آپ ۵ کروڑ بھی خرچ کر دیں تو بھی انہیں واپس نہیں کر سکیں گے ۔ چنانچہ میں بیگم صاحبہ کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ اساتذہ کے مطالبات پر ہمدردانہ غور فرمائیں ۔ ان کا حق ان کو ملنا چاہئے ۔

جناب والا ۔ واپڈا جیسے ادارے نے بہت مفید کام سر انجام دئے ہیں ۔ سیم و تھور کے متعلق ان کی سکیمیں بہت کامیاب رہی ہیں اور کسی حد تک سیم اور تھور دور ہو گیا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ جو کام ایک روپیہ میں ہو سکتا تھا اس پر انہوں نے ۱۰ روپے خرچ کئے ہیں ۔ میری درخواست ہے کہ مہربانی کرکے اس امر پر غور فرمائیں کہ کس طرح ان اخراجات کو کم کیا جائے گا ۔ اب تو یہ بات ظاہر ہو گئی ہے کہ امریکہ سے امداد نہیں ملیگی ۔ اس لئے انجنیئروں کو اب ۵ ہزار روپیہ تنخواہ نہیں دی جا سکے گی ان کو صرف ایک ہزار پر کام کرنا پڑے گا ۔ ٹھیکیدار پہلے ۱۰ لاکھ کے کام کے لئے ایک کروڑ منظور کرا لیتا تھا اب محکمہ کو یہ سب باتیں دیکھنا پڑیں گی کہ جس طرح بھی ہو اخراجات میں کمی کی جائے ۔

تربیلا ڈیم کے متعلق مجھے ذاتی واقفیت ہے کیونکہ یہ بالکل میرے قریب ہے ۔ جو مزدور کارک اور انجنیئر وغیرہ وہاں گئے ہیں اگر وہ ۱۰۰ روپیہ یہاں لیتے تھے تو اب وہاں ان کی تنخواہ ۵۰۰ روپیہ ہے ۔ ان اخراجات کو سارا ملک اور یہ صوبہ برداشت کرنے کے قابل نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ اب میں سیم اور تھور کے متعلق عرض کروں گا ۔ جناب صدر پاکستان جب ایک موقع پر مردان تشریف لے گئے تو مردان کے عوام نے ان کی خدمت مین تین مطالبات پیش کئے وہ یہ تھے (i) صوابی میں ایک کالج کھولا جائے ۔ (ii) مردان میں ایک سیٹیلائٹ ٹاؤن بنایا جائے (iii) علاقہ کو سیم اور تھور سے بچایا جائے ۔ صدر صاحب نے تینوں مطالبات منظور کر لئے ۔ کالج تو مل گیا مگر سیٹیلائٹ ٹاؤن کے لئے آج تک کوئی پلاننگ نہیں ہوئی مردان کی تحصیل صوابی میں کچھ عرصہ سے نہری علاقہ سیم اور تھور سے برباد ہو رہا ہے ۔ اگر بر وقت اس کا انسداد نہ کیا گیا تو مجھے ڈر ہے کہ شیخوپورہ سے زیادہ خرچ کرنا پڑے گا ۔ اس لئے واپڈا سے کہا جائے کہ ایک سکیم بنائے ۔ سروے کرائے ۔

دوسرے پنج سالہ اور تیسرے پنج سالہ منصوبہ کے متعلق میں عرض کروں گا کہ اس میں شک نہیں کہ اس قسم کے منصوبوں کے لئے موقع چاہئے پھر محنت سے کام کرنے اور کوشش کرنے کی ضرورت ہے اور پھر یقینی طور پر صوبہ کو فائدہ پہنچ

سکتا ہے ۔ اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ دوسرے پنج سالہ منصوبہ میں بعض سکیمیں پاس کی گئی ہیں اور منظور ہوئی ہیں ۔ لیکن تعجب ہے کہ ان سے زیادہ اہم چیزوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے ۔ جو سکیمیں رہ گئی ہیں ان سے ملک کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اور حکومت کی نیک نامی ہوتی ہے ۔ تیسرے پنج سالہ منصوبہ کے بناتے وقت اگر اسمبلی کے ممبران میں سے جس جس علاقے کے وہ نمائندہ ہیں اس اس علاقہ کے متعلق مشورہ کیا جائے تو یہ زیادہ مناسب ہوگا ۔

آخر میں مزدوروں اور کسانوں کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ یہ ایسا مسئلہ ہے جس کا حل کرنا نہایت ضروری ہے اگر مزدوروں کا مسئلہ حل نہ کیا گیا تو مزدور بے چین ہو جائیں گے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کا سرمایہ ملک کے چند سو لوگوں کے ہاتھ میں ہے غلط طریق کار سے سرمایہ دار اور زیادہ سرمایہ دار بنتا جا رہا ہے اور مزدور کے اوقات تنگ ہو رہے ہیں ۔ ٹیکسٹائل کے کارخانوں میں جو مزدور کام کرتے ہیں ان میں سے ۲۵ فیصد ٹی بی کا شکار ہو چکے ہیں ۔ انہیں اچھا کھانا میسر نہیں آتا ۔ تنخواہ کم ہے ۔ ان کے بچے غربت کی زندگی بسر کر رہے ہیں ۔ سرمایہ داروں کو چاہئے کہ وہ اس بات کے متعلق پورا غور و فکر کریں اور ملک کی سلامتی کے لئے حکومت کو چاہئے کہ اس طرف زیادہ توجہ دے ۔ کارخانہ دار کم منافع حاصل کریں اور مزدوروں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچائی جائیں ۔

اب میں زرعی اصلاحات کے متعلق عرض کروں گا کہ یہ کسانوں کے فائدہ کے لئے تھیں ۔ ریاست امب میں کسانوں کی حالت بڑی شرمناک ہے ۔ میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا زرعی اصلاحات سے کسانوں کو فائدہ پہنچانا تھا یا زمینداروں کو ۔ جب تک کسی سکیم پر عمل درآمد نہیں کیا جائے گا محض اس کے بنانے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا ۔

آخر میں ایک گذارش ہے اور وہ یہ ہے کہ اس بجٹ میں مالیہ میں دس فیصدی کے اضافے کی تجویز رکھی گئی ہے ۔ جو کہ قطعاً قابل قبول نہیں ہے ۔ مغربی پاکستان میں 85% آبادی کا گذارہ زراعت پر ہے ۔ تو یہ ظاہر بات ہے کہ زراعت پیشہ لوگ نہایت غریب ہیں اور اگر ان پر مزید دس فیصدی مالیہ کا اضافہ کیا گیا تو یہ انکے ساتھ ظلم ہوگا ۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ اور تو کچھ نہیں کر سکتے لیکن شاید بغاوت پر آمادہ ہو جائیں ۔ اسلئے میں وزیر خزانہ سے اپیل کرونگا کہ وہ اس تجویز

کو واپس لے لیں ۔ اور کارخانے داروں اور دوسرے بڑے بڑے سرمایہ داروں سے اس کی کمی کو پورا کر لیں ۔

جناب والا ۔ ایک اور عرض ہے کہ جو فسادات ہوئے ہیں یہ واقعی شرمناک ہیں اور ان کی انکوائری کے لئے خان عبدالرشید خان کو مقرر کیا گیا ہے ۔ وہ صوبہ سرحد کے رہنے والے ہیں ۔ اور مجھے معلوم ہے کہ پاکستان بھر میں ان کی دیانت اور غیر جانبداری پر شبہ نہیں کیا جا سکتا ۔ لیکن حکومت کو چاہئیے کہ وہ اس امر پر بھی غور کرے کہ آخر یہ فسادات کیوں ہوئے ہیں ۔ جناب والا ۔ یہ اس لئے ہوئے ہیں کہ جب جلوس نکلتا ہے ۔ تو اگر اس وقت ایک معمولی آدمی بھی گڑ بڑ کرنا چاہے تو وہ ایسا موقع ہوتا ہے کہ وہ کر سکتا ہے ۔ تو میرے خیال میں دونوں فریق سے حکومت کو ملنا چاہیئے ۔ اور ان سے مشورے کے بعد اگر ممکن ہو سکے ۔ اور شیعہ حضرات کے مذہبی احساسات مجروح نہ ہوتے ہوں ۔ تو وہ کوشش کریں کہ جلوس نکلنے کا سلسلہ ختم ہونا چاہیئے ۔ آپ کتنی بھی تدابیر اختیار کریں ۔ اگر آپ یہ نہ کریں گے تو شرارت کرنے والے اس موقع پر گڑ بڑ کر سکتے ہیں ۔

پیر غلام علی چشتی (منٹگمری ۔ ۶) ۔ جناب سپیکر صاحب ۔ میں عرض کرونگا کہ آج کا دن چھوٹے چھوٹے ممبروں کے لئے رکھیں ۔ ہم سب چھوٹے چھوٹے بولینگے ۔

(قہقہہ ۔ قطع کلامیاں)

مجھکو معلوم ہے ، تقریروں کی حقیقت لیکن
دل کے بہلانے کو ممبرو یہ خیال اچھا ہے

(قہقہے اور قطع کلامیاں)

یا بجٹ ناقص ہے یا ہماری Demand غلط ہے ۔ اگر یہی بجٹ ہے اور یہی ہماری Demands رہیں کہ جو نان سٹاپ بس کی طرح چل رہی ہیں ۔ تو یہ گورنمنٹ انہیں پورا نہیں کر سکتی ۔ دوسرا یہ کہ بعض ممبروں نے کہا ہے ۔ کوئٹہ یا کوٹہ (اردو کا ہجہ ہوتا ہے ۔ اس لئے ٹھیک لفظ کا پتہ نہیں ہے) کو ٹھیک کر دیں ۔ کوئی کہتا ہے کہ راولپنڈی ٹھیک ہو جائے میں کہتا ہوں ۔ کہ ع

ہر ملک ملک ماست کہ ملک خدائے ماست

میں پہلا ممبر ہوں ۔ جو عرض کرتا ہوں کہ میرے ضلع کو جو روپیہ ملا ہے ۔ وہ بھی ان کو دیدیں ۔ یہ تعصب کیوں پیدا کرنا چاہتے ہیں ۔ میں یہاں

اسی طرح گذارہ کر لونگا ۔ ان کا خیال ہے کہ ون یونٹ ٹوٹ جائے۔ ان کی زبانوں میں سونے کی لگام دے کر انہیں بند کرنا چاہیئے ۔ علاوہ ازیں بعض ممبران P. W. D. کے ٹھیکیدار ہیں ۔ وہ اس چیز پر زور دیتے ہیں کہ سڑکیں بنیں تاکہ انہیں منافع زیادہ ہو ۔ یہ بات غلط ہے کہ قوم اور عوام کے فائدے کے لئے سوچیں اور ذاتی منافع کے لئے نہ سوچیں ۔ تیسرا یہ کہ جس وقت ہم افسروں پر الزام لگاتے ہیں تو ہم اپنے گریبان میں منہ ڈالیں کہ ہم اُن سے ہر روز کیوں ناجائز کام کرواتے ہیں ۔ یہ اپنے گھروں میں کیا کرتے ہیں جو دوسروں پر غلط الزام لگاتے ہیں ۔ ان کے متعلق ہمیں ایسی باتیں نہ کہنا چاہئیں ۔ تاکہ ان کی ہمدردیاں اور تعاون ہمارے ساتھ ہوں کہ منصوبے اپنے علاقے میں اور زیادہ کامیاب ہوں ۔ اس کے علاوہ ساڑھے تیرہ کروڑ روپیہ زہر منگوانے کے لئے رکھا گیا ہے تاکہ قوم اس کو کھا کر مردہ ہو جائے۔ اور وہ زہر ہے ۔ تعلیم ۔ جس تعلیم کو حاصل کرکے ٹیڈی ازم پیدا ہو رہا ہے ۔ جس میں ایسے سیاست دان کالج سے ڈھلے ہوئے اور بنے ہوئے نکلتے ہیں کہ جن پر ایبڈو وغیرہ لگایا گیا ہے ۔ سب کچھ ہو رہا ہے ۔ تو ہمارا یہ طریقہ تعلیم ناقص ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ جیسے ہمارے فنانس سیکرٹری ہیں ویسے ہمارے وزیر خزانہ کو ہونا چاہیئے تھا ۔ میں عبدالوحید خاں سے پوچھتا ہوں کہ انہوں نے جو تقریر کی ہے اس تقریر کی کتاب کے کتنے صفحے ہیں ۔ جب اس کتاب کے صفحے یاد نہ ہوں تو قوم کے لئے غور کیا ہوگا ۔ اور پھر میں ایک جگہ جا رہا تھا تو میرا ایک آدمی کے ساتھ جھگڑا ہوگیا ۔ پولیس تک تو خیر نوبت نہیں پہنچی وہ آدمی کہنے لگا کہ آپ ممبران جو ہیں بے ضمیرے ہیں ۔ آپ کو Passes کی رشوت دی گئی ہے ۔ ایک سال سے تو نہیں مانی گئی ۔ اب اس لئے دیئے ہیں تاکہ یہ بجٹ ــ بوگس بجٹ پاس کیا جائے۔ میں نے جواب دیا کہ بھئی ۔ یہ تو ہماری Demand پر ہوا ہے ۔ وہ کہنے لگے کہ یہ غلط ہے ۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ بجٹ سے پہلے دے لیتے یا پھر بعد میں دے دیتے کیونکہ ہماری اپنی بدنامی تھی ۔ اس لئے میں جھگڑے کو ٹال گیا ۔ اور اللہ نے ٹال دیا ۔ اور پولیس تک جھگڑا نہ گیا ۔ باقی یہ ہے کہ میں اپنے علاقے کے لئے نہ بجلی چاہتا ہوں نہ اور کچھ ۔ اب میں یہ چاہتا ہوں کہ دوسرے علاقوں میں نئے کارخانے لگائے جائیں تو وہ تیل پر نہ چلیں ۔ بلکہ وہ لکڑی پر کام کریں ۔ کیونکہ میرا جو علاقہ ہے ۔ وہ قدرتی طور پر ترقی کر رہا ہے ۔ پانی ہندوستان نے بند کر دیا ہے ۔ اور خاص طور پر

جنگل عام ہو گئے ہیں ۔ اس بجٹ میں بھی میرے علاقے کے لئے کوئی خاص رقم نہیں ہے ۔ وہ سینٹر کا محکمہ ہے ۔ وہ ہمارے وزیر وہاں ہیں ۔ ہسپتال وہاں پر بن جائینگے اور وہ بھی اپنے گاؤں میں بنوائینگے ۔ تو میں یہ گذارش کرونگا کہ جنگل بنائیے تاکہ بلیک میں لکڑیاں بیچ کر ہم اس پر گذارہ کریں ۔ آپ یہ خیال رکھیں کہ آئیندہ کارخانے لکڑی کے ذریعے چلیں ۔

اس کے بعد ٹیکس جو لگایا گیا ہے ۔ وہ زمینداروں پر لگایا گیا ہے ۔ کیونکہ جب ٹیکس کپڑے پر لگے گا تو ادا وہی کریگا جس نے تن پر کپڑا پہننا ہوگا ۔ نمک اس نے کھانا ہوگا ۔ مزدور نے سینما دیکھنا ہے ۔ تو ٹیکس اسی پر آئیگا ۔ اس کے علاوہ بکری ٹیکس اور لوکل Rates اور آبیانہ لگے گا تو زمیندار پر ہی ۔ اس کے علاوہ اور بہت سی چیزیں ہیں جو مجھے زبانی یاد نہیں ہیں ۔ کیونکہ کم پڑھا ہوا ہوں ۔ جب ہماری فصل اترتی ہے تو وہ سب چیزیں بیچ کر حکومت کے ٹیکس ادا کرتا ہوں ۔ اور پھر داخلوں کے پیچھے لکھ دیتا ہوں حضرت امیر خسرو رح کا یہ شعر ع

کھیر پکائی جتن سے چرخہ دیا جلا
آیا کتا کھا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا

تو میں یہ التماس کرونگا کہ برائے مہربانی میرے علاقے کی سڑکیں اکھیڑ دیں ۔ ٹیوب ویل بند کر دیں ۔ بجلی کے کھمبے اتروا لیں لیکن ہم پر ٹیکس نہ لگائیں ۔ ہم اس لکڑی پر گذارہ کر لیں گے کیونکہ ہمارے علاقے میں جتنی سڑکیں بنی ہوئی ہیں وہ ہماری حکومت نے اپنی ضرورت کی خاطر بنائی ہیں ۔ کہ لاہور ملتان سے اور ملتان بہاولنگر سے اور منٹگمری سے منسلک ہو جائے ۔ یہ ان کے اپنے لئے ہے ۔ ہمارے علاقے کے لئے کچھ نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا علاقہ کونسا ہے ۔ اپنے علاقے کا نام تو بتا دیں ۔

پیر غلام علی چشتی ۔ میرا علاقہ پاک پٹن شریف باوہ فرید رح کا علاقہ ہے جو پاکستان میں چشتیہ سلسلہ کی سب سے بڑی درگاہ ہے ۔ اور ہندوستان اور پاکستان بھر میں تیسرے نمبر کی درگاہ ہے ۔

تعلیم کے متعلق میں عرض کر رہا تھا کہ ہم ایک پرانے شعر کو بھلا بیٹھے ہیں کہ بھلا چکے تھے بعض جو وطن کے شیدائی ہیں انکو اسکی یاد دلاتا ہوں ۔ رٹ رہا ہوں میں ع

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

میں انگریزی تعلیم کے مخالف نہیں ہوں ۔ لیکن انگریزی جراثیم کے مخالف ہوں ۔ جو ہم میں سرایت کرتے جا رہے ہیں ۔ وہ لوگ جو انگریزی بطور ہنر کے پڑھتے ہیں اور انگریزی سیکھتے ہیں ۔ وہ ٹھیک ہے لیکن میں اسکے جراثیم کے مخالف ہوں ۔ اگر آپ مارشل لاء کے زمانے میں یہ آرڈر جاری کر دیتے کہ عورتیں اپنے بال مردوں کی طرح بنائیں تو ہماری عورتیں گرفتار ہو جاتیں ۔ وہ گولی سینوں میں کھا لیتیں لیکن وہ ایسا کبھی نہ کرتیں ۔ یہ اس انگریزی جراثیم کا ہی نتیجہ ہے کہ عورتوں کے بال خود بخود کٹ گئے ہیں ۔ اس کے علاوہ اور بہت کچھ ہو رہا ہے ۔

میں کہتا ہوں کہ انگریزی تعلیم سے نہیں بلکہ ہمیں انگریزی جراثیم سے بچائیے ۔ میں نے بعض ڈاڑھی مونچھ رکھنے والوں کو ایسا دیکھا ہے کہ جو ڈاڑھی والوں سے زیادہ اچھے ہیں اور ان کے چہرے بتاتے تھے کہ ان کے سجدے ضرور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہونگے تو یہ چیزیں بری نہیں ہیں لیکن انگریزی جراثیم سے بچائیے میرے خیال میں ڈاکٹر اقبال کو لوگ جانتے نہیں ہیں لیکن برابر سنا کرتے ہیں ۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ مجھے ان کے نظم و نسق پر اعتراض نہیں ہے کیونکہ تعلیم کی انچارج ایک لیڈی ہیں وہ کہیں ناراض نہ ہو جائیں ۔ باقی اب کیا کہوں کچھ ملنا ملانا تو ہے نہیں خالی بولنا بلانا ہے ۔

میاں محمد اکبر (گجرات ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ پیشتر اس کے کہ میں بجٹ پر اپنے خیالات کا اظہار کروں میں ضروری سمجھتا ہوں کہ پرسوں جو جناب وزیر ریلوے نے یہاں تقریر فرمائی ہے اس کی وضاحت میں میں کچھ عرض کر دوں ۔ پرسوں میری مجبوراً غیر حاضری کو جناب وزیر ریلوے نے میری عمداً غیر حاضری پر محمول کیا اور ایوان کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ میں ان کے جوابی حملے کی تاب نہ لانے کی وجہ سے یہاں سے بھاگ نکلا ۔ اور انہوں نے میری تقریر کے جواب میں ایک بیان chairman railway board کا ایوان کے سامنے پیش کیا اور ایوان کی میز پر رکھا اور اس statement کی انہوں نے قطعاً کوئی ذمہ داری قبول نہیں کی ۔ انہوں نے اپنا تمام استدلال کا زور اس statement کی بنیاد پر رکھا جو جناب چیئرمین ریلوے بورڈ نے یہاں پیش کیا مجھے وہ statement قابل قبول نہیں ہے کیونکہ جناب وزیر ریلوے نے اس کی کوئی ذمہ داری قبول نہیں کی ۔

Mian Muhammad Sharif : Is it a personal explanation or is it a budget speech ?

Mr. Speaker : He can speak on everything in the budget.

Minister for Railways (Mr. Abdul Wahid Khan): On a point of order, I am pressing it because it has a very great significance. If he wants to explain his personal position then I should immediately after him have an opportunity to rebut it.

Mr. Speaker : Yes I will allow it.

Minister For Railways : How can he discuss this point during the budget discussion ?

Mr. Speaker : It is the first and foremost rule that everything can be discussed during the general discussion of the budget. If the minister wants to reply to something, he will get an opportunity to do so.

میاں محمد اکبر ۔ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ جناب ریلوے وزیر نے قطعاً اس کی ذمہ داری نہیں لی اور چیئرمین صاحب نے حالات کو توڑ مروڑ کر اور حالات کو الجھانے کی کوشش کی ہے تو ایسی صورت میں میں مطالبہ کروں گا کہ اس معزز ایوان کے اراکین کا ایک کمیشن بنایا جائے جس میں اگر ممکن ہو تو مجھے بھی شامل کیا جائے تاکہ سارے معاملات کی چھان بین کر کے رپورٹ اس ایوان کے سامنے پیش کی جائے۔ اس کے بعد جناب والا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر ریلوے ۔ میں تو اب بھی جو کچھ میں نے کہا ہے اس پر قائم ہوں ۔ (قطع کلامیاں)

میاں محمد اکبر ۔ میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں میں کہتا ہوں کہ آپ ایک کمیشن بٹھائیں ۔

وزیر ریلوے ۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ اخبارات میں اعلان کردیں یا ایک پریس کانفرنس کریں تو یہ کمیشن بٹھانے کی ضرورت نہیں ہوگی ۔ پھر اگر حکومت سمجھتی ہے کہ آپ کو عدالت میں لایا جائے ۔ یہ میں آپ کو threaten نہیں کر رہا ہوں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ ایک threat ہے اور آپ ہاؤس کی protection میں کہہ رہے ہیں منا سب نہیں ہے ۔

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : It is a threat, it is a contempt of the House.

Mr. Ahmed Saeed Kirmani : Sir, the member was within his rights to make a suggestion that a commission should be appointed.....

Mr. Speaker : I have not disallowed him. The member may please take his seat.

میاں محمد اکبر ۔ جناب والا ۔ گذشتہ سال کی طرح آئندہ سال کے لئے جناب وزیر خزانہ نے ہمارے سامنے فاضل بجٹ پیش کیا ہے ۔ اور اگلے سال

بچت کروڑوں میں دکھائی ہے میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ بجٹ کو فاضل دکھانے کے لئے ایڑی چوٹی کا اتنا زور کیوں لگایا جاتا ہے ۔ کیا یہ فاضل رقم ملک کی ضرورت سے فالتو ہے ؟ کیا ہمارے صوبے کے عوام نے اعلیٰ معیار زندگی حاصل کر لیا ہے ؟ یا کسی وجہ سے ہماری حکومت یہ سمجھ بیٹھی ہے کہ صوبے کی تمام مشکلات کا حل اس قسم کے surplus budget میں ہے ۔

جناب والا ۔ جو گھر افلاس سے پٹا ہو جس کنبہ کی آمدنی بہت قلیل ہو ایسے گھر آمدنی و خرچ میں خاں عبدالوحید یا شیخ مسعود صادق خاص بچت دکھا دیں تو میری سمجھ میں ان کی یادآرائی نہیں ہے میرے خیال میں بچت کے شوق میں انہیں نے گھر والوں کا پیٹ کاٹا ہے انہیں نے اس چیز سے عمداً گریز کیا ہے میرے خیال میں کیا اچھا ہوتا اگر یہ بجٹ حق پسندانہ ہوتا یہ بجٹ صوبے کی معاشی حالت کا صحیح نقشہ کھینچتا اور نقشہ کھینچنے میں اس بجٹ کو خسارہ کا بجٹ دکھایا جاتا تاہم اس میں تامل نہ تھا لیکن اس بجٹ کے عیوب کو چھپانے کے لئے وزیر خزانہ نے بڑی جسارت کی ہے یعنی اس بجٹ کو صوبے کا پسماندہ کم ترقی یافتہ علاقوں کا بجٹ کا لیبل بھی چسپاں کر دیا ہے ۔ دعویٰ یہ کیا ہے کہ آئندہ سال صوبے کے کم ترقی یافتہ علاقوں پر بہت زیادہ خرچ کیاجائیگا ۔ جناب والا ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ ایک ہی صوبے کے مختلف علاقوں پر حکومت کے اخراجات میں کمی بیشی کر دی جائے تو کیا اس سے بچت کی بنیاد مضبوط ہو جاتی ہے اور پھر جناب والا ۔ جس طریقے سے یہ کمی بیشی کی گئی ہے کہ ہر طریقہ سے مختلف علاقوں کا اگلے بجٹ میں allocation کیا گیا ہے ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تمام کمی بیشی کسی خاموش سیاسی سازش کا نتیجہ ہے اور اس بجٹ کے پردے میں کوئی سیاسی کھیل کھیلا جا رہا ہے ۔

جناب والا ۔ آج سارا صوبہ مغربی پاکستان ایک وحدت ہے کہا یہ ضروری ہے کہ جب ہم کسی ترقی یافتہ علاقے کا نام لیں تو اس کے ساتھ سابق صوبوں کا نام ضرور چسپاں کریں ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ جو پسماندہ علاقے مغربی پاکستان میں ہیں ان کو زیادہ رقم نہ دی جائے میں تو کہتا ہوں کہ تمام کی تمام رقم پسماندہ علاقوں پر صرف کر دی جائے ۔

لیکن خدا را صوبوں کے نام exploit نہ کریں ۔ یہ نہ کریں کہ ہم نے فلاں صوبے کو دے دیا اور فلاں کو نہیں دیا اور پھر

جناب والا ۔ میں گذارش کروں اور وہ یہ ضروری ہے کہ جب میں کسی پسماندہ یا ترقی یافتہ علاقہ کا نام لوں تو یونٹ میں سارا صوبہ آنا چاہئیے ۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ ون یونٹ میں ہمارے مغربی پاکستان میں تمام حصے ایسے نہیں ہیں جو سارے کے سارے ترقی یافتہ ہوں ۔ سابقہ صوبہ پنجاب کے متعلق تہمت لگائی جاتی ہے کہ یہ بہت ترقی یافتہ ہے لیکن جب میں آپکو کیمبل پور اور ضلع ڈیرہ غازیخاں یا گجرات کی مثال پیش کروں تو کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ضلعے ترقی یافتہ ہیں ۔ اس لئے میں گذارش کروں گا کہ پسماندہ علاقوں پر زیادہ خرچ کیجئیے اور ہماری cost پر بلکہ ہم اسکو recommend کرتے ہیں کہ ترقی کی گنجائش ضرور کریں ۔ لیکن خدا را ون یونٹ کو exploit نہ کریں اسکو sabotage نہ کریں ۔ آپ یونٹ کے مخالفین کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں اور جب آپ سابق صوبہ کا نام لیتے ہیں اور جناب والا ۔ اگر زیب داستان کے لئے یہ تسلیم کر لیا جائے ایک منٹ کے لئے کہ یہ جو بجٹ پیش کیا گیا ہے یہ کن ترقی یافتہ علاقوں کے لئے ہے ۔ ان ترقی یافتہ علاقوں کے لئے جن کے سابق صوبوں کو یونٹ میں لیا گیا ہے تو میں اس ضمن میں گذارش کروں گا وزیر خزانہ صاحب کی خدمت میں کہ بلوچستان بھی تو یونٹ میں ہے کیا وہ ترقی یافتہ علاقہ ہے ؟ اس کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے اور پھر جناب والا ۔ اگر اس آئندہ بجٹ کے لئے مفروضہ رکھا گیا ہے کہ نام نہاد ترقی یافتہ علاقوں کو رقم کم دینی ہے تو اس ضمن میں میری گذارش ہے اور سوال ہے وزیر خزانہ کی خدمت میں کہ سابق صوبہ پنجاب سے کراچی کو کیوں زیادہ رقم دی گئی ہے ؟ کیا کراچی زیادہ پسماندہ علاقہ ہے تو ان تمام گذارشات سے یہ بات صاف طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ بجٹ کو ترتیب دیتے وقت اقتصادی حالت کو قطعاً مد نظر نہیں رکھا گیا بلکہ سیاسی حالات کو مد نظر رکھا گیا ہے اور میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ یہ اقتصادی بجٹ نہیں بلکہ سیاسی بجٹ ہے (آوازیں ہیئر ہیئر) جناب والا ۔ موجودہ بجٹ میرے خیال میں ایک مردہ پیکر ہے اور جناب معزز وزیر خزانہ کی شستہ تقریر اس میں زندگی کی روح نہیں پھونک سکی اور یہ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ پرانے سال والا مردہ ہے اگر دیکھا جائے تو وزیر خزانہ صاحب انہی فائیلوں کو cold storage سے نکال کر لے آئے ہیں ۔ اور ایوان کے سامنے لا کھڑا کیا ہے ۔ اب ذرا آپ صوبائی نظم و نسق میں مختلف محکموں پر خرچ کئے جانے والی رقومات کو دیکھئے میں گذارش کروں گا کہ یہ صحیح طور پر allocate نہیں ہوئیں ۔ میں محکمہ مال

کے متعلق گذارشات کروں گا کہ اس محکمہ میں سب سے بڑا ادارہ ریوینیو بورڈ کا ہے ۔ اور میرے خیال میں یہ بالکل بیکار ادارہ ہے اور یہ قطعاً کوئی مفید کام سر انجام نہیں دے رہا اور اسکے نام پر غریب قوم کا لاکھوں اور کروڑوں روپیہ ڈبویا جا رہا ہے ۔ میں آپ سے گذارش کرتا ہوں کہ ذرا اسکے structure پر نگاہ ڈالئے ۔ جناب والا ۔ بورڈ آف ریوینیو میں پانچ ممبر صاحبان ہیں اور ہر ایک ممبر بحثیت عہدہ کم ازکم کمشنر اور چیف سیکرٹری کے level کا ہے جنکو تین تین چار چار ہزار ماہوار کم از کم تنخواہ ملتی ہے لیکن اسکی انتظامیہ افادیت کا بھرم ابھی کھول دیتا ہوں اور اسکے متعلق گذارش ہے کہ colonization جو ہے وہ اے ڈی سی کے سپرد کر دی گئی ہے لیکن ممبر کالونیز ابھی تک اپنے عہدے پر متمکن ہیں ۔ مجھے یہ بتائیں کہ وہ کیا مفید کام کر رہے ہیں ۔ اسکے بعد جناب والا ۔ ہر ایک ریوینیو بورڈ کا ممبر اپنے احاطہ اختیار میں اور حلقہ میں اپیلیں بھی سننے کا مجاز ہے ۔ تو اپیلوں کے ممبر کا عہدہ بھی قائم کر دیا گیا ہے تاکہ وہ وہاں آج آسانی سے بیٹھ سکیں اور انتخاب کر سکیں ۔ پھر جناب والا ۔ دوسرے اسکے سٹاف پر نگاہ ڈالئے تو آپ کو سیکریٹریز اور ڈپٹی سیکریٹریز دندناتے ہوئے نظر آئیں گے تو یہ ہے جناب والا ۔ ریوینیو بورڈ کا دفتر اور اس کا حال۔ میں آپکو تعمیری suggestion دے رہا ہوں کہ فیلڈ کی طرف نگاہ ڈالئے تو اکیس نئے سول ڈویژن بنائے گئے ہیں۔ جناب والا۔ ہر ایک میں ایس ڈی او مقرر کیا گیا ہے ۔ مالیہ کا کام سارا انکے سپرد کر دیا گیا ہے ۔ اس طریقہ سے جو پرانے افسر مال ہیں انکا ایک تہائی سے بھی کام کم رہ گیا ہے ۔ افسر مال کا عہدہ کیوں قائم رکھا گیا اور کیوں لاکھوں روپیہ تباہ کیا ۔ ضلع گجرانوالہ میں تین تحصیلیں ہیں ان میں سے دو یعنی حافظ آباد اور وزیرآباد میں ایس ڈی او ہیں اور تمام ریوینیو کا کام انکے سپرد کر دیا گیا ہے ۔ صرف ایک تحصیل گجرانوالہ باقی ہے جس کے لئے ریوینیو افسر کا عہدہ قائم رکھا گیا ۔ جو کام اشتمال کا کر رہے ہیں ریوینیو افسر کا کام بڑی آسانی سے ڈی سی کو دیا جا سکتا ہے اور آپ لوگ کروڑوں روپیہ خرچ کرتے ہیں ۔ ایک میں اور گذارش کرنی چاہتا ہوں اشتمال کے متعلق ۔ اشتمال جو ہے وہ زرعی اصلاحات کا لازمی جزو ہے تو مارشل لاء کے زمانہ میں جب زرعی اصلاحات نافذ کی گئیں تو ساتھ ہی ایک آرڈیننس جاری کیا گیا کہ لوگوں کی بکھری ہوئی املاک جو ہیں انکو یکجا اکٹھا کیا جائے۔ یہ میرے خیال میں بہت مفید اقدام تھا ہماری گورنمنٹ کو چاہئیے تھا کہ اسکی حوصلہ افزائی کرتی لیکن ہماری گورنمنٹ کی بد اعمالیوں کیوجہ

سے یہ محکمہ اشتمال رشوت کا syndicate بن گیا اور بجائے اسکے کہ کوئی اسکی اصلاح کی جائے حکومت اشتمال کو ختم کرنے کے درپے ہے اور اسکی وجہ میں بیان کرتا ہوں کہ پہلے اشتمال جو تھے وہ compulsory تھے ۔ ہر ایک گاؤں میں ضروری اشتمال ہوتا تھا لیکن بعد میں optional کر دیا گیا ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) ۔ اب بھی ڈی سی کے اختیار میں ہے کہ وہ compulsory کر سکتا ہے ۔

میاں محمد اکبر ۔ تو کیا ہمارے ضلع میں کریں گے آپ ؟ تو جناب میں گذارش کر رہا تھا کہ اشتمال کا جو مفید محکمہ ہے اسکو ختم نہیں کیا جانا چاہئیے ۔ میں وزیر مال صاحب کی خدمت میں گذارش کروں کہ اشتمال کے محکمہ میں پچاس فیصدی تخفیف کی گئی ہے ۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اشتمال میں serious نہیں ہیں اور ایک خطرناک move جو آپکے دماغ میں ہے وہ یہ ہے کہ آپ محکمہ مال اور اشتمال کو یکجا کر رہے ہیں تاکہ نہ اشتمال کے محکمہ کی efficiency قائم ہو اور نہ مال کی ۔ نہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں اور نہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں اور اشتمال کا کام بیچ میں لٹکتا رہے ۔ جناب والا ۔ زرعی اصلاحات جب نافذ کی گئیں تو انکا مطلب یہ نہ تھا کہ سرمایہ کا رخ موڑ کر صنعت کیطرف زیادہ توجہ دی جائے ۔ جناب والا ۔ ہماری معیشت کا دارو مدار بیشتر زراعت پر ہے اور ہمارے ملک میں زراعت اور صنعت کو شانہ بشانہ چلنا چاہئیے تھا ۔ ایک کی وجہ سے دوسری پھلتی پھولتی ہے لیکن یہاں یہ کیا گیا کہ صنعت کو بڑے سے بڑا incentive دیا گیا ۔

بڑی بڑی صنعتیں قائم کی گئیں ۔ کروڑوں روپیہ کے امپورٹ لائسنس دیئے گئے ۔ لیکن حیرت کا مقام ہے کہ زراعت کے میدان میں کوئی بھی incentive نہیں رکھا گیا اور اسی طرح سے زراعت کی طرف سے تمام سرمایہ جو ہے وہ صنعت کی طرف چلا گیا ہے اور صنعت کے میدان میں بھی چھوٹی صنعتوں کو جناب بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے ۔

Mr Speaker : The member's time is over. Now Haji Muhammad Bakhsh Talpur.

وزیر زراعت (ملک قادر بخش) ۔ جناب والا ۔ مجھے ایک announcement اس ایوان میں کرنی ہے ۔ مسٹر سپیکر ۔ آپ کے توسط سے میں حزب مخالف کے معزز لیڈر کی خدمت میں ایک تحفہ پیش کرنا چاہتا ہوں اور اگر اسے مل

چکا ہے کیونکہ میں نے اپنے دفتر کو کہا تھا کہ یہ تحفہ ان تک پہنچا دیں ۔ اگر نہیں پہنچا تو میں تحفہ پیش کرتا ہوں ۔ جناب تحفہ یہ ہے تاکہ واپڈا کے متعلق صحیح تنقید اور صحیح بحث ہو سکے اور آپ appreciate کر سکیں وہ لٹریچر آپ کی اجازت سے پیش کرنے لگا ہوں کیونکہ میرا یہ فرض ہے اور اس ایوان کو حق حاصل ہے ۔ اس تحفہ کی ایک کاپی میں سیکرٹری اسمبلی کے پاس رکھوں گا تاکہ باقی حضرات مطالعہ کر سکیں اور صحیح تنقید ہو سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا اس کی زائد کاپیاں نہیں ہیں تاکہ تمام معزز ممبران کو مل سکیں ۔ (اس مرحلے پر وزیر زراعت نے ایک کاپی خواجہ محمد صفدر صاحب لیڈر آف دی آپوزیشن کو دی)

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ ہم بجٹ پر عام بحث کے درمیان ہیں ۔ میں اتنی گذارش کروں گا کہ سب معزز اراکین اسمبلی کو یہ کتابیں ملنی چاہئیں سب دوست بھی مستفید ہو سکیں ۔ اس طرف بھی مل جائیں اور اس طرف بھی مل جائیں ۔

سردار عنایت الرحمن خان عباسی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ وزرا صاحبان اپنی speeches کی تو ہزارہا کاپیاں کرکے ہم میں distribute کر سکتے ہیں اور اتنی ضروری figures ہیں جس کی ایک کاپی آپ کو اور لیڈر آف دی آپوزیشن کو دے رہے ہیں کیا اسکی ایک کاپی ہمیں نہیں مل سکتی تھی ۔

Mr. Speaker: This is no point of order.

میں نے تو پہلے ہی کہا ہے کہ معزز ممبران کو ایک ایک کاپی دی جائے ۔

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی ۔ جناب والا ۔ ہم تو حق رکھتے ہیں کہان کی تعریفیں کی جائیں ۔

وزیر زراعت ۔ آج ہی کم از کم انگریزی جاننے والے ممبران کو تقسیم کر دیں گے ۔

Begum Jahan Ara Shah Nawaz: Sir on a point of order—rather on a point of privilege. Sir I would very much like to know whether we are going to follow the procedure that was followed last year and the reports of the statutory bodies would be discussed on one day, which would be set apart for this very purpose. It is going to happen this year or not and would during this Budget Session WAPDA, WPIDC, ADC and others, be discussed on one day, which would be set apart for that purpose ?

Mr. Speaker : This is a suggestion but not a point of order.

وزیر ریلوے ۔ جناب والا ۔ آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ ان کی تقریر کے بعد ایک دو منٹ مجھے دیں گے ۔ تا کہ اس کے متعلق عرض کر دوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I would first like to know the reaction of Govt. to the suggestion of Begum Sahiba that a separate day be fixed for discussing the reports of the statutory bodies.

Minister of food and Agriculture : We can't do it Sir.

خواجہ محمد صفدر ۔ پروگرام کو بنانا اور اس کو revise کرنا جناب والا ۔ آپ کے اختیار میں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I have to see to the convenience of all the Members of the House. That is why I have asked for the opinion of the other side whether it would be convenient to them.

خواجہ محمد صفدر ۔ میں نہایت ادب سے ملک قادر بخش صاحب کی خدمت میں گذارش کرونگا کہ جب ہمیں رپورٹ دے رہے ہیں تو رپورٹ زیر بحث لانے کا موقع بھی بہم پہنچا دیں ۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ہم اس کو پڑھ کر آپ کی خدمت میں گذارشات کر سکیں ۔ اس کے لئے اگر ایک دن نکل سکتا ہو تو نکال لیں ۔

وزیر زراعت ۔ Sunday مل جائے گا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ بحث کرنے کے لئے میں کہہ رہا ہوں ۔

وزیر زراعت ۔ ? How can it be possible یہ تو ایک پروگرام ہے جو ہم نے بحث کے لئے سیٹ کیا ہوا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ۲۹ تاریخ سے پہلے کوئی وقت دے دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ۳۰ تاریخ البتہ Sunday ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ سپیکر صاحب کے ذمے اس کام کو ڈالیں کہ وہ اگر وقت نکال سکیں نکال دیں ۔

Mr. Speaker : If the other side agrees, I will fix a day but it cannot be fixed without any agreement from both the sides of the House.

وزیر ریلوے ۔ میں صرف دو منٹ اعلان کے لئے کھڑا ہوا ہوں ۔ جناب میاں اکبر صاحب نے جو اس روز بڑا زبردست قسم کا ایک الزام ریلوے پر لگایا تھا اس میں یہ انہوں نے خواہش ظاہر کی تھی کہ میں اس کی انکوائری

کراؤں ۔ اگر انکوائری میں ان کے اعداد و شمار غلط ثابت ہوں جو سزا تجویز کروں وہ مانیں ۔ انکوائری کرانے کا ایک ہی طریقہ تھا کہ اس ڈیپارٹمنٹ کا سب سے بڑا ہیڈ جو تھا وہ انکوائری کرتا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامی)

Mr. Speaker : No interruptions please. I can't hear the member.

وزیر ریلوے ۔ آپکے پاس practicing lawyers بیٹھے ہیں ۔ عدالتوں میں محکموں میں کمشن مقرر کئے جاتے ہیں اگر کوئی prima facie case ہوتا ہے ۔ میں نے جو ٹیبل پر بیان رکھا ہے اس میں بنیادی نقطہ یہ ہے کہ یہ ریلوے بورڈ کے متعلق ہی نہیں ہے ۔ (قطع کلامی)

میاں عبداللطیف ۔ واقعہ صحیح ہے ۔

وزیر ریلوے ۔ ذرا آپ سنئیے ۔ یہ ریلوے بورڈ کے متعلق نہیں ہے ۔ لہذا چیئرمین کا یہ لکھنا کہ good-will دے دی جائے ۔ اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ میں یہ بھی عرض کر رہا ہوں کہ ریلوے ونگ سنٹر کی موجود ہے جو ریلوے بورڈ کے ماتحت نہیں ہے ۔ اگر ریلوے بورڈ سے آپ کوئی communication حاصل کر لیں یا جو ریلوے ونگ سنٹر کا ہے اس سے حاصل کر لیں ۔ اس وقت وہاں ۵۹۶ کی بجائے صرف ۲۷۱ ویگن ہیں بلکہ زیادہ ہیں ۔ اگر آپ سنٹر گورنمنٹ کی ریلوے ونگ جو مشرقی اور مغربی پاکستان کے دونوں ونگز کو کنٹرول کرتا ہے ریلوے ویگن کا allocation جس کا کام ہے اگر آپ وہاں سے کوئی communication لے لیں کہ ہمارا یہ بیان غلط ہے ۔ میں اعلان کرتا ہوں اس ایوان میں ۔ چونکہ یہ prima facie case ہو جائے گا ۔ میں ایک کمیٹی ایسی بناؤں گا جس میں میاں اکبر صاحب بھی موجود ہوں گے ۔ لیکن اپنے scandal کے ثبوت میں جب کہ ہم نے ان کو اعداد و شمار دیئے ہیں وہ اعداد و شمار ویسے نہیں ہیں ۔ ریلوے بورڈ کے سب سے بڑے افسر کا اپنے دستخط کر کے وہ پیش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ غلط نکلیں گے تو تمام کیریئر خطرے میں ڈالے گا ۔ اگر وہ کہتے ہیں وہ غلط ہے جیسا کہ وہ کہتے ہیں ۔ جناب والا ۔ ان کے لفظوں کے کہنے سے کوئی چیز غلط ثابت نہیں ہوتی ۔ اگر وہ سمجھتے ہیں غلط ہے تو سنٹرل گورنمنٹ کے ریلوے ونگ سے figures تحریری لے آئیں اور لا کر سپیکر صاحب کو دے دیں کہ یہ چیز صحیح ہے ۔ میں پھر اس کا اعلان کرتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں اگر وہ کہتے ہیں تو میں اس ایوان کی طرف سے ایک کمیٹی مقرر کروں گا ۔ اگر وزیر اس طرح اپنے

ڈیپارٹمنٹوں میں کمیشن مقرر کیا کریں تو ہر وزیر کا ڈیپارٹمنٹ تین دن بھی نہیں چل سکتا ۔ جناب والا ۔ وہ اس کی سزا تو کم از کم مانیں ۔

میاں محمد اکبر ۔ جناب والا ۔ میں نے اپنی تقریر میں یہ کہیں نہیں کہا تھا کہ یہ کوئلے کا جو agreement ہوا ہے یہ ہمارے پرونشنل ریلوے بورڈ نے کیا ہے ۔ میں نے تو سکینڈل منظر عام پر لانا تھی کہ جس کی وجہ سے ہماری ویگنیں جو ہیں یہ بلا ضرورت بھارت میں چلی گئیں اور وہاں جا کر ان کا اسلحہ ڈھوتی رہیں ۔ ہمارے ہاں جو لوگ ہیں وہ ویگنوں کے لئے بلکتے رہتے ہیں ۔ میں نے اپنی تقریر میں (ریکارڈ دیکھ لیں) کہیں نہیں کہا کہ ریلوے بورڈ نے کیا ہے ۔ میں نے ریلوے پر as a whole چاہے یہ محکمہ اس وقت سنٹر میں تھا چاہے اس وقت وہ صوبے میں تھا ۔ یہ scandal آپ کی خدمت میں پیش کیا تھا ۔ چنانچہ یہ بات چل نکلی ہے کہ table statement پر رکھا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ

> At the time of Provincialization this railway inherited the commitment of making 178 excess wagons to India.

اس حساب سے ۶۱ ویگن وہاں بھیجی ہیں میں کہتا ہوں کہ کمیشن بٹھاؤ میں ثابت کر دونگا یہ figures ۔

وزیر ریلوے ۔ جناب والا ۔ یہ definite record منگوائیں ۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ویگن چین اور کشمیر میں ہمارے خلاف استعمال ہوئے ہیں یعنی ۵۰۰ ویگن ۔ اس کا جواب دیا گیا کہ ۵۰۰ نہیں ہیں ۲۷۱ موجود ہیں جہاں تک .....

میاں محمد اکبر ۔ میرا allegation اب تک stand کرتا ہے ۔ یہ figures غلط ہو سکتے ہیں ۵۰۰ نہیں ۴۰۰ ہو سکتے ہیں ۔

وزیر ریلوے ۔ ۲۷۱ میں نے بتلا دیئے ہیں ۔ اور وہ گاڑیاں بھی کوئلہ لانے کے لئے ہیں ۔ کشمیر میں استعمال ہونے کے لئے نہیں ۔

میر حاجی محمد بخش تالپور (تھرپارکر-۴) ۔ جناب والا ۔ میں فنانس منسٹر کو مبارک باد دیتا ہوں اس وجہ سے نہیں کہ بجٹ میں کوئی خاص بات ہے بلکہ اس لئے کہ تاریخ میں پہلی بار ''تھرڈیزرڈ،، کے لئے کچھ نہ کچھ رقم رکھی گئی ہے اس سے پہلے نہ سندھ گورنمنٹ میں ایسا ہوا تھا اور نہ مارشل لاء کے قبل کی گورنمنٹوں نے تھر کے لئے کچھ کیا تھا ۔ میں بعد میں اپنے علاقے کے لئے کہونگا مگر پہلے مغربی پاکستان کے بجٹ پر نظر ڈالوں گا کیونکہ بحیثیت

ایک پاکستانی کے اس ملک کا ہر حصہ مجھے عزیز ہے - بعض اوقات یہ تاثر لیا جاتا ہے کہ کوئی پروانس زیادہ حصہ لیتا ہے اور بقیہ کو لوٹا جاتا ہے یا نقصان پہنچایا جاتا ہے - یہ انگریزوں کی پالیسی تھی کہ وہ بارڈر کے علاقوں کو نظر انداز کیا کرتے تھے جیسے سابق صوبہ سرحد - بلوچستان وغیرہ اور اس کے مقابلےمیں وہ صوبے جو بارڈر سے دور ہوتے تھے اس سے انگریز تعاون کرتے تھے اور اس میں ڈیویلپمنٹ کیا کرتے تھے -

جناب والا - سب سے پہلے سابق سندھ کیلئے عرض کروں گا ادھر ایسی اسکیمیں ہیں جن کو ریجن وائس اسکیموں میں شمار کیا گیا ہے حالانکہ ان کا اطلاق کراؤن اسکیم پر ہوتا ہے مثلاً ''اے ڈی سی،، - اور کچھ واپڈا کی اسکیمیں ہیں کیوں کہ وہ غلام محمد اور گدو بیراج میں یہ عمل میں آ رہی ہیں اور ادھر کی زمینیں پچاس فیصد لوکل کے لئے اور پچاس فیصد باہر کے لئے ہیں - ''اے ڈی سی،، جتنے تالاب اور بند اور شہر بنا رہی ہے وہ سب کی سب آباد کاروں کے لئے ہے لوکل کے لئے نہیں ہے تو یہ اسکیم کسی صورت میں بھی ریجنل وائس نہیں ہو سکتی زیادہ سے زیادہ آپ اس کو پراونشل وائس کہہ سکتے ہیں - ریجنل وائس نہیں کیونکہ اس سے مغربی پاکستان کے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں خالی اس ریجن کے نہیں - اس کو اس طرح دیکھا جائے تو واپڈا کی چار کروڑ کی اسکیمیں ہیں جو گدو وغیرہ میں کام کر رہی ہیں اور ''اے ڈی سی،، جو وہاں چکوک بندی کر رہی ہے اور افسروں کے نام پر شہر بسا رہی ہے تو گیارہ لاکھ سندھ سے کم کیے جائیں تو ۲۱ کروڑ کی پہنچی ہے - یعنی تقریباً ساڑھے گیارہ کروڑ ٹوٹل بجٹ کا ہوتا ہے مگر آپ دیکھینگے کہ ٹیکسیز کی صورت میں ہم دے رہے ہیں سندھ کی طرف سے وہ ۳۰ فیصد ہے - اگر اس کو مدنظر رکھیں تو سندھ کے ڈیویلپمنٹ کے لئے ۵۵ کروڑ دینا ہو گا مگر ۲۱ کروڑ دے رہے ہیں - اور باقی صوبوں کا یہ حال ہے کہ سابقہ سرحد کو چار فیصد - بلوچستان کو ۳ فیصد - بہاولپور کو ۲ فیصد سابق پنجاب کو ۲۰ فیصد اور سابق سندھ کو ساڑھے گیارہ فیصد مل رہا ہے - پراونشل اسکیم میں سے نکال کر ہم ریجنل اسکیم میں شمار کریں تو اس میں ۵۷ فیصد پنجاب کو مل رہا ہے ۳۲ فیصد سندھ کو سوا بارہ فیصد سرحد کو پونے نو بلوچستان کو اور سوا پانچ فیصد بہاولپور کو مل رہا ہے یعنی اس صوبے پر جس صوبے کے چالیس فیصد representation قبول تھی

وہ ڈیویلپمنٹ میں ۷۵ فیصد لے رہا ہے اور پھر بھی یہ کہا جاتا ہے کہ سندھ اور بلوچستان کو لوٹا گیا ہے یہ غلط ہے ۔

اس کے علاوہ یہ ہے کہ اگر ہم مائل وائس دیکھیں تو سابق پنجاب پر پانچ ہزار چھ سو پچاس خرچہ ہو رہا ہے اور فرنٹیئر پر تین ہزار دو سو ستاون ۔ بہاولپور پر ایک ہزار ایک سو گیارہ ۔ بلوچستان پر چار سو چھپن خرچہ ہو رہا ہے اور سندھ پر تین ہزار سات سوبارہ پر مائل خرچہ ہو رہا ہے ۔ اس سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ نہیں ہے کہ کوئی خاص پراونس کسی کو لوٹ رہا ہے بلکہ یہ ہے کہ ہمیں جو ملنا چاہئے تھا وہ حق نہیں مل رہا ہے ۔

اس کے بعد یہ ہے کہ بہت سے ممبروں نے کہا ہے کہ ڈیویلپمنٹ ایریا کون سا ہے اور ''نان ڈیویلپڈ،، ایریا کون سا ہے اس کو سروے کرنا چاہئے میں سمجھتا ہوں کہ سندھ کا تقریباً ۲۶ ہزار اسکوائر میل ایریا بیکورڈ ہے جو ریگستان اور پہاڑی سلسلوں پر مشتمل ہے جہاں کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ سارے مغربی پاکستان میں بلوچستان کو نکال کر بیکورڈ ایریا سندھ میں زیادہ حصہ ہے تو میں جناب یہ گذارش کروں گا کہ آپ کتنے ہی ہیراج بنا لیں اور کتنی ہی اسکیمیں مکمل کریں جب تک بیک ورڈ ایریا کو مکمل نہیں کیا جائے گا یہ اسکیمیں کام میں نہیں آئینگی اور وہ بیک ورڈ ایریا جو ناسور کی شکل اختیار کر لے گا اور اگر بروقت اس کا علاج اور مرہم پٹی نہیں کی گئی تو مرض جانے کے بجائے اور بڑھ جائے گا ۔

جناب والا ۔ میرے سوال نمبر ۱۴۲۹ کے جواب میں جو ۳ اپریل ۱۹۶۳ء کو اس ایوان میں محترم ملک قادر بخش صاحب نے دیا تھا اس میں یہ فرمایا تھا کہ ہم نے کوئی آراضی مخصوص نہیں کی ہے اس لئے کہ تھر کو ہم بیک ورڈ ڈکلیر نہیں کرینگے حالانکہ اب جو بحث کی کتاب دی گئی ہے اس میں

New Expenditure for the year 1963—64 on page 626/627 999.

پر سارے بلوچستان کو بیک ورڈ لکھا گیا ہے ۔ چولستان کو بیک ورڈ شمار کیا گیا ہے کیا آسمان ٹوٹ جاتا اگر صحرا تھر کو بھی بیک ورڈ شمار کرتے؟ حالانکہ انہوں نے اسکیمیں بنائی ہیں لیکن بہت نہیں لکھا ہے کہ یہ نان بیک ورڈ ایریا کے لئے ہے یا تھر کے لئے ہے ۔

جناب والا ۔ ہمارے صحرائے تھر کے لئے جو کہ تھر پارکر میں ۸۵۰۰ میل ہے اور سندھ کے اکثر ضلعوں میں پھیلا ہوا ہے اس کے لئے جو رقم منظور کی

گئی ہے اگر وہ lapse نہ ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ۲ روپے ۸ آنے فی آدمی اور ۱۴ آنے فی میل کے حساب سے آتی ہے ۔ یہ حاتم کی قبر پر لات ماری گئی ہے اور یہ انعام ہمیں ملا ہے ۔ سندھ کے پسماندہ علاقے کی ترقی کے لئے— میں یہ نہیں کہتا کہ فلاں علاقہ کیوں develop ہو گیا ہے— مثلاً چولستان جس میں ۶۲ ہزار آدمی رہتے ہیں اس کے لئے ۲۶ لاکھ دیا گیا ہے ۔ اور تھر کے تین لاکھ آدمیوں کے لئے پانچ چھ لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے ۔ مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے لیکن ہمارا کیا قصور ہے کہ سندھ کے پسماندہ علاقے کو نظر انداز کیا جاتا ہے ۔ اگر یہ کہا جائے کہ چولستان میں چونکہ حالت خراب ہے اس لئے زیادہ رقم دی گئی ہے تو میرے سوال نمبر ۱۱۳ کا جو جواب دیا گیا تھا میں اس کے الفاظ پیش کرتا ہوں—

'That is worse than Cholistan'

پھر development کا جو معیار ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے اس علاقے میں ۱۴ آنے فی میل خرچ ہو رہا ہے ۔ ان حالات میں عرض کروں گا کہ آپ کی پلاننگ پتہ نہیں کون کون کرتے ہیں ۔ مجھے پتہ نہیں ہے مگر تعجب کی بات یہ ہے کہ جو رقم تھوڑی بہت ملی ہے وہ اری گیشن کی سکیموں سے ملی ہے ۔ اس لئے اگر ہمیں شکر گزار ہونا ہے تو اری گیشن کے محکمے کا ہونا ہے ۔ پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ نے تو شاید قسم کھائی ہے کہ تھر کی سکیموں کو کچھ نہ دیا جائے اور فنانس والوں نے بھی قسم اٹھائی ہے کہ تھر کے لئے کچھ نہ دیا جائے ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کہیں کہ سکیمیں دیر سے آئی ہیں اس لئے بجٹ میں شامل نہیں کی گئیں لیکن یہ بھی غلط ہے ۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ وزیر تعلیم نے فرمایا ہے کہ مٹھی میں کالج کھولنے کے لئے ڈائریکٹر کی سفارش ملی ہے ۔ لیکن چونکہ رقم نہیں ہے اس لئے مجبور ہیں ۔ ان کی تکالیف بھی مسلمہ ہیں ۔ اس سے بھی یہ پتہ چلتا ہے کہ فنانس والے روڑے اٹکا رہے ہیں ۔ یا تو شاید وہ تسلیم نہیں کرتے کہ ہمارا علاقہ پسماندہ علاقہ ہے اور اگر کرتے ہیں تو خدا جانے کیا وجہ ہے کہ اس کے لئے رقم نہیں دیتے ۔ اس کے بعد انڈسٹری کی دو چار سکیمیں ہیں جو چار پانچ لاکھ کی ہیں ۔ اور جو نگرپارکر اور چھاچھر میں لوکل انڈسٹری کے لئے ہیں ۔ وہ سکیمیں پہنچ گئی ہیں لیکن محکمہ انہیں دبا کر بیٹھا ہے اس لئے کہ وہ سندھ کے desert کی ہیں ۔ اس کے علاوہ مجھے یہ بھی پتہ لگا ہے کہ یہ جو ٹیوب ویل سروے کے لئے تھوڑی بہت رقم رکھی گئی ہے اس کے لئے رقم تو زیادہ مانگی گئی تھی لیکن فنانس والوں کے چکر میں آ کر

تھوڑی رہ گئی ۔ اگر آپ کی نیت میں فتور نہیں ہے تو میں کہوں گا کہ آپ فراخدلی سے کام لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا وقت ختم ہو چکا ہے ۔

میر حاجی محمد بخش تالپور ۔ میں عرض کروں گا کہ آپ زیادہ سے زیادہ رقم دیں ۔ اس کے علاوہ کچھ اور تکالیف ہیں جو پیسوں کے بغیر بھی حل ہو سکتی ہیں ۔ وہ یہ ہیں کہ ہمارے کمشنر نے سفارش کی ہے کہ ایک ایڈوائزری ڈیویلپمنٹ بورڈ بنایا جائے خاص طور پر desert کے لوگوں کے لئے تا کہ وہ ان کی تکالیف کو دیکھیں مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ منسٹر تک پہنچنے سے پہلے پہلے پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ نے اسے واپس کر دیا ہے حالانکہ اس پر کچھ خرچ نہیں ہوتا تھا ۔ لوگ مفت کام کرنے کے لئے تیار ہیں اس کے علاوہ ایگریکلچر والوں نے پانچ چھ لاکھ مانگا تھا وہ بھی نہیں دیا گیا ۔ اس کے علاوہ میں نے کوشش کی کہ ادھر جو زمین ہے اس کا مالکانہ کم کیا جائے food کی movement پر جو پابندی ہے اسے ختم کیا جائے ۔ سب سے زیادہ جس ڈیویلپمنٹ کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ آپ ہمیں corrupt officials سے نجات دلائیں ۔ اگر آپ نے ہمیں رشوت سے نجات دلا دی تو ہم زیادہ کسی چیز کے لئے اصرار نہیں کریں گے ۔ لیکن جب تک وہ خون چوسنے والے افسر بیٹھے ہیں تب تک ہماری بہتری بڑی مشکل ہے ۔ وہ کوئی سکیم نہیں بننے دیں گے ۔ میں ایک مختار کار کا واقعہ سناتا ہوں ۔ مختار کار مٹھی فی مہینہ دس ہزار کماتا ہے اور تین سال سے ادھر بیٹھا ہوا ہے ۔ کوئی پوچھتا نہیں ہے۔

اس کے بعد ایک بات عرض کروں گا جو سب ممبران کے لئے بہت فائدہ مند ہے وہ یہ ہے کہ anti-corruption کا جو محکمہ بنایا گیا ہے وہ اس لئے بنایا گیا ہے کہ corruption بند کرے ۔ رشوت پبلک سے لی جاتی ہے مگر تعجب یہ ہے کہ ایک بھی پبلک کا آدمی اس میں نہیں ہے۔ سب آفیشل ہیں ۔ یعنی جو رشوت لے وہی فیصلہ کرے ۔ کم از کم پبلک کے نمائندوں کو جگہ دی جائے ۔ اور ہماری ڈیویلپمنٹ سکیموں اور ہماری problems پر غور کیا جائے ۔

ملک حاجی پیر رخمان خان (ڈیرہ اسمٰعیل خان ایجنسی ۲) (پشتو) :
جناب سپیکر صاحب ۔ اسلام و علیکم ۔ آپ پر اور ہماری حکومت پر یہ بخوبی روشن ہے کہ ہمارے قبائلی علاقے اقتصادی اور تعلیمی لحاظ سے پاکستان کے پسماندہ ترین علاقے ہیں ۔ جب کبھی ہمارے صوبہ مغربی پاکستان کا بجٹ اس ایوان کے سامنے پیش ہوتا ہے تو ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ ہمارے

علاقہ قبائل کے طلبا کے لئے بنیادی سہولتوں اور وظائف کے لئے اس بجٹ میں گنجائش ہو گی اور اس کے ساتھ ساتھ ایسے منصوبے قبائلی علاقہ کے لئے ہونگے جن سے ہماری غربت ختم کر دی جائے گی ۔

جناب سپیکر صاحب ۔ میری عرض یہ ہے کہ ہمیں آپ حضرات کی طرح یہ شاندار بنگلے اور محلوں کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی ہمیں سواری کے لئے ان موٹروں کی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ نہ ہم آپ سے کھانے کے لئے کیک اور مکھن مانگتے ہیں ۔ ہم تو صرف آپ سے کھانے کے لئے جوار اور مکئی کی روٹی اور پہننے کے لئے معمولی کپڑا چاہتے ہیں ۔ اس کے عوض ہم آپ کے بغیر تنخواہ کے سپاہی ہیں میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم وہی قبائل ہیں جو جہاد کشمیر میں سب سے آگے تھے ۔ اور اب بھی میں آپ کی وساطت سے بعض معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ جب کبھی ایسا موقع آیا تو ایسی بے مثال قربانیاں دیں گے کہ جس کی مثال دنیا کی تواریخ میں آپ کو نہیں ملے گی ۔

وزیر صحت کی خدمت میں آپ کی وساطت سے میری یہ گذارش ہے کہ میرے علاقہ میں ہسپتال بہت کم ہیں مہربانی کر کے اس طرف توجہ فرمائی جاوے ۔ اور ہماری اس بنیادی ضرورت کو پورا کریں اس کے ساتھ ساتھ میری بیگم صاحبہ وزیر تعلیم اور خان پیر محمد خان وزیر مال کی خدمت میں یہ گذارش ہے کہ بچوں کے لئے ابتدائی تعلیم کے لئے زیادہ زیادہ وظائف اور سکول دیئے جائیں اور قبائل کے لئے قطعات اراضی و مربع جات دیئے جائیں ۔ اس کے علاوہ میری یہ گذارش ہے کہ ہم اس ایوان میں مغربی پاکستان کے تمام علاقوں کے بھائی جمع ہوئے ہیں میں یقین کرتا ہوں کہ وہ اپنا قیمتی وقت اور دماغ ملک کے تعمیری کاموں اور عوام کی فلاح بہبود کے لئے خرچ کریں گے بلکہ اسے اپنا نصب العین سمجھیں گے اور ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

وزیر تعلیم (بیگم محمودہ سلیم خان) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرونگی کہ قبائلی علاقہ کے ممبران کی جب ہم تقریریں سنتے ہیں تو اس ایوان کے ممبران کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا ۔ اس لئے میں درخواست کرونگی کہ ان کی جو بھی معروضات ہوں اگر اس کا ترجمہ کر دیا جائے تو ان کی باتیں پریس میں بھی آ سکتی ہیں اور ہم بھی سن کر سمجھ سکیں گے ۔

(اس مرحلہ پر کئی ممبران تقریر کے لئے اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ دیکھئے میں ہر ممبر کو تو تقریر کی اجازت نہیں دے سکتا اور بیک وقت سب کی باری نہیں آ سکتی ۔ کسی طریقہ کے مطابق میں ایک معزز ممبر کو ادھر سے اور دوسرے معزز ممبر کو ادھر سے اجازت دونگا ۔ رحمان خان صاحب چونکہ قبائلی علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ان کو پہلے اجازت دی گئی ہے ۔

مسٹر محمد ابراہیم برق ۔ جناب والا ۔ ہم بھی کسی علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں ہمیں بھی اجازت ملنی چاہئے ۔

مسٹر نصر اللہ خان خٹک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کل میں نے ایک تحریک استحقاق جو حقیقت پسندانہ تھی پیش کی تھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ یہ ایک suggestion ہے ۔ گورنمنٹ کو اس کے لئے move کرنا پڑے گا ۔ ہمارے معزز بھائیوں کو جرگہ میں بیٹھنے کی وجہ سے کافی تجربہ ہے اس لئے ان کو بحث میں حصہ لینے کی پوری پوری اجازت ہونی چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کے متعلق میں نے بیگم صاحبہ کو بتایا ہے کہ اس تجویز کے بارے گورنمنٹ کو move کیا جا رہا ہے ۔

چودھری سعی محمد ۔ صرف پشتو ہی کے لئے نہ کریں بلکہ انگریزی کے لئے بھی کریں ۔

سردار محمد اقبال خان (بہاولنگر ۔ ہ) ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ بجٹ ایک حقیقت پسندانہ بجٹ ہے اور میں وزیر خزانہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ نے پس ماندہ علاقوں کے لئے بجٹ میں گنجائش رکھی ہے ۔ اس کے بعد سیم اور تھور کے متعلق عرض کروں گا ۔ سیم اور تھور کے متعلق کتنے پروگرام بنے ۔ ہر روز تقریریں ہوئیں مگر ان پر عمل کچھ بھی نہیں ہو رہا ۔ سیم اور تھور نے ہمارے علاقے کو بالکل برباد کر دیا ہے ۔ ہم تو وہاں کوئی قبریں بھی نہیں بنا سکتے ۔ کوئی فصل نہیں ہوتی ۔ اس وقت صرف ایک شیخوپورہ کا ضلع ہے جس میں سیم کو کنٹرول کیا گیا ہے باقی علاقوں میں فی الحال اگر اور کچھ نہیں ہو سکتا تو کم از کم سیم نالیاں ہی بنا دیں ۔ ٹیوب ویل لگا کر نہروں میں پانی ڈال دیں ۔ اس سے یہ سیم زدہ علاقے بچ جائیں گے ۔ سیم زدہ علاقہ کے لوگوں

کو معاوضہ دینے کے سلسلے میں ظلم ہو رہا ہے ۔ ان کو ایک کونہ سے اٹھا کر دوسرے کونہ میں پھینک دیا ہے ۔ ان کو سمندر سے صرف ۲۰ میل کے فاصلے پر زمین ملی ہے جہاں بہت پانی ہے اور سیم زدہ ہے ۔ وہاں جانے کے لئے آنے دن اتنا کرایہ بھی نہیں خرچ کر سکتے ۔ افسران کو گدو بیراج اور پنجاب اور سابق سندھ میں زمینیں دی گئی ہیں لیکن ان غریبوں کو صرف دس دس پندرہ پندرہ ایکڑ زمین حیدر آباد وغیرہ علاقوں میں سمندر کے قریب ملی ہے ۔ یہ بھی سیم زدہ علاقہ ہے ۔ ایک امریکی ٹیم نے اسے بھی mark کیا تھا اور اسے لاعلاج تصور کیا تھا اس لئے مہربانی فرما کر ان غریبوں کو پنجاب یا سابق سندھ کے اچھے علاقوں میں زمین دی جائے ۔ اس کے علاوہ منڈی بہاؤالدین کی جو تکالیف ہیں وہ میں عرض کروں گا ۔ اس وقت زمینداروں پر جو ٹیکس لگائے گئے ہیں وہ ناقابل برداشت ہیں آپ ان علاقوں پر ٹیکس عائد کریں جہاں کپاس کی پیداوار ہو جہاں شوگر ملیں لگائی گئی ہیں ۔ ہمارے علاقوں میں نہ تو کپاس ہے نہ کوئی شوگر مل ہے اس علاقہ کے لوگ ٹیکس کس طرح پورا کریں گے ۔ منڈی بہاؤالدین کی آب و ہوا ایسی ہے کہ وہاں کپاس بالکل ختم ہو گئی ہے ۔ دو تین من فی ایکڑ سے زیادہ پیداوار کسی صورت میں نہیں ہوتی ۔ پھر وہ مالیہ اور ٹیکس کچھ ادا نہیں کر سکتے سرگودھا کے علاقہ میں شوگر مل ہے ۔ بھلوال فروٹ کا علاقہ ہے ۔ اگر ہمارے علاقہ میں کوئی مل وغیرہ لگانے کے لئے بجٹ میں روپیہ نہ ہو تو کواپریٹو طریقہ پر ۵۰ فیصد کے حصص زمینداروں کو دے دیں ۔ اور مل کی منظوری دے دیں ۔ رحیم یار خان میں اس وقت سیم ابھی شروع ہوئی ہے ڈر ہے کہیں بڑھ نہ جائے اور زمین تباہ نہ ہو جائے ۔ اس لئے ابھی معمولی خرچ سے سیم نالیاں بنا دی جائیں تاکہ زمینیں بچ جائیں اور غلہ کی پیداوار میں کمی نہ آنے پائے ۔ رحیم یار خان پہلے ایک معمولی شہر تھا یا سمجھ لیں ایک قصبہ تھا وہاں بارڈر پولیس کے ڈیزرٹ رینجرز کا ہیڈ کوارٹر ہے بارکیں بنی ہوئی ہیں ۔ جب شہر کو ڈویلپ کیا گیا تو یہ ہیڈ کوارٹر ماڈل ٹاؤن میں آ گیا یہاں بے شمار سول لائین ایریا کے مکانات اور کوٹھیاں بنی ہوئی ہیں ۔ ساتھ ہی کھلی جگہ میں ڈیزرٹ رینجرز کے نوجوان پریڈ کرتے ہیں اور قرب و جوار کی مستورات گذر نہیں سکتی ہیں ۔ جس سے ان کو بے حد تکلیف ہوتی ہے ۔ اگر حکومت ان کے لیے کوئی جگہ reserve کر دے اور اس علاقہ کو ۵۰ فیصد منافع پر نیلام کر دے تو حکومت کو کافی روپیہ مل سکتا ہے ۔ ۲۴ر

اور کئی باتیں وقوع پذیر ہوتی ہیں ۔ جرائم ہوتے ہیں ۔ جب شہر میں دوسری پولیس ہے تو بارڈر پولیس کی ضرورت کیا ہے ۔ وہ جگہ جو بارڈر کے قریب ہے وہاں اس کا ہیڈ کوارٹر بنانا چاہئے ۔ میں حکومت سے التجا کرتا ہوں کہ ایسی تمام تکالیف رفع کرنے کی کوشش کی جائے اب شکریہ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

Mr. Hamza (Lyallpur VI) : Mr. Speaker Sir, Instead of congratulating our Finance Minister, I am just going to read a part of the speech of Mr. Wilson, a former President of United States of America, mainly for the reason that their views are more respected and their directions are most obediently carried out by the people in power in this country.

> "I say that that is the issue of life and death, for no nation can remain free, gentlemen, in which small groups of men determine the industrial development ; and by determining the industrial development determine the political policy. Because, the trouble with this country has not been that there has been big business but that big business has closed its hands upon politics ; and that the politics of the country has been dominated by the men who had the chief stake in maintaining those policies which afforded them special privileges and made us their bond servants in the development of the country. Because, when the greater movements of credit, when all the greater developments of industry ; when all the currents of commerce are determined by little groups of men, then the rest of us must look around."

جناب سپیکر ۔ میں نے اتنی تقریر کا یہ حصہ اس لئے آپکے سامنے quote کیا ہے کہ ہمارا ملک جو ترقیاتی منصوبوں پر عمل کر کے آئندہ Industrialize ہونے کے پروگرام پر گامزن ہے ۔ غلط پالیسیوں سے پیدا شدہ ان تمام خدشات اور مصائب سے بچ سکے ۔ جس پالیسی کو اختیار کرکے دوسرے Industrialised ممالک نے نقصان اٹھایا ۔

جناب سپیکر ۔ ہماری گورنمنٹ نے ہمارے ملک کی موجودہ اور آئندہ نسل کو تباہ کرنے کی غرض سے امریکہ کی طرح محض صنعتی اجارہ داریاں ہی قائم نہیں کیں بلکہ اس سے بڑھکر اس ملک پر آج گلبرگ سوسائٹی نے قبضہ کیا ہوا ہے ۔ اس میں محض صنعتی اجارہ دار ہی شامل نہیں ہیں بلکہ بیوروکریسی کا وہ طبقہ جسے سرکاری ملازمین کا اونچا طبقہ کہنا چاہیئے ۔ اور اس میں بڑے بڑے لینڈ لارڈز بھی شامل ہیں ۔ جناب والا ۔ ہمارے ملک کی صنعتی ۔ زرعی ۔ خارجہ اور اندرونی پالیسی کو آج یہ تین اجارہ دار طبقات چلا رہے ہیں ۔ وہ آج سے نہیں بلکہ بد قسمتی سے اسوقت سے موجود ہیں جب سے یہ ملک وجود میں آیا ہے ۔ اس ملک کی سیاست کو ان عناصر نے اپنے قبضہ میں لیا ہوا ہے ۔ اور اپنے ذاتی اغراض کو پورا کرنے کے لئے

اس ملک کی حکومت کو چلا رہے ہیں ۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ اس ملک کی پیداوار بڑھ گئی ہے لیکن جو بالکل بے معنی ہے ۔ کیونکہ جب آپ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اس ملک کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے تو آپکو یہ بھی بتانا ہوگا کہ آپ اس پیداوار کو کس طرح تقسیم کرتے ہیں ۔ اگر آپ نے ہمارے عوام کا standard of living بلند کرنا ہے ۔ آپ کے ہاتھوں standard of life کے بلند کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ آپ کو یہ دیکھنا ہوگا کہ یہ پیداوار ہمارے ملک میں کس طرح تقسیم ہوتی ہے ۔ ہمارے ملک کی آبادی کے بڑھنے کی رفتار کیا ہے ۔ آپ کو یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ گرانی بڑھنے کی رفتار کیا ہے ۔ ان تمام چیزوں کو سامنے رکھکر ہی ہم فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے عوام پہلے سے بہتر زندگی بسر کر رہے ہیں یا انکا معیار زندگی روز بروز گر رہا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ جب میں ان بڑھتی ہوئی قیمتوں کا ذکر کرتا ہوں تو اسوقت مجھے وہ تمام Taxes جو ہماری صوبائی حکومت وصول کرتی ہے ۔ اسکے ساتھ ساتھ مرکزی حکومت کے لگائے ہوئے ٹیکسوں کو بھی سامنے رکھنا ہوتا ہے ۔ لیکن میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جہاں ہماری گورنمنٹ سرمایہ داروں سے چند Taxes وصول کرتی ہے ۔ اسکے مقابلے میں وہ غریب لوگوں سے بھی انکی ہمت سے بہت زیادہ Taxes وصول کرتی ہے ۔ ان ٹیکسوں سے ہمارے غریب عوام کے جسموں پر بڑے گہرے زخم پڑتے ہیں ۔ وہ جسم جو پہلے ہی نہایت کمزور ہیں ۔ لیکن انکے مقابلے میں دولتمند طبقہ کے جسم پر ان ٹیکسوں سے معمولی سی خراش آتی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ گلبرگ سوسائٹی کے جو عناصر ہیں ۔ میں ایک ایک کرکے انکا ذکر خیر کرتا ہوں اور میں آپ کو بتاؤنگا کہ یہ لوگ کس طرح اس ملک کو لوٹ رہے ہیں ۔ انہیں نہ آج کا خیال ہے نہ آئندہ نسلوں کا احساس ہے ۔

جناب سپیکر ۔ آج تک جن لوگوں نے اس ملک کی سیاست پر قبضہ کیا ہے ۔ ان لوگوں میں اپنے Elected ممبران کی اکثریت تھی اور ہے ۔ انکے Elect ہونے کا Criterion یہ تھا ۔ کہ ان کے قبضے میں اللہ کی دی ہوئی زمین کے بڑے بڑے قطعات تھے ۔ اگر انکے پاس زمین کے یہ بڑے بڑے قطعات نہ ہوتے تو یہ حقیقت ہے کہ ان کے Elect ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا ۔ آپ یہ کہینگے کہ ہمارے ملک میں تو مارشل لاء کے ایام میں

لینڈ ریفارمز ہو گئی ہیں - اور اب زرعی اراضیات کے بڑے بڑے اجارہ دار نہیں رہے - لیکن میں چیلنج کرتا ہوں اس گورنمنٹ کی اور مارشل لاء کے ایام کی زمین تقسیم کرنے کی پالیسی کو غور سے دیکھئے - بعض جگہوں پر ملکیت میں تھوڑی بہت کمی واقع ہوئی ہے لیکن گھوڑی پال ، گائے پال اور بھیڑ پال سکیموں کے تحت اور باغات کے بہانے سے بہت سی زمینیں اپنے ان یار دوستوں کو دے دی ہیں یا انکے پاس رہنے دی ہیں کہ جنہیں وہ توازن چاہتے تھے - اسکے علاوہ بہت سے آفیشلز کو اراضیات دی گئی ہیں اور گورنمنٹ دیدہ و دانستہ absentee landlords کی کلاس میں اضافہ کر رہی ہے - گورنمنٹ سب سے بڑی لینڈ لارڈ ہے - اسکی لینڈ Disposal پالیسی ہمارے ملک کو تباہ کر رہی ہے - میں اس ایوان میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ مارشل لاء کے ایام سے لے کر آج تک ہمارے سابقہ پنجاب میں ہی تقریباً دس ہزار ایکڑ زمین آفیشلز میں تقسیم کی گئی ہیں - بارڈر سکیم کے تحت دی گئی اراضیات اسکے علاوہ ہیں Barrages میں جو پالیسی اختیار کی گئی ہے اسکا رونا سندھ والے رو چکے ہیں اور جو زمین ہمارے بارڈر ایریاز میں دی گئی ہیں وہ بھی آپکو معلوم ہے - ایسے ملٹری پرسانل کو دی گئی ہیں جو بذات خود کاشت نہیں کرتے اور ان میں سے اکثر وہاں حاضر نہیں ہوتے اور مزارعین کاشت کرتے ہیں - یہ ٹھیک ہے کہ دیانتدار آفیشلز کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہئے لیکن میں یہ پوچھتا ہوں کہ دیانتدار آفیشلز کی فوج کہاں سے آ گئی ہے - آج اس ملک میں سب سے بڑا رونا یہی رویا جا رہا ہے کہ کرپشن سارے سابقہ ریکارڈ توڑ چکی ہے - اگر ہمارے ملک میں دیانتدار افسر کی اتنی افراط ہوتی تو آج عام پبلک کی زبان پر ایڈمنسٹریشن کی خرابی کا رونا نہ ہوتا - اور ساتھ ہی میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ یہ جو اچھے آفیشلز کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتے ہیں - کیا آئندہ اچھے افسر پیدا ہونا بند ہو جائینگے - اس حکومت نے افسروں کو زمین تقسیم کرنے کی جو پالیسی چلائی ہے - یہ اپنی کرسیوں کو مضبوط کرنے کے لئے اختیار کی ہے - انہیں اگر مستقبل کا خیال ہوتا تو اسطرح لاپرواہی اور اتنی تیزی کے ساتھ اراضیات تقسیم نہ کرتے - اراضیات کی تقسیم سے جو برے نتائج پیدا ہو رہے ہیں اور جن خطرناک اغراض کے لئے زمینیں تقسیم کی جا رہی ہیں - اس سے بہتر ہے کہ گورنمنٹ ایک بار ہی ساری کی ساری زمینیں تقسیم کر دے - کم از کم کل کو تو غلط لوگوں کو زمینیں تقسیم کر کے قومی اخلاق کو تباہ تو نہیں کرینگے -

جناب سپیکر ۔ جب گورنمنٹ کی طرف سے کوئی Legislation آتی ہے ۔ اور کوئی پالیسی بنتی ہے تو یہ رونا رویا جاتا ہے کہ ہمارے سابق حکمرانوں نے ایام غلامی میں ان علاقوں کو صحیح طریقے سے Develop نہیں کیا ۔ اور انکی پالیسی ایسی نہیں تھی کہ ہم اس پر عمل پیرا ہو کر ترقی کی منازل طے کرتے اور انکی پالیسیوں سے غداروں کی حوصلہ افزائی ہوتی تھی ۔ میں پوچھتا ہوں کہ آپ مجھے بتائیے کہ ہمارے مطلق العنان بادشاہ یا وہ مغل بادشاہ جو اس ملک میں اسلام کے ٹھیکیدار بن رہے ہیں اور انگریزوں کی عمل داری میں بھی زمینیں انعام کے طور پر دی جاتی رہیں جن کا مقصد محض غداروں کی حوصلہ افزائی کرنا اور عوام کی آواز کو دبانا اور ان کے حقوق کو سلب کرنا تھا ۔ ہماری گورنمنٹ بھی اسی انعام پالیسی پر عمل کر رہی ہے ۔ مجھے حکومت یہ بتائے کہ یہ سیاسی انعام آخر کس کی نقل ہے ۔ آپ ایک طرف انگریز کو برا کہتے ہیں اور دوسری طرف اس کی پالیسی پر عمل کرتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ جب نیشنلسٹ چائنا میں چیانگ کائی شک حکومت پر قابض ہوا تو گورنمنٹ نے اپنے منظور نظر افراد کو نواز کر صنعتوں پر اپنا قبضہ جمایا ۔ ہمارا ملک آج ایگریکلچر اکانامی سے انڈسٹریل اکانامی کیطرف جا رہا ہے ۔ آج ہمارے بڑے زمینداروں کو اس امر کا احساس ہوا ہے کہ وہ اپنے اثر رسوخ سے صنعت کی سونے کے انڈے دینے والی مرغی پر قبضہ کریں ۔ اسلئے اب ملک کی گلبرگ سوسائٹی انڈسٹریز پر بھی اپنے پیاروں اپنے عزیزوں کو مسلط کرنے کی سخت کوشش کر رہی ہے ۔ وہ انکو امپورٹ لائسنس دلواتے ہیں ۔ Tax holiday دیتے ہیں ۔ کارخانے قائم کرنے کے لئے سستے داموں پر زمینیں دیتے ہیں ۔ اور جناب انڈسٹریز پر قبضہ جما لیتے ہیں تو غریب مزدوروں کے منہ سے نوالا چھین لینے کے درپے رہتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ اس سے قبل امریکن ہمارے دفتروں میں آ کر ہماری پالیسی پر اثر انداز ہوتے تھے ۔ اب انہوں نے ایک نیا طریقہ یہ اختیار کیا ہے کہ وہ بڑے افسران گورنر اور پریذیڈنٹ کے رشتہ داروں کو بڑی بڑی فرموں میں ملازم رکھتے ہیں اور انکو بڑی بڑی تنخواہیں دلواتے ہیں ۔

Mr. Speaker : The Member cannot discuss the President here.

Mr. Hamza : I am discussing the President here because he is a two anna Member of the Convention Muslim League Party.

Mr. Speaker: I am clearly telling the Member that he cannot discuss the President.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ چیز ہماری انڈسٹریل پالیسی پر بری طرح اثر انداز ہو رہی ہے ۔

اسکے بعد جناب والا ۔ میں یہ عرض کرونگا اور یہ آپکو تسلیم کرنا پڑیگا کہ گورنمنٹ کی ناعاقبت اندیشانہ پالیسی سے مڈل کلاس بالکل ختم ہو رہی ہے اور وہ ہو جائیگی ۔ گورنمنٹ کی ان پالیسیوں نے اسے ایک آتش فشاں پہاڑ پر بٹھا دیا ہے ۔ گلبرگ سوسائٹی اسکے ساتھ شامل ہے ۔ میں انکو وارننگ دیتا ہوں کہ یہ آتش فشاں پہاڑ لازماً پھٹے گا اور آپ لوگ ڈھونڈے سے بھی نہیں ملینگے ۔

مسٹر حمیداللہ روکھڑی (میانوالی ۔۱) ۔ جناب والا ۔ بجٹ اچھا ہے یا برا ہمیں مخالف بنچز سے لوگوں نے جو چاہا وہ کہا ہمیں یزید کا رتبہ بھی دیا گیا ۔ مگر اب میں بتاتا ہوں کہ ہم نے کیا کیا قربانیاں اس ملک کیلئے دی ہیں لیکن انہوں نے کیا کیا ۔ ہمنے اپنا بھائی شہید کرایا نمبرداری چھوڑی لیکن وہ جو مخالف بنچز میں خواجہ صفدر صاحب بیٹھے ہیں انہوں نے اپنی حکومت اور وزارت کے زمانے میں کیا کیا ۔ اور جو نوابزادہ صاحب ہیں انہوں نے کیا کیا ؟ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ واقعات نہ بتائیں ۔

مسٹر حمیداللہ روکھڑی ۔ سردار بہادر نے mills لگائیں (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آپ ذاتیات کی باتیں نہ کریں ۔

مسٹر حمیداللہ روکھڑی ۔ جو کچھ میں درست سمجھتا ہوں اسکی اجازت دی جائے ۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر حمیداللہ روکھڑی ۔ میں تو ایک ایک کو گن کر سناؤنگا ۔

میر نبی بخش خان زہری ۔ جناب ان لوگوں کو منع کیجئے ۔

Mr. Speaker: Member should have his seat, this is my job.

میر نبی بخش خان زہری ۔ میرا یہ suggestion ہے جناب ۔

مسٹر حمیداللہ روکھڑی ۔ نوابزادہ بھی عابد حسین کے ٹوڈی* ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ذاتیات پر نہ آئیں ۔ (قطع کلامیاں)

***Expunged as ordered by the Speaker.**

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : I take very serious objection to that.

مسٹر سپیکر - دیکھئے روکھڑی صاحب آپ ذاتی باتوں میں نہ جائیے - ایسے ریمارکس مت کریں - آپ ممبران پر ذاتی حملہ نہیں کرسکتے اگر یہی طریقہ جاری رہا تو میں ہاؤس کو adjourn کر دونگا - اب آپ تشریف رکھیں - میں نے آپکا پوائنٹ آف آرڈر سن لیا ہے - - - - -

I think I should adjourn the House. (شور و قطع کلامیاں) - - - -

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : Sir, today a member from Mianwali has started making personal attack against a member of this House. We have been trying to avoid any remarks about Mianwali or people of Mianwali. It has been our persistent policy today, but he has opened the gates of attack. I challenge him that if he.....(*Interruptions*)

مسٹر سپیکر - روکھڑی صاحب تشریف رکھیں -

This is my last warning.

I will not allow a debate like this.....(*Interruptions.*)

سید احمد سعید کرمانی - گورنر صاحب نے آپکے نام پیغام بھیجا ہے کہ مجھے دوستوں سے بچاؤ -

Mr. Speaker : Do not discuss the Governor. All personal remarks of Mr. Rokri will be expunged from the proceedings.

مسٹر حمیداللہ خان - جناب والا - خضر حیات کے زمانہ میں خاص کر دیدہ و دانستہ پٹھانوں کے دونوں کھیتوں کو پانی سے محروم رکھا گیا - دیدہ و دانستہ پانی کاٹ کر سرگودھا کو دیا گیا اور اس سارے علاقے کو پانی سے محروم کیا گیا - پہلے میانوالی کی آبادی پچاس ہزار تھی اب تیس ہزار ہوگئی ہے - گورنمنٹ نے آج تک وہاں ایک پیسے کا کام نہیں کیا - جتنا پھل تھا وہ لے کر دولتانہ حکومت نے اپنے ٹوڈیوں* کو چوراسی چوراسی مربعوں کی صورت میں دیا -

Khawaja Muhammad Safdar : I take objection to these remarks.

اگر میرے دوست روکھڑی صاحب سابقہ لوگوں کی بہ ذریعہ جات کی تقسیم کا ذکر فرمائیں گے تو ہم بھی حق بجانب ہونگے کہ ہم موجودہ حکمرانوں کی اقربا نوازی اور انکی خویش پروری کو بے نقاب کریں اور انکوائری کرائیں - سب کی گورنر یا پریذیڈنٹ سمیت یا کسی کی بھی نہیں - (قطع کلامیاں اور شور)

Governor or President or nobody.

***Expunged as ordered by the Speaker.**

Mr. Speaker : President and Governor cannot be discussed.
(Interruptions)

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میں عرض کرونگا کہ جہاں تک گورنر صاحب اور صدر صاحب کے public ration یا ان احکامات کا تعلق ہے جو بطور صدر یا گورنر جاری کئے جاتے ہیں تو انکو تنقید کا نشانہ بنایا جا سکتا ہے لیکن جہاں تک انکی ذات کا تعلق ہے البتہ وہ ہماری تنقید سے اونچی ہیں -

Mr. Speaker : That is what I am saying that the Governor cannot be discussed.

مسٹر حمیداللہ خاں - یہی تو وجہ ہے کہ آپ مخالفت کرتے ہیں کہ نواب کالا باغ نہ ان کو دیتا ہے نہ آپ کو دیتا ہے -

مسٹر سپیکر - نواب صاحب کو آپ کیوں discuss کر رہے ہیں آپکی یہ بات مجھے سمجھ نہیں آتی -

مسٹر گل محمد (پشاور - ۱) - خواجہ صاحب نے جو کچھ کہا ہے ہم بالکل تیار ہیں کہ ماضی کی جو اقربا نوازیاں ہیں انکی تحقیقات کرائی جائے اور اگر آج کرائی جانی ہے تو کرائی جائے - ہم اسکو منظور کرتے ہیں - اسکی پوری انکوائری کرائی جائے - we are prepared

خواجہ محمد صفدر - ہم بھی اسکے لئے بالکل تیار ہیں تاکہ یہ پتہ چل سکے کہ ebdoed سیاست دانوں نے کیا کچھ کیا ہے اور un-ebdoed نے کیا کیا -

Syed Safi-ud-din : On a point of order. He must withdraw his remarks about Mr. Daultana. If he does not, then we have every right to discuss the Governor or the President.

Mr. Speaker : Is there any unparliamentary word that he has used ? I have already said that whatever personal remarks have been used with regard to members will be expunged.

مسٹر حمیداللہ خان - جناب والا - تھل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کی تحقیقات کرائی جائے کہ کس حکومت نے ناجائز طور پر مربعے لوگوں کو دیئے ہیں خواہ وہ میری پارٹی نے دئیے خواہ انکی پارٹی نے - میں کہتا ہوں کہ اگر قادر بخش صاحب نے لئے تو انکو بھی ضبط کیا جائے -

مسٹر سپیکر - روکھڑی صاحب آپ سپیکر کو address کریں -

مسٹر حمید اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جس وقت ڈسٹرکٹ میانوالی میں پانی آتا ہے تو تمام رقبہ سیراب نہیں ہوتا ۔ یہ خضرحیات کی مہربانی تھی کہ ہمارے علاقے کو پانی سے محروم کرکے اس نے دیدہ و دانستہ یہ کام کیا اور پانی انکو دیا گیا جو حکومت کے ٹوڈی تھے ۔ اس چیز کی تحقیقات کرائی جائے اور میرے علاقہ میانوالی کو پانی دیا جائے میانوالی ڈسٹرکٹ میں خاص کر ٹی بی زیادہ ہے ۔ مہربانی کر کے وہاں ٹی بی ہسپتال بنایا جائے اور تھل میں جتنی الاٹمنٹیں ہوئی ہیں انکی تحقیقات کرائی جائے ۔ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایک ایک گرداور ۸۴-۸۴ مربعے لیکر بیٹھا ہوا ہے ۔ قادر بخش صاحب اور پیر محمد صاحب سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ مہربانی فرماکر اس چیز کی تحقیقات کمیٹی کے ذریعے کرائیں اور اگلے زمانہ میں جو ایم پی اے ہوتے تھے انکو یہ اجازت تھی کہ وہ جیل میں جاکر قیدیوں کی حالت کا ملاحظہ کر لیا کرتے تھے ۔ میرے علاقے کے بہت سے لوگ جیلوں میں ہیں ۔ میری گذارش ہے کہ ایم پی اے صاحبان کو پھر وہی مراعات دی جائیں تاکہ وہ جاکر ان قیدیوں کی حالت کو خود دیکھیں اور کھانے پینے کے انتظامات کو بھی دیکھیں اور ایم پی اے صاحبان کو اس طرح ملاحظہ کرنے کا حق ہونا چاہئیے جس طرح وزیروں کو ہے یعنی کہ معافی قید کا اختیار بھی ایم پی ایز کو ہونا چاہئیے ۔

Syed Safi-ud-din : On a point of order. Mr. Speaker, the member who has spoken just now, said something about Mr. Daultana. I would request you to kindly ask him to withdraw those remarks, because we believe...(*Interruptions*) Whatever he said about Mian Daultana, he should be asked to withdraw or it should be expunged from the record.

Mr. Speaker : What unparliamentary word he used ?

Pir Safi-ud-din : He said that Mian Daultana's Government was corrupt. I may tell you that Mian Daultana is the greatest man that Pakistan has produced.

Mr. Speaker : Saying that Daultana's Government was corrupt does not mean that he said anything to Mian Daultana. Daily there are charges that the Government is corrupt and there is a lot of fire about corruption and all that sort of thing.

Pir Safi-ud-din : Let me inform you that your present rulers are not a patch on Mian Daultana.

Mr. Speaker : This is not under discussion. ...(*Interruptions*).

Mr. Speaker : Yes, Pir Ali Shah Sahib.

پیر علی شاہ (حیدر آباد - ٦) - جناب صدر - مجھے افسوس نہ ہوگا بلکہ انتہائی خوشی ہوگی اگر مجھے کل کا ٹائم دیا جائے اور ان حضرات کو جو آج بولنا چاہتے ہیں انہیں آج بولنے کی اجازت دی جائے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ٹائم بہت تنگ ہے اور جمعہ کی نماز کا ٹائم ہے -

مسٹر سپیکر - آپ تقریر کریں -

پیر علی شاہ - حضور والا - مجھے اس بجٹ پر یقیناً گورنمنٹ کو مبارکباد دینی پڑتی ہے اور میں دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اس سے پہلے جو بجٹ ہماری نظر سے گزرے ہیں اس پر ہم نے رسمی مبارکباد دی تھی لیکن اس بجٹ میں جو ڈیویلپمنٹ کے لئے ہماری گورنمنٹ نے ١٨٦ کروڑ روپیہ محض ڈیویلپمنٹ کیلئے رکھا ہے اس کے لئے میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں - اس کے بعد انہوں نے جو ہمارے فارمر سندھ کے لئے ٣٢٤٥ کروڑ روپیہ ڈیویلپمنٹ کیلئے دیا ہے اس کے لئے خصوصی مبارک پیش کرتا ہوں حالانکہ سندھ کی اگر پیداوار دیکھی جاتی تو سندھ کی پیداوار کے مطابق سندھ کی ڈیویلپمنٹ کے لئے رقم برابر نہیں دی ہے بمقابلے اور فارمر صوبہ جات کے جیسے بہاولپور اور فرنٹئیر کو دیا گیا ہے - لیکن یہاں ہمارے خواب و خیال میں نہیں تھا کہ ایسے لاوارث صوبہ کے لئے ایسے لاوارث علاقہ کے لئے کچھ رقم دے دی جائے گی اس لئے میں حکومت کا مشکور ہوں -

جناب والا - کتنا اچھا ہوتا کہ ون یونٹ بننے کے وقت ہمارے لیڈران نے جنہوں نے ون یونٹ بنایا سندھیوں سے وعدے کئے تھے - ہم سے main وعدہ جو تھا وہ یہ ہے کہ آپ کے مالیات کم کئے جائیں گے - ون یونٹ بننے کے بعد وہ اگر اس وعدہ پر غور کرکے ہماری حکومت اس بار گران سے سندھیوں کو نجات دلاتی تو ہم اور دل کی گہرائیوں سے اپنی حکومت کو مبارکباد پیش کرتے - حقیقت اگر دیکھی جائے تو سندھیوں سے اس مالیہ کے نقطہ نظر سے نہایت بے انصافی ہے - حضور والا - ہمارے سندھ کا جو مالیہ حکومت سندھ نے مقرر کیا تھا وہ سلائڈنگ سکیل کو مدنظر رکھ کر رکھا گیا تھا - سلائڈنگ سکیل کا مقصد یہ ہے جیسا کہ فصل کا بھاؤ ہو اس کے مطابق ڈھل کی مالیات میں کمی کی جائے - جناب والا - میں اس tract سے تعلق رکھتا ہوں جو tract چاولوں کو پیدا کرتا ہے - میں اس کے مطابق اس ایوان کے سامنے اپنی گذارشات پیش کر سکتا ہوں - ہمارے تعلقے میں خصوصاً حیدرآباد ضلع میں paddy کی پیداوار زیادہ ہے - جناب والا - جیسے paddy کی فصل تیار

ہوتی ہے ہمارے کارخانے دار یا crops خرید کرنے والے چند بزنس مین ہیں اور وہ پیسے والے ہیں ۔ وہ آپس میں مل جاتے ہیں اور آپس میں مشورہ کر کے چاولوں کے بھاؤ کو گرا دیتے ہیں ۔ ہمارے زمینداروں کی حالت ایسی ہے کہ ہم مجبوراً اپنی فصل ان کے حوالے کر دیتے ہیں ۔ جتنا بھاؤ وہ لگاتے ہیں اس بھاؤ سے وہ لے لیتے ہیں ۔ کیونکہ ہمیں پیسے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ ہمیں مالیہ ادا کرنا ہوتا ہے اور دوسرے اخراجات بھی پورے کرنے ہوتے ہیں ۔ اس لئے کم از کم جو بھاؤ وہ مقرر کرتے ہیں اسی میں وہ ہماری فصل جاتی ہے ۔ جب زمینداروں یا آبادکاروں کے گھروں سے اناج نکال کر کارخانے داروں کے پاس ذخیرہ اندوزی ہوتی ہے تو پھر وہ بھاؤ چڑھا دیتے ہیں ۔ افسوس ہے میں اپنے وزیر مالیات سے گذارش کرونگا یہ ہمارا پوائنٹ جو ہے یہ غور طلب ہے اگر آپ مہربانی فرمائیں اور اس پر غور کریں ہم آپ کے شکر گذار ہونگے ۔ جناب والا ۔ ہم لوگ جب paddy بیچتے ہیں اس وقت کارخانے دار آپس میں مشورہ کر کے بھاؤ گرا دیتے ہیں جب انکے ذخیرے میں ہوتی ہے اس وقت بھاؤ بڑھا لیتے ہیں اور ہماری گورنمنٹ اس سلائڈنگ سکیل کے مطابق جو مالیہ کی وصولی کرتی ہے وہ اس بھاؤ پر کرتی ہے جب کارخانے داروں کے پاس سے جس وقت paddy آتی ہے اور جو maximum بھاؤ ہوتا ہے اس سے ہماری مالیہ کی وصولی ہوتی ہے ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرونگا اگر اس نقطہ پر آپ مہربانی کر کے غور فرمائیں تو ہمیں اس مالیہ سے نجات مل سکتی ہے ۔ سلائڈنگ سکیل ہمیں منظور ہے۔ ہم سے مالیہ وصول کیا جائے لیکن اس بھاؤ پر وصول کیا جائے جس بھاؤ میں ہم زمیندار اپنی فصل کو بیچتے ہیں ۔ اس بھاؤ پر نہ مقرر کریں جو maximum مارکیٹ کا بھاؤ ہوتا ہے ۔ جناب ہمیں سندھ کا جو اپنا صحیح بھاؤ ہے وہ دلایا جائے اور کنٹرول کی صورت میں رکھا جائے ۔ یا کوئی اور صورت میں رکھا جائے ۔ یا کوئی اور صورت پیدا کی جائے جو ہمارا اپنا حق ہے وہ ہمیں ملنا چاہئے ۔ جب حکومت مالیہ کی وصولی کرتی ہے وہ کم از کم بھاؤ سے ہونی چاہئے جس بھاؤ میں ہم اپنی فصل کو بیچتے ہیں ۔

حضور والا ۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ ہماری گذشتہ گورنمنٹ نے یہاں دھاندلی کر کے ہمارے اوپر سلائڈنگ سکیل سکیم مقرر کر دی اور وہ اپنی عیاشیوں میں مصروف رہے ۔ اپنے بنگلوں کی آرائش گاہ میں رہے ۔ اپنے شکاروں کے پیچھے رہے لیکن دنیا دیکھ رہی ہے کہ جس حکومت نے یہاں دھاندلی کی

تھی اس کا نتیجہ کیا ہوا آج ہر گوشہ میں گلے اور شکایات ہو رہی ہیں ۔

حضور والا ۔ جس طرح سابقہ حکومتوں کا عوام گلہ کرتے ہیں ان کو خیال کرنا چاہئے کہ اگر انہوں نے بھی اپنا وقت عیاشیوں میں پڑ کر عوام اور ملک سے غفلت میں گزارا تو کل یہ بھی نہیں رہینگے اور ان کا بھی گلہ ہوتا رہیگا ۔ جناب والا ۔ ہمارے مغربی پاکستان کا جو دارو مدار ہے وہ آباد کار طبقہ پر ہے اگر یہ آبادکاروں کا خیال نہیں کرینگے عوام کا خیال نہیں کرینگے تو چند مخصوص آدمی ہیں وہ اس پاکستان میں خوشحال رہینگے اور عوام اور آبادکار بے حال ہو جائینگے اور ان کی بے حالی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمارے پاکستان کو نقصان ہوگا ۔

حضور والا ۔ اب اس ایوان میں عام طور پر یہ رشوت ستانی ، مار دھاڑ کی باتیں ہو رہی ہیں چند ٹھوس مثالیں پیش کرتا ہوں لیکن وقت تنگ ہے میں اتنا کہوں گا کہ Irrigation Department یا Development Department میں جو ڈاکے ڈال رہے ہیں میں اس کی مثال دوں گا ۔ بدین حلقہ کی مثال پیش کرتا ہوں ۔ وہاں اس وقت نیو ڈیولپمنٹ ہو رہی ہے اور جو new bridges بن رہے ہیں یا جو module بن رہے ہیں ان کا آج حشر جو ہوا ہے وہ اس ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔ اس سلسلے میں میں نے سوال بھی کیا ہے ۔ یہ جھوٹی بات نہیں ہے حقیقت ہے کہ ٹھیکیداروں نے افسروں سے مل کے آٹھ آٹھ بوری سیمنٹ کے بجائے ایک ایک بوری سیمنٹ استعمال کی ہے اور صرف pointing پر ۔ اور جیسے ہی پانی آیا واٹر کورس کے module سب wash off ہو گئے اس سے حکومت اور عوام کا بڑا نقصان ہوا اور زمینداروں کی فصلیں برباد ہو گئیں ۔ یہ حالت ہے ۔ ایک بڑا پل جس پر لاکھوں روپیہ کا خرچ کیا گیا وہ ”ون آئی“ اور ٹنڈو باگو اور بدین کو connect کرتا ہے اولڈ فلولی کے اوپر سے ۔ اس برج پر لاکھوں روپیہ کا خرچہ ہوا مگر پانی آتے ہی ”wash off“ ہوگیا ۔ اس طرح سے حکومت کا نقصان ہو رہا ہے اور زمینداروں کا پانی بند ہے ۔ پانی فصل کا season ختم ہونے پر آتا ہے اور فصلوں کیلئے پانی نہیں ہے ۔ خیر میں یہ شکایت چھوڑتا ہوں کیونکہ وقت کم ہے یہ قصہ چلتا رہا ہے اور چلتا رہے گا اور میرے خیال میں نتیجہ کچھ نہیں ہوتا ۔ اب میں چند معروضات اپنی حکومت کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ حضور ۔ میں اس علاقے کا باشندہ ہوں جہاں ساری سب ڈویژن میں ہماری حکومت کی طرف سے صرف ایک پکی سڑک بنی ہوئی ہے جو ۳۱ میل کی ہے ۔ ہمارے سب ڈویژن

میں ایک ایک تعلقہ کا ایریا قریباً قریباً پنجاب کے ڈسٹرکٹ کے مساوی ہے ٹنڈو محمد خان سے سجاول تک ۳۱ میل پکی سڑک ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے میں حکومت سے کہوں گا کہ ہم کو بھی انسان سمجھے ہمارے ڈویژن میں بہت انسان رہتے ہیں ان کو means of communication اور Development کی ضرورت ہے ۔ اس کے علاوہ بدین میں ایک Rural Health Centre منظور کیا گیا تھا اس کے لئے ہم سے زمین مانگی گئی تھی اور ہم نے مختارکار اور ہیلتھ افسر کو دستاویز بھی لکھ دی مگر افسوس ہے کہ اور سنا ہے کہ اس کا کچھ اور حشر ہوا ہے ۔ میں اپنے ہیلتھ منسٹر صاحب سے کہونگا کہ خدا را ہمیں وہ ہیلتھ سنٹر دیا جائے ۔

مولانا غلام غوث ہزاروی (ہزارہ ۔ م) ۔ جناب سپیکر ۔ جو بجٹ اس ایوان کے سامنے پیش ہوا ہے وہ بڑی عرق ریزی سے تیار ہوا ہے اور اس کی تیاری میں بڑی محنت ہوئی ہے اور بہت سی جمع خرچ ضرب اور تقسیم کی محنت کی گئی ہے ۔ چنانچہ اس کو ریاضی اور حساب دانی کا شاہکار اگر کہا جائے تو غلط نہ ہوگا ۔ سابقہ بجٹوں کو دیکھتے ہوئے اس میں شک نہیں کہ اس کو Uptodate بجٹ کہا جا سکتا ہے ۔ لیکن جہاں تک ملک اور مملکت کو بنیادی ضروریات اور اسلام کے تقاضوں کا تعلق ہے یہ بجٹ قطعاً ناکافی ہے اور اس میں ان کے لئے کوئی ضمانت نہیں ہے ۔ ہمارے محترم بزرگ ملک قادر بخش صاحب نے وزیر بننے سے قبل ایک تقریر فرمائی تھی کہ ہماری اس مملکت کو بیرونی دشمنوں سے کوئی خطرہ نہیں اور نہ ہم بیرونی خطرات سے ڈرتے ہیں اس کو بھارت اور افغانستان سے کوئی خطرہ نہیں اس کو صرف اندرونی خطرات درپیش ہیں اس کی جڑوں میں دیمک لگی ہوئی ہے جس کی وجہ سے اس کی جڑیں کھوکھلی ہوتی جا رہی ہیں ۔ وہ اندرونی خطرات کیا ہیں ۔ رشوت ستانی ۔ دفتروں کی بدعنوانی اور شراب نوشی جو انہوں نے بتلائے ۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ملک صاحب نے پہلی ایک تقریر صحیح کی تھی اور وہی آخری تھی ۔ (نعرہ ہائے تحسین) اس کے بعد پھر کوئی صحیح بات کہنے کی انہیں توفیق عطا نہیں ہوئی ۔ جہاں تک شراب نوشی کا تعلق ہے وہ ہمارے ملک میں پہلے سے بھی بڑھ گئی ہے اور شراب نوشی کی کثرت ہو چکی ہے اس سلسلے میں ہمارے ان بوڑھے وزیروں کو ہندوستان کی کافر گورنمنٹ سے شرم نہیں آتی اس نے شراب نوشی کو قطعاً بند کر دیا ہے اور یہ بیان دیا ہے کہ گورنمنٹ کو اگرچہ ۱۵ کروڑ روپیہ کا خسارہ ہوا ہے لیکن غریب عوام کی جیبوں سے ساٹھ کروڑ روپیہ

جو شراب کی نذر ہوتا تھا وہ بچ گیا ہے اور شراب نوشی کے نتیجہ میں جو قتل وغیرہ اخلاقی تباہیاں ہوتی ہیں ان سے قوم کو نجات مل گئی ہے ۔ یہ بات ''جائز و ناجائز،، ہمارے بوڑھے وزیروں کی سمجھ میں نہیں آتی ۔ شراب کوئی بھی جائز نہیں ہے ۔ یہ انگریز کی مہربانی ہے کہ جائز شراب ناجائز شراب ۔ جائز زنا ناجائز زنا ۔ جائز جوا اور ناجائز جوا کو جائز اور ناجائز میں تقسیم کر دیا ہے ۔ زنا کی بات یاد آ گئی اس ایوان میں کہ زنا کو جرم قرار دینے کے لئے بل پیش ہوئے تھے ۔ ان بلوں کو اس وعدے پر ٹال دیا گیا تھا کہ سلیکٹ کمیٹی غور کر رہی ہے سلیکٹ کمیٹی سال بھر میں یہ فیصلہ نہیں کر سکی کہ زنا جرم ہے کل گذشتہ کمیٹی کا اجلاس ہونا تھا مجھے بھی بلایا گیا تھا لیکن جب میں آیا تو کمیٹی کا کوئی اجلاس نہیں تھا ۔ مقصد یہ ہے کہ جب اس ایوان میں پوچھا جائے کہ اس زنا بل کا کیا ہوا تو یہ کہہ دیا جائے گا کہ ''کمیٹی غور کر رہی ہے،، کمیٹی سال بھر سے غور کر رہی ہے اور غور کرتی چلی جائے گی میرا مطلب یہ ہے کہ یہ جائز زنا ناجائز زنا ۔ جائز شراب ناجائز شراب ۔ جائز رشوت ناجائز رشوت ۔ جائز جوا ناجائز جوا یہ سب تقسیم انگریزوں کی پیداوار ہے اور ہمارے وزراء اور حکومت نے اسے اپنا لیا ہے ۔

جناب سپیکر صاحب ۔ دوسری بات رشوت ستانی کی ہے ۔ میں افسوس سے کہوں گا کہ جن باتوں سے ہماری مملکت کی بنیادیں کھوکھلی ہو رہی ہیں ان کی اصلاح تو درکنار اصلاح کے لئے ایک قدم بھی نہیں اٹھایا گیا ۔ اگر یہ اتنا ہی ثابت کر دیتے کہ ہم نے پانچ فیصد اصلاح کر لی ہے تو ہم خوش ہوتے کہ چلو سال بھر میں کافی ہے لیکن ہمیں نظر آتا ہے کہ اصلاح کی طرف کوئی قدم اٹھایا ہی نہیں گیا ۔ اس میں شک نہیں کہ Anti corruption کا ایک محکمہ قائم ہے لیکن سب جانتے ہیں کہ اس محکمے کی نگرانی کیلئے خود ایک اور Anti-corruption کے محکمے کی ضرورت ہے ۔ Anti-corruption کا محکمہ انسداد رشوت ستانی میں قطعاً ناکام ہوا ہے ۔ میرے پاس ثبوت موجود ہیں ۔ چھ چھ ہزار کے غبن کے Cases ہوئے جس کے دستاویزی ثبوت پیش ہوئے لیکن وہ ان کو لیکر بیٹھ گئے اور چھ چھ مہینے تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی ۔

جناب صدر ۔ جیسا کہ کل پشاور کے ایک معزز ممبر گل محمد نے فرمایا تھا کہ ''سرخ فیتہ،، کی لعنت سے ہمیں نجات دلائی جائے دفتروں کی حالت بہت

ناگفتہ بہ ہے اور سرخ فیتہ کا چکر اب تک قائم ہے اس کی تصدیق سرکاری بینچیں بھی کرتی ہیں ۔

جناب صدر ۔ اس ملک میں انصاف آسان اور سستا نہیں ہے دو مہینے کی بات سالوں میں پوری نہیں ہوتی ہمارے مرکزی سکوٹریروں کے پاس دو دو سالوں کی مثلیں پڑی ہوتی ہیں جن کا نام لینا میں مناسب نہیں سمجھتا رشوت کا اثر نیچے سے لیکر اوپر تک آ گیا ہے پوری پوری بھینسیں ہضم کر لی جاتی ہیں ان حالات میں ہمارے ملک کا مستقبل کیا ہوگا ہم کچھ نہیں سمجھ سکتے ۔ بہر حال ملک کی بنیادی ضرورتوں کے لحاظ سے یہ ناکام بجٹ ہے اس سے بے چینی ختم نہیں ہو سکتی اور نہ پریشانی ختم ہو سکتی ہے وہ اسی طرح اب تک بحال ہیں جیسے روز اول میں تھیں ۔ اس وقت ملک صاحب کڑھتے تھے اور اب شیر مادر کی طرح ہضم کرتے چلے جا رہے ہیں اور ڈکار بھی نہیں لیتے ۔

جناب صدر ۔ اس بجٹ میں معاشرتی بہبود کے لئے ایک کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے اور دوسرے پنج سالہ منصوبے میں تین کروڑ رکھا ہے ۔ لیکن معاشرتی بہبود میں اسلام کا کوئی دخل نہیں ۔ چالیس کروڑ روپیہ تعلیم و تربیت کے لئے مخصوص کیا گیا ہے لیکن اسلامی علوم اور اسلامی تبلیغ کے لئے اس ملک کی اخلاقی حالت کو بلند کرنے کے لئے اس ملک کے کریکٹر کو بنانے کے لئے کوئی رقم اور کوئی ضمانت نہیں ہے ۔ پہلے ہمارے گورنر اور ہمارے وزراء فرمایا کرتے اور ہمارے لیڈر اعتراف کرتے تھے کہ موجودہ طریقہ تعلیم اور نصاب تعلیم انگریزوں نے اپنی اغراض کے لئے تجویز کیا تھا اور اس کے لئے کمیشن بھی مقرر ہوئے لیکن عملاً ہم دیکھتے ہیں کہ ایک چیز کا بھی فرق نہیں پڑا ۔ نہ طریقہ تعلیم میں نہ نصاب تعلیم میں اور نہ ہی نتائج تعلیم میں ۔ معزز ممبر نے صحیح فرمایا تھا

افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی
یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا

اس بجٹ میں اگر کوئی چیز نہیں ہے تو اسلام نہیں ہے ۔ دیسی صنعتوں کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی ۔ خاص کر دیسی طب کے لئے ۔ دیسی طب وہ چیز ہے جس سے کوئی عقلمند انکار نہیں کر سکتا ۔ ہر شہر میں حکیم ہر گاؤں میں حکیم اور ہر ضلعے میں حکیم موجود ہیں ۔ کروڑوں لوگ علاج

کرواتے ہیں ۔ دیسی طب ایک ایسا طریقہ علاج ہے جو آسان ہے اور ہر وقت میسر آ سکتا ہے ۔ لیکن عہد فرنگ کی یادگار ہمارا محکمہ صحت بالکل مغربی ممالک کی دوا فروش کے لئے ایجنسی کا کام کرتا ہے ۔ اس کی اور کوئی حقیقت نہیں ۔ دیسی طب کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی ۔ اسلامی علوم و فنون کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی ۔ اسلامی شعائر کی بقا اور حفاظت کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی ۔ اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی ۔ ملک میں عیسائیت بڑھتی ہے اور ہماری یہ مہربان حکومت اور ہمارے یہ سمجھدار وزراء ۳۷ ہزار روپیہ عیسائی بچوں کو وظائف میں دیتے ہیں ۔ وہ بھی مسلمانوں کو عیسائی بنائیں اور یہ بھی ان کی امداد کریں اور انہیں جگہیں فراہم کریں ۔ زمینیں الاٹ کریں اور ان کی سرپرستی کریں ۔ گویا مسلمانوں کو کافر بنانے میں یہ مدد و معاون بن رہے ہیں ۔

جناب صدر ۔ عجیب بات ہے بجٹ میں پاکستان آرٹ کونسل کے لئے پانچ ہزار روپے کی رقم منظور کی گئی ہے اور اپوا کے لئے بیس ہزار جمع پچاس ہزار یعنی ستر ہزار کی رقم منظور کی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا وقت ختم ہو چکا ہے ۔

مولانا غلام غوث ۔ جناب صدر ۔ یہ رقم اپوا کی بیٹیوں کے لئے دی گئی ہے ۔ ایک اور رقم ہے چودہ لاکھ کی وہ آئندہ خاندانی منصوبہ بندی کے لئے منظور کی گئی ہے ۔ میں جب سوچتا ہوں کہ ہماری یہ بوڑھی حکومت اور بوڑھے وزیر آرٹ سے دلچسپی لیتے ہیں موسیقی سے دلچسپی لیتے ہیں اور ہزاروں روپیہ اپوا کی بیٹیوں کو دیتے ہیں اور چودہ لاکھ روپیہ کی مانع حمل گولیاں تقسیم کراتے پھرتے ہیں تو بے ساختہ کہنا پڑتا ہے

پیرے کہ دم ز عشق زند بس غنیمت است

مسٹر سپیکر ۔ مولانا آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے ۔

مولانا غلام غوث ۔ محترم صدر ۔ مجھے بہت کچھ عرض کرنا تھا ابھی تو نظم و نسق کے بارے میں حکومت نے اپنی نا اہلی کا جو ثبوت مجرم میں دیا ہے وہ باقی ہے اور یہ ملک کی ایسی اہم ضرورت ہے کہ اس پر روشنی ڈالی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ دو منٹ اور ۔

مولانا غلام غوث - محترم صدر - اگر کوئی حکومت امن و امان قائم رکھنے سے قاصر ہے تو وہ اس قابل نہیں کہ اسے اپنے اوپر مسلط رکھا جائے اور جتنی جلدی ہو سکے اس کا جوا گردن سے اتار دیا جائے - گذشتہ محرم میں حکومت کو علم تھا کہ سالہا سال سے فسادات ہوتے چلے آئے ہیں لیکن اس نے پیش بندی کے طور پر کوئی انتظام نہ کیا اور ڈی سی شفیع جو اب نہیں رہے انہوں نے معمولی اور سرسری اعلانات کئے "امن قائم کرو - اتحاد کرو - اتحاد کرو"۔ یہ بالکل غلط کوششیں تھیں جب تک حکومت فسادات کے اسباب پر پوری طرح غور کر کے ان کو دور نہیں کرے گی ملک میں کبھی امن و امان قائم نہیں ہو سکتا - جب میں کسی دوسرے فریق کے بزرگوں کو فرعون بے حیا اور سامری تک کہوں یا لکھوں تو میں کس طرح اس فریق سے توقع رکھوں کہ وہ مجھ سے اتحاد کرے گا - ہمارا محکمہ اطلاعات اپنا فرض انجام دینے میں قاصر رہا اور ہمارے حکام صرف دفع الوقتی کرتے ہیں حتیٰ کہ ہمارے وزراء بھی دفع الوقتی کرتے ہیں کہ چلو وقت کٹی کرو وگرنہ یہ کوئی مشکل بات نہیں تھی - اس لاہور میں جیسا کہ محترم خواجہ صفدر صاحب نے فرمایا تھا کہ جب فساد ہوا تو چودہ پندرہ گھنٹے تک حکومت سے انتظام کیوں نہ ہو سکا - رات کو فساد ہوا - صبح کو جلوس نکلنا ہے جلوس والے مسلح ہو کر نکلیں گے چنانچہ ثبوت موجود ہے کہ ریوالوروں اور دوسرے مختلف ہتھیاروں سے جلوس مسلح تھا - وقت پر انتظامیہ انتظام نہ کر سکی - چنانچہ ۱۹۶۳ء کے بعد لاہور پھر گولیوں کا شکار ہوا - یہ لاہور کی قسمت میں لکھا ہوا ہے کہ وہ قربانیاں دے - نارووال میں ایک نا اہل تھانیدار تھا - کوئی خطرہ نہیں ہے جلوس گزر گیا ہے پیچھے کی طرف نہ ہجوم ہے نہ حملہ ہے پھر بھی گولی چلا کر دو آدمیوں کو شہید کر دیتا ہے - اب ٹھہری کے متعلق کہہ کر بات ختم کرتا ہوں - ٹھہری میں بارہ بجے فساد ہوتا ہے اور ڈی ایس پی حکم دیتا ہے کہ تم لوگوں کو جمع کرو ہم ملزموں کی شناخت کریں گے - ڈی سی چلے جاتے ہیں - پھر یہ افسر آٹھ ہزار کے جلوس کے آگے آگے آتا ہے - گیارہ بارہ بجے فساد ہوا آٹھ ہزار کا جلوس باہر سے آ رہا ہے فساد ہونے کا خطرہ ہے - ایک جلوس کیوں دوسرے شہر میں جاتا ہے جہاں صرف ایک گھر ہے ان کا ہم مذہب اور جب فساد کا خطرہ ہے کیوں نہیں جلوس کو روکا جاتا جب وہ خود آ سکتے ہیں پولیس کیوں نہیں اپنے ساتھ لا سکتے - خیر آباد سے ٹھہری کے درمیان چار میل کا فاصلہ ہے جلوس آتا ہے تین ہزار کی

آبادی بچوں بیویوں سمیت ٹھہری کے ایک مکان میں جمع ہیں۔ ایک مسجد کے امام کو قتل کر دیا جاتا ہے آگ لگانی شروع کرتے ہیں تیل ان کے ساتھ ہے۔ ساٹھ ستر مکان جل جاتے ہیں تب جا کر ڈی سی صاحب فرماتے ہیں کہ جلوس کنٹرول سے باہر ہے۔ تم اپنی پناہ گاہ کا انتظام خود کرو۔ وہ گھروں سے نکل کر آگ بجھاتے ہیں لڑائی ہوتی ہے مقابلہ ہوتا ہے جلوس منتشر ہوتا ہے اس کی تہہ میں کونسا ہاتھ کام کر رہا ہے ملک کے مشرق سے مغرب تک فسادات ہوئے ہیں میں عرض کرتا ہوں کہ اس کے اسباب پر ہمیں ٹھنڈے دل سے غور کرنا ہوگا۔ ایران ایک شیعہ سلطنت ہے۔ شیعہ رعایا ہے لیکن اس کے اندر ایسے جلوس کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ یہ جلوس میری سمجھ میں نہیں آتے جنہیں دوسروں کی گلیوں اور کوچوں میں لے جایا جائے پھرایا جائے اور دوسروں کو اشتعال دلایا جائے نہ یہ سمجھ میں بات آتی ہے کہ دس دن تک تبرا کیا جائے امام باڑوں میں اور لاؤڈ سپیکر کا منہ سنیوں کی طرف ہو۔ عرض کروں گا کہ اس مسئلے کی اعلیٰ پیمانے پر تحقیقات کی جائے اور اصلی اسباب کو معلوم کر کے ان کا مناسب علاج کیا جائے۔ اگر پاکستان کی سلامتی مقصود ہے تو اس کا حل تلاش کرنا ہوگا۔

مسٹر سلطان محمد ایوان (ہزارہ۔ ۲) ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اگر حکومت اپنے وعدوں پر عمل کرتی تو آج کا یہ سیشن ایبٹ آباد میں منعقد ہوتا ۔ بدقسمتی سے حکومت ایک وعدہ کرتی ہے اس کے لئے منصوبہ بنایا جاتا ہے مگر بالآخر اس پر عمل در آمد نہیں کیا جاتا یہ تو سوڈے کی بوتل کی طرح ہے کیونکہ پوچھنے والا کوئی نہیں ہوتا ۔

جناب والا ۔ میں یہ بات سمجھنے سے قاصر ہوں کہ ون یونٹ بننے پر یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ صوبہ کا دارالخلافہ ایبٹ آباد کے مقام پر بنایا جائے۔ چنانچہ وہاں زمین لی گئی سروے کیا گیا ۔ پانی کے لئے وسیع تر انتظامات کئے گئے مگر شومئی قسمت سے درمیان میں ایک بڑا وسیع سیاسی خلا پیدا ہو گیا ۔ جس سے یہ اتنا عظیم منصوبہ خلا میں گم ہو گیا ۔ جس کے متعلق آج تک پتہ نہیں چل سکا کہ کس کونہ میں پڑا ہوا ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ یہ منصوبہ ترک کرنے کی وجہ یہ تھی اور خیال یہ تھا کہ اس ملک میں صرف ایک نیشنل اسمبلی ہو گی ۔ اور صوبائی اسمبلیاں نہیں ہوں گی ۔ لیکن اس کے بعد ایک صوبائی اسمبلی بھی ہے ۔ اور ایک صوبائی حکومت بھی ہے لیکن وہ منصوبہ ایک گہری سازش کی وجہ سے cancel ہو گیا ہے ۔ وہاں کے لوگ

پوچھتے ھیں کہ ون یونٹ کے قیام کے وقت جو وعدہ کیا گیا تھا اس پر کہاں تک عمل ھوا ھے ۔ anti-unit لوگوں کی تو اب بھی کوشش یہی ھے کہ اس عظیم منصوبہ کو پارہ پارہ کر دیا جائے۔ جس سے شاید ان کا کوئی اپنا مقصد حاصل ھوتا ھوگا۔

جناب والا ۔ زیر بحث بجٹ کو ایک حقیقت پسندانہ بجٹ کہا جا سکتا ھے ۔ کسی حکومت میں کچھ اچھائیاں بھی ھوتی ھیں اور کچھ برائیاں بھی ھوتی ھیں اور یہ ٹھیک نہیں کہ ان کی خامیوں کو اچھالا جائے اور اچھائیوں کا ذکر نہ ھو ۔ ھمارا علاقہ بہت بدقسمت علاقہ ھے اسے تناول کہتے ھیں ۔ یہ علاقہ مختلف حالات کی نظر ھو گیا ھے ۔

اس کے بعد یہ عرض کروں گا کہ ھمارے ملک میں پی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ سی ایک ایسا ادارہ ھے جس کا ھر فیصلہ اٹل ھوتا ھے ۔ حکومت اس میں مداخلت نہیں کرتی ۔ حال ھی میں اس نے نمک کے متعلق فیصلہ کیا اور یہ کام چند مخصوص آدمیوں کے ھاتھوں میں دے کر اجارہ داری قائم کر دی ھے ۔ ھر آدمی نے کوشش کی کہ وہ سیکورٹی دے کر نمک حاصل کرے لیکن ایسا نہ ھوا ۔ اور اس نئے سسٹم کے رائج ھونے سے نمک کی قیمت ۴ روپے فی من سے ۱۵ روپے فی من ھو گئی ۔ میں حیران ھوں کہ ھماری حکومت نے کیوں آنکھیں بند کر رکھی ھیں ۔

جناب والا ۔ ھزارہ ایک پہاڑی علاقہ ھے ۔ لاھور اور راولپنڈی جیسا علاقہ تو نہیں ۔ لیکن ھماری حکومت نے ایک حکم دے رکھا ھے کہ ٹیکسیوں میں میٹر لگایا جائے ۔ اس سے تو بڑی مشکل ھو گی ۔ کوئی دس میل کا فاصلہ بھی طے کرنا پڑے تو چھ آنے یا آٹھ آنے میل کے حساب سے سفر کرنے پر بڑا خرچ آئے گا ۔ میری گذارش یہ ھے کہ پس ماندہ علاقوں میں ٹیکسیوں میں میٹر لگانے کی ضرورت نہیں ۔ اس میں کافی کوشش کی گئی ھے ۔ ھو سکتا ھے نجات مل جائے ۔

جناب والا ۔ میرا علاقہ تجارتی لحاظ سے بھی پس ماندہ ھے وھاں معدنیات کے بڑے ذخائر ھیں مگر معقول ذرائع آمد و رفت نہ ھونے کی وجہ سے بڑی مشکلات در پیش ھیں ۔ اس طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی اور نہ کوئی کام ابھی تک بروئے کار لایا گیا ھے ۔

جناب والا ۔ حکومت اگر ذرا سی بھی توجہ دے تو ہمارے علاقہ میں کافی ترقی ہو سکتی ہے اور غریب لوگوں کی مشکلات حل ہو سکتی ہیں۔

جناب والا ۔ میں آخر میں اپنی دوسری ضروریات کی طرف حکومت کی توجہ دلاتا ہوں سلطان پور اور کڑیال کے درمیان سڑک بنائی جائے ۔ تناول کی معدنیات کو ترقی دی جائے ۔ پانی کا انتظام کیا جائے ۔ صحت اور تعلیم کا معقول بندوبست کیا جائے میں محترم وزیر جناب پیر محمد خان صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مہربانی فرما کر ہمارے علاقہ کو دیہی ایریا قرار دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چودھری صاحب ۔ آپ کو بھی مائیک کی ضرورت ہوگی ؟ (قہقہہ)

چودھری سعی محمد (گجرات ۔ ۲) ۔ جناب والا ۔ ہمارے ضلع میں جس طرح گرانٹ دی گئی ہے غالباً اسی طرح آپ نے مجھے وقت دیا ہے ۔ چنانچہ اب میں اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ میں وزیر صاحب کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتا ہوں لیکن یہ مبارکباد اپنے ضلع کی طرف سے نہیں بلکہ اپنے صوبہ کی طرف سے پیش کر رہا ہوں ۔ ہمارے ضلع میں تعلیم کی حالت یہ ہے کہ ابھی تک میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ ہمارے علاقہ کو back ward کیوں نہیں قرار دیا جاتا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ back ward اسے کہتے ہیں جہاں تعلیم نہ ہو ۔ آدمیوں کے لئے سڑک نہ ہو ۔ حالات ایسے ہوں جن کی وجہ سے اجناس منڈی میں نہ آ سکے ۔ تعلیم حاصل کرے تو اسے ملازمت نہ ملے ۔ اگر اس کو back ward نہیں کہتے تو پھر راولپنڈی اور جہلم بھی back ward نہیں ہیں ۔ تعلیم کے متعلق بیگم صاحبہ نے بڑی مہربانی کی ہے ۔ ہماری تحصیل پھالیہ میں پرائمری تعلیم تو کافی ہے لیکن استادوں کی کمی ہے اس وقت جہاں چار استادوں کی ضرورت ہے وہاں صرف ایک استاد کام کر رہا ہے ۔ بیگم صاحبہ کی خدمت میں میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ مہربانی فرما کر ہمارے علاقہ میں نئے سکول نہ کھولے جائیں ۔ بجائے اس کے کہ نئے سکول کھولے جائیں ان کو چاہئے کہ استادوں کا کوٹا پورا کیا جائے تاکہ ہمارے بچے جو تعلیم پا رہے ہیں کم از کم دوسرے بچوں کے ساتھ ان کے معیار پر پورے اتر سکیں ۔ اس وقت جتنے لڑکے تعلیم پا رہے ہیں ان میں سے کوئی بھی سیکنڈ اور فرسٹ ڈویژن میں امتحان پاس نہیں کرتے بلکہ تھرڈ

ڈویژن میں پاس کرتے ہیں ۔ گورنمنٹ نے یہ قاعدہ بنا دیا ہے کہ تھرڈ ڈویژن میٹرک بچوں کو ملازمت میں نہ لیا جائے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک جو اس وقت پیدا ہو رہی ہے یہ دیہاتیوں کے ساتھ ظالمانہ سلوک ہو رہا ہے ۔ ایسی تعلیم کا تو نہ ہونا بہتر ہے ۔ میرا یہ مقصد ہے کہ کم از کم وہ بچے جو تعلیم حاصل نہ کر سکیں گے ایسا نہ ہو کہ اپنا زمیندارہ کام کرنے کے بھی قابل نہ رہیں ۔ ''نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے،، اس لئے میں اپیل کرتا ہوں اور یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ جو نئے سکول آپ نے کھولے ہیں وہ بند کر دیں ۔ اور جو پہلے سکول میں ان میں استادوں کا کوٹہ بڑھایا جائے تاکہ استاد بچوں کو پوری تعلیم دے سکیں ۔

جناب والا ۔ اب میں سڑکات کے متعلق عرض کروں گا ۔ تحصیل پھالیہ میں کسی سڑک کی طرف سات سال سے کوئی توجہ نہیں دی گئی ۔ بڑا افسوس ہے کہ وزراء اتنی بات بھی برداشت نہیں کرتے کہ لوگوں کو کچھ دینا تو درکنار کم از کم ان کی تکالیف تو سن لیا کریں ۔ وہ کہتے ہیں کہ تمہیں جو کہنا ہو کہتے رہو ہم تو اپنے کولروں میں جا رہے ہیں ۔ کوئی انصاف نہیں ہماری تکالیف کو دور کریں ۔ بس سنتریوں کی طرح ہمیں یہی کہتے رہتے ہیں کہ کورم پورا کرو ۔ میں پوچھتا ہوں کہ ہم یہاں نمائندگی کے لئے آئے ہیں یا کورم پورا کرنے کے لئے ۔ (قہقہہ)

سڑکوں کی حالت یہ ہے کہ جو سڑک کا چھوٹا سا ٹکڑا رسول سے منڈی بہاؤالدین تک ہے اگرچہ صرف ۸ میل لمبا ہے لیکن بالکل خراب ہے یہ سڑک ۸ ضلعوں کو ہی نہیں بلکہ پنجاب کے سارے علاقوں کو سرحد سے ملاتا ہے ۔ اگر یہ ۸ میل کا ٹکڑا بن جائے تو ۳۲ میل کا short cut ہو جاتا ہے ۔ میں نے ڈاکٹر خان صاحب کی وزارت میں کہا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنے گدھوں پر مٹی لا کر اسے بنوا دیں گے ۔ اب جس طرح پہلے پانچ سال گذر گئے ہیں اسی طرح آئندہ جب ۵ سالہ منصوبہ آئے گا اس وقت خدا جانے ہم ہونگے بھی یا نہیں ۔ یہ جو سڑک کا صرف ۸ میل کا ٹکڑا ہے جس کا پہلے نصف حصہ بنایا گیا تھا مگر وہ تباہ ہو گیا ۔ اور ابھی تک اس کی مرمت نہیں ہوئی مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جتنی رقم انہوں نے خرچ کی ہے وہ تباہ ہو گئی ۔ اس لئے بہتر تھا کہ صرف اتنا کام ہی ہاتھ میں لیتے جتنا کر سکتے تھے ۔ مجھے افسوس ہے کہ ۸ میل کا ٹکڑا دس سال میں بھی نہیں بن سکا ۔ ملک وال سے گوجرہ آٹھ دس میل کا ٹکڑا ہے ۔ یہ سڑک مکمل ہو گئی ہے ۔

لیکن اس پر روڑی ڈالنی تھی ۔ لیکن یہ ابھی تک وھاں آٹھ سال میں روڑی نہیں ڈال سکے ۔ اور وہ پہلی سڑک تباہ ھو گئی ۔ اور ''آگے دوڑ پیچھے چوڑ،، کے مصداق کام ھو رھا ھے ۔ دوسری عرض یہ ھے کہ مالیہ زمینداروں پر ھمیشہ سے سات روپے ایکڑ چلا آتا تھا ۔ میری پچاس سال عمر ھے ۔ اور اس عرصے میں میں نے یہی دیکھا ھے کہ سات روپے سے مالیہ کبھی نہیں بڑھا ۔ مگر اب اسے زمینداروں پر بیس بائیس روپے کر دیا گیا ھے ۔ کھاد کی قیمت پچیس روپے اور ''پھاؤڑہ،، جو زمیندار نے لینا ھے اس کی قیمت نو روپے تک پہنچ گئی ھے ۔ زمیندار بچارے کیا کریں ۔ زمین سیم تھور سے کٹ گئی ھے اور علاج کرنے والا کوئی نہیں ۔ اور کوئی سننے والا بھی نہیں ھے ۔ یہ ھے تو سب بکواس ھی لیکن کیا کریں کہے بغیر رھا نہیں جاتا ۔ ھمیں کہنا پڑتا ھی ھے ۔ (گجرات کا علاقہ ایک چھوٹا سا علاقہ ھے ۔)

میں چھوٹے صوبوں کی ترقی پر بڑا خوش ھوتا ھوں ۔ ھم سے یونٹ بناتے وقت 40% حصہ کا وعدہ کیا گیا تھا ۔ لیکن بجٹ میں جو حصہ انہیں ملا ھے ۔ مجھے اس سے بڑی خوشی ھوئی ۔ ھم قربانیاں کرتے ھی آئے ھیں ۔ لیکن وہ 60% لیکر بھی خوش نہیں ھیں اور کہتے ھیں ۔ کہ بجٹ میں ھمارے لئے کچھ نہیں ھے . . . . . .

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو پانچ منٹ اور دیتا ھوں ۔

چودھری سعی محمد ۔ میں پندرہ منٹ سے کم نہیں لونگا ورنہ میں ابھی سے چپ کر لیتا ھوں ۔ میں کہہ رھا تھا . . .

مسٹر سپیکر ۔ اچھا چائے ۔ ایوان کا وقت دس منٹ اور بڑھا دیتے ھیں ۔

چودھری سعی محمد ۔ پھر بھی یہ کہتے ھیں کہ ھمارے پاس کچھ باقی نہیں ھے ۔ مجھے ایک قصہ یاد آ گیا ھے کہ ایک اندھا اور ایک آنکھوں والا کھانے پر بیٹھے تو اندھے نے پہلے سے ھی ایک روٹی جھولی میں رکھ لی ۔ اور ایک ھاتھ میں پکڑ کو کھانے لگا ۔ آنکھوں والے نے شرافت کی اور کچھ نہ بولا ۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد اس نے سوچا کہ یہ تو کچھ نہیں بولا تو شاید وہ سب کچھ ھی لے گیا ھے ۔ اس کے بعد اس نے آنکھوں والے کے دونوں ھاتھ پکڑ لئے ۔ وہ سمجھا کہ میں نے تو دو روٹیاں لی ھیں ۔ لیکن وہ باقی سب کچھ لے گیا ھے ۔ جب اس نے اس کے دونوں ھاتھ پکڑے تو آنکھوں والے کے پوچھنے پر اس نے اپنے خدشے کا اظہار کر دیا ۔ اندھے نے کہا کہ میں سمجھا کہ یہ بولتا نہیں شاید سب کچھ کھا گیا ھے ۔ تو اب یہ 32 کروڑ روپیہ جو

پنجاب کو دیا گیا ہے ۔ میں حلفیہ کہتا ہوں کہ اگر یہ بھی ان کو دے دیا جائے تو یہ کہینگے کہ ہمیں کچھ نہیں ملا ۔ ہمیں ڈیڑھ پیسہ فی کس جو ملا ہے ہم اسے کیا کریں گے اس لئے میں اس ہاؤس کے پنجاب کے ممبران کی طرف سے التجا کرونگا ۔ کہ وہ یہ 32 کروڑ بھی ان کو دیدیں ۔ جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ یہ ہے ۔ کہ صوبہ سرحد کو 7 کروڑ 98 لاکھ ، قبائیلی علاقے کو دو کروڑ ، بہاولپور کو تین کروڑ 47 لاکھ ، بلوچستان کو 5 کروڑ 70 لاکھ ، سندھ کو 32 کروڑ 45 لاکھ ، کراچی کو گیارہ کروڑ ستر لاکھ اور پنجاب کو 37 کروڑ ۳۵ لاکھ ملے ہیں ۔ اس میں بھی ۳ کروڑ 29 لاکھ راولپنڈی کو اور سرگودھا کو 10·79 ، لاہور 8·74 ، ملتان کو 5 99 بہاول پور کو 30·74 اس میں سے دیئے گئے ہیں ۔ راولپنڈی کو جو ۳ کروڑ 29 لاکھ دیا گیا ہے ۔ اس میں صرف ایک کروڑ دیہاتوں کے لئے اور باقی دو کروڑ شہریوں کے لئے ہے ۔ میں عرض کرونگا کہ اگر آپ وہاں کے دیہاتوں کی آبادی کے لحاظ سے اسے تقسیم کریں تو حساب خالی خالی ہی جائیگا ۔ دیہاتوں نے کیا قصور کیا ہے ۔ مالیہ آپ نے سات روپے سے بڑھا کر پندرہ بیس روپے تک کر دیا ہے ۔ اور میں ریکارڈ سے ثابت کرونگا اور حلفیہ کہتا ہوں کہ ہمارے ضلع میں ڈیویلپمنٹ نام کو نہیں ہوئی ۔ تحصیل پھالیہ مالیہ دینے کے لحاظ سے پنجاب میں دوسرے نمبر پر ہے ۔ لیکن اس میں ایک دمڑی کی ڈیلویلپمنٹ کا سوال کبھی پیدا ہی نہیں ہوا ۔ اور اگر آپ ترقیاتی نقشے کی طرف دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہاں ترقی صفر کے برابر ہے ۔ میں عرض کرونگا کہ اگر راولپنڈی کا ایک کروڑ روپیہ آپ دیہات میں تقسیم کر دیں تو کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ اسے کس حساب سے تقسیم کرینگے ۔ اس سے تو یہ بہتر ہے کہ آپ اسے چھوٹے صوبوں پر تقسیم کر دیں اور ہمارے بھائیوں کو دیدیں ۔ شاید اس طرح سے ہی وہ خوش ہو جائیں ۔ ہمارے پاس جو کچھ ہے ۔ وہ لے لیں ۔ تو پھر وہ ناراض تو نہ ہونگے ۔ ہم تو کچھ نہیں مانگتے ۔ ہم تو یہ کبھی نہیں کہتے کہ سڑکوں کی حالت کیا ہے ۔ وہ جو کچھ بھی ہے ۔ میں گیارہ سال سے بیان کر رہا ہوں ۔ اور اس کا بیان کرنا ہمارا فرض ہے ۔ لیکن وہاں پر کوئی اثر نہیں ہوتا ۔ اور نہ کچھ خیال کیا جاتا ہے ۔ تحصیل پھالیہ کی آبادی کا زیادہ تر انحصار گنے اور کپاس پر ہے ۔ اب زمین نے کپاس اُگانا بالکل ترک کر دیا ہے اور وہاں پر جنگل آباد ہو گئے ہیں ۔ اور جنگل میں ''کیڑی'' نکلتی ہے جو کپاس کو تباہ کر دیتی ہے ۔ اب

ہمارا تمام تر انحصار کماد پر ہے ۔ میں آپ کو حلفیہ کہتا ہوں ۔ اور اگر آپ خود جانا چاہیں تو میرے ساتھ چل کر بہ نفس نفیس دیکھ لیں ۔ وہاں آپ کو کماد کے جلے ہوئے کھیت ملینگے ۔ جنہیں ہم Mills نہ ہونے کی وجہ سے خود ہی جلا ڈالتے ہیں ۔ ہم نے کئی بار Mills کے لئے کہا ۔ ہم اپنی گرہ سے بھی مل لگانے کو تیار ہیں ۔ ہمیں اجازت دی جائے ۔ مگر کوئی نہیں سنتا ۔ لیکن ہم تو کورم پورا کرنے کیلئے ہیں ۔ ہم اس کو پورا کرتے رہینگے اور وہ بھی ایک مصیبت ہے جن کی وجوہات پر کورم پورا کرتے ہیں ۔ اور وہ یہ کہ ہمارا ایک دوست ہے ۔ وہ کہتا ہے ۔ جن کی مجبوریوں کی وجوہات پر کورم پورا کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ اگر Development کی طرف دیکھا جائے ۔ تو میرے خیال میں تحصیل پھالیہ کو جس کی مہربانی سے ہم دس سال سے یہاں آتے ہیں ۔ اس کے ساتھ ایسا ظالمانہ برتاؤ ہو رہا ہے جو میرے خیال میں اور کسی کے ساتھ نہیں ہوتا اگر کسی کو اعتراض ہو تو میرے ساتھ چل کر دیکھے ۔ پیداوار تو قدرت کی مہربانی ہے ۔ اب ایک اور مصیبت سیم کی شکل میں نازل ہو رہی ہے ۔ اور سنا ہے کہ اب وہاں واپڈا والے بھی تشریف لے جا رہے ہیں ۔ اگر وہاں پر بھی رچنا دواب کی طرح کام ہوگا ۔ تو بہتر یہ ہے کہ وہاں پر وہ نہ ہی جائیں ۔ زمینداروں کی زمینیں تقسیم در تقسیم ہو رہی ہیں ۔ پیر محمد خان صاحب تو موجود نہیں لیکن ملک قادر بخش اور لیڈر صاحب موجود ہیں ۔ ان سے میری گذارش ہے کہ پھالیہ کی آبادی چھ لاکھ ہے ۔ اور وہاں اسی طرح تقسیم در تقسیم کا سلسلہ جاری ہے ۔ تو مرلہ مرلہ زمین تقسیم کے ذریعے ہر ایک کے حصہ آئے گی ۔ تحصیل پھالیہ میں ایک بھی لینڈ لارڈ نہیں ۔ کوئی انڈسٹری کی طرف جاتا ہے ۔ کوئی ریلوے کی طرف جاتا ہے ۔ اور کوئی لائنیں بنانے کی طرف جاتا ہے ۔ وہ سب جاٹوں کی قوم ہے ۔ وہ بھوکے مر جائیں گے ۔ انہیں زمینیں الاٹ کیجئے ۔ ان کے پاس دو دو ایکڑ زمین بھی نہیں ہے ۔ اور ان کے ہر ایک کنبے کے پندرہ پندرہ آدمی ہوتے ہیں ۔ نہایت افسوس ہے کہ حکومت انہیں زمینیں نہیں دیتی ۔ حکومت کو چاہئے کہ کم از کم ہر ایک کو اپنے کنبے کا پیٹ پالنے کے لئے ساڑھے بارہ ایکڑ زمین دے ۔ اگر ایسا نہ کرینگے تو وہ دیہاتی علاقے والے ختم ہو جائینگے ۔ اور شاید آپ کو بد دعا بھی نہ دیں ۔ زمینداروں کی حالت یہ ہے کہ دس دس مربع زمین افسروں کو دی گئی ہے ۔ جو مزارعین اور ٹریکٹروں کے ذریعے ان زمینوں کو آباد کر رہے ہیں ۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ان دس بیس مربعوں پر زمینداروں کے کنبے پل سکتے ہیں ۔ اور آپ کو دعائیں دینگے ۔

دیہاتی آبادی کی پوزیشن یہ ہے کہ چندہ لینا ہو تو زمیندار سے اور ٹیکس لینا ہو تو وہ بھی زمیندار سے اور مالیہ بھی ان سے لو ۔ اور باقی جو کمی رہی ہے وہ بھی ان سے پوری کرو ۔ اور فوج میں بھی ان سے سختی نرمی کرو ۔ اور دریا یا نہر کہیں سے ٹوٹ جائے ۔ تو اس کے لئے بھی کام دیہاتیوں سے لو ۔ مگر ان کے لئے development نہیں کی جا رہی ہیں ۔ کیونکہ نہ ان کی کوئی society ہے نہ association ہے ۔ نہ اخبار ہے ۔ لیکن آپ ہمارے حاکم ہیں ۔ آپ کو چاہئے کہ ملک کی اس 80% آبادی کا خیال رکھیں ۔ میں ملک قادر بخش کا مشکور ہوں کہ انہوں نے حکم دے دیا ہے کہ ان کے محکمے میں 70% دیہاتی ملازمین لئے جائیں ۔ کیونکہ دوسرے صوبوں سے جو افسر آتے ہیں وہ نواب بن کر آتے ہیں ۔ انہیں ہماری حالت کا کیا پتہ ہوتا ہے ۔ دوسرے وزیروں کو بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ بھی دیہاتیوں کے لئے اپنے اپنے محکمہ میں دیہاتیوں کی ملازمت کے لئے 70% کوٹہ مقرر کریں ۔ ہمارا قصور کیا ہے ۔ پرائمری سکول میں ۴۰۰ لڑکوں پر ایک استاد ہے ہمارے یہاں تعلیم کا یہ حال ہے اور یہ لڑکے جب پڑھ کر نکلتے ہیں تو ان کو chiefs کالج کے لڑکوں کے ساتھ مقابلہ کرنا پڑتا ہے ۔ یہ کیا ہمارے ساتھ ظلم نہیں ہے ۔ ہمیں کچھ نہ دیں اور بجٹ میں کچھ نہ دیں ۔ میں اپیل کرتا ہوں کہ آپ زمینداروں کے بچوں کی تعلیم کے لئے ضرور خیال کریں ۔

بہتر ہے کہ آپ خود باتیں سمجھ لیں اور اپنے آپکو خود سنبھال لیں اور سمجھا لیں ۔

Mr. Speaker : The House is now adjourned till 8-00 a.m. tomorrow.

(The Assembly then adjourned till 8-00 a.m. on Saturday the 22nd June, 1963)

———

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTN

FOURTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Saturday, the 22nd June, 1963

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-30 a.m. of the clock Mr. Speaker, Mr. Mobinul Haq Siddiqi, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqi, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۡ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۡ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝

پارہ ۴ سورہ ۳ رکوع ۵ آیات ۱۳۳ تا ۱۳۶

اپنے پروردگار کی بخشش کی طرف دوڑو، نیز اس جنت کی طرف جس کا پھیلاؤ تمام زمین و آسمان کے پھیلاؤ کے برابر ہے اور جو پرہیزگار انسانوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ وہ پرہیزگار انسان جن کے اوصاف یہ ہیں کہ خوشحالی ہو یا تنگدستی ہر حال میں دل کھول کر خرچ کرتے ہیں غصہ میں آکر بے قابو نہیں ہو جاتے اور لوگوں کے قصور معاف کر دیتے ہیں اور اللہ نیک کردار لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔ نیز وہ لوگ کہ جب کبھی ان سے کوئی سخت برائی کی بات ہو جاتی ہے یا اپنی جانوں کو مصیبت میں ڈال لیتے ہیں تو فوراً اللہ کی یاد ان میں جاگ اٹھتی ہے پس وہ خدا سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں اور جو کچھ ہو چکا ہے اس پر ان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے اور خدا کے سوا کون ہے جو گناہوں کا بخشنے والا ہو۔ بلاشبہ یہی لوگ ہیں کہ ان کے رب کی طرف سے معافی کا اجر ہے اور ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ کتنا اچھا اجر ہے کام کرنے والوں کا۔

QUESTION OF PRIVILEGE

RE REPLY TO QUESTION NO. 2898 AND SUPPLEMENTARY QUESTION THEREON

Mr. Speaker : Mr. Hamza wants to raise a question of privilege. He may ask for leave to raise it.

Mr. Hamza : (Lyallpur-VI) Sir, I ask for leave of the House to raise a question involving a breach of privilege of this Assembly in that the Parliamentary Secretary for Excise replying to his Starred Question No. 2898 and Supplementary questions raised thereon dated 8-6-1963 stated on the floor of this august House that certain references were made to the Council of Islamic Ideology by the Committee of the House on prohibition and that no reply has so far been received from the Council.

In reply to supplementary question the Parliamentary Secretary categorically stated that a reminder had already been despatched to the Council. But the Minister for Excise, who also happens to be the Leader of the Muslim Leage (Conventionist Assembly Party in his press statement which appeared in the daily Pakistan Times on 20-6-1963, has explicitly stated that no such reference to the Council of Islamic Ideology has yet been made and he has further stated that the statement of the Parliamentary Secretary was not correct.

From the above it is quite evident that the Parliamentary Secretary intentionally mis-informed the Members of this Assembly on a matter of fundamental religious importance to the Muslims of this province and almost every member of this august House and has therefore been guilty of breach of privilege of this Assembly and contempt of this House.

Mr. Speaker : Mr. Hamza may argue its admissibility.

مسٹر حمزہ ۔ صاحب سپیکر ۔ قبل اس کے کہ میں اس کا جواز پیش کروں میں آپ کے سامنے کل کے Pakistan Times میں شائع شدہ House of Commons میں اس قسم کے کیس کے بارے میں جو رولنگ دیا گیا ہے وہ آپ کے سامنے پڑھتا ہوں ۔

"House of Commons convicted John A. Profumo."

Minister of Finance (Sh. Masood Sadiq) : On a point of order Sir.

رولنگ پڑھنے سے پہلے وہ Admissibility پر بحث کریں ۔ رولنگ پہلے شروع کر دی ہے ابھی Admit نہیں ہوا ہے ۔ وہ بحث کریں کہ Admit ہو سکتا ہے یا نہیں ہو سکتا ۔

Mr. Speaker : I have already asked him to argue its admissibility.

خواجہ محمد صفدر ۔ حمزہ صاحب Admissibility کے پوائنٹ ہی کو پیش کر رہے ہیں ۔ میرے دوست خواہ مخواہ ناراض ہو رہے ہیں ۔ وہ اس بات کو ثابت کر رہے ہیں کہ یہاں ایوان میں غلط اطلاع دی گئی ہے ۔

Minister of Revenue : Sir the objection is under rule 174.

وزیر خزانہ ۔ سوال یہ ہے کہ جو غلط اطلاع دی ہے اس کا میں ذمہ دار ہوں ۔ میں آپ کو سمجھاؤں گا کہ کیا بات ہوئی ہے ۔ وہ Admissibility پر بات کریں اگر یہ Admit ہو جاتی ہے تب میں آپ کو Explian کروں گا ۔

مسٹر حمزہ ۔ یہ رولنگ جو میں پڑھ رہا تھا یہ اس پارلیمنٹ کی ہے جس کو Mother of Parliaments کہتے ہیں ۔ اسی موضوع سے متعلق ہونے کی وجہ سے میں ان کے سامنے یہ پیش کر رہا ہوں ۔

Mr. Speaker : How does it relate to this?

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ Relation اس کا یہ ہے کہ اگر ہاؤس کے اندر کوئی پارلیمنٹری سیکرٹری یا منسٹر House کو غلط اطلاع دیتا ہے He is Guility of Contempt of the House ۔

وزیر خزانہ ۔ اس کی Specific Date کیا ہے ۔ وہ تو میں مانتا ہوں اگر غلط اطلاع ملی ہے تو وہ Contempt of the House ہے ۔ آپ پوچھ لیجئے Earliest Opportunity ہوئی ہے ۔ Privilege motion آ رہا ہے یا وہ لیٹ آ رہا ہے اگر Date کے مطابق وقت گذر چکا ہے Than he Can't Bring ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں بڑا مشکور ہوں کہ جناب شیخ مسعود صادق صاحب نے حقیقت کو تسلیم تو کیا کہ ہاؤس کی توہین ہوئی ہے ۔ جہاں تک وقت کا تعلق ہے ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر خزانہ ۔ میں نے نہیں کہا ۔ میں نے کہا ہے کہ میں سمجھاؤں گا کہ کس غلط فہمی میں اس نے کہا ہے ۔ میں نے کبھی نہیں کہا کہ توہین ہوئی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب صدر ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ خبر جس میں انہوں نے تسلیم کیا کہ پارلیمنٹری سیکرٹری نے جو کچھ بھی ایوان میں بتلایا تھا وہ غلط تھا ۔ ہمارے رولز میں ہے کہ جب کوئی Privilege Motion پیش کرے تو ہمارا فرض ہے کہ ثبوت دستاویزات اس کے ہمراہ پیش کریں ۔ لہٰذا جس قدر جلد ممکن تھا یہ Privilege Motion آپ کے ذریعہ ایوان کے سامنے پیش کر دی گئی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ جہاں تک Contempt of the House کا تعلق ہے وہ یہ ہے کہ جناب Minister صاحب نے سابقہ اجلاس میں یہ فرمایا تھا کہ ہم نے اس مسئلے کو "کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی" کو Refer کیا ہے اور میں افسوس کے ساتھ آپ کے ذریعہ ایوان کے نوٹس میں یہ معاملہ لاتا ہوں ۔

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) ۔ یہ تو Debate شروع کر رہے ہیں ۔ پہلے اس کی Admis ibility کو ثابت کریں ۔

Mr. Speaker : I think he wants to say that it is a contempt of the House and that there is also a ruling of the British Parliament on this point.

وزیر خزانہ ۔ میں Explanation دینے کے لیے تیار ہوں پہلے یہ ثابت تو کریں کہ یہ Admissible بھی ہے

مسٹر حمزہ ۔ میں آپ کے گوش گذار کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک دن کی بات نہیں ہے ۔ یہ عادی مجرم ہیں اور عادی مجرم کے ساتھ نرمی کا سلوک ہرگز نہیں کیا جاتا ۔ اسمبلی کے سابقہ اجلاس میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I have taken note of all the points dealt with by the member. He may have his seat.

مسٹر حمزہ ۔ میں نے تو ابھی عرض نہیں کیا آپ نوٹ کیسے کر لیں گے ۔

Mr. Speaker : What else does the member want to say about the admissibility.

Khawaja Muhammad Safdar : Rule 175 says that the member while asking for leave to raise the question of privilege is entitled to make a short statement relevant thereto. Now, your honour has all along been asking Mr. Hamza to discontinue.

وزیر خزانہ ۔ ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ کیا فرما رہے ہیں ۔ اردو میں کہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ بہت اچھا جناب والا ۔ میری گذارش یہ ہے کہ رول ۱۷۴ میں درج ہے کہ جب کوئی ممبر رکن اسمبلی نکتہ استحقاق پیش کرنے کے لیے کھڑا ہو تو اس کو چاہیئے کہ پہلے اسے پڑھے اور پھر مختصر سی تقریر سے اس کی وضاحت کرے جو اس نکتۂ استحقاق سے تعلق رکھتی ہو ۔ اس لیے میں درخواست کروں گا کہ رولز اس کی اجازت دیتے ہیں ۔ میں متعلقہ رول پڑھتا ہوں ۔ یہ ۱۷۵ کی چوتھی لائن ہے :

"While asking for leave to raise the question of privilege, make a short statment relevant thereto."

It is rule 175, line four, which goes on to say :—

"The Speaker may, if he is satisfied that the matter has suddenly arisen, and of which he receives a written notice, allow a question of privilege to be raised at any time during the course of a sitting after the disposal of question."

Therefore, he is allowed, under the rules, to make a short statement and I will request you to permit Mr. Hamza to continue with his statement.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ سب سے پہلے میں آپ کے سامنے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) ۔ وہ سنتا ہی نہیں ۔

I was under impression that my friend, the Leader of the Opposition, would refer to rule 174.

جناب سپیکر ۔ میرا خیال تھا کہ میرے فاضل دوست لیڈر آف اپوزیشن اس Relevant Rule کی طرف اشارہ کریں گے جس کا میں نے Objection اٹھایا تھا وہ ہے رول ۱۷۴ ۔

"174. Condition of Admissibility of question of privilege—The right to raise a question of privilege shall be governed by the following conditions :—

(i) not more than one question shall be raised by the same Member at the same sitting ;

(ii) the question shall be restricted to a specific matter of recent occurrence ;"

What I am pressing is—

"(iii) the question shall be raised at the earliest opportunity."

جو پارٹ (۳) ہے وہ یہ ہے کہ ان کے Privilege Motion کے مطابق جواب ۸ جون کو دیا گیا تھا ۔ چاہے تو یہ تھا کہ وہ اپنے ذرائع جیسا کہ وہ عام طور پر استعمال کرتے ہیں کہ کیا ان کا جواب ٹھیک دیا گیا ہے یا نہیں ۔ وہ بارہ دن تک خاموش رہے ۔ اس کے بعد پھر اگر ہم یہ مان لیں کہ ۲۰ تاریخ کو ان کو علم ہوا تو پھر اس کے متعلق یہ ہے کہ وہی اخبار آپ نے Privilege Motion کے ساتھ ۲۰ تاریخ کو اور اس میں بھی جناب نہ ہوا تو ۲۱ تاریخ کو دے دیتے ۔

This delay of two days should be explained by the gentleman. Because he has failed to explain it, my submission is that under rule 174(iii) it should be ruled out of order since the delay has not been explained by him.

Mr. Speaker : The position is that so far as the argument under rule 175 is concerned that has not been rebutted by the other side and I agree with Khawaja Muhammad Safdar that with reference to admissibility he can make a short statement. (Hear, hear).

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ محترم خان پیر محمد خان صاحب نے بتلایا ہے کہ ہم اپنے ذرائع استعمال کریں ۔ میں افسوس سے کہتا ہوں کہ گورنمنٹ کی یہ پالیسی رہی ہے کہ ہمیں اندھیرے میں رکھیے ہمارے لیے گورنمنٹ ایک بند کتاب ہے ۔ جہاں تک اس کے Relevant اور Admissible ہونے کا تعلق ہے میں House of Commons جس کو Mother of Parliaments کہتے ہیں کی کارروائی کے ایک حصے کو جو "پاکستان ٹائمز" مورخہ ۲۰ جون کی اشاعت میں شائع کیا گیا ہے ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔

House of Commons have convicted John Profumo.....

جناب سپیکر - میں یہ عرض کروں گا کہ پچھلے دنوں اس ایوان کے Spring Session میں اس قسم کا سوال ایوان میں پیش ہوا تھا تو جناب وزیر خزانہ شیخ مسعود صادق نے فرمایا تھا کہ ہم نے اس کے بارے میں "کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی" کو ایک Reference بھیجا ہے جب تک اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں آ جاتی ہم اس معاملے میں آگے نہیں بڑھ سکتے -

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : What has Profumo to do with this country and this House ?

Mr. Speaker : This is irrelevant.

Mr. Hamza : The House of Commons convicted John A. Profumo of "grave contempt" today for lying in Parliament about his sexlife with Christine Keeler.

The House adopted without dissent a motion offered by Conservative Leader Ian McLeod which resolved :

"That Mr. John Profumo in making a personal statement to the House on March 22, 1963 which contained words, which he later admitted not to be true was guilty of a grave contempt of this House".

Sardar Muhammad Ashraf Khan : Sir, how much time do you intend to give for this short statement?

Mr. Speaker : Only two or three minutes.

مسٹر حمزہ - لیکن جب ان کا بیان اخباروں میں چھپا تو کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی کی طرف سے چٹھی آئی جس میں انہوں نے لکھا کہ آپ ہمیں بدنام کرتے ہیں - ہمیں آج تک کوئی ایسی Reference نہیں بھیجی گئی ہے - اس کے بعد جب ۱۸ تاریخ کو اس ایوان میں بتلایا گیا کہ انہوں نے اس معاملے کو "Council of Islamic Ideology" کو Refer کیا ہے اور جب تک ان کی طرف سے اطلاع نہیں آتی ہم آگے قدم نہیں رکھ سکتے تو میں نے Supplementary سوال میں کہا کہ آپ نے کوئی Reminder بھیجا ہے ؟ تو آپ کے سامنے پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کا بیان موجود ہے انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ "ہاں ہم نے Reminder بھیجا ہوا ہے"، جناب والا - آپ کے علم میں ہے کہ اس ملک کو اسلام کے نام پر، دین کے نام پر حاصل کیا گیا ہے - - - - -

Minister of Revenue : He is again going into the details of facts.

Mr. Speaker : I don't want details and merits of 'Din' and 'Islam'. The member may please talk about the breach of privilege.

Mr. Hamza : Sir, breach of privilege is there. It is quite apparent.

حکومت کا رعایا کی نسبت یہ حال ہے کہ اسلام کے لئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Again, the member is talking about 'Islam'. He should say something about the breach of privilege.

Minister for Revenue : We should hear the ruling from the Chair.

Mr. Speaker : Does not the Minister want to rebut his arguments with reference to its admissibility?

Minister for Revenue : I have already referred to Rule 174(iii) The member has not raised the question at the earliest opportunity and that is why this should not be allowed. That is the only argument.

Mr. Speaker : And the Minister admits the rest of facts.

Minister for Excise and Taxation : I want to make a personal explanation.

Mr. Speaker : The Minister can explain his point of view with reference to this privilege motion, but not as personal explanation.

وزیر خزانہ (شیخ ۔ محمود صادق) ۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ یہ Admit نہیں ہو سکتی ۔ آپ اس پر رولنگ دیں ۔ دو ہی صورتیں ہیں ایک Legal ہے اور دوسری Factual ہے ۔ Factual پر جواب دینے کے لئے تیار ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بتائیے ۔

Minister of Finance : After your ruling.

Mr. Speaker : How can I give my ruling without knowing whether you issued the statement or not.

وزیر خزانہ ۔ میں نے وہ Statement دی ہے ۔

Mr. Speaker : What about the information that the Parliamentary Secretary gave on the 8th June?

وزیر خزانہ ۔ میں یہاں موجود نہیں تھا ۔

Mr. Speaker : I want to know whethtr there is a *prima facie* case of breach of privilege or not.

Minister for Finance : Sir, I have made my statement.

حمزہ صاحب جس کے متعلق فرماتے ہیں وہ Statement میں نے پریس میں دی ہے ۔ میں اس کی Explanation دوں گا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں کسی غلط فہمی میں کہتے ہیں ۔ وہ میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ Legal پوزیشن یہ ہے کہ میں اس وقت Motion کو Admit کرتا ہوں جب Prima Facie کیس ہے ۔ آپ کا یہ Right ہے کہ یہ کہیں یہ Prima Facie کیس نہیں ہے ۔

Minister for Finance : He gave the reply as a member of the Committee but not as a Parliamentary Secretary.

چونکہ اشرف صاحب نے جو Statement دی ہے وہ اسمبلی میں دی ہے اس لیے میں اسے Explain کرتا ہوں ۔ حمزہ صاحب نے جو کچھ کہا ہے یہ درست ہے کہ سات آٹھ ماہ کا عرصہ ہوا ہماری Prohibition Committee نے ایک Questionnaire بنایا تھا اور میں نے Direct کیا تھا کہ اسی Questionnaire کو Islamic Ideology Council کو بھیجا جائے اور ان کی رائے لی جائے ۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ شراب حرام ہے ۔ اس میں کسی بحث و تمحیص کی ضرورت نہیں ۔ ہم نے صرف یہ پوچھا تھا کہ ایلو پیتھی اور ہومیو پیتھی میں بہت سی دواؤں میں Alcohol ڈالی جاتی ہے اور وہ دوائیاں یا نسخے جو ہیں وہ جائز ہیں یا ناجائز ہیں ۔ پھر بعض ایسے مسلمان ہیں جو ڈاکٹروں کے سرٹیفکیٹ لاتے ہیں کہ شراب نہیں پئیں گے تو مر جائیں گے ۔ ہم نے پوچھا تھا کہ ایسی حالتوں میں Permit دیا جائے یا نہ ؟ بعض Tinctures ہیں جن میں Alcohol پڑتی ہے ۔ پوچھا گیا تھا کہ وہ حلال ہیں یا حرام ہیں ۔ اس طرح کی بہت سی چیزیں پوچھی گئی تھیں ۔

Mr. Speaker : Does the Minister mean to say that he made a reference in a different form? (Interruptions).

وزیر خزانہ ۔ صرف یہی نہیں کہ شراب حرام ہے یا نہیں اور بھی بہت سی چیزیں ہیں جن میں Alcoho] ڈالی جاتی ہے ۔ ان کے متعلق بھی پوچھا گیا ہے کہ ایسی چیزیں حلال ہیں یا حرام ؟ اور ان کے متعلق کیا رائے ہے ؟ یہ پوچھا گیا تھا ۔ میرے ڈیپارٹمنٹ نے لکھا کہ Reference کر دی ہے ۔ میں نے پھر پوچھا تو انہوں نے کہا کہ Reference کر دی ہے ۔ جب میں بیمار تھا تو مجھے اس کا پتہ چلا ۔ اکرم صاحب جو ریٹائرڈ چیف جسٹس ہیں انہوں نے ایک خط لکھا کہ ہمیں Reference نہیں آئی تو میں نے بیماری کی حالت میں جب کہ مجھے Heart Attack تھا جواب دیا کہ مجھے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ ۔ یاد آ گیا تھا اس وقت ؟

وزیر خزانہ ۔ سچائی سے میں بھاگتا نہیں ۔ میں نے ان کو خط لکھوایا بیماری کی حالت میں ۔ میں نے کہا کہ میں معافی کا خواستگار ہوں ۔ یہ ایک غلط فہمی ہوئی ہے ۔ جس ڈیپارٹمنٹ نے غلطی کی ہے میں ان سے انکوائری کروں گا اور ضروری ہوا تو Action لوں گا (خوب ۔ خوب) لیکن بد قسمتی سے ۸ جون کو جب میں یہاں نہیں تھا میرے پارلیمنٹری سیکرٹری مسٹر لچھمن سنگھ نے سوال کا جواب دیا ۔ سردار محمد اشرف صاحب نے جو اس سب کمیٹی کے ممبر ہیں یہ کہہ دیا کہ یہ معاملہ Refer کر دیا ہوا ہے ۔ مجھ کو جب پتہ لگا تو میں نے کہا کہ میری سزا یہی نہیں ہے کہ میں صرف خط لکھ دوں ۔ میری سزا یہ ہے کہ Publicly معافی مانگوں ۔ تو میں نے یہ Statement جاری کی ۔ میں نے کہا کہ غلط فہمی ہوئی ہے ۔ Departmental Inquiry کر رہا ہوں اس لیے میں نے Public Statement جاری کی ۔

Mr. Speaker : Does the Minister mean to say that some sort of reference was made?

وزیر خزانہ ۔ No, Sir ـــ حکم تو میرا یہ تھا لیکن کوئی ڈیپارٹمنٹ اس فائل پر بیٹھ گیا اور مجھ کو کہا گیا کہ Refer ہو گیا ہے ۔ میں اس کی انکوائری کر رہا ہوں ۔ آرڈر دیئے ہوئے ہیں

اسی کی بنا پر اشرف صاحب نے کہہ دیا ۔ میں نے اب Statement دیا ہے کیوں کہ میں زیادہ سزا بھگتنا چاہتا تھا ۔ میں اکرم صاحب سے معافی کا خواستگار ہوں ۔ اور جو لوگ اس فائل پر بیٹھے ہیں ان کے خلاف Action لوں گا ۔

وزیر مال (خان بہر محمد خان) ۔ عرض کرتا ہوں کہ ان کا جو Privilege Motion ہے وہ یہ ہے کہ پارلیمنٹری سیکرٹری نے جو As Parliamentary Secretary, Excise and Taxation جواب دیا تھا یہ غلط ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ اشرف صاحب اس کمیٹی کے ممبر ہیں ۔ انہوں نے کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے یہ جواب دیا تھا کہ یہ معاملہ کونسل کو Refer کیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ Excise and Taxation کے پارلیمنٹری سیکرٹری نے یہ جواب دیا تھا ۔

Minister of Revenue : Sir, he is not the Parliamentary Secretary for Excise. He gave the reply as a member of that committee and not as Parliamentary Secretary of Excise Department.

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب والا ۔ آٹھ تاریخ کو جب مسٹر لچھمن سنگھ نے جواب دیا تھا تو راؤ خورشید علی خان کے ضمنی سوال پر میں نے جو وضاحت کی تھی کہ ہم نے اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کو یہ معاملہ Refer کیا ہوا ہے وہ میں نے بحیثیت پارلیمنٹری سیکرٹری ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نہیں کی تھی بلکہ میں نے بحیثیت Prohibition Committee کی تھی ۔ جہاں تک اس کمیٹی کے ممبر ہونے کا تعلق ہے میری اس وقت تک کی معلومات درست تھیں کیوں کہ Prohibition Committee کی آخری میٹنگ جو تین چار مہینے پہلے ہوئی تھی تو اس وقت بھی Prohibition Committee کو ڈیپارٹمنٹ نے یہ بتایا تھا کہ یہ معاملہ اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کو جا چکا ہے ۔ جہاں تک Excise and Taxation Department کا تعلق ہے وہ بھی حق بجانب تھا ۔ اگر کوئی اور ڈیپارٹمنٹ ہے جو کمیٹی اور اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کے درمیان آ جاتا ہے تو اس کی وجہ سے اگرچہ یہ معاملہ نہیں جا سکا تو اس لحاظ سے Statement دینے میں میرا

کوئی قصور نہیں تھا ۔ لہذا جو سٹیٹ منٹ میں نے اس دن دیا تھا بحیثیت ممبر دیا تھا ۔ یہ جو حالات ہیں یہ اس کے بعد ہوئے ہیں لہذا According to me the Information was Correct Privilege کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

Mr. Speaker : What would Mr. Hamza like to say ?

مسٹر حمزہ ۔ مجھے اجازت دی جائے کہ میں اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کر سکوں (قطع کلامیاں) ۔

Mr. Speaker : Alright, let Mr. Raziq speak.

مسٹر عبدالرازق خان (مردان ۔ ۳) ۔ حمزہ صاحب کا جو Privilege Motion اس ایوان میں ہمارے سامنے پیش ہوا ہے اس میں انہوں نے شکایت کی ہے اور جو جواب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے دیا ہے اس پر انہوں نے اعتراض کیا ہے ۔ اب جب کہ اس کی تردید ہو گئی ہے اور وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے اپوزیشن پارٹی کی طرف سے پیش کئے گئے اعتراض کو مان لیا ہے اور انہوں نے اعتراف کر لیا ہے کہ جواب صحیح نہیں تھا اس لئے اسے مزید Press کرنا صحیح نہیں ۔ جس وقت ان کے علم یہ بات آئی تو انہوں نے پریس میں اس چیز کا اعتراف کر لیا کہ یہ Reference نہیں کی گئی تھی ۔ نیز محکمہ کے اہل کار احکام کی تعمیل نہیں کرتے تو انہوں نے فیصلہ دے دیا کہ وہ ایسے اہل کاروں کے خلاف کارروائی کریں گے ۔ اب معاملہ صاف ہوگیا ہے اور جو مقصد ان کو حاصل کرنا چاہئے تھا حاصل ہو گیا ہے اور وزیر صاحب نے صاف کہہ دیا ہے اور وہ مانتے ہیں کہ غلط کارروائی ہوئی ہے ۔ ان حالات میں میں حمزہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اب اس کو Press نہ کریں کیونکہ بجٹ پر عام بحث ہو رہی ہے ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے جو وعدہ کیا ہے وہ کہاں تک اسے پورا کرتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Khawaja Sahib, I think that after the Leader of the Majority Party has said that he will take action, the matter should end.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ یہ مسئلہ بڑا مختصر اور سادہ ہو گیا ہے اور وزیر صاحب نے فراخدلی سے اسے تسلیم کر لیا ہے ۔ انہوں نے یہ مان لیا ہے اور تسلیم کر لیا ہے کہ جوابات غلط تھے اور غلط فہمی کی بنا پر دئے گئے تھے ۔ اس لئے میں مسٹر حمزہ سے درخواست کروں گا کہ وہ اسے Press نہ کریں ۔ مجھے امید ہے کہ شیخ مسعود صادق بھی اپنے دوستوں کو ہدایت کر دیں گے کہ وہ غلط انفارمیشن نہ دیا کریں ۔

Mr. Speaker : He has already promised that he will take action against the officials concerned (Interruptions) I think after this assurance Mr. Hamza may like to withdraw his Motion.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ ایک فقرہ کہہ دونگا ۔ اور انہوں نے اکرم صاحب سے معافی مانگ لی ۔ میں کہتا ہوں کہ انہیں تمام مغربی پاکستان کی مسلم آبادی سے معافی مانگنی چاہئے ۔ جو پیہم امتناع شراب کا مطالبہ کرتی رہی ہے ۔ جو گورنمنٹ کی ٹال مٹول کی پالیسی سے سخت نالاں ہے ۔ میرے محترم وزیر صاحب بیمار ہیں ۔ ان کی صحت کا خیال رکھتے ہوئے اور اپنے دوسرے بھائیوں کے احساسات کا خیال رکھتے ہوئے میں یہ تحریک پیش کرنے پر اصرار نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک استحقاق واپس ہو گئی ۔

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) ۔ میرا ایک Explanation Point of Personal ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ میں اونچی آواز سے بولتا ہوں ۔ اخباروالوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ نواب زادہ افتخار احمد اور خواجہ صفدر سے میری درشت کلامی اور رنجش ہوئی ہے ۔ چنانچہ میں عرض کروں گا کہ میں تو دونوں اصحاب کی عزت کرتا ہوں ۔ میں پہلے اونچی آواز میں بولتا تھا اب آہستہ بولوں گا تاکہ پریس میں غلط فہمی نہ ہو ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ بہتر یہ ہے کہ آپ بولیں ہی نہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ آپ کو غالباً معلوم ہے کہ میں نے مختلف کمروں میں لاؤڈ سپیکر لگوا دئے ہیں تاکہ ہاؤس کی کارروائی بآسانی سن سکیں ۔ وہاں جو میں نے سنا ہے اور اخبار میں پڑھا تو مجھے سخت افسوس ہے اس پارٹی کی طرف سے بھی اور opposition پارٹی کی طرف

دئے Counter-Threats اور threats سے بھی اور یہ کہا گیا ہے کہ گئے ہیں اور ان اصحاب کے نام گرامی دیئے گئے ہیں جو اس ایوان میں اپنے جواب نہیں دے سکے۔ اور یہ threats بھی دئے گئے کہ گورنر صاحب اور صدر صاحب کے نام بھی لئے جائیں گے جو Unconstitutional ہے۔

Mr. Speaker : I had already pointed out this thing yesterday.

وزیر خزانہ - I am sorry, Sir. - میں نے آپ کا حکم نہیں سنا۔

Mr. Speaker : I have already pointed out that their names cannot be brought under discussion.

وزیر خزانہ - میں اپنی پارٹی سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ گرم جوشی میں نہ آئیں اور صدر صاحب سے بھی عرض کروں گا کہ وہ زیادہ گرمی میں نہ آئیں۔

Mr. Speaker : I hope that both sides will try to maintain decorum and uphold the dignity of the House.

وزیر خزانہ - میں بھی انشاءاللہ کوشش کرتا رہوں گا۔

خواجہ محمد صفدر - میں اپنے محترم حمیداللہ خان نیازی کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ جو کہا گیا ہے کہ میں وزارت کے پیچھے بھاگتا رہا ہوں یہ بالکل بے بنیاد ہے اور میں اس کی سخت مخالفت کرتا ہوں اور شد ومد سے تردید کرتا ہوں۔

ADJOURNMENT MOTION

ATTACH ON MUHAMMAD BUKHSH MAGSI

Mr. Speaker : Now, there is an adjournment motion from Syed Nazar Shah.....

A Member : Sir, he is not present.

Mr. Speaker : So, this motion lapses.

WEST PAKISTAN BUDGET (GENERAL) 1963-64

DISCUSSION ON THE BUDGET AS A WHOLE

(Resumption)

Mr. Speaker : Now the House will resume discussion on the West Pakistan Budget (General), 1963-64 as a whole.

Mr. Muhammad Ishaq Khan Kundi : Mr. Speaker, Sir, this budget is claimed to be a budget for the under-developed areas. I would like to know as to how many people from the

under-developed areas are allowed to speak. They should be given special opportunity.

Mr. Speaker : I will be happy if all the people from the under-developed areas get an opportunity.

Mr. Muhammad Ishaq Khan Kundi : I have also submitted my name.

Mr. Speaker : Alright. Yes, Mr. Baluch.

میر عبدالباقی بلوچ - (مکران - ۱) جناب والا - بجٹ کے متعلق جہاں اور بہت سی باتیں عرض کروں گا وہاں بجٹ میں جو ایک خوبی ہے اگر میں اس کی داد نہ دوں تو یہ زیادتی ہو گی - وہ خوبی یہ ہے کہ آجتک جتنے بجٹ مرکز میں یا اس ایوان میں پیش ہوئے ہیں ان میں سے یہ پہلا بجٹ ہے کہ اس میں کھول کر ہمارے سامنے تمام چیزیں رکھ دی گئی ہیں اور جو بھی حقائق ہیں وہ ہمارے سامنے آ گئے ہیں - اچھے ہیں یا برے تمام قسم کے اعداد و شمار اور تمام حقیقتیں ہمارے سامنے آ گئی ہیں - اب ہم نے سوچنا یہ ہے کہ اس میں کونسی خوبی ہے اور کونسی خامی ہے اور اب ہمیں کیا کرنا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی اچھی بات ہے اور اس کے لئے میں وزارت مالیات کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ان کی محنت کی داد دیتا ہوں -

اب جناب والا - بجٹ کے متعلق ہمارے نقلی وزیر خزانہ صاحب نے جو تقریر فرمائی تھی اس میں انہوں نے بڑے دعوے کئے تھے -

Minister of Revenue : This is unparliamentary. (Interruptions).

Mr. Speaker : Please withdraw the word 'Naqli'.

میر عبدالباقی بلوچ - میں لفظ "نقلی" واپس لیتا ہوں -

جناب والا - میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے اصلی وزیر خزانہ صاحب ان دعوؤں کو اپنائیں گے انہوں نے کہا تھا کہ یہ پس ماندہ علاقوں کا بجٹ ہے - میں اعتراف کروں گا کہ یہ واقعی پس ماند علاقوں کا بجٹ ہے لیکن یوں سمجھئے کہ یہ بجٹ پس ماندہ علاقوں کو مزید پس ماندہ بنانے کا بجٹ ہے اور یہ پس ماندہ علاقوں کو ترقی دینے کا بجٹ نہیں ہے - پس ماندہ علاقے کون سے ہیں - آپ اگر اپنے قانون کو دیکھیں تو اس میں اس چیز کی وضاحت کی گئی ہے -

لاہور سے بیس میل کے فاصلے پر اگر ایک گاؤں ہو تو اسے آپ پسماندہ نہیں کہہ سکتے۔ یقیناً وہ لاہور کے مقابلے کا تو نہیں۔ مگر مجموعی طور پر مغربی پاکستان کو لیں تو اس میں پسماندہ علاقوں کی تعریف کچھ اور ہے۔ اور وہ ہے تلاٹ ڈویژن اور کوئٹہ ڈویژن۔ ڈیرہ غازی خان ڈسٹرکٹ ہے۔ اور این۔ ڈبلیو۔ ایف کے قبائلی علاقے۔ اور یہ علاقے آپ کے قانون میں درج ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس بجٹ میں انہوں نے پلاننگ کس طرح کی ہے اور انہیں کس طرح ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لانے کی سعی کی ہے۔ جناب والا۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس ملک میں پلاننگ کا جو تصور چل رہا ہے، وہ پلاننگ نہیں بلکہ شاعری ہے۔ جس طرح ایک شاعر پر شعر وارد ہوتے ہیں۔ اسی طرح پلاننگ افسروں پر سکیمیں وارد ہوتی ہیں۔ ان کے ذہن میں کوئی سکیم آ جاتی ہے تو اسے پکڑ کر لکھ دیتے ہیں۔ اور ایک پلان اور سکیم بن جاتی ہے۔ ون یونٹ بناتے وقت سب سے بڑی دلیل یہ دی گئی تھی کہ اس طرح ہم صوبے کے تمام وسائل یکجا کریں گے۔ اور اس کامن پول سے اس طرح خرچ کریں گے کہ جو پسماندہ علاقے ہیں۔ انہیں دوسرے علاقوں کے برابر لا کر پھر آگے بڑھیں گے۔ اس مقصد کے لیے بھی اس وقت کے دستور میں ایک بندش لگی ہوئی تھی۔ اور وہ دس سال کی بندش تھی۔ اور وہ جو پنجاب اور دوسرے علاقوں میں چالیس فیصدی اور ساٹھ فیصدی کا چکر تھا۔ اس کا ایک مقصد یہ تھا کہ اس دس سال کے اندر ایڈمنسٹریشن کے ان پسماندہ علاقوں کو دوسرے علاقوں کے برابر لایا ہوگا۔ لیکن ایڈمنسٹریشن ناکام رہیں۔ اور اب موجودہ دستور میں اس دس سال کے عرصہ کو مزید بڑھا کر پندرہ سال کر دیا گیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا اس بجٹ میں دستور کی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے پلان کیا گیا ہے کہ ان پندرہ سالوں میں یعنی ۱۹۷۰ء تک ان پسماندہ علاقوں کو مغربی پاکستان کے دوسرے علاقوں کے برابر لانا ہوگا۔ اب جناب والا۔ اس اصول کی روشنی میں میں آپ کی خدمت میں انہی کے بجٹ سے اعداد و شمار پیش کرتا ہوں۔

جناب والا ۔ Census of Pakistan کی ۱۹۶۲ء کی رپورٹ کے مطابق انہوں نے کچھ Ranks بھی دیئے ہوئے ہیں ۔ ضلعوں اور ڈویژنوں کو پسماندگی کے اعتبار سے Ranks میں رکھا گیا ہے ۔ اسی طرح انہوں نے خواندگی (Literacy) کا Percentage بھی رکھا ہے ۔ بجٹ کے تمام سیکٹرز میں ترقیاتی فنڈز کی Allocations کی روشنی میں میں ان کے اعداد و شمار اس بجٹ سے آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔ نمبر ایک Rank کراچی ہے ۔ اس کا خواندگی فیصد تناسب 66% ہے ۔ اور اس کی آبادی ۷۱ لاکھ ۳۵ ہزار ہے ۔ اور جو فنڈز انہوں نے وہاں کی ملیہ کے لیے Allocate کیے ہیں وہ ایک کروڑ ۳۹ لاکھ ۳۰ ہزار ہیں ۔ اور اس کا خرچ آبادی کے لحاظ سے 65% روپے فی کس ہے ۔ تلات Rank کے لحاظ سے آخری ڈویژن ہے یعنی گیارہ ویں رینک پر ہے ۔ آبادی کے لحاظ سے اس کی آبادی پانچ لاکھ اکتیس ہزار ہے ۔ اور اس کو چار لاکھ اکیاسی ہزار کا فنڈ بلو پٹ کیا گیا ہے ۔ اس کی خواندگی کا فیصد تناسب 39% ہے اور فی کس خرچ صرف نوے پیسے ہے ۔ فرنٹئر ریجن کا خواندگی کا فیصد تناسب تین فیصد ہے ۔ اس کی آبادی ۲۷ لاکھ ۸۰ ہزار ہے اور فنڈز ایلوکیشن ۲۳ لاکھ ۵۲ ہزار ہے ۔ اور فی کس خرچ اس کا بھی نوے پیسے ہے ۔ جہاں خواندگی کا فیصد تناسب 6% ہے وہاں تو آپ فی کس ساڑھے چھ روپے کرتے ہیں لیکن اس کے مقابلے میں جہاں ۳ فیصدی خواندگی ہے وہاں آپ فی کس ۹۰ روپے خرچ کر رہے ہیں ۔ یہ خلیج کس طرح پوری ہو گی ۔ مجھے آپ یہ سمجھا دیں کہ اس کے بعد اگر آپ آبادی

کی بنیاد پر بھی رقم دیں ۔ آبادی کی بنیاد پر ہم رقم نہیں مانگتے کیوں کہ یہ ہماری کمزور ترین دلیل ہے کہ ہم آبادی کے لحاظ سے رقم مانگیں ۔ ہماری سب سے بڑی دلیل علاقائی وسعت ہے ۔ میں عرض کروں گا کہ تلات ڈویژن کا آبادی کے لحاظ سے بھی جو حق بنتا تھا وہ بھی ہمیں نہیں دیا گیا ۔ مغربی پاکستان کی کل آبادی کا ۳۰۰ فیصدی تلات ڈویژن کی آبادی ہے ۔ اور جو رقم اس وقت مہیا کی گئی ہے وہ ۳ لاکھ ۸۱ ہزار ہے ۔ یہ ڈویژنل Basis کی باتیں ہیں اور جو انہوں نے ڈویژنل Basis پر Allocations کی

ہوں ۔ اس میں بھی ہمارا صحیح حق آبادی کے لحاظ سے ۹ لاکھ ۶۶ ہزار بنتا تھا ۔ انہوں نے ہمیں ۵ لاکھ ۸۲ ہزار کم دیا ہے ۔ اور اس کے باوجود وہ فرماتے ہیں کہ یہ پسماندہ علاقوں کا بجٹ ہے ۔

جناب والا ۔ اب Health کی طرف جائیے ۔ صحت پر کراچی میں ۳۶ لاکھ ۲۵ ہزار خرچ ہوگا ۔ یعنی فی کس خرچ ۱۰۷۲ روپے بنتا ہے ۔ قلات ڈویژن میں ۳ لاکھ ۹ ہزار جو فی کس ۶۴ پیسے بنتا ہے ۔ فرنٹیئر ریجن میں ۳۲ لاکھ ۸۲ ہزار ہے جو ۱۰۲۰ روپے فی کس ہے ۔ انڈسٹری میں دیکھئے ۔ کراچی کو ایک کروڑ ۶۷ لاکھ ۹۰ ہزار دیا گیا ہے ۔ جو فی کس ۷۸۶ روپے بنتا ہے ۔ اور قلات ڈویژن میں ۱۴ لاکھ ۸۶ ہزار جو فی کس ۲۸۰ روپے بنتا ہے ۔ فرنٹیئر ریجن میں ۴ لاکھ ۷ ہزار جو فی کس ۱۰ پیسے بنتا ہے ۔ یہ بات میری سمجھ میں اتنی حد تک تو آ سکتی ہے کہ کراچی کو Industrially Develop کیا جائے اور اس پر خرچ زیادہ کیا جائے ۔ چلئے ٹھیک ہے ۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ کراچی کا زراعت سے کیا تعلق ہے کہ وہ اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ رقم لے جائے ۔ کیا وہ قلات سے بھی زیادہ زرعی علاقہ ہے ۔ کراچی ڈویژن کو ۲۳ لاکھ ۷۱ ہزار قلات ڈویژن کو ۷ لاکھ ۸۰ ہزار اور فرنٹیئر ریجن میں ۹۹ لاکھ ۷۵ ہزار زراعت کے لیے رکھے گئے ہیں ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ فرنٹیئر میں انہوں نے مہربانی کی ہے ۔ ویلفیئر اور سوشل ویفارم کے لئے نہ کراچی نہ قلات اور نہ ہی فرنٹیئر کو کچھ دیا گیا ہے ۔ کیا وہاں سب Sub-Human بستے ہیں ، انسان نہیں ہیں ۔ واٹر اینڈ پاور پر خیرپور میں ۸ کروڑ ۴۰ لاکھ ۶۹ ہزار یعنی فی کس ۲۷۰۱ روپے خرچ دکھایا گیا ہے ۔ کوئٹہ ڈویژن میں ایک کروڑ ۷۱ لاکھ ۸ ہزار اور فی کس ۲۷۰۱۶ روپے خرچ اور قلات ڈویژن میں صرف ۶۲ لاکھ یعنی فی کس ۸ ۱۲۰ روپے خرچ رکھا گیا ۔ کوئٹے اور قلات ڈویژن کے درمیان فرق دیکھئے ۔ میں صرف کراچی کی مثال نہیں دوں گا میں ان کی غلط پلاننگ بتا رہا ہوں ۔ اور فرنٹیئر ریجن میں صرف دس لاکھ خرچ کرتے ہیں ۔ جو فی کس خرچ ۲۷ پیسے بنتا

ہے ۔ ٹرانسپورٹ اور کمیونیکیشن پر جائیں ۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا ٹرانسپورٹ لوگوں کے سروں پر چلائیں گے یا زمین پر ۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ جو علاقہ مغربی پاکستان میں ۱۰ فیصد علاقہ ہے ۔ آپ اسے کیا دے رہے ہیں ۔ بلوچستان کا علاقہ ایک لاکھ ۲۶ ہزار اور ۵۹ مربع میل ہے جو پنجاب اور سندھ کے کل ٹوٹل کو بشمول ڈیرہ اسماعیل خاں کے کل علاقے کے ان تین علاقوں سے بڑا ہے ۔ پنجاب اور سندھ کا خرچ ہے تین کروڑ ۴۰ لاکھ اور ۱۰ ہزار روپے ۔ بلوچستان جو پسماندہ بھی ہے اور جہاں سڑکیں بھی نہیں ہیں ۔ وہاں خرچ ۴۴ لاکھ ۴ ہزار ہے ۔ جناب ان حقائق کے پیش نظر میں کس طرح سے یہ تسلیم کروں کہ ان کا بجٹ پسماندہ علاقوں کا بجٹ ہے لیکن مجھے اس سے کوئی شکایت نہیں ہے ہمیں اس سے بھی کم دیا جائے ہم یہ نہیں کہیں گے کہ ہمیں زیادہ دیں لیکن ہمیں آپ یہ بتائیں کہ کس مقصد کے لیے ۔ ہمیں آپ کوئی نصب العین بتائیں ۔ ہمیں آپ کوئی نیشنل گول بتائیں کہ اس کے حصول کے لیے یہ ضروری ہے اور پھر ہم بھوکے مرنے کو تیار ہیں ۔ ہم کبھی نہیں کہیں گے کہ ہمیں کم رقم دی گئی ہے لیکن کون سا ہے وہ نصب العین ؟ کون سا ہے وہ قومی نظریہ جس کی طرف آپ پوری قوم کو لے جانا چاہتے ہیں ۔

آج جناب والا ۔ ہمارا یہ حال ہو گیا ہے کہ انگریز کی غلامی سے نکل کر ہم امریکہ کی غلامی میں چلے گئے ہیں ۔ یہ جو آج ہم ترقیاتی کام کے نام پر ایڈ لے رہے ہیں یہ دراصل امریکی سپاہی ہیں اور امریکہ کا ڈالر برطانیہ کے سپاہی کا کام کر رہا ہے ۔ برطانیہ جو کام سپاہیوں کے ذریعے کرتا تھا آج امریکہ اسے ڈالر کے ذریعے کر رہا ہے ۔ اور اس طرح ہمیں غلامی کی زنجیروں میں جکڑ کر اس ملک پر اپنا تسلط جما رہا ہے ۔ انگریز سپاہی رکھ کر ہم پر قابض تھا اور سپاہی پر وہ سالانہ بہت زیادہ خرچ کرتا تھا مگر امریکہ ڈالر کے ذریعے وہی کام کر رہا ہے جو کم خرچ و بالا نشیں ہے ۔

آپ ایک طرف تو غلامی کی طرف لے جا رہے ہیں اور دوسری طرف آپ فرماتے ہیں کہ ون یونٹ کی مخالفت کیوں کرتے ہو۔ ہم ون یونٹ کے کبھی مخالف نہیں رہے۔ ہم کہتے ہیں کہ قومی یکجہتی پیدا کیجئے جس چیز کی ہمیں ضرورت ہے وہ آپ پیدا کیجئے۔ آج جو سندھ میں انتشار پھیلا ہے کیا وہ ون یونٹ کی وجہ سے پھیلا ہوا ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ یہ صوبہ بہت بڑا ہے اس لئے انتشار پھیلا ہے اور اس کی ذمہ داری ون یونٹ پر عائد ہوتی ہے۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر انتشار یہاں پر پھیلا ہے اور یہ ون یونٹ کی وجہ ہے تو مشرقی پاکستان میں کیوں انتشار پھیلا ہوا ہے۔ وہاں تو کوئی ون یونٹ نہیں بنایا گیا پھر بے چینی اور بدنظمی وہاں کیوں پھیلی ہوئی ہے۔ اگر ان کی یہ دلیل مان لی جائے کہ ون یونٹ ختم کیا جائے تو پھر اس دلیل پر آپ کہیں گے کہ پاکستان ختم کیا جائے کیوں کہ تمام پاکستان میں انتشار ہے۔

جناب والا۔ اس انتشار کی وجہ کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم میں لیڈر شپ کا فقدان ہے۔ جب پاکستان بنا تھا تو آپ قائد اعظم کا تصور کیجئے ان کے ذاتی کردار کا تصور کیجئے۔ اس وقت کیا تھا وہ ایک روپیہ تنخواہ لیتے تھے۔ انہوں نے اپنی ذاتی جائداد تک قوم کو دے دی اور محترمہ فاطمہ جناح کا بنگلہ آج جا کر دیکھئے کہ کس عالم میں ہے۔ اس قیادت کا یہ اثر تھا کہ اس وقت قوم متحد تھی۔ اس وقت کوئی بھی قائداعظم سے یہ کہنے کی جرات نہیں کر سکتا تھا کہ مجھے پرمٹ دئیے جائیں۔ مجھے لائسنس دیا جائے لیکن آج کیا ہو رہا ہے۔ آج بھی ہماری قیادت گندھارا بناتی ہے اور کہتی ہے کہ میں بھی بزنس کرتا ہوں آپ بھی بزنس کریں۔ آج ہماری قیادت کیا کی نگہ ٹانگ کھینچتی پھرتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ آپ جس کی چاہے ٹانگ کھینچ لیں۔ آج جناب والا۔ ہماری قیادت اس حد تک ذلیل ہو چکی ہے تو اس قوم سے آپ کیا توقع کریں گے۔

جناب والا ۔ برطانیہ کا ایک وزیر ایک لڑکی سے عشق کرتا ہے اور Flect Street سے برطانوی صحافی اس بات کو اٹھاتے ہیں اور آج صحافیوں کے سبب ٹوری حکومت میں زلزلہ آیا ہوا ہے ۔ پوری برطانوی سیاسیات میں طوفان برپا ہو گیا ہے لیکن یہاں آج کیا ہو رہا ہے ۔ ہمیں شرم آنی چاہیے ۔

* × × × × × × × × × × × ×

جناب والا ۔ آج اس ملک میں حکومت کی پارٹی ہندو مہاسبھا کا کردار ادا کر رہی ہے جس طرح ہندوستان میں مہاسبھا نے آج تک پاکستان کے وجود کو تسلیم نہیں کیا اسی طرح پاکستان میں برسر اقتدار پارٹی اور ان کے اکابرین نے پاکستان کی موجودہ ہستی کو تسلیم نہیں کیا ۔ ان کے کابرین تو کبھی بھارت کے ساتھ مشترکہ دفاع کرتے پھرتے ہیں اور کبھی قائداعظم کی نظریاتی مملکت کو بادشاہو میں مدغم کرنا چاہتے ہیں ۔ ن کی پالیسی میں اور مہاسبھا کی پالیسی میں کیا فرق ہے ۔ وہ بھی پاکستان کی الگ حیثیت کو تسلیم نہیں کرتے اور یہ بھی پاکستان کی الگ حیثیت کو نہیں مانتے ۔ یہ ملک سے غداری نہیں ہے ۔ میں جناب والا ۔ اس پلیٹ فارم سے قومی اسمبلی کے معزز اراکین سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ انصاف کے نام پر، انسانی بنیادی حقوق کے نام پر اور پاکستان کی بقاء کے نام پر پریذیڈنٹ کو Impeach کریں ۔

Mr. Speaker : The member cannot discuss the President.

Mir Abdul Baqi Baluch : I refer you to Article 113 of the Constitution.

Mr. Speaker : It is for the National Assembly to take such a step. The member should please show me the provision under which the Provincial Assembly can impeach the President.

Mir Abdul Baqi Baluch : I am only appealing to the National Assembly and I can appeal to any body from this platform. My integrity is involved in it. my country's integrity is involved in it My country is going to dogs.

میں نیشنل اسمبلی سے یہ گذارش کر رہا ہوں کہ جو لوگ اس وقت اونچی کرسیوں پر بیٹھ کر اس ملک کے خلاف سازش کر رہے ہیں اس ملک کی بقا کے لئے سازش کر رہے ہیں ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے اور ملک کے قانون کے مطابق انہیں پھانسی کے تختے پر لٹکا دیا جائے ۔ (تالیاں)

* Expunged as ordered by the Speaker.

Mr. Muhammad Ishaq Khan Kundi (Senior Deputy Speaker) : Mr. Speaker, Sir, let me start my submissions before the House with the customary congratulations. So, I will congratulate the Minister, who presented the Budget, for the language used by him because that is his only contribution. I will congratulate the Finance Minister because he has claims for all the contents of the Budget and also the gentlemen who have really framed the Budget and put every thing in it.

Before I make my further submissions, I will also express my gratitude and thanks to the President of Pakistan and to the Governor of West Pakistan because this time they have succeeded in putting in one very important project of our district, namely, Gulkach Dam. I need not repeat all the great impact that it is going to make on the economy of the district but I will be failing in my duty if I don't express my gratitude and thanks to them because it is due to their personal interest that this great scheme has been included in the Budget.

Sir, recently the budget has been defined as a most comprehensive expression of Government policy. It is the main instrument for year to year planning of administration and the means by which the various aspirations and problems to be served by the Government are reconciled with the resources it can mobilise. I submit that it is one of the most comprehensive and excellent definitions that I have come across. I submit that the budget of the province has got a limited scope. The Provincial Government has not got at its disposal those great fiscal and financial measures which can give definite direction to the economy of the whole nation. Its scope is limited to the disbursement of the resources generally which are at its disposal and from that point of view I will approach this budget.

Sir, this budget has claimed itself to be a budget for under-developed areas. I will submit that after integration and that was a great experiment which is still going on—so many provinces and different units in themselves, which now constitute West Pakistan constituted into one whole and as has been pointed out by Mr. Baqi this experiment was welcomed without reservation by those very areas which are known as under-developed areas. One thing I may point out to this House that though we talk of different integrating units, for example, that Bahawalpur, Sind, Khairpur, Frontier and Baluchistan, those were the units which were integrated into one province and that some of those provinces are said to have been under-developed. But it is generally being lost sight of that those very integrating units among themselves internally represent a great spectacle of vast disparity. Some of the parts of

these integrating units were as advanced as any in the Punjab, and some of the areas in those very provinces were as backward as is Balochistan or Makran. So, I submit that the Constitution which has laid down the responsibility upon the Government that they should see to it that the under-developed areas are brought at par with other advanced areas and for that purpose a spetial body known as National Economic Council has to be established which has to submit a report to the National Assembly as well as the Provincial Assembly, whether that great responsibility is being performed or whether it is being carried out most satisfactorily or not.

Sir, my friend Mr. Baqi has said that he claims the receipt and disposal of resources not on the basis of population, but that he wants that they should be disposed of on the basis of the areas 'Ilaqai Wusat'. I submit that in my view both these approaches are incorrect. If the under-developed areas are to be really brought at par with other areas of West Pakistan, the emphasis should be rather on their needs and on the resources as at present exist in those areas and which can be exploited and developed and also other economic considerations which are necessary for development. Sir, what are to-day known as the basis of economic development which are termed as infra structure—all the under-developed areas are suffering from lack of those infra structures and that is always put as a reason that we have got no absorbing capacity. Mainly and generally speaking those infra structures consist, as far as under-developed areas are concerned, of development of irrigation resources and development of means of communications. So if these areas are to be really developed, I submit to this House, they should have to make a sort of a special budget for those areas. We should leave aside the rule adopted in the present budget that even in these areas rate of growth in various sectors should be co-ordinated with the general rate of growth for the whole of the province. This has only led to confusion and frustration and that is the reason why this budget, inspite of the fact that it has made adequate allocations for development of under-developed areas, is unsatisfying to their representatives. For example, I will refer to one peculiarity and that only by illustration and not by going into details. In the district of Dera Ismail Khan there are vast under-developed areas where water resources etc. need development. I have expressed my satisfaction that the Gulkuch scheme has been sanctioned and from the next year the work will start upon it. It is spread over a period of 7 years. But there are many other schemes pending investigation and they also are as economically feasible and as advantageous as Gulkutch Dam. Let us hope that the Planning

Commission and all the other authorities are looking into this and from the next year or year afterwards we may hope that those schemes will also be included in them.

Let us see another aspect of the case. The district of Dera Ismail Khan presents one of the most arduous conditions of life. Even at this time of the day, it can be said very truly that even in the case of one prime necessity of civilised life, that is, the provision of drinking water, the conditions are the same as they were 50 years ago. In the words of one of the District Officers, it is a country where men drink once a day and the cattle drink every other day, where washing is an impossible luxury. It is a country where you seldom reap what you have sown. The conditions that still persist there are the same.

In the Public Health Sector, a special provision is being made for providing drinking water and about 50 to 60 schemes are included in this budget. In the district of Dera Ismail Khan, there is an area near Pezoo, which comprises a group of about 40 villages. All of them are suffering from acute scarcity of drinking water. They have to go to 10-15 miles every day and half of the population is busy in fetching drinking water alone. They store this water in muddy ponds which are themselves breading places of disease. Whenever any functionary or any dignitary has visited that place, their first demand has been that they should be given drinking water and nothing else. The two dignitaries of our Government, one Provincial Minister and one Central Minister, both happened to visit that area within the last year. One of our Provincial Ministers was the first to visit that area. He was greeted with a ceremonial gate and also a half-starved lamb. The picture was also published in the newspapers. The Minister who is present in the House will bear me out that the only demand made was that drinking water should be supplied to them.

Later on a Central Minister visited that area. He was also greeted with a ceremonial gate and this very demand was put to him. On the first occasion I also happened to be there. On the second occasion I was absent but I have been told that the Central Minister also took an oath on the Holy Quran that he will be the first to do these things for them. Incidentally he also belonged to a nearby area. Various representations were made by a representative of that area which happened to be my humble self. As soon as this Assembly started working on the first of June questions were put in that connection and I received a childish reply that drinking water is the responsibility of the Union Council,

While I have seen the Budget I find that there are 49 schemes. Out of those 49 schemes five of them which entail an expenditure of ten lakh are concentrated in one tehsil—Laki Marwat—alone from which a Minister happens to be in the Central Government. Now, I don't grudge that, area also suffers from the scarcity of water to some extent, in spite of the fact that half of it is irrigated by canals now. But my submission is that Dera Ismail Khan Division consists of the districts of Dera Ismail Khan and Bannu. That the district of Dera Ismail Khan has got an area of five thousand square miles and the scarcity of water is most acute in the greater part of it. I submit that what is the reason that the whole of Dera Ismail Khan district has not been given a single rural water supply scheme and all the five schemes have been concentrated in one tehsil of Bannu district. My submission is that I can only imagine of one thing and that is that the representatives who happen to be present in this august Assembly are totally ineffective in getting the aspirations and interests of their areas effected in the Budget. I submit that when pointed attention was drawn not only of the Ministers but even of the local officers then what is the reason : I can only think that the reply that will be given to me will probably be that no scheme was presented at that time about the rural supply and that it is the duty of the Public Health Engineering Department that these schemes should be framed and as no scheme was forthcoming they could not make any budget allotment. Sir, I was aware of these difficulties. Many months ago I approached the Minister concerned that your Head of the Public Health Engineering Department of that region is not taking any interest in the preparation of any scheme, that he has submitted the scheme, that we have even pressed it in the Divisional Council again and again, that he is not going to prepare any scheme and this time we are going to lose the opportunity in the next Budget, and I requested him to put me in contact with the Secretary of this Department. But on three occasions the only reply was this that Khan Sahib the Secretary had just left, about five minutes ago, or that simply, when you went away the Secretary came there. However, I could not contact him. I submit it was the duty of the Minister concerned, that as soon as I pointed out to him to see to it that Officers of his Department put in charge of the Public Health Engineering carry out the necessary work.

Now, Sir, what happened and how all these five schemes could be ready in time was simply this that when the Minister was coming there on tour he brought that Head of the Department along with him and he kept him there in confinement, so to say, to see that he prepares all the five schemes of that very tehsil

and only allowed him to go when he was crossing into our District. The reason was that schemes in that tehsil were ready-made and no scheme could be made for Dera Ismail Khan. What the poor representative can do under these circumstances.

Sir, I have only cited this as an example because my main grievance is that the role of the MPAs of this House is totally ineffective in reflecting the needs and necessities of the area are there in the Budget. That they have been prepared by the Commissioners or by other officers. But my submission is : that if that is the only necessity, if that satisfies the requirements of a democratic Constitution then what is the use of this august House Are we not here to reflect or to present the needs and necessities of our areas. If that is so I fail to see what arrangement can be devised by which we can be given an effective voice in the framing of the Budget.

Next I will revert to my previous theme about provisions being made for the development of under-developed areas on the basis of their needs and necessities. I will submit as I have already referred that those unfortunate areas of the old Provinces who were lagging far behind, even in their own old Provinces, they had great hopes that as soon as One Unit comes into existence and is underway their fate will change for the better. But, now a sort of fear is gripping their heart. They rather feel that they are having the worst of both the worlds. Now, when resources are being disposed of they are apt to be ignored and passed over.

Now, Sir, political considerations matter everywhere. And we thought that under the present set up where political pressure would be lessened, the people of the under-developed areas who happen to be less in population, as Mr. Baqi has pointed out, and less in their representation in all these Assemblies, their cases will be looked up free from the pressure of politics. But I submit that that hope has not been realised.

I will make a submission that in my opinion under the present set up it is absolutely necessary that it should be made a matter of policy that the representatives of under-developed areas must be taken in the Cabinet. This is the only way in which they can put their weight and put their problems before the higher authorities. If this is not done the case of the under-developed areas will go by default in spite of all constitutional guarantees.

Sir, I submit that there is a feeling and I hope it is not true that the people of the developed areas are thinking that the support and growth of under-developed areas is a drag on their

own resources and they might be complaining about it in their hearts. I will submit for their consideration that they can enjoy the fruit of this prosperity which they are lucky to have only on the strength, stability and existence of Pakistan : that each and every area be it Baluchistan, be it NWFP, be it Bahawalpur, be it Sind, they all contribute equally to the strength and stability of Pakistan. So I say, why should they grudge even if we take a part of their resources for our development. That is the reason why a constitutional responsibility has been imposed on every Government that is to come that they must develop the under-developed areas. I also submit that if the resources available in the under-developed areas are fully developed (they might have to spend more for the first decade)—these areas have got so many vast resources—that they will not only pay their own way in the years to come but they will further contribute to the development of other under-developed areas.

Another example and which is beyond dispute—because it is based on the authoritative assessment of WAPDA—In the case of Gulkach scheme leaving aside irrigation part of it, which will definitely benefit only the district of Dera Ismail Khan, it will give us 74,000 kilowatts of energy. And according to the calculations of their engineering consultants, the net return of the amount of energy after deducting the cost of transmission and distribution will be over 150 lakhs. If you give this 150 lakhs after ten years to us, we need not ask for a single penny from you.

I submit that there are so many other schemes but they can only be developed not on the basis of the present pattern of budgeting but that a special budget should be prepared for under-developed areas, that their needs should be looked into, that their resources should be developed. What are the resources which are present, which can be exploited most economically? I submit that there are some marginal type of schemes, which are being implemented in West Pakistan, but there are most promising and most paying schemes in these areas, which are being ignored. But if a special budget is made for these areas and it is made a matter of policy that we will develop all the available resources of the country without looking into the nature of the sector, whether it falls in water or power, whether it falls in mining or agriculture, then I submit that the whole of Pakistan, and not only the under-developed areas, is going to have betttr days.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi (Bahawalpur-Khairpur-Quetta Divisions) : Mr. Speaker, Sir there are so many important aspects in this budget to be discussed and the time is so short that one

feels lost as to what to discuss and what not to discuss. Actually speaking, I was very much disheartened after seeing this budget; because we went to our places with so many understandings, we worked all round 24 hours, we prepared schemes and sent them, and we don't find them included in this budget. So I had decided to remain silent.

کیوں کہ اگر وہ سچ بولتے ہیں تو ان معزز ممبران کے غصہ کا ڈر ہے
اور اگر جھوٹ بولتے ہیں تو خدا کا ڈر ہے ۔ لیکن

When I heard so many of our honourable Members speaking of Rs. 32 crores for former Sind in an obligatory tone, I thought I will be failing in my duty if I didn't say what I felt about it. Actually in the budget this sum of Rs. 32 crores has been shown for the former province of Sind, but if you go into the details and deduct the amount that will be spent in the barrages or the amount which will be given to the autonomous bodies, I think the sum that will fall to the lot of people of Sind is negligible. So Sir you can see that this budget as far as former Sind is concerned is...

ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ۔

So Sir I have stood up today to discuss this budget firstly in the light of the promises that were given on the very floor of this House at the time of discussion of the supplementary budget. It pains me to mark that once again it has been proved that the promises of the politicians are false until proved otherwise.

Sir the other thing that is not clear from this budget is which are the provincial schemes and which are the regional schemes. The provincial schemes come under the allocation of a certain region, but the benefit goes to all the regions At least there should be some differentiation so as to make it clear what is the allocation for one region and what is the allocation for another region. Sir I must congratulate the officers reponsible for preparing this budget because surely they are very clever and finance people should be clever.

کیوں کہ انہوں نے دکھایا ہے کہ سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ
ٹوٹے Allocation تو یہ سندھ کے نام پر ہے ۔ فائدہ اٹھاتے ہیں ۔

These 32 crores, which have been allocated to Sind, really go for the benefit of other regions. Of course I don't grudge this; because they are our brothers. But this obligatory tone that they have given 32 crores for the under-developed parts of Sind is objectionable. As far as the Provincial schemes are concerned, take

for instance one scheme, called the Malaria Eradication scheme. This was started last year. 50 lakhs were spent on it last year and where it was spent and how it was spent, we don't know, not a single pie was spent in the former Sind area. I think even the medical authorities sitting over here today know that malaria exists in that area in an epidemic endemic and malignant form and lakhs and lakhs of people die of malaria only. Death percentage there is the highest due to malaria. This scheme was started in the former Punjab but it is not shown under their allocation. It is instead shown under the provincial allocation. So this is the difference how the budget has shown more allocation to Sind, Bahawalpur and Frontier, and those schemes about which one does not know where they will work, they are shown like that; they are not shown as for former Punjab This 70 lakhs have been provided for malaria eradication. Naturally a major portion will go over on the o going scheme and merely 29 lakhs will be left for other regions. If a scheme has been started in Sheikhupura the plan is that it will be expanded in a circular manner, it will go on for some time and by the time the turn of Sind comes, I think it will be five years, six years or ten years. So Sir you know how the disparity is shown and how this budget shows.

کہ ,, ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ''

Sir since I have taken up health first I will come to other problems of health. Major portion of the health budget, which is shown in our region, is on health centres, and Sir really if I were to tell you the details; how the money is wasted on them; I think every Member over here will cry. Most of that amount on buildings that are being built over there. If you see the bungalows or quarters that are built there for the staff, they will be unique monuments of the PWD craftsmanship.

مسٹر عبدالرازق خان - یہ سارا معاملہ کس سے تعلق رکھتا ہے - منسٹرز تو موجود نہیں رہتے ہیں -

Mr. Speaker : This is their outlook.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Sir I was saying ages to come will remember and see side by side standing by Mohanjo Daro, those bungalows will be unique monuments of the PWD craftsmanship. In the scorching heat of Larkana you will see that the courtyard is of 14' x 15'. What to talk of lavatories and bath rooms. A fat man would not be able to accommodate himself. Unfortunately I am a member on the Health Committee there and when I approached the officer I said what was that how can they expect

a person, who is responsible for the health of others to live in this house. They said these were American schemes, and they cannot do anything about it. I said 'what are you there for You are getting your pay, you have got brains. You should see what can be done'. This is how money is wasted These are the buildings, which are to exist there lifelong, for generations.

Then Sir the other thing which I have to say is that there are so many 'allocations which are not' specific as to what is going to fall to the lot of each region separately. We don't know whether we are going to get any. I had asked for maternity homes in the last budget session. I was promised that maternity homes will be opened in various regions because so many ladies are dying their unnatural death unattended, but there is no mention of it in the budget. I don't see any maternity home being opened any of the areas there.

Then Sir there are T.B. clinics. Here I am talking from my personal experience, I would say that I have seen that the T.B. clinics, which are run by the local authorities, local associations and the T.B. association, are working better than those run by the Government.

Why? Because proper and sufficient medicines are not supplied. A doctor sits there but the medicines are not available. I cannot understand what is the use of such clinics. In the Northern Region there is provincialization of the dispensaries belonging to the Local Bodies but in the Southern Region there is a dual control and they are not working satisfactorily. Since one year we have been asking for it but no heed has been paid and I don't know what has happened.

Then, Sir, I will move to Education. As far as education is concerned there is upgrading of so many schools and so many colleges but we still do not know which schools are to be upgraded and what will happen. Whether educationally backward regions will get any priority or not. All this should have been clear before we passed the Budget and know whether are wasting the money or we are going to make use of it. I think as far as education goes, there was compulsory education in the former Province of Sind before One Unit and after that nothing has been done about it and it has come to a stand still. So far as primary education is concerned it has deteriorated.

Then I will go to agriculture. About agriculture so much has been said but I will add few points. So much paddy, etc., is exported by the agriculturist and a large amount of foreign exchange is earned. The industrialist can get a plant worth lakhs

of rupees but if an agriculturist ask for a permit to get a tractor would request the Minister to look into it and see to it that any one who wants to have a tractor must get it. I would like to draw the attention of the Revenue Minister to one particular who are the custodians for guarding the national and the Govern- instance which I received yesterday and that is about the officers ment interests. We don't grudge industries there, we welcome them but not at the expense of the agricultural products. There is one agriculturist in Larkana who owns 125 acres of land. Ten acres of his land were requisitioned for Industrial estate and he smilingly gave away. Then came the order for 30 acres more. The most fertile land for which he was offered rupees three to four thousand per acre was requisitioned under the Emergency Act. Now, I have heard yesterday that even tractors have come over there to build a polytechnique school. Only 80 acres of his fertile land remained. This was also acquired under the emergency head for a textile mill in a haphazard way when less fertile and kalar banjar land is readily available. I understand that the produce of that land is about 48,000 maunds yearly. I would request the Revenue Minister that they should be stopped telephonically and a report should be sent for because the farmers have trans- plantations of paddy. According to grow more food.....

Minister of Revenue : I will request the lady member to give me all the details and facts and figures and I will look into it.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : I will give you the details. In fact he is my nephew.

Syed Safi-ud-Din : We should be informed as to the action taken later on.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Sir, it should be telegraphically stopped. The land, the produce of which is about 48,000 maunds a year should not be destroyed. The stay order should be sent in the name of humanity, in the name of the country and in the name of grow more food because there are equally good barren lands existing near by which could be easily utilized. I don't know what is the connivance. The industrialists don't want to take the morsel to their mouths, they want that somebody should put that morsel in their mouths. We want industry but not at the expense of agriculture.

Syed Safi-ud-Din : What they mean is that it is very charming to stand up.....

(Voices—no interruption)

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Last year, Guddu Barrage Committee was formed. We talked so much about it but during these two months not a single meeting was held and those people who had spent so much to make their land fertile have been deprived of them by auction. They don't know what is going to happen.

Then there is Court of Wards Amendment Bill. We were given an understanding that it will be looked into and good things will be reconsidered but nothing has been done in this regard.

About the mandi town. In that region there is no mandi town and for the last one year whoever comes there—the President or the Minister or the Secretary—we have been crying for mandi town and no provision has been made in this allocation of the Budget. When we go to the Northern Region we come to know what the roads are like. No main road exists there. What has happened is that the Government whose duty it is to look after the roads of every area remain busy in widening the road from Lahore to Sheikhupura, spending money on the improvement of the Mall. But where there are no roads at all they would not like to spend any money.

کہیں تو باجرہ کی روٹی کھانے کو نہیں ہوتی
اور کہیں لوگ کیک پیسٹری کھاتے ہیں

This is how they are developing the under-developed areas.

Under the head 'flood relief', there are ten crores allocated for the purpose and we don't know anything about it. How they will be spent, where they will be spent and what will happen to them. There are many master plans for the water and sewerage system in so many cities. We do not grude it. Lahore may got every facility but what about Hyderabad where people are drinking water full of insects. No one looks into it.

In co-operation, on page 426, there is one heading 'Relief'. This fund, they say, will be utilized at the time of floods. Last year there were no floods. We do not know what happened to that money. I would like to know where that money has gone?

Before I sit down I would like to draw the attention of the Minister to the fact that the nation thinks—

نہ بولتے بنتی ہے نہ چپ رہتے بنتی ہے

This responsibility lies on their shoulders and they should try to redress these grievances before the water goes over their heads. (At this stage a number of members rose in their seats to speak).

Mr. Speaker : I have already said that all Members will be accommodated.

Mr. Abdul Latif Khan : Sir, limit the time to ten minutes each.

Mr. Speaker : I may remind the House that the President or the Government should not be mentioned in the Proceedings. If they are mentioned like this, I will take a serious view. I will expunge those parts in which they are unnecessarily brought in.

مسٹر محمد اکبر خان کانجون ۔ جناب والا ۔ بجٹ پر عام بحث کے دوران آپ نے پیر کا دن اس لیے مقرر کیا ہے کہ زھری صاحب کی Privilege Motion کو زیر بحث لایا جائے ۔ اس طرح بجٹ پر بحث کے لیے موقع نہیں ملے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے تو کہا تھا کہ اگر آپ پسند کریں تو شام کو اجلاس بلا لیں مگر آپ نہیں چاہتے ۔

مسٹر محمد اکبر خان کانجون ۔ کیا یہ Privilege Motion کسی اور دن نہیں لیا جا سکا ۔

Mr. Speaker : That has already been fixed.

راؤ خورشید علی خان (منٹگمری ۔ ۳) ۔ جناب والا ۔ میں بجٹ کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ ہم سے پہلے ہمارے وزیر خزانہ نے اپنی تقریر میں جو مقاصد بجٹ پیش کرتے وقت ہمارے سامنے رکھے تھے ۔ میں ان کا تذکرہ کروں گا اور مناسب حوالے ملاگ دستور میں سے دوں گا ۔ نیز اس بجٹ کے اعداد و شمار پیش کر کے ان کا تجزیہ کروں گا ۔

جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ ان چند حوالہ جات کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس کے متعلق وزیر خزانہ نے اپنی تقریر میں اہمیت دی تھی ۔ مثلاً ان کی تقریر میں اس قسم کے الفاظ پائے جاتے ہیں :

"ہمارے صوبہ میں ایسے مقامات بھی ہیں جہاں افلاس و نکبت، جہالت اور علالت کی حالت نا گفتہ بہ ہے ۔"

آگے چل کر لکھتے ہیں ۔

"کم آمدنی پر انحصار رکھنے والا ہمارا معیار زندگی دنیا کے کم ترین معیاروں میں بھی ایک ادنیٰ مقام رکھتا ہے۔"

پھر یہ فرماتے ہیں۔

"دن بھر میں دو وقت معمولی دال روٹی کا میسر آ جانا ان لوگوں کے لیے خواب کی سی کیفیت رکھتا ہے۔ جنہیں پینے کے لئے معمولی صاف پانی بھی نہیں ملتا۔ روز مرہ کی ضروریات کو ہرگز فراموش نہ کیا جائے۔"

"عام آدمی اپنے فوری مسائل سے عہدہ برآ ہونے کے خواہاں ہیں۔"

"قوم کی غذا، تعلیم اور صحت کے متعلق مناسب اور موزوں انتظامات کیے جائیں پیداوار کے عظیم وسائل کی توسیع کی جائے۔"

اس کے بعد ۵ سالہ منصوبہ کے متعلق وزیر خزانہ نے کچھ اعداد و شمار پیش کیے ہیں اس کی طرف میں جناب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں (قطع کلامیاں)۔ جناب والا۔ یہ ممبران آپس میں کیا گفتگو کر رہے ہیں آپ انہیں ذرا روک دیں تاکہ سکون سے کام ہو۔

مسٹر سپیکر۔ آرڈر۔ آرڈر۔

راؤ خورشید علی خان۔ جناب والا۔ کچھ اعداد و شمار ایسے پیش کیے گئے ہیں مثلاً اس منصوبے میں پبلک سیکٹر کے لئے سات ارب روپے کی رقم مغربی پاکستان میں خرچ کی جائے گی۔ اس کے علاوہ سال رواں میں دیہاتی پروگراموں کے لیے ۱۵۷ کروڑ کی رقم مخصوص کی گئی ہے اور آئندہ سال اس میں ایک ارب چھیالیس کروڑ بارہ لاکھ روپیہ خرچ کرنے کی تجویز ہے۔ یہ باتیں پیش کرنے کے بعد میں جناب کی تسلی کے لیے کچھ اور حوالہ جات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ مثلاً

I will read out the Principles of State Policy as laid down in the Constitution. They are :—

"Well being of the People :—

Well-being of the people irrespective of caste, creed or race should be secured ;

(a) by raising the standard of living of the common man ;

(b) by preventing that undue concentration of wealth and the means of production and distribution in the hands of a few, to the detriment of the interest of the common man ; and

(c) by assuring equitable adjustments of the rights employers and employees and between landlords and tenants."

Further on the Constitution says :—

"OPPORTUNITY TO GAIN ADEQUATE LIVELIHOOD :

"All citizens in the service of Pakistan or otherwise earn an adequate livelihood and also enjoy reasonable rest and luxury."

وغیرہ - وغیرہ -

جناب والا - وزیر خزانہ نے جس وقت اپنی Budget Speech میں زریں خیالات کا اظہار کیا تھا اس وقت ان کے عزائم کا اظہار ہوتا تھا (قطع کلامیاں) - جناب والا - اس وقت ہاؤس میں Decorum قائم نہیں رہا -

مسٹر سپیکر - آرڈر- آرڈر -

راؤ خورشید علی خان - جناب والا - اتنی بڑی رقم جو عوام کی حالت کو بہتر بنانے کے لیے رکھی گئی ہے اس کی کچھ تفصیلات پیش کروں گا . جن سے ظاہر ہو جائے گا کہ ترقیاتی پروگراموں میں کروڑوں اور اربوں روپیہ صرف کیا جا رہا ہے -

عام اخراجات کی کچھ تفصیلات یہ ہیں :

سال ۱۹۶۲-۶۳ میں سول ایڈمنسٹریشن کے لیے ۱,۳۴,۹۸,۰۰۷ روپے کی رقم رکھی گئی تھی - ۱۹۶۳-۶۴ میں ۱,۶۹,۳۷,۰۰۰ روپے اور اب یہی رقم بڑھ کر ۱,۸۲,۹۴,۸۰۷ روپے ہو گئی ہے - اس کے علاوہ Beneficient Departments جو ہیں ان کے لئے ۱۹۶۲-۶۳ میں ۶۴ لاکھ ۱۴ ہزار ۴ سو اسی روپے رکھے گئے تھے - اس کے بعد ۱۹۶۳-۶۴ میں ۲۹ کروڑ ۴۷ لاکھ اور کچھ رقم رکھی گئی تھی جو کہ کل رقم کوئی ۳۰ کروڑ ۳۰ لاکھ کے قریب بنتی ہے - اس کے مقابلے میں میں آپ کی خدمت میں دو رقوم پیش کروں گا - جو انہوں نے Beneficient Departments کے ۳۰ کروڑ ۳۰ لاکھ کے

مقابلے میں سول ایڈمنسٹریشن پر خرچ کی ہیں ۔ اس پر جو اخراجات آئے ہیں وہ ہیں ۲۱ کروڑ ۶۶ لاکھ ۶۱ ہزار اور کچھ ۔ اس ۲۱ کروڑ کی رقم میں اگر ہم ۱۰ کروڑ کے قرضے اور State Trading اور Advances کی رقوم بھی شامل کر دیں تو یہ کل سول ڈیپارٹمنٹ کے اخراجات ۳۱ کروڑ ۶۸ لاکھ ۶۱ ہزار تین سو ساٹھ بن جاتے ہیں ۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ Beneficient ڈیپارٹمنٹ کی نسبت عام نظم و نسق کے اخراجات کہیں زیادہ بڑھ گئے ہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے حکمران عام نظم و نسق پر زیادہ خرچ کر رہے ہیں ۔ اور Beneficient ڈیپارٹمنٹ پر کم خرچ کر رہے ہیں ۔

اب جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے مہربان دوستوں کی خدمت میں یہ بات پیش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک عجیب و غریب نقشہ ہمارے سامنے پیش ہو رہا ہے ۔ اتنے لمبے چوڑے دعوے کئے جا رہے ہیں ۔ اور دستوری طور بھی ہم نے طے کیا ہے کہ ہم نے عوام کی حالت کو سدھارنا ہے ۔ اور اتنی بھاری رقوم خرچ کی جا رہی ہیں اور عام نظم و نسق پر کروڑوں روپے خرچ کئے جا رہے ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود ہمارے حالات دن بہ دن خراب ہو رہے ہیں ۔ ہمیں ایک ہوش مند انسان کی طرح سے اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ یہ عجیب و غریب صورت حال کیوں پیدا ہو رہی ہے ۔ ہم اپنے عوام کی حالت بھی بہتر بنانا چاہتے ہیں اور اپنی حکومت کو بھی زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانا چاہتے ہیں ۔ اور اپنے مسائل کو بھی حل کرنا چاہتے ہیں ۔

Mr. Speaker : The member may make his last point.

راؤ خورشید علی خان ۔ جناب والا ۔ Last Point کیا عرض کروں ۔ میں نے تو ابھی آغاز ہی کیا ہے ۔

Mr. Speaker : I can not allow unlimited time.

اب آپ انجام کے متعلق بھی فرما دیں ۔

راؤ خورشید علی خان ۔ اگر آپ وقت نہ دیں گے تو پھر میں بیٹھ جاتا ہوں ۔ میں تو ابھی اعداد و شمار ہی پیش کر رہا تھا ۔ ابھی تو آغاز اور تمہید کے مرحلے پر تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنے علاقے کے متعلق بھی تو کچھ کہیں گے یا اسی طرح آغاز اور تمہید ہی میں پڑے رہیں گے ۔

یوسف علی خان مگسی ۔ آپ انہیں بتا دیں کہ یہ اسمبلی ہے ۔ جماعت اسلامی کا جلسہ نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : The member may please make his last point.

راؤ خورشید علی خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ کیا وجہ ہے جو کہ اتنے زیادہ اخراجات اور اتنے عزائم اور دعوؤں کے باوجود ہمارے مسائل حل نہیں ہو رہے ۔ دراصل اس کی وجہ جناب سپیکر ۔ یہ ہے کہ ہم اپنے لمبے چوڑے دعاوی کے باوجود لوگوں کی جو بنیادی ضروریات ہیں اس کی طرف کم توجہ کر رہے ہیں ۔ اعداد و شمار کی جادوگری سے تو یہ بات ظاہر ہے کہ ہم عوام کے مسائل کو حل کرنے پر زیادہ سے زیادہ رقم خرچ کر رہے ہیں ۔ لیکن واقعتاً ہم نقشہ دیکھ رہے ہیں کہ لوگ زیادہ سے زیادہ بھوک ، افلاس اور بے روزگاری میں مبتلا ہوتے جا رہے ہیں ۔ نہ ان کی رہائش کی ضروریات پوری ہو رہی ہیں ، نہ ان کی طبی ضروریات پوری کی جا رہی ہیں اور نہ ہی ان کی تعلیمی سہولتوں کی طرف توجہ دی جا رہی ہے ۔ تو اب جناب سپیکر ۔ یہ ظاہر بات ہے کہ جب ہم لوگوں کی اتنی بنیادی ضروریات کی طرف توجہ نہیں دیں گے تو خواہ مخواہ ان کے اندر ہیجان پیدا ہو گا ۔ ان کے اندر ایک پریشانی پیدا ہوگی اور ایک انتشار کی کیفیت پیدا ہو گی ۔ اس صوبے کے اندر مختلف مقامات پر اور مختلف اوقات میں جب عوام اپنے مسائل کو حکمرانوں اور متعلقہ لوگوں کے نوٹس میں لانا چاہتے ہیں ۔ اور وہ اس سلسلے میں جلسے کرنا چاہتے ہیں اور اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں تو اکثر مقامات پر ان کو جلسے کرنے سے روک دیا جاتا ہے ۔ اور دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دیا جاتا ہے۔ اور بعض مقامات پر لاؤڈ سپیکروں پر پابندی کر دی جاتی ہے ۔

Mr. Speaker : The member's time is over.

راؤ خورشید علی خان ۔ ہمیں کم از کم یہ بتا دیا کریں کہ ہمارا وقت کب سے شروع ہوتا ہے تاکہ ہمیں علم ہو کہ ہمارا وقت کب ختم ہو رہا ہے ۔

جناب والا ۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اگر عوام کے مسائل کو حل نہیں کیا جائے گا ۔ تو ان کے اندر ایک ہیجان بپا ہوگا ۔ تو وہ اس کے خلاف پروٹسٹ کریں گے ، احتجاج کریں گے ۔ اور وہ ان کی زبان بندی کے لیے لوگوں کو مجبور کرتے ہیں ۔ دفعہ ۱۴۴ نافذ کرتے ہیں ۔ اور اس قسم کے حالات پیدا کرتے ہیں کہ لوگوں کے دلوں میں ہیجان پیدا ہو ۔ تو ظاہر بات ہے کہ اس کا نتیجہ خراب ہی ہو گا ۔ اور یہی وجہ ہے کہ لوگ اس بات کا رونا رو رہے ہیں کہ ان کو زندگی کی اعلیٰ اقدار پر سے اعتماد اٹھتا جا رہا ہے ۔ جب آپ ان کے مسائل حل نہیں کر سکتے تو وہ اپنی ان اعلیٰ اقدار کو کس طرح بروئے کار لا سکتے ہیں اور اسی لیے ہمارا صوبہ روز بہ روز خرابی کی طرف جا رہا ہے عجیب حالت ہے ۔

Mr. Speaker : The member's time is over.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I want to make one submission.

میری پہلی گذارش تو یہ ہے کہ آج ایوان کا وقت بجائے ایک بجے کے دو بجے تک بڑھا دیا جائے ۔ میری دوسری گذارش یہ ہے اور میں نے قائد ایوان سے بھی بات کی ہے کہ پرولج موشن پر بحث کرنے کے لیے اس سوموار کی بجائے اگلے سوموار کی صبح کا وقت مقرر کیا جائے یعنی اس کو یکم جولائی تک ملتوی کر دیا جائے ۔ تاکہ سوموار تک بجٹ پر بحث میں زیادہ سے زیادہ دوست حصہ لے سکیں۔ اور تیسری گذارش یہ ہے کہ سوموار کو سہ پہر کو بھی اجلاس منعقد کیا جائے ۔ میں نے اس سلسلے میں بھی قائد ایوان سے بات کی ہے ۔ مجھے امید ہے کہ میری تینوں گذارشات منظور کر لی جائیں گی ۔

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) ۔ جناب والا ۔ خواجہ صاحب کی پہلی دو تجاویز سے تو میں اتفاق کرتا ہوں اور میں نے ان سے بھی کہا تھا کہ غالباً انہیں میں مان لوں گا ۔ لیکن وہ یہ نہ

کہیں کہ میں مان گیا ہوں ۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ میں سوچ بچار کر کے انہیں بتاؤں گا ۔ دو بجے والی تجویز پر میں نے کہا تھا کہ ہاں یہ ٹھیک ہے ۔ مسٹر زہری کی پرولج موشن کے بارے میں میں نے کہا تھا کہ ایوان کا وقت ضائع نہ ہو ۔ اس لیے میں نے کہا کہ سوموار کے بجائے یکم کو اس پر بحث کریں گے مجھے اس سے اتفاق ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ وہ ضدی معلوم ہوتے ہیں میرا خیال تھا کہ وہ مان کر لیں گے ۔ چلیے آج دو مسائل تو طے ہو گئے ۔

میاں محمد ابراھیم برق (مظفر گڑھ ۔ ۱) ۔ جناب سپیکر ۔ میں وزیر خزانہ صاحب کو اس جنرل بجٹ کے پیش کرنے پر ھدیۂ بتریک پیش کرتا ہوں کہ باوجود ان کی خرابیٔ صحت کے انہوں نے اپنی صحت کا خیال نہیں رکھا ۔ اور ڈاکٹروں کے مشوروں کے باوجود اپنی صحت پر کھیلے اور اس بجٹ کی تکمیل کی ۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے محکمے کے اعلیٰ افسران بھی اس مبارک باد میں شریک ہیں کہ جن کی شب و روز کی کاوشوں سے یہ بجٹ تیار ہوا ۔ اور اب یہ آپ کے سامنے زیر بحث ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس ضمن میں اکثر ممبروں نے جو کہ بنیادی جمہوریت کے چیئرمین ہیں یا ان کے ممبر ہیں ۔ ان کو اپنے یونین کونسل میں اس قسم کا بجٹ چھوٹے پیمانے پر تیار کرنا پڑتا ہے ۔ میرے خیال میں جب سے ابتدائی جمہوریت رو پذیر ہوئی ہے ۔ تو اسی معزز ایوان کے ممبران میں سے جو ممبر بھی ابتدائی جمہوریت کے صلہ دار ہیں ان کو معلوم ہے کہ یہ بجٹ کس طرح تیار ہوتا ہے ۔ ہر علاقے کی آمدنی کو سامنے رکھ کر ضرورت کے مطابق منصوبے تیار ہوتے ہیں ۔ اور ان منصوبوں پر وہ رقم خرچ ہو کر بجٹ کی صورت میں سامنے آتی ہے ۔ اسی طرح صوبے کا بجٹ تیار کرتے وقت ہمارے ماہرین صوبے کی ضروریات کو سامنے رکھ کر صوبے کی آمدنی کو خرچ میں لاتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تقسیم کے بعد سے آج تک صوبے ترقیات کی سکیموں پر گامزن رہے کہیں سڑکیں تیار ہوتی ہیں تاکہ آمد و رفت میں زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچائی جائیں ۔ کہیں مدرسے کھولے جاتے ہیں تاکہ تعلیم کو فروغ ہو ۔ اور صنعت و حرفت میں ترقی ہو اور ملک صنعتی ملک کہلائے اور بیروزگاری ختم ہو ۔ کہیں نہریں بنائی جائیں تاکہ پیداوار میں اضافہ ہو ۔ کہیں ہسپتال اور ہیلتھ سنٹر کھولے جاتے ہیں تاکہ افراد کو بیماری سے بچایا جائے ۔ غرض بجٹ تیار کرتے وقت ان سب ضروریات کو سامنے رکھا جاتا ہے ۔ بجٹ کا ملاحظہ کرنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ بعض علاقے جو واقعی ، جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ، ہر لحاظ سے ترقی کی راہ پر گامزن ہیں ۔ اور بعض علاقے جو مستحق بھی تھے اور پسماندہ بھی تھے ان کے ساتھ سوتیلی ماں کا ایسا سلوک کیا گیا ہے ۔ سوتیلی ماں کی تعریف یہ ہے کہ اگر کسی شخص کی پہلی بیوی مر جائے اور وہ دوسری شادی کر لے ۔ تو دوسری بیوی اپنے شوہر کی پہلی بیوی کی اولاد سے اچھا سلوک نہیں کرتی اور باپ بھی اپنی دوسری بیوی کے ڈر سے پہلی بیوی کی اولاد کا اچھی طرح خیال نہیں کرتا ۔ حالانکہ وہ باپ ہوتا ہے اس کے دل میں اس کی محبت ہوتی ہے لیکن دوسری بیوی کے ڈر سے اپنی اولاد کا صحیح معنوں میں خیال نہیں کرتا ۔ اور اس سے طرح طرح سے حیلے حوالے کیا کرتا ہے مثلاً ہم لاہور جائیں گے تمہارے لیے کھلونے لائیں گے اور یہ لائیں گے اور وہ لائیں گے وغیرہ ۔

ایک آواز ۔ یہ آپ کا اپنا تجربہ ہے ؟

میاں محمد ابراھیم برق ۔ میری ایک ہی بیوی ہے اور وہ زندہ ہے ۔ اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ ترقیاتی سکیموں کے سلسلے میں بعض علاقوں کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے ۔ میں ان کی تفصیل عرض کرتا ہوں ۔ ضلع کیمبل پور ، میانوالی ، ضلع ڈیرہ غازی خان ایسے علاقوں کے لیے بجٹ میں کچھ نہیں رکھا گیا ہے ۔ عرض ہے کہ جب تک فائننس سیکریٹری صاحب نے اس کی وضاحت نہیں کی تھی ہم مطمئن تھے کچھ پسماندہ علاقوں کے بجٹ میں گنجائش

ہو گی اتنی موٹی بجٹ کی کتاب کون پڑھ سکتا ہے اور ہر شخص نہیں پڑھ سکتا - ممکن ہے لیڈر آف دی آپوزیشن نے پڑھی ہو یا کسی اور نے - ہم نے تو نہیں پڑھی تھی اور بہت کم ایسے لوگ ہیں جنہوں نے پڑھی ہوگی لیکن فائننس سیکریٹری نے جب ہمیں یہ موقع بخشا اور Percapita خرچ پڑھ کر بتایا تو ہمیں بڑا افسوس ہوا کہ بعض بعض علاقوں کو بالکل نظر انداز کیا گیا ہے - کیمبل پور، میانوالی، مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان سابق پنجاب کے کم ترقی یافتہ علاقے ہیں ان کو تو نمایاں حصہ ملنا چاہیے تھا۔ یہ پسماندہ علاقے ہیں اور ان پسماندہ علاقوں سے زیادہ مستحق ہیں جن کو صنعت و حرفت اور جن کو ٹیکسٹائل مل یا جن کو دیگر سہولتیں میسر ہیں -

جناب والا - ہمارے ان علاقوں کی زیادہ تر آبادی مزدور طبقہ کی ہے - اس علاقے میں زرعی پیداوار کے سلسلے میں اگر سہولتیں دی جاتیں تو لوگ بیروزگاری سے بچ جاتے- ہمارا علاقہ مغربی پاکستان کا زرعی علاقہ کہلاتا ہے -

کاشتکار کو زمیندار Modifying طریقہ پر ٹیوب ویل اور ٹریکٹر دیتا ہے لیکن کاشتکار کی محنت سے کمائی ہوئی رقم زیادہ تر مالیہ اور آبیانہ میں چلی جاتی ہے - مجھ سے اس ہاؤس میں گذشتہ سال اسی موقع پر ایک وعدہ کیا گیا تھا کہ ۲۵ فیصدی مالیہ میں کمی کی جائے گی - مگر افسوس کہ وہ صرف وعدہ رہا اور الٹے مالیہ ۳۵ فیصدی بڑھا دیا گیا ہے - کاشتکار ہم کو رزق کہلاتے ہیں انسان سے لے کر کیڑے مکوڑے تک کاشتکار کی محنت سے فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن ہماری حکومت باوجود وعدوں کے ان کو نظر انداز کر رہی ہے - زمیندار ایک ایسا خاموش طبقہ ہے کہ وہ مظالم برداشت کر سکتا ہے لیکن تابہ کے - یہی چیزیں انقلاب لانے میں بہت مدد دیتی ہیں - میں دعا کرتا ہوں کہ یہ ملک مستحکم رہے اور اس ملک کا ہر ایک طبقہ خواہ وہ کاشتکار ہوں یا چھوٹے ہوں یا بڑے سب آرام سے برداشت کرتے رہیں - اپنے نمائندوں کے ذریعے اپنی آوازیں اور اپنے مطالبات حکومت تک پہنچاتے رہیں اور خود کوئی قدم اٹھانے پر مجبور نہ ہوں -

یہ ملک اسلامی نظریے پر بنایا گیا تھا لیکن ہماری بد نصیبی ہے کہ انتظامیہ میں ایسے لوگ آ گئے جنہوں نے اس نظریے کو چھوڑ دیا اور اپنا نیا طریقہ بنایا۔ سرور کائنات کا لقب معلم الاخلاق ہے انہوں نے اپنے اخلاق کے ذریعے لوگوں کے عادات و اطوار کی اصلاح کی تھی اور لوگوں کے اخلاق میں نمایاں تبدیلیاں ہو گئی تھی۔ تو کیوں نہ آج بھی ہم ایسے ہی اخلاق کا مظاہرہ کریں جس سے لوگوں میں نمایاں تبدیلی ہو جائے۔ سرکار دوعالم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ ہمارا لڑکوں کے ساتھ کیسا برتاؤ ہونا چاہیے۔ حتیٰ کہ یہ بھی بتایا کہ میاں بیوی میں کس قسم کا برتاؤ ہونا چاہیے۔ ہمارے معاشرے کی ذمہ داری زیادہ تر ہمارے افسر صاحبان پر ہے۔ اگر وہ چاہیں تو اپنے حسن اخلاق سے لوگوں کے اخلاق کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر یہ دیکھا گیا ہے کہ افسر صاحبان دھڑے بندیوں میں لگے رہتے ہیں اور دھڑے بندیوں کو ہوا دیتے رہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہمارے حکام چاہیں تو دھڑے بندیاں بہت حد تک دور ہو سکتی ہیں۔

عالی جاہ۔ ہمارے معاشرے میں ایک بہت بری چیز ہے جو زور پکڑ گئی ہے۔ وہ تاش ہے جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ کلب میں چلے جائیے تو وہاں بھی آپ کو یہ چیز نظر آئے گی۔ ایسی چیزیں جو Stakes سے کھیلی جاتی ہیں ان پر پابندی لگائی جائے۔ آفیشلز اور نان آفیشلز آپس میں کھیلتے ہیں اور اس ملک کی بدنامی میں اضافہ کرتے ہیں۔ عالی جاہ۔ ایک پرانی مثال ہمارے ملک میں موجود ہے کہ ہمارے ایک Industrialist ہمارے ایک گورنر یا پرائم منسٹر سے ایک لاکھ روپیہ Stake میں ہار گئے اور اس کو دوسرے دن ٹیکسٹائل مل کا لائسنس مل گیا۔

اس کے بعد قبلہ میں اپنے ضلع کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔ چند گذارشات کی گئی تھیں اور ان میں سے ایک تعلیمی مسائل کو مد نظر رکھ کر کی گئی تھیں۔ ہم بیگم صاحبہ کے بے حد ممنون ہیں کہ انہوں نے ہمارے ضلع سے کرم نوازی برتی۔ ہمیں انٹرمیڈیٹ کالج دیا۔ وہاں پرنسپل پہنچ چکا ہے اور داخلہ بھی

جاری ہے ۔ عمارت مہیا نہیں ہوئی مگر سر دست میں نے اپنی کوٹھی دے دی ہے ۔ میں وزیر خزانہ ، جناب گورنر صاحب ، بیگم صاحبہ ، کمشنر ملتان ڈویژن ، سیکرٹری محکمہ تعلیم اور ڈائریکٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ آج انٹرمیڈیٹ کالج مل گیا ہے تو کل ڈگری کالج کا مطالبہ کر سکیں گے ۔ ہمارے مسائل اس قدر ہیں کہ اگر ہم ان کو بیان کریں تو وہ پورے نہیں ہوتے ۔ سب ڈویژن میں ٹیلیفون کا نہ ہونا بھی بری بات ہے ۔ کیا آپ کے سب ڈویژن میں کوئی ایسی جگہ ہے کہ جو ٹیلیفون سے Connected نہ ہو ۔ اب جناب والا ۔ سڑکوں کے متعلق عرض کرتا ہوں ۔ ان کی حالت بھی خراب ہے اور خصوصاً مظفر گڑھ اور علی پور کے درمیان جو حصہ ہے وہ توجہ کا محتاج ہے ۔ عالی جاہ ۔ ملازمتوں کا یہ حال ہے کہ ہمارے لوگ بی ۔ اے اور ایم ۔ اے تک کے پڑھے لکھے سڑکوں پر آوارہ پھر رہے ہیں اور ان کو نوکری نہیں ملتی ۔ اس لیے میں حکومت کے سربراہوں سے درخواست کرتا ہوں کہ جب نوکریاں کھلیں تو مظفر گڑھ کے ضلع کا خاص خیال رکھیں ۔ آخیر میں میں عبدالرزاق خاں کی بات کا جواب دیتا ہوں کہ جو انہوں نے ون یونٹ کے متعلق بات فرمائی تھی تو اس کا میں اس طرح جواب دوں گا :

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon (Hyderabad I): Sir, I congratulate the Governor and the Finance Minister who is the accredited leader of the Party to which I have the honour to belong. I congratulate the Governor because consistently wtih his constitutional obligations he has enjoined upon the Administration to look after the economic and educational problems of the under-developed areas which is the Constitutional obligation placed on the Governor. I congratulate the Finance Minister for having made certain bitter but honest admissions and also for keeping up his promises and fulfilling them if not wholly at least partially. The background of remembering the under-developed areas for the next financial year will be found in a passage which, I have come across during the study of a camel load of Budget books dealing with Hyderabad Region and I will read that passage with your permission—"Hyderabad Region is lagging behind in the field of education which has resulted in over all

poverty, lack of national outlook and enthusiasm for the betterment of their own lot". This is a passage which depicts the real picture and is an honest admission. The condition of former Sind Region has been very vividly described by the Finance Minister. The compliment, Sir, that I gave to the Finance Minister is reciprocal because he has been honest enough to compliment the Members of this House by saying that they have held a healthy tradition by concentrating on common interest rather than individual grievances and demands. There seems to be an impression prevailing that the under-developed areas have been patronized at the cost of more developed areas. I, with your permission, place before the House certain figures. In terms of per square mile--

Karachi has been given	..	Rs. 13,919
Punjab has been given	..	Rs. 6,021
Sind has been given	..	Rs. 5,682
Frontier has been given	..	Rs. 4,117
Bahawalpur has been given	..	Rs. 1,984
Baluchistan has been given	..	Rs. 445

In this category, the House will be pleased to find, Sind, Frontier, Bahawalpur and Baluchistan which are admittedly under-developed areas have got less per square mile as compared to the admittedly more developed areas of Karachi and Punjab.

Before I deal with departments in detail I would, with your permission, make one submission that in the field of education, which, according to the passage I have just now read before the House, is equally responsible for all the ills in my region, so far as Universities are concerned the grants-in-aid are as follows :—

1.	Karachi.	..	Rs. 41,00,000
2.	Punjab.	..	Rs. 40,20,000
3.	Frontier.	..	Rs. 30,00,000
4.	Sind.	..	Rs. 21,45,800

From the total grants to Universities in this field :—

Punjab gets	..	Rs. 3,17,83,800
Sind gets	..	Rs. 1,36,45,800
Karachi gets	..	Rs. 77,00,000
Frontier gets	..	Rs. 76,07,800

The total of the under-developed areas—I have combined the figure of Karachi, Sind and Frontier—comes to Rs. 2,89,53,600 which is less than Punjab alone. The three Universities of Karachi, Sind and Frontier combined together get about one crore less than what is being given to Punjab. These figures would reveal, as I have said earlier, that the under-developed areas have not been favoured at the cost of more developed areas. On the contrary even at the present moment, looking at things in the light of the figures that I have placed before the House, they are still in a favourable position.

Then, in the field of health I would make my submission. Fortunately the Health Minister is available in the House at the present moment. In the month of November, last year, a Divisional B.D. Convention was held at Hyderabad.

The Joint Secretary of Finance Minister present here in this House knows it too well, when he was the District Magistrate there, that as many as 40 resolutions were passed and the function was presided over by the Health Minister himself. Lo, and behold; during the hour of interpellations the Health Minister replied that till that day he had not received even the copies of the resolutions from the local Directorate of the Region. I am sure the Minister will be able to recall that he had practically agreed in his address with the resolutions passed at that B.D. Seminar, but till today nothing has been done in that direction.

The Minister is aware that the city of Hyderabad is suffering terribly for want of drinking water and under-ground drainage. I am glad to see that for the next financial year a substantial sum has been put in the budget for these two schemes. But the misfortune is, I have yet to see the result and how and when the funds will be utilised and what will happen till then. The Minister is aware that the city of Hyderabad, a part of it, has now been overtaken by waterlogging and unless his Engineering Department comes to the rescue of the city, I am afraid this city of Hyderabad, which is the fourth biggest city in the whole of Pakistan, will meet the fate the city of Shikarpur has done and probably this sum which has been reserved for underground drainage may have to be utilised for getting rid of waterlogging.

Then, Sir, in that field various schemes have been submitted and a proposal by the Municipality has been sent for a Joint Water Board. Nothing has been heard so far, nothing has happened and we do not know what has happened to that. The city of Hyderabad having nearly one crore of the budget is crying for a number of years to have a qualified Health Officer. Years have

passed but we have not been able to get even a qualified Health Officer. This goes to the credit of the Health Department. They cannot even spare a Health Officer for the city of Hyderabad. My submission is that unless the Health Minister puts in his personal efforts, I am afraid, things will come to a pass when it might be too late. Local people come to us and complain that after all the Health Minister comes from their own region, why is he not able to come to the rescue of the city. All that we do is to tell them.

جب اپنے نہ ہوئے اپنے اوروں سے گلا کیا ہے
اے روٹھ جانیوالے سرا قصور کیا ہے

Then, Sir, in the field of industries, the less said the better. There is the Central authority and the financial wizard of Pakistan, the Central Finance Minister is harping, in season and out of season, to break the cartels and to break monopolies. But what do we find. In my region two individuals, two disqualified and EBDOed politicians, have completely taken over in the field of industries. A cardboard factory at Larkana, a cigarette factory at Sukkur. A Rs. 7 lac loan for a hotel against terms and conditions, a sugar factory at Larkana, a district, with which those who are familiar here, is a district where sugarcane is not grown; even the sugar factory at Badin, and the member from Badin will tell the House that not a single cane is grown there so far as sugar is concerned. That is what is happening. Whey these two EBDOed individuals, at the cost of the whole region, are prospering, are the things which require thorough investigation and I would appeal to those in charge of industries to appoint a Commission of honest officers to probe into this and find out. After all who is that hidden hand behind all these concerns that these two individuals, who, though not directly in the political field, are prospering.

Then Sir, equally worse is the Co-operative Department. I am sorry the Minister for Co-operation is not here. He should have opened his ears and given a good account of himself while replying to this. Rs. 33 lacs are outstanding against a single individual in Hyderabad till today. Seven to eight years have passed but not a single pie has been recovered. Why this concession is being shown, why has he been given full control of two banks including the Co-operative Bank, is again a matter which requires thorough investigation and probe to find out why the Minister for Co-operation is not able to divert his attention. I am sure the Head of the Co-operative Department and the Secretary—I know personally, is the most honest and able

officer—but it appears that he is not given a free hand in matters pertaining to his department, with the result that he appears to be helpless and the dishonest have a full sway over it. Probably the Minister for Co-operation is not able to divert sufficient time. He is busy with his tigress and cobras that he is maintaining to the great detriment of his neighbours.

Then, in the field of education. As I have said this is the state of affairs so far as universities are concerned. There is a Test Book Board. Unfortunately out of the three members who man it, not a single one is from Sind Region. Likewise, it was a surprise to see that the only public school in Hyderabad, which has been established with the efforts of the then Commissioner and for which the Municipality did contribute a substantial sum has not been able to succeed in getting a single pie from the Government, although a substantial sum of 5 lacs has been reserved in the next year's budget for a similar public school at Bahawalpur. This is a sorry state of affairs and I hope the Education Minister will look into this and find out why this has happened and what could possibly be done.

Then, Sir, I would come to the judiciary. Ten posts of Sessions Judges had been advertised and the provision had been made for these appointments. My information goes that out of these 8 posts, four have been reserved for this region of Punjab, one for Karachi. Sind and Balochistan get only one post and the remaining fourth post goes to the Frontier. 20 posts of Civil Judges have been advertised. If my information is correct, only two have been selected from Sind region. Then Sir, the confirmation of Sessions Judges is as old as 11 years and the line has been held up, and the reply from the Government is that these posts are reserved for civilians, though the civilians would not make up their minds to join the judiciary since partition. Similarly confirmations of the lower subordinate staff of the sub-judges has been held up. Confirmations of Mukhtarkars and confirmations of deputy collectors have been held up. Then Sir, similar is the fate of witnesses. Justice delayed is justice denied. Wherever they go they are not heard. The result is that cases are postponed.

Then, Sir, ample provision has been made for the construction of latrines, shed and so many things here in the District Courts of Lahore but not a single pie has been reserved for any such work in my region. This is a sorry state of affairs that a sum of ten lakhs has been reserved for the construction of six bungalows for Ministers and a substantial sum has been reserved for the purchase of twenty air-conditioners for Government Officers

whereas it has not been possible for the Government to supply air-conditioners at Peoples for Members of this Hon'ble House. It is really a pity.

I would be failing in my duty if I do not mention the fact that when I visited the border eight miles from Kasur what I found was that our police officials posted at the border are passing a miserable life in huts. No provision has been made for food and no provision has been made for transport.

Then, Sir, I will make a special appeal. Having criticised the Health Minister I would request him that since the Liaquat Medical Hostel is being shifted from Hyderabad he can found a Girls Medical College there which, I don't think, will cost him much.

Before concluding I will appeal to my brothers belonging to the Punjab region to try to bring us at par with them. This will add to their good name. This is their Constitutional obligation. The Constitution has given them 40% representation in the Assembly. Implement that both in its letter and in its spirit. I am sure that by winning the confidence of the under-developed areas you can ligitimately claim that you have met the objection of those who do not see eye to eye with the One Unit.

حاجی عبدالمجید جتوئی (دادو - ۱) ۔ جناب عالی ۔ قبل اس کے کہ میں بجٹ پر کچھ کہوں بہتر سمجھتا ہوں کہ پہلے یونٹ کے بارے میں اظہار خیال کروں ۔

آپ نے ڈھاکہ والی مسٹر بھٹو کی تقریر سنی ہو گی کہ کس طرح سے یونٹ بنایا گیا تھا ۔ پولیس اور مجسٹریٹ ، وڈروں میں گھومتے تھے اور ان کے جیب میں ورانٹ ہوا کرتے تھے اور جس قدر لیڈر ان کو ملتے تھے ان کو پکڑتے تھے اور پھر جیلوں میں انہیں بھیجتے تھے ۔ اس کے بعد مسٹر کھوڑو نے جب اسمبلی بلائی تو ان کو حیدر آباد میں سیشن مقرر کیا گیا ۔ حیدر آباد میں کھوڑو اور راشدی سرکٹ ہاؤس میں ٹھہرے ہوئے تھے ۔ وہاں سے ٹیلی فون کنکشن کراچی کے ساتھ تھا ۔ مسٹر سکندر مرزا مسٹر گرمانی اور چودھری محمد علی صاحب میں ٹیلی فون پر باتیں ہو رہی تھیں اور میں بھی وہاں بیٹھا ہوا تھا ۔ وہ ان سے کہہ رہے تھے کہ آج میر صاحب کو جیل

میں بھیجا گیا ہے ۔ کل جی ایم سید کو جیل ڈالا جائے گا آپ اطمینان رکھیں ہم جلد سے جلد یونٹ بنا کر آپ کو دکھلاتے ہیں ۔ اس کے بعد جب ہم اس اسمبلی میں آ کر اکٹھے ہوئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ایک ممبر ۔ جناب یہ بجٹ پر بول رہے ہیں یا ون یونٹ پر ؟

حاجی عبدالمجید جتوئی ۔ یہ جنرل ڈسکشن ہے ۔ اس پر سب کچھ بولا جا سکتا ہے ۔ یہ اسی صوبے کی بات ہے کسی اور کی نہیں ۔ مسٹر بھٹو نے ڈھاکہ اسمبلی میں کہا تھا کہ گریٹر پنجاب بنایا جا رہا ہے ۔ ہمارے لیے جو کام سندھ میں ہو رہا ہے وہ بھٹو صاحب کراتا ہے ۔ ہمارے سندھی وزیروں میں سے ایک وزیر یونٹ کی تعریف کرتے کرتے بے ہوش ہو جاتا ہے تو دوسرے دوست ان کے ہاتھ پاؤں کی مالش کر کے انہیں ہوش میں لاتے ہیں تب کہیں جا کر انہیں ہوش آتا ہے کیوں کہ انہیں وزارت کی دلہن ملی ہوئی ہے ۔ ان کو جو دلہن ملی ہے اس کے مالک سخت ہیں۔ چنگیز کی طرح ہیں وہ ان سے کسی وقت بھی دلہن چھین سکتے ہیں اس لیے وہ وزیر صاحب اس طرح کی تعریفیں کرتے کرتے بے ہوش ہو جایا کرتے ہیں ۔ اب تو ان کی ممبری بھی چلی گئی ۔

یونٹ کے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا کہ پہلے دس سال چھوٹے چھوٹے صوبوں کے لوگ چیف منسٹر ہوں گے جس میں پہلے مرحوم خان صاحب پھر سردار رشید صاحب اور پھر قزلباش آ گئے ۔ قزلباش کے وقت میں اس ہاؤس میں یونٹ توڑنے کے لیے بل پیش کیا گیا وہ پاس ہوا ۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب شیخ مسعود صادق وزیر تھے اور میں ممبر تھا اور جناب امیر محمد صاحب بھی ممبر تھے ۔ سوائے ایک شفیع صاحب کے جنہوں نے ووٹ نہیں دیا تھا سب ہی نے ایک ہی رائے سے اس کو منظور کیا ۔ اس کے بعد جب ان لوگوں نے دیکھا کہ یونٹ ختم ہو رہا ہے تو یک دم مارشل لا لگایا ۔ اور مارشل لا لگا کر چوں کہ سندھ کی زمینیں ان کی آنکھوں میں تھیں اس لیے اس کو لوٹنا شروع کیا ۔ غلام محمد بیراج کی زمینیں افسروں اور ملٹری میں تقسیم کی گئیں اور غریب ہاری چیختے رہے ان کی کسی نے نہیں سنی ۔ جب میں نے غلام محمد بیراج

کی تفصیل پیش کی تو آپ نے دیکھا کہ اس میں اکثریت فوجیوں کی تھی - میں یہ کہوں گا کہ اگر غریب پنجابی یا سرحد والوں کو ملتی تو ہم خوش ہوتے لیکن افسروں اور ملٹری والوں کو دینے کی کیا ضرورت تھی - انہوں نے ریٹائرمنٹ کے وقت پاکستان کے لیے کیا لڑائی کی تھی - انگریز کے لیے لڑے تھے - پاکستان کے لئے صرف قائداعظم نے لڑائی کی تھی جنہوں نے پاکستان حاصل کیا اور ساری جنگ میں ایک قطرہ خون تک کسی کا نہیں بہنے دیا - یہ ملٹری والے تو صرف انگریز کے لیے لڑے تھے - یہاں تک کہ پہلی جنگ عظیم کے دوران انہوں نے کرایہ پر کام کرتے ہوئے ترکوں اور حجاز میں کعبۃ اللہ پر گولی چلائی اور ان مسلمانوں کو قتل کیا - اس کام کے صلے میں انہیں زمین دی جا رہی ہے کیا - افسوس کی بات ہے کہ غریبوں کا کسی کو خیال نہیں ہے سب اپنے ہی گھر بھرنے کی فکر میں ہیں - ایک ظلم اور ہے کہ حال ہی میں خیر پور میرس میں پرائمری استادوں پر ٹیر گیس چھوڑی گئی اور انہیں جیلوں میں ڈالا گیا اور ان کی فریاد تک نہ سنی گئی - مزدوروں کے ساتھ حیدر آباد اور کراچی میں مظالم کئے گئے اور شہر بدر کیا گیا - یہاں تک کہ سٹوڈنٹس پر ہاسٹلس اور سکولوں میں جا کر لاٹھی چارج کیا گیا اور وہ جیلوں میں بھیج دیے گئے اور شہر بدر کیے گئے - ان حالات میں اگر اس حکومت کو چنگیز کی حکومت نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے؟ یہاں غریبوں پر مظالم ہو رہے ہیں اور یہ مصیبتیں توڑی جا رہی ہیں - یہاں بل پاس کئے جاتے ہیں - آرڈیننس جاری کئے جاتے ہیں تو صرف ایک بات کے لئے کہ ہر ممکن طریقے سے عوامی خواہشات کو کچلا جائے - اتنا سارا ہنگامہ ہوا ، اساتذہ تباہ ہوگئے مگر کسی نے پلٹ کر نہیں پوچھا یونیورسٹی آرڈیننس جاری ہے ، پڑھائی مہنگی ہوتی جا رہی ہے - سکولوں کی فیسیں بڑھا دی گئی ہیں اور جم خانہ کی فیس چوبیس روپے کر دی گئی ہے - کتابوں کا یہ حال ہے کہ اول تو ملتی ہی نہیں ہیں اور اگر کہیں سے میسر آ جائیں تو اس قدر قیمت ہے کہ ایک اوسط آدمی کا بچہ انہیں خرید نہیں سکتا اور مزہ یہ کہ اس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ لی ہوئی کتاب کا کورس سارا سال

جاری ہی رہے گا ۔ آج کتاب خریدئے اگلے دن یا اگلے ہفتے یا اگلے مہینے معلوم ہو گا کہ کورس تبدیل ہو گیا ۔ پھر ان سے کہا جاتا ہے کہ ان کتابوں کو چھوڑو اور ان کو پڑھو اور اس بات کو بالکل نہیں دیکھا جاتا کہ بار بار کورس تبدیل کرنے سے طالب علموں کو کس قدر تکلیف ہوتی ہے یہ ہے وہ کارنامہ جو ہماری حکومت تعلیم کے بارے میں انجام دے رہی ہے ۔

میں عرض کروں گا کہ دادو ڈسٹرکٹ کے لئے بجٹ میں جو دیا گیا ہے وہ کیا ہے ؟ ایک سڑک کے لیے پندرہ لاکھ رکھا گیا ہے ۔ سو میل لمبی یہ سڑک پندرہ لاکھ سے بنے گی ۔ گذشتہ پندرہ سولہ سال سے یوں ہی پڑی ہوئی ہے اور اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے ۔ پانی کے لیے دو جگہیں ہیں ایک تھانہ بورا خان اور دوسرے خیر پور ناتھن شاہ ہے ۔ ہائی سکول بلڈنگ کوئی نہیں ہے جناب شیخ مسعود صادق نے خیر پور کا سکول آنکھوں سے دیکھا تھ ایک تاریک عمارت میں ہے اور حالت یہ ہے کہ اینٹیں گر رہی ہیں اس کے لئے ایک پائی بھی نہیں رکھی گئی ہے ۔ شیخ مسعود صادق نے وعدہ کیا تھا کہ جگہ کے لئے بجٹ میں پیسہ دوں گا ۔ ہمارا میشن کوٹ جو ۱۸۷۶ء کا بنا ہوا ہے آج وہ گرنے والا ہے اس کے لئے بھی ایک پائی بجٹ میں نہیں رکھی گئی ۔ ضلع دادو کی تحصیل جوہی میں چینی اور مٹی کے برتنوں کی صنعت ہے اس کی بڑی شہرت ہے جاپان جیسا ملک بھی اس کی بہتری کو تسلیم کرتا ہے ۔ گذشتہ سال اس کے لئے ساڑھے تین کروڑ روپے رکھے گئے تھے لیکن وہ منسوخ کر دیئے گئے تھے اور پنجاب کو دے دیئے گئے تھے ۔ کسی نئے راستے یا کسی سکول یا کسی سیٹلائٹ ٹاؤن کے لئے کوئی بھی رقم ضلع دادو کے لئے اس بجٹ میں نہیں رکھی گئی ہے ۔ اب آپ خود یہ بتلائیں کہ ہم ان چیزوں کے لیے کہاں جائیں ؟ کیا دادو پاکستان میں نہیں ہے ؟ مکران کا علاقہ جسے ایران کو دے دیا گیا ہے ۔ تو کیا ہمیں بھی ایران والوں سے پیسے مانگنے ہوں گے ؟ ایک کام بھی اس میں نہیں کیا گیا ۔ ایک سڑک نئی نہیں ہے یہاں تک کہ نہ کوئی کالج ہے نہ بلڈنگ نہ کوئی ہاسٹل

کے لئے بجٹ میں ہوسکتا ہے - پینے کا پانی ہے اور نہ کوئی ہسپتال صرف ایک ہسپتال ہے دادو میں جو اپ گریڈ کیا گیا ہے دوسرے ہسپتال کو صاف نظر انداز کیا گیا ہے - مہر جوھی اور سیوھان تحصیلوں کے ہسپتالوں کے لئے بجٹ میں کچھ نہیں ہے -

ڈسٹرکٹ کونسل نے میہر ڈسپنسری کے متعلق جو گورنمنٹ کو ٹرانسفر کر دی گئی ہے - ریزولیوشن پاس کر کے ڈائریکٹر صاحب کو بھیجا جو آج تک یہاں نہ ں پہنچا ہے - یہ ریزولیوشن - - - -

Mr. Speaker : Is the Member reading ?

حاجی عبدالمجید جتوئی - No Sir, I am not Reading اپریل میں یہ ریزولیوشن پاس کر کے بھیجا - اس کے لیے کوئی پروویژن بجٹ میں نہیں ہے - ہسپتال کلاس ۲ دادو ڈسٹرکٹ میں کوئی نہیں- یہ ریزولیشن کی کاپی میرے پاس ہے- اگر مجھے وزیر صاحب ملیں گے تو میں ان کو دکھاؤں گا - کوئی ہیلتھ سنٹر نہیں ہے ایک ہیلتھ سنٹر خیر پور ناصر شاہ میں بن رہا ہے - ہمارا ڈسٹرکٹ جو دو سو میل لمبا اور ڈیڑھ سو میل چوڑا ہے - اس میں کسی ہسپتال یا کسی اور Health-Centre کے لئے کچھ نہیں دیا گیا ہے - ہمارے ضلع کو اس طرح Ignore کیا گیا ہے -

اب میں ایک اور چیز بتاؤں گا - کراچی پر ٹیکس لگایا گیا ہے - آپ نے دیکھا عوام اتنا چیخ رہے ہیں کہ گورنمنٹ نے اپنا حکم Stay کر دیا ہے - گورنمنٹ چھوڑے گی کبھی نہیں - کراچی والے میرے بھائی خوش نہ ہوں -

ہمارا لینڈ ریونیو بڑھ گیا ہے اس کے لئے ہم سندھی اتفاق نہیں کر رہے کہ اس کے لئے کیا کیا جائے - لاڑکانہ میں ٹیکس لگایا جا رہا ہے - یہاں ۲۵ ہزار کی آبادی ہے - میر پور خاص کی ۲۰ ہزار آبادی پر ٹیکس لگایا جا رہا ہے - لاڑکانہ کی زمینیں سیم کی وجہ سے زبون کی حالت میں ہیں ان پر ٹیکس لگانا بڑا ظلم ہے خدا کا خوف کرو - میں پوچھتا ہوں کہ یہ ٹیکس کب تک چلیں گے - گورنمنٹ کا یہ کام ہو گیا ہے کہ ٹیکس کے ذریعے ہمیں اقتصادی طریقے پر

ختم کو دے ۔ اس لئے کہ ہم گورنمنٹ کو کچھ نہ کہہ سکیں اور اپنی مصیبتوں میں پڑے رہیں ۔ یہ بھی زبان بند کرنے کا ایک طریقہ ہے ۔ یہ ظلم ہو رہا ہے ۔ ہمارا پاکستان ہے ۔ ہم کیا بولیں کہ یہ کیا ہو رہ ہے ۔ پاکستان قائداعظم نے اس لئے نہیں لیا تھا کہ پاکستان میں اتنے ظلم ہوں ۔ پہلے قائداعظم نے کراچی کو علیحدہ کر دیا تھا ۔ اگر قائداعظم کا خیال ہوتا تو وہ ون یونٹ نہیں بنا سکتے تھے ۔ کیا ان کو طاقت نہیں تھی ؟ وہ تو زیادہ صوبے بنا رہے تھے ۔

اب میں سروسز کے متعلق کچھ کہوں گا کہ ہماری سروسز کیا ہیں ؟ ڈپٹی کلکٹر مختار کار وغیرہ ۔ جو آج تک Confirm نہیں ہوئے ہیں ۔ سندھ گورنمنٹ کے ٹائم میں جو حاکم تھے وہ Confirmation کے لئے پیسہ مانگتے تھے ۔ ادھر کیا ہو رہا ہے ؟ (قطع کلامیاں) ۔

Mr. Speaker : No interruptions please.

حاجی عبدالمجید جتوئی ۔ Interruption ہوگی تو ہمارا ٹائم ختم ہو جائے گا ۔ انجینیئر ، ایس ڈی او ، ڈپٹی کلکٹر مختار کار ہیں ۔ آج تک Confirm نہیں ہوئے ۔ یہ کیا ہم سے بھلائی کر رہے ہیں ؟ ہمارے ڈپٹی کلکٹر ۔ مختار کار Confirm نہیں ہوتے ۔ پہلے پیسے مانگے جاتے تھے ۔ اب پیسے کی ضرورت نہیں ہے ۔ مگر کیا کریں کہ ریونیو سیکرٹری جو ہے سندھ کے لئے تعصب سے بھرا پڑا ہے ۔ اور ہمارے پیچھے پڑا ہے ۔ سندھیوں کو اور چھوٹے صوبوں کو ختم کرنا چاہتا ہے ۔ دس فیصدی لینڈ ریونیو دوسرے صوبوں پر بڑھا دیا ہے ۔ ہم نہیں چاہتے کہ دوسروں پر مصیبت پڑے ۔ ہم تو کہتے ہیں کہ ہم پر رحم کرو ۔ ہم کو دیکھو اسے کم کرو ۔ دوسرے پر کیوں زیادہ بوجھ ڈال رہے ہو ۔ لینڈ ریونیو کے لئے کمیٹی مقرر کی گئی تھی جس کے لئے ملک قادر بخش ، خان پیر محمد خان اور بچہ صاحب نے مجھ سے کہا کہ تمہیں گورنر نے اس کمیٹی کا ممبر مقرر کیا ہے کہ لینڈ ریونیو Settle کرو ۔ جب میں نے کہا کہ حساب کتاب بتاؤ کہ دیکھیں کیا Proposal بنایا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ اچھا آپ کو دیں گے ۔

Mr. Speaker : The Member's time is over.

حاجی عبدالمجید جتوئی ۔ ابھی تو پانچ منٹ اور ہیں ۔ انہوں نے ہمارا دم نکال کر کسی دوسرے کو رکھ دیا ۔ مجھے اس لئے نہیں رکھا کہ ریونیو سیکرٹری نے کہا کہ اگر یہ آئے گا تو یہ ہمارا سارا بھانڈہ کھول دے گا کہ ہماری کیا کیا ریشہ دوانیاں سندھ کو ختم کرنے کے لیے ہیں ۔ اس لئے دوسرا آدمی مقرر کر دیا ۔

پھر جناب کماد کی فصل ہے ۔ رائس کینال پر ۲۰ روپے آبیانہ ہے ۔ حکومت کو پتہ ہے کہ رائس کینال مئی سے اکتوبر تک چلتی ہے اور بعد میں ان کو پانی مہیا نہیں کیا جاتا ۔ اس لئے ظلم ہے کہ تم ۲۰ روپے لو ۔ اگر پانی نہیں دیتے تو ۲۰ روپے کیوں وصول کرتے ہو ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے اس دوران میں دریافت کیا کہ گورنمنٹ کا صرف چار روپے ایکڑ پر پانی کا خرچ آتا ہے ۔ اس میں تنخواہیں Silt Clear nce اور Repairs وغیرہ شامل ہیں ۔ لیکن ہم سے دس روپے فی ایکڑ پانی کا وصول کیا جا رہا ہے ۔ چاول کے لیے ہم چھوٹے یونٹ والوں پر کافی ظلم ہوا ہے ۔

چودھری عبدالرحیم (سیالکوٹ ۔ ۴) ۔ صاحب صدر ۔ جہاں تک بجٹ کے اچھا یا برا ہونے کا سوال ہے تو وہ آپ خود سمجھ لیں کہ یہ اچھا ہے یا برا ہے ۔ ہم جو گذارشات کریں گے اس سے صاف ظاہر ہو جائے گا کہ بجٹ کی حالت کیا ہے ۔

چودھری گل نواز خان ۔ مبارک باد تو دیجیے ۔

چودھری عبدالحیم ۔ میں گل نواز صاحب کو مبارک باد دیتا ہوں کہ وہ اچھا Criticise کرتے ہیں ۔ میں بجٹ پر مبارک دینے کا عادی نہیں ہوں اور نہ ہی خوشامدی ہوں ۔ جو حقیقت ہے وہ بیان کروں گا ۔

جناب عالی ۔ بجٹ میں اچھی چیزیں بھی دکھائی گئی ہیں اور بری چیزیں بھی دکھائی گئی ہیں ۔ اچھی چیزوں پر بھی خرچ کیا گیا ہے اور عیاشی پر بھی خرچ کیا گیا ہے ۔ یہ تمام باتیں جو ہیں ایک کتاب کی صورت میں سب ممبروں کے پاس موجود ہے ۔

جن ممبروں نے اس کا مطالعہ کیا ہے ان کو معلوم ہے کہ عیاشی پر کیا خرچ ہو رہا ہے اور دوسری اچھی چیزوں پر کیا خرچ ہو رہا ہے ۔ بجٹ کے متعلق میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ :

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

حضور والا ۔ اس بجٹ کو غیر ترقی یافتہ علاقوں کا بجٹ کہا گیا ہے ۔ حقیقت میں اسے ترقی یافتہ علاقوں کا بجٹ کہا جائے تو ٹھیک ہے ۔ میں نے جہاں تک اس کا مطالعہ کیا ہے کم از کم جو پسماندہ علاقے ہیں ان کے لئے تو میرے خیال میں بہت تھوڑی سی رقم رکھی گئی ہے وہ صرف پسماندہ علاقے کی عوام کے آنسو پوچھنے کے لئے ۔

حضور والا ۔ بجٹ کے متعلق بہت سی باتیں ہو چکی ہیں اور میرے خیال میں کوئی اسے اچھا کہے گا اور کوئی برا کہے گا ۔ لیکن میں اب انتظامیہ کے متعلق عرض کروں گا کہ آج کل ہماری جو انتظامیہ ہے ، جیسا کہ بہت سے معزز ممبر کہہ چکے ہیں اس قدر خراب ہو چکی ہے کہ اس کا سدھارنا تو درکنار میرے خیال میں وہ سدھر سکتی ہی نہیں ۔ اس کی وجہ کیا ہے ؟ حضور والا ۔ ہمیشہ ہماری پارٹی کے ممبر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ پہلی جو حکومتیں تھیں وہ ایسی تھیں اور ویسی تھیں ۔ مگر انہوں نے کبھی یہ سوچا ہے کہ آج بھی آپ کا انجن وہی ہے اگر آپ کوئی دوسرا ڈرائیور بٹھا دیں گے تو بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا ۔ اگر ایک انجن ناقص ہو گیا ہے تو وہ خراب ہی رہے گا کبھی ٹھیک نہیں ہو گا خواہ ڈرائیور کتنا ہی اچھا ہو ۔ جو آپ کے افسران ہیں وہ تو وہی ہیں ۔ حکومت کی تبدیلی سے کوئی فرق نہیں پڑتا جب تک ان میں تبدیلی نہ ہو گی ۔ حکومتیں تو تبدیل ہوتی رہیں گی ۔ جو آپ کا انجن ہے اس کے پرزے خراب ہیں ۔ ان خراب پرزوں کو جب تک نکال کر باہر نہیں پھینکیں گے اس وقت تک اگر آپ یہ کہیں کہ ایڈمنسٹریشن ٹھیک ہو جائے تو یہ ناممکن چیز ہے ۔

حضور والا ۔ آپ کو معلوم ہے کہ جس کا لیڈر کوا ہو گا وہ اپنی قوم کو مردار کی طرف لے جائے گا ۔ اسی طرح جن جن محکموں کے افسران راشی ، بد دیانت اور تاویل ہیں ان کے ماتحت کس طرح نیک ہو سکتے ہیں ۔ برے عناصر کو پکڑ کر باہر پھینک دینے سے ہی حالات سازگار ہو سکتے ہیں ، ورنہ اس ملک کا خدا ہی حافظ ہے ۔

جناب عالی ۔ گورنمنٹ نے وٹرنری ہسپتالوں میں اصطبل کیوں بنا رکھے ہیں تاکہ جانور اچھی نسل کے پیدا ہوں ۔ انگریز اسی واسطے انتظامیہ میں خاندانی گھرانوں سے افسران لیتے تھے ۔ اور عوام خواہ کتنا ہی قابل ہو انتظامیہ میں نہیں لیتے تھے دفتروں میں لیتے تھے ۔ یہ معمولی بات نہ تھی بلکہ بہت بڑی بات تھی ۔ محکمہ زراعت اس لیے اچھے بیج مہیا کرتا ہے تاکہ پیداوار اعلیٰ قسم کی ہو ۔ انگریز قوم نے جو کچھ کیا انہوں نے ہر چیز کو ایک خاص اہمیت دی ۔ اس پر خوب غور کیا اور اسے اعلیٰ بنانے کی کوشش کی ۔ مثلاً گھوڑے کے متعلق آپ کو معلوم ہے کہ وہ کس طرح اس کی ہر بات کو دیکھتا تھا کہ وہ کس نسل کا ہے اور اس کی ہسٹری کیا ہے ، تب جا کر اس کی خرید کرتا تھا ۔ اسی طرح میں آپ کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ آپ بھی افسران کے متعلق واقفیت رکھیں کہ وہ کس خاندان سے ہے ؟ ان کے رشتہ دار کیسے ہیں اور ان کے رشتہ داروں کی اور ان کی ہسٹری کیا ہے ؟ اور پھر پوری طرح معلومات حاصل کر کے ان کو ایڈمنسٹریشن میں لائیں ۔ اس کے بغیر آپ کی ایڈمنسٹریشن ٹھیک نہیں ہو سکتی ۔ کسی ملک میں اگر لیڈر اچھے ہوں گے تو عوام بھی اچھا اثر لیں گے لیکن اگر آپ کے لیڈر ہی ٹھیک نہ ہوں تو پھر آپ کس طرح توقع کر سکتے ہیں کہ قوم ترقی کر سکے گی ۔

جناب عالی ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس وقت حکومت کے انتظامیہ کی حالت اچھی نہیں ۔ کل ہی یہ بات یہاں کہی گئی تھی کہ کچھ پبلک کے نمائندے یا افسران یا حکومت کے رکن جو بد عنوانیوں میں مبتلا ہیں اکثر پر رشوت کے Cases بنے ہوئے ہیں ۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ افسران خیال کرتے تھے کہ ہم رشوت لیں گے

بدنام ہوں گے ، خاندان بدنام ہو گا ، ہماری عزت جاتی رہے گی - ہماری پگڑی کو داغ لگے گا - پگڑی ایک بہت بڑی عزت سمجھی جاتی تھی - حضور والا - اب تو یہ حالت ہے کہ سر پر پگڑی ہی نہیں داغ کس کو لگے گا - جب عزت کی پروا نہیں ہوتی تو پھر اصطلاح کس طرح ہو سکتی ہے - حضور والا - یہ صرف اس لئے ہے کہ حقیر انسان ملازمت میں بھرتی کر لئے ہیں جس کا خاندان ہی نہیں شرم کس کی - ان حالات میں جناب عالی - میری گذارش ہے کہ کسی علاقے میں جب بھی کوئی نئی آسامیاں پر کی جائیں تو پوری طرح دیکھ بھال کر ملازمتیں دی جائیں اور یہ دیکھا جائے کہ یہ افسر کیسا ہے - آپوزیشن کے ایک معزز رکن کا کوئی عزیز سی ایس پی Select ہوا لیکن سی آئی ڈی نے رپورٹ دی کہ اس کے خاندان کی حالت اچھی نہیں - چنانچہ اسے Reject کر دیا گیا اس لئے یہ نہایت ضروری بات ہے کہ کسی ملازمت سے پہلے یہ دیکھا جائے کہ وہ شخص راشی تو نہیں - اس کا باپ کیسا ہے وہ شرابی تو نہیں ایسی تمام چیزوں کا اندازہ کرنے کے بعد Selection ہونا چاہئے - لاہور میں ایک چیز عام طور پر دیکھنے میں آئی ہے کہ افسران میں ۹۵ فیصد سے ۹۹ تک ہوٹلوں میں جانے کے عادی ہیں - ان افسروں کے ہاتھ میں ہماری باگ ڈور ہے - میں حیران ہوں کہ جب یہ لوگ ہوٹلوں میں جائیں گے شغل میں لگے رہیں گے تو وہ انصاف کیسے کر سکیں گے - اور عوام کو ان سے انصاف کی کیا توقع ہو سکتی ہے - وہ تو ساری رات ہوٹلوں میں گذار دیتے ہیں -

حضور والا - جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے میں عرض کروں گا کہ جب سے ضلعوں میں ڈسٹرکٹ کمیٹی بنائی گئی ہے رشوت کا دور دورہ شروع ہو گیا ہے - ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کو کافی اختیارات ہیں - ہمارے ضلع سیالکوٹ میں تو رشوت بہت بڑھ گئی ہے - یہاں تک کہ ہر تبادلہ اور نوکری پر ایک سو روپیہ سے کم نہیں لیا جاتا -

پیر علی شاہ - جناب میں پوائنٹ آف انفارمیشن پیش کرنا چاہتا ہوں -

Mr. Speaker : Not at this stage.

چودھری عبدالرحیم ۔ جناب عالی ۔ یہاں تو ہر وقت ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ ہم کورم پورا نہیں کرتے ۔ میں اپنی ذمہ داری محسوس کرتا ہوں یہ خود کورم پورا نہیں کرتے اور ہمیشہ دنیا میں بدنام ہوتے ہیں ۔

حضور والا ۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے جب سے یہ ایجوکیشنل ہر ضلع میں بنی ہے رشوت بڑھ گئی ہے ۔ میری محترمہ بہن وزیر تعلیم جب جاتی ہیں کہ فلاں شخص ایسا ہے تو اس کا تبادلہ کیوں نہیں کرتیں ۔ ان کے پاس ایسے افسران کی بے شمار شکایات پہنچ چکی ہیں ، جو بد عنوانیاں کرتے ہیں اور جو بد دیانتیاں کرتے ہیں ۔ ان کا بیان کرنا ٹھیک نہیں ۔ میں حیران ہوں کہ جب حکومت کے علم میں ایسی باتیں آ جاتی ہیں تو پھر ان پر Action کیوں نہیں لیا جاتا ۔ یہ تو حکومت کے نام پر ایک بہت بڑا بدنما دھبہ ہے ۔

حضور والا ۔ ڈسٹرکٹ کمیٹی کی میٹنگ سال میں ایک بار بھی نہیں ہوتی ، اور کسی نے اگر کوئی Appointment لینی ہو تو اس کا ۱۰۰ روپیہ ہدیہ عام ہے ۔ ہمارے علاقے میں ایک اے ڈی آئی ہے جس کے متعلق میں نے کل تحریک التوا پیش کی تھی ۔ اس کا رویہ نہایت خراب ہے لیکن وہ تحریک التوا پیش نہ ہو سکی ۔ اس شخص کی اتنی شکایات تھیں ، لیکن پھر اس کو اسی جگہ رکھا گیا ہے ۔

ملازمین کو ایک طرف سے اٹھاتے ہیں اور دوسری طرف لے جاتے ہیں ۔ ہماری تحصیل میں دو ہیڈ کوارٹر ہیں ، ایک ایسٹ اور دوسرا ویسٹ ۔ ویسٹ میں میر صاحب ہیں جو کہ بہت ہی بد دیانت راشی ہیں ۔

حضور والا ۔ یہ اے ۔ ڈی ۔ آئی بڑا رشوت خور ہے ۔ اس نے دلال پیدا کر رکھے ہیں ، رشوت حاصل کرنے کے لئے اس لئے اس کو Executive میں نہیں رکھنا چاہیے ۔ اس کو فوراً کسی سکول

میں ٹیچر لگا کر انکوائری کی جائے ۔ میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ جو بد دیانت ہیں ان کو Executive میں رکھا جاتا ہے ۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ افسران بھی حصہ لیتے ہیں ۔ اب میں اپنی محترمہ بہن سے عرض کروں گا کہ جن لوگوں کے متعلق ان کو شکایات ملی ہیں اور جن کو وہ خود جانتی ہیں اور جن کی پوزیشن عوام میں بری ہے ان کو Executive میں نہیں رہنے دینا چاہئے بلکہ سکولوں میں ٹیچر لگوائیں ۔ مجھے اس بات سے حیرانی ہوتی ہے کہ محکمہ تعلیم میں اے ۔ ڈی ۔ آئی یا ڈی ۔ آئی آف سکولز بد دیانت ہیں مگر ان کو پھر اسی جگہ پر رکھا جاتا ہے ۔ چاہئے تو یہ کہ اسکو نوکری سے علیحدہ کیا جائے، ورنہ سکول میں بطور ٹیچر تبدیل کیا جائے تاکہ محکمہ تعلیم سے بد دیانتی اور رشوت دور ہو سکے ۔

Mr. Speaker : The Member's time is over.

چودھری عبدالرحیم ۔ حضور والا ۔ میں تعلیم کے متعلق عرض کر رہا تھا اور اب میں اتنی گذارش کروں گا کہ کئی ناجائز اخراجات رکھے گئے ہیں ۔ ان میں ایک رقم ۲۵۰۰۰ روپے کی ہے جو پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی کو دی گئی ہے کہ وہ رنگ رلیاں منائے ۔ ۱۹ لاکھ ۶۰ ہزار روپیہ تعلیمی مرکز قائم کرنے کے لیے مخصوص کیا گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی ۔ جب ہمارے پاس پہلے ہی سنٹرز موجود ہیں ۔ ہماری تحصیل پس ماندہ ہے ۔ ہسپتالوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے جنہیں ہمارے وزیر صحت اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آئے ہیں ۔ پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی نے لکھا ہے کہ ہسپتال منٹگمری تحصیل شکرگڑھ کی عمارت Dangerous ہے کیوں کہ ۱۹۵۶ سے آج تک مرمت نہیں ہوئی ۔ اب وزیر صاحب نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ درست کریں گے ۔ اس لیے میں ان کا مشکور ہوں ۔

ہمارے علاقے میں کوئی سڑک نہیں ، اور کوئی سہولت نہیں ۔ پہلے ۲۵ فیصد ٹیکس لگایا گیا تھا اور اب دس فیصد لگایا ہے ۔ میں وزیر مال کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جتنی جلدی ہو سکے

ہمارے علاقے کے زمینداروں کی سہولت کے لیے کچھ انتظام کریں اور ان کے لیے کالج کا بندوبست کریں ۔ اگر کالج کا انتظام نہ ہو سکے تو ہم سے ٹیکس نہ وصول کیے جائیں ۔

حضور والا ۔ ٹیکس نہ لگایا جائے ، بلکہ جو آپ نے غیر متوقعہ رقم دس کووڑ کی رکھی ہے اس میں سے ۶۵ ہزار روپیہ جو معاملہ بڑھا کر پورا کرنا ، اس سے پورا کیا جائے ۔ اور زمینداروں پر بوجھ نہ ڈالا جائے ۔ اگر آپ نے ضروری معاملہ بڑھانا ہی ہے تو حضور والا ۔ کم ازکم ۲۰ روپیہ معاملہ ادا کرنے والے زمیندار اس سے مستثنیٰ کیے جائیں ۔

وزیر ریلوے (مسٹر عبدالوحید خان) ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف دلاتا ہوں ، اور قطع کلامی کے لئے معافی چاہتا ہوں ۔ میں آپ کی وساطت سے آپوزیشن کے ممبران تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ ان کے اکثر ممبروں نے یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ وہ تقریر کر کے چلے جاتے ہیں ۔ اگر ہم بھی یہی طریقہ اختیار کریں ، تو ان کی ایک تقریر بھی نہیں ہو سکتی ۔ ان پر یہ اخلاقی فرض عاید ہوتا ہے کہ وہ تقریر کر کے چلے نہ جایا کریں ، بلکہ کم از کم بیٹھے تو رہیں اور اچھی طرح سنیں ۔ اب آپ دیکھئے کہ اس طرف کے تقریر کرنے والوں میں ایک بھی موجود نہیں ، اور اس کا مقصد یہ ہے کہ ہاؤس میں کورم نہ رہے ۔ میں ان پر حملہ نہیں کرنا چاہتا ، لیکن یہ دنیا کے اخلاقی روایات کے خلاف ہے ۔ مجھے امید ہے کہ جس طرح سے ہم نے ان کی تقریریں سنی ہیں ، وہ بھی اسی طرح سے ہماری تقریریں سنیں گے ۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز ۔ جناب والا ۔ آپ سے ایک درخواست ہے ، اور وہ یہ کہ خدا کے لئے کچھ کیجئے کہ یہ ہال Air Condition کیا جاوے ، کیوں کہ یہاں بیٹھنا دشوار ہے ۔ میں تو یہاں بیٹھ بھی نہیں سکتی ۔ یہاں اس قدر Humidity ہے کہ سر میں درد ہو جاتا ہے ، لیکن ہم میں سے اکثر لابی میں بیٹھے ہوئے ایک ایک لفظ سنتے رہے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ (مسٹر عبدالطیف خان) ۔ صاحب صدر میں اپنے آپ کو نہایت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ ایک بڑے سخت مقابلے میں مجھے بولنے کا موقع ملا ہے ، اور اس کے لئے میں نہایت ہی مشکور ہوں ۔ جناب والا ۔ ۶۴-۱۹۶۳ء کے لئے جو بجٹ اس معزز ایوان کے سامنے پیش کیا گیا ہے ، ان کے متعلق تفصیلی اعداد و شمار White Paper کے ذریعے پیش ہو چکے ہیں ، اور اس پر اس معزز ایوان میں کافی بحث اور تنقید ہو چکی ہے ۔ میں اس کے متعلق صرف اس قدر گذارش کروں گا کہ ۶۴-۱۹۶۳ء کے لئے ایک سو چھیاسی اعشاریہ بارہ کروڑ کی رقم مقرر ہوئی ہے ، اور سال رواں کے لئے ایک ارب اڑتیس کروڑ روپے مقرر ہوئے ہیں ، اس لئے یہ ایک نہایت ہی منصفانہ اور جرأت مندانہ بجٹ ہے ۔ اگر میں اسے پسماندہ علاقوں کا بجٹ کہوں تو بجا ہو گا ۔ جس کے لئے میں حکومت کا اور خاص طور پر وزیر مالیات کا کہ جنہوں نے یہ بجٹ تیار کیا ہے ، شکریہ ادا کرتا ہوں اور انہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ فرنٹیئر ریجن یعنی سرحدی علاقوں کے لئے سال رواں میں ایک کروڑ باسٹھ لاکھ روپے بجٹ میں مخصوص کیے گئے ہیں ، اور آئندہ سال ۶۴-۱۹۶۳ء کے لئے دو کروڑ بائیس لاکھ روپے مقرر کئے گئے ہیں ، اس لئے یہ ایک نہایت ہی حوصلہ افزا بجٹ ہے ۔ اور امید ہے کہ اس سے صوبہ سرحد کے قبائل کی بہت سی سکیموں پر کام ہو سکے گا ۔ میں گذارش کروں گا کہ سرحدی علاقے بہت غریب علاقے ہیں ، اور وہاں کے لوگ پاکستان کے بازوئے شمشیر زن ہیں ۔ چنانچہ انہوں نے اس کا ثبوت کئی مواقع پر دیا ہے ۔ اور اسی لئے ان کی مضبوطی پاکستان کی مضبوطی ہے ۔ اگر حکومت اسی طرح سے ان کی ترقی ، بھلائی اور بہبود کا خیال رکھے ، تو امید ہے کہ پاکستان کی حالت اس سے بھی زیادہ مضبوط ہو جائے گی ۔ اب جناب والا ۔ میں فرقہ وارانہ فسادات کے متعلق کچھ عرض کروں گا ، کیونکہ حزب مخالف کے چند معزز ممبروں نے ان فسادات کو حکومت مغربی پاکستان کے اہلکاروں کی طرف منسوب کیا ہے ۔ جس میں میں ان کے ساتھ اتفاق نہیں کر سکتا ۔ بلکہ اس الزام کو میں سراسر ایک غلط اور بے بنیاد الزام سمجھتا ہوں ۔ ایسے واقعات پاکستان

بننے سے پہلے اور پاکستان بننے کے بعد بھی کئی مرتبہ وقوع پذیر ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں - یہ میں ضرور کہوں گا کہ معاشرے پر یہ ایک بہت بڑا بدنما داغ ہے - اور معاشرے کی خاطر ضروری ہے کہ اس کو ہٹانے کی جس قدر بھی کوشش کی جائے کم ہے - ہم سب کو چاہئے کہ ہم غنڈہ گردی کا خاتمہ کریں - اور وہ اس طریقے سے ہو سکتا ہے کہ ہر ایک فرقہ ایسے عناصر کو کماحقہ تلف کرنے کی کوشش کرے - سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے متعلق میں یہ گذارش کروں گا کہ اللہ کے فضل و کرم سے اب ہم ایک ایسی قوم ہیں کہ ایک آزاد قوم کی حیثیت سے ہم اپنے فرائض ہمہ تن خوش اسلوبی سے سرانجام دیں گے - اہلکار اور حکمران جو بھی ہیں، وہ پاکستانی ہیں - اور مجھے ان سے قطعی امید ہے کہ وہ اپنے آپ کو ایک آزاد اور غیور قوم کا فرد سمجھ کر تندہی سے اپنے فرائض سرانجام دیں گے - میرا اندازہ ہے کہ یہ جذبات پاکستان بننے کے بعد آہستہ آہستہ ہر ایک سچے پاکستانی کے دل میں پیدا ہو رہے ہیں - اب جہاں تک میرا خیال ہے، اہلکار اور حکمران اپنے آپ کو مخدوم نہیں سمجھتے بلکہ وہ اپنے آپ کو قوم اور ملت کے خادم سمجھتے ہیں - اور اسی جذبے کے تحت وہ اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں -

اب جذب والا - آپ کی وساطت سے اگر میں اپنے علاقہ سوات کے متعلق کچھ حالات اس معزز ایوان کے سامنے پیش کروں تو بے جا نہ ہو گا - یہ حالات میں کوئی تنقیدی خیال سے نہیں پیش کر رہا ہوں - بلکہ تعمیری نقطہ نگاہ سے حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں -

قدرتی وسائل سے سوات مالا مال ہے - اس کے سرسبز جنگلات شاداب وادیاں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں - والیٔ سوات نے اپنے محدود وسائل سے انتہائی کوشش کی ہے کہ وہاں ترقی کے کاموں کو سرانجام دیں - چنانچہ انہوں نے وہاں بہت سے کام کیے ہیں لیکن چونکہ وہ انتہائی Undeveloped Area ہے - بعض سکیمیں ایسی ہیں کہ جو ریاست کی طاقت سے باہر ہیں - ان

سکیموں پر اگر حکومت پاکستان توجہ کرے تو مجھے امید ہے کہ وہ وادیاں پاکستان کا سوئٹزرلینڈ نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ خوب صورت بن سکتی ہیں ۔ وہاں پر لوگوں کی زیادہ تر گذر اوقات زراعت پر ہے ۔ اور جس کے متعلق یہ ضروری ہے کہ ان کے لئے مناسب انتظام کیا جائے ۔ مثلاً لفٹ اریگیشن ، ٹیوب ویل اور چھوٹے چھوٹے Dams جو وادیوں میں بنائے جا سکتے ہیں ، اور ان سے سیراب کیا جا سکتا ہے ۔ اس کے علاوہ جناب والا ۔ وہاں پر کچھ آراضیات چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں پر مشتمل ہیں ۔ زیادہ سے زیادہ لوگ ۵ جریب یا ۴ جریب کے مالک ہیں ۔ ہولڈنگ بہت کم ہیں ۔ ایسے لوگ ہیں جو موٹریں اور پمپ لگانا چاہتے ہیں اس کے متعلق Electrical انجینیئرز کے پاس انہوں نے درخواستیں بھی دی ہیں ، لیکن ان کا ابھی تک کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا ہے ۔ اس کے متعلق میں جناب کے توسط سے وزیر متعلقہ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ وہ برائے مہربانی واپڈا یا کسی اور متعلقہ محکمے سے ایسے انتظامات کے متعلق ہدایات فرمائیں ۔

چودھری محمد ابراھیم (سیالکوٹ ۔ ۳) ۔ جناب صدر ۔ اس بجٹ پر تبصرہ کرنے سے پہلے میں Explanatory کا ایک فقرہ عرض کرنا چاہتا ہوں ، کہا گیا ہے :

"In most of the areas of West Pakistan, the consumption of liquor has been prohibited for the moral amelioration of the people with the result that huge revenue derived by the Government from the consumption of liquor, particularly country liquor, has been lost."

کہ لوگوں کی اخلاقی حالت سنوارنے کے لئے بہت سی جگہوں پر شراب کی بندش کر دی گئی ہے اور اس طریقے سے گورنمنٹ کو بہت خسارہ ہوا ہے ۔ اگلے صفحہ ۱۴ پر اس خسارے کی جو تفصیل دی گئی ہے ، وہ یہ ہے کہ ۶۲-۶۱ء میں Country Liquor سے آمدنی ۱۸ لاکھ ۶۳ ہزار تھی ۔ ۶۳-۶۲ء میں جب حکومت نے یہ ذمہ داری اپنے اوپر لی تو وہ ۴۵ لاکھ ہو گئی ۔ جہاں تک Liquor Country fermented کا تعلق ہے اسکی آمدنی ۶۲-۶۱ میں ۲۰ ۔ لاکھ تھی وہ ۶۳-۶۲ میں ۹۲ ہزار ہو گئی یعنی

ایک لاکھ کے قریب پہونچ گئی - اسی طرح Malt liquor کی آمدنی ۶۱-۶۲ - میں ۶۶ لاکھ ۲۶ - ہزار تھی ۶۲-۶۳ - میں ایک کروڑ ۵۳ لاکھ ۱۰ ہزار ہو گئی ہے - پھر جن لوگوں کو شراب پینے کیلئے پرمٹ دیا جاتا ہے ان سے ۶۱-۶۲ میں ۳۳ - ہزار پانچ سو اکھتر آمدنی تھی اور اب ۶۷ ہزار ایک سو ۱۰ - اس کا اسٹیمیٹ ہو گیا ہے - مقصد یہ ہے کہ نہ معلوم یہ لکھنے والے اور بجٹ تیار کرنے والے اپنے سامنے کیا رکھتے ہیں - افیون کے متعلق بھی یہی حال ہے اور اسی طرح سے چرس - بھنگ اور چانڈو کے متعلق بھی یہی حال ہے کہ آمدنی بڑھ رہی ہے اور کہا یہ جا رہا ہے کہ گورنمنٹ کو خسارہ ہے -

اس سلسلے میں یہ نہ معلوم ہو سکا کہ شراب کی کشید اور اسکا فروخت کرنا ہے اسکا کام ہمارے ملازمین کے ہاتھ میں ہے یا اس میں وزیر صاحبان بھی شریک ہیں - میں گذارش کرونگا کہ اس ایوان کے درودیوار سے وہ اعلان گونج رہا ہے جو ایک وزیر نے کیا تھا کہ وہ شرابی جو شراب کے بغیر جی نہیں سکتا اگر مر جائے تو کوئی باک نہیں - یہ تو معاملہ ہے جسے Legalised Distillation of Liquor کہتے ہیں جو Illicit distillation ہے اس کا کوئی حد و حساب نہیں ہے یوں تو جائز کا یہاں سوال ہی نہیں ہے - تاہم قانونی نقطہ نگاہ سے اگر دیکھا جائے تو شراب کی کشید کے متعلق جو پابندی ہے - وہ بے حد ناقص ہے اس لئے کہ سزا جو مقرر کیگئی ہے وہ اتنی تھوڑی ہے کہ بہت سے لوگ ایک معمولی Risk لے لیتے ہیں - کہ اگر یہ سزا مل بھی گئی تو کوئی مضائقہ نہیں ہے -

سود کی آمدنی کے متعلق جو اعداد شمار یہاں دئے گئے ہیں میں انہیں پیش کرنا چاہتا ہوں - ۶۲-۶۳ء میں سود سے آمدنی ۱۳ کروڑ ۸ لاکھ ۹۹ ہزار ۷ سو تھی اب یہ بڑھکر ۱۵ کروڑ ۸۶ لاکھ یعنی ۱۶ کروڑ کے قریب ہو گئی ہے - یہاں یہ کہنے میں باک نہیں ہو سکتا کہ یہ حرام کمائی ہے - ادھر روڈ ٹرانسپورٹ کے ذریعہ آمدنی کم ہو رہی ہے ریلوے کے ذریعہ کم ہو رہی ہے - اس محکمہ میں Competition بہت کم ہے لیکن پھر بھی ان میں خسارے کی صورت پیدا ہوتی جا رہی ہے اور دن بہ دن زیادہ پیدا ہوتی جا رہی ہے -

اب میں کچھ اعداد وشمار مدات خرچ کے متعلق پیش کرونگا تا کہ یہ معلوم ہو سکے کہ جو روپیہ غریب عوام کی جیب سے حاصل کیا جا رہا ہے اسے کس بیدردی سے خرچ کیا جا رہا ہے مثلا بارڈر پولیس کی جیپ کاروں پر ۴۸ - لاکھ کا بجٹ ہے - یہ وہ بارڈ پولیس ہے جو صبح سے شام تک تاش کھیلتے رہتے ہیں پچھلے پہر قریب دیہات کے گھروں میں گھس کر مرغیاں انڈے دودھ گھی وغیر اڑا لے جاتے ہیں ان لوگوں کو بیگار میں بھی پکڑ لیجاتے ہیں - میں نے اس سلسلے میں ایک Adjournment Motion بھی دیا تھا - جن لوگوں کو یہ بیگار میں پکڑ کر لیجاتے ہیں اگر وہ مزاحمت کرتے ہیں تو ان پر تشدد کرتے ہیں بلکہ ان کو گولی کا نشانہ بناتے ہیں اس لئے کسی شخص کی جرات نہیں کہ ان کے معاملے میں بول سکے -

ایک اور مثال لیجئے ایک رقم ۱۹ - لاکھ ۶۰ - ہزار روپے - Education Expansion Centre کے نام سے بجٹ میں رکھ دیگئی ہے مجھے وہ بات یاد آتی ہے کہ سکول کے بچوں کو جب اپنے باپ سے کچھ رقم لینی ہوتی ہے تو وہ یوں کچھ بہانہ بنا کر کہتے ہیں کہ ہمیں اٹلانٹک چارٹر کیلئے اتنی رقم کی ضرورت ہے یہ بھی ویسی ہی رقم بجٹ میں رکھی گئی ہے یہ بالکل بوگس ادارہ ہے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے - اور یہ صرف اسلئے ہوا ہے کہ ان کے پاس روپیہ خرچ کرنے کیلئے ہے وہ چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی جگہ اسکو خرچ کیا جائے - یہی نہیں بلکہ اس سلسلے میں ایک Refresher Course کے نام سے بھی ۵ - لاکھ روپیہ خرچ کیا جائیگا -میں کہتا ہوں کہ یہ حاتمانہ نوازشیں آخر کس بنا پر ہورہی ہیں - ملک توپسماندگی کا شکار ہے اور یہاں یہ روپیہ برباد کیا جا رہا ہے -

اپوا کی معاشرتی سرگرمیاں سب کے سامنے ہیں اس بارے میں میں یہ عرض کرونگا کہ انگریز اپنی دو سو سالہ حکومت میں وہ فحاشی عریانی و بیحیائی نہیں پیدا کر سکا تھا جو ہماری اپوا کی بیگمات ۱۵-۱۶ سال میں پیدا کر چکی ہیں -

اس کے لئے ایک ۵۰ ہزار روپے کی رقم ہے اور دوسری ۱۲ ہزار روپے کی اور تیسری ۲۰ - ہزار روپے کی رقوم الگ کیجا رہی ہیں -

ایک بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن ہے یہ بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن جو قائم کیا جا رہا ہے اس پر ایک لاکھ ۸۵ ہزار روپیہ خرچ ہوگا ایک حد تفریحات کی سمجھ میں نہیں آئی جہاں ۹ لاکھ روپیہ تفریحات کے لئے صرف کرنا مقصود ہے ۔ نہ معلوم کون سی تفریحات ۔ دوسرا معاملہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کا ہے ۔ پرانے ڈسٹرکٹ بورڈوں کا نظام ختم ہو گیا لیکن ہماری حکومت کے ایوان کو پتہ نہیں کہ ڈسٹرکٹ بورڈ ختم ہو گئے لیکن گرانٹ ان کے لئے مہیا کی جا رہی ہے پھر یہاں لاہور میں پٹیالہ ہاؤس میں لائبریری اور سمعی بصری آلات کی انسٹی ٹیوشن ۸۴ لاکھ ۵۱ ہزار روپیہ خرچ کرنے کا بجٹ مہیا کیا گیا ہے یہ رقم کہاں سے آتی ہے خیال کیجئے ۔ ایک اور رقم پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی کے واسطے ہے اس کا صد سالہ جشن منانا مطلوب ہے ۔ وہ پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی جس کے لئے کسی زبان سے کبھی کلمہ خیر نہیں نکلا اس کو ۲۵ ہزار دیتے ہیں تاکہ وہ جشن منائیں ۔ میں یہاں صرف اپنے ضلعے کی بات کرتا ہوں کہ ۱۱ لاکھ روپیہ اس کے سپرد کیا گیا تاکہ عمارتوں کی مرمت کرائیں ۔ اسی کا حساب نہیں ملتا اسی طرح سہالہ سکول کا سکینڈل ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے سامنے ڈیویلپمنٹ سے متعلق کاغذوں سے انبار لگے ہوئے ہیں کہ ڈیویلپمنٹ ہو رہی ہے لیکن جو رقم اس کے لیے متعلقہ ہاتھوں میں چلی جاتی ہے تو اس کی جو لاگت بنتی ہے وہ سب کو معلوم ہے ۔ سیٹلائٹ ٹاؤن اور گلبرگ وغیرہ میں افسروں کے بنگلوں پر رقوم چلی جاتی ہیں بن رہے ہیں ۔ ریت اور ٹین ڈیویلپمنٹ کے حصہ میں آ جاتی ہے ۔ سیمنٹ اور لوہا افسروں کے بنگلوں کے لئے چلا جاتا ہے ۔ غلط کار افسر منظور شدہ رقم کا ناجائز طور پر اصراف کرتے ہیں ۔ اگر ان کو ۲۵ ہزار ملتا ہے تو ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ۲۵ کی بجائے کچھ اور ان کو دے دیا جائے ۔ تو میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ آخر حکومت کس راستے پر چل رہی ہے ۔ اسی طرح Relief Measures کے لئے ۹ لاکھ ۹۶ ہزار روپیہ رکھا ہوا ہے ۔ جناب والا ۔ ایک اور بڑا نازک نمونہ ہمارے اخراجات کا ہے ۔ پاکستان ٹائمز مورخہ ۲-۶-۶۳ کی خبر ہے کہ گورنمنٹ کو ایک ٹرک پر ۳۲ ہزار روپے بطور مرمت کے خرچ ہوا اور پھر

اس کے ساتھ ہی آڈٹ رپورٹ کے متعلق صاحب صدر ۔ درج ہے ۔ روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کی ایک بس بیس دن چلنے کے بعد جل گئی اس پر ۴۳ ہزار ۵۰۰ سو روپیہ خرچ آیا تھا ۔ آڈٹ رپورٹ بتا رہی ہے کہ ۳۵ ہزار روپیہ لے کر ایک کلرک غائب ہو گیا ۔ ۷۰ لاکھ مچھر مارنے پر خرچ ہو رہا ہے جو پچھلے سال ۵۰ لاکھ خرچ ہوا تھا اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان پچاس لاکھ سے ۵۰ مچھر مرے ہیں یا نہیں ۔ جناب والا ۔ اس کے علاوہ سوشل ویلفیئر پر ایک لاکھ ۶۴ ہزار روپیہ صرف کرنا تجویز کیا جا رہا ہے ۔ اس کا کام ہے کہ بے گناہ شہریوں کو پکڑ کر عدالتوں سے سزائیں دلوائیں وہ ادارہ اس لیے بنا ہے اور جو لوگ اس کا وبار میں شریک نہیں ہوتے ان کے لئے مصیبت پیدا کر دیتے ہیں ۔ یہ کیا ہو رہا ہے یہ سمجھنے کی بات ہے ۔ یہاں ضروری عرض کرنا یہ ہے کہ جو ڈیولپمنٹ ہے اس کی مثال میرے ایک دوست دیا کرتے ہیں کہ ایک کھتری نے درخت لگایا وہ اس کو ہر روز جڑوں سے اٹھا کر دیکھتا کہ اس کی جڑیں کتنی لمبی ہو گئی ہیں نتیجہ یہ کہ پودا جوں کا توں مرجھا گیا ۔ بعینیہ ہماری اس ڈیولپمنٹ کی حالت ہے ۔ ایک ایک منصوبہ کئی کئی بار اٹھایا پلٹایا جاتا ہے ۔ یونٹ بنائی گئی تاکہ ملک اور عوام کو فائدہ ہو ۔ مگر ہو کیا رہا ہے ۔ کہیں سیکشن آفیسرز سکیم لے چلتے ہیں اور پھر اسے بدلتے ہیں ۔ اس سے زیادہ بڑھ کر جو تماشہ محکمہ تعلیم میں ہو رہا ہے اس کا کوئی حساب نہیں ہے ۔ اس ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے کئی قسم کے نصاب بدلے ہیں ۔ کالجز اور سکولوں میں دھاندلی مچی ہوئی ہے ۔ Bifurcation پر کروڑوں روپیہ خرچ کیا گیا اس کا نتیجہ یہ دیکھا گیا ہے کہ یہ ناکام ہو رہا ہے ۔

ماسٹر خان گل (کوہاٹ ۔ ۲)۔ جناب سپیکر ۔ میں نے گذشتہ سال اپنی تقریر میں یہ عرض کیا تھا کہ ہمارے علاقے میں نہ کالج ہیں نہ سڑکیں نہ کارخانے نہ ہسپتال اور سب سے بڑی مصیبت کی بات یہ ہے کہ وہاں پینے کے پانی کا بھی انتظام نہیں ہے تو میرا خیال تھا کہ یہاں جو ہماری تقریر ہوتی ہے اس کو لوگ پڑھتے ہیں

اس کے بعد کچھ فیصلہ ہوتا ہے مگر آج مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان تمام باتوں کے بعد یہ ترقی پسندانہ بجٹ تو میرے لیے صفر ہے ۔ سڑکوں کی امید تو استو صاحب نے دلوائی تھی الا ماشاء اللہ وہ چلے گئے ۔ سڑکوں کا انتظام اس وقت نہیں ہے میرے علاقے میں نہ کارخانے نہ بجلی اور نہ پانی ہے تو میں اس بجٹ کو کیا کروں ۔ گذشتہ سال انتخابات کے بعد جب میں اپنے حلقے میں گیا تو میری دو بہنیں گدھوں پر پانی لاد رہی تھیں اور میری جیپ سے گدھے بدک گئے جس سے ان کا نقصان ہوا ۔ میں اس ایوان میں آپ کی وساطت سے اس حکومت کو جھنجھوڑنا چاہتا ہوں کہ جہاں پر تمہارے باغات ہیں ۔ جہاں پر تمہاری نہریں ہیں اور تالاب ہیں اور ان تالابوں میں تمہارے کتے نہلاتے ہوں وہاں ہماری مائیں بہنیں دس دس میل سے پانی لاتی ہیں ۔ شرم کا مقام ہے ۔ کیا میں اس چیز کو اس ملک کا انصاف کہہ سکتا ہوں کہ ایک طرف اتنی سرسبزی اور شادابی اور دوسری طرف اتنی ہلاکت اور تباہی اور پھر کہا جائے کہ تم حاتم طائی کی طرح خیرات بانٹ رہے ہو ۔ یہ تکلیف صرف میرے علاقے میں نہیں ہے میرے ساتھ ایک وسیع علاقہ پھیلا ہوا ہے ۔ وہ ہے لکی مروت ، ڈیرہ اسمعیل خان ، میانوالی ، ڈیرہ غازی خان ، پنجاب کے کچھ اضلاع ، بہاول پور ، سندھ اور بلوچستان ۔ غرضیکہ پاکستان کے وہ حصے ہیں جس میں ایسی ہی تکالیف ہیں ۔ میں آج نہایت افسوس سے کہہ رہا ہوں ۔ میں نے انفرادی طور پر گورنر صاحب سے اور وزیر صاحبان سے اپنی فریاد خود پہنچائی کہ میں زیادہ مصیبت میں ہوں ۔ اس لئے خدا جانتا ہے میرے ووٹروں کو لوگوں نے ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار روپیہ پیش کیا کہ ہمیں قیمتاً ووٹ دو لیکن ان خدا کے بندوں نے اس پر تھوکا نہیں ۔ جبکہ دنیا جانتی ہے کہ اس دفعہ ووٹ کی خرید و فروخت میں ایمان کا سودا ہوا تھا ۔ یہ آپ جانتے ہیں ایک سال گذرنے کے بعد جب میں ان کے ہاں جاؤں گا نہ میں ان کو سڑک کی خوشخبری سناتا ہوں نہ میں ان کو کالج دے سکتا ہوں نہ میں ان کے لیے پانی کا انتظام کر سکتا ہوں ۔ نہ میں ان کے لیے بجلی لا سکتا ہوں اور نہ میں ان کے لیے ہسپتال کھول سکتا ہوں ۔ ہسپتال کے

متعلق میں عرض کرتا ہوں کہ میرے علاقے میں ایک ہسپتال ہے جس پر چالیس چالیس پچاس پچاس میل تک مختلف طرفوں سے علاقہ پھیلا ہوا ہے جب بد قسمتی سے قتل ہو جاتے ہیں تو پوسٹ مارٹم کے لئے تیس تیس چالیس چالیس میل مردے کو ان کو پیدل لانا پڑتا ہے ۔ اب اگر میرا علاج نہیں ہوتا اور میرے جیسے دوسرے علاقوں کی حالت کی طرف توجہ نہیں دی جاتی ہے تو ہمارے پشتو میں ہے :

"حہ م پہ ہفہ سپرلی چہ نہ م غوا سری نہ سخی"

(اس بہار کے موسم کو میں کیا کروں جس میں نہ میری گائے چرتی ہے نہ اس کا بچھڑا) ۔

لیکن میں پھر عرض کروں گا اگر میری جگہ علامہ اقبال مرحوم ہوتے تو وہ کہتے جو میں نہیں کہہ سکتا :

جس کھیت سے دہقان کو میسر نہ ہو روزی
اس کھیت کے ہر گوشۂ گندم کو جلا دو

اس بجٹ کے متعلق میں یہ کہوں گا ۔ ہو سکتا ہے مجھ سے بھی زیادہ لوگ تکلیف میں ہوں ۔ میرے علاقے سے بھی زیادہ پس ماندہ ہوں اور میرے علاقے سے زیادہ مصیبت میں ہوں لیکن آپ جانتے ہیں کہ اگر اس زمانے میں تعلیم نہیں ہے تو تعلیم کے بغیر آگے ترقی نہیں ہوتی ۔ ہمارے ہاں تھوڑی تعلیم کے بعد قوم کا نوجوان طبقہ بیکار ہوتا ہے ۔ بجٹ کے متعلق جو میرے علاقے سے تعلق رکھتا ہے وہ کوئی تسلی بخش نہیں ہے ۔ اب میں ملک کے عام حالات کی طرف آتا ہوں ۔ جب سے ہم آئے ہیں تو انتظامیہ کے متعلق نہایت افسوس ناک الفاظ میں شکایات کی جاتی ہیں ۔ کوئی اس کو معروضات کا رنگ دے لیتا ہے ۔ کوئی شکایات کا رنگ دے دیتا ہے ۔ بہرحال یہ حقیقت ہے کہ اس ملک میں جس کو حکومت کہتے ہیں وہ نظام نہیں ہے جس کے اندر قانون سے قانون کی پابندی سے حکومت کی جاتی وہ نظام دفتروں میں نہیں ہے ۔ اب کیا ہے بالکل افسر شاہی کے راجواڑے ہیں ۔ راجواڑے کے معنی آپ جانتے ہیں جو جس افسر کا جی چاہے اس نے کیا کوئی پوچھنے والا نہیں ۔

عوام تو بالکل بے بس ہیں ان کی کوئی فریاد نہیں سنتا ہے ۔ ان کی کوئی آواز نہیں ہے ۔ بد قسمتی سے یہ تمام نظام ہمارے مہربان لیڈروں کی بدولت خراب ہے ۔ میں آپ کو صاف کہہ دوں کہ ہماری انتظامیہ خراب ہے اس کا تمام قصور ہمارے لیڈروں پر ہے ۔ یہ جو سرکاری ملازمین کے متعلق رشوتوں ، بد عنوانیوں کے الزامات لگائے گئے ہیں اس کے متعلق میں دعویٰ سے کہتا ہوں اگر اوپر کے لوگ سیدھے ہو جائیں تو نیچے والے ایک منٹ میں سیدھے ہو جاتے ہیں ان کی یہ خوبی مجھے معلوم ہے ۔ بد قسمتی سے ۱۹۴۷ کے بعد دو سال تک یعنی ۱۹۴۷-۴۸ میں اس ملک میں ٹھیک کام چلتا رہا ۔ اس کے بعد لیڈروں نے اس ملک کو ایک مال غنیمت سمجھ کر لوٹنا شروع کیا ۔ یہ لوگ جو سرکاری ملازم تھے دیانتدار تھے اور فرض شناس تھے انہوں نے جب دیکھا کہ یہاں سارے چور اور رشتوت خور جمع ہو رہے ہیں وہ کہنے لگے ہم کہاں سے فرشتے آ گئے ۔ ایسے موقع پر کریکٹر کو مضبوط رکھنا اور ٹھیک رکھنا بھی مشکل کام ہے ۔ وہ غریب بھی پھسل گئے اور ۱۹۵۸ تک پھسلتے ہی چلے گئے ۔ مارشل لاء کے بعد تمام طاقت ان کے پاس آ گئی تھی ان سے پوچھنے والا کوئی نہ تھا ۔ جناب والا ۔ مجھے علم ہے یہاں ہمارے پاس واقعات نہیں ۔ اوپر کی سطح پر بہترین فیصلے ہوئے ۔ قوم کے مفاد کے لیے فیصلے ہوئے نیچے آ کر وہ فیصلے بالکل بدل گئے ۔ اس لیے کہ ان کو یقین تھا کہ صدر ایوب تک یہ باتیں نہیں پہنچ سکیں جو ہمارا جی چاہے گا ہم کریں گے ۔ اپنی حکومت کے لیے سب سے زیادہ مشکل مسئلہ یہ ہے کہ وہ اس انتظامیہ کی اصلاح کرے ۔ اسے ٹھیک کرے اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہو سکتے ہیں ۔ یہ ٹھیک ہوں گے بشرطیکہ ہماری حکومت یہ ارادہ کر لے ۔ ہمارے وزراء اور ہماری حکومت اس بات پر تل جائے کہ ہم نہ خود غلطی کریں گے اور نہ ان کو غلطیاں کرنے دیں گے ۔ ہماری حکومت بے بس نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام وقت لے گا ۔ میں ابھی اس حکومت کو برا نہیں کہہ سکتا ابھی اس کو موقع دینا چاہئے ۔

ایک چیز جو اس ایوان کے اندر آپ کی وساطت سے کہنا چاہتا ہوں وہ ایک بنیادی مسئلہ ہے ۔ انگریز کے جانے کے بعد ہم نے وہ تخیل ابھی نہیں بدلا کہ حاکم اور محکوم کیا ہیں ۔ میں یہاں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ انگریز حاکم تھا ہم اس کے غلام تھے ۔ بد قسمتی سے آج بھی کچھ لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ وہ حاکم ہیں باقی پاکستانی ان کے غلام ہیں ۔ میں حکومت کے لوگوں کو نہیں کہتا میں قوم کو کہتا ہوں ۔ میں عوام کو کہتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اس ملک کے خزانے سے تنخواہ لیتا ہے جو ہمارے گاڑھے پسینے کی کمائی سے تنخواہ لیتا ہے وہ ہمارا خادم ہے اور ہم اس کے غلام نہیں ۔ کتنے بڑے سے بڑے عہدے پر کیوں نہ ہو وہ ہمارا خادم ہے اور قوم جس قدر جلد اس کو سمجھ جائے کہ ہر وہ شخص جو اس ملک کے اندر تنخواہ لے کر ہماری خدمت کرتا ہے وہ ہمارا حاکم نہیں ہے اس ملک کے حاکم عوام ہیں ۔ قوم حاکم ہے ۔ (ہیئر ۔ ہیئر میں آپ کو عرض کر دوں کہ تمام بربادی کی وجہ یہ ہے کہ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم حاکم ہیں خواہ وہ تھانیدار ہو خواہ اس سے لیکر آخیر تک کوئی درجہ ہو یہ ذہن سب سے زیادہ اس ملک کی بربادی کا باعث ہے ۔ میں قوم کو پریس کو عوام کو آپ کی وساطت سے بتانا چاہتا ہوں جس قدر جلد ہوسکے اس ذہن کو تبدیل کرلو کہ اس ملک کے حاکم صرف پاکستان کے عوام ہیں اور اس کے علاوہ کوئی نہیں ۔ اگر ہم اس کو سمجھ گئے کہ یہ ہمارے بھائی جن سے دنیا روتی ہے۔ جن سے دنیا چیختی ہے جن سے دنیا چلاتی ہے یہ خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے اور میں یہ بھی ضرور کہوں گا کہ یہ لوگ جو انگریز کی جھڑکیوں سے نکل آئے ہیں ۔ جب انگریز ان کو جھڑکی دیتا تھا تو یہ لرز پڑتے تھے اور سیدھے کام کرتے تھے ۔ بڑی بڑی تنخواہیں جو انگریز لیتا تھا وہ آج لے رہے ہیں ۔ انصاف کا تقاضا یہ تھا وہ یہ سمجھتے کہ قربانیاں کس نے دیں ۔ تکلیفیں کس نے اٹھائیں اور ملک کی حکومت ہمیں مل گئی تو ہمیں چاہئے کہ اگر لیڈر گمراہ ہوتے ہیں ۔ لیڈر بد راہ ہوتے ہیں ۔ لیڈر تباہ ہوتے ہیں تو صحیح اور پر اس ملک کی خدمت کرنی چاہئے ۔

Mr. Speaker : The Member may please wind up.

ماسٹر خان گل ۔ میں ان سے صرف یہ گلہ کروں گا کہ جس انگریز کی جگہ پر تم بیٹھے ہو اس کی جھڑکی اب تمہیں نہیں ملتی ۔ تمہارا حق ہے تو علم والے ہو تم اس ملک کی خدمت کرو اور قوم کے آگے بھی سرخ رو ہو جاؤ ۔ یہ میں ان سے اپیل کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں اب اس ملک میں سب سے بڑی بد قسمتی یہ رہی ہے کہ ملک آزاد ہو جانے کے بعد لیڈروں نے اس کو لوٹ مار کا مرکز بنایا ہے ہر ایک اس کو لوٹنے لگا ہے ۔ ملک کو ایک جسم ہونا چاہئے جس میں بنگالی۔ پنجابی۔ سندھی پٹھان اور بلوچی اس کا اعضاء ہونے چاہئیں ۔ یہ یاد رکھو کہ جسم کا کوئی عضو خراب ہو مثلاً اگر میری انگلی خراب ہے تو میرا سارا جسم ٹھیک نہیں رہ سکتا ۔ اگر پاکستان کے ایک حصے میں یعنی مشرقی پاکستان میں ایک آدمی تکلیف اور مصیبت میں ہے تو باقی پاکستان اپنا سر عزت سے بلند نہیں کر سکتے ۔ ہم نے اس ذہنیت سے کبھی نہیں سوچا اور کیڑے مکوڑوں کی طرح غذا کی تلاش میں لگے رہے اس طرح سے دنیا میں ہماری کیا عزت رہیگی ؟ حکومت کو چاہئے کہ وہ ترقی اور آسودہ حالی کے پروگرام بنائے اور اس ملک کو خوشحالی کی طرف اور آگے لیکر چلے لیکن ہمیں یک بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس ملک میں انسان پیدا کرنے کی کوشش کریں کیوں کہ میں کہونگا کہ اصل چیز یہ ہے کسی ملک میں کیرکٹر والے انسانوں کا ہونا ۔ میں اس کی مثال دیتا ہوں گر میجر سلطان خفا نہوں ۔ آپ جانتے ہیں ہماری خارجہ پالیسی اس وقت کیا تھی جب نامرد لیڈر اس ملک پر مسلط تھے ؟ اس وقت یہ بچوں کا کھیل تھی لیکن جب ایک کیرکٹر والا انسان اوپر آیا تو اس نے امریکہ کو آنکھیں دیکھلائیں کہ اس وقت بھی چین سے دوستی ہو سکتی ہے ۔ (نعرہ تحسین) مجھے افسوس ہے کہ قوم کا ذہن غلط سوچنے لگا ہے کہ یہ فلانی انڈسٹری ہے اور یہ فلانے کی انڈسٹری ہے ۔ اے بابا تمہارے ملک میں ہزاروں آدم جی ہیں ۔ ہزاروں داؤد ہیں جو کروڑوں کے مالک ہیں اگر ایک حبیب اللہ اس میں آ گیا تو کیا ہوا ؟ لیکن انسان کا کریکٹر دیکھو کہ اس نے دنیا میں تمہارا سر بلند کیا یا نہیں ؟ اس نے مرد میدان کی طرح کھڑے ہو کر کہا کہ ہم

چین سے دوستی کرتے ہیں - انصاف کا ترازو رکھ کر غلطیوں کو پکڑو اور اچھی بات پر تعریف بھی کرو - اب تین چیزیں ہیں - اوقاف کی تنظیم کس قدر بوریانشیں ریشم پوش مولوی سے کوئی نہیں کر سکتا تھا - کیا کوئی اوقاف کی تنظیم کر سکتا تھا - اس کیلئے حوصلہ اور سپرٹ کی ضرورت تھی - داوالحکومت کو اٹھا کر کراچی سے پنڈی لاتا - کراچی کے سیٹھوں اور مالداروں سے جو اپنی جیب میں حکومت کے سیکریٹریوں کو رکھتے ہیں یا ان جاگیرداروں سے جو اس زمین پر کم سے کم مغربی پاکستان میں تو خدا تھے ان سے زمین چھیننا معمولی کام تھا ؟ یہ ایسی چیزیں ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ یہ صدر ایوب کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا تھا -

میں ایک چیز سابق صوبہ سرحد کے بارے میں کہونگا اس کے لئے میں نے گذشتہ سال کچھ فریاد کی تھی آج پھر میں اس ایوان میں کہونگا کہ وہاں جذبات سخت مجروح ہیں - لوگ پریشان ہیں - اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی روٹی کاٹی گئی ہے ان کو نقصان پہنچا ہے اگر آپ کسی کی روٹی کاٹ کر کہیں کہ تم ہمارے بھائی رہو تو زور کی بات اور ہے مگر وہ آپ کا بھائی نہیں ہو سکتا - وہ برے ہیں یا اچھے آپ کے جسم کا جزو ہیں - اقتدار کے سامنے جھکنے والے ہر وقت ملتے ہیں - اقتدار کے سایہ میں پلنے والے ہمیشہ ملینگے وہ صاحب اقتدار کی ہر غلطی میں ہاں میں ہاں ملاتے ہیں لیکن حکومت کو سچ کہنا صحیح بات کہنا ہی اصل دوستی ہے- ہم کو یاد ہے بچپن میں ہمارے باپ نے ایک بات کہی تھی کہ جو تمہیں ہنسائے گا وہ تمہارا دوست جو سچی اور کڑوی بات کر کے تمہیں رلائے گا وہ تمہارا دوست ہو گا- ہم آج اس حکومت کو کہنا چاہتے ہیں تم پٹھان کو اپنے جسم کا دماغ اور دل نہ سمجھو تو کم از کم اپنی ٹانگیں ہی سمجھو ان کو مضبوط بنانے کی کوشش کرو - نوکریوں کیلئے یہ دفتروں کے دھکے کھاتے ہیں - میرے پاس دو نوجوان آئے ان کو نوکریاں نہیں ملتیں کیوں کہ جب بھی ان کا نمبر آتا ہے تو ان کو نہیں دیا جاتا - آپ کو تعجب ہو گا کلرک جو وہاں سیکرٹیریٹ میں بھرتی ہوئے تھے بیکار ہو کر رہ گئے - کہ پشاور لٹ گیا - پشاور اجڑ گیا - مالی - چپراسی اور چپلی بنانے والے جو پولیس اور جیل والوں کو سپلائی کیا کرتے

تھے وہ سارے لاہور میں آ گئے ہیں - میں نفرت کرنے والا انسان نہیں ہوں میں اس ملک کا ایک وفادار شہری ہوں - میں اس ملک کی عزت وناموس چاہتا ہوں اور اس ملک کی بقا و سلامتی کا آرزومند ہوں اس لحاظ سے سارے پاکستانیوں کی بہتری چاہتا ہوں لیکن یاد رکھیئے کہ اگر آپ نے کسی کو کمزور بنانے کی کوشش کی اور جیسا کہ سرحد کے نوے فیصد لوگ سمجھتے ہیں کہ ہمیں یہاں خراب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے یہ حقیقت ہے کوئی اسے سمجھے یا نہ سمجھے میں Warn کرتا ہوں کہ اس مسئلہ پر کمیشن بٹھایئے لیکن سردار بہادر خان والا نہیں جو آج کہتا ہے کہ یونٹ اچھا نہیں دوسرے روز دستخط کرتا ہے کہ یونٹ توڑ دو تیسرے روز کہتا ہے کہ یونٹ میرا ایمان ہے ایسے لوگوں کا کمیشن فضول ہے - ہمارے پاس اس کے دستخط کا فوٹو ہے - جو ۱۹۵۸ء میں اس نے لکھ کر دیا تھا اور ری پبلکن والوں نے بھی لکھکر دیا تھا کہ یہ نہیں چل سکتا اس کو توڑ دو - یہ نواب زادہ افتخار احمد خان ہیں جس نے اطلاع دیدی کہ کسی نواب نوابی کا تخیل ہے یہ ایک بات ہے کہ خدا کے کام نرالے ہوتے ہیں کہ وہ خود غائب ہو گیا میں اس حکومت کو کہتا ہوں کہ تم ان مسائل کو سونچو اور اس کو بھائیوں کے درمیان محبت اتحاد کیلئے استعمال کرو - یاد رکھو اس ملک کی سلامتی کیلئے یہ خدشہ ہے - تمام ملک کے باشندوں کے درمیان محبت اعتماد اور دوستی ہو اور ایک دوسرے بھائیوں کی طرح بہتری سونچو اگر ایک دوسرے کو خراب اور ذلیل کرنے کی نیت ہو تو خدا اس برے دن سے بچائے تمہاری سلامتی اس میں نہیں ہے - اب میں ختم کرتا ہوں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - (میاں معراج الدین) - جناب والا - میزانیہ برائے سال ۶۳ - ۶۴ کی تفصیلات میں جانے سے پہلے میں جناب وزیر خزانہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کیوں کہ انہوں نے ایک عوامی بجٹ پیش کیا ہے جس میں مفاد عامہ کے کاموں کیلئے مناسب رقم فراہم کی گئی ہے - مبلغ ایک کروڑ چونتیس لاکھ ترپن ہزار ریونیو آمدنی کے مقابلے میں ایک کروڑ بائیس لاکھ انتہر ہزار کا خرچ دکھایا گیا ہے - جس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بجٹ سرپلس ہے - ۶۲ - ۶۳ کے اعداد و شمار کو دیکھیئے تو آپ پر عیان

ہو گا کہ ریونیو کی آمدنی میں چھ کروڑ کا اضافہ ہوا ہے اور اس سے کچھ سال پیچھے چلے جائیں تو آپ دیکھینگے کہ ریونیو آمدنی میں ۱۴ کروڑ کا اضافہ ہوا ہے اور اس کے اخراجات میں تقریباً ساڑھے چوالیس کروڑ کا اضافہ ہوا ہے ۔ ان اعداد و شمار کو دیکھنے کے بعد میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ حکومت کس جان فشانی سے کام کر رہی ہے اور ترقی کی راہ پر گامزن ہے ۔

جناب والا ۔ پرائمری تعلیم کو فروغ دینے کیلئے بڑے بڑے ہوٹلوں پر جو ٹیکس لگائے گئے ہیں اس سے عوام کو فایدہ ہوگا اور معیار زندگی بلند ہوگا اور جو غیر منقولہ جائیداد کی خرید و فروخت پر ٹیکس لگایا گیا ہے اس سے عوام پر بار پڑے گا یہ زیادہ ہے یہ جو ڈیزیل آئیل پر ۸۰ فیصد ٹیکس لگا ہے اس سے نہ صرف صنعت کاروں کو بلکہ کاشت کاروں کو بھی کوئی فایدہ نہیں ہو گا ۔ میں گذارش کرونگا کہ ڈیزل آئیل پر ٹیکس نہیں لگنا چاہئے ۔

جناب والا ۔ اس بجٹ کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ ڈیولپمنٹ کے کاموں پر ۱۸۶ کروڑ ۱۲ لاکھ کی رقم رکھی گئی ہے جو پچھلے سال سے ۳۴ فیصد زیادہ ہے ایسے اخراجات کو پورا کرنے کیلئے آپنے صوبے کے وسائل سے ۴۶ کروڑ کی رقم کے اضافہ سے بقایا جات مرکز سے قرضہ جات اور دوسرے ممالک کی ایڈ بھی شامل کر کے پورے کئے ہیں ۔ اس سال ڈیولپمنٹ کے جو کام ہونگے اس میں زیادہ اہمیت پانی اور بجلی کو مہیا کرنا ہے ۔ اس سال ۶۳ - ۶۴ میں ہونے ۷۲ کروڑ کا خرچہ ہو گا جس میں تربیلا ڈیم ۔ لائلپور روڈ ۔ ملتان ۔ کرم گڑھی اور ۲۲۰ کلوواٹ لائین کے پاور سٹیشن قائم کئے جائینگے ۔ انڈسٹری کیلئے تقریباً بارہ کروڑ رکھے گئے ہیں جب کہ پچھلے سال ۹ کروڑ روپے رکھے گئے تھے ۔ اس طرح تعلیم ۔ حمل و نقل اور دوسرے ترقیاتی منصوبوں کیلئے پچھلے سال سے زیادہ رقم رکھی گئی ہے جس سے صوبے میں ہر طرف ترقی ہو گئی ۔ پے کمیشن کے فیصلوں کو اپنا ہوئے ملازمین کے گریڈز پر جو نظر ثانی کی گئی ہے اس سے اس طبقہ کا معیار زندگی بلند ہو گا ۔

جناب والا ۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ بجٹ پسماندہ علاقوں کے لئے ہے لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ جو علاقے ترقی یافتہ ہیں ان کی ترقی کو بھی بالکل نہیں روکنا چاہئے ۔ کہیں وہ بھی پسماندہ علاقے بن کر نہ رہ جائیں ۔ سابقہ پنجاب کے لئے بہت تھوڑی رقوم رکھی گئی ہیں اور خاص طور پر لاہور کے لئے کسی نئی سکیم کے لئے کوئی خاص روپیہ نہیں رکھا گیا حالانکہ یہ مغربی پاکستان کا دارالخلافہ ہے ۔

جناب والا ۔ بنیادی جمہوریت کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ جب سے بنیادی جمہوریتیں قائم ہوئی ہیں تب سے ہمارے عوام میں اس بات کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی مدد آپ کے تحت اپنے اکثر کام کر لیتے ہیں ۔ پہلے چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے ان کو عدالتوں میں جانا پڑتا تھا اب تقریباً ۹۵ فی صدی فیصلے چیئرمین خود اپنے علاقوں میں کروا لیتے ہیں ۔ یہ کام ایک پنچایت کی صورت میں ہوتا ہے ۔ اس طرح اپنی مدد کے تحت تقریباً تیرہ چودہ ہزار میل لمبی سڑکیں بن گئی ہیں ۔ ڈسپنسریاں بن گئی ہیں ۔ پرائمری سکول بن گئے ہیں بلکہ ان کی عمارتیں بھی بن گئی ہیں ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد میں وزیر تعلیم کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور وزیر خزانہ کا بھی ۔ پچھلے بجٹ سیشن میں میں نے اپنی کچھ معروضات پیش کی تھیں کہ باغبانپور اور شاھدرہ کے علاقوں میں نہ کوئی کالج ہے نہ ہسپتال ۔ جس کے لئے وہاں کے عوام کو دس دس بارہ بارہ میل کا سفر طے کرنا پڑتا ہے ۔ جناب وزیر تعلیم نے میری معروضات کے پیش نظر باغبانپور کے لئے دو انٹرمیڈیٹ کالج (ایک لڑکوں کے لئے اور ایک لڑکیوں کے لئے) کھول دئے ہیں ۔ لیکن میں اس موضوع پر پنجابی کا ایک لطیفہ عرض کروں گا ۔ ایک جاٹ تھا ۔ وہ کہنے لگا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میرے پاس کانسی کا ایک کٹورہ ہو اور ایک بھوری بھینس ہو اور میں کٹورے میں مصری ڈال کر اس پر بھینس کے دودھ کی دھاریں ڈالوں اور انگوٹھے سے گھول گھول کر پیوں ۔ کسی نے پوچھا کہ تو نے اس کے لئے کیا بندوبست کیا ہے ۔ کہنے لگے کہ فی الحال تو میرے پاس انگوٹھا ہی انگوٹھا ہے (قہقہہ) باغبانپورہ میں کالج تو کھل

گئے ھیں لیکن نہ کوئی بلڈنگ ھے نہ فرنیچر ھے نہ استاد ھیں(قہقہہ) میں یہ گذارش کرونگا کہ اس کا بھی انتظام کیا جائے - دوسرے یہ بھی عرض کرونگا کہ مصری شاہ اور شاھدرہ کے علاقوں میں کوئی ھائی سکول نہیں ھیں - اس کے بارے میں بھی وزیر صاحبہ غور فرمائیں -

جناب والا - یہ بھی عرض کرونگا کہ ایسے علاقوں میں اپنی مدد آپ کے تحت جو ڈسپنسریاں کھولی گئی ھیں ان میں سے ایک ڈسپنسری کا افتتاح جناب گردیزی صاحب نے بھی کیا تھا وہ وھاں گئے تھے اور انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ایسی ڈسپنسریوں کو Aid دلوانے کی کوشش کریں گے - میں ان کو آپ کی وساطت سے وہ وعدہ یاد دلانا چاھتا ھوں کہ وہ اس وعدہ کو پورا کریں - اس کے علاوہ ایک Society ھے فدایان رسول وسن پورہ اور مصطفیٰ ویلفیئر ٹاؤن فاروق گنج میں یہ دوادارے ھیں - ان کو زیادہ aid دلوائی جائے -

جناب والا - ھمیں جو American Aid مل رھی ھے اس سے عوام پر خاصا بار پڑ رھا ھے - اس لئے کہ پہلے ٹریکٹر کی قیمت اگر ۱۱ ھزار ۷ سو تھی تو اب ۱۷ ھزار ھو گئی ھے اور جو مشینری پہلے کم قیمت پر آتی تھی وہ اب مہنگی ملتی ھے - مثال کے طور پر جو Truck Chassis یا Bus Chassis ۲۲ ھزار میں آتی تھی وہ ۳۰ ھزار ۹ سو کی ھو گئی ھے - یہ جو Aid کا مال آ رھا ھے اس سے عوام پر بوجھ پڑ رھا ھے -

اس کے بعد یہ عرض کروں گا کہ میرے فاضل دوست صفدر صاحب نے فرمایا تھا کہ لاھور میں جو فساد ھوا ھے اور دوسری جگہ بھی ھوا ھے اس کے سلسلہ میں حکومت انتظام نہیں کر سکی - میں یہ عرض کروں گا کہ ایک مقامی اخبار میں ایک مضمون شائع ھوا تھا - اس پر غور و خوض کرنے کے لئے شیعہ حضرات نے موچی دروازے کے باھر برکت علی محمڈن ھال میں ایک میٹنگ کی - اکثر لوگوں کو علم ھو گا کہ ان کی دو پارٹیاں ھیں - اس میٹنگ میں دونوں پارٹیوں کا تصادم ھو گیا - چاقوؤں چھریوں اور کرسیوں کا آزادنہ استعمال کیا گیا - اس کے بعد جب ذوالجناح کا جلوس نکالا گیا تو اس موقع پر دونوں پارٹیوں کی لیڈر شپ کا پھر جھگڑا ھوا اور

لیکن اس جھگڑے کو سنی حضرات پر تھوپنے کے لئے امام باڑے کے پاس ایک مسجد تھی جو مسجد لال کھوہ کہلاتی ہے اس مسجد کی روشنیاں توڑ دی گئیں اور اسے آگ لگانے کی کوشش کی گئی - لیکن اس پر وہاں کی پولیس اور اتحاد کمیٹی نے قابو پا لیا - اس کے بعد ذوالجناح بغیر کسی جھگڑے کے چلتا رہا - پھر بھاٹی گیٹ میں دونوں پارٹیوں کا جھگڑا ہوا - وہ بھی اونچی مسجد کے قریب ہوا اور اسے بھی سنی حضرات پر تھوپا گیا - لیکن اس وقت ڈپٹی کمشنر - پولیس اور مجسٹریٹ موجود تھے - انہوں نے حالات پر قابو پا لیا - اس اثنا میں میں اور میاں شریف دونوں موقع پر پہنچ گئے اور وہاں جا کر لوگوں کو تلقین کی اور یہ وعدہ کیا کہ انکوائری آزادانہ طور پر کرائیں گے - وہ انکوائری شروع ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ انکوائری آزادانہ طور پر ہو گی انکوائری آفیسر بھی ایماندار اور بڑے اعلیٰ درجے کا ہے -

آخر میں واپڈا کے متعلق عرض کروں گا - اس سلسلہ میں ملک قادر بخش صاحب کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس محکمہ کو بڑی اچھی طرح چلایا ہے - لیکن لاہور میں Voltage اکثر Drop ہوتی رہتی ہے - لاہور کارپوریشن کی بجلی کی کئی موٹریں جل گئی ہیں جس سے لاہور والوں کو پانی کی تکلیف رہتی ہے -

میجر سلطان احمد خان (ہزارہ - ۳) - صاحب صدر - ایک قومی میزانیہ کو اس نظریہ سے دیکھنا چاہئے کہ آیا وہ ملک کی اقتصادی اور ترقیاتی خواہشات اور ضروریات کا صحیح آئینہ دار ہے یا نہیں - مجھے اس کا وسیع تجربہ نہیں لیکن ایک بات جو اس وقت ہماری سمجھ میں آتی ہے اور جس کا وزارتی پارٹی اعلان کر رہی ہے - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا آئینہ آہستہ آہستہ پاش پاش ہو رہا ہے - اور مجھے ڈر ہے کہ کسی نہ کسی دن یہ حالت ہو جائے گی کہ ان کا جوڑنا مشکل ہو جائے گا -

جناب والا - اس صورت حال میں علامہ اقبال کے فلسفہ کے مطابق یہ عرض کروں گا :

"کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہ آئینہ ساز میں"

تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ آئینہ ساز بے نیاز ہے - شاید ہمارے کچھ اور امتحانات لینا چاہتا ہے - میرے نقطہ نظر کے مطابق یہ امتحان پچھلے ۸ سال سے شروع ہے - سزائیں دی جا رہی ہیں - اور کوئی پوچھنے والا نہیں -

جناب والا - جتنے بجٹ تیار ہوئے ہیں ان کے متعلق ایک بات بڑی واضح ہے کہ وہ خوب لکھے گئے ہیں - لیکن ان کا جو حشر ہوا ہے وہ آپ کے سامنے ہے اور اس کا خمیازہ عوام بھگت رہے ہیں - اگر غور سے دیکھا جائے تو بجٹ میں جو جو سہولتیں دی جا رہی ہیں اور جو جو منصوبے بنائے گئے ہیں ان کی وجہ سے ۵۰ فیصدی رقم تباہ اور برباد اور بالکل Waste کی جا رہی ہے - بجٹ کی اچھائی یا برائی کے لئے تین نکات کو نگاہ میں رکھنا پڑتا ہے -

۱- انتظامیہ کو چلائیں -

۲- عدلیہ کو چلائیں -

۳- اور جو رقم باقی رہ جائے وہ ترقیاتی سکیموں پر لگائیں -

آج اس ملک کے انتظام کا یہ عالم ہے کہ Executive Side کو چھوڑ کر عدلیہ میں بھی بہت زیادہ خرابیاں آ گئی ہیں - لیکن ایک بات میں عرض کر دوں کہ اب بھی کہیں کہیں دیانت داری ہے مگر ان لوگوں کو یہ ڈر ہے کہ کہیں آج ہی Dismiss نہ ہو جائیں - لہٰذا تمام انتظامیہ کی میری نظر میں پوری طرح دیکھ بھال کرنے کی ضرورت ہے اب تو یہ حالت ہے کہ جو بڑے ہیں وہ کسی کی پروا ہی نہیں کرتے اور ان کے برے اعمال پر کوئی پرسش نہیں ہوتی - جو دیانتدار ہیں ان کے لئے اس بے قانونی کے زمانے میں کوئی Security نہیں اور ان کے مستقبل کا کچھ پتہ نہیں کہ کیا ہو - کیونکہ ان کو خود مختار نہیں رہنے دیا گیا -

میاں معراج الدین - یہ آپ بار بار نیچے کیا دیکھ رہے ہیں ؟

میجر سلطان احمد خان - اس کاغذ پر صرف تین چار سطریں لکھی ہیں آپ دیکھ سکتے ہیں -

خواجہ محمد صفدر - میاں صاحب جب آپ تقریر کر رہے تھے تو آپ پر اسی قسم کا اعتراض کسی نے آپ ہی کی طرف سے کیا تھا -

میجر سلطان احمد خان - Executive Side کی صورت حال یہ ہے کہ ترقیاتی اور سماجی کاموں کو دیکھا جائے تو ہمیں حقیقت حال سے واقفیت ہو سکتی ہے - اس وقت ہمارے سامنے اریگیشن اور جنگلات کے محکمے ہیں - تعلیم کے محکمہ کو میں دیدہ دانستہ چھوڑ رہا ہوں - کیونکہ ہمارے علاقہ میں تعلیم کے لحاظ سے بڑی خدمت کی گئی ہے - جو کچھ ہم دیکھتے ہیں اور جتنا کچھ ہم سمجھ سکتے ہیں ہم اس کا دیانتداری کے ساتھ اظہار کریں گے - اپنے تجربہ کی بنا پر میں پی - ڈبلیو - ڈی کے متعلق عرض کروں گا کہ اس کے کارنامے اب اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ جب کوئی نئی سڑک بنائی جاتی ہے - ابھی وہ مکمل بھی نہیں ہوتی کہ اس کا Material اکھڑنے لگتا ہے - چنانچہ - اس کی Maintenance کے لئے مزید رقم Sanction ہوتی ہے - اس وقت معاشرہ میں سب سے بڑی بیماری یعنی رشوت آ گئی ہے - میں حیران ہوں کہ ہماری حکومت اس کا علاج کیوں نہیں کرتی - وہ تو بس اس چیز کو ہی بہت بڑا کام سمجھتے ہیں کہ وہ بنیادی جمہوریتوں کے ممبران کو گورنمنٹ ہاؤس میں چھپ کر Address کرتے ہیں - کیا وجہ ہے کہ وہ عوام کے سامنے نہیں آتے - ان کی تکالیف سے وہ کیوں غافل ہیں - آخر کب تک عوام ان کی عیاشی کو برداشت کر سکیں گے - مغربی پاکستان میں چند سالوں سے Judiciary کے متعلق ہم نے یہ دیکھا ہے کہ اس سے جس چیز کی ہم امید رکھتے تھے ابھی تک اس کی امید رکھ رہے ہیں اور مایوس نہیں ہوئے - مغربی پاکستان میں عدالتوں کو دیدہ دانستہ کمزور کر دیا گیا ہے اور ان سے پبلک کا اعتماد اٹھ گیا ہے - میں سپریم کورٹ سے خاص طور پر اپیل کرتا ہوں کہ ہائی کورٹ کی بنچوں پر لوکل جج نہ رکھے جائیں کیونکہ ان کے وہاں ہونے سے انصاف کے تقاضے پورے

نہیں ہو سکتے - آخر وہ بھی انسان ہیں - علاقائی حالات اور معاملات کو جانتے ہیں - نیز ہر فیصلہ کے لئے کچھ نہ کچھ رعایت ملحوظ خاطر رکھنا پڑتی ہے - کیونکہ سوسائٹی میں تین چار فیصدی ایسا گندہ عنصر ضرور ہوتا ہے جو گمراہی میں مدد دیتا ہے - میں امید کرتا ہوں کہ جب بھی کسی بنچ کے لئے جج مقرر کریں تو کسی دوسرے علاقہ سے بھیجے جائیں تاکہ ان کے انصاف پر کوئی چیز اثر انداز نہ ہو سکے - ترقیاتی سکیموں کی حالت یہ ہے کہ ہمارے دوستوں میں سے ہر ایک نے دو چار مبارک باد کے فقروں کے بعد اعتراضات کئے ہیں اور یہ کہا گیا ہے کہ Wastage ہو رہی ہے - اخراجات ایک گہرا Subject ہے اور عام لوگ اسے نہیں سمجھ سکتے -

اس وقت صورت حال یہ ہے کہ آٹھ سال سے جو ڈیلوپمنٹ ہوئی ہے بالکل وہ Negative ہے - اگر یہی صورت رہی تو بڑے بڑے ذخیرے ختم ہو جائیں گے - اخراجات کا ایک بڑا حصہ چند لوگوں کے ہاتھوں میں جا رہا ہے - اور آمدن کی Percentage کم ہو رہی ہے - دنیا میں کوئی ایسا ملک نہیں جس میں افسران کو اتنے وسیع اختیارات حاصل ہوں جتنے یہاں ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے اختیارات کو غلط استعمال کرتے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں - اگر آج پچھلے سالوں کی سرکاری طور پر تفتیش کرائی جائے تو آپ دیکھیں گے - کہ top سے لیکر bottom تک انہیں چودہ چودہ سال کی قید ہو سکتی ہے - لہذا میں یہ التجا کروں گا کہ ان پر کڑی نگرانی کا انتظام کیا جائے - تاکہ دن دھاڑے ہر لب سڑک اور اعلانیہ اس قوم کا لہو اتنی آسانی سے نہ چوسا جا سکے - جناب والا - وحدت مغربی پاکستان کے متعلق کچھ کہنا چاہتا تھا - لیکن آج مجھے یہ سن کر مسرت ہوئی کہ وہ چند لوگ جو نہ صرف یہ کہ وحدت بلکہ پاکستان کی جڑوں کے ہی خلاف تھے - آج وحدت کا پرچار کر بیٹھے ہیں - اور اب مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ وحدت ضرور کامیاب ہو گی - آج مجھے یہ احساس ہوا ہے کہ اس صورت میں وحدت کامیاب ہو کر رہے گی - لیکن جب کہ میرے علاقے کے چند ایک دوستوں نے

شکایت کی ہیں - ان کی شکایات مقامی اور چھوٹی چھوٹی چیزوں تک محدود ہیں - میں بھی کوئی عالم نہیں ہوں - لیکن ہم کچھ زیادہ ہی سنتے رہتے ہیں - یہاں ہمارے علاقے کے جو وزیر ہیں - وہ بہت اچھے ہیں - لیکن ان کو بھی علم نہیں ہے - میں یہاں یہ التجا کروں گا کہ خدا کے لئے وہاں پر سروسز میں نوکریوں اور ترقیوں میں بڑی Demoralising فضا چھا چکی ہے - آپ اور خاص طور پر جو وہاں کے نمائندے ہیں اسے جاننے کی کوشش کریں - اگر آپ نہ کر سکے تو کسی نہ کسی دن کوئی اور ضرور کر لے گا - لیکن ان کو جاننا بڑا ضروری ہے - اور یہ کاغذی اعلان کہ یہ بجٹ پسماندہ علاقے کے لئے ہے - اگر آپ اسی سے متاثر ہو گئے تو ہمارا حشر بھی وہی ہو گا - جناب والا - جو گذشتہ سات آٹھ سالوں سے ہوتا رہا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے علاقے کے خلاف ایک بڑی گہری سازش ہوئی ہے - جس کا آج اس ایوان میں انکشاف کرنا بڑا ضروری ہے - اور وہ جناب والا - ایبٹ آباد Summer Capital ہونے کے متعلق ہے - اگر آپ کو تاریخ یاد ہو - تو آپ نے سنا ہو گا کہ مارشل لاء کی Imposition کے فوراً بعد زمین Acquire کر دی گئی تھی - اور بڑی تیزی سے اعلان کر دیا گیا تھا کہ یہاں پر مغربی پاکستان کا Summer Capital بنایا جا رہا ہے - لیکن فوراً اسے مطلقاً رد کر دیا گیا - اخبارات میں جو کچھ آیا - تو یہ وجہ بتائی گئی کہ چونکہ اسلام آباد بن رہا ہے - اس لئے Summer Capital کی ضرورت نہیں رہی - اور اخبارات میں یہ خبر پڑھنے کے بعد ہر انسان متاثر ہو گیا تھا - لیکن بعد میں جو کچھ ہم نے سنا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ایبٹ آباد ایک گہری سازش کا شکار ہو گیا - اور میں نے کچھ اس طرح سنا ہے کہ صدر مملکت جو خود بھی اسی علاقہ کے رہنے والے ہیں - انہیں کچھ لوگوں نے کہا کہ آپ کا اعلان ہے کہ اس ملک میں صدارتی نظام ہو گا - تو اس صورت میں صوبائی Summer Capital کی ضرورت پیش نہیں آئی - سننے میں آیا ہے کہ انہوں نے بغیر سوچے سمجھے اس تجویز پر دستخط کر دیا - اور وہاں ہی اس کا جنازہ نکل گیا - چاہئیے تو یہ تھا

کہ اس تجویز کو اس وقت تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ۔ جب تک کہ اس ملک کا آئین Disclose نہ ہو جائے ۔ اب تو صورت حال یہ ہے ۔کہ مجھے علم ہی نہیں کہ یہ صدارتی نظام ہے یا صوبائی ہے ۔ یہ ایوان بھی ویسے ہی بیٹھا ہوا ہے ۔ اور حکومت بھی بیٹھی ہوئی ہے ۔ تو بہرحال جناب والا ۔ یہ ایک بڑا ہی Serious معاملہ ہے ۔ اور اس پر میں احتجاجاً کہوں گا کہ مغربی پاکستان کے اس علاقے کو Summer Capital کی اشد ضرورت ہے ۔ ہماری غرض صرف یہ ہے کہ ہمارا علاقہ بڑا غریب علاقہ ہے ۔ اور اس کے بن جانے سے ہماری اقتصادی حالت میں بڑا فرق آ جائے گا ۔ ہم نہ پیسے رکھتے ہیں ۔ نہ کرایہ دے سکتے ہیں ۔ یہ ان لوگوں ہی کے لئے ہے ۔ اس کو وہاں چھوڑ دینا مناسب نہیں ۔ آخر اس قوم کو ایک نہ ایک دن کہیں نہ کہیں Summer Capital بنانا ہی پڑیگا ۔ اور وہ خوش قسمتی سے ایک ہی جگہ ہے ۔ ہاں دوسری یک جگہ سکسیر بھی ہے لیکن وہ کچھ تاریخی واقعات تھے ۔ کچھ مقامی واقعات تھے ۔ اور اسے جلا دیا گیا ہے ۔ اور وہاں پر بنانا ممکن ہو گیا ہے ۔ میرے علاقے میں ایک بڑا ظلم ہوا ہے ۔ یہ میں اس لئے نہیں کہہ رہا کہ مجھے اپنا پروپیگنڈا مقصود ہے ۔ بلکہ ایسا ظلم واقعی ہوا ہے ۔ کہ کسی ذہین انسان کو سمجھ بھی نہیں آتی ۔ کہ آخر اس ظلم کی ضرورت ہی کیوں پڑی ۔ ہمارے ملک میں لینڈ ریفارمز مارشل لاء کے دوران میں ہوئی تھیں ۔ بذات خود یہ بڑ قابل تعریف عمل تھا ۔ لیکن اس میں بھی جو بعد عمل کئے گئے ۔ وہ میں حیران ہوں ۔کہ لینڈ ریفارمز تھیں ۔ یا قوم کو اپنے گھروں سے اکھاڑنا تھا ۔ اس علاقے میں جسکا نام اپرتناول ہے ۔ ایسا کیا گیا ہے ۔ یہ حقیقت ہے ۔ کہ وہ ریاست کا ایسا جز تھا ۔ کہ انگریز نے بھی وہاں مداخلت نہیں کی تھی ۔ اور خود پاکستان حکومت نے بھی وہاں اسے وہاں کے نواب کے نام کیا ہوا تھا ۔ ۱۹۵۱ء میں وہاں اصلاح کی گئی ۔ ان لوگوں کو آزاد کر دیا گیا ۔ اسے حکومت نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا ۔ اور لگان کے معاوضے میں لوگوں کو اپنی اپنی جگہ پر رہنے دیا ۔ مارشل لاء

کے دوران میں ان لوگوں نے وہ سب چیز نواب کے نام کر دی اس چیز کا مالک کر کے So Called 36000 یونٹ بحیثیت مالک کے اور 36000 ہزار یونٹ گدھے اور گھوڑے پالنے کے لئے دیدی اور باقی اراضی اسکے عزیزوں میں تقسیم کر دی ۔ تو اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ساٹھ ہزار انسانوں کی آبادی بے گھر ہو گئی ہے ۔ ان میں سے تین ہزار آدمی ہری پور میں چالیس پچاس راولپنڈی میں اور دس پندرہ لاہور میں اسلئے پھر رہے ہیں ۔ کہ شاید انکی بات سننے والا کوئی ہو ۔ یا حکومت انکی شنوائی کرے ۔ میں نے بذات خود کل وزیر صاحب سے درخواست کی کہ چودہ ہزار آدمی احتجاجاً راولپنڈی کی طرف مارچ کر رہے ہیں ۔ انہوں نے فرمایا کرنے دو ۔ تو یہ رویہ ہے ۔ انکا ۔ انکو اپنا رویہ بدلنا ہو گا ۔ یہ ایک نہایت ہی نازک صورت حال ہے ۔ اور میری تقریر کا جو اشد ضروری مدعا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ میرے نقطہء نظر سے اس سب چیز کا ایک پس منظر ہے ۔ ایک سیاسی پس منظر ہے ۔ جو ہمیں ان سب مصائب میں Land کر رہا ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں ماسوائے پہلے چند سالوں کے عام طور پر وہی لوگ برسر اقتدار رہے ۔ کہ جنہیں تقسیم سے قبل ٹوڈی کہا جاتا تھا ۔ تقسیم کے بعد یونینیسٹ کہا جاتا تھا ۔ اور ۵۵ء میں ریپبلیکن پارٹی ۔ اور جو اب کنونشن مسلم لیگ میں Transform کر دی گئی ہے ۔

جناب والا ۔ اسکی وجہ یہ ہے ۔ کہ تقسیم سے پہلے اس طبقے میں صرف ایک عنصر تھا ۔ جسے انگریزوں کا جاگیردار اور زمیندار کہا جاتا تھا ۔ پھر اس میں طرح طرح کی بھرتی ہوئی ۔ اس میں بیورو کریٹس بھرتی ہوئے ۔ سمگلر اور بلیک مارکیٹ کرنے والے بھرتی ہوئے ۔ اور آجکل زیادہ تر کارخانے دار بھی اس میں بھرتی ہو گئے ۔ میں نے جن کا نام لیا ہے ۔ اگر آپ ان کے اذہان کی Study کریں ۔ تو کیا یہ واقعی کہا جا سکتا ہے ۔ کہ وہ ملک کے استحکام اور ملک کی مضبوطی کی خاطر کچھ کرینگے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے اغراض و مقاصد کچھ اور ہی ہیں ۔

اب آپ سے میں نے یہ عرض کرنا ہے ۔ کہ کل اس ایوان میں جو مظاہرہ کیا گیا تھا ۔ وہ اس ایوان کے شان شایان نہیں تھا ۔ آپکی ضرور کوئی مجبوری ہو گی ۔ مگر آپ تو اس ہاؤس کے وقار کے نگہبان ہیں ۔ ہم تو آپکے خاص تابعداروں میں سے ہیں ۔ لیکن آپکو اس ہاؤس کا وقار قائم رکھنے کے لئے Firm ہونا چاہیئے ۔ اور جو بھی ممبر اس ہاؤس کی روایات کے خلاف کلام کرے ۔ اسے ایوان سے باہر پھینکوا دیں ۔ خواہ وہ گورنر کا Right hand-man ہو ۔ یا کسی اور کا Left hand man ہو ۔ اور جتنے بھی giants ہوں ۔ اگر وہ اس ایوان میں غلط قسم کا مظاہرہ کرتے ہیں ۔ تو میں آپکی خدمت میں عرض کرونگا ۔ کہ آپ کو ضرور مضبوط ہونا چاہیئے ۔

Mr. Speaker : On all points I am quite firm. As long as I am in the Chair I will see that the dignity of the Chair is upheld, and also I will see to it that the dignity of the House is upheld.

Mr. Ahmed Saeed Kirmani : Yesterday, there was a departure.

Mr. Speaker : There was no departure. The thing was that five members were also standing from the member's side.

خان اجون خان جدون (مردان ۔ ۴) ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے دیر سے موقع ملا ہے شاید اسلئے کہ میں پسماندہ علاقے کا رہنے والا ہوں ۔ میں اس بجٹ کے متعلق جو اس سال اس ایوان میں پیش ہوا ہے وزیر خزانہ کو جو اسوقت موجود نہیں ہیں ۔ مغربی پاکستان کا سب سے پہلا ترقیاتی بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ درحقیقت یہ پہلا ترقیاتی بجٹ ہے جو کافی حد تک پسماندہ علاقوں کا بجٹ کہا جا سکتا ہے ۔ یہ پوری طرح پسماندہ علاقوں کا بجٹ تو نہیں ہے لیکن یہ کافی حد تک پسماندہ علاقے کا بجٹ ہے ۔ جس محنت اور کاوش سے اس بجٹ کو تیار کیا گیا ہے اور اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے میرے خیال میں یہ پہلا بجٹ ہے جس میں جتنی رقم مہیا کی گئی ہے اسکی تمام تفصیل دی گئی ہے اسکے ساتھ اسکی سکیمیں بھی موجود ہیں ۔ اور اسکا credit محکمہ خزانہ اور محکمہ پلاننگ اور ڈولپمنٹ کو ملناچاہیئے ۔ اور انکا یہ کام قابل ستائش و آفرین ہے اگر اس جذبہ اور محنت سے بجٹ تیار ہونے لگے تو میرے خیال میں آئندہ ۔ ۔ ۔

سال میں پسماندہ اور ترقی یافتہ علاقوں کے درمیان جو فاصلہ ہے وہ بہت حد تک کم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر۔ اسمیں شک نہیں کہ پچھلے سالوں میں پسماندہ علاقوں کے ساتھ صریحاً ناانصافیاں کی گئیں ہیں۔ بلکہ میں یہ کہونگا کہ یونٹ بننے کے وقت سے لیکر اسوقت تک ناانصافی ہوتی رہی ہے۔ اسکا ثبوت یہ ہے کہ اس بجٹ پر جن معزز ممبروں نے تقریریں کی ہیں ان سے ظاہر ہے کہ ایسے علاقے موجود ہیں جنکے لئے پہلی بار کچھ رقم رکھی گئی ہے اور جنکی طرف پہلی دفعہ توجہ دی گئی ہے۔ میں خود ایسے علاقے کا رہنے والا ہوں جسکی طرف پہلی بار حکومت نے توجہ دی ہے اسلئے اس بجٹ میں ہمارے علاقے کیطرف جو کچھ توجہ دی گئی ہے اس پر میں گورنر صاحب اور دیگر حضرات کا مشکور ہوں۔

ایک یونٹ کے متعلق اس دفعہ اس ایوان میں کافی بحث و تمحیص ہو چکی ہے اور میں صرف یہ عرض کرونگا کہ چھوٹے صوبوں کے لوگ ون یونٹ سے خوش نہیں ہیں اور انکی تکالیف بڑھگئی ہیں اور وہ لوگ جو سروسز میں ہیں انکی تکالیف کا ابھی تک تدارک نہیں کیا گیا ہے میں ایک یونٹ کو پاکستان کی بقا اور پاکستان کے استحکام کا ذریعہ سمجھتا ہوں اور اس لئے میں اسکی پورے طور پر مخالفت نہیں کر رہا ہوں لیکن میرے صوبے اور دوسرے چھوٹے صوبوں کے ساتھ جو ابتک ناانصافیاں ہوئی ہیں اگر موجودہ گورنمنٹ نے انکا تدارک نہ کیا اور حالات کو درست نہ کیا تو یقیناً میں اسکی مخالفت کرونگا اور اپنے صوبے کے حقوق علیحدہ کرنے کی کوشش کرونگا۔

اب جناب سپیکر۔ میں اپنے علاقے کیطرف آتا ہوں اور اسکے خصوصی مسائل بیان کرتا ہوں۔ میرا علاقہ جو پاکستان بننے کے وقت ایک قبائلی علاقہ تھا ۱۹۵۳ء میں ضلع مردان میں شامل ہوا۔ انگریز حکمرانوں کے زمانے میں ہم یہ نہیں چاہتے تھے کہ ہم انکے غلام بنیں۔ ہماری دیرینہ یہ خواہش تھی کہ اس ملک میں ایک اسلامی حکومت قائم ہو۔ جب اسلامی حکومت وجود میں آئی تو ہمنے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ اس مملکت کے ساتھ ساتھ اپنے علاقے کو آزاد رکھا جائے اسلئے مناسب یہی تھا کہ آزاد اسلامی مملکت میں شامل ہونا چاہیئے

اور یہ اسلئے بھی ضروری تھا کہ اس آزاد مملکت کا منشاء یہ ہے کہ ان علاقوں کو ترقی دیجائے - اور یہ لوگ ترقی کی راہ پر گامزن ہوں - لیکن ابتدا میں ڈیماکریسی کے ٹھیکیداروں اور انگریز شاہی افسروں نے جو انگریز ہی کو غلامانہ ذہنیت کہتے تھے - اس جذبے کی قدر نہ کی اور ان علاقوں کو اسطرح پسماندہ رکھا جسطرح کہ وہ انگریزوں کے زمانہ میں تھے - صدر ایوب کی قیادت میں پہلی دفعہ ان علاقوں کی طرف توجہ دی گئی جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اب ان علاقوں کیطرف خصوصی توجہ دیجا رہی ہے اور یہ کام اسلئے بھی ضروری تھا اور ضروری ہے کہ اب تک تقریبا ۲۰-ہزار مربع میل کا علاقہ جسکی آبادی تقریبا ۳۰- لاکھ قبائلیوں پر مشتمل ہے اسکو بھی ترقی یافتہ بنانا ہے اور اس آزاد مملکت کا معزز شہری ان لوگوں کو بنانا ہے - بجٹ میں جو رقم قبائلی علاقے کے لئے رکھی گئی ہے وہ قابل افسوس حد تک کم ہے قبائلی علاقوں کا رقبہ سرحد کے اصلی رقبے کے برابر ہے - اسکی آبادی بھی اس سے زیادہ کم نہیں ہے - قبائلی علاقوں کی آبادی تقریبا ۳۰- لاکھ ہے اور اضلاعی آبادی ۴۶- لاکھ ہے لیکن اس بجٹ میں جو رقم انکے لئے رکھی گئی ہے وہ مقابلتاً بہت کم ہے اسطرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے کیونکہ یہ علاقہ انگریزوں کے زمانے سے اس وقت تک پسماندہ رہا ہے انکے لئے صرف دو کروڑ ۲۲- لاکھ رکھا گیا ہے جبکہ اضلاعی علاقے کیلئے ۷- کروڑ ۹۸- لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے ضرورت اسبات کی تھی کہ کم سے کم ان علاقوں کیلئے ۱۰- کروڑ روپیہ رکھا جانا چاہیئے تھا -

جناب سپیکر- اب میں تین قبائلی علاقوں کے مشترکہ مسائل کا ذکر کروں گا پہلا علاقہ ضلع مردان سے شامل شدہ علاقہ گدون کا ہے جہاں اس سال لینڈ سیٹلمنٹ ہوا ہے اور لینڈ ریونیو وصولیہ کیا گیا ہے جناب سپیکر- ابھی تک وہاں کسی ترقیاتی منصوبے پر عمل نہیں ہوا ہے اس سال وہاں کے لئے ایک منصوبہ بنایا گیا ہے شائد اس پر عمل ہوا اسلئے وہاں کسی قسم کا مالیہ لگانا یقیناً قبل از وقت تھا لیکن پھر بھی وہاں مالیہ لگایا گیا ہے اور اس سال سے اسکو وصول کیا جائیگا -

مالیہ کی شرح ملحقہ تحصیلوں کی شرح کے برابر ہے - ضرورت اسبات کی ہے کہ جب یہ علاقے قبائلی علاقے تھے اور انکی ترقی کیطرف کوئی توجہ نہیں دی گئی - اول تو ان پر مالیہ نہیں لگانا چاہئے تھا اب جب مالیہ تجویز کیا گیا ہے تو ہم اسکی مخالفت نہیں کریں گے اس لئے کہ ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہم جوکچھ دے سکتے ہیں وہ ضرور اس ملک کے خزانے میں دیں مگر اب مزید ٹیکس لگ رہے ہیں - مثلا

Development Cess یہ بھی ایک قسم کا ٹیکس ہے جو ان لوگوں سے لیا جائے گا - میرا مطالبہ یہ ہے کہ آئندہ دس سال کے لئے ان علاقوں کو مزید ٹیکسیشن سے مستثنیٰ رکھنا چاہیئے - کیونکہ بصورت دیگر یہ علاقہ آگے بڑھنے کے بجائے پیچھے چلا جائیگا - یہ لوگ ٹیکسیشن کا بوجھ ہرگز برداشت نہیں کر سکتے مجھے امید ہے اور یہ بہت معمولی بات ہے حکومت اس پر غور کریگی -

جناب والا - اس بجٹ میں کافی شکایات ہیں اگرچہ ہم شکریہ ادا کرتے ہیں کہ کافی رقوم رکھی گئی ہیں - لیکن ہماری شکایات بھی ہیں اور وہ شکایات میرے خیال میں پاکستان کے بہت سارے حصوں کی ہیں - ایک پینے کے پانی کی شکایت ہے - خود میرے اپنے گاؤں میں ان دنوں آٹھ آٹھ میل سے ہماری مائیں اور بہنیں پانی لاتی ہیں - یعنی موضع بادہ علاقہ جدون میں - اسی طرح بیسک نامی ایک گاؤں ہے اور ایک گاؤں ساندوہ ہے بلکہ ان دنوں ساندوہ والے تو دس دس میل سے پانی لاتے ہیں پینے کے لئے - ڈیرہ اسمعیل خان کا بھی حال سنا اور میں نے ماسٹر خان گل کی باتیں بھی سنیں - تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو چاہیئے کہ وہ ایک سیکٹر قائم کرے پینے کے پانی کا اور یہ مسئلہ اتنا مشکل نہیں ہے - صرف اس پر توجہ دی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں کم از کم انسانی ضرورت کی ابتدائی چیز تو فراہم ہونی چاہئے - میرا مطالبہ

ہے کہ ایک سیکٹر قائم کیا جائے اور اسطرح ایک سال میں یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے اور اس ایوان میں جو اتنے لوگ روز چیختے ہیں یہ چیخیں میرے خیال میں ختم ہو سکتی ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ وظیفوں کے بارے میں شامل شدہ علاقوں کے متعلق ہوم ڈیپارٹمنٹ کا ایک سرکلر ہے ۔ ظاہر ہے کہ انہوں نے محسوس کیا ہے اسبات کو ۔ پچھلے سال ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ۷ جون سن ۶۲ کا سرکلر ہے جس میں کہا گیا ہے کہ شامل شدہ مردان کے علاقے ہیں ان کو Development purposes کے لئے ملازمتوں کے لئے اور وظیفوں کے لئے خاص علاقے شمار کئے جائیں اور انکو قبائلی کوٹے سے وظیفے دیئے جائیں ۔ پچھلے سال کوئی وظیفہ ہمارے علاقے کو نہیں دیا گیا تو میں یہ مطالبہ کروں گا کہ ہمارے وظائف یعنی مردان ضلع کے شامل شدہ علاقوں کے وظائف علیحدہ رکھے جائیں اور ان میں کم از کم پانچ ڈگری کالج کے وظائف ہوں اور دس ہائی سکول کے وظائف دس مڈل سکول کے وہاں وظائف مخصوص ہونے چاہیئں ۔

آب پاشی کی سکیم کے متعلق گذارش ہے کہ کوئی سکیم اس وقت تک ہمارے علاقے میں نہیں بنائی گئی اور نہ اس میں کوئی initiative لیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ اس بجٹ میں دو لاکھ دس ہزار کی رقم رکھی گئی ہے میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ وہاں پر ایک Small dam بنایا جائے جس سے ایک طرف لوگوں کی زمینیں سیلاب سے محفوظ ہو جائیں بارانی آفتوں سے اور دوسرا یہ ہے کہ آب پاشی کا کام بھی ہو سکے گا اور ڈیم کی جگہ تجویز کرتا ہوں اس کی investigation کی جائے شنشی کے مقام پر ایک بہترین جگہ ہے اس کے متعلق investigation کی جائے ۔ دوسری عرض یہ ہے جناب والا ۔ کہ ہمیں اپنے علاقہ میں سب سے زیادہ تکلیف ہے اور وہ یہ ہے کہ تحصیلدار نہیں جس کی فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کی پاورز ہوں جدون کا تین سو چار سو مربع میل کا علاقہ ہے اور وہ اپنے عدالتی کاموں کے لئے صوابی جاتے ہیں ۔ جو وہاں سے تقریباً چالیس میل پڑتا ہے تو ان لوگوں کو بے انتہا تکلیف ہے ۔ میرا مطالبہ ہے کہ جب وہ

علاقے شامل ہو چکے ہیں - بندوبست بھی ہو چکا ہے - لینڈ ریونیو بھی آپ لگا رہے ہیں تو کیوں نہ وہاں آپ تحصیل قائم کر دیں - اور ایک تحصیل دار با اختیارات مجسٹریٹ فرسٹ کلاس وہاں ہو تا کہ ضمانتوں اور دوسرے کاموں کے لئے لوگ دور نہ جائیں - غریب لوگوں کو صوابی جانے میں مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے - دوسری گذارش میری تحصیل صوابی کے متعلق ہے میرا حلقہ تحصیل صوابی بھی ہے - تحصیل صوابی ایک ایسی پسماندہ تحصیل ہے اور یونٹ بننے کے بعد اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی -

Paihur Flow Irrigation وہاں بنائی گئی ہے وہ بھی پہلے کی سکیم تھی - یونٹ بننے کے بعد ایک انچ سڑک وہاں نہیں بنائی گئی- صرف اس سال پچاس ہزار روپے صوابی کے ہسپتال کے لئے رکھے گئے ہیں -جو کہ اخبار میں میں نے سنجرانی صاحب کا بیان پڑھا کہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ رکھے گئے ہیں - اب جب میں بجٹ دیکھتا ہوں تو صوابی ہسپتال کے لئے صرف پچاس ہزار رکھے گئے ہیں - تحصیل صوابی کی سڑکوں کو توجہ کی ضرورت ہے - جو ڈسٹرکٹ کونسل کی سڑکیں ہیں ان کی حالت خراب ہے مثلاً جنڈا صوابی روڈ - زوبی - کلاٹ روڈ ان کی حالت اتنی خراب ہے کہ وہاں کوئی ٹریفک نہیں جا سکتی - جب سڑکیں موجود ہیں تو ان کو پکا کیا جائے تا کہ ٹریفک چلے - بسیں چلیں اور عوام کو سہولت ہو - دوسری چیز تحصیل صوابی کے شمالی پہاڑوں پر جب بارش ہوتی ہے تو سیلاب آ جاتا ہے - اس سیلاب سے ماہیری اور سلیم خان کے گاؤں سخت خطرے میں ہوتے ہیں - ان کی زمینیں تو تباہ ہو گئی ہیں اب ان کے مکانات بھی تباہ ہو رہے ہیں - میں نے سپلیمنٹری بجٹ سپیچ میں بھی عرض کیا تھا کہ فنڈ کمشن کو ہدایت کی جائے کہ وہ جائزہ لے تا کہ ان پہاڑوں کے بارش سے کافی گاؤں ایسے ہیں جہاں پانی جمع ہو جاتا ہے اور ان کے مکانات گر جاتے ہیں - مثلاً مرغز - باچا - بام خیل اور مینی وغیرہ ان کی طرف توجہ کی خاص ضرورت ہے - پرائمری سکولوں کی حالت خراب ہے - ساری تحصیل کے پرائمری سکولوں میں سے صرف چار ایسے سکول ہیں جہاں گورنمنٹ کی بلڈنگ ہیں باقی حجروں میں بچے پڑھتے

ھیں بلکہ حالت یہ ھے کہ قبرستان میں بھی بچے پڑھتے ھیں اور مجھے جواب یہ دیا گیا ھے کہ ھوا خوری کے لئے باھر پڑھتے ھیں - سابق صوبہ سرحد میں ایک Development cess لگایا تھا محصول کے اوپر اور وہ cess ون یونٹ بننے کے بعد پتہ نہیں اس کا کیا بنا - کچھ میونسپلیٹی کھا گئی - وہ در اصل Education cess اور ۲۱ لاکھ روپیہ تو صرف پشاور میونسپل کمیٹی کے پاس ھے جس کے متعلق correspondance چل رھی ھے Development cess کو utility کیجیئے خدا کے لئے اور ایجوکیشن کے فروغ کے لئے اور پرائمری سکولوں کی بلڈنگز بنوائیے -

سردار خالد عمر (لاھور - ۴) جناب والا - میں سمجھتا ھوں کہ ھماری بڑی بد قسمتی تھی کہ اس سال شیخ مسعود صاحب کی طبیعت ٹھیک نہ تھی اور وہ اس بجٹ پر زیادہ وقت خرچ نہیں کر سکے - اب خوشی اس بات کی ھے کہ وہ کم از کم اس بجٹ کے اعتراضات کو سن سکیں گے - پہلے تو میں یہ سمجھتا ھوں کہ یہ بجٹ ایک common man کے لئے ھونا چاھئے تھا - اس بجٹ میں زیادہ تر دیکھا گیا ھے کہ اس میں capitalists اور پھر bureaucracy کی خوشبو آ رھی ھے -

جناب والا - اس بجٹ پر تقریر کرنے سے پہلے آپ کی وساطت سے میں اس ایوان میں یہ کہوں گا کہ جتنے ممبران نے تقریریں کی ھیں انھوں نے ریجن ریجن ھی کہا ھے - اس کی ھمیں شرم آنی چاھیئے - ھم ایک پاکستانی ھوتے ھوئے ریجن کو ھر وقت Discuss کرتے ھیں - (ھیئر ھیئر) جناب والا - میں سمجھتا ھوں کہ اس ریجن ریجن کہنے سے یہ بہتر ھوتا ھم سارے ویسٹ پاکستان کے لئے تقریریں کرتے . . .

ماسٹر خان گل - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - بڑے بڑے باغات کے مالک بڑی بڑی موٹروں کے مالک اگر بھوکوں کی افلاس کی باتیں کرتے ھیں تو وہ کہتے ھیں کہ شرم کی باتیں کرتے ھیں -

مسٹر سپیکر - کرنے دیجئے - اگر وہ بھوکوں کی باتیں کرتے ہیں تو اچھا ہے - مالکان طبقہ میں بھی احساس ہو تو اچھا ہو -

سردار خالد عمر - جناب والا - میرا عرض کرنے کا مطلب یہ تھا کہ سارے ویسٹ پاکستان کو لینا چاہیئے تھا - وائٹ پیپر جو چھپا ہے میں اس کے خلاف ہوں کہ یہ ریجن وائز کیوں چھاپا گیا ہے - ان کو چاہیئے تھا کہ جتنی ڈویلپمنٹ سکیمیں ہیں جس جگہ بہتر سمجھتے اور جہاں پاکستان کی بہتری تھی وہاں بنائی جاتیں - مثال کے طور پر نہریں نکالی ہوں - سڑکیں بنائی جائیں یا ہسپتال بنائے جائیں - یا تعلیم کے ادارے بنائے جائیں اس کے مطابق کام ہونا چاہیئے تھا - جناب والا یہ جو وائٹ پیپر چھپا ہے اس میں یہ بات خاص کر بتائی گئی ہے کہ آپ پنجاب - سندھ وغیرہ کو کیوں بھول رہے ہیں - آپ اپنے ریجن کے متعلق بات کیجئے - میں جناب اس چیز کے خلاف ہوں - میں یہ چاہتا ہوں کہ اگلی دفعہ یہ غلطی نہ ہو - میرا خیال تھا کہ اگر شیخ مسعود صادق کی طبیعت ٹھیک ہوتی تو وہ اس چیز کو نہ آنے دیتے -

مسٹر عبدالرازق خان - ''بھونک رہے ہیں'' کے الفاظ واپس لیجئے -

سردار خالد عمر - میں نے بالکل بھونکنے کا لفظ نہیں کہا - (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - اگر کوئی ایسا لفظ کہا گیا ہے تو اس کو expunge کر دیا جائے گا -

سردار خالد عمر - جناب والا - اس بجٹ پر نکتہ چینی اس خیال سے نہیں کروں گا کہ میں اس کے خلاف ہوں بلکہ میں نکتہ چینی اس خیال سے کروں گا کہ جو کچھ اس بجٹ میں نقائص ہیں ان کی اصلاح ہو - پہلی بات تو میں اپنے وزراء صاحبان سے یہ کروں گا کہ جو وعدے وہ کرتے ہیں وہ کم از کم پورے کیا کریں - جیسا کہ آپ نے ہاؤس لینڈ کے متعلق کہا تھا ان کو ۵۰ فیصدی اراضی جو نیلام ہو

گی اس میں سے ملے گی مگر وہ بھی وعدہ پورا نہیں ہو سکا - پھر انہوں نے کہا تھا کہ جو ٹاؤن پلاننگ کے ایک دو cases تھے ٹاؤن پلاننگ اس زمین سے ہٹا کر دوسری زمین پر ہو گی وہ بھی نہ ہوئی - اسی طرح معاملہ (مالیہ) کے متعلق کہا تھا کہ ۲۰ روپے جن زمینداروں کا معاملہ (مالیہ) ہے اسے معاف کر دیا جائیگا وہ بھی نہیں ہوا - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر صاحبان جب اپنا بیان دیں وہ کسی اتھارٹی سے دیا کریں تا کہ بعد میں ان کو کوئی مشکلات پیدا نہ ہوں -

دوسرے جناب والا - میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارے بڑے بڑے لیڈر بڑے بڑے افسر ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ یہ Welfare State ہے مگر ہمیں شرم آنی چاہیئے اور ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس ملک میں کوئی کام رشوت کے بغیر نہیں ہوتا ہے - جہاں جان و مال کی حفاظت نہ ہو سکے یا مختلف فرقوں کے لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوں - جہاں سینکڑوں مریض طبی علاج کے نہ ملنے کی وجہ سے مرتے ہوں - جہاں میلوں پانی کا انتظام نہ ہو سکے - جہاں ہر سال طوفانوں سے جانی و مالی نقصان ہو - جہاں بھوک اور ننگ ہو اور لوگ بھوک اور ننگ کی وجہ سے عصمت فروشی پر مجبور ہوں - جہاں ہزاروں بچے اور عورتیں اغوا ہوں - جس ملک میں حاکم اور افسروں کے حصے ملک کی ہر بڑی فرم میں ہوں اور سینکڑوں ایکڑ زمین کے مالک ہوں کیا وہ Welfare State کہلانے کی مستحق ہے - بالکل نہیں ہرگز نہیں -

اب جناب والا - اصلاح کے لئے میں یہ عرض کروں گا کہ پہلی جو غلط چیز ہماری ہے وہ corruption ہے اور اس کو ہمیں دور کرنا پڑے گا - نمبر دو ہماری uneconomical planning جو ہے اس میں یہ نہیں کہتا کہ ہمارے جو planners ہیں ان کو پلاننگ کا طریقہ نہیں آتا - میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان میں سے کچھ لوگ بہت اچھے planners ہیں مگر مشکل یہ ہے کہ ہمارے اعداد و شمار جو ہیں وہ بالکل ان کو غلط ملتے ہیں اسی وجہ سے ساری پلاننگ غلط ہوتی

ہے ۔ جناب والا ۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی کروں گا کہ یہ incorrect statistical figures جو ہیں ان کو کسی طریقہ سے درست کیا جائے ۔ اس پر خاص دھیان رکھا جائے اس کی وجہ سے ہماری غلط پلاننگ ہوتی ہے ۔ دوسرے ان کی implementation of schemes ہے جیسا کہ یہاں اور ممبرز اراکین نے کہا ہے کہ of Schemes Implentation اس خیال سے افسروں کے پاس آ جاتی ہیں کہ چلو کام شروع کرو ۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہماری Implementation of Schemes اس لئے بہتر نہیں ہو سکتی کیونکہ ہماری ایڈمنسٹریشن میں mis-management ہے ۔ corruption ہے ۔ پارٹی بازی ہے ایک دوسرے سے لڑائی رہتی ہے ۔ ایک دوسرے کی ہر وقت پگڑی اچھالنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ right man is not in the right place اگر کوئی آدمی Economist ہے اس کو Statistics میں لگا دیا گیا ہے کہ وہاں ترقی ملے گی ۔ اگر کوئی Statistics کا ماہر ہے تو اس کو Agriculture ڈیپارٹمنٹ میں بھیج دیا گیا کہ اس کو وہاں ترقی ملے گی یہ چیزیں جو ہیں ان کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ ان کو ایڈمنسٹریشن میں سے نکال دینا چاہیے ۔ ایسے آدمیوں کے خلاف سخت Action لیا جائے اور ان کے اوپر سخت کارروائی کی جائے ۔ میرا خیال ہے اس طریقے سے کافی حد تک ایڈمنسٹریشن بہتر ہو سکے گی ۔

دوسرے جناب والا ۔ Corruption کے متعلق ایک اور تجویز پیش کرتا ہوں وہ یہ ہے جب تک ہمارا بجٹ ایسا نہیں ہو سکے گا کہ Middle class create کیا جائے ۔ جب تک ہمارے ملک میں امیر امیر تر نہ ہو گا ۔ غریب غریب تر ہوتا جائے گا ۔ جب تک آپ کے ملک میں بہتر سکیمیں نہیں ہوں گی اس وقت تک کچھ نہیں ہو گا اسی طرح ہم ریجن کا ذکر کرتے ہوئے اپنی مشکلات پیش کریں گے ۔ تو اس سے کچھ حل نہیں ہو گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر جگہ یہی مشکلات ہیں ۔ اگر آپ لاہور چلے جائیں کراچی چلے جائیں بڑے بڑے شہروں میں چلے جائیں مگر Rural areas میں بھی یہی مشکلات ہیں ۔ کوئی سکول نہیں ہے کوئی ڈسپنسری نہیں ہے ۔

ہسپتال نہیں ہے - میں سمجھتا ہوں Backward areas جو ہیں وہ ہم سے بہت پد تر ہوگئے - مگر میں سمجھتا ہوں کہ سارے ملک میں یہی حال ہے - جناب والا - اسی لئے ہم نے ۴۰ فیصدی اپنے لئے رکھا ہے - ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنی گرہ سے سب کچھ ان کو دیں ان کو کم از کم اپنے جیسا بہتر کریں مگر ایسا نہ ہو کہ "اگا دوڑ پچھا چوڑ" کی بات ہو جائے - اور اس بجٹ میں آپ دیکھتے ہوں گے کہ ایک ارب ۳۸ کروڑ روپیہ جو ہے یہ ہمیں قرض سنٹر سے ملا ہے - اس میں ہم کونسی بہادری کرتے ہیں - جو قرض ملتا ہے اس کو ہمیں کسی اچھے طریقے سے استعمال کرنا چاہئے - میں سمجھتا ہوں کہ Implementation of scheme جو ہے اس کا آدھے سے زیادہ روپیہ Corruption اور Bribery میں چلا جاتا ہے اور آدھا روپیہ کام پر لگتا ہے - اس لئے میں کہوں گا کہ سیاسی آدمیوں کی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ کسی طریقے سے ایڈمنسٹریشن بہتر ہو جائے - جب تک مڈل کلاس طبقہ پیدا نہیں ہو گی آپ کی ایڈمنسٹریشن کیا آپ کی زراعت کیا آپ کا کوئی شعبہ بھی بہتر نہیں ہو سکتا -

میں انڈسٹریز کو لیتا ہوں - گو انڈسٹری میرا Subject نہیں ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ ان بڑے بڑے اداروں - کمرشل اداروں اور بڑی بڑی Nationalize industries کر دیا جائے اور چھوٹی چھوٹی انڈسٹریز کو باقی رکھا جائے جن سے یہ بڑے Industrialist زیادہ روپیہ نہ کما سکیں - اور مزید امیر نہ ہو جائیں ان کی آمدنی کو کنٹرول کیا جائے -

جناب والا — میں زراعت کے بارے میں کچھ کہوں گا - مجھے بہت شرم آتی ہے جب ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ زرعی ملک ہے جب کہ ہم خود مکتفی نہیں ہیں - لاکھوں ٹن گندم ہر سال باہر سے منگواتے ہیں اب تو یہ بھی سن رہے ہیں کہ مرغیاں بھی امپورٹ کی جائیں گی - ہم شوگر امپورٹ کرتے ہیں - فوڈ ڈیپارٹمنٹ یہاں بنے ہوئے ہیں - آپ چھوٹے ملکوں کو دیکھئے جیسے ڈنمارک - سویڈن - سوئٹزر لینڈ - وغیرہ یہ واقعی زرعی ملک کہلانے کے مستحق ہیں

جہاں دودھ مل جاتا ہے ۔ اب آپ یہ دیکھئے کہ یہاں کوکا کولا اور پیپسی کولا بن رہے ہیں ہمارے یہاں یک بھی ڈیری نہیں بن سکی اور ہم اتنا بھی نہیں کر سکے کہ یہاں کے گوجروں کو کنٹرول کر کے ان کی ایک ڈیری بنا سکتے ۔ اب میں اس بات پر آتا ہوں کہ ہمارا انیمل ہسبنڈری ڈیپارٹمنٹ جس پر ہزاروں روپیہ خرچ ہو رہا ہے کوئی کام نہیں کر رہا ہے ۔ ہزاوں روپیہ Insemination پر خرچ کیا جا رہا ہے مگر ان لوگوں کو یہ بھی نہیں معلوم کہ جب تک Provincial Bull تیار نہ کیا جائے Ins mination ہو ہی نہیں سکتی ان سے پوچھئے کہ انہوں نے کون سے Provincial Bull تیار کئے ہیں ۔ انہوں نے ایک بھی تیار نہیں کیا دوسرے ان کے Draught animals دیکھئے ۔ ان کے پاس دودھ چک کرنے کا آلہ تک نہیں ہے آخر یہ کس طرح کام کرتے ہیں ؟ دودھ والی ایک بھی اچھی گائے انہوں نے پیدا نہیں کی اور یہ ہمیشہ اخباروں میں دیتے رہتے ہیں کہ ہمارا فیصد اوسط اتنا بڑھ گیا ہے ۔ گندم اور کپاس میں اتنا اضافہ ہوا ہے لیکن میں چیلنج کرتا ہوں کہ ۱۰ لاکھ سے ایک Bale بھی زیادہ نہیں ہوئی ہے ۔

(نعرہ تحسین)

جناب والا ــ عرض یہ ہے کہ اس ملک میں پانی کی کمی ہے ۔ پانی کی زیادہ تر مقدار ہندوستان سے آتی ہے ۔ اس کا بھی کوئی انتظام نہیں کیا گیا ۔ اب آپ دیکھیں کہ ایگری کلچر گرو مور فوڈ Cresh Programme اور کوآپریٹو وغیرہ کا کیا حشر ہوا اور "اے ڈی سی" کا کیا حشر ہو گا وہ میرے خیال میں سب کو معلوم ہے کہ اس کی وجہ کورپشن ہے ۔ غلط پلاننگ غلط ایڈمنسٹریشن ہے اور سب سے بڑا الزام میں اپنے وزیر صاحبان پر لگاؤنگا کہ جب سے یہ گورنمنٹ آئی ہے یہ ان کا کام ہے کہ اس کو سمجھیں اور اس اپنے سبجکٹ کے ماسٹر ہوں اور ملازمین سے کام کرائیں ۔ وہ لوگ انہیں جو کچھ بتلا دیتے ہیں یہ مان لیتے ہیں ۔

جناب والا ــ میں زرعی تعلیم کے بارے میں کہوں گا کہ سب سے زیادہ ضرورت زرعی تعلیم کی ہے - اس میں آپ نے دیکھا ہو گا کہ ریسرچ کا شعبہ یونیورسٹی نے الگ کیا ہوا ہے - مجھے کوئی مثال دیں کہ کسی ملک میں ریسرچ ایجوکیشن سے الگ ہوتی ہے - جب تک پروفیسر ریسرچ نہیں کرے گا وہ کیا پڑھائے گا ؟ یوں تو لاہور میں پنجاب یونیورسٹی کوشش کر رہی ہے کہ جو پروفیسرز ہیں ان کے ساتھ ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کھولا جائے اور زرعی تعلیم کی ریسرچ الگ ہو رہی ہے - اس کے کالج کی ایڈمیشن کو دیکھئے تو ایڈمیشن کسی Basis پر نہیں ہے - Syllabus دیکھکر آپ حیران ہوجائینگے کہ کیا لکھا ہے - اس Syllabus میں Practical ایگری کلچر کے صرف ۲۰ نمبر ہیں Land distribution پر آتا ہوں - اس کے بارے میں سوائے اس کے کچھ نہیں کہونگا کہ Land distribution کی پالیسی بالکل غلط ہے اس کو ایسا کرنا چاہیئے کہ واقعی جو لوگ زراعت کا کام کرنے والے ہیں ان کو زمین ملے نہ کہ Industrialist کو ملے جو روپیہ دیکر نیلامی میں زمین حاصل کرتا ہے - اب Cropping سکیم کے متعلق کہوں گا کہ Cropping سکیم Regionwise ایک پالیسی بنائی جائے اور اس میں وہ کیا جائے - جناب والا - "کیٹل فارمز" "ڈیری فارمز" جتنی میں سمجھتا ہوں کہ یہ Private enterprise ہونی چاہیے - Horse betting بند ہونی چاہیئے - ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے - گورنمنٹ خود انہیں شہ دے رہی ہے کہ جا کر جوا کھیلا جائے - جناب New sources of water کا میں ذکر کرتا ہوں - دیہاتی علاقوں میں کوئی Proper Distribution of water نہیں ہے - Proper timelly marketting نہیں ہوتی Proper fixation of Price نہیں ہے - گندم جب مارکیٹ میں لیجاتے ہیں تو قیمت کم ہوتی ہے اور زمیندار کو نقصان ہوتا ہے Allied agriculture industry ہونی چاہیے - اس کے متعلق میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سب سے زیادہ ہمیں سر چھوٹو رام کی ضرورت ہے - یہ ہمیں پیدا کرنا ہو گا - اگرواقعی اس ملک کو آپ بڑا زرعی بنانا چاہتے ہیں توسر چھوٹو رام ہمیں پیدا کرنا ہوگا - اب خود Legislative body ہیں آپ Bill پیش کریں اور زمینداروں کی مدد کریں اور کچھ ایسے ایکٹ بنائیں جیسے Punjab

Land Alien- اور Restitution of Mortgaged land Act 1935
ation وغیرہ وغیرہ تھے - جب تک آپ ان کی رہنمائی نہ کرینگے یہ
ملک کبھی بھی زرعی نہیں بن سکے گا اور نہ ھی Self sufficient ہو
سکے گا - آپ کو زمیندار کو Legislation سے بچانا ہو گا -

ماسٹر خان گل - سردار صاحب نے فرمایا ہے کہ ہمیں "چھوٹو
رام" کی ضرورت ہے یہ چھوٹو رام بن جائیں ہم انہیں فالو کرینگے -
ملک سرفراز خان (سرگودھا - ۳) مسٹر سپیکر - میں اپنی تقریر
کا آغاز ایک تاریخی ریزولیشن سے کرتا ہوں جس کو "پاکستان ریزولیوشن"
کہا جاتا ہے - اس اجلاس کی صدارت ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو قائداعظم
نے فرمائی تھی -

اب میں اس ایوان کے سامنے اس ریزولیوشن کو پڑھتا ہوں امید ہے
تمام معزز و اراکین اس کو آرام سے سنینگے - میں اس کا Relevent
portion پڑھتا ہوں -

"Resolved that it is the considered view of this session of the All-India Muslim League that no constitutional plan would be workable in this country or acceptable to the Muslims unless it is designed on the following basic principles viz., that geographically contiguous unit are demarcated into regions which should be so constituted with such territorial readjustments as may be necessary that the areas in which the Muslims are numerically in a majority, as in the north-western and eastern zone of India, should be grouped to constitute 'independent states' in which the constituent units shall be autonomous and sovereign.

That adequate, effective and mandatory safeguards should be specifically provided in the constitution for minorities in the units and in the regions for the protection of their religious, cultural, economic, political, administrative and other rights and interests in consultations with them and in other parts of India where the Mussalmans are in a minority adequate, effective and mandatory safeguards shall be specifically provided in the constitution for them and other minorities for the protection of their religious, cultural, economic, political, administrative and other rights and interests in consultation with them."

یہ ہے اس تاریخی ریزولیوشن کا دوسرا حصہ حضور والا ۔ بانی پاکستان کے ذہن میں اس وقت جو اس ملک کی آزادی کا خاکہ اور تصور تھا وہ آج میں دیکھتا ہوں کہ اس پاکستان میں نہیں ہے ۔ اس وقت ہندوستان کے کونے کونے سے مسلمانوں نے اس ریزولیوشن کی تائید میں لبیک کہا اور جو نقشہ اس وقت ذہنوں میں تھا اس کو حاصل کیا اور آج دنیا میں اس کو سب سے بڑی اسلامی مملکت شمار کیا جاتا ہے تو حضور والا ۔ اس وقت Partition کے بعد جو دوست پاکستان کے کسی حصے میں آکر آباد ہوئے تو ان کے ذہن میں یہ تصور تھا کہ پاکستان بن گیا ہے ۔ اس میں ہر قسم کی چلنے پھرنے کی آزادی ہو گی چنانچہ اس خیال کو ذہن میں لیکر وہ یہاں آئے ۔ مگر یہاں تو کچھ نہیں ہے ۔ آج کا پاکستان اس سے مختلف ہے ۔ یہاں بنیادی حقوق نہیں ہیں زبان پر تالے پڑے ہوئے ہیں جلسے جلوس کی اجازت نہیں چلنے پھرنے کی اجازت نہیں ۔ مارشل لا کے دنوں میں بڑے بڑے بورڈ سڑکوں پر ہر طرف آویزاں تھے کہ "دھن دھونس دھاندلی یہاں ختم ہو گئی ہے" آج وہ نظر نہیں آتے ۔ اور آج وہی دھن دھونس اور دھاندلی اس ملک میں چل رہی ہے ۔ یہاں پرانے سیاست دانوں کا اور موجودہ حکومت کا مقابلہ اکثر رہتا ہے تو میں اس میں الجھنا نہیں چاہتا لیکن ایک گذارش کرونگا کہ راولپنڈی سازش کیس کے سب سے بڑے ملزم جنرل اکبر خان آج ویسٹ پاکستان ٹرانسپورٹ بورڈ کے ممبر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں تو میں کیسے سمجھ لوں کہ پرانے اور نیوں میں کوئی فرق ہے جب کہ سازش کے ذریعہ پاکستان کو ختم کرنے والے ملزموں میں سے ایک ملزم آج ملک کی انتظامیہ میں جلوہ افروز ہے ۔

اب حضور والا ۔ میں کانسٹی ٹیوشن کے متعلق کچھ عرض کرونگا ۔ آجکل جس دستور کے تحت ہم اس اسمبلی میں آئے ہیں اور بیٹھے ہیں اسے President form کہتے ہیں ۔ جناب والا ۔ Presidential form ہو یا Parliamentary form ہو ہمیں تو دونوں منظور ہیں بشرطیکہ جمہوریت صحیح ہو ۔ اگر Presidential form ہی رکھنی ہے تو اس کے تین حصے ہوتے ہیں جیسا کہ امریکہ میں ہے ۔ وہاں تینوں organ علیحدہ علیحدہ کام کرتے ہیں ۔ وہاں ایگزیکٹو ۔ جوڈیشیری

اور لیجسلیچر علیحدہ علیحدہ رہتے ہیں او ایک کا دوسرے پر کوئی اثر نہیں ہے - لیکن یہاں ہر چیز پر ایگزیکٹیو چھا گئی ہے - جوڈیشیری پر بھی اور سب کاروبار ایگزیکٹیو کے ذریعہ چلتا ہے جو لوگ ترمیم کے لئے کہتے ہیں انہیں مجرم گردانا جاتا ہے اور ۱۲۴ (الف) کے تحت گرفتار کر لیا جاتا ہے اس Presidential form میں میں نے تو صرف ایک چیز دیکھی ہے کہ powers جتنی بھی ہیں وہ پریذیڈنٹ یا گورنر کے پاس ہیں لیجسلیچر کے پاس کوئی powers نہیں ہیں - میں اپنے ان دوستوں کو جو سرکاری نشستوں پر بیٹھے ہیں کہوں گا کہ وہ آئین اور اس پاکستان کے وقار میں اضافہ کریں اور کوشش کریں کہ اسمبلیاں جو بنائی گئی ہیں انہیں زیادہ سے زیادہ اختیارات ملیں -

حضور والا - موجودہ کانسٹی ٹیوشن کے تحت official کے پاس اتنے زیادہ اختیارات آ گئے ہیں کہ وہ عوام کو عوام نہیں سمجھتے اور اس ہاؤس کے legislators کو legislators نہیں سمجھتے - ماسٹر خان گل نے اور میرے چند دوستوں نے یہ اظہار خیال کیا تھا میں صرف اتنا عرض کرونگا کہ سی ایس پی حضرات کی جو سروس ہے اس کو Superior Civil Service کے نام سے یاد کیا جاتا ہے - میں ان افسران کی خدمت میں صرف اتنا عرض کرونگا کہ وہ اس Superior Service کو inferior نہ بنائیں - اسے Superior رہنے دیں -

(خوب خوب)

حضور والا - اس ملک میں اس وقت کئی قسم کے Preventive Detention Laws موجود ہیں مثلاً

Preventive Laws Amendment Act, 1959.
Security of Pakistan Act, 1958.
Bengal State Prisoners Regulation, 1888.
Foriegners Act, 1946.

اور اس کے علاوہ ایف سی آر بھی ہے اور کریمنل لاء امنڈمنٹ بھی موجود ہے - حضور والا - اس ملک میں ان قوانین کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے اور میں یہ عرض کرونگا کہ کم از کم جن ممالک کے ہم تقلید کرتے ہیں یورپ - U.K. اور U.S.A. کی وہاں یہ چیز نہیں ہے - وہاں کم از کم peace time میں ایسے قوانین نہیں ہوتے - war time میں ضرورت پڑتی ہے تو لے آتے ہیں - ان Preventive

Laws کے تحت کسی شہری کی آزادی محفوظ نہیں ہے اور ان قوانین کا ایک آزاد ملک میں ہونا بالکل غیر ضروری ہے - حضور والا - اس ضمن میں عرض کرونگا کہ ملاحظہ فرمائیے کہ اس کانسٹی ٹیوشن کے تحت Legislature پر Executive کا کنٹرول ہے - جن Laws کا میں نے ذکر کیا ہے ان کی اگر کسی ممبر نے ترمیم کرنی ہو تو پہلے پریذیڈنٹ یا گورنر کی اجازت ضروری ہے - میں اس ضمن میں آرٹیکل ۲۶ اور ۷۶ پڑھ کر سناتا ہوں -

Articles 26 and 76 of the Constitution say :—

"No bill or amendment of a bill providing for or relating to preventive detention shall be introduced or moved in the National or Provincial Assembly without previous consent of the President or the Governor."

تو حضور والا — کانسٹی ٹیوشن کے تحت ان اسمبلیوں کو کوئی اختیارات اس ضمن میں نہیں ہیں کہ وہ Preventive Laws کو touch بھی کر سکیں - تو میں عرض کرونگا کہ ان کی قطعاً ضرورت نہیں ہے - اور اسمبلیوں کو زیادہ powers ملنی چاہئیں -

حضور والا - اب میں ایک بہت ہی افسوس ناک بات اس ہاؤس کے ممبران اور معزز وزراء کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں - وہ یہ ہے کہ ہمارے ضلع سرگودھا کی مسلم لیگ کے جو صاحب پریذیڈنٹ ہیں ان کا نام خان میاں خان ہے - وہ وائس چیئرمین میونسپل کمیٹی کے بھی ہیں اور ایک شریف شہری ہیں اور اس شہر میں کافی اثرورسوخ کے مالک ہیں - میں تفاصیل میں نہیں جانا چاہتا کہ اس کا پس منظر کیا ہے - میں اسے بیان نہیں کرتا لیکن محض اس لئے کہ وہ کونسل مسلم لیگ کے حامی ہیں ان کا اسلحہ ضبط کر لیا گیا ہے - (حزب اختلاف کی طرف سے آوازیں - شیم - شیم) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان کا اسلحہ ضبط کر لیا ہے - یہ بڑی افسوس ناک چیز ہے - یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہاں پولیٹیکل پارٹیز اور ان کے کارکنوں کو ہر قسم کی آزادی ہے - اظہار رائے کی - تو یہ حکومت کے شایان شان نہیں کہ وہ محض اس لئے کسی پر زیادتی کرے کہ وہ کسی دوسری پارٹی کا حامی ہے -

Mr. Speaker : Please discuss the Budget.

حضور والا - میں نے اس بجٹ کے اخراجات کو Items میں بہت تلاش کیا ہے کہ آیا ہمارے پس ماندہ علاقہ سیکز وغیرہ کے لئے بھی کوئی گنجائش رکھی گئی ہے یا نہیں - مگر کچھ پتہ نہ ملا - وزیر مواصلات نے وعدہ فرمایا تھا کہ ہم وہاں سڑکیں بنا رہے ہیں لیکن ہمیں تو ابھی تک کوئی سڑک نظر نہیں آئی - ہم دیکھتے ہیں کہ اس معزز ایوان میں ہر روز ممبران شکایات پیش کرتے ہیں اور وزیر صاحبان وعدہ کرتے ہیں مگر ان وعدوں کی تکمیل نہیں ہوتی - اس لئے میں گذارش کروں گا کہ وہ اپنے وعدوں کو پورا کریں اور ہمارے علاقہ میں سڑکیں منسب وعدہ بنائیں - پچھلے اجلاس میں وزیر تعلیم نے ارشاد فرمایا تھا کہ حکومت نے ۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ کی رقم دس نئے کالج کھولنے کے لئے مخصوص کی ہے - اس وقت نوشہرہ میں ایک انٹرمیڈیٹ کالج کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے - چنانچہ میں گذارش کرونگا کہ وہاں ایک کالج کا بندوبست کیا جائے مہربانی ہو گی -

مسٹر سپیکر — آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے - اب آپ تشریف رکھیں -

ملک سرفراز خان — حضور والا - تھل کے متعلق میں صرف اتنا ہی عرض کرونگا کہ اس علاقہ میں کافی چکوک آباد ہیں لیکن یہ آبادیاں ایک دوسرے سے کافی دور ہیں - آبپاشی کا کوئی انتظام نہیں - پانی فراوان نہیں ملتا جس سے علاقہ خشک ہو رہا ہے - اس طرف بھی ضرور توجہ دی جائے - کیونکہ یہ بہت بڑی Important چیز ہے -

مسٹر غلام رسول (کراچی - ۳) - جناب والا - اس سے پہلے میرے چند دوستوں نے اس بات پر اعتراض کیا تھا کہ کراچی کے لئے اس بجٹ میں زیادہ رقم رکھی گئی ہے معلوم ہوتا ہے انہوں نے بجٹ کا مطالعہ نہیں کیا - کراچی کے لئے ۲۰ کروڑ کا جو خرچ رکھا گیا ہے اس میں وہ سارے چھ کروڑ کی رقم بھی شامل ہے جو کے ڈی اے کو دی گئی ہے وہ رقم ہے جو کراچی والوں کو واپس کرنا پڑے گی - پھر یہ کہا گیا ہے کہ کراچی کی آبادی بہ شمولیت لاس پلا ۲۰ لاکھ ہے

اور آبادی کے لحاظ سے ہی کراچی کو زیادہ رقم دی گئی ہے - لیکن میں ثابت کرسکتا ہوں کہ آبادی کے لحاظ سے کراچی کو صرف ۵۰ فیصد رقم دی گئی ہے جو ناکافی ہے -

ہمارے کراچی والے کسی قسم کا تعصب نہیں کرتے اور ہم سب سمجھتے ہیں کہ ملک کے لئے اس قسم کا تعصب یا تعصبانہ خیالات کا اظہار کوئی مضر چیز ہے اور اس سے نقصان ہونے کا اندیشہ ہے - میں خاص طور پر اپنے علاقہ لیاری (کراچی) کا ذکر کروں گا - جس سے آپ کو معلوم ہو گا کہ کراچی والے کتنے فراخ دل ہیں - جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو جتنے مسلمان مہاجر ہندوستان سے آ گئے تھے وہ سب کراچی کے علاقوں میں پھیل گئے اور کراچی والوں نے انہیں خوش آمدید کہا - اس وقت سارے پاکستان میں سب سے زیادہ مہاجر کراچی میں آباد ہیں - آج بھی میں یہ بات دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ کراچی کی آبادی میں زیادہ تر مہاجر لوگ ہیں - اور کسی قسم کا تعصب نہیں رکھتے - یہ افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے دوستوں نے تعصبانہ خیالات کا اظہار کیا ہے - کراچی میں ایسے علاقے بھی ہیں جہاں میرے دوستوں میں سے اکثر تشریف لے گئے ہوں گے - عام طور پر لوگ خیال کرتے ہیں کہ کراچی میں ولیکا اور داؤد جیسے آدمی ہی رہتے ہیں - اس لئے میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ ایسے سرمایہدار اور مالدار صرف چند خاندان ہیں - ۲۵ لاکھ کی آبادی میں سے کم از کم ۲۰ لاکھ آدمی حیوانوں کی سی زندگی بسر کرتے ہیں - کوارٹروں میں ساڑھے چار لاکھ کے قریب مہاجر لوگ ہیں اور جو مضافات میں مہاجر آباد ہیں اگر ان کی حالت دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ وہاں کے لوگ حیوانوں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں - یہ تعصب ہے اگر میرے بھائی کہیں کہ کراچی کے تمام لوگ امیر ہیں - میں ان کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ لیاری کا علاقہ جس کا میں نمائندہ ہوں ایک سو برس سے آباد ہے چونکہ قیام پاکستان سے قبل ہندو اکثریت سے آباد تھے - اس علاقہ میں مسلمان بھی رہتے تھے - ہندو اپنی اکثریت کی وجہ سے ان کو دیدہ دانستہ پریشان کرتے

تھے - اور جتنے رہائش کے قطعات تھے - ان کی permanent transfer نہیں کرتے تھے وہ عارضی طور پر lease پر دیتے تھے - جب پاکستان معرض وجود میں آیا - اور اپنی اسلامی حکومت آ گئی ہم سمجھتے تھے کہ ہمارے ساتھ بڑا انصاف کیا جائے گا - لیکن یہ دیکھ کر ہمیں سخت افسوس ہوا کیونکہ ہم نے محسوس کیا کہ ہندوؤں کے زمانہ میں ہم زیادہ بہتر حالت میں رہتے تھے - پاکستان بننے کے بعد ہمارے ساتھ زیادہ سختی شروع ہو گئی - یہ علاقہ کے ڈی اے کے حوالے کیا گیا - کراچی شہر تو آباد ہو گیا تھا - ہمارا علاقہ تو پہلے غیر آباد تھا سکیم بننے کے بعد وسط میں آ گیا - اس وقت غریبوں کو شہر سے دور بھیج دیا اور وہاں کی سر زمین سرمایہ داروں کے ہاتھ فروخت کر کے بڑے اچھے دام وصول کئے - اب اسمبلی کی کنونشن مسلم لیگ نے کراچی کی ڈولپمنٹ کے لئے ۱۷ کروڑ کی رقم مخصوص کی ہے - انگریزوں کے زمانہ میں جس طرح کسی صحیح تجویز کو ٹالنے کے لئے ایک کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جاتا تھا اسی طرح اب موجودہ تجویزیں بھی cold storage میں ڈال دی جائیں گی - میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ بھی انگریزوں کی پالیسی پر عمل کر رہے ہیں - بجائے اس کے کہ ان کو کوئی عملی جامہ پہنایا جائے کمیٹیاں بنا کر ٹال دیا جائے گا - اور کمیٹیاں یونہی وقت گذار دینگی - ہمارے لیاری علاقہ کی صورت حال یہ ہے کہ وزیر تعلیم صاحب کی سب نے تعریف کی ہے لیکن میں یہ عرض کرونگا کہ لیاری میں جو پرائمری سکول میونسپل کمیٹی نے بنائے تھے بعد میں انہیں حکومت کے حوالے کر دیا - ۸۰ برس سے ان کی مرمت نہیں ہوئی اور ۳۰ فیصد سکول بند ہو چکے ہیں - بچے مسجدوں میں پڑھتے ہیں - محترمہ وزیر صاحبہ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ آج تک ان عمارتوں کی مرمت نہیں ہوئی اور سکول ابھی تک بند پڑے ہیں -

جناب والا - اسکے علاوہ کراچی کے مضافات میں جو بستیاں ہیں وہاں کوئی سڑک نہیں - ماہیر میمن روڈ کا نام ۱۹۵۶ سے سنتے آ رہے ہیں کہ یہ سڑک بنے گی - مگر آج تک نہیں بنی - حالانکہ لوگوں کو اس کی اشد ضرورت ہے - لاس بیلا کے لئے اس بجٹ میں کوئی گنجائش نہیں رکھی

گئی ۔ ٹھٹھ کی کلری Lake سے اس کو پانی مل رہا ہے ۔ اگر علاقہ کو silted water نہ دیا گیا ۔ تو زمینیں بےکار ہو جائیں گی اس لئے میری گذارش ہے کہ ان کو silted water دیا جائے تا کہ ان کی آبادی کو سہولت ہو کراچی میں پانی کے لئے ایک منصوبہ شروع کیا گیا تھا مگر اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی ۔ میری درخواست ہے کہ مراد خان سکیم پر عمل درآمد کیا جائے ۔ اس سے کافی مدد ملے گی اور کراچی کے لوگوں کے لئے بھی آسانی ہو جائے گی ۔

دوسری گذارش میری یہ ہے کہ اولڈ حاجی کیمپ کہ جس میں پہلے پرانے زمانے میں حاجی کیمپ ہوا کرتا تھا ۔ لیکن بعد میں جب وہاں پر مہاجرین آئے اور آ کر آباد ہوئے تو ان مہاجرین کو ناظم آباد میں آباد کر لیا گیا اور اس عمارت کو خالی کر دیا گیا اور اب وہ عمارت خالی ہے ۔ چونکہ لیاری میں کوئی کالج نہیں ہے اس لئے اسی عمارت کو ایک کالج کے لئے Reserve کیا جائے اور اس میں ایک کالج بنا دیا جائے ۔ اس سے لیاری کو بڑا آرام ہو گا ۔ وزیر خزانہ صاحب کی خدمت میں گذارش کرونگا کہ پاکستان بننے سے پہلے ایک Muslim Cess tax ہوا کرتا تھا جو کہ سارے سندھ سے وصول کیا جاتا تھا ۔ لیکن اب پاکستان بننے کے بعد یہ ٹیکس مغربی پاکستان کے دوسرے علاقوں سے وصول نہیں کیا جاتا اور صرف کراچی کے زمینداروں سے ہی وصول کیا جاتا ہے ۔ اس پر بھی غور کر کے مناسب کارروائی کی جائے ۔ ان معروضات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

سردار محمد رمضان دریشک (ڈیری غازی خان ۔۲) ۔ جناب والا ۔ میں کچھ حقائق عرض کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں اور میں کوشش کرونگا کہ یہ حقائق بر سر عام لے آؤں اور مجھے امید ہے کہ اس ضمن میں میری یہ کوشش رائیگاں نہیں جائیگی اور چاہے حکومت اسے صدائے گنبد ہی کیوں نہ سمجھے میں اپنے ضلع کے متعلق چند ایک واقعات پیش کرنے والا ہوں ۔ جو اس بد نصیب ضلع سے تعلق رکھتے ہیں جہاں آجتک نہ کسی ریلوے کا تعلق ہے اور نہ ہی کسی سڑک کا واسطہ ہے اور نہ ہی کسی حاکم اعلیٰ نے دورہ کیا ہے اور میری یہ صدا ہمیشہ ہمیشہ سے ہے کہ کوئی جا کر وہاں کی حالت کو

دیکھے ۔ اور وھاں کا جائزہ لے ۔ تا کہ کچھ خدمت خلق ھو سکے ۔ تو وہ کرائیں ۔ اور وھاں کی مخلوق ان سے فیضیاب ھو سکے ۔ پچھلے دنوں جناب سنجرانی صاحب نے ایک دورہ وھاں کا کیا ھے جو بڑا ھی مختصر اور نہایت ھی قلیل تھا ۔ اور وہ راستے کے ھی چند ھسپتال دیکھکر واپس آ گئے اور اگر اسکے ساتھ میں یہ کہدوں کہ ھمارے لئے انکے دل میں کوئی احساس نہیں ھے ۔ تو یہ حقیقت ھے ۔ اور انہوں نے محض شرط پوری کرنے کی غرض سے یہ دورہ کیا ھے ۔ کہ ڈی ۔ جی ۔ خان تحصیل میں بھی کوئی وزیر صاحب آئے تھے اور انہوں نے کوئی دورہ کیا ھے ۔ وھاں کے لوگ جو انکی آوار سن کر اپنی آہ و بکا سنانے کی غرض سے دور و دراز علاقوں سے آئے تھے ۔ انکی آواز اُن کے سینوں میں ھی رھی اور اُن کے گوش تک نہ پہنچ سکی ۔ کیونکہ وہ جس طرح آئے تھے اسی طرح واپس چلے گئے ۔

جناب سپیکر ۔ اب میں محکمہ تعلیم کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ھوں ۔ وھاں ابتدائی تعلیم کے لئے تو بہت کچھ کیا جا رھا ھے ۔ بڑے بڑے پرائمری سکول کھولے جا رھے ھیں ۔ لیکن جہاں تک ھائی سکولوں کا تعلق ھے وھاں سامان ان میں بالکل نہیں ھے ۔ نہ نشے ھیں ۔ نہ سائینس کے آلات ھیں کہ جس سے بچے اچھی طرح تعلیم پا سکیں ۔ اس کے علاوہ خصوصاً اس وقت جو یہاں ایک اھم بات ھوئی ھے کہ لاء کالج والوں نے جو امتحان دیا ھے ۔ ان کے پرچے اسقدر سخت اور گراں تھے کہ وھاں کے ٹیچر بھی انہیں حل کرنے سے قاصر رہ گئے ۔ وھاں پر ایک ایسا مشکل پرچہ آیا کہ اسے متعلقہ استاد بھی حل نہ کر سکے کیونکہ اسکا ایک طرح نہیں بلکہ دو طرح سے جواب دیا جا سکتا تھا ۔ جب ایک سوال کے دو طرح کے جواب ھوں ۔ تو ممتحن یہ فیصلہ کس طرح کرے اور اسے کس طرح معلوم ھو ۔ کہ کونسا جواب درست ھے ۔ خاص طور پر پانچواں پرچہ بھی گذشتہ روایات سے بالا تر تھا ۔ ان نوجوانوں کا خون جلد جوش میں آ جاتا ھے ۔ ان کو روکنا چاھئے ۔ اور بہتر ھے کہ ان کی اشک سوئی کی جائے اور ان کو grace Marks دیئے جائیں تا کہ وہ یہ واویلا نہ کریں اور ان کی ھمت افزائی بھی ھو جائے ۔ اس کے علاوہ میں اپنے ھمسایہ وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کرونگا کہ پچھلے سیشن

کے دوران میں میں نے جو Privilege Motion دیا تھا اس کے متعلق پارٹی میٹنگ میں بھی میں نے کہا تھا کہ نہر کے پٹواری بر وقت پرچیاں نہیں دیتے اور انہوں نے بہت جلد اسکی طرف توجہ دینے کا وعدہ کیا تھا ۔ لیکن میں انہیں ان کے صبر جمیل پر مبارکباد دیتا ہوں جو انہوں نے ابھی تک وہ کام نہیں کیا اور میرے سوالات بدستور تشنۂ تکمیل ہیں ۔

اس کے علاوہ میرے اپنے ضلع کی ایک سٹیٹ جو گورنمنٹ کی سٹیٹ تصور کی جاتی ہے اور جسکا نام ڈھنڈی سٹیٹ ہے ۔ وہاں کے مزارعین بہت سخت بیچین ہیں اور ان پر طرح طرح کے ظلم ڈھائے جاتے ہیں ۔ مختصر یہ کہ انہیں کئی مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ حکومت نے جسطرح زرعی اصلاحات جاری کی ہیں اسی طرح حکومت کو چاہیئے کہ وہ اپنے لئے بھی اس قسم کی زرعی اصلاحات قائم کرے اور وہ تمام رقبہ ان کاشتکاروں میں یونٹوں کے حساب سے یا جسطرح وہ مناسب سمجھے مستقل طور پر انہیں دیدے ۔ اور باقی رقبہ کھلی نیلامی میں نیلام کر دے تو اس طرح حکومت کو بہت سا سرمایہ حاصل ہو گا ۔ جناب والا ۔ اب میں جنگلات کی طرف آتا ہوں ۔ یہ ایک چھوٹا سا ذخیرہ ہے اور بہتری کا ذریعہ ہے ۔ جنگلات کی حالت یہ ہے کہ وہاں سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ٹن کی مقدار میں ناجائز طور پر کٹے ہوئے درخت پڑے ہوئے ہیں ۔ اور خریداروں نے اسے خرید کر ڈھیر کی شکل میں جمع کر لیا ہے ۔ جنگل جاتے وقت آپ کو دو دو یہ درخت نظر آتے ہیں لیکن جب آپ ان کے قریب پہنچ کر دیکھیں تو وہ کٹے ہوئے ہوتے ہیں ۔ اور یہ سب محکمہ جنگلات کی بے توجہی اور بددیانتی کا نتیجہ ہے ۔ اور اس طرح ہمارے ملک کو دیدہ دانستہ طور پر صریحاً روز روشن میں تباہ کیا جا رہا ہے ۔ جنگلات کے گرد و نواح جنگل کی لکڑی خرید شدہ پڑی ہوئی ہے ۔ اگر کوئی حضرات جانے والے یا کوئی دیکھنے والے جائیں تو ہر چیز نظر آ سکتی ہے ۔ کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے ۔ ان مختصر گذارشات کے بعد میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

راجہ غلام سرور (راولپنڈی-۲) جناب سپیکر ۔ میں آپکی وساطت سے اس معزز ایوان میں پیش کردہ بجٹ پر مبارکباد دیتا ہوں ۔ بالخصوص محکمہ متعلقہ کو انکی قابلیت اور انتہائی محنت کی داد ضرور دونگا ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مجھے گلہ بھی ہے کہ میرے علاقہ کا اس بجٹ میں نام تک نہیں ہے اور اگر وہ کسی وجہ سے رہ گیا ہے تو وہ مجھے اب بتائیں کیونکہ آپ ہی اسے پیش کرنے والے ہیں ۔ میری رام کہانی بھی جناب عبا ی صاحب اور راجہ اشرف صاحب کی طرح ہے ۔

جناب والا ــ اب میں اپنے پسماندہ علاقے کے چند حالات آپ کی خدمت میں پیش کرونگا ۔ جہاں نہ کھانے کے لئے کچھ ہے اور نہ پہننے کیلئے ۔ نہ ذرائع آمد و رفت ہیں نہ کوئی طبی سہولتیں ہیں اور نہ کوئی سکول اور نہ فیکٹری وغیرہ کا سلسلہ ہے ۔ زمین کا یہ حال ہے کہ صدیوں سے ایک کنال فی کس کے حساب سے چلی آ رہی ہے ۔ میں نے ۲۲ جون ۶۲ء کو اس ہاؤس میں وضاحتاً اپنے علاقے کے تمام واقعات پیش کئے تھے ۔ سب سے پہلے میں جناب سے یہ درخواست کرونگا کہ جو آواز اس ایوان میں اٹھائی جاتی ہے اسکی کچھ وقعت ہونی چاہیے کیونکہ اگر ہم لوگوں کی آواز میں کچھ وقعت نہیں ہے اور ہم لوگوں کی آواز کی قدر نہیں ہے تو ہم اپنے علاقے میں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہ سکتے ۔ میں نے گذشتہ سیشن میں اپنے واقعات پیش کئے اور ضمنی بجٹ میں بھی دوبارہ تمام حالات عرض کئے تھے اور آج پھر اس ایوان میں اپنے علاقے کے متعلق عرض کر رہا ہوں ۔ انقلابی حکومت نے ہماری طرف توجہ کی تھی ہمارے اوپر ان کا احسان ہے لیکن اس بجٹ میں مری کا نام ہی نہیں ہے ۔ تحصیل مری کہوٹہ اور خاص طور سے ضلع راولپنڈی کو ہی نظر انداز کیا گیا ہے ۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ سابق صوبہ سرحد کو کیوں زیادہ دیا گیا ۔ نہیں آپ انہیں اور زیادہ دیں ۔ سابق سندھ کو اس سے زیادہ دیں اور بلوچستان کو بھی دیں لیکن ہمیں کیوں نظر انداز کیا ہے ۔ جناب والا ۔ میں آپ سے بڑے وثوق سے کہونگا کہ ہماری زندگی شہری جانور سے بدتر ہے ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ جب موسم سرما میں ۶ - ۶ - فٹ برف پڑی ہوتی ہے تو وہاں کے لوگ کس طرح زندگی بسر کرتے ہونگے اور خاص طور

سے مری کے دیہاتی کن مشکلات سے زندگی بسر کرتے ہوں گے ۔ اس لئے میں نے عرض کیا تھا کہ ایک سب کمیٹی تشکیل کی جائے جو وہاں جا کر معائنہ کرے لیکن جہاں تک مجھے پتہ چلا ہے میرے علاقے کے مقامی افسروں نے منصوبہ جات کی تکمیل نہیں کی ہے ۔ اس کے وجوہات میں پیش کرتا ہوں ۔ جناب والا ۔ موسم سرما میں سردی کی وجہ سے دیہاتوں میں جا نہیں سکتے تھے کیونکہ اکثر آمد و رفت نہیں ہوتی ہے اور موسم گرما میں تفریح مال روڈ مری ان کو اجازت نہیں دیتی کہ وہ اسطرف جائیں اسلئے میں نے تحصیل کہوٹہ کے متعلق عرض کیا تھا کہ وہاں جب تک کوئی پکی سڑک نہ ہو اسوقت تک آمد و رفت کی آسانی نہیں ہو سکتی ہے لیکن اس کے لئے کہا گیا کہ روپیہ نہیں ہے اگر ہماری بھوک اور باقی ضروریات کو نظر انداز کیا گیا ہے اور ہمارے لئے اس بجٹ میں روپیہ نہیں ہے تو اور کس کے لئے ہے ۔

جناب والا ۔ تحصیل مری و کہوٹہ بہت ہی پسماندہ علاقہ ہے جسکی نوعیت ایسی ہی ہے ۔ ہمیں ملازمتیں نہیں دی جا رہی اور ہر پہلو میں محروم ہیں آپ اندازہ لگائیں کہ اس پاکستان میں اور اپنی مملکت میں تو بھوک سے مرے رہتے ہیں تو اب کونسی حکومت ہماری اس پسماندگی کا خیال رکھے گی ۔ اسلئے میں عرض کرونگا کہ آئندہ بجٹ پر ہماری پسماندگی کے تحت ملازمتوں میں ہمارا کوٹہ مقرر کیا جائے اور ہمارے ان مسائل کو حل کیا جائے جو میں نے ۲۲ جون ۱۹۶۲ء کو تقریر میں پیش کئے تھے ۔

جناب والا ۔ مری جس کے تیس میل گرد و نواح دیہاتی آبادی ہے انکو مال روڈ کی نمائش اور فلش سسٹم کا کوئی فائدہ نہیں ہے صرف ان بچاروں کی مفلسی کا تدارک کیا جائے یہاں کے حالات ناگفتہ بہ ہیں اور اسکے پاس علاقہ تحصیل کہوٹہ و شہر کہوٹہ کے حالات پر خاص توجہ کی ضرورت ہے کیونکہ پانی وغیرہ کی تکلیف سے عوام پریشان ہیں ۔

اسطرح میں غلام محمد بیراج کے متعلق عرض کرونگا ۔ میں نے سابقہ سیشن میں ریونیو بورڈ کے افسروں سے کہا اور اس سیشن سے پہلے جناب گورنر صاحب نے بھی یقین دہانی کرائی لیکن باوجود انتہائی

کوشش کے ہماری معروضات پر کوئی فیصلہ نہیں ہوا ۔ یعنی پنڈی ڈویژن کے متعلقہ افسران نے بھی توجہ نہیں دی ۔

اس کے بعد جناب میں بجٹ کے متعلق کچھ عرض کرونگا ۔ پسماندہ علاقوں کا جہاں تک ذکر کیا گیا ہے ۔ انتہائی خوشی کا مقام ہے لیکن ہمیں ان صفحوں میں کیوں محروم رکھا گیا ہے اور ہمارا ذکر نہیں ہے ۔ اور باقی ہمارے جن بھائیوں کو بجٹ سے نوازا گیا ہے میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں یعنی جن کو اس بجٹ سے کچھ ملا ہے ۔ میں جناب آپ کی وساطت سے درخواست کرونگا کہ آئندہ ہمارے علاقے کو بھی نوازیں جناب والا ۔ ہم غریب ہیں اور ہمارا اتنا غریب علاقہ ہے کہ جس کی آبادی فی تحصیل ڈھائی لاکھ ہے اور اس کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے لیکن ہم نہیں چاہتے کہ ہمیں ہمارا حق نہ ملے ہمارا حق ملنا چاہیئے اگر آپ ہم کو ہمارے حق سے محروم کریں گے تو ہم بدستور اپنی آواز کو جاری رکھیں گے ۔ آخر میں میں عرض کرونگا کہ مری کہوٹہ کی طرف آپ ان کی پسماندگی کے تحت توجہ فرمائیں اور ان معروضات کے بعد میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The House now stands adjourned till 8-00 a.m. on 24th June, 1963.

(The Assembly then adjourned till 8-00 a.m. on Monday the 24th June, 1963).

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FOURTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Monday, the 24th June, 1963

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-00 a.m. of the clock Mr. Speaker, Mr. Mobinul Haq Siddiqi, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ط رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا
اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ص وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ج اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝
رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ
اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ط وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ج وَاِنَّهٗ
فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

پارہ ۱- سورہ ۲- رکوع ۱۵- آیات ۱۲۷ تا ۱۳۰

اور یاد کرو جب ابراہیم اور اسمٰعیل بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے اور دعا کر رہے تھے

اے ہمارے رب ہماری محنت قبول فرما بیشک تو سننے اور جاننے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہم دونوں کو پکا مسلمان بنا دے اور ہماری اولاد میں سے ایک امت (پیدا کر) جو تیری فرمانبردار ہو اور ہم کو عبادت کے طریقے بتا دے۔ اور ہماری توبہ قبول فرما بیشک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اے ہمارے رب انہیں میں سے ایک عظیم الشان رسول مبعوث فرما جو ان کو تیرے احکام سنائے کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور پاکیزہ نفوس بنائے بیشک تو غالب اور حکمت والا ہے۔ اور ملت ابراہیمی سے کون منہ موڑ سکتا ہے مگر اس شخص کے جو احمق ہو اور انہیں ہم نے دنیا میں بھی برگزیدہ قرار دیا تھا اور آخرت میں بھی بلاشبہ جماعت صالحین میں سے ہوں گے۔

Mr. Speaker : Before we start the proceedings of the day, I should like to invite the attention of the House to Rule 148 of the Assembly Rules of Procedure which lays down that a Member, while speaking, shall not make any remarks which reflect upon the personal conduct of the President, the Governor, a judge of the Supreme Court or a judge of the High Court. A member shall not also make any statement which is defamatory of any person unless it is essential for the purpose of the matter before the Assembly. I find that for some time past a tendency is growing to disregard the provisions of this Rule and to make reflections on the personal conduct of the Head of the State and the Head of the Province and to make defamatory statements in respect of other persons. I think this sort of thing, besides offending against the provisions of this Rule, lowers the dignity of the House and leads to disorderly proceedings.

I would, therefore, appeal to both side of the House to scrupulously observe the provisions of the Rule and ensure that the dignity of the Head of the State and the Head of the Province is properly maintained and that defamatory statements in respect of other persons are not made.

This is an appeal to both the sides of the House.

Khawaja Muhammad Safdar : This is of course an app...

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) ۔ جناب والا ۔ پیشتر اس کے کہ کارروائی شروع ہو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج بجٹ پر عام بحث کا آخری دن ہے ۔ میں لیڈر آف دی آپوزیشن سے صلاح مشورہ کر کے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج کارروائی کیسے کی جائے ۔ اجلاس ایک بجے ختم کیا جائے ۔ دو بجے ختم کیا جائے یا دوسری میٹنگ شام کو کر لی جائے ۔ میں دیکھتا ہوں کہ اگرچہ گورنمنٹ پارٹی اور آپوزیشن کا تناسب سوا چار اور ایک کا ہے ۔ لیکن تقریروں کے لئے تناسب دو اور ایک کا رکھا جا رہا ہے ۔ لیکن جب کورم کا موقع ہوتا ہے تو ان کی نشستیں خالی پڑی ہوتی ہیں ۔ میں صفدر صاحب سے عرض کرونگا

کہ ان کی دس نشستیں تو کم از کم ہر وقت بھری رہنی چاہیئں ۔ میرے لئے یہ بڑا مشکل ہو گا کہ بحث کے وقت میں توسیع کروں ۔ میں خواجہ صاحب سے صلاح مشورہ کرنا چاہتا ہوں کہ کیا کیا جائے ۔ یہ تو ٹھیک نہیں کہ ان کو ضرورت سے زیادہ وقت بھی دیا جائے اور پھر بھی وہ اٹھ کر چلے جائیں ۔

نوابزادہ افتخار احمد خاں ۔ جناب والا ۔ جو اپیل آج آپ نے فرمائی ہے میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں ۔ اور حقیقتاً یہ ہمارے ایوان کے وقار کے منافی ہے کہ اس طرف سے یا اس طرف سے ذاتیات کو زیر بحث لایا جائے ۔ یا ذاتی حملوں کا سلسلہ شروع کیا جائے ۔ اس ضمن میں میں صرف ایک قدم اور آگے جانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جہاں آج کے حکمران خواہ ان میں صاحب صدر ہوں یا صدر مملکت ہوں یا گورنر صاحب ہوں جہاں یہ قابل احترام ہیں وہاں ہمارے وہ احباب اور رہنما بھی قابل احترام ہیں جنہوں نے اس ملک کو بنایا تھا ۔ اس لئے میں عرض کرونگا کہ آپ اس مسئلہ کو الگ نہیں کر سکتے ۔ آپ یہ بھی اپیل کیجئے کہ وہ رہنما ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : The member has not followed me. I said that "defamatory statements in respect of other persons are not made."

نوابزادہ افتخار احمد خاں ۔ میں یہ تشریح کرتا ہوں کہ ۔ ۔

Mr. Speaker : This is not to be explained. I have covered everything.

نوابزادہ افتخار احمد خاں ۔ اگر وہ اس سے اتفاق کرینگے تو ہم بھی ان کے جذبات کا احترام کرینگے ۔

وزیر خزانہ ۔ نوابزادہ صاحب بھولتے ہیں ۔ پرسوں میں نے یہ اپیل کی تھی کہ جو اشخاص ہاؤس میں موجود نہیں ہیں اور جواب نہیں

دے سکتے ان کے متعلق کوئی قابل اعتراض بات نہ کی جائے - میں نے اپنی پارٹی سے بھی اپیل کی تھی کہ کسی کا نام نہ لیا جائے - جناب والا جو بات یہ آج کر رہے ہیں وہ میں پرسوں کر چکا ہوں -

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) : جناب والا - میں سب سے پہلے اس بات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس ہاؤس میں موزوں مناسب اور نہایت ضروری اپیل کی ہے - میں اپنی جانب سے اور اپنے دوستوں کی جانب سے عرض کرونگا کہ آئندہ کوئی ایسی بات نہیں ہو گی جو اس ایوان کی عزت اور وقار کے منافی ہو - میرے محترم دوست شیخ مسعود صادق اس وقت تشریف فرما ہیں - اور میں ان کی خدمت میں بھی یہ گذارش کرو گا کہ ان کو اس بات کی ضرورت نہیں ہونی چاہیئے کہ وہ ہمیں بار بار یاد دلائیں کہ ادھر کم ممبران ہیں اور ادھر زیادہ ہیں -

اس کے بعد میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ نیشنل اسمبلی میں تقریروں کا جو تناسب رہا ہے وہ یہ تھا کہ پہلے دن صرف چھ تقریریں ہوئیں - ان میں سے چار اپوزیشن کی طرف سے اور صرف دو سرکاری نشستوں کی طرف سے تھیں - لیکن آپ دیکھیں گے کہ اس ایوان میں تقریروں کا تناسب یہ نہیں تھا اس سے پہلے بھی میں اکثر اوقات نہایت ادب سے درخواست کر چکا ہوں کہ اگرچہ ہمارے رولز میں نہیں مگر پارلیمانی طریق کار یہ رہا ہے کہ --

Mr. Speaker : Sheikh Sahib has not objected to that. He says that quorum should be maintained.

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) - جناب ان کا کوئا ۱۲ یا بیس نشستوں میں سے کم از کم ۱۰ ممبران کا بنتا ہے - اتنے ممبر تو ضرور حاضر رہا کریں - میں دیکھتا ہوں کہ نشستیں اکثر خالی رہتی ہیں -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا ۔ Robert's Manual of Rules میں تقریروں کے لئے یہ طریق کار درج ہے کہ ایک طرف سے اگر کوئی ممبر کسی معاملہ کے حق میں تقریر کرتا ہے تو دوسری طرف سے اس کے خلاف تقریریں کی جائیں گی ۔ لیکن آپ نے یہاں ایک نئی convention رائج کر دی ہے ۔ کہ ہماری طرف سے ایک ممبر تقریر کرے اور دوسری طرف سے دو ممبران تقریریں کریں ہمیں اس پر اعتراض ہے اور ہم اس کی سخت مخالفت کرتے ہیں کہ اکثریت کی بنا پر وقت دیا جاتا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں نے جو بات کی تھی وہ نہایت مناسب تھی ۔ میں نے تو کوئی ایسی بات نہیں کہی تھی کہ خواجہ صاحب ناراض ہو جائیں ۔ میں نے فقط یہ کہا تھا اور اپیل کی تھی کہ للہ کورم پورا کرنے کی کوشش کریں اور صرف اسی لئے اپیل کی تھی ۔ ورنہ دیکھئے میری طرف فوج کی فوج پڑی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ بھگوڑوں کی فوج ہے ۔ یہ سب راجہ پورس کے ہاتھی ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ یہ بھگوڑے نہیں ہیں ۔ آپ دیکھیں گے کہ آپ ہی کی طرف سے تین ممبران اور ہماری طرف آ جائیں گے ۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ صدر محترم ۔ میں یہ عرض کرونگی کہ قائد ایوان اس معزز ایوان میں decorum قائم نہیں رکھتے ۔

Sir, Leader of the Opposition is speaking and the Leader of the House is interrupting him. For God's sake let us keep some decorum of the House.

وزیر خزانہ ۔ میں نے تو decorum قائم رکھا ہے ۔ البتہ بیگم صاحبہ نے ابھی ایوان کے decorum کو قائم نہیں رکھا ۔ اب میں بول رہا ہوں ۔ اور وہ بھی بولنے کے لئے کھڑی ہو گئی ہیں ۔ وہ بات

بات میں پارلیمنٹری طریقوں کا ذکر کرتی ہیں - جیسے بڑی parliamentarian ہیں - ہم کبھی اپوزیشن کی تقریروں میں مداخلت نہیں کرتے - میں خود بھی کوشش کرتا ہوں - کہ کبھی مداخلت نہ کروں - وہ میری بزرگ ہیں اور مجھے ان کی عزت و احترام کا پورا خیال ہے - ابھی سیاہی بھی خشک نہیں ہوتی - کہ ان کی طرف سے کوئی اعتراض ہو جاتا ہے - در اصل وہ خود اس طریقہ کو غلط ثابت کر رہی ہیں -

خواجہ محمد صفدر- آپ نے ساری debate کو wind up کرنا ہے اس لئے میں قائد ایوان سے درخواست کروں گا - کہ وہ ہمیں کافی موقع دیں -

وزیر خزانہ-اگر آپ چاہتے ہیں - کہ شام کو اجلاس بلایا جائے - تو یہ ناممکن ہے - کیونکہ آج ہی شام کو گورنمنٹ ہاؤس میں ایک میٹنگ ایسٹ پاکستان فنڈ کے متعلق ہو رہی ہے - جس میں ہمارے دوسرے ایک دو وزراء بھی حصہ لیں گے - اس لحاظ سے I'll be unable to come in the evening اس میٹنگ میں کراچی اور ڈھاکہ سے بھی اصحاب آ رہے ہیں - اور وہ میٹنگ ملتوی نہیں ہو سکتی -

مسٹر عبدالرازق خان-یہ عجیب بات ہے کہ جب ایک ممبر بول رہا ہو تو ایک اور ممبر اٹھکر بولنا شروع کر دیتا ہے - میں درخواست کروں گا کہ آج کا اجلاس تین بجے تک رہے -

مسٹر سپیکر - وقت بہت کم ہے - میرے پاس اس وقت جو فہرست ہے اس کے مطابق تمام ممبران تقریر نہیں کر سکیں گے اور نہ ہی ان کا جواب دیا جا سکے گا - بہت سی تقریریں رہ جائیں گی - پھر آپ خود ہی وچ لیں اور کوئی پروگرام بنا لیں - فہرست لمبی ہے اور سب کے لئے بولنا ناممکن ہے -

خواجہ محمد صفدر میرے ہاتھ میں جو فہرست ہے اس میں ۲۰ دوستوں کے نام درج ہیں -

وزیر خزانہ-میری طرف سے بیس بائیس ممبران تقریریں کریں گے -

مسٹر سپیکر-تو اس طرح ۳۲ یا ۳۳ ممبران تقریریں کریں گے جو ناممکن ہے -

خواجہ -محمد صفدر-میرا خیال تھا -

"شاید کہ ترے دل میں اتر جائے میری بات"

مگر ایسا نہیں ہوا -

وزیر خزانہ-سرکاری نشستوں میں سے ممبران کے علاوہ وزراء بھی بولیں گے - اس لئے کافی وقت درکار ہے - میں نے بھی کچھ عرض کرنا ہے اور عام بحث کا یہ آخری دن ہے - ہم اسے بڑھا نہیں سکتے -

مسٹر -سپیکر - اگر آپ چاہتے ہیں - تو other tha Now Expenditure کی item کو شام کو لے لیں -

وزیر خزانہ-شام کو کورم پورا نہیں ہوگا - بڑا مشکل ہے ممبران تقریریں کر کے بھاگ جائیں گے - میں خواجہ صاحب کو ہر طرح accommodate کرنے کو تیار ہوں - اس لئے آپ اڑھائی بجے تک اجلاس جاری رکھ سکتے ہیں - اس وقت تو ممبران بیٹھے ہیں - اگر شام کو اجلاس ہوا تو کورم نہیں ہو گا - اگر اپوزیشن بھی یہی چاہتی ہے - اور آپ بھی یہی چاہتے ہیں - تو ٹھیک ہے - میں بحث کو wind up نہیں کرتا ہوں -

خان اجون خان جدون - جناب سپیکر - میری تجویز یہ ہے -

کہ دو بجے تک ممبروں کو بولنے دیں۔اور اس کے بعد وزیر خزانہ بحث کو wind up کر دیں ۔

مسٹر سپیکر۔پنتیس آدمی دو بجے تک کسطرح بولینگے ۔

وزیر خزانہ۔فرض کیجئے ۔ کہ باقی منسٹر صاحبان نہیں بولینگے۔ تو پھر ایک گھنٹہ سے زیادہ میں نہیں لونگا ۔ ساڑھے نو بجے سے ڈیڑھ بجے تک دو سو چالیس منٹ بنتے ہیں ۔ اگر پانچ پانچ سات سات منٹ سب کو دئے جائیں ۔ تو معاملہ ٹھیک ہو سکتا ہے ۔ سب ممبران بول لیں ۔ تو اس کے بعد میں بول لونگا ۔ ورنہ نا ممکن سی بات ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہاں ۔ اگر سب ہی ممبران پانچ پانچ سات سات منٹ لیں ۔ تو پھر سب ہی کو موقع مل سکتا ہے ۔

(شور اور قطع کلامیاں)۔

وزیر خزانہ ۔ مشرقی پاکستان میں صرف ایک دن دیا گیا تھا ۔ جب کہ میں نے یہاں بجٹ پر عام بحث کیلئے چار دن دئیے ہیں ۔

Mr. Speaker : I'll not do so. I'll give them full opportunity so far as General Discussion on the Budget is concerned.

وزیر خزانہ۔تین دن ہو چکے ہیں ۔ آج چوتھا دن ہے ۔ اور آخری دن ہے ۔ پانچ دن میں نہیں دے سکتا ۔ یہ ناممکن ہے ۔

Mr. Speaker : I have to strictly follow the programme.

Minister of Finance : The programme is that today is the last day.

اس لئے میں یہ عرض کرونگا ۔ کہ ڈیڑھ بجے تک ممبر صاحبان بولیں ۔ اس کے بعد میں ایک گھنٹہ میں debate کو wind up کر دونگا ۔ اور اڑھائی بجے سیشن ختم ہو جائیگا ۔

خواجہ محمد صفدر۔جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے ۔ کہ میری ایک نہایت جائز درخواست اور تجویز کو حزب اقتدار نے شرف قبولیت

نہیں بخشا - حالانکہ آپ نے بھی persuade کرنے کی کوشش کی ہے - لیکن آپ کو بھی کامیابی نہیں ہوئی - میں سمجھتا ہوں - کہ ہمیں پورا موقع نہیں ملا - اور ادھر سے صرف بارہ احباب نے ہی بحث میں حصہ لیا ہے - حالانکہ بہت زیادہ نام میرے پاس بولنے والوں کے موجود ہیں - اگر اس طرف بیٹھنے والے میرے دوست ہمارے جائز مطالبات کو در خور اعتنا نہیں سمجھتے ہیں - تو یہ تقریر فرمائیں - ہم باہر بیٹھتے ہیں -

(اس مرحلہ پر حزب مخالف کے تمام ارکان ایوان سے باہر چلے گئے)

Minister of Finance : It is their own look out.

میں نے ان کو بجٹ پر بحث کرنے کے لئے دگنا وقت دیا ہے - اگر اس کے باوجود بھی وہ خوش نہیں ہیں - تو I cannot help God bless them. آج بھی انہیں پوری طرح accommodate کرنے کے لئے اڑھائی سو منٹ تک وقت extend کیا ہے - اب میں اور کیا کر سکتا ہوں -

Minority will remain a minority. It is the first principle of Democracy.

میر نبی بخش زہری - وہ خود مانتے ہیں - کہ ان کے بارہ آدمی تقریریں کر چکے ہیں - ان کی کل تعداد ہی اتنی ہے -

---

WEST PAKISTAN BUDGET (GENERAL), 1963-64

DISCUSSION ON THE BUDGET AS A WHOLE (*Resumption*)

Mr. Speaker : The House will now resume discussion on the West Pakistan Budget (General), 1963-64 as a whole. Yes, Mr. Munawar Khan.

خان منور خان (بنوں-۱) - مسٹر سپیکر آٹھ سال قبل جب عوام کے سامنے ون یونٹ بنانے کی تجویز رکھی گئی تھی - تو ان کے ساتھ یہ وعدے کئے گئے تھے - اور شرائط رکھی گئی تھیں - کہ دس سال کے اندر پسماندہ علاقوں کی حالت جو بدترین ہے - اس کو زیادہ رقوم مہیا کرکے

دوسرے ترقی یافتہ علاقوں کے ساتھہ مساوی سطح پر لایا جائگا - لیکن میں افسوس کے ساتھہ عرض کرنا چاہتا ہوں - کہ ہمارے ساتھہ کیا ہوا یہ وعدہ پورا نہیں کیا گیا - اور پسماندہ علاقوں کی وہی حالت ہے جو آٹھہ سال پہلے تھی - ہم یہ عرض کرتے چلے آ رہے ہیں - اور روزانہ چلاتے رہتے ہیں - لیکن ان تکلیفات کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی - ہم نے وزراء صاحبان کی خدمت میں عرض کیا - کہ خدا را ہمارے علاقے میں تشریف لائیے اور موقع پر وہاں کے حالات دیکھیں - تاکہ بچشم خود دیکھکر ہماری حالت کو سدھارنے اور ہماری ترقی کے لئے کوئی تجاویز کر سکیں لیکن مجھے افسوس ہے - کوئی ایک وزیر بھی ڈیرہ اسماعیل خان تشریف تک نہ لائے - ماسوائے دو وزراء صاحبان کے جو دوپہر یا بعد دوپہر وہاں تشریف لائے - اور دوسری صبح کو واپس چلے آئے - اور انہوں نے کسی بھی چیز میں کسی قسم کی دلچسپی نہ لی - میں پوچھنا چاہتا ہوں - کہ اگر انضمام کے آٹھہ سال بعد تک ایک خطے کو پینے کا پانی تک نصیب نہ ہو - تو کیا حزب اقتدار یہ فخر کر سکتے ہیں کہ ہم ترقی کر رہے ہیں - سٹیڈیم کی تعمیر پر تو لاکھوں روپیہ خرچ ہو رہا ہے - اور اس قسم کے دوسرے آسائیشی جنجالوں پر تو لاکھوں روپیہ خرچ ہو رہا ہے - لیکن ایک خطے کو پینے کا پانی مہیا نہیں کر سکتے - تو کیا ہم اس بات پر فخر کر سکتے ہیں - کہ ہم نے پاکستان میں ترقی کی ہے - وہاں لوگ ''ناروا،، یعنی guinea worm میں مبتلا ہیں - کیونکہ تالابوں سے صرف بارش کا پانی پینا پڑتا ہے - اور وہ infirm ہو جاتے ہیں - بنوں - ڈیرہ اسماعیل خان اور ڈی - جی خان کے ہزارہا لوگ اسی وجہ سے infirm ہو جاتے ہیں - کیا حکومت اس پر فخر کر سکتی ہے - کہ ہم ترقی کر رہے ہیں - میرا جواب ہے - نہیں - میں عرض کرتا ہوں - کہ ہمارے سابقہ صوبہ سرحد میں کوئی power نہیں ہے - ہمارے پاس دو پاور ہاؤس ہیں - مالا کنڈ اور وزیرستان اور گرم گڑھی بہادر خیل اور کرک

سکیمیں زیر غور ھیں ۔ ھم سالانہ تین کروڑ روپیہ تا باکو ٹیکس ادا کرتے ھیں ۔ اس کے علاوہ petty resources کو چھوڑیں ۔ لیکن جب ھم دیکھتے ھیں ۔ کہ آٹھ سال کے بعد سابق صوبہ سرحد کو کیا ملا ھے ۔ ھمیں کل سات کروڑ روپیہ ملا ھے ۔ ڈیرہ ڈویژن کو ایک کروڑ تیس لاکھ روپیہ دیا گیا ھے ۔ جو فی ضلع کے حساب سے اگر تقسیم کیا جائے ۔ تو ھر ایک کے حصہ میں پنتیالیس لاکھ روپے آتے ھیں ۔ تو میں یہ عرض کرتا ھوں ۔ کہ آیا ھماری حالت اس پسماندہ علاقوں کی حالت اور اسی طرح قبائلیوں کی حالت جو کہ اس ملک کے چوکیدار ھیں ۔ جو اس ملک کے لئے ھر ضرورت کے وقت میدان جنگ میں نکلے ھیں ۔ اور انہوں نے اس کے لئے اپنا خون دیا ھے ۔ اور اس کی حالت یہ ھے ۔ کہ اس کی آسائیش اور بہبود کے لئے کوئی تجویز نہ کی جائے ۔ جب میں دیکھتا ھوں ۔ کہ ان گذشتہ آٹھ سال کے عرصہ میں پچھلے تین سالوں میں بنوں اور دو میل کے علاقوں کے لئے صرف پینے کے پانی کے لئے چار لاکھ ستاسی ھزار روپے منظور کئے گئے ھیں تو اس لئے میں عرض کرونگا ۔ کہ وزیر صاحب خود اس علاقے میں تشریف لے جائیں ۔ اور وہ خود ھی ملاحظہ فرمائیں ۔ کہ یہ علاقہ اتنا وسیع ھے ۔ کہ یہ تین چار لاکھہ روپے کی رقم جو پینے کے پانی کی فراھمی کی غرض سے رکھی گئی ھے ۔ کتنی قلیل ھے ۔ اور میں یہ عرض کرونگا ۔ کہ یہ رقم اس لئے قلیل ھے ۔ کہ جن وزیر صاحب کے پاس یہ قلمدان وزارت ھے ۔ وہ خود اس جانب توجہ نہیں دے رھے ھیں ۔ اخبارات میں دیکھا ھے ۔ کہ وہ صرف اپنی ھی Constituencies کا دورہ کرنے میں مصروف رھتے ھیں ۔ ان کا یہ خیال ھے ۔ کہ ان کو تنخواہ اپنے ھی حلقہ نیابت سے مل رھی ھے ۔ لیکن وہ سارے مغربی پاکستان کے وزیر ھیں ۔ اور انہیں چاھئے کہ وہ ضلعوں کے اندر جا کر دورے کریں ۔ وہ سڑکوں پر موٹروں میں جاتے ھیں ۔ یا ریسٹ ھاؤس میں رات بسر کر کے واپس آ جاتے ھیں کیا ان کا یہ فرض نہیں ھے کہ وہ interior میں جائیں ۔ اور ضلع اور

تحصیل میں تین چار دن رہیں ۔ اور وہاں کے مقامی حالات سے اپنے آپکو بخوبی با خبر رکھ کر انکی مشکلات رفع کرنے کی تجویز کریں ۔ جناب سپیکر صاحب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ Tour Programme رول کے مطابق ہونا چاہیے ۔ میں جناب گورنر صاحب کی خدمت میں عرض کرونگا کہ وزراکے Tour Programme کی پڑتال کریں اور انکو باقاعدہ چھاپا جائے تاکہ ویسٹ پاکستان کے ہر ایک گوشے میں جا کر یہ خود دیکھیں اور انکی تجاویز کو مانیں ۔

اب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بریس والوں کا یہ خیال ہے کہ ہم صرف اپنے معاملات کی باتیں یہاں پیش کرتے ہیں ہم کیا کریں ہم پالیسی پر بحث و تمحیص کرتے مگر ہمارے لوکل معاملات کوئی دیکھنے والا ہی نہیں ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ پالیسی کے معاملات کو چھوڑ کر ہم اپنی ضروریات کو ترجیح دیتے ہیں ۔ اور اپنی ضروریات پر عرض معروضات کرتے ہیں ۔

غرض بنوں ضلع کی بابت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں کی population بہت زیادہ ہے اسلئے گورنر صاحب نے بنوں تحصیل کے لئے بیراج کے ایریا میں زمین دینا منظور فرمائی ہے لیکن وہ زمین اسقدر خراب تھی کہ بنوں کے لوگ جو بہت غریب ہیں انکے پاس اتنا پیسہ نہیں ہے کہ اسکو آباد کرتے پچھلے سال ہم نے گورنر صاحب کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ بیراج میں بنوں کے لوگوں کیلئے زمیں الاٹ کی جائے ایک سال گزر چکا ہے وہ زمین الاٹ نہیں ہوئی ۔ ہم بار بار چلا رہے ہیں لیکن ابتک زمین ہمکو الاٹ نہیں ہوئی ۔ میں وزیر متعلقہ سے عرض کرونگا کہ وہ اس کی طرف غور فرمائیں ۔

اس کے بعد میں وزیروں کے پروگرام کے متعلق پھر عرض کرونگا کہ وہ ملک کے ہر گوشے میں جائیں اور ہر گوشے میں جا کر Integration کو مضبوط بنائیں تا کہ عوام کو معلوم ہو جائے کہ

ہمارے وزیر ہیں اور ایک یونٹ میں ہیں ہمارا کوئی دیکھ بھال کرنیوالا آیا ہے ۔ میں وزیر صاحبان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے علاقے کے لوگوں کو یہ تسلی نہیں ہوئی ہے کہ وہ ایک یونٹ سے مضبوط ہو گئے ہیں ۔ اسلئے انکی بہتری کیلئے میں وزیر صاحبان سے التجا کرتا ہوں کہ وہ پسماندہ علاقے میں بہت زیادہ جایا کریں ۔ Developed Areas میں جانے سے کیا فائدہ اور وہاں جانیکی کیا ضرورت ہے ۔ پسماندہ علاقے میں جائیں انکے لئے تجاویز پیش کریں تا کہ عوام کو انس پیدا ہو جائے اور ایک یونٹ further مضبوط ہو ۔

Allama Rehmatullah Arshad : Mr. Speaker, I have a point of order.

پرسوں میرا خیال ہے اس طرف کے مقررین نے اپنا وقت ختم کر دیا تھا ۔ آج جناب والا کو اس طرف سے شروع کرنا چاہیئے تھا ۔

Mr. Speaker : This is no point of order. That depends upon catching the eye of the Speaker. Moreover the Opposition walked out. From where could I call Members ?-From empty Benches ? I could not put a Member in the empty Benches.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ یہ سب کچھ تو بعد میں ہوا ہے ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I have already given my ruling. This is not to be discussed any more.

Yes, Babu Muhammad Rafiq.

بابو محمد رفیق ۔ (لورالائی ۔ ژوب ۔ کوئٹہ) ۔ جناب سپیکر صاحب ۔ اس بجٹ کو میں کیا کہوں ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بجٹ ہے یا پورا گورکھ دھندا ہے ۔ نام تو پسماندہ علاقوں کا بجٹ دیا ہے لیکن جب ان پسماندہ علاقوں کو میں دیکھتا ہوں جن کے لئے اس بجٹ میں رقم رکھی گئی ہے تو میرے خیال کے مطابق یہ بجٹ

انتہائی غیر منصفانہ ، ظالمانہ اور مضحکہ خیز ہے ۔ اس میں شک نہیں کہ اس بجٹ میں ہمیں تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ ہر علاقے میں کسقدر ترقی کے مواقع مہیا کیے گئے ہیں ۔ جس کے لئے میں ان تمام حضرات کا جنہوں نے بجٹ بنایا ہے شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ جہاں تک اسے پسماندہ علاقے کا بجٹ کہنے کا سوال ہے ہوگا لیکن جیسا میرے دوست میر نبی بخش صاحب نے آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کی توجہ مبذول کرائی تھی میں یہ نہیں چاہتا کہ آپ کسی علاقے کی ترقی کو روک کر ہمیں بجٹ میں رقم دیں ہم تو صرف آپ سے یہ چاہتے ہیں کہ جو قرضہ اور رقم آپ سنٹر سے لیتے ہیں ہمیں اس سے زیادہ سے زیادہ حصہ دیا جائے کیونکہ ہم لوگ ۵۴ فیصدی علاقے کے مالک ہیں ۔ اور اس علاقے کی ترقی پر مغربی پاکستان کی ترقی کا انحصار ہے اس لئے میں کہوں گا کہ ہمارے ساتھ سخت ناانصافی کی گئی ہے میں جناب والا آپ کی وساطت سے چند مثالیں پیش کرونگا جہاں تک ڈولپمنٹ اور ترقی کا سوال ہے ہمارے ساتھ کیا ہوا ہے ۔ بہاولپور کو اس بجٹ کا ۷ ۵۴ فیصدی دیا گیا ہے پشاور کو ۱۰ فیصدی دیا گیا ہے سندھ کو ۲۶ فیصدی دیا گیا ہے اور بلوچستان کو صرف ۲ فیصدی دیا گیا ہے اس سے زیادہ اور کیا ظلم ہو سکتا ہے ۔

جناب والا کوئی شخص تین دن کی بھوک سے مر رہا ہو اور اسکو ایک انگلش کپڑے کا سوٹ اور ٹائی پہنا کر کھڑا کر دیا جائے بالکل یہی مثال آج ہماری ہے کہ ہمارے علاقے میں سب سے زیادہ اہم پیشہ زراعت ہے اس پر جو کچھ اس بجٹ میں رقم دی گئی ہے وہ میں عرض کرتا ہوں محکمہ زراعت کو ۶۲-۶۳ میں ۶۱ لاکھ روپے دیئے گئے تھے ۔ ۶۳ - ۶۴ میں ۵۶ لاکھ روپے دیئے گئے اس کے بعد پانی بجلی کے سلسلے میں ۶۲-۶۳ میں ۳۲۱ لاکھ روپے دیئے گئے اور ۶۳-۶۴ میں ۲۳۳ لاکھ روپے دیئے گئے ۔ سال گذشتہ انلسٹریز میں ۱۱۳

لاکھ روپیے دیئے گئے اور موجودہ میں ۱۵۷ لاکھ روپیہ دیا گیا ہے - آپ اندازہ لگا لیجئے کہ اسمیں ۲۳ لاکھ روپیے کی کمی کر دی گئی ہے - اس کے علاوہ اگر انڈسٹریز کو اٹھا کر دیکھیں گے تو وہ رقم بھی کسقدر کم ہے جو بلوچستان کو دی گئی ہے بلوچستان کو صرف ۵ - فیصدی دی گئی ہے اس سے میرا مطلب یہ ہےکہ یہ انڈسٹریز پی - آئی - ڈی - سی سے تعلق رکھتی ہے - ہماری کوئلے کی کانوں پر ۶۶ لاکھ روپیے کی رقم مہیا کی گئی ہے - ۲ کروڑ ۶۵ لاکھ پشاور کے لئے ہے - ۳ کروڑ ۸۵ لاکھ ڈیگاری کے لئے - ۳ کروڑ ۴۰ لاکھ شاہ رخ کے لئے - یہ رقوم مجموعی طور پر کوئلے کو ترقی کیلئے رکھی گئی ہیں لیکن پی - آئی - ڈی - سی کے ماتحت کوئلہ کی ترقی سے بلوچستان کو کیا فائدہ پہونچتا ہے اسلئے کہ مزدور آپ کے پاس سے جاتے ہیں کوئلہ سندھ کو چلا جائیگا بہاولپور کو چلا جائیگا - اگر آپ کو Provincial Basis پر Industries کی ضرورت ہے تو اس پر خرچ کیجئے - ان مدوں کو پیسہ دیجئے جنکو اہم ضرورت ہے - اس بجٹ کی ایک بڑی تکلیف دہ چیز یہ ہے کہ اس بجٹ کے بنانے میں چند ایسی ہستیوں اور افراد کا ہاتھ ہے جو اس ملک کی قابل ترین ہستیوں میں گنے جاتے ہیں اور سب سے افسوس کا مقام یہ ہے کہ انہوں نے ان مختلف حلقوں سے اپنی وابستگی اور تجربہ سے فائدہ نہیں اٹھایا - چاہیئے تو یہ تھا - کہ ہم تجربہ سے فائدہ اٹھاتے اور یہ دیکھتے کہ ان لوگوں کی بنیادی تکلیفیں کیا ہیں اور تکلیف دہ پہلو کیا ہے مگر اس مقام کو نظر انداز کر دیا جو ۸۰ فیصدی عوام تک اپنی خدمت پہنچاتے ہیں - میرا مقصد کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ سے ہے - جب یہ جاری ہوا تو اس محکمہ کو ساڑھے گیارہ لاکھ روپیہ دیا گیا اور اس سال صرف آٹھ لاکھ دیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اسکے ساتھ سخت ناانصافی ہوئی ہے - چاہئیے تو یہ تھا کہ بجٹ کو غور سے دیکھتے اور واقعی اگر اسکو غور سے دیکھیں تو یہ سارے کا سارا شہری

بجٹ ہے ۔ اس میں دیہاتوں کے لئے بہت کم مواقع میسر ہیں ۔ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ ایک ایسا محکمہ ہے جو زمینداروں کے دروازوں تک پہنچ کر ان کی ہر مشکل میں مدد کرتا ہے ایسے محکمے کو زیادہ مدد دینی چاہیئے تھی ۔ میں آپ کی توجہ بلوچستان کے چند ضروری مسائل کیطرف مبذول کرانی چاہتا ہوں جن میں سب سے زیادہ ضروری محکمہ ایری گیشن کا ہے اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس محکمہ نے بلوچستان کے مسائل کو ہی نہیں سمجھا اور اس قسم کی سکیمیں بنائی جا رہی ہیں کہ اس چیز کو خاص ترقی نہیں ہو رہی ۔ میں وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ جب وہ اپنی تقریر کریں تو ہمیں بتائیں کہ جو آمدنی ۱۹۵۵ء میں بلوچستان میں تھی تو وہ اب کروڑوں روپیہ خرچ کرنے کے بعد آج تک اس آمدنی میں کیوں اضافہ نہیں ہوا ۔ مجھے بتائیں کہ کیا وجہ ہے ؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ محکمہ نے ایسی سکیمیں بنائی ہیں جو ناقابل عمل ہیں اور ناقابل ترقی ۔ اور روپیہ ضائع کیا گیا ہے ۔ میں آپ کے توسل سے اور اپنے وزیر صاحب متعلقہ سے عرض کرونگا کہ ہماری Flood control کی سکیموں کو دیکھئے ہمارا بیشمار پانی ضائع جا رہا ہے ۔ اریگیشن اور وائڈا کے محکموں کو extend کیجیئے تاکہ وہ صحیح طور پر روبے کریں اور Control of flood کی سکیم جاری کیجئے ۔ کنوؤں کے بارہ میں یہ عرض ہے ۔ بیس پچیس فٹ پر پانی ہے جنکی طرف بہت کم توجہ دی گئی ہے سو کافی رقم انکے لئے مہیا کرنی چاہیئے ۔ کاریزوں کے ذریعہ آبپاشی کا سسٹم جو ہے وہ بہت کم قیمت پر تکمیل کو پہنچ سکتا ہے تو میں آپ کے توسل سے اپنے وزیر آبپاشی سے عرض کرونگا کہ کاریزوں کے لئے کافی رقم مہیا کریں ۔ محکمہ زراعت کے بارہ میں عرض کرتا ہوں کہ اس نے کافی تسلی بخش کام ہمارے علاقے میں کیا ہے ۔ ہمیں ٹریکٹرز کافی تعداد میں مہیا کئے جائیں اور محکمہ زراعت کے ماتحت کنوؤں کی سکیم زیادہ سے زیادہ وسیع کی جائے ۔ آپ حیران ہونگے کہ ایک

سال میں آٹھ سو ایکڑ اراضی بادام کے زیر کاشت آئی ہے ۔ بلوچستان کے زمینداروں کی مشکلات بہت زیادہ ہیں جو میں آپکے توسط سے اس حکومت کے نوٹس میں لانی چاہتا ہوں ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ افغانستان اور پاکستان کے تعلقات خوشگوار ہوتے چلے جا رہے ہیں ان کے تلخ ہونے میں کچھ شک نہیں ہمارے علاقے کے لئے انسانی مشکلات ہیں ۔ ضرورت ہے کہ ترقی میں کافی مشکلات پیدا ہوئی ہیں بلوچستان کے زمینداروں کا خیال رکھیں اور مناسب تدابیر اختیار کی جائیں تاکہ وہ جن پریشانیوں سے دوچار ہیں ان میں کمی ہو اور وہ ان سے بچ سکیں ۔ ایک اور مسئلہ ہے جس کے متعلق میں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ وہ ہیں ہماری سڑکیں ۔ کوئٹہ سے کہا گیا ہے کہ تمہیں ۳۲ لاکھ دیا گیا ہے لیکن ہماری سڑکیں نورالائی سے ڈیرہ غازی خان تک ٹھیک حالت میں نہیں ہیں اور یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ گو وہ ایک منظور شدہ سکیم ہے لیکن اسکو تھرڈ پلان میں ڈال دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ۔۔۔ کام شروع کیا جائے گا اور ہم کو کوئی ۔۔۔ نہیں ملیں گے ۔ ان مسائل کے لئے آپ بلوچستان کے لئے خاص نظر ثانی فرمائیں تاکہ وہاں کافی ترقی کے مواقع میسر آسکیں اور وہاں زیادہ روپیہ مہیا کیا جائے ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد ۔

Minister of Finance. Before he starts, Sir, I want to say something.

(پھر غائب ہو گئے ماشا اللہ) کہ دوسرے وقت میں کر لیں اور آج دوبارہ پانچ بجے میٹنگ کی جائے ۔ تو انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ ان کے

بارہ آدمی چیمبر میں ہونگے - لابی میں نہیں ہونگے اس وقت ایک بجے اجلاس ختم کر دیا جائے اور پانچ بجے دوبارہ طلب کر لیا جائے -

مسٹر سپیکر - اجلاس دو بجے تک رکھہ لیں اور پھر پانچ بجے کر لیں - اس طرح آپ کو تقریر کے لئے کافی ٹائم مل جائیگا -

وزیر خزانہ-اگر پانچ سے نو بجے تک چلے تو میں ready ہوں -

مسٹر سپیکر-دیکھ لیں جیسے آپ مناسب سمجھیں -

وزیر خزانہ-پانچ سے ۹ بجے پیش کر دیں - صفدر صاحب نے کہا ہے - کہ وہ کم ازکم بارہ آدمی چیمبر میں رکھیں گے اور صفدر صاحب غائب ہیں - میرا خیال ہے لابی میں بیٹھے ہیں - آپ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے agree کیا ہے کہ بارہ آدمی چیمبر میں رکھیں گے ؟

Mr. Speaker : Begum Sahiba has assured on behalf of Kh. Safdar.

علامہ رحمت اللہ ارشد بہاولپور - ۲) - جناب صدر اس وقت ملک کو بڑے اہم مسائل در پیش ہیں - اور ان میں سے ہر ایک کی اپنی اپنی انفرادی حیثیت ہے - اور پاکستان کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے - مثلاً کشمیر کا مسئلہ ہے - جیسے ہمارے مغربی ممالک کے اتحادیوں نے بھاری اسلحہ فراہم کر کے ہوئے ایشیا کی سیاسی قوت کا توازن بگاڑ دیا ہے - اور کشمیر کے مسئلے نے بڑی نازک صورت اختیار کر لی ہے - اس طرح جناب والا نہری پانی کے متبادل انتظام کا مسئلہ ہے جو ہمارے ملک اور خاص طور پر صوبے کے لئے - صوبے کی معیشت کے لئے - صوبے کی اقتصادی زندگی کے لئے - صوبے کی زراعت کے لئے ایسا مسئلہ ہے کہ اگر کامیابی کے ساتھہ پانی کے متبادل انتظام کا معاملہ طے نہ ہوا تو یہ صوبہ نہیں بلکہ اس صوبے کی وجہ سے پورا ملک تباہ ہو جائیگا - جناب صدر میں اس طرح اس کو محسوس کرتا ہوں کہ

وحدت مغربی پاکستان کے قیام کے بعد مختلف یونٹس جن کو متحد کیا گیا مغربی پاکستان میں انکی بیقراری اور بے اطمینانی میں اضافہ ہوا ہے ۔ اور یہ بھی صوبے کے لئے بہت اہم مسئلہ ہے اس سے بڑا مسئلہ جس کو میں سب سے زیادہ اہمیت دیتا ہوں وہ یہ ہے ہمارے صوبہ کا اقتصادی مسئلہ ۔ معاشی مسئلہ ۔ گذشتہ چند سالوں میں ملک کی معاشی صورت حال یہ ہے ۔ کہ بے روزگاری اس وسعت کے ساتھہ اور ہمہ گیری کے ساتھ کچھ زیادہ پھیل گئی ہے ۔ آج ہمارا اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان بھی نان جوین کا محتاج ہے ۔ یہاں در بدر کی ٹھوکریں کھاتا ہے ۔ اس کو ۱۰۰ روپیہ کی نوکری نہیں ملتی ۔ یہ مثالیں سینکڑوں کی تعداد میں نہیں ہیں یہ لاکھوں کی تعداد تک پہنچ گئی ہیں ۔ ظاہر ہے ایک فاقہ کش ۔ نیم فاقہ کش ۔ فاقہ مست ۔ بھوکا ملک ۔ ملک کے عوام اپنے ملک کی سالمیت اور اس کے تحفظ کے لئے کوئی جد و جہد نہیں کرتے (ہیئر ہیئر) یہ سب سے بڑا مسئلہ ہے ۔ اب صاحب صدر بڑی معذرت کے ساتھہ کہتا ہوں کہ کسی کی دلیل مقصود نہیں ۔ کسی کو گرانا مقصود نہیں ۔ کسی کی توقیر میں کمی مقصود نہیں لیکن جو حقائق اپنی جگہ پر ہیں ان کو بیان کرنے کے لئے میں معذرت چاہوں گا دیکھنا یہ ہے کیا ان اہم اور جان گسل اور ان جان لیوا مسائل سے ہماری وزارت جسے عرف عام میں وزارت نہیں کہا جاتا بلکہ آئین کی رو سے وزارت کہا جاتا ہے ۔ جن کی حیثیت اب سرکار دولت مدار کے تنخواہ دار ملازموں کی ہو گئی ہے ۔ کیا یہ سرکاری تنخواہ دار ملازم ان مسائل سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں ۔ اس سوال کا جواب مرتب کرنے کے لئے صاحب صدر ہمیں ایک سال کی حکومت اور ان کی حکمرانی کے دور کا جائزہ لینا ہوگا ۔ اور یہ دیکھنا ہوگا کہ ان کی سیاسی زندگی کا سرمایہ اور فخر کیا ہے ۔ اور ایک سال کے اندر انہوں نے صوبہ کو کیا کچھہ دیا ہے ۔ سب سے بڑی نعمت ایک سال کے اندر جو اس صوبہ کو عطا کی ہے ۔ وہ امن عامہ کی تباہی ۔ جرائم جو ہر روز

اس ملک کے گوشہ گوشہ میں بڑھ رہے ہیں۔ انتظامیہ کی گرفت کمزور ہوئی ہے۔ اور انتظامیہ نے اچھی طرح یہ محسوس کر لیا ہے۔ کہ کوئی صلہ یا سزا کام کرنے یا نہ کرنے پر موقوف نہیں ہے۔ بلکہ موقوف اس بات پر ہے۔ کہ ہم کسی وزیر با تدبیر کو کس انداز سے مطمئن کر سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اس کے سیاسی مقاصد میں اس کی سیاسی خواہش میں اس کو مطمئن کر سکتے ہیں (ہیئر ہیئر) اس کا نتیجہ جناب والا یہ ہوا کہ یہ بڑے شرم کی بات ہے۔ مورخ کا قلم بڑا بے رحم ہوتا ہے۔ اس ملک کی تاریخ لکھنے والے ضرور لکھیں گے۔ شاید ہمیں کہا جائیگا کہ ہم آزادی کے لئے immature تھے۔ ہم آزادی کے قابل نہیں تھے۔

جناب والا پاکستان بننے سے پہلے صورت حال یہ تھی کہ ایک تن تنہا عورت پشاور سے اجمیر شریف کی زیارت کے لئے جاتی تھی اور بڑے امن و امان سے گھر واپس آجاتی تھی۔ اب گاڑیوں میں دن دھاڑے ڈاکے ڈالے جاتے ہیں۔ گاڑیوں میں پانی نہ ملنے کی وجہ سے بچاری عورتیں مر جاتی ہیں۔ سب سے بڑا المیہ آپ کے سامنے ہے کہ صوبہ کے دارالحکومت میں اس حکومت کے زیر سایہ ایک میدان کرب و بلا گرم ہوا۔ ایک مسلمان نے دوسرے مسلمان کی گردن کاٹ ڈالی۔ (ہیئر۔ ہیئر) میں مذمت کرتا ہوں اس مفسد مولوی کی اور مذمت کرتا ہوں اس مفسد ذاکر کی جو مسلمانوں کے دونوں فرقوں میں تصادم کرا رہا ہے (ہیئر۔ ہیئر) یہ بات کسی گورنمنٹ کے لئے creditable نہیں ہو سکتی۔ اگر یہ حکومت کسی مہذب اور متمدن ملک کی حکومت ہوتی اگر یہ وزرا ہمارے سامنے جواب دہ ہوتے۔ اگر یہ اسمبلی بے بس نہ ہوتی ہمارے اختیارات قانون سازی کے محدود نہ ہوتے۔ بجٹ پر ووٹنگ کے اختیارات ہمارے محدود نہ ہوتے۔ آج ان لوگوں نے کرسیاں خالی کر دی ہوتیں (ہیئر۔ ہیئر) ایک منٹ کے لئے یہاں نہیں بیٹھ سکتے تھے۔ انہوں نے اس ملک کا امن برباد کر دیا ہے۔ میں ایک مولویانہ بات کہدوں یہ بات ان کے لئے ہے اور ان کے لئے بھی جو اس

سکتا اگر مقدمے چلے شاید ممکن ہے بہت سے معاملات لوگوں کے اور عوام کے اور خود وزراء کرام کے سامنے آئیں -

جناب صدر - مختصراً ایک اور المناک حقیقت کی طرف آپ کے توسط سے اپنی حکمران جماعت سے اور وزراءکرام سے سوال پوچھتا ہوں پاکستان کی اساس اور بنیاد قرار داد پاکستان تھی جو لاہور میں منظور کی گئی - قیام پاکستان کے لئے جتنی بے پناہ عدیم‌المثال قربانیاں دی گئیں - تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی - اس آدمی کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس کی دھڑکنوں کو محسوس کیجئے اور اس سے پوچھئے - جو اب بھی یہ محسوس کرتا ہے - کہ اس کی بہو یا بیٹی یا بہن کفر کے قبضہ میں ہے - انہوں نے بے پناہ قربانیاں دیں - کئی خاندان لاوارث ہوئے - بچے یتیم ہوئے - عصمتوں کے فانوس بجھے - آج اس خون کے سمندر سے تیر کر قوم نکلی- یہ کس لئے کیا ایک مملکت ہم نے حاصل کر لی - اس لئے ایک قطعہ زمین ہم نے حاصل کرنا تھا جہاں حکمرانوں کے جھنڈے لہراتے تھے - کیا اس لئے اس صوبہ کے اندر ۱۰ آدمیوں کو یہ حق دیا جائیگا - کہ وہ اپنی کاروں پر جھنڈے لہراتے ادھر ادھر پھرتے رہیں - ایک مسلمان اور اسلامی مملکت کے لئے قربانیاں دی گئیں تھیں اگر کسی کو یہ معلوم ہوتا کہ اس ملک میں جمہوری حکومت کی بجائے آمرانہ نظام حکومت ہو گا تو پھر کون سا نظام حکومت ہوگا - کس کو یہ معلوم تھا کہ چار چار سال تک مارشل لاء اس ملک پر حکومت کرے گا - کس کو یہ معلوم تھا - کہ یہاں فحاشی کے اڈوں کی رونق بڑھائی جائے گی اور زنا اور شراب پر کوئی پابندی نہیں ہوگی - یہ کس کو معلوم نہیں کہ "آرٹ کونسل" کے لئے حکومت کا لاکھوں روپیہ منظور کیا جائے گا - کیا عوام نے اس ملک کے لئے اس لئے قربانی دی تھی - کیا اس لئے گھر بار کو آگ لگا کر آگ و خون کے دریا کو پار کیا گیا تھا - سب کچھ ختم ہو جانے کے بعد اب بھی اس کی بقا و سلامتی کی راہ باقی ہے - کہ خدا

کے لئے اس ملک کو اسلامی مملکت بنا دو اور وہ وعدے پورے کرو جو تم نے برصغیر کے مسلمانوں کو گواہ رکھ کر اپنے پروردگار سے کئے تھے کہ ہم اس ملک کو اسلام کی سر بلندی بقا اور مسلمانوں کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ اس چیز کے لئے آپ کو وسائل مہیا کرنے ہونگے اور وہ طریقے اختیار کرنے ہونگے جن سے یہ ملک ذلت و خواری سے نکل سکے جس میں آج کل پھنسا ہوا ہے ۔ ان وسائل کو فراہم کرنے کی تمام ذمہداری گورنمنٹ کی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ الذین ان مکنھم فی الارض واقاموالصلوۃ واتوالزکوۃ ہمارے آئین کے مسودہ میں لکھا ہے کہ اس ملک کو اسلامی زندگی دینے کے لئے وسائل اختیار کئے جائیں ۔ دیکھنا یہ ہے ۔ کہ کیا ایسے وسائل مہیا کئے گئے ہیں ؟ کیا اس ۱۶ سال کی مدت میں کوئی اسلامی یونیورسٹی قائم ہوئی ہے ؟ اس یونیورسٹی کے لئے میں صرف موجودہ گورنمنٹ ہی کو مورد الزام نہیں گردانتا انتہا یہ ہے کہ میں نے اس ہاؤس میں انسداد عصمت فروشی کا بل پیش کیا تھا تو برسر اقتدار پارٹی کے افراد کھڑے ہو گئے کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے یہ نہیں ہو سکتا ۔ ان حالات میں یہ کیسے ممکن ہے کہ اس ملک میں ایسے جذبات بیدار ہوں جنہیں صحیح اسلامی اسپرٹ کا نام دیا جا سکے اور تو اور مذہبی تعلیم کے فقدان نے ہمارے بچوں کے لئے خطرات پیدا کر دئے ہیں ۔ ہم کس بنا پر یہ توقع کر سکتے ہیں کہ موجودہ حالات کی برقراری میں ہماری آنے والی نسلیں ہم سے بہتر مسلمان ہونگی ؟

آخر میں دو الفاظ کہنا چاہتا ہوں ۔ میزانیہ ہمیشہ کسی صوبے اور اس کی حکومت کی معاشی زندگی کی عکاسی کرتا ہے ۔ اس لحاظ سے یہ بہت مایوس کن ہے ۔ بہاولپور کے ساتھ بہت ناانصافی کی گئی ہے اس کے متعلق میں جنرل ایڈمنسٹریشن کی اپنی کٹ موشن میں عرض کروں گا ۔

تجارتی ادارہ ہے - وہ جب ۹ کروڑ بلوچستان کے حصے میں آ جاتے ہیں تو برائے نام ہوتے ہیں کیونکہ تجارت یہ کرتا ہے - کوئلے کی رائلٹی حکومت کو جاتی ہے اور بلوچستان کو ملتا ملاتا کچھ نہیں سوائے اس کے کہ کوئٹہ بلوچستان کے حصہ میں ضرور آ جاتا ہے - سندھی میں ایک مثال ہے کہ "مکھن کھائے . . .

ایک ممبر - یہ unparliamentary ہے -

مسٹر یوسف علی خان مگسی - میں بلوچستان کا ہوں - آپ کی زبان میں شاید unparliamentary ہو گا -

مسٹر سپیکر - اسے withdraw کیجئے - "آپ کی زبان" unparliamentary ہے -

مسٹر یوسف علی مگسی - میں واپس لیتا ہوں - تو جناب - یہ تو ہوا وہاں کا ایڈمنسٹریشن - مجبوری یہ ہے کہ

"ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا"

وزیر زراعت - (ملک قادر بخش) - "وہ" سے کیا مراد ہے ؟

مسٹر یوسف علی خان مگسی - "گورنمنٹ" اگر میں کہتا ہوں کہ ہمارے حال پر رحم کیا جائے کہ یہ پاکستان کی basic ideology کے خلاف ہے تو کوئی سنتا نہیں - دیکھنا یہ ہے کہ وہ کون ہیں جو اس کی مخالفت کرتے ہیں ؟ 'وہ' وہ لوگ ہیں جو گورنمنٹ سیکرٹریٹ میں بیٹھتے ہیں - چنانچہ سیکرٹری ایری گیشن کی طرف سے ڈپٹی چیف انجنیر کو آرڈر گئے کہ گورنمنٹ نے طے کیا ہے کہ کوئٹہ قلات کی پانچ سیٹیں "ایری گیشن ڈرلنگ ٹریننگ" کیلئے کولمبو پلان کے تحت دی گئی ہیں وہاں سے ڈپٹی چیف انجنیر نے ایک آدمی کا نام recommend کیا - اس کے بعد کیا ہوا کچھ پتہ

نہیں کیوں کہ آج تک اس کے کاغذ ت گم ہیں - اس نے یکرٹریٹ کو لکھا اس کی ایک کاپی میرے پاس ہے - مصیبت یہ ہے کہ اس کے بجائے لاہور کے ایک آدمی کو وہاں کی سیٹ پر بھیجا گیا ہے - جہاں تک بلوچستان کا تعلق ہے پٹھان اور پنجابی ہمارے بھائی ہیں لیکن اگر ہماری لاش پر سے چلنا چاہینگے تو ہم برداشت نہیں کرینگے - آخر بے سبب کوئٹہ-قلات کی سیٹ پر پنجاب سے آدمی کیوں بھیجا گیا ؟ اس میں اہل پنجاب کا کوئی قصور نہیں ہے - سیکرٹریز کا بھی نہیں ہے قصور ہے تو صرف نیچے بیٹھنے والوں کا ہے اس سے سوائے اس کے کہ چھوٹے یونٹ والوں میں یونٹ سے نفرت پیدا ہو اور کیا ہو سکتا ہے ؟ دوسرا الزام یہ لگایا جاتا ہے بلوچستان کے عوام پر کہ وہ باغی ہیں - باغی کا لفظ ایسے استعمال کیا جاتا ہے - جیسے لارڈ کلایو نے ایسٹ ایڈیا کمپنی کے لئے ہندوستان فتح کیا تھا - اسی طرح بلوچستان پاکستان میں شامل ہو- جیسے ہم اپنی مرضی سے پاکستان میں شامل نہیں ہوئے - میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم پاکستانی ہیں اور اپنی مرضی سے پاکستان میں شامل ہوئے ہیں -

(نعرہ ہائے تحسین)

اب جناب والا - میں تعلیم کی طرف آتا ہوں - ون یونٹ جب بنا تھا تو اس وقت اور اب بھی یہ حالت ہے کہ ہمارے صوبہ کے جو مختلف علاقے ہیں وہ اقتصادی لحاظ سے ایک نہیں - جغرافیائی طریق پر بلوچستان کو آپ دیکھیں تو وہاں نہ پانی ہے نہ دریا ہے - لہذا گورنمنٹ جب کوئی فنڈز دیتی ہے کسی علاقہ کو تو اس کی حالت کے مطابق اس کو دینا چاہئے - بلوچستان کی حالت یہ ہے کہ اگر متوسط طبقہ کے کسی آدمی کا مقابلہ کریں پنجاب کے آدمی سے تو اس کی آمدنی اتنی ہوگی جتنی لاہور کے ایک ٹانگے والے کی - اب بلوچستان میں وظائف دئے گئے - کئی طالب علم ایسے ہیں جن کی سالانہ آمدنی پانچ سو ہے - اگر ان کو پنجاب کے مطابق وظائف دئے جائیں تو یہ

نا انصافی ہے اور اگر لوگ کسی بے انصافی کے خلاف فریاد کرتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ جیل میں ڈال دیں گے - مسٹر سپیکر اس کے ساتھ ساتھ ایک اور چیز یہ ہے کہ گورنمنٹ جو وظائف دیتی ہے وہ ایسے لوگوں کو بھی ملتے ہیں - جو مقامی نہیں ہیں - نام تو ہوتا ہے بلوچستان کا لیکن وظیفہ لینے والوں میں کئی طالب علم ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے کوئٹہ کا شہر بھی نہیں دیکھا ہوتا - وزیر تعلیم اس چیز پر بھی نظر رکھیں کہ ہمارے نام پر دوسرے فائدہ نہ اٹھائیں -

آخر میں جنرل ایڈمنسٹریشن کی طرف آتا ہوں - جس کے لئے بہتر لفظ تو mal-administration ہوگا - قلات میں کئی نائب تحصیلدار ایسے بھی ہیں کہ ان کی تحصیلوں کے اندر ان کے گہرے دوست ڈاکو ہیں - جو بندوقیں لئے پھرتے ہیں اور کوئی انہیں پوچھنے والا نہیں - نائب تحصیلدار رشوت ایسے مانگتے ہیں - جیسے سات پشت کا قرضہ مانگ رہے ہوں -

آخر میں گورنمنٹ سے درخواست کروں گا کہ اگر اس نے بلوچستان کی طرف توجہ نہ دی تو بقول بہادر شاہ ظفر -

جو بگڑ گیا وہ نصیب ہوں
جو اجڑ گیا وہ دیار ہوں

بلوچستان کی وہی حالت ہو جائے گی -

صاحبزادی محمودہ بیگم (راولپنڈی - سرگودھا ڈویژن)- صدر محترم-ہمارے فنانس منسٹر صاحب بہ بجٹ پیش کرنے پر قابل داد اس لئے ہیں کہ انہوں نے یہ بجٹ ایک مسلمان کی شان سے پیش کیا ہے یا پیش کرنے کی کوشش کی ہے - کہ چھوٹے پونٹوں کو زیادہ سے زیادہ امداد مل سکے - یہ ٹھیک بات ہے کہ چھوٹے پونٹ پسماندہ ہیں اور ان لوگوں کی خواہشات کے مطابق ان کو بجٹ میں

حصہ نہیں ملا - لیکن میں یہ سمجھتی ہوں کہ ہمارے فنانس منسٹر صاحب نے دل سے یہ کوشش کی ہے - اور ایک بڑے بھائی کی طرح اپنے چھوٹے بھائیوں کو اپنا پیٹ کاٹ کر زیادہ سے زیادہ روٹی مہیا کی ہے -

اس کے بعد یہ عرض کروں گی کہ اول تو سب محکموں نے نہایت دیانتداری سے گذشتہ سال میں جب سے جمہوریت دوبارہ بحال ہوئی ہے کام کرنے کی کوشش کی ہے - لیکن میں سمجھتی ہوں کہ محکمہ وزارت تعلیم نے جس کی انچارج ایک خاتون ہیں - بہت محنت اور تندھی سے کام کیا ہے (خوب - خوب) میں بے حد خوش ہوں اور ان کو مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے انتہائی محنت سے محکمہ تعلیم کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کی ہے - بیشتر نئے سکول اور کالج معرض وجود میں آئے ہیں - اور مجھے افسوس ہے کہ بیگم اشرف عباسی اس وقت یہاں تشریف نہیں رکھتیں ورنہ میں انہیں بتاتی کہ انہوں نے گذشتہ سیشن میں مطالبہ کیا تھا کہ لاڑکانہ میں ایک کالج ضرور ہونا چاہئے اور یہ کتنی خوشی کی بات ہے کہ اس سیشن میں ہماری لیڈی منسٹر نے لاڑکانہ میں وہ کالج ان کو دے دیا ہے -

صدر محترم-اب میں ایک ایسے پرانے مسئلہ کی نسبت اس ہاؤس کی توجہ دلانا چاہتی ہوں جس کو لوگ قریباً قریباً بھول چکے ہیں - وہ محکمہ بحالیات ہے - شاید یہ اعتراض کیا جائے کہ اس سے ہاؤس کا کوئی تعلق نہیں ہے - لیکن میں سمجھتی ہوں کہ یہ غلط بات ہے یہ صوبائی محکمہ ہے - پالیسی سنٹر کی ہوتی ہے - لیکن اس پر کام یا عمل درآمد صوبہ کی ذمہ داری ہے - گذشتہ بجٹ سیشن میں بھی میں نے مفصل طریق سے عرض کیا تھا کہ جس ملک کے ایک کروڑ آدمی غیر مطمئن ہوں - ان کو معلوم ہو کہ وہ کسی وقت بھی تباہی کی طرف

جا سکتے ہیں - تو وہ ملک کبھی ترقی نہیں کر سکتا - میں آپ کی وساطت سے سب ممبران کی خدمت میں عرض کرنا چاہتی ہوں کہ وہ سنٹر کی وزارت بحالیات کو بتائیں کہ صوبہ میں کیا ظلم و ستم ہو رہے ہیں - سولہ سال کے طویل عرصے کے بعد ایک کروڑ آدمی غیر مطمئن ہیں - وہ اس وقت تک اپنے آپ کو آباد نہیں سمجھتے - اس محکمہ میں اتنے نقائص ہیں کہ ان کے متعلق میں تین دن تک تقریر کر سکتی ہوں - لیکن اس وقت میں چند موٹی موٹی باتیں عرض کرنا چاہتی ہوں - مثال کے طور پر اس محکمہ میں دس پندرہ ہزار ماہوار پر ریٹائرڈ افسر جو کمشنر کی حیثیت کے ہیں ملازم رکھے ہوئے ہیں - میں وزیر بحالیات سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ محکمہ آخر کوئی یتیم خانہ تو نہیں ہے کہ pool کے روپیہ میں سے دس پندرہ ہزار روپیہ ریٹائرڈ افسروں کو دیا جائے - ایسے افسروں کو کیا ضرورت ہے کہ وہ اس کام کو ختم کریں ؟ - permanent deed ایسی چیز ہے جو ہر ایسے مالک کو ملنی چاہئے جس کے پاس کوئی جائداد ہو لیکن آپ کو تعجب ہوگا کہ اس وقت سولہ سال کے بعد دس فیصدی بھی حقوق ملکیت نہیں ملے - ایسے لوگ کس طرح مطمئن ہو سکتے ہیں کہ جنہوں نے کھلی نیلامیوں میں چیزیں لی ہیں اور ان کو حقوق ملکیت بھی نہیں ملے - سنٹرل گورنمنٹ کا ہو یا صوبہ کا ہو ضلع میں جو ملازم آتا ہے اس کو گورنمنٹ رشوت لینے کا پرمٹ issue کرتی ہے - میں گواہی دے سکتی ہوں کہ کتنے زور شور سے محکمہ بحالیات میں رشوت کا بازار گرم ہے - میں یہ عرض کروں گی کہ کیا ایک ملک کے خادموں کی حیثیت سے یہ ہمارا فرض نہیں ہے - کہ یہ تباہی و بربادی جو ایک کروڑ آدمیوں کے ساتھ ہو رہی ہے - اسے روکنے کی کوشش کریں اور سنٹر سے کہیں کہ وہ پالیسی اپنے پاس رکھے لیکن اس پر عمل کرنے کا اختیار صوبے کو دیا جائے ؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے - کہ سنٹر والوں کو نہیں معلوم ہوتا کہ کیا

ظلم و ستم ہو رہے ہیں اور کیا نہیں ہو رہے ہیں اور وہ ہمیشہ سے پالیسیز بناتے ہیں اور ان پر کبھی عمل نہیں ہوتا۔ اس میں ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ محکمہ میں جو ایڈیشنل کمشنر صاحبان ریونیو کا کام کرتے ہیں۔ وہ خود ریونیو کے آدمی نہیں ہیں۔ جس کی وجہ سے زمینوں کے معاملات ۱۶ سال سے الجھے ہوئے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یہ کمشنر صاحبان اپنے ماتحت افسران کے محتاج ہوتے ہیں۔ ان کو خود کوئی تجربہ نہیں ہوتا۔ یہ محکمہ تو ایک قسم کا یتیم خانہ بن گیا ہے جس کو کہیں کوئی کام نہیں ملتا اس کو سیٹلمنٹ میں ملازمت مل جاتی ہے۔

صدر محترم۔ میں گذارش کروں گی کہ اس امر کی طرف توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے کہ عملی طور پر کوئی کام کرنے کا طریق اختیار کیا جائے۔ مرکز نے عرصہ سے زمینوں کے کام کو بند کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم لوگوں سے جتنی کوشش ہو سکی ہم نے کی ہے مرکز نے چند کمیٹیاں بنائی تھیں۔ جن کا جلسہ آج تک نہیں ہوا اور نہ ہی آئندہ ان کے اجلاس ہونے کے امکانات ہیں اس سے آپ ہی اندازہ لگائیں کہ پھر یہ کام کیسے ہوتا۔ اگر یہی حالت رہی تو میں سمجھتی ہوں قوم اور ملک کا بڑا نقصان ہوگا۔ آبادکاری اور سیٹلمنٹ کا یہ محکمہ ابھی بیس سال اور چلے گا۔ اس ملک کے ایک کروڑ آدمی غیر مطمئن ہیں۔ کئی لاکھ آدمی ایسے ہیں جو ابھی تک آباد نہیں ہو سکے اور جن کو ابھی تک زمینوں کے حقوق ملکیت نہیں ملے۔ اگر لوکل اور مہاجرین میں اس قسم کی تفریق رہی تو ان کا آپس میں محبت اور پیار کیسے پیدا ہوگا۔ اگر لوکل کو حقوق ملکیت ملے ہوئے ہیں تو مہاجرین کا کیا قصور ہے کہ ان کو ابھی تک حقوق ملکیت نہیں ملتے۔

جناب صدر۔میں اس معزز ایوان کی خدمت عرض میں کرتی ہوں کہ

متفقہ طور پر یہاں ایک ریزولیشن پاس کریں - کہ مہاجرین کا محکمہ صوبہ کے حوالے کیا جائے - مرکز صرف پالیسی بنائے لیکن عمل درآمد صوبہ میں ہو - اس کام کے متعلق جیسا کہ جنرل اعظم صاحب نے کہا تھا کہ مقررہ مدت کے اندر ختم کیا جائے - میں چاہتی ہوں کہ آپ بھی وقت مقرر کر کے اس کے اندر اندر ختم کر دیں -

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر عبدالرازق خان-پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - آج اور کل کے اخبارات میں میں نے دیکھا ہے - کہ پشنل اسمبلی کے سینئر ڈپٹی سپیکر صاحب کو موٹر پر جھنڈا لہرانے کی اجازت مل گئی ہے - اس طرح میں یہ چاہتا ہوں کہ ہمارے سینئر ڈپٹی سپیکر صاحب کو بھی جھنڈا لہرانے کی اجازت دی جائے - اس سے ایوان کے وقار میں اضافہ ہوگا - مجھے امید ہے کہ تمام ممبران مجھ سے اتفاق کریں گے -

ایک معزز ممبر - جناب والا - اسی طرح پارلیمنٹری سیکرٹریوں کو بھی اجازت ملنی چاہئے -

Mr. Speaker : This is for the Central Government to decide and if the Members desire, I will refer the case of both the Deputy Speakers to the Central Government for their consideration. (Voices : Yes).

I will accordingly refer the case of both the Deputy Speakers of the House.

(At this stage Mr. Senior Deputy Speaker, Mr. Muhammad Ishaq Khan Kundi, took the Chair.)

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi (Larkana III) : Mr. Speaker, Sir, before I discuss the budget, I would like to say a few words in respect of the achievements of the present regime during the current year. The current year Sir will be remembered :—

(i) for rule by ordinance. Ordinances after ordinances were issued during the current year in spite of protests from this side and in spite of assurances from the Government benches ;

(ii) for some of the most oppressive laws of the century, which were passed during this year, followed by repressive steps against political opponents ;

(iii) for mounting discontent in the country among all the sections of the people ;

(iv) for complete break-down of law and order, specially in Sind, culminating in sectarian riots. Allegations have been made in this House as well as outside that these riots were engineered by Government agents. Sir the widespread nature of the riots and the manner in which they were handled by officers at various places would appear to lend support to the allegations. In any case Sir it would have been much wiser on the part of Government to have appointed one single Committee consisting of Supreme or High Court Judges to investigate these incidents instead of entrusting this important work to officials, who are, no doubt, men of integrity and ability, but nevertheless limbs of the Government, which is under fire.

(v) for the scramble for industries and the manner in which these industries were distributed and allocated for political reasons. In this respect at least Sir the *ex*-politicians were angels compared to our present rulers, who have proved to be wolves in sheep-skins.

Then, Sir, coming to Sind, our most outstanding problems remain unsolved as yet. (1) Our land revenue has not been reduced in spite of the fact that we have been crying for the last eight years. Instead Sir recently there is a 10% increase in certain areas. This is no solution. It would neither please those areas nor would it please us.

(2) Then Sir our second most outstanding problem is the distribution of barrage lands. No satisfactory policy, no policy acceptable to the people of Sind, regarding the distribution of these lands has yet been framed. A committee was appointed in the last session, but it has not yet held even one meeting.

(3) Third point in connection with the Sind problems is the problem of services. Our position in the services—I need not give details, we have been crying, we have been hearing details during various sessions in this regard—is getting from bad to worse. I will give you only one example without comment and leave it to the House to judge whether we can be satisfied and whether you can expect any co-operation from us. I will give one instance. In the Forest Department last year, the Chief Conservator of Forests went out of his way to send for the record of all the officers in Sind and gave them bad reports, adverse reports, when it was not his business to do so. You know, these reports are usually given by the Regional Heads. As a result of those reports not one out of nine seats, which were reserved for Sind last year, went to a Sindhi.

This year Government asked the Public Service Commission to recruit twenty candidates. Now, it so happened that the 16th candidate selected was a Sindhi. When somebody came to know about it in the Secretariat he wrote to the Public Service Commission that they wanted only fifteen candidates with the result that no Sindhi is being taken up because of those orders. Then, Sir, seven applications from Sind mysteriously disappeared in the Public Service Commission. Ultimately, after the interviews were held and appointments were made, these applications were discovered. No action was taken against anybody and those seven candidates were not allowed to take part in any test. I am sorry to say that the Public Service Commission is a party to this arrangement. I am also sorry to say that a body which stands on the same level and on the same footing as the High Court and the Supreme Court is corrupt. There have been allegations of corruption against the Public Service Commission and these have been brought to the notice of the Governor but no action has so far been taken against the members of the Commission as such.

Then, Sir, our most important schemes have been thrown into the cold storage. There were two schemes—pre-integration schemes—which this Government was bound to implement legally

as well as morally. One related to Bhit Shah Cultural Centre and the other related to the establishment of a Public Library and Museum at Hyderabad. These have been shelved and I have repeatedly asked questions here but no satisfactory answer is forthcoming from the Government. We find no sympathy for our people and for our area in this House. One Minister had the cheek to tell us during the last session that if we persisted in our demands they would oppose all our requests and proposals.

Now, I go over to the Budget. In this Budget it is said that a provision of Rs. 32,45,000 on the development side has been made for Sind and that this represents a 25% advance over the last year. That does not make any difference. During the last year we had only 17% share in the total development budget. Now, that appears to be a ratio fixed by Government on the basis of population and even this year our ratio is the same. What is the advantage of it to us ? Is there anything which should make us jubilant that the same ratio has been maintained ? Only the amount has increased because the Provincial Government have got increased amount from the Centre. We are, as you will find, fourth on the list of favoured units—almost the last. The Karachi division has got only 1% increase. The whole of Karachi is not developed. There is Karachi Division. Karachi city may be developed but the rest of Karachi Division is more un-developed. more backward than any other area of this Province. Now, to give you a break-up of this amount of rupees thirty-two crores which have been allotted to us, you will find, the bulk of this sum goes to the power and water section. Out of these thirty-two crores, 4.50 crores are reserved for Guddu Barrage, 3 crores are reserved for Ghulam Muhammad Barrage, 1.7 crores for Lower Sind Thermal Scheme, 1.78 for Sukkur Barrage Scheme and 7.20 for Khairpur and Gaja Water-logging Scheme. These schemes are not divisional or even regional schemes. These schemes are purely provincial schemes. A scheme in which 75% of land is reserved for outsiders and in which entire income from the sale of those lands goes to the Provincial Exchequer ? Can by no stretch of imagination be regarded as a divisional or regional scheme ? Can we be asked to accept these schemes as regional. If you take these

8·18 crores out from 32.45 crores, the balance left to us for our education, for our health and for other sectors is only 14.27 crores. But what is given to us by one hand is being taken away by the other hand. Rupees 7 crores have been reserved for water-logging and salinity control as I told you. There are two schemes—one for Khairpur and the other for Ghulam Muhammad Barrage. These two schemes are a part of an over all scheme prepared for the whole of West Pakistan by WAPDA. Rachna Doab scheme, which was recently finished at a cost of rupees 18 crores, was a part of this over all scheme. Two schemes were prepared by the WAPDA for Khairpur and Gaja. Khairpur scheme is estimated to cost fifteen crores and Gaja scheme about five crores. After these schemes were prepared by WAPDA, a feasibility certificate was given by a famous firm of consultants from the United Kingdom. President Kennedy's scientific team which visited Pakistan O.Kayed this scheme. Rupees 2 crores have already been spent on preliminary work of this scheme. Then one day the Cabinet meets and suddenly decides to abandon scheme. I may be submitted that this scheme will be financed entirely out of a loan given by an authority in Washington. Only 1% interest is to be paid on the loan. The money is to be returned within fifty years and for the next ten years no recovery is to be made. This scheme has been abandoned at the instance of some people who are hostile to this area and who think that this money may be more profitably spent in other areas. I have issued a statement on this subject in a Press Conference at Hyderabad and asked questions but no denial has so far come from the Treasury Benches.

Sir, I have no grudge so far as other areas are concerned. You can spend there as much as you like. But what about 80 crores reserved for provincial schemes ? Where is that money going to be spent ? We have not been given any details, there is no data. But I have observed and I have noted carefully that all those schemes are centred in one area Very little benefit will extend to other areas. All these 80 crores if they are spent in one area, then it cannot be said that this area has got an increase of 10% only over the last year.

Then, Sir, in the end I want to explode one myth, I want to nail one lie. It has been persistently said here as well as outside that the smaller units have benefited because of one unit. Certainly not. They have benefited because of a change or swing in the policy at the Centre. You know, Sir, there is something like "allocation of funds" which is revised from time to time. In this "allocation", the increased amounts are placed at the disposal of the Provincial Government and a part of that money is to be spent on these backward areas of smaller units. During the British period smaller units used to get what were called subventions. So it is all the jugglery of figures. If these units were not a part of West Pakistan, they would have been given separate subventions and probably more than what they are getting today. Therefore, it is absolutely wrong to say that these smaller units have benefited because of One Unit.

مسٹر خالد بن جعفر - (پارلیمنٹری سیکرٹری) - معزز سپیکر - میں جناب کے توسط سے اس بجٹ کے متعلق یہ عرض کر سکتا ہوں کہ یہ جس پہلو سے جس زاویہ سے جس نظر سے دیکھا جائے بہترین بجٹ ہے اور ملک کو مالا مال کرنے والا بجٹ ہے مزدور کو خوشحال کرنیوالا بجٹ ہے غربت کو دور کرنیوالا بجٹ - تعلیم کو فروغ دینے والا بجٹ - جہالت کو دور کرنے والا بجٹ - پاکستان کی بلکہ صوبہ مغربی پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا بجٹ ہے جو پسماندہ علاقوں کا خاص نظریہ رکھتا ہے اور یہ صرف One Unit کی بدولت اور طفیل سے ہے - میں یہ ان نمائندوں سے عرض کرتا ہوں جو قوم کی نمائندگی کرتے ہیں اور بہت اعلیٰ مقام رکھتے ہیں اسوقت جو ہمارے ملک کی حالت ہے جس دور سے ہمارا ملک گزر رہا ہے جو نازک حالات ہمارے سامنے ہیں میں ان سے یہ عرض کرونگا

اے عندلیب اپنے نشیمن کی خیر مان
بجلی ابھی گئی ہے ادھر دیکھتی ہوئی

ہندوستان کو دیکھئے انہوں نے ایک جنگ کا ماحول بنا رکھا ہے - بھارت میں ہر طریقہ سے وہ ایک ایک چیز کی تیاری کر رہے ہیں- یہ تیاریاں وہ چین کے لئے نہیں کر رہے ہیں بلکہ یہ تیاریاں وہ پاکستان کے لئے کر رہے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ جتنا جلد ہو سکے اپنے پڑوسی ملک کو ختم کر دیا جائے - میں ان قومی نمائندوں سے - - - جناب تسلی سے سنئے - عرض یہ ہے کہ قومی نمائندے بلکہ ملک کی مستحکمی اور ملک کی سالمیت اور ترقی کو مد نظر رکھتے ہیں - آج ہمارا یہ مقدس ملک جسکو ہم پاکستان کہتے ہیں لاکھوں قربانیوں اور ہزاروں عصمتوں کے لٹنے کے بعد قائم کیا گیا تھا اور سات سال میں آج پنجاب کے سوا ہر جگہ صوبائی تعصب زور پکڑ رہا ہے اور ملک اس سے کمزور ہو رہا ہے اسلئے سوچنا یہ چاہیئے کہ ون یونٹ کا مطالبہ یہ تھا کہ ایک طریقہ سے ایک تہذیب اور ایک تمدن کے ساتھ سب مسلمان بھائی بھائی بنکر تعلیم میں اقتصادیات میں اور ہر طریقہ سے ترقی کریں گے اور پھر یہ بھی مطلب تھا کہ جو پسماندہ علاقے ہیں اور جو ترقی یافتہ علاقے ہیں ان سب کو ایک کر کے جس جس علاقے میں جس جس چیز کی ضرورت ہو گی اسکو مہیا کیجائیگی جن لوگوں نے ون یونٹ بنایا تھا یہ انکا سنہرا کارنامہ تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسلئے بنایا گیا تھا کہ -

نہ سندھ اور سرحد نہ پنجاب ہو گا

کہ اب زندگی کا نیا باب ہو گا،

میں عرض کرتا ہوں کہ یہ کہا گیا تھا کہ سندھی رہیں نہ پنجابی رہیں نہ سرحدی رہیں نہ بلوچی رہیں نہ مہاجربن بلکہ پاکستانی رہیں اور پاکستان کو ترقی دیں - لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج اس صوبائیت کی آگ کو ہوا دی جا رہی ہے اور پاکستان کے وہ لوگ جو پاکستان کے نظریے کے خلاف تھے کوشش کر

رہے ہیں کہ پاکستان کو کمزور سے کمزور تر بنایا جائے - میں سابق سرحد کے ممبروں اور فرنٹیر کے ممبروں سے کہوں گا جنکی شجاعت کا جواب نہیں ہے کشمیر کا جو حصہ پاکستان میں ہے انہیں نے حاصل کیا- ان کو بیشک کچھ دشواریاں ہونگی بیشک انکو کچھ شکایات ہونگی لیکن ملک و قوم کی خاطر وہ قربانیوں سے کام لیں اور اسی طرح سابق سندھ جس نے سب سے پہلے پاکستان کا ریزولیوشن pass کیا اور مسلم لیگ منسٹری بنا لی اور سب سے پہلے کراچی کو بھی پاکستان کا دارالخلافہ بنانے کے لئے حوالے کر دیا وہ اسی فراخدلی سے پیش آئیں - اور پنجاب کو جسنے اپنی تعلیم اپنی سروسز کو ون یونٹ کے لئے قربان کر دیا میں کہوں گا کہ ملک کے حالات کے تحت ہندوستان کو دیکھئے کہ ان کے پرانے جنرل تک حاضر ہو گئے ہیں بلائے گئے ہیں کہ فوجی تربیت دیں - بچوں کو دیں - عورتوں کو دیں - پبلک کو دیں - لیکن پاکستان کی آج حالت دیکھئے کہ ایک سپاہی سے لیکر جنرل تک seat کی طرف دوڑا آ رہا ہے - بہ نسبت اس کے کہ وہ اپنے فوجی کاموں کو دیکھے - میں ان قوم کے نمائندوں سے عرض کرونگا کہ قرآن شریف میں سورۃ نحل کی آیت ہے اس میں یہ ان کو تنظیم و ضبط کی ہدایت کی گئی ہے - لہذا آپ ان سے سبق لیں اور اس سلسلے میں فارسی کے کسی شاعر کا بھی شعر ہے -

ز اتفاق نظر شہد می شود تو بہ،،
کجا کہ لذت شیریں گرفتہ خاک نہاد

میں آپ سے عرض کروں گا اور یہ گذارش کرونگا

بتاں رنگ وبو کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ ایرانی رہے باقی نہ تورانی نہ افغانی

پاکستانی بنو اور پاکستان کو ترقی دو اور اگر ون یونٹ قائم

ہے تو پاکستان قائم ہے اور اگر ون یونٹ نہیں تو پاکستان کا شیرازہ بکھر جائے گا اور آپ کے دشمن آپ پر حاوی ہو جائیں گے - اس لئے میں عرض کرونگا کہ جو قوم کے نمائندے ہیں اور پبلک کے نمائندے ہیں وہ بہ نسبت انتظامیہ کے اگر چاہیں تو کایا پلٹ سکتے ہیں اور یہی پبلک کے نمائندے اپنے بانی پاکستان کو دیکھیں اس نے تو ہندوستان کی کایا پلٹ دی تھی اس نے ماحول بدل دیا اس نے انگریز کی طاقت اور بنیے کے سرمایہ کو روک دیا اور پاکستان بن گیا - یہ میں مانتا ہوں کہ آپ کو شکایات ہیں آپ کو دشواریاں ہیں مگر اتنی شکایات نہیں ہیں جنکا افسانہ بنایا جا رہا ہے - اگر کوئی بیمار ہے تو ون یونٹ ختم کرو اگر کوئی مرے تو ون یونٹ ختم کرو اگر کوئی حادثہ ہوجائے تو ون یونٹ ختم کرو میں کہتا ہونکہ ون یونٹ کی وہ برکات ہیں جو میں بیان نہیں کر سکتا میں آپ سے عرض کرونگا کہ -

چمن کو بنا لے نشیمن جلا کر
چمن دولت صد ہزار آشیاں ہے

جناب والا- اس کے بعد میں اپنے علاقے کے متعلق دو منٹ کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ سندھ کے متعلق جو کہا جاتا ہے - کھانے کے دانت اور ہیں اور دکھانے کے دانت اور ہیں - بعض کہتے ہیں کہ پنجاب کے لئے کہا گیا اور بعض کہتے ہیں گدو کے لئے کہا گیا - میں کہتا ہوں کہ سنہ ۵۴-۱۹۵۳ء میں سندھ کا تخمینہ خرچ ۳ کروڑ ۸۰ لاکھ تھا اور انکم ۹ - ۵۳ - لاکھ تھی - میں سال بہ سال نہیں عرض کرونگا بلکہ یہ عرض کرونگا کہ ۱۹۶۲ء میں انکم اس ریجن کی ۱۱ کروڑ ۶۱ لاکھ تھی اور اخراجات ۳۰ کروڑ ۲۶ لاکھ تھے - ۶۳-۱۹۶۲ء میں ۱۳ کروڑ ۲۷ لاکھ انکم تھی اور ۳ کروڑ ۸۵ لاکھ اخراجات تھے - سال آئندہ میں انکم ۱۴ کروڑ ۸۶ لاکھ توقع کی جاتی ہے اور ۴۱ کروڑ

۹۳ لاکھ سابق سندھ کو دیئے گئے ہیں - یہ صرف ون یونٹ کی بدولت ہے ورنہ کبھی بھی اتنا روپیہ ترقیات پر نہیں مل سکتا - اس کے علاوہ واٹر اور بجلی پر ۳۰ کروڑ میں سے ۲۰ کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے - آج یہ کہہ رہے ہیں کہ بیراجوں کی زمین دوسروں کو دی جا رہی ہیں - میں عرض کر رہا ہوں کہ پچاس ہزار ایکڑ زمینیں ابھی خالی پڑی ہیں اور انکو کاشت کرنے والا کوئی نہیں - تعصب کی انتہا دیکھو - میں ۵۲ سے ۵۸ تک سندھ کی میونسپل کمیٹی کا وائس پریزیڈنٹ رہا ہوں اور آج اس معزز ایوان کا ممبر ہوں لیکن as local میں زمین نہیں لے سکتا - آپ توجہ کریں کہ کیا حالات ہیں عرض یہ ہے کہ اگر یہ رویہ اختیار کریں تو قوم کے ترقی کرنے اور مستحکم ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - یہ ایک یونٹ ہی کی وجہ تھی کہ اتنی ترقی والی سکیمیں بن گئیں بلکہ ہر صوبہ اور ہر ضلع میں قوم کے نمائندوں نے سکیمیں بنائیں لیکن قرض سے اور انہوں نے ملک کو زیر بار کیا اور کر رہے ہیں - بہتر یہ تھا کہ آپ یہ کوشش کرتے کہ قوم کو منظم کیا جائے - کھدر کے لباس میں ہوتے اور ان کا سادہ کھانا پینا اور انکی معاشرتی حالت بہتر بنتی اور خود ہم اسکو بہتر بناتے تو اچھا تھا - عالی جناب - حیدر آباد کے متعلق عرض کر رہا ہوں جو سندھ کا تیسرا اہم مقام ہے - اگر ہیلتھ منسٹر یہاں ہوتے اور لیڈر آف دی میجارٹی پارٹی یہاں ہوتے تو وہ سنتے - حیدر آباد میں لیاقت میڈیکل کالج بنایا گیا لیکن وہ حیدر آباد سے ۱۸ میل ہے جہاں جا کر مریض اپنا علاج کرائیں - انکو وہاں آنے جانے میں اتنی دقت ہوتی ہے کہ میں عرض نہیں کر سکتا تو میں گورنمنٹ سے درخواست کرونگا کہ جہاں انجینیئرنگ کالج ایک کروڑ روپیہ کا بنا رہے ہیں وہاں وہ حیدر آباد کے قریب میڈیکل کالج بنائیں - ایک سندھ کا پبلک سکول ہے جہاں لوگوں کو دوسری جگہہ جانا پڑتا ہے گو وہ قائم ہوا لیکن حکومت نے اس کے قیام میں مدد نہیں کی بلکہ بہاولپور کے دوسرے علاقوں کو

مدد دے رہے ہیں تو میری گذارش ہے کہ اسی طرح ان کو بھی پانچ سات لاکھ روپے کی مدد دی جائے ۔ اور لوگ ون یونٹ کو بدنام کرتے ہیں اگر ان کی جائز ضروریات پوری ہو جائیں تو پھر وہ یونٹ کے خلاف پراپیگنڈہ نہیں کریں گے ۔ اس کے علاوہ میں یہ عرض کرونگا کہ ہمارے ہاں دو Bridges کوٹری اور جام شورو ہیں اور میں یہ درخواست کرونگا کہ ان کا بھی خیال کیا جائے ایک معمولی سا ٹیکس لگایا گیا ہے جس پر لوگوں نے شور مچایا اور انہوں نے یہ اچھا جانا کہ ملک کو بدنام کریں تو میں درخواست کروں گا کہ یہ ٹیکس اٹھا دیا جائے ۔ تیسری یہ کہ کالج روڈ کے پاس جو زمین ہے وہاں سڑک بنائی گئی ۔ بجلی لگائی گئی اب کہتے ہیں کہ خالی کر دی جائے اس پر بہت زیادہ خرچ ہو گیا ہے اور میں وزیر مال سے درخواست کرونگا کہ انکو وہاں سے نہ اٹھایا جائے اور جناب والا میں نے لطیف آباد کالونی کے بارہ میں عرض کرنا ہے جو ۶۲-۶۳ء سے چل رہی ہے وہاں پر بجلی نہیں ۔ ڈکیتیاں ۔ چوریاں اور قتل وہاں ہوتے ہیں وزیر زراعت سے درخواست کروں گا کہ وہ بجائے آدمی گننے کے میری طرف توجہ فرمائیں اور پاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور پی۔آئی۔ڈی۔سی کی طرف توجہ فرمائیں اگر انہوں نے کچھ نہیں سنا تو جب وہ لاہی میں ہوں گے میں ان کو علیحدہ سنا دوں گا ۔

رائے منصب علی خاں کھرل (شیخوپورہ-۳) ۔ جناب والا ۔ خوشامد ایک فن ہے اور میں اس فن کا ماہر نہیں ہوں اور یہ مہارت نہ رکھنے کی وجہ سے اگر میری بات کے تیور بدلے ہوئے نظر آئیں تو احباب مجھے معاف فرمائیں اس لئے کہ میرا یہ خیال ہے اور میں اپنے اس خیال پر سختی سے قائم ہوں کہ حکومت اور یہاں کے حکمران اپنے ارد گرد خوشامدی اور جی حضوری کا ایک گروہ اکٹھے کئے ہوتے ہیں تو میں confidence سے کہہ سکتا ہوں کہ اس سے ملک و ملت کی

تعمیر و ترقی نہیں ہو سکتی اور جناب والا میرا یہ خیال ہے اور میں اپنے اس خیال پر بہت سختی سے قائم ہوں کہ اس قوم کو ایسے بدوؤں کی ضرورت ہے جو ان کا دامن تھام لیں اور ان کا گریبان پکڑ کر یہ پوچھ سکیں کہ تم نے ایسا کیوں کیا اور تم نے ایسا کیوں نہیں کیا اور جناب والا یہ کبھی اعلان کرتے ہیں کہ ہم تمہارے سب سے بڑے خدا ہیں تو کوئی ایسا ہو جو ان کو یہ کہہ سکے کہ تم ہمارے خدا نہیں ہو اور میں یہ عرض کروں گا کہ یہ نہایت ضروری ہے یہ احتساب بہت لازمی ہے۔ اس لئے کہ اگر یہ نہ ہو تو یہ حکمران گمراہ ہو جاتے ہیں اور جب حکمران گمراہ ہو جاتے ہیں تو قوم تباہ ہو جاتی ہے لیکن جناب والا اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ ہم ان لوگوں کی نیت پر شک کریں۔ یہ اگر ٹھیک کام کر رہے ہیں تو ہم کہیں کہ یہ غلط کام کر رہے ہیں اگر یہ صحیح راستے پر جا رہے ہیں تو ہم کہیں کہ یہ غلط راستے پر جا رہے ہیں اگر یہ حق کی بات کہیں تو ہم کہیں کہ تم باطل کی بات کر رہے ہو اگر یہ سچ بولیں تو ہم کہیں نہ تم جھوٹ بول رہے ہو بلکہ یہ ہونا چاہیئے نہ اگر یہ صحیح راستے پر چل رہے ہوں تو پھر ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ان کا ساتھ دیں ان کے ہاتھ مضبوط کریں تا کہ یہ بہتر طور پر ملک و ملت کی خدمت کر سکیں۔ ہم نے حکمران کہیں سے import نہیں کرنے ہیں۔ حکومت کرنی ہے تو انہی لوگوں نے کرنی ہے اور نہ ہم نے آسمان سے فرشتے اتارنے ہیں کہ وہ حکومت کریں۔ انگریز کے دور میں جب ہم کسی غلط بات پر اڑ جاتے تھے تو ہم سمجھتے تھے کہ ہم اڑ رہے ہیں کیونکہ ہم جنگ آزادی لڑ رہے تھے۔ لیکن اب اگر یہ غلطی پر ہوں تو ہمارا فرض ہے کہ انہیں کہہ دیں کہ تم غلط ہو۔ اگر یہ صحیح ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کا ساتھ دیں جناب والا پنڈو کے بھائیوں کی طرف سے مجھے ایک مانوس آواز سنائی دی کہ ایک شخص نے ایک شخص پر الزامات لگائیے۔ ایک شخص

نے کہا کہ ایک شخص اپنے نظریات سے منحرف ہو گیا ہے ۔ ایک شخص جب ریس میں جاتا ہے تو اس کے لئے سرکاری روپیہ اور سرکاری اثر و رسوخ استعمال ہوتے ہیں ۔ ایک شخص نے ایک شخص پر الزامات لگائے اور ترش باتیں کیں ۔ جس شخص نے یہ الزامات لگائے میں اس شخص سے کہتا ہوں کہ اگر کوئی اپنا نظریہ ایک معزز ممبر کے متعلق بدل لے لیکن رائے عامہ اسے چاہتی ہے تو کیا یہ اچھائی ہے یا برائی ہے ؟ یہ فتح ہے یا شکست ؟ تم اسے شکست کہتے ہو میں اسے فتح سے تعبیر کرتا ہوں اور کیا یہ بات حضرت ابوبکر صدیق کے اس خطبہ صدارت کی یاد نہیں دلاتی جب انہوں نے فرمایا تھا کہ اگر میں سیدھا چلوں تو تم میرا ساتھ دو اور اگر میں ٹیڑھا چلوں تو تم مجھے تیر کی طرح سیدھا کر دو ۔ جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ اگر رائے عامہ کا مطالبہ یہ ہو اور عوام یہ چاہیں کہ ہمارے حکمران ایک لائن اختیار کریں ایک راستہ اختیار کریں یا ایک مطالبہ کو مان لیں اگر حکمران اس مطالبے کو مان لیں تو یہ کوئی شکست نہیں ہے ۔ جس شخص نے یہ الزامات لگائے ہیں میں اس سے پوچھتا ہوں جب تم اور تمہارے آقائے ولی نعمت برسر اقتدار تھے اور جب تمہاری جوانی کی راتیں اور مرادوں کے دن تھے اور جب تمہارے محلوں پر جھنڈے لہراتے تھے ۔ ۔ ۔ ۔

سید صفی الدین ۔ وہ کون ہے ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ آپ ہی سمجھ لیں جس کی بات ہو رہی ہے ۔ تو کیا تم نے ہر وہ فعل نہیں کیا تھا جو انسانی ہاتھ کر سکتا ہے یا انسانی ذہن سوچ سکتا ہے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ رائے منصب علی خان صاحب کچھ وقت بجٹ کے لئے بھی باقی رکھیں ۔

رائے منصب علی خاں کھرل ۔ میں بجٹ کے لئے بھی وقت رکھتا ہوں ۔ تم نے ہر وہ فعل کیا تھا جس سے آج تم ہمیں condemn کرتے ہو لیکن تمہارے افعال اور تمہارے اقوال اور تمہارے کام ہمارے مشعل راہ نہیں ہیں پھر بھی یہ باتیں کرتے وقت اپنے گریبانوں میں ذرا منہ ڈال کر دیکھ لینا چاہئے کہ تمہارا ماضی کیسا ہے اور تمہارا حال کیسا ہے ۔

Syed Safi-ud-Din : Mr. Speaker, on a point of order Sir. The Member is referring to somebody in the Opposition, or some past leader. He should please make his point clear so that we may be able to answer it. Leaving this thing vague is not good.

Mr. Senior Deputy Speaker : He is going to discuss the budget now. The member may please take his seat.

Syed Safi-ud-Din : Sir his remarks are quite damaging.

رائے منصب علی خاں کھرل ۔ میں جناب نہ تو کسی کا نام لے رہا ہوں نہ کسی پر الزام لگا رہا ہوں ۔ نہ کوئی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کر رہا ہوں اس کے بعد ان کا احتجاج بےمعنی ہے ۔ میں اس شخص سے کہتا ہوں کہ تم اس ملک میں جمہوریت کے قائل ہو تم نے آزادی انسان کو پا بہ زنجیر کیا تھا ۔ تم نے نوائے وقت جیسے اخبار کا ڈیکلریشن ضبط کیا تھا تم نے شورش کاشمیری کو جیل میں ٹھونسا تھا ۔ تم نے مجھ پر مقدمے چلائے تھے جب میں سکول میں پڑھتا تھا ۔ تم نے چاہا تھا کہ یہ شعلہ بےباک بجھ جائے لیکن پھونکوں سے چراغ نہیں بجھتے ۔

Syed Safi-ud-Din : Mr. Speaker, Sir, he must make himself clear because he is referring to somebody, who was the Chief Minister of the Punjab lately. Could you ask him to make it clear so that we should be able to give an answer ? Mr. Speaker Sir, he should not be allowed to carry on like that.

Mr. Senior Deputy Speaker : There is no rule under which I can ask him to be more clear that what he intends to be.

Syed Safi-ud-Din : On a point of personal explanation Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker : The member has not been referred to in his speech. There is no question of any personal explanation.

رائے منصب علی خان کھرل۔جناب میرا وقت ضائع کر رہے ہیں - ان کا احتجاج بالکل بے معنی اور بےمقصد ہے - یہ تو چور کی داڑھی میں تنکے والی بات ہے -

Syed Safi-ud-Din : One minute Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker : The member can only be allowed with the permission of the Speaker. He should please take his seat.

میر یوسف علی خان مگسی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب جب آپوزیشن والے گورنمنٹ . . . .

Mr. Senior Deputy Speaker : This is no point of order. The member should take his seat.

رائے منصب علی خان کھرل۔جناب میرا وقت ضائع ہو رہا ہے - آج میں ان سے کہتا ہوں - کہ آج تمہارے دل میں قوم کا درد اٹھتا ہے - آج تمہارے لبوں پر جمہوریت اور بنیادی حقوق کے گیت مچلتے ہیں - آج تم یہ کہتے ہو کہ ساری آزادی خطرے میں ہے - آج تم کہتے ہو کہ جمہوریت خطرے میں ہے -

Mr. Senior Deputy Speaker : I will not extend the member's time beyond ten minutes and he is left with only two minutes.

رائے منصب علی خان کھرل۔جناب والا مجھے اور ذرا وقت

دیں میں بالکل مختصراً عرض کر رہا ہوں - آج تم یہ چاہتے ہو کہ قوم تمہاری چکنی چپڑی باتوں میں آ جائے - ان چکنی چپڑی باتوں کی جو مرہم ہے - تم ان کے زخموں پر لگا سکو اور یہ تمام زخم بھول جائیں اور تمام باتیں بھول جائیں جو تمہارے سنگدل ہاتھوں نے ملت پر لگائی ہیں - تو میں عرض کرتا ہوں کہ قوم فریب میں آنے سے انکار کرتی ہے - قوم اب ان نعروں اور ان ڈگڈگی بجانے والے شعبدہ بازوں کے فریب میں نہیں آئے گی - قوم نے ان کا کچا چٹھہ پہچان لیا ہے - انہوں نے کبھی محمد نام پر اور کبھی حسین کے نام پر عامۃ المسلمین میں فساد کرایا ہے اور مسلمانوں کا خون گندھی نالیوں میں بہایا ہے -

Begum Jahan Ara Shahnawaz : Mr. Speaker Sir. This House will become an arena of sectional fights if you don't stop him.

Mr. Senior Deputy Speaker : Let him complete his speech. Please continue. The member has only one minute more. I will not extend for even a single minute.

رائے منصب علی خان کھرل-جناب مجھے وقت اور دینا چاہئے -

Mr. Senior Deputy Speaker : The member's time is up. He should take his seat. I have given him an extension by four minutes.

رائے منصب علی خان کھرل-آج اگر قوم نے تمہارے ارادوں اور تمہاری نیتوں کو پہچان لیا ہے - اور اگر آج قوم تمہارے فریب میں آنے سے انکار کرے تو آپ کو اس میں کوئی تعجب نہیں ہونا چاہئے -

اب جناب والا ون یونٹ کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں - ون یونٹ کے بارے میں یہاں بعض حلقوں سے شور و غوغا کیا

گیا ہے - میں ان سے یہ کہتا ہوں اور ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ون یونٹ توڑ دو - ہم اگر ان کو یہ کہیں کہ ہم تمہارا منہ توڑ دیں گے تو یہ بات ناواجب ہوگی - میں یہ نہیں کہتا - میں دلائل سے ان کو قائل کروں گا - میں ان سے یہ عرض کروں گا کہ ون یونٹ کو ختم کرنا یا اس کے خلاف باتیں کرنا پاکستان کی اساس کو اکھیڑنا ہے - پاکستان اور اس کے بعد ون یونٹ کا تصور ہمارے لئے اتحاد و یگانگت اور قوت و شوکت کا پیام لاتا ہے اور آپ اس کو کہتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے تباہی اور بربادی کا موجب ہے۔ ہم پنجاب والوں کو ہر معاملے میں ہر بات میں ہر مقام پر نظر انداز کیا گیا ہے ہم سے قربانیاں مانگی گئیں اور ہم نے قربانیاں دیں اور اس بجٹ میں بھی ہم کو نظر انداز کیا گیا ہے - اور ہم نے آہ تک نہیں کی - اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کی خوشحالی او آپ لوگوں کی بہتری ہماری خوشحالی او بہتری ہے - آپ چونکہ دوسرے علاقوں سے متعلق ہیں یا پسماندہ علاقوں میں رہتے ہیں - تو آپ اگر خوش حال ہیں آپ اگر بہتر زندگی بسر کر رہے ہیں - تو یہ پاکستان کا استحکام اور پاکستان کی ترقی ہے - اور ہمیں پاکستان کے ذرے ذرے اور چپے چپے سے عقیدت اور محبت ہے - ہم یہ چاہتے ہیں - کہ ہمارا ملک اور پاکستان اتنی ترقی کرے اتنا مضبوط ہو کہ دشمنوں کے مذموم ارادے اور نیتوں کا فتور ہماری ہر قسم کی سربلندی کے آگے ہمیشہ جھکتا رہے -

Mr. Senior Deputy Speaker : The member may make his last point. I will not allow him more time.

رائے منصب علی خان کھرل - جناب ایک منٹ اور دے دیں تاکہ میں اپنی بات ختم کر لوں اس لئے نہایت ضروری ہے - آپ محض انتشار کی خاطر - محض سستی شہرت کی خاطر یا محض پاکستان

دشمنی کی وجہ سے ون یونٹ کی مخالفت ترک کر دیں اور حقائق کو ان کے اصل روپ میں دیکھیں اور اس کا جائزہ لیں آیا ون یونٹ پاکستان کے لئے اور پاکستان کے عوام کے لئے مضر ہے یا مفید ہے۔ اس کے بعد آپ صحیح نتیجے پر پہنچ سکیں گے۔ اور یہ تاثر جو آپ کے دل میں ہے اور جس کی وجہ سے آپ کبھی ہم پنجاب والوں کو گالیاں نکالتے ہیں اور کبھی حکومت کو کوستے ہیں۔ میرا خیال ہے آپ اسے ترک کر دیں۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The member should now take his seat.

Syed Safi-ud-Din : On a point of personal explanation Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker : Has the member been referred to in the speeches of any Member ?

Syed Safi-ud-Din : It is quite apparent.

Mr. Senior Deputy Speaker : He has not been referred to and I am sorry I cannot allow him.

Syed Safi-ud-Din : Sir it is quite apparent from his speech and every Member of this House knows whom he was referring to.

Mr. Senior Deputy Speaker : I have given my decision that he has not referred to the member and he has therefore no occasion to offer personal explanation.

Syed Safi-ud-Din : Sir it is quite apparent. You gave me a promise when he was referring to a gentleman that after he finishes his speech. I will be allowed to say something.

Mr. Senior Deputy Speaker : If the member has any occasion to give a personal explanation, only then will he be allowed.

Syed Safi-ud-Din : I have, Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker : I am sorry the member must

accept decision of the Chair. He should please take his seat.

Syed Safi-ud-Din : Sir I want to give my personal explanation.

Mr. Senior Deputy Speaker : The member should resume his seat. He is committing contempt of the House.

میاں عبداللطیف۔دو ادھر سے بول چکے ہیں اب ایک ادھر سے بولے گا ۔ اس طرح سے تو گویا ادھر سے تین ہو جاتے ہیں آگے چل کر پانچ ادھر سے اور دو ادھر سے ۷ ہو جائینگے اس طرح سے تو طے شدہ سسٹم ختم ہو جائے گا ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The member will get his turn after that. I have intentionally changed it.

میاں عبداللطیف۔جناب والا ۔ آپ فہرست ملاحظہ فرمائیں اب ادھر کی باری ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : There is no change in the system. The member should wait and see how the matter proceeds.

Mr. Najm-ud-Din Valika : Does my name appear on the list of speakers ?

Mr. Senior Deputy Speaker : No, it is not there.

Mr. Najm-ud-Din Valika : I sent a chit.

Mr. Senior Deputy Speaker : I have given the member the information he wanted that his name is not there.

Mr. Najm-ud-Din Valika : Because you refuse to give me time in spite of my chit I sent to you, I leave the House as a protest.

(Mr. Valika then left the House.)

سردار دودا خان زہری (قلات ۔ خاران)۔جناب سپیکر ۔ اس بجٹ پر مختلف اراکین نے اپنی اپنی رائے دی ہے ۔ میں اپنے علاقہ قلات کے بارے میں کہوں گا ۔

جناب والا ۔ میں بجٹ میں کوئی چیز ایسی نہیں دیکھتا کہ جس پر عمل کر کے قلات ترقی کی امداد کر سکتا ہے ۔ قلات وزیر خزانہ کی خدمت میں چونکہ وہ موجود نہیں ان کے مکرر فون اور ٹیلیگرام سے گذارش کرتا ہے ۔ کہ وہ اس پس ماندہ علاقے کو زیادہ نمائندگی دیں کیوں کہ وہ زیادہ مستحق ہے ۔ وحدت مغربی پاکستان کے بعد پسماندہ علاقوں کو امید ہو گئی تھی ۔ کہ اب شنوائی ہو گی لیکن افسوس کہ وہ پوری نہیں ہوئی ۔

جناب والا۔اس سال کے بجٹ میں زیادہ سے زیادہ حصہ وہ لوگ لے گئے ۔ جنہوں نے شروع سال شور و غل مچایا ۔ قلات ڈویژن کے پسماندہ اور دور افتادہ عوام اپنی بے زبانی کی وجہ سے اس بار پھر اگلے سال کے وعدہ اور امید پر ٹال دئے گئے ہیں ۔ میں وزراء کو خبردار کرتا ہوں کہ اگر پسماندہ علاقوں سے ایسا ہی سلوک روا رکھا گیا تو وحدت مغربی پاکستان کبھی بھی نیک فال ثابت نہیں ہوگی وہاں جو افسر بھیجے جاتے ہیں وہ وہاں کے عوام کو اپنی رعایا سمجھ کر ان پر راج کرتے ہیں ۔ اور وہ وہاں کے بے تاج بادشاہ بنے ہوئے ہیں ۔

تعلیم کا یہ حال ہے کہ اس موجودہ زمانہ کے مقابلے میں قلات اتنا پسماندہ ہے ۔ جتنا آج سے ۔ ۔ ۔ سال پہلے ہوا کرتا تھا ۔ باہر کے لوگ قلات کی شہریت کا سرٹیفکیٹ حاصل کرتے ہیں اور جیسا کہ یوسف مکسی صاحب نے فرمایا ہے ۔ قلات کے حقوق پائمال کئے جا رہے ہیں ۔ وظیفہ باہر کے لوگ لے جاتے ہیں اور اب یہ لوگ کراچی ور لاہور میں نوکریاں کر رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ قلات کے وظیفوں کا خیال رکھا جائے تو یہ بھی کافی ہے اس لئے domicile certificate دینا بند کر دیئے جائیں تو اہل قلات کی کچھ امداد ہو جائے گی اس معاملہ میں اگر وہاں کا پرمٹ

اقتدار طبقہ ہوش و حواس سے کام لے تو یہ زیادہ بہتر ہے ۔ اس میں کسی کی حق تلفی نہیں ہوگی ۔ وہاں کے عوام کی کوئی کمیٹی بنائیں جو اس کی سفارش کرے تاکہ وہاں کے اصلی باشندوں کو وظائف مل سکیں ۔ فلات پر اب تک جتنا پیسہ خرچ کیا گیا وہ ہم پر احسان ہے لیکن فائدہ اور منافع کسی اور کو ہو رہا ہے ۔ اور اس پیسہ سے جو ہمارے حساب میں خرچ ہوتا ہے ۔ یہاں لاہور میں گلبرگ میں اس سے بنگلے بنائے جا رہے ہیں ۔ اور بنکوں میں رقمیں جمع ہو رہی ہیں ۔ وہاں جو بھی بند اور سڑک تعمیر ہوئی ہے ۔ اس کی تعمیر کے اخراجات کی زیادہ تر رقم بنانے والے اپنے حلوے مانڈے اور انڈے مرغیوں پر خرچ کرتے ہیں ۔ سوا ہمارے یہ رقومات اور سب چیزوں پر خرچ ہوتی ہیں ۔ میں مثال دیتا ہوں ۔ سدی بیر ایک مقام ہے ۔ اس کیلئے چار لاکھ روپیہ خرچ ہوا ۔ ہم چار سو میں ایک کنواں کھودتے ہیں ۔ جس کی گہرائی ۱۰۰ فٹ ہوتی ہے ۔ اور اس سے ہمارے دو سو آدمی پانی پیتے ہیں ۔ پینے کا پانی وہاں نہیں ہے ۔ یہ بڑے شرم کی بات ہے ۔ یہ سلوک ہم سے روا رکھا جاتا ہے ۔

جناب والا ۔ میں عرض کروں گا کہ وہاں جتنے بھی محکمے ترقیاتی کام کر رہے تھے وہ فیل ہو گئے ہیں ۔ میں گورنمنٹ سے کہوں گا کہ وہاں کے محکمے کم کرنے کے بجائے وہاں کے کمشنر کی سربراہی میں ایک کمیٹی قائم کر دی جائے جو ان سے ترقیاتی کام کرا سکے اور وہاں یہ رقم لگائی جائے ورنہ تو وہاں یہ رقم رائگاں جا رہی ہے ۔ میں یہ کہوں گا کہ ہمارا ادھر آنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیوں کہ میں کچھ نہیں ملا ۔ اور عوام کو نہ ہم یہ سمجھا سکتے ہیں کہ ہم ممبر ہو کر بھی کچھ نہیں کر سکتے ۔ میں حیران ہوں کہ ہمارے وزراء صاحبان کو کیا دشواریاں ہیں ۔ کیا وہ اپنی مجبوری بیان کریں گے ۔ کیا انہیں بیان کرنے میں شرم آتی ہے ۔

اور اگر شرمائینگے تو کب تک ۔ اگر مجبوریاں ہیں تو وہ صاف کہیں تاکہ ہم جھوٹے وعدے جھوٹی تسلی اپنے عوام کو نہ دیں ۔ ہم وہاں کے رہنے والے ہیں ۔ ہمیں وہیں مرنا اور جینا ہے ہم ان سے جھوٹ نہیں کہہ سکتے ۔ ہم ان کا قیمتی ووٹ حاصل کر کے آئے ہیں ۔ ریڈیو اور اخبارات میں آتا ہے ۔ مگر عملاً ہوتا کچھ بھی نہیں ہے۔میں گذارش کروں گا کہ آیندہ ہمیں ایسی غلط فہمی میں نہ رکھیں ۔ جو کچھہ کرنا ہے صحیح طریقہ سے کریں ۔

جناب والا۔قلات ڈویژن کو صرف ایک کروڑ بتیس لاکھہ روپیہ ملے ہیں جو اسی ہزار square miles کا علاقہ ہے اور میرے خیال میں یہ ناکافی ہے ۔ قلات ڈویژن کو کم از کم پانچ کروڑ دئے جائیں ۔

آج تک وہاں ریلوے لائن نہیں بنی ۔ کوئی اچھی سڑک نہیں بنی قلات ڈویژن میں ۔ میں نے پچھلے بجٹ سیشن میں بھی عرض کیا تھا کہ قلات ڈویژن کی ریلوے لائن (کوئٹہ سے کراچی تک) کے لئے انگریزوں کے وقت میں سروے ہو چکا تھا ۔ لیکن یہ ابھی تک نامکمل ہے ۔ موجودہ حکومت نے بھی کوئی توجہ نہیں دی۔ میں گذارش کروں بلکہ مطالبہ کروں گا ۔ کہ حکومت جلدی اس معاملہ پر توجہ دے تاکہ اس علاقہ کی پسماندگی کی سب سے بڑی وجہ جو ہے وہ دور ہو ۔

جناب والا جس علاقہ میں ذرائع مواصلات نہیں ہیں ۔ آبپاشی نہیں ہے ۔ وہ علاقہ کبھی تعلیمی ترقی اور معاشرتی ترقی حاصل نہیں کر سکتا ۔

جناب والا ۔ موجودہ وقت میں ہمارا ڈویژنل ہیڈکوارٹر جلاوان میں بن رہا ہے ۔ جس پر کروڑوں روپیہ خرچ ہو رہا ہے ۔ لیکن وہ روپیہ صحیح معنوں میں خرچ نہیں ہو رہا ۔ جلاوان کی آبادی سے بھی

زیادہ وہاں ٹھیکیدار آ گئے ہیں ۔ انجینئروں نے اپنے عزیزوں کو وہاں منگوایا ہے ۔ اور ان کو ٹھیکے دئے جا رہے ہیں ۔ قلات ڈویژن کے صرف ایک دو ٹھیکیدار ہیں ۔ سب باہر سے لئے جاتے ہیں ۔ یہ ہماری حق تلفی ہے ۔ وزیر متعلقہ اس پر غور کریں اور اس دشواری کو دور کریں ۔

جناب والا ۔ قلات ڈویژن میں ہسپتال ہیں ۔ لیکن ان ہسپتالوں میں ۸۰ ہزار مربع میل میں ایک لیڈی ڈاکٹر ہے ۔ ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹروں کی اشد ضرورت ہے ۔ میں مطالبہ کروں گا کہ حکومت مہربانی کرے وہاں ہسپتالوں کا اور لیڈی ڈاکٹروں کا انتظام کرے اور وہ لوگ جو اپنے وقت سے پہلے مر جاتے ہیں ان کو بچائے ۔

پچھلے سال بھی میں نے عرض کیا تھا کہ خاران کا سکول ہے جو وہ نواب خاران کے اصطبل میں ہے ۔ یہ بچے بھی قوم کے بچے ہیں ہم کہتے ہیں کہ ون یونٹ میں ہم ایک ہیں ۔ تو جب ہم ایک ہیں تو ایک جگہ بہت سی مراعات دے رہے ہیں اور دوسری جگہ سوتیلی ماں والا سلوک کر رہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے ۔

لہذا میں عرض کرتا ہوں کہ ان بچوں کو اس اصطبل سے نکال کر ان کے لئے ایک اچھا سکول بنایا جائے ۔

دوسری عرض یہ ہے ۔ کہ قلات میں عرصہ ۴ سال سے قحط سالی ہے ۔ بارش نہیں ہوئی ہے اور لوگ بہت پریشان ہیں ۔ ایک طرف تو قحط سالی کی وجہ سے پریشانی ہے ۔ اور دوسری طرف تقاویوں کی وجہ سے پریشانی میں ہیں ۔ روز مرہ انتظامیہ ان کو تنگ کر رہا ہے ۔ قید کر رہا ہے اور ان کی جائداد گورنمنٹ بے شک نیلام کرے یا اپنے قبضہ میں لے ۔ اس کو کون خریدے گا ۔ اس کو وہاں کے آدمی ہی خریدیں گے لیکن ان کے پاس کچھ نہیں ہے ۔ تو کیسے خریدیں گے ۔ گورنمنٹ

کو بھی پیسہ نہیں ملتا ہے ۔ سوائے اس کے کہ ان کو قید کرے اور اپنے پلے سے کھلائے ۔ گورنمنٹ بھی زیر بار ہو ۔ ان کا بوجھ بھی اٹھائے ۔ یہ سب باتیں اس لئے ہیں کہ قحط سالی ہے ۔ میں اپنی گورنمنٹ سے مودبانہ گذارش کروں گا کہ جو تکالیف ہیں ان کو دور کرے اور لوگوں کی حوصلہ افزائی کرے اور ون یونٹ کو سربلند کرے ۔

جناب والا ہمارے سیٹلمنٹ کے لئے باہر سے آدمی منگوائے جا رہے ہیں ۔ یہ سراسر ناانصافی ہے ۔ اس کو چھوڑو ۔ ہمارے لئے چپڑاسی بھی باہر سے آتا ہے ۔ افسران کو چھوڑو ۔ اگر ہمارے پاس انجینئر نہیں ہے۔ ٹیکنیکل افسر نہیں ہیں ۔ دوسرے بڑے بڑے عہدوں کے لئے آدمی نہیں ہیں تو ہمارے پاس چپڑاسی اور منشی تو ہیں ۔ لیکن وہ ملازمتیں بھی ہمارے لوگوں کو نہیں دی جا رہیں ۔ میں عرض کروں گا کہ وہ فراخ دلی سے کام لیں اور ہماری حق تلفی نہ کریں اور ون یونٹ کو مضبوط بنائیں ۔ یہ حق تلفی ون یونٹ کو کھوکھلا کر رہی ہے ۔ میں عرض کروں گا کہ ون یونٹ ایک اچھا ادارہ ہے جس نے سب بھائیوں کو ملایا ہے ۔ مسلمان بھائی بنایا ہے ۔ اس کے لئے گذارش کروں گا کہ وہ اس کا پوری طرح خیال رکھیں ۔

ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

سیاں عبداللطیف (شیخوپورہ ۔۱)۔جناب والا میں نے صوبہ کے میزانیہ کا غور سے مطالعہ کیا ہے ۔ ۱۳۴ کروڑ کی آمدنی ہے اور قریباً قریباً اتنا ہی خرچ ہے ۔ میں نہ اس کی آمدنی سے مطمئن ہوں نہ اس کے خرچ سے مطمئن ہوں ۔ آمدنی سے اس لئے مطمئن نہیں ہوں کہ یہ ۱۳۴ کروڑ کی آمدنی دراصل ۱۱۴ یا ۱۱۵ کروڑ ہے ۔ ۱۸ کروڑ روپیہ کی گرانٹ جو سنٹرل گورنمنٹ سے

ملی ہے وہ temporarily اس میں ملا دی گئی ہے ۔ ہم ۱۹۶۳ء میں اور ممالک کے ساتھ سفر کر رہے ہیں ۔ مگر فرق دیکھئے یورپ میں سب سے چھوٹی state ہے Luxemberg ۔ اس کی آبادی تین لاکھ ہے اور اس تین لاکھ آبادی کی آمدنی ہے ساڑھے پانچ ارب ۔ اس کے قریب ہی ایک اور چھوٹا سا ملک ہے آسٹریا ۔ اس کی آبادی ہے لاکھ ہے اور آمدنی ۱۰ ارب اس لحاظ سے ہماری آمدنی کچھ بھی نہیں ۔ اس پر خوش ہونے کی کیا ضرورت ہے ۔ نیویارک کی میونسپل کمیٹی کی آمدنی اس سے دس گناہ زیادہ ہے ۔ یورپ کے ایک ٹیکنیکل کالج کی آمدنی ہم سے پانچ گنا زیادہ ہے ۔ ایسے حالات میں ہم اس آمدنی سے خوش نہیں ۔

جہاں تک اخراجات کا تعلق ہے ۔ بجٹ اچھا وہ ہو سکتا ہے ۔ جو ملکی معاشرت اور دیگر تمام پہلوں کو مدنظر رکھ کر بنایا جائے اور ایسے طریقے سے روپیہ خرچ کیا جائے کہ تھوڑے سے تھوڑے وقت میں لوگ دوسری اقوام کے ساتھ چلنے کے قابل ہو جائیں ۔ لیکن ہمارا یہ موجودہ بجٹ ان تمام پہلوں کے برعکس چل رہا ہے ۔ یہ ایک routine بجٹ ہے ۔ اس میں کوئی انقلابی چیز نہیں جو ہمیں ترقی کی راہ پر گامزن کرے ۔ ہماری معاشرتی پوزیشن یہ ہے کہ ہمارے عوام unspeakable ignorance, unspeakable disease and unspeakable misery میں مبتلا ہیں ۔ یہ بجٹ کے اپنے الفاظ ہیں ۔ جو میں نے دہرائے ہیں ۔ ایسی حالت میں جب کہ ہمارے اصلی پاکستانی یعنی دیہاتی اور شہری مزدور دو وقت کی روٹی سے محتاج ہیں ۔ بخار کی حالت میں کونین کی گولی سے محتاج ہیں ۔ تپ دق کی صورت میں ایکسرے نہیں کروا سکتے ۔ ایسے حالات میں ہم اس بجٹ کو ایک کامیاب بجٹ نہیں کہہ سکتے ۔ اصلی پاکستانی گندھارا انڈسٹریز کا نام نہیں ۔ کراچی کے millionaires کا نام نہیں ۔ مال روڈ

کے تاجروں کا نام نہیں ۔ ہمارے اصلی پاکستانی دیہات میں ہیں یا شہر کے مزدوروں میں ہیں ۔ کیا ان کے لئے اس بجٹ میں کوئی انقلابی شے ہے جو ان کی تعلیمی اور اقتصادی حالت کو بہتر بنائے ۔

جناب والا ۔ جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے ۔ اس کو آگے چل کر میں زیر بحث لاؤں گا ۔ اور بتلاؤں گا کہ vast and extensive illiteracy کی وجہ سے کتنی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور کتنی problems پیش آتی ہیں کیونکہ یہ mother of all problems ہے ۔ افلاس اور غربت اسی کی پیداوار ہے ۔ اس وقت میں صرف وہ باتیں عرض کروں گا جن کا ہماری معیشت پر بہت گہرا اثر ہے :-

۱-زمینداروں کے متعلق غلط پالیسی ۔

۲-صنعتی لحاظ سے پس ماندگی ۔

۳-امریکہ کی دوستی ۔

۴-امریکی امداد اور مشورے ۔

۵-دولت کی غلط تقسیم ۔

۶-لائسنس کی غلط تقسیم ۔

۷-رشوت ۔

۸-فضول خرچی ۔

۹-Lack of Revolutionary thinking

عالی جاہ جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے ۔ مجھے اپنی بہن کا پورا احترام ہے کیونکہ وہ دل سے چاہتی ہیں کہ جتنی جلدی ہو سکے ۔ صوبہ میں تعلیم کی حالت بہتر ہو جائے ۔ اب حقائق یہ ہیں ۔

مڈل سکولوں کو upgrade کر کے ہائی سکول بنایا جا رہا ہے ۔

۱۹۶۰-۶۱ میں سکولوں کی عمارات بنانے کی تجویز تھی جو امید ہے بن رہی ہوں گی ۔

۱۹۶۱-۶۲ میں کوئی سکول نہیں بنا ۔

۱۹۶۲-۶۳ میں ۱۵ ہائی سکولوں کی اجازت دی گئی ۔

۱۹۶۳-۶۴ میں ۱۴ نئے ہائی سکول بنانے کی تجویز ہے ۔
اور اعلیٰ تعلیم کے لئے ۸ انٹر کالج کھولے جا رہے ہیں ۔

ہم اس کو انقلابی پروگرام نہیں کہہ سکتے اور دنیا میں کہیں بھی تعلیم کا بندوبست ان خطوط پر نہیں ہوتا ۔ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ ہر سال ملک میں ۹ لاکھ بچے پیدا ہوتے ہیں ۔ لیکن آپ کے پروگرام کے مطابق صرف تین لاکھ بچوں کا انتظام ہوا ہے ۔ جس سے ثابت ہوا کہ مستقبل میں ۶۰ فیصدی بچے جاہل رہیں گے ۔ جب اس قسم کے پروگرام بنائے جائیں ۔ تو آپ کو چاہئے کہ کوئی bold اور courageous قدم اٹھائیں اور تجویز عمل میں لائیں ۔ آپ کہتے ہیں کہ جب تک آپ کسی سکول کے لئے عمارت مہیا نہیں کریں گے کوئی نیا سکول نہیں کھل سکے گا ۔ اور یہی وجہ ہے کہ پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ نہیں دیا جاتا ۔ اس کے بعد میں کچھ اور problems کے متعلق عرض کروں گا ۔ وہ یہ ہیں ۔

گاؤں میں ۱۹۵۸ء میں مالیہ ۴ فیصدی تھا اسے بڑھا کر ۲۵ فیصدی کر دیا ۔ اور آئندہ سالوں میں اسے regular tax میں شامل کر دیا گیا ۔ اور پھر ۲۵ فیصدی اور اس میں شامل کر دیا گیا ۔

کماد کے کھیت کے لئے شرح ۷ روپیہ تھی جسے بڑھا کر ۲۱ روپیہ کر دیا اور اب یہ فرماتے ہیں کہ ۱۰ فیصدی اور لیں گے ۔

سیم اور تھور کے لئے ہم پر ۲۵ روپیہ فی ایکڑ مزید لگا رہے ہیں - نیز یہ کہہ رہے ہیں کہ واپڈا نے جو ٹیوب ویل لگا کر دئے ہیں ان کی قیمت بھی ہمیں دینی پڑے گی گویا آج سے چند سال پہلے جس زمین کے لئے ہم ۱۱ یا ۱۲ روپیہ دیتے تھے ۱۹۶۳ء میں ۵۵ روپیہ ادا کرنا پڑیں گے - اور ٹیوب ویل کی قیمت اس سے الگ ہوگی - میں حکومت کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ٹیکس کی مخالفت صرف ہماری طرف سے نہیں ہوئی بلکہ اس کی مخالفت دوسری طرف سے بھی ہوئی ہے - اس لئے اگر آپ دیانتداری سے ان ٹیکسوں کو اس ایوان میں withdraw نہیں کریں گے - تو عوام یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ ہم میں ایمانداری کا فقدان ہے -

جناب صدر-ہمارا ملک دنیا میں صنعتی لحاظ سے بہت پسماندہ ہے - خداوند تعالیٰ نے ہمیں لوہا - کوئلہ - تیل بھی دیا ہے اب ان کو نکالنا ہماری حکومت کا کام ہے - دوسرے ممالک تو اس سلسلہ میں ہماری مدد نہیں کریں گے -

جناب والا - اس وقت فوج میں سے بڑے بڑے افسر نکل رہے ہیں - ایک میجر نے گندھارا انڈسٹریز قائم کر لی ہے ایک اور جرنیل صاحب بہاولپور میں انڈسٹری قائم کر رہے ہیں - علاوہ ازیں کوہ نور انڈسٹری والوں کو فوجی افسروں نے کہا ہے کہ یہ ہمارے حوالے کر دو - جتنی رقم چاہو گے اس کا چیک دے دینگے اور انڈسٹری کے لئے جتنا لائسنس مانگو گے دیا جائے گا - فوجی جرنیلوں اور فوجی بڑے بڑے افسروں میں جب یہ چیز آ گئی ہے کہ وہ انڈسٹری میں آ جائیں تو یہ بڑا تباہ کن رجحان ہے - ہماری فوج دنیا بھر میں بہترین فوج ہے اگر یہی صورت پیدا ہو گئی تو پھر فوجی کہاں سے آئیں گے اور اس کے علاوہ آپ کا کوئی بیٹا فوج میں جانے کی بجائے تجارت میں آنا زیادہ پسند کرے گا - اس طرح ہماری فوج کمزور ہو جائے گی اور کل یا پرسوں ہی ہمیں جنگ کرنا پڑے گی تو کیا تاجر لوگ انڈسٹریز چھوڑ

کر جنگ میں جائیں گے یہ رجحان سخت خطرناک ہے اور تباہ کن ہے اور اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ اسے ابھی سے سنبھال لیا جائے ابھی سے روک لیا جائے - اور جتنے میجر اور جرنیل فوج سے نکل آئے ہیں انہیں ابھی سے یہ سوچ لینا چاہئے کہ آنے والی نسلیں انہیں ایک منٹ کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکیں گی -

ہماری انڈسٹری اس وقت تک صحیح طور پر ترقی نہیں کرسکتی جب تک یہاں ایک سٹیل مل نہ لگائی جائے - اس کے بغیر لوہے کے کارخانے نہیں چل سکتے - ہمیں ٹریکٹروں کی ضرورت ہے فوجی موٹروں کی ضرورت ہے اس کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے - میں نہیں سمجھتا - ہر وقت دوسروں کا دست نگر رہنا اور امریکی مدد اور مشورہ کا محتاج رہنا کہاں تک درست ہے - وہ لوگ کبھی ایسا مشورہ نہیں دینگے کہ ہم اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکیں آپ کہتے ہیں کہ وہ مدد readily مل سکتی ہے- اس کی مثال تو بالکل ایسی ہے کہ ایک صاحب لالہ پکوڑی مل تھے کسی زمیندار نے اگر اس سے یہ کہا کہ لڑکے کی شادی کے لئے دس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے تو فوراً دے دیتا تھا یا کسی مسلمان نے اگر کہا کہ لڑکے کے ختنہ کے لئے پانچ سو کی ضرورت ہے تو اس کو بھی فوراً دے دیتا لیکن اگر کسی نے یہ کہہ دیا کہ-

مندا ولایت چلیا اے لالہ جی دو ہزار روپیہ دے دیو

تو وہ انکار کر دیا تھا - اب ہماری یہ حالت ہے - non productive سکیموں کے لئے بیرونی ممالک کو آپ آج ٹیلیگرام دیں تو روپیہ مل جاتا ہے لیکن productive سکیموں کے لئے کبھی نہیں دینگے - اس لئے اب ضرورت ہے کہ اپنے وسائل سے روپیہ مہیا کریں اور مغرب کی طرف نظر نہ کریں- پڑوس میں ہی ایسے ممالک ہیں کہ اگر آپ چاہیں تو وہ آپ کو سٹیل مل لگا دیں - اس کے باوجود اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو یہ اس صوبہ کے ساتھ غداری ہو گی - مستقبل میں اس سے بے حد

نقصان ہوگا اور ملک کی تباہی کا سامان پیدا ہو جائے گا۔ ہماری سرحدیں کشمیر سے کراچی تک ہیں پھر پہاڑی علاقہ میں یو ۔ ن ۔ ار افغانستان تک ایک طرف سمندر ہے ۔ اس وقت روس ہمارا کوئی اچھا دوست نہیں لیکن یہ ہمارا قصور نہیں ۔ آپ کو معلوم ہے کہ امریکی امداد کے متعلق جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ کس طرح امریکی لوگ کراچی میں آ کر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں اور کس طرح ان کی آسائشوں پر پاکستانی روپیہ خرچ کیا گیا ہے ۔ رپورٹ میں لکھا ہے کہ پاکستان میں ۲۳۷ مشیر آئے ۔ ہماری حکومت نے ۲۱۷ موٹریں ان کی تحویل میں دیں ان کے لئے ۶۵۰ کولر ۔ ۳۵۰ ریفریجریٹرز اور ۳۶۵ سٹوو مہیا کئے گئے ۔

نیویارک میں اس رپورٹ کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس سے امریکنوں پر برا اثر پڑے گا ۔ ۱۹۵۴ میں جب ایک سٹیل مل کا خیال کیا گیا تھا تو اس وقت بھی یہی کہا گیا تھا کہ یہاں سٹیل مل نہیں چل سکے گی ۔ اس لئے میں وزراء صاحبان سے یہ عرض کروں گا کہ امریکی امداد اور مشورہ کو avoid کیا جائے ۔ آپ کو دنیا کے اور ممالک بھی مشورہ دے سکتے ہیں ۔

میجر عبدالمجید خان (پشاور ۔ ۳) ۔ جناب سپیکر ۔ بجٹ پر بہت سی تقریریں ہوئیں ۔ اور ان تمام چیزوں کو دہرانا غلط بات ہوگی ۔ اس لئے میں بجٹ پر محض اپنی گذارشات عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ یہ بجٹ جس کو پسماندہ علاقے کا بجٹ کہا گیا ہے ۔ در اصل یہ پسماندہ علاقے کا بجٹ نہیں ہے ۔ حزب مخالف کے ایک معزز ممبر نے اسے پسماندہ علاقے کو مزید پسماندہ بنانے کا بجٹ کہا ہے ۔ لیکن میرے خیال میں ان کا شاید یہ مطلب نہ تھا ۔ بہرحال میں یہ ضرور کہونگا ۔ کہ یہ اصلی معنوں میں پسماندہ علاقوں کے لئے نہیں ہے بجٹ جو کچھ بھی ہے ۔ اور اس میں جو بھی ترقیاتی سکیمیں اور ترقیاتی اروگرام ہیں ۔ ہمیں یہ دیکھنا ہوگا ۔ کہ انہیں صحیح طریقے

سے implement کیا جائے - اور میں آپ کی وساطت سے حکومت کو یہ درخواست کرونگا۔ کہ وہ ایسے قواعد و ضوابط بنائے اور ایسی کمیٹیاں تشکیل کریں - جن کی زیر نگرانی اس کثیر رقم کو استعمال میں لایا جائے - اگر ایسا نہ ہوا - تو مجھے ڈر ہے - کہ یہ رقوم جو کہ قومی دولت ہے - کہیں صوبے کے ذمہدار سینئر افسروں کے بنک بیلنس میں نہ چلی جائیں - اور ان کے Hill Stations پر کوٹھیاں نہ بن جائیں - اس ضمن میں میں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں - کچھہ عرصہ ہوا پشاور میں ایک صاحب نے ایک تجویز ایک سڑک کے بنانے کی پیش کی - کہ M. E. S. کی زیر نگرانی اسے تعمیر کیا جائے - نقشے بنائے گئے- سڑک کی سروے ہوئی- اس کا Estimate تیار ہوا - اور ٹینڈر بھی مانگے گئے اور آخر کام ایک ٹھیکیدار کے حوالے ہوا - سڑک کی اہمیت کی کی وجہ سے ٹھیکیدار کو اس کی تعمیر کے لئے بہت تھوڑا وقت دیا گیا اور ٹھیکیدار معتبر ہونے کی وجہ سے اس سڑک پر دن رات کام کرنے پر مجبور ہو گیا - اور اس نے معینہ وقت کے اندر کام ختم کر دیا - ٹھیکیدار نے اس کے تکمیل کی رپورٹ کی - اور سینئر افسر صاحب موقع پر گئے - سڑک کا معائنہ کیا - سڑک پاس ہوگئی - بل تیار ہوا - اور payment بھی ہو گئی - لیکن کچھہ عرصے کے بعد Garrison Engineer اور سینئر افسر کے تعلقات خراب ہو گئے - تو افسران بالا کو رپورٹ کی گئی - اس میں انکوائری ہوئی - اور جب پارٹی آئی - تو موقع پر سڑک ہی نہیں تھی - در اصل وہ کاغذی سڑک تھی - تو اگر اس بجٹ کی نگرانی نہ کی گئی - تو خیال رہے کہ اس ملک میں کاغذی سڑکیں بھی بنتی ہیں - بجٹ میں کچھہ اچھی باتیں بھی ہیں - چھوٹے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ بالخصوص اساتذہ کی تنخواہوں میں اضافہ اور تیس کروڑ باوہ لاکھ روپے تجارتی بنکوں کے قرضے کی ادائیگی اور نئے پنشن رولز ایسی باتیں ہیں - کہ جن کی میں تعریف کرتا ہوں - مزید برآں جو نیا ٹیکس لگایا گیا ہے - میں اس کی

بھی تائید اور تعریف کرتا ہوں - کیونکہ اس کا بوجھ عام طور پر مالدار لوگوں پر پڑیگا - لیکن مالیہ میں جو دس فیصدی کا اضافہ کیا گیا ہے - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں - کیونکہ اس کا بوجھ غریب کاشتکاروں پر پڑتا ہے - مجموعی طور پر سابق صوبہ سرحد کو اس بجٹ میں نظر انداز کیا گیا ہے - جس وقت کشمیر میں لڑائی کا سوال پیدا ہوتا ہے - جس وقت ہمیں لڑائی کے لئے ان کی ضرورت ہوتی ہے - تو فرنٹیئر کے لوگ اور قبائلی اپنے دشمنوں کی گولیاں اپنے سینوں پر روکتے ہیں - لیکن جس وقت کچھ بانٹنے کی نوبت آتی ہے - تو ان غریب لوگوں کو کچھ نہیں ملتا - اور انہیں قطعی طور پر نظر انداز کیا جاتا ہے - سات کروڑ اٹھانوے لاکھ کی رقم اتنے بڑے بجٹ میں کچھ بھی نہیں ہے - اور اس میں سے بھی بجٹ کے مطابق اس رقم کا اکثر حصہ صوبائی پالیسی کے مطابق خرچ کیا جاتا ہے - اور عوامی سکیموں پر بہت کم خرچ کیا جاتا ہے - فرنٹیئر میں ضلع پشاور کے سلسلے میں آج تک جتنے بھی مطالبات زبانی Short Notice Question اور Starred Questions کے ذریعے وزراء صاحبان کی خدمت میں پیش کئے ہیں- ان میں سے ایک پر بھی ہمدردانہ غور نہیں ہوا - علاقہ دوآبہ کی دو لاکھ کی گنجان آبادی ہے - اور اس علاقے کے لئے تمام کچی سڑکیں ہیں - میں نے بار بار مطالبہ کیا ہے کہ اسے پکا کیا جائے - لیکن وزیر مواصلات نے ان کی حالت زار پر رحم نہیں کیا - میں وزیر مواصلات کی خدمت میں عرض کرتا ہوں - کہ برائے مہربانی کسی علاقے کے ترقیاتی پروگرام چلاتے وقت اور ان پر خرچ کرتے وقت اس کی اہمیت کو مدنظر رکھا کریں کسی تجویز کو منظور کرنا سیاسی مقصد کے حصول کے لئے نہیں ہوتا - اس وقت ملک میں اخلاقی انحطاط کا سب سے بڑا سبب ملک میں شدید اقتصادی عدم توازن ہے - اس وقت ملک دنیا کے بدترین سرمایہ دارانہ نظام میں جکڑا ہوا ہے - موجودہ سرمایہ دارانہ پالیسی سے غریب کو غریب تر اور

امیر کو امیر تر بنایا جا رہا ہے۔ اور اگر یہ حالت اسی طرح جاری رہی تو یہ ملک کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہوگی۔ ہمارے ملک کے بڑے بڑے کارخانہ دار ہر سال لاکھوں روپے کا منافع حاصل کرکے ہر تیسرے چوتھے سال ایک نئی فیکٹری لگانے کا منصوبہ بناتے ہیں۔ لیکن غریب مزدور کو اتنی قلیل مزدوری ملتی ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو بمشکل سوکھی روٹی مہیا کر سکتا ہے۔ کپڑوں اور دیگر ضروریات زندگی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بنیادی حقوق میرے خیال میں ہر پاکستانی اور ہر انسان کا بنیادی اور پیدائشی حق ہے۔ کسی انسان کو اس کے پیدائشی اور بنیادی حقوق سے محروم رکھنا انسانیت اور جمہوریت کا خون ہے۔

میں اس کے متعلق حکومت کو ایک تجویز پیش کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جسقدر جلد ہو سکے ملک کے تمام کارخانے نیشنلائز کئے جائیں اور ان کارخانوں کو کارخانہداروں سے بغیر ادائیگی رقم لے لیا جائے اور ان کو قومی ملکیت قرار دیا جائے۔ اور مزدوروں کو ان میں حصہ دار بنایا جائے۔ یہ صرف میری آواز نہیں ہے یہ صرف میرا مطالبہ نہیں ہے یہ لاکھوں مزدوروں کا مطالبہ ہے اور انصاف کی آواز ہے یہ انسانیت کی آواز ہے۔ میں اگلے سیشن میں انشاءاللہ اس کے متعلق ایک بل پیش کرنے والا ہوں اور اس کے متعلق ہر معزز ممبر سے توقع رکھتا ہوں۔ کہ وہ مجھے سپورٹ کریگا۔ اور اگر معزز ممبران مجھے سپورٹ نہ کریں گے۔ تب بھی میں اس وقت تک اپنی جد و جہد جاری رکھوں گا۔ جب تک اس میں کامیابی نہ حاصل کر لوں۔

اس کے علاوہ میں اپنے وزراء صاحبان سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی تنخواہیں کم کرنے پر راضی ہو جائیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر چین کا وزیر اعظم ۸۰۰ سو روپیہ ماہوار پر گزر کر سکتا ہے۔ تو ہم اتنی بڑی تنخواہیں لے لے کر قوم کا خون کیوں پی رہے ہیں۔ ہماری قوم بسماندہ ہے جب ہم ان کا معیار زندگی بڑھانے میں کامیاب

نہیں ہوئے ہیں ۔ ہم ان کو دو وقت کا کھانا نہیں دے سکے ہیں اس لئے ہم کو بھی تھوڑی سی تنخواہ پر گزر کرنا چاہئے ۔ اور بڑی بڑی تنخواہیں لینے سے پرہیز کرنا چاہئے اگر ہماری قوم آباد ہے ۔ تو اس کے ساتھ ہم بھی آباد ہیں ۔ اگر ہماری قوم آباد نہیں ہے ۔ تو اس کے ساتھ ہم بھی برباد ہو جائیں گے ۔

ہمارے ملک کا انحصار زراعت پر ہے ۔ اس لئے ہمارے ملک میں زرعی اصلاحات ضروری ہیں ۔ اس سلسلے میں جو کچھ مارشل لاء کے زمانے میں کیا گیا وہ نہ ہونے کے برابر ہے ۔ اس سلسلے میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہر زمیندار کی ملکیت کو ۱۰۰ ایکڑ نہری اور ۲۰۰ ایکڑ بارانی زمین تک محدود کیا جائے اور جو زمین بچ جائے اس کو بلا معاوضہ یا واجبی قیمت اور آسان قسطوں پر ہاریوں میں تقسیم کر دیا جائے اس سے زراعت بڑھے گی اور کاشتکار اسائش سے زندگی بسر کرنے لگیں گے ۔ ملک ترقی کر جائیگا ۔ اور پیدا وار میں اضافہ ہو جائیگا اور حکومت کو کروڑوں روپے مل جائیں گے ۔

ساتھ ہی ساتھ میں یہ تجویز بھی پیش کرتا ہوں ۔ کہ سرکاری زمین خواہ وہ نو آبادیات میں ہو یا پرانی آبادی میں ہو ۔ وہ زمین خواہ گورنمنٹ میں ہو یا غلام محمد بیراج میں ہو اسکا نیلام فوراً بند کر دیا جائے اور بڑے بڑے لوگوں کے ہاتھ اسکا فروخت کرنا بند کر دیا جائے اور اسے تمام غریب مزارعین کے لئے مخصوص کر دیا جائے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The member's turn is up. He may please wind up.

میجر عبدالمجید خان ۔ اب میں مسلم فیملی لاء کے متعلق کچھ عرض کرونگا ۔ یہ قانون قانون محمدی سے ٹکرا رہا ہے ۔ انگریز جو ہمارا دشمن تھا ۔ اور جس نے ہم کو دو سو سال غلام رکھا اس کی بھی یہ ہمت نہ ہوئی کہ وہ شریعت کو بدلتا میں حکومت سے پر

زور درخواست کرونگا کہ اس غیر اسلامی قانون کو جلد از جلد منسوخ کرے ۔

رشوت کے سلسلے میں جو کچھ ہو رہا ہے میں سمجھتا ہوں اس کا عوض تو شاید اگلے جنم ہی میں ملے گا ۔ خدا کے واسطے ان غریبوں کو ان ظالموں سے بچائیے ۔

اگر ذمہ دار سینئر افسر رشوت کے روک تھام میں دلچسپی لیں تو مجھے یقین ہے کہ اس لعنت کو کنٹرول کر کے اس کی بیخ کنی ہو جائیگی ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The member's time is up. He may please take his seat.

مسٹر لکشمن سنگھ (پارلیمنٹری سیکریٹری) ۔ بائیس تاریخ کو A. P. P. کے نمائندے کی رپورٹ تھی کہ پارلیمانی سیکریٹری ایکسائز صاحب نے غلط بیان دیا ہے ۔ لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں ۔ کہ میں نے صوبے کے عام اسلامی مسائل کے متعلق کوئی بیان نہیں دیا اور حمزہ صاحب نے بھی کہا تھا کہ غلط بیانی سے کام لیا ہے میں کہتا ہوں کہ میں نے کوئی ایسا بیان نہیں دیا ۔

میاں محمد یاسین خان وٹو ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر صاحب نے یہ آرڈر fix کر دیا ہے ۔ کہ ہر ایک بنچ سے ایک ایک آدمی بولتا جائے ۔ دودا صاحب کے بعد میاں لطیف اور پھر میجر صاحب بولے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The member who wanted to speak and who had a right to speak was absent. Now Mr. Kirmani will speak.

میاں محمد یاسین خان وٹو ۔ جناب یہ باری پوری ہونی چاہئیے ۔

سید احمد سعید کرمانی (لاہور ۔ ۵) ۔ جناب والا ۔ میں غالب کے ایک شعر سے متاثر ہو کر آج بحث میں حصہ لے رہا ہوں ۔

کچھ تو کہئیے کہ لوگ کہتے ہیں
آج غالب غزل سرا نہ ہوا

در حقیقت پہلے دن لیڈر آف دی اپوزیشن نے جن خیالات کا اظہار کیا اس کے بعد پارٹی کے مزید ممبران کے لئے کوئی نئی بات کہنے کی گنجائش تو نہیں رہی تھی ۔ لیکن میں آپ کی وساطت سے اختصار کے ساتھ دو تین باتیں عرض کرنی چاہتا ہوں ۔ اگر اس بجٹ کی سپیچ کو خوبصورت الفاظ سے تہی کر دیا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ یہ بجٹ یہ بتانے میں ناکام رہا ہے ۔ کہ حکومت کے سامنے کونسا اقتصادی نصب العین ہے ۔ کونسا نظریہ ہے ۔ جس کو لیکر یہ آگے بڑھنا چاہتی ہے ۔ کیا یہ حکومت اس صوبے میں Communist اقتصادی ڈھانچہ قائم کرنا چاہتی ہے ۔ کیا حکومت اس صوبے میں Socialist نظام نافذ کرنا چاہتی ہے ۔ یا اس کی طرف قدم اٹھانا چاہتی ہے یا یہ کہ حکومت Capitalist نظام برقرار رکھنا چاہتی ہے ۔ یہ ایک واضح سوال تھا ۔ جس کا جواب اس بجٹ سپیچ میں آنا لازمی تھا ۔ لیکن اس امر کے باوجود میں آنریبل فائننس منسٹر جو فائننس منسٹر نہیں رہے ۔ ان کی اعلیٰ قابلیت کا معترف ہوں کہ انہوں نے خوبصورت الفاظ پیش کر کے ہمیں الجھانے کی کوشش کی ہے ۔ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ بجٹ قوم کے سامنے یہ بات نہیں رکھ سکا ۔ کہ کونسا اقتصادی نظریہ ہے ۔ جس کو لیکر ہمیں آگے بڑھنا چاہئیے ۔ میں سمجھتا ہوں ۔

(قطع کلامی)

Minister for Railways : On a point of explanation. I want to inform the member that the objective is very clearly given. He

can attack that objective, he can say that it is wrong. That objective is to help the under-developed areas.

خواجہ محمد صفدر - اپنی باری پر آپ وضاحت فرما لیں -

سید احمد سعید کرمانی - اگر اس صوبے کے متوسط درجے کے لوگوں کو برقرار رکھنا ہے - تو اس کی صرف ایک صورت ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم اپنے اقتصادی ڈھانچے کو Socialistic لائینوں پر استوار کریں اگر ہم یہ نہیں کریں گے تو مجھے ڈر ہے کہ اس Capitalistic Approach میں مزدور آگے ہی تباہ ہو چکے ہیں متوسط طبقہ بھی نیست و نابود ہو جائیگا - دوسری بات جس کی طرف میں آپ کی وساطت سے اشارہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ کاش وزیر خزانہ یہ کہتے - جناب والا - ہم Undeveloped Area کی ڈیویلپمنٹ کے خواہاں ہیں- ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ وہاں overall ڈیویلپمنٹ ایک معقول قسم کی ہوئی ہے یا نہیں - ہم نے Undeveloped Areas کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھنا ہے کہ جو مقابلتاً ڈیولپیڈ ایریاز ہیں ان کو کچھ عرصہ کے بعد under developed نہ کر دیں - جیسا کہ انڈیا نے کہا ہے کہ ہمارا نصب العین یہ ہے کہ ہم اس ملک میں ترقی کریں اور کہ جہاں undeveloped areas ہیں وہاں ترقی کی رفتار کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچا ہے - میں ون یونٹ کا حامی ہوں میں مسلمانوں کے اتحاد کا حامی ہوں مگر میں یہ نوٹ کر رہا ہوں کہ ہماری حکومت میں ایسے عناصر زور پکڑ رہے ہیں جو ان خیالات کو پھیلا رہے ہیں کہ developed areas میں ترقی ہو یا نہ ہو مگر undeveloped areas میں ترقی زیادہ ہو - میں کہتا ہوں کہ ہم ایسا منصوبہ تیار کریں - جس سے undeveloped areas کے لوگوں کو شکایت نہ رہے اور developed areas کے لوگ یہ محسوس نہ کریں کہ ہم میں جتنی قربانی دینی چاہئیے تھی اس سے کہیں زیادہ قربانی ہم سے مانگی جا رہی ہے - اگر صوبے کو اسکی ترقی کے

لحاظ سے پیچھے چھوڑ دیا جائے تو یہ بھی صوبے کی بد نصیبی ہے اور اس کے مصائب میں اضافہ کرنے کی بات ہے ۔ ایک Comprehensive Plan کے تحت ہمیں ایسا رویہ اختیار کرنا چاہئیے جس سے ہم غیر ترقی یافتہ علاقوں کی طرف خاص توجہ دے سکیں ساتھ ہی یہ کہ ترقی یافتہ لوگوں کو کم نقصان پہنچایا جائے ۔ غیر ترقی یافتہ لوگوں کی ترقی بغیر ترقی یافتہ لوگوں کی مدد کے نہیں ہو سکتی تو یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں جسے قوم کے سامنے لے کر کھڑے ہو جائیں ۔

جناب والا تیسری بات جس کے متعلق میں نے آپ کی وساطت سے عرض کرنا ہے وہ یہ کہ صوبے میں حال ہی میں عاشورہ کے موقعہ پر فسادات ہوئے ۔ میں نے دیکھا کہ پولیس فورس کے چیف نے فرقہ وارانہ فسادات کے بارہ میں نہایت غیر ذمہ دارانہ بیان دیا ۔

Most irresponsible statement

انہوں نے کہا ۔ آئی ۔ جی ۔ پی نے حاضرین سے کہا کہ آپ تحقیقات سے پریشان نہ ہوں ۔ یہ ایک رسمی قانونی کارروائی ہے ۔ اور جب بھی پولیس فائرنگ کرتی ہے اس قسم کی تحقیقات ضروری کی جاتی ہے ۔ انہوں نے مزید کہا کہ امن عامہ کو بحال رکھنے کی ذمہ داری ان کے کاندھوں پر ہے اور وہ پولیس کے سپرد ہے اور کہا کہ ہجوم پر فائرینگ کرنے کا حکم میں نے دیا تھا اور اگر کوئی شخص فائرنگ کا ذمہ دار قرار دیا جا سکتا ہے ۔ تو وہ میں ہوں اور کوئی نہیں ۔

یہ بیان اگر کوئی غیر ملکی فوجی جرنیل دے جو دوسرے ملک پر حملہ آور ہونے کی صورت میں حکومت پر قبضہ کر لے تو اس کے منہ سے زیب دیتا ہے ۔ لیکن وہ شخص جو حکومت کے خزانے سے تنخواہ لیتا ہو اس کا فرض ہے کہ وہ پبلک کے مفاد کو اپنے سامنے رکھے ۔ اس قسم کے حاکمانہ اور متکبرانہ بیان دینا ساری قوم کی

توہین کے مترادف ہے (ہیئر - ہیئر) میں آپ کی وساطت سے حکومت سے التجا کروں گا کہ وہ ہدایت کرے جب کہ فسادات کے سلسلے میں گورنر مغربی پاکستان نے ایک انکوائری کمشن مقرر کی ہے اس کے ہوتے ہوئے یہ بیان نہایت نقصان دہ ہے اور پرلے درجے کی غیر ذمہ دارانہ ذہنیت کا مظہر ہے ۔

آخری بات جو آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ ہم کئی مہینوں سے سن رہے ہیں کہ حکومت نہایت سنجیدگی کے ساتھ مزدور قوانین کے سلسلے میں نظرثانی کر رہی ہے - ہم نے دیکھا ہے کہ پچھلے چند مہینوں میں تمام صوبہ میں مختلف مقامات پر مزدور رہنماؤں کی گرفتاریاں کیں - آج بھی بہت سے مزدور رہنما صوبہ کی مختلف جیلوں میں قید کاٹ رہے ہیں - ہم نے یہ بھی سنا تھا کہ حکومت چاہتی ہے کہ صوبہ میں صنعتی امن قائم ہو اور حکومت کو اس امر کا اعتراف ہے کہ ابھی تک وہ قوانین قوم کے سامنے نہیں لا سکی - جس سے یہ صنعتی امن قائم ہو سکے اس لئے میں جناب والا آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ حکومت کون سے دن کی انتظار کر رہی ہے - جب کہ وہ لیبر قوانین کی نظرثانی کرے گی - اگر واقعی صوبہ کو آگے جانا ہے - اگر واقعی ملک کو آگے بڑھنا ہے تو اس کی ایک صورت ہے کہ ہم جلد سے جلد صوبہ میں صنعتی امن قائم کریں اور ہم یہ دیکھیں کہ ہم کس طرح بے چین مزدوروں کو مطمئن کر سکتے ہیں - اور ہم کس طرح بڑے بڑے کارخانہ داروں کی لوٹ کھسوٹ سے مزدوروں کو بچا سکتے ہیں - (ہیئر - ہیئر) میں امید کرتا ہوں کہ حکومت اس سیشن میں ایسے قوانین لائے گی - جس سے مزدوروں کی عام بہبودی اور مزدوروں کی عام بھلائی کا پہلو نکلتا ہو - اگر یہ نہ کیا گیا تو مجھے ڈر ہے کہ یہ چاہیں یا نہ چاہیں یہ پسند کریں یا نہ کریں - صوبہ بڑی تیزی کے ساتھ Communism کی طرف جا رہا ہے - اگر یہ صورت بالآخر پیدا ہو

گئی تو شاید ہی کسی کو فائدہ ہو بلکہ ہم عمومی طور پر اس چیز کے حامی ہیں کہ ہم یہاں ایسا نظام قائم کریں جس میں زیادہ محنت کرنے والا ۔ زیادہ دیانتدار آدمی اپنی محنت اور دیانت کا پورا حصہ وصول کر سکے ۔ تو مجھے ڈر ہے کہ Communistic نظام میں شاید یہ سہولتیں میسر نہ ہو سکیں ۔ اس کی صورت جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں Socialist Pattern کو اپنانا چاہئے ۔ اس سلسلے میں ہمیں ٹھوس اقدامات کرنے چاہیں اگر ہم نے یہ نہ کیا تو جس تیزی کے ساتھ مڈل کلاس صوبہ میں تباہ ہو رہی ہے ۔ جس تیزی سے مزدوروں میں بدامنی پھیل رہی ہے ۔ مجھے ڈر ہے ہم اس صوبہ کی خدمت کی بجائے اس صوبہ کے لئے زیادہ مشکلات پیدا نہ کر دیں ۔

میں ان گذ رشات کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ایک بار پھر حکومت سے اپیل کرتا ہوں جب بجٹ کے سلسلے میں حکومت اپنے افکار ایوان کے سامنے رکھے تو یہ چیز واضح کرے کہ کون سا نظریہ ہے جس کو لے کر قوم آگے بڑھنا چاہتی ہے ۔ اس نظریے کے فقدان نے ہمیں مایوسی سے ہمکنار کر دیا ہے ۔ میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

میاں محمد یاسین خان وٹو (منٹگمری ۔ م) ۔ جناب والا سالانہ میزانیہ میں صوبہ کے اقتصادی ماضی ، حال اور مستقبل تینوں کی جھلک دکھائی دے سکتی ہے ۔ اگر ہم میزانیہ کا بغور مطالعہ کریں تو یقینی طور پر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اس سال کا میزانیہ یقیناً ایک ذرخیز ذہن کی پیداوار ہے اور ایسے ذہن کی پیداوار ہے جس نے ماضی کے تجربہ سے استفادہ کیا ہے ۔ اور حال کو بہتر بنانے کی کوشش کی ہے اور ایک خوشگوار اور درخشندہ مستقبل کی

طرف رہنمائی کی ہے - وہ دماغ جو بھی ہے قابل ستائش ہے -

اب جناب والا بجٹ کے متعلق اپنی معروضات پیش کرنے سے پہلے میں دو اور باتوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ ہیں کہ بجٹ کا بغور مطالعہ کرنے سے دو چیزیں ہمارے سامنے واضح طور پر اس حیثیت سے آتی ہیں کہ وہ داد کی طالب ہیں اور حق‌دار ہیں - پہلی چیز یہ ہے کہ صوبہ کی اقتصادیات کے متعلق ایک وائٹ پیپر اس صورت میں جاری کیا گیا ہے جس سے ہم اس صوبہ کے تمام اقتصادی حالات کو سمجھ سکتے ہیں اور سمجھنے کے بعد رائے قائم کر سکتے ہیں - میں اس وائٹ پیپر کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ یہ چیز نیہ کا ایک مستقل feature ہونا چاہئے اور کئی ایسی چیزیں جو موجودہ وائٹ پیپر میں نہیں ہیں آئندہ وہ بھی شامل کی جائیں - اور ضلع اور تحصیل کے level تک اعداد و شمار فراہم کئے جائیں تاکہ ممبر کو بجٹ سمجھنے میں زیادہ آسانی ہو سکے-

جناب والا دوسری بات یہ ہے کہ جناب وزیر خزانہ نے اس بات کے متعلق اشارہ فرمایا ہے جو چیزیں بھی جو سکیمیں بھی اس بجٹ میں رکھی گئی ہیں وہ فنی لحاظ سے مکمل کی گئی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بے حد ضروری چیز ہے کیونکہ صرف بجٹ کے پیش کر دینے سے ملک کے اقتصادی مسائل حل نہیں ہو جائیں گے بلکہ صحیح چیز یہ ہے کہ جب بجٹ پیش کیا جائے تو جو بھی سکیم ہو اس کی تکمیل کے لئے بے‌انتہا کوشش کی جائے اور یہ دیکھا جائے کہ اس سال کے دوران وہ تمام سکیمیں مکمل ہو جائیں -

اب جناب اس بجٹ کے متعلق ایک بات جس کا دعویٰ کسی حد تک حقائق سے خالی نہیں وہ یہ ہے کہ یہ پس‌ماندہ علاقوں کا بجٹ ہے - اس چیز کی تائید میں facts and figures بھی ہمارا ساتھ

دیتی ہیں - بہاول پور ریجن کو اس سال ۳ کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ ملا ہے جبکہ سال رواں میں ۶۵ لاکھ روپیہ ملا - اسی طرح سے سابقہ صوبہ سرحد کو ۷ کروڑ ۹۸ لاکھ روپیہ ملا ہے جبکہ اس سے پہلے ۴ کروڑ ۶۶ لاکھ روپیہ ملا تھا - اس طریقے سے سندھ کو ۳۲ کروڑ ۴۵ لاکھ روپیہ ملا جبکہ اس سے پہلے سال رواں میں ۲۵ کروڑ روپیہ ملا تھا اور بلوچستان کو ۵ کڑوڑ ۷۰ لاکھ ملا جبکہ سال رواں میں ۵ کروڑ ۵۹ لاکھ روپیہ ملا تھا - اس بات کا جائزہ لینے کے بعد صورت معلوم ہوتی ہے کہ کئی پس ماندہ علاقوں کو واقعی جو کچھ اس سال دیا گیا تھا اس سے زیادہ اب دیا گیا ہے مجھے اپنے ملک کے ان تمام علاقوں سے جو پس ماندہ ہیں دلی طور پر پوری ہمدردی ہے کیونکہ وہ میرے اس ملک عظیم کا ایک حصہ ہیں اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جن کی یہ خواہش ہے کہ ہر پس ماندہ علاقہ صحیح طور پر ترقی کرے - یہ خوشی کی بات ہے باقی جو پس ماندہ علاقے ہیں انہیں کافی رقم دی گئی ہے لیکن جناب والا بلوچستان کے بارے میں عرض کروں گا کہ وہ ہمارے ملک کا یقینی طور پر مستقبل ہے آج باقی علاقے جو ہیں ان کی اراضیات کو آباد کیا جا چکا ہے یا فوری طور پر کیا جا رہا ہے - اس ملک کے مستقبل کے لئے جتنی اہمیت بلوچستان کی ہو سکتی ہے میں سمجھتا ہوں کسی ایک علاقے کی نہیں ہو سکتی - میل ہا میل اراضیات پڑی ہیں - یہاں کانیں موجود ہیں - یہاں آبادی بہت کم ہے - اگر ہم صحیح طور پر اس علاقے کو آباد کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ اگلے ۱۰۰ سال کے لئے ہمارے سامنے آبادی کے بڑھنے کا مسئلہ جو ہے یہ قطعاً ختم ہو جائے گا اور Family Planning کی ضرورت نہیں رہے گی - اس لئے ضرورت اس کی ہے کہ بلوچستان کی ترقی پر زور دیا جائے - اب کیوں زور نہیں دیا گیا اور رقم کیوں نہیں رکھی گئی وزراء سے اس کی وجہ پوچھی جائے تو معلوم ہوگا کہ سکیمیں تیار نہیں تھیں - یہ سکیمیں تیار نہ ہونے کے

مسئلے کو نافذ کرنے والوں نے کبھی اس ایوان کے سامنے رکھا ہے۔
میں اس ایوان کے سامنے عرض کر چکا ہوں کہ ہماری Planning
میں انقلاب کی ضرورت ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ہماری منصوبہ بندی
کرنے والے محکموں کے پاس تمام علاقوں کی سکیمیں اس طرح تیار ہوں
کہ جب ہم ان کے سامنے کوئی سکیم لے کر آئیں تو وہ فوراً بتلا
سکیں۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ہر ضلع کی طرف سے Planning
کے لئے ایک نمائندہ ہو جو لوگوں کی سکیمیں سنے اور ہم انہیں
سمجھائیں۔ معلوم نہیں اس پر غور ہوا یا نہیں۔ ہمارے بہت سے
دوستوں کو شکایات ہیں کہ ان کے علاقوں کی شکایات پر توجہ نہیں
دی جاتی۔ ایسی شکایات پر حکومت یہی جواب دیتی ہے کہ سکیمیں
تیار نہیں ہیں۔ میں کہوں گا کہ منصوبہ بندی کے expert اس
اسمبلی کے دوران یہاں بیٹھے رہیں۔ مختلف ارکان کی سکیموں کو
سنا کریں اور اس کے متعلق ریکارڈ رکھا کریں تاکہ جب ہم چلے
جائیں تو وہاں ہمارے علاقے میں ان کے افسران اور expert جائیں
اور دیکھیں کہ ہماری تکالیف کس حد تک ہیں اور پیش کردہ
سکیموں کو کس حد تک بروئے عمل لایا جا سکتا ہے۔ مجھے یا اس
ایوان کے کسی معزز رکن سے بد توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ قطعی
طور پر سکیموں کو مکمل کر کے یہاں بھیجیں۔ اس لئے ہمیں
چاہئے کہ ایسی صورت بنائیں کہ ہم انہیں schemes دیدیں
اور کچھ عرصہ بعد ہمیں بتلا دیا جائے کہ آیا یہ قابل عمل
ہیں یا نہیں۔ میں اس پر جناب وزیر خزانہ کی خصوصی توجہ دلاتا
ہوں اس وقت تک یہ ہماری شکایات ختم نہ ہونگی جب تک ہمیں یہ
نہیں معلوم ہوتا کہ ہمارے مقامی مسائل پر صحیح توجہ دی
گئی ہے۔ لوگوں کے مقامی مسائل کو ملک کے level پر
سونچا جائے

اب پسماندہ علاقوں کے متعلق عرض کروں گا ۔ چند علاقوں کے بارے میں تصور یہی کیا گیا ہے کہ وہ " پسماندہ " ہیں اور یہ تصور کیا گیا ہے چونکہ وہ سابقہ چھوٹے صوبے ہیں اس لئے انہیں چھوڑ دیا گیا ہے ۔ پنجاب اور لاہور کے کئی ایسے دیہات ہیں جو یقینی طور پر بہاولپور سے پسماندہ ہیں ۔ ہمیں ہر پسماندہ علاقے سے ہمدردی ہے میں اس پر سوچنے والوں سے عرض کروں گا کہ پسماندہ علاقہ بلوچستان بھی ہے دیکھنا یہ ہے کہ اس ملک کے کون کون سے علاقے پسماندہ ہیں ۔ اگر وہ منٹگمری کا علاقہ ہے تو کیا اس کو اس لئے نظر انداز کیا جاتا ہے کہ جس سابقہ صوبہ سے اس کا تعلق ہے وہ پسماندہ علاقہ نہیں بلکہ advanced علاقہ کہلاتا ہے؟ مری تحصیل دیال پور advanced نہیں ہے اور آپکی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ وہاں کی آبادی چار لاکھ ہے اور وہاں ایک بھی گورنمنٹ ہائی سکول نہیں ۔ وہاں ایک بھی گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نہیں ۔ آپ کہینگے کہ جناب ۔ وہاں تو گورنمنٹ کالج موجود ہے جو سارے صوبہ میں قابل تعریف ہے تو صرف اس سے وہ ترقی یافتہ ہو جاتا ہے ؟ پنجاب کی بعض اراضیات کی قیمت دس ہزار سے بھی کہیں زیادہ ہے لیکن ہماری تحصیل کی اراضی کی قیمت دو سو چار سو ہے حالانکہ اس ضلع کے خاصے بڑے علاقے ہیں یہ بھی ایک تحصیل ہے ۔ میں اس معزز ایوان کا وقت اپنے علاقائی مسائل پر خرچ نہیں کروں گا مگر یہی عرض کروں گا کہ ہمارے منصوبہ بندی کرنے والوں کے لئے یہ ایک لمحہ فکریہ ہے کہ وہ دیکھیں کہ اقتصادی ترقی کے لئے فوری طور پر کہاں کہاں ضرورت ہے ۔ وہ ان مسائل کو دیکھیں اور سوچیں ۔ اگر کوئی جگہ ہماری تحصیل سے زیادہ "backward" ہے تو

مجھے یہ مثال دینی ہو گی کہ اس کی ترقی کے لئے ہم اپنا زیور چھوڑ دیں اور آئینہ لے لیں - ہمیں یہاں اس طرح کام کرنا چاہئے کہ سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے دنیا کے باقی ممالک میں ممتاز ہوں اور ضرورت ہے کہ ہماری منصوبہ بندی کرنے والے احباب جانتے ہوں کہ کون سی تعمیرات کرنے سے ہمارے مسائل اوری طور پر حل ہو سکتے ہیں اور اس سے ملک اور اہل ملک کو فائدہ پہنچ سکتا ہے - اس سلسلے میں آپ کے پاس حقائق موجود ہونے چاہئیں -

جناب والا - میں سمجھتا ہوں کہ اگر یونٹ کے بارے میں عرض نہ کروں تو میں اپنے فرائض میں کوتاہی کروں گا - یونٹ کو ایک اصول کی طرح جانچنا ہے اگر اس اصول پر وحدت کا تصور پورا نہیں اترتا ہے تو میں اس کے خلاف ہوں اور اگر نہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اس کا حل نکالیں اور انشاءاللہ ہم نکال لیں گے - آج کی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ذرائع آمدورفت کس قدر ترقی کر گئے ہیں اور سائنس کس قدر آگے نکل چکی ہے - آج لوگ یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ اقوام متحدہ حکومت عالم کا محکمہ ہے - ہم جانتے ہیں کہ آج یورپ میں کئی ممالک ہیں جو اپنی اقتصادی بہتری کے لئے اکٹھے ہو گئے ہیں اس طرح ممکن ہے کسی دن وہ سیاسی طور پر بھی اکٹھے ہو جائیں - مشرق میں دیکھئے ملایا - فلپائنز اور انڈونیشیا ایک دوسرے کے قریب آنے کی کوشش کر رہے ہیں - یہ اس طرف اشارہ ہے کہ لوگ وحدت کی طرف آ رہے ہیں اور یہ عجب بات ہو گی کہ آج ہم پاکستانی جو دنیا میں مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ یہ سوچیں کہ وحدت کے بجائے اس سے دور ہو جائیں - برخلاف اس کے ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ سیاسی وحدت سے اقتصادی وحدت کیوں نہ

ہوگا۔ اس لئے کہ یہ پاکستان کے عظیم تر مفاد میں تھے اور یہ عوام کے عظیم تر مفاد میں ہے میں کہوں گا کہ بھائیو۔ جہاں اور لوگ جیسے بلوچستان کے لوگ اگر بیٹ پر پتھر باندھتے ہیں تو آپ دیکھیں گے کہ پنجاب کے لوگ بھی بھوکے ہیں اور اگر بلوچستان کے بچے سخت سردی اور گرمی میں اپنے جسم کو لباس بنایا ہوا ہے تو وہاں بھی تو وہی حال ہے۔ اگر سندھ کے مریض ہی کا خون تھوک رہے ہیں تو وہاں بھی تو یہی حال ہے۔ آئیے۔ سب کو اکٹھا کر کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں آپ اس کو سیاسی اختلافات سے بالا ہو کر سوچیں تو یہ ہمارے پاکستان کے مسائل ہیں اور اگر اس سے آگے جائیں تو انسانیت کا مسئلہ ہے (ناقابل تحسین) ان باتوں کو سوچنے کے بعد آپ میرے ساتھ متفق ہوں گے کہ وحدت مغربی پاکستان اصولی طور پر اور اقتصادی طور پر بے حد ضروری ہے۔

دوسرا مسئلہ ہے کہ آیا ہمارے دوستوں نے جو مطالبات اس اسمبلی کے معروض وجود میں آنے کے بعد قرار دادوں کے ذریعہ پیش کئے وہ وحدت کو توڑنے کے متعلق ہیں یا نہیں۔ میں اس کا قائل ہوں کہ ہر شخص کو انفرادی طور پر اپنے اپنے علاقہ کی بہتری اور ضروریات کو سوچنے کا حق ہے اور یہ ایک فطری خواہش ہے اس کو دبایا نہیں جا سکتا مگر جیسا میں نے عرض کیا مجموعی طور پر ان میں سارے ملک کی بہتری ہونی چاہیے خدا کے لئے یہ دیکھئے کہ آیا آپ کے مسائل یونٹ کی پیداوار ہیں۔

آٹھ سال ہو گئے ہیں ون یونٹ کو بنے ہوئے۔ کیا یہ مسائل ون یونٹ سے پہلے موجود نہیں تھے کیا صوبہ سرحد پسماندہ نہیں تھا جب ون یونٹ

یہ مسائل مغربی پاکستان کے وزراء میں لوٹے رہتے ہیں اگر مغربی پاکستان کے حکمران اور وزراء اور افسران اس بات میں ناکام رہے ہیں کہ وہ حل طلب مسائل کو حل کریں تو ہمیں حق پہنچتا ہے کہ ہم عوام کے نمائندوں کے ہم پوچھیں کہ کیوں دیر لگی ہے۔ لیکن ہم قطعاً تصور نہ کیا جائے کہ وحدت کو توڑنا چاہتے ہیں۔ اپنے مسائل ہمارے سامنے رکھنے اس نیت سے کہ ان کو حل کیا جائے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ سارا پاکستان ہمیں ایک سا عزیز ہے چاہے وہ سرحد ہو یا کراچی ہو یا سندھ ہو اس ملک کے ہر ذرے کو ہم اپنا سمجھتے ہیں۔ ایک صاحب نے فرمایا۔

وہ میری آنکھ کے نور ہیں۔ وہ میرے دل کے قرار ہیں۔ وہ انسان ہیں۔ وہ پاکستانی ہیں۔ وہ بلوچ ہوں یا پٹھان۔ وہ سندھی ہوں یا پنجابی وہ میری آنکھ کے نور ہیں وہ میرے دل کے قرار ہیں (نعرہ ہائے تحسین)۔

آپ جناب والا۔ ایک اور بات ہے جو عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وہ بنیادی جمہوریت کے متعلق ہے۔ اس کے متعلق بہت تنقید کی گئی ہے اور اسے بہت برا بھی کہا گیا ہے۔ لیکن اب اس کی مخالفت کسی حد تک کم ہو رہی ہے۔ میں بے حد اس کے حق میں ہوں۔ اس نے دیہات کے عوام میں وہ انقلاب پیدا کر دیا ہے جس کے بعد وہ آپ کو مجبور کر دیں گے کہ آپ ان کے حقوق دیں۔

اور کچھ ایسی چیزیں ہیں جو میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ پانی کی تقسیم نے کھاد کی تقسیم کا طریق کار بدل دیا ہے۔ اور یہ کام ہوا ہے کوئلوں کے لئے کھاد اس لئے لیا ہے کہ اس سے دونوں کھیتوں کو جو تکلیف ہو گی اس

کے علاوہ پانچ ہزار کا سرمایہ ضائع چلا جائے گا ۔ کیوں نہ ہم ایسا طریق کار اختیار کریں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ منافع سے فائدہ اُٹھائیں بجائے اس کے کہ چند آدمی زیادہ دولت مند ہو جائیں ۔

ایک اور ضروری بات پانی اور بجلی کے محکمہ کے متعلق ہے ۔ بجلی کے محکمہ کو یہ بات مد نظر رکھنی چاہئیے کہ جن علاقوں میں نہروں کا پانی بالکل نہیں ہے سب سے پہلے وہاں بجلی دی جائے تاکہ ٹیوب ویل وغیرہ کی سہولت میسر آ سکے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ جہاں شمس ماہی نہریں ہیں وہاں بجلی مہیا کی جائے ۔ یہ بے حد ضروری بات ہے ۔ خاص طور پر ایسے علاقوں کو فوری طور پر بجلی ملنی چاہئیے مثلاً دیپالپور او اس قسم کے دوسرے علاقوں میں جن کی نہروں کے ہیڈورکس ہندوستان میں ہیں ۔ اسی طرح بہاولپور میں بھی ۔ تا کہ جب بیجائی کے وقت یا پکائی کے وقت ہندوستان ان کے پانی کا گلاگھونٹ لیتا ہے تو ایسی صورت حال کا تدارک ہو سکے ۔ ایسے مسائل پر خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے ۔ پانی کے بارے میں بالخصوص ان نہروں والے علاقوں میں جن کے ہیڈ ورکس ہندوستان میں ہیں نہروں کو متبادل links میں سے بیجائی کے وقت پانی دیا جائے کیوں کہ ایک کارخانہ ایک دن کے لئے اگر بند رہے تو ایک دن کا نقصان ہوتا ہے لیکن بیجائی کے وقت ایک دن پانی بند ہو جائے تو ایک سال کا نقصان ہو جاتا ہے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ کی تقریر کا وقت ختم ہو گیا ۔

مسٹر نصراللہ خاں خٹک (پشاور ۔ ۳) ۔ جناب والا ۔ ویسے تو مجھے یقین ہے کہ ہماری تقریروں سے کچھ نہیں بنے گا لیکن اس معزز ایوان کے ممبران کی تقریروں کے لئے بے تابی دیکھ کر میں بھی آمادہ ہوا کہ میں بھی بولوں ۔

سب سے پہلے میں مبارکباد پیش کرتا ہوں جیسا کہ اسمبلی

میں روایت ہے لیکن فرق یہ ہے کہ میں فنانس منسٹر کا شکریہ ادا نہیں کرتا میں اس عملہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس نے ایسا شاندار بجٹ تیار کیا ہے کہ کوئی معزز ممبر اس کا مفہوم ہی نہیں سمجھ سکا (قہقہہ) یہ ایسے طریقے سے پیش کیا گیا ہے کہ جس طرح شعبدہ باز تاش کے پتوں کے ساتھ ہاتھ کی صفائی دکھاتا ہے ۔ سابقہ سرحد کو تو کہا جاتا ہے کہ دو بادشاہ تمہارے ہیں ۔ سندھ کو کہا جاتا ہے تین بادشاہ تمہارے ہیں ۔ پنجاب کو کہا جاتا ہے کہ تم غم نہ کرو ۔ تمہیں تین یکے دیں گے ۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ جب ون یونٹ کو بنایا ہے اور متحد ہو گئے تو پھر ایسی چیزوں سے ہمیں کیوں خوش کیا جائے ۔ ہمارے وزراء یا سیکریٹری یہ ہتھیار کیوں استعمال کرتے ہیں کہ تمہارے صوبہ سرحد کے لئے بہت کچھ ہو رہا ہے ۔ اس سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ انہوں نے دل سے ابھی تک یہ خیال ون یونٹ کا تسلیم نہیں کیا اور ون یونٹ پر خود ان کا عقیدہ نہیں ہے ۔ ورنہ جہاں تک سندھ اور فرنٹیر اور بلوچستان کا تعلق ہے ان کو زبردستی کسی نے ون یونٹ میں نہیں لیا وہ ون یونٹ میں خود شامل ہوئے ہیں ۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ فرنٹیر کے تمام نمائندے گورنمنٹ بنچوں پر ہیں مجھے اس کی خوشی ہے ۔ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ اگر ہم مطالبات کرتے ہیں تو پنجاب کے بھائی کہتے ہیں کہ تم پاکستان کے مخالف ہو اس کی بہترین دلیل یہ ہے کہ ریفرنڈم کے وقت وہاں پنجاب کے بھائیوں نے پاکستان کے حق میں ووٹ نہیں دیا تھا ۔ ہم نے خود ووٹ دیا تھا ۔ ہم زیادہ اچھے پاکستانی ہیں ۔ ہم نے کشمیر میں ثابت کر کے دکھا دیا ہے کہ ہم پاکستان کے ایک ایک چپے پر جان دینے کے لئے تیار ہیں ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ہم یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ ون یونٹ کی مخالفت پنجاب کے بھائی خود کر رہے ہیں کیوں کہ کبھی ادھر سے کبھی ادھر سے ون یونٹ کا تذکرہ پنجاب کے بھائی شروع کر دیتے ہیں کہ سرحد اور سندھ نے ون یونٹ قبول نہیں کیا ۔ ہم صرف مطالبات پیش کرتے ہیں اور یہ

حقیقت ہے کہ جہاں تک ہمارے ان مطالبات کا تعلق ہے جن کے بارے میں ون یونٹ بناتے وقت ہم سے وعدے کئے گئے تھے تو وہ ہم لیں گے اور لے کر رہیں گے۔ یہ ہمارا حق ہے اور اگر وہ حق لینے یا مانگنے کی وجہ سے ہمیں غدار تصور کریں تو یہ اپنے گریبان میں بھی جھانک کر دیکھیں۔ ہمارے اپنے ضمیر میں فرق ہوگا۔ ہم پاکستانی ہیں اور پاکستان کے وفادار ہیں۔ اس کے علاوہ مسٹر سپیکر، ابھی میرے دوست منصب علی خان نے کہا کہ جو ون یونٹ کی مخالفت کرے گا ہم اس کے منہ پر تھوکیں گے۔ یہاں کوئی ون یونٹ کی مخالفت نہیں کرتا لیکن باوجود اس کے ہم مخالفت نہیں کرتے پھر بھی یہ اشارہ ہماری ہی طرف تھا۔ اس قسم کی بات ہمیں ناگوار گزرتی ہے۔ (شیم۔ شیم) ہمیں کہتے ہیں کہ تم ون یونٹ کی مخالفت کرتے ہو حالانکہ ہم نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ تمہارے منہ پر تھپڑ ماریں گے۔ میں اس کی مذمت کرتا ہوں۔ اور اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

جہاں تک بجٹ کا تعلق ہے بجٹ بناتے وقت صوبہ کے مختلف علاقوں کے لئے جو رقم مختص کی جاتی ہے اس میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ کس علاقہ کی آبادی کتنی ہے اور اس کے مطابق رقم مختص کی جاتی ہے۔ اس میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کون سا علاقہ پسماندہ ہے اور کون سا نہیں۔ اس کے مدنظر ہی ہمارے علاقوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اور گیمبل پور بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی نے اعتراض نہیں کیا اور نہ کوئی تجویز پیش ہوئی ہے کہ ان کو ترقی دی جائے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مختص بات کے لئے ان کے دل میں کوئی یہ کھوٹ ضرور ہے اور وہ ون یونٹ کو نہیں مانتے۔

اس کے بعد میں اپنے علاقہ کے مطالبات پیش کروں گا۔ اس ضمن میں گندھارا انڈسٹری کا ذکر کیا گیا ہے۔ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ

عرض کروں کہ یہ بات بھی اس چیز کی دلیل ہے کہ ون یونٹ کو تسلیم نہیں کیا گیا ۔ کسی دوسری انڈسٹری کی طرح گندھارا انڈسٹری بھی ہے ۔ جو ۵۰ لاکھ روپیہ سے شروع ہوئی ہے ۔ اس پر مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں میں اعتراضات کئے جا رہے ہیں ۔ کیا ملک میں دوسری انڈسٹریز کام نہیں کر رہی ہیں ۔ حبیب اللہ خان نے کیا دھوکا کیا ہے ۔ یہاں تو اس بات پر اکسایا گیا ہے اور آمادہ کیا گیا ہے ۔ کہ ہم ون یونٹ کو نہ مانیں لیکن ہم کبھی آمادہ نہیں ہوں گے ۔ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اپنے علاقہ کے عوام کے حالات اس ایوان میں پیش کروں جن کو پنجاب والے نہیں جانتے ۔ تحصیل نوشہرہ میں ایک مزدور طبقہ ہے ۔ یہ لوگ پاکستان کی نہروں ۔ رائفنوں links اور ہیڈ ورکس کے معمار ہیں ۔ ان کے اپنے ہاں بھی نہر ہے ۔ سڑک ہے ۔ عمارتیں ہیں لیکن ان میں ترقی کے کوئی آثار نہیں ۔ شاید اس علاقہ کو پاکستان کا حصہ شمار ہی نہیں کیا جاتا ۔ اس لئے ہم کسی قسم کے مطالبات سے ڈر رہے ہیں ۔ پنجاب کے بھائی ون یونٹ کی مخالفت کر رہے ہیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم کچھ مانگ لیں ۔

جناب والا ۔ میری تحصیل نظام پور میں ۴۰ ہزار ایکڑ اراضی ہے نہ اس کے لئے آبپاشی کا کوئی انتظام ہے نہ کوئی سکیم ہے ۔ پچھلے سیشن میں بھی میں نے مطالبہ کیا تھا اور جواب میں یہ کہا گیا تھا کہ ہم نے سروے کرائی ہے ۔ چونکہ اس میں ۲۵۰ فٹ کی لفٹ ہے اس لئے unproductive سمجھکر اس idea کو drop کر دیا گیا ۔ اگر ہم زرعی لحاظ سے یہ دیکھیں کہ کل کتنی productive یا unproductive سکیمیں ہیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ۵۵ میں سے صرف ۳۸ productive ہیں ۔ نظام پور کی سکیم میں ۲۵۰ فٹ کی لفٹ involve ہوتی ہے ۔ اس تحصیل میں تین چار خطے ایسے ہیں جو آرٹلری والوں نے لے لئے ہیں اور لوگ آبپاشی نہیں کر سکتے ۔ خویشگی میں ۴۰ ۔ روپیہ فی ایکڑ آبیانہ لگایا گیا ہے اگر آپ غور سے دیکھیں تو

کسی بھی علاقہ میں اتنا آبیانہ نہیں لگا ۔ کیا یہ ان لوگوں کو اس بات کی سزا دی گئی ہے کہ تم ون یونٹ کو کیوں چاہتے ہو ۔

ملک زمان خان پشتو (پشاور ایجنسی ۱) جناب سپیکر صاحب مجھے بولنے کا موقعہ دیا جاوے میں نے بھی اپنے علاقہ کے قبائل کے متعلق اس معزز ہاؤس کے سامنے کچھ عرض کرنا ہے ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ اب تشریف رکھیں آپ کو موقعہ دیا جائے گا ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ جناب والا ۔ میرے ایک جملہ سے معزز ممبر کو کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے ۔ میں نے صرف یہ کہا تھا کہ اگر کوئی آدمی یہ کہے کہ میں ون یونٹ کو توڑ دوں گا تو ہم اس کا منہ توڑ دیں گے ۔ میں نے کسی کا نام نہیں لیا تھا بلکہ میرا مقصد یہ تھا کہ ہم دلائل سے حقائق سے یہ ثابت کریں گے کہ ون یونٹ مفید ہے اگر میرے جملہ کی وجہ سے انہیں کوئی تکلیف پہنچی ہو تو اس کے لئے میں معذرت چاہتا ہوں یہ غلط ہے کہ ہم ون یونٹ نہیں چاہتے یہ محض معزز ممبر کو غلط فہمی ہوئی ہے ۔

Mr. Najm-ud-Din Valika (Karachi-V) : Sir, on going through the budget you will find that it is a good attempt on the part of the Govenment to rationalise the development of the country as a whole and I hope, wish and pray that God Almighty showers His favours on the Government so that all the good schemes can be easily and conveniently implemented,. But, Sir, through you I would draw the attention of the Finance Minister, not the present Finance Minister, but the Finance Minister, Mr. Abdul Wahid Khan, who presented this budget before this august House. I would draw his attention to page 14, line 5 of the budget speech, wherein he has made a very very bold statement and I think it contravenes the direct Iman of every Musalman of this country. He very nearly stated that a growing sense of fatalism had robbed the people of the knowledge of destiny.

What is that knowledge ? I appeal to everybody to read the sentence very very carefully. The Finance Minister says :—

> "a growing sense of fatalism had robbed them of the knowledge that it is in their power to determine their future."

If the Finance Minister can prove the statement from any Hadis or any injunction contained in the Holy Qur'an, I would bow down before him. I am sorry to say that such statements lead Pakistanis to materialism with which we are suffering today, and the result is nothing but chaos, discontentment and confusion prevailing in the country. I shall beg of him to please note this and explain when an opportunity is given to him so that my doubt and the doubts of the people and everybody here can be eliminated.

Now, Sir, another important thing to which I would draw his attention is about the tone of administration. The Minister has said clearly that the tone of administration has improved and I am here to challenge the statement and would say that the administration is deteriorating every day. Today there is a wide gulf between the ruler and the ruled, between the oppressed and the people who are in power. Today the oppressed people—and I would say majority of the people—are not in a position to know as to where they stand or where should they go to give their complaints because there is nobody to entertain the complaints of the oppressed. It is a fact and everybody would agree with me when I say, that if you go to the Government officials, they are just like rulers, they are like Nawabs, they are like kings. They simply exist on files and they continue the files because their existence is linked with thefiles and today what do we find, by way of achievement of the people in power. I would enumerate their achievements : —

(1) Achievement of the Government—increase, tremendous increase in administration expenses not in conformity with the increase in the national income of an individual.

(2) Increase in the number of crimes, like adultry, kidnapping, murder, theft, dacoity.

(3) Increase in the number of Government servants, though the country today is not in a position to pay heavy administration expenses.

(4) The aggravated dis-contentment and confusion created today in the country because of various reasons and finally

(5) The achievement of the Government can be described in schemes, and blue-prints and nothing beyond those Schemes and Blue-prints. People are here to know what advantages or benefits they get in return for the taxes paid by them. I am sorry to say that the people who voted for Pakisan, people who had blind faith in the leadership of Quaid-e-Azam, today are frustrated. Why?—Because soon after the creation of Pakistan and after the death of leaders who were respected by the people, there was nothing like an object before the people of Pakistan and today we find discontentment, confusion, struggle for power and struggle for amassing wealth without caring for the moral values of life. I appeal to them that for God's sake you belong to this country and this is your country. In this context I would quote what Daniel Webster said and that should be copied by every Pakistani :

> "Let our object be our country, our whole country and nothing but our country."

Sir, by the blessings of God may this country of Pakistan become a vast and splendid monument not of oppression or tyranny but of wisdom, of peace and of liberty from which the world may take inspiration for ever. If this object is kept in view by the people of this country I am sure most of the evils which we have developed and inherited would evaporate.

I would give you some interesting figures of the Budget if you look at page 202 of the White Paper. It is something very interesting and I am sure Press Reporters would take it down immediately. Now those people who made the refugees in this part of the land to vote for Pakistan in the name of religion in order to unify languages, customs, practices and conventions

are the very people who are in power. I would appeal to them to please cast their eyes on page 202 item No. 23—so good enough, so generous and so lion-hearted that with motherly love they have given a grant of five hundred rupees for Anjuman-e-Tarraqui-e-Urdu at Karachi. For the development of Urdu in Karachi they have given five hundred rupees. You have been really so generous as to give a grant of five hundred rupees to Anjuman-e-Tarraqui-e-Urdu when you have said time and again that Urdu is one of the national languages of the country.

At the same time, Sir, I appeal to you to read Item No. 11 at page 202 wherein the present Finance Minister including his advisers were kind and intelligent enough to give a grant of nine hundred rupees to Young Women's Christian Association, Lahore They have given a grant of nine hundred rupees to a non-Muslim Association whereas for the propagation of a national cause like the Urdu language they have given five hundred rupees. Now, I would ask you : are you just and are you fair in your dealings with the people belonging to different regions. You want to propagate your own materialistic ideology to suit your own purpose. I ask you and any of the Ministers who has the courage to explain these things and I hope the Minister would make a statement that there has been a misprint or that he was never informed about these things.

On the same page (202) if you refer to item No. 17—Grant-in-aid to All Pakistan Women's Association—you will find that fifty thousand rupees have been given to that Association.

On page 204, under item No. 51—Additional grant to All Pakistan Women's Association—a sum of twenty thousand rupees has been given. Item 30—Grant to Pakistan Art Council, fifty thousand rupees for the revival of what ? God knows what. I hope it would not revive anything immoral.

Under item No. 36, page 203, an amount of ten lakhs of rupees has been given for the promotion of sports and games. I ask the Minister to explain : will this amount go to a particular school, a particular college, a particular University, a particular

region or a particular association. After all where will this amount of ten lakhs go. Certainly I feel like asking this question when you have given only five hundred rupees to Anjuman-e-Tarraqui-e-Urdu.

As for as law and order is concerned I am in constrained state that the Government should try to improve the situation. Let us take the sectarian trouble for instance. I would say that it cannot bring credit to the Government. People in the world have been given liberty by God to follow their own religion. In the Holy Quran there is no compulsion in religion. All the Muslims of the Indian sub-continent, before partition, fought for one ideology —the ideology of Pakistan—because they were told by Quaid-e-Azam that Islam means submission to the will of God and because all Muslims believe in one Quran and one Prophet they should not fight amongst themselves. Today we find that when a particular sect wanted to celebrate a particular occasion in the way which suited them the Government never came to intervene and the result was that hundreds of men have been killed or butchered and hundreds of women have become widows. And the surprising factor is that instead of appointing a High Court Judge or a retired High Court Judge, who would have been impartial, a man from the Executive has been appointed to enquire into the causes of these clashes. I appeal, is it just and fair ? Would it infuse confidence among the people. I appeal to the Government to see that such incidents do not occur in the country and all Muslims irrespective of cast, irrespective of sect and irrespective of belief live harmoniously, sit together, think together and work together for the betterment, progress and prosperity of Pakistan.

Now Sir, something about the place to which I belong, because every Member in this House has said something about the district to which he belongs. Therefore I have also to submit something about Karachi. I think it would not be fair on my part to do so but I find that a tradition has been created in this august House that every individual has been fighting for the cause of his town and the district to which he belongs. I do not exempt myself from availing that opportunity and therefore I may tell you something about Karachi.

In Karachi there is a polytechnic—Jinnah Polytechnic Institute. Its case was recommended by the Director of Education and I am sure the Minister for Education knows that it was recommended that two lakhs should be given to the Institute. Uptil now nothing has been done. This Institute had been built up voluntarily. It does not get any special aid or grant from the Government. Therefore, I feel that the Minister of Education should look into it and see that this Institution gets some substantial help.

The other thing Sir is about the Kalri Lake. I have been informed that people in the surrounding areas there are facing many difficulties. Their difficulties have been increased and their land has been damaged by salinity and waterlogging. It would, therefore, be in the interest of the country that something is done to relieve them of the difficulties so that they may not have any occasion to complain against the Government.

Now Sir, when we talk of Karachi we talk of KDA also because that is also a super-body in Karachi. You go to any corner of the building of the KDA and you will find corruption. You go even to a chaprasi, you go to highest, you go to lowest, you go to the middleman, you will find that KDA exists on corruption and favouritism. I would, therefore, appeal to the Minister-in-charge to look into the affairs of the KDA, and see that proper representation on the body is given, so that people's representatives can go into the details and study all the cases, which are referred to the KDA, because it is people's money, it is my money, it is your money, it is the tax-payer's money, which is given to the KDA. I would, therefore, appeal to the Minister to look into the affairs of the KDA, so that the grievances of the people of Karachi are eliminated.

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh): Sir I beg to move—

> That the time for presentation of the Reports of the Standing Committee on Law and Parliamentary affairs on the West Pakistan National Language Bill, 1963. (Bill No. 12 of 1963) and the West Pakistan Muslim Personal Law Shariat (Amendment) Bill, 1963, (Bill No. 1 of 1963,) be extended up to the 15th of December 1963, and 15th June 1964, respectively.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the time for presentation of the Reports of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan National Language Bill, 1963, (Bill No. 12 of 1963,) and the West Pakistan Muslim Personal Law Shariat (Amendment) Bill, 1963, (Bill No. 1 of 1963,) be extended up to the 15th of December 1963, and 15th June 1964, respectively.

(The motion was carried).

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh) : Sir I beg to move—

That the time for the presentation of the Report of the Select Committee appointed by the Assembly on the West Pakistan Islamic University Bill, 1962, Bill No. 15 of 1962, be extended up to 27th of August 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the time for the presentation of the Report of the Select Committee appointed by the Assembly on the West Pakistan Islamic University Bill, 1962, Bill No. 15 of 1962, be extended up to 27th August 1963.

(The motion was carried).

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh) : Sir I beg to move—

That the time for presentation of the Report of the Standing Committee on Education and Health on Sir Syed University at Multan Bill, 1963, Bill No. 19 of 1963, and the Unani, Ayurvedic and Homeopathic Practitioners' Bill, 1962, Bill No. 14 of 1962, be extended to the 10th July 1963, and 15th December 1963, respectively.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the time for presentation of the Report of the Standing Committee on Education and Health on Sir Syed University at Multan Bill 1963, Bill No. 91 of 1963, and the Unani, Ayurvedic and Homeopathic Practitioners' Bill, 1962, Bill No. 14 of 1962, be extended to the 10th July 1963 and 15th December 1963, respectively.

(The motion was carried).

Mr. Senior Deputy Speaker : The House now stands adjourned till 5-00 p.m. today.

The Assembly met again at 5.30 p.m. Mr. Senior Deputy Speaker, in the Chair.

ANNOUNCEMENT

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh) I want to make an announcement with your permission Sir.

Sir, Government had sent the Inspection Team to Khairpur to make an interim and speedy report, and on that I am going to make an announcement.

The Report of the Governor's Inspection Team, deputed to hold an enquiry into the rioting, which took place in village Thehri, District Khairpur, on 3rd June 1963 has been received and considered by the Government. As a result, the District Magistrate and the Superintendent of Police, Khairpur, have been ordered to proceed on leave, and the Additional District Magistrate has been transferred.

Departmental action under the Efficiency and Discipline Rules, 1960, is being taken against the Commissioner, Khairpur Division, for absenting himself from the headquarters without permission, and against the Deputy Commissioner, Superintendent of Police, Additional District Magistrate, Deputy Superintendent of Police and Station House Officer for failure to take effective action to deal with the situation.

As the riot cases, which are under investigation, will soon come to the law court, Government are anxious not to pre-judge the extent of individual or collective responsibility at this stage Nevertheless, the Report of the Inspection Team leaves little doubt in Government's mind that the failure of the local administration to meet the situation had been as grave as the failure of the two principal groups involved in the clash to fulfill their assurances of peaceful conduct given to the District Magistrate.

This announcement has also gone to the press, and for your information I have read it.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۱) - جناب والا - جناب وزیر صاحب کے اس بیان کے بعد میں نہیں سمجھتا - کہ میں اس موضوع پر اس امر کے لئے خوشی کا اظہار کروں - کیونکہ میں نے جن خدشات کا اظہار اس ایوان میں آج سے پانچ دن پیشتر کیا تھا - وہ پورے ہوگئے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ کوئی خوشی کا مقام نہیں ہے - کہ ہماری حکومت اپنے افسران کو معطل کرنے پر مجبور ہوئی ہے - یعنی اس حد تک ہماری ایڈمنسٹریشن خراب ہو چکی ہے لیکن اسکے ساتھ میں اس

موقع سے فائدہ اُٹھانا چاہتا ہوں - کیونکہ چند دنوں کے بعد مختلف مقامات پر چہلم کے جلوس نکلنے والے ہیں - میں آپکی وساطت سے اس ایوان میں آج تمام مغربی پاکستان کے بسنے والے اپنے بھائیوں سے درخواست کرنا چاہتا ہوں اور نہایت دردمندانہ طور پر درخواست کرنا چاہتا ہوں - کہ وہ مہربانی فرما کر اپنے جذبات پر قابو رکھیں - ہمیں افسوس ہے - اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی افسوس کا اظہار کیا تھا - کہ جو ان فسادات میں فوت ہوئے ہیں - اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے - اور جنہیں اور نقصانات پہنچے ہیں - ہمیں ان سے بھی ہمدردی ہے - اور آئندہ کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے - اس ملک کی بقاء اس ملک کی سالمیت اور استحکام کے لئے ضروری ہے - کہ ہم سب آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں - اور ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کریں - اور رواداری کو اپنا شعار بنائیں - ورنہ یہ ملک چل نہیں سکتا - ایک دوسرے کا گلا کاٹنے سے اس ملک کو اب بھی نقصان پہنچ رہا ہے - آئندہ بھی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے - اگر ہم نے اس ملک کو توانا اور مضبوط رکھنا ہے - اور اس کو باقی رکھنا ہے - تو لازمی ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ بھائی بھائی بن کر رہیں - اگر ہم نے اس ملک کی وحدت کو برقرار رکھنا ہے - تو ضروری ہے - کہ ہم ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کریں - اور اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی عرض کروں گا - کہ میرے دوست جو سامنے بیٹھے ہوئے ہیں - وہ اپنے افسران کو ہدایت کریں - کیونکہ یہ اچھا شگون نہیں ہے - یہ کوئی اچھی صورت معلوم نہیں ہوتی - کہ یہ حکومت مجبور ہو جائے - کہ اپنے افسران کے خلاف ایسا قدم اُٹھائے - بہتر ہے - کہ وہ انکو ہدایت کریں - کہ جب کبھی اور جہاں کہیں بھی کوئی ایسی صورت حال پیدا ہو جائے - تو اسے بہتر بنانے کی پوری پوری کوشش کریں - نہ صرف میں ذاتی طور پر بلکہ اپنے دوستوں کے علاوہ میرا خیال ہے کہ میرے سامنے بیٹھے ہوئے دوست بھی میرے

ساتھ متفق ہونگے - کہ وہ امن اور آشتی کو اپنا شعار بنائیں - اور کسی جگہ بھی فساد رونما نہ ہونے دیا جائے - ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں -

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh) : Just one minute Sir. I had no intention to speak but before my friend speaks I would like to say a few words.....

میں اس حد تک تو خواجہ صاحب سے اتفاق کرتا ہوں - مذہبی امورات پر مسلمان مسلمان کے خون کا پیاسا ہو - یہ باعث ندامت ہے لیکن یہ صرف حکومت کے لئے نہیں حزب اقتدار کے لئے نہیں بلکہ حذب اختلاف کے لئے بھی اتنا ہی باعث شرم ہے - جتنا کہ سارے ملک کے لئے - میں عرض کروں گا - کہ ہم پبلک ورکز کو چاہئے - کہ ہم جب سٹیج پر تقریریں کریں - تو زیادہ سے زیادہ Restraint سے کام لیں - اور ہم اشتعال نہ دلائیں - مثلاً اس ایوان میں کہا گیا ہے - کہ یہ سب کچھ افسروں کی سازش سے ہوا ہے - یہ ایک غلط بات تھی - اور ایک ایسی بات تھی - جو نہ کہنا چاہئے تھی - میں آپ کو یقین دلاتا ہوں - کہ جب تک یہ حکومت برسر اقتدار ہے- roiters کو ایسے قانون شکنی کرنے والوں کو نہایت سختی کے ساتھ دبایا جائے گا - اور اس ملک میں بہتر کام اور بہتر امن قائم رکھنے کی کوشش کی جائے گی - کیونکہ اس میں بسنے والوں کے جان و مال کی حفاظت کرنا اس حکومت کا فرض ہے - چنانچہ ہمیں جونہی ٹہری سے یہ خبر آئی - (خواجہ صاحب کے کہنے پر نہیں بلکہ حکومت نے خود ہی اسکا ہر اقدام کیا ہے) تو جب تک ہمیں اطلاع نہیں ملی تھی - ہم خاموش رہے - اور خبر آ ' پر ہم نے فوراً ایکشن لیا اور انشاء اللہ ہمیشہ ہی ایسا کرتے رہینگے -

DISCUSS ON ON THE BUDGET (GENERAL), 1963-64 AS A WHOLE (*Continued*)

Mr. Senior Deputy Speaker : Now the House will continue with the discussion on the West Pakistan Budget (General), 1963-64 as a whole. Syed Haziq Ali Shah.

سید حاذق علی شاہ (کوہاٹ - ۱)- جناب سپیکر - میرے خیال میں موجودہ بجٹ گذشتہ سال کے بجٹ سے قدرے بہتر ہے - اور اس کی بہتری کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے - کہ گذشتہ سات سال میں یعنی جب سے کہ یونٹ بنا ہے - یہ پہلا سال ہے - کہ اس بجٹ میں پسماندہ علاقوں کے لئے بھی جس میں سابق صوبہ سرحد بھی شامل ہے - کچھ رقم مخصوص کی گئی ہے - تاکہ ترقی کر سکیں - اس لئے میں وزیر خزانہ اور ان کے مشیروں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں - آپ کو یاد ہو گا - کہ جس وقت یونٹ کا مسئلہ زیر تشکیل تھا - تو اس وقت چھوٹے صوبے کے لوگوں کے ساتھ کچھ وعدے وعید کئے گئے تھے - اور وعدوں میں سے ایک سنہری وعدہ یہ بھی کیا گیا تھا - کہ اگر سابق صوبہ سرحد یونٹ کی صورت میں شامل ہو جائے - تو اس کو سابق پنجاب کے صوبے سے جو کہ ہر لحاظ سے ایک فاضل صوبہ تھا - مالی امداد ملیگی - اور اس وقت تک ملتی رہے گی - جب تک کہ وہ سابق پنجاب کے برابر ہو نہ جائے -

اس کے علاوہ ایک اور وعدہ بھی کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ حکومت میں اور ملازمتوں میں سابق صوبہ سرحد کو ترجیحی تناسب ملے گا - اور اس میں ۴۰ اور ۶۰ کا ایک فارمولا دیا گیا جس کا ایک پہلو اب کانسٹی ٹیوشن میں بھی شامل ہو چکا ہے - اب دیکھنا یہ ہے کہ اب تک اور وعدوں کے علاوہ ان وعدوں پر کس قدر عمل ہوا ہے - میں یہ بات واضح کر

دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے اس احتساب اور جانچ پڑتال سے یہ مقصد نہیں ہے کہ میں یا ہمارے علاقے کے لوگ ون یونٹ کے خلاف ہیں - ہم تو ملک کی سالمیت اور استحکام کی خاطر ہر قیمت پر ون یونٹ قائم اور دائم دیکھنا چاہتے ہیں - اس کے دوام کے لئے ہم نے اور ہمارے لوگوں نے بڑی سخت قربانیاں دی ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ آخر یہ لوگ کس حد تک قربانیاں دیں ؟ - کیوں کہ ان کو یہ شکایت ہے کہ ان کے ساتھ برادرانہ اور مشفقانہ سلوک جس کے وہ حقدار تھے نہیں ہوا - چنانچہ اس موقع کو غنیمت سمجھ کر لوگوں نے وحدت کے پہلے اور وحدت کے بعد کا تجزیہ کرنا چاہا - کہا گیا کہ سابق صوبہ سرحد کے لوگوں کو وحدت کے پہلے یہ مراعات تھیں :- اسکول کی تعلیم کسی حد تک مفت تھی بجلی وہاں ارزاں نرخوں پر ملتی تھی اور زراعت پیشہ لوگوں کے لئے وہاں اس میں سہولتیں تھیں - مالیہ اور آبیانہ کم تھا وحدت کے بعد مغربی پاکستان کو یکسانیت کے پیش نظر کئی ایک ٹیکس لگا دیئے گئے جس کی ایک تازہ مثال یہ ہے کہ اب ۱۰ پرسنٹ مالیہ میں اضافہ کیا گیا ہے اور پھر انصاف وہاں سستا اور گھروں کے قریب ملتا تھا لیکن اب حالات کیا ہیں اس کا تجزیہ میں ان ممبروں پر چھوڑتا ہوں جو وہاں کے حالات سے واقف ہیں اس کے علاوہ جہاں تک صوبہ سرحد میں سروسز کا تعلق ہے میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ بہت صاف اور ستھری تھیں مگر اب لاہور کی ہوا وہاں پہونچ گئی ہے اور وہاں حالات وہ نہیں رہے جو پہلے تھے بڑی گڑبڑ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں کے سینیئر افسر جو تھے ان کو وہاں سے تبدیل کر دیا گیا ہے اور مختلف جگہوں پر انہیں لگا دیا گیا ہے اور بعض کے برخلاف یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ تماشائی ہیں - آپ لوگ جانتے ہیں

کہ ایک پٹھان جو خود دار ہوتا ہے تو وہ کبھی پختونستانی نہیں ہو سکتا اگر کسی کو لفظ " پٹھان " سے تعلق نہیں ہے یا اسے ناپسند ہے تو اس کا علاج نہیں ہے - وہاں رشوت ستانی کنبہ پروری اور دیگر قسم کی چیزیں رونما ہو کر ترقی پذیر ہو رہی ہیں - اور یہ ہمیں کہنے کا موقع ملتا ہے کہ بجائے اقتصادی ترقی دلانے کے ہم کو تنزلی کی طرف دھکیلا جا رہا ہے اس لئے میں حکومت سے یہ التجا کروں گا کہ ان افسروں کو جنہیں اپنے علاقے کے مخصوص حالات کا پتہ ہے ان کو وہاں تعنات کیا جائے اور ان کا مکمل تعاون حاصل کیا جائے - کیوں کہ آج کل جس قدر بیچینی پھیلی ہوئی ہے وہ سرکاری افسروں ہی میں پھیلی ہوئی ہے - اس کے علاوہ میں اپنے ضلع کی چند مثالیں آپ کے سامنے پیش کروں گا وہ یہ ہیں کہ کوہاٹ کا ضلع بے حد پسماندہ ضلع ہے اور شروع ہی سے اسے پسماندہ رکھا گیا ہے انگریزوں کو فوج میں بھرتی کرنے کے لئے ایسے آدمیوں کی ضرورت تھی جو بغیر چوں و چرا اپنے سینے پر گولی کھانے کے لئے تیار ہوں چونکہ یہ لوگ بھوکے تھے اور آپ کو معلوم ہے کہ بھوکا شیر خوب لڑتا ہے اس لئے یہ لوگ صرف فوج میں بھرتی کئے جاتے تھے - پاکستان بننے کے بعد سابقہ حکومتوں نے بھی اس ضلع کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی کیونکہ چھوٹا ضلع ہونے کی وجہ سے اس کی سیاسی حیثیت کم تھی - اور اسی وجہ سے اس میں کوئی خاص ترقی نہ ہو سکی - جناب اس ضلع میں قدرتی وسائل کافی موجود ہیں ضرورت اس چیز کی ہے اور میں عرض کروں گا کہ فوری طور پر اس کا سروے کیا جائے - جتنی خام اشیاء ملتی ہیں ان کے پیش نظر منصوبے بنائے جائیں یا کارخانے کھولے جائیں تاکہ ضلع کے اکثر لوگ جو بھوکے ہیں اور جو افلاس میں ہیں بچ جائیں -

اس کے علاوہ وھاں پینے کے پانی کا اھم مسئلہ ھے - لوگوں کو کئی کئی میل سے پانی لینے جانا پڑتا ھے اس کے لئے ضلع کی سطح پر ایسی کئی سکیمیں بنائی گئیں جو مفید ھیں - چونکہ ضلع کے وسائل اور آمدنی بہت محدود ھیں اس لئے بہت ساری پانی کی اسکیمیں تشنہ تکمیل ھیں - میں اس سلسلے میں وزیر خزانہ کی دریا دلی کا محتاج ھوں -

اس کے بعد میں وھاں کی سڑکوں کے متعلق بھی توجہ دلاؤں گا اور یہ کہوں گا کہ چھوٹا ضلع ھونے کی وجہ سے اور اس کی پسماندگی کے تحت یہ خیال نہ کیا جائے کہ پسماندہ علاقوں کی خدا خود مدد کریگا اور ترقی یافتہ علاقوں کو روز افزوں دیا جایا کرے اس لئے میں گزارش کروں گا کہ اس کے لئے خصوصی توجہ دی جائے -

سردار محمد حسین (لاھور - ۲) - جناب والا - موجودہ بجٹ میں ترقیاتی اسکیموں کے لئے جو زیادہ روپیہ مہیا کیا گیا ھے اور کمزور صوبوں کو جو زیادہ روپیہ مہیا کیا گیا ھے اس کے لئے میں وزیر خزانہ صاحب کو مبارکباد دیتا ھوں لیکن صحیح معنوں میں یہ بجٹ مبارکباد کا تب ھی مستحق ھو سکتا ھے جب کہ ملک پورے اسلامی طریقہ پر چلایا جائے اور بجٹ صحیح لائن پر پیش کیا جائے - اس بجٹ میں شراب کے محکمہ پر کوئی پابندی نہیں ھے - اور نہ کوئی بندش ھے - پاکستان بننے کے بعد چاھئے تو یہ تھا کہ اسلامی آئین بنتا لیکن پاکستان کے بننے کے بعد ھماری وزارتیں صحیح معنوں میں اسلامی وزارتیں نہیں رھیں اور قائداعظم کے بعد ھم کو صحیح لیڈر نہ مل سکے اور ایسے ایسے حالات اور واقعات ھوئے کہ جن سے لوگ بدظن ھو گئے - چاھئے تو یہ تھا کہ جو لوگ پاکستان کی آزادی

میں حصہ لیتے رہے ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی لیکن ان لوگوں کی دل شکنی ہوئی اور حوصلہافزائی نہیں کی گئی ۔

اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ ہماری گورنمنٹ نے سرمایہداروں کو ختم نہیں کیا ۔ دیہات میں لوگ بہت غربت کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور آج حال یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی زمینوں کے مالک تڑپ رہے ہیں ۔ زمینیں نیلام کی جا رہی ہیں اور بڑے بڑے افسروں میں تقسیم کی جا رہی ہیں یہ بہت خراب بات ہے ۔ اور یہ قوم کے لئے نقصان دہ ہے ۔ ہمارے مزارعین مظلوم ہیں اور ان کو زمینیں نہیں دی جا رہی ہیں ۔ ایک طرف سرمایا کو ختم کیا جا رہا ہے اور دوسری طرف یہ زمینیں سرمایاداروں کو دی جا رہی ہیں ۔ برائے مہربانی یہ مظلوم مزارعین جو کاشت کرتے ہیں ان سے مناسب قیمتیں وصول کی جائیں ۔

دوسری بات میں اپنے علاقے کے متعلق کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے مطالبہ کیا تھا کہ پتوکی میں ایک کالج کھولا جائے ۔ یہ علاقہ لاہور سے دور ہے لیکن یہ کالج پتوکی میں نہیں کھولا گیا اور لاہور میں کھول دیا گیا ۔ معلوم نہیں یہ کس وجہ سے لاہور میں کھولا گیا ۔ ہم تو کہہ کہہ کر تھک گئے ہیں ۔ اس کے علاوہ ہمارا علاقہ حسین خان والا ہے ہماری درخواست ہے کہ وہاں ہائی سکول کھولا جائے ۔ لوگوں نے اپنی گرہ سے کمرے بنائے ہوئے ہیں ۔ اور وہاں ابھی تک ہائی سکول کھولنے کا انتظام نہیں کیا گیا حالانکہ گورنمنٹ کو اس کام کے لئے بہت تھوڑی رقم خرچ کرنی پڑتی ہے ۔ اس کے علاوہ جناب والا لاہور سے باہر انڈسٹری کی بڑی ضرورت ہے ۔ علاقہ پتوکی میں ایک بار ہے وہ بارہ سو میل بار

پڑی ہے - ہم نے مطالبہ کیا تھا کہ ہار انڈسٹریل ایریا ملتان روڈ پر ہے اس بار کو محکمہ انڈسٹری کے حوالے کیا جائے اور وہاں ایک کھانڈ اور ایک کپڑے کا کارخانہ قائم کیا جائے اور چھوٹی انڈسٹریاں قائم کی جائیں لیکن ابھی تک ہمیں کچھ معلوم نہیں ہوا - میرا خیال ہے کہ کم از کم پانچ کروڑ حکومت کو وہاں خرچ کرنا چاہئے تاکہ لاہور کے دوسرے علاقے جو ہیں وہ بھی آباد ہو جائیں - پچیس ہزار کے کوارٹرز لاہور میں بن رہے ہیں - کیا قصور اور پتوکی ایک ہزار کوارٹر نہیں بن سکتے - وہاں بھی آبادی گنجان ہو رہی ہے صرف شہروں کا خیال زیادہ نہ کریں باہر کا بھی خیال رکھیں - سڑکوں کی حالت جناب یہ ہے کہ ابھی تک جب سے پاکستان بنا ہے کوئی چھوٹی سڑک لاہور میں نہیں بنائی گئی - حالانکہ متعدد بار گذارشیں کی ہیں - کہ لاہور میں کینگن پور سے لیکر ٹھینگ تک ایک سڑک ہے وہ تحصیل کو ملاتی ہے وہ ابھی تک نہیں بنائی گئی - اور دل محمد ملتانی تک سڑک فوری طور پر بنائی جائے - یہ تین چار سڑکیں فوری طور پر بننی چاہئیں - ہاں البتہ میں ملک قادر بخش صاحب اور سنجرانی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے علاقے میں گئے اور کسی وزیر صاحب نے وہاں جانے کی تکلیف گوارا نہیں کی انہوں نے علاقے کے حالات دیکھے اور علاقے کے لوگوں کی باتیں سنیں - ملک قادر بخش صاحب نے وعدہ کیا اور کہا کہ وہ وہاں کے لوگوں کو ٹریکٹرز جلدی دیں گے - سنجرانی صاحب نے وعدہ کیا کہ پتوکی میں پانی کی کمی ہے - ہمیں امید ہے کہ پانی کی کمی کو جلدی پورا کیا جائیگا اور ہمیں امید ہے کہ وہ اپنے وعدے کا ایفا کریں گے - وزیر مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ ضلع لاہور میں دیہاتوں کی زمینیں نیلام کی جاتی ہیں تو وہ بیدخل مزارعین کو ملی تھیں اور نیلام ہونے کے بعد یہ بھی وعدہ فرمایا تھا کہ ان کو یہ زمینیں قسطوں میں دی جائیں گی لیکن ابھی تک ان کے متعلق فیصلہ

نہیں ہوا اور یہ جلد فیصلہ ہونا چاہئیے اس کے علاوہ میں جناب والا یہ عرض کروں گا کہ ہمارے علاقہ میں دیپالپور نہر ہے۔ ہمارے علاقہ میں نہر کوئی تقریباً ۱۷ سال سے کھدی ہوئی ہے لیکن لوگوں کو معاوضہ نہیں دیا گیا۔گو لوگوں نے قبضہ دے دیا لیکن انہیں یہ تکلیف ہے کہ اگرچہ نہر چلا دی گئی ہے لیکن ان لوگوں پر اس زمین کا معاملہ ابھی تک پڑ رہا ہے۔ جو انہوں نے نہر کے لئے دے دی تھی قرقیاں کرکے ان سے معاملہ لیا جاتا ہے۔ حالانکہ ان کو ایک پیسہ معاوضہ کیطور پر نہیں دیا گیا۔ مہربانی کرکے یہ گورنمنٹ کے افسران نوٹ کریں۔ضلع لاہور دیپال پورکینال جو نو میل ہے۔ یہ وہ حسین خان والا۔ جودھا والا گنڈا سنگھ والا اور دوڑ جاگیر اور باقر کے جہاں سے یہ نکلتی ہے وہاں کے لوگوں کو معاوضہ ملنا چاہئیے۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا وقت پورا ہو گیا ہے۔

سید ذکر شاہ (نواب شاہ - ۱) ۔ مسٹر سپیکر۔ اس بجٹ کو جب ہم دیکھتے ہیں کہ پسماندہ علاقوں کے لئے جتنی بھی رقم رکھی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ترقیاتی بجٹ ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ سندھ کے لئے جو ۳۳ کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے اس میں سے ایک کثیر رقم گدو بیراج کے لئے رکھی گئی ہے۔ یہ ہم نہیں سمجھتے کہ اتنی کثیر رقم گڈو بیراج کے لئے رکھنے کا کیا مقصد ہے۔ شاید اس لئے کہ وہاں فرشتہ لوگ بسائے جائیں گے۔ میرا مطلب ہے کہ چند افسران اور ان کے رشتہداران وہاں بسائیں جائیں گے۔

حضور والا۔ بجٹ پر اتنی تقریریں ہوئی ہیں اتنے مطالبات اور اتنی suggestions جو اس ہاؤس کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحبان اسمبلی کے اجلاس ختم ہونے کے بعد proceeding کو نہیں دیکھتے ہوں گے کہ آئندہ سال کے لئے بجٹ

کے لئے کیا کیا مطلوب ہے ۔ ہاؤس میں آئے نہ انہوں نے ترجمانی کی اور نہ سوچا کہ ہم اس بجٹ کو اس قسم کا بنائیں کہ ہاؤس کے بنیادی مطالبات پورے ہو جائیں ۔ یہ وہی بنیادی مسائل ہیں جن کا ہمارے Ministers کو اتنا ہی علم ہوتا ہے جتنا کہ Members کو ہوتا ہے ۔

حضور والا ۔ لاء منسٹر صاحب نے جو رپورٹ پڑھ کر سنائی ہے اس سے ہمیں خوشی ہوئی ہے مگر اس میں کچھ اور زیادہ انکوائری چاہئے ۔ یہ کہ انکوائری اس قسم کی ہونی چاہئے کہ سمجھا جائے کہ اس میں سازش تو نہیں ۔ اس میں کسی کا ہاتھ تو نہیں اب تو صرف افسروں کو ان کی نااہلی کی وجہ سے معطل کر دیا گیا انجام کار جو کچھ اقدام کئے جائیں گے وہ بہرحال مجھے امید ہے کہ گورنمنٹ اس کے لئے بڑی کوشاں رہے گی کیونکہ یہ ہمارے ملک میں مہلک مرض پھیل گیا ہے ۔ فرقہ وارانہ فسادات یہ ہمارے پاکستان کے لئے بڑے مضر ثابت ہوں گے ۔ اگر ہم ان کو اس وقت نہیں روکیں گے تو خطرہ ہے کہ یہ پورے پاکستان کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں ۔ حضور والا ۔ میرے مہربان دوست مولانا غلام غوث نے اپنی تقریر میں اور وہ میرے بزرگ ہیں انہوں نے اپنی تقریر میں یہ تجویز پیش کی تھی اور شیعہ سنی فسادات کی روک تھام کے لئے ایک تجویز یہ بھی فرمائی تھی کہ یہ جو ماتمی جلوس نکلا کرتے ہیں ان کو ہمیشہ کے لئے بند کیا جائے ۔ میں آپ کی وساطت سے مولانا صاحب کی خدمت میں عرض و معروض کروں گا کہ ایسی تجویز پیش کرنے سے فضا کو اور بگاڑنا ہے کیونکہ یہ ماتمی جلوس مذہب شیعہ کے حضرات کے لئے عبادت کے برابر ہوتے ہیں ۔ مذہب کی آزادی کو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی ۔ ایسی تجویز دینے سے فضا کو مقدر نہیں کرنا چاہئے ۔ حضور والا ۔ ون یونٹ کو اس ہاؤس میں کافی زیر بحث لایا گیا میں سمجھتا ہوں ۔ ۔ ۔

مولانا غلام غوث ۔ جلوس کو مذہبی کہتے ہیں یہ سمجھ میں نہیں آتا ایران میں جلوس کی قطعاً اجازت نہیں ۔نکالتے ہوتے ہیں تو اپنے حلقوں میں نکالتے ہیں نا کہ سنیوں کے بازاروں میں لے جانا چاہئے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ مولانا صاحب آپ اس قسم کی بحث میں نہ جائیں ۔

سید نذر شاہ ۔ میں جانتا ہوں کہ ممبرز اپنے جذبات کو ظاہر نہیں کر پاتے ۔ اس ہاؤس میں کچھ اور بھی خیالات رکھنے والے لوگ ہیں ۔ در حقیقت ون یونٹ ایک سازش تھی اور اس کو اسی سازش کے تحت چلایا جا رہا ہے ۔ اس سازش کے mature ہونے میں دو سال باقی ہیں۔جب دوسرے صوبے کو ۶۰ فی صدی نمائندگی دی جائے تو ظاہر ہے کہ چھوٹے علاقوں کو ۴۰ فی صدی ملے گی ۔ حضور والا یہ کہنا کہ عوام اس کے حق میں ہیں اگر ایک کمشن بٹھایا جائے تو معلوم ہوگا کہ چھوٹے صوبوں کے آدمیوں کے دلوں میں ون یونٹ کے خلاف کتنی نفرت پھیلی ہوئی ہے ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اگر یہ نفرت اس طریقہ سے قائم رہی تو ممکن ہے کہ یہ کوئی اور صورت اختیار کر لے ۔ حضور والا یہ ایک رستا ہوا ناسور ہے ممکن ہے کہ یہ پھوٹ جائے اور یہ ہمارے ملک کے لئے غلط ثابت ہو گا ۔ اور میں اتنا عرض کروں گا کہ کہا جاتا ہے کہ پاکستان کی سالمیت ون یونٹ میں ہے مگر مجھے جتنا اس کے متعلق علم ہے اس میں کوئی سالمیت نہیں ۔ سالمیت اس میں ہے کہ ون یونٹ کو توڑا جائے تا کہ جو ہمارا اپنا تعصب ہے وہ کم ہو جائے ۔ ون یونٹ سے پہلے اتنا صوبائی تعصب نہیں تھا جتنا آج کل ہے ۔ حضور والا میں اس کے لئے یہ بھی suggestion دوں گا کہ اس ہاؤس میں سے ایک کمشن بنایا جائے جو چھوٹے چھوٹے صوبوں کا دورہ کر کے یہ دیکھے آیا لوگ ون یونٹ کو قائم رکھنا چاہتے ہیں یا توڑنا چاہتے ہیں ۔ اگر قائم رکھنا ہے اس کے لئے کیا کیا کرنا چاہئے اگر توڑنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے کیا کیا کرنا چاہئے ۔

حضور والا۔ہماری حکومت ابھی تک انگریز کی پالیسی پر چل رہی ہے جو کہتے ہیں divide and rule یہ وہی لوگ ہیں جو ابھی تک اس طریقے پر چل رہے ہیں یہ نہیں سمجھتے کہ انگریز یہاں نہیں ہے ۔ یہ ہم میں سے ہوں اور ہم ان میں سے ہوں ہمیں محبت ۔ یکجہتی اور اتفاق کے ساتھ ملک کو ترقی دینی چاہئے ۔

جناب والا ہماری میونسپل کمیٹی میں آفیشل چیئرمین ہیں ۔ ہماری پہلے کی کسی میونسپل کمیٹی کا آپ ریکارڈ دیکھیں اس میں کارکردگی دیکھیں گے اس کے elected chairman ہوا کرتے تھے ان کے وقت میں بہت ہی کم development ہوئی ہے اور controlling authority کی ان میں اتنی interference رہتی ہے انہیں کوئی کام کرنے کے لئے خاص موقع نہیں ملتا ۔ نواب شاہ میونسپل کمیٹی کے متعلق میں ایک چیز بیان کروں گا کہ ہم لوگوں نے میونسپل کمیٹی میں drainage کا کام شروع کیا تھا ۔ اور گورنمنٹ نے ہمیں undertaking دی تھی کہ کام شروع کرو اور ۱/۴ روپیہ ہم دیں گے ۔ ۶ لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے مگر ۲ لاکھ روپیہ ہمیں نہیں مل رہا ہے ۔ جب تک ہمیں وہ روپیہ نہیں ملتا اس وقت تک وہ کام suffer کر رہا ہے ۔ اور دوسرے وہاں کی controlling authority ظلم کرتی ہے وہاں جو دوکانیں میونسپل کمیٹی کی بنتی ہیں وہاں controlling authority احکامات جاری کر دیتی ہے کہ یہ دوکانیں آپ لوگ auction کریں جو زیادہ قیمت دیں ان کو دے دی جائیں ۔ ہم چاہتے ہیں جو لوگ یہاں بیٹھے ہیں اور جو لوگ displaced ہیں ان لوگوں کا حق ہونا چاہئے ایسی چھوٹی چھوٹی چیزوں میں ہر وقت controlling authority کی مداخلت رہتی ہے اس لئے میونسپل کمیٹی کی administration کو نقصان پہنچا ہے ۔

Minister of Railways (Mr. Abdu Waheed Khan) : May I rise on a point of personal explanation. You would remember, Sir, that in the previous sitting a question was specifically put to me by Mr. Valika. If you permit me can I explain it in two minutes ?

Mr. Senior Deputy Speaker : Yes.

Minister of Railways : Mr. Valika had asked me that he could not understand the sense of this sentence of my speech. He read it in English :

"Years of lethargy, indifference and a growing sense of fatalism had robbed them of the knowledge that it is in their power to determine their future".

جناب والا ۔ میں نے اپنی تقریر اردو میں پڑھی تھی اور دراصل یہی اردو کا version ہے جو میں نے ہاؤس میں پڑھا تھا ۔ دوسری کاپی یہاں رکھی ہوئی تھی اگر یہ اردو کی تقریر پڑھ لیتے شاید ان کو دقت نہ پڑتی ۔ در اصل یہ انگریزی کی جو sense ہے اسے علامہ اقبال نے اچھے انداز میں ادا کیا ہے اور اردو میں صاف طور پر بیان کر دیا گیا ہے ۔ حضرت اقبال نے کہا ہے ۔

تن بہ تقدیر ہے آج ان کے عمل کا انداز

اور ایک جگہ کہا ہے

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم بغیر خدا کی رضامندی کے آئندہ اپنے مستقبل کو خود ہی مقرر کر لیتے ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے فرائض میں وہ جذبہ پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ وہ قوت عمل سے ہمکنار ہوں اور اس جذبے سے اس طرح اقبال نے اپنے ایک شعر میں اشارہ کیا ہے ۔ اس سے وہ سرشار ہوں اس کے اصل الفاظ اردو میں یہ ہیں جو ایک منٹ میں پڑھ کر سناتا ہوں ۔

گذشتہ چند برس کے اندر عوام کے دلوں میں نئے حوصلے پیدا کر دیئے ہیں اور ان حوصلوں اور اس روشن مستقبل کی امیدوں نے انہیں خاص حد تک بیدار بھی کر دیا ہے ۔ سالہا سال کی بےعملی ۔ غفلت اور تن بہ تقدیر رہنے (اس میں غلطی سے تقدیر پرستی چھپا تھا میں نے پڑھا تھا تن بہ تقدیر) کے بڑھتے ہوئے احساس نے ان سے حقیقت کا علم چھین لیا تھا ۔ ان میں اپنے مستقبل کی تاب نا کی تھی خود انہی کے ہاتھ میں sense میں "بتا تیری رضا کیا ہے" ۔

دوسرے جناب انہوں نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا کہ ۵۰۰ روپیہ اردو اکیڈمی کے لئے کیوں رکھے گئے ہیں ۔ اس کی وضاحت تفصیل کے ساتھ وزیر خزانہ ہی بیان کریں گے ۔ چونکہ یہ سوال خاص طور سے مجھ سے پوچھا گیا تھا ۔ اس لئے میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ ۵۰۰ روپیہ کی recurring grant جو آج ہے یہ ۱۹۵۷-۵۸ سے چلی آ رہی ہے ۔ اس کے علاوہ انجمن ترقی اردو کو مرکز سے چونکہ ۳۰ ہزار روپیہ ملتے تھے ۔ انہوں نے میرے زمانے میں(جہاں تک مجھے علم ہے شیخ مسعود صادق صاحب سے) درخواست کی تھی کہ مزید اضافہ کیا جائے ۔ اگر اس ڈیڑھ مہینے کے اندر ان کی طرف سے درخواست آتی تو ممکن ہے میں اس پر غورکرتا ۔ میرے علم میں یہ واقعہ نہیں آیا ہے چونکہ ۳۰ ہزار روپیہ مرکز سے ملتا تھا اور ۵۰۰ روپیہ ۱۹۵۷-۵۸ سے برابر ملتے رہے ہیں وہی رقم اس سال بھی نقل کردی گئی ہے ۔ کوئی نئی جدت یا کوئی نئی بدعت ہم نے نہیں کی ۔ جس پر انہوں نے اعتراض کیا ہے ۔ اس کے علاوہ میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کردوں کہ گرانٹ جو اردو کالج کو ملتی ہے وہ تقریباً دو لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ ہے ۔ علاوہ ازیں تقریباً ۵ ہزار روپیہ اردو کی ترقی کے لئے مختلف علاقوں میں اور بھی دیئے گئے ہیں ۔ جس میں انبالہ اکیڈمی بھی شامل ہے ۔ بزم اقبال فنڈ شامل ہے ۔ اردو

اکیڈیمی لاهور شامل هے اور پنجاب یونیورسٹی میں انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے لئے ۵۰ هزار روپیه کی رقم بھی شامل هے اس لئے ۵۰۰ روپے کی تشریح یه هے که ۱۹۵۷-۵۸ سے چلی آ رهی هے هم نے کچھ نہیں کیا هے بلکه اسے جاری رکھا هے - اس کے اضافه کے لئے کوئی درخواست موصول نہیں هوئی - اس لئے جناب والا میں نے ان کے دونوں points کا جواب دے دیا هے - وہ اس وقت اتفاق سے تشریف نہیں رکھتے -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - علامه عبدالحق -

علامه عبدالحق (رحیم یار خان-م)- نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم الذین اقاموا الصلوة واتوا الزکواة وامروا بالمعروف ونهوا عن المنکر واللہ عاقبة الامور

صدر محترم نظریاتی مملکت کے بجٹ کی بنیادی خوبی یه هونی چاهئے که اس مملکت کے بنیادی نظریه اصول و انصاف اور اخلاقی قدروں اور معیار کا آئینه دار هو - سب سے بنیادی خصوصیت نظریاتی مملکت کے بجٹ میں جو هوتی هے - وہ ایک مسلمه حقیقت هے که پاکستان اسلام کیلئے حاصل کیا گیا هے - اور اس کا مقصد یه تھا اس ملک کے اندر اللہ جل شانه کے اس قانون کے ساتھه قانونی زندگی کو اس ملک میں نافذ و جاری کیا جائے جیسا که حضرت آدم علیه السلام سے حضرت محمد صلی اللہ علیه وسلم تک انبیاء علیه السلام آتے رهے اور اور اپنے عمل کے ساتھه خدا کی زمین پر صالح زندگی کا نمونه قائم کرتے رهے - اس سے اس ملک میں کسی شخص کو انکار نہیں هے- جناب والا میں یه گذارش کرتا هوں - که نکته نظر جو اس بجٹ میں نظر آتا هے وہ انتہائی مایوسی کا باعث هے - اس کے اندر بہت کچھ هے لیکن اگر نہیں هے تو اس ملک کے نظریه کو زنده و قائم رکھنے اور اسلامی شعار کو بروئے کار لانے کے لئے اس میں کچھه نہیں هے -

جناب والا - مادی اعتبار سے یہ اس بجٹ کو کتنا ہی حقیقت پسندانہ بنا ڈالیں لیکن اگر ملک کے اسلامی نظریہ کو نظر انداز کریں گے تو آپ کا ملک کسی حیثیت سے ترقی نہیں کر سکے گا۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ اس بجٹ میں یہ نہیں ہے۔ مجھے یہ کہنے میں تامل نہیں ہے۔ کہ بعض صورتوں سے اس بجٹ میں اصلاح احوال کی طرف ایک قدم اٹھایا گیا ہے۔ اور جب میں وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر پڑھتا ہوں - تو اس میں مجھے اچھے وعدے نظر آتے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ پورے ہوں لیکن جب بھی تجزیہ ہوا ان سے بہت کم وعدے شرمندہ تعبیر ہوتے نظر آئے -

صدر محترم - میں نے جو آیات شریف شروع شروع میں تلاوت کی ہیں اس سے یہ حقیقت واضح طور پر سامنے نظر آتی ہے کہ کسی نظریاتی مملکت کے بجٹ کے لئے یہ کافی نہیں کہ اس بجٹ میں اس کا خیال رکھا جائے کہ ملک کے اندر حفظ امن اور خارجی سرحدوں کی حفاظت کے لئے کتنی رقم رکھی جاتی ہے - سب سے بڑی چیز جو کسی مملکت کے قیام و بقا کے لئے ضروری ہوتی ہے یہ ہے کہ بنیادی نظریہ کی حفاظت کی جائے اور اللہ جل شانہ نے جو اخلاقی قوانین بنا دئے ہیں ان کا خیال رکھا جائے - اور بجٹ اس کا آئینہ دار ہو - اس کے بعد میں ملک کے عام نظم و نسق کے متعلق گذارش کرنا چاہتا ہوں -

صدر محترم - یہ ایک حقیقت ہے کہ ملک کا نظم و نسق انتہائی افسوس ناک حالت میں ہے اور اس کی نسبت اس ایوان میں دونوں بازوؤں سے ذکر ہوا ہے کہ ملک کے نظم و نسق کو برباد کر دیا گیا ہے - اس کا بنیادی سبب یہ ہے - کہ اس ملک میں رشوت اس قدر عام ہو چکی ہے - کہ اب ہم یہ محسوس کرتے ہیں - کہ اس کو کوئی طاقت روک

نہیں سکتی - رشوت کو قانونی حق کے طور پر طلب کیا جاتا ہے - اور افسروں کے سامنے بیٹھ کر رشوت طلب کی جاتی ہے اور کسی شخص کی مجال نہیں کہ رشوت کے اس مطالبہ کو پورا کئے بغیر اپنے کسی چھوٹے سے چھوٹے مقصد میں کامیاب ہو سکے - اس چیز کا ان علاقائی افسروں کو علم ہے اور نیچے سے اوپر تک سب جانتے ہیں - کہ ان رشوت نے سارے نظام کو تہہ و بالا کر دیا ہے - لیکن افسوس ہے - کہ اس کی طرف کوئی موثر قدم نہیں اٹھایا گیا - اس کی روک تھام کے لئے قانونی ادارے بنائے گئے مگر اس سے بجائے روک تھام کے رشوت کھانے کی مزید اور راہیں کھل گئی ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے لئے مزید اقدامات کی ضرورت ہو گی - میں گذارش کرتا ہوں کہ بجٹ ہر لحاظ سے بہتر سے بہتر بنا دیں اور زیادہ سے زیادہ ملک کی ترقی اور استحکام کے لئے گنجائش رکھیں اور ملک کے عوام کا معیار زندگی بلند کرنے اور ملک کے ادنیٰ درجے کے ملازمین اور مزدور پیشہ افراد کی معاشی حالت بہتر بنانے کی کوشش کریں جب تک services کا اخلاقی معیار بلند نہیں ہوگا - اور وہ لالچ وغیرہ کے لئے خدا کے سامنے توبہ کر کے تائب نہیں ہوگے ملک کی حالت بہتر نہیں ہو سکتی - اب یہ تقریباً لاعلاج ہو چکے ہیں اور اگر ان کا علاج ممکن نہیں رہا ہے تو انہیں کانوں سے پکڑ کر نکال دیا جائے ورنہ آپ کی کوئی چیز ملک کے حالات کو بہتر نہیں بنا سکتی اسی طرح سارے کا سارا بجٹ بیکار ہو کر رہ جائے گا - گذشتہ سالوں کے بجٹ کی طرح اس بجٹ کی نسبت بھی مجھے خطرہ ہے کہ اس کے مصرف میں بد دیانتی سے کام لیا جائے گا - وہ لوگ جو اس ملک کے امن و امان کے محافظ ہیں اور جن پر ان مدات کو اس کے صحیح مصرف پر خرچ کرنیکی ذمہ داری ہے وہ خود نچلے درجے کے چور ہیں - بیشتر حصہ ان کی جیبوں

میں جاتا ہے ۔ اور نتیجہ کے طور پر ملک میں بے اطمینانی اور بےچینی پیدا ہوتی ہے اور سکیمیں ناکام رہ جاتی ہیں ۔ جناب صدر میں آپ کے توسط سے حکومت کی توجہ اس امر کی طرف دلاتا ہوں کہ سب سے پہلے وہ اس بات کی طرف توجہ دے کہ ملک کے اندر corruption ایک طوفان کی طرح اٹھا ہے ۔ اس کو روکنے کے لئے وہ حقیقت پسندانہ تدابیر عمل میں لائے ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ services ساری کی ساری گندی اور خراب ہیں اس میں بھلے اور دیانت دار آدمی بھی ہیں لیکن عظیم اکثریت ایسی ہے کہ بد دیانت ہے اور لوٹ کھسوٹ کر کے اس کشتی میں سوراخ کر رہے ہیں جس میں ہم سب اور وہ خود بھی سوار ہیں ۔

جناب صدر محترم ۔ ملک کے اندر بد امنی ۔ لوٹ کھسوٹ کی وارداتوں کی کثرت ہو چکی ہے ۔ میں نے غالباً گذشتہ سیشن میں گذارش کی تھی کہ ہمارے نزدیک اس کی ذمہداری services اور بالخصوص پولیس پر ہے ۔ لیکن حال ہی میں ایک بات نے مجھے اس بات کا یقین دلا دیا ہے ۔ کہ اگر فی الواقعی پولیس دیانتداری کے ساتھہ کام کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس طوفان کو نہ روکا جا سکے : ہمارے علاقے میں اتفاق سے ایسی پی اور ڈی ۔ ایس ۔ پی بھلے قسم کے آدمی آئے ہیں انہوں نے ان جرائم کو روکنے کے لئے مل جل کر انتہائی کوشش کی ہے اور بالخصوص ڈی ۔ ایس ۔ پی نے اپنے علاقے میں انتہائی ہمت اور پا مردی سے کام کیا ہے کہ پندرہ بیس روز کے اندر وہ علاقہ جس میں شاید کوئی دن واردات سے خالی ہوتا تھا اب شکر ہے کہ چوری کی واردات تک نہیں ہوئی ہے ۔ اس سے ہم اندازہ کرتے ہیں کہ اگر ہماری پولیس اسی طرح دیانتداری

اور فرض شناسی سے کام کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ ملک میں وارداتوں کا جو طوفان اٹھا ہے اور رات دن عوام جو چیختے چلاتے ہیں اس میں بیحد کمی نہ ہو جائے - میں حکومت کو متوجہ کرتا ہوں کہ پولیس کے اندر بہتر قسم کے نوجوان لئے جائیں ایسے نوجوان جن کی اخلاقیات کا خصوصیت سے خیال رکھا گیا ہو اور وہ جنہوں نے اپنے کردار سے یہ واضح کر دیا ہو کہ corrupt ہیں - بے ایمان اور بد دیانت ہیں ان کو کانوں سے پکڑ کر نکال دیا جائے -

جناب محترم - میرے علاقہ کی سڑکوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے - میں نے پچھلے سیشن میں عرض کی تھی - کہ خان پور سے باغ و بہار کی سڑک دس بارہ میل کی ہے یہ ٹکڑا ایسا ہے - کہ اس کو زرخیز علاقہ کہا جا سکتا ہے - لیکن سڑک ایسی ہے کہ آدمی کا سائیکل پر جانا بھی ممکن نہیں ہے چہ جائے کہ وہ اپنے علاقے کی پیداوار آسانی کے ساتھ منڈی تک پہونچا سکے - اسی طرح پورے علاقہ خان پور کی حالت ناگفتہ بہ ہے نہ صرف ایک سڑک ہے چاچڑاں سے خان پور تک بس اس کی حالت ٹھیک ہے بقیہ کی حالت خراب ہے ڈیڑھ سال سے کام ہو رہا ہے - باقی چکوک کو آپس میں ملانے کے لئے سڑکیں تو ایک طرف پگڈنڈیاں تک نہیں ہیں ایک چک سے دوسرے چک جانے میں تکلیف بہت ہے - تعلیم کی حالت یہ ہے علاقہ پسماندہ ہے اساتذہ کے گریڈ میں بہت تفاوت ہے اور حالت یہ ہے کہ انہیں دو دو تین تین ماہ تک تنخواہیں نہیں ملتی ہیں -

Syed Zafar Ali Shah (Deputy Speaker): With your permission, Mr. Speaker, I want to say a few words. It is our bounden duty to express our opinion and give vent to the feelings of the public whom we represent here. I am afraid, the limited

time allowed to the members of this House compels us to confine ourselves to the very few points of the huge and colossal Budget of a vast area of this Province. There are a number of problems. From the very outset I would say that last year when the Provincial Budget was presented by Finance Minister before this House this is the first year that has been completed by the present Government. I am afraid I have very few words of praise for the present Government simply because in the administrative field, with which our public is concerned in their daily affairs, in their daily matters and who come directly within the purview and effect of the administration, it has failed us. From this point of veiw what we have been expecting we are not getting. The people have been expecting fair-play but they have not received it. People have been expecting justice but they are deprived of it. People want sympathy but it is denied to them. It is a pity that we have to come here with our pockets loaded with complaints but I am constrained to make these remarks. I think our troubles are not the troubles of our limited past but they go beyond even Pakistan. They go two or three years before Pakistan came into existence. The wrongs and the negative accomplishments of the past leadership have ruined us no doubt but, I think, the most severe blow was given in the following years by the officers, by the administration, who have followed in the footsteps of the past politicians. We have no words of sympathy for these politicians. We had simply two or three leaders and beyond that there was darkness. Pakistan's achievement was a land-mark in history but the following period, *i. e.*, the past, is a black period. Any group, any party and any Government that came into power wanted to curb opposition in the name of Islam, in the name of the country and in the name of security of Pakistan. It is going on even now. When people ask for something they are suppressed and they lose their self-respect. What do you expect of them ? Do you expect that they will accept responsibility ? Do you expect that they discharge their duties ? When a nation has lost its self-respect we cannot expect anything from them. Only miracle

can help it and, as you know, miracles have been very few. Let me come to the results of the failures of our present administration. I think due to rapid and hasty promotions after the advent of Pakistan we have come to a pass where we find ourselves in a mess. If some strong leadership could create an example by which it could stand and say to the people that here is an example. here is a leadership and here are the politicians, then everywhere people must follow that example, that leadership and those politicians. But if we cannot create such leadership then you cannot order the people to do this and to do that. How can you expect from the people anything without setting an example ?

Let me come to an other point, namely the effects of inefficient administration. I was narrating the results. The net result is that there is a vast demoralization in services everywhere and naturally it has its effects on all spheres of life. The influence and outcome of these things have not made our life very bright. Even in villages we find people who used to go about their work carefree very much worried, as if some burden had fallen upon their shoulders. They are worried and they don't know what will happen. Who is their over-lord ? Their over-lord is the Policeman, their over-lord is the Patwari and petty officers. They harrass them and there is nobody who could come to their rescue. Therefore they are worried and upset. Nothing is being done to help them. I am afraid we are going head-long towards disaster and God Almighty only can save us.

Another thing, is the top heavy administration. The administration in West Pakistan is top heavy in its spread and in offices we can see there are more officials than files to deal with. Then some Committees have been appointed to look into the matter and see if people have some work to do or not, and whether they are doing it. We see that white-washing is done, and, only the fringe of the problem is taken up, but we don't go to the root. The problem remains there, will stay there, and we stand gaping. As a gentleman from Karachi said, there is a wide gulf between the people and the rulers. This gulf existed in the past but it was covered by a shadow of strong leadership—say, the late

Liaquat Ali Khan or the Quaid-e-Azam. I think that gap is still there and it is widening because we are far away from the people in general and because we do not admit the fact that life has been very much upset and the administration is doing nothing to deal with it. Perhaps we are helpless and we cannot help ourselves out it.

Then, the regional problem. Sir, we have seen that there is hue and cry about giving a certain region less representation than another. Talk is going on every where, that there is less representation given to former Sind region in services. I think allocation of funds in certain fields, more to one region and less to another, is purely an administrative matter. Where a particular need is felt, it has to be specifically met and a particular allocation is made. I think it is quite all right. They have allocated twenty crore rupees to former Sind Province for water and power of which ten crores are spent on water-logging because the problem is quite imperative. We cannot say that Sind has been given more than was needed. I think, injustice is being done to the Province of Sind in services. People are receiving education there but they are not getting any employment with the result that they are becoming despondent. It is no use that we create more colleges, because they are neither useful for the country nor for the nation. In this case it will be a worthwhile suggestion to move the Central Government to give this region a Sind Regiment for instance, so that at least bulk of the people who are educated or who are the product of the so called widespread and compulsory primary education, and the half-read people who are bodily fit can be utilised for the defence of the country.

Now, Sir, I come to the question of lands. Of course, we know what is the fate of Ghulam Muhammad Barrage. Sind built in its own days two barrages, namely, one of the largest dams of the world, the Sukkur Barrage and the other Ghulam Muhammad Barrage. Now, after West Pakistan, we have seen the condition of the two barrages. Ghulam Muhammad Barrage has been a complete failure. Even the people are not settling there on the simple terms of tenancy, that is, the simplest and the easiest

terms on which land can be given, but they are fleeing. Most of the area is waterlogged. We have seen the fate of Kalri lake which is the result of wrong planning and wrong execution of the scheme. Silt less water is coming, and spoiling the land, weeds are growing under neath the water and land is going under water. This is the fate of most of the schemes. Often we hear that such and such an amount has been allocated for certain schemes, but really we do not know whether those schemes are effective nor what amount is wasted on execution of those schemes. We don't know how much is being wasted. We have many examples where schemes have been wrongly executed, where proper material has not been used due to which cracks have appeared in these projects making them useless. We know that even if a large amount is allocated, it is not a guarantee that the scheme is a good one or is going to benefit the people and that the amount has been well spent. Sir, in most cases we have seen, that imaginary performances are shown. For example claims are made and funds shown spent on roads which do not exist, but thousands of rupees are allotted for these roads.

Sir, I would draw your attention to the Union Councils. These Union Councils have been very helpful and as regards conciliation matters they can be very useful. But the fact is that the Union Councils have been levying taxes which is a burden on the poor people. They can levy a tax which is indirect, but to levy a tax on each and every thing, animals, huts, community building etc, that is too much. Every Union Council gets at least 5 thousand rupees. Sir, as we know there are 4,000 Union Councils and they get 2 crore of rupees, but we cannot see any physical advantage and physical progress. Here and there a tiny scheme has been completed or a bund has been laid or a road has been built. But this is not going to help our rural economy. What would help our rural economy, is a strong net-work in agricultural field giving out fertilizers and good seeds and things like this. I would request that in order to make the rural economy improve, we should lay more stress on our agricultural improvement.

چوہدری محمد انور (گوجرانوالہ - ۳) - جناب والا - یہ عام خیال تھا کہ شاید آئندہ سال کا بجٹ صوبہ کی ترقی کا آئنہ‌دار نہ ہو لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ یہ بجٹ بہت بڑے عزائم کا حامل ہے۔ اگر اس بجٹ کو غور سے دیکھا جائے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ صوبہ کے پسماندہ علاقوں اور حصوں کی ترقی اور بہبود کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے اور آئندہ سال جب آئندہ سال کا بجٹ پیش ہوگا تو اس سال کے بجٹ میں اور اس میں صوبہ کے متعلق نمایاں فرق اور نمایاں ترقی واضح ہو گی۔

جناب والا - گذشتہ سال جب اسمبلی کا بجٹ سیشن تھا تو زیادہ تر زور اس بات پر دیا گیا تھا کہ پس‌ماندہ علاقوں کے لئے خاطر خواہ سکیمیں اور منصوبے تیار کئے جائیں - چنانچہ ان مطالبات کی بنا پر ہم دیکھتے ہیں کہ اس بجٹ میں کئی سکیموں اور منصوبہ‌جات کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے - اس لحاظ سے صحیح طور پر اسے پس ماندہ علاقوں کا بجٹ کہا جا سکتا ہے -

جناب والا - اگر آپ اس بجٹ کو ملاحظہ فرمائیں گے تو معلوم ہو گا کہ بہاولپور میں ڈویلپمنٹ کے لئے ۵۷ء۳ فی صدی - صوبہ سرحد میں ۷۰ فی صدی اور سندھ میں ۳۶ فی صدی اضافہ کیا گیا ہے وائیٹ پیپر سے یہ چیز عیاں ہوتی ہے - اس کے علاوہ دو چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن سے کسی ملک کی ترقی عیاں ہوتی ہے - وہ ہے انڈسٹری اور زراعت - انڈسٹری کے متعلق آپ دیکھیں گے کہ ۱۹۴۸ء میں ۱,۱۰۰ کارخانے تھے لیکن ۱۹۶۲ میں ۵,۹۳۷ کارخانہ‌جات ہو گئے - زراعت میں بھی اسی طریقہ سے اضافہ ہوا ہے - اجناس کی پیداوار کافی بڑھ گئی ہے اور ترقی کی راہ پر گامزن ہے -

جناب والا - وائیٹ پیپر میں sector-wise ترقی کی رفتار دیکھیں تو آپ اندازہ کریں گے کہ زراعت ، انڈسٹری ، ذرائع رسل و رسائل ، سوشل ویلفیئر میں گذشتہ سال سے زیادہ ترقی کی گنجائش رکھی گئی ہے - سوم

اور تھور کی وجہ سے ہمارے صوبہ کی زمینیں تباہ ہو رہی ہیں ۔ حکومت نے اس طرف خاص طور پر توجہ دی ہے اور اب پیداوار میں کافی ترقی ہوئی ہے ۔

جناب والا ۔ کسی صوبہ کے بجٹ میں سب سے ضروری چیز دیکھنے والی یہ ہوتی ہے کہ اس صوبہ کی مالی حالت کیسی ہے اگر ہم اپنے صوبہ کی حالت پر غور کریں تو معلوم ہو گا کہ گذشتہ سال قرضہ جات کی رقم ۱۹۹ کروڑ تھی جس کے مقابلہ میں investment ۲۱۰ کروڑ تھی اور دوسری جگہوں میں قرضہ کی investment ۶۳ کروڑ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہماری financial position نہایت ہی sound اور مضبوط ہے ۔

جناب والا ۔ موجودہ بجٹ ون یونٹ کے خلاف نعرہ لگانے والوں کے لئے ایک صحیح جواب ہے ۔ جو لوگ یونٹ کے خلاف نعرے لگاتے ہیں ۔ ان کی زیادہ تر دلیل یہ ہوتی ہے ۔ کہ بڑے صوبے والے چھوٹے صوبے والوں کو بڑے بھائی کی مانند treat نہیں کرتے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے ۔ اگر جناب والا موجودہ بجٹ کو دیکھا جائے تو میں عرض کروں گا کہ اس میں پنجاب ہی ایک اب صوبہ ہے ۔ اور جسے بڑا بھائی کہا جاتا ہے ۔ اور جس کے متعلق بعض حلقوں سے یہ شکایت آتی ہے کہ پنجاب کی طرف سے صحیح سلوک نہیں کیا جاتا ہے ۔ لیکن اگر موجودہ بجٹ کو دیکھا جائے ۔ تو میں عرض کروں گا ۳ پنجاب کی آبادی دو کروڑ تیس لاکھ ہے اور دوسرے صوبوں کی مجموعی آبادی ایک کروڑ اٹھانوے لاکھ ہے اور اگر ترقیاتی منصوبوں کی طرف دیکھا جائے ۔ تو اس ایک سو چھیاسی کروڑ روپے میں سے پنجاب کے حصہ میں ۳۷ کروڑ ۳۵ لاکھ کی رقم رکھی گئی ہے ۔ لیکن اسے grudge نہیں کرتا اور نہ ہمیں اس سے کوئی تکلیف ہے ۔ لیکن یہ اس بات کا جواب ہے کہ دوسرے صوبوں کے عوام کو اگر یہ احساس ہو ۔ کہ پنجاب کا صوبہ زیادہ حصہ لے رہا ہے اور

دوسروں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے ۔ موجودہ بجٹ میں یہ پوزیشن نہیں ہے ۔ بلکہ حالت یہ ہے کہ اگر ہر ایک صوبے کا علیحدہ علیحدہ موازنہ کیا جائے تو بہاولپور میں ۵۷ء۳ فی صد صوبہ سرحد میں ۵۷ فی صد سرحدی علاقوں میں ۳۷ فی صد اور سندھ میں ۲۶ فی صد کا اضافہ ہوا ہے ۔ جب کہ پنجاب میں صرف ۱ فی صدی اضافہ ہوا ہے ۔میں یہ سمجھتا ہوں ۔ کہ پنجاب مقابلتاً زیادہ ترقی یافتہ ہے ۔ اور اسے مزید ترقی یافتہ بنانے کے بجائے دوسرے علاقوں کو زیادہ ترقی دینی چاہیے ۔ لیکن یہ حقیقت بھی سامنے رکھنی چاہئیے اور اس پر اعتراض کرنے والوں کو یہ بھی فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ آئندہ سال کے بجٹ میں پنجاب کو کیا مراعات دی گئی ہیں اور یہ کہ کیا دوسرے صوبوں کو نظر انداز کیا گیا ہے اسکا جواب یقیناً یہی ملے گا کہ دوسرے صوبوں کو نظر انداز نہیں کیا گیا بلکہ ان کی ضروریات کو زیادہ مد نظر رکھا گیا ہے ۔ جہاں تک سندھ کا تعلق ہے ۔ اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ دوسرے جتنے سیکٹرز کے لئے روپیہ رکھا گیا ہے۔کسی سیکٹر میں بھی کم روپیہ نہیں رکھا گیا ہے ۔ اور پچھلے سال کی نسبت اگر کسی ڈویژن کو کم روپیہ دیا گیا ہے تو وہ لاہور اور ملتان ڈویژن ہیں ۔ جو کہ پنجاب میں ہیں ۔ اس سے میں یہ عرض کروں گا ۔ کہ یہ بجٹ یونٹ کے خلاف نعرہ لگانے والوں کے لئے ایک صحیح اور حقیقت پسندانہ جواب ہے۔جناب والا ۔ اب میں تھوڑا سا اس بات کے متعلق عرض کروں گا ۔ کہ کہا جاتا ہے ۔ کہ پاکستان میں افلاس کا سمندر ہے ۔ جس میں امارت کے چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں ۔ اس افلاس کے سمندر کو امارت کے جزیروں سے دور کرنے کے لئے سب سے بہترین حل یہ ہے ۔ کہ دیہاتی علاقوں کی ترقی کی طرف توجہ دی جائے اور ہمارا بجٹ میں پہلی بار یہ قدم اٹھایا گیا ہے اور اس کے لئے کچھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ حالانکہ وہ دس کروڑ کی رقم ناکافی ہے ۔

چونکہ دیہاتی آبادی ۸۰ فی صد نفوس پر مشتمل ہے - اس لئے یہ رقم اس کے لئے ناکافی ہے اور ہمیں اس کم ترقی یافتہ علاقے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دینی چاہئے - خواہ یہ علاقے صوبہ سرحد کے ہوں - خواہ پنجاب یا سندھ کے ہوں - ہمیں ان کی حالت شہری آبادی کے مساوی لانی چاہئے - ان کی اقتصادی اور معاشی حالت کو بہتر بنانا چاہئیے - تا کہ یہ تفاوت اور یہ فرق سمندر اور جزیروں کا ختم ہو جائے - ان کی حالت کو متوازی سطح پر لانے کے لئے ان کے متعلق خاص توجہ دی جائے - اس لئے میں عرض کروں گا کہ دیہاتی آبادی کے لئے اور زیادہ رقوم مختص کی جائیں اس کے علاوہ - جناب والا - ہمارے دیہاتیوں ، کاشتکاروں اور زمینداروں کی اقتصادی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے - اس لئے میں یہ عرض کروں گا - کہ وہ اس کے مستحق ہیں - کہ ان کی جانب اور زیادہ توجہ دی جائے - مثلاً جناب والا کاشتکاروں اور زمینداروں کو جو قرضہ دیا جاتا ہے - تو ان کے لئے میں تجویز کروں گا کہ وہ قرضہ جات بلا سود ہونے چاہیں یعنی اُن پر کسی قسم کا interest نہیں لینا چاہئے گو حکومت کو اپنے لئے مالی وسائل پیدا کرنے ہوں گے لیکن یہ بھی درست ہے کہ اگر زمینداروں کی حالت اچھی ہو گی تو ملک کی حالت اچھی ہو گی اور ان کی خوش حالی سے ملک میں بھی خوش حالی کا دور و دورہ ہو گا اس لئے ضروری ہے ان کے لئے کھاد اور بیج کے لئے بھی سہولتیں مہیا کی جائیں - اور حکومت کو چاہئیے کہ وہ اس بارہ میں ان کی زیادہ سے زیادہ سے زیادہ امداد کرے - تا کہ اُنہیں یہ اشیاء کم قیمت پر فراہم ہو سکیں جناب والا - جو زمین ۱۹۰۱ سے رہن ہوا کرتی تھی اور مرتہان اُن زمینوں سے زیادہ روپیہ کما چکے - زیادہ منافع کھا چکے - تو ان کو بلا ادائیگی زر رہن فک کر دیا جاتا تھا - اس لئے میں یہ بھی عرض کروں گا کہ یہ معاملہ بھی حکومت کے لئے غور طلب ہے اور اس کے لئے قانون بنانا چاہئیے -

جناب والا ۔ ایک اعتراض کیا گیا ہے ۔ کہ جنرل ایڈمنسٹریشن میں Red-tapism بہت زیادہ ہے ۔ جناب والا ۔ میں تجویز کروں گا کہ اس (red-tapism) کو دور کرنے کے لئے حکام کے جو اختیارات ہیں ۔ اُنہیں زیادہ سے زیادہ decentralised کیا جائے ۔ گو کہ حکومت پہلے ہی سے اس پالیسی پر عمل‌درآمد کر رہی ہے ۔ لیکن اسے اور زیادہ de-centralise کرنا چاہیئے ۔ تا کہ بہت سے کام مختلف اضلاع کے ہیڈ کوارٹرز یا ڈویژن کے ہیڈ کوارٹرز میں طے ہو جایا کریں اور اس red-tapism کا قلع قمع ہو سکے ۔

جناب والا ۔ ایک اور تجویز یہ کروں گا کہ دفتروں میں حکام بالا کی طرف سے جو احکام جاری ہوتے ہیں ۔ تو رپورٹیں وقت معین کئے بغیر طلب کی جاتی ہیں اور اس طرح وہ رپورٹیں دو دو چار چار مہینے تک نہیں آتیں ۔ تو اس غرض کے لئے اُس حکم کے ساتھ وقت کا تعین ہونا چاہئیے ۔ تا کہ وہ رپورٹیں جلد از جلد آ سکیں ۔ اور اُن میں مزید تاخیر نہ ہو ۔

تیسری بات جناب والا یہ ہے ۔ کہ دیانت دار اور محنتی حکام اور افسران کی حوصلہ افزائی نہایت ضروری ہے ۔ جب تک یہ نہ ہوگا ۔ اس وقت تک حکام کو زیادہ دیانتدار اور محنتی بننے کا شوق پیدا نہ ہوگا اس کی طرف بھی حکومت کی توجہ خاص طور پر دلاتا ہوں ۔

جناب والا ۔ ہمارے معیار زندگی کے متعلق بھی بہت کچھ کہا گیا ہے کہ یہ پست ہے ۔ اور روز بروز مزید پست ہو رہا ہے ۔ اس میں شک نہیں کہ ہماری آبادی بہت بڑھ رہی ہے ۔ اور اس کا اثر بالواسطہ ہمارے معیار زندگی پر پڑتا ہے ۔ اس کے لئے میں حکومت کے نوٹس میں تین چیزیں لانا چاہتا ہوں ۔ سب سے پہلے تو یہ ہے کہ عوام کو امداد باہمی کے زرین اصولوں پر منظم کیا جائے تا کہ اجتماعی طور پر ترقی ہو سکے ۔ لوگ اجتماعی طور پر انداز فکر پیدا کر سکیں ۔ اجتماعی طور پر کوشش کر سکیں اور اجتماعی طور پر سارے

صوبے میں ایک جیسی ترقی ہو تا کہ یہ امارت کے جزیرے ختم ہو سکیں اور ہمارا معیار زندگی بلند ہو سکے ۔

دوسری تجویز یہ ہے ۔ کہ ہماری روز مرہ کی اشیائے خوردنی یا استعمال کرنے والی چیزیں ہیں ۔ اس پر ہماری مسلسل اور کڑی نگرانی ہونی چاہیئے ۔ تا کہ اگر کسی چیز کی قیمت بڑھے تو حکومت کی خاص توجہ اس پر پڑے اور یہ گرانی بلا تمیز نہ بڑھنی شروع ہو ۔ تیسری تجویز یہ ہے ۔ کہ ہمارے مزدور یا دیگر کارکنان یا حکام یا دوسرے جو بھی ہماری سوسائیٹی کے افراد ہیں ۔ ان کی آمدنی کا ہر سال جائزہ لیا جائے ۔ تا کہ ایسا نہ ہو کہ ان کی آمدنی کم ہی رہے اور گرانی بڑھ جائے اور ان کا معیار زندگی پست ہو جائے ۔

جناب والا۔ اب میں دو تین معروضات خصوصیت کے ساتھ ملک قادر بخش صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ ہمارا ضلع "منجی" یعنی paddy کی فصل پیدا کرتا ہے اور جو زرمبادلہ حکومت پاکستان کماتی ہے یا مغربی پاکستان کے توسط سے کمایا جاتا ہے ۔ اس کا ستر فی صدی کیلا ضلع گوجرانوالہ پیدا کرتا ہے لیکن جو زمین paddy پیدا کرتی ہیں ۔ ان کے لئے پانی نہایت ہی ناکافی ہے۔ دوسرے علاقوں میں نہری پانی ۴۰ فی صدی دیا جاتا ہے اور ہمارے گوجرانوالہ کو صرف ۲۵ فی صدی دیا جاتا ہے جو کہ بہت ہی ناکافی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر اس میں اضافہ نہ ہوا تو دھان کی کاشت کم ہو جائے گی اور اس کی کمی کی وجہ سے ہمارے زرمبادلہ پر اثر پڑے گا اور ہمارے ملک کی اقتصادی حالت پر اثر پڑے گا ایک اور عرض یہ ہے کہ ابھی تک گوجرانوالہ میں حکومت کی طرف سے کسی ڈگری کالج کا اجراء نہیں ہوا ۔ گذشتہ سیشن میں بھی میں نے یہ عرض کیا تھا اور بعد ازاں بار بار وزیر محکمہ تعلیم کی خدمت میں بھی عرض کیا تھا کہ سائنس کلاسز کے لئے وہاں پر کوئی بندوبست نہیں ہے ۔ اس لئے B.Sc. کلاسز میں تعلیم حاصل کرنے والے غریب طلباء کو لاہور آنا پڑتا ہے ۔ اس لئے وزیر تعلیم سے عرض کروں گا ۔ کہ وہ اس طرف توجہ دیں ۔

آخر میں ایک بات جناب میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا ضلع گوجرانوالہ چاول کی کاشت کرنے والا ضلع ہے ۔حکومت نے وہاں ۲ روپے قیمت بڑھا دی ہے اس سے زمیندار کی معاشی حالت پر کافی اثر پڑے گا ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حالت کو پیش نظر رکھتے ہوئے انکی قیمتوں میں اور اضافہ کیا جائے تا کہ زمیندار کی معاشی حالت بہتر ہو سکے ۔

ملک زمان خان (پشاور ایجنسی - ۱) (پشتو)۔ جناب سپیکر ۔ ریلوے بجٹ پر مجھے تقریر کرنے کا موقع نہیں ملا اس بارہ میں میری آپ کی وساطت سے ریلوے وزیر کی خدمت میں یہ گذارش ہے ۔ کہ اس وقت ٹل تک ٹرین جاتی ہے ۔ اسی ہ ں تو سیع فرما کر تونکی (پارہ چنار) تک لے جایا جائے ۔ یہ فاصلہ تقریباً ۵۰-۶۰ میل کا ہے اگر لائن میں توسیع کر دی جائے تو یہ تجارت اور عوام کی سہولیت کے علاوہ ملک کی دفاع کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہو گی ۔ اس کے علاوہ میرے علاقہ میں صرف ایک ہی سڑک کوہاٹ تا پارہ چنار جو پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے قبل انگریزی دور کی نشانی ہے ۔ اس کے علاوہ ایک سڑک خمصوکلی تک منظور ہے مگر اس پر ابھی کام شروع نہیں کیا گیا ۔ مہربانی کر کے اس طرف بھی اپنی توجہ مبذول فرمائیں تا کہ اسی علاقہ کے عوام کی ایک دیرینہ خواہش پوری ہو ۔ یہاں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں خمصوکلی علاقہ غیر کے باڈر پر ہے اور ایک معروف گاؤں ہے ۔ اس کے علاوہ تعلیم کے متعلق میری آپکی خدمت میں یہ عرض ہے کہ کافی عرصہ سے خمصوکلی میں ایک سکول منظور ہو چکا ہے مگر تا حال اس پر کسی قسم کا کام شروع نہیں ہوا ہے خمصوکلی چونکہ باڑڈر پر ہے اور علاقہ غیر کا اندرونی فاصلہ کل تقریباً ۱۰ میل ہے اور یہاں پر سے پارہ چنار ۴۰ میل ہے اس لئے یہاں ضروری ہے کہ فوری طور پر سکول کا اجرا کیا جائے اور مزید براں تعلیم کے متعلق یہ عرض ہے اس علاقہ میں اسلامی تعلیم کو فروغ دیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ بچوں کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں وظائف منظور کئے جائیں ۔

جناب سپیکر ۔ میری تیسری گذارش آپ کی خدمت میں یہ ہے کہ میرے علاقہ کے قبائل کو زمین کے مالکانہ حقوق نہیں دئے جاتے میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ سوتیلی ماں کا سا سلوک ہمارے ساتھ کیوں کیا جاتا ہے ۔ کیا آپ ہمیں محب الوطن پاکستانی نہیں سمجھتے یہ معاملہ میری سمجھ سے باہر ہے ۔ آپ کی خدمت میں میری یہ عرض ہے کہ ہمیں بھی دوسرے پاکستانی بھائیوں کی طرح مساوی حقوق دیں جس کے لئے میری ساری قوم آپ کی مشکور ہوگی ورنہ یاد رکھیں اگر ان کو ان کے حقوق نہ دئے گئے تو یہ ایک ایسی آگ ہے جو آئندہ ایک عظیم فساد کی شکل اختیار کر جائے گی ، اس کے علاوہ میری عرض یہ ہے کہ میرے علاقہ میں کوئی کارخانہ نہیں ہے قبل ازیں انگریزی دور میں سیمنٹ کے کارخانے کے لئے یہاں سروے کیا گیا تھا مگر انگریز نے جان بوجھ کر وہاں کارخانہ نہ لگایا تاکہ ہمیں ہر وقت مالی مشکلات میں پھنسائے رکھیں مگر اب جب کہ ہماری اپنی حکومت ہے اور وہاں سیمنٹ کا پہاڑ موجود ہے اس طرف فوری توجہ فرماویں اور مزید وہاں پر دیا سلائی اور صابن کے کارخانوں کے لئے سروے کرایا جاوئے تاکہ اس علاقہ کے عوام آرام کی زندگی بسر کر سکیں اور محنت مزدوری کرکے اپنے بال بچوں کا پیٹ پال سکیں ۔

جناب سپیکر آپ کی وساطت سے وزیر صحت کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ خمصوکلی میں ایک ہسپتال منظور ہو چکا ہے اس کے اجرا کا مناسب بندوبست فرماویں اور مختلف موزوں مقامات پر ڈسپنریاں قائم کی جاویں تاکہ ہمارے غریب عوام بھی اس زمانہ میں طبی امداد سے فائدہ اٹھا سکیں ۔ آخیر میں میری دو اہم گزارشات یہ ہیں کہ میری قوم کی Militia بنائی جاوے جس طرح کہ دوسری اقوام کی ہیں یہ میری قوم کے ساتھ ناانصافی ہے اور یہ عرض ہے کہ مسئلہ کشمیر کا حل ابھی تک سامراجیوں کی رشتہ دوانیوں کی وجہ سے حل نہیں ہوا اور اب ہمارا صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے تاریخ شاہد ہے کہ ہم نے

قبل ازیں کشمیر میں جس قسم کی قربانیاں کی ہیں آپ ہمیں اجازت دیں تاکہ ہم بزور بازو اپنے کشمیری بھائیوں کو ہندو کے چنگل سے آزاد کرائیں ۔

میر نبی بخش خان زہری - جناب سپیکر معزز ممبر جو اس وقت تقریر کر رہے تھے - انہوں نے اپنی تقریر میں کشمیر کے متعلق اور ملک کے دوسرے اہم معاملات کے متعلق جو کچھ کہا اگر مجھکو اجازت ہو تو میں اس کو interpret کروں تاکہ یہ proceedings میں آ جائے اور پریس میں بھی آ جائے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - وہ ریکارڈ دیکھ لیں گے - مسٹر محمد اکبر خان ۔

مسٹر محمد اکبر خان (ڈیرہ اسماعیل خان) - جناب سپیکر صاحب میں پر زور تائید کرتا ہوں اور گورنر صاحب کا اور پریزیڈنٹ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ''گلی کچھ'' سکیم کے لئے ایک کروڑ روپیہ ڈیرہ اسماعیل خان کو دیا ہے - دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے یہاں ایک نہر ہے - جس میں گرمیوں میں پانی ہوتا ہے اور سردیوں میں خشک ہو جاتا ہے میں گورنمنٹ کی اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ مہربانی کر کے اس کام کے لئے دوسرے بجٹ میں کوئی رقم مخصوص کریں ۔

ڈیرہ اسماعیل خان میں لوگوں کو پینے پانی کی بڑی دقت ہے - وہاں پر لوگ ۱۰-۲۰۰ میل سے پانی لاتے ہیں اور ساری رات سفرکر کے دن کو واپس آتے ہیں - برائے مہربانی اس طرف توجہ دیں اور ڈیرہ اسماعیل خان کے غریب لوگوں کے لئے پینے کے پانی کے لئے کچھ رقم رکھیں - ڈیرہ اسماعیل خان میں دریا خان کا راستہ بہت خراب ہے وہاں لانچز چھوڑے جائیں - اس کے علاوہ ڈیرہ اسماعیل خان میں ریلوے کا انتظام کیا جائے اور اس لئے کہ دریا خان کا راستہ گرمیوں میں اتنا خراب ہو جاتا ہے - کہ پل نہ ہونے کی وجہ سے ہمارا کوئی سامان

باھر نہیں جا سکتا - ریل کا انتظام اس لئے بھی ضروری ھے کہ ھم ملک کے ساتھ مل جائیں اور ریلوے سے ھم آسانی سے سفر کر سکیں -

اگر ریل کا انتظام کیا جائے تو ریل کندیاں سے ضلع ڈیرہ اسماعیل تک مل سکتی ھے -

اس کے علاوہ ھمارے یہاں کوئی اور سڑک نہیں ھے صرف ایک ھی سڑک ھے جو بنوں سے پشاور کو جاتی ھے جب بارش کا موسم ھوتا ھے تو یہ راستہ چھ سات دن تک بند رھتا ھے۔ اس راستے میں ٹریفک نہیں ھے - یہاں ۸۰ ھزار کی آبادی ھے وھاں لوگ گھروں میں بیٹھے رھتے ھیں اور تجارت نہیں کر سکتے برائے مہربانی اس سڑک کو جلد سے جلد پختہ کیا جائے -

خان امان اللہ خان شہانی (میانوالی - ۲) - جناب والا - وزیر خزانہ شیخ مسعود صادق اور متعلقہ حکام جنہوں نے سن ۶۳-۱۹۶۴ء کا بجٹ پیش کیا میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ھوں - میں اسے ترقیاتی بجٹ اور حقیقت پسندانہ بجٹ کہتا ھوں اور اتفاق کرتا ھوں سابق پنجاب کے ڈویژن کے لئے رقومات جو منظور کی گئی ھیں اس میں تحصیل بھکر کا تعلق سرگودھا ڈویژن سے ھے لیکن اس تحصیل کو ھر لحاظ سے پیچھے رکھا گیا ھے اور تحصیل بھکر کو ایک پیسہ تک نہیں دیا گیا - تعلیم کے لحاظ سے اور ھر لحاظ سے پیچھے ھے - پانی پینے کے لئے وھاں کوئی انتظام نہیں ھے سڑکوں کی حالت بہت بری ھے اور اس کے بعد جناب وھاں دریائے سندھ نے بہت سی زمینیں گرائی ھوئی ھیں۔ تقریباً جو وھاں کے چھوٹے چھوٹے زمیندار ھیں ان کے پاس ایک انچ زمین نہیں جو رھنے کے لئے مکان بنوا سکیں - جناب اس بجٹ میں جو ضلع میانوالی کو دیا گیا ھے لفٹ ایریگیشن سکیم کے لئے اٹھارہ لاکھ روپیہ دیا گیا ھے ایک اور ایریگیشن سکیم ھے جس کو ۴۰ ھزار روپیہ دیا گیا ھے - وائٹ سیمنٹ سکیم کے لئے سات لاکھ پچاس ھزار دیا گیا ھے۔ پاک امریکن فرٹیلائزر کی توسیع کے لئے

دو کروڑ سولہ لاکھ داؤد خیل کے لئے دیا گیا ہے ۔ عیسےٰ خیل تحصیل ہیڈنگ کے لئے تین لاکھ ۵۵ ہزار روپے دیئے ہیں ۔ جناب کالا باغ شکر دارا روڈ پر ۲۲ لاکھ ۹۰ ہزار روپیہ دیا گیا ہے ۔ جناب والا تحصیل بھکر میانوالی کا حصہ ہے یا نہیں ۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ اس کے لئے ایک پیسہ تک نہیں رکھا گیا ۔ دوسرا اسمٰعیلہ کالج ہے ۔ آپ اسمٰعیل ٹیکسٹائل مل والے چلا رہے ہیں میں وزیر تعلیم صاحبہ کی توجہ اس طرف دلانی چاہتا ہوں کہ ان کا انتظام ٹھیک نہیں چل رہا اور بہتر ہوگا کہ گورنمنٹ اس کو اپنی تحویل میں لے لے ۔ دوسرے جناب والا بھکر کی زمین دو حصوں میں تقسیم کی ہوئی ہے ۔ ایک کچے کا علاقہ ہے جو نہایت زرخیز ہے لیکن پانی نہ ملنے کی وجہ سے غیر آباد ہے اور تین چار سال سے غیر آباد ہے ۔ چشمہ لنک ہونے کی وجہ سے اس کی حالت بالکل خراب ہوجائے گی۔تو میں ایریگیشن منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ کندیاں سے لیکر مظفر گڑھ تک بجلی سپلائی کی جائے اور اس کے بعد ٹیوب ویل لگائے جائیں جس طرح ڈی آئی خان میں گورنمنٹ نے ٹیوب ویل لگائے ہیں ۔ آبیانہ مزارعین سے موصول کریں ۔ جناب دریا خان کے نیچے دریائےسندھ سے نالہ نکلتا ہے جس کا نام نالہ بوزل ہے ۔ اس سے بھکر کچے کا حلقہ سیراب ہوتا ہے اور تحصیل لیہہ کا علاقہ اس سے سیراب ہوا ہے اس کا منہہ تقریباً دو سال سے بند ہوگیا ہے اگر ایریگیشن منسٹر صاحب توجہ فرمائیں توگورنمنٹ کا کافی فائدہ ہو سکتا ہے اور عوام کو بھی بہت فائدہ ہو سکتا ہے جو اس وقت لوگ مر رہے ہیں اور کچے کا علاقہ چھوڑ کر دوسری جگہ جا رہے ہیں تو وہاں کوئی انجنیئر بھیج کرا سکے منہ کی سروے کرائیں اور اگر تھوڑی کھدائی کرائی جائے تو کافی رقم وصول ہوگی اور کچے کا علاقہ آباد ہو سکتا ہے ۔ وہ زمین لائلپور اور لاہور سے کسی حالت میں کم نہیں ہے بلکہ اس سے بھی اچھی زمین ہے ۔ دوسرا جناب ٹی ڈی اے نے بھی تھل کے علاقے میں پہلے شروع شروع میں کام کیا تھا اس کے بعد کوئی کام نہیں ہوا ۔ ٹی ڈی اے نے دو ملیں لگائی ہوئی ہیں ایک شوگر مل لیہ میں لگی ہے

اور دوسری جوہر آباد میں لگی ہے ۔ انکی حالت یہ ہے کہ ملوں کے زون بنا دئے گئے ہیں غریب لوگوں کے لئے تو زون بنائے گئے ہیں لیکن عام افسروں کے لئے زون نہیں ہیں - افسروں کے لئے گنا لائلپور سے جوہرآباد جاتا رہتا ہے لیکن عوام کا گنا بیس میل سے اکیس میل تک نہیں پہنچتا - یہ بھی کہیں کا انصاف ہے ؟ اب پچھلے سال بھکر تحصیل کا کافی گنا لیہ مل کو سپلائی ہوتا رہا مگراس سال ہمارا گنا انہوں نے نہیں لیا تو زمینداروں کو کافی نقصان پہنچا ہے - میں ایریگیشن منسٹر کی کی خدمت میں التماس کروں گا کہ بھکر تحصیل میں ایک شوگر مل کا ہونا نہایت لازمی ہے کیونکہ وہاں پر گنا بہت زیادہ پیدا ہو رہا ہے۔ دوسرا جناب محمد اکبر خان نے بھی کہا ہے کہ دریا خان سے ڈی ۔ آئی خان کے سفر میں گرمیوں میں نہایت ہی تکلیف ہوتی ہے ۔ اگر آدمی بھکر سے لاہور آئے تو جتنی دریا خان سے ڈی آئی خان تک جانے میں تکلیف ہوتی ہے تقریبا پانچ چھ گھنٹے لگ جاتے ہیں - اوستو صاحب تو یہاں نہیں ہیں - لیکن میں ان کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ ڈی ۔ آئی خان کے لئے ایک سٹیمر steamer اور دو Motor launches ہونی چاہیں اور اس کے لئے پچھلے دو سال میں بجٹ میں کافی گنجائش رکھی گئی تھی - اس سال بھی بائیس تیس لاکھ روپیہ ایک Steamer اور دو Motor launches کے لئے رکھا گیا ہے ۔ لیکن وہ ابھی تک نہیں پہنچے ہیں اور رقم سال کے آخیر میں lapse ہو جاتی ہے تو میں عرض کرونگا کہ اس سال دو موٹر لانچیں نہایت ضروری ہیں ۔ گذشتہ عید میں سٹیمر خراب ہو گیا تھا - مسافروں نے رات قیدیوں کی طرح جزیرے میں بسر کی تھی - وزیر متعلقہ صاحب اس علاقے کی طرف ضرور توجہ فرمائیں اور ایریگیشن منسٹر صاحب سے عرض کرونگا کہ وہ دلچسپی لیں اور نالہ بوزل کا کام جلدی سرانجام کروائیں ۔

خواجہ جمال محمد خان کریجہ (رحیم یار خان -۳) - جناب صدر یہ بجٹ جو ہاؤس کے سامنے پیش ہے اور جس کے متعلق باقی صاحب نے کہا ہے کہ یہ بجٹ پسماندہ علاقوں کو اور پسماندہ کرنے کا بجٹ کہا جا سکتا ہے - میں ان سے اتفاق کرتا ہوں - دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے ملک کے اندر کوئی نظم ونسق ہے ؟ - ڈاکے پڑ رہے ہیں - قتل ہو رہے ہیں - چوریاں عام ہیں اور انتظامیہ کا جب یہ حال ہے تو نظم و نسق کیسے ہو سکتا ہے - لیکن اس کی طرف بالکل کوئی توجہ ہی نہیں کرتے - میں چیلنج کرتا ہوں کہ ہمارا ملک اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک ہمارے عوام کے لئے سکون مہیا نہیں ہوگا - قتل - ڈاکے اور چوریاں جب تک بند نہ ہونگی ہمارے ملک کی ترقی جو اب ویسے ہی ناممکن ہے اور جب تک ہماری قوم کا معیار زندگی بلند نہ ہوگا اس وقت تک ہم کبھی ترقی نہیں کر سکتے - ہماری انتظامیہ کا یہ حال ہے کہ اس کے ذمہ کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں اور وہ ان کی بالکل خلاف ورزی کرتے ہیں اور اس طرف بالکل توجہ نہیں دیتے -

جناب والا - چوریوں کا یہ عالم ہے - کہ رات کو لوگ سو نہیں سکتے اور عوام کے اندر اتنی ہراسانی ہے کہ رات بھر جاگتے رہتے ہیں کہ کہیں ہماری عزت برباد نہ ہو جائے اور یہ ہماری انتظامیہ جو ہے وہ اپنے کمروں اور مکانوں میں بڑے عیش و آرام سے سوئے رہتے ہے تو میں اپنی حکومت کی اس طرف توجہ دلاؤں گا کہ پولیس کے اندر کوئی ایسے نوجوان اور دیانتدار آفیسرز لگائے جائیں جو ان چیزوں کے اوپر پورا کنٹرول کریں اور ان وارداتوں کو روکیں اور دیانتداری سے کام سر انجام دیں اس کے بعد میں گورنمنٹ کو زمینداروں کی اس تکلیف کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو سیم کی وجہ سے ہو رہی ہے مجھے معلوم ہے کہ ہماری حکومت کے زیر غور سیم کا مسئلہ ہے - وہ اس کو تسلیم کر چکی ہے کہ وہ ملک کے لئے لعنت ہے

اور اگر ملک کو کوئی خطرہ ہو سکتا ہے تو اسی سیم سے ہو سکتا ہے ۔ اگر کوئی ملک کو نقصان پہنچ سکتا ہے تو وہ ایسی چیزوں سے پہنچ سکتا ہے۔ اس سیم اور تھور کا یہ عالم ہے کہ کروڑ ہا ایکڑ زمین برباد ہو چکی ہے ۔ لیکن ہماری گورنمنٹ ابھی غافل اور سوئی ہوئی ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس گورنمنٹ کا خود منشا یہی ہے کہ یہ ملک تباہ و برباد ہو جائے یہ دیانتداری نہیں ہے اس وقت آپ ایسی کرسیوں پر بیٹھے ہیں کہ آپ کو ملک کے چپے چپے کا خیال رکھنا چاہئے ۔

جناب والا ۔ زمینداروں کے اوپر جو ٹیکس لگائے جاتے ہیں وہ اس وقت کے ٹیکس ہیں جب کہ ایک ایک ایکڑ زمین کی پیداوار ۲۵ یا ۳۰ من کے قریب تھی اب سیم کی وجہ سے ان زمینوں کی پیداوار ۸ یا ۹ من سے زیادہ نہیں ہوتی ۔ ہماری گورنمنٹ کو چاہئے کہ ٹیکس کو کم کر دے کیونکہ پہلی پیداوار جو تھی وہ بہت زیادہ ہوتی تھی ۔ انہوں نے جو ٹیکس لگائے تھے وہ درست اور صحیح تھے اب جو زمینوں کی پیداوار بالکل ختم ہو چکی ہے اب ان کو ٹیکس بھی کم کر دینے جائیں ۔ لیکن یہ بدستور ان زمینداروں پر ابھی تک بے انصافی کے ساتھ ظالمانہ ٹیکس عائد کرتے آ رہے ہیں ۔ پتہ نہیں لگتا کہ ان کے دماغوں میں کیا بات ہے ۔ کیا آپ یہ تو نہیں سوچتے ہیں کہ ہمارے ہاتھ میں حکومت ہے ۔ جو چاہیں سو کر سکتے ہیں ۔ میں ان کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہم اس وقت اقتدار اور وزارت کی کرسیوں پر بیٹھے ہیں اور ہمارے ہاتھ میں حکومت ہے ۔ ہم جو کچھ کرتے چلے جائیں گے ہمارا کوئی کچھ نہیں بگڑ سکتا ۔ ان کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ ہمارے اوپر ایک ایسی ہستی ہے جس نے بڑی بڑی ہستیوں کو نیست و نابود کر دیا ہے ۔ آپ کے سامنے ہزار ہا مثالیں موجود ہیں ۔ فرعون ۔ نمرود ۔

شداد آپ سے وہ بہت بڑی حکومتیں تھیں ۔لیکن جب انہوں نے غلط قدم اٹھایا اور ان میں تکبر پیدا ہو گیا تو معلوم ہے کہ ان کا کیا حشر ہوا ہمارے سب کے سامنے وہ واقعات موجود ہیں۔ میں اس گورنمنٹ کی توجہ اس طرف بذول کراؤں گا کہ ہمارے وزراء فخر اور تکبر کی طرف نہ جائیں ۔ ایک ہمدردانہ سلوک کریں اور اپنے اندر خلوص اور محبت پیدا کریں تاکہ عوام بھی آپ کو کسی اچھے نظریہ سے دیکھیں ۔

اب جناب والا تحصیل لیاقت پور کے اندر جو سیم اور تھور کا مسئلہ ہے اس کی طرف اپنے وزراء صاحبان کی توجہ بذول کراتا ہوں ۔ اس وقت سیم ہیڈ پنج ند سے لے کر رحیم یار خان تک جس کا ۱۵۵ میل کا فاصلہ ہے اور اس کی چوڑائی کم از کم چھ یا سات میل تک پہنچ چکی ہے۔ اس سیم کے پانی کے اندر کشتیاں چل رہی ہیں اس کی زد میں آ کر کم از کم لاکھوں ایکڑ زمین برباد ہو چکی ہے اور وہاں کے زمینداروں کو اس موذی لعنت نے تباہ و برباد کر دیا دوسری طرف زمنیداروں کی زمین دریا سے برباد ہو گئیں ہیں ۔ جب ہم وزراء صاحبان کے پاس جاتے ہیں ہمیں ایک معمولی آدمی یا نامعلوم ہمیں سمجھتے ہونگے ہمیں وہ ایسے ہی ٹال دیتے ہیں جب یہ دورہ پر جاتے ہیں تو ایسے مقامات پر جاتے ہیں جو ڈویژن کا صدر مقام ہو یا بڑے بڑے شہر ہوں ۔ لیکن وہ پسماندہ علاقوں کی طرف نہیں آتے کیونکہ ان کے لئے وہ خوراک اور ان کے لئے وہ آسائش اور ان کے لئے زندگی کی دوسری سہولتیں میسر نہیں آ سکتیں ۔ تو میں ان سے کہوں گا کہ آپ بڑے بڑے شہروں کی بجائے پسماندہ علاقوں کی طرف زیادہ توجہ دیں اور پسماندہ علاقوں کو دیکھیں آیا وہ کس حالت میں ہیں اور ان پر کیا گذرتی ہے ۔

جناب والا ۔ تحصیل لیاقت پور میں سڑکیں بنائی گئیں ہیں ۔ لیکن سیم کی وجہ سے سڑکوں کے اوپر اس وقت پانچ پانچ چھ چھ فٹ پانی کھڑا ہے ۔ ہماری حکومت یہ نہیں سوچتی کہ یہ قوم کا نقصان ہو رہا ہے ۔ جہاں لاکھوں روپیہ خرچ ہوا ہے اب وہاں سیم شروع

ہو گئی ہے اور لکھو کھا روپیہ جو لگے تھے وہ برباد ہوگئے ہیں -

Mr. Senior Deputy Speaker : The House is now adjourned for fifteen minutes for Maghrib Prayers.

The Assembly then adjourned for fifteen minutes for Maghreb prayers.

The Assembly meet at 7-40 p.m. after adjournment for Maghreb Prayers. Mr. Deputy Speaker, Sayed Zafar Ali shah in the Chair.

Mr. Deputy Speaker : Mr. Muhammad Jamal Koreja may please wind up his speech now.

خواجہ جمال محمد کوریجہ ۔ جناب والا ۔ میں حکومت کی توجہ اپنی تحصیل کی طرف دلاتا ہوں اس وقت جو مرض ہماری تحصیل پر حملہ آور ہو رہی ہے وہ سیم اور تھور ہے ۔ میں گذارش کروں گا کہ حکومت اس کے تدارک کے لئے کوشش کرے اور جائزہ لے کر زمینوں کو اس سے بچا لے ۔

اس کے بعد میں وزیر ریلوے کی خدمت میں عرض کروں گا کہ لیاقت پور ایک منڈی ہے وہاں دس بارہ Ginning فیکٹریاں ہیں ۔ لیکن وہاں پر کوئی ایسی گاڑی نہیں ٹھیرتی اور عوام خاص طور پر تاجر لوگوں کو آمدورفت کی کوئی سہولت نہیں ملتی کہ وہ اپنا قیمتی وقت بچا سکیں ۔ میں گذارش کروں گا کہ تیزگام ۔ خیبر میل یا کسی اور میل ٹرین کے وہاں ٹھہرنے کا انتظام کریں تاکہ لوگ باآسانی سفر کر سکیں ۔

اس کے بعد میں وزیر تعلیم سے گذارش کروں گا کہ ہمارے قصبہ شیدانی شریف میں جو مڈل سکول ہے اس میں دو اڑھائی سو طالب علم پڑھتے ہیں ۔ لیکن ان کے لئے کوئی ہوسٹل نہیں ۔ اس لئے وہاں ایک ہوسٹل کا انتظام کیا جائے ۔

میری گذارش ہے کہ حکومت انصاف‌پسندی سے کام لے اور ہر کام میں انصاف اور سچائی کو ملحوظ رکھے - ان کی بے راہروی کے متعلق ایک رباعی عرض کرتا ہوں —

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
سو اگر کافروگبرو بت پرستی باز آ
ایں درگہہ ما درگہہ ناامیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

مسٹر محمد اکبر خان کانجوں (رحیم یار خان - ۱) - جناب والا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک کامیاب بجٹ ہے۔ بہاول پور کے متعلق وزیر خزانہ نے اپنی تقریر میں ارشاد فرمایا کہ اس علاقہ کو ترقی کے لئے خاص توجہ دی گئی ہے - اگرچہ بہاولپور میں اتنی ترقی نہیں ہوئی پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے اس طرف توجہ دی ہے اور ترقی کی منزل کی طرف ایک قدم اٹھایا ہے اس میں ترقی کا تناسب جو ۴۰۰ فیصدی سے زیادہ دکھایا گیا ہے وہ اس لحاظ سے ہے کہ گذشتہ سالوں میں بہاولپور کے ساتھ ناانصافی ہوتی رہی ہے - لیکن یہ بات بڑی خوش آئندہ ہے کہ اس حقیقت کو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ اس پس‌ماندہ علاقہ کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے -

یہ بجٹ حقیقت پسندانہ ہے اور میں وزیر خزانہ کو مبارک باد دیتا ہوں اورگورنر مغربی پاکستان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ذاتی دلچسپی لے کر واضع ہدایات دی جائیں کہ پس ماندہ علاقوں کی طرف خاص توجہ دی جائے -

میں اس موقع پر یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ ہر وقت تجویزیں اور سکیمیں بھجوانے میں ہمارے بہاولپور ڈویژن کے کمشنر مسٹر بی - اے قریشی نے جس قدر محنت ، کوشش اور ذاتی دلچسپی کا اظہار کیا ہے اس کے لئے اگر میں ان کا شکریہ ادا نہ کروں تو بے انصافی ہوگی - یہاں جناب پرسید احمد نواز شاہ صاحب گردیزی کا بھی مشکور ہوں کہ جنہوں نے اس سلسلے میں کافی تگ و دو کی ہے -

گذشتہ سالوں میں بہاول پور کے ساتھ ناانصافی ہوتی رہی ہے اور اس کی حق تلفی ہوتی رہی ہے اور اس کی تلافی ہونی ابھی باقی ہے اور مجھے اپنے محبوب وزیر خزانہ سے قوی امید ہے کہ وہ اس طرف دھیان فرمالیں گے اور بہاول پور کے ساتھ کی گئی گذشتہ ناانصافیوں کی تلافی فرمائینگے۔

جناب والا۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ ترقیاتی کاموں پر خرچ ہونے والی یہ رقوم خرچ ہوں تو اس کے لئے صحیح طریقہ یہی ہے کہ ڈویژنل کمشنروں کو مالی معاملات میں زیادہ سے زیادہ اختیارات دئے جائیں اور وہ خرچ کے معاملے میں صوبائی حکومت کے ماتحت نہ ہوں۔ بلکہ جس ریجن کے لئے رقوم مخصوص کی گئی ہوں وہ وہاں کی سکیموں پر خرچ کرنے کے لئے ان کی مرضی پر چھوڑ دی جائیں اور ان کو اختیار دے دیا جائے کہ ان رقوم کو ایک سال کے اندر اندر فوری طور پر خرچ کریں۔ گزشتہ ناانصافیوں سے ہمیں ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ جس کی وجہ سے ہماری تعلیمی حالت کا یہ عالم ہے کہ رحیم یار خان ایک اچھا شہر اور ضلع کا صدر مقام ہونے کے باوجود ہمیں اپنی لڑکیوں کو پڑھانے کے لئے زنانہ کالج کی سہولت میسر نہیں اگر ہم رحیم یار خان سے اپنی لڑکیوں کو باہر کہیں تعلیم کے لئے بھجوائیں تو ہمیں ایک سو پچیس میل سے کم کہیں بھی کوئی کالج نہیں ملتا۔ لہذا اس طرف بھی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

جناب والا۔ بہاول پور کے سابق ملازمین کے ساتھ بھی ناانصافی ہوئی ہے اور ان کی حق تلفی ہوئی ہے۔ میں نے گزشتہ اجلاس میں بھی کہا تھا۔ کہ ان کے مسئلے کا جائزہ لیا جائے اور مرکز اور دیگر محکموں میں سابق پنجاب کے ملازمین کو دیئے گئے حق کے مطابق ان کو بھی حق دیا جائے۔ اس کے علاوہ کالج کے داخلوں میں بھی competition رکھا گیا ہے۔ ہم پسماندہ علاقہ کے لوگوں کی تعلیم اس سطح پر نہیں پہنچی کہ ہم یہاں آ کر مقابلہ کے امتحان میں بیٹھیں۔

اس لئے میری یہ تجویز ہے ۔ کہ کم از کم دس سال تک سوائے علاقہ کے لوگوں کے لئے کوٹہ مقرر کیا جائے

جناب والا ہماری سڑکوں کی حالت بھی انتہائی ناگفتہ بہ ہے سیم اور تھور نے ضلع رحیم یار خان کو اپنے گھیرے میں لے لیا ہے ۔ رحیم یار خان اس وقت غذائی پیداوار کے لحاظ سے مغربی پاکستان کے دوسرے علاقوں کے مقابلے میں اول نمبر پر ہے ۔ سیم اور تھور نے اسے گھیرے میں لے لیا ہے ۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کو بروقت متنبہ کرتا ہوں کہ آج جو کام لاکھوں روپے سے ہو جائے گا کل کو وہی کام کروڑوں روپے سے نہ ہو سکے گا ۔ خدا کے لئے رحیم یار خان کو بچا لیں ۔ رحیم یار خان کی ہزاروں ایکڑ زمین ہر سال سیم اور تھور کی نذر ہو رہی ہے جناب والا ۔ چونکہ رحیم یار خان زرعی طور پر بڑا زرخیز علاقہ ہے اس لئے وہاں شوگر مل کی بھی بڑی ضرورت ہے ۔ قومی مفاد اور قومی خدمت یہی ہے کہ اب گزشتہ ناانصافیوں اور حق تلفیوں کا ازالہ کیا جائے ۔ اور آپ لوگ چونکہ برسراقتدار ہیں ۔ آپ کا فرض ہے کہ چھوٹے یونٹوں کے ساتھ انصاف کریں اور اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو اگر آپ کی غلطیوں کی وجہ سے ون یونٹ جیسے عظیم اور قومی مفاد کے منصوبے کو نقصان پہنچا تو مورخ آپ کو غدار کہیں گے اور آپ کو قومی مجرم گردانیں گے ۔ سب چھوٹے یونٹ ون یونٹ کے حامی ہیں لیکن یہ بات صرف اتنی ہے کہ ون یونٹ بناتے وقت ان چھوٹے یونٹوں سے کچھ وعدے کئے گئے تھے ۔ جو ہی پورا نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے کہیں کہیں اور کسی کسی جگہ سے ون یونٹ کے خلاف آواز اٹھتی ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ ون یونٹ کے مخالف کوئی نہیں ۔ صرف ان کے ساتھ کئے ہوئے مواعید ایفاء نہیں ہوئے جس کی وجہ سے ان کے مفادات کو ٹھیس پہنچی ہے ۔

جناب والا ۔ اب میں آپ کے توسط سے حکومت کی توجہ اس ملک کی ایک اہم اکثریت جسے کسان اور مزدور کہتے ہیں کی طرف

مبذول کرانا چاہتا ہوں - کسان اور مزدور کی جو ناگفتہ بہ حالت آج ہے اگر میں اسے عرض کروں تو شکایت ہو گی اس لئے میں حضرت علامہ اقبال مرحوم کی زبان سے ان کی حالت پیش کرتا ہوں ۔

تو قادر و مطلق ہے مگر تیرے جہاں میں
ہیں تلخ بہت بندہ مزدور کے اوقات

جناب والا - میں آپکی وساطت سے یہاں کچھ سرکاری ملازمین سے بھی خطاب کرنا چاہتا ہوں - میرا مقصد یہاں بیٹھے ہوئے سرکاری ملازمین سے نہیں ہے بلکہ تمام سرکاری ملازمین سے ہے- انگریزوں کے وقت انگریزوں کا مفاد یہی تھا کہ وہ اپنے آپ کو حاکم سمجھیں لیکن آج ہمارے افسروں کے ذہن میں بھی یہی بات ہے - کہ وہ ہمارے حاکم ہیں - حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے جب کہ صدر مملکت محمد ایوب خان اپنے آپ کو عوام کا خادم کہتے ہیں - تو یہ افسر کس طرح عوام کے حاکم ہو سکتے ہیں - دوسری سب سے بڑی بات جناب والا یہ ہے- کہ انکا کردار ہماری حکومت کو متاثر کرتا ہے اگر یہ اچھے ہوں گے تو ہماری حکومت کی تعریف ہوگی اور اگر یہ برے ہونگے تو ہماری حکومت کی برائی ہوگی اس لئے میں ان تمام لوگوں سے عرض کروں گا کہ للہ وقت کی آواز کو پہچانو اور اپنی اصلاح خود کر لو ورنہ میں حکومت سے بھی التماس کرونگا کہ وہ اس سلسلے میں سختی کرے اور ان لوگوں کا محاسبہ کرے کہ جنہوں نے ابھی تک اس کو قبول نہیں کیا کہ وہ اپنے آپ کو بدلیں ۔

جناب والا - محرم کے دوران میں جو المناک اور افسوسناک واقعات ہوئے ان پر جسقدر بھی افسوس اور تاسف کیا جائے کم ہے اس کی وجہ سے ہر محب الوطن کی گردن شرم سے جھک جاتی ہے یہ اور بھی قابل افسوس امر ہے کہ اسے اپوزیشن کے بعض ممبروں نے ناجائز طور پر اچھالا ہے ۔

به این عقل و دانشی بباید گریست
لیکن میں اس کے برعکس یہ کہونگا
سیف ہے مسلم کے ہاتھوں گردن مسلم کٹی
غیرت مسلم تجھے کیوں نیند آخر آ گئی

موجود حکومت فرشتوں کی حکومت نہیں ہے اس میں خامیاں بھی ہو سکتی ہیں مگر اس موجودہ حکومت نے کچھ قابل فخر کام بھی کئے ہیں - آج ملک کی ترقیاتی سکیموں پر دو اڑھائی کروڑ روپے روزانہ صرف ہو رہا ہے - گذشتہ حکومتوں کو تو سازشوں اور لوٹ مار سے ہی فرصت نہیں ملتی تھی -

ملک میر حسین شاہ اورک زئی (کوہاٹ-۳) (پشتو)- جناب والا - میں وزیر خزانہ کو اتنا اچھا بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی میں اپنے حلقہ نیابت کی تکالیف اور ان کے مطالبات ان کے ہمدردانہ غور کے لئے عرض کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ ان تکالیف کو رفع فرمائینگے اور ان مطالبات کو ضرور ہی پورا کرینگے - اس سلسلے میں میری گذارش یہ ہے کہ ہنگو میں ایک کالج قائم کیا جائے - کیونکہ ہم غریب قبائلی اپنے بچوں کو ثانوی تعلیم پشاور اور کوہاٹ میں دینے کے قابل نہیں ہیں - کیونکہ وہاں کے اخراجات اسقدر بھاری ہیں کہ ہم ہرگز اس کے متحمل نہیں ہو سکتے اور اس کی حکومت بدیں غرض بھی ناگزیر ہے کہ حکومت نے زیادہ سے زیادہ سرکاری ملازمتیں مقابلے کے امتحانوں کے ذریعے دینا تجویز کیا ہے تو اگر ہمارے بچے ثانوی تعلیم کی نعمت سے محروم رہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ ہمیں سرکاری ملازمتیں نہ مل سکیں گی اور اس طرح ہمارا معیار زندگی کبھی بلند نہ ہو سکیگا اور جیسا کہ اس میرے معزز ایوان میں پڑھی گئی تقریر میں جناب وزیر خزانہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ بجٹ پسماندہ علاقوں کا بجٹ ہے اور جس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ پسماندہ

علاقوں کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ کرنا ضروری ہے ۔ لہذا میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں پر زور درخواست کرونگا کہ وہ اس بجٹ کو قرار واقعی پسماندہ علاقے کا بجٹ بناتے ہوئے کم ترقی یافتہ علاقوں میں زیادہ سے زیادہ کارخانہ جات نصب کرنے کی طرف توجہ فرمائیں اور اس ضمن میں اپنی گذارش کا یہاں پھر اعادہ کرتا ہوں کہ میرے علاقے میں بھی کارخانے لگانے کی تجویز پر عملی غور فرمائیں مزید برآں قبائیلی علاقے کے باشندوں کا معیار زندگی زیادہ ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لانے کی غرض سے بہتر ہے کہ ان کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کے لئے انہیں مختلف ایراجوں میں زیادہ سے زیادہ اراضی الاٹ کی جائے جو یقیناً ان کی موجودہ اقتصادی بدحالی کو سدھارنے کا باعث ہوگی ۔ اس کے علاوہ ہمارے مواجب اور ''رلنگی'' کی رقوم دیگر ایجنسیوں کو دی جانے والی رقوم کے برابر کی جائیں کیونکہ پٹھانوں میں رشک کا مادہ حد درجہ پایا جاتا ہے ۔ اور اس طرح ہماری دیگر ایجنسیوں کے باشندوں اور مواجب خوروں کے سامنے بڑی ہیٹی ہوتی ہے ۔ اور پھر یہ بھی کسی طرح سے مناسب نہیں کہ حکومت ایک ایجنسی کو تو سر آنکھوں پر بٹھاتے ہوئے انہیں ''رلنگی'' اور مواجب کی رقوم زیادہ دے اور دوسری ایجنسی کے باشندوں میں اس کی تقسیم آٹے میں نمک کے برابر کرے ۔ ہم سب حکومت کے بچے ہیں اور کسی بھی صاحب اولاد کو اپنی اولاد کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھنا جائز اور مناسب نہیں ۔ علاوہ ازیں ہمارے ہائی سکول میں کمروں کی تنگی ہے اور جگہ کی کمی کے باعث طلبا کو بارش اور دھوپ میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ لہذا وہاں سکول کے لئے مزید کمروں کا مناسب انتظام کرنے کی جانب بھی حکومت کو فوری توجہ دیکر طلبا کے مصائب کو رفع کرنا چاہئے ۔ علاوہ ازاں ہمارے علاقے میں ہسپتال تو ہے ۔ لیکن وہاں ڈاکٹر کی رہائش کا انتظام ہے نہ ہی آپریشن کے لئے کوئی کمرہ ہے اور

ایکس رے پلانٹ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - آپ کو بخوبی علم ہے کہ قبائلی علاقہ ہزاروں میل پر پھیلا ہوا ہے - اور ہمیں ہر چھوٹے موٹے مرض کے علاج کے لئے یا تو کوہاٹ جانا پڑتا ہے اور یا پھر پشاور جانا پڑتا ہے - لیکن علاج معالجے کے اخراجات کے علاوہ ہمیں آمدورفت کے مزید اخراجات کے تلے دبنا پڑتا ہے اس لئے میں آپ کی وساطت سے برسراقتدار حکومت کو استدعا کرونگا کہ وہ اس طرف بھی اپنی توجہ مبذول کریں -

علاوہ ازیں میرے علاقے میں بچیوں کے لئے کوئی سکول نہیں ہے اور جو بچیاں تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں - وہ پرائمری تک تو بچوں کے ساتھ اکٹھی ہی پڑھتی ہیں - لیکن بعد ازاں باوجودیکہ انہیں پڑھنے کا شوق تو ہوتا ہے لیکن ان کے لئے علیحدہ انتظام نہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنے شوق کو پورا نہیں کر سکتیں اور اس طرح تعلیم سے بہرہ ور نہیں ہو سکتیں - اس کی طرف بھی حکومت کو فوری توجہ کرنی چاہئے -

علاوہ ازیں جب ہمارے علاقہ میں دفعہ نمبر ۳۰۷ یا ۳۰۲ کا کوئی وقوعہ ہو جائے تو وہاں پر اختیار افسروں کی غیر موجودگی میں عوام کو بے حد تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے - جو افسر وہاں پر فی الحال مقرر ہیں وہ کام کی زیادتی یا کسی اور بنا پر پہنچنے میں ایک یا دو دن مقدمات کی سماعت کے لئے مقرر کرتے ہیں اور وہ بھی ان کی مرضی پر منحصر ہوتا ہے کہ مقدمات کتنے یا آئندہ پیشی کے تاریخ مقرر کر دیں اس طرح سے کوسوں دور سے آئے ہوئے عوام کو ناگفتہ بہ حالات اور تکالیف کا سامنا رہتا ہے اس کے لئے حکومت اپنی فوری توجہ منعطف کرے تو بہتر ہوگا اس کے علاوہ تحصیل ہنگو میں بجلی کے بلوں کی ادائیگی کا دفتر تھا جو کچھ دن ہوئے ٹل منتقل کر دیا گیا ہے جس سے ہمیں بڑی دقت ہو رہی ہے لہذا درخواست ہے کہ اس دفتر کو دوبارہ تحصیل ہنگو میں بحال کیا

جائے - ایک اور اہم مسئلہ جس کی طرف حکومت کی توجہ دلانا چاہتا ہوں - یہ ہے کہ ہمارے پولٹیکل تحصیلدار - ای - اے - سی - ڈپٹی کمشنر اور کمشنر وغیرہ ہمارے مسائل کو بخوبی سمجھتے ہیں اور ان پر فوری توجہ دیتے ہیں لیکن بعض امور کے لئے ہمیں لاہور آنے جانے کے لئے مصارف برداشت کرنے پڑتے ہیں - بہتر ہو گا کہ انہیں مزید علاقائی اختیارات دیکر ہمیں تکلیف اور خرچ سے نجات دلائی جائے - یہاں پر یہ گذارش کرنا بے جا نہ ہوگا کہ قبائلی علاقہ کے باشندوں کو اور بالخصوص ان کو جو اعلی تعلیم یافتہ ہوں انہیں اعلی سرکاری ملازمتیں دیکر ان ہی قبائیلی علاقوں میں تعینات کیا جائے - کیونکہ وہ وہیں کے باشندے ہونے کے طفیل اس علاقہ کے مسائل کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں اور انہیں حل کرنے میں زیادہ موثر اقدامات کر سکتے ہیں -

علاوہ ازیں قبائیلی علاقے میں ایک بڑا مرکز کلایہ ہے اس میں سکول اور ہسپتال تو ہے لیکن ابھی تک وہاں بجلی نہیں پہنچائی گئی ہے - اگر حکومت ان کی اس ضرورت کی طرف توجہ فرمائے تو ان کی اکثر تکالیف کا ازالہ ہو جائیگا -

اس کے علاوہ درہ آدم خیل میں ہائی سکول کے طلبا کی تعداد کے پیش نظر یہ مناسب ہوگا - کہ انہیں ایک کالج دیا جائے تاکہ وہ کوہاٹ اور پشاور کے کالجوں میں تعلیم پانے اور وہاں کے بورڈنگ ہاؤسوں میں رہائش پزیر ہونے کے اخراجات سے بچ سکیں - علاوہ ازیں وہاں کے عوام کو روزگار مہیا کرنے کی غرض سے انتہائی ضروری ہے کہ ان کے لئے وہاں پر کارخانے قائم کئے جائیں -

آخر میں میں وزراء صاحبان سے آپ کی وساطت سے پر زور اپیل کرونگا کہ وہ کوئی دن مقرر کر کے میرے علاقے کا دورہ فرمائیں - تاکہ میں وہاں کے عوام کو جمع کر کے ان کی خدمت میں پیش کر سکوں

کہ وہ اپنی تکالیف ان کی خدمت میں بیان کریں تاکہ وہ ان پر ہمدردانہ غور کر سکیں ۔

(At this stage Mr. Muhammad Mohsin Siddiqi rose to speak.)

Mr. Deputy Speaker : I may point out to the House that Ministers will be making their replies and the time being very short it will be better if the Members confine themselves to the very important points in their speeches.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : For how long will they carry on ? I think he should be the last speaker.

Mr. Deputy Speaker : Let the Member proceed. It is up to the House.

مسٹر محمد محسن صدیقی (کراچی - ۱) ۔ جناب والا اس ایوان کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے میں اپنی پچھلی بجٹ تقریر کا حوالہ دینا چاہتا ہوں ۔ پچھلے بجٹ کو آڈٹ اینڈ اکاؤنٹ ڈپارٹمنٹ کے ایک تجربہ کار افسر نے بنایا تھا اور اس پر میرا ریمارک یہ تھا کہ یہ بجٹ پاکستان کا بجٹ نہیں ہے بلکہ ایک پرائیویٹ لیمیٹڈ کمپنی کا بجٹ ہے ۔

جناب والا ۔ آج اس بجٹ میں میری نظریں ان جذبات اور ان احساسات کو ڈھونڈ رہی ہیں جن جذبات و احساسات کو لیکر اس ملک کی تخلیق ہوئی تھی ۔ یہ بجٹ جو آج ہمارے سامنے ہے اس میں دو ایسی شخصیتوں کا ہاتھ ہے جن کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ پاکستان کی تحریک سے نابلد اور ناواقف ہوں ۔ شیخ مسعود صادق اور ان کا خاندان پاکستان کی تحریک سے پوری طرح واقف نہیں بلکہ عملی تحریک میں حصہ لے چکا ہے اور جناب وحید خان صاحب پاکستان کی تحریک کے اچھے کارکن شمار کئے جاتے ہیں مگر پھر میری نظروں کو انتہائی مایوسی ہوئی اور پھر مجھے اس میں کوئی چیز نہیں ملی جس سے وہ جوش ۔ وہ ولولہ ۔ وہ مطمع نظر اور وہ امنگیں ظاہر ہوتی ہوں جن کے ذریعے ملت اسلامیہ نے اس مملکت کو حاصل

کیا ہو اور کیا یہ ممکن نہ تھا کہ وہ لاکھوں انسان جنہوں نے پاکستان بنانے کے لئے جانیں دی تھیں وہ شہدا جن کی روحوں کے طفیل میں ہم نے یہ مملکت حاصل کی تھی - ان کے لئے ایک عالی شان یادگار قائم کی جاتی اور اس یادگار کو دیکھکر آئیندہ نسلیں کہتیں کہ اس قوم میں ایسے لوگ بھی موجود تھے - جنہوں نے اس ملک کی خاطر اپنا جان و مال قربان کر دیا مگر مجھے بڑی مایوسی ہوئی -

مسٹر افتخار احمد خان - کنونشن مسلم لیگ سے بڑھکر کون سی یادگار ہو سکتی ہے -

مسٹر محمد محسن صدیقی - حضور والا - نہ کونسل مسلم‌لیگ کا سوال ہے - نہ کنونشن مسلم لیگ کا سوال ہے - نہ آپ کی بدنام جماعت ''عوامی لیگ،، کا سوال ہے - ہمارا تعلق کس جماعت سے ہے اور ہمارا تعلق کسی طبقہ سے ہے - سوال اس وقت یہ نہیں ہے - سوال اس وقت یہ ہے اور ہمیں ایک پاکستانی کی حیثیت سے یہ سوچنا ہے کہ وہ نظریہ جس کے تحت اس ملک کی تخلیق ہوئی اس نظریے کے لئے اس بجٹ میں کوئی provision نہیں ہے اور جتنی حکومتیں آئیں ان کی نظر سے یہ چیز روپوش رہی -

اب جناب والا میں پسماندہ علاقوں کی ترقی کی طرف آتا ہوں یہاں ایسے مواقع مہیا کئے گئے ہیں - جن سے پسماندہ علاقے آئندہ ان ترقی یافتہ علاقوں کے مقابلے میں آ سکیں گے جنہیں ترقی یافتہ کہا جاتا ہے - مگر سوال یہ ہے کہ چند کروڑ روپے اگر پسماندہ علاقے کو دیدئے جائیں تو کیا یہ کافی ہے - اگر آپ اس کو ایک خاص نقطہ نگاہ سے دیکھیں تو نہ صرف چند علاقے پسماندہ کہے جا سکتے ہیں - بلکہ کہ ہر شہر میں - ہر قصبے میں‌اور ہر ضلع میں کچھ ایسے علاقے ہیں جنہیں نظر انداز کیا گیا ہے - میں خصوصیت سے آپ کی توجہ اس بد نصیب شہر کی طرف دلاتا ہوں - جس کا میں نمائندہ ہوں جس کو آپ کراچی کہتے ہیں اور جس کے متعلق اس ہاؤس میں انتہائی غلط

فہمیاں ہیں - میں نے پچھلے سیشن میں بھی کہا تھا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ کراچی ایک ایسا شہر ہے - جہاں دودھ اور شہد کی نہریں بہتی ہیں - کراچی وہ شہر ہے جہاں سرمایہدارانہ نظام کے تحت زیادہ سے زیادہ ۱۰۰ گھر ایسے ملیں گے جن کے یہاں دولت کی بھر مار ہے تو کراچی کی ۲۲ لاکھ کی آبادی میں جہاں ۱۰۰ خاندان ایسے ملیں گے جو انتہائی دولت مند ہیں وہاں ایسے بھی غریب اور سسکتے ہوئے انسان دیکھیں گے جن کو دیکھکر آپ خود شرمندہ ہوں گے - میں آپ کو دکھا سکتا ہوں کہ کراچی میں ۱۰ لاکھ انسان ایسے ہیں جن کے سر پر خدا کے آسمان کی چھت کے علاوہ کوئی چھت نہیں ہے اور ایسے لوگ ہیں جن کو دو وقت کا کھانا بھی نہیں ملتا اور جنکو پہننے کے لئے کپڑا نہیں ملتا میں مبالغے سے کام نہیں لیتا ہوں - میں اس علاقے کا نمائندہ ہوں-بد نصیبی سے جہاں کراچی میں امراء - دولتمندوں اور سرمایہ داروں کی بھر مار ہے تو دوسری طرف ان غریب عوام کی بھر مار ہے اور خصوصیت سے وہ علاقہ جس کو ویسٹ پاکستان کی کانسٹی ٹوانسی نمبر ۱ کہا جاتا ہے - جس کا میں نمائندہ ہوں اور جو ملیر ڈرگ روڈ اور کورنگی پر مشتمل ہے - میں چاہتا ہوں کہ وہ حضرات جو غلط فہمی میں مبتلا ہیں میرے ساتھ چلیں میں انہیں دکھانا چاہتا ہوں کہ کراچی میں کسقدر غریب آبادی ہے - یہی نہیں کہ صرف مہاجرین ہیں بلکہ وہاں کے کسانوں کی آبادیاں ہیں اور وہ لوگ بلوچ ہیں اور بہت غیور بلوچ ہیں - جن کو زندگی کی کچھ سہولتیں مہیا نہیں ہیں - تو جناب والا میں آپ کی اجازت سے - -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - اب آپ اپنا بیان ختم کر لیں آپ کا وقت ختم ہو رہا ہے -

مسٹر محمد محسن صدیقی - حضور والا اگر آپ کی اجازت ہو تو میں دو منٹ میں ختم کر دوں گا - اسی طرح جناب والا Development Schemes کا بھی یہ حال ہے کہ کراچی کے ان

کا کوئی provision نہیں ہے - میں بتانا چاہتا ہوں - کہ کراچی کی ۲۲ لاکھ آبادی کے لئے communications کے سلسلے میں - education کے سلسلے میں ہسپتالوں کے سلسلے میں کوئی provision نہیں کیا گیا ہے - میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اتنے عظیم شہر کے لئے کیوں خاطر خواہ provision نہیں رکھی جا رہی - کورنگی کو آپ نے آباد کیا - کورنگی کو جو سڑک جاتی ہے اور مجھے تعجب ہے اس وقت محکمہ فائیننس کے سیکریٹری وہ خود واقف ہیں کہ اگر دو انچ پانی پڑ جائے تو کورنگی کی زمین زیر آب ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کورنگی ایک جزیرہ ہے جو پورے کراچی سے کٹ جاتا ہے - مائیر پر جو پل بن رہا ہے اس کے لئے بھی گرانٹ کی ضرورت تھی- اسی طرح لاسبیلہ میں ہسپتال کی ضرورت ہے اور یہ تمام سکیمیں آئی ہوئی ہیں - کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ ان پر کیوں عمل نہیں کیا گیا - اس کے علاوہ میں گذارش کروں گا کہ میرے پیچھے بیٹھنے والے ایک ممبر نے تجویز ہاؤس میں پیش کی تھی کہ سرمایہ داری ختم کئی جائے - تو اس سلسلہ میں خصوصاً میری تجویز یہ ہے کہ جتنے کارخانے ہیں ان کو nationalise کیا جائے - زمینداری کا abolition کیا جائے نہ کوئی کسی کا زمیندار رہے اور نہ کسی کا کوئی tenant رہے - میں اس idea سے اتفاق کرتا ہوں اور ملک کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے - یہ گورنمنٹ آف پاکستان کی declared پالیسی ہے کہ چونکہ یہاں عوام غریب ہیں اور ان کے پاس اتنے وسائل اور ذرائع نہیں ہیں کہ وہ اپنی زندگی کو سنبھال سدھار سکیں اس لئے گورنمنٹ آف پاکستان نے co-operative movement کو اپنی خاص توجہ دی اور اس چیز کو اپنا نظریہ بنایا تھا - اس پالیسی کا ۱۷ فروری سن ۱۹۶۲ کو اعلان ہوا تھا لیکن مجھے سخت تعجب ہے کہ باوجود کہ حکومت کی یہ declared policy ہے مگر اس بجٹ میں کم رقم رکھی گئی ہے -

میں جناب والا کی اجازت سے یہ گذارش کروں گا کہ جو contingency fund ہے اس کو بروئے لار لایا جائے اور بروئے کار لاکر ایسی ایسی چیزوں پر صرف ۔۔۔ (شور و قطع کلامیاں) مجھے بڑا سخت افسوس ہے کہ بجائے اس کے میں اپنی تقریر ختم کروں دوسرے ممبرز بڑی بیتابی کا اظہار کرتے ہیں ۔ جناب والا میری گذارش یہ تھی کہ یہ ایسی تحریک ہے۔ جس میں عملی طریقہ سے کم از کم چند زندگی کے شعبوں میں اور جیسا کہ اس ہاؤسنگ سکیمز نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ لوگ جو زندگی میں بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتے تھے ۔ جن کو احساس نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ ایک مکان کے مالک ہونگے اس co-operative movement کے تحت سینکڑوں Colonies یہاں لاکر۔۔۔ (شور و قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker : Will the Member finish his point please ?

مسٹر محمد محسن صدیقی ۔ جناب والا میں صرف اتنا عرض کئے دیتا ہوں ۔

ہم باغ تمنا میں دن اپنے گزار آئے
آئی نہ بہار آخر شاید نہ بہار آئے

Mr. Deputy Speaker : I have sympathy with the Member but I am afraid the time is very limited. I will request the Member to complete his sentence.

مسٹر محمد محسن صدیقی ۔ تو جناب والا آخر کوئی تو latitude ایسے لوگوں کو دیں جو ذہنی و فکری طریقہ سے آپ کی debate میں کچھ نہ کچھ ایسی جان پیدا کر سکیں اگر آپ نے اجازت علاقوں کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی ہے اور اس بجٹ میں ان

دینی ہے تو خدا راہ مجھے دو چار منٹ اور دیں اگر نہیں دینی تو مجھے کوئی بولنے کا شوق نہیں اس ہاؤس میں میں شائد واحد ممبر ہوں جو ہمیشہ آخر میں اٹھتا ہوں اس لئے کہ مجھے کوئی بولنے کے لئے اتنا جذبہ نہیں -

Mr. Deputy Speaker : It is up to the House. If the House decides to sit for a longer period, I have no objection. I think the Member may resume his seat.

میاں محمد شریف (پارلیمنٹری سیکرٹری) - جناب والا میں نہایت مختصر الفاظ میں سب سے پہلے بجائے اس کے کہ میں فائننس منسٹر کا شکریہ ادا کروں میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ متواتر ۱۴۰ دفعہ اٹھنے اور بیٹھنے کے بعد مجھ کو آپ نے موقعہ دے دیا -

جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اگر اس بجٹ کے فگرز پیش کئے جائیں تو زیادہ بہتر ہوگا -

DEVLOPMENT PROGRAMME FOR BACKWARD AREAS.

بہاولپور ریجن —

۱۹۶۰-۶۱	۸ لاکھ
۱۹۶۱ ۶۲	۷۴ لاکھ
۱۹۶۲-۶۳	۶۵ لاکھ
۱۹۶۳-۶۴	۳ کروڑ ۴۷ لاکھ

پشاور ریجن —

۱۹۶۰-۶۱	۲ کروڑ ۷۸ لاکھ
۱۹۶۱-۶۲	۴ کروڑ ۳۹ لاکھ
۱۹۶۲-۶۳	۴ کروڑ ۶۶ لاکھ
۱۹۶۳-۶۴	۷ کروڑ ۹۸ لاکھ

فرنٹیئر ریجن --

۱۹۶۰-۶۱	۴۵ لاکھ
۱۹۶۱-۶۲	۸۷ لاکھ
۱۹۶۲-۶۳	۱ کروڑ ۶۲ لاکھ
۱۹۶۳-۶۴	۲ کروڑ ۲۲ لاکھ

سندھ ریجن --

۱۹۶۰-۶۱	۱۴ کروڑ ۵۶ لاکھ
۱۹۶۱-۶۲	۱۸ کروڑ ۱۴ لاکھ
۱۹۶۲-۶۳	۲۵ کروڑ ۸۳ لاکھ
۱۹۶۳-۶۴	۳۲ کروڑ ۴۵ لاکھ

بلوچستان ریجن -

۱۹۶۰-۶۱	۱ کروڑ ۵۹ لاکھ
۱۹۶۱-۶۲	۴ کروڑ ۴ لاکھ
۱۹۶۲-۶۳	۵ کروڑ ۵۹ لاکھ
۱۹۶۳-۶۴	۵ کروڑ ۷۰ لاکھ

تو جہاں تک ہو سکتا تھا گورنمنٹ نے backward areas کے لئے کافی سے زیادہ رقومات مختص کی ہیں اور میں آج وزیر خزانہ کا اور ان سیکریٹریوں کا جنہوں نے نہایت محنت شاقہ کے ساتھ اس بجٹ کی تیاری کے لئے ایک مہینہ تک کام کیا مبارکباد پیش کرتا ہوں اور انہیں میں مستحق سمجھتا ہوں اور ان کو ہدیہ تہنیت پیش کرتا ہوں ۔جناب والا ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ۔ میرا نکتہ نگاہ اس بارہ میں بالکل مختلف ہے میں اس بجٹ کو Backward Areas, Budget قرار نہیں دیتا بلکہ میں Poor Man's Budget قرار دیتا ہوں ۔ جناب والا ۔ میں اس صوبے میں رہتا ہوں جس کی آبادی پانچ کروڑ کے قریب ہے اور بجائے اس کے کہ میں روپے کی ریجن وائز تقسیم کروں میں زیادہ مناسب سمجھوں گا کہ غریب آدمیوں کے لئے یہ سب کچھ کیا گیا ہے اور بیک ورڈ ایریا کے معنی ہیں غریب لوگوں کےعلاقے اس میں خواہ وہ مظفر گڑھ کے لوگ ہوں۔خواہ میانوالی کے ۔ خواہ سندھ کے لوگ ہوں ۔جناب والا۔ بطور سیاسی آدمی ہونےکے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس صوبے کا بلکہ دنیا کے تمام ملکوں اور ان کے صوبوں کا انحصار ان کی صنعتی و زراعتی ترقی پر ہے ۔ ہمارا صوبہ زرعی صوبہ ہے اور یہ غریب لوگوں کا صوبہ ہے تو میں یہ عرض کروں گا اور میں یہ سمجھوں گا کہ یہ کم ظرفی ہوگی اگر میں یہ نہ کہوں کہ ترقی کے لحاظ سے ہمیں زرعی ترقی حاصل کر لی ہے اور آج ہم فخر کے ساتھ یہ کہ سکتے ہیں کہ ہم نے الیچی اس صوبے میں پیدا کی ۔ آج ہم فخر کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے کپاس اس ملک کے لئے پیدا کیا ۔ آج ہم فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے زر مبادلہ جو ہم آم کے لئے

خرچ کیا کرتے تھے اور جو باہر سے منگایا کرتے تھے اپنے ملک کے لئے بچا لیا ہے ۔ جناب والا ۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ سرپرا صوبہ ایک بڑا زمیندار ہے۔ میں آج پیغام تہنیت پیش کرتا ہوں کہ ان کی خاص کوششوں کی وجہ سے یہ زرعی ترقی معرض وجود میں آئی ہے ۔ جناب والا ۔ دوسری چیز یہ ہے کہ جہاں ہمارا ملک زرعی ہے وہاں سیم اور تھور کی بیماری تپ دق کی طرح ہمارے پیچھے پیچھے چل رہی ہے اور اس صوبے میں ترقی کر رہی ہے اور ساتھ ہی ساتھ ہماری آبادی ماشاءاللہ لاہور میں ایک لاکھ ۵۷ ہزار ایک سال میں اور ۲۷ ہزار لائل پور میں ایزاد ہو رہی ہے ۔ ان لوگوں کو چھوڑتے ہوئے جو مر چکے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ کو meet کرنے کے لئے جہاں میرے کرم فرما اور میرے محترم بزرگ فائننس منسٹر صاحب نے کوشش کی ہے وہاں ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہماری حکومت اس بات کی مستحق ہے ۔ کہ ہم اس کو مبارکباد پیش کریں ۔ سولہ سال میں ہماری آبادی میں اضافہ ہوا ہے اور آج ہماری آبادی کثرت سے بڑھ رہی ہے دوسری طرف ہماری زمینیں سیم اور تھور کا نشانہ بن رہیں ہیں۔لیکن خوشخبری یہ ہے کہ قدرتی وسائل نے ہمارے حوصلے بلند کر دئیے ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ۔

میاں محمد شریف ۔ جناب والا میرا ٹائم ختم نہیں ہوا ۔

(قطع کلامیاں اور شور)

Mr. Deputy Speaker : I can't hear anybody. Will the Member please resume his seat.

(Noise)

Mr. Deputy Speaker : Order please.

میں اس ہاؤس کی مزید کارروائی ان حالات میں صحیح نہیں سمجھتا ۔ پہلے یہ فیصلہ ہونا چاہئے کہ آیا ممبران کو مزید بولنے کا موقع ملنا چاہئے یا نہیں اگر ملنا چاہئے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا میں نے اس ایوان میں وعدہ کیا ہے ۔ یہ آپوزیشن کی move کے بعد وعدہ کیا تھا اور میں سمجھتا ہوں ۔ ان کو حق ملنا چاہئے کیونکہ وقت بہت زیادہ ہو چکا ہے ۔ آپوزیشن کے معزز ممبر میرے پاس تشریف لائے اور سمجھتا ہوں کہ وہ جائز طور سے پہنچے ہیں ۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم نے کل کے لئے تیاری کرنی ہے ۔ اس لئے میں request کروں گا کہ ہر ایک ممبر کو پانچ منٹ دے دئے جائیں ۔ پانچ منٹ ملک قادر بخش صاحب تقریر کریں گے اس کے بعد میں تقریر کروں گا اور ختم کر دونگا ۔ (قطع کلامی) میں عرض کروں گا کہ خواجہ صفدر صاحب کو یاد ہو گا اور انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ ۱۲ آدمی ہاؤس کے اندر رکھیں گے اس لئے ہم نے second sitting کی تھی اگر ہمارے ۴۰ آدمی پورے ہوتے ہیں تو بے شک میں ہاؤس کو continue کروں گا ۔ اگر ان کے جانے کے بعد کورم ٹوٹ جاتا ہے تو میں اپنے بھائیوں سے request کروں گا کہ وہ ختم کر دیں ۔ (قطع کلامی) دیکھئے خواجہ صاحب اگر میری پارٹی کے ۴۰ آدمی باقی رہتے ہیں تو آپ بے شک چلے جائیں میں اجلاس کو continue رکھوں گا ۔

Mr. Deputy Speaker : I would request the Leader of the House to let me know if he has got any Member from his side who want to speak before the Minister.

Minister of Finance : No. Malik Sahib will speak for five minutes and then I will wind up.

میں اتنا بڑا مقرر نہیں ہوں جتنے کہ خواجہ صفدر صاحب ہیں -
میں نے دل کی باتیں تھوڑی سی کرنی ہیں - (قطع کلامیاں)

Begum Jehan Ara Shahnawaz : Point of Order. Have we not heard enough from the platform of this House that further time is going to be wasted. Can't the Leader of the House control his Party and see to it that they speak on the budget.

Mr. Deputy Speaker : It is no point of order.

وزیر قانون (ملک قادر بخش) - جناب والا اس General discussion کے متعلق بہت کچھ کہنا تھا لیکن میں اپنے آپکو محدود کر رہا ہوں - واپڈا کے متعلق کچھ غلط فہمیاں صرف ایوان کے معزز ممبران کو نہیں بلکہ اور حضرات کو بھی ہیں - اس کے لئے میں آپ کی اجازت سے کچھ فگرز جو مہیا کئے گئے ہیں پڑھ کر سناتا ہوں -

You will allow me to read that paper. It will hardly take two or three minutes—

> Government records show that in 1950 there were about 78,000 consumers of electricity in the area now served by WAPDA. During 1961-62 alone the number of new consumers connected to the system was over 82,000. This was the result of WAPDA's decision to remove restrictions on power consumption and to extend the benefits of electricity to an ever increasing number of consumers rather than concentrate exclusively on improving the supply of power to those who were lucky enough to have obtained electricity connections. A decision to the contrary would have meant a policy of winning the goodwill of
>
> a small class of haves and ignoring the requirements of the havenots. As a result of WAPDA's policy of expansion the number of consumers in West Pakistan today

has exceeded 5 lakhs and the use of electricity has increased in the last three years by over 100 per cent.

The pattern of this increase shows that electricity which was previously considered as an amenity to be found mainly in the urban areas is now going into the services of the rural community at a rapidly increasing rate. When WAPDA took over the Electricity Department four years ago there were about 3,000 agricultural connections for tubewells. This number has now grown to 11,400—an increase of almost 300 per cent. During the same period tht number of electrified villages has increased from 700 to over 1700. And now about industry. In the last four years the number of industrial connections has grown from 13,000 to over 23,000. Very briefly I can say that in this short span of four years the Electricity Department under WAPDA has achieved more than in its entire span of life of nearly four decades during the pre-WAPDA period. And what may be of particular interest to this House that during 1961-62 there has been a decrease of 31 per cent in administrative costs as a proportion of the revenue collected and an increase of nearly 80 per cent in the amount of interest paid to WAPDA to the Government on its investment in the power system and on loans obtained for development. This is a performance any country can be proud of.

A suggestion has been made in the House that the Warsak Power Station should earn about Rs. 38 crore annually. This is a figure that will not be reached even if we follow the path of arithmetic. Power generation, transmission and distribution is somewhat more complicated.

The installed capacity at Warsak is 1,60,000 kilowatts. If the loading conditions in the system were to permit a continuous full capacity loading of the power station throughout the year then the maximum generating capability of

the power station will be 1,000 million units. This figure is arrived at after taking into account the variations in the discharge of the Kabul River. Out of maximum possible 1,000 million units that can be generated at Warsak, 760 million units can be delivered at consumers' premises and are saleable, the balance being used in power station auxiliaries, sub-station auxiliaries, transmission and distribution.

The average sale price of a unit delivered at the consumers' premises is 10 paisas (worked out on the basis of total amount billed in the year at existing tariffs divided by the total units sold in the year to all categories of consumers). The gross revenue from the units delivered to the consumers from the maximum generation at Warsak will thus be Rs. 7,60 crores. It will, however, be wrong to consider that this revenue has been made available by the capital outlay on Warsak alone. This revenue is possible only when to the cost of Warsak the capital cost of complimentary transmission and distribution is also added.

Apportioning the total gross revenue which can be earned by units generated at Warsak, between generation and complimentary transmission and distribution in proportion to the capital outlay on each, Warsak's share cannot exceed Rs. 4.40 crore. After deducting, from this gross figure, interest at 4 per cent, depreciation at 2.5 per cent and operating costs, the maximum net revenue that Warsak can possibly earn under ideal conditions will be Rs. 2.25 crore. I am sorry I had to go into these details but as I said before there were some natural and other factors that have to be taken into account before resorting to simple arithmatic in a do-it-yourself attempt to work out cost to benefit ratios.

While I am on the subject of the various factors that have to be taken into account to arrive at correct cost to benefit

ratios. I might refer also to the various remarks about the cost of WAPDA's tubewells in the Central Rachna Project. We have been told that these tubewells are twice or three times more costly than tubewells installed in the past or even in the present by private owners or even by some Government agencies. The factors that are important here are the capacities, efficiency, durability and the proportionately lower operating costs of the WAPDA tubewells. To state the matter simply let me say that if 1800 WAPDA type of tubewells had not been installed in Central Rechna to reclaim 1.2 million acres the Government would have had to install 8000 tubewells of the type referred to in this House. And had Government been unwise enough to adopt such tubewells it would have had to replace them every few years as against the 40 years life of a well-maintained WAPDA tubewell. However, if this explanation does not satisfy any Member, and if any Member feels that he can install a tubewell with the same design features, efficiency, capacity and durability as a WAPDA tubewell at costs mentioned in this House then let me announce here and now the Government's willingness to award to him a contract for the remaining reclamation tubewells.

Information has also been asked for about the position of waterlogging and salinity measures in Thal Doab. According to the programme, prepared by WAPDA in 1961, Thal Doab has been covered under two projects namely, Lower Thal Doab and Upper Thal Doab. The project for Lower Thal Doab comprising the commands of Muzaffargarh and Rangpur canals *plus* 2 small areas not commanded by the irrigation system (total areas 1.2 million acres) has already been prepared. The project comprises about 1550 tubewells and about 125 miles of drainage channels at an estimated cost of Rs. 21.9 crores including electrification. The construction work is expected to start in early 1964 and when fully implemented will convert most of the project area from non-perennial

to perennial irrigation raising gross value of crop production from Rs. 89 million at present to about 510 million annually. The project is included in the annual Development Programme 1963-64 with allocation of Rs. 20 million.

No. project for Upper Thal Doab has yet been prepared. Necessary investigations in the area have, however, been completed and the data is being analysed. As soon as analysis is completed, the project planning will be started.

We have already distributed to Members a comprehensive report on WAPDA's progress. It describes how many famous blue prints of the past have become realities today—projects in the service of our people.

It would take too much of the time of the House to present a complete list of what projects that WAPDA has been able to complete in the last five years. Some, however, deserve special mention. Among them is the Central Rechna Salinity Control Project which is the largest project of its kind in the whole world and has already brought about a tremendous change in the economic condition of the farmers in the area concerned through the operation of its tubewells. Then there is the huge Gudu Barrage which was inaugurated some months ago. The Rawal Dam is also a project now familiar to the whole of Pakistan not only because it was the first dam to be built by Pakistan out of its own technical and financial resources but also because it is situated in the heart of the new Capital of Pakistan. And already in operation and ready for formal inauguration is yet another WAPDA project, the hydel station at Nandipur.

راؤ خورشید علی خاں ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب یہ تقریر کر نہیں رہے تھے پڑھ رہے تھے ۔

Mr. Deputy Speaker: I may point out that a policy statement can be read in the House but not those points which do not relate to the policy statement. The rule is that no member can read his

speech but the Minister is an exception. When he is reading his speech, it must be confined to the policy statement.

I think, tomorrow the House will discuss charged expenditure and other than new expenditure and the members will have ample opportunity to discuss the same. The members who have not spoken today can take part in the debate tomorrow.

Now, the Minister of Finance.

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق)۔ جناب والا۔ مجھکو ایک چیز کا اعتراف ہے کہ معزز اراکین بہت تھکے ہوئے ہیں اور سچ پوچھئے تو اس حساب سے مجھکو یہاں تقریر کا حق نہیں ہے لیکن چونکہ میرے محترم دوست نے جو اپوزیشن کے لیڈر ہیں یعنی خواجہ محمد صفدر صاحب بعض اہم باتیں کردیں گو اس کا تعلق بجٹ سے نہیں تھا پہلے میں اس کو deal کرونگا پھر اس کے بعد میں اپنی معروضات بجٹ کے بارے میں پیش کرونگا۔

جناب والا۔ میرے محترم دوست خواجہ محمد صفدر صاحب نے فرقہ وارانہ فسادات پر بہت زور دیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ یہ فسادات ۳۰ جگہ ہوئے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ خواجہ محمد صفدر صاحب میرے بہت ہی محترم دوست ہیں۔ لیکن وہ ایسی غلط بیانیوں سے ہمارے دشمنوں کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ یہ چھ سات سے زیادہ جگہوں پر نہیں ہوئے ہیں۔ میں اس کو چیلنج کرتا ہوں۔ یہ چیز فارن پریس میں جاتی ہے۔ اور اس سے ہماری بدنامی ہوتی ہے۔

خواجہ محمد صفدر۔ پھر چیلنج نہ کریں۔ یہ تو جائے گی۔ ہی۔

وزیر خزانہ۔ خواجہ صاحب نے جو ڈیشنل انکوائری کے بارے میں بھی بہت زور دیا ہے۔ میں خواجہ صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ وہ بار بار اس ہاؤس میں اٹھ کر یہ کہتے رہے ہیں کہ منسٹرز کو کوئی powers نہیں ہیں۔ آپ استعفی دیجئے۔ ایک طرف تو یہ

موقف اختیار کرتے ہیں اور دوسری طرف کہتے ہیں کہ You are almighty آپ نے یہ کیوں نہیں کیا اور وہ کیوں نہیں کیا ؟ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ صحیح بات کون سی ہے - ہم powerless ہیں یا powerful ہیں جس طرح خواجہ صاحب کا مطلب حل ہوتا ہے - وہ اسی طرح ہمیں اس میں fit کر دیتے ہیں بہر حال ہماری کیبنٹ پوری powerful ہے انشاء اللہ -

جناب والا - فسادات ہوئے تو میں بیمار تھا - گورنر صاحب باہر تھے - جب مجھے پتہ لگا تو میں نے شہر کا round کیا - ہسپتالوں میں گیا - انکوائری کے لئے آرڈر دیا - گورنر صاحب نے مہربانی کر کے ایک ایسے شخص کو جس کی integrity ہمارے پاکستان میں بہت اونچی ہے مقرر کر دیا ہے - اس کا نام عبدالرشید ہے - خواجہ صاحب کو یہ بھی پتہ ہوگا کہ سابق صوبہ سرحد میں ہی - سی - ایس کے آدمی کبھی سیشن جج بنا کرتے تھے - کبھی وہ ڈپٹی کمشنر بنا کرتے تھے - یہ شخص بدقسمتی سے ایگزیکٹیو لائن میں آ گیا - اس کے جو بعد کے ہیں وہ ہائی کورٹ کے جج بھی ہو گئے - اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک honest inquiry چونکہ ایک ایگزیکٹیو کا آدمی کر رہا ہے - اس لئے آپ کہتے ہیں کہ آپ کو اس پر اعتبار نہیں ہے اس سے مجھ کو بڑا دکھ ہوا ہے -

میں فسادات کے بارے میں زیادہ نہیں کہنا چاہتا - انکوائری ہو رہی ہے - اگر میں زیادہ کچھ کہوں گا تو شاید انکوائری اس سے تھوڑی بہت influence ہو جائے - اتنا کہونگا - کہ ہمارے چھوٹے عملہ نے پوری کوشش کی ہے - میں یہ نہیں کہتا کہ یہ فساد کیوں ہوئے ؟ کس نے کرائے ؟ اسی بات کے لئے انکوائری کی جا رہی ہے - جب پتہ لگا کہ خیر پور میں یہ فساد ہوا تو آپ کو پتہ ہے ممبر بورڈ آف ریونیو اور بریگیڈئر مظفر جو کہ بیچارے Lawyer نہیں ہیں اور جن کا کوئی کورٹ سے تعلق نہیں ہے ان دو اصحاب کو

وھاں بھیجا - نارووال میں بھی جو فساد ھوئے وھاں بھی جوڈیشل انکوائری اے - ڈی - ایم صاحب نے کی - میں فسادات کے متعلق زیادہ نہیں کہنا چاھتا - اس کی انکوائری ھو رھی ھے - ابھی ملک قادر بخش صاحب نے ھاؤس ایک رپورٹ بھی پڑھکر سنائی تھی جو کہ خیرپور کے تنازعہ کے بارے میں تھی -

خواجہ صاحب نے یہ بھی زور دیا ھے کہ پریذیڈنٹ کے دورے جب ھوتے ھیں - تو افسر ساتھ جاتے ھیں - میں خود اس بات کا مخالف ھوں - لیکن یہ چیز تو ھمیں خواجہ صاحب سے ورثہ میں آئی ھے - خواجہ صاحب بھول جاتے ھیں کہ جب ۱۹۵۱ میں پنجاب میں الیکشن ھوئے تھے تو لیاقت علی خان مرحوم نے خود پنجاب کا دورہ کیا تھا - میاں ممتاز کے لئے - خواجہ صاحب بھی میرے خیال میں اس گاڑی میں ان کے ساتھ ساتھ تھے - یہ چیز تو ھم کو ورثہ میں آئی ھے - میں خود اس بات کو صحیح نہیں سمجھتا لیکن ھمارا پریذیڈنٹ اگر وہ ساتھ ھی ایک پولیٹیکل آدمی بھی ھے تو دونوں کو الگ کیسے کر سکتے ھیں اور پریذیڈنٹ بھی پولیٹیکل تقریر کرے گا تو اس کے لئے ضرور ایسے آدمی ساتھ رکھنے پڑتے ھیں - security measures کے لئے خواجہ صاحب نے mention کیا کہ سٹیج پر ڈی - آئی - جی بیٹھا تھا - انہوں نے mention کیا کہ کمشنر بیٹھا ھوا تھا وہ تو security measures کے لئے تھے - میں نے خود جلسہ کرایا تھا - بیماری کی حالت میں - میں قسم کھاتا ھوں میں نے کسی افسر سے مدد نہیں لی - خواجہ صاحب خود گئے ھیں - کبھی انہوں نے ایسا سنا ھے - لاکھ سے زیادہ مجمع تھا یہ آپ سے ھم نے ورثہ میں لیا ھے - ھم اسے چھوڑ دیں گے - انشاءاللہ ضرور چھوڑ دیں گے -

خواجہ محمد صفدر - یہ تو مانتے ھیں کہ بری بات ھے -

وزیر خزانہ - میں اسے بہت اچھا نہیں سمجھتا - بڑی بات بھی نہیں کہتا - بہت اچھی بھی نہیں سمجھتا -

باقی رہا بجٹ کا معاملہ ۔ میرے دوست برخوادر عبدالباقی بلوچ صاحب بیٹھے ہیں ۔ انہوں نے بڑے پیرائے میں بڑے جوش میں آ کر کہا کہ یہ پسماندہ علاقوں کا بجٹ ہے کیوں کہ پسماندہ علاقوں کو اس میں تباہ کر دیا گیا ہے۔ میں facts and figures آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جو پرانے یونٹ تھے ان کے بارے میں سب سے پہلے میں قلات ڈویژن کو لیتا ہوں ۔ میں اس کا آغاز باقی صاحب سے کرتا ہوں (قطع کلامیاں) ۔

Sir, you will see. I challenge. These are the correct statement in the Budget.

۱۹۵۴-۵۵ء میں جو مالیہ ہم نے قلات ڈویژن سے اکٹھا کیا ۔ وہ ۳۵ لاکھ تھا اور ہم نے وہاں ڈویلپمنٹ پر (اس میں دونوں قسم کی ڈویلپمنٹ آئی ہے) خرچ کیا وہ ۸۰ لاکھ تھا ۔(قطع کلامیاں) ۔

Minister of Finance: Please, for God's sake, hear me, then talk.

اس کے بعد آ جاتی ہے ۔ Integration اس کے دو حصے کئے ہوئے ہیں ۵۶ - ۱۹۵۵ میں ان کا مالیہ تھا ۳۴ لاکھ اور خرچ کیا ہم نے ۸۶ لاکھ ۔

میر عبدالباقی بلوچ ۔ عملہ بڑھ ئے جاؤ ۔

وزیر خزانہ ۔ ذرا سنتے جاؤ ۔ ختم نہیں ہوا ابھی don't shout ۱۹۵۶-۵۷ء میں مالیہ تھا ۳۶ لاکھ اور خرچ کیا ہم نے ۶۱ لاکھ ۔ ۱۹۵۷-۵۸ء میں مالیہ تھا ۴۱ لاکھ اور خرچ تھا ۶۵ لاکھ ڈویلپمنٹ پر اور ۱۹۵۸-۵۹ء میں مالیہ تھا ۵۲ لاکھ اور خرچ ڈویلپمنٹ کا ایک کروڑ ۱۷ لاکھ ۔ ۱۹۵۹-۶۰ء میں ۴۳ لاکھ مالیہ اور ایک کروڑ ۲۳ لاکھ ان کا ڈویلپمنٹ کا خرچ تھا ۔ ۱۹۶۰-۶۱ء میں مالیہ ۴۷ لاکھ اور ڈویلپمنٹ کا خرچ ایک کروڑ ۱۳ لاکھ ۔ ۱۹۶۱-۶۲ء میں مالیہ ۵۰ لاکھ اور خرچ ایک کروڑ ۳۸ لاکھ ۔ ۱۹۶۲-۶۳ء میں ریونیو ۵۶ لاکھ اور ڈویلپمنٹ کا خرچ ۳ کروڑ ۱۷ لاکھ حاصل کے اعداد میں مرکزی واپسی رقم شامل نہیں ۔ ۱۹۶۳-۶۴ء میں ان کا مالیہ جو

assess کیا گیا ہے وہ ہے ۶۳ لاکھ اور ان کے لئے provision رکھی گئی ہے ۳ کروڑ ۵۱ لاکھ کی ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر آپ پنسل کاغذ لیں تو آپ کو پتہ لگے گا کہ جو ان کا مالیہ ہے اس کے حساب سے ہم نے ۵۰۰ فیصدی دیا ہے ۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ یہ پسماندہ علاقوں کو پسماندہ بنائے کا بجٹ ہے ۔ باقی صاحب آپ میرے برخوردار ہیں ۔ میرے عزیز ہیں ۔ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا ۔

کوئٹہ ڈویژن ۔۔

سال	رقم مالیہ (اس میں مرکزی واپسی رقم شامل نہیں)	رقم جو عام اور ترقیاتی امور پر خرچ ہوئی
۱۹۵۴-۵۵	۵۰ لاکھ	ایک کروڑ
۱۹۵۵-۵۶	۵۲ لاکھ	ایک کروڑ ۹ لاکھ
۱۹۵۶-۵۷	۵۹ لاکھ	ایک کروڑ ۴۸ لاکھ
۱۹۵۷-۵۸	۶۴ لاکھ	ایک کروڑ ۷۴ لاکھ
۱۹۵۸-۵۹	۸۲ لاکھ	دو کروڑ ۷۷ لاکھ
۱۹۵۹-۶۰	۷۱ لاکھ	دو کروڑ ۵۳ لاکھ
۱۹۶۰-۶۱	۸۳ لاکھ	۲ کروڑ ۶۲ لاکھ
۱۹۶۱-۶۲	۹۲ لاکھ	۴ کروڑ ۸۸ لاکھ
۱۹۶۲-۶۳	ایک کروڑ ایک لاکھ	۶ کروڑ ۲۸ لاکھ

۱۹۶۳-۶۴ ایک کروڑ ۲۸ لاکھ ۷ کروڑ ۱۸ لاکھ

اب آپ ان اعداد و شمار سے حساب لگالیں - یہ کوئی ۵۰۰ فیصدی سے اوپرھی ہے -

خیرپور ڈویژن --

اب میں خیر پور ڈویژن کے اعداد و شمار پیش کروں گا - جن سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ ترقی کی رفتار کیا ہے - ایک بات میں واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں پاکستانی ہوں اور ایک پنجاب تو کیا میں ایسے ۵۰ پنجاب کو پاکستان کی سلامتی پر قربان کر دوں گا - (نعرہ ہائے تحسین)

لیجئے اب اعداد و شمار ملاحظہ فرمائیں --

سال	رقم مالیہ (اس میں مرکزی واپسی رقم شامل نہیں)	رقم جو عام اور ترقیاتی امور پر خرچ ہوئی
۱۹۵۴-۵۵	۱ کروڑ ۲۵ لاکھ	۱ کروڑ ۱۵ لاکھ
۱۹۵۵-۵۶	۱ کروڑ ۱۸ لاکھ	۱ کروڑ ۳۳ لاکھ
۱۹۵۶-۵۷	۱ کروڑ ۹ لاکھ	۱ کروڑ ۹۲ لاکھ
۱۹۵۷-۵۸	۱ کروڑ ۲۳ لاکھ	۱ کروڑ ۸۰ لاکھ
۱۹۵۸-۵۹	۱ کروڑ ۴۸ لاکھ	۲ کروڑ ۳ لاکھ
۱۹۵۹-۶۰	۱ کروڑ ۳۱ لاکھ	۱ کروڑ ۷۸ لاکھ
۱۹۶۰-۶۱	۱ کروڑ ۳۲ لاکھ	۲ کروڑ ۳۱ لاکھ

۱۹۶۱-۶۲	۱ کروڑ ۳۸ لاکھ	۳ کروڑ ۳۶ لاکھ
۱۹۶۲-۶۳	۱ کروڑ ۴۸ لاکھ	۴ کروڑ ۳۸ لاکھ
۱۹۶۳-۶۴	۱ کروڑ ۶۲ لاکھ	۵ کروڑ ۲۳ لاکھ

ان اعداد و شمار کا اگر آپ حساب لگائیں تو کم از کم ۳۰۰ فیصدی اضافہ ہوگا۔

سندھ :-

سال	رقم مالیہ (اس میں مرکزی واپس رقم شامل نہیں)	رقم جو عام اور ترقیاتی امور پر خرچ ہوئی
۱۹۵۴-۵۵	۹ کروڑ ۹۲ لاکھ	۱۳ کروڑ ۸۶ لاکھ
۱۹۵۵-۵۶	۸ کروڑ ۶۹ لاکھ	۹ کروڑ ۸ لاکھ
۱۹۵۶-۵۷	۸ کروڑ ۸۴ لاکھ	۲۱ کروڑ ۵۳ لاکھ
۱۹۵۷-۵۸	۹ کروڑ ۵۴ لاکھ	۲۱ کروڑ ۶۶ لاکھ
۱۹۵۸-۵۹	۱۵ کروڑ ۷۲ لاکھ	۲۳ کروڑ ۸۲ لاکھ
۱۹۵۹-۶۰	۱۴ کروڑ ۷۹ لاکھ	۲۲ کروڑ ۹۳ لاکھ
۱۹۶۰-۶۱	۱۴ کروڑ ۴۷ لاکھ	۲۶ کروڑ ۴۸ لاکھ
۱۹۶۱-۶۲	۱۱ کروڑ ۶۱ لاکھ	۳۰ کروڑ ۲۶ لاکھ
۱۹۶۲-۶۳	۱۳ کروڑ ۲۶ لاکھ	۳۵ کروڑ ۳۸ لاکھ
۱۹۶۳-۶۴	۱۴ کروڑ ۸۶ لاکھ	۴۱ کروڑ ۹۳ لاکھ

ان اعداد و شمار سے اضافہ تقریباً ۲۸۵ فیصدی ہوا ۔

یہ figures بالکل correct ہیں

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Please give us the Panjab figures.

Minister of finance : These are the anticipated figures. Don't you worry.

میں پنجاب کے اعداد و شمار بھی پیش کروں گا ۔ آپ ذرا تحمل سے کام لیں ۔

صوبہ سرحد ۔

سال	مالیہ (اس میں مرکزی واپسی رقم شامل نہیں)	کل خرچ
۱۹۵۴-۵۵	۶ کروڑ ۲۶ لاکھ	۷ کروڑ ۲۵ لاکھ
۱۹۵۵-۵۶	۴ کروڑ ۸۷ لاکھ	۸ کروڑ ۵۴ لاکھ
۱۹۵۶-۵۷	۲ کروڑ	۱۱ کروڑ ۱۵ لاکھ
۱۹۵۷-۵۸	۳ کروڑ ۹۰ لاکھ	۱۰ کروڑ ۸۰ لاکھ
۱۹۵۸-۵۹	۴ کروڑ ۸۱ لاکھ	۱۲ کروڑ ۳۷ لاکھ
۱۹۵۹-۶۰	۴ کروڑ ۷۵ لاکھ	۱۲ کروڑ ۱۴ لاکھ
۱۹۶۰-۶۱	۳ کروڑ ۸۱ لاکھ	۱۱ کروڑ ۶۱ لاکھ
۱۹۶۱-۶۲	۳ کروڑ ۷۴ لاکھ	۱۴ کروڑ ۹ لاکھ
۱۹۶۲-۶۳	۴ کروڑ ۲۱ لاکھ	۱۵ کروڑ ۴۶ لاکھ
۱۹۶۳-۶۴	۵ کروڑ ۶۳ لاکھ	۱۹ کروڑ ۹۴ لاکھ

یعنی ۳۵۰ فیصدی اضافہ ہوا ہے ۔

اب بہاول پور آیا ہے - جس کے متعلق مجھے افسوس ہے کہ ان کو ان کا پورا حق نہیں ملا - لیکن اب میں نے ان کو پورا حق دے دیا ہے - آپ اس کی figures پڑھیں - یہ اتنی بری نہیں تھیں - لیکن جو پسماندہ علاقے کا حق تھا - میں وہ اسے بالکل نہیں دے سکا - یہ ایک عوامی بجٹ ہے - اس لئے میں نے کوشش کی ہے کہ اس علاقے کو اس کا حق دوں اور انشا اللہ اور بھی دونگا -

سال ۵۵-۱۹۵۴ میں مالیہ تھا - پانچ کروڑ چوہتر لاکھ اور خرچ تھا پانچ کروڑ پینسٹھ لاکھ یعنی ان سے جتنا لیا تھا - اس سے کچھ کم وہاں پر لگایا تھا - میں اقرار کرتا ہوں - کہ سال ۵۶-۱۹۵۵ء میں مالیہ سات کروڑ تھا - لیکن ان کو پانچ کروڑ چھیانوے لاکھ دیا تھا - یعنی ان کی Revenue سے بھی ایک کروڑ کم دیا ہے - سال ۵۷-۱۹۵۶ء سات کروڑ چھیانوے لاکھ کا مالیہ تھا - لیکن ان پر چھ کروڑ انچاس لاکھ روپے خرچ کئے گئے یعنی پورا پورا تب بھی خرچ نہیں ہوئے تھے پھر سال ۵۸-۱۹۵۷ء میں گیارہ کروڑ اکانوے لاکھ روپے کی وصولی ہوئی تھی اور خرچ گیارہ کروڑ چھیالیس لاکھ روپے ہوئے تھے یعنی اب بھی پورا خرچ نہیں ہوا تھا - سال ۵۹-۱۹۵۸ء میں ان کا چودہ کروڑ کا بجٹ تھا اور انہیں تیرہ کروڑ انتیس لاکھ دیا گیا تھا یعنی کم ہی دیا ہے - پھر سال ۶۰-۱۹۵۹ء میں تیرہ کروڑ اٹھانوے لاکھ مالیہ تھا اور اس میں سے تیرہ کروڑ اکتالیس لاکھ دیا گیا یعنی کم دیا گیا - Sorry سال ۶۱-۱۹۶۰ء میں گیارہ کروڑ اناسی لاکھ روپے کا مالیہ تھا - اور خرچ دس کروڑ اونچاس لاکھ روپے تھا - یعنی پھر بھی کم کر دیا تھا - سال ۶۲-۱۹۶۱ء میں وصولی گیارہ کروڑ سات لاکھ روپے تھی - اور ان پر خرچ دس کروڑ چون لاکھ روپے کیا گیا ہے - سال ۶۳-۱۹۶۲ء میں مالیہ گیارہ کروڑ انچاس لاکھ تھا - اور خرچ دس کروڑ اکہتر لاکھ کیا گیا تھا اور جب ہماری باری آئی تو ہم نے مالیہ assess کیا - گیارہ کروڑ بیاسی

لاکھ روپے اور خرچ کے لئے تیرہ کروڑ پچھتر لاکھ روپیہ دیا یعنی تقریباً دو کروڑ زیادہ دیا ہے اور اگر میں بیمار نہ ہوتا تو وہاں کے لئے اور بھی زیادہ دیتا ۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ آپ کا خسارہ پورا نہیں ہوتا اور آپ حقدار ہیں ۔

اب پنجاب کے متعلق بھی سن لیجئے کیونکہ بڑا شور و غل ہے کہ پنجاب نے لوٹ لیا ہے اور یہ کر دیا ہے وہ کر دیا ہے ۔ اب میں آپ کو بتاؤنگا کہ پنجاب نے کیا کیا ہے ۔

ایک ممبر ۔ آپ خود بھی پنجابی ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ میں پنجابی نہیں ہوں ۔ میں پاکستانی ہوں اور انشا اللہ مروںگا بھی پاکستانی اور اگر پچاس پنجاب بھی پاکستان پر قربان کرنے پڑے تو اس کی بقا کے لئے قربان کردونگا ۔ اور انشاء اللہ سب کو ہی پاکستانی بناؤنگا اور بلوچ کو بھی بناؤنگا ۔ اس پر سال ۵۵-۱۹۵۴ء میں یعنی یونٹ بننے سے پہلے اس پر اکتیس کروڑ تنتیس لاکھ کی وصولی کے مقابلے میں چوالیس کروڑ اکیاون لاکھ روپے خرچ کئے گئے تھے یعنی ہم نے اس سال وہاں پر زیادہ خرچ کیا تھا ۔ پھر جناب والا آتی ہے Integration اس کے دونوں مالیے جمع کر کے بنتے ہیں ۔ بتیس کروڑ باون لاکھ روپے اور خرچ ہم نے کیا ہے چونتیس کروڑ اسی لاکھ اور Integration کے بعد پہلی دفعہ جب بجٹ تیار ہوا تو پنجاب پر وصولی کے مقابلے میں خرچ کم کر دیا گیا ۔ یعنی سال ۵۷-۱۹۵۶ء میں وصولی چالیس کروڑ سنتالیس لاکھ (ڈیوبلمپنٹ وغیرہ سب ملا کر) اور خرچ تھا چالیس کروڑ چھبیس لاکھ سال ۵۸-۱۹۵۷ء میں وصولی پنتیس کروڑ چھیانوے لاکھ تھی ۔ اور خرچ اڑتیس کروڑ چھتیس لاکھ ۔ سال ۵۹-۱۹۵۸ء میں ترپن کروڑ نوے لاکھ مالیہ تھا اور خرچ تھا انچاس کروڑ نتانوے لاکھ ۔ سال ۶۰-۱۹۵۹ء میں سنتالیس کروڑ چوہتر لاکھ وصولی ہوئی اور خرچ اکتالیس کروڑ اکیاون لاکھ ہوا ۔ سال ۶۱-۱۹۶۰ء میں ستاون

کروڑ بتیس لاکھ وصولی ہوئی - اور خرچ پنتالیس کروڑ انتیس لاکھ ہوا یعنی روپے میں بارہ آنے سال ۱۹۶۱-۶۲ء میں آمدنی ستر کروڑ اٹھانوے لاکھ تھی اور خرچ اکیاون کروڑ پندرہ لاکھ سال ۱۹۶۲-۶۳ء میں آمدنی تریاسی کروڑ اٹھانوے لاکھ تھی اور خرچ اکسٹھ کروڑ آنیس لاکھ اور سال ۱۹۶۳-۶۴ء میں ہماری آمدنی اٹھانوے کروڑ انتر لاکھ ہے اور جس میں کہ پانچ کروڑ روپیہ کراچی سے expect کرتے ہیں تو اسی طرح ہم اس کی ترانوے کروڑ انہتر لاکھ کی آمدنی میں سے صرف پینسٹھ کروڑ سنتالیس لاکھ روپے خرچ کر رہے ہیں - محاصل کے اعداد میں مرکزی واپسی رقم شامل ہے جو اسی مرکل کے حساب میں مندرج ہے - یہ جو figures دی گئی ہیں - یہ ریجنل سکیموں کے متعلق تھیں - اب میں ان سکیموں کی طرف آتا ہوں - جو پراونشل basis پر رکھی گئی ہیں - کیونکہ جس طرح منگلہ ڈیم ہے - اب اس کو تو ہم کسی علیحدہ اور خاص کھاتے میں نہیں ڈال سکتے - کیونکہ اس کا پانی تو سکھر تک پہنچے گا - اس کے علاوہ تربیلا ہے وہ بھی اسی طرح ہے اور علاوہ ازیں الیکٹریسٹی کی اور بھی سکیمیں ہیں - جو کہ پراونشل basis پر ہی چلائی جا سکتی ہیں (میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا) اب میں آپ کو آخری figures بتاتا ہوں جیسا کہ میں عرض کر رہا تھا - پراونشل basis پر ہم نے سال ۱۹۶۱-۶۲ء میں ترپن کروڑ تیتیس لاکھ سال ۱۹۶۲-۶۳ء میں چوھتر کروڑ سولہ لاکھ اور سال ۱۹۶۳-۶۴ء میں اسی کروڑ اسی لاکھ خرچ کر رہے ہیں اور میں دعوی سے کہتا ہوں کہ اس پنجاب کا حصہ definitely ½ سے بھی کم ہے - کراچی کے بارے میں بھی عرض کرونگا کہ چونکہ کراچی ابھی ہماری تحویل میں آیا ہے - میں نے ان کا اندازہ کیا ہے کہ ان سے ہمیں پانچ کروڑ کے قریب Revenue ملیگی اور ان پر ڈیلپمنٹ کا خرچ گیارہ کروڑ ستر لاکھ رکھا گیا ہے اور یہ بھی دو سو فیصدی سے زیادہ ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے -

یہ پسماندہ علاقے کا بجٹ پسماندہ علاقوں کے لئے ہے یہ پسماندہ علاقے کا بجٹ پسماندہ علاقوں کو بلند کرنے کے لئے ہیں - میں نے facts and figures بتائے ہیں اس لئے ون یونٹ کے بارے میں میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ون یونٹ کیوں بنا تھا - اس لئے بنا کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہیں - آپ کو پتہ ہے کہ یورپ اسکے یونیٹس آف اسٹیٹس کی اسکیم بڑے زور و شور سے چلائی جا رہی ہے لیکن ویسٹ پاکستان میں ہم اس نظریے سے دور ہو رہے ہیں - ویسٹ پاکستان کا balkanistion نہیں برداشت کر سکتا - آپ کو پتہ ہے کہ کبھی دینا کے گرد ۸۰ دن چکر لگانے کو فخر محسوس کیا جاتا تھا لیکن اس وقت اب آپ کو پتہ ہے کہ دنیا اتنی تیزی سے ترقی کر رہی ہے کہ ۸۰ منٹ میں دنیا کے گرد چکر لگایا جاتا ہے لیکن ہم اتنے گر چکے ہیں کہ ہم اپنے ملک کی تباہی کے لئے تیار ہیں اور ہم صوبائی عصبیت بلند کرتے ہیں اور ایسے نعرے لگاتے ہیں - میں کہتا ہوں کہ یہ نعرے ٹھیک نہیں ہیں ہم نے مغربی پاکستان کا صوبہ بنایا ہے اور اپنی خوشی اور رضامندی سے بنایا ہے -

جہاں تک وزارت کا تعلق ہے پانچ پنجابی منسٹر بن سکتے تھے - لیکن میں نے ان کو روکا اور کہا کہ ہم parity نہیں کرنا چاہتے ہم پنجاب میں ہمیشہ minority میں رہے ہیں -

آپ ہندوستان کو دیکھئے کہ سات سو کروڑ روپئے کا Taxation لگا رہا ہے آپ کے خلاف محاذ بنا رہا ہے -

تو میں یہ عرض کرونگا کہ ہماری economy common ہے دریا common ہے اگر بند نہ باندھے جاتے اور بڑے بڑے Dam نہ بنتے تو آپ سب علاقوں کو سیراب نہیں کر سکتے - اگر ون یونٹ نہ ہو تو بڑے بڑے منصوبے نہیں بن سکتے - ریلوے بھی نہیں ہو سکتی اور میں تو یہ سمجھتا ہوں اور ایمانداری سے سمجھتا ہوں اور میرا خاندان اسپر عمل کرتا رہا ہے کہ سب پاکستانی بھائی بھائی

ہیں اور ہمارے یہاں پہلے بھی یونٹس ہے - میرا سگا بہنوئی پختون ہے - میری اپنی بہنوں کی شادیاں یو پی والوں سے ہوئی ہیں - محمودہ سلیم کی ماں میری cousin ہے -

آپ کو پتہ ہے کہ آج کل خواہ ریونیو بجٹ ہو یا ڈولپمنٹ بجٹ ہو یہ jugglery of figures ہے - سنٹر نے ہمیں ۱۳۸ کروڑ کا loan دیا اور ہم نے ۱۸۶ کروڑ کا ڈولپمنٹ بجٹ بنایا تو میں سمجھتا ہوں کہ ملک کا ڈولپمنٹ بجٹ کسی حالت میں بھی رکنا چاہئے آپ کے دشمن کہاں کہاں پہنچ رہے ہیں میں کہتا ہوں کہ اگر آپ پر بوجھ پڑے تو آپ اس بوجھ کو برداشت کیجئے اور ملک کی ترقی کو نہ روکئے -

ہم نے ۱۸۶ کروڑ روپے ڈولپمنٹ پر لگائے - ۱۳۸ کروڑ روپے ہمیں سنٹر نے دئے باقی جو gap تھا ۱۹-۲۰ کروڑ کا وہ ہم نے اس طرح اسطرح پورا کیا کہ کچھ ادھار کیا اور کچھ surplus تھا اور معمولی ٹیکس لگا دیا -

جناب میں چند منٹ میں ختم کر دونگا بیمار ہوں -
اب میں principal heads کی طرف آتا ہوں -

اسطرح ایگریکلچر پر —

۱۹۶۲-۶۳ء میں ۶۱ کروڑ خرچ کیا تھا -

۱۹۶۲-۶۳ء میں ۱۵ کروڑ خرچ کیا -

اور ۱۹۶۳-۶۴ء میں ۲۴ کروڑ خرچ کریں گے -

ایجوکیشن پر —

۱۹۶۲-۶۳ء میں ۶ کروڑ -

۱۹۶۲-۶۳ء میں ۹ کروڑ -

۱۹۶۳-۶۴ء میں ۱۴ کروڑ including developments ۳۷ کروڑ ۴۷ لاکھ

ہیلتھ پر—

۱۹۶۱-۶۲ء میں تین کروڑ

۱۹۶۲-۶۳میں تین کروڑ

۱۹۶۳-۶۴ء میں ہم نے ۵ کروڑ رکھا ہے اگر اسمیں ڈیولپمنٹ بھی شامل کر لی جائے تو ۱۴ کروڑ -

واٹر اینڈ پاور

۱۹۶۱-۶۲ء میں ۵۲ کروڑ

۱۹۶۲-۶۳ء میں ۵۴ کروڑ

۱۹۶۳-۶۴ء میں ۷۲ کروڑ

میں پھرکہتا ہوں کہ اس میں پنجاب کا حصہ ۲۰ کروڑ کے قریب ہے - کمیونیکیشن جس میں ریلوے بھی شامل ہے اس پر-

۱۹۶۱-۶۲ء میں ۲۵ کروڑ

۱۹۶۲-۶۳ء میں ۳۵ کروڑ

۱۹۶۳-۶۴ء میں ۴۰ کروڑ

میں proschial آدمی نہیں ہوں - اب میرے بعض دوستوں نے کہا ہے کہ ہمارے افسر غائب ہو گئے - میں ان کا یہ جواب دونگا اور میں پھر اتنا عرض کرونگا کہ اگر آپ ایک چٹکی نمک ہتھیلی پر رکھتے ہیں تو سب کو نظر آتا ہے اور اگر آپ اس کو پھینک دیتے ہیں تو وہ غائب ہو جاتا ہے میں کہتا ہوں کہ چھوٹا سا علاقہ تھا اب

اتنا بڑا علاقہ ہو گیا اس سلسلے میں میں یہ مثال پیش کرونگا کہ پہلے صرف دوکمشنر ہوا کرتے تھے اور ماشا اللہ اب تین کمشنر ہو گئے۔ لاہور کا کمشنر فرنٹیر میں سے ہے ۔ ڈیرہ اسماعیل خان کا کمشنر فرنٹیر میں سے ہے قلات کا کمشنر فریٹیر میں سے ہے اور جوائنٹ سکریٹریز لاتعداد ہیں ۔ ہائی کورٹ کے ججز بھی بہت ہیں - پی - سی - ایس کے ۳۲۸ آفیسر وہاں کے ہیں - وہاڑا کا چیئرمین وہ بھی وہیں کا ہے - اس کے بعد میں یہ مثال دونگا کہ میرے اپنے دو عزیز فرنٹیر کے ریونیو میں ہیں دو سگے بھائی ہیں دونوں پی - سی- ایس کے آدمی ہیں بڑا پنجاب پی - سی - ایس میں آ گیا اور عمر میں جو چھوٹا تھا ۔ جب integration ہوا تو وہ سینئیر ہو گیا اور جو بڑا تھا وہ جونئر ہو گیا ۔

اگر رونا ہے تو پنجاب کو رونا چاہیئے تھا لیکن میں کہوں گا پنجاب نہیں روئے گا میں ذمہ دار ہوں ۔ پنجاب انشاء اللہ کبھی نہیں روئے گا ۔ میرا خیال ہے کہ ملک قادر بخش اٹھ کر چلے گئے ۔ جو ہمارے وہاں انجینیرز تھے اور جن کی سروس ہمارے ریجن سے کم تھی وہ انٹگریشن میں آ گئے ۔ ایک بات میں ضرور عرض کروں گا کہ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ پنجاب کا صوبہ بڑا advanced ہے ۔ پسماندہ نہیں ہے اس صوبے میں بھی بہت سے ضلعے اور بہت سی تحصیلیں پسماندہ ہیں ان کو بھی اتنا ہی حق تھا لیکن میں دو ماہ بیمار رہا ۔ جو میں نہیں کہتا ہوں کہ یہ perfect بجٹ ہے ۔ خدا کی ذات کے سوا کوئی چیز دنیا میں perfect نہیں ہے ۔ اس میں خامیاں بھی ہیں لیکن ان کا تدارک بھی ہے اور اس کے اندر بہت سی گنجائشیں بھی ہیں اور میرے لئے میجر صاحب اور صفدر صاحب افتخار احمد صاحب میرے کوئے کے دشمن ہیں ۔ لیکن میں ان کے علاقہ کا دشمن نہیں ۔ جب تک میں کرسی پر بیٹھا ہوں میں ہر ایک کے لئے cater

کرتا رہوں گا اگر کوئی غلط بات میرے دوست کہیں اگے چاہے میری پارٹی کے بھی ممبر کیوں نہ ہوں ۔ میں اپنی غلطی کو تسلیم کروں گا میں اس کو ٹھیک کروں گا (جناب اختلاف کی طرف سے آوازیں ہیئر ہیئر) میرا علاقہ جس سے میں آیا ہوں ۔ لیکن اب تو وہ میرا علاقہ نہیں رہا میرا علاقہ یہی ہے میں تو ایم پی اے بھی نہیں رہا میں تو اب طفیلیہ بیٹھا ہوں ۔ میرا علاقہ جو تھا وہ پسماندہ علاقہ تھا اور اس کی آبادی تقریباً سندھ کی آبادی کے برابر تھی ۔ سندھ کو ڈیولپمنٹ بجٹ میں ۲۲ کروڑ دیا تھا اور میرے علاقہ کو سوا چار کروڑ دیا ۔ حالانکہ میرا علاقہ پسماندہ تھا میں نے کہا کہ لوگ کہیں گے تو جناب یہ نہ کہیں کہ خود منسٹر ہے خود ہی کھا گئے ۔ میں نے کہا کہ میرے سندھی بھائی خوش ہوں ۔ میں تقریر ختم کرنے والا ہوں کیونکہ تقریر کرتے پونا گھنٹہ ہو گیا ہے ۔ میں بہت تھک گیا ہوں ۔ میں یہ عرض کرونگا اور سندھی بھائیوں سے کہتا ہوں کہ میں نے آج ۱۰ دن کا سندھ کا دورہ کیا ۔ ہر ڈسٹرکٹ میں گیا ہوں ۔ دیہاتوں تک پہنچا میں ایمان سے کہتا ہوں کہ واقعی میں رو پڑا اس واسطے کہ وہ بہت ہی پسماندہ علاقہ تھا میری پنڈی جیسا علاقہ ہے ۔ زیادہ پسماندہ نہیں نہ وہاں سڑکیں تھیں ۔نہ وہاں ڈسپنسریاں تھیں۔ نہ وہاں ہسپتال تھے ۔ واسطے کچھ بھی نہ ملے ۔ عبدالمجید جتوئی ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ ۳۲ کروڑ کی سیکورٹی تھی وہ کہاں چلی گئی ۔ میں نے تو تمہیں ۱۰۰ کروڑ دے دیا ہے میں یہ عرض کروں گا کہ کھوڑو صاحب جو ان ideal کے ہیں ۔میرے بھائی قاضی فضل اللہ ۔ پیر الہی بخش جو میرے دوست ہیں اورجو چیف منسٹر رہے ہیں۔ عبدالستار پیرزادہ ہیں جو چیف منسٹر رہے ہیں اور بھی بہت سے ہوں گے ۔ عبداللہ یوسف ہارون منسٹر رہے ہیں ۔ انہوں نے کیا کیا۔ میں نے سندھیوں کے لئے پنجاب میں کام کیا انہوں نے اکیلے نہیں کیا لیکن افسوس کہ پھر بھی وہ میری پارٹی کے

خلاف بولتے ھیں۔ سندھی بھائی ون یونٹ کے خلاف بولتے ھیں ۔خدا کی قسم میں چاھتا ھوں کہ چلو بھر پانی میں ڈوب مروں کیا کروں اتنی قربانی کرنے والے ھم اور پھر بھی یہ خوشی نہیں ھوتے میں قربانی کرتا جاؤں گا سن لو حنیف صدیقی تم بھی اور میں محبت اور پیار سے جیتونگا ۔ انشاالله ضرور جیتوں گا۔ انشاء الله پاکستان سالم رھے گا ایک رھے گا میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہنا چاھتا میں بہت تھک گیا ھوں میں آپ کا شکر گزار ھوں خاص کر اپوزیشن والوں کا جنھوں نے سمع خراشی کے لئے اتنا مجھ کو وقت دیا شکریہ بہت بہت شکریہ سلام علیکم ۔

(نعرہ ھائے تحسین)

Mr. Deputy Speaker: The House is adjourned to meet again tomorrow at 8 a.m.

(The Assembly then adjourned till 8-00 a.m. on Tuesday the 25th June 1963)

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FOURTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Tuesday, the 25th June, 1963.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8·43 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Mr. Mobinul Haq Siddiqi, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۘ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ
فَمِنْ نَّفْسِكَ ۭ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
شَهِيْدًا ۝ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ
تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۭ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ
فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ
الَّذِيْ تَقُوْلُ ۭ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ
وَتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ
الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا
كَثِيْرًا ۝

پارہ ۵ سورہ ۴ رکوع ۸ آیات ۷۹ تا ۸۲

(اے انسان) جو کچھ تجھے خوشحالی پیش آتی ہے وہ خدا کی جانب سے ہے۔ اور جو کچھ تجھے تکلیف پہنچتی ہے وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے اور اے پیغمبر ہم نے تو آپ کو لوگوں کی طرف پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے اور آپ کے لئے اللہ کی گواہی کافی ہے جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے روگردانی کی تو اے پیغمبر ہم نے آپکو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔

اور (لوگ) کہتے تو ہیں کہ ہم مانتے ہیں مگر جب آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر جاتے ہیں تو ان میں سے کچھ لوگ جو کچھ آپ کہتے ہیں اس کے خلاف سوچنے میں رات گذار دیتے ہیں اور خدا ان باتوں کو لکھ جاتا ہے جنکے سوچنے میں وہ راتیں گذارتے ہیں پس آپ ان کی طرف التفات نہ کریں اور اللہ پر بھروسہ رکھیں اور اللہ ہی کا کارساز ہونا کافی ہے۔ تو کیا لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں وہ لوگ بہت ہی اختلاف پاتے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

POTTERY CENTRES AT BHAG IN KALAT DIVISION

***458. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state ;—

(*a*) whether it is a fact that the machinery for establishing a Pottery Centre at Bhag in Kalat Division has been imported ;

(*b*) if reply to (*a*) above be in the affirmative, whether the machinery has since been installed and if not, the reasons therefor ;

(*c*) in case the machinery has not yet been imported whether the Government are taking any action in this respect ?

Parliamentary Secretary (MR. KHALID BIN JAFFAR) : (*a*) Yes.

(*b*) Arrangements are being completed to install the machinery. The arrangements include the finding of suitable accommodation and technical staff.

(*c*) Does not arise.

بابو محمّد رفیق—آپ یہ بتائینگے کہ یہ مشینری کب آپ نے امپورٹ کی تھی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری—۱۹۶۱ء میں اسکا آرڈر دیا تھا اور سن ۱۹۶۲ء کے اختتام پر یہ موصول ہوئی۔

RAID BY INDUS RANGERS UPON THE HOUSE OF ISHAWAR LAL, MEMBER, B. D. NAGARPARKAR, DISTRICT THARPARKAR.

***1249. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Indus Rangers of Wirawah raided the house of Ishawar Lal, Member, B. D. Nagarparkar, District Tharparkar at 9-00 p.m. on 14th July 1962 without informing local S. H. O., if so, the number of members in the raiding party and under whose orders they raided the house ;

(*b*) whether it is a fact that the jurisdiction on the Rangers does not extend beyond certain limits from the border and if the Rangers have to take any action in areas beyond their jurisdiction they can do so only with the aid of the local police ;

(*c*) whether it is a fact that immediately after the said occurrence Ishawar Lal sent telegrams to S. P., D. C., Tharparkar, M. P. A. and M. N. A. of the area alleging that the said Rangers took away Rs. 15,800 in Pakistan currency from the house ;

(*d*) whether it is also a fact that the Indus Rangers arrested Ishawar Lal and after detaining him for 3-4 days without producing him before any Magistrate they handed him and Rs. 14,800 over to the local police ;

(*e*) whether it is a fact that Ishawar Lal was released by the police because he was not found guilty ;

(*f*) whether it is a fact that in the recovery list and the statement of Shankar Lal, a sum of Rs. 15,800 was stated to have been recovered from the

house of Ishawar Lal but these entries were subsequently mutilated and the amount was changed to Rs. 14,800, if so, the action taken by Government in the matter ;

(*g*) the final report of the S. H. O. Nagarparkar ;

(*h*) whether it is a fact that in Mirpurkhas in the presence of Mr. Bhuto, Minister of Industries, Pakistan, Ishawar Lal gave an application to D. C., Tharparkar, if so, the action taken upon that application ?

Parliamentary Secretary (MIAN ABDUL HAQ) : (*a*) Yes. The search was carried out under the order of the Area Commander, Indus Rangers by a party comprising eleven persons.

(*b*) The jurisdiction of Rangers for search of smuggled goods extends to certain specified Talukas and Tehsils, and Nagarparkar is within their jurisdiction.

(*c*) Yes.

(*d*) Ishawar Lal was detained for 36 hours which included time taken in travelling 40 miles in the desert to Nagarparkar. It is correct that only Rs. 14,800 were handed over to S. H. O., Nagarparkar.

(*e*) The Magistrate returned the property as the seizure had been shown under section 550, Cr. P. C. instead of the Customs Act.

(*f*) The Anti-Corruption Department are investigating into these allegations.

(*g*) The case was submitted by S. H. O., Nagarparkar to court for disposal.

(*h*) All applications received in this case are with the Anti-Corruption Department.

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی۔پوائنٹ آف آرڈر۔مسٹر سپیکر Question hour میں ہمیشہ آپکی یہ رولنگ ہوتی ہے کہ ان سوالات کے جوابات جو یہاں نہیں لکھے گئے کی ایک ایک کاپی ممبر مہیا کی جائے لیکن مجھے افسوس ہے کہ آپکے حکم پر عمل نہیں ہوا ۔ سوالات کے جوابات اور انکی copie s ممبر مہیا نہیں کی گئیں اور ہمیشہ آپ یہ رولنگ دیتے ہیں کہ copies ممبر مہیا کی جائیں گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کی پوزیشن یہ ہے جس سوال کا جواب ٹیبل پر lay کرنا ہوتا ہے اس کی کاپی اگر معزز ممبر پوچھے تو اس کو سپلائی کر دی جاتی ہے ویسے تو یہاں جواب پڑھکر سنا دیا جاتا ہے۔

ONE-WAY TRAFFIC AND "SILENCE ZONE" SCHEME IN MIRPURKHAS

***1262. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that one-way traffic and "Silence Zone" scheme have been introduced at Mirpurkhas in Tharparkar district ;

(*b*) whether it is a fact that some offices including the office of the Mukhtiarkar in the said town lie within the "Silence Zone" ;

(*c*) whether it is a fact that the office of the District Inspector of Schools at Mirpurkhas does not lie within the "Silence Zone" and instead there is a temporary motor stand in front of this office ; if so, whether the Government intend to declare the area surrounding this office also as "Silence Zone", if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ (میاں عبدالحق)۔

(الف) میر پور خاص میں صرف یکطرفہ آمد و رفت کے منصوبے کا نفاذ کیا گیا ہے۔

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

ABDUCTION OF THE SISTER OF BEGAN, VILLAGE VERM VERI, TALUKA DIPLO, DISTRICT THARPARKAR

***1263. Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state whether it is a fact that few months ago, one Began, son of Alim Mohri Bhamoro of village Verm Veri, Taluka Diplo, District Tharparkar, submitted applications to the Superintendent, Police and Deputy Commissioner, Tharparkar and Deputy Collector, Desert complaining about the abduction of his sister by certain persons ; if so, the action taken by the authorities, if no action has been taken, the reasons therefor and the action proposed to be taken against the officials at fault ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) : بیگن سکنہ موضع ویرم ویری تعلقہ دیپلو ضلع تھرپارکر کی بہن کے اغوا کے بارے میں درخواستیں اور تاریں قانونی کارروائی کی غرض سے ایس ۔ ایچ ۔ او دیپلو کو بھیج دی گئی تھیں ۔ ایس ۔ ایچ ۔ او نے فریقین کو طلب کیا ۔ مسمات بھان بائی نے بیان کیا کہ اس نے اپنی آزاد مرضی سے منجر سے شادی کی تھی اور اپنے بیان کی تائید میں اس نے میجسٹریٹ درجہ سوم دیپلو کے روبرو ۲۶ فروری ۱۹۶۳ء کو داخل کردہ بیان حلفی کی ایک مصدقہ نقل پیش کی ۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اسے نہ تو اغوا کیا گیا تھا اور نہ حبس بیجا میں رکھا گیا تھا ۔ چونکہ کوئی قابل الزام بات ظاہر نہیں ہوئی اس لئے فریق مخالف کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی ۔

INCREASE IN THE NUMBER OF MURDERS AND DACOITIES IN FORMER SIND

***1321. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state :—

(*a*) whether Government are aware of the panic and lawlessness prevailing in the former Sind area due to the recent increase in the number of murders and dacoities ;

(*b*) the causes of increase in the number of these offences ;

(*c*) steps taken by Government to restore confidence among the people?

Parliamentary Secretary (MIAN ABDUL HAQ) : (*a*) There has been no abnormal increase in murders and dacoities in Hyderabad and Khairpur Ranges.

(*b*) In view of (*a*) above question does not arise.

(*c*) Special operations to liquidate dacoits and outlaws were taken and many of them have been arrested and killed. Patrolling in the area has been intensified. Stringent action is being taken against bad characters and harbourers of criminals. Arms licences are being given to Forest Contractors, officials and villagers.

SMUGGLERS ARRESTED IN THARPARKAR DISTRICT

1557. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state :—

(*a*) the number of smugglers arrested in Umerkot, Chachro, Mithi and Nagarparkar in Tharparkar District, in each year from 1947 to 1963 ;

(*b*) the quantity of smuggled goods recovered from them ;

(*c*) the actual distance from the Indian border from where these smugglers were arrested ;

(*d*) the number of similar cases registered in each District of Lahore Division during the years from 1947 to 1963 ?

Parliamentary Secretary: (MIAN ABDUL HAQ) : The required information is laid on the table.

(الف)

سال	عمر کوٹ	چاچرو	مٹھی	نگر پارکر
۱۹۳۷ء	..	..	..	۲
۱۹۳۸ء	..	..	..	۱۳
۱۹۳۹ء	..	..	..	۱
۱۹۵۰ء	..	..	..	۱۶

سال	عمر کوٹ	چاچرو	مٹھی	نگر پارکر
۱۹۵۱ء	..	..	..	۳۳
۱۹۵۲ء	..	..	..	۱۷
۱۹۵۳ء	..	..	..	۶
۱۹۵۴ء	..	..	..	۲
۱۹۵۵ء	..	..	..	۲
۱۹۵۶ء	..	..	..	۲
۱۹۵۷ء	.	..	.	۴
۱۹۵۸ء	۳	..	..	۳
۱۹۵۹ء	۱۰	۲۰	۲	۶
۱۹۶۰ء	۶	۱۱	..	۱
۱۹۶۱ء	۶	۳۸	۴	۱۹
۱۹۶۲ء	۵	۶۷	۱۱	۱۳
۱۹۶۳ء	۲	۷	..	۲

(ب)

۱—بکریاں اور بھیڑیں	. .	۲۷۶
۲—چاول	. .	۲۵ من
۳—باجرہ	. .	۲۰۶ من
۴—اونٹ	. .	۳۲

۵—ھندوستانی کرنسی، ھندوستانی کپڑا

بیس تولہ سونا مالیتی ۷۲۰۶۳۲ ، ۷۰ روپے

بیڑی کے پتے ، مویشی، بیڑی،

اونٹ

۶—بیڑی کے پتے	. .	دو بورے
۷—بیڑی کے پتے	. .	۴۳ من
۸—مویشی	. .	۷۷۵
۹—شکر	. .	۵ من ۳۰ سیر
۱۰—گھی	. .	۳ من ۴ سیر
۱۱—بیڑی	. .	۱۷۰۰
۱۲—نمک	. .	۲ من
۱۳—اون	.	۱۲ من
۱۴—گندم	. .	۴۶ من
۱۵—ھندوستانی کپڑا	. .	۵۳ گز

(ج) ملحوظ خاطر رھے کہ ھر معاملے میں صحیح فاصلہ بتانا اس وجہ سے ناممکن ھے کہ مجرموں کا دور دور تک تعاقب کیا جاتا ھے یا انہیں مواضعات میں روپوش گرفتار کیا جاتا ھے ۔ تاھم اس سرحد سے جہاں یہ سمگلر گرفتار ھوئے تھے تخمینی فاصلہ ۵۸ میل تھا ۔

(د) لاهور ڈویژن میں اسی نوعیت کے رجسٹر شدہ مقدمات کی تعداد حسب ذیل ہے :—

سال	لاهور	سیالکوٹ	گوجرانوالہ	شیخوپورہ
۱۹۴۷ء	..	..	..	..
۱۹۴۸ء	..	..	..	.
۱۹۴۹ء	..	..	..	..
۱۹۵۰ء	.	..	..	..
۱۹۵۱ء	۱۳	۱۰	..	..
۱۹۵۲ء	۲۵	۱	..	..
۱۹۵۳ء	۳۶	۸	..	..
۱۹۵۴ء	۸۱	۹	..	۳
۱۹۵۵ء	۸۵	۱۳	..	۲
۱۹۵۶ء	۱۲۴	۱۵	..	۲
۱۹۵۷ء	۷۲	۹	۱	۳
۱۹۵۸ء	۴۳	۵	..	۵

سال	لاہور	سیالکوٹ	گوجرانوالہ	شیخوپورہ
۱۹۵۹ء	۱۳۸	۱۶	۱۰	۲
۱۹۶۰ء	۸۲	۱۲	۱۳	۰۰
۱۹۶۱ء	۱۴۳	۱۰	۳	۷
۱۹۶۲ء	۷۱	۱۱	۱	۴
۱۹۶۳ء تا مارچ ۱۹۶۳ء	۲۵	۳	۰۰	۲
میزان	۹۳۸	۱۲۳	۲۸	۳۰

AWARDING OF SPECIAL SCHOLARSHIPS TO STUDENTS OF TRIBAL AREAS

***2620. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that every year special scholarships are awarded to students of Tribal Areas studying in Colleges ;

(*b*) whether it is a fact that Government have also extended the said facility to the students of Gadoon area of Mardan District,—*vide* Home Department letter No. 11/2-W(Dev) T. A., dated 6/7th June 1963 ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the total number of scholarships awarded to the students of tribal areas after June 1962 along with the number of scholarships awarded to the students of each Agency ;

(*d*) whether any scholarships have been awarded to the students of Gadoon area of Mardan District ; if so, the name of such students and the amount paid to each of them ; if not, reasons thereof?

پارلیمنٹری سیکرٹری—(میاں عبدالحق)—

(الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) ۱۰۵—ہر ایجنسی میں وظیفہ کی تعداد حسب ذیل ہے :—

(۱) خیبر	۷۷
(۲) مہمند	۳۶
(۳) قرم	۶۲
(۴) پشاور فرنٹیئر ریجن	۷
(۵) ہزارہ فرنٹیئر ریجن	۱۳
(۶) مالا کنڈ	۸۲
(۷) کوہاٹ فرنٹیئر ریجن	۳۳
(۸) چترال	۱۰
(۹) دیر	۱۰
(۱۰) شمالی وزیرستان	۳۹
(۱۱) جنوبی وزیرستان	۸۲
(۱۲) بنوں فرنٹیئر ریجن	۲۲
(۱۳) ڈیرہ اسماعیل خان فرنٹیئر ریجن	۱۸

میزان ۱۰۵

د) ایک سو روپے ماہانہ کے دو وظیفے ضلع مردان کے (گدون علاقہ) کے مندرجہ ذیل دو طالب علموں کے لئے یکم اپریل ۱۹۶۲ء سے ۳۱ مئی ۱۹۶۳ء تک منظور کئے گئے ہیں ۔

(۱) سعید انور ولد محمد گل (گندف) ایف ایس سی
گورنمنٹ کالج مردان

(۲) صلاح الدین ولد دلاور خان (گدون) ایم ۔ اے
(سال اول) پشاور یونیورسٹی

خان اجون خان جدون—جناب والا—میرے سوال کے پیرا ''ڈی'' کے جواب میں پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ علاقہ جدون کے صرف دو طالب علموں کو وظائف دیئے گئے ہیں جبکہ کل ۱۰۵ وظائف قبائلی علاقوں کیلئے رکھے گئے ہیں اور کسی ایک قبائلی علاقے کو ۱۰ وظیفوں سے کم نہیں ملا کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ علاقہ جدون کے لئے وہ مثال نہیں ہے ۔

سمندر سے ملے پیاسے کو شبنم
بخیلی ہے یہ رزاقی نہیں ہے

وزیر قانون (ملک قادر بخش)— پھر آپ بخیلی یا سخاوت کے متعلق پوچھ لیتے ۔ آپ نے تو پوچھا تھا اگر کسی کو وظیفہ نہیں ملا تو وجہ بتلائی جائے ۔ اب آپ سوال کر دیں کہ کیوں شبنم اور قطرہ ملا ہے اس کا بھی جواب دے دیا جائیگا ۔

CLOSING OF SCHOOLS IN ISMAILI MAJORITY AREA IN CHITRAL STATE

***2629. Shahzada Asadur Rehman :** Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that certain schools in Ismaili majority area in Chitral State, have been closed down on account of religious tension in the State between Ismailis and others sects ;

(*b*) if answer to (*a*) be in the affirmative, the duration for which the schools are likely to remain closed and the steps Government intend to take in this behalf ?

Parliamentary Secretary (MIAN ABDUL HAQ) : (*a*) Only one lower middle school at Chuinj in the Mastuj District of Chitral State was closed on 18th March 1963 and re-opened on the 28th March 1963. No tension between Ismailis and the other sects exists.

(*b*) Does not arise.

مسٹر عبدالرازق خان—جناب والا—پالیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جواب دیا ہے وہ میرے خیال میں انکار کرتے ہیں کہ وہاں کوئی

tension نہیں ہے ۔ tension تو ہے اس لئے وہاں سکول بند ہو گئے تھے ۔ کیا حکومت ایسے اقدامات کرے گی کہ آئندہ ایسے واقعات رونما نہ ہوں ۔

وزیر قانون (ملک قادر بخش)— ہمارے نوٹس میں ایسی کوئی tension نہیں آئی ۔ اگر معزز ممبر کے Notice میں ہو تو وہ کوئی definite یا specific چیز ہمارے نوٹس میں لے آئیں تو ہم دیکھ لیں گے ۔

REPRESENTATION OF PEOPLE BELONGING TO QUETTA-KALAT DIVISIONS AND THE TRIBAL AREAS OF PESHAWAR AND DERA ISMAIL KHAN DIVISIONS

***2717. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Parliamentary Secretary Industries, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Chief Secretary to Government, West Pakistan in a circular letter No. S. O. XII-1-153/57-645, dated 6th September 1957, pointed out that the people belonging to Quetta/Kalat Divisions and the Tribal Areas of Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions were not adequately represented in various services under the Provincial Government ;

(*b*) whether it is a fact that it was further ordered that as a first step all posts up to Class II excluding those which were to be filled in on All West Pakistan basis should be filled up by appointment of locals on regional or district basis according to the nature of the cadre ; and that age limit be raised up to 28 years in their cases, if necessary ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the total number of persons recruited in the Industries Department in compliance with the said directions from 1957 to 1962, from Quetta/Kalat Divisions and Tribal Areas of Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions separately ;

(*d*) the names and the dates of appointment of the persons belonging to Quetta/Kalat Divisions ?

Parliamentary Secretary (MR. KHALID BIN JAFFAR) : (*a*) Yes.

(*b*) It is a fact that all appointments up to Class II services (but not including Class II services) were to be filled by locals possessing the requisite minimum qualifications of regional basis or District basis according to the nature of the cadre and relaxation of age limit up to 28 years was provided in these cases.

(*c*) Quetta-Kalat Divisions 34.

(*d*) Tribal Area of Peshawar and Dera Ismail Khan, Divisions 81.

STATEMENT SHOWING THE NAMES OF LOCALLY/DOMICILED RESIDENTS OF QUETTA AND KALAT DIVISIONS RECRUITED IN THE DIRECTORATE OF INDUSTRIES FROM 1957 TO 1962

Serial No.	Name and Designation of the Government Servant	Catogery	Local/Domiciled	Date of appointment
1	Mr. Ashraf Ali Mirza, AIDO.	Non-Gazetted Officer. (Class III).	Domiciled ..	25th January 1947.
2	Mr. Abdul Haque, AIDO ..	Ditto ..	Do ..	15th March 1961.
3	Mr. Nauroz Ali, Assistant ..	Class III ..	Do ..	1st July 1962.
4	Mr. Muhammad Abbas Khan, Sales Assistant.	Ditto ..	Do ..	1st September 1957.
5	Mrs. Pakhraj Akbar, Assistant Demonstratress.	Ditto ..	Do ..	13th May 1958.
6	Mr. Saadat Ali, Sericulture Supervisor.	Ditto ..	Local ..	1st October 1957.
7	Mr. Minatullah Sericulture Supervisor.	Ditto ..	Do ..	1st October 1957.
8	Muhammad Khan, Sericulture Supervisor.	Ditto ..	Do ..	18th February 1961.
9	Mr. Abdul Rehman, Sericulture Supervisor.	Ditto ..	Do ..	Ditto.
10	Mr. Hazrat Noor, Sericulture Supervisor.	Ditto ..	Do ..	Ditto.
11	Mr. Maula Bakhsh, Sericulture Supervisor.	Ditto ..	Do ..	Ditto.
12	Mr. Abdur Rauf, Sericulture Supervisor.	Ditto ..	Do ..	1st October 1957.
13	Mr. Muhammad Hussain Baluch, Packer.	Ditto ..	Do ..	4th August 1957.
14	Mr. Mahmood Iqbal, Junior Clerk.	Ditto ..	Domiciled ..	19th November 1957.
15	Mr. Muhammad Asg ar, Junior Clerk.	Ditto ..	Local ..	4th October 1957.
16	Mr. Abdul Mehdi, Junior Clerk.	Ditto ..	Domiciled ..	13th May 1958.
17	Mr. Muhammad Nawaz, Junior Clerk.	Ditto ..	Do ..	29th October 1950.
18	Mr. Badal Khan, Driver ..	Ditto ..	Local ..	2nd September 1958.

Serial No.	Name and Designation of the Government servant	Category	Local/Domiciled	Date of appointment
19	Maula Bakhsh, Peon ..	Non-Gazetted Officer, (Class IV).	Local ..	1st July 1959.
20	Haji Khair Muhammad ..	Ditto ..	Do ..	13th May 1958.
21	Muhammad Panah, Peon ..	Ditto ..	Do ..	14th November 1957.
22	Gul Muhammad, Peon ..	Ditto ..	Do ..	2nd July 1959.
23	Muhammad Bakhsh, Peon ..	Ditto ..	Do ..	11th March 1958.
24	Ghulam Nabi, Peon ..	Ditto ..	Do ..	22nd September 1958.
25	Ghulam Rasul, Peon ..	Ditto ..	Do ..	18th June 1958.
26	Nazar Muhammad, Peon ..	Ditto ..	Do ..	Ditto.
27	Habib Shah, Peon ..	Ditto ..	Do ..	1st July 1958.
28	Rasul Bakhsh, Peon ..	Ditto ..	Do ..	1st February 1959.
29	Hazoor Bakhsh ..	Ditto ..	Do ..	18th December 1958.
30	Muhammad Akbar, Peon ..	Ditto ..	Do ..	1st February 1959.
31	Adam Khan, Peon ..	Ditto ..	Do ..	13th February 1959
32	Ghulam Muhammad, Peon ..	Ditto ..	Do ..	14th October 1959.
33	Abdul Hamid, Peon ..	Ditto ..	Do ..	1st January 1960.
34	Ghulam Sarwar, Peon ..	Ditto ..	Do ..	24th October 1960.

ENFORCEMENT OF THE PAKISTAN PROBATION OF OFFENDERS ORDINANCE, 1960 IN PESHAWAR AND DERA ISMAIL KHAN DIVISIONS

*2738. **Mr. Abdur Raziq Khan**: Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Pakistan Probation of Offenders Ordinance, 1960 (XLV of 1960) is already in force in a part of the Province of West Pakistan;

(*b*) whether it is a fact that the said Ordinance has not been enforced in Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to enforce it in the said Divisions also: if not, the reasons there for ?

Parliamentary Secretary (MIAN ABDUL HAQ): (*a*) The Probation of Offenders Ordinance, 1960 is enforced at present only in two Divisions of West Pakistan viz., Lahore and Rawalpindi.

(*b*) Yes.

(*c*) The results of the experiment in the above mentioned two Divisions are being watched before its further extension to other Divisions.

مسٹر عبدالرازق خاں—کیا تین سال میں ابھی تک حکومت کو اس کے متعلق کوئی تجربہ حاصل نہیں ہوا؟

Mr. Speaker : This is a hypothetical question.

TERRITORIAL LIMITS

2747. Babu Muhammad Rafiq : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that territorial limits of Loralai Sibi and Fort Sandeman are adjacent to Dera Ghazi Khan District;

(*b*) whether it is a fact that in criminal cases witnesses belonging to the tribal belt adjoining Dera Ghazi Khan are paid travelling expenses and diet money whereas the witness from the tribal belt adjoining Loralai Sibi and Fort Sandeman are not so paid;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) be in the affirmative, whether Government intend to remove this disparity; if not, the reasons therefor?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) (الف) یہ صحیح ہے کہ لورالائی اور سبی کے اضلاع کی سرحدیں ضلع ڈیرہ غازی خاں سے متصل ہیں لیکن ضلع ذھوب کی صورت میں ایسا نہیں ہے۔

(ب) ایف سی آر کے فوجداری مقدمات میں پیش ہونے والے گواہوں کو کوئی سفر خرچ یا خرچ خوراک وغیرہ ادا نہیں کیا جاتا کیونکہ عدالتوں میں گواہ پیش کرنا اور ان کے اخراجات ادا کرنا فریقین متعلقہ کی اپنی ذمہ داری ہے۔ جہاں تک ضلع ڈیرہ غازی خاں کے سابق خارج کردہ علاقے (جو اب ضم شدہ علاقہ ہے) گواہوں کا تعلق ہے تو انہیں ان کا سفر خرچ وغیرہ اس وجہ سے ادا کیا جاتا ہے کہ انہیں اب تمنداد اپنی آمدنی میں سے کچھ نہیں دیتے۔

(ج) جی نہیں۔ ضلع ڈیرہ غازی خاں کے سابق خارج کردہ علاقوں کے انضام کی وجہ سے انتظام اور دیگر رواجی

معمولات میں بہت سی تبدیلیاں ہوئی ہیں اور اس لئے وہاں کے حالات کا اب کوئٹہ ڈویژن کے اضلاع لورالائی سبی اور فورٹ سینڈیمن سے جو ہنوز قبائلی علاقے متصور ہوتے ہیں کوئی مقابلہ نہیں کیا جا سکتا ۔

بابو محمد رفیق—آپ نے فرمایا ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں جاگیردار حکمران ہیں وہ انہیں خرچہ نہیں دیتے ۔ کیا آپ بتائیں گے کہ لورالائی ۔ سنڈیمن اور سبی کے ٹرائبل ایریا کے جو جاگیردار ہیں وہ بھی آدمیوں کو کوئی خرچہ وغیرہ دیتے ہیں اگر نہیں دیتے تو ان کے ساتھ یہ سلوک کیوں نہیں کیا جاتا ۔

Minister of Law (MALIK QADIR BAKHSH) : I will read the answer to part (*b*) It says.

(b) No travelling expenses and diet money, etc., are paid to witnesses in criminal F.C.R. cases because it is a liability of the parties concerned to produce their witnesses in courts and pay their expenses. With regard to witnesses belonging to the former excluded area (now merged area) of D. G. Khan district. they are paid their travelling expenses, etc., because they are not now paid by the Tumandars out of their jagir money"

بابو محمد رفیق : جیسا آپ نے فرمایا ہے ڈیرہ غازی خان وغیرہ میں کوئی خرچہ نہیں دیا جاتا ۔ یہی پوزیشن بلوچستان ایریا کی ہے یعنی ٹرائبل ایریا کی جیسے سبی لورالائی اور فورٹ سنڈیمن وغیرہ سے متصل علاقہ جات کو خرچہ نہیں دیا جاتا اس بارے میں آپ کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر قانون : آپ سوال دیدیں ۔ فی‌الوقت میں کچھ نہیں کر سکتا ۔

بابو محمد رفیق—اگرچہ یہ hypothetical question ہے لیکن اگر یہ صحیح ہو تو کیا آپ مساوی سلوک کرینگے ؟

مسٹر سپیکر—آپ نیا نوٹس دیدیں ۔

PRISONERS IN JAILS

2748 Babu Muhammad Rafiq : Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that conditions in sub-jails in the Quetta/ Kalat Divisions are deplorable;

(*b*) whether it is a fact that the prisoners in these jails are fettered in addition to being hand-cuffed ;

(c) whether it is a fact that apart from being hand-cuffed and fettered, sometimes, a bail is also fastened round their waists when they go to bed on account of which they can lie flat only and cannot turn to any side;

(d) whether it is a fact that sleeping cells, dining rooms and latrines for prisoners in these sub-jails, are situated close to each other;

(e) whether the Government is prepared to introduce reforms in these jails; if so, the date by which these reforms will be introduced?

پارلیمنٹری سیکرٹری : (میاں عبدالحق) (الف) کوئٹہ قلات ڈویژنوں کی تمام ذیلی جیلوں کی حالت تسلی بخش ہے - ماسوائے کوئٹہ - پشین اور لورالائی ضلع کے جہاں کی ذیلی جیلوں کی عمارتوں کی حالت بہت خستہ ہے -

(ب) ان ذیلی جیلوں میں قیدیوں کے صرف بیڑیاں ہی ڈالی جاتی ہیں ماسوائے کوئٹہ- پشین ضلع کے جہاں عمارت کے غیر محفوظ ہونے کی وجہ سے قیدیوں کو ہتھکڑی بھی لگائی جاتی ہے -

(ج) جی نہیں -

(د) قیدیوں کے سونے کے کمرے اور پاخانے ذیلی جیلوں میں صحن کی دیوار کے اندر مناسب فاصلے پر واقع ہیں -

(ہ) ذیلی جیلوں اور حوالات کے معائنے متعلقہ ڈپٹی کمشنر کرتے رہتے ہیں - اور ان کی غیر تسلی بخش حالت کے متعلق کوئی شکایت حکومت کے نوٹس میں نہیں لائی گئی ہے تاہم اس معاملے پر مزید مناسب کاروائی کے لئے غور کیا جائے گا - یہ بھی ذکر کر دینا ضروری ہے کہ قلات ڈویژن میں مختلف مقاموں پر ۳۰ نئی حوالات کھولی جارہی ہیں جہاں حفظان صحت و صفائی کے بہتر انتظامات کئے جائیں گے -

بابو محمد رفیق : آپ نے کہا ہے کہ لورالائی وغیرہ کی عمارات محفوظ نہیں ہیں کیا حکومت اس پر غور کرے گی کہ ان کو نئے سرے سے اچھی طرح بنایا جائے گا ؟

وزیر قانون—(ملک قادر بخش) — یہ واقعی ٹھیک نہیں ہیں - ان کو محفوظ کرنے کیلئے پوری کوشش کی جائے گی -

بابو محمد رفیق— جہاں تک اختیار کا تعلق ہے یہ آپ کی مرضی ہے کہ انہیں ہتکڑی لگائیں الٹا لٹکائیں لیکن میں یہ کہوں گا کہ اس مہذب زمانہ میں یہ کوئی ٹھیک طریقہ نہیں ہے۔

وزیر قانون— میں نے عرض کیا ہے کہ ہتکڑی لگائی جاتی ہے بیڑی نہیں لگائی جاتی اس کا حکومت کو احساس ہے۔

بابو محمد رفیق — در گئی — موسیٰ خیل وغیرہ جہاں ٹٹیاں اور کمرے دور دور ہیں اور اس کے باوجود جگہ اتنی خراب ہے کہ بدبو سے بیٹھا نہیں جاتا تو کیا آپ اس کا مناسب انتظام کرائینگے ؟

وزیر قانون—ہم نے اس بارے میں ان سے وضاحت مانگی ہے کہ لفظ ''موزوں'' کی وضاحت کی جائے تا کہ ہم یہاں واضح جواب دے سکیں اس بارے میں آپ از سر نو دیدیں ویسے ہم نے ان سے پوچھا ہوا ہے کہ ہم Short Notice اس کا کیا جواب دیں۔

ماسٹر خان گل—جیل میں ایک نام ہے "quarantine" اس میں آدمی اندر ہی ہوتا ہے اور اس میں سب کچھ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں آدمی سو سکتا ہے۔ آپ کے علم کیلئے یہ کافی ہے۔

PERMISSION FOR ESTABLISHING CARNIVALS IN LAHORE

*2754. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that Senior Superintendent of Police, Lahore, in a Press Conference held on 2nd April 1963, stated that no permission for establishing Carnivals in Lahore would be given ;

(*b*) if answer to (a) be in the affirmative, whether it is a fact that the exhibition and Meena Bazar which started functioning near Badshahi Mosque from the 5th April, 1963, include Carnivals, if so reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (MIAN ABDUL HAQ): (*a*) The local correspondents who met S. S. P., Lahore, on 2nd April, 1963, in his office enquired about the law and order situation in Lahore. One of the queries was about the gambling-dens and carnivals. They were assured that the gambling-dens were being liquidated by the Police which would not allow any games of chance to be included in any of the Variety Shows in Lahore.

(*b*) The Variety Show, which started functioning near Badshahi Mosque from the 5th April, 1963, included only games of skill. Even for these games, the permission was later withdrawn.

خان اجون خان جدون — کیا آپ بتلائنگے کہ یہ ورائٹی شو کتنے دن جاری رہا اور کس تاریخ کو اجازت نامہ دیا گیا ؟

وزیر قانون — (ملک قادر بخش) — Fresh Notice دیجئے - جو اطلاع آپ نے مانگی ہے ہم نے دیدی ہے -

خان اجون خان جدون — اتنا تو جواب آپ کے پاس ہونا چاہئے -

Minister of Law : I must confine myself to the question.

APPOINTMENT OF A CIVIL JUDGE FOR RENT CONTROL WORK AT KARACHI

***2777. Rao Khurshid Ali Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Home, please refer to answer to part (f) of starred question No. 2640, given on the floor of the House on 9th April 1963 and state—

(*a*) the date on which the Services and General Administration Department was moved to make appointment of a Civil Judge for rent control work at Karachi ;

(*b*) the date on which the West Pakistan Public Service Commission was asked to make recommendations for the said appointment ;

(*c*) the approximate date by which the said Civil Judge will be appointed ?

پارلیمنٹری سیکرٹری — (میاں عبدالحق) — (الف) ۲۲ مارچ ۱۹۶۲ء -

(ب) مغربی پاکستان پبلک سروس کمیشن کو سفارش کرنے کیلئے نہیں کہا گیا تھا -

(ج) کراچی میں کرایوں پر کنٹرول کرنے کے لئے ایک سول جج پہلے ہی سے مامور کر دیا گیا ہے -

---

CRIMINAL CASES REGISTERED IN QUETTA DIVISION

***2793. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state—

(*a*) total number of criminal cases registered in Quetta Division from 1955 to 1962, district-wise ;

(*b*) the number of cases tried under F. C. R. and by judicial courts separately during the said period ;

(*c*) out of the cases shown in (b) above, ; (*i*) number of cases in which the accused were acquitted, and (*ii*) the number of cases in which the accused were convicted in both category of cases ?

Parliamentary Secretary (MIAN ABDUL HAQ) : The required information is laid on the table.

نمبر شمار	ضلع کا نام	کوئٹہ ڈویژن میں ۱۹۵۵-۶۲ء کے دوران فوجداری مقدمات کی تعداد -	ایف سی آر کے تحت سماعت شدہ مقدمات -	جوڈیشیل کورٹ کے تحت سماعت شدہ مقدمات -	بری شدہ مقدمات کی تعداد -		سزا یافتہ مقدمات کی تعداد	
					ازایف سی آر -	از جوڈیشیل کورٹ	ازایف سی آر	از جوڈیشیل کورٹ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱	کوئٹہ پشین	۲۸،۴۳۱	۴،۳۲۳	۲۳۶۰۸	۴،۱۵۰	۳،۴۷۴	۱۷۳	۲۰،۶۳۴
۲	سبی . .	۱۴،۰۰۵	۹،۸۶۹	۴،۱۳۶	معلومات	دستیاب	نہیں	۰۰
۳	چگئی . .	۲،۶۳۷	۱،۱۶۹	۱،۳۶۸	۸۵۹	۱،۲۵۶	۳۱۰	۲۱۲
۴	زھوب . .	۷،۸۵۹	۴،۳۵۵	۳،۰۰۴	۳،۱۱۴	۷۴۱	۱،۲۴۱	۲،۷۶۳
۵	لورالائی . .	۱۱،۸۷۱	۶،۸۹۲	۴،۹۷۹	۶،۴۸۴	۲۶۱	۴۰۸	۴،۷۱۸

بابو محمد رفیق—اس جواب میں آپ نے کہا ہے معلومات میسر نہیں ہوئیں - جہاں سبھی کا جواب ٹیبل پر رکھا گیا ہے اس میں اس ضلع کی نسبت لکھا گیا ہے کہ معلومات دستیاب نہیں ہوئیں تو یہ کب تک ہونگی کیا اس سیشن میں ہو جائینگی ؟

Minister of Law : (MALIK QADIR BUX) Possible Sir.

بابو محمد رفیق—اس کا جواب پھر کب ملے گا ؟ اس کو confirm کیا جائے -

Minister of Law : Will you kindly allow me to contact the Secretary ?

LANDS ALLOTTED ON EASY TERMS TO TRIBAL PEOPLE IN BARRAGES AND BORDER AREAS

***2801. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state --

(*a*) whether it is a fact that Gadoon Area formed part of Tribal Territory up to 1953 ;

(*b*) whether it is a fact that Government have decided.—*vide* Home Department letter, dated 7th June 1962, that certain political ben fits are to be extended to the people of the said area, who after the merger of the said area, with Mardan District have been deprived of their tribal status ;

(*c*) whether it is a fact that certain lands have been allotted on easy terms to tribal people in barrages and border areas of the Province ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above in the affirmative, whether Government intend to allot lands to people of Gadoon area as in the case of the people of other tribal areas ; if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری — (میاں عبدالحق)—(الف) جی نہیں - گدون کا علاقہ ۱۹۵۳ء تک خارج شدہ رقبہ متصور ہوتا تھا جسکا یہ مطلب ہے کہ نہ تو یہ کسی منظور شدہ پولیٹیکل ایجنسی کا حصہ تھا نہ ضلع مردان کے بندوبستی رقبے میں شامل تھا -

(ب) جی نہیں - صرف معاشرتی اور معاشی ترقی کی اغراض کی بنا پر حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ گدون کے علاقہ کو خاص مراعات ملنی چاہئیں - ظاہر ہے کہ اس کا مطلب سیاسی فوائد نہیں ہے -

(ج) جی ہاں - قبائلی علاقے کے لوگوں کے لئے بیراجوں میں آراضی محفوظ کر لی گئی ہے -

(د) یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کیونکہ گدون اب ضلع مردان کا حصہ ہے اور قبائلی علاقے میں شامل نہیں جس کی تشریح جمہوریہ پاکستان کے آئین کی دفعہ ۲۴۲ میں کی گئی ہے ۔

خان اجون خان جدون — (الف) کا جواب غلط ہے ۔

It was a tribal territory before 1953 is an established fact.

جب پاکستان بنا تھا اس وقت دو ملک تھے ۔ ایک برٹش انڈیا اور دوسرا پاکستان ۔ یہ تیسرا ملک ''ٹرائبل ایریا'' کہاں سے بنا لیا گیا ہے ؟ اگر تھا بھی تو اس کو شامل کرنے کے دس سال بعد آپ یہ کیسے کہتے ہیں کہ یہ ٹرائبل ایریا نہیں تھا ؟

وزیر قادون (ملک قادر بخش)—جواب کتنا صاف ہے ۔ یعنی کہ No.

The Gadoon area was detailed as 'excluded area' up to 1953 which means that it was neither part of the recognised political agency nor included in the federal area of Multan but it was being treated as such.

اب اگر آپ اس کے خلاف کوئی واقعات بتانا چاہتے ہیں تو

Irrespective of my contention I will welcome them. If the Member gives me some facts I will verify them and place the answer again before the House.

PRIVATE AID SOCIETY SHAHBAZ LIMITED

***2803. Mr. Abdur Raziq Khan** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce please refer to the answer given to my starred question No. 1190 on the floor of the house on 14th March 1963, and state —

(*a*) whether investigation against the management of Shahbaz Limited have been completed by the police; if so, the result thereof ;

(*b*) whether the said Company has since declared its assets and liabilities ; if so, whether a liquidator has been appointed ;

(*c*) if answer to (*a*) above be in the negative ; (*i*) reasons therefor ; (*ii*) the approximate time by which the investigation by the police will be completed ?

Parliamentary Secretary (MR. KHALID BIN JAFFER) : (*a*) The investigation has not yet been completed.

(*b*) This Police Authorities at Karachi have already register a case against the management for non-submission of its statement of assets and liabilities as required under section 6 of the Undesirable Companies Act, 1958. Question of appointment of the Liquidator does not arise till the statement of its assets and liabilities is received.

(*c*) The accused in the case is not traceable hence the investigations have not been completed. It is not possible to give the approximate time by which the investigations will be completed.

مسٹر عبدالرازق خان ـ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بتایا ہے کہ ملزم لا پتہ ہے اگر میں آپ کے سامنے عرض کروں کہ اس کا نام سید فقیر حسین شاہ ہے اور وہ سمن آباد لاہور میں رہتا ہے تو کیا آپ کارروائی کریں گے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹریـ ڈائرکٹر انڈسٹریز نے ڈی ۔ آئی۔ جی پولیس کو لکھا ہے کہ اگر اجازت دیں تو اس کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے ۔

مسٹر عبدالرازق خان ـ شہباز لیمیٹڈ کے خلاف کراچی میں case رجسٹر ہوا ۔ حالانکہ اس کا ہیڈ آفس سمن آباد لاہور میں ہے ۔ کیا وزیر متعلقہ بتا سکیں گے کہ لاہور میں case کیوں رجسٹر نہیں ہوا اور کیا یہ حقیقت ہے کہ پولیس نے غفلت کی ؟

وزیر قانون (ملک قادر بخش) ـ اس کی انفارمیشن مل چکی ہے کہ وہ سمن آباد میں ہے اور جلدی ہی پولیس کے ہاتھ آ جائے گا ۔ دسمبر ۱۹۶۲ء میں یہ case رجسٹر ہوا تھا اس نے بوگس کمپنیاں بنائی تھیں ۔ اور لوگوں کو لوٹ کر لاکھوں روپیہ کھا گیا تھا ۔ پولیس نے trace کرنے کی کوشش کی ۔ اب معلوم ہوا ہے کہ سمن آباد میں مقیم ہے ۔ انشاءاللہ جلدی ہی پکڑ کر اسے کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا ۔ یہ کمپنیاں حکومت نے ضبط کر لی ہیں ۔

مسٹر عبدالرازق خان ـ یہ کمپنی ۱۹۵۵ء میں پاس کی گئی تھی ۔ اس کمپنی کے ذریعہ اس نے لاکھوں روپیہ ہڑپ کر لیا ہے ۔ مگر اس کے خلاف کوئی action نہیں لیا گیا ۔ اب ڈائرکٹر آف انڈسٹریز نے پولیس کو اطلاع دی ہے کہ وہ کہاں ہے ۔ تعجب ہے کہ پولیس اس قدر غافل رہی ۔ آپ پولیس کے کان کھینچیں ۔ وہ لاکھوں روپیہ کھا گیا ہے ۔ فوری طور پر کوئی کارروائی کرنی چاہئے ۔

وزیر قانون ـ ہمارے پاس کوئی Material نہیں تھا اور یہ غلط ہے کہ غفلت کی وجہ سے trace نہیں ہو سکا ۔ اب اس کے trace ہونے کے امکانات ہو گئے ہیں ۔

MURDER CASES IN WEST PAKISTAN

*2862. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state:—

(*a*) the total number of murder cases registered, year-wise in each Division of West Pakistan including Karachi during the years 1958-59 to 1961-62 ;

(*b*) out of the cases mentioned in (*a*) the number of cases in which the accused were acquitted and the number of cases in which they were convicted in each Division ?

Parliamentary Secretary (MIAN ABDUL HAQ) : The required information is laid on the table.

شعبۂ جرائم

مغربی پاکستان میں مقدمات قتل سے متعلقہ کیفیت نامہ
(۱۹۵۸ء—۱۹۶۲ء)

حلقہ	رجسٹر شدہ مقدمات کی کل تعداد					مقدمات کی تعداد جن میں ملزمان بری ہوئے					مقدمات کی تعداد جن میں ملزمان سزا یاب ہوئے				
	۱۹۵۷ء	۱۹۵۸ء	۱۹۵۹ء	۱۹۶۰ء	۱۹۶۱ء	۱۹۵۷ء	۱۹۵۸ء	۱۹۵۹ء	۱۹۶۰ء	۱۹۶۱ء	۱۹۵۷ء	۱۹۵۸ء	۱۹۵۹ء	۱۹۶۰ء	۱۹۶۱ء
۱	۲					۳					۴				
پشاور ..	۳۴۱	۳۱۲	۳۳۳	۵۳۵	۵۱۴	۱۲۴	۱۲۳	۱۲۴	۱۴۲	۱۷۱	۱۰۳	۱۷۱	۲۰۷	۱۶۴	۱۷۹
ڈیرہ اسماعیل خاں ..	۱۲۱	۹۷	۱۰۲	۱۲۹	۱۳۹	۱۴	۲۲	۱۲	۵	۷	۶	۲۲	۲۰	۱۲	۷
راولپنڈی ..	۲۴۹	۲۱۷	۲۷۳	۲۸۲	۲۹۱	۹۹	۷۸	۸۴	۱۲۳	۷۰	۹۲	۸۱	۷۰	۸۴	۴۰
سرگودھا ..	۳۳۳	۲۷۷	۳۷۱	۱۷۸	۳۵۹	۱۲۰	۱۲۰	۱۵۶	۱۳۳	۹۳	۱۴۸	۱۵۲	۱۸۰	۱۳۵	۱۰۰
لاہور ..	۲۸۲	۲۱۶	۲۵۱	۲۷۹	۲۳۵	۶۷	۱۲۵	۱۳۶	۱۴۸	۶۳	۱۳۲	۱۱۹	۱۲۲	۱۲۹	۸۰
ملتان ..	۳۵۰	۳۱۰	۳۷۲	۳۰۴	۴۰۰	۱۲۱	۹۷	۱۳۰	۱۴۷	۶۸	۱۶۹	۱۷۲	۱۹۱	۱۸۸	۷۵
بہاولپور ..	۹۹	۱۱۳	۱۳۶	۱۶۰	۱۷۶	۳۱	۳۱	۳۶	۴۴	۴۷	۴۹	۴۹	۳۹	۳۷	۵۰
خیر پور ..	۳۲۴	۳۸۱	۳۰۰	۴۶۰	۴۶۹	۱۸۱	۱۷۳	۱۸۱	۱۶۱	۹۱	۱۷۸	۱۵۶	۱۶۰	۱۴۵	۱۱۱
حیدرآباد ..	۲۲۵	۲۱۰	۲۵۵	۲۲۴	۲۵۷	۹۵	۱۰۱	۱۲۵	۸۶	۱۱۶	۷۷	۷۶	۹۰	۷۸	۸۰
کوئٹہ ..	۷	۹	۱۵	۱۲	۱۶	۱	ظ	۲	۲	۱	۳	۷	۱۰	۳	۹
کراچی ..	۶۶	۵۴	۷۳	۷۳	۶۳	۲۷	۱۲	۲۴	۱۶	۳	۲۲	۲۱	۲۸	۲۳	۵

INTRODUCTION OF INDUSTRIAL SCHEME IN KURRAM AGENCY

***2869. Malik Zaman Khan** : Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that no industrial scheme has so far been prepared for Kurram Agency;

(*b*) whether it is a fact that due to non-existence of any factories or other means of employment in the area a large number of people remain, unemployed ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to introduce some industrial scheme in the Agency ; if so, when ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) — (الف) جی نہیں -
قرم ایجنسی میں دو صنعتی سکیمیں زیر عمل ہیں -

(۱) پارا چنار مرکز ریشم سازی -

(۲) مزاری مرکز علی زئی -

(ب) جی نہیں - قرم ایجنسی میں بےروزگاری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جیسا کہ اس بات سے صاف ظاہر ہے کہ قرم ایجنسی میں مزدوروں کے نہ ملنے کی وجہ سے قرم ایجنسی کے لوگ تیراہ - پاراچنار سے مزدوروں کی زیادہ تعداد حاصل کرتے ہیں -

(ج) حکومت نے قرم ایجنسی میں چھوٹی صنعتوں کے قیام کے لئے حال ہی میں دو لاکھ روپے کی مالیت کے زر مبادلہ کی تعیین کی ہے - یہ اس لئے کیا گیا ہے کہ پاک - افغان تجارت کے بند ہو جانے کی وجہ سے متاثر ہونے والے لوگوں کی مدد کی جائے - جن صنعتوں کے قیام کی تجویز کی گئی ہے وہ یہ ہیں - پاراچنارا میں چوب کاری کی صنعتی وحدت آٹوموبائیل سروسنگ ریپئرنگ شاپ پارا چنار اور کولڈ سٹوریج پلانٹ پارا چنار -

---

RAISING OF STATUS OF BAGZAI PRIMARY SCHOOL TO MIDDLE STANDARD

***2871. Malik Zaman Khan** : Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state —

(*a*) whether it is a fact that there are only three Primary Schools in the area between villages Bleman Haji Nasrullah Khan and Toda Cheena comprising about forty villages and that no middle school exists there ;

INTRODUCTION OF INDUSTRIAL SCHEME IN KURRAM AGENCY

*2869. **Malik Zaman Khan** : Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that no industrial scheme has so far been prepared for Kurram Agency;

(*b*) whether it is a fact that due to non-existence of any factories or other means of employment in the area a large number of people remain, unemployed ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to introduce some industrial scheme in the Agency ; if so, when ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) — (الف) جی نہیں ۔
قرم ایجنسی میں دو صنعتی سکیمیں زیر عمل ہیں ۔

(۱) پارا چنار مرکز ریشم سازی ۔

(۲) مزاری مرکز علی زئی ۔

(ب) جی نہیں ۔ قرم ایجنسی میں بےروزگاری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جیسا کہ اس بات سے صاف ظاہر ہے کہ قرم ایجنسی میں مزدوروں کے نہ ملنے کی وجہ سے قرم ایجنسی کے لوگ تیراہ ۔ پاراچنار سے مزدوروں کی زیادہ تعداد حاصل کرتے ہیں ۔

(ج) حکومت نے قرم ایجنسی میں چھوٹی صنعتوں کے قیام کے لئے حال ہی میں دو لاکھ روپے کی مالیت کے زر مبادلہ کی تعیین کی ہے ۔ یہ اس لئے کیا گیا ہے کہ پاک ۔ افغان تجارت کے بند ہو جانے کی وجہ سے متاثر ہونے والے لوگوں کی مدد کی جائے ۔ جن صنعتوں کے قیام کی تجویز کی گئی ہے وہ یہ ہیں ۔ پاراچنارا میں چوب کاری کی صنعتی وحدت آٹوموبائیل سروسنگ ریپئرنگ شاپ پارا چنار اور کولڈ سٹوریج پلانٹ پارا چنار ۔

RAISING OF STATUS OF BAGZAI PRIMARY SCHOOL TO MIDDLE STANDARD

*2871. **Malik Zaman Khan** : Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state —

(*a*) whether it is a fact that there are only three Primary Schools in the area between villages Bleman Haji Nasrullah Khan and Toda Cheena comprising about forty villages and that no middle school exists there ;

(*b*) whether it is a fact that River Kurram flows between Ali Zai and the aforementioned villages and there being no bridge over it, it is very difficult for small children to cross it;

(*c*) whether it is also a fact that Bagzai is the biggest village in the area but the Primary School which caters for the educational needs of this village is located at Shah Ibrahim Ziarat ;

(*d*) if answers to (*a*), (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to raise the Bagzai Primary School, located at Shah Ibrahim Ziarat to Middle Standard ?

پارلیمنٹری سیکرٹری — (میاں عبدالحق) (الف) جی ہاں ۔
(ب) جی نہیں کیونکہ دریا عموماً قابل عبور ہوتا ہے ۔
(ج) گو باغزئی اس علاقے میں سب سے بڑا موضع ہے مگر پرائمری سکول شاہ ابراہیم زیارت میں طلبہ کی تعداد ۳۰ ہے اور بلیا میلا میں ۹۳ ۔
(د) اس سکول کو مڈل سکول میں تبدیل کرنے کی تجویز پر اس وقت غور کیا جائے گا جب کہ طلبہ کی تعداد میں کسی قسم کا اضافہ ہو جائے گا ۔

مسٹر عبدالرازق خان — پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے (ب) کے جواب میں بچوں کے لئے لکھا ہے کہ وہاں پل نہیں چاہئے ۔ کیا وہ سچی بات قبول نہیں کریں گے سکول کے بچوں کے لئے دریا کس طرح قابل عبور ہو سکتا ہے ۔

وزیر قانون (ملک قادر بخش) — وہاں بچے آتے جاتے ہیں اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ دریا قابل عبور ہے ۔

OPENING OF A SCHOOL FOR GIRLS IN BAGZAI LOWER KURRAM AGENCY

***2872. Malik Zaman Khan** : Will the Parliamentary Secrtary, Home, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that there is no school for girls in Bagzai Lower Kurram Agency, comprising 15 villages ;

(*b*) whether it is a fact that Government are making all sorts of efforts to extend educational facilities to the backward people of tribal areas ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend opening a Girl School in the aforementioned village ; if so, when, if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) — (الف) جی ہاں ۔
(ب) جی ہاں ۔

(ج) تیسرے پانچ سالہ منصوبے کے تحت موضع باغزئی میں لڑکیوں کا سکول کھولنے سے متعلق تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔

IDGAHS AT PARA CHINAR

*2873. **Malik Zaman Khan**: Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that there are two grand Idgahs at Parachinar one for Ahle Sunnat Wal Jamat and the other for Shias;

(*b*) whether it is a fact that both the afore-mentioned Idgahs lack bathrooms, washstands, cemented floor and the water-supply;

(*c*) whether it is a fact that there is no regular source of income for the maintenance of the said Idgahs;

(*d*) if answer to (*a*), (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to provide the said Idgahs with the above mentioned amenities?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) — (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) پاکستان اوقاف ایکٹ کا قبائلی علاقوں میں نفاذ نہیں اس لئے ان عید گاہوں کی نگہداشت یا حکومت کی جانب سے ان سہولیات کی فراہمی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

مسٹر اجون خان جدون—جو ممبران پشتو جانتے ہیں اور دوسری زبان نہیں سمجھتے انکی سہولت کے لئے ایسا procedure adopt کیا جائے کہ جواب پشتو میں دیا جائے تاکہ وہ اسے سمجھ کر ضمنی سوالات کر سکیں۔

Mr. Speaker: The member may please go to the Minister and have clarification in his rooms if he likes.

میاں معراج الدین—اگر سوال پشتو میں تھا تو جواب بھی پشتو میں ہونا چاہئے تھا۔ مگر یہاں تو سوال انگریزی میں ہے لہٰذا جواب بھی انگریزی میں دیا گیا ہے۔ پشتو میں کیسے دیا جا سکتا ہے۔

ACTION TAKEN AGAINST MALIK MANZOOR ELAHI, FORMER SUB-INSPECTOR POLICE, GOJRA, DISTRICT LYALLPUR.

*2994. **Mr. Hamza:** Will the Parliamentary Secretary, Home, please refer to the answer to my starred question No. 1310 given on the floor of the house on 14th March 1963 and state the action taken against Malik Manzoor Elahi, former Sub-Inspector Police, Gojra, District Lyallpur.

پارلیمنٹری سیکرٹری—(میاں عبدالحق) - سب انسپکٹر ملک منظور الٰہی پر اظہار وجہ کے ایک نوٹس کی تعمیل کرائی گئی تھی کہ کیوں نہ انہیں جبراً فارغ خدمت کر دیا جائے - اس اثنا میں سب انسپکٹر مذکور اور چند دیگر اشخاص کے خلاف ایک محکمانہ تحقیقات شروع کر دی گئی ہے جس میں رشوت ستانی اور دیگر بد عنوانیوں کے واضح الزامات عائد کئے گئے ہیں توقع ہے کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس جھنگ جو اس معاملے میں محکمانہ تحقیقات کر رہے ہیں ایک ماہ کے اندر کارروائی مکمل کر لیں گے - جونہی یہ کارروائی مکمل ہو جائے گی حاکم مجاز کی طرف سے سب انسپکٹر مذکور کے خلاف کارروائی سے متعلق مناسب احکام صادر ہوں گے -

---

CASES INSTITUTED IN THE COURTS OF MAGISTRATES IN TEHSIL FORT ABBAS

*2917. **Chaudhari Muhammad Ali** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(*a*) the number of cases instituted in the courts of Magistrates Tehsil Fort Abbas during January to December 1962, separately in respect of the offences relating to -

(*i*) Health and Sanitation ;

(*ii*) Traffic ;

(*iii*) Weights and Measures ;

(*iv*) Food Adulteration ;

(*v*) Railway ; and

(*vi*) Municipal } Octroi.

(*b*) the amount of fines realised from the accused in the above-mentioned cases ;

(*c*) the number of accused in the said cases and the number out of tehem who were acquitted and fined separately ?

Parliamentary Secretary (MIAN ABDUL HAQ) : The required information is an under :—

	Name of cases	Amount of fine	No. of accused	No. of Acqui. tals	No. fined
	(a)	(b)	(c)		
			(1)	(27)	
1. Health and Sanitation ..	39	90	39	21	18
2. Traffic	7	75	7	1	6
3. Weights and Measures ..	..	..	..	..	..
4. Food Adulteration ..	..	..	..	..	..
5. Railway	4	10	4	2	2
6. Municipal Octroi ..	..	..	..	..	..

DEVELOPMENT SCHEMES FOR MERGED AREAS OF MARDAN, HAZARA AND DERA GHAZI KHAN DISTRICTS.

***2923. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a sum of Rs. 10 lacs was allocated for merged areas of Mardan, Hazara and Dera Ghazi Khan Districts in the Annual Development Programme 1962-63 ;

(*b*) if answers to (*a*) above be in affirmative, the amounts allocated and spent out of the said Rs. 10 lacs in each of the following areas :—

Merged areas of Mardan District,

Merged areas of Hazara District,

Merged areas of Dera Ghazi Khan District ;

(*c*) whether expenses of any development schemes recommended by District Council Mardan were to be met out of the above allocation for merged areas of Mardan District; if so, details thereof ;

(*d*) whether it is a fact that upto 8th May 1963, no work was started on any development schemes of the merged area of Mardan District under the above allocation; if so reasons thereof?

Parliamentary Secretary (MIAN ABDUL HAQ): (*a*) Yes.

(*b*) Rs. 5,85,500 for Mardan.

Rs. 2,14,500, for Hazara merged area.

Merged areas of Dera Ghazi Khan not the concern of Tribal Area Wing Home Department.

(*c*) Yes. The following schemes are being met out of the above a cations :—

(1) Construction of Six Primary Schools, 5 for Hazara and one for Mardan merged area. Cost Rs. 91,800

(2) Construction and up-grading of 4 Primary Schools to Middle Standard-3 in Hazara and one in Mardan merged area. Cost Rs. 90,000.

(3) Construction and up-grading of two Middle Schools to High Standard in Mardan merged area. Cost Rs. 70,000.

(4) Construction of roads from Kabagani to Utla in Mardan merged area. Cost Rs. 1 lack.

(5) Construction of roads from Tandaf to Kabagani in Mardan merged area. Cost Rs. 1,50,000.

(6) Construction of roads from Topi to Malika Kaddi. Cost Rs. 2,98,200.

(*d*) Yes—Detailed estimates have been prepared. Contractors have been nominated and the work is being started. The funds are non-lapsable and the work will be completed soon.

خان اجون خان جدون— یہ جو دس لاکھ کی allocation کی گئی تھی - یہ پچھلے سال جون میں کی گئی تھی - لیکن اس کے لئے آپ نے ابھی تک سکیمیں نہیں بنائی ھیں - تو یہ ایک سال کے لئے جو allocation آپ کرتے ھیں - اس کو کتنے سالوں میں تقسیم کرتے ھیں -

وزیر قانون— (ملک قادر بخش) معزز ممبر کو معلوم ھونا چاھئے - کہ یہ رقوم Non-lapsable ھیں - اس لئے انہیں اس میں کوئی grudge نہیں ھونا چاھئے - رقوم رکھ دی گئی تھیں - اور اس کے بعد statement تیار ھونا اور پھر سکیموں کو پھیلانا اور پھر ٹھیکیداروں کو مقرر کرنا - تو اس میں وقت لگتا ھی ھے - اگر یہ Lapse ھو جائیں تو پھر آپ کو grudge کرنا چاھئے تھا -

I think you should thank the Government that a special favour was done to provide such an amount, which has not lapsed at the close of the year.

خان اجون خان جدون — ھم واقعی حکومت کے مشکور ھیں - کہ انہوں نے ایسی amount رکھی ھیں - جو lapsable نہیں ھیں - لیکن Speed of work اتنا Slow نہیں ھونا چاھئے کہ جون ۱۹۶۲ء میں amount رکھی جائے - اور ۱۹۶۳ء میں ٹھیکیدار تک مقرر نہ ھوں -

میں کہتا ہوں ۔ کہ پسماندہ علاقوں کو آگے لانے کے لئے یہ اختیار کی سستی ان کے ساتھ بہت ظلم ہے ۔

وزیر قانون— ہم بہت جلد کر رہے ہیں ۔

COLORIZATION OF BANASPATI GHEE

***2930. Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state—

(*a*) whether Government has initiated any scheme for developing some harmless edible colour for use in Banaspati to distinguish it from pure Ghee;

(*b*) if answer to (*a*) above is in the affirmative, results thereof ?

(*c*) if answer to (*a*) above is in the negative reasons thereof ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (خالد بن جعفر)—(الف) بناسپتی گھی اور خالص گھی میں امتیاز کے لئے کوئی بے ضرر خوردنی رنگ بنانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ بناسپتی گھی میں تلوں کے تیل کا اضافہ کرنے کا حکم ہے اور اگر بناسپتی گھی میں تلوں کا تیل تھوڑی سی مقدار میں بھی موجود ہو تو بھی اسے بڑی آسانی سے پہچانا جا سکتا ہے ۔ اس لئے اگر خالص گھی میں تلوں کا تیل ملا ہوا بناسپتی گھی میں ملا دیا جائے تو یہ ملاوٹ با آسانی پکڑی جا سکتی ہے ۔

(ب) و (ج) محکمہ صحت نے مغربی پاکستان کے خالص اشیائے خوردنی آرڈی نینس مجریہ ۱۹۶۰ء کے تحت بناسپتی گھی تیار کرنے والے جملہ صنعت کاروں کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ وہ اپنے تیار کردہ گھی میں ۵ فیصد تلوں کا تیل شامل کیا کریں ۔ تاہم ہدایات مذکورہ کا نفاذ ۳۰ جون ۱۹۶۳ء تک ملتوی کر دیا گیا ہے ۔ کیونکہ حکومت اس طریق عمل کے معاشی امکانات کا جائزہ لے رہی ہے ۔ تلوں کا تیل ملانے سے بناسپتی گھی کی نہ صرف قیمت ہی بڑھ جائے گی بلکہ تلوں کے تیل کی در آمد کے لئے غیر ملکی زرمبادلہ بھی خرچ کرنا پڑے گا ۔

بیگم ڈاکٹر اشرف عباسی — یہ (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے - کہ اس کے لئے بے ضرر خوردنی رنگ بنانے کی ضرورت نہیں ہے - اور اس کے نیچے انہوں نے بتایا ہے - کہ اگر تل کا تیل ملایا جائے تو اس پر زیادہ زر مبادلہ خرچ ہو گا - اور اس طرح بناسپتی گھی کی قیمت زیادہ ہو جائے گی - تو آپ کوئی ایسی تجویز نہیں کر سکتے - کہ زر مبادلہ بھی نہ خرچ کرنا پڑے - اور گھی کی قیمت بھی کم رہے - اس سے اہم ضرورت اور کا ہو سکتی ہے -

وزیر قانون (ملک قادر بخش)— بیگم صاحبہ کی تجویز بہت اچھی ہے -یہی سوال اس ہاؤس میں کئی بار Discuss ہو چکا ہے- اور ضمنی سوالات کی صورت میں بھی اس پر بحث ہو چکی ہے - جہانتک خوردنی رنگوں کا سوال ہے - میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں -کہ وہ ایسے نہیں ہیں -کہ دیر پا رہ سکیں جس طرح کہ مٹھائیوں کا رنگ ہوتا ہے - کیونکہ وہ تو چند دنوں کے اندر اندر بک جاتی ہیں - لیکن گھی کے لئے ایسا کوئی رنگ نہیں ہے - جو دیرپا ہو - البتہ ایک رنگ ہے - کہ جس کا انگریزی میں کچھ نام ہے - جو اس وقت میں بھول گیا ہوں - لیکن وہ بہت مہنگا پڑتا ہے - اور اس سے گھی کی قیمت بھی بڑھ جائے گی - میں نے پچھلی مرتبہ بھی عرض کیا تھا - جہانتک ہم نے یہ اجازت دی تھی - کہ تل کا تیل ملایا جائے - تو اس کے لئے ہمارے سامنے ایک اور دقت زر مبادلہ کی پیش آ گئی ہے - بہر حال یہ تجویز زیر غور ہے - کہ کوئی آسان سہل اور سستا طریقہ ہمارے سامنے آ جائے - تو ہم کیوں نہ اسے اپنائیں گے - مجھے ان سے پوری ہمدردی ہے -

بیگم ڈاکٹر اشرف عباسی— پھر یہ تو نہ کہئے کہ بے ضر خوردنی رنگ بنانے کی ضرورت ہی نہیں - ضرورت تو بہر کیف ایسی کوئی نہ کوئی چیز نکالنے کی ضرورت ہے ہی -

وزیر قانون— ضرورت تو اس کے لئے ہے - لیکن چونکہ کوئی ایسا بے ضرر خوردنی رنگ نہیں ہے - اس لئے اس کی ضرورت نہیں ہے -

امیر حبیب اللہ خان سعدی — کیا محترم وزیر صاحب کو علم ہے - کہ رتنجوت ایک ایسی چیز ہے - کہ جس کا نہایت

سستا رنگ بن سکتا ہے ۔ اور وہ خوردنی استعمال میں بھی آ سکتا ہے ۔ کیا آپ حکومت کی تجربہ گاہوں میں اس پر تجربے کرینگے ۔

وزیر قانون — تجربات کرنے کے لئے ہم ہر وقت تیار ہیں ۔ لیکن رتنجوت ہو سکتا ہے ۔ کہ صحت کے لئے مضر ہو ۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے ۔ کہ وہ اس پر پہلے ہی سے تجربے کر چکے ہوں ۔

چودھری محمد ابراہیم — کہا گیا ہے ۔ کہ ایک آرڈر ۱۹۶۰ء میں جاری کیا گیا تھا ۔ لیکن اس جون ۱۹۶۳ء تک اس پر عمل درآمد نہیں ہو سکا ۔ یہ معاملہ کتنے سال لے گا ۔ کہ آپ کسی فیصلہ پر پہنچ سکیں ۔ اس وقت تک کے لئے اس میں تیل ملا دیں تاکہ کچھ نہ کچھ تو ہو سکے ۔

وزیر قانون — میں نے عرض کیا ہے ۔ کہ اس میں زر مبادلہ کے خرچ ہونے کا سوال ہے ۔

———

POLICE CONSTABLES IN MIANWALI DISTRICT

***2990. Khan Aman Ullah Khan Shahani**: Will the Parliamentary Secretary (Home), be pleased to state—

(*a*) the total number of Police Constables in the Police Stations in Mianwali District;

(*b*) number of those out of (*a*) above who have been recruited from Bhakkar Tehsil;

پارلیمنٹری سیکرٹری — (میاں عبدالحق)—(الف) ۱۹۷ ۔
(ب) ۷

خان امان اللہ خان شاہانی — پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب نے یہ فرمایا ہے ۔ کہ میانوالی اور عیسیٰ خیل کا رقبہ تحصیل بھکر کے برابر ہے ۔ یعنی دونوں کے برابر ہے ۔ لیکن کیا وجہ ہے ۔ کہ میانوالی اور عیسیٰ خیل سے تو ۱۹۰ سپاہی لئے گئے ہیں ۔ لیکن تحصیل بھکر سے صرف سات لئے گئے ہیں ۔

وزیر قانون — (ملک قادر بخش) اسکے لئے Fresh Notice دیں ۔ کیونکہ جو معلومات مانگی گئی تھی ۔ کہ کانسٹیبلوں کی تعداد کتنی ہے ۔ وہ میں نے بتا دی ہے ۔

The Member had asked for figures which we have given. The area and other factors had not been enquired.

ESTABLISHMENT OF A SUBSIDIARY POLICE POST AT MANZOOR-PURA

*3008. **Major Abdul Majid Khan :** Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state —

(*a*) whether it is a fact that the territorial limits of the Police Station Shah Gharib in Sialkot District are very vast ;

(*b*) whether it is a fact that the Police Officer, incharge of the said Police Station finds it difficult to reach the places of the commission of offences in time due to non-existence of pucca roads in the area ;

(*c*) whether it is a fact that Police Officers are required to reach the place of commission of an offence immediately to arrange for the removal of the injured person to the Hospital or to arrest the culprits and conduct investigation on the spot ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to establish a subsidiary Police Post at the centrally situated village 'Manzoorpura' near Railway Station Darbar Kartarpura, if not, reasons therefore ?

Parliamentary Secretary (MIAN ABDUL HAQ) : (*a*) No.

(*b*) Means of communication in all the Police Stations in Shakargarh are poor. The area remains flooded half of the year and good pucca roads are not available.

(*c*) Yes.

(*d*) No. The area remains under flood for more than half of the year and the crime figure is not so high as to necessitate the location of a police post at Manzoorpura. For the opening of a police post various factors are taken into account, *viz.*, police strength sanctioned; crime figure; area; population and the number of police posts and police stations already in existance, etc.

Major Abdul Majid Khan : The Parliamentary Secretary has stated that various factors are taken into account for the establishment of police posts but he has not mentioned whether a particular area fulfills the conditions or not. As far as my submission goes that area fulfills the conditions required for the establishment of a police post. I ask the Parliamentary Secretary to give a reply now.

Minister of Law (MALIK QADIR BAKHSH) : There is not one factor but there are many factors which are taken into account and those are—police strength sanctioned, crime figure, area, population and the number of police posts, and police stations already in existence.

Major Abdul Majid Khan : It has not been mentioned whether those conditions are fulfilled by this area or not.

Minister of Law : In part (*a*) of the question it has been asked whether the territorial limits of the Police Station Shah Gharib in Sialkot District are very vast, and the answer is 'No'.

I think the reply is quite complete as required in the question. If the Member wants to know something further he can come to my office.

مسٹر عبدالرازق خان - کیا امن عامہ کے قائم رکھنے کے لئے گورنمنٹ Communications کو درست رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر قانون - جی ہاں یہ سوال کوئی اور کرتا تو بہتر ہوتا -

INCREASE IN PAY OF FRONTIER CONSTABULARY

*3015. **Major Abdul Majid Khan :** Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that a Sepoy of the Frontier Constabulary receives Rs. 27 per month only as his pay ;

(*b*) whether it is a fact that employees of the Frontier Constabulary (F.C.) are performing the strenuous duties of patrolling the most difficult and dangerous areas of the former North-West Frontier Province ;

(*c*) whether it is a fact that free ration is not provided to Frontier Constabulary;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative whether Government intend to increase their pay, if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (MIAN ABDUL HAQ) : The Frontier Constabulary is a part of the Civil Armed Forces under the administrative control of the Central Government. It is Central subject falling within the purview of item No. I (*a*) of the Third Schedule read with Article 131 of the Constitution of the Rebublic of Pakistan.

The Provincial Government is not concerned with the question.

Major Abdul Majid Khan : It has been said by the Parliamentary Secretary that the case is a Central subject and the Provincial Government has no jurisdiction over it. May I ask if the Government intend to take up this case with the Central Government ?

Minister of Law (MALIK QADIR BAKHSH) : The member can put in a resolution in the Assembly and that can be considered. For the present moment we are not prepared to do anything.

PENSION SCALE OF FRONTIER CONSTABULARY SEPOY

*3016. **Major Abdul Majid Khan :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that a sepoy of the Frontier Constabulary on completing 18 years services becomes entitled to a monthly pension of Rs. 5;

(*b*) whether it is a fact that Police Constables gets more pension than Sepoy of Frontier Constabulary ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative whether Government intend to bring the pension scale of the Frontier Constabulary Sepoys at par with the Police Constables.

Parliamentary Secretary (MIAN ABDUL HAQ) : (*a*) The Frontier Constabulary is part of the Civil Armed Forces under the administrative control of the Central Government. It is a central subject falling within the purview of item No. 1 (a) of the Third Schedule read with Article 131 of the Constitution of the Republic of Pakistan.

(*b*) The Provincial Government is not concerned with the question.

SPEEDY PAYMENT OF GENERAL PROVIDENT FUND ACCUMULATION TO RETIRED EMPLOYEES.

*3017. **Major Abdul Majid Khan :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state —

(*a*) whether it is a fact that Police and Frontier Constabulary employees experience difficulties in receiving their General Provident Fund accumulation on retirement in the Frontier Region and have to wait for years for finalization of their cases;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to devise ways and means for speedy payment of their General Provident Fund accumulation to the retired employees of the above services in the Frontier Regions ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق)—(الف) فرنٹیئر کانسٹیبلری سول مسلح افواج کا ایک حصہ ہے - جو مرکزی حکومت کے براہ راست کنٹرول میں ہے - اور آئی - جی - پولیس مغربی پاکستان کے انتظامی نظم و نسق کے تحت نہیں ہے - اس لئے صوبائی حکومت مطلوبہ مواد فراہم کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے - یہ حقیقت ہے - کہ بعض صورتوں میں سرحدی علاقوں اور دیگر جگہوں پر پولیس کے ملازمین کی جی - پی فنڈ کی امانتوں کی آخری ادائیگی میں تاخیر ہوئی ہے -

(ب) جی -پی فنڈ کی امانتوں کی آخری ادائیگی میں تاخیر کے تدارک کے لئے حکومت مغربی پاکستان کی طرف سے مندرجہ ذیل اقدامات اختیار کئے گئے ہیں :—

(I) حکومت مغربی پاکستان نے انضمامی یونٹوں میں نافذالعمل متعلقہ قواعد جی - پی فنڈ میں اس طرح ترمیم کر دی ہے - کہ اب جی - پی فنڈ وضع کرانے والوں کو یہ اجازت دے دی گئی ہے - کہ وہ اپنے حساب میں جمع جی - پی فنڈ کی درخواست دے کر ریٹائر ہونے سے چھ ماہ قبل نکلوا سکتے ہیں - اس رعایت سے استفادہ کرتے ہوئے اگر وہ کافی پہلے درخواست دیں تو ان کے جی - پی فنڈ کے کیس ان کے ریٹائر ہونے کی اصل تاریخ سے پہلے تکمیل پا سکتے ہیں -

(II) حکومت نے جی - پی فنڈ کی درست جدولوں کی تیاری کی اہمیت متعلقہ افسروں پر واضح کر دی ہے -

(III) جی - پی فنڈ حسابات کے ایک آڈٹ سرکل میں سے دوسرے آڈٹ سرکل میں منتقلی سے پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کو دور کرنے کیلئے جن کا نتیجہ اکثر غیر ضروری تاخیر اور اس کی وجہ سے متعلقہ حساب داروں کو دشواریاں پیش آنے کی صورت میں نکلتا ہے - حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ —

(I) صوبائی حکومت کے تمام درجہ اول کے افسران

کے حسابات جی۔ پی فنڈ ایک مرکزی اساس پر اکاؤنٹ جنرل مغربی پاکستان کے دفتر میں رکھے جائیں گے۔

(II) درجہ دوم کے افسران کی صورت میں حسابات کو منتقل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور انہیں اس آڈٹ سرکل میں جاری رکھا جانا چاہئیے جہاں انہیں ابتدا میں درج رجسٹر کیا گیا تھا۔

CONSTRUCTION OF QUARTERS FOR POLICE OFFICIAL NEAR POLICE POSTS

*3018. **Major Abdul Majid Khan :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that Government do not provide family accommodation to police official in rural areas in the Frontier Region ;

(*b*) whether it is a fact that they have to rent accommodation for their families in the nearby villages in unsafe places away from police post ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative whether Government intend to construct their own Quarters for police officials near police post ?

Parliamentary Secretary (MIAN ABDUL HAQ) : (*a*) According to police Rule 3·19 Government is under no obligation to provide family accommodation. However the policy of the Government is that at police stations married quarters should be provided as funds permit for the officer incharge A. S.-I. permanently sanctioned for the Station and 2/5th of the sanctioned establishment of Head Constables and Constables. This facility does not exist in the Frontier Region.

(*b*) Yes.

(*c*) Government is giving favourable consideration for providing married accommodation to the police staff at the places of their posting and schemes are being prepared to construct the quarters for the police staff at District Headquarters as well as at rural areas.

CONVENTION OF KHAKSAR PARTY AT RAWALPINDI

*3040. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi :** Will the Parliamentary, Secretary Home, be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that the D. M., Rawalpindi, prohibited the Khaksar party from holding its covention at Rawalpindi which was going to be held there from 17th to 19th May ; if so, reasons therefor ?

(*b*) whether it is a fact that the D. M. had received information that there was a danger of breach of public peace if the convention was held, if so, the nature of information ?

Parliamentary Secretary (MIAN ABDUL HAQ) : (*a*) Yes, as the Khaksar movement was banned.

(*b*) The holding of this convention was likely to disturb the public peace and tranquility, an order under section 144, Cr. P. C. was therefore, issued by the D. M., Rawalpindi.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Sir, in part (*b*) of the question the nature of information has been asked and answer to that has not been given.

Minister of Law (MALIK QADIR BAKHSH) : The answer was—

"The holding of this convention was likely to disturb the public peace and tranquility".

SETTING UP OF INDUSTRIES IN UNDER-DEVELOPED AREAS

***3114. Rai Mansab Ali Khan Kharal :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce, be pleased to state—

(*a*) whether Government have ear marked industries for being set up in all such Under-Developed Areas in the Province, where industries are either in the nascent form or totally non-existent ; if so, the details thereof;

(*b*) whether District Sheikhupura and Tehsil Nankana Sahib are included in such under-developed areas ?

Parliamentary Secretary : (MR. KHALID BIN JAFFAR) : (*a*) In view of limited foreign exchange available and the fact that various industries can have specific target only. It is notpoesible to earmark various industries area-wise, especially when industries have to be set up mostly through private enterprise. However, preference is given to parties interested in the setting up of industrial units in the Under-Developed Areas. In the Revised Industrial Investment Schedule sufficient provision has been made for new capacity for a number of industries. Parties interested in the setting up of industries in the Under-Developed Areas will receive due consideration from the Government.

(*b*) District Sheikhupura and Tehsil Nankana Sahib are areas which are less developed industrially. As a matter of fact recently there has been substantial development of industries in the Muridke area of Sheikhupura where a large sized textile mill and a chemical plant are rearing completion.

SETTING UP OF NEW SUGAR MILLS

***3115. Rai Mansab Ali Khan Kharal :** Will the Parliamentary, Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that Government have decided to set up four new Sugar Mills in the Province ; if so, places where these are to be set up ;

(*b*) whether any of the said mills is propcsed to be set up in any part of the former Province of the Punjab ; if not, reasons therefor ;

(*c*) the population of the former Provinces of the Punjab Sind and North-West Frontier respectively.

(*d*) whether Government will take into consideration the population of an area when allocating these Mills ?

Parliamentary Secretary : (MR. KHALID BIN JAFFAR) : (*a*) It is correct that the Central Government have raised the sugar target so as to enable installation of 8 mills of 15000 tons capacity each in white sugar in West Pakistan. The Central Government in consultation with the Provincial Government have already agreed to the setting up of two new sugar mills in former Sind area while location of other mills is under consideration in respect of areas in former Sind and former Punjab or Bahawalpur.

(*b*) In view of the answer to (*a*) above it is clear that some new sugar mills would be set up in the area of the former Punjab also.

	Rs.
(c) Former Punjab	2,55,80,643
Former Sind	64,24,668
Former North-West Frontier Province ..	66,88,547

(*d*) Instead of considering population only, economic factors like the availability of sugarcane, prospects of new cultivation of sugarcane, the sugar content of the sugarcane, in the various areas, availability of power and transport facilities, etc., are mainly taken into account while considering the location of sugar mills.

ماسٹر خان گل— کیا وزیر صاحب ہمارے پنجاب کے دوستوں کی شکایت دور کرنے کے لئے شوگر ملز کا انتظام فرمائیں گے ؟

وزیر قانون (ملک قادر بخش) — میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت بار بار آپ کے نوٹس میں لا چکی ہے کہ بہاولپور اور پنجاب ایریا میں گنے کی بہت کاشت ہے اور اس کے لئے جیسا کہ حصہ (الف) میں کہا گیا ہے کہ کوئی چھ ملوں کے لئے ہم نے کوشش کی ہے کہ وہ اس سیکٹر میں لگ جائیں اور ہو سکتا ہے کہ کسی حد تک یہ تکلیف پنجاب کے علاقوں کی رفع ہو جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد — کیا جناب وزیر صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ بہاولپور میں کن صنعتوں کا قیام زیر غور ہے ؟

وزیر قانون : اس وقت شوگر کین اور شوگر ملز کا سوال ہے میں اپنے آپ کو اسی تک محدود کر رہا ہوں اگر علامہ صاحب دوسری صنعتوں کے بارے میں اطلاع لینا چاہتے ہیں تو وہ بھی میں مہیا کر دوں گا ۔

نوابزادہ غلام قاسم خاں — جناب والا ۔ اسی سوال کے جواب میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ بہت سے ایسے factors ہیں جو شوگر ملز کے قائم کرنے کے لئے دیکھے جاتے ہیں ۔ وہ تمام factors جو انہوں نے بیان فرمائے ہیں وہ پنجاب میں موجود ہیں . . . . . .

Mr. Speaker : Make it a short question please.

نوابزادہ غلام قاسم خاں— انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ سندھ میں دو ملوں کا فیصلہ ہو چکا ہے اور پنجاب کی ملز کا فیصلہ زیر غور ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ facilities کے ہوتے ہوئے وہ کیوں زیر غور ہے ، وہ فیصلہ کیسے ہوگا ؟

وزیر قانون — میں عرض کرتا ہوں کہ اس وقت زیر غور نہیں کیوں کہ کماد میسر نہیں اور یہ کہ کماد کی Recovery تھوڑی ہے - زر مبادلہ اور دوسری حکومتوں سے اس کا لانا - اور بھی بہت سے فیکٹرز ہوتے ہیں اس واسطے زیر غور ہے - پنجاب والوں کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت کو اس بات کا احساس ہے کہ اس علاقے میں زیادہ شوگر فیکٹریز کی ضرورت ہے -

سردار خالد عمر— جناب والا - میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں کون سے ایریا کے لئے زیر غور ہے کیا وہ co-operative basis پر ہوگا یا private ownership پر ؟

وزیر قانون — اس کے لئے آپ مجھے fresh نوٹس دے دیں -

مسٹر افتخار احمد خاں — کیا وزیر قانون یہ فرمائیں گے کہ پنجاب میں شوگر ملز کے قیام کے سلسلے میں کیا Criterion ان کے سامنے ہوگا کہ کن اضلاع کو دیا جائے ، آج ملک میں جو افواہیں پھیل رہی ہیں - (قطع کلامیاں) . . . . .

Mr, Speaker : This is not a supplementary question.

FACTORIES AND WORKSHOPS SET UP IN FORMER NORTH-WEST FRONTIER PROVINCE

***3116. Rai Mansab Ali Khan Kharal :** Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state, the number of factories and workshops set up in the former North-West Frontier Province during the last four years and the details of the articles produced or manufactured there?

Parliamentary Secretary : (MR. KHALID BIN JAFFAR) : (*a*) The industrial units sanctioned in the private sector by the Industries Department and other agencies from former N.-W. F. P. during the last 4 years are as below:—

Serial No.	Name of the unit, location and sanctioning agency	Production of Industry
1	Frontier Electrical Cables Industries, 3-Michni Lane, Peshawar Cantonment.	Wires and cables Flexible wire.
2	Star Steel Industries, Panjteeuth Grand Trunk Road, Peshawar.	Shoves, Pickax and Agriculture implement.
3	Ghulam Muhammad Dossual & Co., Nowshera ..	Blades.
4	Swat Corn Products Swat State (Peshawar) ..	Starch.

Serial No.	Name of the unit, location and sanctioning agency	Production of Industry
5	Ferozsons Laboratories Ltd., Nowshera—(Peshawar)	Soap, Cosmetics Toilet Articles.
6	Pak Art Mills, Peshawar ..	Marble Slabs.
7	Mohmand Industries 50-A, Nishterabad, Peshawar (Michni Tribal Area).	Marble cutting slabs and Polishing, Marble Blocks, Marble finished products.
8	Khyber Marble Ltd., 10/D, University Town, Peshawar.	Marble Blocks and Tiles.
9	Kamran Khan Swat State, Peshawar ..	Wood Processing.
10	Adamjee Industries Ltd. Nowshera (Peshawar) ..	Paper Board.
11	F. P. Textile Mills Ltd. Mills Nowshera (Peshawar)	Cotton Textile.
12	Colony Sarbad Textile Mills Ltd., Ismailkot, Nowshera, Peshawar.	Cotton Textile.
13	Swat Textile Mills Ltd. ..	Cotton Spinning and Weaving.
14	Farooq Industries, Zian Manzil, Bazar Kalan, Peshawar.	Necktiesm Soarves, Ribbon handkerchiefs.
15	Peshawar Fruit Canning and Preservation Industries, 5040 Bhanamari, Peshawar.	Fruit canning and preservation.
16	Charsadda Sugar Mills Ltd. Charsadda (Peshawar)..	Industrial Alcohol (Rectified Spirit) for Molasses.
17	H. R. Industries, Shahkot Malakand Agency (Peshawar).	Khandari.
18	Associated Industries Ltd., Peshawar ..	Edible Oil.
19	Charsadda Sugar Mills Ltd. Charsadda ..	Cattle supplement from best pulp and molasses.
20	Kamram Khan, Migora, Swat State (Peshawar) ..	Extraction of Timber.
21	Adamjee Industries Peshawar ..	Paper Board.
22	Charsadda Sugar Mills Ltd., Charsadda ..	Industrial Alcohol (Rectified Spirit) from molasses.
23	Sarhad Textile Mills ..	Textile Spinning.
24	M. A. Khallate & Co. Ltd., Peshawar ..	Beverages.
	KOHAT DISTRICT	
25	Janana De Malmeho Textile Mills Ltd. Kohat ..	Cotton spinning and weaving.
	MARDAN DISTRICT	
26	Premier Sugar Mills Ltd., Mardan ..	Industrial Alcohol (Rectified Spirit) from Molasses.
27	Frontier Sugar Mills Takhat Bhai, Mardan ..	Cane Crushing.
28	Mir Hassan Khan Government Contractor, Manki Sharif Location Sardhari, District Mardan.	Khandsari.

Serial No.	Name of the Unit Location and Sanctioning Agency	Production of Industry
29	Frontier Sugar Mills and Distillery Ltd. Takh a Bhai District Mardan.	Animal Feed and Chicker feed.
30	Nawabkali Co-operative Society Khuder Khel Nawankili, District Mardan.	Tobacco Re-dried.
31	Khyber Tobacco Co., Ltd., Mardan ..	Tobacco Manufacturers (including cheaper varieties Cigarettes).
32	Frontier Sugar Mills and Distillery Ltd., Takht Bhai.	Industrial Alcohal (Rectified Spirit) from Molasses.
	HAZARA DISTRICT	
33	Pakistan Cement Industries Ltd. Hazara ..	Cement.
34	Pakistan Cement Industries District Hazara ..	Cement.
35	East Wood Manufacturing Co. 51-Jinnah Road. Abbottabad Hazara.	Building Material (Wooden).
36	Indus woollen Industries Ltd., Nawai-Waqt Building, 4, Queens Road, Lahore (Location) Hazara District.	Indigenous wool spinning.
	D. I. KHAN DISTRICT	
37	Gul Tanneries (Sardar Trading Co.) Kathi No. 147, Tijaarat Gang, D. I. Khan.	Leather Tanning.
38	Nawabzada Muzaffar Hussain Khan, 86, Durband Road, D. I. Khan.	Woollen yarn from indigenous wool.
	BANNU DISTRICT	
39	Ahmad Industries, Laximides Street, Karachi (Location at Bannu).	Specialized Textiles. Neckties Neckties, Scarves, Ribbons and Handkerchieves.
40	Major Mirbadshah Khan Tank, D. I. Khan ..	Textile spinning some of the units have been established while the others are in the process of installation. The following new small industrial units have been sanctioned for establishment in the N.-W. F. P. during the last 4 years, by the SID of WPIDC.

Serial No.	Name of the Unit	Industry
1	Mrs. Sardar Trading Co., D. I. Khan ..	Wheat Milling.
2	Mrs. Abdul Kari, Chaudhry S. I. E., Peshawar ..	Do.
3	Mrs. Frontier Motors, S. I. E., Peshawar ..	Printing Press.
4	Mrs. Faroz Khan S. I. E. Peshawar ..	Wood Working.
5	M. Abbass Khan, S. I. E., Peshawar ..	Knitted Fabrics.
6	Alghafoor Textiles, Peshawar ..	D.

In addition a sugar mill has been sanctioned for Bannu to be set up by WPIDC Co-operative Development Board.

SURVEY OF MINERAL DEPOSIT UNDERTAKEN IN FRONTIER REGION

*3139. **Mr. Gul Muhammad :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state, whether any survey of mineral deposits has been undertaken in the Frontier Region ; if so the kinds of minerals available in the said Region and the steps taken to utilise these deposits ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) — سرحدی علاقوں میں معدنیاتی دولت کا کوئی سروے نہیں کیا گیا - تاہم مقامی حکام کی طرف سے موصول شدہ اطلاعات کے مطابق سرحدی علاقوں میں بہت سی اقسام کی معدنیاتی ذخائر موجود ہیں - حکومت پاکستان کے صدر کے سیکریٹریٹ (ریاستی و سرحدی علاقہ جات کے ڈویژن) سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ معدنیاتی وسائل کے بیورو کے ساتھ سرحدی علاقوں میں ایک مستقل تحقیقاتی ونگ قائم کرنے کا سوال اٹھائے - ریاستی و سرحدی علاقہ جات کے ڈویژن نے اس معاملے میں حکومت پاکستان کے صنعتوں کے ڈویژن سے رجوع کیا ہے -

مسٹر اجون خان جدون — ۱۰ سال گزر گئے ہیں اور ابھی تک باقاعدہ سروے نہیں کیا گیا تو کیا میں جناب وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کر سکتا ہوں کہ ان کے لئے خاص احکام جاری کئے ہیں کہ سروے کیا جائے ؟

وزیر قانون — کتنی مفروضہ باتیں معزز ممبر نے کر دی ہیں کہ ۱۰ سال گزر گئے ہیں . . . . .

Mr. Speaker : The Question Hour is over.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

NUMBER OF NEW INDUSTRIES SANCTIONED IN PESHAWAR DISTRICT

*3140. **Mr. Gul Muhammad :** Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state —

(*a*) the total number of registered factories in the District of Peshawar ;

(*b*) the number of new industries sanctioned for the District of Peshawar during 1960-61, 1962 and 1963 ;

(*c*) the number of new industries sanctioned for the Peshawar Division during the year 1960, 1961, 1962 and 1963 and the nature of such industries ?

Parliamentary Secretary (MR. KHALID BIN JAFFAR) : (*a*) In Peshawar District there are 70 registered factories, 64 under section 2-J and 6 under section 5 (i) of the Factories Act.

(*b*) 17 as given in the statement "A" placed on the table of the House.

(*c*) 24 as given in the statement 'B' placed on the table of the House.

MARBLE QUARRY IN UNION COUNCIL, PIR SABAQ

***3162. Mr. Nasrullah Khan Khattak :** Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state :—

(*a*) the annual income accruing to Government from the marble quarry situated in Union Council, Pir Sabaq, Tehsil Nowshera, Peshawar Division ;

(*b*) the head of account in which the above earnings are deposited ?

Parliamentary Secretary (MR. KHALID BIN JAFFAR) : (a) At present a dead rent of Rs. 614 per annum accrues to Government from Pir Sabaq marble quarry.

(b) Formerly the above earnings were deposited under the Central Head of Account "XLVI-Miscellaneous receipts arising out of Mines, Oilfields and Mineral Development (Federal Control)Act, 1948, rents and royalties annual fee and acreage fee". But now it is deposited under the Provincial Head of Account "XLVI-Misc-J-Misc (J)-Receipts arising out of the Mines and Oilfields and Mineral Development (Federal Control) Act, 1948", as the subject of mining was transferred to the Government of West Pakistan with effect from 21st May 1962.

INDUSTRIAL DEVELOPMENT OF BACKWARD AREAS OF BAHAWALNAGAR DISTRICT

***3195. Chaudhari Muhammad Ali :** Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government are very much interested in the industrial development of backward areas ;

(*b*) whether it is a fact that no industry exists in Bahawalnagar District which is a backward area ;

(*c*) whether it is a fact that foodgrains oil seeds, hides, wool, etc., are available in abundance in the said districts;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to set up industries in the said district to utilize its surplus produce ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر خالد بن جعفر) : (الف) جی ہاں ۔
(ب) جی نہیں ۔ اس ضلع میں کپاس اوٹنے کے ۳۹ کارخانے ہیں ۔ مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کی چھوٹی صنعتوں کی ڈویژن نے حال ہی میں دو جماعتوں کو ناریل اور پٹ سن کی مصنوعات اور خاص ٹیکسٹائل کی مصنوعات کے لئے وحدتیں قائم کرنے کے لئے قرضے کی منظوری دی ہے ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) مرکزی حکومت نے فروری ۱۹۶۳ء کے نظرثانی کردہ صنعتی سرمایہ کاری کے شائع کردہ جدول میں مختلف صنعتوں کی نئی استعداد کے لئے سرمائے کی گنجائش رکھی ہے - اب یہ نجی سیکٹر کا فرض ہے کہ وہ اس سلسلے میں حکومت کی مہیا کردہ سہولتوں سے فائدہ اٹھائیں - چھوٹی صنعتی وحدتوں کی صورت میں بھی یہ نجی سیکٹر کا فرض ہے کہ وہ اس کام میں سبقت کریں -

---

METALLED ROAD FROM TOPI TO MALKA KADI

*3220. **Mr. Abdu" Raziq Khan :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government have decided to construct a metalled road from Topi to Malka Kadi in District Mardan ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the time by which the construction work on the said road will be started, along with the total expenditure to be incurred thereon ;

(*c*) whether it is a fact that the original scheme for construction of the said road has been altered, if so, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق)—(الف) جی ہاں -

(ب) موجودہ مالی سال کے دوران کام کا آغاز کر دیا گیا ہے - جملہ اخراجات جو عائد ہونگے وہ تقریباً ۲,۹۸,۰۰۰ روپے ہوں گے -

(ج) جی ہاں - اصل سکیم جیپ گاڑی کے چلنے کے قابل سڑک ۷۶,۰۰۰ روپے کی لاگت سے تعمیر کرنے کی تھی - بعد میں کمشنر پشاور نے فیصلہ کیا تھا کہ اکہری موٹر چلنے کے قابل سڑک بجائے جیپ والی سڑک کے ٹوپی سے مالا کنڈ تک تعمیر کی جائے -

---

INCIDENCE OF THEITS IN THE RURAL AREAS OF DISTRICT BAHAWALNAGAR

*3228. **Ch udhari Muhammad Ali :** Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the incidence of the theft is on the incr ase in the rural areas of district Bahawalnager, if so, reasons therefor, and the number of theft cases registered during the last three years ;

(*b*) whether it is also a fact that the activities of "Rassa Girs" are also on the increase in the said district ; if so, the action Government intend to take to p it curbs on their activities ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) — (الف) جی ہاں - گذشتہ ۳ سال کے دوران میں سرقے کی وارداتوں میں

اضافہ ہوا ہے جو حسب ذیل ہے :—

	۱۹۶۰ء	۱۹۶۱ء	۱۹۶۲ء
معمولی سرقے	۱۲۳	۱۷۷	۱۷۶
سرقے مویشیاں	۱۳۳	۲۵۹	۳۸۰

البتہ سال رواں کے دوران میں صورت حال رو بہ اصلاح رہی - یکم مارچ ۱۹۶۳ء تک صرف ۶۹ مقدمات رجسٹر کئے گئے بہ خلاف اس کے گذشتہ سال اسی مدت میں ۹۸ مقدمات درج رجسٹر کئے گئے تھے، اس سے ۲۹ وارداتوں کی کمی ظاہر ہوتی ہے -

(ب) مال مسروقہ حاصل کرنے کی وارداتیں حصہ (الف) کے اعداد میں شامل ہیں، جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے سال رواں میں سرقے کی وارداتوں میں کمی رہی - تاہم سال ۱۹۶۱ء کے زیرمقدمہ پانچ اشخاص کے مقابلہ میں سال ۱۹۶۲ء میں ۳۲ اشخاص پر زیر دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری مقدمے چلائے گئے - امسال بھی اتنے ہی لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کا سوال زیر غور ہے -

---

VILLAGES SITUATED ALONG THE BORDER OF BIKANER IN INDIA

***3229. Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that hundreds of villages in Tehsil Fort Abbas are situated along the border of Bikaner in India ;

(*b*) whether it is a fact that licences for fire-arms have been issued only to a limited number of the people of the said villages ;

(*c*) whether Government are aware of the fact that people of the said villages are facing great difficulty in encountering thieves, dacoits and burglars, who armed, with unlicensed fire-arms and ammunition cross over into Pakistan from India to commit crimes ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to issue more licences for fire-arms to the people of the above-mentioned villages ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) — (الف) فورٹ عباس کی سرحد پر ۶۵ دیہات ہیں -

(ب) اسلحہ کے جاری کردہ لائسنسوں کی تعداد محدود تھی، لیکن یہ اب بڑھا دی گئی ہے -

(ج) اس علاقے کے باشندوں کی مشکلات معلوم ہیں لیکن سرحد کے دونوں طرف سمگلروں کی سرگرمیوں کے باوجود مقامی افسروں کی کمیٹی کی وساطت سے اسلحہ کے لائسنسوں کے اجرا کا کام بہت تیزی سے کیا جا رہا ہے۔

(د) حسب (ج) بالا۔

MURDER AND DACOITY CASES IN DISTRICT OF BAHAWALNAGAR

*3231. **Chaudhari Muhammad Ali :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) the number of murder cases registered in the district of Bahawalnagar during the last year ;

(*b*) the number of dacoity cases registered in the said district during the same year ;

(*c*) the measures as Government intend to take to check the crime situation in the said district ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) — (الف) ضلع بہاول نگر میں سال ۱۹۶۲ء کے دوران قتل کے ۵۱ مقدمات رجسٹر کئے گئے۔ اس کے برخلاف سال ما سبق میں ۵۲ وارداتوں کی اطلاعات درج ہوئیں۔

(ب) سال ۱۹۶۲ کے دوران میں ڈکیتیوں کی ۷ وارداتیں ہوئیں جب کہ ۱۹۶۱ء میں ۲ وارداتوں کی اطلاعات درج ہوئیں۔

(ج) ڈکیتیوں کے اس جتھے کو توڑنے کے ضمن میں جو ہندوستان کی طرف سے ارتکاب جرم کرتے تھے۔ بہاول نگر کی پولیس نے موثر تدابیر اختیار کیں۔ انسداد ڈکیتی کا ایک شعبہ قائم کیا گیا تھا جسے ڈکیتیوں کو گرفتار کرنے یا مارنے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ ان اقدامات کا نتیجہ یہ رہا کہ سال رواں کے دوران میں ڈکیتی کی کوئی واردات نہیں ہوئی۔

INSTALLATION OF MILLS AT DAUDKHEL BY W. P. I. D. C.

*3242. **Mr. Hamidullah Khan :** Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state whether it is a fact that the W.P. I. D. C. has installed several mills at Daudkhel in Mianwali District ; if so, the number of employees of each category in these mills belonging to :—

(*i*) Mianwali District,

(*ii*) other Districts and the nature of posts held by them separately ?

Parliamentary Secretary (MR. KHALID BIN JAFFER) : W.P.I.D.C. has installed the following Mills at Daudkhel in Mianwali District :—

1. Maple Leaf Cement Factory.
2. Penicillin Factory.
3. Pak. Dyes and Chemicals Ltd.
4. Pak. American Fertilizers Ltd.

Statements showing categorywise employees belonging to Mianwali District and other Districts of West Pakistan are being placed on the table of the House.—

Serial No.	Name of Mill	Designation of post	Number of employees belonging to Mianwali Districts	Number of employees belonging to other Districts
1	2	3	4	5
1	Maple Leaf Cement Factory.	Manager ..	..	1
2	Ditto ..	Chief Engineer ..	..	1
3	Ditto ..	Commercial Assistant ..	..	1
4	Ditto ..	Assistant Stores Officer ..	1	..
5	Ditto ..	Deputy Chief Engineer (Electric).	..	1
6	Ditto ..	Assistant Superintendent (Public Health.	..	1
7	Ditto ..	Shift Engineer ..	..	1
8	Ditto ..	Shift Engineer ..	..	1
9	Ditto ..	Shift Engineer ..	..	1
10	Ditto ..	Shift Engineer ..	..	1
11	Ditto ..	Mechanical Engineer ..	..	1
12	Ditto ..	Production and Cost ..	..	1
13	Ditto ..	Control Engineer ..	..	1
14	Ditto ..	Quarry Manager ..	..	1
15	Ditto ..	Assistant Chemical Engineer ..	..	2
16	Ditto ..	Shift Chemist ..	..	1
17	Ditto ..	Foreman (Mechanical Shop) ..	..	1
18	Ditto ..	Transport Foreman ..	..	1
19	Ditto ..	Pack House Foreman ..	..	1
20	Ditto ..	General Foreman ..	1	..
21	Ditto ..	Chief Burner ..	..	1
22	Ditto ..	Burner ..	..	2

Serial No.	Name of Mill	Designation of post	Number of employees belonging to Mianwali Districts	Number of employees belonging to other Districts
1	2	3	4	5
1	Maple Leaf Cement Factory.	Personal Assistant to Manager..	*Nil*	1
2	Ditto ..	Personal Assistant ..	..	1
3	Ditto ..	Stenographer ..	..	1
4	Ditto ..	Establishment Assistant ..	..	1
5	Ditto ..	Senior Clerk ..	3	1
6	Ditto ..	Typist Clerk ..	3	2
7	Ditto ..	Peon ..	3	1
8	Ditto ..	Supervisor ..	..	7
9	Ditto ..	Cooks ..	1	2
10	Ditto ..	Bearer ..	..	2
11	Ditto ..	Dispenser ..	4	..
12	Ditto ..	Inspector ..	..	1
13	Ditto ..	Sub-Inspector ..	1	..
14	Ditto ..	Assistant Inspector ..	1	..
15	Ditto ..	Gate Man ..	2	1
16	Ditto ..	Watchmen ..	18	5
17	Ditto ..	Assistant Cashier Officer Sales .	..	1
18	Ditto ..	Assistant Store Keeper ..	2	1
19	Ditto ..	Store Clerk ..	1	1
20	Ditto ..	Store Helper ..	22	10
21	Ditto ..	Helper ..	1	..
22	Ditto ..	Coal Assistant ..	..	1
23	Ditto ..	Petrol Clerk ..	8	2
24	Ditto ..	Labour Attendant ..	1	1
25	Ditto ..	Head Gauger ..	..	1
26	Ditto ..	Assistant Gauger ..	1	..
27	Ditto ..	Tester ..	..	4
28	Ditto ..	Sample Boy ..	3	1

Serial No.	Name of Mill	Designation of post	Number of employees belonging to Mianwali Districts	Number of epmloyees belonging to other Districts
1	2	3	4	5
29	Maple Leaf Cement Factory—*contd.*	Clerk ..	2	3
30	Ditto ..	Assistant Foreman ..	1	1
31	Ditto ..	Driller ..	..	1
32	Ditto ..	Shot Firer ..	1	..
33	Ditto .	Burner ..	..	4
34	Ditto ..	Assistant Burner ..	..	4
35	Ditto ..	Boiler Coal Mill Attendant ..	1	3
36	Ditto ..	Sullurry Feeder Attendant ..	3	1
37	Ditto ..	Sullurry Helper Greaser ..	3	1
38	Ditto ..	Cleaner ..	2	2
39	Ditto ..	Graduate Burner ..	..	2
40	Ditto ..	Foreman ..	2	2
41	Ditto ..	Assistant Foreman ..	1	2
42	Ditto .	Electrician ..	1	3
43	Ditto ..	Fitter ..	6	4
44	Ditto ..	Armature Winder ..	..	1
45	Ditto ..	Instrument Machine ..	..	1
46	Ditto ..	Cable Jointer ..	..	1
47	Ditto ..	Wiremen, Grade I ..	..	2
48	Ditto ..	General Assistant ..	..	2
49	Ditto ..	Wireman, Grade II ..	2	1
50	Ditto ..	Boiler Attendant ..	..	3
51	Ditto ..	Turbine Attendent ..	1	2
52	Ditto ..	Switch Board Operator ..	..	2
53	Ditto ..	Aux-Attendant ..	3	1
54	Ditto ..	General Helper ..	13	4
55	Ditto ..	Mason ..	2	2
56	Ditto ..	Mali ..	6	..

Serial No.	Name of Mill	Designation of post	Number of employees belonging to Mianwali Districts	Number of employees belonging to other Districts
1	2	3	4	5
57	Maple Leaf Cement Factory—*contd.*	Jamadar ..	1	..
58	Ditto ..	Draftman ..	..	1
59	Ditto ..	Head Khalasi ..	2	..
60	Ditto ..	Khalasi ..	14	..
61	Ditto ..	Swith Fitter ..	1	2
62	Ditto ..	Tool Room Clerk ..	1	..
63	Ditto ..	Turner ..	..	2
64	Ditto ..	Welder ..	3	2
65	Ditto ..	Carpenter ..	3	..
66	Ditto ..	Blacksmith ..	3	..
67	Ditto ..	General Assistant ..	..	1
68	Ditto ..	General Fitter ..	1	3
69	Ditto ..	General Assistant (Painter) ..	1	1
70	Ditto ..	Pattern Maker ..	1	..
71	Ditto ..	Moulder ..	..	2
72	Ditto ..	Machanic II ..	1	2
73	Ditto ..	Machanic III ..	1	..
74	Ditto ..	Tractor Driver ..	1	2
75	Ditto ..	Loco Vehing Driver ..	6	2
76	Ditto ..	Loco Driver ..	2	2
77	Ditto ..	Shunter ..	2	1
78	Ditto ..	Shovel Operator ..	2	4
79	Ditto ..	Shovel Helper ..	9	3
80	Ditto ..	Camp Driver ..	2	..
81	Ditto ..	Dumper Driver ..	10	3
82	Ditto ..	Head Mechanic Attendant ..	..	2
83	Ditto ..	General Helper ..	6	..
84	Ditto ..	Wash Miller ..	1	..

Serial No.	Name of Mill	Designation of post	Number of employees belonging to Mianwali Districts	Number of employees belonging to other Districts
1	2	3	4	5
85	Maple Leaf Cement Factory—*concld.*	Crane Operator ..	2	3
86	Ditto ..	Slurry Attendant ..	2	2
87	Ditto ..	Crane Helper (Comp) ..	..	1
88	Ditto ..	Fluxo Pump ..	2	2
89	Ditto ..	Helper ..	11	2
90	Ditto ..	Sweeper ..	..	3
91	Ditto ..	Foreman ..	..	1
92	Ditto ..	Supervisor ..	1	2
93	Ditto ..	Packer ..	3	3
94	Ditto ..	Senior Helper ..	10	3
95	Ditto ..	Clerk ..	1	..
96	Ditto ..	Packer Attendant ..	..	1
97	Ditto ..	Tally Clerk ..	3	..
98	Ditto ..	Accounts Assistant ..	1	4
99	Ditto ..	Peon ..	1	..
100	Ditto ..	Cashier ..	..	1
101	Ditto ..	Investment Assistant ..	..	1
102	Ditto ..	Time Keeper ..	3	1
103	Ditto ..	Senior Clerk ..	2	1
104	Ditto ..	Typist Clerk ..	..	1
		Total ..	242	197

PENICILLIN FACTORY W. P. I. D. C., DAUDKHEL

POSITION AS ON 31st MAY 1963

Serial No.	Categories	Total number employed	Number of employees belonging to Mianwali Districts	Number of employees belonging to other Districts
1	2	3	4	5
1	Officers ..	16	..	16
2	Process Supervisors ..	2	..	2
3	Senior Operators ..	22	4	18
4	Junior Operators ..	29	13	16
5	Plant Labour Attendents ..	99	64	35
6	Packers ..	17	11	6
7	Washermen ..	2	..	2
8	Electrical Chargemen ..	2	..	2
9	Armature Winder ..	1	..	1
10	Batteryman ..	1	..	1
11	Telephone Exchange ..	2	..	2
12	Electricians ..	3	1	2
13	Switch Board Attendants ..	4	1	3
14	Wireman ..	5	2	3
15	Helpers ..	17	15	2
16	Coolies ..	39	36	3
17	Foreman (Mechanical) ..	2	1	1
18	Draughtman ..	1	1	..
19	Mechanical Chargeman ..	2	2	..
20	Instrument Chargeman ..	1	1	..
21	Mechanics ..	5	3	2
22	Foreman (Refrigeration) ..	1	..	1
23	Fitters ..	11	7	4
24	Welders ..	2	2	..
25	Plumbers ..	2	1	1
26	Carpenters ..	3	1	2
27	Turners ..	2	2	..

Serial No.	Categories	Total number employed	Number of employees belonging to Mianwali Districts	Number of employees belonging to other Districts
1	2	3	4	5
28	Blacksmith ..	1	1	..
29	Painters ..	2	1	1
30	Jamadars ..	2	2	..
31	Boiler Foreman ..	1	..	1
32	Boiler Attendants ..	4	2	2
33	Ammonia Compressor Drivers ..	4	2	2
34	Attendants (Compressor House) ..	2	..	2
35	Air Compressor Drivers ..	3	1	2
36	Brine Unit Attendants ..	6	3	3
37	Air Conditioning Attendants ..	6	2	4
38	Pump Attendants ..	7	7	..
39	Pump Drivers ..	2	2	..
40	Lift Attendants ..	2	1	1
41	Moulder ..	1	..	1
42	Overseer ..	1	..	1
43	Work Supervisor ..	1	1	..
44	Masons ..	3	3	..
45	Office Assistants ..	1	..	1
46	Stenographer ..	1	..	1
47	Upper Division Clerks ..	3	2	1
48	Lower Division Clerk ..	5	3	2
49	Steno-Typist ..	1	..	1
50	Peons ..	6	4	2
51	Typists ..	1	1	..
52	Gestetner Attendant II ..	1	1	..
53	Gardening Attendant ..	1	1	..
54	Malis ..	4	3	1
55	Security Sub-Inspector ..	1	..	1

Serial No.	Categories	Total number employed	Number of employees belonging to Mianwali Districts	Number of employees belonging to other Districts
1	2	3	4	5
56	Security Clerk ..	1	1	..
57	Sweepers ..	5	..	5
58	Chowkidars ..	12	8	4
59	Canteen Clerk ..	1	1	..
60	Canteen Cooks ..	2	1	
61	Canteen Bearers ..	2	..	2
62	Service Boy ..	1	1	..
63	Transport Mechanic ..	1	..	1
64	M. T. Drivers ..	5	3	2
65	Cleaners ..	2	2	..
66	Dispenser ..	1	..	1
67	First Aid Assistant ..	1	1	..
68	Store Keeper ..	1	..	1
69	Assistant Store Keeper ..	1	..	1
70	Store Typist ..	1	1	..
71	Despatch Clerk ..	1	1	..
72	Store Clerk (L.D.C.) ..	3	2	1
73	Sales and Purchase Assistant ..	1	..	1
74	Accounts Assistant ..	1	1	..
75	Accounts Clerk Grade 1 ..	3	1	2
76	Junior Clerks (Accounts) ..	1	1	..
77	Typist (Accounts) ..	..	..	..
78	Time Keeper (General) ..	1	..	1
79	Time Keeper (Shifts) ..	4	1	3
	Total ..	418	237	181

Serial No.	Name of Factory	Designation	Number of employees belonging to Mianwali Districts	Nmber of employees belonging to other Districts
1	2	3	4	5
1	Pakistan Dyes and Chemicals Limited, Iskandarabad.	Accountant Incharge ..	..	1
2	Ditto ..	Assitant Chemical Engineer ..	..	5
3	Ditto ..	Assistant Maint Engineering ..	..	1
4	Ditto ..	Assistant Accounts Officer ..	..	1
5	Ditto ..	Boiler Engineering ..	..	1
6	Ditto ..	Boiler Supervisor ..	..	1
7	Ditto ..	Mechanical Chargeman ..	1	..
8	Ditto ..	Electric Chargeman ..	..	1
9	Ditto ..	Office Assistant ..	..	1
10	Ditto ..	Store Keeper ..	..	1
11	Ditto ..	Stenographer ..	..	1
12	Ditto ..	Security Inspector ..	1	..
13	Ditto ..	Upper Division Clerk ..	1	1
14	Ditto ..	Accounts Clerk ..	3	1
15	Ditto ..	Time Keeper ..	..	1
16	Ditto ..	Lower Division Clerk ..	..	1
17	Ditto ..	Packing Clerk ..	..	1
18	Ditto ..	Work Mistry ..	2	..
19	Ditto ..	Subedar ..	1	1
20	Ditto ..	Watchman ..	6	6
21	Ditto ..	Driver ..	5	1
22	Ditto ..	Peon ..	2	1
23	Ditto ..	Senior Foreman ..	1	..
24	Ditto ..	Ice Plant ..	..	1
25	Ditto ..	Boiler Attendant ..	..	2
26	Ditto ..	Senior P. W. ..	2	..
27	Ditto ..	Junior P. W. ..	17	4
28	Ditto ..	Fitter ..	4	4

Serial No.	Name of Factory	Designation	number of employees belonging to Mianwali Districts	Number of employees belonging to other Districts
1	2	3	4	5
29	Pakistan Dyes and Chemicals Limited Iskandarabad—*concld.*	Welder ..	..	1
30	Ditto ..	Carpenter ..	1	..
31	Ditto ..	Mason ..	3	..
32	Ditto ..	Motor Mechanic ..	..	1
33	Ditto ..	Head Mali ..	1	..
34	Ditto ..	Mali ..	3	..
35	Ditto ..	Helper ..	4	2
36	Ditto ..	Sweeper ..	..	2
37	Ditto ..	Electrician ..	..	
		Total employees ..	58	47

CATEGORYWISE EMPLOYEES OF PAKISTAN AMERICAN FERTILIZERS LIMITED BELONGING TO MIANWALI DISTRICT AND OTHER DISTRICTS OF WEST PAKISTAN

Serial No.	Name of the Post	Number of employees belonging to Mianwali Districts	Number of employees belonging to other Districts
1	2	3	4
1	Officers	..	3
2	Assistant Chief Accountant	..	1
3	Assistant Accountant	..	4
4	Engineers	..	18
5	Assistant Engineer	..	5
6	Office Superintendent	..	1
7	Assistant	3	7
8	Upper Division Clerk	12	13
9	Lower Division Clerk	21	7
10	Stenographer	..	1
11	Stenotypist	2	..
12	Commercial Assistant	..	1
13	Tally Clerk	..	1
14	Foreman	2	31
15	Chargeman	3	4
16	Overseer/Surveyor	..	2
17	Process Supervisor	..	11
18	Senior Operator/Chemical Assistant	..	7
19	Junior Operator/Laboratory Assistant	13	26
20	Board Attendant	9	14
21	Dispensar	..	1
22	Assistant Dispensar	1	2
23	Dresser	1	..
24	Superviser Rest House and Accommodation	..	1
25	Sweeper	..	12
26	Peon	10	1
27	Mali	5	1

Serial No.	Name of the Post	Number of employees belonging to Mianwali Districts	Number of employees belonging to other Districts
1	2	3	4
28	Canteen Superintendent	..	1
29	Sale Man	..	1
30	Head Cook	1	..
31	Cook	..	1
32	Mate Cook	1	2
33	Bearer	5	1
34	Misalchi	..	2
35	Time Keeper	..	1
36	Assistant Time Keeper	1	..
37	Shift Time Keeper	4	..
38	Sub-Inspector	..	1
39	Assistant Sub-Inspector	1	2
40	Chowkidar	20	18
41	Work Mistry	3	6
42	Mason	13	1
43	Rod Bender	1	
44	Clock Room Attendant	2	2
45	Cycle Shed Attendant	..	1
46	Switch Board Attendant	2	2
47	Cooling Tower Pump Attendant	4	..
48	Boiller Attendant	2	8
49	Assistant Boiler Attendant	1	3
50	Auxilliary Attendant	2	2
51	Fuel Attendant	2	2
52	Ash Soot/Handling Attendant	9	2
53	Coal Screening Attendant	9	..
54	Coal Distribution Attendant	5	..
55	Grate Floor Attendant	2	2
56	Coal Lock Attendant	3	3

Serial No.	Name of the Post	Number of employees belonging to Mianwali Districts	Number of employees belonging to other Districts
1	2	3	4
57	Distribution Attendant	4	..
58	Tar Tank Attendant	2	1
59	Steam Collector Attendant	2	2
60	Soda Pump Attendant..	..	4
61	Lime Kiln Attendant	3	1
62	Oil Regeneration Attendant/Pol Store Clerk.. ..	..	1
63	Plant Valve Attendant	2	2
64	Cylinder Filling Attendant	..	1
65	Centrifuges Attendant	3	1
66	Crusher Attendant	2	..
67	Crindor Attendant	3	1
68	Laboratory Attendant	2	2
69	Weigh Bridge Attendant	2	..
70	Fitter	18	31
71	Turner	6	4
72	Pipe Fitter	4	2
73	Driller	1	..
74	Tool Maker..	..	2
75	Moulder	..	1
76	Welder	4	5
77	Pattern Maker	1	..
78	Instrument Machanic	..	6
79	Fireman/Fire Engine Driver	2	4
80	Shovel Operator	2	1
81	Carpenter	5	3
82	Blacksmith	5	2
83	Painter	2	3
84	Electrician	8	16
85	Telephone Operator	2	2
86	Electric Motor Winder..	..	1

Serial No.	Name of the Post	Number of employees belonging to Mianwali Districts	Number of employees beloning to other Districts
1	2	3	4
87	Cable Jointer	1	..
88	Crane Operator	1	..
89	Machanic	2	6
90	Rigger	4	2
91	Driver	23	13
92	Bus Conductor	..	1
93	Turbine Driver	1	3
94	Compressor Driver	7	10
95	Co 2 and H 25 Turbine Driver	2	6
96	Pump Driver	4	5
97	Draftsman	2	2
98	Cashier	1	..
99	Daftri	1	..
100	Tracer	1	1
101	Storekeeper	2	3
102	Oil Man	..	1
103	Scapling Man	1	4
104	Seal Man	1	..
105	Hammer Man	2	2
106	Greaser	..	1
107	Short Firer	..	3
108	Screen Man	..	2
109	Track Layer	..	1
110	Cleaner/Point Man	7	4
111	Helper	29	20
112	Mate/Jamadar	16	1
113	Cooly	165	73
	Total ..	526	504
	Grand Total ..	526+504	1,031

EXPLOITATION OF MINERAL AND OTHER RESOURCES OF MIANWALI DISTRICT

***3245. Mr. Hamidullah Khan :** Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that W. P. I. D. C., Daudkhel earns crores of rupees per annum by the exploitation of mineral and other resources of Mianwali District ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the amount out of the above said earnings spent annually on the welfare of the people of the said District, if none, of what use is this Corporation to the people of the area ?

Parliamentary Secretary (Mr. KHALID BIN JAFFER) : (*a*) It is correct that W. P. I. D. C. is exploiting Lime Stone, Gypsum and Coal in Mianwali District. A substantial profit is earned from the exploitation of these minerals but it does not run into crores of rupees.

(*b*) An annual expenditure of Rs. 4,17,000 (approximately) is being incurred by the W. P. I. D. C. on welfare of the employees of its projects. W.P.I.D.C. has no welfare functions is a *vis-a-vis* the entire population of the District. The profits and interests received from Government investment and loans to W. P. I. D. C. are credited to the Provincial Consolidated Fund, as also revenues and monies received from other sources. Beneficient departments of the Provincial Government are incurring suitable expenditure on the welfare of the people of Mianwali District, as well as other areas of the Province, from the Provincial Consolidated Fund.

The fact that W. P. I. D. C. has set up important industries in Mianwali District is itself conducive to the general uplift and progress of the people of that area.

COGNIZABLE OFFENCES REPORTED IN SIALKOT AND MIANWALI DISTRICTS

***3321. Chaudhari Muhammad Ibrahim :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) a comparative statement showing the number of reported cognizable offences in Mianwali and Sialkot Districts during 1945 and 1960 ;

(*b*) out of the offences mentioned in (*a*) above the number of (*i*) Murders; (*ii*) Homicides; (*iii*) Dacoites; (*iv*) Robberies; (*v*) Burglaries; (*vi*) Thefts; (*vii*) Kidnappings; (*viii*) Cheating; (*ix*) Rape; (*x*) Sex offences ;

(*c*) the number of challans made by Police in the said districts during the said years separately ;

(*d*) the number of Juveniles involved in cases mentioned in (*a*) above ;

(*e*) a comparative statement of cognizable offences reported in the said two districts during the first, second, third and fourth quarters of the year 1958, separately ;

(*f*) reasons for the fluctuations in crime figures referred to in (*a*) and (*e*) above ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) : (الف) رپورٹ شدہ جرائم قابل دست اندازی —

	میانوالی		سیالکوٹ	
	۱۹۳۵ء	۱۹۶۰ء	۱۹۳۵ء	۱۹۶۰ء
	۱۱۸۱	۹۹۲	۱۶۰۷	۹۳۳

(ب)	میانوالی		سیالکوٹ	
	۱۹۳۵ء	۱۹۶۰ء	۱۹۳۵ء	۱۹۶۰ء
(۱) قتل عمد	۲۹	۹۸	۳۰	۳۶
(۲) قتل انسان	۵۱	۳۹	۲۰	۱۶
(۳) ڈکیتیاں	—	—	۳	۳
(۴) سرقہ بالجبر	۱۱	۲۰	۲۲	۲
(۵) نقب زنی	۱۰۵	۱۶۰	۵۳۹	۲۲۸
(۶) سرقہ	۸۲	۱۹۶	۳۷۳	۲۲۳
(۷) اغوا	۱۰	۲۲	۵۱	۲۲
(۸) دھوکا دہی	۸	۸	۲۹	۱۵
(۹) زنا بالجبر	۲۰	۲۶	۶۰	۳
(۱۰) جنسی جرائم	۱۱	۱۵	۸	۷

(ج) پولیس کے تیار کردہ چالان —

میانوالی		سیالکوٹ	
۱۹۳۵ء	۱۹۶۰ء	۱۹۳۵ء	۱۹۶۰ء
۶۷۵	۹۳۵	۵۹۲	۸۰۰

(د) ماخوذ شدہ کمسن —

میانوالی		سیالکوٹ	
۱۹۳۵ء	۱۹۶۰ء	۱۹۳۵ء	۱۹۶۰ء
۱۰	۱۵	۱۳	۱۲

(ہ) ۱۹۵۸ء میں رپورٹ شدہ جرائم قابل دست اندازی —

	میانوالی	سیالکوٹ
پہلی سہ ماہی	۳۰۶	۳۲۱
دوسری ,,	۲۸۰	۳۸۳
تیسری ,,	۳۰۱	۳۱۵
چوتھی ,,	۱۵۸	۲۸۵
پانچویں ,,	۱,۰۶۵	۱,۴۰۴

(و) شق (الف) اور (ہ) بالا میں محولہ تعداد جرائم میں تغیر کی وجوہ -

ایس - پی - میانوالی اطلاع دیتے ہیں کہ جرائم میں ایسا خاص تغیر نہیں ہوا جس پر تبصرے کی ضرورت ہو - اس کے برخلاف ایس - پی سیالکوٹ کا بیان ہے کہ پولیس کی انتہائی کوشش ، تدارکی کاروائیوں کے تحت اقدام اور گشت وغیرہ کی وجہ سے جرائم کی تعداد کمی کی جانب مائل رہی - ایس - پی سیالکوٹ نے یہ بھی کہا ہے کہ ۱۹۴۵ء میں تحصیل شکر گڑھ ، ضلع سیالکوٹ کا نہیں بلکہ ضلع گورداسپور کا حصہ تھی -

---

POLICE STAFF IN MIANWALI AND SIALKOT DISTRICT

*3322. **Chaudhari Muhammad Ibrahim :** Will the Parliamentary Secretary, (Home), be pleased to lay on the Table of the House :—

(*a*) a comparative statement showing the strength of Police Staff of all categories cadre-wise in Mianwali and Sialkot Districts on 31st December 1945, 31st December, 1958, and 31st December 1960, separately ;

(*b*) the amount of expenditure incurred in connection with the pay and allowances, etc., of the Police Staff referred to in (*a*) above, separately ;

(*c*) names of persons from amongst those mentioned in (*a*) above whose official conduct formed the subject of departmental inquiries in the said years, the nature of charges levelled against each and the action taken by the department in each case ?

پارلیمنٹری سیکریٹری—(میاں عبدالحق) — مطلوبہ معلومات کے حامل کیفیت نامے ایوان کے میز پر رکھ دئے گئے ہیں -

APPENDIX A

STATEMENT SHOWING THE SANCTIONED STRENGTH OF SIALKOT DISTRICT

Investigation and Watch and Ward duties.	European Inspector	Indian Inspector	Sergeant	Sub-Inspector	Assistant Sub-Inspectors	Head Constables	Foot Constables	Total	Expenditure	
									Pay and Allowances	
ON 31ST DECEMBER 1945									Rs. A. P.	Rs. A. P.
"A"	1	1	1	3	9	34	285	334		
"B"	..	..	..	13	27	16	200	256		
"C" Lines Establisment and guards, etc. ..	..	2	..	3	6	20	141	172		
"D" Office and Court Duties	..	1	..	5	2	21	35	64		
Ordinary Reserve	..	..	..	4	..	16	108	128		
	1	4	1	28	44	107	769	954	8,35,474 0 0	..

ON 31ST DECEMBER 1958

A & B, Investigation and Watch and Ward duties ..	1	1	1	20	40	55	546	664	..	..	
"C" Lines Establishment and guards, etc. ..	..	2	..	3	8	23	164	200	..	..	
"D" Office and Court duties	..	3	..	8	6	21	37	75	..	..	
Ordinary Reserve	..	..	..	5	..	21	122	148	..	..	
	1	6	1	36	54	120	869	1,087	7,56,621 7 0	3,49,981 2 0	

NOTE—After Independence, 4 Police Stations of Shakargarh Tehsil (Gurdaspur District) were added to this District which entails the increase in strength.

ON 31ST DECEMBER 1960

A & B Investigation and Watch and Ward Duties..	1	1	1	20	40	55	546	664	..	..	
"C" Lines Establishment and guards, etc. ..	..	2	..	3	8	23	164	200	..	..	
"D" Office and Court duties	..	3	..	8	6	21	37	75	..	..	
Ordinary Reserve	..	..	..	5	..	21	122	148	..	..	
	1	6	1	36	54	120	869	1,087	7,76,124 4 0	3,88,842 12 0	

STATEMENT SHOWING THE SANCTIONED STRENGTH OF MIANWALI DISTRICT

	Superintendent of Police	Deputy Superintendent of Police	Inspectors.	Sub-Inspectors	Assistant Sub-Inspectors	Head Constables	Foot Constables	Pay	Allowances
								Rs.	Rs.
On 31st December, 1945	1	1	4	25	25	86	557	24,018	13,895
On 31st December, 1958	1	1	6	26	29	81	545	36,990	19,989
On 31st December, 1960	1	1	6	24	26	78	519	37,046	22,464

APPENDIX B

STATEMENT SHOWING THE PUNISHMENT AWARDED TO OFFICERS AND MEN OF SIALKOT DISTRICT DURING THE YEAR 1945, 1958 AND 1960.

Serial No.	Name	Rank and No.	Charge	Action taken	Remarks
			YEAR 1954		
1	Noor Hussain	F. C. 42	For gross misconduct in that he extorted a sum of Rs. 15 by representing a bailable warrant to be a non-bailable while attached to Police Station Pasrur.	Dismissed from service with effect from 9th January, 1945.	
2	Muhammad Shafi ..	F. C. 122	For gross misconduct for extorting a sum of Rs. 6 from Mst. Anwar, a prostitute concerned in case F. I. R. No. 8/45 under section 411, P. P. C. Police Station City Sialkot.	Dismissed from service with effect from 6th February, 1945, afternoon.	
3	Noor Din	F. C. 511	Permitting a Military Deserter to escape from his custody.	Dismissed from sevice with effect from 17th February, 1945, afternoon.	
4	Abdul Hamid	S. I. C/126	For burking burgalary cases and a rape case while attached to Police Station Pasrur as S. H. O.	Dismissed from service with effect from 7th May, 1945.	

Serial No.	Name	Rank and No.	Charge	Action taken	Remarks
		YEAR 1954—*contd.*			
5	Ghulam Haider ..	H. C. No. 446	For extorting money in 3 different cases of Sialkot.	Dismissed from service with effect from 9th July, 1945.	
6	Imdad Ali	F. C. No. 220	For extorting Rs. 15 from Barkat Ali of village Ran, Police Station Chaprar, under threat of arresting him and his two cousins on the force of non-bailable warrant.	Dismissed from service with effect from 18th August, 1945.	
7	Sana Ullah	F. C. 458	For extorting Rs. 100 from one Muhammad Khan, Muhammad Hussain and Ahmad Din and keeping them under wrongful confinement on the plea that they were responsible for the abduction of one Mst. Fatima.	Dismissed from service with effect from 22nd August, 1945.	
8	Madan Mohan	F. C. 272	Ditto ..	Ditto.	
9	Elahi Bakhsh	F. C. 140	For wrongful confinement.	Dismissed from service with effect from 27th August, 1945.	

10	Aurang Zaib	F. C. 341	For grave misconduct in that on 16th December, 1944 he travelled by 313 train with out ticket.	Two years approved service forfeited with permanent effect.
11	Lal Din	F. C. 306	Ditto ..	Ditto.
12	Hayat Muhammad ..	F. C. 388	For grave misconduct in that on 16th December, 1944 he travelled by 'C' Up Diesel Car.	Ditto.
13	Aqil Ahmad	F. C. 360	For grave misconduct in that on 16th December, 1944, he travelled by train No. 312 Down without ticket.	Ditto. ..
14	Kartar Singh	F. C. 31	Ditto ..	Ditto.

YEAR 1958

1	Mukhtar Ahmad	F. C. 400	For keeping in wrongful confinement to Muhammad Tufail and Dadu, etc. without any justification.	Dismissed from service with effect from 30th January, 1958.
2	Zafar Ullah	F. C. 138	That he negligently lost the Key of Hand Cuff No. 513 used for Bishan Singh accused tied with his Charpoy in Civil Hospital, Narowal, on the night between 1st/2nd October 1957 and thus facilitated the escape of Bishan Singh at the night time.	Dismissed from service with effect from 17th March, 1958.
3	Muhammad Hanif ..	F. C. No. 696	Ditto ..	Ditto.

Serial No.	Name	Rank and No.	Charge	Action taken	Remarks
			YEAR 1958—*contd.*		
4	Muhammad Aslam ..	F. C. No. 357	For wilful absence while he was detailed for escort duty for Peshawar.	Dismissed from service with effect from 7th March, 1958.	
5	Sarfraz Iqbal	F. C. No. 486	For wilful absence and disregard for lawful orders of his superior officers.	Dismissed from service with effect from 8th April, 1958.	
6	Muhammad Yusaf.. ..	A.S.-I. 244/L.	For not preparing the duty Roster when Bishan Singh, son of Sant Singh, accused in case F. I. R. No. 83/57, under section 382, P. P. C., and under section 4/55/52, C. E. to Pakistan Act and 19/11/78 Arms Act.	3 years approved service forfeited with permanent effect.	
7	Mubarik Ahmad	H. C. 604	For accepting a Makesh Shoe of Rs. 40 from Akhtar Beg for showing favour to his wife in connection with the enquiry.	Dismissed from the force with effect from 10th July, 1958.	
8	Qurban Ali	F. C. 479	For having been declared a P. O. under section 29, Police Act.	Dismissed from the force with effect from 28th February, 1958.	
9	Fazal Dad	F. C. 42	For gross negligence in that while on sentary duty on 6th September 1957, accused Muhammad Latif escaped from the lock up of Station Samberial.	Dismissed from the force with effect from 15th August, 1958.	

10	Ali Muhammad	F. C. 402	For absence from duty without permission on 3 different occasions i. e. 15th December, 1958, 18th December, 1958 and 12th March, 1958 for having been found in the company of loose character woman and for keeping Mst. Khurshid for immoral purposes and returning her to her relatives after extorting Rs. 15 from them.	Dismissed from the force with effect from 26th August, 1958.
11	Muhammad Bashir ..	F. C. 326	For accepting Rs. 40 as illegal gratification from Umar Hayat for showing favour to him changing the parentage of an illegitimate child in the Birth Register of Police Station Chaprar.	Dismissed from the force with effect from 20th August, 1958.
12	Ghulam Sarwar	F. C. 925	For having been found that partial answer to question No. 4 in Answer Book and different handwriting.	3 years approved service forfeited with permanent effect.
13	Hassan Muhammad ..	Sub-Inspector L/187 ..	For gross negligence in corroborating the witnesses of the case F.I.R. No. 6, dated 26th January 1958 under section 302 P.P.C., Police Station Phillaura, while posted as S. H. O.	5 years approved service forfeited with permanent effect. Reducing his pay from Rs. 210 per mensem to 180 per mensem.
14	Hassan Muhammad ..	Sub-Inspector, L/187 ..	In that he levelled false negligence against his superior officers while submitting his representation in connection with 'C' Report.	Reduced to the rank of Assistant Sub-Inspector with effect from 10th November, 1958.

Serial No.	Name	Rank and No.	Charge	Action taken	Remarks
			YEAR 1958—*contd.*		
15	Dil Muhammad	Foot Constable 418 ..	For absence without leave or permission for one month from 18th July, 1958 to 16th August, 1958.	2 years approved service forfeited permanently with effect from 2nd November, 1958.	
16	Abdul Rahman	Sub-Inspector 5/L. ..	For gross negligence, indiscipline and disregard in that while employed as I/C Guard at Judicial Guard Sialkot on 7th March, 1958. Abdul Majid *alias* Ghug, accused, in case F.I.R. No. 45/58 under section 224 P.P.C., Police Station City Sialkot, escaped.	Dismissed from service with effect from 15th December, 1958.	
17	Ghulam Rasul	Foot Constable No. 1 ..	For gross carelessness, negligence and disregard to his duties in that while detailed to escort twelve under trial prisoners from Judicial Lock Up Sialkot to the Court of A. D. M., Sialkot, One Abdul Majid, accused escaped from his custody.	Dismissed from service from 15th December, 1958.	

18	Nawab Din	Foot Constable 226 ..	For gross carelessness, negligence and disregard to his duties in that while detailed to escort twelve under trial prisoners from Judicial Lock Up, Sialkot, to the Court of A. D. M. Sialkot. One Abdul Majid, accused, escaped from his custody.	3 years approved service forfeited with permanent effect.
19	Muhammad Khan.. ..	Foot Constable 46 ..	Ditto	Dismissed from service with effect from 15th December, 1958.
20	Muhammad Amin.. ..	Foot Constable 877 ..	Ditto	Ditto.
21	Muhammad Sadiq.. ..	Foot Constable 653 ..	Ditto	Ditto.
22	Lal Din	Foot Constable 926 ..	For wilful absence without permission on 25th November, 1957 and 26th November, 1957.	3 years approved service forfeited reducing his pay from Rs. 44 to 41 per mensem.
23	Abdul Latif	Head Constable 239 ..	For gross misconduct. He absented from point duty at the Railway Crossing Kutchery Road, Sialkot.	3 years approved service forfeited with permanent effect.
24	Ghulam Dastgir	Assistant Sub-Inspector No. 112/L.	For gross negligence and carelessness in that he failed to pursue the case F.I.R. No. 7, dated 24th January, 1956 under section 379, P.P.C., Police Station Kot Nianan.	8 years approved service forfeited permanently, reducing his pay from Rs. 100 to 90 per mensem.

Serial No.	Name	Rank and No.	Charge	Action taken	Remarks
			YEAR 1958—*contd.*		
25	Niaz Ahmad	Foot Constable, 840 ..	For disobeying the orders of the Magistrate in that one Ghulam Rasul, son of Hassan Muhammad, resident of Police Lines, Qasur was remanded to Judicial Lock Up but he handed over the accused to M. H. C., Police Lines, Sialkot.	5 years approved service forfeited permanently.	
26	Muhammad Khan ..	Foot Constable 966 ..	For absenting himself from point duty near Railway Crossing, Sialkot.	2 years approved service forfeited, reducing his pay from Rs. 45 to 43 per mensem.	
27	Muhammad Bashir ..	Foot Constable 740 ..	That he being senior to all the remaining 3 Foot Constables of the guard he did not prepare the duty roster of the guard provided for the protection of accused Bishan Singh.	3 years approved service forfeited, reducing his pay from Rs. 39 per mensem to 36.	
			YEAR 1960		
1	Muhammad Akram ..	Assistant Sub-Inspector No. 1420/LHR.	For failing to register in time a case F.I.R. No. 22, dated 1st June, 1958 under section 302, PPC, Police Station Shakargarh, while posted as I/C P. P. Chamnad.	Reduced to his substantive rank of Head Constable with effect from 18th January, 1960.	

2	Muhammad Yousaf ..	Foot Constable 810	..	For accepting Rs. 5 as illegal gratification and making false report on the Hukam Nama which was entrusted to him for service on Rehmat Ali an important witness and in D. D. of Police Station Daska of March, 1959.	Dismissed from the force with effect from 26th January, 1960, afternoon.
3	Ghulam Hussain	Foot Constable 196	..	For quarrelling and abusing M. H. C. Muhammad Sadiq for general complaint of indiscipline and rude behaviour towards his officers.	3 years of approved service forfeited reducing his pay from Rs. 45/- per mensem to 44/- per mensem.
4	Muhammad Hussain ..	Foot Constable 719	..	For indiscipline in that he made certain complaints against his superior officers while posted to Police Station, Shakargarh.	5 years approved service forfeited.
5	Ghulam Hussain	Head Constable 25	..	For gross negligence in the performance of official duty in that he failed to send in time a flash wireless message to the Wireless Station.	One year approved service forfeited for one year.
6	Muhammad Ramzan ..	Foot Constable 824	..	For grave misconduct in deliberately and wilfully disobeying orders of D.S.P. Head quarters in the presence of the public and grossly neglecting the performance of duty while employed on Sentry duties at Chowk Alama Iqbal City Sialkot.	Dismissed from the service with effect from 1st April, 1960.

Serial No.	Name	Rank and No.	Charge	Action taken	Remarks
			YEAR 1960—*contd.*		
7	Akhtar Ali	Foot Constable 717 ..	For being disobedient, careless, negligent and in the habit of slipping from duty and wilful absence from 22nd August, 1959 to 31st August, 1959 and 6th August 1959 to 15th August 1959.	Dismissed from the service with effect from 3rd April, 1960.	
8	Shaukat Ali	Foot Constable 12 ..	For having been convicted to pay a fine of Rs. 15/- and in default to undergo 15 days R. I. for absence from 23rd May, 1959 to 27th May, 1959.	Dismissed from the service with effect from 15th April, 1960.	
9	Muhammad Ali	Foot Constable 429 ..	For proceeding to his village without leave on the night between 19/20-60 while attached to the Police Lines.	5 years approved service forfeited.	
10	Abdul Ghafoor	Foot Constable 163 ..	For absenting himself without leave or permission from 15th October, 1959 to 20th October, 1959 while detailed for in plain cloth duty at Commander-in-Chief House at Rawalpindi.	Dismissed from the force from 28th May, 1960.	

YEAR 1960—*concld.*

11	Shabbir Hussain	Foot Constable 870 ..	For wearing incomplete Uniform while detected by S. P. Sialkot on Sialkot-Pasrur Road on 14th February 1960 for mis-representing the case when questioned about his place of posting.	Forfeited 3 years approved service.	
12	Rehmat Ali	Foot Constable 339 ..	For refusal to produce the defence before the enquiry officer who was holding the Departmental Enquiry against the defaulter on 28th July, 1960 and for behaving in very insolent and insubordinate manner.	Forfeited 3 years approved service.	

APPENDIX 'C'

STATEMENT SHOWING PUNISHMENTS AWARDED TO THE POLICE OFFICIALS AS A RESULT OF DEPARTMENTAL ENQUIRIES DURING THE YEAR, 1945, 1958 AND 1960.

Serial No.	Date of awarding Punishment	Name, Rank and No. of Police Officials	Nature of Charges levelled against the defaulters	Action taken by the Department	Remarks
			YEAR 1945		
1	31st March, 1945 ..	Gul Muhammad, Foot Constable No. 52.	For gross in-subordination of conduct to the projudice of discipline.	Dismissed from the Force with effect from 31st March, 1945.	Appeal rejected
2	1st April, 1945 ..	Muhammad Ashraf, Foot Constable No. 517.	For gross mis-conduct and neglect of duty in that — (A) when despatched from the Lines on 8th January, 1945, to join the Judicial Lock-Up Guard at Bhakkar, he failed to report until 21st January, 1945 without leave. (B) In failing to bring to the notice of any responsible Officer that he had no money to pay the Railway fare from Mianwali to Bhakkar.	Dismissed from the Force with effect from 3rd April, 1945.	Appeal rejected.

3	4th August, 1945 ..	Foot Constable Karam Dad, No.180.	For stealing two Books from the Student Library at P.T.S. Phillaur on 30th July, 1945 while under training in Lower Class.	Dismissed from the Force with effect from 4th August, 1945.	Re-instated on appeal.
4	6th September, 1945 ..	Foot Constable Sardar Khan, No 169.	For allowing Noor Ullah an under-trial prisoner to escape from his custody on 27th June, 1945 at Daudkhel.	Forfeited 2 years, 4 months and 26 days service with temporary effect from 6th September, 1945 for a period of 3 years, reducing pay from Rs. 26 to 25 per mensem.	No appeal lodged.
5	6th September, 1945 ..	Foot Constable Khan Gul No. 130.	Ditto.	Forfeited 5 years, 9 months and 16 days approved service with temporary effect from 6th September, 1945 for a period of 3 years reducing Pay from Rs. 23/ to to 22/ per mensem.	No appeal lodged.
6	17th October, 1945 ..	Lala Lekh Raj, Inspector No P/80.	For mis-conduct and charged for corruption.	Dismissed from the Force with effect from 19th October, 1945 by the Deputy Inspector-General, Multan Range.	No appeal lodged.
7	24th November, 1945 ..	Sub-Inspector Mumtaz Hussain, No R/17.	(1) Disregard of Police Rules No. 14·6 (6). (2) Disregard of Police Rules 14·5 & 14·7. (3) Deliberate dis-obedience of Superintendent of Police's written Order. (4) Grave breach of discipline and contravention of Police Rule 14·8.	Reduced from III Selection Grade to 4th Selection Grade with effect from 24th November, 1945.	Appeal rejected.

Serial No.	Name	Rank and No.	Charge	Action taken	Remarks
			YEAR 1958		
1	6th May, 1958 ..	F. C. Murid Abbas No. 438.	For taking the two under-trial prisoners namely Bakhtawar and Ghulam Akbar to their village without hand-cuffs on 12th February 1958 and allowing them to spend night with their relatives at village Noora, Police Station Maibal when returning from Bhakkar to Mianwali and also entering a false report in the D. Diary of Police Lines Mianwali on 13th February 1958.	Dismissed from the Force with effect from 6th May, 1958 (afternoon).	Appeal rejected.
2	6th May, 1958 ..	F. C. Nasir Khan No. 216.	Ditto ..	Ditto ..	Ditto.
3	25th June, 1958 ..	F. C. Gul Jahan No. 246 ..	For serious misconduct in so far as he having witnessed the occurrence in case F. I. R. No. 21, dated 6th March 1957 under section 395/PPC. and 126 Rly. Act, Police Station Railway Kundian and having seen and named the accused therein, ultimately resiled from his earlier statement in Court. This resulted in a benefit for the accused and the case was discharged.	Dismissed from the Force with effect from 5th June, 1958.	Ditto.

	19th August, 1958 ..	F. C. Muzaffar Khan No. 227.	For abusing and threatening Head Constable Gul Muhammad No. 303 on 27th March 1958 when on Sentry Duty at Treasury Guard, Mianwali.	Reduced to the bottom of Foot Constable T. S. rom Rs. 40 to 35 per mensem permanently with effect from 19th June, 1958. He was allowed full pay and D. A. for the period he remained under suspension.	Appeal not lodged.
5	3rd October, 1958.. ..	F. C. Rab Nawaz No. 311.	For disobeying the order of SHO/Kalabagh to proceed on his transfer and also refused to sign the Daily Diary and coming to Headquarter withoutpermission.	1. Awarded 5 days confinement to Quarter Guard. 2. Leave without pay for the period he remained absent from duty. 3. Forfeited pay for the period of his suspension except the subsistence allowance.	Ditto.
6	3rd October, 1958.. ..	F. C. Abdul Aziz No. 132.	For gross mis-conduct in assaulting and giving severe beating to Foot Constable Ghulam Muhammad Ashraf No. 252 on 23rd August 1958 in a Tea shop situated in District Board Office, Mianwali.	Awarded 15 days confinement to Quarter Guard.	
7	3rd October, 1958 ..	F. C. Rafullah No. 341 ..	Ditto ..	Ditto.	
8	22nd October, 1958 ..	H. C. Sher Muhammad No. 485.	For his failure to search the house of suspects and recover stolen property in case F. I. R. No. 32 and 75 of Police Station Saddar Mianwali under section 379/411, P. P. C. and 380/215 P. P. C. when posted to C. I. A. Staff.	Forfeited one year service permanently also deprived of his pay during suspension period except subsistence allowance already drawn by him.	Appeal not lodged.

Serial No.	Name	Rank and No.	Charge	Action taken	Remarks
			YEAR 1958—CONCLD.		
9	2nd December, 1958 ..	F. C. Karamat Hussain No. 386.	For Mis-appropriating Canteen accounts of Police Lines, Mianwali.	Dismissed from the Force with effect from 2nd December 1958 and also forfeited 2/3 his pay of suspension period.	Appeal not lodged.
10	5th December, 1958 ..	Officiating H. C. Muhammad Hussain No 523.	For beating Mohammad Hayat, Driver and Mohammad Sharif Cleaner of Muslim Bus Service, Sargodha, P. B. No. 811 on 26th April 1958 while posted M. H. C. Police Station Piplan.	Forfeited one year approved service with permanent effect, with effect from 5th December 1958 and transferred to Lines.	Appeal accepted and punishment set aside.
			YEAR 1960		
1	25th January, 1960 ..	F. C. Alam Khan No. 528.	For taking advantage of his position and developing laison with family of Mst. Ghulam Zohra, daughter of Sohara of Mankera and subsequently carrying her away and marry her, when he was already married and had two children and the girl in question had also been previously married.	Awarded a Censure,—*vide* D. I G., D. I. Khan letter No. 1200, dated 25th January 1960.	

2	25th January, 1960 ..	Officiating S.-I. No. 11/D Kalu Khan.	For conniving at the misconduct of Foot Constable Alam Khan No. 528 mentioned above and conducting one sided and sketchy enquiry.	Ditto.	
3	26th April, 1960 ..	Officiating A.S.-I.No. 393 Alam Khan.	For burking a case of theft reported by Mustafa Hussain, an employee of the Kohi-Noor Textile Mills, Liaqatabad and maltreating the suspects collected without any authority while he was posted at police Post Police, Liaqatabad on 15th May 1959.	One year approved service forfeited with permanent effect from 26th April 1960.	
4	26th April, 1960 ..	H. C. No. 108 Sardar Khan.	Ditto ..	Ditto ..	
5	10th June, 1960 ..	Officiating H. C. No. 480 Mehr Muhammad.	Insubordinate behaviour for retorting with an abuse indirectly against the L. O. on 10th May, 1960.	Forfeited two years approved service with permanent effect with effect from 10th June 1960 and reverted as F. C. S. G. Name removed from list 'C'.	Appeal rejected.
6	8th August, 1960 ..	A.S.I. Abdul Ghafoor No. 67/D.	For not conducting the Investigation wholeheartedly particularly on the point of searching of the houses of suspects and rounding up of Ikramullah suspect in case F. I. R. No. 109, dated 10th October 1959 under section 454/380/P. P. C., Police Station City Mianwali.	Awarded a Censure.	

Serial No.	Date	Rank and No.	Charge	Action taken	Remarks
			YEAR 1960—concld.		
7	7th September, 1960 ..	Officiating H. C. No. 471 Karim Hussain Shah.	For making a wrong report on the verification Roll of Taj Muhammad a Police Recruit of D. I. Khan district resident of Isakhel while he was posted as M. H. C. Police Station Isakhel.	One year approved service forfeited permanently with effect from 7th September 1960.	Appeal rejected.
8	20th September, 1960 ..	F. C. No. 510 Abdul Ghafar.	For grave mis-conduct shown by him in the non-execution of warrants and not bringing it to the notice of A.S.I. I/C P.P. and also sending them belatedly in the Court of the issuing Magistrate *i.e.* D. M., D. I. Khan while he was posted as Muharrir P. P. Jandanwala.	Forfeited one year approved service permanently with effect from 20th September 1960. Set aside by DIG/Sargodha Range.	
9	29th September, 1960 ..	F. C. No. 502 Abdur Rashid.	For grave misconduct in that while posted as Muharrir F. C. at P. P. Kundian from 2nd May 1959 to 30th January 1960 he failed to make an entry of the report made by Mst. Amir Khela of Kundian in the P. P. daily diary against one Mohammad Nawaz about her mishandling by him.	Awarded a Censure to Count as minor punishment.	

10	1st December, 1960 ..	F. C. No. 441 Faizullah ..	For grave mis-conduct in that while posted at P.P. City Bhakkar from 14th January 1960 to 22nd January 1960 he engaged himself in getting eatable like ice, fruit, sodawater and cigarette, etc. free of cost from shopkeepers of Bhakkar. He was also alleged to have purchased ½ seer of meat from Mahboob Illahi, meat seller and paid him annas 8 only on demand by the shopkeeper for the remaining Annas 12, he caught hold of him from his neck and after giving him push, went away.	Two years approved service forfeited permanently with effect from 1st December, 1960.	
11	28th November, 1960 ..	F. C. No. 239 Atta Mohammad.	For grave mis-conduct in that while posted as Muharrir P. P. Jandanwala he tempered with the record of the Police Post by changing the entry relating to the death of one Mst. Ghafoori of village Jandanwala in the Police Post register No. 15 and also in the Register maintained by the Chowkidar of village Jandanwala in order to benefit Ghafoor and Ramzan who were contesting inheritance suit against Dost Mohammad and others which he did for some ulterior motives.	Two years approved service forfeited permanently with effect from 28th November 1960 and he is reinstated from the same date. He will draw 1/3rd of his pay for the period of his suspension.	

HANDLOOM INDUSTRY IN SIALKOT DISTRICT

*3333. **Chaudhari Muhammad Ibrahim:** Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state :—

(*a*) the number of handlooms working in the Sialkot District along with the number of workers employed on those handlooms;

(*b*) the average daily earning of a handloom worker in 1962;

(*c*) the nature of facilities provided by the Government to the handloom industry;

(*d*) names of markets in the Silakot District for the products of the handloom industrices and the facilities provided in this respect at present and thoseproposed to be provided in future;

(*e*) the methods of supply of yarn to the handlooms industry;

(*f*) the improvements proposed to be made in the method of supply of yarn to handloom industry in the said District ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر خالد بن جعفر)— (الف) سیالکوٹ کے شہری علاقے میں دستی کھڈیوں کی تعداد ۳۴۰۳ ہے اتنے ہی کاریگر ان پر کام کر رہے ہیں —

(ب) چار روپے ۰ پیسہ سے ۵ روپے یومیہ -

(ج) حکومت نے سوت کی برآمد پر بونس کی شرح ۲۰ فیصد سے کم کرکے ۱۰ فیصد کر دی ہے - اس سے کھڈیوں کو مقامی ساختہ سوت ملنے میں آسانی ہوگئی ہے اور اب مقامی ساختہ سوت کھڈی کی صنعت کو آسانی سے دستیاب ہو جاتا ہے -

ڈبلیو-پی-آئی-ڈی کارپوریشن کا چھوٹی صنعتوں کا محکمہ دستی کھڈی کی صنعت کو خام مال اور دیگر لوازم درآمد کرنے میں مدد دیتا ہے - یہ مختلف اقسام کا سوت اپنے تھوک لائسنسوں پر درآمد کرتا ہے اور واجبی داموں پر اسے دستی کھڈی کے حقیقی صنعتکاروں میں تقسیم کرتا ہے - سال ۱۹۶۲ء میں ضلع سیالکوٹ میں دستی کھڈی کی صنعت کو سوت کی مندرجہ ذیل مقدار تقسیم کی گئی -

(۱) مصنوعی ریشمی سوت ۵,۰۰۰ پونڈ تقریباً -

(۲) سوت ۱۷,۰۰۰ پونڈ تقریباً ۔

خالص ریشمی سوف ۲۲۵ پونڈ تقریباً ۔

کاٹیج انڈسٹری اور کھڈی کی صنعت کو اصلاح یافتہ نمونے بہم پہنچانے کے لئے ڈبلیو-پی-آئی-ڈی کارپوریشن کے چھوٹی صنعتوں کے محکمہ نے سیالکوٹ اور لاہور میں نمونہ کاری کے دو مراکز قائم کئے ہیں ۔

(د) دستی کھڈی کی مصنوعات کے لئے سیالکوٹ کے ضلع میں دو نکاس منڈیاں ہیں ، ایک بمقام شکر گڑھ اور دوسری نارووال میں ۔ اس ضلع کی کھڈیوں کا کپڑا فروخت کے لئے اکثر گوجرانوالہ لاہور اور پشاور جاتا ہے ۔ کھڈیوں کے صنعتکاروں کو اجتماعی بازار کاری کی انجمنیں قائم کرنے کے لئے محکمہ امداد باھمی کی وساطت سے سہولتیں مہیا ہیں ۔ ڈبلیو-پی-آئی-ڈی کارپوریشن کے چھوٹی صنعتوں کے محکمے کے لئے کھڈی کی مصنوعات کی بازار کاری براہ راست طور پر ناقابل عمل ہے ۔ تاہم کارپوریشن سیل ڈپو اور نمائش ڈپو کے ذریعے کھڈی کی مصنوعات کی بازار کاری میں اضافہ و ترقی کرتی ہے ۔

(ہ) ڈبلیو-پی-آئی-ڈی کارپوریشن کے چھوٹی صنعتوں کے محکمے نے لائسنسوں کے تحت جو مختلف اقسام کا سوت درآمد کیا تھا اسے واجبی نرخوں پر کھڈی کے حقیقی صنعتکاروں میں تقسیم کردیا گیا تھا ۔ مقامی ساختہ سوت بازار میں آسانی سے دستیاب ہو جاتا ہے اور بونس واؤچر پر درآمد کردہ سوت بھی ۔

(و) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

COMMERCIAL UNDERTAKINGS RUN BY GOVERNMENT

*3334. **Chaudhari Muhammad Ibrahim :** Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleasee to state:—

(*a*) names of commercial undertakings being run by the Government ;

(*b*) the amount of investment in each of the above undertakings;

(*c*) recurring expenses in respect of (*a*) above in 1962 ;

(*d*) net profit or loss on each undertaking in 1962 ;

(*e*) future prospects of each undertaking mentioned in (a) above ;

(*f*) number of trade inquiries in 1962 ; (*i*) referred to the Industries Department and (*ii*) answered by the Department ;

(*g*) benefits accruing to the inquiring traders or firms ;

(*h*) number of trade conditions reports published by the Industries Department during 1962 ;

(*i*) nature of subjects dealt within the reports ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر خالد بن جعفر) — (الف) صوبائی حکومت صرف ایک تجارتی ادارہ چلارہی ہے یعنی گورنمنٹ روزن و ٹرپنٹائن فیکٹری جلو۔

(ب) ۸,۰۳,۴۰,۶۰۰ روپے۔

(ج) ۳۲,۶۴,۸۰۰ روپے۔

(د) سال ۱۹۶۱-۶۲ء میں فیکٹری کا منافع ۱۱,۶۹,۹۰۹ روپے تھا۔

(ہ) اس ادارہ سے متعلق آئندہ توقعات بہتر ہیں۔

(و) تجارتی استفسارات زیادہ تر مقامی تجارت پیشہ اشخاص کی جانب سے غیر ممالک یا بین صوبائی تجارت سے تعلق رکھنے والے امور کے بارے میں ہوتے ہیں۔ یہ مرکزی موضوع ہے اور اس کا تعلق صنعتی ترقی و تجارتی معلومات کے محکمے سے ہے۔ نظامت صنعت کے استفسارات کا تعلق بالخصوص نئی صنعتوں یا موجودہ صنعتوں میں توازن پیدا کرنے اور انہیں جدید پیمانے پر لانے سے ہوتا ہے اس قسم کے استفسارات کو باضابطہ طور

پر درج نہیں کیا جاتا ۔ ان میں شخصی ملاقاتوں یا ٹیلیفون کے ذریعے دریافت کردہ بہت سے استفسارات شامل ہوتے ہیں، لہذا ان کی تعداد پیش کرنا ممکن نہیں ہے البتہ ان سب کے جواب محکمہ مہیا کرتا ہے ۔

(ز) ملک میں صنعت کی تیز رفتار توسیع کا بلاشبہ جزوی انحصار تجارت پیشہ لوگوں اور سرمایہ کاروں کی جانب سے استفسارات و تحقیقات پر ہے، جن میں محکمہ صنعت و تجارت نیز مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی جانب سے فراہم کردہ صلاح و مشورے شامل ہیں ۔ ایسے تجارتی استفسارات سے ہونے والے فوائد کا اندازہ لگانے کا کوئی پیمانہ موجود نہیں ۔

(ح) محکمہ ہائے صنعت سرکاری استعمال کیلئے تجارت کے حالات پر مبنی ایک پندرہ روزہ رپورٹ تیار کرتے ہیں ۔ اس کی رپورٹ کی اشاعت نہیں ہوتی ۔ اس موضوع پر مرکزی حکومت کے دفاتر مرکزی دفتر شماریات محکمہ صنعتی ترقی و تجارتی معلومات اور محکمہ معلومات بازار کاری سیعادی مطبوعات شائع کرتے ہیں ۔

(ط) مرکزی محکموں کی مطبوعات تجارتی اعداد و شمار تجارتی رجحانات اور بعض صورتوں میں اعداد و شمار کا معاشیاتی تجزیہ فراہم کرتی ہیں ۔

FORFEITURE OF AMERICAN WEEKLY MAGAZINES 'NEWS WEEK'.

***3335. Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(*a*) the date on which the issue of the American Weekly Magazine entitled 'News Week', dated 25th February 1963, containing matter outrageous to the feelings of Muslims come to the notice of the Government;

(*b*) the date on which the said issue was declared forfeited to the Government alongwith the reasons for the delay in doing so?

Parliamentary Secretary : (MIAN ABDUL HAQ)—

(*a*) 13-3-63.

(*b*) 28-3-63.

Question of delay does not arise.

CHAUDHRI HASSAN MUHAMMAD RANDHAWA, D. S. P., LAHORE

***3356. Sardar Ahmad Ali:** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(*a*) the total length of service of Ch. Hassan Muhammad Randhawa, D. S. P., Lahore, in the Police Force and the date from which he is posted in Lahore District;

(*b*) the date on which he was recruited as a constable;

(*c*) names of Police Stations or offices in Lahore District where he served during the course of his service mentioned in (*a*) above and the post held by him in each place;

(*d*) the period for which he served in Border Police Stations at Burki and Manawan as A. S.-I. anb S.-I, repectively;

(*e*) whether he has ever been suspended while serving in Lahore District, if so, on what ground?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) :—(الف) چودھری حسن محمد رندھاوا ، ڈی-ایس - پی - کی ۱۱-۶-۶۳ تک کل مدت ملازمت ۲۹ سال ۸ ماہ اور ۱۰ دن تھی - ضلع لاہور میں وہ ۲۳-۶-۶۱ کو متعین ہوئے تھے -

(ب) ۱-۱۰-۳۳

(ج) لاہور میں سابقہ تعیناتیاں :—

ایس-ایچ-او نیو انارکلی	۱۰-۵-۴۶ سے ۳۰-۹-۴۷ تک
ایس-ایچ-او چونیاں -	۱-۱۰-۴۷ سے ۱۰-۶-۴۸ تک
ایس-ایچ- او پرانی انارکلی	۱۱-۶-۴۸ سے ۶-۳-۴۹ تک
ایس-ایچ-او برکی	۷-۳-۴۹ سے ۱۴-۳-۵۰ تک
سی-آئی-ڈی-	۱۵-۳-۵۰ سے ۳۰-۶-۵۰ تک
انسپکٹر نولکھا	۱-۷-۵۰ سے ۳۰-۸-۵۰ تک
انسپکٹر سول لائنز	۳۰-۸-۵۰ سے ۲۰-۳-۵۱ تک

انسپکٹر راولپنڈی سازش کیس . . ۲۱-۳-۵۱ سے ۲۴-۶-۵۱ تک
سی-آئی-ڈی

انسپکٹر سول لائنز . . ۲۵-۶-۵۱

معطلی . . ۱۳-۱۰-۵۳ سے ۱۵-۱-۵۴ تک

ڈی-ایس-پی-سی-آئی-ڈی . . ۱۶-۵-۵۶ سے ۲۲-۱۰-۵۶ تک
لاهور

ڈی-ایس-پی-صدر-لاهور . . ۲۳-۱۰-۵۶ سے ۶-۵-۵۷ تک

ڈی ایس-پی-کرائم برانچ . . ۳-۲-۵۸ سے ۲۲-۳-۶۱ تک
لاهور

(د) وہ بارڈر پولیس اسٹیشن برکی میں بحیثیت ایس-ایچ-او ۷ مارچ ۱۹۴۹ء سے ۱۴ مارچ ۱۹۵۰ء تک مامور رہے -

(ہ) جی ہاں - وہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۳ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۵۴ء تک معطل رہے جبکہ ان پر محکمہ کی طرف سے مندرجہ ذیل الزامات کی بنا پر کارروائی کی گئی -

(۱) جبکہ وہ بحیثیت انسپکٹر سول لائنز تعینات تھے تو انہوں نے لیڈی اے-ایس-آئی - آر - جی-خان کو ورغلانے کی کوشش کی -

(۲) وہ ۱۰ مارچ ۱۹۵۳ء کو آدھی رات تک تھانہ سے بغیر اجازت غیر حاضر رہے -

(۳) انہوں نے ایک غلط رپورٹ درج کی جس میں اپنی حاضری سمن آباد کے علاوہ کسی اور جگہ ظاہر کی -

بعد میں ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس لاهور نے ان کو تمام الزامات سے بری کردیا اور ان کو دوبارہ بحال کر دیا گیا -

STOCKISTS OF EDIBLE ROCK SALT

***3557. Syed Ahmed Saeed Kirmani:** Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state:—

(*a*) the district-wise names and addresses of all the persons who applied to West Pakistan Industrial Development Corporation for appointment as stockists of edible rock salt;

(*b*) the district-wise names and addresses of persons who have been appointed stockists of edible rock salt by the W. P. I. D. C. and of those amongst them (i) who had previously been indenting salt wagons and (ii) who have not been indenting;

Parliamentary Secretary (MR. KHALID BIN JAFAR)

(الف) درخواست دھندگان کی فہرست ایوان میں پیش کیجا رھی ھے ۔

(ب) ایک دوسری فہرست منتخب شدہ سٹاکسٹ کی ایوان میں پیش کیجارھی ھے ۔ ان میں سے ان لوگوں کے نام نشان زدہ کر دئے گئے ھیں جو پہلے نمک کی گاڑیاں منگوایا کرتے تھے ۔

INTERMEDIATE COLLEGE AT PARA CHINAR

***3511. Mr. Nasrullah Khan Khattak:** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased the state:—

(*a*) whether it is a fact that an Intermediate College was opened at Parachinar in 1956;

(*b*) whether it is a fact that even after the lapse of so many years the said College is not functioning on permanent basis as the sanction for running it is being granted by Government from year to year;

(*c*) whether it is a fact that the staff of the said College has not so far been confirmed despite the fact that they were appointed 7 years ago and are the selectees of the Public Service Commission;

(*d*) whether it is also a fact that two or three lecturers of the said College leave the service every year;

(*e*) if answers to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative whether the Government intend to sanction the College on permanent basis and confirm the teaching staff, with effect from the dates of their respective appointment if not, the reasons therefor ?

پارلیمینٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق)—(الف) جی ھاں ۔

(ب) جی ھاں ۔

(ج) جی ھاں ۔

(د) جی ھاں ۔

(ھ) فرنیٹئر ریجن اور ایجنسیوں کی تمام تجاویز سال بہ سال ھی منظور کی جاتی ھیں ۔ تمام عارضی تجاویز کو مستقل کرنے کی تجویز حکومت کے زیر غور ھے ، ایجنسیوں میں کالجوں کا عملہ علاقائی جمعیت عملہ پر ھوتا ھے ۔ لیکچراروں کی مستقلی ان کے تقدم کی بنا پر علاقائی بنیاد پر کی جاتی ھے ۔

REQUISITION OF A HOUSE IN SATELLITE TOWN, RAWALPINDI

***3558. Syed Ahmed Saeed Kirmani :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that house No. 110/B Satellite Town, Rawalpindi, was requisitioned by the Government on 12th August 1955 ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in affirmative, whether it is a fact that after requisitioning, the house it was given to an Income Tax Practitioner instead of a Government Servant ;

(*c*) whether it is a fact that in May, 1961, orders were issued for releasing the said house and with the direction that possession be given back after the expiry of 3 months from the date of order ;

(*d*) whether it is a fact that the poessossion of the said house has not so far been delivered to its owner ;

(*e*) if answer to (*d*) above be in the affirmative, reasons for (*i*) requisitioning the house for a Non-Government servant and for (ii) non-delivery of possession of the House to the owner so far?

پارلیمنیٹری سیکرٹری—(میاں عبدالحق) — (الف) جی ھاں ۔

(ب) جی ھاں ۔ انکم ٹیکس پریکٹیشنر کو یہ مکان اسکے مکان کے عوض جس کا حصول بھی کرلیا گیا تھا بطور متبادل رھائش گاہ کے دیا گیا تھا ۔

(ج) ۲۲ ستمبر ۱۹۶۱ء کو یہ طے کیا گیا کہ مکان مذکور موجودہ رھائش پذیر شخص کو متبادل رھائش کی جگہ مہیا کرنے کے بعد واپس کردیا جائے ۔

(د) جی ھاں ۔ موجودہ رھائش پذیر شخص کو متبادل جگہ فراھم کرنے کے انتظامات کئے جارھے ھیں

جس کے بعد مکان کا قبضہ اس کے مالک کو دے دیا جائے گا ۔

(ھ) (۱)(ب) کے جواب سے ظاھر ھوگا کہ مکان کو در اصل مرکزی حکومت کے لئے حاصل کیا گیا تھا ۔

(۲) مذکورہ بالا (د) سے معلوم ھوجائے گا کہ مالک مکان کو مکان مذکور کا قبضہ دینے کے انتظامات کئے جارھے ھیں ۔

CONSTRUCTION OF SUGAR MILLS IN BADIN

*3628. **Pir Ali Shah Gilani:** Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state, the reasons for not starting the construction of the Sugar Mill sanctioned for Badin ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر خالد بن جعفر)—چند ماہ ھوئے کہ بادین کوآپریٹیو شوگر ملز کی تعمیر کے لئے بادین کے قریب ایک موزوں جگہ کا انتخاب کر لیا گیا تھا ۔ لیکن بعد میں جگہ کو تبدیل کرنا پڑا کیونکہ اسے نامناسب خیال کیا گیا ۔ نئے موقع تعمیر کی اراضی کے حصول کے لئے کارروائی شروع کی جاچکی ھے اور اراضی کا قبضہ مل جانے کے بعد تعمیر کا کام فوراً شروع ھو جائے گا ۔

PERSONS APPOINTED AGAINST CLASS I, II AND III SERVICES IN DIRECTORATE OF INDUSTRIES

*3667. **Master Khan Gul:** Will the Parliamentary Secretary of Industries and Commerce, be pleased to state:—

(*a*) the number of posts in Class I, II, and III services in the Directorate of Industries, West Pakistan, Lahore ;

(*b*) the number and names of persons from the former N.-W.F.P. area appointed against the above said posts and if no person from the former N.W.F.P. has been appointed against any of the said posts reasons for not giving proportionate representation in the said services to all Regions ?

Parliamentary Secretary (MR. KHALID BIN JAFFAR): (*a*) The number of posts in Class I, II and III services in the office of Director of Industries, West Pakistan, Lahore is given below :—

1.	Class I	42
2.	Class II	24
3.	Class III	424

(*b*) A statement showing the names and designations of the Officers/Officials belonging to the Former N.-W.F.P. working in the Headquarters Office, is being placed on the table of the House.

A STATEMENT SHOWING THE NAMES AND DESIGNATIONS OF THE OFFICERS/OFFICIALS BELONGING TO THE FORMER N.-W.F.P. WORKING IN THE HEADQUARTERS OFFICE

	Name and Designation	*Class of Service*
1.	Mr. A Majid Mufti, Director of Industries, West Pakistan	C. S. P.
2.	Mr. Hukmat Khan, Additional Director of Industries (Supply)	Class I
3.	Mr. Ikramullah Mufti, Assistant Director (Engineering)	Class I
4.	Mr. Atta Muhammad Khan, Industrial Development Officer	Class II
5.	Mr. Naseer-ud-Din, Purchase Officer	Class II
6.	Mr. Habib Ullah Khan, Purchase Officer ..	Class II
7.	Mr. Jameel Ahmad, Senior Clerk	Class III
8.	Mr. Bashir Ahmad Khan, Junior Clerk ..	Class III

GOVERNMENT PRINTING PRESS, PESHAWAR

***3568. Master Khan Gul :** Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state :—

(*a*) the total amount spent by Government on the buildings machinery and staff of Government Presses, during the last five years ;

(*b*) out of the amount mentioned in (*a*) above the amount spent on Government Printing Press, Peshawar ;

(*c*) the year in which the existing building of the Government Printing Press, Peshawar, was constructed, the number of employees and the addition in the building and machines since then ;

(*d*) whether it is a fact that both the technical and clerical staff in the Government Printing Press, Peshawar, work in the same building if not, reasons therefor and the distance between the buildings in which they work ;

(*e*) whether the building of the Government Printing Press, Peshawar, conforms to the requirement of Factories Act ;

(*f*) whether it is a fact that the grades of pay of the Clerks in the Government Printing Press, Peshawar, are at par with the grade of pay admissible to Clerks of the Government Printing Press in other Regions of the Province ;

(*g*) whether Clerks of the Government Printing Press, Peshawar have been paid arrears due to them as a result of recent revision of pay scales ?

Parliamentary Secretary (MR. KHALID BIN JAFFAR) : (*a*) The requisite information is as under :—

		Rs.
	(1) Buildings	9,28,560
	(2) Machinery	11,91,090
	(3) Staff	1,68,82,178
(*b*)	(1) Buildings	32,600
	(2) Machinery	2,39,590
	(3) Staff	10,59,870

(*c*) Peshawar Press was started some time in 1904, with an esablis ment of 16 employees, The date of construction of Buildings is not known

The Machinery with which it was first started is also not known. Various additions to the building, staff and machinery, were made from time to time, as felt necessary, to meet the enhanced demand for printing work, etc. Existing strength of staff is 164.

(*d*) The technical and clerical staff is not working in the same building, distance between the buildings in which they work being ⅝ furlongs. Reason for the staff working in separate buildings is non-availability of accommodation. Funds for the expansion of the Press Peshawar building have, however, been provided during the year 1963-64;

(*e*) Yes. The building conforms to the requirement of Factories Act as the P. W. D. Authorities have certified the stability of the building as required under section 33 of the Factories Act.

(*f*) Yes.

(*g*) Arrears are being paid.

FORCIBLE REMOVAL OF RABI CROPS BY NAWABZADA IMTIAZ ALI KHAN

***3676 Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Barkat Ali, son of Khair Din of Mauza Shatabgarh and Abdullah, son of Chand Khan of Mauza Chhangi, Tehsil Daska, District Sialkot, telegraphically informed the Inspector-General of Police on 25th May 1963, about the forcible removal of Rabi Crops belonging to them from the threshing flour by Nawabzada Imtiaz Ali Khan, with the active help of Sub-Inspector of Police Incharge, Thana Satrah, District Sialkot ;

(*b*) If answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Inspector-General of Police, West Pakistan has ordered an inquiry into the complaint ; if so, the name of the Inquiry Officer along with the results thereof ?

پارلیمنٹیری سیکرٹری (میاں عبدالحق) — (الف) جی ہاں ۔

(ب) ٹیلیگرام ایس پی سیالکوٹ کو بھیج دیا گیا تھا ، انہوں نے فوری تحقیقات اور رپورٹ کی غرض سے ڈی ۔ ایس ۔ پی ہیڈ کوارٹر قمرالدین کو تعینات کر دیا ۔ ڈی ۔ ایس ۔ پی موصوف نے رپورٹ پیش کی ہے کہ فریق متعلقہ نے بتاریخ ۲۸ مئی ۱۹۶۲ء اے ۔ ڈی ایم سیالکوٹ کی عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا ہے اور چونکہ معاملہ زیر سماعت ہے اس لئے تا فیصلہ عدالت کوئی مزید کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی ۔

FOREIGN EXCHANGE ALLOCATED TO INDUSTRIES DEPARTMENT

***3679. Maulana Ghulam Ghaus :** Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state :—

(*a*) the total amount of foreign exchange allocated to the Industries Department for impo ting industrial goods during the year 1960-61, 1961-62, 1962-63 ;

(*b*) the amount of foreign exchange out of the total amount referred to in (*a*) above, spent for importing industrial goods for the former N.-W.F.P. area ?

پارلیمنٹری سیکرٹری—(مسٹر خالد بن جعفر)— (الف) و (ب) زر مبادلہ کی تعین مرکزی مد ہے اور مرکزی حکومت نے حکومت کی پالیسی کے خلاف ہونے کی بنا پر پرائیویٹ سیکٹر کو کی گئی تعینات کا ظہار کرنے سے انکار کردیا ہے۔

LOANS ADVANCED BY SMALL SCALE INDUSTRIES CORPORATION

***3680. Maulana Ghulam Ghaus :** Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state :—

(*a*) the total amount of loans advanced by the Small Scales Industries Corporation during the years 1960-61, 1961-62, 1962-63 ;

(*b*) out of the total amount mentioned in (*a*) above, the amount of loans advanced in the former N.W.F.P. area ?

Parliamentary Secretary (MR. KHALID BIN JAFFAR) : (*a*) The Small Industries Divisions of WPIDC does not grant loans directly. Applications received for financial assistance are technically appraised and sponsored to the Industrial Development Bank of Pakistan, which renders the required assistance on a guarantee provided by this Division to bear the risk of bad debts upto 75%.

The total amount of loans recommended by the S. I. D. and finally approved by the Industrial Development Bank during the years 1960-61,

1961-62 and 1962-63 is given below :—

Period	Against foreign Credits sponored by S. I. D.		Sanctioned by I.D.B.P.		Sponsored by S. I. D. for Rupee loan		Approved by I.D.B.P.	
	No. of Units	Amount	Amount	Unit	No. of Units	Amount	No. of Units	Amount
		Rs.	Rs.			Rs.		Rs.
1960-61	..	..	..	..	..	..	..	..
1961-62	..	..	..	..	31	8,45,905	10	1,06,000
1962-63	59	30,45,536	4,83,203	18	69	9,71,803	31	3,13,845
Total ..	59	30,55,536	4,83,203	18	100	18,17,708	41	4,19,845

(*b*) The total amount of loans recommended by S. I. D. in regard to the areas of former N.-W.F.P. is as below :—

Period	Against foreign credit sponsored by S. I. D.		Sanctioned by I. D. B. P.		Sponsored by S. I. D. for Rupee loan		Approved by I. D. B. P.	
	No. of Units	Amount	Amount	Unit	No. of Units	Amount	No. of Unite	Amount
		Rs.	Rs.			Rs.		Rs.
1960-61	..	..	..	..	..	..	..	..
1961-62	..	..	..	..	4	22,050	1	5,000
1962-63	..	..	..	..	9	1,39,700	2	13,350
Total ..	..	..	..	..	13	1,61,750	3	18,350

SETTING UP OF A SUGAR MILL AND A WOOL FACTORY IN DISTRICT BAHAWALNAGAR

*3681. **Pir Muhammad Zaman Chishti :** Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state whether Government have any scheme for setting up a Sugar Mill and a Wool Factory in District Bahawalnagar, if so, the time by which the scheme is likely to be implemented ?

پارلیمنیٹری سیکرٹری (مسٹر خالد بن جعفر)— پبلک سیکٹر میں بہاولنگر ضلع میں شکر مل اور اونی کار خانے نصب کرنے کے لئے گورنمنٹ کے پاس کوئی اسکیم نہیں ہے - ترمیم شدہ جدول صنعتی سرمایہ کاری میں شکر مل اور اونی و سوتی کار خانے کی نئی استعداد بڑھانے کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے -

پرائیویٹ سیکٹر کی جانب سے شکر مل اونی کارخانہ یا دیگر صنعت قائم کرنے کے لئے ان سکیموں پر جن کے لئے ترمیم شدہ جدول صنعتی سرمایہ کاری میں گنجائش رکھی گئی ہے - اقتصادی لحاظ سے ممکن العمل ہونے اور دوسرے اضلاع کی مانگ کو مد نظر رکھتے ہوئے غور کیا جائے گا -

---

SECTARIAN FLARE-UP AT LAHORE DURING MUHARRAM

*3695. **Maulana Ghulam Ghaus :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) the number of persons killed or injured from police firing during recent sectarian flare-up at Lahore on the occassion of Muharram alongwith the names of the localities where the firing took place ;

(*b*) whether it is a fact that the rioters set fire to a number of shops and houses by sprinkling petrol over them and made an attempt even to set fire to a mosque ;

(*c*) whether it is a fact that the rioting, plunder and firing went on in the night between 9th and 10th Muharram and throughout the whole day on the 10th Muharram ;

(*d*) whether it is a fact that some of the processionists had arms with them ;

(*e*) whether any Government official joined the Muharram processions taken out in the city ;

(*f*) the number of new licences issued for taking out Muharram processions in the Province during the last year as well as this year and the names of places where such processions were to be taken out ;

(*g*) whether any conspiracy to commit rioting at Lahore, Thehri (Khairpur) and other places in the province during the last Muharram came to the notice of Government ;

(*h*) whether it is a fact that the licence for taking out a Muharram procession in Krishan Nagar, Lahore was issued for the first time last year ; if so, whether it is also a fact that rioting took place at the said place on that occassion also ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق)— لاہور میں محرم کے فسادات حکومت کے ایک سینئر افسر کے زیر تحقیقات ہیں ۔ لہذا رکن محترم کی طلب کردہ معلومات کی فراہمی مفاد عامہ کے پیش نظر قرین مصلحت نہ ہوگی ۔

SECTARIAN FLARE-UP IN THERI DURING MUHARRAM

*3697. **Maulana Ghulam Ghaus :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a fully armed crowd of people belonging to one sect attached persons belonging to another sect in Theri in District Khairpur Mirs on the eve of Muharram ;

(*b*) whether it is a fact that a number of human-lives were lost in the said attack ;

(*c*) whether it is a fact that the said attack was pre-planned, but Government had no information about it ;

(*d*) whether it is a fact that police stood as spectators during the period the fighting took place in the affected area ;

(*e*) the number of persons from each sect who died in the said riot as well as the number of injured persons ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق)— ٹھیری (خیر پور) میں مہرم کے فسادات کورنر کی انسپکشن ٹیم کے زیر تحقیقات ہیں ۔ لہذا رکن محترم کی طلب کردہ معلومات کی فراہمی مفاد عامہ کے خیال سے قرین مصلحت نہ ہوگی ۔

STRIKE DERA ISMAIL KHAN DUE TO REVOCATION OF PERMISSION

*3698. **Maulana Ghulam Ghaus :** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state whether it is a fact that on 27th May, 1963, the local authorities allowed the holding of the function of Khutam-E-Quran at Mohalla Bhure Shah near Masjid Hajian Wali in Dera Ismail Khan but on 28th May, 1963, the said permission was revoked which resulted in a complete strike being observed in Dera Ismail Khan on that day ; as a token of protest ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق)— محلہ شیعان بھورے شاہ اور اہل سنت کی مسجد حاجیانوالی ایک دوسرے کے بالکل قریب واقع ہیں ۔ دونوں فرقوں کو تصادم سے بچانے کے لئے ڈپٹی کمشنر ڈیرہ اسماعیل خان نے ماہ محرم کی ۱۰ تاریخ تک حسب معمول پروگرام مطابق تہوار منانے کے حسب ذیل اوقات مقرر کئے —

نماز عشا و تلاوت قرآن

برائے اہل سنت ۸ - ۳۰ سے ۹ - ۳۰ بجے رات تک

برائے اہل شیعہ ڈھول بجانا ماتم اور مجلس عزا ۹ - ۳۰ بجے رات سے بعد ۔

سنی حضرات اس پروگرام کو غلط سمجھے یعنی نماز عشاء اور تلاوت قرآن کو حاجیانوالی مسجد میں ختم قرآن سمجھے ۔ اس لئے ڈپٹی کمشنر ڈیرہ اسماعیل خان کے مقرر کردہ پروگرام کی بجائے انہوں نے مذکورہ مسجد میں ختم قرآن کرانے کی ضد کی ۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں اہل سنت و الجماعت نے احتجاجاً جزوی ہڑتال بھی کی ۔ ڈپٹی کمشنر ڈیرہ اسماعیل خان نے تاہم دونوں فریقوں کے سامنے تمام پروگرام کی تشریح کی ۔ نماز عشا اور تلاوت قرآن پر مشتمل پروگرام کی وضاحت بھی کی اور بتایا کہ نماز اور تلاوت قرآن کے بعد کسی وعظ یا لیکچر کی اجازت نہیں ۔ اسی پر دونوں جماعتیں مطمئن ہو گئیں اس لئے وہاں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا ۔

AMENITIES AND FACILITIES ADMISSIBLE TO POLITICAL PRISONERS

***3724. Amir Habibullah Khan Saadi :** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Ghaus Bux Bajinjo, Sher Muhammad Maree and Zarlo Khan are detained in Hyderabad Jail under the Pakistan Security Act; if so, the period of detention of each ;

(*b*) if answer to (a) above be in the affirmative, whether the said persons have been provided with amenities and facilities admissible to them under the Jails Rules according to their status; if not, reasons thereof ;

(*c*) whether it is a fact that Mr. Zarlo Khan, who is 70 years old and is indisposed has not been provided with adequate medical facilities ; if so reasons therefor ?

پارلیمنٹیری سیکرٹری (میاں عبدالحق)—(الف) جی نہیں ۔
(ب) اور (ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

DEPOSITS OF EMERALD AND MARBLE (GREEN) IN SWAT STATE

***3726. Amir Habibullah Khan Saadi :** Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that rich deposits of emerald and marble (green) have been discovered at certain places in the Swat State ; if so the names of those places ;

(*b*) if answer to (a) above be in the affirmative, whether the said places have been declared Government properties ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (MIAN ABDUL HAQ) : (*a*) No proper detailed geological survey has been undertaken in Swat State, by the Geological Department. Information from the Swat State is not readily available. It will be placed before the House in due course.

(*b*) Does not arise.

POSTS OF SUPERINTENDENT AND DEPUTY SUPERINTENDENT IN JAILS OF N.-W. F. P.

*3737. **Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi :** Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state :—

(*a*) the names of districts which are within the jurisdiction of Director of Jails, Peshawar Region ;

(*b*) the number and names of Central as well as District Jails in each of the above Districts ;

(*c*) whether according to rules and regulations of Jails department there should be a Superintendent and a Deputy Superintendent in each Jail ;

(*d*) whether it is a fact that the posts of Deputy Superintendents in the Central as well as District Jails of former N.-W.F.P. have been abolished ;

(*e*) whether it is also a fact that in some of the said Jails the posts of Superintendent have also been abolished ;

(*f*) whether it is a fact that such posts exist in the District of the former Punjab which form part of the Peshawar Region ;

(*g*) if answers to (a) to (f) above be in the affirmative, whether Government intend to revive the posts of Superintendents and Deputy Superintendents in the said jails of the N.-W F. P. if not, reasons therefor ?

پارلیمینٹری سیکرٹری- (میاں عبدالحق) :(الف) اضلاع کے نام مندرجہ ذیل ہیں —

پشاور، مردان، کوہاٹ، ہزارہ، ڈیرہ اسماعیل خان، بنوں، راولپنڈی کیمبلپور، جہلم، اور گجرات -

(ب)

ضلع کا نام	سنٹرل جیل	ڈسٹرکٹ جیل
پشاور	پشاور سنٹرل جیل	—
مردان	—	ڈسٹرکٹ جیل مردان
ہزارہ	سنٹرل جیل ہری پور	سب جیل چار سدہ ڈسٹرکٹ جیل ایبٹ آباد

ضلع کا نام	سنٹرل جیل	ڈسٹرکٹ جیل
کوہاٹ	—	ڈسٹرکٹ جیل کوہاٹ
ڈیرہ اسماعیل خان	سنٹرل جیل ڈیرہ اسماعیل خان	—
بنوں	—	ڈسٹرکٹ جیل بنوں سب جیل لکی
راولپنڈی	—	ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی
جہلم	—	ڈسٹرکٹ جیل جہلم
گجرات	—	ڈسٹرکٹ جیل گجرات
کیمبلپور	—	ڈسٹرکٹ جیل کیمبلپور

(ج) جی ہاں ۔

(د) جی نہیں ۔

(ہ) جی نہیں ۔

(و) جی ہاں ۔

(ز) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

BORDER MILITARY POLICE IN DERA GHAZI KHAN DISTRICT

*3759. **Sardar Muhammad Ramzan Khan Drishak** : Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the strength of the Border Military Police in Dera Ghazi Khan District has been sanctioned for each Tuman separately ;

(*b*) the present sanctioned strength of Border Military Police for Tuman Darishak ;

(*c*) in case the existing strength of Border Military Police for Tuman Darishak is less than its sanctioned strength the names of the posts lying vacant and reasons for not filling such posts ;

(*d*) whether it is a fact that a person belonging to Leghari Tuman has been appointed for Tuman Darishak ; if so, reasons thereof ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق)۔(الف) جی ہاں ۔

(ب) تمن دریشک کے لئے منظور شدہ عملے کی تعداد ایک دفعہ‌دار اور بارہ سوار ہے ۔

(ج) موجودہ عملے کی تعداد منظور شدہ عملے کے مطابق ہے ۔

(د) جی نہیں ۔ تقریباً ۵ سال قبل لغاری تمن کا ایک شخص دریشک تمن میں تعینات کیا گیا تھا لیکن اس کی ملازمت ڈھائی ماہ کے بعد ختم کر دی گئی تھی ۔

YIELD OF SUGAR-CANE IN DADU AND LARKANA DISTRICTS

*3765. **Rais Allan Khan Leghari** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state :—

(*a*) the yield of sugar-cane in Dadu and Larkana Districts during the five years ;

(*b*) whether Government intend to establish a Sugar Factory at Dadu ?

Parliamentary Secretary (MR. KHALID BIN JAFFAR) : (a) Average is annual production of sugar-cane in Dadu and Larkana Districts is 56,000 tons and 17,000 tons, respectively.

(*b*) There is no proposal at present for setting up a sugar mill at Dadu.

SETTING UP OF INDUSTRIAL UNITS IN DADU

*3766. **Rais Allan Khan Leghari** : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether there is any proposal to set up industrial units in Dadu ;

(*b*) in case there is no such proposal the reasons thereof ;

(*c*) whether Government intend to establish an Industrial Estate at Dadu ?

Parliamentary Secretary (MR. KHALID BIN JAFFAR) : (a) A number of large, medium and small industrial units have already been established/sanctioned for Kotri in Dadu District. These include Amin Fabrics (manufacturers of Hessian cloth and jute products) Carpet and Allied Industries Limited., 3 leather tanning units, 6 Bidi manufacturers units and a Government distillery. In the Revised Investment Schedule provision has been made for new capacity in a large number of industries. It is for the private entrepreneur to come forward with proposals, which will be duly considered by the appropriate agencies.

(*b*) In view of answer to (*a*) the question does not arise.

(*c*) The Sind Industrial Trading Estate, Karachi are contemplating the setting up of an Industrial Estate at Kotri in Dadu District.

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

COLLIERIES SITUATED IN SORRANGE, DEGARI AND SHAHRIG

50. **Babu Muhammad Rafique** : Will the Parliamentary Secretary, Industries, be pleased to place on the Table of the Assembly the balance sheet of WPIDC in respect of the Collieries situtated in Sorrange, Degari and Shahrig from 1959 to 31st March, 1963 ?

Parliamentary Secretary (MR. KHALID BIN JAFFAR) : Balance sheets for Sorirange (Collieries, Quetta) for the years 1958-59, 1959-60, 1960-61, in respect of Degari for the year 1960-61 and in respect of Shahrig for the years 1958-59, 1959-60, 1960-61 are placed on the table of the House. The balance-sheets in respect of Sorirange and Shahrig for the years 1961-62 and from 1st July, 1962 to 31st March, 1963 are not available as the audit of these accounts has not yet been finalized. As the Degari coal mines were taken over by the WPIDC in 1960, hence the balance-sheets for 1958-59, and 1959-60 cannot be furnished. So far as the balance-sheets for the year 1961-62 and from 1st July, 1962 to 31st March, 1963 are concerned the same are not available as audit of these accounts has not yet been finalized.

PAKISTAN INDUSTRIAL DEVELOPMENT CORPORATION COLLIERIES, QUETTA.

BALANCE SHEET AS AT 30TH JUNE, 1959.

	Rs. A. P.	Rs. A. P.		Rs. A. P.	Rs. A. P.	Rs. As. P.
Due to :-			Fixed Capital Expenditure ..	(Schedule 'I')		1,99,781 14 6
P. I. D. C. ..	1,26,551 8 1		Capital work in progress ..			2,541 2 0
Coal Commissioner ..	1,001 12 0		Deferred Expenditure—			
Briquetting Plant, Quetta ..	7,16,227 2 3		Mining Development Audit ..		31,689 0 0	
			Survey and Preliminary Expenses ..		34,191 0 0	
		8,44,686 6 4	Current Assets—			65,880 0 0
Provision—			Stock and Stores—			
For Depreciation ..		34,801 3 0	Stock of Coal (As per Certified Inventory) ..	2,965 11 9		
Sundry Creditors—			Stores, Spares and loose Tools (valued at cost as per Certified Inventory)	2,55,828 9 0	2,58,794 4 9	
For Goods ..	46,120 3 6		Goods in Transit ..		15,414 6 0	
For Expenses ..	1,15,490 9 6		Sundry Debtors (Unsecurred)		19,026 10 0	
For Securities, Deposits and Advances ..	1,36,151 15 0		Advances, Deposits and pre-payments—			
For Other Finance ..	5,138 0 0		Recoverable in cash ..	20,034 2 0		
			Value to be received ..	57,779 9 2	77,813 11 2	
		3,02,900 12 0	P.I.D.C. Collieries Shabrigh—		0—0—0	
Profit and Loss—			Suspense Account ..		9,954 4 9	
As per annexed Account ..		2,59,754 13 7	Cash and Bank Balances—			
			Cash in hand ..	13,252 1 0		
			Cash with Banks ..	7,79,984 12 9	7,93,236 13 9	
						11,74,240 2 3
Rupees ..		14,42,143 2 11	Rupees ..			14,42,143 2 11

PAKISTAN INDUSTRIAL DEVELOPMENT CORPORATION COLLIERIES, QUETTA

BALANCE SHEET AS AT 30TH JUNE, 1960

	Rs. A. P.	Rs. A. P.		Rs. A. P.	Rs. A. P.	Rs. A. P.
Funds from Government ..		30,00,000 0 0	Fixed Capital Expenditure ..	(As per Schedule annexed)		12,57,415 10 1
Due to—			Capital work in progress ..			6,347 6 0
			Deferred Expenditures—			
Coal Commissioner ..	2,071 0 0		Mining Development Audit ..		33,097 4 6	
			Survey and Preliminary Expenses ..		27,353 0 0	
Briquetting Plant ..	13,36,259 6 10		Development Expenses ..		5,07,664 7 6	
		13,38,330 6 10				5,68,114 12 0
Loan—			Current Assets—			
			Stock and Stores ..	(As per certified inventory).		
From Mari Indus Collieries ..	15,00,000 0 0		Stock of Coal ..	44,767 9 0		
Interest Accrued thereon ..	72,449 8 0		Stores and Spares, etc. ..	10,26,813 14 8		
		15,72,449 8 0			10,71,581 7 8	
Provision—			Sundry Debtors ..	(Unsecured)		
			Considered Good ..		2,30,896 6 0	
For Depreciation ..		3,08,171 3 0	Advances, Deposits and Prepayments—			
Sundry Creditors for goods ..	81,235 1 7		Recoverable in Cash ..	40,035 11 6		
			Value to be received ..	47,963 8 10		
For Expenses ..	1,69,609 12 1				87,999 4 4	
For Securities, Deposits and Advances ..	1,04,181 14 6		Head Office, Karachi ..		23,92,078 2 9	
			P.I.D.C. Collieries Shahrigh ..		5,59,208 12 11	
For Other Finance ..	24,999 4 0		P.I.D.C. Degari Mines, Quetta		10,314 4 11	
		3,80,026 0 2	Cash and Bank Balances—			
Profit and Loss Account—			Current Account with National Bank of Pakistan ..	3,75,991 14 6		
As per accounts annexed ..		1,24,716 6 4	Sales Account with National Bank of Pakistan ..	1,58,231 15 10		
			Cash in Hand ..	4,613 7 0	5,38,837 5 4	
						48,91,815 11 11
Rupees ..		67,23,693 8 4				67,23,693 8 4

PAKISTAN INDUSTRIAL DEVELOPMENT CORPORATION COLLIERIES, SORRANGE, QUETTA.

BALANCE SHEET AS AT 30TH JUNE 1961.

	Rs. A. P.	Rs. A. P.		Rs. A. P.	Rs. A. P.	Rs. A. P.
Loans and Liabilities—			Property and Assets—			
Due to—			Fixed Capital Expenditure..	At cost.		
P. I. D. C. Baluchistan Collieries.			As per Schedule annexed ..			4,30,587 0 0
Divisional Office, Quetta ..		6,68,314 0 0	Deferred Revenue Expenditure—			
Provisions—			Mining development Audits..		30,437 0 0	
For depreciation ..		1,36,137 0 0	Survey and preliminary expenses ..		21,613 0 0	
Current Liabilities-						52,050 0 0
Sundry creditors—			Current Assets-			
			Stock of Coal ..	At Depot Cost.	1,30,549 0 0	
For expenses ..	1,05,450 0 0		Sundry Debtors ..	Unsecured.		
			Considered good ..	4,15,393 0 0		
For Security Deposits and Advances ..	3,14,897 0 0		Considered doubtful ..	7,180 0 0		
					4,22,573 0 0	
For other finance ..	852 0 0		Advances, Deposits and pre-payments—			
		4,21,199 0 0	Value to be received ..		641 0 0	
						5,62,763 0 0
			Profit and Loss Account ..			1,80,250 0 0
		12,25,650 0 0				12,25,650 0 0

PAKISTAN INDUSTRIAL DEVELOPMENT CORPORATION DEVELOPMENT OF COAL DEPOSIT (CENTRAL BLOCK) SOR RANGE, QUETTA.

BALANCE SHEET AS AT 30TH JUNE 1961.

Due to—			Fixed Capital Expenditure at Cost—		
P. I. D. C. Baluchistan Collieries					
Quetta, Divisional Office ..		22,35,186 0 0	As per Schedule Annexed ..		5,51,415 0 0
Provision—			Preliminary Expenses ..		30,163 0 0
For depreciation ..		1,73,680 0 0	Development Expenditure—		
			As per Schedule Annexed ..		11,14,240 0 0
Current Liabilities—			Current Assets—		
Sundry creditors—			Cash at Bank ..		7,23,368 0 0
For expenditures ..		10,320 0 0			
				Total	24,19,186 0 0
	Total	24,19,186 0 0			

PAKISTAN INDUSTRIAL DEVELOPMENT CORPORATION COLLIERIES, QUETTA.

BALANCE-SHEET AS AT 30TH JUNE, 1960.

	Rs. A. P.	Rs. A. P.		Rs. A. P.	Rs. A. P.	Rs. A. P.
Due to—			Fixed Capital Expenditure ..	(As per Schedule)		12,80,223 0 8
			Deferred Revenue Expenditure—			
P. I. D. C. Karachi ..	1,33,196 3 7		Mining Development Audits ..		91,084 0 0	
			Development Overheads ..		7,175 13 0	
P. I. D. C. Quetta Collieries ..	5,76,744 7 10					98,259 13 0
			Current Assets—			
Coal Commissioner ..	12,99,978 11 0		Stock and Stores ..	(As per certified Inventory).		
		19,79,919 6 8	Stock of Coal ..			
Provisions—			At Depot—	1,04,515 9 0		
			At Mines ..	13,074 12 0		
For Depreciation ..		1,63,397 0 0			1,17,590 5 0	
			Stores—			
Sundry Creditors—			General Stores ..	2,57,451 13 7		
			Stores at Mines ..	39,534 3 0		
					2,96,986 0 7	
						4,14,576 5 7
For Goods Supplied ..	84,692 12 6		Sundry Debtors ..	(Unsecured Considered good) ..	1,90,821 1 0	
			Briquetting Plant Quetta ..		2,35,561 12 0	
			Advances, Deposits and Prepayments—			
For Expenses ..	53,249 2 2		Recoverable in Cash ..	7,494 4 0		
			Value to be received ..	46,688 0 2		
For Security and other advances ..	48,084 1 0				54,182 4 2	
			Cash and Bank Balances—			
			Cash in Hand ..	825 1 0		
For other Finance ..	2,729 9 0		Cash at Bank (Current Account) ..	113 1 3		
		1,88,755 8 8	Cash at Bank (Sales Account)	2,01,738 10 3		
Profit and loss Appropriation Account		1,44,324 1 7	Postage and Revenue Imprest	75 0 0		
					2,02,771 12 6	
						10,97,913 3 3
	Rupees ..	24,76,396 0 11			Rupees ..	24,76,396 0 11

PAKISTAN INDUSTRIAL DEVELOPMENT CORPORATION COLLIERIES, SHARIGH

BALANCE-SHEET AS AT 30TH JUNE, 1961.

Funds and Liabilities—		Rs. Ps.	Rs. Ps.	Property and Assets—		Rs. Ps.	Rs. Ps.	Rs. Ps.
Funds from Government	..		15,17,000·0	Fixed Capital Expenditure ..	At Cost			
Due to—				As per Schedule annexed ..				14,03,135·0
P. I. D. C. Baluchistan Collieries, Quetta	..	10,57,8.1·0		Deferred Revenue Expenditure—				
Coal Commissioner, Karachi	..	12,98,301·0						
P. I. D. C. Current Account	..	..		Mining Development Audits			1,08,305·0	
			23,56,152·0	Development Overheads ..			58,886·0	
Provisions—								1,67,191·0
For Depreciation	..	3,27,744·0						
For Doubtful Debts	..	18,765·0						
			3,46,509·0	P. I. D. C. Current Account ..	(Unspent Government Funds).			4,90,130·0
Current Liabilities—								
Staff Provident Fund	..	Unrecognised.	11,652·0	Current Assets ..				
Sundry Creditors—				Stock and Stores ..				
For goods supplied	.. 81,118·0			(As taken, valued and certified by the Management) ..				
For expenses	.. 85,942·0			Stock of Coal ..	At Depot Cost or not realisable value, whichever is lower.			
For Security Deposits and Advances	.. 39,026·0							
For other Finance	.. 807·0							
		206,893						
Profit and Loss Account	..		2,18,543·0	At Depot ..		3,75,621·0		
				At Mines ..		7,120·0		
		Rupees ..	44,38,206·0				3,82,741·0	

PAKISTAN INDUSTRIAL DEVELOPMENT CORPORATION, BEGARI MINES, QUETTA.

BALANCE SHEET AS AT 30TH JUNE, 1961.

	Rs. Ps.	Rs. Ps.		Rs. Ps.	Rs. Ps.	Rs. Ps.
Loans and Liabilities—			Property and Assets—			
			Fixed Capital Expenditure—	At Cost.		
Due to—			As per annexed schedule ..			7,13,317·0
			Deferred Revenue Expenditure—			
			Mining Development Audits		1,159·0	
Government of West Pakistan ..	12,81,502·0		Preliminary Expenses ..		17,251·0	
						18,410·0
P. I. D. C. Baluchistan Collieries, Quetta ..	9,66,665·0		Current Assets—			
		23,50,967·0	Stock and Spares—	At cost or Market value whichever is lower ..		
Provision—			As taken valued certified by the Management ..			
For Depreciation ..		7,30,816·0	Stock of Coal ..	75,835·0		
			Store and Spares ..	12,71,713·0		
Current Liabilities—					13,47,548·0	
			Inventory Adjustment ..		7,995·0	
For Goods Supplied ..	71,537·0		Sundry Debtors Unsecured—			
			Considered Good ..		1,38,202·0	
For Expenses ..	35,148·0		Advances, Deposits and Prepayments ..			
			Recoverable in Cash ..	6,800·0		
For other Finance ..	182·0					
		1,06,868·0	Value to be received ..	2,364·0		
					9,164·	
						15,02,909·0
			Profit and loss Account ..			3,54,015·0
		25,88,651·0				25,88,651·0

Note.—Part of the Electrical Machinery taken over from Government of West Pakistan has not been valued and provided for in the accounts pending fixation of value.

PAKISTAN INDUSTRIAL DEVELOPMENT CORPORATION COLLIERIES, SHARIGH.

BALANCE SHEET AS AT 30TH JUNE, 1959.

	Rs. A. P.	Rs. A. P.		Rs. A. P.	Rs. A. P.	Rs. A. P.
Due to :-			Fixed Capital Expenditure .. (Schedule 'I')			8,53,471 14 2
P. I. D. C. ..	8,99,305 5 11		Deferred Expenditure—			
P. I. D. C. Collieries Quetta ..			Mining Development Audit ..			1,01,020 0 0
Coal Commissioner Account ..	3,99,540 9 6		Current Assets—			
Coal Commissioner Suspense Account ..	8,99,811 9 9		Stock and Stores ..	(As per certified Inventory).		
		21,98,657 9 2	Stock and Store ..	3,26,485 12 2		
Provision :-			Coal ..	1,20,767 10 0		
For Depreciation (Schedule 'I') ..		35,294 0 0			4,47,253 6 2	
Sundry Creditors—			Sundry Debtors (Unsecured ..		69,696 2 0	
For Goods Supplied ..	63,868 14 0		Advances, Deposits and pre-payments—			
For Expenses ..	40,728 5 3		Recoverable in Cash ..	4,520 1 0		
For Security, other deposits and Advances ..	57,419 13 0		Value to be received ..	25,890 9 10		
For other Finance ..	512 6 0				30,410 10 10	
		1,62,529 6 3	P. I. D. C. Briquetting plant ..		51,393 8 0	
Profit and Loss :-			Cash and Bank balance—			
As per annexed Account ..		1,06,697 2 3	Cash in hand ..	6,960 4 3		
			Cash with Banks ..	9,42,963 4 3		
					9,49,923 8 6	
						15,48,677 3 6
Total ..		25,03,178 1 8	Rupees ..			25,03,178 1 8

PAKISTAN INDUSTRIAL DEVELOPMENT CORPORATION COLLIERIES, SHARIGH

BALANCE SHEET AS AT 30TH JUNE, 1961.

Stores and Spares	As per certified Inventories.			
General Stores	3,61,483·0			
Stores at Mines	20,366·0			
		3,81,849·0		
			7,64,590·0	
Stores in Transit			6,659·0	
Stores (Adjustment Account			1,394·0	
Sundry Debtors	(Unsecured).			
Considered good	3,24,616·0			
Considered Doubtfull	18.167·0			
			3.42.783·0	
P. I. D. C. Briquetting Plant Quetta			2,16,829·0	
Advances, Deposits and Prepayments—				
Recoverable in Cash	15,655·0			
Value to be received	24,1 45·			
Doubtful of recovery	598·0			
			40,398·0	
Cash and Bank Balances—				
Cash on Hand	3,582·0			
Cash at Bank	7,09,142·0			
		7,12,724·0		
			20,85,377·0	
Profit and loss Account			2,92,073·0	
			44,38,206·0	

TIMBER PURCHASED SORRANGE, DEGARI AND SHAHRIG COAL MINES

51. Babu Muhammad Rafiq : Will the Parliamentary Secretary, Industries, be pleased to supply the following information in respect of the (*i*) Sorrange (*ii*) Degari, and (*iii*) Shahrig Coal Mines for the year 1959 to 1962, year-wise :—

(*i*) the number of tenders received for the purchase of timber ;

(*ii*) the names of the newspapers in which the tender notice was advertised ;

(*iii*) the statement showing rates offered by contractors ;

(*iv*) the names of the officials accepting the tenders ; and

(*v*) a copy of the work order served on the contractors ?

Parliamentary Secretary (MR. KHALID BIN JAFFAR) :

(i)

Year	Sor Range	Degari	Sharigh
1959	15	..	4
1960	55	6	17
1961	10	7	7
1962	11	11	8

(ii)

Bagho Bahar Quetta Meezan Quetta. Quetta Times Quetta Qasid Quetta Zamana Quetta Dawn. Karachi. The Pakistan Times. Lahore. Jang. Karachi. Tameer. Rawalpindi Pasban, Hyderabad Ibrat Hyderabad Murad Khairpur Kaleen Sukkur. Anjam Nawai Waqt.	Dawn, Jang, Anjam, Pakistan Times and Nawai Waqt.	Quetta Times. Quetta Hisan Quetta, Qasid Quetta. Bagho Bahar Quetta, Zamana, Quetta. Dawn. Karachi, The Pakistan Times Lahore. Jang. Karachi. Tameer Rawalpindi. Anjam Karachi. Nawaiwaqt.

(iii) Statements showing rates and with the copies contracts are being placed on the Table of the house. *

---

* Placed in the Library of the Provincial Assembly of West Pakistan.

(iv)	Bor Range	Begari	Thariqh
1.	Mr. H. Hyaman	1. Major Gen. Adam Khan.	1. Mr. H. Hyaman
2.	Major M. Usman Ali Khan.	2. Mr. C. Sabir	2. Major Usman Ali Khan.
3.	Mr. H. I. Qureshi	3. Mr. Imtiaz Ahmad	3. Mr. M. I. Qureshi.
4.	Mr. H. Kopischke	4. Mr. M. I. Nehkari	4. Mr. T. M. Sheikh
5.	Mr. T. K. Sheikh	5. Mr. R. M. Hiat.	5. Mr. H. Kopischke
6.	Mr. A. A. Khawaja		6. Mr. A. A. Khawaja.
7.	Major General Adam Khan.		7. Major-General Adam Khan.
8.	Mr. G. Sabir		8. Mr. G. Sabir.
9.	Mr. Imtiaz. Ahmad.		9. Mr. Imtiaz Ahmad.
10.	Mr. M. I. H. Mekhari		10. Mr. M. I. H. Mekhari.
11.	Mr. N. A. Niaz.		11. Mr. N. A. Niaz.

(v) Copies of the contracts are placed on the Table of the House. *

COMPLAINT MADE BY THE RESIDENTS OF NOSHEHRO FEROZE AGAINST S. H. O., NOSHEHRO

52. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the residents of Noshehro Feroze made a complaint against Mr. Tufail present S. H. O. of Noshehro ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative; (*i*) the details of allegations; (*ii*) whether any inquiry was held in to the said allegations ;

(*c*) if answer to (*a*). (*ii*) be in the affirmative; (*i*) the name of the inquiry officer. (*ii*) the number of witnesses examined by him (*iii*) recommendation of the Enquiry Officer, and (*iv*) action taken by Government in the matter ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) (الف) جی ہاں ۔
مورد کے محمد ادھو خان کے خاندان اور دیگر
لوگوں نے سب انسپکٹر محمد طفیل اور دو کانسٹیبل
نوشیرو پولیس سٹیشن کے خلاف محکمہ انسداد
رشوت ستانی کو ایک درخواست ۲۰ مارچ ۱۹۶۳ء
کو دی تھی ۔

(ب) (۱) شکایت نامہ میں یہ الزام لگایا گیا تھا کہ درخواست دھندگان کو پولیس نے بغیر کسی وجہ کے گرفتار کیا اور تین دن تک پولیس حوالات میں بند رکھا - نیز ان کے گھروں کی تلاشی بغیر وجہ بتائے ہوئے لی گئی اور ان کے مویشی کانجی ہاؤس میں بند کر لئے گئے - مزید یہ بھی الزام لگایا گیا کہ شکایت کنندگان اور ان کی عورتوں کی بے عزتی کی گئی اور پولیس نے ادھو خان کی بندوق چھین لی اور یہ سب کچھ سب انسپکٹر اور اسکے عملے نے کیا تاکہ درخواست دھندگان سے ناجائز طور پر روپیہ حاصل کریں - یہ بھی الزام لگایا گیا کہ شکایت کنندگان کو پولیس نے ۱۱ آدمیوں سے ۴٬۳۷۵ روپے لینے کے بعد رہا کر دیا -

(۲) محکمہ انسداد رشوت ستانی تحقیقات کر رہا ہے -

(ج) جناب گل محمد سمرو، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کاشمور نے الزامات کی تحقیقات کی ڈی-ایس-پی نے درخواست دھندہ کا بیان قلمبند کیا تحقیقات سے پتہ چلا کہ ایک ایسی ہی شکایت محکمہ انسداد رشوت ستانی سے کی گئی تھی اور سرکل آفیسر محکمہ انسداد رشوت ستانی نواب شاہ الزام کی تحقیقات کر رہے ہیں اس لئے ڈی-ایس-پی نے مزید تحقیقات نہیں کی -

(۱) انسداد رشوت ستانی اسٹیبلشمنٹ کو ۲۰ مارچ ۱۹۶۳ء کو شکایت موصول ہوئی - مسٹر اکرام الدین چشتی سرکل آفیسر محکمہ انسداد رشوت ستانی نے ایک گواہ کا بیان ۲۵ مارچ ۱۹۶۳ء کو قلمبند کیا - شکایت نامہ پر دوسرے دستخط کنندگان سرکل آفیسر کے بلانے پر حاضر نہیں

ہوئے ۔ سرکل آفیسر نے معاملہ کو اینٹی کرپشن آفیسر جنوبی ریجن حیدرآباد کو پیش کیا اور ان سے پولیس کے اعمال کے خلاف تحقیقات کرنے کی اجازت طلب کی ۔ مطلوبہ اجازت سرکل آفیسر کو ۲۲ مئی ۱۹۶۳ء کو حاصل ہوگئی ۔ سرکل آفیسر نے تحقیقات شروع کی لیکن بعد میں ہیڈ کانسٹیبل ناصر خاں انسداد رشوت ستانی کو یہ کام سپرد کیا گیا کیونکہ سرکل آفیسر اپنی والدہ کی ناگہانی موت کی وجہ سے رخصت پر چلا گیا ۔

(۲) اب تک انکوائری آفیسر نے آٹھ گواہان سے پوچھ گچھ کی ہے ۔ اصل گواہان مع ادھو خان انکوائری آفیسر کے سامنے حاضر نہیں ہوئے ۔ سب انسپکٹر محمد طفیل جس سے انکوائری آفیسر نے پوچھ گچھ کی تھی مورخہ ۲ جون ۱۹۶۱ء کو بیان دیا کہ انسداد رشوت ستانی اسٹیبلشمنٹ کے پاس شکایت کنندگان میں سے کچھ کے خلاف مقامی پولیس میں ایک شکایت درج کی گئی تھی اور مقامی پولیس نے ان کے خلاف زیر دفعہ ۳۶۶، ۳۴۲ تعزیرات پاکستان اور اسلحہ ایکٹ کی دفعہ ۱۹ کے تحت ایک مقدمہ ۳ مارچ ۱۹۶۳ء کو قائم کیا ۔ سب انسپکٹر نے مزید بتایا کہ ملزمان کے خلاف بادی النظر مقدمہ نہیں قائم ہوا ۔ ان کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا اور مقدمہ خارج کر دیا گیا ۔

(۳) چونکہ اصل گواہان حاضر ہونے سے قاصر رہے اس لئے انکوائری اب تک مکمل نہیں ہو سکی ۔

(۴) جواب نمبر (۳) مندرجہ بالا کے مطابق معاملہ کی تفتیش ہنوز جاری ہے ۔

FIRING AT THE JAIL AND POLICE STATION SHAHDADPUR DISTRICT NAWABSHAH BY SOME POLICE

53. Mir. Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that in April, 1963 some police constable fired at the jail and Police Station Shahdadpur, District Nawabshah ;

(*b*) whether it is a fact that the said news of the incident appeared in some newspapers;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) be in the affirmative, (*i*) whether any inquiry was made by the Government in this matter, if so, the name of the Inquiry Officer and action taken; (*ii*) whether any action taken by Government against the newspapers publishing in the said news if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق)۔

(الف) یہ امر واقعہ ہے کہ جب محمد اسمعیل شاہ داد پور کے تھانے کی حوالات کا پہرا دے رہا تھا جہاں عادی مجرم بند تھے تو اس نے مدد علی کی چیخوں پر جو نشے میں تھا اپنی رائفل سے ایک ہوائی فائر کیا بندوق کی یہ آواز سن کر ذیلی جیل کا محافظ پولیس امداد کو آ گیا اور اتفاقاً گلزار خان کی رائفل سے بھی ایک فائیر ہو گیا ۔

(ب) یہ خبر روز نامہ جنگ میں شائع ہوئی تھی ۔

(ج) (۱) ایس پی نے بلا تاخیر کارروائی کی اور شاہ داد پور کے ڈی۔ایس ۔ پی کو ہدایت کی کہ وہ اس واقعہ کی پوری تحقیقات کریں ۔ ان کی رپورٹ پر مدد علی کو ملازمت سے برخاست کر دیا گیا ہے ۔ محمد اسمعیل اور گلزار خان کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی اور بطور سزا ان کی تنخواہوں میں تخفیف کر دی گئی ۔

(۲) اخبار کے خلاف کوئی کارروائی قرین مصلحت نہیں سمجھی گئی ۔

EXTENSION OF PUNJAB POLICE ACT TO FORMER SIND

62. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Punjab Police Act has been extended to the former Province of Sind;

(*b*) the principles on which a person is declared a history-sheeter;

(*c*) the present number of history sheeters in each taluka of Tharparkar District along with their names, castes, ages, places of residence, the date of declaration as history-sheeters and whether they are previous convicts ?

Parliamentary Secretary (MIAN ABUL HAQ) : (*a*) Yes.

(*b*) & (*c*). As the information asked for is of a secret nature, privilege is claimed and the information cannot be given in public interest.

COMPLAINT AGAINST GAFFAR KHAN, S.H.O.

65. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state—

(*b*) whether it is a fact that one Ghulam Hyder *alias* Mejo, resident of Dhoro Naro, Taluka Umerkot, District Tharparkar, has complained to the D.S.P., Naro and Inspector, Anti-Corruption, Umerkot that S.H.O. Jaffar Khan, wrongfully confined him and extorted money from him if so, the action taken against the said S.H.O.

(*b*) whether it is a fact that S.H.O. Jaffar Khan, after Mejo's complaint against him got one complaint registered against Mejo and arrested him;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative; whether the higher Police authorities have made any inquiry into the matter, if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) :—

(الف) جی ہاں—نارا کے ڈی۔ ایس۔ پی نے اس معاملے میں تحقیقات کی تھی لیکن شکایت بالکل جھوٹی ثابت ہوئی ۔ لہذا کوئی کارروائی نہیں کی گئی ۔

(ب) جی نہیں—مسمی غلامو ولد نور محمد چوپان کی شکایت موصول ہونے پر اے۔ایس۔ آئی نے مسمی غلام حیدر کے خلاف ایک مقدمہ سی۔آر نمبر ۶۳/۱۸ زیر دفعہ ۲۹۴/۳۵۲ مجموعہ تعزیرات پاکستان درج کر دیا ۔ تین ملزم جن میں ایک غلام حیدر بھی تھا گرفتار کر لئے گئے اور ایس۔پی کے احکام کے تحت باقاعدہ تحقیقات کے بعد زیر دفعہ ۲۹۴/۳۴۷ مجموعہ تعزیرات پاکستان برائے سماعت عدالت میں پیش کر دئیے گئے ۔

(ج) شق (ب) بالا کے پیش نظر یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

WEAVING CENTRE, MITHI

66. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Parliamentary Secretary, Industries, be pleased to state, whether it is a fact that the Manager of the Weaving Centre, Mithi has complained about lack of adequate accommodation for the centre ; if so action taken therein ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر خالد بن جعفر)—جب مٹھی میں مرکز کھولا گیا تھا تو عمارت اس کی ضروریات کے لئے کافی تھی - اب ضروریات بڑھ گئی ھیں اور زیادہ کشادہ عمارت کی ضرورت ھے - یہ صحیح ھے کہ سپرنٹنڈنٹ نے زیادہ کشادہ عمارت میں منتقلی کے لئے اجازت طلب کی ھے - انھوں نے مٹھی کے تجارتی علاقے میں ایک عمارت تجویز کی تھی - مغربی پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے شہر کے تجارتی علاقے میں واقع عمارت کرائے پر لینے کی منظوری دی تھی- لیکن اس عمارت کا قبضہ نہ لیا جا سکا - کیونکہ وہ سندھ پولیس رینجز کے قبضے میں تھی - مرکز کو کسی اور جگہ منتقل کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جا رھے ھیں -

---

GEOLOGICAL SURVEY OF THE HILLY TRACT IN DISTRICT DERA ISMAIL KHAN

80. Mr. Muhammad Akbar Khan : Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce, be pleased to state —

(*a*) whether it is a fact that Geological Survey of the Hilly Tract in District Dera Ismail Khan has been conducted; if so, the year in which the said survey was conducted and at what places.

(*b*) the minerals found as a result of the said survey and the approximate date by which the work for exploiting these minerals will be taken in hand ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر خالد بن جعفر) :—

(الف) پاکستان کے ۱۹۶۰—۶۳ء ارضیاتی سروے میں ضلع ڈیرہ اسمعیل خان بشمول کل پہاڑی علاقہ شامل کر لیا گیا ھے -

(ب) سیلسٹائٹ جو سٹرائیم کا سلفیٹ ھے مٹی کی کھدائی رنگ و روغن کے تیار کرنے میں استعمال ھوتا ھے - صرف یہی دھات ھے جو تا حال اس علاقے سے دستیاب ھوئی ھے یہ جنوبی وزیرستان کی سرحد کے نزدیک اور چلروکی کے نزدیک شیرانی سرحدی علاقے میں پائی جاتی ھے - تا حال تجارتی درجہ کا کوئی ذخیرہ دستیاب نہیں ھوا ھے - اس دھات پر مزید توضیحی کام جلد ھی شروع کر دیا جائے گا -

Diversion of canal water by Major Abdullah in Taluka Badin

Mr. Speaker : There is an adjournment motion by Pir Ali Shah who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance namely, Major Allahdad ex-Chief Secretary of Sind Government who was screened out diverted water to his own lands by causing a breach in Mir Wah Tail in Taluka Badin. The Union Council Bhugra Memon complained to Police Public Works Department authorities. The police instead of taking any action against the Major restred 12 villagers. There is great resentment in the area on account of this high-handedness on the part of the Major and the police. Seven members of the Union Council, Bhugra Memons have resigned as a protest. A telegram stating the above facts was received by me on the 22nd instant from Chairman of the said Union Council.

پیر علی شاہ اس میں آپ نے دو واقعات بتائے ہیں - لیکن ایڈجرن منٹ موشن کے لئے ایک واقعہ ہونا چاہیئے اسکے متعلق کچھ بتائیے - ایک تو میجر اللہ داد کے متعلق بتائیے کہ انہوں نے کیسے پانی divert کیا دوسرے یہ کہ ۱۲ آدمی پکڑے گئے وغیرہ -

پیر علی شاہ (حیدرآباد—۶)— میں وضاحت کیساتھ بتانا چاہتا ہوں کہ ایکس چیف سیکرٹری سندھ گورنمنٹ کو ساڑھے تین ہزار ایکڑ زمین الاٹ کی گئی اور وہ وہاں کے لوکل زمینداروں کے واٹر کورسز کو divert کر کے اپنی زمینوں پر پانی لے گئے ناجائز طور پر اپنی زمینیوں کو پانی دیا اور ٹیل والے زمینداروں کے فصل سوکھتے رہتے ہیں - تو انہوں نے (ٹیل والے زمینداروں نے) ہائی اتھارٹی کو پکارا کہ یہ جو زیادتیاں اور بے قاعدگیاں ہوئی ہیں وہ موقعہ پر دیکھی جائیں - لوکل پی - ڈبلیو - ڈی کے افسران ڈی - او ان لوگوں سے ملے ہوئے ہیں اس لئے انہوں نے کہا -

Minister of Railways : (MR. ABUL WAHEED KHAN). On a point of order, Sir. As far as I remember I think you had agreed to the suggestion that during the general discussion there will not be any question hour and during the Budget session there will be no adjournment motions. Moreover, Sir, during the Budget session adjournment motions generally are not moved.

Mr. Speaker : This is no point of order. However, the Minister may make this point when his turn comes.

Minister of Railways : He is going into facts. I raise a preliminary objection that since this matter can be raised at this stage without an adjournment motion there is no need of bringing an adjournment motion. All these facts can be brought to the notice of the House without bringing an adjournment motion.

Pir Ali Shah : Let me explain the position. You can raise an objection later. (Interruptions).

Mr. Speaker : I am sorry I cannot agree with Khan Sahib's point because in my ruling the words mentioned are : "Uptil the date of the general discussion of the Budget." The general discussion was over yesterday. If there had been an adjournment motion yesterday then I would have accepted his point of order.

Minister of Railways : In that case give me some time to collect facts.

پیر علی شاہ—جناب والا—میں اس پوزیشن کو explain کرنا چاہتا ہوں - وہاں کا ایس - ڈی - او اور وہاں کی اتھارٹی والے ان لوگوں سے ملے ہوئے تھے اب وہاں کے لوکل زمینداروں نے کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کو پکارا اور ٹیلیگرام بھی دیں کہ موقع پر زمین کو دیکھا جائے کہ یہ زیادتیاں اور بے قاعدگیاں کی گئی ہیں یا نہیں -

Mr. Speaker : I simply wanted to get clarification on one point. On what date did this incident take place.

Pir Ali Shah : I do not know the definite date. I have received a telegram and they have not given a definite date in the telegram.

Mr. Speaker : When did the member receive the telegram ?

Pir Ali Shah : On the 22nd.

۲۲ تاریخ کا واقعہ ہے - پی - ڈبلیو - ڈی والے اپنے گناہ چھپانے کیلئے وہاں آئے اور وہ breach بند کرنا چاہتے تھے لیکن وہاں جو لوکل آدمی حفاظت کرنے کیلئے بیٹھے تھے انہوں نے وہ بند کرنے نہ دیا اس لئے کہ ہائی اتھارٹی بھی وہاں آ کر دیکھ لے -

Mr. Speaker : It is alright. I have heard the member's point. Yes, Khan Sahib.

Minister of Railways: Sir, I do not want to raise any technical objection. Otherwise this question could have been disposed of easily. Now that this question has been raised I would like to take some time for collecting the actual facts. If you permit me to collect information from the Department concerned then I would be able to place that information before the House.

Mr. Speaker : Does the Minister want it to be postponed ?

Minister of Railways : Yes Sir. We had been under the impression that adjournment motions will not be taken up during the Budget Session.

Mr. Speaker : Alright, let us take it up on the 1st of July. Will it suit the members ?

Pir Ali Shah : Yes Sir.

Arrest of Dost Muhammad and others of Tehsil Panjgran, District Multan under F. C. R.

Mr. Speaker : There is an adjournment motion from Abdul Baqi Baloch regarding arrest of Dost Muhammad and other residents of Gramkan; Tehsil Panjgur, District Multan under F. C. R. Will the Minister of Railways require time for this also ?

Minister of Railways : I have not received a copy of the adjournment motion and so in that case it would be better if you also postpone that to some other date because if it is a matter of facts then they have to be verified.

Mr. Speaker : Yes, so many persons have been arrested. Let it be on the 1st of July. Would it suit the Minister ?

Minister of Railways : That is alright.

Mr. Speaker : Then this adjournment motion would also be taken up on the first of July.

Major Sultan Ahmed Khan : There is a third adjournment motion.

Mr. Speaker : Which one ?

Major Sultan Ahmed Khan : By Maulana Ghulam Ghaus.

میسٹر سپیکر — ایڈجرنمنٹ موشن آج ساڑھے سات بجے موصول ہوئی ہے -

---

WEST PAKISTAN BUDGET (GENERAL) 1963-64

Discussion of expenditure charged upon the Provincial Consolidated Fund (General Budget)

Mr. Speaker : Now we come to the Budget. There are two items on the agenda :—

(1) Discussion of expenditure charged upon the Provincial Consolidated Fund, and

(2) Discussion of Demands for Grants for expenditure other than New Expenditure.

Uptill 11.30 we will continue discussion of expenditure charged upon the Provincial Consolidated Fund. After that we will be taking up each Demand one by one. Yes. Saadi Sahib.

امیر حبیب اللہ خان سعدی (لائل پور ۷) - صاحب صدر بحث Charged expenditure پر ہے - اس کی ڈیمانڈ نمبر ۱۲ کے متعلق کچھ عرض کروں گا - اس میں اخراجات کی جو تفصیل دی گئی ہے وہ یہ ہے -

	Rs.
(1) Salary of the Governor	72,000
(2) Secretariat Staff of the Governor	1,59,110
(3) Staff and Household of the Governor ..	1,25,000

	Rs.
(4) Sumptuary Allowance of Governor.. ..	20,000
(5) Expenditure from Contract Allowance ..	60,000
(6) Tour Expenses	45,000
(7) Other Charges	..
(8) Ministers	6,06,200

جناب والا ۔ جہاں تک اس کا تعلق ہے میں محترم وزیر خزانہ کی تقریر کا مختصر اقتباس پیش کروں گا ۔

جناب والا ۔ تقریر کے صفحہ دو پر وزیر خزانہ نے فرمایا ہے کہ ۔

"جناب والا ۔ ہم سب کے لئے یہ امر ہمیشہ پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ ہمارے صوبہ میں جا بجا ایسے مقامات پائے جاتے ہیں جہاں افلاس و نکبت اور جہالت و علالت کی کیفتیں ناگفتہ بہ ہیں اور ان کی موجودگی حکومت اور عوام دونوں کے احساس ذمہ داری کے لئے ایک تازیانے کا حکم رکھتی ہے اور انہیں مسلسل و متواتر یاد دلاتی رہی ہے کہ وہ اپنی انفرادی و اجتماعی دونوں حیثیتوں سے مختلف علاقے کے باشندوں کی اس زبوں حالی کو دور کرنے کے پابند ہیں جسے صدیوں کی غیر ملکی غلامی اور استحصال نے پیدا کیا تھا ۔ سو پیسے فی کس سے کم آمدنی پر انحصار رکھنے والا ہمارا معیار زندگی دنیا کے کم ترین معیاروں میں بھی ایک ادنیٰ مقام رکھتا ہے لیکن ہمارے ہاں ایسے مقامات موجود ہیں کہ جہاں یہ شرح آمدنی بھی بے شمار لوگوں کی دسترس سے باہر ہے ۔ چنانچہ دن بھر میں دو وقت معمولی دال روٹی کا میسر آ جانا ان لوگوں کے لئے خواب کی سی کیفیت رکھتا ہے جنہیں پینے کے لئے معمولی صاف پانی بھی نہیں ملتا"

جس حقیقت کی طرف محترم وزیر خزانہ نے اپنی تقریر میں اشارہ کیا ہے اس کے پیش نظر ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اخراجات میں حد سے زیادہ فضول خرچی کا عنصر تک شامل نہ ہو۔ میں ایوان کے سامنے جو ڈیمانڈ نمبر ۱ (۱۲) کی شق head of province کے اخراجات کی تفصیل دی ہے وہ سالانہ گیارہ لاکھ بتیس ہزار تین سو دس بنتے ہیں پیشتر اس کے کہ میں ان اخراجات کی تفصیل میں جاؤں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس قدر کثیر اخراجات کی موجودگی میں اس صوبہ کے عوام بجا طور پر اس بات کی امید رکھ سکتے ہیں کہ اس ملک کی انتظامیہ ان کی بہتری کے ممکنہ ذرائع کو بروئے کار لائے گی۔ عوام کی دشواریوں کو پیش کرنے سے پہلے میں یہ کہوں گا کہ چونکہ ہمارے اکثر حکمرانوں کو فیض امریکہ اور برطانیہ سے حاصل ہوتا ہے اس لئے میں ایک مشہور سیاست دان Mr. Cleveland کی تقریر کے اقتباس پیش کرتا ہوں۔

"The most menacing spectre today endangering the security of the Government and the happiness of the people is the brazen and mischievous extravagance in our public expenditures. I believe this to be the most monstrous offspring, born of governmental perversion."

جناب والا۔اب دیکھنا یہ ہے کہ اس قدر کثیر اخراجات کے بعد ہمیں انتظامی معاملات میں کس قدر دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے آیا ان حقائق کے پیش نظر یہ اخراجات حق بجانب کہے جا سکتے ہیں ؟ یہ سب کو معلوم ہے کہ گورنر صاحب کے اختیارات لا محدود ہیں اور ہم گذشتہ ایک سال سے دیکھ رہے ہیں وہ آرڈیننسوں کی حکومت ہے اور جو بل یہاں لائے جاتے ہیں وہ بہت ایک طرح کے آرڈیننس ہی ہوتے ہیں۔ میں باقی اور باتوں کو چھوڑتا ہوں صرف تقسیم اراضیات کی اس پالیسی پر عرض کروں گا جو براہ راست گورنر صاحب کی اپنی پالیسی ہے۔

تقسیم اراضیات کے سلسلے میں سابقہ "بدنام حکومتوں" کے دور میں بھی ایک منصوبہ اس قسم کا بنایا گیا تھا کہ جس سے ہل چلانے والوں اور خود کاشت کرنے والوں کو زیادہ سہولیتں فراہم کر کے سرکاری زمینیں دی جائیں لیکن مارشل لا' کے دور میں اسے کھٹائی میں ڈال کر جو شکل تبدیل کی گئی اس کا نتیجہ آج اس صوبے کے عوام کے سامنے ہے۔ اس ایوان کے سامنے وہ مطالبات جو صوبے کے مختلف کاشت کاروں کی طرف سے آ رہے ہیں میں ان کا مختصراً

ذکر کروں گا ۔ ''گرو مور فوڈ'' اب ایک scandal بن چکا ہے ۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ ۵۷ کے علاقوں کو ملکیت کے حقوق دئے گئے ہیں اور ۵۶ کے علاقوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے ۔ یہ میں نہیں سمجھا کہ اس قسم کی متضاد پالیسی کسی طرح بھی حق بجانب قرار دی جا سکتی ہے ۔ اس کے لئے نہ وجوہات ہیں نہ دلیل ۔ جب ۵۷ کے الاٹیوں کو حق دیا جا سکتا ہے تو ۵۶ کے الاٹیوں کو سب سے زیادہ حق حاصل ہوگا ۔ اس طرح ''باڑہ شرائط'' کے مالکان سے ہمارے محترم وزیر مختلف ضلعوں میں وعدے کرتے رہے ہیں ۔ اس ایوان میں Resolutions بہت آتے ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ وعدوں کیلئے ہیں وعدے ایفا کرنے کے لئے نہیں ۔ دوسرا سب سے بڑا مسئلہ بے دخل مزارعین کا ہے ۔ ہر ضلع میں لاکھوں کی تعداد میں لوگوں نے اپنی تنگ دستی کے باوجود حقوق مالکانہ کے سرٹیفکیٹ کے لئے سینکڑوں روپیہ خرچ کیا اور اصولاً انہیں حق دار تسلیم کرنا چاہئے تھا لیکن نتیجہ یہ نکلا کہ وہ تو بلکتے رہ گئے لیکن سرکاری زمین منظور نظر فوجی اور سول افسروں کو دیگر ایک نئی کلاس پیدا کی گئی ہے ۔ یہ لینڈ پالیسی کا طرہ امتیاز ہے کہ لینڈ لارڈز کی ایک نئی کلاس کھڑی کی جا رہی ہے جن کے متعلق میں یہ گذارش کروں گا کہ وہ لوگ صاحب اثر اور حکومت کے منظور نظر ہیں تو سابق میں ۷۰ سال سے جو لوگ کاشت کرتے چلے آ رہے ہیں ان کو بیدخل کرنے کا عجیب و غریب طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے ۔ نہ قانونی احکام کی پروا کی جا رہی ہے اور نہ کوئی مروت ملحوظ رکھی جا رہی ہے بلکہ مقامی پولیس کے ذریعہ انہیں بیک بینده و دو گوش نکالا جا رہا ہے ۔ لائل پور کے قریب پانچ گاؤں ہیں جہاں بے دخل افراد درختوں کے نیچے اپنے بچوں اور مویشیوں کو لئے بیٹھے ہیں ۔ ان کے رہنے کے لئے کوئی مکان نہیں ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ باتیں ہمارے صوبہ کی انتظامیہ کے لئے کوئی قابل فخر کارنامہ ہیں ۔ بیراجی زمین کی تقسیم کے متعلق یہاں بہت باتیں ہوئی ہیں ۔ سوائے ناانصافیوں کے ہم نے کچھ نہیں دیکھا ۔ صرف منظور نظر لوگوں کو نوازا جا رہا ہے اور جن لوگوں کو ہماری حکومت ریڑھ کی ہڈی کہتی ہے اس ریڑھ کی ہڈی کو توڑنے کا پورا انتظام کیا جا رہا ہے ۔

جناب والا ۔ اس مطالبہ کے تحت جو گراں رقم ضمنی اخراجات

کے لئے مقرر کی گئی ہے یعنی ۱۱,۲۲,۳۱۰ روپیہ میں تو سمجھتا ہوں کہ کسی صورت میں بھی اس مفلوک الحال قوم کا روپیہ اس طرح خرچ نہیں کیا جا سکتا ۔ آپ اپنے پڑوسی ملک کو دیکھیں جب اس قسم کے مسائل ان کے ہاں پیش ہوتے ہیں تو پھر خواہ گورنر ہو یا پریذیڈنٹ ہو آپ ان کے روپیہ کو دیکھیں ان کے ایثار اور ان کی قربانی کو دیکھیں ۔ ان میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو قابل اعتراض ہو ۔ ہمارے ملک میں ایک ہی قوم ہے لیکن یہاں پر بندہ و آقا کا تفاوت قائم ہے ۔ اسی طرح حکومت اپنے تمام دعوؤں کی تکذیب کرتی ہے ۔ اور مختلف قسم کے درباروں کے قصوں کو دہراتی ہے ۔ اس میں جناب والا ۔ سب سے ضروری اور آخری شق وزراء کے متعلق ہے جو ۶,۰۶,۲۰۰ روپیہ کی ہے ۔ میں آپ کی وساطت سے انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ ٹھنڈے دل سے اس پر غور کریں کہ آیا اتنی بڑی رقم کا کوئی جواز ہے ۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے وزراء بالکل بے بس ہیں ۔ صرف چند بیانات دینا جانتے ہیں اور وہ بھی کہ جو کچھ ان کو پڑھایا جاتا ہے وہی پڑھ دیتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ ہمارا صوبہ اتنے گراں قدر اخراجات کو کیسے برداشت کر سکتا ہے ۔ وہی کام جو وزراء کرتے ہیں ۵۰۰ روپیہ لینے والا پبلسٹی افسر کر سکتا ہے ان کی کارکردگی سے ہمیں خوب واقفیت ہے ۔ وزرا بسا اوقات وعدے کرتے ہیں لیکن وہ کبھی انہیں پورا نہیں کرتے ۔ اس کی آخر کیا وجہ ہے ۔ ہم اپنے محترم دوستوں سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ اس قدر غیر ذمہ داری سے کیوں غلط وعدے کرتے ہیں ۔ جنہیں وہ پورا نہیں کر سکتے ۔ یہ پتھر تو ان کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے ۔ ہمارے حاکم اعلیٰ کے اختیارات غیر محدود ہیں ۔ ہر چیز کو انہوں نے اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے ۔ اس حد تک کہ وزراء صاحبان صفر ہو کر رہ گئے ہیں ۔

اس سلسلے میں میں ایک تجاویز پیش کرتا ہوں کہ تمام وزارتوں کو ختم کر کے ہر محکمہ کے سیکرٹری کو ان کے اختیارات دے دئیے جائیں ۔ وہ اپنے اپنے محکمہ کے ماہر ہیں ۔ وزرا کو درمیان میں رکھنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ ان کو کسی لحاظ سے بھی جائز قرار نہیں دیا جا سکتا ۔

ہمارے میزانیہ میں سب سے بڑی چیز منصوبہ بندی اور projects کے متعلق تجاویز ہیں لیکن یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ تمام منصوبوں کے متعلق یہ جائزہ نہیں لیا جاتا کہ آیا ان کی تکمیل کے سلسلہ میں فضول خرچی تو نہیں ہو رہی ۔ روپیہ برباد تو نہیں ہو رہا ۔ میں کہتا ہوں کہ جب تک کوئی ایسی ایجنسی یا ذریعہ نہ ہوگا کام کبھی ٹھیک نہیں ہوگا محض منصوبوں کی ایک فہرست بنا کر یہاں پیش کرنے سے تسلی نہیں ہو سکتی۔ اس میں بڑی خامی یہ ہے کہ آپ بجلی کے قمقمے عالی شان عمارات پر لگا کر انسانی مسائل کو حل نہیں کر سکتے ۔ جو اس ملک کو درپیش ہیں ۔

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ سب منصوبہ بندی عوام کے لئے نہیں بلکہ کچھ مخصوص لوگوں کے لئے ہے اور انہیں کو اس سے فائدہ پہنچتا ہے ۔ عوام کی ذہنی تعلیمی اور طبی حالت وہی رہے گی ۔

یہ اخراجات جو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں انہیں فوری طور پر کم کرنے کی ضرورت ہے ۔ ان کو اس قدر کم کرنے کی ضرورت ہے کہ دوسرے افسران کو جو محکموں کے سربراہ ہیں اس سے مثال ملے ۔ تا کہ ہماری حکومت کے انتظامیہ کے اخراجات میں کمی ہو ۔ آپ کو چاہئیے کہ آپ کفایت شعاری کے منصوبہ جات بنائیں کیونکہ ملک کو مقروض حالت میں چلانا اچھی ذہنیت اور معاشرہ کے فائدہ کی بات نہیں ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ ایڈمنسٹریشن کو over-head expenditures کو کم کریں اور ملک کی منصوبہ بندی کو غیر ملکی امداد کی محتاجی سے بچائیں ۔ کیونکہ یہی ایک چیز استحکام کی دلیل ہے ۔

آخر میں میں فرانس کے ایک ماہر اقتصادیات مسٹر Rene-Stourm کے متعلق عرض کروں گا کہ اس نے اپنی کتاب میں کس طرح فرانس کے فضول اخراجات کو گنوایا ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح ملک کو مالی لحاظ سے مضبوط بنایا جا سکتا ہے ۔ اب وقت ہے کہ آپ آنکھیں کھولیں اور ابتک جو نقصان اٹھایا ہے آئندہ اس سے بچنے کی کی کوشش کریں ۔

"Everything has an end, however, even the good humour of the tax-payers. And from one moment to another conditions may set them in opposition. Accordingly, we entertain no illusions as to believing, that the present regime of inreasing expenditures can continue indefinitely, Let us be satisfied in knowing that we have more of forebearance

than our neighbours can possibly claim for themselves, and that, notwithstanding the heavy budgets (i. e., heavy and monstrously disproportionate expenditures on top administration); which are forced upon us by dangerous conditions, the marvelous regularity in the payment of taxes may, after all, indicate that we are willing to show our patriotism by substantial monetay sacrifices.

ہم بھی یہ قربانیاں دیتے رہے ہیں

But let us acknowledge that the moment has arrived it arrived long ago-for changing the method".

وزراء صاحبان بھی یہ نوٹ فرمالیں

چودھری امتیاز احمد گل (پارلیمنٹیری سیکرٹری) مسٹر سپیکر—میں نے بجٹ کے متعلق پچھلے چند روز سے اپنے دوستوں کی بحث سنی ہے - میں نے سعدی صاحب کی باتیں سنی ہیں - اور میں نے دیکھا ہے خواہ حزب اقتدار کی طرف سے ممبران نے تقریریں کی ہیں خواہ حزب مخالف کی طرف سے بحث میں حصہ لیا گیا ہے کسی نے بھی اس بجٹ کی مذمت نہیں کی بلکہ مخالفت میں بھی اس کی تعریف کرنے کی کوشش کی ہے -

اور اعداد و شمار سے کوئی بھی صاحب یہ ثابت نہیں کرسکے کہ یہ بجٹ حقیقت پسندانہ بجٹ نہیں ہے - بلکہ ثابت ہی ہوا ہے کہ یہ ایک متوازن اور حقیقت پسندانہ بجٹ ہے - اور خاص طور پر شیخ مسعود صادق کی تقریر کے بعد یہ بات ظاہر ہوگئی ہے - کہ یہ بجٹ پسماندہ علاقوں کا بجٹ ہے - اور اگر اس میں تھوڑا حصہ ملا ہے تو وہ پنجاب کو ملا ہے اور چھوٹے بھائیوں کو بہت زیادہ ملا ہے - جناب سپیکر - میزانیہ کی بحث میں مسئلہ جو زیر بحث رہا - وہ وحدت مغربی پاکستان کا مسئلہ تھا - میں آپکی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں - اور اس حقیقت سے کوئی بھی محب وطن انکار نہیں کر سکتا کہ وحدت مغربی پاکستان ہمارے ملک کی سالمیت اور بقاء کیلئے انتہائی ضروری ہے - اور ہم پاکستانی اس وحدت کیلئے خون کا آخری قطرہ تک بہانے کیلئے تیار ہیں - کیونکہ —

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں

موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

لیکن دیکھنے کی بات یہ ہے کہ ترقیاتی منصوبے جو صحیح اپنے ملک میں رواں کرنا چاہتے ہیں - انکی کسی جگہ زیادہ ضرورت ہے - صرف فرق یہ ہے کہ ان منصوبوں کو پنجابی پنجاب کی طرف کھینچنا چاہتے ہیں - سرحدی اپنی طرف اور بلوچی اپنی طرف —

Mr. Speakar : The member may please say something about the charged expenditure.

Chaudhari Imtiaz Ahmad Gill : I am coming to it :—

تو مطلب صرف یہ ہے کہ جہاں ضرورت ہو وہیں پر صرف کرنا چاہئیے اور جہاں ضرورت نہ ہو وہاں صرف نہ کرنا چاہئیے - پنجاب میں اگر ملز کی ضرورت ہو تو وہاں لگا دیجئے - فرنٹئر اور بلوچستان میں ضرورت ہو تو وہاں پر لگا دیجئے - لیکن یہ نہ ہونا چاہئیے کہ ہر ممبر آپکو اپنی طرف کھینچے - اور صوبائی تعصب کو بڑھانے کی کوشش کرے - بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ صوبوں کا نام بھی نہ لینا چاہئیے - اور انہیں اب ختم کرنا چاہئیے - اور مغربی پاکستان کو ایک صوبہ تصور کرنا چاہئیے - اور اگر اب بھی مسلمان ہوکر ہم اسے نہ سمجھیں - اور اگر اب بھی ہم مغربی پاکستان کو اپنانے کی کوشش نہ کریں تو میں کہونگا کہ ہماری قوم ایسی گمنامی میں پڑ یگی کہ پھر اس کا نکلنا مشکل ہو جائیگا —

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے پاکستان والو

تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں -

تو اس کے بعد جناب والا — میں آپکی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قومیں پیدا نہیں ہوتیں بلکہ بنائی جاتی ہیں - اور قومیں بنتے کافی دیر لگتی ہے -

اور اگر میں حقیقت کو بھی آپکے سامنے پیش کر دوں کہ خواہ کوئی ملک کسی بیرونی امداد پر کتنا ہی انحصار کیوں نہ رکھے - اگر وہ اپنے پاؤں پر آپ کھڑا ہو - اور اپنے آپکو طاقتور اور مضبوط بناکر رکھے - تو بیرونی ملک اگر اسکی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھے گا - تو اسے خطرہ ہوگا

کہ اسکی آنکھیں نکال دی جائینگی - اور اگر کوئی ملک اسکی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھائے تو اسکو پورا یقین ہوگا - کہ وہ ملک اسکا پورا دوست ہوگا - تو ہمیں اس ملک کو مضبوط کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہئیے - اور اگر ہم صوبائی تعصب میں پڑے رہے تو ہم اسے کبھی مضبوط نہ کر سکیں گے - اسلئے ہمیں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا ہے اور ہم نے ثابت کرنا ہے کہ ہم ایک مضبوط قوم ہیں - یہ دیکھنے میں آیا ہے - اور حقیقت ہے - اور اس پر کسی کو تردید کی گنجائش نہیں ہو سکتی کہ ہمیشہ مضبوط ملک کمزور ملک کو ہڑپ کر جاتے ہیں - اور کمزور ملک بے یارو مددگار ہوکر انکے پاؤں پر گر پڑتے ہیں - تو اگر ہم نے اپنی مدد آپ کرنے کی کوشش نہ کی - تو میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ترقی نہ کرسکینگے - اور پھر خدا بھی آپکی مدد نہ کریگا —

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جسکو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا -

تو ان معروضات کے بعد اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

مسٹر عبدالرازق خاں (مردان—۳) جناب سپیکر Expenditure Charged کے سلسلے میں ہمیں یہ موقع دیا گیا ہے کہ ہم اپنے وزراء صاحبان پر جو اخراجات کر رہے ہیں - اسکے متعلق اور گورنر صاحب پر جو خزانے سے خرچ ہوتا ہے اس کے متعلق اور اپنے سیکرٹریوں کے متعلق اور بعض دیگر امور پر بحث کر سکیں - جناب والا— جہاں تک عام نظم و نسق کا تعلق ہے - اس کے صحیح ہونے یا خراب ہونے کی تمام تر ذمہ داری حکومت کے سر براہ یا اسکے مابین وزراء صاحبان پر عائید ہوتی ہے - اگر نظم و نسق اچھا ہے تو میں یہ سمجھونگا کہ ہم صوبے کے سر براہ یا وزراء پر جو خرچ کر رہے ہیں وہ صحیح ہے - اور اگر نظم و نسق صحیح نہیں تو اس کے صحیح نہ ہونے کی ذمہ داری بھی آن پر عائد ہوتی ہے - لہذا میں ایڈمنسٹریشن کے متعلق چند گذارشات پیش کرونگا - جناب والا - درین بارہ میں اس سے پہلے بھی اپنے خیالات کا اظہار

کر چکا ہوں - کہ اس صوبے کے عوام کی سب سے بڑی شکایت اپنی ایڈمنسٹریشن سے ہے - میں تفصیل میں نہ جاؤنگا لیکن میں اسقدر ضرور عرض کرونگا کہ ہماری حکومت کے سر براہ کو ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ ایسی طرف توجہ دیں - اور ایڈمنسٹریشن کو ٹھیک کرنے کی کوشش کریں اب یہ ٹھیک کی جائیگی - یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے -

اگر ہر محکمہ کے سیکرٹری کو اس امر کا ذمہ دار کر دیا جائے - کہ اس کے محکمے میں جو بد عنوانیاں ہونگی جو غلط کاریاں ہوں گی یا اس کے محکمے میں جو رشوت ستانی یا عوام کو تکلیف دینے کی باتیں ہونگی - اگر ان تمام کی ذمہ داری اس پر ہو تو میرے خیال میں بد عنوانیوں کی گنجائش بہت کم رہ جاتی ہے - وزراء صاحبان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ جب وہ دوروں پر جائیں - اور انکو عوام کی طرف سے کوئی شکایت پیش کی جائے تو وہ صرف یہ نہ کریں کہ اس درخواست پر یہ لکھ دیں کہ فلاں صاحب اسکی تحقیقات کرینگے - بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ وہ اس قسم کی مثال قائم کریں کہ جو غریب آدمی ان کے پاس شکایت لایا ہو تو وہ اس شکایت کی بذات خود تحقیقات کر کے اس ملازم یا مجرم کو کیفر کردار تک پہنچائیں جبتک وہ ایڈمنسٹریشن کو ٹھیک کرنے کیلئے خود عمل اقدام نہ کرینگے - میں نہیں سمجھتا کہ ایڈمنسٹریشن ٹھیک ہو سکے گی - میں سمجھتا ہوں کہ ان کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ ان کے محکموں کی جو ترقیاتی سکیمیں بجٹ میں شامل کی جاتی ہیں - تو وہ یہ دیکھیں کہ ان پر عمل درآمد ہوتا ہے - یا نہیں بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ محکمہ ریلوے کی ایک سکیم ہے مگر اسکو تکمیل پہنچانے کیلئے B&R دخل در معقولات کرتی ہے - اور فنانس ڈیپارمنٹ والے اخراجات کی منظوری نہ دیتے ہوئے اسکی راہ میں مشکلات پیدا کرتے ہیں - اور اگر اس میں محکمہ آبپاشی کا تعلق ہو تو وہ اس میں روکاوٹ پیدا کرتے ہیں - تو میں اس حکومت کی یہ ذمہ داری سمجھتا ہوں - کہ وہ اپنے سیکرٹریوں اور دیگر ماتحت افسروں کو یہ ہدایت کریں کہ وہ ان

سکیموں کی تکمیل میں ان کے ساتھ پورا تعاون کریں - اور وہ صرف Red Tapiser پر نہ جائیں - بلکہ ان ترقیاتی سکیم کو پروگرام کے مطابق پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کریں -

جناب والا—کل ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے ڈویلپمنٹ کیلئے جو اعداد و شمار اور جو رقومات Integration کے بعد مختلف چھوٹے یونٹوں کیلئے مخصوص کی ہیں نہایت واضح طور پر انکا ذکر کیا - مجھے یہ دیکھکر بڑی خوشی ہوئی کہ انہوں نے ہمیں بتایا کہ اگر گھاٹے میں کوئی رہا تو سابق پنجاب اور اگر نفع میں رہے تو باقی تمام صوبے - میں سابق سرحد کے اعداد و شمار کو دیکھ کر یہ کہہ سکتا ہوں کہ میرے خیال میں ایک ترقی یافتہ ضلع ایک ترقی یافتہ ڈویژن اور ایک ترقی یافتہ صوبے کا اندازہ آپ اس سے لگائیں گے کہ اگر اسکو ترقی دینگے تو اسکی آمدنی میں بھی کچھ نہ کچھ اضافہ ہوا ہوگا اور اگر پسماندہ ہے تو اسکی آمدنی میں کمی آئیگی - Integration کے وقت ۵۵-۱۹۵۴ء میں سابق صوبہ سرحد نے ڈویلپمنٹ کیلئے ۷ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے رکھے تھے - انکی آمدنی ۶ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے تھے سنہ ۶۳-۱۹۶۲ء میں سابق صوبہ سرحد کی آمدنی ۵ کروڑ ۳۰ لاکھ رہ گئی اسکا مطلب یہ ہے کہ ان ۸ سالوں میں اتنی ترقی کی کہ اسکی آمدنی میں ایک کروڑ روپے کی کمی ہوگئی اور دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ سابق پنجاب کی آمدنی ۳۲ کروڑ روپے تھی لیکن ۶۳-۱۹۶۲ء میں اسکی آمدنی ۸۰ کروڑ ہوگئی اس سے اندازہ لگائیے کہ اگر اپنے ڈویلپمنٹ پر خرچ کیا ہے اور جو پروگرام بنایا گیا اور پیسہ خرچ میں لایا گیا تو خرچ کیا تھا - اسلئے میں یہ عرض کرونگا کہ ہمنے Integration کے بعد ترقی نہیں کی اور پھر میں اپنے سربراہان مغربی پاکستان کی خدمت میں گذارش کرونگا کہ وہ اسطرف توجہ دیں اور اسکے متعلق معلومات حاصل کریں - کہ کیوں سابق صوبہ سرحد ترقی نہیں کر رہا ہے اور وہاں کے لوگوں کا معیار زندگی کیوں پست ہو رہا ہے - اور سرکاری خزانے میں کیوں کمی ہوئی ہے -

جناب والا - یہاں یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعض لوگ اور

یا بعض ممبران خواہ مخواہ ون یونٹ کے متعلق عجیب ہی باتیں کرتے ہیں مجھے ڈر ہے کہ باتیں نہیں کی گئی ہیں جن لوگوں نے ون یونٹ پر شکایات کی ہیں انہوں نے اسے گرانے کی کوشش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ جب وطن ہی نہیں ہیں وہاں اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ کم سے کم میں ایک پاکستانی ہوں اور اگر ون یونٹ میں پاکستان کا استحکام ہے تو میں اسکو برقرار رکھنا چاہتا ہوں اور اگر ون یونٹ میں استحکام نہیں ہے تو دنیا کی کوئی طاقت مجھے اسکو منوا نہیں سکتی اور آج وہ تھوڑی خرابی جو ون یونٹ کیوجہ سے ہوئی اور جسکی وجہ سے ہمارے عوام مصائب میں مبتلا ہیں میں اسکو ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ میں سردار کا ذکر کرتا ہوں میں کہتا ہوں کہ وہاں کے افسروں کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دئے جائیں اور جیسا کہ میں نے ایک تجویز پیش کی تھی کہ ڈویژن کا ایک ریجن بنا کر وہاں اعلیٰ اختیارات والے افسر مقرر ہوں جنکے پاس مالی اختیارات بھی ہوں ۔

Mr. Speaker : The discussion should be confined to the expenditure charged upon the Provincial Consolidated Fund.

Mr. Abdur Raziq Khan : It is for the minister.

جناب یہ کیبنٹ کی بات ہے اسکا کیبنٹ میں فیصلہ ہونا ہے ۔

Mr. Speaker : I may just read the items which can be discussed so that this may not become a general discussion.

(*a*) Remuneration payable to the Governor of the Province and other expenditure relating to his office;

(*b*) Remuneration payable to —

(*i*) the Speaker and Deputy Speakers and other members of the Provincial Assembly ;

(*ii*) the Judges of the High Court of the Province ;

(*iii*) the Members of the Governor's Council of Ministers for the Province ;

(*iv*) Parliamentary Secretaries appointed by the Governor of the Province ; and

(*v*) the members of the Public Service Commission of the Province :

(*c*) The amdinistrative expenses of, including remuneration payable to officers and servants employed in connection with, the Provincial Assembly, the High Court of the Province and the Public Service Commission of the Province :

(*d*) Debt charges for which the Provincial Government is liable, including interest, sinking fund charges, the repayment or amortisation of capital and other expenditure in connection with the raising of loans and the service and redemption of debt on the security of the Provincial Consolidated Fund :

(*e*) Sums required to satisfy any judgment, decree or award against the Province by any Court or tribunal :

(*f*) Other sums declared by an Act of the Provincial Legislature to be so charged.

Now, I think I have made the position clear.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب کیوں نہ سارا آئین گورنر صاحب کے ماتحت ہو اور منسٹر صاحبان کی تنخواہیں یہاں کیوں زیر بحث لائی جائیں ۔

Mr. Speaker : The members cannot make it a matter for general discussion. I have read out the Constitution so that the Members should know that these are the items which they can discuss. They should criticise or make their points with reference to these items alone.

مسٹر عبدالرازق خان ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ جب تک وہاں regions نہ قائم کئے جائیں گے وہاں کے اعلیٰ حکام کو زیادہ سے زیادہ اختیارات نہ دیئے جائیں گے اس وقت تک چھوٹے یونٹوں کے عوام کی حالت بہتر نہیں ہو سکے گی اور ون یونٹ کی کامیابی کے امکانات تاریک رہیں گے ۔ اگر ایک یونٹ کو کامیاب بنانا ہے تو یہ ہمارے سمبران کو چاہیئے کہ اسکو کامیاب بنانے کی صورتیں اختیار کریں ۔ جناب والا ۔ اب میں کچھ عدل و انصاف کے متعلق کہوں گا ۔ وہ یہ ہے کہ justice delayed is justice denied میں اپنے جج صاحبان کے متعلق تو کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن اتنا جانتا ہوں کہ انصاف اگر جلد ہو تو وہ انصاف ہے اور اگر انصاف میں دیر ہو جائے تو پھر سے بے انصافی ہو جاتی ہے لیکن اس سلسلے میں کچھ ماتحت عدالتوں کے متعلق میں ضرور عرض کرونگا ۔

علامہ رحمت اللہ ۔ اسی لئے تو سارے مغربی پاکستان میں رگجہ نافذ کیا گیا ہے ۔

مسٹر عبدالرازق خان - چھوٹی چھوٹی عدالتوں میں تو بر سربازار رشوت لی جاتی ہے - میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجسٹریٹ صاحبان بھی رشوت لیتے ہیں لیکن ہاں یہ ضرور ہے کہ ان کے چھوٹے ملازمین مثلاً ریڈر اور نائب وہ لوگ خوب رشوت لیتے ہیں اسکا مناسب انتظام کیا جائے اور اس مصیبت سے عوام کو نجات دلائی جائے - کیونکہ عوام یہ نہیں سمجھتے کہ ڈویلپمنٹ کا ۱۰ سالہ پروگرام کیا ہوتا ہے البتہ جب وہ انصاف حاصل کرنے کسی کے پاس جاتے ہیں تو ان کے ساتھ جو گزرتی ہے اس کو اچھی طرح جانتے ہیں لہذا اس پر توجہ دینا انتہائی ضروری ہے -

مسٹر افتخار احمد خاں - (جھنگ-۱) جناب والا - میں آپکا اور اس معزز ایوان کا وقت اس بحث میں ضائع نہیں کرنا چاہتا کہ آج اس صوبے میں کیا کیا خرابیاں ہیں - کیا کیا بد انتظامیاں ہیں - کیا کیا کوتاہیاں ہیں اور کیا کیا ہو رہا ہے - میں صرف ایک چیز کیطرف آج اس ایوان کو لے جانا چاہتا ہوں کہ ہماری اس چار دنوں کی general discussion اور چار دنوں کی debate نے یہ ثابت کر دیا کہ اس صوبے کے حالات اچھے نہیں - صنعت کے ہوں تجارت کے ہوں انتظامیہ کے ہوں جو بھی محکمہ ہے ہر شخص نے اس میں خرابیاں بتائی ہیں کوتاہیاں بتائی ہیں ہر شخص نے اس میں برائیاں نکالی ہیں تو اس لئے میں اس مفروضہ کیساتھ چلتا ہوں کہ ہمارے صوبے کے حالات اچھے نہیں ہیں اور یقیناً ایسے نہیں کہ جن پر ہم فخر اور ناز کر سکیں - اس لئے میں ایک ایسی خرابی کے متعلق اپنی رائے اور نشان دھی کرنا چاہتا ہوں اور وہ ہے سب سے بڑی اس منسٹری کی بے بسی - اس منسٹری کی کوتاہی اسکی لاچاری - کیونکہ آئین نے انکو بے بس بنایا ہے - اسی آئین کی تخلیق سے یہ بے بس اور بے جان منسٹری ہے - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے - کہ انہوں نے بھی اپنے آپکو اس طرح چلایا ہے اس طرح conduct کیا ہے کہ جو یہ اچھا کام کر سکتے تھے اور جو

کچھ حالات کو بہتر کر سکتے تھے جو کچھ Improve کر سکتے تھے وہ بھی انہوں نے نہیں کیا - میں مثال کے طور پر عرض کروں گا کہ جناب والا - فی الحقیقت مجھے شبہ ہوتا ہے آج کے حکمرانوں اور انکی نیت پر کہ وہ جمہوریت کا اس ملک میں کیا کرنا چاہتے ہیں - کیا وہ صدارتی نظام کو بھی چلانا چاہتے ہیں یا نہیں - انکے عمل سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ وہ اس نظام کو بھی چلانے کے قائل نہیں ہیں - سب سے پہلے انہوں نے منسٹری کے انتخاب کا کیا معیار قائم کیا - کس لئے ان دستوں کو انہوں نے منتخب کیا صدارتی نظام کا انتخاب کسی ٹیکنیکل وجوہات کی بنا پر ہوتا ہے کسی تجربہ یا Speciality کی بنیاد پر ہوتا ہے اگر صدارتی نظام کو کامیابی کے ساتھ اس ملک میں چلانا ہے تو آپکو یہ نہیں دیکھنا چاہئیے کہ کون سندھی ہیں کون فرنٹیئر کے ہیں اور کون ان کے ساتھ ہیں - کون پیر پگاڑو کے آدمی نمائندگی کرتے ہیں کون کھوڑو گروپ کے نمائندہ ہیں - اگر ایمانداری کے ساتھ صدارتی نظام میں یقین رکھتے ہیں تو آپکو مجتمع کرنا چاہئیے ان لوگوں کو جو اس صوبے کے دماغ ہوتے جو اس صوبے کے ذہین لوگ ہوتے جو اس صوبے کو صحیح لائین پر چلا سکتے - اس لئے میں جناب والا - شبہ کرتا ہوں کہ حکمرانوں کا ارادہ صدارتی نظام کو بھی چلانے کا نہیں اور حالات وہی پیدا کئے جارہے ہیں جو سن ۱۹۵۸ء میں پیدا کئے تھے اسوقت کوئی بدامنی نہیں تھی -

Mr. Speaker : The member can discuss only the items I have just now enumerated before the house.

مسٹر افتخار احمد خاں - جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ صدارتی نظام کے آنے سے وہ بے بس اور مجبور ہوئے لیکن انکے اپنے اعمال اس طرح کے ہیں کہ وہ جو کچھ کر سکتے تھے انہوں نے اس قانون کے ڈھانچے کے اندر رہتے ہوئے نہیں کیا - انہوں نے کیا کیا - آج انکے پاس cars بھی ہیں - ان پر جھنڈے بھی لگے ہوئے ہیں انکے پاس کوٹھیاں بھی ہیں جن پر جھنڈے لگے ہوئے ہیں - بظاہر یہ منسٹرز معلوم ہوتے ہیں - یہاں یہ ایوان کی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ کرسیاں جن

پر بڑے بڑے منسٹرز بیٹھ چکے ہیں تو کیا وجہ ہے یہ بے بس کیوں ہیں ؟ میں وجہ بتاتا ہوں ۔ اگر آپ میری رائے پر چلیں تو میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ اس نظام میں رہتے ہوئے بھی یہ موثر طریقہ سے قوم اور حکومت کی خدمت کر سکتے تھے ۔ انہوں نے کیا رویہ رکھا ۔ انہوں نے عوام سے اپنا رابطہ ختم کرلیا اور عوام سے قطع تعلقی (قطع کلامی) ۔

Mr. Sepaker : This is not a day for general discussion on the Ministers.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : I am speaking about the Ministers.

Mr. Speaker : This is not the day fixed for speaking on Ministers. I have pointed out that the members can discuss the Ministers.

انکو جو خرچہ اور تنخواہ ملتی ہے اسکے متعلق آپ بحث کر سکتے ہیں یہ تھوڑا ہی ہے کہ آپ ان پر general discussion لے بیٹھیں یہ آپ نہیں کر سکتے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ minister کو ضرور discuss کر سکتے ہیں ۔

Mr. Speaker : This is what he is not doing.
Chaudhari Manzur Hussain. He is discussing the Constitution.
Mr. Speaker : This is what I have already pointed out.

مسٹر افتخار احمد خاں ۔ جناب والا—عوام کی نمائندہ وزارت کے معنی ہیں عوام اور سول سروس کے درمیان رابطہ ۔ یہ ہیں وزارت کے معنی ۔ لیکن انکا رویہ کیا ہے ؟ انکا رویہ یہ ہے کہ اضلاع میں دورے کرتے ہیں ۔ وہاں B. Ds. کے مخصوص اجتماع کو جسے وہ اپنی جیب میں سمجھتے ہیں address کرتے ہیں ۔ پبلک کے پاس پہنچنے کی کوشش نہیں کرتے ۔ کسی منسٹر نے آج تک پبلک جلسے کو خطاب نہیں کیا ۔ پبلک کو approach کرنے کی کوشش نہیں کی ۔ رابطہ قائم کرنے کی کوشش نہیں کی ۔ ایسے وزیر جو عوام کی نمائیندگی نہیں کرتے کیا وہ منسٹرز کہلائے جا سکتے ہیں ؟ کیا ان کو تنخواہیں دینا انکی کوٹھیوں پر خرچ کرنا انکی ذات پر خرچ کرنا کیا یہ جائز Charged Expenditure ہے ؟ دوسرا مسئلہ ہمارے ان بیچارے پارلیمنٹری سیکرٹری صاحبان کا ہے ۔ میں انکی مخالفت نہیں کرنا چاہتا وہ اس لئے انکی مخالفت

نہیں کرنی چاہتا کہ ہر مہذب ملک میں جمہوری ملک میں جہاں کہ جمہوری نظام رائج ہے - پارلیمنٹری سیکرٹیریز ہوتے ہیں لیکن جس طریقہ سے انکو ذیب داستان بنایا ہوا ہے - جس طریقہ سے انکی زبان بندی کی ہوئی ہے - وہ مجبور ہیں لاچار ہیں - میں احتجاج کرتا ہوں اور میرا یہ مطالبہ ہے کہ ہمیں اس منسٹری پر کوئی اعتماد نہیں - ہم تو گردن زدنی ہیں لیکن اپنی پچھلی seat پر دیکھئے انکو کوئی کام بھیجا کیجئے کوئی فائل بھیجا کیجئے - اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ پارلیمنٹری سیکریٹریز کا ادارہ جاری رہے تو کیا یہی کام ہے کہ کاغذات اٹھا کر پڑھ لیا کریں اور انکو کوئی کام نہیں دے سکتے تو اس لئے میں گذارش کروں گا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ منسٹروں کی ضرورت نہیں -

What is the necessity of the Ministers to be here ? I pose this question to the Ministers.

جب آپ کہتے ہیں کہ صدارتی نظام ہے جب آپ یہ کہتے ہیں کہ وزراء اسی ایوان کے سامنے جواب دہ نہیں ہیں جب یہ ایوان جواب طلبی نہیں کر سکتا وزراء سے جب آپ یہ کہتے ہیں کہ ایوان کو اعتماد میں لینے کی کیا ضرورت ہے تو آپکو یہاں آنے کی کیا ضرورت ہے آپ بیٹھئے اپنے دفتر میں اپنا کام کیجئے اور آپ file works کیجئے آپ گورنر کو advice دیجئے لیکن اس ایوان کو اس کے حال پر چھوڑئیے اور اس ایوان میں parliamentary secretaries کو با اختیار کیجئے ان کو کام دیجئے اگر آپ انکو کوئی کام نہیں دیتے تو آپ اس ملک کے finances پر ظلم کر رہے ہیں -

Mr. Manzoor Hussain : On a point of order Sir,

Mr. Speaker : I think there is no occasion for a point of order.

افتخار احمد خاں آخر میں جناب والا - میں اپنے بھائی عبدالرازق خان صاحب کے ان ارشادات کے متعلق کچھ تھوڑا سا کہنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ نے انکو بھی اجازت دی ہے -

Mr. Speaker : I had told the member that he should be relevant but he has again started speaking about other matters.

مسٹر افتخار احمد خاں - میں جناب relevant بولوں گا - کل کی مسٹر مسعود صادق کی تقریر کے بعد میرا ذاتی طور پر یہ خیال تھا اور

اس نظریہ کا قائل تھا اور میں نے یہ محسوس کیا تھا کہ یونٹ کے خلاف جو تحریک چلائی جارہی تھی اسکو آج final burial مل گیا ہے۔

Mr. Speaker : No discussion on one Unit. Nawabzada Sahib may please resume his seat.

مسٹر اختیار احمد خان - اچھا جناب ایک شعر تو سن لیجئے -

بھلا نہ دل نہ تیرگی شام غم گئی
یہ جانتا تو آگ لگاتا نہ گھر کو میں

جب آپ کہتے ہیں کہ صدارتی نظام میں منسٹرز ایوان کے سامنے جواب دہ نہیں جب آپ کہتے ہیں کہ ایوان کو اعتماد میں لینے کی ضرورت نہیں تو آپ بیٹھیے اپنے دفتر میں - آپ کیجئے گورنر سے بات چیت اس ایوان کو ہمارے حال پر چھوڑئیے - پارلیمانی سیکریٹریز کو کام دیجئے اگر آپ انکو کام نہیں دیتے تو آپ اس ملک کے فائننسز پر ظلم کر رہے ہیں - آخر میں جناب والا - میں اپنے بھائی عبدالرازق خان صاحب کے ان ارشادات کے متعلق کچھ تھوڑا سا کہنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ نے انکو بھی اجازت دی ہے -

میں Relevant بولوں گا - کل کی مسٹر مسعود صادق کی تقریر کے کے بعد میرا ذاتی طور پر یہ خیال تھا اور میں اس نظریہ کا قائل تھا اور میں نے یہ محسوس کیا تھا کہ یونٹ کے خلاف جو تحریک چلائی جا رہی تھی اسکو آج final burial مل گیا ہے -

Mr. Speaker : No discussion on One Unit. Nawazish Sahib may please resume his seat.

Mr. Speaker : I had told the Member that he should be relevant but he has again started speaking about other matters.

مسٹر منور خان (بنوں—۱) مسٹر سپیکر - مجھے نواب زادہ افتخار احمد صاحب کے ساتھ اتفاق نہیں - جتنی ان کی تقریر کا تعلق وزراء صاحبان سے تھا اس سے اتفاق نہ کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ وزراء صاحبان سے ہمیں بہت زیادہ ہمدردی ہے کیونکہ وہ ممبر شپ lose کر گئے ہیں - اگر ان کو کوئی emoluments مل رہے ہیں تو ہمیں ان کو grudge نہیں کرنا چاہئیے - ہمارے پاس ایک اور طبقہ ہے جسے پارلیمنٹری سیکرٹری کہتے ہیں - یہ ۱۴ آدمی ہیں اور ۱۴ ہزار تنخواہ ماہوار لیا کرتے ہیں - اور ٹی - اے - وغیرہ ان کے الگ ہیں لیکن ان کا کوئی کام نہیں ہے -

جناب والا ۔ ان کو ختم کیا جائے یا ان سے کوئی کام لیا جائے یہ گھر بیٹھے ۱۲۰۰۰ ہزار روپیہ تنخواہ لے رہے ہیں ۔ ۱۲۰۰۰ ہزار روپیہ تو ہم سمجھتے ہیں لیکن وہ سب کچھ ملا کر ۱۲۰۰۰ سے بھی زیادہ بن جاتا ہے ۔

جناب والا ۔ ان کیلئے ایسا پروگرام بنانا چاہئیے کہ وہ اپنے حلقوں میں جا کر دورہ کریں اور اپنے اپنے وزیر متعلقہ کو ایک ہفتہ وار ڈائری اپنے علاقے کی ڈویلپمنٹ ۔ لوگوں کی تکلیف اور ان کی مصیبتوں کی دیا کریں ۔ ان کو کوئی کام اگر نہیں ہوتا تو پھر یہ اپنا کام شروع کر دیتے ہیں ۔ یہاں ایک دو سوالوں کا جواب دینے کے علاوہ ان کا کوئی کام نہیں ہوتا البتہ کورم ضرور پورا کرنے کیلئے ان کو رکھا گیا ہے ۔ کورم انشا اللہ آئیندہ ہم خود پورا کر لیں گے ۔ ان پر ۱۳ ہزار روپیہ جو فضول خرچ ہوتا ہے اسے اس طریقے سے بچا سکتے ہیں کہ ان سے مکمل کام لیا جائے وزراء صاحبان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ان کے لئے مکمل پروگرام بنائیں اور ان سے پورا کام لیں تاکہ وہ اپنے علاقے کے متعلق ان کو آگاہ رکھیں اور ان کی ڈویلپمنٹ کیلئے جو ان کو تکالیف ہیں ان سے وزراء صاحبان کو باخبر رکھیں تاکہ وہ ان کے لئے انتظام کریں ۔ اگر ان سے یہ کام نہ لیا تو میں عرض کروں گا کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحبان کو سوائے اس کے کہ Political corruption کا نام دیں اسکے علاوہ میں اور کوئی نام بھی تجویز نہیں کر سکتا ۔

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی (ہزارہ—۱)—مسٹر سپیکر ۔ Consolidated Fund کے موضوع پر میرے جن بھائیوں نے حصہ لیا ہے میں ۔ یہ سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بڑے اہم پہلو کو چھوڑ گئے ہیں ۔ جناب والا ۔ اس ہاؤس کے ڈیڑھ سو معزز ممبر ہیں وہ بھی اس Consolidated Fund سے ۵۰ روپیہ روز کے حساب سے معاوضہ لیتے ہیں اور بہت سے privileges جو ہیں وہ بھی حاصل کرتے ہیں ۔ کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ یہ کس قدر قابل افسوس ہے اور باعث شرم بات ہے کہ ہم تین تین چار چار لاکھ عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے اس معزز ایوان میں جب آتے ہیں اور اس معزز ایوان کی proceedings میں شامل ہوتے ہیں اور اس کے عوض میں بہت بڑی مراعات حاصل کرتے ہیں آپ نے کبھی اس معاملے پر اگر غور کیا تو آج دن تک اس ہاؤس کی ہسٹری میں ۵۰ یا ۶۰ ممبران سے زیادہ تعداد نہیں بڑھی ۔ ہم پارلیمنٹری سیکرٹری صاحبان کے متعلق کہتے ہیں ۔ وزراء صاحبان کے متعلق کہتے ہیں لیکن اپنے گریبان میں

کم از کم منہ ڈال کر غور کریں کہ آپ بھی عوام کے اس خزانے سے کس قدر بڑی رقم حاصل کر رہے ہیں - آپ نے کبھی یہ کوشش کی اور آپ نے کبھی اس طرف توجہ دی کہ اس ہاؤس کا کورم ہی کم از کم پورا کریں -- ایک - مسٹر عبدالغفار پاشا جو ہماری پارٹی میں سے ہیں وہ صبح سے شام تک معزز اراکین کے پیچھے بھاگتے پھرتے ہیں ایک ممبر کو اندر لاتے ہیں تو دوسرا دوسرے سرے سے نکل جاتا ہے - آپ کی خدمت میں گذارش ہے کہ یہ انتہائی باعث شرم بات ہے کہ اس معزز ایوان کے ارکان جم کر نہیں بیٹھتے اور وہ اس کی proceedings میں حصہ نہیں لیتے - ہاؤس میں صبح دیکھیں ۸ بجے ہی ہماری اسمبلی کی گھنٹی بجنی شروع ہو جاتی ہے کبھی کبھی ساڑھے نو بج جاتے ہیں اور کورم پورا نہیں ہوتا - وزراء کی ٹانگ کھینچنا کوئی بڑی بات نہیں ہے - ہر ایک ان کو کھینچ سکتا ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ آپ اپیل کے لفظ پر غور کریں اور اپیل کے لفظ پر سوچیں - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کے معاملہ میں میں اتنی گذارش انسے کروں گا کہ وہ اس رقم میں سے ایک بہت بڑا حصہ لیتے ہیں مگر پھر بھی کوئی کام نہیں کرتے یہ وہ خود سوچیں یا Cabinet اس کی طرف توجہ دے - لیکن میں انکی خدمت میں گذارش کرونگا آج صبح کا واقعہ ہے کہ اس معزز ایوان میں صرف چار پارلیمنٹری سیکرٹری صاحبان یہاں ۹ بجے تک بیٹھے ہوئے تھے یہ کس قدر باعث افسوس ہے اور باعث شرم تو میں نہیں کہتا صاحب سپیکر یہ کہہ دیں گے یہ غیر پارلیمانی لفظ ہے - یہ خود ہی فیصلہ کر لیں شرم غیر پارلیمانی لفظ ہے یا نہیں - میں کہدوں گا کہ باعث شرم بات ہے -

مسٹر سپیکر - باعث شرم نہ کہیں -

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی -- پہلے اپنی اصلاح کیجئے اور اگر آپ اپنی اصلاح کرنے میں کامیاب ہو گئے تو پھر ان وزراء کی اور ان سیکرٹریوں کی اصلاح کرنا اتنا بڑا کام نہیں ہے- ہم ان کی اصلاح کر سکتے ہیں -

جناب والا - دوسری گذارش یہ کروں گا کہ گذشتہ اجلاس میں اور بجٹ اجلاس میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی گئی تھی ایک بڑا غریب اور بے کس طبقہ اس اسمبلی میں ہے - جو سیشن کے دوران میں دن رات کام کرتا ہے بلکہ میں کہدوں تو غلط نہ ہوگا کہ رات

کے ایک ایک بجے دو دو بجے تک اسمبلی کے کام میں مصروف رہتے ہیں آپ نے ان کی محنت اور تندھی کی طرف کبھی توجہ دی۔ بڑے سیکرٹریٹ سے اگر کاغذات یا کوئی چیز آپ کو مہیا کرنی ہو اس کے لئے ہفتے چاہئیں خواہ کسی منسٹر کا حکم ہی کیوں نہ ہو لیکن اسمبلی کا پروسیجر اور اس کی accuracy آپ دیکھیں اگر آپ منہ سے کوئی بات نکالیں تو اسکے ۵ منٹ بعد اسکی تعمیل ہو جاتی ہے۔ میں اس بے کس اور مظلوم طبقہ کی طرف آپ کی خصوصی توجہ مبذول کراتا ہوں۔ آپ وزراء صاحبان میں سے جو ذمہ دار وزیر ہوں اس ضمن میں ان کی توجہ مبذول کرائیں اس اسمبلی کی عملے کی طرف جو دن رات کام میں مصروف رہتے ہیں۔ اس طرف اگر وہ توجہ کریں تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر cooler لگ سکتے ہیں اگر کمرے air condition ہو سکتے ہیں اگر ایک آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی میں اضافہ ہو سکتا ہے اگر ۱۰ increment ایک سال میں دی جا سکتی ہیں تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ان کیلئے فنڈز نہ ہوں۔

Mr. Speaker : We had already moved but with no results.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی۔ جناب والا۔ پھر میں یہ کہوں گا کہ اس ضمن میں ہم بے اختیار ہیں اور پھر بحث فضول ہے۔ وزراء صاحبان بہرحال یہاں بیٹھے ہیں انہیں اس طرف توجہ دینی چاہئیے۔ میں یہ سمجھتا ہوں اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ حکمران طبقہ جس مقام پر اور جس سٹیج پر چاہے فنڈز مہیا ہو سکتے ہیں اگر وہ نہ چاہے تو پھر نہیں ہو سکتے۔

جناب والا۔ عدلیہ ہمارے اس فنڈز سے بہت سارا حصہ اپنے لئے مخصوص کراتی ہے۔ اس لئے ہم یہ حق رکھتے ہیں کہ بعض ضروری امور کی طرف ان کی توجہ بھی دلائیں۔ میرے نوٹس میں یہ بات کئی بار آ چکی ہے کہ بعض سرکاری ملازمین سے ان کے محکمہ جات بے اعتدالیاں کرتے ہیں۔ زیادتیاں کرتے ہیں اور وہ جب کبھی عدلیہ کی طرف رجوع کرتے ہیں تو عدلیہ حکم صادر کرتی ہے۔ میرے علم میں کئی ایسی مثالیں موجود ہیں کہ ان احکام کی تعمیل محض چند ٹیکنیکل وجوہ کی بنا پر بر وقت نہیں ہوتی۔ چونکہ میں نے ریلوے بجٹ پر بحث کرتے وقت ریلوے منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرائی تھی کہ ریلوے بعض ملازمین جن کو چند وجوہ کی بنا پر ریلوے پر ریلوے کی ملازمت سے علیحدہ کیا جاتا ہے تو وہ writ کے ذریعہ ہائی کورٹ سے رجوع کرتے

اور اپنے حق میں فیصلہ لاتے ہیں ، اور اس فیصلے میں بحیثیت مجموعی ہائی کورٹ حکم صادر کرتی ہے کہ اس ایک ملازم ہی کو نہیں بلکہ اس نوعیت کے اور اس قسم کے اور بقیہ ملازمین کو بھی بحال کیا جائے۔ ہوتا کیا ہے کہ محکمہ اس ایک ملازم کو تو ملازمت پر بحال کر دیتا ہے لیکن بقیہ ملازمین کی طرف توجہ نہیں دیتا ۔ میں گذارش کرونگا کہ عدلیہ کے احکام کی طرف اپنی خصوصی توجہ مبذول فرمائیں اور جس طرح بحیثیت مجموعی وہ اپنے احکام صادر کر دے تو اس کی تعمیل کرنا چاہئیے ۔ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کا واقعہ ہے کہ مارشل لاء کے دنوں میں ایک سکریننگ کمیٹی بنائی گئی تھی جس کا کام تھا کہ سکریننگ کر کے ملازمین کو علیحدہ کر دے چنانچہ لاہور کے لئے جو سکریننگ کمیٹی بنائی گئی تھی اس نے چند ملازمین کو Dismiss کیا اس کے بعد ایک ملازم نے ہائی کورٹ میں writ کی اور ہائی کورٹ نے فیصلہ صادر کر دیا کہ اس قسم کی جو سکریننگ کمیٹی ہے وہ غیر قانونی ہے اور اس ملازم کو تو بحال کر دیا گیا لیکن . . .

Mr. Speaker : The Member's time is over. I have allow other speakers also. There is hardly half an hour left.

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی - میری تو ابھی بات پوری ہی نہیں ہوئی ۔

مسٹر سپیکر - ساڑھے گیارہ بجے وقت ختم ہو جائے گا ۔

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی - صرف ایک بات کہہ دیتا ہوں ۔ میں اس معزز ایوان کی اطلاع کیلئے میں یہ واضح کر دوں کہ ون یونٹ کے خلاف جو charges ہم پر لگائے گئے ہیں یا لگائے جا رہے ہیں وہ بالکل غلط ہیں ۔ ہم نے اپنے خون پسینے سے یونٹ بنایا ہے ۔ میں ان پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ضلع ہزارہ کی سولہ لاکھ آبادی اس یونٹ کے قیام کیلئے تباہ و برباد ہو گئی ہے ۔

Mr. Speaker : The Member's time is over. He may please resume his seat.

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ اس یونٹ میں جو پسماندہ علاقے ہیں ان پر توجہ دی جائے ۔ میں ختم کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Mr. Najamud Din Valika.

مسٹر نجم الدین ولیکا (کراچی ۵) جناب والا — میں کوشش کرونگا کہ اردو میں تقریر کروں اگر گورنمنٹ benches پر بیٹھنے والوں میں اتنا بھی اخلاق نہیں ہے کہ .....

سردار عنائیت الرحمن خان عباسی- جناب سپیکر - یہ unparliamentary الفاظ استعمال کر رہے ہیں - انہیں چاہئیے کہ یہ واپس لیں -

Mr. Speaker : The Member should not cast aspersions and he should withdraw this words.

آپ " اخلاق نہیں ہے " کہ الفاظ واپس لیں -

مسٹر نجم الدین ولیکا- میں نے کون سے غلط الفاظ استعمال کئے ہیں ؟

مسٹر سپیکر - آپ اسکو withdraw کر لیں اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے -

Mr. Najmuddin Valika : Sir, If somebody has started this, I have to reply also.

Mr. Speaker : Please withdraw the words. That is my ruling.

Mr. Najamuddin Valika : If it is your ruling, right a wrong I withdraw then.

Mr. Speaker : Please also withdraw the word 'wrong'.

مسٹر نجم الدین ولیکا - اگر آپ کہیں تو میں بھی withdraw ہو جاتا ہوں (قطع کلامیاں اور شور) -

Mr. Speaker : Order, order, please.

Mr. Najamuddin Valika: This is the way in which they are treating the members. You are asking them to order, but they are not respecting your order.

Mr. Speaker : Mr. Valika may please resume his speech. No intruptions please.

مسٹر نجم الدین ولیکا - جناب والا—اردو میں بولنے کی میں کوشش کرونگا - چونکہ یہ زبان میری نہیں ہے بلکہ اپنائی ہوئی ہے اس لئے ممکن ہے کوئی غلطی ہو جائے اور اگر ایسا ہو تو مجھے قابل معافی سمجھا جائے - لیکن جس جذبے سے میں خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں اس کے لئے میں درخواست کروں گا کہ آپ متوجہ ہوں -

جناب والا - اس ملک میں کافی تعداد غریب لوگوں کی ہے - جب غریب عوام ان منسٹر صاحبان کے پاس جاتے ہیں تو یہ ان کو مذہب کا حوالہ دیتے ہیں اور جہاں مذہب کے حوالے سے کام نہ نکلے

تو وھاں خلفائے راشدین کی زندگی کے نمونے پیش کئے جاتے ھیں اور اگر اس سے بھی کامیابی نہ ھو تو دنیا کے اور ممالک جو ھیں وھاں کی زندگی کا نظریہ عوام کے سامنے پیش کیا جاتا ھے۔ میں ان منسٹروں سے پوچھتا ھوں کہ جب آپ اتنے اچھے اور بلند اخلاق نظریہ کو عوام کے سامنے پیش کرتے ھیں تو کیا ھم یہ توقع آپ سے نہیں رکھ سکتے کہ آپ اپنی تنخواھیں کم کر دیں اور یہ محلات اور بنگلے جو ھیں اس کی بجائے چھوٹے مکان میں رھیں اور یہ Mercedez کے بجائے چھوٹی گاڑی استعمال کریں ۔ اس سے آپ کی پوزیشن میں کوئی فرق تو نہیں آ جائے گا البتہ اس سے عوام کو ضرور فائدہ ھوگا۔ جب آپ ھر جگہ "simplicity in life" "simplicity in thought" کی باتیں کرتے ھیں تو میں پوچھتا ھوں کہ ان کو آپ عمل میں کیوں نہیں لاتے ؟

سردار خالد عمر - پوائنٹ آف آرڈر جناب والا—یہ تقریر ان کے منہ سے اچھی نہیں لگتی کہ وزیر چھوٹی چھونپڑیوں میں رھیں ۔آپ خود جیسے رھتے ھیں سب کو علم ھے ۔ میرے خیال میں انہیں بھی ایسا ھی رھنا چاھئیے ۔

Mr. Speaker : This is no point of order. This is a suggestion.

مسٹر نجم الدین ولیکا - میرے تین کمرے کا مکان ھے ۔ اور ان وزراء صاحبان کے بہت بڑے مکان ھیں ۔ جناب والا ۔ یہ جو وزیر کہتے ھیں کہ ھم عوام سے آئے ھیں عوام کے نمائندے ھیں ۔ ھم عوام کیلئے وقت خرچ کرتے ھیں تو میں یہ پوچھتا ھوں کہ ان کو اس پولیس گارڈ کی کیا ضرورت ھے موٹر پر جاتے ھیں تو ان کو پولیس گارڈ کی ضرورت ھے ۔ ٹرین میں جاتے ھیں تو پولیس گارڈ ساتھ رھے اور سب سے بڑی اھم چیز یہ ھے کہ یہ منسٹر صاحبان جو کہتے ھیں کہ ھم عوام کے ھیں تو میں پوچھتا ھوں اس ملک کو پیسہ کی ضرورت ھے یہ ھر طرف saloon میں کیوں سفر کرتے ھیں بہت سے بہت یہ فرسٹ کلاس میں جا سکتے ھیں اگر عوام کے جیسے بن کر رھو تاکہ عوام کے دل میں جگہ رھے اور عوام یہ سمجھیں کہ یہ ھمارے لئے ھیں اور ھمارے جیسے ھیں china جیسے بڑے ملک کو دیکھئیے جس کی آبادی ساٹھ کروڑ ھے وھاں کے منسٹر گورنمنٹ کے کام کے سوا سرکاری گاڑی استعمال نہیں کر سکتے ۔ ان کی بیگمات اور بچے سرکاری گاڑی استعمال نہیں کر سکتے ۔ ان کو اگر کہیں جانا ھو تو بس یا ٹرام سے جائینگے ۔ ان کے بچوں کے ساتھ کسی

اسکول یا کالج کے داخلے وغیرہ میں کوئی خصوصیت نہیں برتی جاتی ان کیلئے کوئی محلات نہیں ہیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں ایک طرف چیختے چلاتے ہو پسماندہ علاقے کافی غریب ہیں ۔ لوگوں کی صحت گر رہی ہے ۔ لوگ بھوکے ہیں ۔ لوگوں کو دولت کی ضرورت ہے جس کیلئے کافی کام فراہم کرنا ضروری ہے تاکہ ہر آدمی کو کام مل جائے ۔ میں پوچھتا ہوں کیا یہ پیسہ نہیں بچایا جا سکتا ؟ ٹیکسوں کا پیسہ جو آپ کا ۔ ہمارا اور ان کا بھی یہ پیسہ ان کی تنخواہوں ۔ ان کے محلات اور سیلونوں اور ان کے ''ٹی اے ۔ ڈی اے،، اور ان کے چوکیداروں کی چوکیداری سے تھوڑا پیسہ بچا کر اگر یہ قوم کے سامنے ایسی زندگی کا نمونہ پیش کریں جس سے قوم کو پتہ چلے کہ یہ عوامی وزیر ہیں اور یہ ملک کا وقار بڑھانے کا موجب بھی ہوگا ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں یہ جو دورے پر جاتے ہیں تو یہ کبھی ہوا ہے کہ وہ عوامی آدمیوں سے ملے ہوں ؟ گورنمنٹ کے افسر کمشنر اور ڈپٹی کمشنر ہوتے ہیں اور بیسک ڈیماکریسی کے چند لوگوں کو بلا لیا جاتا ہے مگر کسی عوامی آدمی کو ملنے کی زحمت گوارا نہیں کی جاتی ۔ نہ انہیں شکایت لیکر ان کے پاس آنے دیا جاتا ہے ۔ یہ دورے پر جاتے ہیں تو محلوں یا بنگلوں میں رہتے ہیں ۔ کوئی موٹا ایسا ہے جو ان سے نہ ملتا ہو ۔ کراچی آتے ہیں تو ممکن ہے مجھ جیسوں کو انٹرویو مل گیا یا ایسے بھی ہوں بلا انٹرویو کے مل لیتے ہوں لیکن غریبوں کا ان کے پاس پہنچنا ممکن بھی ہے ؟ میں یہ پوچھتا ہوں کہ اگر اس کو نبھانا ہے اور صحیح معنوں میں اس نظریہ کو پیش کرنا ہے تو کیا ہم اس کی توقع نہیں کر سکتے کہ ان کی تنخواہیں کم کر دی جائیں جب کہ سنٹرل گورنمنٹ اور پراونشل گورنمنٹ نے Taxes بڑھا دئیے ہیں اور ہر جگہ کارپوریشن نئے ٹیکس لگا رہی ہے ۔ بجلی والے الگ ٹیکس لگا رہے ہیں کیا اپنی تنخواہوں میں سے یہ تھوڑی بہت قربانی نہیں دے سکتے ؟

جناب والا ۔ میری گذارش یہ ہے کہ جتنے سرکاری افسر جو اس Consolidated Fund سے تنخواہ لیتے ہیں میں ان سے خاص طور پر اپیل کرتا ہوں کہ اس ملک میں جب کہ ہنگامی اور فوری اہمیت کا وقت آرہا ہے تو ان کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی کو ایسا بنا لیں کہ عوام کو معلوم ہو یہ سب کچھ ہمارے اور صرف ہمارے لئے کر رہے ہیں ۔

میر حاجی خدا بخش تالپور (تھرپارکر ۲) جناب سپیکر صاحب ۔ میں جناب گورنر صاحب اور شیخ مسعود صادق کا شکریہ ادا

کر رہا ہوں جنہوں نے ہر یونٹ کے لئے بجٹ میں اچھی خاصی رقم مخصوص کی ہے ۔ میں ہر دل عزیز وزیر جناب قادر بخش کا بھی شکر گذار ہوں جنہوں نے جمڑاؤ کینال اور ویسٹ برانچ کی صفائی کے کام کے لئے بجٹ میں رقم دی ہے ۔ لیکن چیف انجینیر مسٹر علیم الدین نے جمڑاؤ اور ویسٹ برانچ کی صفائی کے لئے مکمل طور پر جو سکیم بھیجی ہے اس میں کمی کی گئی ہے ۔ کوئی بھی چیز اگر ایک بار بہتر طریقہ سے بن جاتی ہے تو وہ زرعی پیداوار کے لئے اچھا ہوگا ۔ اس لئے جمڑاؤ کینال کیلئے بجٹ میں چار لاکھ روپیہ کا اضافہ کیا جائے اور ویسٹ برانچ کے لئے جو ایک لاکھ روپیہ کی رقم مخصوص کی گئی ہے اس کے علاوہ ایک لاکھ روپیہ اور دئے جائیں ۔ میرے خیال میں زرعی پیداوار میں بیس سال کے اندر اچھا اضافہ ہو جائے گا اگر اس رقم میں اضافہ نہ کیا گیا ہو تو نقصان ہوگا ۔ اس لئے جناب ملک قادر بخش کو یہ خیال ابھی سے کرنا چاہئے کہ صفائی کے مجوزہ کام میں کمی نہ ہونے پائے ۔

میں جناب سنجرانی صاحب کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو ٹنڈو جان محمد میں آئے اور واٹر سپلائی سکیم کا سنگ بنیاد رکھا اور اس کے علاوہ انہوں نے جھڈو اور ڈگڑی میں ہسپتالوں کا سنگ بنیاد رکھا لیکن وزیر موصوف نے اسمبلی ہاؤس میں جو وعدہ کیا تھا وہ اسمبلی کے ریکارڈ میں بھی موجود ہے واٹر سپلائی سکیم ٹنڈو جان محمد کی باقی رقم پوری کی جائے وہ پورا نہیں ہوا جو کام اس وقت چالو ہے اس میں رکاوٹ پیدا ہوگی ۔ وزراء صاحبان جو وعدے کرتے ہیں اور جو اسمبلی میں ریکارڈ ہوتے ہیں وہ انہیں پورے کرنے چاہئیں ۔ واٹر سپلائی کے ساتھ نالیوں کے انتظام کا بھی وزیر صاحب نے وعدہ کیا ہے ۔ سکیم کے پہنچنے پر یہ کام واٹر سپلائی کے ساتھ کرا دینگے ۔ اسمبلی میں وزیر صاحب نے جو وعدہ کیا ہے اس کے لئے اس بجٹ میں سے رقم دی جائے ۔ اس طرح در محمد استو صاحب بھی ٹنڈو جان محمد میں آئے تھے اور ایک جلسے میں انہوں نے اعلان کیا تھا کہ ڈگڑی سے ٹنڈو جان محمد اور جھڈو سے ناون کوٹ تک کا راستہ ابھی پختہ کرایا جائے گا اور یہ چاروں شہر بہت بڑے ہیں ۔ راستہ نہ ہونے کے سبب چار بڑے شہروں پر کاروبار تباہ ہو رہا ہے ۔ اسمبلی ہاوس میں بھی وزیر موصوف نے راستہ بنوانے کا وعدہ کیا ہے اور یہ وعدہ اسمبلی کے ریکارڈ میں موجود ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کی رقم میں سے اس راستے کو صرف آٹھ میل تک بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔

Minister for Railway (MR. ABDUL WAHID KHAN) : Sir, Mr. Valika should came and hear my reply to the points he has made,

Mr. Speaker : Perhaps he will be listening to you in the Lobby.

مسٹر افتخار احمد خان ـ پوائنٹ آف آرڈر۔میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے ہفتے سے عبدالوحید خان صاحب کی طبیعت ناساز رہی ہے کیا اس کی وجہ سے ان کی گردن ڈھیلی پڑ گئی ہے ؟

وزیر ریلوے۔میرا دل صاف ہے ۔ دماغ درست ہے گردن کی فکر نہ کریں ۔

میر حاجی خدا بخش تالپور۔جناب سپیکر صاحب۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جناب والا ۔ اوستو صاحب کے وعدے اور اسمبلی کے ریکارڈ کے مطابق مغربی پاکستان کے ۱۹۶۳ء کے بجٹ میں سے رقم دی جائے۔ ڈگڑی ٹنڈو جان محمد کے راستے کے لئے ۹ لاکھ روپیہ دئیے جائیں اور ٹنڈو جان محمد سے ناؤں کوٹ تک کا راستہ حکومت اپنی تحویل میں لے لے اور اسمبلی کے ریکارڈ کے مطابق عمل کیا جائے ۔اس طرح وزیر تعلیم سے بھی گذارش کرونگا کہ حکومت میر حاجی قادر بخش ہائی سکول ٹنڈو جان محمد کو جس کے لئے ہم نے ۲۰ ایکڑ زمین بغیر کسی معاوضہ کے دی ہے اور پچیس ہزار روپیہ نقد دئیے ہیں ۔ ہوسٹل اور سکول کی عمارت نہایت ہی اچھی بنی ہوئی ہے مزید عمارات بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی انٹرمیڈیٹ کالج بنا دیا جائے کیونکہ ڈگڑی تعلقہ میں چار سکول ہیں ٹنڈو جان محمد میں کالج کھلنے سے ضلع تھرپارکر کے یا دیگر اضلاع کے طالبعلم بہتر طریقے سے تعلیم حاصل کر سکینگے ۔ اور آٹھ آٹھ میلوں پر ڈگڑی ۔ ۱۷۔جھڈو۔ ناؤں کوٹ ان سکولوں کے طلباء اور اس ضلع یا اور اضلاع کے طالبعلم تعلیم حاصل کر سکینگے ۔ کالج نہایت ہی ضروری ہے اور یکم اگست ۱۹۶۳ء سے کھولا جائے ۔ حیدرآباد ریجن میں تھرپارکر ۔ حیدرآباد ۔ سانگڑ ۔ ٹھٹھہ اور دادو کے اضلاع میں سوسائٹیوں کو رجسٹراروں نے تباہ کر دیا ہے ۔ جس کی وجہ سے غریب آباد کاروں کو نقصان ہوا ہے ۔ حکومت نے توجہ دیکر سوسائٹیاں بنائی ہیں ۔ قوانین کے تحت دس لاکھ روپیہ کا share مقرر کیا گیا ہے ۔ میں ٹنڈو جان محمد کی کریڈٹ سوسائٹی کی مثال دے رہا ہوں ۔ اس سوسائیٹی کے دس ہزار کے share ہیں اور ڈھائی ہزار روپیہ ریجنل بنک حیدر آباد میں سوسائیٹی کا share رکھا ہوا ہے اس نے ریجنل سے ملا ہوا قرضہ وصول کیا ہوا ہے ۔ اس سال سوسائٹی کو ریجنل بنک سے ایک پیسہ بھی نہیں دیا گیا ہے ۔ اپریل ۱۹۶۳ء

میں تمام سوسائیٹیوں کے پیسے منظور کئے ہوئے ہیں لیکن رجسٹرار صاحب نے بنک کے پیسے صرف چند آدمیوں کو دے دئے ہیں اور سوسائیٹیوں کو نقصان ہوا اور زرعی آبادی کو بھی رجسٹراروں کی نا اہلی کی وجہ سے نقصان ہوا ہے ۔ حیدرآباد ریجن کی بنک میں رشوت اور کمیشن جاری ہے ۔ یہ انکوائری کرائی جائے ۔ بنکوں اور سوسائٹیوں میں رشوت چلے تو پارٹی کے اکھاڑے بن جائیں گے اور انتظام کی حالت خراب ہو جائے گی ۔ اس لئے بر وقت تحقیق کرائی جائے اور سزائیں دی جائیں ۔ آئندہ ماہ جولائی کا ہے ۔ سوسائٹیوں کو جلد پیسے دئے جائیں تو آبادکار کچھ نقصان سے بچ جائینگے اور لوگوں میں جو بیچینی پھیلی ہوئی ہے کہ ہم نے اپنے شیئر بھی رکھے اور حکومت نے سوسائٹیوں کی اصلاح بھی کی لیکن رجسٹراروں نے کیوں سوسائٹیوں کو تباہ کیا ۔ اس لئے جناب احمد نواز گردیزی صاحب سے گذارش ہے کہ ان کے اوپر جو جوابداری ہے اپنے محکمہ کے عوام کے آگے جوابدار ہیں ان باتوں پر فوراً توجہ دیکر رقم دلوائیں کہ چھوٹے آباد کاروں کی بیچینی دور ہو جائے ۔

جناب اعلیٰ ۔ اور گذارش کروں گا کہ ملک میں جو فرقہ پرستی ہے وہ بند ہونی چاہئیے کیونکہ ہم سب مسلمان ہیں اور ایک ہی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے ہیں ۔ اس لئے میری حکومت سے گذارش ہے کہ ان فرقہ پرستوں پر کنٹرول کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا وقت ختم ہو چکا ہے ۔

میر حاجی خدا بخش تالپور — جناب عالی— ایک منٹ ۔ میں حکومت سے یہ بھی گذارش کروں گا کہ جو اخبار خواہ سندھ کی ہوں یا کسی اور علاقہ کی مذہب کی آڑ لے کر کسی سے چھیڑ چھاڑ کریں ان کے خلاف سخت قدم اٹھایا جائے تاکہ ملک میں فرقہ پرستی نہ رہے ۔ میں یہ باتیں کرکے اپنی جگہ پر بیٹھتا ہوں ۔

وزیر ریلوے — آپ نے ساڑھے گیارہ بجے کا وقت مقرر کیا ہوا ہے ۔ اگر تقریروں کا سلسلہ اس طرح شروع رہا تو آمدات یعنی charged expenses اور cut motions کے لئے وقت نہیں رہے گا ۔

(قطع کلامیاں) (راؤ خورشید علی خان تقریر کے لئے کھڑے ہوئے)

وزیر ریلوے ۔ راؤ صاحب تو ہر مضمون پر کچھ نہ کچھ کہہ سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر— ابھی کتنی items پڑی ہیں اگر اسی طرح تقریریں ہوئیں تو پھر guillotine کرنا پڑے گا ۔

راؤ خورشید علی خاں— آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھے تقریر کا موقع دیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر— آپ تشریف رکھیں ۔

وزیر ریلوے— جناب والا ۔ بحث میں حصہ لینے کی مجھے اتنی خواہش نہ ہوتی البتہ قائد ایوان کے حکم پر جب وہ چاہتے ہیں کہ میں کچھ کہوں تو پھر مجھے کچھ نہ کچھ عرض کرنا پڑتا ہے ۔ اس کے ساتھ ہی بعض اوقات ایسے نکات بھی ہوتے ہیں جن کے متعلق میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے ان نکات کی وضاحت کر دوں ۔ پہلے ولیکا صاحب کا ایک پوائنٹ تھا ۔ پھر نوابزادہ افتخار احمد صاحب نے کچھ ارشاد فرمایا تھا ۔ خواجہ صفدر صاحب کی باتوں کے متعلق بھی کچھ عرض کرنا ہوتا ہے ۔ لیکن تعجب کی بات ہے کہ یہ حضرات تقریر کرنے کے بعد ایوان سے چلے جاتے ہیں ۔ اس لئے میں درخواست کروں گا کہ افتخار صاحب یہاں بیٹھے رہیں اور ہماری گذارشات سنیں ۔ ولیکا صاحب اب آ گئے ہیں انہوں نے اپنی تقریر میں خلفائے راشدین کا حوالہ دیا ہے اور ہمیں نصیحت کی ہے کہ اپنی تنخواہیں کم کر دیں ۔ بنگلوں میں نہ رہیں ۔ نیز تنخواہ کم کر کے غریبوں میں صرف کر دیں ۔جناب والا ۔ میں انکی توجہ انگریزی کے اس محاورہ کی طرف دلاتا ہوں ۔

Charity begins at home.

ولیکا صاحب کی اس بات پر مجھے ایک واقعہ یاد آ گیا ہے ۔ انکی حالت اس مولوی جیسی ہے جو ہر روز اپنی وعظ میں یہ کہا کرتے تھے کہ جو شخص اپنی دولت اس دنیا میں تقسیم کرے گا اس کو اسی دنیا میں دس گنا دولت ملے گی ۔ اسکی بیوی بھی یہ بات سنتی رہی ۔ آخر ایک دن جب اس سے نہ رہا گیا تو اس نے ساری جمع کی ہوئی دولت اور گھر کا سارا سرمایہ جو مولوی صاحب نے عمر بھر میں اکٹھا کیا تھا تمام کا تمام خرچ کر دیا ۔ اس نے پوچھا کہ یہ تم نے کیا کیا جواب

ملا ۔ کہ میں نے سارا سرمایہ ختم کر دیا ہے ۔ تاکہ مجھے دس گنا مل جائے ۔ کیونکہ آپ ہی روزانہ مسجد میں وعظ کرتے ہوئے یہ کہا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص ایک روپیہ دے گا تو اسے دس گنا دولت ملے گی ۔ مولوی صاحب نے کہا کہ وعظ دوسروں کے لئے ہے اپنے لئے نہیں ہے ۔ اب جناب والا ۔ . . . .

Mr. Najam-ud-Din Valika : Mr. Speaker, I should be given time for personal explanation.

Mr. Speaker : The member will be given a chance for personal explanation.

Minister of Railways : Sir, it is not directed against him.

It is only in order to prove that charity begins at home.

میجر سلطان احمد خان — پوائنٹ آف آرڈر معزز وزیر صاحب نے ریلوے بجٹ شاعری میں شائع کر دیا ہے اور آپ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم relevant نہیں ہیں ۔

Mr. Speaker : This is no point of order.

مسٹر نصر اللہ خان خٹک — کسی وزیر کو جو کہ اس ایوان کا ممبر نہ ہو ۔ دوسرے ممبران پر اتنی ترجیح نہیں دینی چاہئے ۔ کہ وہ ایک معزز ممبر کی ہتک کرے ۔ بے عزتی کرے ۔

Mr. Speaker : This is no point of order. Of course I will advise everybody that no aspersions should be cast on anybody.

Minister of Railways : I don't want to cast any aspersions. I only wanted to prove that charity begins at home.

جناب والا ۔ میں اب ان سے یہ عرض کروں گا کہ وہ اور میں دونوں ہی امام حسن اور امام حسین کے ماننے والے ہیں ۔ اور امام حسین کا یہ اصول تھا ۔ کہ اگر کسی کو نصیحت فرماتے تو پہلے اس پر خود عمل کرتے تھے ۔ اور اگر وہ دیکھتے کہ کوئی شخص وضو کر رہا ہے ۔ اور وہ غلط کر رہا ہے ۔ تو اسکو یہ نہ کہتے کہ تم وضو غلط کر رہے ہو ۔ بلکہ خود وضو کر کے اسے دکھاتے اور اسی نصیحت پر پہلے خود عمل کرتے اگر ولیکا صاحب کا مقصد نصیحت تھا ۔ تو وہ پہلے خود اس پر عمل کرتے ۔ یہ as persion نہیں ہے ۔ وہ دوسروں کو نصیحت کرنے سے پہلے اپنے مزدوروں کے لئے اپنی کوٹھی چھوٹی کریں

اپنے ذاتی اخراجات میں کمی کریں ۔ آج ایسے سرمایہ دارانہ نظام کی . . . . .

مسٹر نجم الدین ولیکا — مجھے اس طرح کی بات وہ کہتے ہیں جو ہاؤس کے ممبر نہیں ہیں اور کسی طریقہ سے پچھلے دروازے سے منسٹر ہو گئے ہیں ۔ میں ان کا صرف ایک بات میں جواب دیتا ہوں کہ میں وہ کارخانہ دار ہوں کہ جس کے کارخانے میں آج پندرہ سال ہوئے ہیں وہاں ایک بھی ہڑتال نہیں ہوئی ۔ اگر میرا روپیہ خراب ہوتا ۔ تو وہاں پر ہمیشہ ہڑتالیں ہوتیں ۔ (نعرہ ہائے تحسین) اسی سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ میرا اصول ہی یہی ہے ۔ کہ انسان کو خود کے لئے نہیں جینا ۔ بلکہ وہ اس طرح جئیے کہ دوسروں کو بھی جینے دے ۔ یہ ہے انسانیت ۔ آپ کی طرح نہیں کہ قومی خزانے سے تنخواہ کو لے لیتے ہیں ۔ لیکن عوام کا کام نہیں کرتے ۔ (قطع کلامیاں) ۔

وزیر ریلوے — میں ان کی اس بات کی تردید نہیں کر رہا ۔ بلکہ وہ میری بات کو نہیں سمجھے ۔ میں نہ ان کی تردید کر رہا ہوں ۔ اور نہ یہ کہہ رہا ہوں ۔ کہ وہ اپنے مزدوروں کے ساتھ ظلم کر رہے ہیں ۔ میں تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ اگر آپ سرمایہ دارانہ نظام کو ختم کرنا چاہتے ہیں ۔ اور جس طرف آپ نے اشارہ کیا ہے ۔ اور دوسروں کو نصیحت کی ہے ۔ تو یہ جو بیس ہزار کریں ہیں اور ان کے لئے قمیضیں نہیں ہیں ۔ آپ پہلے ان کو متوازن کریں ۔ اور خود اپنے ہاں سے یہ سلسلہ شروع کر دیں کہ ان کے رہن سہن کے طریقے زیادہ بہتر کرائیں کہ جس کی نصیحت ہمیں کی جا رہی ہے ۔ (قطع کلامیاں) اور خواجہ صاحب نے جو . . . . .

مسٹر سپیکر — خواجہ صاحب نے اس میں حصہ ہی نہیں لیا ۔ (قطع کلامیاں) ۔

وزیر ریلوے — Charged Expenditure کے متعلق تو میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا اس کا جواب نہیں ملا ۔ خواجہ صاحب برا نہیں مانتے ہیں ۔ انہوں نے فرمایا ہے ۔ اور چونکہ وزراء کی تنخواہوں کا ذکر ہے ۔ اس لئے عرض کرتا ہوں ۔

انہوں نے فرمایا ہے ۔ کہ وزراء کا کام دعوتیں کھانا ہے ۔ غالباً وہ غلطی سے پچھلے وزراء کے متعلق کہہ رہے تھے ۔ خواجہ صاحب کو معلوم ہے ۔ میں ان کے صدر خواجہ ناظم الدین صاحب کی توہین نہیں کرنا چاہتا ۔ وہ بھی کبھی وزیراعظم تھے ۔ اور غلام ارشد جھوٹی گواہی نہ دینگے ۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ میری سچی گواہی دینگے ۔ کہ ہندوستان کی ایک مشہور دعوت میں بھی ۶۴ قسم کے کھانے تھے ۔ ایک موقع پر بہاول پور میں انہیں دی گئی تھی ۔ تو جناب والا ۔ غالباً انکو اس دعوت کا خیال ہوا ہو گا ۔ اور وہ شائد اسی مغالطے میں اس موجودہ وزرات کا ذکر کر بیٹھے ہیں ۔ چنانچہ یہ بات کہی گئی ہے کہ وزراء دورے بہت کرتے ہیں ۔ خواجہ صاحب اور ان کی پارٹی میں شائید کچھ ذہنی اور روحانی ہم آہنگی نہیں ہے ۔

نوابزادہ افتخار نے کہا ہے کہ یہ وزراء عوام میں دلچسپی نہیں لیتے ۔ اور خواجہ صاحب نے شکائت کی ہے کہ وزراء دورے بہت کرتے ہیں ۔ اور عوام سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ان کو یہ گلہ ہے ۔ کہ . . . . .

خواجہ محمد صفدر — انہوں نے خواجہ ناظم الدین صاحب کے متعلق کچھ کہا ہے ۔ ہمیں بھی موقع دیا جائے ۔ کہ ہم بھی اسکا جواب دے سکیں ۔

وزیر ریلوے — جناب والا ۔ پہلے تو میں دوروں کے متعلق بتا دوں کہ جتنے یہ وزیر ہیں اتنے اس وزارت کے . . . . .

خواجہ محمد صفدر — جناب والا ۔ مجھے بھی موقع دیا جائے کہ میں بھی اس وزارت کی قلعی کھول دوں ۔ انہوں نے خواجہ ناظم‌الدین صاحب کے متعلق جو بات کی ہے قطعاً غلط ہے ۔ حالانکہ آجکل ہر روز اخبارات میں آتا ہے کہ یہ وزراء دعوتیں اڑاتے ہیں ۔

Mr. Speaker: He can make a personal explanation but I will not allow him like this.

وزیر ریلوے ۔ اس کے بعد جناب Now face the music, please والا ۔ جہاں تک ہمارے دوروں کا تعلق ہے ۔ اور عوام میں دلچسپی لینے کا تعلق ہے ۔ مجھے فخر سے کہنے کی جرائت ہوئی ہے ۔

کہ جہاں تک وزیروں کی جماعت کا تعلق ہے ۔ انہوں نے عوام کی ضروریات معلوم کرنے کیلئے اور عوام سے رابطہ قائم کرکے اس وزارت نے جتنے کام کئے ہیں وہ کسی اور وزارت نے نہیں کئے ۔

خواجہ محمد صفدر — اپنے اپنے ضلعوں میں ۔

وزیر ریلوے — جناب والا ۔ میرا ضلع لاڑکانہ نہیں ہے ۔ میرا ضلع سکھر نہیں ہے ۔ میرا ضلع پشاور نہیں ہے ۔ میرا ضلع راجہ نصراللہ کا ضلع نہیں ہے ۔ میرا ضلع لاہور ہے ۔ لیکن میں نے لاہور میں تقریریں کم کی ہیں (قطع کلامیاں) ۔

مسٹر نصراللہ خان خٹک — پوائنٹ آف آرڈر ۔ ہمارے وزیر مال گاڑی تو ریل میں سفر ہی نہیں کرتے ۔ وہ تو ہوائی جہاز میں سفر کرتے ہیں ۔ حالانکہ وہ وزیر مال گاڑی کے ہیں ۔

Rao Khurshid Ali Khan : On a point of order Sir.

Mr. Speaker : This is no point of order.

خان صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ ذرا راؤ صاحب کا بھی پوائنٹ آف آرڈر سن لیں ۔

راؤ خورشید علی خان — میں اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ وزیر عوام سے ملتے ہیں لیکن زبردستی فراہم کئے ہوئے عوام سے ۔

Mr. Speaker : This is no point of order.

وزیر ریلوے — میں راؤ صاحب سے ملتا ہوں ۔ اور جامع مسجد میں ملتا ہوں (قطع کلامیاں) جناب والا ۔ انہوں نے کہا ہے کہ جمہوریت کا وجود ہی نہیں ہے میں ان کی خدمت میں ایک جملہ کہتا ہوں ۔ کہ اس ایوان میں نوابزادہ افتخار ، علامہ ارشد اور حمزہ کا وجود جمہوریت کے وجود کی سب سے بڑی دلیل ہے ۔

ایک ممبر — سارے صوبے میں دفعہ ۱۴۴ لگی ہوئی ہے یہی جمہوریت ہے (قطع کلامیاں) ۔

وزیر ریلوے — جس قسم کی تقریریں اس ایوان کے اندر اور اس ایوان سے باہر اس دور میں ہو رہی ہیں ۔ یہی جمہوریت کے وجود کی سب سے بڑی دلیل ہے ۔ اور اس سے پہلے ایک کارٹون کھینچنے پر

ایک اخبار کے ایڈیٹر کو جیل میں ڈال دیا جاتا تھا ۔(قطع کلامیاں) ۔

(آپ گھبراتے کیوں ہیں ۔ حملہ کرکے پھر گھبرا جاتے ہیں ۔ تین تین کیوں ایک ساتھ اٹھتے ہیں ۔ یہاں تو کبھی بھی چار چار آدمی جواب دینے کے لئے نہیں اٹھتے ۔ یہاں تو ایک ہی مقابلے میں اٹھا ہے ۔) اس حکومت کے دور میں ایسا نہیں ہے کہ ایک کارٹون کھینچنے پر کسی کو جیل بھیج دیا گیا ہو ۔ یہاں تو آپ ملک کے گوشے گوشے میں مخالفت کرتے ہیں اور اگر جس کی طرف آپ اشارہ کرنا چاہتے ہیں تو اگر اس حکومت نے کسی کے خلاف کوئی قدم اٹھایا بھی ۔ تو وہ کسی قانون کے ماتحت اٹھایا ہے ۔ عام عدالت اور عام قانون کے تحت قدم اٹھایا ہے جس میں اپیل کا بھی حق ہے ۔

خواجہ محمد صفدر — ایف ۔ سی ۔ آر کے ماتحت ۔

وزیر ریلوے — جس نے عدالتوں کو ثالث بنایا ۔ کہ یہ دیکھئے یہ تقریریں صحیح ہیں ۔ یا ہمارا موقف صحیح ہے ۔ پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت کارٹون پر کسی کو بند نہیں کیا ۔ کسی اخبار کا ڈیکلریشن بند نہیں کیا ۔

خواجہ محمد صفدر — قاضی اسلم کو Yankee arranges a feast. کا کارٹون بنانے پر کس نے گرفتار کیا ہے ؟

وزیر ریلوے — جناب والا ۔ آپ کی وساطت سے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خواجہ صفدر اور حمزہ کی تقریریں بھی دیکھیں اور غیر ملکی یعنی امریکہ وغیرہ کے ایوانوں میں کی گئی تقریروں کو بھی دیکھیں۔ آپ کو حیرت ہو گی کہ اس ملک میں صدر سے لے کر ایک معمولی آدمی تک کو آپ سیکنڈل کر سکتے ہیں ۔ نہ صرف یہ کہ تنقید کر سکتے ہیں آپ کو اسی ملک میں جرات ہے کہ صدر کے طرف کردہ ایک ملٹری کے آدمی کو جو کہ جائز طور پر ایک فرم سے معاہدہ کرتا ہے ۔ تو آپ اس کو بھی نہیں بخشتے کہ اس ملک میں جمہوریت کے وجود کا ثبوت ہے کہ برطرف کئے ہوئے ملٹری کے آدمی کو باوجود اس کے کہ آپ جانتے ہیں کہ دوسری کمپنی کو ٹھیکہ دے کر اس کو ختم کیا گیا ۔

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : Mr. Speaker, sir, is the Minister relevant?

Mr. Speaker : Mr. Abdul Wahid Khan don't try to bring in the President. I cannot allow that. It is my ruling. If the Minister is allowed to mention the President, then the other side will also have to be allowed and unnecessarily there will be a controversy.

Minister of Railways : Sir, I am only trying to impress upon them, through you, one thing (interruptions).

Mr. Speaker : I have told him that the President should not be brought in. I have already disallowed him.

ماسٹر خان گل— جناب سپیکر ۔ جناب والا ۔ یہ پہلا شخص ہے جو ادھر سے بولا ہے اور جس نے اس بات کا ذکر کیا ہے ۔ اور ادھر سے مختلف آدمی بولے ۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اگر ادھر سے کوئی بولتا ہے تو ادھر سے تین تین آدمی چیخنے لگتے ہیں ۔

Minister of Railways : Through you, sir, I was trying to impress upon the Members of the Opposition that the record of their speeches is there both inside the House as well as outside the House and that is a convincing and conclusive proof of the existance of democracy in this country.

خواجہ محمد صفدر— آپ میں ڈیموکریسی کی سپرٹ ہی نہیں ہے ۔

Minister of Railways : Your colleague has just now mentioned in his speech that there should be no Ministers. I was only impressing upon them and in that context I made a reference that even the President was not spared by them.

Mr. Speaker : I have already told them that the President should not be brought under discussion.

وزیر ریلوے— جناب والا ۔ انکی بے صبری اور بے ضبطی کی تو انتہا نہیں لیکن سعدی صاحب نے جو تقریر کی تھی وہ نہایت ٹھنڈی تقریر کی تھی اور ٹھنڈی تقریر کرنے والے سے میں ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے لئے کہوں گا کہ اگر ان کی تجویز مان لی جائے ۔ جیسا کہ انہوں نے کہا کہ ہائی کورٹ ختم کر دو اور ہائی کورٹ کے ججونکی تنخواہیں ختم کر دو تو یہ کیسی بات ہو گی ۔ رازق صاحب نے تو صحیح فرمایا کہ justice delayed is justice denied در اصل رازق صاحب کی اس تجویز کا مطلب یہ تھا کہ یہ رقم کم ہے اور بڑھائی جائے اسلئے کہ ججوں کی تعداد کم ہے جبتک ججوں کی تعداد نہ بڑھائی جائے گی دیر ہو گی فیصلوں میں ۔ جہاں تک آپ کی تجویز کا تعلق ہے ۔ انہوں نے تو ہائی کورٹ اور ججوں ہی کو صاف کر دیا انہوں نے کہہ دیا کہ اسمبلی کے ممبر نہ

ہوں وزیر ہوں میں تو nominated وزیر ہوں آپ تو elected ممبر ہیں اگر اسمبلی نہ ہو گی تو آپ کی تنخواہ بھی نہیں ہو گی - دوسرے صاحب نے کہا کہ سیکرٹری کام کر لیں گے منسٹر ہٹا دو یعنی اس کا یہ مطلب ہے کہ جو کچھ جمہوری بحث ڈیماکریسی ہے وہ بھی ختم ہو جائے (قطع کلامیاں) -

Allama Rehmatullah Arshad : On a point of personal explanation, Sir.

ابھی وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ایک وہ وقت تھا کہ کارٹون بنانے پر لوگوں کو گرفتار کیا جاتا تھا - کبھی یہ ان کے ساتھ تھے اور آج یہ ان سے الگ ہیں اس وقت ان سے فائدہ اٹھایا . . . . . .

Mr. Speaker : How does it relate to the member. He has not been mentioned. He should please have his seat.

Mr. Najm-ud-Din Valika : On a point of order.

I will not be speaking in Urdu this time because I would not be able to explain my point, therefore I will speak in English.

Sir, whatever I said was not meant for a particular individual. I was just taking it as my duty and being a Member of this House I have got every right to put the views of the people whom I represent here. Accordingly, I suggested that in a poor country like West Pakistan where people do not have one square meal per day if the Ministers come forward.....

Mr. Speaker : This is not a point of order but a personal explanation.

A Member : But it has got no relevancy to the discussion,

Mr. Speaker : Mr. Valika has been specifically mentioned by Mr. Waheed Khan in his speech. He has the right to give a personal explanation.

Mr. Najm-ud-Din Valika : If a Member makes certain suggestions, not allegations, it is their duty to consider them. I made certain suggestions and it was expected of them that they should have considered them and if they were found constructive and workable then they should have accepted them. They should not come forward and raise allegations against the Member.

Minister of Railways : I did not make any allegations against the member.

Mr. Najm-ud-Din Valika : If I disclose that incidents of lunch what would you think of it....

Minister of Railways : I say I have made no allegations.

Mr. Najm ud-Din Valika : You said that people like Valika don't practice what they preach in the House.

ملک میں بہت سے غریب لوگ ہیں - میں آپ سے کہتا ہوں کہ ہم نے preaching ضرور کیا ہے - لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ اگر ملک میں ہمارے جیسے مالدار ہو جائیں تو کلاس distinction نہیں ہو سکتی -

Mr. Speaker : Now, we start discussion on demands for grants.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, ...

Minister of Law and Agriculture : Mr. Safdar, sit down.

Khawaja Muhammad Safdar : Who are you to interrupt me? I am not used to such things. You sit down. I am the Leader of the Opposition and I am here to defend my partymen here.

امیر حبیب اللہ خاں سعدی - کمال ہے کہ انہیں نے میرے متعلق کہا کہ میں نے ہائی کورٹ کی عدالت -

وزیر ریلوے - آپنے ایک لفظ نہیں کہا -

امیر حبیب اللہ خاں سعدی - میں نے گورنر کے اخراجات اور منسٹروں پر اعتراض کیا ہے -

وزیر ریلوے - آپ نے ایک لفظ نہیں کہا -

Discussion of Demands for Grants for expenditure other than New Expenditure (General Budget)

DEMAND NO. 2

Mr. Speaker : Now we proceed with the discussion of demands for grants for expenditure other than new expenditure.

Now there is a cut motion by Haji Mir Muhammad Bakhsh Talpur. As the Member is not present, it lapses.

Next, Babu Muhammad Rafiq.

Babu Muhammad Rafiq (LORALAI-*cum*-ZHOB-*cum*-QUETTA) : Sir, I beg to move:

That the item of Rs, 39, 86, 370 on account of "7—Land Revenue—Total—C—Survey, Settlement and Record Operation—Other than New Expenditure" be reduced by Re. one.

Minister of Revenue : Opposed.

بابو محمد رفیق - جناب عالی - بوری ضلع لورالائی کوئٹہ ڈویژن کی ایک تحصیل ہے - تقریباً تین چار سال سے ضلع لورالائی میں سیٹلمنٹ کا کام شروع ہوا - اس میں دکی تحصیل کا کام ختم ہو چکا ہے بار بار کان میں کام شروع ہے - سب سے پہلے چاہئیے تو یہ تھا کہ لورالائی کے ہیڈ کوارٹر بوری تحصیل کا سیٹلمنٹ کیا جاتا لیکن ہوا اس کے برعکس - اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک سردار صاحبان کی جاگیر چونکہ متاثر ہونی تھی اس سیٹلمنٹ اور سروے کی وجہ سے اس لئے سیٹلمنٹ کو shift کر دیا گیا تاکہ وہ دکی اور بارکان کی طرف چلی جائے - بلوچستان کے اس خطہ میں جہاں تک کہ land revenue کا تعلق ہے اس میں دو قسم کی تشخیص ہوتی ہیں - ایک تو یہ ہے کہ فصل کی کٹائی کے بعد تحصیلدار یا اور متعلقہ افسران زمینداروں سے حصہ لیتے ہیں اور حکم تو یہ ہے کہ حصہ ½ لیا جائے لیکن اگر کبھی

تحصیلدار یا صوبے کے افسران یا دوسرے متعلقہ افسران کا مزاج یا کسی بد قسمتی سے بیگم صاحبہ سے گھر لڑائی ہوجائے تو وہ بیچارے زمینداروں کو ½، ⅓، ¼ کی تشخیص کر دیتے ہیں ۔ اس تحریک کی رو سے میں وزیر صاحب متعلقہ سے درخواست کروں گا کہ اگر آپ پچھلے چند سالوں کا ریکارڈ دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ موسیٰ خیل تحصیل جو ہے وہ ہمیشہ Deficit area رہا ہے اس کے لوگ نقل مکانی کرکے میانوالی اور باقی اضلاع کی طرف چلے جاتے ہیں اور گندم کے متعلق ہماری صورت حال یہ ہے کہ ہم Subsidized rate موسیٰ خیل سے یہ گندم مہیا کرتے ہیں ۔ پچھلے چند سالوں کے مقابلہ میں سن ۱۹۶۲-۶۳ء میں جو مالیہ وہاں لگایا تھا چھ سو فیصد زیادہ ہے ۔ جو ہمارا بیس تیس سال کا ریکارڈ ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں تشخیص صحیح طریقہ سے نہیں کی جاتی ۔ تو اس تحریک تخفیف کے ذریعہ میں ریونیو بورڈ سے التماس کرنا چاہتا ہوں کہ کم از کم بوری تحصیل ۔ موسیٰ خیل تحصیل اور دیگر علاقوں میں جہاں سیٹلمنٹ نہیں کی گئی سیٹلمنٹ جلد از جلد کرانے کی کوشش کی جائے تاکہ عوام جس چکی میں پس رہے ہیں اور وہ آدمی جو ناجائز ظلم و ستم اور ناجائز کاروائیاں کرتے ہیں ان سے وہ غریب بچ سکیں ۔ میں وزیر صاحب سے ایک اور بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کے زمیندار پچھلے تین چار سال بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے اتنے معذور ہوگئے ہیں کہ وہ تقاوی نہیں ادا کرسکتے ۔ اس چیز کو suspend کردیا جائے ۔ جب وہ بیچارے تین سالوں سے فصلیں نہیں اٹھا سکے تو وہ تقاوی کیسے ادا کر سکیں گے ۔ بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے وہ نادار ہیں ۔ کم از کم ان پر ٹیکس جو پڑ رہا ہے اس کو چھوڑ دیں ان معروضات کیساتھ میں وزیر متعلقہ سے عرض کرونگا کہ وہ زیادہ سے زیادہ سٹاف مہیا کردیں تاکہ جلد از جلد سیٹلمنٹ کا کام اور علاقوں کا سروے کیا جا سکے ۔

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the item of Rs. 39, 86, 370 on account of "7—Land Revenue—Total—C—Survey, Settlement and Record Operations—Other than New Expenditure" be reduced by Re. one.

(*The motion was lost*).

Allama Rahmatullah Arshad : Sir, There is no quourm.

Mr. Speaker : The House stands adjourned for fifteen minutes.

(The assembly then adjourned for fifteen minutes).

The Assembly met at 12·20 p. m. Mr. Speaker in the Chair.

DEMAMD NO. 3

Mr. Speaker : Now Babu Muhammad Rafiq may please move his cut motion to Demand No 3.

Babu Muhammad Rafiq (LORALAI-*cum*-ZHOB-*cum*-QUETTA) : Sir, I beg to move—

That the item of Rs. 2,53, 910 on account of "8—Provincial Excise—Total D—Distilleries Other than New Expenditure" be reduced by Re- one.

جناب والا - میری گردن شرم سے جھک جاتی ہے - جب میں کہتا ہوں کہ یہ ایک اسلامی ملک ہے - اگر آپ ان بڑے بڑے ہوٹلوں میں جا کر دیکھیں تو وہاں جو حالت شراب نوشی اور ننگے ناچوں کی ہے - تو آپ یہی سمجھیں گے کہ یہ ملک بڑا ہی advanced ہے - پچھلے ایک سال سے ہم بلوچستان کے نمائیندے چلا رہے ہیں کہ خدارا وہاں پر Prohibitaion Act لگا دیجئے - اور شراب نوشی بند کر دیجئے - لیکن ہمیں کہا جاتا ہے کہ سیلیکٹ کمیٹی کے پاس یہ رپورٹ گئی ہے جونہی وہاں سے آئیگی سارے مغربی پاکستان میں بشمول بلوچستان کے یہ پابندی عائید کردی جائیگی - میں نہیں سمجھ سکتا کہ ایک سال کا عرصہ تو گزر چکا ہے - اگر یہ سیلیکٹ کمیٹی اس قابل نہیں ہے کہ اپنے اجلاس منعقد کر کے اس بات کا فیصلہ کر سکے تو میں حکومت سے استدعا کرونگا کہ اسے توڑ کر دوسری سیلیکٹ کمیٹی بنائیں کہ وہ جلد از جلد اس کے بارے میں حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کرے - میں نہیں سمجھ سکتا کہ بلوچستان میں شراب پر بندش کرنے میں کیا اعتراض ہے - حالانکہ وہاں اس سے صرف دو سوا دو لاکھ روپے کے قریب آمدنی ہے - ہم انہیں کہتے ہیں کہ بابا خدا کے لئے شراب نوشی کو وہاں بند کرا دو اور اس دو سوا دو لاکھ روپے کی کمی کو پورا کرنے کے لئے بجٹ میں ہمارے کسی اور مد سے یہ روپیہ کاٹ کر پورا کر لو - اور شراب نوشی بلوچستان میں جلد از جلد بند کردیں - کیونکہ یہ ہمارے معاشرے پر بہت خراب اثر ڈال رہی ہے میں حکومت کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے علاقے میں اور خاص طور پر سارے مغربی پاکستان میں اسے جتنی جلدی بند کر سکیں کریں - تاکہ یہ ملک اسلامی ملک کہلانے کا حق دار ہوسکے - میں ان معروضات کے ساتھ اس کٹ موشن کو مزید پریس نہیں کرتا - اور اسے واپس لینا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: Has the member leave of the House to withdraw his motion?

The motion was by leave withdrawn

Cut motions No 4, 5, 6 and 7 were not moved by the movers.

DEMAND NO. 12

Mr. Speaker: Allama Arshed may move his cut motion to Demand No. 12.

Allama Rahmat Ullah Arshed (BAHWALPUR II): Sir, I beg to move,

That the total of Rs. 5, 43, 64, 35 on account of "5—General Administration total Other Expenditure (i) Recurring—Other than New Expenditure" be reduced by Rs.54,30,000

جناب صدر—میں نے میزانیہ کی عام بحث میں اپنی گذارشات کو صوبے کے عام نظم‌ونسق تک محدود رکھا تھا - اس لئے اب میرا فرض ہے کہ میں عام نظم‌ونسق کے وہ شعبے جن کا تعلق میرے حلقہ نیابت سے ہے - ان کے متعلق بھی اپنی گذارشات پیش کروں - اس لئے مجھے اجازت دیجئے کہ دولت مغربی پاکستان کے قیام کے بعد بہاولپور کے ساتھ ملازمتوں کے معاملے میں ، تجارت کے معاملے میں ، اقتصادیات کے معاملے میں تعمیر و ترقی کے معاملے میں جو شدید ناانصافیاں روا رکھی گئی ہیں ان کے متعلق اپنی گذارشات پیش کروں - میں جناب وزیر خزانہ کا اس اعتبار سے مشکور ہوں کہ انہوں نے کل اپنی تقریر میں بڑی وضاحت کے ساتھ اور بڑی فراخت کے ساتھ یہ تسلیم فرمایا کہ وحدت مغربی پاکستان میں ضم ہونے والے علاقے - چھوٹے یونٹ - سارے ہی اس آٹھ نو برس کے عرصہ میں فائدے میں رہے - اور کسی یونٹ میں ہزار گنا صرف ہوا - کسی پر اسکی آمدنی سے تین سو گنا زیادہ صرف ہوا - کسی پر پانچ سو گنا سے زیادہ صرف ہوا - لیکن بد نصیب اور بد قسمت خطہ بہاولپور ہی کا تھا جسے چھوٹا یونٹ ہونے کے باوجود مغربی پاکستان کی نعمتوں میں سے کچھ میسر نہ ہوا - سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ آخر یہ سلوک اب تک بہاولپور کے ساتھ کیوں روا رکھا گیا - اس اعتراف کرنے سے کہ بہاولپور کے ساتھ ناانصافیاں ہوئی ہیں - حقیقت پسندانہ روش تو اسے کہا جاسکتا ہے - لیکن کیا یہ اعتراف ان نقصانات کی یا ان ناانصافیوں کی تلافی کر سکتا ہے ، صاحب صدر یہ مجھے کہنے کی اجازت دیجئے - کہ اس اعتراف سے ان ناانصافیوں کی تلافی نہیں ہو سکتی - سوال یہ ہے - کہ کیا مغربی پاکستان میں ضم ہونے والے عناصر میں بہاولپور ایک چھوٹا یونٹ نہیں تھا - کیا اس کا حق نہیں تھا کہ اس کے ساتھ اس التفات کا سلوک کیا جاتا جو التفات اور مہربانی دوسرے علاقے کے ساتھ تعمیر و ترقی اور دیگر ہمچو قسم کی چیزوں میں کی گئی ہے - مثلاً جو اعداد و شمار مجھے بتائے گئے ہیں مجھے ان سے کوئی کد نہیں ہے - میں یک بات واضح طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے نظریہ کے

مطابق ملک میں تقدیس ہے - میں اس کے تقدس کا قائل ہوں اس کا ہر چپہ مقدس ہے - لیکن میں ون یونٹ کو خانہ کعبہ سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہوں- میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ انتظامی ڈھانچہ چلے اور کامیابی کے ساتھ چلے لیکن اگر ناانصافیوں کی یہی حالت رہی - کہ اب صورت حال یہ ہے کہ اس طرف بیٹھنے والے حضرات جو چھوٹے یونٹوں سے تعلق رکھتے ہیں - تو ان میں سے جو صاحب بھی اٹھا خواہ وہ میرے رفقائے کار میں سے تھا یا حزب مخالف سے تعلق رکھتا تھا یا حزب اقتدار سے تعلق رکھتا تھا اس شخص نے بھی شکایت کی ہے - انہوں نے بھی اعتراض کئے ہیں جن پر کہ التفات کی بارش فرمائی گئی ہے - جن پر کہ ہزار گنا سے بھی زیادہ صرف کیا گیا ہے - وہ بھی مطمئن نہیں ہیں - لیکن اس بد نصیب خطے کو جسکو بھاولپور کہتے ہیں اس ۸ - ۹ برسوں میں کچھ نہیں ملا - اس وقت صورت حال یہ ہے کہ بھاولپور سروسز کا کوئی بھی آدمی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا ڈپٹی کمشنر نہیں ہے - پورے مغربی پاکستان کے کسی ڈسٹرکٹ کا کوئی آدمی کمشنر نہیں ہے - پشاور، کراچی، لاہور کے ہائی کورٹ کی بنچ کے اندر کسی جگہ پر کوئی آدمی بھاولپور کا جج نہیں ہے - جہاں تک تجارتی معاملات کا تعلق ہے سارے مغربی پاکستان میں کراچی کو ۸۷ فیصدی پرمٹ جاری ہوتے ہیں اور باقی ۲۲ فیصدی میں پورے مغربی پاکستان کو پرمٹ دئے جاتے ہیں انمیں سے آج تک بھاولپور کے کسی تاجر کو خواہ وہ اس حکومت میں ہو خواہ وہ ان کا نام لیوا ہو، یا نہ ہو ان کا ہمدرد ہو یا نہ ہو آج تک بھاولپور کے کسی آدمی کو امپورٹ لائسینس نہیں ملا - میں جناب - اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے امیر بھاولپور کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنکی حکومت سے ہم ہمیشہ حقوق کے لئے جنگ کرتے رہے لیکن جہاں تک مغربی پاکستان کی وحدت کا تعلق ہے اس شخص نے بے نظیر قربانی دی کہ دو منٹ کا تامل کئے بغیر اس حکومت سے بیدخل ہوگئے اور ۳۰۰ سو سالہ حکومت سے سکبدوش ہوگئے - ایسی بڑی قربانی کے بعد ہم یہ سمجھے تھے کہ ہمارا سب سے زیادہ حق ہے اور حق تھا اور ہم چھوٹے بھائی تھے اور یہ ہمارے بڑے بھائی تھے - پچھلے سال بھی میں نے ان سے انصافیوں کا ذکر کیا تھا - اس وقت بھاولپور کو ترقیات کے سلسلے میں جو حصہ ملا ہے پورے صوبے کی آمدنی کا ۱/۸۸ حصہ ہے جہاں تک واپڈا کا تعلق ہے پورے مغربی پاکستان میں ۱۷ کروڑ ۷۶ لاکھ روپے صرف ہونگے - بھاولپور بیچارے کے حصے میں صرف ۱۸ لاکھ آیا ہے -

جہاں تک ہمارے محترم ومکرم ملک قادر بخش صاحب وزیر زراعت کا تعلق ہے انہوں نے ۲۲ کروڑ ۲۱ لاکھ روپیہ پورے مغربی پاکستان کے لئے رکھا ہے اور اس میں سے ۸۶ لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ بھاولپور کے لئے رکھا گیا ہے ۔ جہاں تک انڈسٹریز کا تعلق ہے بھاولپور اس میں صفر ہے حلقہ مواصلات مغربی پاکستان کے لئے ۳۹ کروڑ ۲۷ لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے بھاولپور کا اس میں صفر ہے ۔ تعلم مغربی پاکستان کے لئے ۳۷ کروڑ ۴۷ لاکھ روپیہ ہے اس میں بھاولپور کا ذکر ہی نہیں ہے جہاں تک سندھی، پنجابی، پشتو ادبی بورڈ کو امداد دی گئی ہے بھاولپور اردو اکیڈمی ، جامعہ عباسیہ ، طبیہ کالج بھاولپور اور سنٹرل لائبریری کے لئے کوئی رقم مخصوص نہیں کی گئی ہے ۔ صنعت میں صوبہ مغربی پاکستان کے لئے جناب ۱۲ کروڑ ۱۶ لاکھ روپیہ منظور ہوئے ہیں بھاولپور کو اس میں ۳۱ لاکھ ۳۵ ہزار روپیہ ملتے ہیں یعنی ۲۶ء۰ فیصد ۔ خانہ سازی و آبادکاری کے لئے ۱۴ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں بھاولپور اس میں صفر ہے ۔ معاشرتی بہبود پر ۱ کروڑ ۲۴ لاکھ روپیہ منظور ہوا ہے بھاولپور اس میں صفر ہے ۔ ان احوال میں سب سے بڑی سنگدلانا بات یہ ہے کہ integration کے وقت ۶-۷ کروڑ روپیہ بھاولپور کے پاس پڑا ہوا تھا وہ بھی لے لیا گیا اور اس کا کوئی حصہ بھاولپور کی ترقی پر صرف نہیں ہوا ۔

میں پھر ایک بار اس حقیقت کا اعادہ کرتا ہوں کہ اگر وحدت مغربی پاکستان کا استحکام ملت کے استحکام سے وابستہ ہے تو خدا کی قسم ایسے ۱۰ ہزار بھاولپور نثار ہیں لیکن جیسا سنگدلانا ثبوت دیا جا رہا ہے اور وزارت اور یہ حکومت اس بات کا تہیہ کر چکی ہے اور اس کے عزائم میں ہے کہ وحدت مغربی پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کردے کیونکہ ملک اس ایوان اور اس ہاوس کا نام نہیں ہے ۔ اس قسم کی بے انصافیوں سے مختلف تحریکیں پیدا ہونگی آپ چاہے دفعہ ۱۴۴ لگائیں یا کالے قانون نافذ کریں سارے ملک کے اندر ایف۔سی۔آر نافذ کر دیا جائے لیکن جن لوگوں کے مسائل ہیں وہ ہر طریقے سے اسکا اظہار کر کے رہیں گے ذہنوں میں اضطراب باقی رہے گا اور یہ اضطراب ملی ایجیٹیشن کی صورت اختیار کریگا۔ لیکن مجھے اس سے کوئی خطرہ نہیں ہے ۔ خطرہ ہے تو یہ کہ اس ایجیٹیشن کے ساتھ اس ملک کے وقار اور اس ملک کے امن کو بھی نقصان پہنچے گا ۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام علاقوں کا منصفانہ انتظام کیا جائے ۔ منصفانہ طرز عمل روا رکھا جائے ملکی نظم و نسق کے اندر جو خامیاں ہیں ان کو دور کیا جائے اور امن عامہ کو

اچھے خطوط پر استوار کیا جائے ۔ سب سے بڑی بات یہ ہے جیسا میرے دوست نوابزادہ افتخار صاحب نے کہا کہ ان وزراء صاحبان کا عوام سے براہراست تعلق ہونا چاہئے ۔ مجھے شکایت ہے خان پیر محمد صاحب سے اب وہ حج بھی کر آئے ہیں لیکن وہ بھاولپور تشریف نہیں لے گئے ۔ بھاولپور مغربی پاکستان کا ایک حصہ ہے ایک سال میں کبھی ان کو فرصت نہیں ملی کہ وہ قدم رنجہ فرماتے ۔ ملک قادر بخش صاحب نے تو چونکہ انکا گھر قریب ہے حق ہمسایہ ادا کیا اور وہ وہاں تشریف لے گئے لیکن خان پیر محمد صاحب جنکے پاس محکمہ مال ہے انکو کبھی توفیق نصیب نہ ہوئی کہ وہ وہاں تشریف لے جاتے وہ جب دورہ کرتے ہیں ایبٹ آباد ۔ ہزارہ ۔ پشاور کا تو اس طرح کیا ملک کا استحکام ہوگا ؟

میں جناب آپ کے توسط سے ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک سال جو ہمارے ساتھ ناانصافیاں ہوتی رہی ہیں اور اگر آپ نے چھ مہینے کے اندر ازالہ نہ کیا تو ایسی ون یونٹ تحریک بھاولپور میں پیدا کی جائے گی کہ آپ کے ہوش درست ہوجائیں گے ۔ یہ نا انصافیاں مسلسل برداشت نہیں کی جاسکتیں ۔ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان بیروزگار پھرتے ہیں انکو روٹی تک میسر نہیں ۔آٹھ سال کے اندر ایک چپڑاسی بھاولپور کے area میں recruit نہیں ہوا ۔ ان معروضات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The motion moved is:

That the total of Rs. 5 4 3 61, 350 on account of "25—General Administration—Total other Expenditure (i) Recurring other than New Expenditure be reduced by Rs. 5,43,000000.

رائے خورشید علی خاں (منٹگمری-۳) جناب والا—میرا خیال ہےکہ شروع ہی سے اس خیال کو تقویت ملتی ہے کہ Beneficient Departments کی نسبت جنرل administration اور اس کے نظم و نسق اور پولیس پر زیادہ خرچ کیا جا رہا ہے ۔ تو اس خیال کو تقویت ملتی ہے کہ ہمارے صوبے کو پولیس سٹیٹ میں تبدیل کردیا گیا ہے ۔ عوام کے مسائل کا حل نہیں کیا جارہا اور دن بدن پیچیدگیاں پیدا ہوتی جارہی ہیں ۔ لوگ بے حد پریشان ہیں اور مصیبت میں مبتلا ہیں ۔ ایسا نہ ہو کہ تنگ آمد بجنگ آمد والا قصہ ہو جائے ۔ وہ مجبور ہیں اور یہ ایڈمینسٹریشن کو top heavy بناتے جارہے ہیں اور جو کروڑہا روپیہ Beneficient Departments پر صرف ہونا چاہئے تھا وہ کہیں اور خرچ کردیتے ہیں ۔ اس سلسلہ میں جناب والا۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب ایڈمینسٹریشن کو اتنا top heavy بنایا جائے تو ظاہر بات ہے کہ لوگوں کی اصل ضروریات ہیں ان پر کم از کم خرچ ہوگا ۔ اس سلسلے میں جناب والا ۔ میں آپ

کی وساطت سے اپنے دوستوں کی خدمت میں ایک حدیث پیش کرنی چاہتا ہوں ۔

قَالَ الْفَقْرُ اَنْ یَکُوْنَ کُفْرًا

یعنی فقر جو ہے افلاس اور بیروزگاری جو ہے اور لوگوں کا روٹی سے محتاج ہو جانا جو ہے صورت حال اس کے متعلق ہے یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب یہ صورت حال پیدا ہو جائے تو قریباً قریباً یہ کفر کی حد تک پہنچ جاتا ہے ۔ جس ملک کو اسلام کے نام پر سے حاصل کیا گیا وہاں اس قسم کے حالات پیدا کئے جارہے ہیں کہ لوگ کافرانہ زندگی کے نزدیک پر سے نزدیک تر ہو رہے ہیں۔ انسانی قدروں کا خیال نہیں کیا جا رہا ہے۔ اور ان سے اعتماد اٹھتا جارہا ہے۔ یہ انتہائی تشویش ناک اور خطرناک صورت حال ہے۔ اس سلسلے میں جناب والا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری جو قیادت ہے اسکو اس معاملہ میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لینی چاہئے اور اسکو چاہیے کہ لوگوں کے مسائل کو حل کرنے میں اپنی توجہ دے اور اس قسم کا رویہ اختیار کرے کہ لوگوں کو ان کے قدرتی وسائل اور ذرائع سے محروم نہ کیا جائے ۔ تقسیم پیداوار میں ان سے ناانصافی سے کام نہ لیا جائے ۔ تو ایسی صورت حال پیدا ہورہی ہے ۔ اس کے علاوہ عوام کی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ جب تک ہمارے ملک و قوم کے سامنے کوئی نصب العین اور مقصد نہ رکھیں تو ظاہر بات ہے کہ وہ قوم بے مقصد ہوکر رہ جاتی ہے اور کسی جذبہ یا عمل سے بالکل محروم ہوجاتی ہے اور اس قسم کی قوم سے صحیح کام نہیں لے سکتے جو کہ دین و دنیا میں سرخ روئی اور عزت سے قوم کہلانے کے مستحق ہو۔ اور اس سلسلے میں جناب والا۔ آپ کی خدمت میں یہ بات عرض کرنی چاہتا ہوں کہ جب تک اس قوم کے سامنے ایک نصب العین اور مقصد تھا تو ہندو اور انگریز کی مخالفت کے باوجود اللہ کے فضل سے ہمیں یہ مقام حاصل ہوگیا کہ ہم ایک آزاد قوم کہلائے لیکن اب اس قوم کو بے مقصد بنا کر اس کو نظریہ حیات سے محروم کر دیا گیا ہے اور کوئی نصب العین اس قوم کے سامنے باقی نہیں رہا اسی لئے ہم ذلت اور رسوائی میں مبتلا ہوتے جارہے ہیں ۔ جناب والا ۔ اگر کسی قوم کے سامنے اعلیٰ مقصد ہو تو وہ خون پسینہ ایک کرکے اور جانفروشی اور جانثاری کرکے اور بڑی سے بڑی قربانی کرکے اپنے مقصد حیات کو حاصل کرنے کے

لئے تیار ہو سکتی ہے لیکن یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب قوم کے سامنے مقصد ہو لیکن لوگوں کو ان کی ضروریات نے الجھاؤ میں رکھ دیا ہے۔ زندگی کے اصل تخیل پر سے انکا اعتماد بالکل اٹھتا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ جناب والا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے مہربان دوست اس بات کا شکوہ کیا کرتے ہیں کہ ہم کیا کریں۔ کہ لوگ خراب ہیں۔ سارا معاشرہ بگڑا ہوا ہے۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ وہی عوام ہیں جنہوں نے پاکستان حاصل کیا تھا قائداعظم مرحوم جیسی قیادت ہمیں حاصل تھی اور انگریزوں اور ہندوؤں کی مخالفت کے باوجود اتنا بڑا کارنامہ ہم نے سرانجام دیا۔ آج ہماری قیادت غلط ہے۔ یہ اپنے مطلب میں پوری ہے۔ اپنے یار دوستوں کا کام کر رہی ہے اور اس ملک اور صوبے کی دولت کو بالکل اڑایا جا رہا ہے۔ غیراسلامی طریقے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ معاشرہ بگڑتا جا رہا ہے تو دراصل یہ قیادت غلط ہے۔ معاشرہ بگڑ رہا ہے اگر آج قائداعظم مرحوم کی طرح یہ قیادت ہوجائے تو یہ قوم شاندار نتائج پیدا کرسکتی ہے۔ اس کے علاوہ جناب والا۔ آپکی خدمت میں ایک بات یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ یہ جو وزراء صاحبان ہیں ان کو یہ توفیق نہیں ہے کہ براہ راست جا کر عوام سے ملیں۔ اگر ملتے ہیں تو اس قسم کا اور اس طریقہ کا انتظام پولیس افسران کرتے ہیں کہ ان کے لئے عوام فراہم کردیتے ہیں اور ان میں جا کر یہ اپنی باتیں کرتے ہیں اور اس شکل میں جا کر کرتے ہیں کہ ہوتا یہ ہے کہ سابق سیاستدانوں کو گالیاں دینے کے سوا اور کوئی پروگرام ملت کے سامنے نہیں رکھتے۔ ظاہر بات ہے کہ گالیاں دینے سے مسائل حل نہیں ہونگے۔ لوگوں کے مسائل حل کرنے سے مسائل حل ہونگے۔ ان کے سامنے کوئی مقاصد رکھنے سے حل ہونگے۔ اس کے علاوہ میں یہ بات عرض کرنی چاہتا ہوں کہ آپ نے دیکھا ہے کہ جس وقت یہ رقمیں گنواتے ہیں کہ ہم نے فلاں کام کے لئے کتنا روپیہ رکھا ہے تو وہ کروڑوں اور اربوں سے کم کی بات نہیں کرتے۔ جب ان سے کسی چیز کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ لو اتنے کروڑ۔ تو یہ کروڑوں اور اربوں کی رقمیں جاتی کہاں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انتظام صحیح نہیں ہے اور اس لئے مطلوبہ نتائج پیدا نہیں ہو رہے۔ ان حالات کو آخر سدھارنے کی کوشیش کرنی چاہئیے۔ ہمیں فیکٹریز اور ہوائی جہاز اور دوسرے اعلےٰ قسم کے منصوبے بنانے کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی کوشیش کرنی چاہیئے کہ ہم اس قسم کے افراد

آپنے معاشرہ میں پیدا کریں کہ جن کی دیانتداری پر اعتماد کیا جا سکے ۔ ہمیں اپنے میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق جیسی ہستیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے نہ کہ فیکٹریاں بنانے کی اور روحانی ذرائع سے ہم معاشرے کے اندر اس قسم کے افراد پیدا کرنے کی کوشیش کریں کہ ہم ان کے سپرد جو بھی امانت کرتے ہیں تو وہ پوری دیانتداری سے اس امانت سے عہدہ برآھون اور ہم روپے کو کسی غلط مصرف میں نہ لائیں ۔ اس قسم کے بااخلاق اور دیانتدار اور صحیح کردار کے لوگ پیدا کرنے کی ضرورت ہے ۔ تو جناب والا ۔ آپ کی وساطت سے اپنے دوستوں سے پوچھنا چاھتا ہوں کہ تم نے جو کروڑوں اربوں کا بجٹ بنایا ہے کیا تم نے ایسی مد بھی رکھی ہے کہ جس سے صحیح اخلاق اور کردار کو تقویت مل سکے اور لوگ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کے نقشے قدم پر چل سکیں ۔ کروڑوں اربوں روپوں کا بجٹ اس بگڑے ہوئے معاشرے کے لئے بناکر رکھ دیا ہے ۔ کروڑوں کا بجٹ بنایا گیا ۔ ہمارے معاشرے میں اخلاق اور کردار کی ضرورت ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اس چیز کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی دراصل یہ کام تو گورنمنٹ کا تھا ۔گورنمنٹ کوئی باھر سے نہیں آئی ہے بلکہ وہ ہمارے اپنے بھائی بندوں پر ھی مشتمل حکومت ہوگی لیکن مسلمان حکومت کا فرض ہے کہ برائیوں کو مٹاتی چلی جائے اور معاشرے کی اصلاح کرتی چلی جائے لیکن حکومت نے اس بارے میں اپنا فرض نہیں پہچانا (قطع کلامی) ۔

مسٹر سپیکر—راؤ صاحب آپ اپنا جملہ پورا کر لیجئے ۔

راؤ خورشید علیخاں—جناب والا—مجھے ابھی کچھ اور وقت دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر—راؤ صاحب ضرورت سے زیادہ موقعہ آپ کو دیا جاتا ہے اور پھر بھی آپ کا گلہ باقی ہے ۔

راؤ خورشید علیخاں تو جناب والا ۔ اس بات کی سب سے بڑی ضرورت تھی کہ اس قسم کے افراد پیدا کئے جاتے اور حکومت یہ فریضہ ادا کرتی لیکن اس کا سب سے بڑا فریضہ جو ہے وہ اس سے روگردانی اختیار کرتا ہے اس کے مقابلہ میں جو جماعتیں اس ملک میں فریضہ سر انجام دے رہی ہیں ان کو کام کرنےنہیں دیتے ۔ میرے فاضل دوست

عبدالوحید خان صاحب نے فرمایا تھا کہ ہماری Region کے اندر اور باہر لوگ صدر صاحب اور گورنر کے متعلق باتیں کرتے ہیں (قطع کلامی) ۔

Mr. Speaker : Again the member has started talking about the Governor and the President.

راؤ خورشید علیخاں—میں نے صرف پریزیڈنٹ اور گورنر کا ریفرینس دیا ہے ۔ باتیں نہیں کررہا میں نے صرف reference دیا ہے ۔ میں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس کے اندر ہمیں privilege ہے جو ہم حق کی بات کہنا چاہتے ہیں وہ بلا روک ٹوک جناب والا—کی مہربانی سے کر سکتے ہیں لیکن ہاؤس سے باہر ایک گھٹن کا عالم ہے ایک قید خانے کا عالم ہے اور ان لوگوں نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ جو فریضہ ہمیں انجام دینا چاہئے تھا بھلائی کو فروغ دینے کا اور بدی کو مٹانے کا وہ جماعتی فریضہ وہ انجام دے رہے ہیں ان کے راستے میں جناب سپیکر اتنی روکاوٹیں پیدا کی جاتی ہیں کہ الامان۔ میں جناب والا—اپنا ایک ذاتی تجربہ بیان کرکے بیٹھ جاتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر—اپنا تجربہ چھوڑ دیں ۔ تجربوں میں بڑا وقت لگ جائیگا ۔ راؤ صاحب آپ کافی معمر آدمی ہیں ۔

راؤ خورشید علیخاں—جناب پھر مجھے جملہ پورا کر لینے دیجئے ۔

مسٹر سپیکر—آپ اپنا جملہ پورا کر لیں۔

راؤخورشید علیخاں—اس صوبہ کی شہری آزادی کا مسئلہ ہے اور یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے ۔ جناب ضلع منٹگمری میں جماعت اسلامی نے آٹھ دس مقامات پر اجتماع رکھے۔ وہاں کی انتظامیہ نے ہمارے لئے ان جلسوں کا کرنا اتنا مشکل بنا دیا کہ بعض مقامات پر دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کردیا ۔ بعض مقامات پر لاؤڈ سپیکر پر پابندی عائید کردی اور بعض مقامات پر اتنی شرمناک حرکات کیں کہ وہاں جعلی درخواستیں انہوں نے بنائیں ۔ جعلی درخواستوں پر پولیس سے رپوزٹیں لی گئیں ۔ ان پر دباؤ ڈالا گیا ۔ اس طرح جناب والا شہری آزادیوں کو کچلا جا رہا ہے ۔

Mr. Speaker: The member should please resume his seat.

راؤ خورشید علیخاں—جملہ پورا کر لوں جناب ۔

مسٹر سپیکر—تجربہ تو آپ نے بتا دیا اور جملہ بھی complete کر لیں ۔

راؤ خورشید علیخاں—اس صورت حال کے پیش نظر میں ان کو وارننگ دینا چاہتا ہوں کہ اس وقت انتہائی خطرناک صورت حال سے صوبہ دو چار ہے - انہوں نے شہری آزادیوں کو سلب کر رکھا ہے - اس وقت انقلاب آ رہا ہے اور ان کی وزارتیں خس وخاشاک کی طرح بہہ جائیں گی-

مسٹر سپیکر—اب آپ تشریف رکھیں - بار بار ایک بات کو دوہرا کیوں رہے ہیں -

سید حاذق علی شاہ (کوہاٹ ۱)— جناب سپیکر—بہت سی باتیں بجٹ پر جنرل ڈسکشن کے دوران میں نے کہی تھیں - ان کو اب اس ضمن میں کہنا مناسب سمجھتا ہوں - میرے خیال میں ایڈمنسٹریشن اس صوبہ میں ایسی نہیں ہے جس پر کوئی فخر کیا جائے - میں اسے mal-administration تو نہیں کہوں گا اس میں اس قدر خرابیاں ہیں کہ ان کو ایک ایک چن کر اگر بیان کیا جائے تو اس کے لئے اتنا وقت نہیں ہے - میں چند مثالیں ان کی آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں - سب سے پہلے آپ لاہور کے دفاتر کی طرف نظر کیجئے اور ان کی حالت ایسی ہے کہ عام لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ لاہور کے دفاتر میں اگر کوئی فائل کسی میز پر ہوتی تو وہ خود بخود اپنے مقررہ وقت پر دوسری میز پر نہیں پہنچ سکتی جب تک اس میں دلچسپی رکھنے والا شخص اس فائل کے پیچھے پیچھے نہ لگا رہے اور وہ ہر میز پر درجہ بدرجہ ایک قسم کی ''مٹھائی،، نہ بانٹتا پھرے - جیسا کہ وہ افسران اور ملازمین یہ سمجھتے ہیں کہ یہ رشوت نہیں ہے بلکہ وہ محنتانہ ہے اور اس قسم کا لفظ اس کے ساتھ شامل کر کے وہ کھلے بندوں ''مٹھائی،، ہضم کر رہے ہیں - اس لئے میں درخواست کرونگا کہ خاص کر ہم چھوٹے صوبے والوں کو خدا کے لئے لاہور کے دفتروں کے چکروں سے بچائیے ہمارے افسروں کو اعلیٰ اختیارات دیجئے خواہ وہ لیفٹیننٹ گورنر کی حیثیت میں ہوں جیسا کہ کسی اور ممبر نے کہا خواہ کسی اور حیثیت میں ہوں تاکہ ہمارا کام اپنے صوبے میں ہو - اور میں نے کل عرض کیا تھا کہ کہ ہمارے سابقہ صوبہ سرحد کی سروس ہر لحاظ سے مثالی تھی اس قسم کی رشوت ستانی - کنبہ پروری اور افسرشاہی خیالات اور دیگر اس قسم کی چیزیں موجود نہ تھیں - مگر بد قسمتی سے لاہور کی ہوا نے ہمارے حالات بھی خراب کردیئے ہیں - تو میں گذارش کروں گا کہ جہاں تک ممکن ہو سکے ہماری اپنی سروس اور ستھری سروس واپس دے

دیجئے اور لوگوں کی بے چینی کو کم کیجئے - خاص کر جو کہ افسران میں موجود ہے اور وہ تعصب جو کہ یہاں پھیلا ہوا ہے وہ زیادہ تر ان افسران کی وجہ سے ہے - کیونکہ یہاں لاہور میں رہ کر ان کو نہ جگہ ملتی ہے اور نہ رہنے کے لئے دفاتر میں جگہ ملتی ہے - ان کے ساتھ کو آپریشن قطعی نہیں ہے - یہ بڑھتا ہوا تاثر ہمیں مجبور کر رہا ہے کہ ہم ون یونٹ کے متعلق کچھ کہیں اس کے علاوہ میں عرض کروں گا کہ کوہاٹ کے ضلع میں ایک سال سے واپڈا کے زیر نگرانی ایک آبپاشی کا بند بن رہا ہے جو کہ خصوصی طور پر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اور گورنر مغربی پاکستان نے دلچسپی لے کر وہاں sanction کیا ہے - اس میں کوئی شک نہیں کہ واپڈا ایک خود مختار ادارہ ہے مگر وہاں کے حکام اس سے زیادہ خود مختار ہیں وہ نہروں کی سروے کا کام من مانے طور پر کر رہے ہیں جس سے لوگوں کے مستقل حقوق آبپاشی اور ملکیت اور اسی قسم کے دوسرے حقوق کو پامال کر رہے ہیں - افسران کو چاہئیے کہ وہ لوگوں سے صلاح مشورہ کریں اور اسی طرح کام درست ہو سکتا ہے مگر ان افسران کو یہ خیال ہے اگر وہ لوگوں سے مشورہ کریں گے تو شاید ان کی خود مختاری پر حرف آیا ہے - اس لئے کہ شاید ان کی وہاں ''فضل ربی،، میں لوگوں سے مل کر کمی واقع ہوگی اس لئے جو چاہتے ہیں وہ کرتے ہیں - میں ملک قادر بخش صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ خدا کے لئے وہ واپڈا کی اجارہ داری یا واپڈا کی خودمختاری قائم رکھیں لیکن لوگوں کے حقوق ان کے ذریعہ پائمال نہ کرنے دیجئے - اور ان کو سبق سیکھائیے - آخر یہ منصوبے لوگوں کی بہتری کے لئے ہیں - لوگوں کے فائدے کے لئے ہیں - وہ لوگوں سے مشورہ کرنے سے کیوں گھبراتے ہیں - ان کو چاہئیے کہ وہ لوگوں کو بٹھائیں اور ضلع کے احکام کو اکٹھا کریں ان سے مشورہ کرکے سکیمیں جو بنتی ہیں وہ مکمل کریں -

واپڈا کوہاٹ کے متعلق میں عرض کروں گا کہ ۲ دفعہ انہوں نے آبپاشی کی سکیم بنائی جو پھر ان کو تبدیل کرنی پڑی - اس طرح سے گورنمنٹ کا پیسہ بھی ضائع ہوتا ہے اور لوگوں کے حقوق بھی ضائع ہوتے ہیں

یہ ایڈمنسٹریشن ایسی ہے جس میں اصلاح کی ضرورت ہے - اس کے علاوہ ایڈمنسٹریشن میں نئے نئے محکمے آئے دن کھولے جا رہے ہیں - کوہاٹ کے متعلق میں عرض کروں گا اس سے پیشتر وہاں پی-ڈبلیو-ڈی (پی-اینڈ آر) میں صرف ایک ایگزیکٹو انجینئر تھا اب کچھ دنوں سے دو ایگزیکٹو انجینئر ہیں - میں یہ کہ سکتا ہوں کہ وہاں کوئی ایسی چیز نہیں بڑھی

سوائے اس کے کہ ایک آدھ بلڈنگ تعمیر ہورہی ہے - قبل از وقت دو وقت ایگزیکٹیو انجینئر لگائے گئے ہیں کہا جاتا ہے کہ work load زیادہ ہے

جناب والا - ایک اور مثال کوہاٹ کی میونسپل کمیٹی کی ہے - میں وزیر متعلقہ سے کہوں گا کہ وہ یہاں کی اپنی ایڈمنسٹریشن کو ملاحظہ کریں - عرصہ ۷، ۸ سال ہوا ہم نے ایک ریزولیشن پاس کر کے حکومت سے درخواست کی تھی کہ شرح محصول میں کمی کی جائے ان کی شرح اتنی زیادہ ہے کہ وہاں ہماری تجارت خراب ہو رہی ہے - باوجود حکومت کے وعدوں کے کہ انہوں نے کمیٹی کو خود مختار چھوڑا ہوا ہے - ابھی تک اس پر کوئی عمل نہیں ہوا - ابھی تھوڑے دنوں کی بات ہے کہ کوہاٹ میونسپل کمیٹی نے دوکانات تعمیر کرنے کیلئے ۵۵ ہزار روپیہ کی رقم مانگی جو ٹیکنیکل یا ایڈمنسٹریٹو sanction کیلئے لاہور آئی ہوئی ہے - مالی سال ختم ہونے والا ہے یہ چار مہینہ تک دفتر میں پڑی رہی - میرے کہنے پر منسٹر صاحب نے ٹیلیفون کیا - دو دن تک مسل نہیں ملتی تھی اب ملی ہے کل پرسوں یا دو چار دن سے منظوری کا آرڈر ہوا ہے - یہاں اگر عام دستخطوں کیلئے کوئی چیز آئے اور یہاں لاہور کے دفاتر والے ان پر بیٹھ جائیں تو یہ administration ہے یا mal-administration ہے - اس لئے وزیر صاحبان سے میری درخواست ہے کہ جو وزیر بننے سے پہلے دعوے کرتے تھے اور رشوت ستانی کے گیت گاتے تھے آج ان کو سپورٹ کر رہے ہیں - خدا کیلئے اصلیت کو دیکھیں اور اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ سروسز کس حد تک صحیح ہیں -

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) : جناب سپیکر- وقت بہت تھوڑا ہے میں کوئی طویل بحث نہیں کروں گا - محترم علامہ ارشد کا میں مشکور ہوں کہ انہوں نے حکومت کی ترجمہ اپنی کمشنری کی طرف دلائی ہے - ان کو علم ہے کہ بہاولپور کے متعلق حکومت کو پورا پورا احساس ہے اور اس کا ثبوت موجودہ بجٹ میں ہے - آئندہ کیلئے میں یقین دلاتا ہوں کہ بہاولپور کے حقوق کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا اس کے علاوہ ہم انتہائی کوشش کرینگے - سروسز میں اور باقی جگہوں میں بھی فوائد کے تحت انشاء اللہ پورا تحفظ کیا جائیگا -

''واپڈا'' کے متعلق یہ کہا گیا ہے - میں نے کل ایک طویل سٹیٹ منٹ دیا ہے جس میں میں نے عرض کیا تھا کہ اس تین

سال کے عرصے میں واپڈا نے وہ کام کیا ہے کہ جس کو ہم اگر معجزہ کہیں تو غلط نہ ہوگا۔ جو کام برسوں میں ہونا چاہئے تھا . . . . . .

Mr. Speaker: If it is the opinion of the House, we can sit for a longer period ? (Voices, No, no).

Then the Minister may finish in 5 minutes.

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ میں اس لئے نہیں کھڑا ہوا کہ یہ کہوں کہ جو نقائص ممبر حضرات نے بیان کئے ہیں ان میں کوئی اصلیت نہیں ہے لیکن ان پر شدت سے اصرار سے گذارش کروں گا کہ ڈیپارٹمنٹس میں ہر طرف سے improvement ہے وہ دیری جو نوکر شاہی میں ہوتی تھی آج وہ کاغذات میں بالکل نہیں ہے۔ ممبر حضرات کو معلوم ہے کہ انفرمیشن ان دنوں میں ٹیلیفون پر لے کر کتنی تیزی کے ساتھ اکٹھی کی گئی ہیں۔ ادھر انفرمیشن مانگی گئی اور ادھر محکمہ سے ٹیلیفون پر جواب لیا گیا اور ان کے سامنے cases رکھ دئے گئے۔ کیا یہ چیز محکموں کی تیز رفتاری کو ظاہر نہیں کرتی۔

ایک ممبر۔صرف انہی دنوں کی حد تک۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ مارچ اپریل سیشن کو ختم ہوئے ابھی دو مہینے بھی پورے نہیں ہوئے یہ کچھ کم ہے کہ ان دو ماہ کے عرصہ میں اگر ایڈمنسٹریشن Tone up ہو جاتا ہے۔ یہ صحیح ترقی ہے۔ ترقی معکوس تو نہیں ہے۔ لیکن میں عرض کرونگا کہ صرف دو ماہ ہی سہی دو ماہ اب آئے ہیں ؟ دو ماہ پیچھے آتے چھ ماہ تو آپ یہاں رہتے ہیں چھ ماہ بھی اگر one up رہتا ہے تو یہ بھی ہمارے لئے باعث فخر ہے۔ میں جذبات میں نہیں جانا چاہتا۔ میں کوئی الزام نہیں لگانا چاہتا بھلا یہ بھی کوئی بات ہوئی کہ وزراء تنخواہیں کم لیں۔ ممبران روزانہ نہ لیا کریں کیا ایک مہذب آدمی اور مہذب قوم کے فرد کی باتیں ایسی ہی ہوا کرتی ہیں۔ اس طرح تو میں اگر یہ کہوں کہ اس معزز ایوان کا وقت ضائع کیا گیا ہے تو غلط نہ ہوگا۔ اس عرصے میں کوئی ٹھوس چیز کہتے تو اچھا تھا۔ علامہ ارشد نے بہاولپور پر نظر ڈالنے کیلئے کہا ٹھوس بات تھی یہ ہم نے نظر ڈالی ہے صرف یہ کہنا کہ اسلام خطرے میں ہے۔ نوے فیصد لوگ شراب پیتے ہیں۔ نہ پینے والوں کو بھی یہ کہنا

کہ پیتے ہیں تو یہ بہت بڑا ظلم ہے ۔ ایک مسلمان پر الزام لگانا بہت بڑا گناہ ہے ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ "مسلمان پر جو جھوٹا الزام لگائے وہ دوزخ میں ہوگا" میں اپنے دوستوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ٹھوس تجاویز دیں ۔ مجھے افسوس ہے کہ حزب مخالف کی طرف سے کوئی ٹھوس چیز اور کوئی واضح چیز پیش نہیں کی گئی ۔

بیگم جہاں آرا شاہ نواز — آپ نے سنا ہی نہیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات : آپ تشریف رکھیں محترمہ ۔ اگر آپ کو کوئی تکلیف ہو تو میرے کمرے میں آ جائیں انشا اللہ ٹھیک کر دوں گا (قہقہہ ۔ قطع کلامیاں اور شور) ۔

راؤ خورشید علی خان — یہ الفاظ unparliamentary ہیں ۔ انہیں واپس لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر — راؤ صاحب — آپ کمرے میں جائیں تو اس میں کیا حرج ہے ؟ اس میں کیا unparliamentary بات ہے ؟ یہ باتیں آپ ہی کے متعلق ہیں ۔

(قہقہے قطع کلامیاں اور شور)

وزیر آبپاشی و برقیات — میں اب ختم کرتا ہوں ۔ ان الفاظ کے ساتھ کہ بھائی اور بہن کا ملنا کوئی جرم نہیں ہے ۔ اگر آپ کے مذہب میں ہے تو میرے مذہب میں نہیں ہے ۔ ایک چیز ضروری ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ یہ وزرا بے بس ہیں "بیچارے" ہیں ۔ ہاں البتہ ایک بات میں ہم بے بس ہیں کہ ہم سے قانون شکنی نہیں ہوتی ۔ ہم اپنے ملک کا قانون توڑ کر کسی کو خوش نہیں کر سکتے اور نہ کرینگے (نعرہ ہائے تحسین) ۔ وہ وزرا مر گئے جو قانون کو ذبح کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم طاقتور ہیں ۔ ہم قانون کی عزت کرتے ہیں اور ہم سے زیادہ طاقتور کوئی نہیں ہے (نعرہ ہائے تحسین) ۔

Begum Jehan Ara Shah Nawaz : On a point of order. Sir, it is a very important point of order. We were under a misapprehension all this time that we would be given a separate day to discuss the statutory bodies like WAPDA, PIDC, etc. (Voices : No, no). May I explain my point ? The other day after the budget discussion had practically finished, we were told that no separate day would be allotted for such a discussion and the Minister made a statement about WAPDA which we have never had any chance to discuss. We were looking forward to the discussion on WAPDA and other statutory bodies and placing very important points before the

Treasury Benches with regard to the administration of these concerns. With brute majority they are denying us the right to discuss these important matters. It is our right to talk of these statutory bodies. WAPDA has been allocated 70 crores of rupees whereas railways are to have only 49 crores, a budget that has been discussed for three days.

Mr. Speaker : It is only a suggestion.

Begum Jehan Ara Shah Nawaz : It is a point of privilege Sir. It is our right to discuss all these items.

Minister for Irrigation and Power : With due deference to my sister, I refuse to accommodate her.

Mr. Speaker : The question is—

That the total of Rs. 5,43,64,350 on account of "25- General Administration—Total other Expenditure (i) Recurring—Other than New Expenditure" be reduced by Rs. 5,43,00,000.

(The motion was lost,)

Mr. Speaker : The House now stands adjourned till 8-00 a.m. tomorrow.

(The Assembly then adjourned till 8-00 a.m., on Wednesday, the 26th June 1963).

APPENDIX A

(Answer to Starred Question No. 3557)

LIST OF APPLICANTS FOR ROCK SALT STOCKISTS

Serial No.	Name and Address
	MIRPUR (AZAD KASHMIR)
1.	M/s. Ch. Fazal Elahi & Co., Food Grain Merchants and Commission Agents, Mirpur.
2.	M/s. Aftab Iron Stores, Chkouwari, Mirpur.
	MUZAFFARABAD (AZAD KASHMIR)
1.	M/s. Khawaja Abdur Rauf, Proprietor, Azad Kashmir Commercial Agency, Bank Road, Muzaffarabad.
2.	M/s. Kawaja Brothers (Regd.), Muzaffarabad.
3.	M/s. Faiz & Co., Muzaffarabad.
	BHAWALNAGAR (PROPER)
1.	M/s. Saghir Ahmad Muhammad Rafiq, Salt Dealers, Bhawalnagar.
2.	M/s. Abdur Rehman Rasheed, Bhawan Bazar, Bhawalnagar.
	FORT ABBAS (DISTRICT BAHAWALNAGAR)
1.	M/s. Muhammad Bashir, son of Ch. Ali Muhammad, care of Muhammad Ali, N. P. A. Fort Abbas.
2.	M/s. Ghulam Muhammad, Aziz Muhammad, Wholesale Merchants, Mandi Fort Abbas.
3.	M/s. Shan Ali & Brothers, Ghalla Mandi, Fort Abbas.
4.	M/s. Abdul Majid, son of Ch. Muhammad Ibrahim, Shop No. 117/B, Rail Bazar, Vihari.
	MINCHINABAD (DISTRICT BAHAWALNAGAR)
1.	M/s. Ch. Noor Illahi and Akhtar Ali, Commission Agents, Minchinabad.
2.	M/s. Abdul Rahim Muhammad Ismail, Minchinabad.
3.	M/s. Chiragh Din, son of Dhola, Minchinabad.
4.	M/s. Saghir Ahmad M. Rafiq, Bhawalnagar.
	DONGHA BONGHA
1.	M/s. Abdul Hamid & Bros, Ghalla Mauali, Dongha Bongha.
	CHISHTIAN
1.	M/s. Sh. Muhammad Ibrahim Dilawar Hussain, Grain Market, Chishtian.

Serial No.	Name and Address
	CHISHTIAN—*concld.*
2.	M/s. Muhammad Amin, House No. 68/C, Chishtian.
3.	M/s. Muhammad Shafi, son of Mehnga, Main Bazar, Chishtian.
4.	M/s. Haji Sher Muhammad Khurshed Alam, Commission Agents, Grain Market, Chishtian.
5.	M/s. Sh. Arshad & Co., Commission Agents, Mandi Chishtian.
6.	Ch. Muhammad Rafiq Khan, Shopkeeper, Near Post Office, Chishtian.
7.	M/s. Abdul Latif & Co., Chishtian Mandi.
8.	M/s. Ch. Shah Muhammad Fazal Muhammad, Chishtian.
9.	M/s. Sh. Muhammad Shafiq & Co., Chishtian.
10.	M/s. Munir & Company, Chishtian.
11.	M/s. Sh. Shahabuddin Sardar Muhammad, Whole sale Merchants, Chishtian.
12.	M/s. Mirza Abdul Ghafoor & Sons, Moghal House, Chishtian.
13.	M/s. Ameeruddin and Sons, Grain Market, Chishtian.
14.	M/s. Mian Mehruddin, Grain Market, Chishtian.
15.	M/s. Imam-ud-Din Abdul Rahim, Grain Market, Chishtian.
	HAROONABAD
1.	M/s. Mussarat & Co., Haroonabad.
	KARACHI
1.	M/s. Ch. Muhammad Ismail & Co., Karachi.
	CAMPBELLPUR
1.	M/s. Dost Son Corporation, Lahore.
2.	M/s. Subedar Nazir Ahmad Rashid, Salt Dealers, Campbellpur.
	TALAGANG
1.	M/s. Shah Muhammad Yousuf & Brother, Salt Dealers, Talagang.
2.	M/s. Sharaf Din Paracha, General Merchants and Commission Agents, Talagang.
3.	M/s. S. Ghulam Shabbir Shah, Salt Dealers, Talagang.
	HAZRO
1.	M/s. Shah Mushtaq Ahmad, Aurangzeb, Salt Dealers, Hazro.
2.	M/s. Abdur Rahim Muhammad Anwar, Salt Dealers, Hazro.
	JAND
1.	M/s. Khaki Khan & Noor Jan, Mandi Jand.

Serial No.	Name and Address
	FATEH JANG
1.	M/s. Ghulam Muhammad, Salt Dealers, Fateh Jang.
2.	M/s. Muhammad Khan, Salt Dealer, Fateh Jang.
	INJRA
1.	M/s. Kalim Ullah & Co., Agents, Stockists, Injra.
	PINDI GHEB
1.	M/s. Malik Saeed Khan, Pindi Gheb.
	HASSAN ABDAL
1.	M/s. Fazal Hussain, son of Hussain Bakhsh, Salt Dealer, K. Oil Agent, Mohallah Roshanpura, Hazara Road, Hassan Abdal.
2.	M/s. Mr. Mumtaz Khan, son of Fazal, care of Ch. Sultan Muhammad Khan, Hassanabdal.
3.	M/s. Azhar & Co., Hassan Abdal and Wah Cantt.
	BUSAL
1.	M/s. Risaldar Ghulam Khan, Secretary Project Area, Development Corporation, Society, Busal.
	CHHAB
1.	M/s. Subedar Wazir Khan, Atta Ullah Khan, Ghullala Khan, Pensioners, Salt Dealers, Chhab.
	CHHAB (CAMPBELLPUR)
1.	M/s. Malik Abbas & Sons and Sultan Mahmood, Shopkeeper, Chhab.
	DERA GHAZI KHAN (PROPER)
1.	M/s. Noor Muhammad Peracha & Sons, Wheat Merchants, Dera Ghazi Khan.
2.	M/s. Salt Trading Co., Ghalla Mandi, Dera Ghazi Khan.
3.	M/s. Abdul Karim, 10/5, Ghalla Mandi, Dera Ghazi Khan.
4.	M/s. Haji Muhammad Hussain, Ghalla Mandi, Dera Ghazi Khan.
5.	M/s. Abdul Ghafoor Khan & Co., Ghalla Mandi, Dera Ghazi Khan.
6.	M/s. Amir Muhammad Khan, Ghalla Mandi, Dera Ghazi Khan.
7.	M/s. Abdul Ghafoor Peracha, son of Haji Noor Muhammad Paracha, Kalabagh.
	MIANWALI
1.	M/s. Muhammad Hanif, Muhammad Sharif, Salt Dealers, Kalabagh, District Mianwali.

Serial No.	Name and Address
	GUJRANWALA
1.	M/s. Abdul Rehman Muhammad Yusaf, Bazar Almarian, Gujranwala.
2.	M/s. Muhammad Siddique Muhammad Yaqub, Karyana Merchant and Chemical Importers, Gujranwala.
3.	M/s. Akhtar Asharf & Co., Contractor and General Suppliers, Circular Road, Gujranwala.
4.	M/s. Abdul Rehman Khan, Salt Merchants, Mandi Loharan, Gujranwala.
5.	M/s. Muhammad Yusuf Muhammad Siddiq, Salt Dealers, Lahori Gate, Gujranwala.
6.	M/s. Muhammad Bashir Basharat Hussain, Rice Dealers, Ganj Mandi, Gujranwala.
7.	M/s. Khalid Mahmood Muhammad Hanif, Dal Bazar, Gujranwala.
8.	M/s. Mahmood-ul-Hassan, Salt Merchant, Circular Road, Gujranwala.
9.	M/s. Nazir Ahmad Butt, Salt Merchants, Inside Thakar Singh Gate, Gujranwala.
10.	M/s. Dost Son Corporation, Lahore.
11.	M/s. The National Mills Stores, Circular Road, Gujranwala.
12.	M/s. Chiragh & Co., care of Muhammad Wazir, Muhammad Saleem, Street Maher Wazir, Baghbanpura, Gujranwala.
13.	M/s. Sh. Mehar Din Bashir Ahmad, Salt Merchants, Dal Bazar, Gujranwala.
14.	M/s. Abdul Hakim Ahmad Bux, Goal Bazar, Khewra, Rahimyar Khan.
15.	M/s. Fazal Din Ghulam Muhammad, Bazar Almarian, Gujranwala.
16.	M/s. Shaheen Corporation, Ferozwala Road, Gali Behdi Khana, Gujranwala.
17.	M/s. Muslim Trading Co., Salt Dealers, Khewra.
18.	M/s. M. Muhammad Khan Janjua, Parani Namak Mandi, Gujranwala.
19.	M/s. Nazar & Co., Goal Mines Owners, Janjua Building, Khewra.
20.	M/s. Rahat Traders, 7-Islamabad, Gujranwala.
21.	M/s. Qazi Muhammad Hamid, Salt Dealer, Lahori Mandi, Gujranwala.
22.	M/s. Muhammad Ashraf Abdul Ghani, Salt Dealers Near Old Hospital, Gujranwala.
23.	M/s. Riaz Ahmad Qadri, Bazar, Almarian, Gujranwala.
24.	M/s. Muhammad Bux, Salt Dealer, Mandi Lahoran, Gujranwala.

Serial No.	Name and Address
	AKALGARH
1.	M/s. Muhammad Aslam Malhi Mandi, Akalgarh.
2.	M/s. Mahmood Ali, Mandi Akalagarh.
	SUKHEKE
1.	M/s. Abdul Alim Qureshi. Mandi Sukheke.
	GHAKHAR MANDI
1.	M/s. Bajwa Brothers, Rice & Commission Agents Ghakhar Mandi.
2.	M/s. Wassan Trading Corporation, 1-A-18. III-D Nizamabad, Karachi.
	HAFIZABAD
1.	M/s. Muhammad Shafi & Co., Dealers, Stockists Cement, Ghalla Mandi, Hafizabad.
2.	M/s. Abdul Rashid Muhammad Saeed, Rail Bazar, Hafizabad.
3.	M/s. Muhammad Khalil Muhammad Yamin, Hafizabad.
4.	M/s. Sh. Muhammad Ismail & Co., Hafizabad.
5.	M/s. Muhammad Boota Muhammad Yaqub, Salt Dealers. Shop No. 237/7, Mandi Ballaki Ram Hafizabad.
6.	M/s. Sh. Fazal Din & Sons, Ghalla Mandi Billaki Ram, Hafizabad.
7.	M/s. Sh. Allah Bux Muhammad Yusuf, Near Muslim Commercial Bank, Hafizabad.
8.	M/s. Sh. Muhammad Tufail, son of Fateh Muhammad. Rail Bazar, Hafizabad.
9.	M/s Ch. Allah Ditta Abdullah, Salt Dealers Suppliers of Cement and Chemical, Hafizabad.
10.	M/s. Sh. Allah Ditta Abdul Rashid, Mandi Sukhaki, Hafizabad.
11.	M/s. Abid & Co., Khajoor Mandi, Gujranwala.
12.	M/s. Habib Ahmad, Kanshi Road, care of Malik Soap Factory, Hafizabad.
	KAMOKE
1.	M/s. Khawaja & Co., Rice Market, Kamoke.
2.	M/s. Abdul Majid Muhammad Mushtaq, Salt Dealers, Kamoke.
3.	M/s. Muhammad Sharif, Maher Din. Cement Stockists, Main Bazar. Kamoke.
	WAZIRABAD
1.	M/s. Muhammad Shafi & Sons, Salt Merchants, Ghalla Mandi, Wazirabad.
2.	M/s. Muhammad Abdur Rahman Muhammad Arif, Salt Dealers, Wazirabad.
3.	M/s. Malik Abdul Rashid, Abdul Ghani, Salt Dealers, Wazirabad.

Serial No.	Name and Address
	WAZIRABAD—*concld.*
4.	M/s. Master Atta Ullah, Salt Merchant, Moti Bazar, Wazirabad.
5.	M/s. Malik Anayat Ullah & Sons, Ghalla Mandi. Wazirabad.
6.	M/s. Dost Son Corporation, Lahore.
7.	M/s. Abdur Rahim Muhammad Akram, Rice Dealers, Grain Market, Wazirabad.
8.	M/s. Sh. Khalil-ur-Rahman, Main Bazar, Wazirabad.
9.	M/s. Kamran Trading Co., Post Office Jamke-Chatha, Gujranwala.
10.	M/s. M. A. Ghani & Sons Contractors, Post Office Sodhra, Tehsil Wazirabad.
	SOHDRA (WAZIRABAD)
1.	M/s. Malik Faiz Ahmad, Salt Merchants, Sohdra (At Wazirabad).
	BAHAWALPUR
1.	M/s. Qazi Muhammad Laiq, son of Qazi Muhammad Laqin, Model Town B, Business Corporation No. 7, Bahawalpur.
2.	M/s. M. Sassaud & Co., Merchants & Commission Agents, Ghalla Mandi, Bahawalpur.
3.	M/s. Ch. Rehmat Ullah & Co., Bahawalpur.
4.	M/s. Muhammad Sharif, Proprietor Chaudhary Commission Shop, Ghalla Mandi, Bahawalpur.
5.	M/s. Zamran & Co., Pipe, Cement and Steel Dealers, 28-A Model Town-B, Bahawalpur.
6.	M/s. Nazir Ahmad Mukhtar Ahmad, Merchants and Commission Agents, Grain Market, Bahawalpur.
7.	M/s. Nawab-ud-Din Muhammad Farooq, Shahi Bazar, Bahawalpur.
8.	M/s. Bahawalpur Salt Dealers, 13-A, Model Town, Bahawalpur.
9.	M/s. S. Muhammad Isharul Haq, Said Manzil, inside Bikaneri Gate, Bahawalpur.
10.	M/s. Majid Brothers, Grain Market, Bahawalpur.
11.	M/s. Sufi Habib Ullah & Sons, 117-Model Town, Bahawalpur.
12.	M/s. Rabbani General Stores, Shahi Bazar, Bahawalpur.
13.	M/s. Zamindara Commission Shop (Mr. Muhammad Khan Chima), Ghalla Mandi, Bhawalpur.
14.	M/s. Jamal Din, Bhawalpur.
	BAGHDAD-UL-JADED
1.	M/s. Ch. Barkatullah Muhammad Arshad, Bhawalpur.
	GUJRAT
1.	Mr. Khalid Daud, C/o. Sh. Ghulam Nabi & Sons, Muslim Bazar, Gujrat.

Serial No.	Name and Address
	GUJRAT—*contd.*
2.	Mr. Sabir Hussain, Karyana & Salt Merchant, Railway Road, Gujrat.
3.	M/s. Allah Ditta Ahmed Din, Karyana Dealers & Depot Holders, Gujrat.
4.	Sh. Ghulam Rasool, son of Sh. Allah Dad, Railway Road, Gujrat.
5.	M/s. Sh. Muhammad Saleem Muhammad Saeed & Co., Merchants & Commission Agents, Railway Road, Gujrat.
6.	Mr. Qureshi Nazar Muhammad, Salt Stockists, Railway Road, Gujrat.
7.	Mr. Muhammad Yaqub, Abrastive Stone Millers, Dealers in Chalk, Gypsum Powder and Salt, Gujrat.
8.	M/s. Muhammad Tufail Seithi & Sons, 1/216, Church Road, Gujrat.
9.	Syed Hakim, Salt Dealer, Railway Road, Gujrat.
10.	M/s. Sh. Karam Ilahi Bhandari & Sons, Importers & Exporters, Railway Road, Gujrat.
11.	Mr. Malik Muhammad Yusaf, Salt Dealer, Railway Road, Gujrat.
12.	M/s. Muhammad Yaqoob, Shahdaula Gate, Gujrat.
13.	M/s. Ch. Ijaz Rasul, Advocate, 4-Civil Lines, Gujrat.
14.	M/s. Shah & Sons, Distributors, Chowk Shahdaula Sahib, Gujrat.
15.	M/s. Malik Muhammad Yunus, Salt Dealers, Railway Road, Gujrat.
16.	M/s. Muhammad Ahmad Ali Shaukat Ali & Co. Muslim Bazar, Gujrat.
17.	M/s. Muhammad Iqbal, Muhammad Afzal, Railway Road, Gujrat.
18.	M/s. Sh. Muhammad Husain Muhammad Aslam, son of Sh. Gulab Din, Railway Road, Gujrat.
19.	M/s. Minerals Exploration and Development Co., Gujrat.
20.	M/s. Amanatullah, Jinnah Street, Gujrat.
21.	M/s. Sh. Muhammad Anwar Muhammad Bashir & Co., Commission Agents, Railway Road, Gujrat.
22.	M/s. Nasrullah Butt & Sons, Butt House, Shahdaula Gate, Railway, Road, Gujrat.
23.	M/s. M. A. Malik & Co., Railway Road, Gujrat.
24.	M/s. M. Sharif Malik Muhammad Elahi, Khara Sarai, Railway Road, Gujrat.
25.	M/s. S. Muhammad Shah, Salt Dealer, Rizvi Manzil, Railway Road, Gujrat.
26.	Mr. M. Nisar Ahmad, Salt Dealer, Railway Road, Gujrat.
27.	Mr. Malik Zafar Iqbal, son of Malik M. Sharif, Railway Road, Gujrat.
28.	M/s. M. A. Mirza & Co. Railway Road, Gujrat.
29.	M/s. Tanwir Commission Shop, Bangla Mandi, Gujrat.

Serial No.	Name and Address
	GUJRAT—*concld.*
30.	M/s. Mian Khuda Bux & Sons, Railway Road, Gujrat.
31.	M/s. Ch. Muhammad Hussain Ch. H. Abdullah, Railway Road, Gujrat.
32.	M/s. Dost Son Corporation, Lahore.
33.	M/s. Saeed Mills, Railway Road, Gujrat.
34.	M/s. Mian Nazar Muhammad & Sons, Railway Road, Gujrat.
35.	M/s. Sh. Muhammad Hussain & Co., Railway Road, Gujrat.
36.	M/s. Butt & Co., 17/45, Railway Road, Gujrat.
37.	M/s. Ikram & Co., Opp. Head Post Office, Civil Lines, Gujrat.
38.	M/s. Ghulam Abbas Shah, Gujrat.
	MANDI BAHA-UD-DIN (DISTRICT GUJRAT)
1.	M/s. Ch. Rehmat Ali, Salt Agent, Jamia Masjid, Mandi Baha-ud-Din.
2.	M/s. Al-Mozammil, Kutchery Road, Mandi Baha-ud-Din.
3.	M/s. Muqassar Shah Old Khewra, P. O. Khewra, District Jhelum.
4.	M/s. Haji Abdul Shakoor, 5/142, Mandi Baha-ud-Din.
5.	M/s. M. Fazale Rehman Muhammad Iqbal, Agent Esso, Mandi Baha-ud-Din.
	SARAI ALAMGIR
1.	M/s. Gulab-ud-Din Karim Bux, Salt Dealers, Shop No. 532-33, Iqbal Mandi, Sarai Alamgir.
2.	M/s. Soofi Noor Muhammad & Co., Commission Agent, Sarai Alamgir.
3.	M/s. Muhammad Bashir, Salt Dealer, Iqbal Mandi, S/503, Sarai Alamgir.
4.	M/s. Mian Trading Co., Iqbal Mandi, Sarai Alamgir.
5.	M/s. Afzal Commission Shop, Iqbal Mandi, Sarai Alamgir.
6.	M/s. Subedar Muhammad Malik, Shop No. 537, Iqbal Mandi, Sarai Alamgir.
7.	M/s. Ch. Manzoor Ahmad, Trading Co., Sarai Alamgir.
8.	M/s. Dost Son Corporation, Lahore.
9.	M/s. Abdul Majid, Sarai Alamgir.
	KHARIAN
1.	M/s. Haji Ghulam Rasool, Gul Muhammad & Co., Commission Agents, Ghalla Mandi, Lalamusa.

Serial No.	Name and Address
	MALIKWAL
1.	M/s. Nazeer Khan, son of Shakoor Khan, Salt Dealer, Malikwal.
2.	M/s. Butt & Co. Regd. Karyana Merchant, Malikwal.
3.	M/s. Sh. Manzoor Elahi, Mahboob Elahi, Shop No. 2/75, 2/74, Trana Road, Malikwal.
4.	M/s. Taj-ud-Din Abdul Ghafoor, Malikwal.
	JALALPUR JATTAN
1.	M/s. Nawaz & Nawaz, Food Manufacturers, Jalalpur Jattan.
	HARIPUR (DISTRICT HAZARA)
1.	M/s. Sh. Allaud-Din & Sons, Subzi Mandi, Haripur.
2.	M/s. Farooq Ahmad, 90-Main Bazar, Haripur.
3.	M/s. Abdullah Jan & Sons, Stockist PIDC Cement, Haripur.
4.	M/s. Akhtar Ali Khan, Main Bazar, Haripur.
5.	M/s. New Hazara Traders Corporation, Main Bazar, Haripur.
6.	M/s. Muhammad Farid Naseem Ali, Salt Dealer, Sheranwala Gate, Haripur.
	MANSEHRA
1.	Seth Amir Ali, Zaffar Road, Mansehra.
2.	Habibur Rehman, Mansehra.
	SERAISALEH
1.	M/s. Abdul Rahim, Salt & Foodgrain Merchant, Seraisaleh.
	BALAKOT
1.	M/s. Kohistan Traders, Proprietor, Rehmat Ullah & Sons, Balakot.
	ABBOTTABAD
1.	M/s. Muhammad Anwar, son of Alhaj Muhammad Ishaq, Shop No. 319, Kabari Bazar, Abbottabad.
2.	M/s. Fazalur Rehman, Commission Agent, Abbottabad.
3.	M/s. Lodhi Brothers, Stockists, Abbottabad.
4.	M/s. Anis Afzal, Retired Inspector of Police, K-456, Kunj Qadim, Abbottabad.
	HAVELIAN
1.	M/s. M. Usman, Abdul Rehman, Main Bazar, Havelian.
2.	M/s. Ghulam Hussain, son of Rahim Bux, Punjabi Commission Shop, Havelian.
3.	M/s. Hazara Trading Co., Havelian.

APPENDIX

Serial No.	Name and Address
	HAVELIAN—*concld.*
4	M/s. Muhammad Abdullah & Brothers, Main Bazar, Havelian.
5	M/s. Saeed Sarwar Shah, Main Bazar, Havelian.
6	M/s. Mian Commercial Agency, Havelian.
7	M/s. S. Noor Muhammad & Sons, Salt Dealers, Havelian.
8	M/s. Malik Trading Co., Merchants & Commission Agents.
9	M/s. Liaqat Ashraf Co. Proprietor Wali Dad, Katra Mian Sahib.
10	M/s. Baffa Khan Saeed Brothers, General Merchants.
11	M/s. Pak Kashmir Trading Co., General Merchant, Main Bazar.
12	M/s. Sultan Muhammad & Co., Main Bazar, Havelian.
13	M/s. Hazara Punjab Trading Co., Main Bazar.
14	M/s. Abdul Qayyum Khan, Katra Mian Sahib.
15	M/s. The Havelian Co-operative Multipurpose Society Ltd.
16	M/s. Hussain Trading, Main Bazar.
17	M/s. Faqir Muhammad & Co., Contractor, Railway Road.
18	M/s. Sh. Muhammad Gulzar & Co., Railway Road.
	HYDERABAD
1	M/s. M. A. Wahid & Co., Risala Road, Hyderabad.
2	M/s. Mangtu Din Nabi Bux, Market Road, Hyderabad.
3	M/s. Nabi Bux & Co., Market Road, Hyderabad.
4	M/s. Lal Muhammad, Proprietor, Iqbal Hotel, Hyderabad.
5	M/s. Muhammadi Trading Co., Salt and Pan Merchant and Commission Agents, Hyderabad.
6	Mr. Mazhar Noor Muhammad High School, Hyderabad.
7	Mr. Muhammad Zafar Ali Khan, Proprietor, Khan Brothers, Hyderabad.
8	M/s. Indus Trading Co., Shahi Bazar, Kotri.
9	M/s. Moosa Abdul Rehman, Hyderabad.
	JHELUM
1	M/s. Muhammad Safdar, Muhammad Akram, Ghalla Mandi, Jhelum.
2	M/s. Ch. Muhammad Zarif Baza Ullah, Zarif Ice Factory, Jhelum.
3	M/s. Mian Aman Ullah, Railway Road, Lahore.
4	M/s. Sh. Allah Bux Maula Bux, M. M. No. 3-Jhelum.
5	Capt. Khurshed Alam (Rtd.) 80-Raja Building, Jhelum.
6	M/s. Abdul Ghafoor, Ghalla Mandi, Jhelum.

Serial No.	Name and Address
	JHELUM—*concld.*
7	M/s. Capt. Muhammad Wary, Commissioners, Mohallah Islamabad, Jhelum.
8	M/s. Dost Son Corporation, Lahore.
9	M/s. Rafiq & Co., Khewra.
10	Mr. Sh. Ahmad Ali, son of Sh. Ghulam Muhammad, Street Naro Wali, Jhelum.
11	M/s. Haji Sultan Muhammad Pehlwan & Co., Trunk Bazar, Jhelum.
12	Mr. Haji Fazal Ahmad, Ghalla Mandi, Jhelum.
13	M/s. Muhammad Rafiq Abdur Rashid (Amratsari) Outside Ghalla Mandi, Jhelum.
	CHAKWAL
1	M/s. Abbas Khan, Gulsher Khan, Chakwal.
2	M/s. Ch. Muhammad Sher & Co., Commission Agents, Dhundial.
3	M/s. Syed Hidayat Shah & Sons, care of S. Jehan Shah, Eastern Kot, Chakwal.
4	M/s. Malik Muhammad Iqbal Dhola, Whole sale Salt Dealers, Main Bazar, Talagang, Railway Station Chakwal.
5	M/s. Irshad & Co., Main Bazar, Chakwal.
6	M/s. Sajid Nazir Rang Elahi, Commission Agents, Railway Road, Chakwal.
7	M/s. Dost Son Corporation, Lahore.
	DHUDIAL
1	M/s. Ch. Muhammad Sher & Co., Commission Agents, Dhudial, Jhelum.
2	M/s. Ghulam Abbas, Merchants, Commission Agents, Dudhial.
3	M/s. Ch. Muhammad Nawaz Ghulam Murtaza, Commission Agents, Grain Market, Dhudial.
	DINA
1	M/s. Sh. Trading Co., Main Bazar, Dina.
2	M/s. Mian M. Hayat & Co., Main Bazar, Dina.
	JACOBABAD
1	Mr. Khawaja Muhammad Afzal, near Peer Bukhari Mosque, Jacobabad.
2	M/s. Pakistan Medical and General Stores, Direct Importers, Wholesale and Retail Chemists, Jacobabad.

Serial No.	Name and Address
	JHANG
1	M/s. A. I. Sheikh & Co., Agents Burmah Shell, Shaheed Road, Jhang Saddar.
2	M/s. Muhammad Shafi, Abdur Rahim, Salt Dealers, Bazar Loharan, Jhang Saddar.
3	M/s. Babu Khan, Abdul Hameed, Salt Dealers, Chauk Bazar, Jhang.
4	M/s. Al-haj Muhammad Taqi Malik, Pakistan Commercial Institute, Jhang.
5	M/s. Chaudhri Brothers & Co., Chowk Bazar, Jhang.
6	M/s. Chiragh Muhammad, House No. 618, Mohallah Marhi Wala, Jhang, Bazar, Jhang Saddar.
7	M/s. Muhammad Aslam, Mudammad Bakhsh, Salt Dealers, Grain Market, Jhang Saddar.
8	M/s. Saeed Karyana Stores, Grain Market, Jhang Saddar.
9	M/s. Jhang Mighyana, Co-operative Commission Shop Ltd., Jhang.
10	M/s. Sheikh Khuda Bux Bashir Hussain, Commission Agents, Grain Market, Jhang Cantt.
11	Mst. Afifa Khatoon w/o Ch. Muhammad Umar Khan (Rajput), Kothi No. 71, Basti Arian, Jhang Saddar.
12	M/s. Dost Son Corporation, Exporters, Importers and Commission Agents, Lahore.
13	M/s. Muhammad Mazahar Saleem & Co., Shaheed Road, Jhang Saddar.
14	M/s. Chaudhry General Stores, Jhang Saddar.
15	M/s. Zafar Sons, Shaheed Road, Jhang Saddar.
16	M/s. Rehman Traders, Lakkar Mandi, Lyallpur.
17	M/s. Muhammad Din, Chowk Bazar, Jhang Saddar.
18	M/s. Din Muhammad Muhammad Ibrahim (President of Salt Association), Lahore Bazar, Jhang Saddar.
19	M/s. Muhammad Riaz, son of Abdul Majid, Chowk Bazar, Jhang Saddar.
20	M/s. The Royal Salt Dealer and Commission Agents, 247-A-2, Shahid Road, Jhang Saddar.
21	M/s. Muhammad Siddiq, Nazir Ahmad, Shop No. 654, Jhang Saddar.
22	M/s. Faqir Muhammad, Abdul Lateef, Chowk Bazar, Jhang Saddar.
23	M/s. Mehr Ali, Niaz Muhammad, Chowk Bazar, Jhang Saddar.
24	M/s. Mian Ghulam Abbas, Nazar Abdas and Co., Mari Indus.
	SHORKOT ROAD
1	M/s. Muhammad Shafi Ali Muhammad, Shorkot Road, Shorkot.

Serial No.	Name and Address
	SHORKOT ROAD—*concld.*
2	M/s. Ghulam Shabbir Zafar Manzil, Shorekot Road.
3	M/s. Muhammad Ismail, son of Muhammad Ishaque, c/o Jalandhar Iron Store, Shorkot Road.
4	M/s. Ali Muhammad, Nemat Ullah, Main Bazar, Shorkot Road.
5	M/s. Salamat Ali & Co., Shorkot Road.
	CHANIOT
1	Mr. Muhammad Umar, Importers, Exporters and Sale Marchants. Muslim Bazar, Chaniot.
2	Chaniot Salt Depot, Chauk Garha, Chaniot.
3	M/s. Anwar Ali and Bros., Salt Dealers, Rail Bazar, Chaniot.
	LALIAN
1	M/s. Umar and Co., Wholesale Salt Dealer, Lalian.
	SHAH JIWNA MANDI
1	M/s. Muhammad Iqbal Sumar, Salt Dealer, Shah Jiwana Mandi.
	KARACHI
1	M/s. Tar Muhammad & Bros., Darya Lal Street Jodia Bazar, Karachi.
2	M/s. Ilahi Trading Co., Importers & Exporters, North Napier Road, Karachi.
3	M/s. Punjab Rice & General Stores, Wadhumal Udharam Road, Opp. City Courts, Karachi.
4	M/s. Sheikh Muhammad Tufail, Salt Merchant, Importers and Exporters, Out Ram Road, Pakistan Chowk, Karachi.
5	M/s. Haroon Dada Anjaria, Salt Merchant Nanak-Wada Garden Road, Karachi.
6	M/s. Suleman Haji Moosa & Sons, Importers, Exporters, General Karyana Merchants, Muhammad Pheroze Street, Jodia Bazar, Karachi.
7	M/s. Sh. Noor Muhammad, Salt Mills, Gandhi Nagar Usmanabad, Gali No. 1, near Jamai Masjid, Karachi.
8	M/s. Din Muhammad & Sons, 706, Khemchand Street, Jodia Bazar, Karachi.
9	M/s. Haji Khushi Muhammad & Sons, Importers & Exporters & Commission Agents, Serai Road, Karachi.
10	M/s. Siddiqui Bros., Contractors, Lawrence Road, Karachi.
11	M/s. Farrukh Saeed & Co., 5-Sind Market, Bunder Road Karachi.

APPENDIX

Serial No.	Name and Address
	KARACHI—*contd.*
12	M/s. Abdul Karim & Sons, 19-Napier Mole Road, Keamari,
13	M/s. A. G. Abdullah & Co., Merchant, 34-Gordhan Dass Mar ket. Karachi
14	M/s. Haji Allah Baksh Muhammad Latif, Union Chambers, Napier Road, Karachi.
15	M/s. Muhammad Latif, Din Muhammad & Co., Commission Agents. Napier Road, Karachi-2.
16	M/s. Dost Son Corporation, Commission Agents, Lahore.
17	M/s. Fateh Muhammad Ashraf & Co., M-98, Iqbal Cloth Market, Karachi.
18	M/s. H. Ghulam Muhammad & Co., M/106. Iqbal Cloth Market, Karachi.
19	M/s. Muhammad Abid, 147/7, Commercial Area. Liaquatabad, Karachi-19.
20	M/s. Rank Trading Corporation, 8/163, Liaqat Abad, Karach i.
21	M/s. Farrukh Corporation. P. O. Box No. 4188, Karachi-2.
22	M/s. Rahman & Rahmani. Atiya-e- Kareem, 13, Industrial Area, Liaquatabad, Karachi.
23	M/s. Shadid & Co., M/23, Iqbal Cloth Market, Karachi-2.
24	M/s. Jamia Industries, Frere Road, A. M. 20, Karachi-1.
25	H. A. Latif Suleman, 3-Lakhani Mansion, Princess Street, Nanak Wada, Karachi.
26	M/s. Ghulam Muhammad Domul & Co., Parr Street, Karachi-3.
27	M/s. C. M. Khan, Merchants, Kagzi Bazar, O. T. 9/99-100, Old Tower, Karachi.
28	M/s. Muhammad Saeed & Bros. P. O. Box. No. 4196, Karachi.
29	M/s. A. Islam 286-217, Fahmeed Chamber, Tariq Road, Commercial Area, Karachi.
30	M/s. Eagle Star Corporation, Mohini Building, Frere Road, Karachi.
31	M/s. Famous Medical Stores, 8-Farooqi Chambers, near Bank of Bahawalpur, Lalazar.
32	M/s. Diamon Trading Co., Katchi Gali, Jodia Bazar, Karachi.
33	M/s. Sadruddin Kasam, NP-14.130/3, Ghulam Shah St., Old Market, Karachi.
34	M/s. Unique Traders, Commission Agents, Room No. 23, Embankment Road, Leu Market, Karachi.
35	M/s. Rehmat Ullah Bhudar Bhai, W/o 24, Northern Napier Road, Karachi.

Serial No.	Name and Address
	KARACHI—*concld.*
36	M/s. Associated Enterprises, 15-Nadir House. McLeod Road, P. O. Box No. 4454, Karachi-2.
37	M/s. Bangal Oil Depot, Daryalal Street, Jodia Bazar, Karachi.
38	M/s. Ch. Ghulam Ahmad Khan, No. 172/L/2. P. E. C. H. S., Karachi.
39	M/s. Haji Muhammad Ahraf & Co. Devdhar Pragji Building, New Chalbi, Karachi.
40	M/s. Liaq Co., 181, Liaqat Market, Bunder Road, Karachi.
41	M/s. Abdullah Haji Kassam Ghelli, Ghelli Manzil, Para Lane, Khori Garden, Karachi-2.
42	M/s. Farooq Yousuf & Co. Ghelli Manzil, Khori Garden Para Lane, Karachi.
43	M/s. Pakistan Salt Trading Co. Katchi Gali, Para Lane, Khori Garden, Karachi-2.
44	M/s. Haji Ahmad Din, 4-Express Market, Garden No. 1, Sadar, Karachi.
45	M/s. Product Produce Corporation, 27-Farooq Building, Bunder Road, Karachi.
46	M/s. Abaska & Co., Dunolly Road, Karachi.
47	M/s. Burki Trading & Co. Lea Market, Karachi.
48	M/s. Zaffer Ahmed, Karachi.
49	M/s. Shakir Bros, Karachi.
50	M/s. Shah Sons & Co., Idris Chambers, Karachi.
51	M/s. V. H. Karim, Karachi.
	LAHORE
1	M/s. Ch. Ham Din & Co., Salt Dealers, Rattan Chand Sarai, Outside Shahalam Gate, Lahore.
2	M/s. A. Sultan Mahmood & Co. Rock Salt Dealers, 40-Tegh Bahadur Road, Krishan Nagar, Lahore.
3	M/s. Malik Abdul Hamid, Salt Dealers, Grain Market, Badami Bagh, Shop No. 159, Lahore.
4	M/s. Chandhary Sons, Salt Dealers, H-194, Akbari Mandi, Lahore.
5	M/s. Ghulam Rasool, Salt Merchant, Sarai Rattan Chand, Lahore.
6.	M/s. Muhammad Ibrahim, Muhammad Ramzan, Salt Dealers, Sarai Rattan Chand, Lahore.
7	M/s. Muhammad Ramzan & Sons, Salt Dealers, Sarai Rattan Chand, Lahore.
8	M/s. Friends Co. Nai Islami Dukan, Chemicals & Salts Merchants, inside Akbari Gate, Lahore.

Serial No.	Name and Address
	LAHORE—*contd.*
9	M/s. Faza Zia & Co. House No. 2 Sadiq Street No. 100, Chah Pichhwara, Mozang, Lahore.
10	M/s. Viqar Sons, 188/D, Rehman Pura, Lahore.
11	M/s. Zeeshan & Co. Chowk Anarkali Lahore.
12	M/s. Mushtaq Corporation, F/1361-A, Kundigaran Street, Dabbi Bazar, Lahore.
13	M/s. S. M. Iqbal & Co. Dealers Rock Salt, Building Materials, Hide Market, Lahore.
14	M/s. Ch. Jalal-ud-Din Randhawa, 79, Ravi Park, Lahore.
15	M/s. Ch. Siraj Din, Salt & Oil Merchant, F-579, Bazar Serianwala, Lahore.
16	M/s. Ishaq Hanif Ltd. Sub-Shop Agents to Sartaj Engineering Co. Ltd., P. O. Box No. 701, Lahore.
17	M/s. Muhammad Shafiq, Shamshir Ali, Salt Dealers, 52-Anarkali, Lahore.
18	M/s. Imam Hussain Khan, Importers & Exporters, Dingha Singh Building, Beadon Road, Lahore.
19	M/s. Sh. Wali Muhammad, Food grain Dealers, 18-Grain Market, Badami Bagh, Lahore.
20	M/s. Bashir Ahmad Qamar, Salt Dealer, opposite Lal Kothi, Taj Pura Road, Lahore.
21	M/s. Muhammad Amin & Bros, Salt Dealers, Akbari Mandi, Lahore.
22	M/s. Abdul Rashid & Sons, Iron Merchants, 151-Loha Bazar (Market), Landa Bazar, Lahore.
23	M/s. Ghulam Mohi-ud-din, Ghulam Mustafa, Salt Dealer, Akbari Mandi, Lahore.
24	M/s. Muhammad Tafail Muhammad Saeed & Sons, Salt Dealer, Chohatta Mufti Baqar, 1/1541, Bazar Lakar Mandi, Lahore.
25	M/s. Muhammad Habib & Sons, Dalmia Cement Stockists, 247-Landa Bazar, Lahore.
26	M/s. A. M. Rathur & Sons, Haveli Mian Khan, Mochi Gate, Lahore.
27	M/s. Ghulam Mustafa & Bros, Salt Dealers, Akbari Mandi, Lahore.
28	M/s. Muhammad Hussain, H-190, Akbari Mandi, Lahore.
29	M/s. B-Brothers & Co. Baghputee Building, 45-Brandereth Road, Lahore.
30	M/s. Munir Hussain, Abdul Aziz, Salt Merchants, Food grain Commission Agents, 180-Grain Market, Badami Bagh, Lahore.
31	M/s. Mehar Sons, Iron & Steel Merchants & Government Registered Stock Holders, Badami Bagh, Lahore.

Serial No.	Name and Address
	LAHORE—*contd.*
32	M/s. The Poineer Consolidated Co. (Pakistan) Limited, Stockists and Agents, 23-Nursing Das Mansion, The Mall, Lahore.
33	M/s. S. Haroon & Co., 47-Mehraj Building, Ferozepur Road, Ichhra, Lahore.
34	M/s. Nizam Trading Co., Shahalam Market, Lahore.
35	M/s. Shamas Saleem Bros., Sale Dealers & Commission Agent, 42-Main Road, Samanabad, Lahore.
36	M/s. Abdul Hakim & Co., Salt Dealers, inside Sarai Rattan Chand, Shahalam Gate, Lahore.
37	M/s. Muhammad Ramzan Rehmat Ullah, Salt Dealers, Rattan Chand Road, Lahore.
38	M/s. Bhatti Salt Co., Salt Dealers, 202-Grain Market, Badami Bagh, Lahore.
39	M/s. Commission Ghee Store (Prop. Ailauddin), Akbari Mandi, Lahore.
40	M/s. Haji Ghulam Nabi, Salt Dealers, Rattan Chand Road, Lahore.
41	M/s. Zia-ud-din, Salt Dealer, 186-H, Akbari Mandi, Lahore.
42	M/s. Muhammad Tufail & Sons, Shop No. 22, Rattan Chand Road, Lahore.
43	M/s. Liaqat Ali & Co., Shop No. H/190 inside Akbari Gate, Lahore.
44	M/s. Ishaque & Co., Rock Salt Dealers & Approved D/Salt Agents inside Sarai Rattan Chand, Lahore.
45	M/s. Pakistan International Enterprise, Bohara Building, outside Akbari Gate, Lahore.
46	M/s. Shah Trading Corporation, 47, Queens Road, Lahore.
47	M/s. Sh. Maqbool Illahi & Bros, 218, Loha Market, Lahore.
48	M/s. Mirza Zafar Ullah Khan, 1/903, Tavela Nawab Sahib, inside Mochi Gate, Lahore.
49	M/s. Sh. Inam Din, Salt Merchant, Rattan Chand Road, Rajkomar Building outside Shahalam Gate, Lahore.
50	M/s. Haji Abdul Hamid Muhammad Tufail, Salt Dealer, Rattan Chand Road, Lahore.
51	M/s. Muhammad Jamil & Co., Salt Dealer, Grain Market, Shop No. 101, Badami Bagh, Lahore.
52	M/s. Chandhary Salt Dealers, (Prop. Ch. Mushtaq Ahmad), 1/674, Haveli Mian Khan, inside Mochi Gate, Lahore.
53	M/s. Indus Agencies Limited Alkhush Building, Bank Square, The Mall, Lahore.
54	M/s. Republic Business & Manufacturing Corporation, Badami Bagh, Lahore.

Serial No.	Name and Address
	LAHORE—*contd.*
55	M/s. Sheikh Abdul Ghafoor & Sons, 25-A, Masson Road, Lahore.
56	M/s. Naseem Akhtar, Rishi Bhawan, 84 Brandreth Road, Lahore.
57	M/s. Karim Bukhsh Pir Bukhsh, Salt Merchants, outside Shahalam Gate, Lahore.
58	M/s. Naeem Ullah & Co., Rock Salt Dealers & Approved D/Salt Dealers, Sarai Rattan Chand Road, Lahore.
59	M/s. Bashin, House, 187, Grain Market, Badami Bagh, Lahore.
60	M/s. Javid Cold Storage & Ice Factory, 37-Ferozepur Road, Ichhra, Lahore.
61	M/s. Malik Abdullah & Co., Iron Steel & Cement Stockist, Bank Chamber, Badami Bagh, Lahore.
62	M/s. Ashfaq Hussain, Salt Dealer, 125-Grain Market, Badami Bagh, Lahore.
63	M/s. Zahid Husain Ghulam Sarwar, Salt Dealer, Shop No. 67, Main Bazar, Gowal Mandi, Lahore.
64	M/s. S. Aqil Husain Jaferi & Co., 18-A, Gulberg Road, Lahore.
65	M/s. United Agencies, Munshi Chambers, Old Anarkali, Lahore.
66	M/s. Saeed Traders, Salt Dealers, 134, Grain Market, Badami Bagh, Lahore.
67	M/s. Chaudhari, Serai Rattan Chand, Lahore.
68	M/s. Ch. Muhammad Latif & Co., Serai Rattan Chand, Lahore.
69	M/s. Jay Brothers, 7-Munshi Chambers, Badami Bagh, Lahore.
70	M/s. Jeicee Brothers, 18-A, Jail Road, Lahore.
71	M/s. Major M. A. Baig (Rtd.), 20-Sadat Street, McLeod Road, Lahore.
72	M/s. Muhammad Yasin Nagina & Co., Salt Dealer, 119, Grain Market, Lahore.
73	M/s. Haji Muhammad Amin & Co., Salt Merchant, Serai Rattan Chand, Lahore.
74	M/s. Muhammad Shafi Chaman Din, Salt Merchant, inside Sarai Rattan Chand, Lahore.
75	M/s. Muhammad Waris & Co., Salt Dealer, 132, Anarkali, Lahore.
76	M/s. Taj-ud-Din Moula Bakhsh & Co. Salt Dealer, Ram Gali No. 1, Brandreth Road, Lahore.
77	M/s. Lahore Salt Company, Salt Dealer, 200-Grain Market, Lahore.
78	M/s. Ch. Fateh Din & Co., Salt Dealer, Shop No. 203, Grain Market, Badami Bagh, Lahore.
79	M/s. S. Muhammad Ilyas & Sons Ltd., The Mall, Lahore.

Serial No.	Name and Address
	LAHORE—*contd.*
80	M/s. Aziz Sons, Salt & Food Grain Exporters and Commission Agents. 31-Grain Market, Badami Bagh, Lahore.
81	M/s. R. A. Siddiqui, Notary Public of Lahore District, 11-D, Nisbat Road, Dial Singh Street, Lahore.
82	M/s. Qudrat Ali, Shop No. 93, Badami Bagh, Lahore.
83	M/s. Western Steel Traders, Dealers in Hardware, Pipe and Chain, Ram Gali No. 2, Shop No. 5, Brandreth Road, Lahore.
84	M/s. Muhammad Khurshid & Co, 78-Grain Market, Badami Bagh, Lahore.
85	M/s. Salt Trading Corporation, 23/24, Harike Road, Lahore Cantt.
86	M/s. Khan Brothers & Co., Grain and Salt Merchant and Export. 69-Main Bazar, Gowal Mandi, Lahore.
87	M/s. Abdul Haq (Rtd.), Supervisor, 91-F, Gulberg II.
88	M/s. Mansoor Ahmed, care of G. M. Shafi. B/1381, Akbari Mandi. Lahore.
89	M/s. Sh. & Brothers, Appoved Industrial Salt Agents. Sarai Rattan Chand, Lahore.
90	M/s. Masood Ahmad, Ghulam Ali Salt Dealers, Sarai Rattan Chand, Lahore.
91	M/s. Ilahi Brothers, Landa Street, inside Bhatti Gate, Lahore.
92	M/s. Interseas Trading Corporation, opposite High Court. 26-B. The Mall, Lahore.
93	M/s. Islam & Co., Importers & Exporters, 2-Hospital Road Anarkali, Lahore.
94	M/s. M. Shaffat Khan, Salt Dealers, inside Akbari Gate, Lahore.
95	M/s. Zakiria Shah & Sons, Salt Merchants. H/194/13. Akbari Mandi. Lahore.
96	M/s. Abdul Rahman & Co., Salt Dealers, Grain Market, Lahore.
97	M/s. Malik Muhammad Shafique & Co., Salt Dealers, F-76. Kucha Kakezain, Lahore.
98	M. A. Waheed & Co. (Regd.) 35-The Mall, Lahore.
99	M/s. Tahir Sons, above Jallander Motor Agencies, Nila Gumbad. Lahore.
100	M/s. Haji Abdul Ghani Nazir Ahmad, Salt Dealers, Shop No. H-1372, Akbari Mandi, Lahore.
101	M/s. Razi-ud-Din & Sons, 41-Shahalam Market, Lahore.
102	M/s. Sheikh Bros. Approved Agents of D/Salt, 107-Lytton Road. Lahore.
103	M/s. Oriental Corp, Arya Samaj Building, Gumpat Road, Lahore.
104	M/s. S. A. Mirza, 28-Baghban Bazar, Gowal Mandi, Lahore.

Serial No.	Name and Address
	LAHORE—*contd.*
105	M/s. Haji Taj Din, Bungalow Ayub Shah, House No. 2545/F, Lahore.
106	M/s. Muhammad Safiq & Bros., 143-Grain Market, Badami Bagh, Lahore.
107	M/s. Muhammad Shafi & Co., Merchants & Commission Agents, Akbari Mandi, Lahore.
108	M/s. The Oriental Traders, Block S-D, Shahalam Market, Lahore.
109	M/s. Muhammad Sharif, Muhammad Javid & Co., Salt Dealers, inside Sirai Rattan Chand, Lahore.
110	M/s. Ch. Muhammad Ashraf, Krishana Gali No. 4, House No. 6, outside Shahalam Market, Lahore.
111	M/s. Pasha Sons (Salt, Flour, Rice & Flour Products Merchants), 54-Punjab Cloth Market, Lahore.
112	M/s. Muhammad Ishaq & Bros. (Wholesale Salt Dealer), Bazar Rang Mahal, 8- Lahore.
113	M/s. Sirajuddin Muhammad Iqbal, Cememt Merchants, outside Shahalam Gate, Circular Road, Lahore.
114	M/s. Hafiz Amiruddin and Bros. outside Akbari Gate, Lahore.
115	M/s. Riaz Co., 13-Azim Street, Brandreth Road, Lahore.
116	M/s. Shams & Co., Oriental Sports, 113-Anarkali, Lahore.
117	M/s. Nazar & Co., Coal Mines Owners, Jan Jria Building, Khewra.
118	M/s. Pakistan Industrial and Commercial Agencies, 7-G, Gulberg, Lahore.
119	M/s. Mir Ghulam Hussain & Co., Karyana Merchants, Chowk Habib Gunj, outside Sheranwala Gate, Lahore.
120	M/s. Malik Abdul Hafiz, 11-B, Temple Road, Lahore.
121	M/s. Abdul Qayyum Sindhu & Co., Rattan Chand Road, outside Shahalami, Gate, Lahore.
122	M/s. Javid Corporation, Salt Dealers, 7-Railway Road, Lahore.
122	M/s. Anwar Azam & Co. (Contractors & Salt Trader), 9-Dhani Ram Road, Anarkali, Lahore.
124	M/s. M. Shah Din Akram-ud-Din Salt Dealers, Choona Mandi, Badami Bagh, Lahore.
125	M/s. Malik Sultan Mahmood, Feroz Street No. 4, outside Akbari Gate, Lahore.
126	M/s. S. Ali Hussain & Co., outside Akbari Gate, Lahore.
127	M/s. Bashir Nazir & Co., 13-Anarkali, Lahore.
128	M/s. K. M. Khan, son of Haji Taj-ud-Din, Kucha Kakeziam, House No. F/222, Lahore.
129	M/s. D. B. Walker & Co., 19-Wool Market, Lahore.

Serial No.	Name and Address
	LAHORE—*contd.*
130	M/s. Central Trading Co., S. E. 11-21/S-20, Shop No. 1, Ajmal Street, Landa Bazar, Lahore.
131	M/s. Bukhari Brothers, (Customs Clearing and Forwarding Agents). Aziz Street Fleming Road, Lahore.
132	M/s. H. Muhammad Saeed & Co., F/1028, Kashmiri Bazar, Lahore.
133	M/s. Mian Taj-ud-Din, care of Crown Bus Work Shop, 211-G. T. Road, Baghbanpura, Lahore.
134	M/s. Ch. Muhammad Siddiq, H-12, Akbari Mandi, Lahore.
135	M/s. Universal Corporation, Salt and Grain Merchants, H-780, Akbari Mandi, Near Lal Haveli, Lahore.
136	M/s. Salah-ud-Din, 11-C, Temple Road, Lahore.
137	M/s. Ghulam Mujaddid, Jahanzeb & Co., 52-Khalid Market, Chowk Surjan Singh, Lahore.
138	M/s. Bashir Ahmed & Sons, Salt Merchants, Ration Depot, No. 70—76, 3-Nasir Building, Railway Road, Lahore.
139	M/s. Muhammad Iqbal, House No. 18, Muhallah Avian, Qilla Gujar Singh, Lahore.
140	M/s. H. M. Tufail & Co., 184, Anarkali, opposite Bible House, Lahore.
141	M/s. Dost Son Corporation, Exporters and Importers, Suppliers and Commission Agents, Lahore.
142	M/s. M. Shafi Bhatti, Scorpio Contractors, 81-16, The Mall, Lahore.
143	M/s. Commercial Food Corporation, 61-The Mall, Lahore.
144	M/s. Sheikh Brothers, Indenting Agents, R-2 Nila Gumbad, Lahore.
145	M/s. Malik Muhammad Aslam & Co., Plot No. 116 & 117, Main Road, Badami Bagh, Lahore.
146	M/s. United Commercial Agencies, Ex-Importer & Commission Agents, Evertruth, Mall Mansions, 39-The Mall, Lahore.
147	M/s. Riaz Corporation, Importers Agents, Paisa Akhbar, Lahore.
148	M/s. Chaudhary Ali Ahmad, Importers, Exporters and Agents, Chowk Bazaz Hatta, Lahore.
149	M/s. Amin & Amin, Lahore.
150	M/s. Ahmad & Co., Lahore.
151	M/s. Haji Abdullah Shah & Sons, Lahore.
	KASUR (DISTRICT LAHORE)
1	M/s. Sh. Muhammad Rafiq Muhammad Shafi, Cloth and General Merchants, inside Lahori Gate, Kasur.
2	M/s. Afghan & Co., Railway Road, Kasur.

Serial No.	Name and Address
	KASUR (DISTRICT LAHORE)—*contd.*
3	M/s. Arshad & Co. Cigarette & Match Merchants, Chamber Bazar, Kasur.
4	M/s. Sh. Muhammad Iqbal and Co., inside Lahori Gate, Kasur.
5	M/s. Sh. Ghulam Mohyuddin Muhammad Amin, Lime Bark, Salt Merchants and Commission Agents, Dingarh, Kasur.
6	M/s. Ibrahim Saeed & Co., Merchants and Commission Agents, Inside Lahori Gate, Kasur.
7	M/s. Sh. Rang Elahi and Sons, Merchants and Commission Agents. Railway Road, Kasur.
8	M/s.Abdur Rashid Muhammad Younus, Merchants and Commissio Agents, Railway Road, Kasur.
9	M/s. Muhammad Shafi, C/o Muhammad Ishaque Gas Welding Works, Lulliani, Kasur.
10	M/s. Sh. Abdul Aleem, Salt Dealer, outside Lahori Gate, Kasur.
11	M/s. Muhammad Sadique, Muhammad Ishaque & Co., Salt Dealers, Railway Road, Kasur.
12	M/s. A Rashid (The Nasheman). Kot Murad Khan, Kasur.
13	M/s. Sh. Muhammad Ikram Riaz Ahmad, Whole-Sale Dealers and Commission Agents, Railway Road, Kasur.
14	M/s. Muhammad Siddique, Prop. Kasur Salt Co., Kasur.
15	M/s. Sh. Nuhammad Shafi, Javid Iqbal, Merchents and Commission Agents, Railway Road, Kasur.
16	M/s. Hafiz Zulfaqar Ali, Salt Dealer, Railway Road, Kasur.
17	M/s. Fazal Karim & Co., Dingarh, Kasur.
	KOT RADHA KISHAN
1	M/s. M. Irshad and Co., Merchants & Commission Agents, Kot Radha Kishan.
2	M/s. Lala Muhammad Anwar Kasuri, Salt Dealer, Kot Radha Kishan.
3	M/s. Mian Muhammad Amin, Sardar Ali, Merchants and Commission Agents, Kot Radha Kishan.
4	M/s. Haji Fazal Din Muhammad Siddique, Salt Dealers, Mian Noor Ahmad Road; Kot Radha Kishan.
5	M/s. Mian Noor Ahmad Haji Muhammad Issa, Salt Dealers, Ghalla Mandi, Kot Radha Kishan.
	PATTOKI
1	M/s. Khan Muhammad Yusuf Khan and Sons, Salt Dealers, Pattoki.
2	M/s. Ahmad Din Muhammad Ishaque, Ghalla Mandi, Pattoki.
3	M/s. Abdul Razaq Khan, P. O. 20/742, Malikwal, Distt. Gujrat.

Serial No.	Name and Address
	USMANWALA (DISTRICT LAHORE)
1	M/s. Ahmad Din Muhammad Ishaque, Grain Market, Usmanwala.
2	M/s. Muhammad Ibrahim Muhammad Yusuf. Ghalla Mandi, Usmanwala.
	KANGANPUR
1	M/s. Muzaffar Hussain, Prop. Muzaffar Karyana Store, Kanganpur.
	LYALLPUR
1	M/s. Khalid Hamid, C/o. Union Medicine Co., Kutchery Bazar, Lyallpur.
2	M/s. Muhammad Yusaf, Muhammad Yunus, Namak Frosh, Karkhana Bazar, Lyallpur.
3	M/s. Anwar & Co, Salt Dealers, Kotwali Road, Chamon Mandi, Lyallpur.
4	M/s. Noor & Co., 501/B., Dipal Colony, Lyallpur.
5	M/s. Riaz Muhammad, son of Malik Ghulam Abbas, care of Malik Flour Mills, Chiniot Bazar, Lyallpur.
6	M/s. Nizam-ud-Din, son of Hafeez-ud-Din, Shop No. P-172, New Grain Market, Lyallpur.
7	M/s. Muhammad Bashir & Brothers, Rail Bazar, Basant Gali, Lyallpur.
8	M/s. Ch. Karam Ilahi, Salt Merchants, New Ghalla Mandi, Lyallpur.
9	M/s. Saeed Ahmad Khokhar, care of Malik Flour Mills, Chiniot Bazar, Lyallpur.
10	M/s. Shah Muhammad Omar, Salt Dealer, 40-Jinnah Colony, Lyallpur.
11	M/s. Haji Karam Din, Allah Bux, Salt Dealers, Kiryana Bazar, Lyallpur.
12	M/s. Abdul Ghani, Nabi Bux, Salt Merchant, Karkhana, Bazar. Gali No. 4, Lyallpur.
13	M/s. Saeed and Co., Karkhana Bazar, Street No. 4, Lyallpur.
14	M/s. Ch. Amanat Ali Ghulam Muhammad & Co., Kiryana, Coal Bazar, Lyallpur.
15	M/s. Faqir Muhammad, Muhammad Sadiq, Salt Marchants, Karkhana Bazar, Lyallpur.
16	M/s. Ch. Ismail Muhammad Ali, Salt Merchants, Karkhana Bazar, Lyallpur.
17	M/s. Haji Abdul Rashid, Pakistan Flour Mills, Partap Nagar, Jhal Road, Lyallpur.

Serial No.	Name and Address
	LYALLPUR—*contd.*
18	Mr. Ch. Abdul Hameed, Circular Road, Lyallpur.
19	M/s. Muhammad Shafi & Muhammad Yusuf, Salt Dealers, Karkhana Bazar, Lyallpur.
20	M/s. Muhammad Ayub Abdul Rehman, Sabun Wala Coal, Lyallpur.
21	M/s. Khawaja Karam Elahi, Petrol Dealers & Commission Agent, Lyallpur.
22	M/s. Swat Agencies, Representatives and Suppliers, Kutchery Bazar, Lyallpur.
23	M/s. Ch. Ghulam Ahmed Khan, No. 172/L/2. PECHS, Karachi.
24	M/s. Nisar Ahmad, Ghulam Rasul, Salt Merchants, Old Grain Market, Lyallpur.
25	M/s. Riaz Ahmad Ejaz Ahmad, Importers and Exporters, Street No. 4, Old Grain Market, Lyallpur.
26	M/s. Rehman Traders, Stockists, Lakkar Mandi, Lyallpur.
27	M/s. Muhammad Shafi and Muhammad Siddique, Montgomery Bazar, Lyallpur.
28	M/s. Sh. Ahsan Elahi & Co., Contractors, P-185, Street, 7/8, Gurunanakpura, Lyallpur.
29	M/s. Ch. Qutab-ud-Din & Bros. Commission Agents, Old Grain Market, Lyallpur.
30	M/s. Muhammad Yasin, care of Karsaz Co-operative Society, Edible Rock Salt Dealers, P-184, Circular Road, Lyallpur.
31	M/s. Muhammad Nazir & Co., Distributors & Stockists, Railway Road, Lyallpur.
32	M/s. Siraj-ud-Din, son of Nizam Din, Salt Merchants, Old Grain Market, Lyallpur.
33	M/s. Mumtaz & Co., Manufacturers, P-185, Street 7/8, Gurunanakpura, Lyallpur.
34	M/s. Malik Muhammad Aslam, Salt Dealers, 47-Jinnah Colony, Lyallpur.
35	M/s. Miraj Din, son of Faqir Muhammad, Salt Merchants, Karkhana Bazar, Lyallpur.
36	M/s. Muhammad Ayub & Co., Karkhana Bazar, Lyallpur.
37	M/s. Ch. Muhammad Jamil & Sons, Purani Ghalla Mindi, Lyallpur.
38	M/s. Mehraj Din, Salt Merchants, Karkhana Bazar, Gali No. 3, Lyallpur.
39	M/s. Muhammad Shafi, Street No. 4, Old Grain Market, Lyallpur.
40	M/s. Fida & Co., Rock Salt Dealers, 196-Kotwali Road, Lyallpur.
41	M/s. Aslam Commission Shop, Old Grain Market, Lyallpur.

Serial No.	Name and Address

LYALLPUR—*concld.*

42. M/s Mumtaz Begum and Munir Hussain, Mumtaz Salt Store, Nishatabad, Lyallpur.
43. M/s. Rabbani Corporation, Montgomery Bazar, Lyallpur.
44. M/s. Chaudhary Brothers, Importers & Dealers, 9-C, Peoples Colony, Lyallpur.
45. M/s. Saifur Rehman Lambardar, son of Rehmat Ullah, Quarter No. 83-A, Samanabad Colony, Lyallpur.
46. M/s. Malik Sher Muhammad and Sons, New Ghalla Mandi, Lyallpur.
47. M/s. Dost Son Corporation, Lahore.
48. M/s. United Commercial Agencies, Lahore.

TANDLIANWALA

1. M/s. Mubarak Trading Co., General Merchants, Samundari Road, Tandlianwala.
2. M/s. Sardar Hasan Muhammad Khan & Sons, Commission Agents, Ghalla Mandi, Tandlianwala.
3. M/s. Haji Taj Din-Muhammad Latif, Ghalla Mindi, Tandlianwala.
4. M/s. Muhammad Saleem & Bros, Tandlianwala.

GOJRA MANDI (DISTRICT LYALLPUR)

1. M/s. Abdul Aziz-Ibrahim, Shop No. 77, Rizvi Market, Gojra Mandi.
2. M/s. Ch. Allah Ditta-Muhammad Nazir, Shop No. 109, Rizvi Market., Ghalla Mandi, Gojra Mandi.
3. M/s. Habib Ahmed Khan, Nazir Ahmad, Shop No. 72, Rizvi Market, Gojra Mandi.
4. M/s. Haji Chasesta Muhammad, Ghalla Mandi, Gojra Mandi.
5. M/s. Ch. & Co., Yaran Dealers, Old Crain Market, Gojra Mandi.
6. M/s. Javaid & Co., Agents of ESSO, Gojra Mandi.
7. M/s. Habib-ur-Rehman & Co., Salt Merchants, Ghalla Mandi, Gojra Mandi.
8. M/s. Haji Muhammad Abdullah, Shop No. 75, Salt Merchants, Ghalla Mandi, Gojra Mandi.

TOBATEK SINGH

1. M/s. Ch. Muhammad Sadiq-Muhammad Siddiqui, Grain Market, Tobatek Singh.
2. M/s. Mirza Sher Muhammad-Mirza Nizam Din, Shop No. 7/201, Saddar Bazar, Tobatek Singh.

Serial No.	Name and Address
	TOBATEK SINGH—*concld.*
3.	M/s. Wali Muhammad-Ali Sher, son of Qadir Bakhsh, Shop No. 22, Grain Market, Tobatek Singh.
4.	M/s. Ch. Fazal Qasim-Masood Ahmad, Iron and Hardware Dealers, Tobatek Singh.
5.	M/s. Ghulam Rasul-Muhammad Shabbir, Salt Merchants, Sabzi Mandi, Tobasek Singh.
6.	M/s. Saleem Akhtar & Brothers, Vegetable Ghee and General Merchants, Nijammaddin Road, Tobatek Singh.
7.	M/s. Chaudhry Muhammad Ismail-Muhammad Idrees, Hardware, Iron Agricultural Equipment Dealers, Tobatek Singh.
8.	M/s. Ch. Shah Muhammad-Muhammad Siddique, Commission Agents, Grain Market, Tobatek Singh.
9.	Mr. Faiz Muhammad, son of Muhammad Bakhsh, Shop No. 25/C, Block Inside Ghalla Mandi, Tobatek Singh.
10.	M/s. Haji Tufail Muhammad-Ashural Haq, Shop No. P-275, Grain Market, Tobatek Singh.
11.	Mr. Sardar Ahmad, son of Sardar Hussain Bakhsh, House No. 671/A, Kamalia.
12.	M/s. Haji Muhammad Akbar-Muhammad Sadiq, Commission Agents, Tobatek Singh.
13.	M/s. Karachi Cotton Suppliers, Norani Cotton Factory, Tobatek Singh.
14.	M/s. Abdul Rashid, Salt Merchant care of Doctor Muhammad Ramzan Akhtar, Homeopathic, Committee Bazar, Dera Ghazi Khan.
	KAMALIA
1.	M/s. Munshi, son of Ibrahim, Shop No, 76, Railway Road, Kamalia.
2.	M/s. Haji Hasan Wali Muhammad, Shop No. 1165-B, Saddar Bazar, Kamalia.
3.	M/s. Muhammad Ibrahim, Muhammad Sadiq, Salt Dealers, Saddar Bazar, Kamalia.
4.	M/s. Muhammad Hasan & Co., Grain Market, Kamalia.
	MAMUKANJAN
1.	M/s. Abdul Rehman & Co., Mandi Mamukanjan.
2.	M/s. Abdul Rehman Khan & Co., Commission Agents, Ghalla Mandi, Mamun kanjan.
3.	M/s. Abdur Rehman care of Rehmani Engineering Works, Mamunkanjan.
4.	M/s. Naseem Ahmad-Muhammad Tufail, 74-Tonchi Bazar, Jaranwala.

Serial No.	Name and Address
	CHAK JHUMRA
1.	M/s. Moor Muhammad, son of Hakim Din, Salt Merchant, Chak Jhumra.
2.	M/s. Hushiarpur Trading Co., Salt Dealers, Chak Jhumra.
3.	M/s. Mehr Din & Sons, Chak Jhumra.
	PIR MAHAL
1.	M/s. Rustam Ali-Amjad Ali, Salt Merchants, Pir Mahal.
2.	M/s. Shaukat Ali & Co., Pir Mahal.
3.	M/s. Muhammad Azim, son of Yousuf Ali, Grain Market, Pir Mahal.
	JARANWALA
1.	M/s. Abdul Ghafoor & Co., Salt Merchants, Grain Market, Jaranwala.
2.	M/s. Haji Shah Din-Abdul Rashid, Commission Agents, Jaranwala.
3.	M/s. Ilam Din, Muhammad Shafiq, Ghalla Mandi, Jaranwala.
4.	M/s. Mian Niaz & Co., Niaz Park, Jaranwala.
5.	M/s. Muhammad Aslam and Faiz Muhammad, Grain Market, Jaranwala.
6.	M/s. Shah Niamat Ilahi & Sons, Grain Market, Jaranwala.
7.	M/s. Nishat & Co. Grain Market, Jaranwala.
8.	M/s. Chaudhry Karam-ud-Din Bhatti & Co., Grain Market, Jaranwala.
	RAJAVA
1.	M/s. Bashir Ahmad & Co., Rajava, Tehsil Toba Tek Singh, District, Lyalipur.
	MAHMOOD KOT (MUZAFFARGARH)
1.	M/s. Mushtaq Ahmad Khan, Salt Dealer Mahmood Kot.
	KAROR
1.	M/s. Allah Wasaya-Allah Bakhsh, Salt Dealers, Karor.
2.	M/s. Soofi Muhammad Hussain-Muhammad Bux, Karyana Merchants, Karor.
	MULTAN (PROPER)
1.	M/s. Haji Sodagar Ali, Umar Din, Old Sabzi Mandi, Multan City.
2.	M/s. Ehsan Brothers, Al-Ehsan Double Phatak, Multan.
3.	M/s. Multan Cement Mart Hussain Agahi, Multan.

Serial No.	Name and Address
	MULTAN (PROPER)—*contd.*
4.	M/s. Sh. Qamardin-Jamil Ahmad and Co., Old Sabzi Mandi, Multan City.
5.	M/s. Irshad Brothers, Nawaz Shaher, Multan.
6.	M/s. Shirat-e-Kakhria (M. Sowara Khan) Salt Traders, Kalabagh, District Mianwali.
7.	M/s. Shakil Ahmad Qureshi, Salt Dealers, Kup Bazar, Multan City.
8.	M/s. Muhammad Anwar Khan and Co., 19-Purani Sabzi Mandi, Multan City.
9.	M/s. Hafiz Ghulam Muhammad and Sons, Purani Sabzi Mandi, Godown No. 83, Multan City.
10.	M/s. Javaid and Co., Out side Pak Gate, Gul Road, House No. 292, Multan City.
11.	M/s. Fateh Din, Muhammad Ibrahim, Salt Dealers, Outside Old Sabzi Mandi, Multan.
12.	M/s. Hafiz Noor Ahmad-Sardar Ahmad, Outside Purani Sabzi Mandi, Multan City.
13.	M/s. Ch. Muhammad Ali, New Ghalla Mandi, Multan City.
14.	M/s. Mirza Hussain Bux, Kup Bazar, Shop No. 301, Multan City.
15.	M/s. Muhammad Sadiq, Bazar Pipal Swan Kapur, Multan.
16.	M/s. Muhammad Rafiq and Co., Kutchery Road, Multan City.
17.	M/s. Sh. Muhammad Saeed-Abdur Rashid, Old Sabzi Mandi, Multan.
18.	M/s. Sh. Muhammad Yunas-Muhammad Munir, Salt Merchants Lohari Gate, Kutchery Road, Multan.
19.	M/s. Sh. Abdur Rehman-Saddaruddin, Hide Market, Multan City.
20.	M/s. Ghulam Hasan-Abdul Khaliq, near Old Sabzi Mandi, Outside Bohar Gate, Multan.
21.	M/s. Mahmood Brothers, Importers and Exporters, 419-Chowk Bazar, Multan City.
22.	M/s. Star Trading Co., Merchants and Agents, outside Bohar Gate, Multan City.
23.	M/s. Haji Ghulam Muhammad Paracha and Co., Sabzi Mandi, Multan City.
24.	M/s. Haji Muhammad Bashir & Muhammad Safir, Karyana Merchants, Bazar Choori Sarai, Multan City.
25.	M/s. Bashir Ahmad and Co., Purani Sabzi Mandi, Multan City.
26.	M/s. S. Muhammad Abubakar and Sons, Importers and Exporters, Lohari Gate, Multan City.

Serial No.	Name and Address
	MULTAN (PROPER)—*concld.*
27.	M/s. Muhammad Siddique-Muhammad Iqbal, New Ghalla Mandi. Multan City.
28.	M/s. Dost Son Corporation, Lahore.
29.	M/s. Ch. Khurshid Ali-Muhammad Bashir, Inside Bohar Gate. Multan City.
30.	M/s. K. S. Hamid Newspapers Service, Hasan Parwana Road. P. B. No. 50, Multan.
31.	M/s. Sharif Sons, Inside Haram Gate, Multan.
32.	M/s. M. Ghulam Jilani and Co., Jilani Manzil, Hide Market. Multan City.
33.	M/s. M. Atta Ullah-M. Mutee Ullah, Kalabagh, District Mianwali.
34.	M/s. M. Obedullah and Sons, Orangzeb Road, Multan.
35.	M/s. Muhammad Rafi-Abdul Latif and Co., Ghalla Mandi, Multan.
36.	M/s. Ch. Abdul Shakoor, Purani Sabzi Mandi, Multan City.
37.	M/s. Qureshi Salt Dealers, Purani Sabzi Mandi, Multan City.
38.	M/s. Ghulam Muhammad care of Mian Muhammad Piracha, Kalabagh.
39.	M/s. Ch. Muhammad Shafi, & Co., Old Sabzi Mandi Road, Multan.
40.	M/s. Asghar Ali & Co., Sabzi Mandi Road, Multan.
41.	M/s. Maqsood Hussain, & Co., Chowk Shahidan, Multan.
42.	M/s. N. M. Shah, 2/5-T, P. E. C. H. S., Karachi.
43.	M/s. Shah Muhammad & Co., Outside Haram Gate, Multan.
44.	M/s. Kh. Karam Elahi, ESSO Agent, Mianwali.
45.	M/s. S. Muhammad Arif, Water Works, Road, Multan.
46.	M/s. Multan Roller Flour & Cotton, General Mills, Vehari Road, Multan.
47.	M/s. Abdul Wahab Khan, Kalabagh.
	KHANEWAL
1.	M/s. Muhammad Shafi-Islamuddin, Salt Dealers, Municipal Office, Khanewal.
2.	M/s. Muhammad Suleman, Salt Dealer, Akbar Bazar, near Committee, Khanewal.
3.	M/s. Haji Sh. Abdul Majid-Abdul Aziz Qureshi, Akbar Bazar, Shop No. 18-A/1, Khanewal.
4.	M/s. Ali Muhammad-Khadim Husain, Kiryana Merchants, Akbar Bazar, Khanewal.
5.	M/s. Abdul Shakoor & Brothers, Shop No. 56, Ghalla Mandi, Khanewal.
6.	M/s. Qadir Commission Shop, Head Office, Mandi Chistian, Bahawalnagar.

Serial No.	Name and Address
	KHANEWAL—*concld.*
7.	M/s. Sh. Bagh Ali-Muhammad Alam, Kiryana Merchants, Akbar Bazar, Khanewal.
8.	M/s. Muhammad Siddique-Muhammad Rashid, Liaqat Bazar, Khanewal.
9.	M/s. Muhammad Yaqoob-Muhammad Ali, 88, Block No. 7, Khanewal.
	MAILSI
1.	M/s. Qadri Commission Shop, Thana Bazar, Mailsi.
2.	M/s. Gul Muhammad Khan & Co., Commission Agent, Saleem Akhtar Road, Mailsi.
3.	M/s. Bashir Ahmad-Muhammad Sharif, Karyana Merchants, Mailsi.
4.	M/s. Afghan Brothers, Mailsi.
	SHUJABAD
1.	M/s. Liaqat Commission Shop, Grain Market, Shujabad.
2.	M/s. Taj Arhat Ghar, Shujabad.
3.	M/s. Sh. Jalal-ud-Din Raza Ali, Shujabad.
	LODHRAN
1.	M/s. Haji Ghulam Qadir & Co., Lodhran.
2.	M/s. Manzoor Fareed & Co., New Mandi, Lodhran.
3.	M/s. Syed Nazar Husain Gilani, Kalabagh (Mianwali).
	ABDULHAKIM
1.	M/s. Muhammad Ismail-Faqir Muhammad, Salt Dealers, Abdulhakim.
	KAHROR PAKKA
1.	M/s. Faiz Bux & Co., Karyana Mandi, Miain Bazar, Kahror Pakka.
2.	M/s. Abdur Razzaq-Abdul Majid & Haji Allah Wasaya Wanjara, Jinnah Bazar, Kahror Pakka.
	VEHARI
1.	M/s. Abdul Ghaffar & Co. Rail Bazar, Mandi Burewala, Tehsil Vehari.
2.	M/s. Ch. Muhammad Ali-Mian Muhammad Zahural Haque, Salt Dealers, Vehari.
	MIAN CHUNNU
1.	M/s. Sh. Allah Bakhsh & Sardar Muhammad, Mian Chunnu.
	MIANWALI
1.	M/s. Abdul Wahab Khan, Salt Traders Kalabagh.
2.	M/s. Khurshid Ahmed Khan, Kallur Kot, Mianwali.

Serial No.	Name and Address
	MIANWALI—*concld.*
3.	Mst. Zulekhan Khatoon, F-252, Gali Khatoon Rani, Mianwali.
4.	M/s. Haji Sher Illahi-Karam-ud-Din, Salt Dealers, Mianwali.
5.	M/s. Muhammad Aslam Shah, Government Contractor, General Order Suppliers, Mianwali.
6.	M/s. Amir Abdullah Qureshi, Mianwali.
7.	M/s. Habibullah Khan Shahani, Mine Owner Khewra.
8.	M/s. Mian Ghulam Abbas and Khwaja Nazar Abbas & Co., Mari Indus.
9.	M/s. Mian Ghulam Rasool, Darya Khan.
10.	M/s. Muhammad Saeed Rana (Assistant Manager, Commercial), C/o M/s. Rao Brothers Agents, Liaqatabad (Thul).
11.	M/s. Ghulam Muhammad-Muhammad Ramzan, Commission Agent, Liaqatabad.
	PIPLAN
1.	M/s. Attaullah Khan & Sons, Salt Dealer, Piplan.
	BHAKKER
1.	M/s. Malik Muhammad Hanif & Co., Commission Agents and Salt Dealers, Bhakker.
2.	M/s. Malik Nawaz Muhammad, Salt Dealer, near Police Station Bhakker.
	ISAKHEL
1.	M/s. Muhammad Ramzan, son of Muhammad Hayat, Kalabagh.
	MONTGOMERY
1.	M/s. Ch. Abdul Hamid-Muhammad Nasim, Ghalla Mandi, Montgomery.
2.	M/s. Khushi Muhammad & Sons, Montgomery.
3.	M/s. Jan Muhammad-Ghulam Muhammad & Co. No. 114, Namak Mandi, Montgomery.
4.	M/s. Inland Food & General Enterprise, Dipalpur Bazar.
5.	M/s. Anwar Corporation (Prop. Opp.) Mai-Wali, Montgomery.
6.	M/s. Qayyum Trading Co., Kabir Road, Montgomery.
7.	M/s. Malik Imam Din & Brothers, Pull Bazar, Montgomery.
8.	M/s. Muhammad Hussain Khan, Gali Crown Press, Jinnah Chowk, Montgomery.
9.	M/s. Abdul Hakim & Brothers, Saddar Bazar, Montgomery.
10.	M/s. M. Nasarullah (Rtd. Deputy Secretary, Industries), Mohallah Islamabad.
11.	M/s. Muhammad Abdullah, son of Jan Muhammad, Sori Gali.
12.	M/s. Dost Sons Corporation, Exporters and Importers, Commission Agents Lahore.

Serial No.	Name and Address

MONTGOMERY—*concld.*

13. M/s. Haji Jan Muhammad-Muhammad Yousaf (Sheikh), Ghalla Mandi, Montgomery.
14. M/s. Muhammad Salimullah, son of Sanaullah, No. 246/F, Farid Town, Montgomery.
15. M/s. Muhammad Ashiq-Siraj-ud-Din, Iron, Hardware and Paints Mart, Burewala.

CHICHAWATNI

1. M/s. Muhammed Rafiq-Muhammad Hamid, Salt Dealers, Okanwala Road, Chichawatni.
2. M/s. Lal & Co., Post Office Road, Chichawatni.
3. M/s. Sh. Aftab Ahmed, Salt Dealer and Kiryana Merchant, Main Bazar, Chichawatni.
4. M/s. Muhammad Tufail-Habib-ur-Rehman, Salt Merchants, Rail Bazar.
5. M/s. Haji Qamar-ud-Din & Hashmat-ud-Din, Cigarettes and Matches Distributor, Rail Bazar.
6. M/s. Ch. Karam Din & Sons, Auto-Rickshaws, Importers, Chichawatni.
7. Mukhtar Ahmad and Muhammad Ismail, Salt Merchants, Ghalla Mandi, Chichawatni.

GAGGO

1. M/s. Sabir Hussain & Co. Ghalla Mandi, Gaggo, District Montgomery.

RENALA KHURD

1. M/s. Riaz General Stores, Renala Khurd.
2. M/s. Ch. Muhammad Bukhsh and Muhammad Hanif, Renala Khurd.
3. M/s. Pirzada Muhammad Saeed, Renala Khurd.
4. M/s. Rachna Industries, Samundri Road, Lyallpur.

PAKPATTAN

1. M/s. Latif Arhat Ghar (Major Muhammad Latif), Ghalla Mandi, Arifwala.
2. M/s. Abdul Ghafoor & Sons, Shop No. 2907, inside Ghalla Mandi, Pakpattan.

OKARA

1. M/s. Ali Muhammad, Muhammad Din, New Pak Soap Factory,
2. M/s. Rafiq Islam & Co. Ravi Road.
3. M/s. Umer Brothers, 12-Dinga Singh Building, The Mall, Lahore.
4. M/s. Ghulam Nabi, Mandi Road.

Serial No.	Name and Address
	OKARA—*concld.*
5.	M/s. Abdul Alim-Fakhr-ud-Din, 97-Grain Market, Okara.
6.	M/s. Nazir Husain, Ravi Road.
7.	M/s. Abdul Rashid, & Brothers Ravi Road.
8.	M/s. Saeed & Co., Mandi Road.
9.	M/s. Vohra Brothers, Importers, Okara.
10.	M/s. Bajwa Brothers, Mandi Road, Okara.
11.	M/s. Shah Muhammad Waris-Dost Muhammad, General Merchants, Okara.
12.	M/s. Shah Muhammad Shafi-Muhammad Yasin, Rail Bazar, Okara.
13.	M/s. Ch. Fazal Muhammad, Pak Soap Factory, Grain Market, Okara.
14.	M/s. Abdul Ghani and Brothers, Ghalla Mandi, Okara.
15.	M/s. M. D. Abdullah and Sons, 123-Kutchery Road, Okara.
16.	M/s. Ahmad Ali Khan-Zahoor Ahmad Khan & Co., Mandi Road, Okara.
17.	M/s. Habib Cotton Ginning and Pressing and Soap Factory, Okara.
	ARIFWALA
1.	M/s. Muhammad Aslam (Narang Flour and Rice Mills), Arifwala.
2.	M/s. Rana M. Hasan and Rana A. Rashid, 41/B, Grain Market, Arifwala.
3.	M/s. Sultan Muhammad and Muhammad Yaqub, Commission Agents, Ghalla Mandi, Arifwala.
	NAWABSHAH
1.	M/s. Nasir Trading Co., New Green Building, Sakrand Road, Nawabshah.
2.	M/s. Azam Trading Co., Moni Bazar, Nawabshah.
3.	M/s. Ahmad Medical Stores, Market Road, Nawabshah.
4.	M/s. Noor Muhammad-Muhammad Ibrahim, Station Road, Shahdadpur.
	SHAHDADPUR
1.	M/s. Muhammad Siddique-Fazl-ur-Rehman, Tehsil Road, Shahdadpur.
2.	M/s. Subhan Brothers, Shahi Bazar, Shahdadpur.
3.	M/s. Fajr-ud-Din-Nazam-ud-Din, Station Road, Shahdadpur.
	QUETTA
1.	M/s. Saleem Sons, Shahra-e-Iqbal, Quetta.
2.	M/s. Islamia Stores, Shahra-e-Iqbal, Quetta.

Serial No.	Name and Address
	QUETTA—*concld.*
3.	M/s. M. Abdur Rahim, Muhammad Jan. Ghaznavi. Shahra-e-Iqbal, Quetta.
4.	M/s. Muhammad Ibrahim. Chiragh Muhammad Shahra-e-Iqbal, Quetta.
5.	M/s. Razvi & Co., 4 37/19, Kakubabad Road Quetta.
6.	M/s. Bashir Ahmed, & Co., Chaman.
7.	M/s. Dost son Corporation, Importer and Exporter, Lahore.
	SWAT STATE
1.	M/s. Haji Syed. Said Muhammad Abdul Jabbar, General Merchants, & Commission Agents. Mingora, Swat State.
	MARDAN
1.	M/s. Anam Ullah Khan, Hazrat Umar Khan & Co., Bazar Khan Ghulam Hatimian, Mardan.
2.	M/s. Syed Muqasser Shah, Old Khewra, P. O. Khewra, Jhelum.
3.	M/s. Aslam Brothers, Baghdada Bazar, Mardan.
4.	M/s. Syed Azharul Hassan, 902/C. Garden Mohallah. Mardan.
	RAHIM YAR KHAN
1.	M/s. Ghani Sons, Shahi Road.
2.	M/s. Panjnad Oil Company. Shahi Road.
3.	M/s. Nehmat Ali. Muhammad Din, Grain Market.
4.	M/s. Al-Hadid Corporation, Shahi Road
5.	M/s. Noble Traders. Sardar Bazar.
6.	M/s. Hafiz Noor Ullah Khan, Quzian Street.
7.	M/s. Mumtaz Co. Branch Office at Rahim Yar Khan.
8.	M/s. Haji Taj Muhammad, and Co., Grain Market.
9.	M/s. Mehboob Ali Shah, Muhammad Ali Shah, Grain Market Chouk.
10.	M/s. Muhammad Luqman Muhammad Suleman Salt Merchant, Shahi Road.
11.	M/s. Ch. Muhammad Ali, Muhammad Afzal, Ghalla Mandi.
12.	M/s Ch. Ghulam Nabi, Muhammad Amin, Behind Ghalla Mandi.
13.	M/s. Anwar & Co., Grain Market.
14.	M/s. Afzal Brothers Ghalla Mandi, Rahim Yar Khan.
15.	M/s. Hakim Sher Muhammad and Sons. Rahim Yar Khan.
16.	M/s. Hafiz Ghulam Rasool. Salt Dealer. Ghalla Mandi Kot Adu. District Muzaffargarh.

Serial No.	Name and Address
	SADIQABAD
1.	M/s. Muhammad Ibrahim Muhammad Ismail, Dep.t Bazar, Khewra.
2.	M/s. Mumtaz Co., Sadiqabad.
3.	M/s. Manzoor Ahmed Zahoor Ahmad, Sadiqabad.
4.	M/s. Ghulam Hassan, Ghulam Rasool, Ghalla Mandi, Sadiqabad.
5.	M/s. Ashrat Brothers, Sadiqabad.
6.	M/s. Muhammad Ali, and Sons, 34/C, Sadiqabad.
7.	M/s. Mian Noor Muhammad and Sons, Sadiqabad.
	ZAHIRPIR
1.	M/s. Muhammad Ali, son of Haji Muhammad Husain, Abdul Rehman, Karyana Merchants Saddar Bazar, Zahirpir.
	KHANPUR
1.	M/s. Ghani Sons, Shahi Road, Rahimyar Khan.
2.	M/s. Dooba Hardware and General Paint Stores, Old Tehsil Bazar, Khanpur.
3.	M/s. Mumtaz Co., Sadiqabad Branch, Rahimyar Khan.
4.	M/s. Shah Jalal-ud-Din, Kamal-ud-Din, Khanpur.
5.	M/s. Siddique Brothers, Railway Road, Khanpur.
6.	M/s. Ch. Muhammad Yaqub, & Co., Kot Samaba, Khanpur.
7.	M/s. Akram Brothers, Ghalla Mandi, Khanpur.
8.	M/s. Rafique & Co., Old Grain Market, Khanpur.
9.	M/s. Muhammad Latif, Muhammad Salim Chhura, Islamabad, Khanpur.
10.	M/s. Irshad Ali Khan, 192/C, Ward H, Gowsala Building, Khanpur.
	RAWALPINDI
1.	M/s. Sh. Abdul Razzaq & Co. (Jaluadhary), Commission Agents and Salt Dealers, Kanak Mandi, Rawalpindi.
2.	M/s. Malik Taj-ud-Din, *Ex*-Municipal Commissioner, House No P/1374, Mohallah Haripur, Rawalpindi.
3.	M/s. Abdul Rahim & Co., Salt Dealers and Commission Agents, Gandum Mandi, Rawalpindi.
4.	M/s. Kabul House (Regd.), Agents Ganesh Flour Mills Co. Ltd., Lyallpur & Commission Agents, Namak Mandi, Rawalpindi.
5.	M/s. Syed Nooran Shah, Mardan Shah, Shop No. V/476, Namak Mandi, Rawalpindi.
6.	M/s. M. Muhammad Khan Janjua, Sales Depot at 153-Iqbal Road, Rawalpindi.
7.	M/s. Faiz & Co. Handling Contractors P. W. R. Zone No. I, Rawalpindi Division, Gawal Mandi, Rawalpindi.

Serial No.	Name and Address

RAWALPINDI—*concld.*

8. M/s. Nazar & Co., Coal Mines Owners, Salt Exporters and Salt Stockists-E-54, College Road, Rawalpindi.
9. M/s. Sh. Abdur Rahman Muhammad Saleem, Commission Agents Naswari Bazar, Rawalpindi.
10. M/s. S. M. Islam & Co. Agents Malta Vanaspati & Salt Dealers, Namak Mandi, Rawalpindi.
11. M/s. Haji Muhammad Nazir & Co., W.466 Ratta Road, Gardum Mandi, Rawalpindi.
12. M/s. Sadaqat Agents, Kamak Mandi, Rawalpindi.
13. M/s. Khan Bahadur Raja Muhammad Walait Khan & Sons, 25-A, Satellite Towns, Rawalpindi.
14. M/s. Hakim Munawwar Hussain, Muhammad Iqbal Khan, Abdul Ghafoor, Godown No. D/1299, Satellite Towns, Rawalpindi.
15. M/s. Saleem Ullah, Government Contractors, Timber Merchant (Kalabagh), Rawalpindi.
16. M/s. Ch. Bala Ismail, Muhammad Yasin, Government Contractors, Gunj Mandi, Rawalpindi.
17. M/s. Muhammad Shafi, Village Jharda Chechi, Rawalpindi Cantt.
18. M/s. Ch. Muhammad Nawaz, & Sons, Government Contractors, Gunj Mandi, Rawalpindi.
19. M/s. Muhammad Ibrahim, Salt Merchants, Shop No. V/520-E, Namak Mandi, Rawalpindi City.
20. M/s. Ch. Tanwir Ahmad, Salt Merchant, Shop No. V-3'4, Naswari Bazar, Rawalpindi.
21. M/s. Rehmat & Co. Contractors and General Order Suppliers, 762/F, Satellite Town, Rawalpindi.
22. M/s. Sh. Latif Akhtar, Ali Zaman, Shop No. V-114 Bazar Dalgran, Rawalpindi City.
23. M/s. Muhammad Nazir Khan, 1/49, Mohalla Chachi Street No. 2, Alam Khan Road, Rawalpindi City.
24. M/s. Ch. Muhammad Ishaq & Sons, V-520-J, Katra Namak, Rawalpindi.
25. M/s. Abdul Majid Khan, care of Qadoos Trading Co., Ganj Mandi, Rawalpindi.
26. M/s. Khawaja Brothers, Bank Square, Rawalpindi.
27. Sitar Ginai, Gul Zargar, Shop No. V-564-65, Rang Bazar, Ganj Mandi, Rawalpindi.
28. M/s. Muhammad Jan, Contractor Supplier, House No. F-89, Bhabra Bazar, Rawalpindi City.
29. M/s. Safdar Hussain, Salt Dealer, P/1304 Kartarpura, Rawalpindi city.
30. M/s. Abdur Rahman Khan, Salt Dealer, Katra Namak, Rawalpindi.

Serial No.	Name and Address
	RAWALPINDI—*contd.*
31.	M/s. Muhammad Bashir Qureshi & Brothers. Salt Merchants, House No. A/511, Street No. 11, Mohalla Mohanpura. Rawalpindi City.
32.	M/s. Khawaja Karm Illahi, Grain Market, Rawalpindi Town.
33.	M/s. Nazir Corporation, Stockist, Suppliers and Contractors, 25-Liaquat Market. Rawalpindi.
34.	M/s. Sh. Inayat Ullah, A/64 City Saddar Road, Rawalpindi.
35.	M/s. Muhammad Sharif (Hakim), Shop No. V-115 Near Ganj Mandi, Hamilton Road, Rawalpindi City.
36.	M/s. Abdur Rasool, B. S. Sc. L L. B. Advocate, Wadhumal Oodha Ram Road, Opp. District Court, Karachi-1 and will shift to Rawalpindi.
37.	M/s. Muhammad Afsar Khan & Sons, B-76-Commercial Centre, Satellite Town, Rawalpindi.
38.	M/s. S. Muhammad Nazir, Muhammad Aslam, Commission Agents, Gandum Mandi, Rawalpindi.
39.	M/s Mubarak Trading Co., B/142 New Mohallah, Rawalpindi, Shop No. W/432, Ganj Mandi.
40.	M/s. Fazal Dad, Mir Zaman Allah Dad, No. E. M. A.-85, Sultanpura, Rawalpindi.
41.	M/s. Ch. Muhammad Yusuf & Co., Shop No. V-510, Namak Mandi, New Katra, Rawalpindi.
42.	M/s. Ghulam Hasan & Co. Hassan Company, A/334-35, Ratta Road, Rawalpindi.
43.	M/s. Dost Son Corporation, Commission Agents, Lahore.
44.	M/s. Muhammad Akram Khan, The Northern Pakistan Trading Corporation, Rawalpindi.
45.	M/s. Lt.-Col. Ayub Khan (Rtd). & Sons, Cement Stockists, Satellite Town, Rawalpindi.
46.	M/s. Malik & Co. Behind Jamia Masjid Markazi Jamai Masjid Road, Rawalpindi.
47.	M/s Munir Husain, Muhammad Bilal & Co. P-1300, Karkarpura, Rawalpindi.
48.	M/s. Green Ways Merchants & Importers, 53/1 Dalhousie Road, Rawalpindi.
49.	M/s. Ijaz Husain Shah & Co. House No. 748/B, Satellite Town, Rawalpindi.
50.	M/s. Qazi Muhammad Bux, Gandum Mandi, Rawalpindi.

Serial No.	Name and Address
	GUJAR KHAN (RAWALPINDI)
1.	M/s. M. Muhammad Khan Janjua, Salt Stockist, Janjua Agencies, Head Office, Khewra.
2.	M/s. The Gujar Khan, Hamdard Association, Gujar Khan. The Gujar Khan Industrial and Urban Hamdard Association, Gujar Khan.
3.	M/s. Mirza Muhammad Hussain, Afzal Hussain, Salt Traders, Main Bazar, Gujar Khan.
4.	M/s. Sh. Muhammad Saeed, Abdul Majeed, Lime and Salt Merchants, Railway Road, Gujar Khan.
5.	M/s. Raja Gulzar Khan, Qazi Muhammad Sharif, Muslim Brothers, Sabzi Mandi, Gujar Khan.
6.	M/s. Ali, Brothers (Regd.), General Stores, Jamia Masjid Building, G. T. Road, Gujar Khan.
7.	M/s. Zamindara Stores, Regd. Jamia Masjid Building, G. T. Road, Gujar Khan.
8.	M/s. Dost Son Corporation, Commission Agent, Lahore.
	TAXILA
1.	M/s. Muhammad Khan, & Co. Railway Road, Taxila.
2.	M/s. Fazal Illahi, Salt Dealer, Railway Road, Taxila.
3.	M/s. Malik Faiz Alam, son of Malik Fazal Ahmad, Gujar, Railway Road, Taxila.
	WAH CANTT.
4.	M/s. Wah Traders, Agents Lime Stores, Suppliers and Distributors, Wah Cantt.
5.	M/s. Tajamal & Co., Wah Cantt.
	MUZAFFAR GARH
1.	M/s. Hakim Munawar Hussain Shah, Muhammad Iqbal Khan, Abdul Ghafoor, Ghalla Mandi, Muzaffar Garh.
2.	M/s. Muhammad Anwar Malik, Sher Jang, Shop No. 205, Inside Multan Gate, Muzaffar Garh.
3.	M/s. Paracha & Brothers, Ghalla Mandi, Kot Adu, Muzaffaffar-Garh.
	LEIAH
1.	M/s. Ghulam Hussain & Co. Salt Dealers, Leiah.
2.	M/s. Raza Muhammad & Brothers, Main Bazar, Leiah.
3.	M/s. Malik Elahi Bux, Fruit Market, Leiah.
4.	M/s. Sh. Abdul Hamid, son of Sh. Allah Bux, Commission Agents, Leiah.

Serial No.	Name and Address
	KOT ADU
1.	M/s. Chaadhri Traders, Ghalla Mandi, Kot Adu.
2.	M/s. Abdul Aziz, son of Hafiz Ghulam Rasool, Ghalla Mandi, Kot Adu.
3.	M/s. Faiz Rasool, son of Hafiz Ghulam Rasool, Ghalla Mandi, Kot Adu.
4.	M/s. Atta Rasool son of Hafiz Ghulam Rasool, Ghalla Mandi, Kot Adu.
5.	M/s. Haji Yar Muhammad, son of Haji Sarfaraz, Kalabag, Mianwali.
	KOT SULTAN
1.	M/s. Muhammad Ramzan Paracha, Kot Sultan.
	SUKKUR
1.	M/s. Ishtiaq Qureshi and Co., Importers and Exporters Wallace Gunj, Sukkur.
2.	M/s. Muhammad Ismail and Sons, Ajnerwala Rock and Sea Salt Merchant, Liaqat Ali Road, Sukkur.
3.	M/s. Bashir Ahmad, and Sons, Salt Merchant, Liaqat Chowk, Sukkur.
4.	M/s. Abdul Majid, and Sons, Government Salt Dealers, Liaqat Chowk, Sukkur.
5.	M/s. Haji Muhammad Ramzan, Salt Dealer, Liaqat Chowk, Sukkur.
6.	M/s. Sind Salt and Flour Mills (proprietor Ghulam Muhammad, Piracha), Rock and sea Salt Dealer, Shikarpure Road, Sukkur.
7.	M/s. Mr. Fazal Rehman Piracha, Liaqat Chowk, Sukkur.
8.	M/s. Saleem Brothers, B-1339/2, Dhak Road, Sukkur.
9.	M/s. Dost Sons Corporation Importers and Exporters, Lahore.
10.	M/s. Mr. S. A. Majeed Farooqui, Sukkur.
11.	M/s. Abdus Sattar Abba, Sukkur.
12.	M/s. Rajput Trading Co. Sukkur.
	SHIKARPUR
1.	M/s. Ishtiaq Qureshi, and Co. Wallace Gunj, Sukkur.
	MIRPUR MATHELO
1.	M/s. Mr. Muhammad Ali Chaudhry, care of Mufti Muhammad Hussain, Khawaja Market, Sukkur.

Serial No.	Name and Address
	ROHRI
	M/s. United Traders, Lahore.
	SIALKOT (PROP.)
1	M/s. Muhammad Iqbal, Karimpura Street, Sialkot.
2	M/s. Khawaja Abdul Rehman Muhammad Yaqub, Brick Kilan Owners, Sialkot.
3	M/s. Ch. Atta Ullah and Sons, Kanak Mandi, Sialkot.
4	M/s. Rana Pervez and Brothers, Kanak Mandi, Sialkot.
5	M/s. Fazal Muhammad Niaz Muhammad, Kanak Mandi, Sialkot.
6	M/s. M. Ghulam Hyder and Sons, Kanak Mandi, Sialkot.
7	M/s. Mirza Muhammad Hussain, Kanak Mandi, Sialkot.
8	M/s. K. Bhatti Stores, Green Wood Street, Sialkot.
9	M/s. Lal Muhammad, Kanak Mandi, Sialkot.
10	M/s. Ch. Ahmad Din Ala-ud-Din, Kanak Mandi, Sialkot.
11	M/s. Dost Sons Corporation Lahore.
12	Murawat Hussain, Rly. Guard, Mohall Bijli Garh, Sialkot.
13	M/s. Tariq Trading Agencies, 6/33, Rangpura Sialkot.
14	M/s. Malik Muhammad Khan, Kanak Mandi, Sialkot.
15	M/s. Master Ghulam Muhammad New Abadi, Wasti Shahidan, House No. 9/323, Sialkot.
16	M/s. Hayat Ahmad Khan Sher Muhammad, Bazar Pansarian, Sialkot.
17	M/s. K. B. & Co., 701-D, Satellite Town, Rawalpindi.
18	M/s. Malik Sons Agencies, Railway Road, Sialkot.
19	M/s. Khawaja Muhammad Ashraf, 20/469, Bagh Deputy, Sialkot.
20	M/s. Malik Abdul Majid, Tehsil Bazar, Sialkot.
21	M/s. Abdul Ghani Abdul Aziz, Arhties, Ghalla Mandi, Sialkot.
22	Spirit Stores, Nihal Chand Street, Sialkot City.
23	M/s. Haji Muhammad Jan Ch. Rehmatullah, Lohi Bazar, Salt Dealer, Sialkot.
24	Subedar Syed Ali Ahmad Shah, Sialkot.
	NAROWAL
1	M/s. Muhammad Bashir Muhammad Aslam, Salt Dealers, Shop No. 9, Mandi Zafarwal, District Sialkot.
2	M/s. Muhammad Bashir Muhammad Sharif, Ex-Salt Dealer, Samjwali. Gali Railway Road, Baddomalhi, District Sialkot.
3	Sh. Bashir Ahmad Abdul Rashid Salt Dealers, Baddomalhi.
4	M/s. Haji Noor Muhammad Abdul Ghani, Narowal.
5	M/s. Muhammad Aslam Muhammad Ashraf, Importers & Exporters, Narowal.

Serial No.	Name and Address
	NAROWAL—*concld.*
6	M/s. Barkat Medical Hall, Narowal.
7	M/s. Malik Inayatullah, Qila Sobha Singh.
8	Sh. Murad Ali, son of Sh. Chan Mahi, Main Bazar, Baddomalhi.
9	M/s. Nabi Bux Abdul Karim, Baddomalhi.
10	M/s. Muzaffaruddin, son of Rukunddin, Narowal.
11	M/s. Muhammad Hussain, Salt Dealer, Narowal.
	SAMBRIAL
1	M/s. Abdul Kassam Muhammad Ibrahim, Rail Bazar, Sambrial.
2	M/s. S. Abdul Jabbar Muhammad Tufail, Mandi Sambrial.
3	M/s. Haji Muhammad Akbar Mukhtar Ahmad Mandi Sambrial.
4	M/s. Ch. Riasat Ali, Mandi Sambrial.
5	M/s. Malik Trading Co., Sambrial.
6	M/s. Mr. Mukhtar Ahmad, Sambrial.
	SHAKARGARH
1	M/s. Ch. Muhammad Ahmad, Wholesale Dealers and Commission Agents, Shakargarh.
2	Mr. Muhammad Ismail, Dinpur Road, Shakargarh.
3	M/s. Sh. Lal Din and Sons, Main Bazar, Shakargarh.
4	M/s. Ch. Muhammad Hussain, Member, District Council, Shakargarh.
5	M/s. Muhammad Siddique, Railway Road, Shakargarh.
6	Abdul Qayyum Butt, son of Khawaja Muhammad Shafi, Ward Diapur Khurd, Shakargarh.
	DASKA
1	Hamid and Saeed, Sambrial Road, Daska.
2	M/s. Abdul Hameed, Commission Agents, Main Bazar, Daska.
3	M/s. Muhammad Sharif, Salt Dealers, Coal Depot Holder, Daska.
	CHAKAMRU
	M/s. Muhammad Shafi Munir Ahmad, Chakamru.
	CHAVINDA
1	M/s. Haji Muhammad Ismail and Company, Chavinda.
2	M/s. M Khalid Butt, Chavinda.
	PASRUR
1	M/s. Yasin Bashir Muhammad, Mandi Railway Road, Pasrur.
2	M/s. Bashir Ahmad and Sons, Ghalla Mandi, Pasrur.
	SHEIKHUPURA (DISTRICT SHEIKHUPURA)
1	Muhammad Insaf, Main Bazar, Sheikhupura.
2	Lutafat Ali Khan, 850-N, Samman Abad, Lahore.
3	Muhammad Saeed, Main Bazar, Sheikhupura.

APPENDIX

Serial No.	Name and Address
	NANKANA MAND
1	Haji Shafi Ahmad, son of Abdul Majid, Ghalla Mandi, Nankana.
2	Ch. Ghulam Mohiyuddin, Ghalla Mandi, Nankana.
3	Haji Abdul Aziz Muhammad Ibrahim, Mandi Warburton, Nankana.
	CHUHARKANA MANDI
1	Sh. Ghulam Rasul Nazeer Ahmad, Churkana Mandi.
2	Sh. Bashir Ahmad Fazal Karim, Churkana Mandi.
3	Muhammad Hayat Muhammad Hayat Attaullah, Mandi Churkana.
4	Raja Fazal Hussain Qurban Hussain, Mandi Churkana.
5	Sh. Muhammad Tufail, son of Nabi Bux, Shop No. 14 II-S., III-B., Churkana Mandi.
	NARANG MANDI
1	M/s. Muhammad Ishaq Muhammad Ashraf, Narang Mandi.
2	M/s. Basra Trading Co., Narang Mandi.
3	M/s. Sh. Muhammad Ashiq Abdul Razaq, Mandi Narang.
4	M/s. Altaf Hussain Muhammad Yusaf, Mandi Narang.
	SANGLA HILL
1	M/s. Abdul Ghafoor Faqir Muhammad, Committee Bazar, Sangla Hill.
2	M/s. Akhtar Hussain Abdul Hamid, Sangla Hill.
	SHARAKPUR
1	Sh. Wali Muhammad & Brothers, Main Bazar, Sharakpur.
2	M/s. Ghulam Muhammad Khan Pathan, Member, Town Committee, Skarakpur.
	DHABANSINGH
1	M/s. Muhammad Siddique, Mandi Dhaban Singh.
	SHAHDRA TOWN
1	M/s. Malik Zaman and Bros., 53, Main Bazar, Shahdra Town.
	MURIDKE
1	M/s. Ghulam Qadir, son of Abdur Rehman, Mandi Muridke.
	SARGODHA (PROP.)
1	M/s. Abdul Malik Wazir Muhammad, Muslim Bazar, Sargodha.
2	Khan Mian Khan, Block-7, Sargodha.
3	Chaudhry Bros., Satellite Town, Sargodha.
4	Khawaja and Co., Bungalow No. 61/c, Satellite Town, Sargodha.
5	M/s. Vetern Traders Combine, Block NC. 1, Liaqat Market, Sargodha.
6	Mr. Nisar Ahmad, Block No. 1, Sikka Building, Sargodha.
7	M/s. Qasim Bros., Khan Mian Khan Building, Block No. 7, Sargodha.

Serial No.	Name and Address
	SARGODHA (PROP.)—*concld.*
8	M/s. Khan Manzoor Ahmad and Bashir Ahmad, Kot Momin, Sargodha.
9	M/s. Mumtaz Ilahi and Co., Agents, Burmah Shell, Block I. Sargodha.
10 (A)	M/s. Fazal Haq and Sons, 63-A, Satellite Town, Sargodha.
10 (B)	M/s. Dost Sons Corporation, Lahore.
10 (C)	M/s. N. A. Keyani, 20, New Civil Lines, Sargodha.
11	M/s. Haji Hidayatullah and Co., Sabzi Mandi, Sargodha.
12	Mr. Muhammad Hanif, son of Abdul Aziz, Muslim Bazar, Sargodha.
13	Mr. Syed Ali Ahmad, Cotton Oil Mill, Factory Area, Sargodha.
14	The Associated Oil Agencies, General Bus Stand, Sargodha.
15	The Allied Agencies, Railway Road, Sargodha.
16	M/s. Sh. Muhammad Bashir Rehmatullah, Salt Dealers, Block 1, Sargodha.
17	M/s. Ch. Muhammad Ramzan 116, 117-Shamsher Town, Sargodha.
18	M/s. Habib Company, 27-Civil Lines, Towana House, Sargodha.
19	Mr. Muhammad Ratiq, son of Abdul Aziz, Shop No. 40, Block 1, Urdu Usmoni Masjid, Sargodha.
20	M/s. Akbar Clay Industries, 70/80/Grain Market, Sargodha.
21	M/s. The Sargodha Co-operative Multipurpose Society, 79/80, Grain Market, Sargodha.
22	Mr. Haji Wazir Muhammad, son of Rahim Bux Shop No. 4, B. No. 1.
23	Jan Muhammad Muhammad Iqbal, Block No. 1, Sargodha.
24	Ms. S. Allah Bux and Sons, Main Bazar, Satellite Town, Sargodha.
25	M/s. Muhammad Suleman Ali Muhammad, Block 1, Shop No. 1, Sargodha.
26	Mr. S. M. Younis, S. M. Younis, Chowk, Block No. 1, Sargodha.
27	Mr. Muhammad Zulfiqar, Chowk. Block No. 1, Sargodha.
	KHUSHAB
1	Mr. Abdul Rasul Khawaja, o/s Grain Market, Khushab.
2	M/s. Malik Fazal Ahmad, Mohalla Alipur, Khushab.
3	M/s. Muhammad Riaz Khan and Sons, Namak Farosh, Khushab.
4	M/s. Haji Fateh Muhammad Ramzan, Khushab.
5	M/s. The Khushab, Co-operative Multipurpose Society, Sargodha
6	M/s. Sh. Muhammad Aslam, Shop No. 4105, near Grain Market, Khushab Sargodha.
	JAUHER ABAD
1	M/s. Muhammad Ali, Shop No. 92, Main Bazar, Jauhar Abad.
2	M/s. Nazir Khan, son of Shakoor Khan, Jauhar Abad.

Serial No.	Name and Address
	SILLAN WALI
1	M/s. Ch. Anwar Bros, 73-Grain Market, Sillan Wali.
2	M/s. Muhammad Suleman, son of Muhammad Boota, Ghalla Mandi, Sillanwali.
	BHALWAL
1	M/s. Ch. Wali Muhammad & Sons, Cement Stockist, Bhalwal.
2	M/s. Nek Muhammad, son of Ali Muhammad, Namak Mandi, Bhalwal.
	PHULARWAN
1	M/s. Muhammad Zaman Ahmad Bux, Commission Agents, Khewra, District Jhelum.
	PESHAWAR
1	M/s. Cem-Kole, Prop. Lt.-Col. Amanullah, 66-C, University Town, Peshawar.
2	M/s. United Trading Co., Fazal Haq Street, Peshawar City.
3	M/s. S. Ejaz Hussain Inayat Ali Shah, Shahi Bagh Road, Peshawar.
4	M/s. Muhammad Taraiq and Co., Pir Bux Building, Peshawar.
5	M/s. Muhammad Din Mushtaq Ahmad, 435, Sadar Road, Peshawar.
6	M/s. Nazir Ahmad and Brothers, inside Bijori Gate, Peshawar.
7	M/s. Janas Khan and Co., Chowk Nazir Khan, Peshawar.
8	M/s. Malik Ghulam Habib, Mohalla Rati, Peshawar City.
9	M/s. Pir Bux Allah Bux, ½, Bajori Gate, Peshawar.
10	M/s. Sharifullah and Co., Mewa Mandi, Peshawar.
11	M/s. Laiq Shah, Peshawar.
12	M/s. Badshah Jan.
	NOWSHERA
1	M/s. General Trading Co., Cantonment Building, Nowshera.
	CHARSADDA
1	M/s. Saad Ullah Khan, Commission Agent, Utman Zai, Charsadda.
	BANNU
1	M/s. Wazir Brothers, Chowk Bazar, Bannu.
2	M/s Hukam Khan, village Groozi, Karak, Kohat.
3	M/s. Sahab Jan, son of Ghulam Jan, P. O. Groozi, Tehsil Karak. Kohat.
	DERA ISMAIL KHAN
1	M. Abdullah Khan Faiz Muhammad, Fruit Market, Dera Ismail Khan.
2	Sakhi Jan Khan, Wazir, Bannu City.

Serial No.	Name and Address
	KOHAT
1	M/s. Shah Butt and Sons, Hangu Road, Kohat Cantt.
2	M/s Pir Muhammad Khan Bangash, Grain Market, Kohat.
3	M/s. Ghulam Muhammad, Kucha Bibi Pak Daman, Lahore.
4	M/s. Major Muhammad Bashir Ahmad (Rtd.), P. O. and village Lachi, District Kohat.
5	M/s. Durrani, son of Pasham Dad, village and P. O. Karak, District Kohat.
6	M/s. Rab Nawaz, son of Akbar Shah, Thana B. Khel, Tehsil Karak, District Kohat.
7	M/s. Haji Bazir Badshah and Co., Com mission Agents, Thall.
8	M/s. Anis Shah, Contractor, Karak.

LIST OF APPROVED STOCKISTS OF ROCK SALT

	MIRPUR (AZAD KASHMIR)
1	M/s. Ch. Fazal Illahi & Co., Food-Grain Merchants, Mirpur.
2	Itfaq Iron Stores, Chakouwali, Mirpur.
	MUZAFFARABAD (AZAD KASHMIR)
1	M/s. Khwaja Brothers Regd., Muzaffarabad.
2	M/s. Azad Kashmir Commercial Agencies, Bank Road, Muzaffarabad.
3	M/s. Faiz & Co., Faiz Villa, Muzaffarabad.
	BAHAWALNAGAR
1	M/s. Abdul Rahim Abdul Rashid, Dhaban Bazar, Bahawalnagar.
2	M/s. Saghir Ahmad Muhammad Rafiq, Salt Dealers, Bahawalnagar.
	FORT ABBAS
1	M/s. Shah Ali and Brothers, Ghalla Mandi, Fort Abbas.
2	M/s. Ch. Ghulam Muhammad Aziz Muhammad, Mandi, Fort Abbas.
	MINCHINABAD
1	M/s. Chiragh Din, son of Dhola, Chauk Bazar, Minchinabad.
2	M/s. Abdul Rahim Muhammad Ismail, Minchinabad.
	CHISHTIAN
1	M/s. Ch. Muhammad Rafiq Khan, Shopkeeper, near Post Office, Chishtian.
2	M/s. Ch. Shah Muhammad Fazal Muhammad, Salt Dealers, Chishtian.
3	M/s. Haji Sher Muhammad Khurshid Alam, Ghalla Mandi, Chishtian.
4	M/s. Sh. Muhammad Ibrahim Dilawar Hussain, Grain Market, Chishtian.
5	M/s. Jam. Ch. Rehmatullah, Chishtian.

Serial No.	Name and Address
	HAROONABAD
1	M/s. Ch. Muhammad Ismail & Co., Kachi Gali No. 3, Karachi.
2	M/s. Mussart & Co., Haroonabad.
	DONGA BONGA
	M/s. Abdul Hamid & Bros. Ghalla Mandi, Donga Bonga, Bahawalnagar.
	BAHAWALPUR
1	Mr. Jamil Din, Grain Merchant, Bahawalpur.
2	M/s. Muhammad Sharif (Ch. Commission Shop), Challa Mandi, Bahawalpur.
3	M/s. Zimran & Co., 28-A, Model Town B, Bahawalpur.
4	M/s. Majid Brother, Grain Market, Bahawalpur.
5	M/s. Nasir Ahmad Mukhtar Ahmad, N. G. Market, Bahawalpur.
	AHMEDPUR EAST
1	M/s. Ch. Ghulam Rasool Ch. Muhammad Arif Chima, 23-A, Model Town, Bahawalpur.
2	M/s. Saleh Muhammad and Brothers, Chabootra Bazar, Ahmedpur East.
3	M/s. Muhammad Amin, son of Muhammad Bukhsh, Ahmedpur East.
4	M/s. Faizullah Muhammad Siddiq, Ahmedpur East.
	HASILPUR
1	M/s. Ch. Munawar Hussain Muhammad Nazir, Mandi Hasilpur.
2	M/s. Malik Ghulam Muhammad and Muhammad Tufail, Mandi Hasilpur.
	CAMPBELLPUR
1	M/s. Subedar Nazir Ahmad, son of Capt. M. A. Rashid, Campbellpur.
2	M/s. Dostoon Corporation, Lahore.
	HAZRO
1	M/s. Abdul Rahim, Muhammad Anwar, Hazro.
2	M/s. Shah Mushtaque Ahmad, Aurangabad, Salt Dealers, Hazro.
	JAND
	M/s. Noor Khan, Khaki Jan, Mandi Jand.
	FATEH JANG
1	M/s. Ghulam Muhammad, son of Muhammad Hayat, Fateh Jang.
2	M/s. Muhammad Khan, Fateh Jang.

Serial No.	Name and Address
	INJRA
	M/s. Kalimullah & Co., Injra.
	PINDI GHEB
	M/s. Malik Saeed Khan, Pindi Gheb.
	HASSAN ABDAL
1	M/s. Fazal Hussain, Mohallah Roshan Pura, Hassan Abdal.
2	M/s. Azhar & Co., Hassan Abdal.
	BASAL
	Risaldar Ghulam Khan, Project Area, Development Co-operative Society, Basal.
	CHENAB
1	M/s. Malik Abbas & Sons, Mandi Chenab.
2	M/s. Subedar Wazir Khan Ataulla Khan, Gullab Khan, Chenab.
	TALAGANG
	M/s. Syed Ghulam Shabir Shah, Talagang.
	DERA GHAZI KHAN (DISTRICT)
1	M/s. Abdul Karim, New Ghalla Mandi, D. G. Khan.
2	M/s. Abdul Ghafoor Piracha, son of Hafiz Noor Muhammad, Kalabagh.
3	M/s. Salt Trading Co., Ghalla Mandi, D. G. Khan.
	TAUNSA SHARIF
	M/s. Muhammad Hanif Muhammad Sharif, Kalabagh.
	GUJRANWALA
1	M/s. Abdul Rehman, Muhammad Yusaf, Bazar Almarian, Gujranwala.
2	M/s. Fazal Din, Ghulam Muhammad Bazar Almarian, Gujranwala.
3	M/s. Muhammad Yusaf Muhammad Siddique, Lahore Gate, Gujranwala.
4	M/s. Nazer & Co., Janjua Building, Khewra.
5	M/s. Rahat Traders Islamabad, Gujranwala.
6	M/s. Riaz Ahmed Qadri, Bazar Almarian, Gujranwala.
7	M/s. Sh. Mehr Din Bashir Ahmed, Dal Bazar, Gujranwala.
	AKALGARH
1	M/s. Muhammad Aslam Malhi, New Mandi, Akalgarh.
2	M/s. Mahmood Ali, Akalgarh.

Serial No.	Name and Address
	SUKKHEKE
	M/s. Abdul Alim Qureshi, Mandi Sukkheke.
	WAZIRABAD
1	M/s. Muhammad Shafi & Sons, Ghallah Mandi, Wazirabad.
2	M/s. M. Abdul Rehman Muhammad Arif, Wazirabad.
3	M/s. Malik Abdul Rashid Abdul Ghani, Salt Dealers, Wazirabad.
	SODHRA
1	M/s. Malik Faiz Ahmed, Salt Merchant. Sodhra.
	GHAKKAR MANDI
1	M/s. Bajwa Bros., Rice Dealer, Ghakkar Mandi.
2	M/s. Wasan Trading Corporation, 1-A-15, III-D, Nazimabad, Karachi.
	HAFIZABAD
1	M/s. Muhammad Ismail & Co., Hafizabad.
2	M/s. M. A. Ghani & Sons, P. O. Sodhra.
3	M/s. Sh. Fazal Din & Sons, Balaki Ram, Hafizabad.
4	M/s. Allah Bux Muhammad Yusaf, Hafizabad.
5	Muhammad Boota Muhammad Yakoob, Hafizabad.
6	M/s. Sh. Muhammad Tufail, son of Fatch Muhammad, Rail Bazar.
	KAMOKE
1	M/s. Abdul Majid Muhammad Mushtaq, Kamoke.
2	M/s. Muhammad Sharif Mehar Din, Kamoke.
	GUJRAT
1	M/s. Ghulam Abbas Shah, Gujrat.
2	M/s. Malik Muhammad Yusaf, Railway Road, Gujrat.
3	M/s. Mian Khuda Bakhsh & Sons, Railway Road, Gujrat.
4	M/s. Mian Nazar Muhammad & Sons, Railway Road, Gujrat.
5	M/s. Syed Hakim Shah, Salt Dealers, Railway Road, Gujrat.
	LALAMUSA
1	M/s. Bhatti Bros., Ghalla Mandi, Lalamusa.
2	M/s. Fazal Illahi Muhammad Akbar Minhas, Lalamusa.
3	M/s. Master Faqir Muhammad Umer Shafique Bhandari, Old Ghalla Mandi, Lalamusa.
4	M/s. Aziz Ahmed Khan, Shop A/188, Lalamusa.

Serial No.	Name and Address
	MANDI BAHAUDDIN
1	M/s. Ch. Rehmat Ali, Jama Masjid, Mandi Bahauddin.
2	M/s. Haji Abdul Shakoor & Sons, 5/142, Mandi Bahauddin.
	SARAI ALAM GIR
1	M/s. Ghulabuddin Karim Bukhsh, Iqbal Mandi, Sarai Alamgir.
2	M/s. Sub. Muhammad Malik, Iqbal Mandi, Sarai Alamgir.
3	M/s. Afzal Commission Shop, Sarai Alamgir (Gujrat).
4	M/s. Abdul Majid, Sarai Alamgir, (Gujrat).
	KHARIAN
	M/s. Haji Ghulam Rasul Gul Muhammad & Co., Ghalla Mandi, Lalamusa.
	MALAKWAL
1	M/s. Nazir Khan, son of Shakoor Khan, Malakwal.
	M/s. Tajuddin Abdul Ghafoor, Malakwal.
	JALALPUR JATTAN
	M/s. Nawaz & Nawaz, Jalalpur Jattan.
	DINGA
	M/s. Sh. Chiragh Din Muhammad Azim, Jalalpur Jattan.
	HAZARA (DISTRICT)
	HARIPUR
1	M/s. New Hazara Trading Corporation, Main Bazar, Haripur.
2	M/s. Alauddin & Sons, Sabzi Mandi, Haripur.
	MANSEHRA
1	M/s. Lodhi Brothers, Abbottabad (for Mensehra & Oghi.)
2	M/s. Seth Amir Ali, Zaffar Road, Mansehra.
3	M/s. Habibur Rehman, near Navi Mosque, Mansehra.
	SARAI SALEH
	M/s. Abdul Rahim, Sarai Saleh.
	BALAKOT
	M/s. Kohistan Traders, Prop. Rehmatullah & Bros., Balakot.
	ABBOTTABAD
1	M/s. Muhammad Anwar, 319, Kabari Bazar, Abbottabad.
2	M/s. Fazlur Rehman.

Serial No.	Name and Address
	HAVELIAN
1	M/s. Ghulam Hussain (Prop. Punjab Commission Shop), Havelian.
2	M/s. Liaqat Ashraf & Co., Katra Mian Sahib, Havelian.
3	M/s. M. Usman Abdul Rehman, Main Bazar, Havelian.
4	Muhammad Abdullah & Bros., Main Bazar, Havelian.
5	M/s. The Havelian Multi-purpose Co-operative Society Limited, Havelian.
6	M/s. Sultan Muhammad, Main Bazar, Havelian.
7	M/s. Faqir Muhammad, Railway Road, Hyderabad.
8	M/s. S. Noor Muhammad & Sons, Salt Dealer, Havelian.
9	M/s. Mian Commercial Agency, Havelian.
10	M. Abdul Qayyum Khan, Katra Mian Sahib, Havelian.
11	M/s. Hussain Traders, Havelian.
	HYDERABAD
1	M/s. Lal Muhammad, Iqbal Hotel, Market Road, Hyderabad.
2	M/s. Mangtuddin Nabi Bakhsh, Market Road, Hyderabad.
3	M/s. Nabi Bux & Co., Market Road, Hyderabad.
4	M/s. Moosa Abdul Rehman, Hyderabad.
	KOTRI
	M/s. Indus Trading Co., Shahi Bazar, Kotri.
	JHELUM
1	M/s. Abdul Rauf, Jhelum.
2	M/s. Haji Fazal Ahmed, Ghalla Mandi, Jhelum.
3	M/s. Muhammad Sardar Muhammad Akram, Ghalla Mandi, Jhelum.
4	Mian Amanullah, Multagan Road, Lahore.
	CHAKWAL
1	M/s. Muhammad Sher & Co., Commission Agents, Dhudial.
2	M/s. S. Hidayat Shah, Chakwal.
3	M/s. Abbas Khan, Gulsher Khan.
	DUDHYAL
1	M/s. Ghulam Abbas Ali Hussain, Ghalla Mandi, Dudhial.
2	M/s. Ch. Muhammad Sher & Co., Dudhial.

Serial No.	Name and Address
	DINA
1	M/s. Sheikh Trading Co., Main Bazar, Dina.
2	M/s. Mian M. Hayat & Co., Main Bazar, Dina.
	JACCOBABAD (DISTRICT)
1	M/s. Khawaja Muhammad Afzal, near Pir Bukhari Masjid, Jaccobabad.
2	M/s. Pakistan Medical & General Stores.
	JHANG
1	M/s. Chaudhry Brothers & Co., Chuuk Bazar. Jhang, Sadar.
2	M/s. Muhammad Usman Khan, son of Namada Khan. House No. 450, Jhang Saddar.
3	M/s. Mian Ghulam Muhammad Nazar Abbas & Co., Mari Indus.
4	M/s. Sh. Muhammad Shafi Abdur Rahim. Bazar Loharan, Jhang Saddar.
5	M/s. Zaffar Sons, Shaheed Road, Jhang Saddar.
6	M/s. Muhammad Aslam Muhammad Bukhsh. Salt Dealers, Jhang.
7	M/s. Sh. Khuda Bakhsh Bashir Hussain Jhang Saddar.
	SHORKOT ROAD
	M/s. Muhammad Shafi Ali Muhammad, Salt Dealers, Shorkot Road.
	CHINIOT
1	M/s. Anwar Ali & Brothers, Rail Bazar, Chiniot.
2	M/s. Muhammad Umer, Muslim Bazar, Chiniot.
	LALIAN
1	M/s. Umer & Co., Salt Dealers. Lalian.
	SHAH JIWANA MANDI
1	M/s. Muhammad Iqbal Soomer, Shah Jiwana Mandi.
	KARACHI
1	M/s. Abdul Karim & Sons, 19, Napier Mole Road, Kemari, Karachi.
2	M/s. A. Aslam, 236/288, Fehmeed Chambers, Tariq Road, Karachi.
3	M/s. Associated Enterprises, 15-Nadir House, MacLeod Road, Karachi.

Serial No.	Name and Address
	KARACHI—*concld.*
4	M/s. Abdullah Haji Kassim, Ghelli Manzil, Para Lane, Khori Garden, Karachi.
5	M/s. Barki Trading Co., Embankment Road, Lea Market, Karachi.
6	M/s. Bengal Oil Depot, Jodia Bazar, Karachi.
7	M/s. Diamond Trading Co., Jodia Bazar, Karachi.
8	M/s. Haroon Dada Anjaria, Salt Merchant, Nanak Wara, Garden Road, Karachi.
9	M/s. Haji Khushi Mohammad & Sons, Sarai Road, Karachi.
10	M/s. H. A. Latif Suleman, 3-Lakhani Mansion, Princess Street, Nanak Wara, Karachi.
11	M/s. Haji Aitamaduddin, Empress Market, Karachi.
12	M/s. Laiq & Co., 121-Liaqat Market, Karachi.
13	M/s. Mohammad Saeed & Bros., Post Box 4195, Karachi.
14	M/s. Product Produce Corporation, 27-Fadoso Building, Bunder Road, Karachi.
15	M/s. Sh. Mohammad Tufail, Outran Road, Pakistan Chauk, Karachi.
16	M/s. Suleman Haji Moosa Mohammad, Feroz Street, Jodia Bazar, Karachi.
17	M/s. Siddiqui Bros., Nicholus Street, Lawrence Road, Karachi.
18	M/s. Shahid & Co., M-23, Iqbal Cloth Market, Karachi.
19	M/s. Shah Sons & Co., Idris Chambers, Karachi.
20	M/s. Tar Mohammad & Bros., Jodia Bazar, Karachi.
21	M/s. Unique Traders, Room No. 23, Embankment Road, Lea Market, Karachi.
22	M/s. V. H. Karim, Karachi.
23	M/s. Sadruddin Kassam, Ghulam Shah St., Juna Market, Karachi.
	LAHORE
1	M/s. Abdul Hakim & Co., Sarai Rattan Chand, Lahore.
2	M/s. Ashraf Hussain, 125 Grain Market, Lahore.
3	M/s. Azim Sons, 31 Grain Market, Lahore.
4	M/s. Abdul Rehman & Co., 107 Grain Market, Lahore.
5	M/s. Amin & Amin 1-E Gulberg, Lahore.
6	M/s. Ahmad & Co., Plot No. 7, Badami Bagh, Lahore.

Serial No.	Name and Address
	LAHORE—*contd.*
7	M/s. Anwar Azim & Co., Anarkali, Lahore.
8	M/s. Commission Ghee Store, Akbari Mandi, Lahore.
9	M/s. Chaudhry Salt Dealers, Rattan Chand Road, Lahore.
10	M/s. Ch. Mohammad Latif & Co., Sarai Rattan Chand, Lahore.
11	M/s. Ch. Fateh Din & Co., Sarai Rattan Chand, Lahore.
12	M/s. Ghulam Mohiuddin, Ghulam Mustafa, Akbarai Mandi, Lahore.
13	M/s. Ghulam Mustafa & Bros., Akbari Mandi, Lahore.
14	M/s. Khan Bros., & Co., 69 Main Bazar, Lahore.
15	M/s. Ghulam Rasool, Sarai Rattan Chand, Lahore.
16	M/s. Ishaque & Co., Sarai Rattan Chand, Lahore.
17	M/s. Javed Cold Storage & Ice Factory Ichara, Lahore.
18	M/s. Karim Bukhsh, Peer Bukhsh, Rattan Chand Road, Lahore.
19	M/s. Liaquat Ali & Co., H-190 I/S. Akbari Gate, Lahore.
20	M/s. Malik Abdul Hamid, 159-Grain Market, Lahore.
21	Malik Abdulla & Co., Badami Bagh, Lahore.
22	M/s. Mohammad Shafi, Channan Din, Sarai Rattan Chand, Lahore.
23	M/s. Muhammad Ramzan & Sons, Sarai Rattan Chand, Lahore.
24	M/s. Muhammad Hussain, H-190, Akbari Mandi, Lahore.
25	M/s. Mohammad Shafat Khan, Akbari Gate, Lahore.
26	M/s. Muhammad Jamil, Khizar Hayat, Lahore.
27	M/s. Munir Hussain, Abdul Aziz, Lahore.
28	M/s. Naeemullah & Co., Royal Park Lahore.
29	M/s. Oriental Corporation, Ganpat Road, Lahore.
30	M/s. Pioneer Consolidated Co., Pak. Ltd., The Mall, Lahore.
31	M/s. Republic Business and Manufacturing Corporation, Badami Bagh, Lahore.
32	M/s. Saeed Traders, 134-Grain Market, Lahore.
33	M/s. Shah Trading Corporation, 34-Queens Road, Lahore.
34	M/s. The Oriental Traders, Shah Alam Market, Lahore.
35	M/s. The United Traders, Lahore.
36	M/s. Yasin Nagina & Co., 119-Grain Market, Lahore.
37	M/s. Zahid Hussain Ghulam Sarwar, 67-Main Bazar, Lahore.

APPENDIX

Serial No.	Name and Address
	LAHORE—*concld.*
38	M/s. Sheikh Brothers, 107-Lytton Road, Lahore.
39	M/s. Indus Agencies Ltd., Alkhush Building, Bank Square, The Mall, Lahore.
40	M/s. Muhammad Tufail, Muhammad Saeed & Sons, Lahore.
41	M/s. Lahore Salt Co., Lahore.
42	United Commercial Agencies, 30-The Mall, Lahore.
43	Haji Abdullah Shah & Sons, Shop No. 1224, Akbari Mandi, Lahore.
44	M/s. Sheikh & Bros, Rattan Chand Road, Lahore.
45	M/s. Ch. Riaz Ahmad.
46	M/s. Liaqat Muhammad, Shop No. 19-E, Grain Market, Lahore.
47	M/s. Haji Ghulam Nabi, Lahore.
48	M/s. Ghulam Mustafa & Sons, 172 Grain Market, Lahore.
	KASUR
1	M/s. Atghan & Co., Railway Road, Kasur.
2	M/s. Fazal Karim & Co., Dingarh, Kasur.
3	M/s. Muhammad Siddiq Muhammad Ishaq & Co., Railway Road, Kasur.
4	M/s. Muhammad Shafi-Javed Iqbal, Railway Road, Kasur.
5	M/s. Muhammad Siddique, Railway Road, Kasur.
6	M/s. Abdul Rashid-Muhammad Younas, Railway Road, Kasur.
	PATTOKI
1	M/s. Abdul Razzaq Khan, Malikwal, P. O. 20/742, Tehsil Phalia, District Gujrat.
2	M/s. Muhammad Yousaf Khan, Commission Agent, Pattoki.
	KOT RADHA KISHAN
1	M/s. Mian Muhammad Amin-Sardar Ali, Commission Agents, Kot Radha Kishan.
2	M/s. Lala Muhammad Anwar Qureshi, Salt Dealer, Kot Radha Kishan.
	USMANWALA
1	M/s. Ahmad Din, Muhammad Ishaq, Grain Market, Usmanwala.
2	M/s. Muhammad Ibrahim, Muhammad Yusaf.

Serial No.	Name and Address
	KANGANPUR
1	M/s. Muzaffar Hussain, Muzaffar Kiryana Store, Kanganpur.
	LYALLPUR
1	M/s. Aslam Commission Shop, Old Grain Market, Lyallpur.
2	Ch. Karam Illahi, New Ghalla Mandi, Lyallpur.
3	Ch. Amanat Ali-Ghulam Muhammad & Co., Goal Bazar, Lyallpur.
4	M/s. Ch. Ghulam Ahmed Khan, Pariwala House, Pariwala Gali, Jhang Bazar, Lyallpur.
5	M/s. Chaudhry Brothers, People's Colony, Lyallpur.
6	M/s. Faqir Muhammad-Muhammad Sidiq, Karkhana Bazar, Lyallpur.
7	M/s. Haji Karam Din, Allah Bukhsh, Kiryana Bazar, Lyallpur.
8	M/s. Khalid Hamid, Union Medicine Co., Kutchery Bazar, Lyallpur.
9	M/s. Malik Nisar Ahmed-Ghulam Rasool, Old Grain Market, Lyallpur.
10	M/s. Mumtaz & Co., Grunanak Pura, Lyallpur.
11	M/s. Muhammad Jamil & Sons, Purani Ghalla Mandi, Lyallpur.
12	M/s. Muhammad Shafi Muhammad Yusaf, Karkhana Bazar, Lyallpur.
13	M/s. Muhammad Ismail, Muhammad Ali, Karkhana Bazar, Lyallpur.
14	M/s. Malik Sher Muhammad & Sons, Karkhana Bazar, Lyallpur.
15	M/s. Noor & Co., People's Colony, Lyallpur.
16	M/s. Niaz Muhammad, Malik Flour Mills, Chiniot Bazar, Lyallpur.
17	M/s. Swat Agencies, Kutchery Bazar, Lyallpur.
18	M/s. Malik Muhammad Aslam, 47 Jinnah Colony, Lyallpur.
19	M/s. United Commercial Agencies, Lyallpur.
20	M/s. Saeed Co., Karkhana Bazar, Street No. 4, Lyallpur.
21	Riaz Ahmad Ajaz Ahmed, Lyallpur.

Serial No.	Name and Address
	TOBA TEK SINGH
1.	M/s. Ch. Fazal Karim-Masood Ahmed, Iron and Hardware Dealers, Toba Tek Singh.
2.	M/s. Faiz Muhammad Bakhsh, Toba Tek Singh.
3.	M/s. Ghulam Rasool-Muhammad Sattar, Toba Tek Singh.
4.	Haji Muhammad Akbar Muhammad Sadiq, C/Agent, Toba Tek Singh.
5.	M/s. Mirza Sher Muhammad-Mirza Nizam Din, Saddar Bazar, Toba Tek Singh.
6.	M/s. Haji Tufail Muhammad-Izhar-ul-Haq, Shop-275, Grain Market, Toba Tek Singh.
	GOJRAN MANDI
1.	M/s. Abdul Aziz Ibrahim, 77-Rizvi Market, Gojran Mandi.
2.	M/s. Chaudhry & Co., Old Grain Market, Gojran Mandi.
3.	M/s. Haji Ghaseeta Muhammad Ghalla Mandi Gojran Mandi.
4.	M/s. Haji Muhammad Abdullah, 75 Ghalla Mandi Gojran Mandi.
5.	M/s. Habib-ur-Rehman Ghalla Mandi Gojran Mandi.
6.	M/s. Ghulam Rasool-Abdul Aziz, Gojran Mandi.
	KAMALIA
1.	M/s. Muhammad Hussain & Co., Grain Market, Kamalia.
2.	M/s. Muhammad Ibrahim-Muhammad Saddiq, Kamalia.
	MAMUKANJAN
1.	M/s. Ch. Abdul Rehman & Co., Mandi Mamukanjan.
2.	M/s. Abdul Rehman Khan & Co., Ghalla Mandi, Mamukanjan.
	CHAK JHUMRA
1.	M/s. Muahiarpur Trading Co., Chak Jhumra.
2.	M/s. Noor Muhammad, son of Rukh-ud-Din, Chak Jhumra.
	PIR MEHAL
1.	M/s. Rostam Ali-Amjad Ali, Mandi Pir Mehal.
2.	M/s. Shaukat Ali & Co., Pir Mehal.
	JARANWALA
1.	M/s. Abdul Ghafoor & Co., Ghalla Mandi, Jaranwala.
2.	M/s. Nishtar & Co., Grain Market, Jaranwala.
	TANDLIANWALA (3)
1.	M/s. Mubarak Trading Co., Samundari Road, Tandlianwala.
2.	M/s. Haji Taj Din-Muhammad Latif, Ghalla Mandi, Tandlianwala.
	RAJANA NANDI *via* TOBA TEK SINGH
1.	M/s. Bashir Ahmad & Co., Rajana, Tehsil Toba Tek Singh, Lyallpur.

Serial No.	Name and Address
	MULTAN
1.	M/s. Asghar Ali & Co., Sabzi Mandi Road, Multan.
2.	M/s. Abdul Wahab Khan Salt Dealer, Kalabagh, Multan.
3.	M/s. Bashir Ahmad & Co., Purani Sabzi Mandi Multan.
4.	M/s. Fateh Din Muhammad Ibrahim, Old Sabzi Mandi, Multan.
5.	M/s. Ghulam Hassan-Abdul Khaliq Paracha, Sabzi Mandi, Multan City.
6.	M/s. Ghulam Muhammad, son of Mian Mehrban Paracha, Kalabagh, Multan.
7.	M/s. Haji Sodager Ali-Umar Din Sabzi Mandi, Multan.
8.	M/s. Hafiz Noor Ahmad-Sardar Ahmad, outside Old Sabzi Mandi, Multan.
9.	M/s. Haji Muhammad-Bashir Muhammad Safir, Bazar Churi Sarai, Multan.
10.	M/s. Haji Ghulam Muhammad Piracha & Co., Sabzi Mandi, Multan.
11.	M/s. Hafiz Ghulam Muhammad, Multan.
12.	M/s. Javid & Co., 292-Gul Road, Multan City.
13.	M/s. Mirza Hussain Bakhsh, Cup Bazar, Shop No. 301, Multan.
14.	M/s. Muhammad Sadiq, Bazar, Pipal Swan Kapur, Multan.
15.	M/s. Sh. Qamar-ud-Din Jamil Ahmad & Co., Old Sabzi Mandi, Multan.
16.	M/s. Sh. Muhammad Ali, New Ghalla Mandi, Multan.
17.	M/s. Sh. Muhammad Saeed Abdul Rashid, Old Sabzi Mandi, Multan.
18.	M/s. Sh. Abdul Rehman Saddar-ud-Din Hide Market, Multan.
19.	M/s. S. Abubaker & Sons, Lahore Gate, Multan.
20.	M/s. S. Maqsood Hussain & Co., Chowk Shahidan, Multan.
21.	M/s. Muhammad Anwar Khan & Co., Old Sabzi Mandi, Multan.
	LODHRAN
1.	M/s. Syed Nazir Hussain, Salt Trader, Kalabagh.
2.	M/s. Manzoor Fareed & Co., New Mandi.
	ABDUL HAKIM
1.	M/s. Muhammad Ismail-Faqir Muhammad, Salt Dealers, Abdul Hakim.
	KAROR PAKKA
1.	M/s. Abdul Razzak-Abdul Majid & Haji Allah Wasaya, Vonjaria, Jinnah Bazar, Karor Pakka.
2.	M/s. Faiz Bakhsh & Co., Main Bazar, Karor Pakka.

Serial No.	Name and Address
	VEHARI
1.	M/s. Ch. Muhammad Ali Mian Muhammad Zahur-ul-Haq, Salt Dealers, Vehari.
	BUREWALA
1.	M/s. Abdul Ghafoor & Co., Mandi Burewala.
	MAILSI
1.	M/s. Bashir Ahmad Muhammad Sharif, Kiryana Merchants, Mailsi.
2.	M/s. Qadri Commission Shop, Thana Bazar, Mailsi.
	SHUJABAD
1.	M/s. Taj Arhat Ghar, Shujabad.
2.	M/s. Liaqat Commission Shop, Shujabad.
	KHANEWAL
1.	M/s. Muhammad Shafi Islam-ud-Din, near Municipal Officer, Khanewal.
2.	M/s. Muhammad Siddique Abdul Rashid, Liaqat Bazar, Khanewal.
3.	M/s. Muhammad Suleman, Khanewal.
	MIAN CHANNU
1.	M/s. Sultan Muhammad Muhammad Yaqub, Ghalla Mandi, Arifwala.
2.	M/s. Sh. Allah Bakhsh Sardar Muhammad, Mian Channu, Multan.
	MUZAFFAR GARH
1.	M/s. Hakim Munawwar Hussain Shah. Muhammad Iqbal Khan and Abdul Ghafoor, Salt Dealers, Muzaffargarh.
2.	M/s. Muhammad Anwar Sher Jhang, Shop No. 205, 1/5, Multan Gate, Muzaffargarh.
	LEIAH
1.	M/s. Malik Illahi Bakhsh, Fruit Mandi, Leiah.
2.	M/s. Sh. Ghulam Hussain & Co., Salt Dealers, Leiah.
	KOT ADU
1.	M/s. Abdul Aziz, son of Hafiz Ghulam Rasul, Ghalla Mandi, Kot Adu.
2.	M/s. Chaudry Traders, Ghallah Mandi, Kot Adu.
3.	M/s. Haji Yar Muhammad son of Haji Sarfaraz, Kalabagh.
	KOT SULTAN
1.	M/s. Muhammad Ramzan Piracha, Salt Dealers, Kot Sultan.
	MAHMOOD KOT
1.	M/s. Mushtaq Ahmad Khan, Salt Dealers, Mahmood Kot.

Serial No.	Name and Address
	KAROR
1.	M/s. Allah Vasaya Allah Bukhsh, Salt Dealers, Karor.
2.	M/s. Soofi Muhammad Hussain-Muhammad Bux, Kiryana Merchant, Karor.
	MIANWALI
1.	M/s. Haji Muhammad Khan Amir Abdullah Qureshi, Lodhi Street, Mianwali.
2.	Mst. Sulekhan Khatoon, F-285, Grain Market, Mianwali.
	DARYA KHAN
1.	M/s. Mian Ghulam Rasool Sawal & Co., Darya Khan.
	MUNDIAN
1.	M/s. Malik Fateh Muhammad, Mundian.
2.	M/s. Muhammad Saeed Rana, C/o M/s. Rors Agents, Liaqatabad (Thal) Mianwali.
	KALLURKOT
1.	M/s. Khurshid Ahmad Khan, Village Kallurkot, District Mianwali.
	PIPLAN
1.	M/s. Subedar Attaullah Khan & Sons, Salt Dealers, Piplan.
	ISA KHEL
1.	Muhammad Ramzan, son of Muhammad Hayat, Kalabagh.
	BHAKKAR
1.	M/s. Ghulam Qadir, son of Muhammad Ramzan, Salt Dealers, Bhakkar.
2.	M/s. Malik Nazar Muhammad, Near Police Station, Bhakkar.
3.	M/s. Habib Ullah Khan Shahani, Collsiry Pro. Khewra.
	LIAQATABAD
1.	M/s. Ghulam Muhammad Muhammad Ramzan, Com. Agents, Liaqatabad.
	MONTGOMERY
1.	M/s. Ch. Abdul Hamid Muhammad Nasim, Ghalla Mandi, Montgomery.
2.	M/s. Inland Food & General Enterprises, Dipalpur Bazar, Montgomery.
3.	M/s. Muhammad Hussain Khan, Jinnah Chauk, Montgomery.
4.	M/s. Muhammad Naserullah, Mohallah Islamabad, Montgomery.
	OKARA
1.	M/s. Abdul Ali Fakhr-ud-Din, 97, Grain Market, Okara.
2.	M/s. Abdul Ghani & Bros., Ghalla Mandi, Okara.
3.	M/s. Ch. Fazal Muhammad & Co., Pakistan Soap Factory, Okara.

Serial No.	Name and Address
	OKARA
4.	M/s. M.B. Abdullah & Sons, 123, Kutchery Bazar, Okara.
5.	M/s. Nazir Hussain, Ravi Road, Okara.
6.	M/s. Saeed & Co., Mandi Road, Okara.
7.	M/s. Manzoor & Co., Okara.
	MONTGOMERY (DISTRICT)
	ARIFWALA
1.	M/s. Muhammad Aslam, Naurang Flour & Rice Mills, Arifwala.
2.	M/s. Rana M. Hassan, Rana A. Rashid, 41-B, Grain Market, Arifwala.
	CHICHAWATNI
1.	M/s. Sh. Aftab Ahmed, Main Bazar, Chichawatni.
2.	M/s. Muhammad Tufail Khan Habib-ur-Rehman, Chichawatni.
3.	M/s. Mukhtar Ahmad Muhammad Ismail, Salt Merchants, Ghalla Mandi, Chichawatni (Montgomery).
	RENALA KHURD
1.	M/s. Pirzada Muhammad Saeed & Co., Commission Agents, Renala Khurd.
2.	M/s. Ch. Muhammad Bakhsh Muhammad Hanif, Renala Khurd.
	PAKPATTAN
1.	M/s. Abdul Ghafoor & Sons, Ghalia Mandi, Pakpattan.
2.	M/s. Latif Arhat Ghar, Ghalla Mandi, Pakpattan.
	DIPALPUR
1.	M/s. Usman Bros., 12-Dinga Singh Building, The Mall, Lahore.
	GAGGO
1.	M/s. Sabir Hussain & Co., Ghalla Mandi, Gaggo, District, Montgomery.
	NAWAB SHAH
1.	M/s. Nasir Trading Co., Sacrand Road, Nawab Shah.
2.	M/s. Ahmad Medical Stores, Market Road, Nawab Shah.
	QUETTA
1.	M/s. Muhammad Abdul Rahim, Muhammad Jan Ghaznavi, Shahra-e-Iqbal, Quetta.
2.	M/s. Muhammad Ibrahim Chiragh Muhammad, Shahra-e-Iqbal, Quetta.
3.	M/s. Rizvi & Co., 4-37/19, Kaukabad Road, Quetta.
4.	M/s. Salim Sons, Shahra-e-Iqbal, Quetta.
	RAHIMYAR KHAN
1.	M/s. Al Hadid Corporation, Shaki Road, Rahimyar Khan.
2.	M/s. Hafiz Noorullah Khan, Qazian Street, Rahimyar Khan.
3.	M/s. Haji Taj & Co., Rahimyar Khan.
4.	M/s. Mumtaz & Co., Sadiqabad, Rahimyar Khan.
5.	M/s. Mahboob Ali Shah, Grain Market, Chauk, Rahimyar Khan.

Serial No.	Name and Address

RAHIMYAR KHAN DISTRICT

KHANPUR

1. M/s. Ch. Muhammad Yaqub & Co., Commission Agents Kot Samaba.
2. M/s. Muhammad Latif Muhammad Saleem Chara, Islambad, Khanpur.
3. M/s. Muhammad Rafiq & Co., Old Grain Market, Khanpur.

SADIQABAD

1. M/s. Ashraf Brothers, Sadiqabad.
2. M/s. Ghulam Hussain Ghulam Rasool, Ghalla Mandi, Sadiqabad.
3. M/s. Ch. Muhammad Ali & Sons, Sadiqabad.

ZAHIR PIR

1. M/s. Muhammad Ali, Saddar Bazar, Zahirpir.

LIAQAT PUR

1. M/s. Muhammad Jan Ali Zai, Liaqat Pur.

RAWALPINDI

1. M/s. Abdul Rahim & Co., Kanak Mandi, Rawalpindi.
2. M/s. Abdul Rehman Khan, Katra Namak, Rawalpindi.
3. M/s. Ch. Muhammad Ibrahim, Namak Katra, Rawalpindi.
4. M/s. Ch. Muhammad Yusuf & Co., Shop No. V-510, Rawalpindi.
5. M/s. Ch. Abdul Habib Abdus Sattar, Sung Bazar, Rawalpindi.
6. M/s. Ghulam Hussain & Co., Rappa Road, Rawalpindi.
7. M/s. Haji Nazir & Co., Kanak Mandi, Ratta Road, Rawalpindi.
8. M/s. Muhammad Ishaq & Sons, Katra Namak, Rawalpindi.
9. M/s. Muhammad Nazir Muhammad Aslam, Kanak Mandi, Rawalpindi.
10. M/s. Muhammad Akram Khan & Co., U-947-A Barahman Street, Rawalpindi.
11. M/s. Munir Hussain Muhammad Bilal & Co., P-1300, Kartar Pura, Rawalpindi.
12. M/s. Muhammad Shafi, Jhania, Rawalpindi Cantt.
13. M/s. Rehmat & Co., Satellite Town, Rawalpindi.
14. M/s. Sh. Abdul Razzaq & Co., Kanak Mandi, Rawalpindi.
15. M/s. Syed Nooran Shah Nardan Shah, Namak Mandi, Rawalpindi.
16. M/s. Sadaqat Agents, Kanak Mandi, Rawalpindi.
17. M/s. Tanwir Ahmad, Naswari Bazar, Rawalpindi.
18. M/s. Haji Muhammad Nazir, Ganium Mandi, Rawalpindi.
19. M/s. Muhammad Nazir Khan 1/49, Mohalla Chachi, Rawalpindi.
20. M/s. Mubarak Trading Co., Rawalpindi.
21. M/s. Sattar Ginai Gulsarger, Rawalpindi.
22. M/s. Qazi Muhammad Bashir, Gandum Mandi, Rawalpindi.

Serial No.	Name and Adress
	WAH CANTT
1.	M/s. Tajmal & Co., Wah Cantt.
	GUJAR KHAN
1.	M/s. Ashiq Hussain, Gujar Khan.
2.	M/s. Captain Liaqat Hussain & Khan Muhammad, Gujar Khan.
3.	M/s. Mirza Muhammad Hussain Azad Hussain, Gujar Khan.
4.	M/s. Subedar Shafaat Ali, Sh. Muhammad Hussain, Gujar Khan.
5.	M/s. Muhammad Khan Janjua, Salt Stockists, Khewra, District Jhelum.
	TAXILA
1.	M/s. Fazal Illahi, Railway Road, Taxila.
2.	M/s. Malik Faiz Alam, son of Malik Ahmad, Taxila.
	SUKKUR
1.	M/s. Bashir Ahmad & Sons, Liaqat Chauk, Sukkur.
2.	M/s. Ch. Muhammad Ismail & Sons, Ajmer Wala, Liaqat Ali Road, Sukkur.
3.	M/s. Fazal Rehman Pitacha, Liaqat Chauk, Sukkur.
4.	M/s. Haji Muhammad Ramzan, Liaqat Chauk, Sukkur.
5.	M/s. Laiq Ahmed, A-358, Sukkur.
6.	M/s. Sind Salt & Flour Mills, Shikarpur Road, Sukkur.
7.	M/s. S. Abdul Majid & Sons, Liaqat Chauk, Sukkur.
8.	Mr. S.A. Majid Farooqui, Liaqat Ali Chauk, Sukkur.
9.	Mr. Abdul Sattar Abba, Liaqat Ali Chauk, Sukkur.
10.	M/s. Rajput Trading Co., Sukkur.
	ROHRI
1.	M/s. United Traders, Rohri.
	SHIKAR PUR
1.	M/s. Ishtiaq Qureshi & Co. Wallace Jung, Sukkur.
	MIRPUR MATHELO
1.	M/s. Muhammad Ali Choudhry, Khawaja Market, Mirpur Mathelo.
	SHAHDADPUR
1.	M/s. Subhan Bros., Shahi Bazar, Shahdadpur.
2.	M/s. Noor Muhammad Muhammad Ibrahim, Station Road, Shahdadpur.

Serial No.	Name and address
	SIALKOT
1.	M/s. Ch. Attaullah & Sons, Kanak Mandi, Sialkot.
2.	M/s. H. Ghulam Haider & Sons, Kanak Mandi, Sialkot.
3.	M/s. Hayat Ahmad Khan, Sher Ahmad Khan, Bazar Pansarian, Sialkot.
4.	M/s. Mirza Muhammad Hussain & Sons, Kanak Mandi, Sialkot.
5.	M/s. Malik Muhammad Khan & Sons, Kanak Mandi, Sialkot.
6.	M/s. Sh. Lal Muhammad Muhammad Saeed, Kanak Mandi, Sialkot.
7.	M/s. Kh. Abdul Rehman Muhammad Yaqoob, Sialkot.
8.	M/s. Malik Sons Agencies, Railway Road, Sialkot.
9.	M/s. Subedar Syed Ali Ahmad Shah. Sialkot.
	DASKA
1.	M/s. Abdul Hamid, Commission Agent, Daska.
2.	M/s. Mr. Muhammad Sharif, Salt Dealer, Daska.
	CHAWINDA
1.	M/s. Haji Muhammad Ismail & Co., Chawinda.
2.	M/s. Muhammad Khaliq Butt, Chawinda.
	PASRUR
1.	M/s. Ch. Bashir Ahmad & Sons, Ghalla Mandi, Pasrur.
2.	M/s. Muhammad Yasin Bashir Ahmad, Pasrur.
	NAROWAL
1.	M/s. Muhammad Bashir Muhammad Aslam, Mandi Zafarwal, Narowal.
2.	M/s. Muhammad Hussain & Sons, Salt Dealers, Narowal.
	BADOMALI
1.	M/s. Sh. Murad Ali, Main Bazar, Badomali.
2.	M/s. Nabi Bux Abdul Kari, Badomali.
	QILA SOBA SINGH
1.	M/s. Malik Inayatullah Mushtaq Ahmad, Qila Soba Singh.
	SAMBRIAL
1.	M/s. Abdul Kassam Muhammad Ibrahim, Ghalla Mandi, Sambrial.
2.	M/s. Haji Muhammad Akbar Mukhtar Ahmad, Sambrial.
3.	M/s. Malik Inayatullah & Sons, Wazirabad.
4.	M/s. Ch. Mukhtar Ahmad, Sambrial.
	SHAKARGARH
1.	M/s. Ch. Mahmood Ahmad & Bros., Shakargarh.
2.	M/s. Ch. Muhammad Hussain, Member District Council, Shakargarh.

APPENDIX

Serial No.	Name and Address
	CHAKAMALL
1.	M/s. Muhammad Shafi Munir Ahmad, Chakamall.
	SHEIKHUPURA
1.	M/s. Muhammad Saeed, Main Bazar, Sheikhupura.
2.	M/s. Muhammad Insaf, Main Bazar, Sheikhupura.
3.	M/s. Mehar Sons, Badami Bagh, Lahore.
	NANKANA MANDI
1.	M/s. Ch. Ghulam Mohi-ud-Din, Ghalla Mandi, Nankana Sahib.
2.	M/s. Haji Shafi Ahmad son of Abdul Majid, Nankana Sahib.
	NARANG MANDI
1.	M/s. Altaf Hussain Muhammad Yusuf, Rail Bazar, Narang Mandi.
2.	M/s. Muhammad Ishaq Muhammad Ashraf, Narang Mandi.
	CHUHARKANA MANDI
1.	M/s. Raja Fazal Hussain Qurban Hussain, Chuharkana Mandi.
2.	M/s. Muhammad Tufail son of Nabi Bux, 14—II-S-IIX B, Chuharkana Mandi.
	SANGLA HILL
1.	M/s. Akhtar Hussain Abdul Hamid, Salt Dealers, Sangla Hill.
2.	M/s. Abdul Ghafoor Faqir Muhammad, Sangla Hill.
	SHARAKPUR
1.	M/s. Ghulam Muhammad Khan Pathan, Member Town, Committee, Sharakpur.
2.	M/s. Sh. Wali Muhammad & Bros. Main Bazar, Sharakpur.
	DHABAN SINGH
1.	M/s. Muhammad Siddique, Salt Dealer, Dhaban Singh.
	SHAHDRA TOWN
1.	M/s. Malik Zaman & Brothers, 53-Main Bazar, Shahdra Town.
	MURIDKE
1.	M/s. Ghulam Qadir son of Abdul Rehman, Salt Dealer, Muridke.
	SANGHAR
1.	M/s.

Serial No.	Name and Address
	SARGODHA
1.	M/s. Allied Agencies, Railway Road, Sargodha.
2.	M/s. Ch. Muhammad Ramzan, Retd. Office Superintendent, Near Workshop Mosque, Sargodha.
3.	M/s. Habib Co., Civil Lines, Tawana House, Sargodha.
4.	M/s. Haji Nazir Muhammad, Sargodha.
5.	M/s. Mumtaz Illahi & Co., Block No. 1, Sargodha.
6.	M/s. Qasim Brothers, Mian Khan Building, Sargodha.
7.	M/s. S.M. Yunas, Sokhiri Building, Ahmadpur, Sialkot City.
8.	M/s. The Sargodha Co-operative Multi-purpose Society Ltd., Grain Market, Sargodha.
9.	M/s. Vetrine Traders Combine, Liaqat Market, Sargodha.
10.	M/s. Salt Syndicate Block-2, Shop 2-3-54, Sargodha.
11.	M/s. Sh. Abdul Malik Nazir Ahmad, Sargodha.
12.	M/s. Akbar Clay Industries, Sargodha,
13.	M/s. Muhammad Hanif, son of Abdul Anis, Muslim Bazar, Block-20, Sargodha.
	KHUSHAB
1.	M/s. Abdul Masood Khawaja, O/s Grain Market, Khushab.
2.	M/s. Haji Fateh Muhammad Muhammad Ramzan, Salt Dealers, Khushab.
3.	M/s. The Khushab Co-operative Multi-purpose Society, Khushab.
	JAUHARABAD
1.	M/s. Nazir Khan, son of Shakoor Khan, Nauharabad, Jauharabad.
2.	M/s. Sh. Muhammad Ali, Shop No. 92, Main Bazar, Jauharabad.

1644 PLA—600—8-8-64—SGPWP Lahore.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FOURTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN.

Wednesday, the 26th June, 1963

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-40 a. m. of the clock. Mr. Speaker, Mr. Mobinul Haq Siddiqi, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۭ اِنَّهٗ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا
لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ
طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ
ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ
يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ
وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝

پارہ ۱۲ سورہ ۱۱ رکوع ۱۰ آیات ۱۱۲ تا ۱۱۶

پس چاہیئے کہ جس طرح تمہیں حکم دیا گیا ہے تم اور وہ سب جو تائب ہو کر تمہارے ساتھ ہو لئے ہیں۔ استوار ہو جاؤ اور حد سے نہ بڑھو یقین کرو تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

اور ایسا بھی نہ کرنا کہ ظالموں کی طرف جھک پڑو اور آگ تمہیں بھی چھو جائے اللہ کے سوا تمہارا کوئی رفیق نہیں پھر کہیں مدد نہ پاؤ گے۔

اور نماز قائم کرو اس وقت جب دن شروع ہونے کو ہو اور اس وقت جب ختم ہونے کو ہو۔ نیز اس وقت جب رات کا ابتدائی حصہ گذر رہا ہو یاد رکھو نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے ان لوگوں کے لئے جو نصیحت پذیر ہیں۔

اور صبر کرو کیونکہ اللہ نیک عملوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ پھر ایسا کیوں نہیں ہوا کہ جو عہد تم سے پہلے گذر چکے ہیں ان میں اہل خیر باقی رہے ہوتے اور لوگوں کو ملک میں شر و فساد کرنے سے روکتے؟ ایسا نہیں ہوا مگر بہت تھوڑے عہدوں میں جنہیں ہم نے نجات دی ظلم کرنے والے تو اس راہ پر چلے جس میں انھوں نے آسودگی پائی تھی اور وہ مجرم تھے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

EXPENDITURE INCURRED BY IRRIGATION AND POWER DEPARTMENT ON SALARIES OF LOCAL ESTABLISHMENT CONTINGENCIES AND TRANSPORT ETC.

*386. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the details of annual expenditure incurred by the Irrigation and Power Department in Quetta and Kalat Divisions during the years 1955-56 to 1961-62 in respect of salaries of the local establishment, contingencies and other expenditure including transport charges ;

(*b*) the amount spent by the department referred to in (*a*) above on developmental works proper during the year 1955-56 to 1961-62;

(*c*) annual expenditure incurred by the Irrigation Department in the said area during the above mentioned period on annual repairs and on new developmental projects ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Statement "A" attached.

(*b*) Statement "B" attached.

(*c*) Statement "C" attached.

'A'

(*a*) ANNUAL EXPENDITURE INCURRED BY IRRIGATION AND POWER DEPARTMENT ON SALARIES OF LOCAL ESTABLISHMENT, CONTINGENCIES AND OTHER EXPENDITURE INCLUDING TRANSPORT CHARGES DURING THE YEAR 1955-56 TO 1961-62 IN QUETTA ZONE

	1955-56	1956-57	1957-58	1958-59	1959-60	1960-61	1961-62
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
Salaries ..	2,08,204	4,34,048	5,02,195	6,50,183	6,49,837	7,13,676	7,21,017
Contingencies	73,721	64,779	1,00,788	1,13,409	1,45,022	1,53,015	1,46,422
Other Expenditure including Transportation ..	56,534	1,43,027	2,96,317	4,52,015	4,48,719	4,80,452	4,06,278
Total ..	3,38,459	6,41,854	8,99,300	12,15,607	12,43,678	13,47,143	13,34,717

'B'

(*b*) ANNUAL EXPENDITURE INCURRED BY IRRIGATION DEPARTMENT ON DEVELOPMENT WORKS DURING 1955-56 TO 1961-62 IN QUETTA IRRIGATION ZONE

	1955-56	1956-57	1957-58	1958-59	1959-60	1960-61	1961-62
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
Total ..	3,80,000	8,67,775	13,37,224	25,86,287	35,32,906	1,03,37,994	1,02,98,312

'C'

(c) ANNUAL EXPENDITURE INCURRED BY IRRIGATION DEPARTMENT FROM 1955-56 TO 1961-62 ON ANNUAL REPAIRS ON OLD AND NEW DEVELOPMENT PROJECTS IN QUETTA IRRIGATION ZONE QUETTA

	1955-56	1956-57	1957-58	1958-59	1959-60	1960-61	1961-62
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs
Total ..	2,153	2,01,952	3,92,453	5,00,351	8,98,003	9,36,627	9,21,877

بابو محمد رفیق - پارٹ (اے) میں جو جواب دیا گیا ہے کہ E tablishment کی بہ نسبت ڈولپمنٹ ۱۹۰۰ء اور ۱۹۰۶ء میں پر زیادہ خرچ ہوا ہے - کیا وزیر صاحب اسکی وجہ بتائیں گے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جہاں تک جواب کا تعلق ہے وہ میں نے دیدیا ہے لیکن اگر آپ اسکی وجہ پوچھنا چاہتے ہیں تو نوٹس دے دیجئے -

EXPENDITURE ON MAINTENANCE AND CONSTRUCTION OF POWER PLANTS AND IRRIGATION CANALS

***441. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state the division-wise expenditure incurred on the maintenance and construction of Power Plants and Irrigation Canals separately in each year from 1947 to 1962 ?

Parliamentary Secretary (CHAUDHRI IMTIAZ AHMED GILL) : It will not be possible to state the expenditure incurred on the maintenance and construction of Power Plants Division-wise. However the location of Projects has been indicated in the attached Statement of Expenditure* The Power generated from different Power Stations located in any particular district and division is being pooled out in the Grid System and utilized throughout West Pakistan wherever the Grid System has been laid.

The expenditure incurred on WAPDA: on the construction and Power Plants from the year April, 1959 to June, 1962 has been indicated on Statement 'A' attached* while the statement of expenditure incurred on the maintenance of Power Plants and local Distribution Works has been given on the Statement 'B' attached*.

Division-wise expenditure incurred on maintenance and construction of Irrigation Canals separately for each year from 1947 to 1962 cannot possibly be compiled. The expenditure on construction and maintenance of each canal has, however, been indicated in the appended statements.*

Major Sultan Ahmed Khan : Sir, shall I wait for the Minister to resume his seat?.....The Parliamentary Secretary knows nothing and they always need fresh notice.

Mr. Speaker : The Member may please put his supplementary.

*Please see Appendix 'A' at page 131.

Major Sultan Ahmad Khan : Sir, the question is serious. Is the Minister aware of the fact that under the so-called development and progress in the country over 60 per cent of the amounts are being spent on the maintenance of power plants, alone.

Parliamentary Secretary : It is not a supplementary question. Since it is a new question I would require fresh notice.

Major Sultan Ahmed Khan : You have narrated the history that the power station was started in 1959.....

Mr. Speaker: He wants fresh notice.

میجر سلطان احمد خان - یہ میرا leading question ہے اسکا آپ کے پاس ''ہاں،، یا ''نہیں،، میں جواب نہیں ہے -

Parliamentary Secretary : This supplementary has no concern with the original question. I require fresh notice. (Interruptions).

Mr. Speaker : The member may give fresh notice.

TUBEWELLS IN QUETTA DIVISION

***445. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether the work started by the Mechanical Engineering Branch Quetta on certain tube-wells in Quetta Division has been stopped and if so, the reasons therefor and the date by which the work will be resumed?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : Yes, on account of paucity of funds. Efforts are being made to obtain funds as soon as they are provided, the work on tubewells will be continued.

بابو محمد رفیق - ایک طرف تو وزیر خزانہ اور آپکی حکومت کہتی ہے کہ بلوچستان کے لئے سکیمیں نہیں آئیں اس لئے پیسہ مہیا نہیں کیا - دوسری طرف آپ کہتے ہیں کہ فنڈز کی قلت ہے - پیسہ نہیں ملتا - اسمیں سے کونسی بات حقیقت ہے وہ آپ بتائیے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - میں نے عرض کیا کہ روپیہ کی کمی کی وجہ سے- جہاں تک جواب کا تعلق ہے وہ ٹھیک ہے - بابو رفیق صاحب کا یہ سوال Related نہیں - یہ نیا سوال ہے -

بابو محمد رفیق - یہ Related کیسے ہوا - دیکھئے میری Budget speech بات سنیئے اسکا مطلب یہ ہے کہ ایک طرف تو آپ نے میں یہ کہا کہ بلوچستان کی سکیمیں ہمارے پاس نہیں تھیں اس لئے ہمیں پیسہ نہیں دیا - دوسری طرف آپ کہتے ہیں کہ پیسے کی قلت ہے - اس میں سے کونسی بات حقیقت ہے - کیا آپکے محکمہ نے اپنی ذمہ داری پوری نہیں لی - کیا وزیر خزانہ غلط کہہ رہے ہیں اس پر روشنی ڈالئیے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا-میں نے عرض کیا ہے کہ ہر ایک سکیم کے لئے علیحدہ پرویژن کی گئی ہے جہاں تک اس سکیم کا تعلق ہے

میں نے جواب دیا ہے کہ اسے فنڈز کی کمی کیوجہ سے نہیں کر سکے ۔
جب فنڈز مہیا ہونگے ہم ضرور آپکی امداد کریں گے ۔

GENERATION SET AT LORALAI POWER HOUSE

*450. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Power and Irrigation be pleased to state :—

(*a*) whether the generating set at Loralai Power House will be installed ;

(*b*) whether it is a fact that M. E. S. Power House at Fort Sandeman is inadequate to meet the requirements of the Civil and Military population of the area ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether any schedule for expansion of the said Power House is under consideration of the Government?

Parliamentary Secretary : Chaudhri Intiaz Ahmad Gill : (*a*) The generating set is being over hanled and will be installed at Loralai within the current financial year.

(*b*) M. E. S. Power House at Fort Sandeman is not under the administrative control of WAPDA as such it is difficult to say about the adequacy of the same to meet with the requirements of both civil and military population.

(*c*) Since the Power House is not the concern of WAPDA, the question of its expansion, augmentation, etc., cannot be taken up by this organization.

بابو محمد رفیق - یہ آپ نے within current financial year بتایا ہے
کیا آپ کا مطلب ۶۲-۶۳ سے ہے یا ۶۳-۶۴ سے ؟

Parliamentary Secretary : Within the current year 1963-64.

ڈاکٹر مسز اشرف عباسی - جناب یہاں پر لکھا ہوا ہے ۔
Generating Set at Loralai Power House will be commissioned by the middle of February, 1963.
Middle of February 1963 has already finished. تو اس صورت میں will be commissioned
کیسے ہوا

Parliamentary Secretary : The Member has not heard the answer. It was a revised answer and if the Member had consulted her today's order papers she must have noticed that answer to (*a*) is revised, and the answer is that "the generating set is being over-hauled and will be installed at Loralai within the current financial year."

بابو محمد رفیق - کیا وزیر صاحب یہ بتلائیں گے کہ انکا وہ وعدہ
جو انہوں نے پچھلے سیشن میں کیا تھا کہ لورا لائی میں Generating Set
لگایا جائیگا آج تک کیوں پورا نہیں ہوا اور وہ نئے سال پر اٹھایا گیا ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - (ملک قادر بخش) جہاں تک مجھے یاد ہے
میں نے کہا ہے کہ overhaul ہو رہی ہے ہم کوشش کر رہے
ہیں ۔

We are making our efforts.
that is not of WAPDA that is of MES.
اور یہ جو پاور ہاؤس ہے ۔

بابو محمد رفیق ۔ آپ کو پتہ ہونا چاہئیے کہ لورا لائی کا پاور ہاؤس واپڈا کا ہے ۔ ایم ۔ ای ۔ ایس کا نہیں ہے ۔

Minister of Irrigation and Power : We are doing our best to help them.

بابو محمد رفیق ۔ واپڈا کی یہ Efficiency ہے کہ ایک سال میں ایک سیٹ overhaul نہیں کر سکے کیا آپ یقینی طور پر بتائیں گے کہ یہ کب ہو گا ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ معلوم نہیں آپ کو کہ ایک چھوٹا سا پرزہ پاکستان میں نہیں مل سکتا ۔
[We have to place special orders for even small parts
میری کار ایک دفعہ ڈیڑھ سال پڑی رہی اوورہال ہونے کے لئے کیونکہ ایک پرزہ نہیں مل سکا تھا ۔ جو مجھے جرمنی سے منگوانا پڑا ۔ کیا بات کر رہے ہیں آپ ؟

بابو محمد رفیق ۔ میرا مطلب یہ تھا کہ ایم ۔ ای ۔ ایس جیسا کہ آپ نے جواب میں فرمایا کوئی Extension نہیں کر رہی ۔ فورٹ سنڈیمن کے لوگوں کو بجلی کی سخت تکلیف ہے ۔ کیا واپڈا کوئی بجلی گھر بنائے گی لیکن چونکہ ایم ۔ ای ۔ ایس اپنے بجلی گھر کو extend نہیں کر رہی تو کیا واپڈا اپنے بجلی گھر بنانے کے لئے تیار ہے تا کہ لوگوں کی جو مشکلات ہیں وہ دور ہو سکیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ نوٹس دے دیجئے میں اسکا جواب دے دوں گا ۔

CARRIAGE CONTRACT OF LORALAI IRRIGATION DIVISION

***662. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the carriage contract of Loralai Irrigation Division expired on 30th June 1962 ;

(*b*) whether it is a fact that tenders for the said Contract for 1962-63 were invited by the Executive Engineer, Loralai Irrigation Division

(*c*) whether it is a fact that a contractor named Seth Muhammad Dan quoted 25 paisas per ton per mile ;

(*d*) whether it is also a fact that the contract was not given to Mr. Muhammad Dan but contractor of the previous year was allowed to carry on the job at the rate of 48 paisas per ton per mile;

(*e*) if answer to (*a*), (*b*), (*c*) and (*d*) above be in the affirmative, whether Government will institute a proper enquiry into the matter and take suitable action against the Officers responsible for this irregularity resulting in financial loss to Government ?

(NOT ASKED)

RATE OF ELECTRICITY SUPPLIED FOR IRRIGATION PURPOSES IN THE FORMER N.W. F. P. AREA

***2182. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the electricity was supplied for irrigation purposes at 6 pies per unit in the former N. W. F. P. area prior to 14th October 1955 ;

(*b*) whether it is also a fact that the said rate has since been enhanced and the revised rates are not economical to the landowner of small holdings who have to irrigate their lands from surface wells ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in affirmative; whether Government are prepared to re-fix the rate at 6 pies per unit; if not reasons thereof?

Parliamentary Secretary : (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) The rates were revised on 1st July, 1960, but as a special case, the tube-wells and other lift irrigation consumers were left on the same old rates as was applicable in the old N.W.F.P. prior to revision.

A copy of the revised tariffs is placed on the table of the Assembly.

(*c*) Does not arise. However, the revision of various electricity tariffs in West Pakistan is being examined by the Power Commission constituted by the Central Government. The Commission's report is expected to be available by June, 1963.

مسٹر حاذق علیشاہ - کیا وزیر صاحب یہ وضاحت فرمائیں گے کہ بابو رفیق صاحب نے دوسرے سوال کا جواب سننے سے انکار کر دیا ہے کہ میں نہیں سننا چاہتا - وہ کیا انکی پراپرٹی ہے - یہ تو ہاؤس کی پراپرٹی ہے-

Mr. Speaker : This is no supplementary.

مسٹر اجون خان جدون - میرے سوال کے حصہ (ب) کا جواب یہ ملا ہے کہ rates جو ہیں وہ یکم جولائی سن ٦٢ سے revise کئے گئے ہیں تو میں یہ پوچھ رہا تھا کہ چونکہ اریگیشن کے لئے Revised Rates uneconomical تھے اس لئے اس علاقے کے لوگوں کے واسطے پچھلے ریٹ بحال رہنے دیئے جائیں - جب پچھلے Conn ections کے Connections ریٹ بحال رہنے دئے گئے تو سن ٦٠ سے بڑھانے سے نئے لینے والوں کے لئے یعنی اریگیشن کے لئے وہ Economical ہو جائینگے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - مجھے خوشی ہوئی ہے کہ جدون صاحب نے یہ ضمنی سوال پوچھا اور اسکی زیادہ وضاحت مانگی ہے تا کہ میں صحیح

نقشہ ہاؤس کے سامنے پیش کروں - ہم نے یہ خاص رعایت دی تھی فرنٹیئر کے لئے صرف ان Connections کے سلسلہ میں جو یکم جولائی سن ٦٠ کے Connections تھے اور چھ پائی فی یونٹ پر ہم نے انکو بجلی سپلائی کی تھی - لیکن جو Connections بعد میں لئے گئے وہ ویسٹ پاکستان یونٹ کے rates کے Pasis پر جیسے دوسری جگہ تھے وہی فرنٹیئر سے چارج کئے گئے - تو فرنٹیئر میں خاص رعایت دی گئی جنہوں نے پہلے سے Connections لئے ہوئے تھے -

سید ھاذق علی شاہ - جناب سپیکر-میں پارلیمنٹری سیکرٹری کی وضاحت کو نہیں سمجھا- میرا خیال ہے کہ وہ سابقہ صوبہ سرحد کو وہی رعایت کہہ رہے ہیں جو پہلے سے تھیں - لیکن وہ اپنے جواب میں یہ کہہ رہے ہیں کہ اس tariff میں اضافہ ہوا ہے - جو نئے کنکشن دیئے گئے ہیں ان کے ساتھ زیادتی ہے جس کے متعلق انہوں نے کہا تھا کہ ابھی ایک کمشن بیٹھا ہوا ہے اور یہ tariff کی پڑتال ہو رہی ہے - میں یہ پوچھتا ہوں کہ کمشن کی رپورٹ سے پہلے کیوں tariff میں زیادتی کی گئی ہے -

وزیر آبپاشی و برقیات - پہلے ایک رعایت آپ کو مل رہی تھی اسکے بعد فیصلہ ہوا کہ اب جو نئے کنکشن لگیں گے اس کی شرح سارے صوبہ میں یکساں ہوگی - چاہئے تو یہ تھا کہ جو رعایت پہلے لے رہے تھے جس کے وہ مستحق نہیں تھے وہ رعایت ان سے چھین لیتے مگر ہم نے وہ رعایت ان سے نہیں چھینی بلکہ نئے کنکشن جو ہیں ہم نے ان کو نئے basis پر رکھ دیا ہے -

خان اجون خان جدون - جناب والا-میں حیران ہوں کہ وزیر محترم فرماتے ہیں کہ وہ رعایت کے مستحق نہیں تھے جو رعایت ان کو دی جا رہی تھی - یہ تو آپ خود admit کر رہے ہیں - لیکن میرا سوال یہ تھا کہ چونکہ ٹیوب ویل ایریگیشن اور انڈسٹریز میں بڑا فرق ہے - انڈسٹری کے کنکشن کی consumption زیادہ ہوتی ہے اور ٹیوب ویل پر بجلی کی consumption کم ہے - اس کو ہم afford نہیں کر سکتے - اسی وجہ سے آپ نے ان کو رعایت دی ہے - پہلے جو کنکشن کا ریٹ ٦ پائی فی یونٹ ہے - میں کہتا ہوں کہ آپ نئے connections والوں کو کیوں رعایت نہیں دیتے -

وزیر آبپاشی و برقیات - یہ غلط ہے - economical ہونے کیلئے پھر مجھے یہ کہنا پڑے گا کہ نئی شرح پر اس صوبہ میں جتنے انڈسٹری کے کنکشن ہیں وہ uneconomical ہیں - جناب والا—میں یہ عرض کرتا ہوں کہ سابقہ صوبہ سرحد میں ٦ پائی ridiculously low ہے - I would call it ridiculously low یہ تو ایک رعایت تھی - یہ نہیں ہے کہ uneconomical ہونے کی وجہ سے ہم نے یہ کیا ہے کہ جو پرانے کنکشن ہیں انہیں تھوڑے ریٹ پر رہنے دیا جائے -

خان اجون خان جدون - ایریگیشن جو ہے وہ ٹیوب ویل کے ذریعہ بھی ہوتی ہے اور Persian wheel کے ذریعہ بھی ہوتی ہے- پنجاب اور صوبہ سرحد میں بہت فرق ہے - وہاں کے لوگوں کی بہت تھوڑی زمینیں ہیں اور وہ زیادہ بجلی استعمال نہیں کر سکتے - یہ حقیقت ہے - آپ اس کو ایک ہی عینک سے نہ دیکھیں -

وزیر آبپاشی و برقیات - جہاں بھی ایسے چھوٹے مالکان ہیں جیسا کہ آپ کے ہاں ہیں - وہ بھی بجلی زیادہ خرچ نہیں کر سکتے - اگر آپ تعداد چاہتے ہیں تو میں وہاں کے چھوٹے زمینداروں کی بھی تعداد معلوم کر لوں گا اور یہاں کے زمینداروں کی تعداد بھی معلوم کر لوں گا - پھر آپ کی تسلی کیلئے بتلاؤں گا کہ یہ بات ٹھیک ہے -

خان اجون خان جدون - آپ ایک چیز کا وعدہ کریں گے کہ آپ اس بات کی تحقیقات کرنے کیلئے تیار ہیں کہ smalling holding چاہے پنجاب میں ہے چاہے صوبہ سرحد میں ہے ان کے لئے نئے بجلی کے ریٹ uneconomical ہیں -

وزیر آبپاشی و برقیات - اس کیلئے کمشن بیٹھا ہوا ہے جب کمشن کی رپورٹ آئے گی اس وقت غور ہو جائیگا -

سید حاذق علی شاہ - کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ یہ چھیننے والے ہاتھ کب پیدا ہوئے تھے اور رعایت دینے والے ہاتھ کون سے تھے -

وزیر آبپاشی و برقیات - آپ ہی کے اور قوم کے -

مسٹر عبدالرازق خاں - جناب والا - میں عرض کرتا ہوں کہ سابقہ صوبہ سرحد میں کنوئیں کیلئے اور زراعتی اغراض کیلئے integration سے پہلے بجلی دی جاتی تھی اور ان سے ٦ پائی فی یونٹ لیا جاتا تھا اب

integration کے بعد سارے مغربی پاکستان میں ریٹ زیادہ تھے وہاں بھی ریٹ زیادہ کر دیئے گئے ہیں ۔درخواست صرف وزیر آبپاشی سے یہ کی گئی ہے کہ جو رعایت ان کو حاصل بھی آپ سے مزید رعایت کی مہربانی نہیں چاہتے ان لوگوں کو جو رعایت حاصل تھی اور جس ریٹ سے بجلی پہلے حاصل کر رہے تھے ان کی بجلی سے سارے مغربی پاکستان کو فائدہ پہنچ رہا ہے کیا ان کا حق نہیں ہے کہ جو چیز ان کے پاس تھی وہ رہنے دی جائے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات- میں عرض کروں گا لفظ ''رعایت،، بڑا ناجائز استعمال کیا گیا ہے ۔ اس کے متعلق میں مودبانہ التماس کروں گا کہ یہ کمرشل ادارہ ہے اس کی کسی جگہ پر رعایت ہو تو ہمیں گھاٹا اٹھانا پڑتا ہے پھر یہ کہنا کہ گھاٹا مسلسل اٹھایا جائے ٹھیک نہیں ہے ۔ یہ کمرشل ادارہ ہے ۔ اسی وجہ سے معافی مانگتا ہوں کہ جب تک کمشن کی رپورٹ نہ آ جائے اس سلسلے میں اس وقت تک خاموش رہیں ۔

خان اجون خان جدون- ۱۹۶۰ء سے پہلے کے جو کنکشن ہیں ان کو رعایت دی ہوئی ہے جب تک کمشن کی رپورٹ نہیں آتی تو ۱۹۶۰ء کے بعد کے کنکشنوں کو رعایت دینے میں کون سی چیز مانع ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب والا باقی پوئنٹ بھی وہی مطالبہ کریں گے کہ ۱۹۶۰ء کے بعد جو شرح آپ ایک ریجن سے لے رہے ہیں وہ ہم سے بھی لی جائے ۔ اس کو ہم afford نہیں کر سکتے ہیں ۔

مسٹر عبدالرازق خان- اس میں یہ کہا گیا ہے کہ کمشن کی رپورٹ جون ۱۹۶۳ء میں مل جائے گی کیا یہ جون کا مہینہ نہیں ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - یہ تو میں نے نہیں کہا کہ جون میں مل جائے گی ۔

نواب زادہ غلام قاسم خان- جناب والا- میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں M.C.G. میں میعاد بڑھانے کا جو مسئلہ زیر غور ہے یعنی جو پہلے ۱۰ سال تھی اس کا بھی مطالبہ ہوا ہے کہ اسکو ۲۰ سال کیا جائے ۔

Mr. Speaker : This is a fresh question. The member may give fresh notice.

PROVIDING IRRIGATION FACILITIES TO THE AREAS OF GADOON :

***2191. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Irrigation and Power please refer to part (*b*) of the answer given to my starred question No. 1213 on the floor of the House on 12th March 1963 and to state:—

(*a*) the details of the schemes prepared for providing irrigation facilities to the area of Gadoon, and the time by which the said schemes are expected to be completed.

(*b*) in case no scheme has so far been prepared, whether Government are prepared to construct a small dam near village Shanai in the said area ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill):

خان اجون خان جدون - اس سوال کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ تجویز سے پہلے سروے ہونا مطلوب ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ آیا Dam فنی لحاظ سے موزوں ہے یا نہیں- میں یہ پوچھتا ہوں اس سلسلے میں اس علاقہ کی ایریگیشن کی ترقی کیلئے جو وعدے کئے گئے تھے کہ ایک کروڑ دس لاکھ روپیہ اسی پنج سالہ منصوبہ کے اختتام پر خرچ کئےجائیں گے - اس سلسلے میں آپ نے کچھ ہدایات بھی جاری کی ہیں کہ سروے کیا جائے میں پوچھتا ہوں کہ سروے کس مرحلے پر ہے - میرے خیال میں آپ نے ہدایات بھی جاری نہیں کیں کہ کوئی سروے کیا جائے -

وزیرآبپاشی و برقیات - جدون صاحب آپ اپنا سوال بھول جاتے ہیں -

آپ نے پوچھا تھا :—

"The details of the schemes prepared for providing irrigation facilities to the areas of Gadoon and the time by which the said schemes are expected to be completed".

My reply is—

"There are no schemes yet developed in Gadoon area".

ان کی details میں کیا دوں ؟

The proposal requires survey first. This will be under-taken to establish if the Dam is feasible.

اسکی feasility کو دیکھ کر ہم survey کریں گے - ہر سکیم کی تیاری کیلئے سروے ضروری ہے - بغیر سروے کے اگر ''تک بازی،، سے کوئی سکیم بنادی جائے تو وہ فیل ہو جائے گی اور کبھی کامیابی کی منزل تک نہیں پہنچ سکتی -

میجر ساطان احمد خان - باقی بھی سب کچھ ''تک،، پر ہو رہا ہے یہ بھی ''تک،، پر ہو رہا ہے -

وزیر آبپاشی و برقیات - یہ ''تک بازی،، کونسل مسلم لیگ کر رہی ہے - ہم نہیں کر رہے ہیں -

We cannot proceed in a haphazard way :

اس کی feasibility - دیکھ کر ہم سروے کریں گے - اپنے علاقے کے متعلق خدا جانے آپ کا کیا مطلب ہے - وہ سیکم ہو سکتی ہے یا نہیں - میں اس کے متعلق فہرست منگوا کر آپ کو اور اپنے افسران کو بٹھا کر آپ کی ہر طرح تسلی کرا سکتا ہوں -

Supplementary

خان اجون خان جدون - جناب والا—میرا سوال کا مطلب صرف اتنا تھا - اور میں نے پچھلے سیشن میں بھی سوال کیا تھا مجھے آپ نے جواب دیا کہ اتنا روپیہ ایریگیشن کیلئے ۱۹۶۴-۶۵ء کے اختتام سے پہلے خرچ کیا جائیگا - اب آپ کہتے ہیں کہ سروے مطلوب ہے- میں عرض کروں گا کہ اس سروے کیلئے جو تجویز پہلے ہے کیا وہ زیر غور نہیں ہے - آپ سے اتنی گذارش ہے کہ اس سلسلے میں آپ نے ہدایت جاری نہیں کی ہیں - کیا اب آپ اس سلسلہ میں priority basis پر instructions جاری کرنے کیلئے تیار ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب والا—میں عرض کرتا ہوں اسکی وضاحت اور زیادہ ہوگئی ہے - اگر آپ مجھے پچھلے سوال کا اسی سوال میں حوالہ دے دیتے تو وضاحت ہو جاتی -

خان اجون خان جدون - اس سوال میں حوالہ ہے -

Major Sultan Ahmad Khan : Does the Minister realise that an allocation has been made for that area and unless there is survey and the implementation of the scheme, the amount cannot be utilised. Do I take it that the intention of the Government is to let that amount lapse.

Minister for Irrigation and Power : Lapse or no lapse, the work will go on.

Major Sultan Ahmed Khan : Is the Minister aware that an amount has been allocated for that area but at the same time the Minister declared on the floor of the House that no survey has been made or instructions issued?

Minister for Irrigation and Power : No scheme has been prepared.

Major Sultan Ahmed Khan : Does he realise that in the absence of any scheme this amount will lapse?

اگر آپ نے سرسری سروے کیلئے کوئی حکم نہیں دیا ہے تو . . . . . .

وزیر آبپاشی و برقیات — سیکرٹری صاحب سے میں نے پوچھا ہے یہ کہتے ہیں کہ یہ زیر غور ہے -

DESILTING OF GHAR CANAL (*Ex*-RICE CANAL).

***2600. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi :**—Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that there is a shortage of water in Ghar Canal (*Ex*-Rice Canal) due to silt ;

(*b*) whether the depth of the canal is now only two or three feet at several places due to silting ;

(*c*) whether it is a fact that the original depth of the canal was eight to nine feet ;

(*d*) if answers to (*a*) , (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, the action Government intend to take in the matter ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Yes. It is a fact that there is shortage of water in Ghar Branch due to silt

(*b*) No. The depth of the canal at site varies between 8′ and 9′ but width is at places greater .

(*c*) The designed depth varies from 10.8′ in the head reach to 7.5′ in the tail reach.

(*d*) One old inundation canal, "Ghar Wah" was converted into Ghar Canal along with other Sukkur Canals before 1932. The canal requires remodelling. The necessary scheme of remodelling is taken in hand. The provision for this work has been made in the 3rd Five Year Plan. One sharp curve in the head reach was improved last year. A provision has been made for removing two curves in the tail reach of this canal in 1963-64. Some very urgent silt clearance work costing Rs. 60,000 is being done this year.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : What urgent steps is the Government taking to meet that shortage of water in Ghar branch ?

Minister for Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : Some very urgent silt clearance work is being done this year.

ڈاکٹر مسز اشرف عباسی - یہ بھی Urgent ہے - اس کے علاوہ بتلایا ہے کہ اور چیزیں بھی ہیں - وزیر آبپاشی Desilting کی بہت ضرورت ہے - بیگم صاحبہ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں -

That I own.

It requires de-silting and it requires some money to be spent to see that the canal is run properly.

ڈاکٹر مسز اشرف عباسی - اس طرح تو فصل برباد ہو جائے گی -

Either it has been finished or it will be in the next year.

Minister : We have taken it up as very urgent and the work is being done.

CUT IN MOONGI RAJBAH NEAR CHAK NO. 244 G. B.-TEHSIL TOBA TEK SINGH

***2673. Mr. Hamza :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that on the night falling between 21/22 of March, 1963, another cut took place in Moongi Rajbah near Chak No. 244 G.B., Tehsil Toba Tek Singh, District Lyallpur, which is the ninth of the reported cuts during the last two years ;

(*b*) whether it is a fact that one Muhammad Hussain alias Babu of Chak No. 244 G.B. was caught red-handed while committing this heinous crime ;

(*c*) if so, the action taken or proposed to be taken against him ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Yes, another cut was made at R.D. 26000-R, of this distributary.

(*b*) No body was caught red-handed by the Irrigation Department. The case was handed over to the Police for investigation and their report is still awaited.

(*c*) It is learnt that the police have challaned one person. The Irrigation Department have also initiated proceeding of special charges under Section 31 and 33 of the Canal Act.

ASSESSMENT OF ABIANA

*2676. **Syed Diwan Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that according to the rules only that plot of land is classified as Garden for the purposes of assessment of 'Abiana' on which ten or more trees are planted ;

(*b*) whether it is a fact that Irrigation Department is imposing 'Abiana' also on plot containing only two trees ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government are prepared to ensure that the Irrigation Department does not contravene the rules ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) No. The correct position is that an acre of land if planted with more than 10, Jaman, Mango or fig trees or 20 other fruit trees is classified as a garden and is assessed Abiana if watered from Canal supplies.

(*b*) No.

(*c*) Does not arise.

دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا گورنمنٹ تیار ہوگی کہ اس ایک ضلع ملتان تجرباً لیکر دیکھے کہ آیا جیسا میں نے کہا ہے وہاں رولز کے مطابق عمل نہیں ہو رہا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکریٹری- اگر آپ اسٹاف دینگے تو ہم دیکھینگے -

STRENGTHENING OF THE BANKS OF THE 'GHARIALA MINOR'

*2682. **Syed Diwan Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state —

(*a*) whether it is a fact that the banks of the 'Ghariala Minor' which flows through the area of Makhdoom Rashid in Multan District, are worn out; if so, whether it is also a fact that breaches frequently occur threre with the result that the standing crops are destroyed by water ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government are prepared to strengthen the banks of the said canal ?

Parliamentary Secretary ((Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) It is a fact that the banks of Ghariala Minor are slightly worn out, but no breach has occured on this channel during the last three years.

(*b*) The strengthening of channel banks will be done during 1963-64, subject to the availability of funds .

SUPPLY OF ELECTRICITY TO CHAK NO. 4 AND 5 M. R. OF MAKHDOOM RASHID POLICE STATION

*2683. **Syed Diwan Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that an electricity transmission line shoots off from Multan Station to Mailsi ;

(*b*) whether it is also a fact that the said transmission line passes through Chak No. 4 and 5 M.R. of Makhdoom Rashid Police Station ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government are prepared to supply electricity to the said chaks and other villages falling within the jurisdiction of Makhdoom Rashid Police Station; if so, when, if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Ch. Imtiaz Ahmad Gill)

(*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) No. Because the transmission line of 66,000 Volts cannot be tapped without a sub-station which can not be constructed as it would be uneconomical to construct a sub-station for such a small load.

سید دیوان غلام عباس بخاری - کیا اس کیلئے یہ سمجھ لیا جائے کہ مخدوم رشید کا علاقہ بجلی کی لائین سے محروم ہی رہیگا ؟

Parliamentary Secretary : For the clarification of the position I may inform that the supply to Chaks 4 and 5 Makhdum Rashid, about which the Member enquired, and other towns and villages falling on this road can be given only after the completion of Mailsi and Jahanian grid stations from where 11,000 Volts distribution lines can be taken to the Chaks. The anticipated date of completion of these grid stations is the middle of 1964.

IRRIGATION OF LAND SITUATED IN VILLAGE JHANGI IN TEHSIL SHUJABAD, DISTRICT MULTAN

***2685. Syed Diwan Ghulam Abbas Bokhari :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that an area of about one thousand acres of land in village Jhangi in Tehsil Shujabad, District Multan, is situated along the bank of river Chenab ;

(*b*) whether it is a fact that the said area is irrigated by flood water and is called 'Sailabi' area ;

(*c*) whether it is a fact that the said area has not been irrigated for the last three years due to the non-availability of flood water with the result that it is becoming barren rapidly ;

(*d*) whether it is also a fact that the irrigation facilities to this area can easily be provided through the 'Sut Burji Minor' Haveli Circle ;

(*e*) if answer to (*a*), (*b*),(*c*) and (*d*) above be in the affirmative, whether Government are prepared to include the above-mentioned area in the 'Haveli Canal Circle' for providing irrigation facilities to it ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) Yes.

(*b*) Yes. This area is "Sailabi-*cum*-Chahi area."

(*c*) No. The flood water did spill over this area during 1960. During 1961 and 1962 this area was cultivated and matured as a Chahi and Barani area.

(*d*) No.

(*e*) It is not a good practice to provide Canals and canal water for Sailab areas. Besides all flow supplies already stand committed to existing areas under command.

سید دیوان غلام عباس بخاری - پارلیمنٹری سیکرٹری نے جو وضاحت کی ہے میں اس کیلئے مشکور ہوں تاہم دریافت طلب چیز یہ ہے کہ آیا گورنمنٹ اس کو حویلی کنال سرکل میں شامل کرنے کیلئے تیار ہے ؟

Parliamentary Secretary : The reply to part (c) is :—

"No. The flood water did spill over this area during 1960. During 1961 and 1962 this area was cultivated and matured as a Chahi and Barani area."

'GIRDAWARI' OF CROPS IN THE CANAL-IRRIGATED AREA

***2686. Syed Diwan Ghulam Abbas Bokhari :** Will the Minister of Irrigation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the 'Girdawari' of crops in the canal-irrigated area is carried out by a Patwari of the Canal Department and the water-rate is assessed on the basis of this 'Girdawari';

(*b*) whether it is a fact that according to the instructions issued by the concerned Department 'Patwaris' are required to issue chits to the tenants concerned after conducting the 'Girdawari' of the crops ;

(*c*) whether it is also a fact that the said Patwaris do not issue chits to the tenants who do not know the amount of water-tax to be charged from them prior to its actual realisation ;

(*d*) if answer to (*a*), (*b*), and (*c*) above be in the affirmative, whether Government are prepared to ensure that the said instructions are followed by Patwaris ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) No.

(*c*) No.

(*d*) Does not arise.

ARRANGEMENTS OF DRAINAGE OF RAIN WATER IN VILLAGES OF SAWABI TEHSIL

***2743. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the villages of Salim Khan Maneri Bala, Payan, Baja, Bamkhel, Margbuz and Kotha in Tehsil Swabi are heavily flooded every year during the monsoon and that there are no proper arrangements for the drainage of rain water ;

(*b*) whether it is a fact that hundreds of acres of land of the above said villages are washed away every year due to heavy rainfalls and floods and the standing crops worth lacs of rupees are also destroyed ;

(*c*) whether it is also a fact that epidemic diseases have broken out several times, in the villages of Margbuz, Kotha, Baja and Bamkhel due to stagnant water there ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government are prepared to provide proper drainage system for the flow of rain flood water to protect the above villages ?

Parliamentary Secretary : (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*) No. These villages are not heavily flooded during monsoon. Arrangements do exist for drainage of rain water.

(*b*) No.

(*c*) No.

(*d*) In view of (*a*), (*b*) and (*c*) , the question does not arise.

خان اجون خان جدون - میں اس جواب سے حیران ہوں - معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ دفتر میں بیٹھے بیٹھے ہی تیار کر لیا گیا ہے - میں اس علاقے کا رہنے والا ہوں میں نے خود دیکھا ہے کہ Monsoon کے دنوں میں تحصیل سوابی کے علاقے مارگ بز - کوٹھا - جام خیل وغیرہ میں ہر سال سیلاب آ جاتا ہے - اب بھی وہاں آپ کو سینکڑوں ایکڑ زمین بارش سے تباہ نظر آئے گی - کیا آپ اس بارے میں تحقیقات کرنے کیلئے تیار ہیں ؟ کیا آپ وہاں خود جا کر اس کو دیکھینگے کہ پانی کی نکاسی کا کوئی انتظام ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری- آپ نے میرا جواب غور سے نہیں سنا - میں نے یہ نہیں کہا ہے کہ وہاں سیلاب نہیں آتا ہے - میں نے یہ کہا ہے کہ وہاں کوئی heavy سیلاب نہیں ہے -

وزیر آبپاشی - (ملک قادر بخش) - اگر آپ چاہتے ہیں اور آپ کی یہ خوشی ہے تو جب اسمبلی کا اجلاس ختم ہو جائے تو آپ جس افسر کا نام لیں گے میں اسے آپ کے ہمراہ بھیج دوں گا - وہاں پر وہ inspection کرے گا اور موقع کی رپورٹ دے گا -

ماسٹر خان گل - اس سوال کا جو جواب دیا گیا ہے وہ بالکل ناتسلی بخش ہے میں ملک قادر بخش صاحب کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ وہ اس معاملہ کی طرف فوری توجہ دیں -

Topi Lift Irrigation Scheme

***2866. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the total cost incurred on Topi Lift Irrigation Scheme ;

(*b*) the total length of Lift Irrigation Canal ;

(*c*) the date from which supply of water for irrigation purpose was started from the said canal ;

(*d*) the acreage of land irrigated under each crop ever since the Lift Irrigation Scheme was put into operation ;

(*e*) whether it is a fact that the said Lift Irrigation Canal cannot irrigate lands situated on its both sides upto 2½ miles ;

(*f*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to prepare a scheme for the re-alignment of the above-mentioned canal; if so, the approximate date by which the action will be taken in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) Rs. 2,35,543.

(*b*) 16,000 Feet.

(*c*) 1st April 1960.

(d)	*Year*	*Kharif*	*Rabi*	*Total*
	1960-61	38 Acres	32 Acres	70 Acres
	1961-62	29 ,,	26 ,,	55 ,,
	1962-63	39 ,,	32 ,,	71 ,,

(e) The canal does not irrigate any area within 2½ miles only on its right bank due to rising contours.

(f) the Government do not intend to prepare a scheme for the re-alignment of the canal.

مسٹر اجون خان جدون - جو اعدادوشمار آپ نے دئے ہیں یہ بذات خود اس بات کی دلیل ہیں - ۱۶۰۰ فٹ نہر بنانے کے لئے ۲,۳۵,۵۴۳ روپیہ خرچ ہوا ہے - ہر سال صرف ایک فصل ہوتی ہے اور صرف ۳۲ ایکڑ زمین سیراب ہوتی ہے - اس نہر کے دائیں کنارے پر اڑھائی میل تک زمین قابل کاشت ہے مگر آبپاشی نہیں ہو سکتی - اور بائیں طرف تو کچھ بھی نہیں ہوا - میں یہ عرض کروں گا کہ جواب غلط ہے - کیا حکومت اس کی re-alignment کرنے کو تیار ہے -

وزیر زراعت و آبپاشی - (ملک قادر بخش) - یہ ٹھیک ہے کہ اتنی بڑی رقم کے خرچ کے مقابلہ میں جو آبپاشی ہو رہی ہے وہ کم ہے - لیکن پس ماندہ علاقوں پر مزید خرچ کرنا مناسب نہیں - میں اسے بخل نہیں سمجھتا - اگر re-alignment سے مزید رقبہ زیر آبپاشی آ سکتا تو ماہرین ضرور ایسا کرتے -

مسٹر اجون خان جدون - میں تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس نہر کے دونوں طرف اڑھائی میل تک زمین سیراب ہو سکتی ہے - اگر آپ re-alignment کریں تو نہر کے دونوں طرف پانی پہنچ سکتا ہے اس کے لئے آپ کو چاہئے کہ ایک سکیم بنائیں -

وزیر زراعت و آبپاشی - کیا آپ کا مطلب ہے ہم پانی ضائع کر رہے ہیں کیونکہ وہ زمین میں نہیں جاتا -

مسٹر اجون خان جدون - پانی پہنچ ہی نہیں سکتا - وہ نہر کی tail پر جا کر صرف ۳۲ ایکڑ زمین کو سیراب کرتا ہے -

Minister of Agriculture and Irrigation : Whatever we can lift is being lifted. That can irrigate only this area and not beyond that. If you think that more area can be irrigated by this very lift without spending anything more I would be too glad to know the method.

Mr. Ajoon Khan Jadoon : It should be realigned. If you issue instructions to the Chief Engineer, Irrigation, I will go with him and show him how to realign.

Minister of Agriculture and Irrigation : Alright I will direct the Chief Engineer and he will go with you.

مسٹر عبدالرازق خان - میرا خیال ہے کہ آپ انجینئر کی بجائے سیکرٹری کو کہیں کہ وہ جا کر معائنہ کر آئیں -

EXTENSION OF ELECTRICITY FROM MALAKAND HYDEL PROJECT TO TAL TOWN

***2870. Malik Zaman Khan :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that electricity has been extended from the Malakand Hydel Project to Tal town ;

(*b*) whether it is a fact that the distance between Tal and Parachinar is only 56 miles ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to extend electricity to Parachinar also, if so, the date by which transmission lines for the purpose will be laid and the approximate cost thereon?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): This question is not in the list.

Mr. Speaker : This question was transferred to Home Department yesterday and it was said that it will be answered today .

Parliamentary Secretary : I am sorry the reply is not yet ready.

DESILTING OF SYPHONS OF UPPER JHELUM CANAL

***2928. Chaudhri Gul Nawaz Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a number of representations have been made to the Government for desilting the syphons of Upper Jhelum Canal which have either wholly or partially silted up ;

(*b*) the number of times the said syphons have been desilted previously;

(*c*) whether it is a fact that Aurangabad Syphons had collapsed due to lack of proper maintenance ;

(*d*) whether it is a fact that syphons provide passage to the cultivators of lands situated on both sides of the canal ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) No such representations have been received by the Department.

(*b*) the spyphons are inspected annually after the floods and silt cleared if necessary.

(*c*) No.

INSTALLATION OF TUBE-WELLS IN REVENUE AREA OF DISTRICT BAHAWALNAGAR

***2940. Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that no tube-well has so far been installed in the Revenue area of District Bahawalnagar ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative whether Government have any proposal to instal tube-wells in the said area; if so, the details thereof ;

Parliamentary Secretary (Chaubhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) Yes.

(*b*) No complete project is yet ready for installation of tubewells in this area. However, this area forms part of the overall plan of "Water-logging and Salinity Control." This area is likely to be taken up in the 3rd Five Year Plan.

REPAIR AND RE-MODELLING OF H. R. CANAL

***2941. Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Irrigatiin and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that no repairs, re-modelling, etc, of H/R canal, which emerges from Sadiqia Canal in the Sutlej Valley Project,has been undertaken since the canal was constructed with the result that the said canal now looks like a nullah; if so, whether Government intend to undertake the repair and re-modelling of the said Canal ;

(*b*) whether it is also a fact that the supply of water in "Rajba 9 R", which emerges from H/R canal, is insufficient to meet the irrigational requirements of the area commanded by it; if so, the steps Government intend to take in this respect?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) Hakra Right is kept repaired.

(*b*) Yes. There has been some shortage at the tail. The remodelling of the canal is proposed to be carried out during 1963-64.

CONSTRUCTION OF SADIQIA CANAL AND FORDWAH CANAL UNDER SUTLEJ VALLEY PROJECT

***2942. Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the 'Sadiqia Canal and Fordwah Canal' have been constructed under Sutlej Valley Project with a view to providing irrigational facilities to the people of District Bahawalnagar ;

(*b*) whether it is a fact that the water supply in the said canals is insufficient to meet the irrigational requirements of the areas commanded by them ;

(*c*) whether it is a fact that the water rate is realised from the land-owners of the said areas irrespective of the fact whether water for irrigation purposes is supplied to them or not ;

(*d*) whether it is a fact that the affected landlords of the above mentioned District have made several representations to Government in this respect ;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, the steps Government intend to take to redress the grievances of the people of the said area ?

Parliamentary Secretary : (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) Yes;

(*b*) The supply in Sadiqia canal is generally sufficient, but Fordwah Canal had been drawing less discharge than its authorised share.

(*c*) No. The water rate is realised only from the areas actually irrigated from Canal water.

(*d*) Yes, same.

(*e*) The silt clearance of Fordwah has since been carried out to eliminate the shortage on this canal.

SALINITY AND WATERLOGGING

*2943 **Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Districts of Rahimyar Khan Bahawalpur and Bahawalnagar of Bahawalpur Division have been affected by salinity and water logging; if so, the acreage of land so affected in each district and the steps Government have, so far, taken to combat the said menace along with the results thereof;

(*b*) whether Government have any scheme to reclaim the affected areas in the said Districts ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) Yes. The affected area in each District is estimated as follows:—

District	*Thur Area*	*Waterlogged area*
Bahawalpur ..	154,373	5,685
Bahawalnagar ..	107,000	23,283
Rahimyar Khan ..	131,271	15,000

Preliminary work has started on 3 Drainage Schemes in Bahawalnagar District. These are Kali Budhi, Macleodganj and Suhei Drains.

Seepage drains along Panjnad Canal in Rahimyar Khan District are already working.

About 5,000 acres of area has been reclaimed.

(*b*) The schemes in each District are as follows:—

Bahawalpur District—

Reclamation supplies to the tune of 84 cusecs are to be supplied during Kharif 1963 to reclaim the area under Thur.

Bahawalnagar District—

Three Drainge Schemes have already been approved and are under execution as replied in (*a*) above. A scheme for installation of 50 Tube-wells exists in the 2nd 5 Year Plan.

Additional temporary reclamation supplies to reclaim the Thur affected area have been earmarked.

Rahimyar Khan District—

A scheme for Liaqatpur Feroza Drain has already been approved by the Provincial Development Working Party for an amount of Rs. 16·51 lacs.

A scheme for disposing of seepage water along Panjnad Canal has been prepared.

Another scheme for Drainage on Left and Right of Panjnad Canal from R. D. 167, 209 is under preparation.

To reclaim the Thur affected area additional temporary reclamation supplies of 60 cusecs have been earmarked for Kharif 1963.

KHAISHKI LIFT IRRIGATION SCHEME

*2983. **Mr. Nasrullah Khan Khattak :** Will the Minister of Irrigation and Power please refer to the answer to my starred question No. 1598 given on the floor of the House on 19th March 1963 and to state:—

(*a*) whether it is a fact that Khaishki Lift Irrigation Scheme is unproductive ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether it is a fact that water rate is being realized from the people drawing benefit from the above-mentioned scheme at the rate of Rs. 40 per acre ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether water rate under any such scheme in the former Punjab area has ever been fixed at Rs. 40 per acre a year ?

Parliamentary Secretary : (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) Yes.

(*b*) No. The revised rate for sugarcane alone is fixed at Rs. 40 per acre which is double of flow rate on Upper Swat Canal. For other crops it is less.

(*c*) There is no comparable Lift Irr gation Scheme in Punjab area.

مسٹر نصراللہ خان خٹک - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے اپنے جواب میں کہا ہے ۔ کہ وہاں اسوقت ۴۰ روپے فی ایکڑ شرح رکھی گئی ہے ۔ جو کہ اپر سوات کینال سے دوگنی ہے ۔کیا اپر سوات کینال پر گنا کاشت نہیں کیا جا رہا ہے ؟

وزیر آبپاشی و زراعت - (ملک قادر بخش) عرض یہ ہے ۔ کہ دو قسم کی آبپاشی کی شرحیں مقرر ہیں ۔ اور upper swat کے لئے بہاؤ کی شرح ہے ۔ اور یہ ۴۰ روپے غالباً لفٹ کے لئے ہیں ۔ اس لئے دوگنے ہیں ۔

مسٹر نصراللہ خان خٹک - غالباً آپ میرا مطلب نہیں سمجھے۔

وزیر آبپاشی وبرقیات - جو پانی بجلی کے ذریعے اٹھا کر دیتے ہیں ۔ اسکی شرح زیادہ ہوتی ہے ۔

مسٹر نصراللہ خان خٹک - جو پانی بجلی کے ذریعے اٹھا کر دیا جاتا ہے ۔ کیا اس پر کوئی طلسم پھونکا جاتا ہے ۔ جو اسکی قیمت بڑھ جاتی ہے ۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی ۔ کہ پچھلے سیشن میں جب میں نے سوال پوچھا تھا ۔ کہ کل کتنی لفٹ اریگیشن سکیمیں ہیں ۔ اور ان میں unproductive کتنی ہیں ۔ تو مجھے جواب دیا گیا تھا ۔ کہ پچپن اور اڑتیس علےالترتیب تو جب صوبے میں already اڑتیس unproductive سکیمیں موجود ہیں ۔ تو پھر ان پر ۴۰ روپے کیوں نہیں لگایا جاتا ۔ اور خویشکی لفٹ پر کیوں ۴۰ روپے لگایا جاتا ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات - آپ نے پہلے جو اطلاعات مانگی تھیں ۔ انکا جواب آپکو مل گیا ہے ۔ آپ نے پوچھا تھا کہ ۔

"Whether it is a fact that Kheshki Lift irrigation Scheme is unproductive."

تو ہم نے جواب دیا ۔ کہ یہ سکیم فائدہ بخش نہیں ہے ۔ لیکن تاہم حکومت اسے جاری رکھتی ہے ۔ اس سے آگے کے سوال کا جواب ہے ۔ کہ ''جی ہاں'' ۔ تو پھر اس پر کسی قسم کے ضمنی سوال کا جواب ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

مسٹر نصراللہ خاں خٹک - جناب آپ میرا مطلب نہیں سمجھے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں - آپ فرماتے ہیں - کہ پنجاب میں ایسی کوئی سکیم نہیں ہے - کہ جسکے ساتھ اسکا - موازنہ کیا جائے - لیکن گذشتہ سیشن میں آپ نے خود ہی ایک سوال کے جواب میں فرمایا ہے - کہ صوبے میں پچپن لفٹ اریگیشن سکیمیں ہیں - تو پھر یہ مقابلہ کیوں نہیں کیا جا سکتا -

وزیر آبپاشی و برقیات - میں نے عرض کیا ہے - کہ No such lift irrigation تو ایک لفٹ ہوتا ہے - جو پانی دو فٹ سے اٹھانا پڑتا ہے - ایک لفٹ ہے - جو پچاس فٹ اوپر اٹھانا ہوتا ہے - ایک لفٹ ہے - جو سو فٹ اوپر اٹھانا ہوتا ہے - تو میں نے عرض کیا ہے - کہ No such Lift is there in the Punjab, nowhere.

مسٹر نصراللہ خاں خٹک - یہ خولیشکی لفٹ تو بیس تیس فٹ سے بھی کم ہے -

وزیر آبپاشی و برقیات - بیس تیس فٹ کی ہماری کوئی بھی سکیم نہیں ہے -

مسٹر نصراللہ خاں خٹک - آپکا مطلب ہے - کہ آپ دو تین فٹ سے پانی اٹھاتے ہیں -

وزیر آبپاشی و برقیات - ہمارے پاس بلوکی ایک بڑا لفٹ ہے - جو مشینوں کے ذریعے دریا سے پانی اٹھا کر نہر میں ڈالتا ہے - اور وہ نہر کئی لاکھ ایکڑ اراضی کی آبپاشی کرتی ہے - لیکن وہ منفعت بخش ہیں - یہ سکیم نفع بخش نہیں ہے - لیکن پھر بھی ہم اسے جاری رکھ رہے ہیں - اور اگر آپ کی یہ خواہش ہو - کہ اسکو بند کر دیں - تو یہ ہم نہیں کر سکتے - خواہ اسے جاری رکھنے میں حکومت کو نقصان ہی ہو - اسے ہم بند نہیں کریں گے -

مسٹر نصراللہ خاں خٹک - کیا وزیر متعلقہ اس چیز سے انکار کر سکتے ہیں - کہ اس صوبے میں اڑتیس سکیمیں اور بھی غیر منفعت بخش ہیں - ان پر ۴۰ روپے فی ایکڑ کیوں نہیں لگایا جاتا -

وزیر آبپاشی و برقیات - آپ مثالیں دیں - تو اسکو بھی ورک آؤٹ کرکے دکھا دونگا - اور اسکو بھی breakup کر کے دکھا دونگا - آپکو یہ سوال کرنا چاہئے تھا - کہ اس سکیم کا break up بتلایئے - کہ اس پر کتنی بجلی خرچ ہوتی ہے - اسکے لئے کتنا سٹاف ہے - اور کتنا

خرچ مرمت کا ہے - اور پھر یہ کہ اس میں نفع ہے - کہ نقصان ہے - اور پھر اسکے متعلق دریافت کرتے - اور اس طرح موازنہ کر سکتے تھے - لیکن ہم اسے بہر حال چلانے کے لئے تیار ہیں - اور چلاتے رہینگے - خواہ ہمیں اس میں گھاٹا ہی کیوں نہ ہو -

خان اجون خان جدون - اصل بات یہ ہے - کہ اس لفٹ اریگیشن سے جو زمینیں سیراب ہوتی ہیں - اس پر ۴۰ روپے فی ایکڑ آبیانہ لگایا گیا ہے - جو اس ملک میں اور کسی جگہ نہیں ہے - اگر آپ اس لفٹ اریگیشن سکیم کو چلانے کے لئے تیار ہیں - اور اسے چلانا چاہتے ہیں - تو اس پر کچھ رعایت دیں - یا اسکے نرخ کم کریں - یا آپ نے یہ فرض کر لیا ہے - کہ اپر سوات کینال کے نرخ دوگنے ہی ہوں - کیا یہ ضروری ہے - آپ اسے کم نہیں کر سکتے -

وزیر آبپاشی و برقیات - میں تو اسے زیادہ نہیں سمجھتا - اگر اوسط پیداوار فی ایکڑ چار سو من گنا ہو - تو کم از کم ۹۰۰ روپے فی ایکڑ آمدن ہوئی - تو اس پر ۴۰ روپے آبیانہ اتنا زیادہ نہیں ہے -

مسٹر نصر اللہ خان خٹک - پاکستان میں یہ ایک واحد مثال ہے - کہ خوشکی لفٹ اریگیشن سکیم ہی سارے پاکستان میں واحد مثال ہے - کہ اسکی طرح اڑتیس غیر منعفت بخش سکیمیں ہیں - لیکن صرف خوشکی سے ہی ۴۰ روپے آبیانہ وصول کیا جاتا ہے - یہ بڑا ظلم ہے - اسکی مثال پاکستان میں کہیں نہیں ملتی -

مسٹر سپیکر - مسٹر خٹک آپ تقریر نہیں کر سکتے -

وزیر آبپاشی و برقیات - آپ break up مانگیں - میں دے دونگا -

خان اجون خان جدون - کم از کم ان aes کو Revise کرنے کے لئے تو کوئی قدم اٹھائیں - یا کم از کم اتنا وعدہ تو کریں - کہ سکو کم کرنے کے لئے کوئی قدم اٹھائینگے -

INSTALLATION OF SIX TUBE-WELLS FROM ATTOCK TO NOWSHERA

*2984 **Mr. Nasrullah Khan Khattak :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that under the tube-well scheme only six tube-wells are being installed in the area from Attock to Nowshera in tehsil Nowshera, Peshawar Division;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether it is a fact that these six tube wells are quite in-sufficient for such a large area;

(*c*) whether it is a fact that the vast area of lands situated in the villages of Vater, Soria Khail, Ismail Khail and Dheri Katti Khail of Nowshera Tehsil of Peshawar Division will not be benefitted by this scheme;

(*d*) whether it is a fact that the depth of water in the said villages is only 50 to 60 feet;

(*e*) whether it is a fact that the whole area mentioned in (*c*) above is situated on the bank of River Kabul;

(*f*) if answer to (*e*) above be in the affirmative, whether Government intend to prepare a lift irrigation scheme for that area ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Yes, but the number of tube-wells is 8 not 6.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) No. The water depth as per data from the boring of those tube-wells has been found from 70 to 100 feet.

(*e*) Yes, one mile from right bank of Kabul River.

(*f*) There is no such scheme under consideration at present.

Utilization of water in the Nulah adjacent to Village Mir Kalan in Nizampur area of Tehsil Nowshera for Irrigation purposes

***2986. Mr. Nasrullah Khan Khattak:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that there is sufficient water in the Nullah adjacent to village Mir Kalan in Nizampur area of Tehsil Nowshera in Peshawar Division to irrigate a vast area of land if it is controlled by a small dam or a Karez;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to prepare a scheme to utilize this water ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل)۔ (الف) موضع میر کلاں کے نزدیک نالے میں پانی کی مقدار کا تخمینہ نہیں لگایا گیا اور نہ ھی چھوٹے بند کے لئے جائے وقوع کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ھے ۔

(ب) اس کیس کا جائزہ لیا جائے گا ۔

Shifting of six tube-wells installed from Attock to Nowshera

***2987. Mr. Nasrullah Khan Khattak :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the work on the installation of six tube-wells in the area from Attock to Nowshera has been taken in hand;

(*b*) whether it is a fact that Government have already constructed roads to the proposed sites of some of the said tube-wells;

(*c*) whether it is a fact that all the six tube-wells are now being shifted from their present sites;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons for shifting these tube-wells from their proposed sites to new places?

Parliamentary Secretary : (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Yes. The number of tube-wells is not 6 but 8.

(*b*) Yes.

(*c*) No. Work is to continue at the present sites.

(*d*) In view of answers to (*a*) to (*c*) does not arise.

مسٹر نصراللہ خان خٹک - مجھے اس کاپی میں جو جواب دیا گیا ہے وہ اور ہے اور یہ جو جواب دے رہے ہیں وہ اور ہے - میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ درست ہے یا وہ درست ہے -

مسٹر سپیکر - ایک کوریجنڈم بھی شائع ہوا ہے اسے آپ دیکھیں -

مسٹر نصراللہ خان خٹک - کوئی بھی نہیں ہوا ہے -

مسٹر سپیکر - آخر میں لگا ہوا ہے یہاں سے نظر آ رہا ہے -

مسٹر نصراللہ خان خٹک - میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ جو جواب پرنٹ ہوا ہے تو پھر دوسرا جواب کیسے آیا - اسمیں اور اسمیں زمین آسمان کا فرق ہے -

مسٹر سپیکر - پہلے جواب یہ مناسب سمجھا پھر تحقیقات کے بعد دوسرا جواب آ گیا -

مسٹر نصراللہ خان خٹک - اسمیں جناب یہ راز پنہاں ہے میں اس سے آگاہ کرتا ہوں - اس چیز پر ہم نے جب اعتراض کیا تھا تو یہ دیکھکر ٹیوب ویل ڈیپارٹمنٹ نے تمام Site ٹیوب ویلوں کے بدل دئے ابھی تک انمیں جن ٹیوب ویلوں کے Sites بدلی تھیں ان پر ۴۰ ہزار خرچ کر کے سڑکیں بنائی گئیں تھیں -

مسٹر سپیکر - آپ کا سوال کیا ہے میں کوئی speech allow نہیں کروں گا -

مسٹر نصراللہ خان خٹک - میں بتا رہا ہوں کہ اس میں کیا راز ہے - تو رشوت دیکر امیر لوگوں نے اپنی زمینوں پر ٹیوب ویل لگائے تھے - جب میں نے یہ سوال بھیجا تو حلقہ کے افسران نے جا کر صرف ٹیوب ویل لگا کے علاقے کے لوگوں کو خوش کیا تو وہ جو جواب آیا ہے وہ جواب نہیں تھا بلکہ جواب یہ تھا تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک سوال کے دو جواب کیسے ہو سکتے ہیں -

وزیر آبپاشی و برقیات - (ملک قادر بخش) - عرض یہ ہے کہ جواب جب لوئر لیول سے آتا ہے تو

The answers are passed on to us and they are checked up by the Minister or the Secretary concerned at a higher level and they see if there is any discrepency.

تو میرے خیال میں یہ credit ہے اس محکمہ کو کہ صحیح جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں بجائے اسکے کہ غلط بیانی پر اٹک کر رہ جائیں ۔

مسٹر نصر اللہ خان خٹک — افسوس ہے بہت افسوس ہے کہ وزیر آبپاشی اپنے چور افسروں کو refuge دے رہے ہیں میں کہتا ہوں کہ انہیں نے رشوت لیکر site بدلے ہیں اور سڑکیں بنائی ہیں ۔

Minister of Irrigation and Power: This is a bold statement. I will welcome it. If the member gives me in writing as to who gave the bribe, who took the bribe....

جناب جس افسر کے متعلق یہ صوبہ میں کہیں گے میں highest افسر کی بھی تحقیقات کرنے کیلئے تیار ہوں ۔ (قطع کلامیاں) ۔

Mr. Speaker: I cannot hear three persons at a time.

ماسٹر خان گل — آپ جرگہ مقررکریں یہ جو نیا قانون ہے اسکے تحت جرگہ مقرر کریں ۔

وزیر آبپاشی وبرقیات — میں Welcome کرونگا ۔

مسٹر افتخار احمد خان- ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ جب نچلے level سے جواب آتے ہیں تو انکو سیکرٹری یا منسٹر Check up کیا کرتے ہیں تو جب یہ سوال آیا تھا تو کیا انکو سیکرٹری صاحب اور منسٹر صاحب نے Check up نہیں کیا تھا ۔

وزیرآبپاشی و برقیات — سوال یہ نہیں ہے لیکن میں انکو کہتا ہوں حالانکہ وہ بہت تیزی میں ہیں انکو بہت جوش ہے ۔

Normally, every question is checked up by me personally but sometimes it so happens that if the Secretary or I are not here and some clerk passes it on to the office of the Speaker . . . .

تو جسوقت وہ پھر ہمارے نوٹس میں آیا ۔ تو ہم نے اس جواب کو درست کر لیا آخر اس میں کیا گناہ کیا ؟

مسٹر نصر اللہ خان خٹک — جیسے ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ جو Answer آتا ہے اسے میں خود check کرتا ہوں ملک صاحب کو اس دفتر میں اس Case کا کیا پتہ تھا جب انہوں نے answer بدل دیا ۔

وزیرآبپاشی و برقیات — یہ آپ Cross-Exanination کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے ۔

Mr. Speaker: He has already said that if somebody is found guilty, he is prepared to take action against him.

وزیر آبپاشی وبرقیات— آپ مجھے لکھ کر دیں یہ میری عزت کا سوال ہے میں ضرور اس آفیسر کے خلاف کارروائی کرونگا اور یہ محکمہ کے خلاف شکایت کیگئی ہے ۔ اس issue سے نہ بھاگیں ۔

مسٹر منورخان ۔ کیا وزیر صاحب مہربانی کرکے اس غلط بیانی پر ایک کمیشن تحقیقات کیلئے مقرر کریں گے تاکہ وہ تحقیقات کرے کہ ایسا کیوں ہوا ۔

Minister of Irrigation and Power : No, Sir. I am not prepared.

Mr. Speaker : Yes, Mr. Khattak, may now ask his next question. The time is running short. He should be quick otherwise the question hour will be over.

مسٹر نصراللہ خان خٹک — جناب والا ۔ عرض ہے کہ جتنے ہمارے سوالات کے جوابات دئے جاتے ہیں وہ جوابات کی خاطر نہیں دئے جاتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر — وہ تو آپ نے بتلا دیا ۔

INSTALLATION OF TUBE-WELLS IN THE AREA OF AKORA KHATTAK, TEHSIL NOWSHERA

***2989. Mr. Nasrullah Khan Khattak :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether Government have any scheme to install tube-wells for irrigating lands in the area of Akora Khattak of Tehsil Nowshera in Peshawar Division;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the time by which the said scheme will be implemented;

(*c*) the details of development projects carried out in Tehsil Nowshera since integration ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) 1963-64.

(*c*) (*i*) Kheshki Lift Irrigation Scheme.

(*ii*) Kandhar Murdara Lift Irrigation Scheme.

(*iii*) Scheme for 5 tubewells on Left Bank of Kabul River.

Mr. Speaker : Now the Question Hour is over.

پیر کاپیشاہ — جناب جو ہم سوالات بھیجتے ہیں ان کے جوابات ہمیں نہیں ملتے ۔

Mr. Speaker : I would like to remind the Ministers and the Parliamentary Secretaries that they are not laying the answers to the questions on the Table. They must lay answers to all those questions which are left over so that the members are not deprived of their right to get an swer to their questions.

ماسٹر خان گل ۔ جناب آپنے اس دن فرمایا تھا کہ آئیندہ باقی سوالات جو ہیں ہم دوسرے دن لائینگے تاکہ اس سلسلے میں جو غلطیاں ہو گئیں ہیں . . . Mr. Speaker نے Rules of procedure میں نیا provision رکھا ہے معزز ممبران کی تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے اب جب وہ rules آئے گے تو adopt ہو جائیں گے ۔

پیر کاپیشاہ ۔ جناب جو ہمارے سوالات بچ جاتے ہیں ان کے جوابات ہمیں نہیں ملتے ۔

مسٹر سپیکر — جو سوالات باقی رہ جاتے ہیں ان کے جوابات میز پر رکھ دئیے جاتے ہیں یہ چیز نئے رولز آف پروسیجر میں بھی آ گئی ہے - اور انشاءاللہ سیشن کے بعد نئے رولز adopt کر لئے جائیں گے اور وہ رولز میں نے already ہاؤس کے سامنے رکھ دئیے ہیں - (قطع کلامی) چودھری سعی محمد صاحب ۸ - جون کو ہاؤس کے سامنے وہ رولز پیش کئے جا چکے ہیں آپ کو بھی اس کی کاپی بھیجی جا چکی ہے اس کے لئے تاریخ مقرر ہے اس روز بحث کر کے آپ adopt کر لیں -

چودھری سعی محمد - جناب یہ تو بہت دن سے سن رہے ہیں آج ہی سے کیوں نہیں ہو جاتا -

مسٹر سپیکر - آپ تشریف رکھیں پارلیمانی طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی معزز ممبر کھڑا ہو تو سب معزز ممبران بیٹھے رہیں جب کوئی منسٹر کھڑا ہو تو سب معزز ممبر بیٹھے رہیں جب سپیکر کوئی بات کرے تو سب معزز ممبران بیٹھے رہیں پارلیمانی آداب کے خلاف ورزی نہ کرنا چاہئے - آپ لوگوں کے سوالات کے جواب کے سلسلے میں یہ طے ہوا ہے کہ ۸ جون کو رولز کا مسودہ آپ لوگوں کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے اب یہ آپ لوگوں پر منحصر ہے جتنی جلدی آپ اس کو چاہیں adopt کر لیں -

میجر سلطان احمد خاں - پوائنٹ آف آرڈر -

مسٹر سپیکر - میجر صاحب آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے -

میجر سلطان احمد خاں - جناب پچھلی ایک سال کی پارلیمانی زندگی میں نے گورنمنٹ کو ۳۱ سوال بھیجے ہیں جن میں سے تین یا چار چھوٹے چھوٹے جواب دئے گئے ہیں وہ بھی ہاں- نہیں - جی ہاں - باقی سوالات کے آج تک جوابات نہیں ملے - وہ بڑے اہم سوالات تھے -

مسٹر سپیکر - آپ ایسا کیجئے کہ پارلیمنٹری سیکرٹری یا منسٹر سے مل لیں - کیا آپ کو جواب دئے ہی نہیں گئے ؟

میجر سلطان احمد خان - صرف تین یا چار چھوٹے چھوٹے تال پور کے ایسے سوالات کے جواب دے دئے گئے -

Mr. Speaker : I will take up the matter with the Minitser concerned if the member quotes the questions which have not been replied.

خان اجون خان جدون — پوائنٹ آف آرڈر - کل جتنے سوالوں کے جواب دئے گئے تھے اور جو سوالات ایوان میں سنا دئے گئے تھے انکے جواب

کو باقاعدہ لینے کیلئے میں نے کل آپ کا سارا دفتر چھان مارا لیکن مجھے کاپی نہ ملی اسکا مطلب یہ ہے کہ جو سوال ایوان میں سنا دیتے ہیں اسکی کاپیاں سیکرٹری صاحب کو نہیں دیتے -

Mr. Speaker : I have already said that they should be laid on the table. I have given instructions again and again and this is the last time that I am telling them to lay all the answers on the table. I am not going to remind them again.

Mr. Ajoon Khan Jadoon : I am particularly bringing it to your notice that they have not laid on the table the answers of yesterday.

Mr. Speaker : Will the Minister please tell me why he did not lay the answers on the table yesterday.

Minister of Revenue : I think there seems to be some oversight. I will ask the Minister concerned to make it a point to lay the answers on the table today.

Mr. Ajoon Khan Jadoon : What about yesterday's?

Mr. Speaker : They will be laid on the table.

Minister for Revenue : I am talking about yesterday's list. They have been laid on the table.

ماسٹر خان گل - جناب سپیکر - اس سے زیادہ ممبرز کے ساتھ زیادتی نہیں ہو سکتی کہ انکے سوالات کا بڑا حصہ اس طرح رہ جائے - آپ مہربانی کر کے اتنے سوالات رکھیں کہ ایک گھنٹہ میں پورے ہو جائیں -

مسٹر سپیکر - مجھے پورا احساس ہے ہم نے اسکے لئے پرویژن کر دیا ہے - Now the Question Hour is over

مسٹر نصر اللہ خان خٹک - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - ۲۶ تاریخ کے ایک اخبار میں ایک نوٹ نکلا کہ بیگم محمودہ سلیم خان نے resign کر دیا ہے - کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ انکے استعفیٰ دینے کے کیا وجوہات ہیں -

Mr. Speaker : This is no point of order.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

CONSTRUCTION OF A PUCCA BRIDGE OVER NULLAH SHEIKH RAO

***2996. Khan Aman Ullah Khan Shahani -** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the WAPDA (Electricity Branch) is undertaking survey of the 'Kach' area between Kalabagh and Muzaffargarh with a view to extend electricity;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether any scheme is under consideration of Government for constructing a Pucca bridge over Nullah Sheikh Rao, for transportation of machinery, etc., required for extension of electricity to the area mentioned in (*a*) above ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes.

(*b*) There is no scheme under consideration of the Government to construct a Pucca Bridge over Nullah Sheikh Rao.

DRAINAGE SYSTEM IN ILAQA DAUD ZAI

***3003. Major Abdul Majid Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a large area in Ilaqa Daud Zai of Peshawar Tehsil is affected by water-logging;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to improve the Drainage System of that area ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): (*a*)Yes, a part of the area is affected by water-logging.

(*b*) Yes. A number of drains have already been constructed. However, a "Master Plan for Reclamation of Water-logged Area in Peshawar District" has been prepared costing approximately Rs. 20 lacs. This Plan adequately covers the drainage of Daud Zai area. It has been sent to Government for sanction and allocation of funds through the District Council. Detailed survey for the scheme will be carried in 1963-64, subject to availability of funds.

MERGER OF DEG NULLAH WITH BASANTAR NULLAH

***3006. Major Abdul Majid Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a scheme to merge Deg Nullah with Basantar Nullah in Tehsil Shakargarh, District Sialkot has been approved;

(*b*) whether it is also a fact that there is a provision in the approved scheme to protect the adjoining areas from the floods;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the nature of protection proposed?

وزیر آبپاشی و برقیات - (ملک قادر بخش) - (ا) جی ہاں - ایک اسکیم منظور ہو چکی ہے -

(ب) جی ہاں -

(ج) چند حفاظتی بند -

SURVEY AND INVESTIGATION FOR TANSER IRRIGATION SCHEME

***3007. Major Abdul Majid Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state —

(*a*) whether it is a fact that the survey and investigation for Tanser Irrigation Scheme has been completed;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the result of the survey report ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) No.

(*b*) No. Does not arise.

BREAK DOWN OF ELECTRICITY IN LAHORE CITY

***3012. Major Abdul Majid Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the break downs of electricity lasting for more than one hour after 7 p.m. is a daily occurrance in Lahore City;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the remedial measures Government intend to take in this behalf ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Not a daily occurrence.

(*b*) The Lahore Distribution System, particularly in the City area, is very old and dilapidated. Renovation work is in progress under the scheme of Secondary Transmission and Distribution and all efforts are being made to minimize interruption in supply.

COMPLAINTS MADE BY AGRICULTURISTS OF CHAK No. 207/GB AND 208/GB., DISTRICT LYALLPUR AGAINST THE PATWARI AND MUNSHI OF THE ZILADAR

***3022. Mr. Hamza :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a deputation consisting of four agriculturists of Chak No. 207/GB. and 208/G.B. Tehsil Samundri, District Lyallpur met the Executive Engineer, Lower Gojra Division on, 28th February 1963 and brought to his notice the fact that the local Patwari of the Irrigation Department and the Munshi of the Ziladar of the said area had actively favoured a faction of local agriculturists and that no action was being taken against them despite the repeated complaints ;

(*b*) whether it is a fact that a written application was also submitted to him by one Ch. Ghulam Nabi of Chak No. 207/G.B, Tehsil Samundri in this regard on 28th February 1963 ;

(*c*) whether it is a fact that the said Executive Engineer promised to transfer the concerned officials immediately in case the period of their stay at the present place had exceeded three years and that he would look into the matter and take necessary action against them for the irregularities if any committed by them ;

(*d*) whether it is a fact that the stay of the said officials at their present places has exceeded three years ;

(*e*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons for not transferring them so far;

(*f*) the action taken by the Executive Engineer on the complaints of the agriculturists if no action has been taken so far reasons thereof ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes.

(*e*) Both the officials have since been transferred.

(*f*) The investigations were ordered to be conducted by the Deputy Collector. An action as called for will be taken.

TOTAL NUMBER OF BARRAGES UNDER CONSTRUCTION IN WEST PAKISTAN

***3036. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the total number of Barrages being built in West Pakistan ;

(*b*) the total area of Government land likely to be available in the area of each Barrage ;

(*c*) the method Government proposed to adopt for the disposal of the lands mentioned in (*b*) above ;

(*d*) whether any of the lands mentioned in (*b*) above are being reserved; if so, for whom ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): (*a*) Sidhnai, Rasul, Qadarabad and possibly a new Marala.

(*b*) Nothing more than on existing systems. The Barrages are only for transfer of water to Eastern Rivers under Indus Treaty.

(*c*) Does not arise.

(*d*) Does not arise.

TRIAL BORES IN D. I. KHAN DISTRICT

***3045. Mr. Muhammad Akbar Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the number of trial bores to be undertaken in D. I. Khan District during the year, 1963-64 ;

(*b*) the number of trial bores undertaken in the said district during the last year which proved successful along with the number of those where tube-wells will be installed ?

Minister of Irrigation and Power (Madir Qadir Bakhsh) : (*a*) The number of trial bores is not fixed.

(*b*) The data is still being analysed.

PROVISION OF WATER TO D. I. KHAN DISTRICT FOR IRRIGATION PURPOSES FROM CHASHMA HIRAJ

***3049. Mr. Muhammad Akbar Khan** :Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether Government have undertaken any scheme for providing water to D. I. Khan District for Irrigation purposes from Chashma Hiraj ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the benefit of the said scheme will be extended to Ilaqa Daman, which includes the areas of Marawat, Rehmani Khail, Piniala and Takarwara-Jat ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): (*a*) No.

(*b*) in view of (*a*) above, question does not arise.

SADIQIA CANAL

***3058. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the period for which irrigation water through Sadiqia Canal off-shoot of Head Sulemanki) was supplied for Rabi Crop recently harvested in

District Bahawalnagar, and the period for which the Rajbahs H/R, 9/R, 8/R,7/R, 6/R, 5/R and 4/R were respectively kept open ;

(*b*) whether it is a fact that the produce under Rabi Crop this year has been 2/3 of the last years crop ;

(*c*) of answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government contemplate taking steps for removing the present shortage of irrigation water in the said area ; if so, the details thereof ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): (*a*) During Rabi, 1962-63, Sadiqia Canal kept running for 158 days with varying supply. During these days, the Distributaries H. R., 8/R, 5/R,4/R and 7/R were kept running with full supply discharges for 105 days.

(*b*) No.

(*c*) There was no more shortage than dictated by the river flows in Rabi Season, 1962-63.

POWER RATES FOR INDUSTRIAL USE IN PESHAWAR

***3077. Major Abdul Majid Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Peshawar is the main electricity producing region in West Pakistan ;

(*b*) whether it is a fact that power rates for Industrial use in Peshawar are the same as in Karachi and other Developed Areas ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affiermative, whether Government intend to bring down the power rates in Peshawar to the level of pre-integration period ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes, one of them.

(*b*) In Peshawar Region, the power rates for the Industries, which were connected after 1st July, 1960, are at par with the power rates for Industrial use elsewhere in West Pakistan excluding Karachi. The power rates for the Industries, which were connected before 1st July, 1960, are at the old N.W. F. P. pre-integration tariffs.

(*c*) Except for Industrial consumers connected before 1st July, 1960, it is not possible to reduce the rates in Peshawar area to the level of pre-integration period because a uniform tariff has been worked out on the basis of an integrated system to which all Power Houses and main transmission lines of the old N. W. F. P., and the Punjab are connected. No. discrimination in tariff rates can, therefore, be made between various area from a common system.

IRRIGATION PROJECTS IN GADOON, AMAZAI AND UTMAN AREAS

***3081. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Irrigation and Power please refer to the answer given to my starred question No. 1213 on the floor of the House, on 12th March, 1963 and state:—

(*a*) whether any amount has so far been spent on irrigation projects in Gadoon, Amazai, and Utman, if so, details thereof ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the negative, the amounts proposed to be spent on irrigational projects in these areas during the years 1963-64 and 1964-65 along with the details of the proposed projects ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): (*a*) No.

(*b*) No. amount is likely to be spent during 1963-64, as no projects are yet ready.

WATER SUPPLY IN MINORS, DUG OUT OF MARALA RAVI LINK

***3082. Chaudhri Niamat Ullah:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether he is aware of the fact that although water has never flown in some minors, dug out of Marala Ravi Link, the abiana is realised from the owners of the surrounding land ; if so, reasons therefor;

(*b*) whether it is also a fact that even in minors where water is flown the supply is irregular;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to regularize the flow of water and not levy abiana where water is not supplied ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): (*a*) No.

(*b*) Yes.

(*c*) The areas on minors of *Ex*- M. R. Marala Ravi Link were actually irrigated on rain and flood only. They are entitled to Canal flow supplies beyond a certain stage of flow of M. R. Link only. This is being assured.

LANDS BORDERING MARALA RAVI LINK AND RAYA BRANCH

***3083. Chaudhri Niamat Ullah :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether Government are aware of the fact that most valuable lands bordering Marala Ravi Link and Raya Branch are under 'Sem';

(*b*) whether Government are also aware of the fact that Sem is spreading rapidly and making habitation and cultivation impossible around these two canals ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for not adopting measures to save the people and their lands from the menace of Sem ;

(*e*) whether Government contemplate giving any compensation to the owners of the lands or giving them alternative lands somewhere else ; if not, why ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): (*a*) Yes.

(*b*) No.

(*c*) The Government have actually adopted measures to reduce the menace of Sem.

(d) No. in view of answers to (*b*) and (*c*) above.

PAY SCALES OF ZILADARS OF IRRIGATION DEPARTMENT

***3123. Mr. Abdur Raziq Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the pay scale of Ziladars of the Irrigation Department in the former Punjab Area is Rs. 120—10—300 ;

(*b*) whether it is a fact that the pay scales prescribed for the 1st and 2nd grade Ziladars of the same Department in the foremer N. W. F. P. Area are Rs. 120—10—200 and Rs. 75—5—150, respectively ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for not so far raising the pay scales of Ziladars of former N. W. F. P. area to bring them at par with the pay scales of Ziladars of the former Punjab Area ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) (*a*)and(*b*) The Government of West Pakistan, have already revised the pay scale of Ziladars which has been introduced in all Regions.

WARSAK POWER HOUSE

***3143. Mr. Gul Muhammad :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the total cost of Warsak Power House ;

(*b*) the total annual recurring expenditure on the staff of Warsak Power House ;

(*c*) the total amount of energy in Kilowatts produced by the said Power House so far and the total income accrued therefrom ?

وزیر آبپاشی و برقیات - (ملک قادر بخش) - (الف) ۳۷٫۸ کروڑ روپیہ
(ب) ۱۰٫۳ لاکھ روپیہ -

(ج) پچھلے تین سالوں میں ۱۴۷۲ ملین یونٹ بجلی پیدا کی گئی ہے۔ چونکہ تمام پاور اسٹیشن ایک انٹیگریٹڈ گرڈ سسٹم کو سپلائی کر رہے ہیں لہذا ہر ایک پاور اسٹیشن کی آمدنی کا علیحدہ علیحدہ حساب نہیں رکھا گیا ہے -

CONSTRUCTION OF WARSAK HIGH LEVEL CANAL AND WARSAK LIFT CANAL

***3144. Mr. Gul Muhammad :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the dates on which the construction of Warsak High Level Canal and Warsak Lift Canal was started along with the estimated cost of each canal ;

(*b*) whether the works mentioned in (*a*) above have since been completed; If not, (*i*) reasons thereof ; (*ii*) the date by which they were scheduled to be completed ;

(*c*) in case the works have not been completed and they are not in progress for want of funds ; (*i*) whether Government intend to allocate more funds for the purpose ; if so, when ; (*ii*) the new target dates for their completion ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) (1) (1) Gravity Flow Canal— April 1958

	Rs.
Estimated cost	.. 2,46,87,600·00
(2) Lift Canal—	June, 1958
Original Estimate	.. 56,03,000·00
Revised Estimate	.. 1,47,56,000·00

(*b*) No.

(*i*) 1. Insufficient supply of construction material.

2. Disputes with contractors.

(*ii*) June, 1963.

(*c*) (*i*) The work is not suffering for want of funds but due to be (*i*) and (*ii*) above.

(*ii*) June, 1964.

GENERATING CAPACITY OF WARSAK DAM

***3145. Mr. Gul Muhammad :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the generating capacity of Warsak Dam is 1,60,000 K. W. ;

(*b*) the maximum and minimum energy being produced by the said Dam since its completion ;

(*c*) whether it is a fact that the generators in the above-mentioned Dam are not operating at their full capacity ; if so, reasons thereof ?

وزیر آبپاشی و برقیات۔ (ملک قادر بخش) :(الف) جی ھاں ۔

(ب) وارسک پاور اسٹیشن کی زیادہ سے زیادہ اورکم ازکم بجلی کی پیداواری استعداد بالترتیب ۱۶۲٬۰۰۰ کلو واٹ اور ۱۷٬۰۰۰ کلو واٹ رھی ھے۔

(ج) جی نہیں ۔

RAJBAH 15/R IN GUJRAT DISTRICT

***3168. Chaudhri Sai Muhammad :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the time when Rajbah 15/R in Gujrat District was brought into operation :

(*b*) whether Government has paid any compensation to the land-owners whose lands were affected owing to the construction of the said Rajbah and the adjoining bunds ;

(*c*) if answer to (*b*) be in the negative; (*i*) reasons therefor ; (*ii*) whether Government intend to pay interest on the amount of compensation for the said lands for the years for which payment has been delayed ; if not, reasons therefor(*iii*) the time by which the compensation will be paid to the land owners ?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) - (الف) ضلع گجرات میں راجباہ ۱۵ - آر نے خریف ۱۹۵۲ء کے دوران میں کام شروع کیا تھا -

(ب) جی نہیں -

(ج) (۱) ایوارڈ کا ابھی اعلان نہیں ہوا ہے -

(۲) جی ہاں -

(۳) جونہی عدالت کے فیصلے کا اعلان ہوگا -

ELECTRICITY CONNECTION FOR RUNNING TUBE WELLS

***3178. Chaudhri Sai Muhammad :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the residents of villages Jokalian, Thatta Alia, Chak Mehta, Chak Jaher (District Gujrat) applied for electricity connections for running tube wells ;

(*b*) whether it is also a fact that the said tubewells are situated at a distance of 3 miles from electricity transmission line which passes through Pahrianwali Police Station ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative the time by which electric power will be supplied for the said tube-wells?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) No.

(*b*) The exact location of tubewells is not known as no application has been received for their electrification. However, the villages mentioned in (*a*) above are situated within 5 miles radius of existing transmission lines. On receipt of formal applications the justifications of the electrification could be determined.

(*c*) the electrification of these tubewells could be possible during the year 1963-64 provided the work is found financially and technically justified.

DESILTING OF HARYA DRAIN

***3179. Chaudhri Sai Muhammad :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the year in which Harya Drain District Gujrat was desilted ;

(*b*) whether it is a fact that thousand of acres of land in village Harya has been destroyed by waterlogging due to non-desilting of the said drain ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to desilt the said drain in the near future, if so, when ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) 1953-54.

(*b*) Some lands in the area are affected by waterlogging but it is not due to non-desilting of this drain.

(*c*) It is proposed to desilt this drain during 1963-64, if any silt is found on its bed for which surveys are being undertaken.

DESILTING OF DRAIN 'B, OF CHAK SHER MUHAMMAD DHOK MARALA SEM NULLAH

***318). Chaudhri Sai Muhammad :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the year in which Drain 'B' of Chak Sher Muhammad Dhok and Marala Sem Nullah were desilted. ;

(*b*) whether it is a fact that the lands of adjoining villages are being destroyed due to non-desilting of these drains ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether there is any scheme under the consideration of Government to desilt these drains, if so, when if not, reasons therefor ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Drain starting from Chak Sher Muhammad was partly desilted in 1959 and Marala Sem Nala (Makhanawali Drain) in 1957-58.

(*b*) No.

(*c*) Desilting of Drain is carried out as and when necessary. Chak Sher Muhammad Drain (Nawan Lok Drain) is proposed to be desilted in 1963-64 and Marala Sem Nallah the following years if necessary.

TRANSFERS OF LOW-PAID STAFF OF IRRIGATION DEPARTMENT

***3205. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether Government have issued any instructions in respect of the transfers of low-paid staff of the Irrigation Department such as Abdars, Canal Assistants, Daroghas and Overseers;

(*b*) whether it is a fact that in Nara Circle of Sukkur Region, transfers of low-paid staff are made frequently; if so, the reasons thereof and the number of officials in each Division of Nara Circle who have been transferred from the places of their posting within a period of two months, six months and one year separately from 1st January, 1961 to date?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) No.

(*b*) *Reasons for Transfer*—Administrative convenience including complaint from Public, unsatisfactory work and in-efficiency.

TRANSFERS MADE WITHIN TWO MONTHS BETWEEN 1ST JANUARY, 1961 TO 30TH APRIL, 1963

Mithrao Division	.. Overseer	..	1
Northern Jamrao Division	.. Overseers	..	4
	Daroghas	..	17
	Canal Assistants	..	2
	Abdars	..	5
Thar Division	.. Overseers	..	7
	Daroghas	..	8

TRANSFERS MADE WITHIN 6 MONTHS BETWEEN 1ST JANUARY, 1961 TO 30TH APRIL, 1963

Mithrao Division	.. Overseers	..	2
Northern Jamrao Division	.. Overseers	..	3
	Daroghas	..	23
	Canal Assistants	..	3
	Abdars	..	7
Thar Division	.. Overseers	..	4
	Daroghas	..	10

TRANSFERS MADE WITHIN ONE YEAR BETWEEN 1ST JANUARY, 1961 TO 30TH APRIL, 1963

Mithrao Division	.. Overseer	..	1
	Darogha	..	1
Northern Jamrao Division	.. Overseers	..	2
	Daroghas	..	11
	Canal Assistants	..	2
	Abdars	..	5
Thar Division	.. Overseers	..	2
	Daroghas	..	5

CONSTRUCTION OF A BUND TO SAVE ISMAILIA VILLAGE

*3216. **Mr. Abdur Raziq Khan** : Will the Minister of Irrigation and Power please refer to the answer to my starred question No. 1277, given on the floor of the House, on 19th March, 1963 and state whether the construction of the bund to save Ismailia village has been started; if not, reason thereof ?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) : جی نہیں ۔ بجٹ میں سال ۱۹۶۳-۶۴ء میں ۲,۰۹,۶۰۰ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے اور آئندہ مالی سال میں اس کام کے آغاز کرنے کی تجویز ہے۔

CONSTRUCTION OF CHANNELS IN FRONTIER VILLAGES

*3221. **Mr. Abdur Raziq Khan** : Will the Minister of Irrigation and Power please refer to the answer to my starred question No. 1278, given on the floor of the House on 19th March, 1963 and state whether the digging work on the channels has been started; if so, the names of such channels along with the names of the villages which will derive benefit from them; if the work has not yet been started, reasons therefor?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : The drain channels silt cleared are Dhobian, Mata Shagai, Chang Dhori, Adina, Ismaila, Surkh Dheri, Mian Drain and Diara.

The villages benefited are Ismailia, Dhobian, Surkh Dheri and Hazar Adina.

INVESTIGATION WORK FOR ANTI-WATERLOGGING AND SALINITY

*3234. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that investigation work for anti-waterlogging and salinity is being carried out for Khairpur and Gaja areas, if so, the expenditure incurred thereon so far;

(*b*) whether it is a fact that feasibility report was given in respect of these schemes by the Consultants Hunting Technical Services and their partner Sir Macdonald of U. K.;

(*c*) whether these schemes were included in the water and slinity integrated programme for West Pakistan ;

(*d*) whether these schemes were approved by the President Kennedy's team and included in their report;

(*e*) the total estimated cost of Foreign Exchange Component of the two schemes in Sind ;

(*f*) whether any loan has been obtained for these schemes from any outside Agency; if so, the name thereof;

(*g*) the terms and conditions, rate of Interest and period of repayment of the loan;

(*h*) the area, affected by waterlogging and salinity to be covered by these schemes ;

(*i*) the present status of these schemes alongwith the reasons, if any, for the delay in the implementation of these schemes;

(*j*) the number of schemes undertaken and under contemplation in the former Punjab for anti-waterlogging separately ;

(*k*) the total amount spent on such schemes and the amount proposed to be spent on such new schemes in the former Punjab separately; together with the sources from which funds were provided for carrying out these schemes;

(*l*) whether any tax is being levied on the cultivators to meet the expenditure incurred on such schemes?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes, as a part of overall investigatory programme for areas under Sukkur, Gudu and Ghulam Muhammad Barrage commands. The total expenditure upto 31st March, 1963 is Rs. 155·64 lacs. Separate expenditure figures for Khairpur and Gaja are not being maintained.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) Kennedy's Mission Report is not concerned with specific approval of individual Project.

(*e*) Foreign Exchange component for Khairpur is Rs. 9 crores and 3·29 lacs.

Foreign Exchange component for Gaja is Rs. 3 crores and 44·09 lacs.

(*f*) Yes. A loan of $ 18 Million has been approved from International Development Association for Khairpur Project.

(*g*) During the first 10 years only service charge of 3/4 per cent is payable annually on the principle. After first 10 years repayment of principle will start. From 11th to 20th year repayment of principle will be made at a rate of

1 per cent annually, in addition to service charge of 3/4 per cent on the outstanding principle. From 21st to 50th year payment on principle will be made at 3 per cent annually *plus* services charge at 3/4 per cent on outstanding principle.

(*h*) Area covered by Khairpur Project 3·18 lacs acres (Culturable Commanded area).

Area covered by Gaja Project 0·94 lacs acres (Culturable Commanded Area).

(*i*) Alternative Schemes of Drainage and Reclamation Tubewells and open drains has been under investigation and studies.

(*j*) Number of schemes undertaken two *viz.*, Salinity Control and Reclamation Project Central Rechna Doab and Salinity Control and Reclamation Project Chaj Doab.

Number of schemes under contemplation two *viz.*, Lower Thal Project No. 3 Upper Rechna Doab No. 4.

(*k*) (*i*) Rs. 9·5 crores have already been spent. Rs. 30 crores are likely to be spent on the already ongoing schemes.

(*ii*) No amounts can be specified for schemes under contemplation as they are under praparation still. The Agency for International Development has provided the rupee expenditure through the Government releases. The foreign exchange component has been met from the loan from Development Loan Fund and the Bartar Deal Agreement with Yugoslavia for part of the Project.

(*l*) Yes, it is proposed to be levied.

SUPPLY OF ELECTRICITY FOR TUBEWELLS

***3243. Mr. Hamidullah Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is fact that the Electricity Department (WAPDA) West Pakistan unusally takes 6 to 8 months in supplying electricity for tubewells after their installation ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to enquire into the matter ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh: (*a*) No.

(*b*) Question does not arise.

WATERLOGGING IN MIANWALI DISTRICT

***3247. Mr. Hamidullah Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that village Harnoli and other villages in Mianwali District are being deserted due to the increasing pace of waterlogging there,

(*b*) if answer to (*a*) be in the affirmative, whether Government have any schemes to combat this menace in the said district; if so, the nature of such schemes ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) The Village Harnoli is affected by waterlogging: but there is no desertion of villages according to Government information.

(*b*) Thal Development Authority proposes to sink 10 tube-wells around Harnoli to lower the water-table. They have already installed 2 tube-wells.

SCARCITY OF IRRIGATION WATER IN KACHA AREA OF MIANWALI DISTRICT.

*3248. **Mr. Hamidullah Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is fact that as a result of the implementation of the Thal Canal Project some 120 miles long and 12 miles wide kacha area of Mianwali District has not been getting irrigation water and the cultivators there have thus been deprived of their means of livelihood;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the steps being taken by Government for rehabilitating and compensating such cultivators ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes, Kacha Area is outside the irrigation boundary and it receives water for irrigation from the river spills only. Thal Canal did not change the position.

(*b*) To help such Kacha areas as receive no or poor floodings annually a scheme for sinking tube wells for irrigating the area is under consideration of the Government.

KHAJORI KUCHH SCHEME

*3254. **Mr. Muhammad Akbar Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the stage of completion of the Khajori Kuchh Scheme in Tehsil Tank, District D. I. Khan ;

(*b*) the work that remains to be completed in respect of the said scheme;

(*c*) the time by which the said scheme will be implemented ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : The scheme is now ready, the project has now been cleared by the Central Development Working Party.

(*b*) The technical details continue to be investigated and examined.

(*c*) The scheme will be implemented from 1963-64 onwards.

ELECTRIFICATION OF THE VILLAGES IN ILAQA UPPER AND LOWER TANAWAL

*3166. **Mr. Sultan Muhammad Awan:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state the names of the Villages in Ilaqa Upper and Lower Tanawal, Tehsil Abbottabad and Mansehra, which are to be electrified during the coming financial year ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : Provision for electrification of villages Kholian. Arian in Upper Tanawal and Nonowa Kalan in Lower Tanawal has been made in the budget for next financial year and the villages can be electrified if the funds become available for the same.

ELECTRIFICATION OF VILLAGES OF CHANBA UNION COUNCIL AND GARHI PHUDGRAN UNION COUNCIL

*3267. **Mr. Sultan Muhammad Awan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is fact that the Chanba Union Council and Garhi Phudgran Union Council, Tehsil Abbottabad passed resolutions demanding the electrification of the Villages in their respective areas ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the action taken in this respect and the names of the Villages to be electrified; if no action has so far been taken, reasons therefor ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes.

(*b*) Survey was carried out and it was found that in the area of Chanba Union Council, only supply of electricity to village Chanba is financially justified. The other villages surveyed are: Sultanpur, Punj Geran, Jangra and Kashka and the Revenue Return for electrification of these villages was not found upto the standard laid down and hence unjustified. As regards villages of Garhi Phulgaran Union Council the supply to Bonda, Barseen is in progress and will be completed by June, 1963.

The survey of other villages in this area namely; Banda Attai Khan, Tahnia Sher Khan, Garhi Phulgaran, Gora Kotla, Chamnaka, Kehala and Hornara, showed very little Revenue Return which was not upto the standard and hence electrification of these villages is not justified.

SYPHONS OF UPPER JHELUM CANAL

***3276. Chaudhry Gul Nawaz Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Syphons of Upper Jhelum Canal have almost completely been silted up and that water can hardly flow through them ;

(*b*) whether it is a fact that the said syphons were being used as paths but now these have become impassable ;

(*c*) whether the silted up Syphons are repaired annually ;

(*d*) whether it is a fact that the people of the areas have represented that consequent upon the silting up of these syphons, they have no passage left to cross the canal; if so, whether Irrigation authorities,have taken any action, if no action has been taken so far, reasons thereof ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) No.

(*b*) Yes. The local Zamindars do use these Syphons as unauthorised passage but they are not impassable.

(*c*) Yes.

(*d*) No.

PAYMENT OF COMPENSATION

***3277. Chaudhri Gul Nawaz Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power please refer to part (*d*) of the answer to starred question No. 2004 given on the floor of the House on 19th March, 1963 and state whether compensation has since paid to the land owners if not, (*i*) reasons therefor;(*ii*) whether Government intend to take action against the officials responsible for the delay in payment of compensation ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) :

(*a*) First Part. Land referred to is not specified in the question.

(*b*) Second Part. Question does not arise.

CARPENTERS EMPLOYED IN UPPER JHELUM CANAL CIRCLE OFFICE

***3278. Chaudhri Gul Nawaz Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Carpenters are employed in Upper Jhelum Canal Circle Office for making and repairing the furniture of the Circle office ;

(*b*) if answer to (*a*) be in the affirmative, (i) annual expenditure incurred on account of their salaries, travelling allowances etc ;

(*ii*) travelling and other allowances received by them during 1959-60, 1960-61 1961-62 and 1962-63 ;

(*c*) whether it is a fact that during the period mentioned in (b) (ii) above the Officers of the said Circle detailed these carpenters several times for making furniture for their private use;

(*d*) if answer to (*c*) be in the affirmative (i) the number of days for which the said carpenters remained engaged in the making of this furniture during each year; (ii) the names of the officials who detailed them for the purpose, (iii) amounts deposited by the officials in Government treasury for the use of their service (iv) pay and allowances drawn by them for the said days, and (v) in case the services of the carpenters were wrongly utilized by the officials action Government intend to take against them?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Artificers including Carpenters are employed against sanctioned posts in U.J.C. Circle as in other Circles of Irrigation Department for carrying out miscellaneous petty works for buildings, furniture and canal works.

		Rs.
(*b*) (*i*) Salaries		15,482·00
(*ii*) Travelling Allowance	1959-60	1,241·00
	1960-61	1,480·00
	1961-62	603·00
	1962-63	926·00

(*c*) Yes. The services of Artificers can occasionally be utilized by the Officers for their work subject to recoveries being affected from such officers.

(*d*) (*i*)

1959-60	3 days.
1960-61	2 days.
1961-62	12 days.
1962-63	31 days.

	Rs.
(*ii*) Nisar Ahmad Upper Jhelum Canal	7·12
S. H. Mahmood	16·64
Muhammad Hayat Baloch	77·79
Ch. Fazal-ur-Rehman	1·76
Malik Najib Ullah, Ch. Abdul Jabbar, Ch. Fateh Muhammad Sub-Divisional Officer	20·88

(*iv*) They were not paid separately. They draw their usual monthly salaries (scale of pay of Artificer 50+30). However the recoveries affected from these officers correspond to the salaries of the artificers.

(*v*) As per I. M. O. (Irrigation Manual of Orders)1·34 as such no action against the officers or officials is called for.

Chakbandi of 15-R Rajbah in Gujrat

***3280. Chaudhri Sai Muhammad** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Chakbandi of 15-R Rajbah in Gujrat has been carried out;

(*b*) the date by which the shifting of the mogas from their present sites to other places will be carried out;

(*c*) whether Government intend to consider the advisability of shifting the mogas from their present sites to more suitable places before paddy sowing season ?

Minister of Irrigation and Power : (Malik Qadir Bakhsh) :

(*a*) No. Only preliminary work of Chakbandi has been done.

(*b*) The outlets are likely to be shifted by Kharif, 1964.

(*c*) No.

MISBEHAVIOUR OF ABDUL AZIZ, SUB-DIVISIONAL OFFICER, IRRIGATION OF MIANWALI, TEHSIL DASKA

***3291. Chaudhri Muhammad Ibrahim :** Will the Minister of Irrigation and Power be please to state :—

(*a*) whether it is fact that Abdul Aziz, S. D. O., Irrigation of Mianwali, Tehsil Daska, Mr. Abdul Karim, Ziladar and Mr. Omrao Khan, Overseer, misbehaved towards the Chairman, Union Council Giddian (Distrcit Sialkot) and several other respectable zamindars of the Ilaqa, on 19th August 1962, just to terrorise them to submit to their demands for illegal gratifications;

(*b*) whether it is a fact that the said Union Council Giddian, passed a unanimous resolution testifying to the corrupt practices of the said officials especially the S. D. O. Mr. Abdul Aziz ;

(*c*) whether it is a fact that the S. D. M., Narowal, made an inquiry on the spot in regard to the high handedness of the said officials ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, the action Goverment intend to take against the said officials ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh):

(*a*) No.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) No action again st the said officials is contemplated.

CONSTRUCTION OF SMALL DAMS IN JHELUM DISTRICT

***3319. Mazhar Hussain Mirza :** Will the minister of Irrigation and power please refer to answer to Starred Question No. 1869, given on the floor of the house on 21st March 1963 and state :—

(*a*) the names of 37 sites for construction of Small Dams in Jhelum District, under investigation of the Small Dams organization

(*b*) the date by which investigation is likely to be completed;

(*c*) the specific site which the Small Dams Organization has in view for construction of a Dam at Kahan Nullah?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) A list giving the names of 37 sites is laid on the table.

(b) It is difficult to give the exact dates as most of these investigations relate to sub-surface.

(*c*) It is not possible to give the specific site as investigations are yet in progress.

CONSOLIDATED STATEMENT OF DAM SITES IN JHELUM DISTRICT

Serial No.	Dam site No.	Location	
		Nearest Village	Name of Nullah/River.
1	364-A	Dulla ..	Sauj Kas.
2	365-A	Sawar ..	Paleharan Kas.
3	365-B	Mulwal ..	Kunala Kas.
4	394-A	Lakhwa ..	Sauj Kas.
5	425	Chataranwali ..	Khabariala.
6	425-A	Walana ..	Narala.
7	427	Kalu ..	Lakhewala.
8	429	Ramsingh ..	Chambhir-R.
9	430	Kallar Kahar ..	Nikha.
10	431	Chakora ..	Narwah.
11	432	Vasnat ..	Not known.
12	433	Vasnat ..	Not given in the map.
13	434	Pir Khara ..	Sohal-R.
14	436	Kandwal ..	Hilawahan.
15	428-A	Bhaun ..	Sauj Kas.
16	437	Khokhar ..	Bunha.
17	438	Khokhar ..	Buttiwala Kas.
18	439	Khariala ..	Bunha.
19	440	Rajjan Wali ..	Shedran.
20	440-A	Dumial ..	Not given in map.
21	441	Dhok Chhanai ..	Sagar.
22	442	Dhok Chhirain ..	Ramtal.
23	443	Nila ..	Gandhala.
24	498-A	Kalas ..	Not given in map.
25	506-A	Malot Kaswal ..	Kanshi.
26	507	Kanshi ..	Kas Shangai.
27	509	Tianpura ..	Chakwals Kas.
28	510	Khojki ..	Garat Kas.
29	511	Khukha ..	Dunganiwali Kasai.
30	512	Gai ..	Sore.

Serial No.	Dam site No.	Location	
		Nearest Village	Name of Nullah/River.
31	513	Ratta Mohra ..	Sore.
32	514	Nurpur ..	Bunha-R.
33	515	Dhok Kutehra ..	Sikkiwala Kas.
34	516-A	Baghan Wala ..	Kas Gunna.
35	517	Masum Shah ..	Kas Kaura.
36	524	Jalalpur ..	Kahan Kas.
37	525	Rohtas ..	Kahan River.

FUNDS AT THE DISPOSAL OF WAPDA

*3343. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the amount of money placed at the disposal of WAPDA since its inception up-to-date, year-wise along with the foreign exchange component;

(*b*) amount of loan advanced to WAPDA free of interest and at interest separately along with the amount of interest paid yearly up-to-date in respect of (*a*) above;

(*c*) the amount spent by WAPDA in 1962 on (*i*) salaries of the staff; (*ii*) purchase of material for different ventures in hand; (*iii*) erection of buildings for commercial and office purposes; (*iv*) office stationery and equipment; and (*v*) payment for rented accommodation;

(*d*) the names and locations o f schemes finalised by the WAPDA up-to-date together with the total investment on each separately;

(*e*) the net profit accrued to WAPDA in 1962 from each of the schemes referred to in (*c*) above;

(*f*) the amount proposed to be spent in 1963-64 on (*i*) new schemes together with the nature and location of each; (*ii*) office accommodation, and (*iii*) residential accommodations ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) The amount of money placed at the disposal of WAPDA since its inception up-to-date, yearwise, along with the foreign exchange is given as in the statement laid on the table.

FUNDS RECEIVED BY WAPDA

(FIGURES IN LAKHS OF RUPEES)

Particulars of Loan	1958-59	1959-60	1960-61	1961-62	1962-63 upto 12-6-63
(1) Provincial Government Loan	5,24·1 *38,00·00	15,69·2	13,77·3	14.52·87	14,14·6
(2) Central Government Loan..	..	4·75	6·5	..	..
(3) Loans provided by Provincial Government for Dadu Barrage.	..	4,14·8	613·5	8,75·9	783·9
(4) A.I.D. Loans ..	..	421·3	525·2	521·9	454·7
(5) German Loan ..	..	..	..	667·5	..
(6) U. K. Credit ..	..	..	..	86·4	37·7

*Represents tentative figures of the cost of assets transfered from the Provincial Government to the Electricity Operation Branch.

FOREIGN EXCHANGE COMPONENT TO THE ABOVE

(7) Provnicial Government Loans	..	10,62·9	11,29·3	7,84·4	224·8
(8) Central Government Loans	..	3·11	..	..	..
(9) Funds provided by Provincial Government for Gudu Barrage.	..	162·0	149·9	35·9	34·3
(1) AID Loans ..	..	4,21·3	5,25·2	522·0	4,54·7
(2) German Loan ..	..	..	..	667·5	..
(1) U. K. Credit ..	..	..	..	86·4	37·7

(*b*) Amount of loan advanced to WAPDA free of interest is given in items (2) and (3) of answer (a) above. Amount of Loan advanced to WAPDA with interest is given in items 1, 4, 5 and 6 in answer (a) above.

(1) *Provincial Government Loans*—Provincial Government charges interest on its loans to WAPDA at rate of 3·75% on loan advanced during the 1958-59 and at rate of 4% on loans advanced thereafter.

(2) *Central Government Loans*—The amount provided by the Central Government is interest free.

(3) *Funds for Gudu Barrage*—The Provincial Government is making, on account payment' in respect of Gudu Barrage Project. No interest is being paid by WAPDA for funds received for Gudu Barrage Project.

(4) *AID Loans*—WAPDA is paying interest @ 3½% on the loans received from AID, Washington.

(5) *German Loan*—Interest at one quarter percent above English Treasury rate is payable by WAPDA on the U. K. Credit.

INTEREST PAID BY WAPDA

(FIGURES IN LACS OF RUPEES)

Particulars of Loan	1958-59	1959-60	1960-61	1961-62	1962-63
Provincial Government Loans ..	..	47·8	269·4	315·4	374·7
AID Loans ..	..	3·95	22·4	37·7	33·7
German Loan ..	..	..	..	46·2	31·2

(c) The amount spent by WAPDA in 1962 on the following is given as under :—

(*i*) 191.6 Lakhs.
(*ii*) Not available separately.
(*iii*) 147.1 Lakhs.
(*iv*) 17.5 Lakhs.
(*v*) 11.72 Lakhs.

(*d*) Names and locations of the schemes completed by WAPDA up-to-date together with the total investment of each.

Name of Scheme	Location	Total investment (Rs. in Lakhs)
(1) Chichoki Hydel Project ..	Sheikhupura District ..	214·7
(2) Shahdiwal Hydel Project ..	Gujrat District ..	346·9
(3) Gujranwala Hydel Project ..	Gujranwala District ..	492·5
(4) Lower Sind Thermal Station (Hyderabad)	Hyderabad District ..	449·2
(5) Natural Gas Power Station ..	Multan District ..	1027·9
(6) Multan Lyallpur 20 KV. Lines ..	Lyallpur District ..	245·9
(7) Rawal Dam Project ..	Rawalpindi District ..	186·4
(8) West Pakistan High Tension Grid ..	Peshawar, Dera Ismail Khan, Rawalpindi, Sargodha, Lahore and Multan Division ..	Under execution.
(9) Secondary Transmission and Distribution System.	Ditto ..	Ditto.
(10) Multan Extension ..	Multan ..	Ditto.
(11) Quetta Thermal Scheme ..	Quetta ..	Ditto.
(12) Upper (Sind) Sukkur Thermal Scheme ..	Sukkur ..	Ditto.

(*e*) Net profit on Rawal Dam Project during 1961-62 — Nil

(*i*) *Nil.*

(*ii*) Net profit which accrued for all power projects for the year 1961-62 (all stations are on grid). 278·19

Statements (*a*) Showing the amount proposed to be spent during the year 1963-64 from the

STATEMENT 'A'

STATEMENT SHOWING THE AMOUNT PROPOSED TO BE SPENT IN 1963-64 ON NEW SCHEMES.

(FIGURES IN LAKHS OF RUPEES)

Serial No.	Name of Project	Amount to be spent	Location	Amount to be spent on Office accommodation	Amount to be spent on residential accommodation
1	Upper Sind Thermal Stations, Sukkur Extension Project.	40·00	Power Station at Sukkur.	1·00	5·00
2	Lower Sind Thermal Station, Hyderabad Extension Project.	70·00	Power Station at Hyderabad.	·50	1·50
3	Second Circuit on Multan-Lyallpur 220 KV transmission.	57·00	Multan-Lyallpur ..	*Nil*	*Nil*
4	Natural Gas Power Station, Lyallpur (Additional (Generation).	475·00	Lyallpur	5·00	35·00
5	Research and Test Laboratory	28·00	Lahore ..	..	..
6	Village Electrification ..	360·00	West Pakistan ..	*Nil*	*Nil*
7	Karachi Irrigation Project, Karachi.	28·00	..	..	..
8	Gornal Zam Multipurpose Project.	100·00	..	..	..
9	Khanpur Dam ..	50·00	..	..	..
10	Small Irrigation Schemes ..	35·00	..	..	..
11	Salinity Control and Reclamation Project (Larkana Shikarpur Drainage in Sukkur Barrage Area).	105·00	..	..	..
12	Salinity Control and Reclamation Project (Lower Thal below Taunsa.	200·00	..	..	..
13	Salinity Control and Reclamation Project.	..	..	..	..
14	Mangi Dam ..	20·00	..	..	..

ALLEGATIONS OF CORRUPTION, MISUSE OF POWERS AND TAMPERING WITH THE RECORD AGAINST SOIL RECLAMATION STAFF

***3355. Mr. Hamza :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Mr. Ikram Ullah Khan, Superintending Engineer, West Circle, Lyallpur, accompanied by Ch. Muhammad Hussain, Director, Soil Reclamation, Lahore and Khawaja Muhammad Afzal, *Ex*-Executive

Engineer, Jhang, made on the spot inquiries into certain allegations of corruption, misuse of powers and tempering with the record against the Soil Reclamation staff in Chak No. 296 J. B., Tehsil Toba Tek Singh, District Lyallpur on 26th January, 1963;

(*b*) whether it is a fact that the said Superintending Engineer, subsequently, submitted a detailed report to the Chief Engineer, Irrigation, Sargodha Region, for further action in the matter;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, (*i*) the action taken in the matter and (*ii*) whether he is prepared to place a copy of the said report on the Table of the Assembly ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadr Bakhsh) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) (*i*) Action is being taken under Government of West Pakistan (Efficiency and Discipline) Rules, 1960.

(*ii*) As the case is not yet finalized and the report is confidential it cannot be made public.

POSTING AND TRANSFER OF OFFICERS IN IRRIGATION DEPARTMENT

***3357. Amir Habibullah Khan Saadi :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) names of the Officers of the Irrigation Department posted at one station for more than three years in the former Punjab and reasons therefor;

(*b*) names of the officers of the Irrigation Department posted within their home district and reasons therefor;

(*c*) names of the Officers of the Irrigation Department holding particular posts for a period exceeding three years and the reasons therefor ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Statement showing the names of Officers posted at one station for more than 3 years in the former Punjab alongwith the reasons therefor is attached.*

(*b*) Names of Officers, posted within their home districts and showing reasons therefore is attached.*

(*c*) Names of Officers holding particular posts for a period exceeding 3 years and showing the reasons therefor is attached.*

LAND IRRIGATED BY WATER COURSE No. 120 AT MIRPUR MINOR JAMARAO (A) DIVISION OF NARA CIRCLE

***3424. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the total acreage of land irrigated by Water course No. 120 at Mirpur Minor Jamrao (A) Division of Nara Circle alongwith the quantity of irrigational water allocated from it for the Railway Pools and gardens;

(*b*) the times and total, hours earmarked for the supply of water to railway pools;

(*c*) whether it is a fact that the gardens and other lands do not get water at proper time due to the supply of water to the said pools, if so, the steps Government intend to take to save the cultivators and the owners of the gardens from the loss to which to they are put by short supply of water;

(*d*) whether it is a fact that there is a scheme for construction of a separate water course for the exclusive use of the Railway; if so, reasons for not implementing it ?

---

*Please see Appendix B at Page 140.

Minister of Irrigation and Power : (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) The total land irrigated by W.C. No. 120 *Ex*-Mirpur Distributary is 314·0 acres and designed duty is 27% over Kharif crop 100 acres per cusecs—

(*i*) water allocated for Railway pools is 1·55 cusecs and water allocated for gardens is 1·10 cusecs.

(*b*) Time earmarked for Railway pools is 33 hours per week.

(*c*) No. Does not arise.

(*d*) The Railway Department has been advised to construct a separate water-course.

RAJBAH 7-R OF PAKPATTAN CANAL

***3444. Rai Muhammad Iqbal Ahmad Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the number of days for which Rajbah 7-R of Pakpattan Canal remained closed during the previous Rabi crop;

(*b*) whether it is a fact that water was supplied for wheat crops only once in whole of the season;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether, Government intend to exempt the cultivators from the payment of abiana in view of the inadequate supply of water ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) 92 days.

(*b*) No.

(*c*) No. Exemption from abiana is governed by the Departmental Kharaba Rules.

REPRESENTATION MADE BY THE CULTIVATORS OF JAMRAO CANAL A ND NARA CIRCLE OF HYDERABAD REGION.

***3471. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that during the spring Session of the Assembly held in 1963; cultivators of Jamarao Canal and Nara Circle of Hyderabad Region made a representation to him if so, the details of their demands and the action taken by Government thereon ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) :

1. The change is not practicable at this stage.

2. The proposal is not desirable on account of load of work in various Divisions.

3. Adjustments in Sub-Divisions as examined sometimes back from the load point of view, were not considered desirable. However, fresh examination is in hand.

4. Jamrao Canal is drawing its designed discharge at present and no silt clearance is indicated.

NUMBER OF NEW WATER-COURSES OR PIPES SANCTIONED FOR VARIOUS KHATEDARS FROM 1947 TO 1963 *Ex*-WEST BRANCH JAMRAO CANAL IN NARA CIRCLE.

***3477. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the number of new water-courses or pipes sanctioned for various Khatedars from 1947 to 1963, *Ex*-West Branch Jamrao Canal in Nara Circle for irrigation of the land originally commanded by Naseer Branch, with names

of the Khatedars, areas of land held by them and names of officers who sanctioned such new water-courses or pipes;

(*b*) whether it is a fact that a respresentation on this subject was submitted to him by Khatedars of Jamrao Canal;

(*c*) whether it is afact that the Union Council of Tando Jan Muhammad, Taluka Digri demanded discontinuance of water supply from Jamrao Canal West Branch to areas commanded by Naseer Branch as the demand was supported by District Council of Tharparkar in recent resolution passed by it; if so, steps Government intend to take in matter ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Number of new water-courses sanctioned from Jamrao Canal System *Ex*-West Branch is 13 for the land originally commanded by Nasir Branch. New water-courses sanctioned on West Branch to :—

		Acres
1.	Mr. Dhanrajmal	1,603
2.	Mr. Jamandas	479
3.	Pir Ghulam Rasul Shah	363
4.	Haji Idris	277
5.	Haji Wali Muhammad	141
6.	Faqir Muhammad	637
7.	Haji Wali Muhammad Khatian	462
8.	Mr. Muhammad Alim Baloch	94
9.	Mr. Muhammad Alim Baloch	137
10.	Lalraj	345
11.	Sobhrajm al	343
12.	Ikram-ud-Din	157
13.	Mir Budho Khan	332
	Total	5,390

These were approved,—*vide* Secretary to Government, *Ex*-Sind P. W. D. under his letter No. S-151-3-452 (*i*), dated 10th October, 1955.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes. Government do not propose to disturb the sanction already given by *Ex*-Sind Government.

SUPPLY OF POWER CONNECTIONS FOR DOMESTIC PURPOSES AT MIRPURKHAS

***3484. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that power connections from the Power House at Mirpurkhas in Tharparkar District for domestic purposes are not sanctioned in accordance with the turn or sequence in which applications for such connections are received or in accordance with some uniform and eqitable procedure;

(*b*) if answer to (*a*) be in the negative, whether any register or list is maintained for the purpose of showing the details of applications received for power connections; if so, the details of such applications received during 1961, 1962 and 1963 together with the names of applicants, dates of applications, dates of sanction of connections and the time taken in granting such connections;

(*c*) whether any policy is laid down to regulate the sanction of power connections for the working of the wells; if so, the details of the said policy;

(*d*) the number of applications received for the purpose mentioned in (*c*) above during each of the said three years, the time after which each connection was sanctioned and reasons for the delay, if any, in each case ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) No. The Electricity Department is giving connections on the principle of "First come First served" and the readiness of the Consumers to receive supply. The readiness of consumer means that the prospective consumer has paid the Security Deposit and completed his wiring and has submitted the test report to the Department. In such cases where the consumer is not ready, other consumers who might have applied much later than him but are ready to receive supply are connected earlier.

(*b*) Yes. A Register of service connections is being maintained with the Sub-Divisional Officer. A list* of applications registered for year 1961-62 and 1962-63 with details of name, date of application, date of sanction and time taken is appended.

(*c*) Yes. Connections for tube-wells are given Top-priority and registered separately.

(*d*) No application for tube-wells has been registered at the Sub-Division, the only application for tube-well connection at Digri is of Mr. Haji Abdul Aziz, registered at TW/1 on 15th April 1963, sanctioned on 12th June, 1963 and connection being given before 30th June, 1963.

DRAINAGE SUB-DIVISIONS IN SARGODHA REGION

***3520. Mr. Hamza :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that four Drainage Sub-Divisions were created in Sargodha during the financial year 1962-63;

(*b*) whether it is a fact that these drainage Sub-Divisions were closed down the same year due to lack of allocation of funds;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the expenditure incurred on the establishment and Works in the said Sub-Division separately before these were closed down ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) No. They were created during the financial year 1960-61.

(*b*) Yes. They were got closed during 1962-63 as there was no sanction for them in budget of 1962-63.

(*c*) Establishment 89,780

Works .. .. 1,31,425.

ELECTRIFICATION OF 66 VILLAGES IN THE SOUTHERN ZONE DURING THE YEAR 1963-64.

***3547. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the WAPDA proposes to electrify 66 villages in the Southern Zone during the year 1963-64;

(*b*) whether the WAPDA has enough material at its disposal to carry out the project;

---

*Please see Appendix C at Page 152.

(c) whether any material intended to be used in the Southern Zone has been directed to some other area; if so, the reasons therefor ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (a) Yes. Provision for electrification of 65 villages in Southern Zone has been made in the budget of 1963-64. This is however, subject to the availability of material to be imported from Italy under a Loan Agreement still to be negotiated with that country;

(b) No. Necessary material for this work has also to be arranged out of the loan being negotiated for this purpose. As soon as the Loan is available arrangements for import of necessary material will be made;

(c) No. The Electricity Department of WAPDA is maintaining its stores at various places in which the material is stocked and is issued to various works according to urgency from any of these stores where available. The material in these stores is not charged to any specific work and as such it cannot be said that the material was intended to be used on a particular work and has been issued to some other work.

REALIZATION OF SECURITY FROM THE CONSUMERS AND UNIFORMITY IN ELECTRICITY CHARGES

***3606. Mr. Abdur Raziq Khan:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state: —

(a) whether it is a fact that before WAPDA took over the Electricity Department the expenditure on laying the electricity line up to the pumping set on tube-well for irrigation purpose was not charged from its owner but at present 15% of the total expenditure incurred is realised from the latter as security;

(b) whether it is also a fact that before the said take-over the rates of electricity supply to the flour mills and other factories were Rs. 5 per hand pump monthly as standing charge and consumption charges were at the rate of 3 pies per Unit; but standing charges are not now realized for new connections and only consumption charges at the rate of 13 pies per unit are charged;

(c) if answer to (a) above be in the affirmative, whether the Government is prepared to discontinue the practice of realizing security money from the consumers of electricty ;

(d) if answer to (b) above be in the affirmative, whether the Government is prepared to introduce uniform rates of electricity charges in the Province ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (a) No. Previously 15 per cent annual return on the cost of service to consumers was realized through the minimum consumption guarantee. This was obtained from the tube-well owners whose annual bill was expected to be less than 15% of the total expenditure on the service line to tube-wells.

In the Northern Zone, a number of cases had arisen where at the request of consumers service lines were constructed by the electricity department to the sites of tube-wells, in anticipation of construction of the tube-wells. These lines had to be later on dismantled because the tube-wells were never installed by the prospective tube-well owners. This resulted in a great loss to the Department. It was, therefore, decided that where the lines were to be constructed to a tube-well site before the tube-well was there, 15% of the total expenditure on the service line should be deposited with the Department as security against subsequent change of mind of the prospective tube-well owners.

(*b*) No. All the industries (including flour mills) situated in the areas of former N. W. F. P., which were connected before 1st July, 1960, are being charged at the old rates. The industries which were connected after 1st July, 1960, are being charged at the new rates. In the old rate in former N. W. F. P., Rs. 6.00 per k. w. was charged as a standing charge in addition to a flat rate of 4 paisas per unit. In the existing rate, there is no standing charge but there is a flat rate of 12 paisas per unit.

(*c*) Whenever a consumer requests for connection to a site of tube-well before having taken in hand the sinking of the tube-well, deposit of refundable 15 per cent security may have to be asked for against the risk of the consumer's change of mind after the electricity department has incurred expenditure on the service line. But when the consumer wants a connection to a site where at the time of giving connection the installation of a tube-well is in hand, security will not be required.

(*d*) Uniform rates have already been introduced throughout the Province. A concession has, however, been given to the consumers connected before 1st July, 1960, in the old N.W.F.P. area in as much as the old rates are still applicable to them.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO BADIN TALUKA

***3650. Pir Ali Shah Gilani :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the residents of Talhar Town, Taluka Badin have submitted several applications to the WAPDA for the supply of electricity; if so, whether it is a fact that no action has so far been taken by the authorities concerned on their requests ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons thereof and the time by which Government intend to supply electricity to the said town?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): (*a*) Yes. The residents of Talhar Town, Taluka Badin have applied for the supply of electricity to the town. WAPDA has already conducted the survey of the town and has prepared a scheme for its electrification.

(*b*) The electrification of the town is proposed to be done during the year 1963-64 provided funds are made available.

SUPPLY OF ELECTRICITY

***3683. Pir Muhammad Zaman Chishti :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that no arrangements have, so far been made for the supply of electricity for running tube-wells in District Bahawalnagar; if so, reasons therefor and the time by which electricity will be supplied for running the tube-wells?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): No. Bhawalnagar was connected with High Tension Grid in 1959 and 66 K.V. Grid Stations were established in Chishtian and Bhawalnagar. Some tube-wells located in neighbourhood are running on power from these sub-stations. More Grid Stations and Extension of power to other areas is contemplated before end of 1964.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO THE VILLAGE HITHARO AND HITHAR

***3684. Pir Muhammad Zaman Chishti :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether Government intend to supply electricity to villages Hitharo and Hithar in the District of Bahawalnagar; if so, when?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): Not immediately.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO CERTAIN DISTRICTS

***3694. Mir Muhammad Khan Talpur :** Will the Minister of Irri-

gation and Power be pleased to state the time by which electricity will be supplied to the following towns in Tharparkar District:—

(*i*) Kunri;
(*ii*) Nabisar road;
(*iii*) Shadipalli;
(*iv*) Pithoro;
(*v*) Dhoro Maro;
(*vi*) Patoyun;
(*vii*) Khan;
(*viii*) Nerikabad;
(*ix*) Umerkot;
(*x*) Semaro?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): The villages of Khan, Semaro, Nabisar Road, Shadipalli, Umar Kot, Dhoro Maro and Naukot have been proposed to be electrified in the year 1963-64. The electrification is however, subject to the availablity of funds and materials to be imported from Italy under a Loan Agreement with that country. The remaining three villages are proposed to be electrified in the year 1964-65.

SHORTAGE OF WATER IN LOWER NOORWAH

*3700. **Rais Allan Khan Leghari:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that there is a shortage of water in water course Nos. 12,13 and the tail water course of Lower Noorwah canal in Southern Division Dadu;

(*b*) whether it is a fact that there was a proposal before Independence days to close the Lower Noorwah at water course 11 and to give water to water course No. 12,13 and tail of Lower Noorwah from Dadu canal direct; but no decision was taken, if so, whether Government intend to decide the matter now?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): (*a*) No.

(*b*) No. It is not a sound practice to sanction direct outlets from a main Canal.

CONSTRUCTION OF WATER COURSES FROM DADU CANAL

*3702. **Rais Allan Khan Leghari:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the cost of construction of water courses from Dadu canal was recovered from the Khatedars during Martial Law Regime; and that the Deputy Commissioner, Dadu recovered the amount and informed the Government that the whole amount of water charge due from Khatedars of Dadu District has been recovered and credited in Government Treasury;

(*b*) whether it is also a fact that Revenue Authorities are now preparing fresh account books of the said water course, with a view to make the recovery of the said charge again from the Abadkars;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) be in the affirmative, reasons for realising the said charges from the Abadkars?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): (*a*) It is correct that an amount of Rs. 2,49,545·00 on account of arrears of water course charges was recovered by Deputy Commissioner, Dadu and a baibaki report was made to Commissioner, Hyderabad who however did not accept it as the Karia registers prepared in 1942 were missing and as such the correct demand could not be ascertained.

(*b*) The special staff and not the Revenue Authorities are preparing fresh registers of demand which have not yet been received by the Deputy Commissioner, Dadu. Recovery from those Khatedars will be made who are still found in arrears after taking into account the amount already paid by them.

(*c*) Does not arise.

ELECTRIC POLES

***3703. Rais Allan Khan Leghari :** Will the Minister of Irrigation and Power please refer to answer to my starred question No. 1847, given on the floor of the House on 17th March, 1963 and state :—

(*a*) whether it is a fact that only four electric poles have been provided and the streets near the khad are still without lights ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons thereof ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): (*a*) No. There are actually five electric poles provided and all of these are with street lights. There is no street light on pole near Khad.

(*b*) Street lights were provided at various places in compliance with the request of Municipal Committee, Dadu, at points finally approved by the Chairman, Municipal Committee, Dadu, and this did not include provision of street lights near Khad.

DISTRIBUTORY IN SOUTHERN DADU CANAL DIVISION

***3705. Rais Allan Khan Leghari :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether there is a Distributory in Southern Dadu Canal Division ; known as Piarogoth ;

(*b*) whether it is a fact that the banks of the said distributory are low levelled and there is always the likelihood of the Distributory overflowing its banks ;

(*c*) whether it is also a fact that some breaches also occurred between R. D. No. 75 and 79 of the said Distributory damaging the crops of the Khatedars ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to raise the height of the bank of the said Distributory by at least four feet ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): (*a*) Yes.

(*b*) The banks are not so low that there is always likelihood of over topping or breaches.

(*c*) No.

(*d*) The work of ordinary repairs to the banks is being carried out to the prescribed height.

CONSTRUCTION OF BRIDGE BETWEEN R.D. NO. 77 TO 79 ON PIAROGOTH DISTRIBUTORY

***3712. Rais Allan Khan Leghari :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there are many villages on both sides of Piarogoth Distributory in Southern Dadu from R.D. 77 to 79;

(*b*) whether it is a fact that no bridge has been constructed in the said Distributory between R.D. No. 77 to 79;

(*c*) whether it is a fact that people of the area are experiencing much difficulty in crossing the said Distributory without a bridge;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to take steps for the construction of a bridge between R.D. No. 77 to 79 on Piarogoth Distributory, within the current financial year?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) : (الف) جی ہاں—راجباہ پیارو گوٹھ کی برجی نمبر ۷۷ تا ۷۹ کے درمیان بہت سے نہیں بلکہ چند چھوٹے مواضعات ہیں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی نہیں۔ اس راجباہ کی برجی نمبر ۸۳ پر ایک پل موجود ہے۔

(د) شق (ج) کے جواب کے پیش نظر برجی نمبر ۷۷ تا ۷۹ کے درمیان پل تعمیر کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

IRRIGATION FACILITIES IN DISTRICT HAZARA

*3719. **Sardar Inayatur Rahman Khan Abbasi :** Will the Minister of Irrigation and Power please refer to answer to my starred question No. 2495 given on the floor of the House on 11th April, 1963 and state :—

(*a*) the details of schemes mentioned in part (*a*) thereof and the names of places where the said schemes are proposed to be implemented;

(*b*) the names of 73 sites referred to in the answer alongwith the dates on which survey of the sites was started and the date by which it is likely to to be completed?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) The details of the scheme are given below:—

(1) Inundation Irrigation from Daur river for higher lands lying downstream of Baldher up to Campbellpur District boundary (Approximate area to be irrigated 25,000 acres).

(2) Giran Right Bank Canal (Approximate area to be irrigated 10,000 acres).

(3) Ichhar Right Bank Canal (Approximate area 3,000 acres).

(4) Installation of 30 tube-wells in Hazara District (Approximate area 9,000 acres).

(5) Karerian Lift Irrigation Scheme (400 acres).

(6) Construction of Irrigation Channel for lands of Lora.

(7) Construction of Irrigation Channel from Gambir Kas for lands of Pulra.

(8) Extension of Indrasi Katha.

(*b*) In the answer to Assembly Question No. 2495 there was no mention of 73 number schemes. All that was stated was that there are a number of schemes under investigation. The detailed survey and investigation for the schemes listed in (*a*) above is yet to be started and it will take more than a year to complete this work.

DECLARING UNCOMMANDED AREA OF BAHAWALNAGAR AS COMMANDED

*3732. **Pir Muhammad Zaman Chishti:** Will the Minister of Irrigation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Government of West Pakistan, Irrigation Department, in their letter No. 6-48/50 (O.P.) 60, dated 10th April 1963 addressed to Chief Engineer, Irrigation, Bahawalpur directed that the areas which have been under cultivation since 1950 should be included in culturable commanded and the Chief Engineer, Bahawalpur Region endorsed the said directions to the Superintending Engineer, Irrigation, Bahawalnagar;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether it is a fact that Superintending Engineer, Bahawalnagar has not so far implemented the said direction, if so, reasons therefor ;

(*c*) whether it is a fact that during 1962, requests of Zamindars for treating such areas as commanded were granted by the then Superintending Engineer;

(*d*) whether it is a fact that Zamindars of Bahawalnagar represented to the Chief Engineer, Bahawalpur against Superintending Engineer, Bahawalnagar's not treating the uncommanded areas as commanded, and the Chief Engineer brought the fact to the notice of Government,—*vide* his letter No. 306 S.W.I., dated 27th April 1963 to the Secretary, Irrigation Department, Lahore;

(*e*) if answer to (*d*) be in the affirmative, whether any action has been taken by Government if so, the nature of action:

(*f*) whether Government intend to declare those areas of land which were under cultivation uptill 1950-51 and were subsequently declared uncommanded due to scarcity of water, and warabandi of Mogas, as commanded if so, the date by which the same will be done?

وزیر آبپاشی وبرقیات (ملک قادر بخش) : (الف) جی ہاں۔
(ب) حکومت کے احکام کی تعمیل کی گئی ہے۔
(ج) جی ہاں۔
(د) زمیندار نے کچھ اراضی سی۔سی اے میں شامل کرانے کے لئے درخواست دی تھی جو ۱۹۵۰ء سے مسلسل محکمہ آبپاشی کے تحت نہیں رہی تھی۔
(ہ) معاملہ ابھی زیر مراسلت و زیر غور ہے۔
(و) معاملہ ابھی زیر مراسلت و زیر غور ہے۔

SUPPLY OF ELECTRICITY

*3749. **Raja Muhammad Ashraf Khan:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the rate at which electricity is being supplied by WAPDA to the Rawalpindi Electric Power Company.

(*b*) the rate at which the said company is supplying electricity to consumers at Rawalpindi and Gujar Khan ;

(*c*) the rates at which electricity is being supplied by WAPDA to conmuser at places other than Rawalpindi and Gujar Khan ;

(*d*) whether WAPDA intend to take over the Company if so, when if not, reasons thereof ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) The Water and Power Development Authority, West Pakistan supplies energy in bulk to the Rawalpindi Electric Power Co. Ltd., at Rawalpindi @ Rs. 11·50 per K.V.A. demand charge per month, plus energy charge @ 6 paisas per unit. The average cost per unit to the Company comes to 9·10 paisas per unit.

(*b*) Rates charged by the Company from consumers at Rawalpindi and Gujarkhan are as under :—

Rawalpindi—

For general supply—Lights, fans and domestic appliances such as cookers, heaters, radiators, air-conditioners, etc., (in residences, hospitals, Government and Semi-Government Offices and other institutions, etc.)

1st 20 units per month .. .. 25 paisas per unit.
Above 20 units per month .. .. 16 paisas per unit.

SURCHARGE 25 PER CENT FOR LATE PAYMENT OF BILLS

Commercial premises such as Hotels, restaurants etc—

For lighting and fans .. 25 paisas per unit.
Heating, cooking etc., etc. .. 17 paisas per unit.

SURCHARGE 25 PER CENT FOR LATE PAYMENT OF BILLS

Motive Power (Industrial supply)—

During restricted hours .. 9 paisas to 12 paisas per unit.
During unrestricted hours .. 11 paisas to 19 paisas per unit.

SURCHARGE 10 PER CENT FOR LATE PAYMENT OF BILLS

Gujarkhan—

For lights and fans : 1—100 units per mensem 37 paisas per unit above 34 paisas per unit

Rebate—6 paisas per unit for payment in time.

For Motive Power (Industrial Supply)—

First 500 units per mensem .. 22 paisas per unit
Above 500 units per mensem .. 16 paisas per unit

Rebate—3 paisas per unit for payment in time.

(*c*) The rates at which energy is supplied by WAPDA in the grid area are given below :—

General Supply—(lighting, fans and other domestic appliances).

(a) *Residential premises, Government offices, etc.*—

A. C. Supply .. 1st 20 units .. 20·125 paisas per unit.
Above 20 units .. 15·625 paisas per unit.

(b) *Commercial Premises, such as* —
Hotels, restaurants etc. 21·875 paisas per unit.

SURCHARGE 25 PER CENT FOR LATE PAYMENT OF BILLS

Rates 15 per cent above for D. C. supply.

Industrial Supply—

Up to 30 KW connected load .. 14·063 paisas per unit.
Over 30 KW upto 70 KW connected load .. 12·500 paisas per unit.
Over 70 KW connected load .. Supply is given on 2 part Tariff including demand charge and unit charge.

SURCHARGE 10 PER CENT FOR LATE PAYMENT OF BILLS

The above rates are for A. C. supply while rates for D. C. supply are 15 per cent above.

Rates for seasonal industries like ice factories, rice husking machines, etc. are 25 per cent above the industrial rates.

(*d*) WAPDA is not authorised under the Electricity Act, 1910 to take over private licensed undertakings until their licences are revoked and a directive is issued to the licensees by the Provincial Government to sell the undertakings to the Authority. Government have, however, already authorised WAPDA to give parallel supply in the area of supply of the Rawalpindi Electric Power Company Limited, Rawalpindi.

ILLEGAL USE OF QADIRA CANAL WATER AND MALPRACTICES COMMITTED BY OVERSEER

*3755. **Sardar Muhammad Ramzan Khan Drishak** : Will the Minister of Irrigation and Power please refer to answer to my starred question No.2065 given on the floor of the House on 19th March 1963 and to state :—

(*a*) whether it is a fact that he has promised to reinvestigate the matter in reply to my privilege motion moved on 22nd March 1963;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether any further enquires were made and the applicant invited to produce tender in support of his contention if so, the outcome of the enquiry and in case no enquiry was instituted in this matter reasons therefor ?

Minister of Irrigation and Power : (Malik Qadir Bakhsh): (a) As promised on the floor of the House reinvestigation was ordered and the report is still awaited.

(b) Does not arise.

WIDTH OF MOGAS OF CANALS AND RAJBAHS IN DERA GHAZI KHAN DISTRICT

*3757. **Sardar Muhammad Ramzan Khan Drishak** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that according to the new schemes, the width of Mogas of canals and Rajbahs in Dera Ghazi Khan District have been reduced;

(*b*) whether it is a fact that the Mates and Overseers supervised the said work and no responsible officer either inspected the work or checked the discharge of water through these Mogas ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, (*i*) reasons there for and (*ii*) whether the said Mogas will now be checked; if so, when?

Minister of Irrigation and Power : (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes.

(*b*) No. Work of adjusting outlets has been carried out under the supervisions of overseers and has been checked by the Sub-Divisional Officers concerned.

(*c*) Question does not arise.

SUPPLY OF CANAL WATER TO THE LANDS SITUATED IN CHAK SAIDA, P. O. MALAKWAL, DISTRICT SARGODHA

* 3837. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that agricultural lands situated in Chak Saida, Post Office malakwal, District Sargodha, were irrigated by Rajbah Pakhowal Lower Jhelum Canal;

(*b*) whether it is a fact that the supply of canal water to the said lands was stopped in 1952;

(*c*) whether it is a fact that the agriculturists of the said villages have since been pressing for the supply of canal water;

(*d*) whether it is a fact that the authorities concerned decided to supply water to the above mentioned lands from Rajbah Kalyanpur of Lower Jhelum Canal in 1961; if so, whether the said decision has been implemented; if not, reasons therefor and the date by which Government intend to implement the decisions ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes.

(*b*) No. Only a part of the area could not get flow supplies from the readjusted sources.

(*c*) Yes.

(*d*) There is no Kalyanpur minor yet at site. It is only a proposal under examination together with Revised Project Estimate of Shahpur Branch.

MAILSI CANAL

***3857. Mr. Muhammad Amin Ka ju :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether the Mailsi canal is a non-perennial (six monthly) canal and water is not released therein in time;

(*b*) the total area of lands irrigated by the said canal;

(*c*) the number of days for which water was supplied in the said canal during the last three years and the number of days alongwith the dates on which the flow of water was less than the scheduled supply;

(*d*) whether any remission in abiana, etc., has been granted to the cultivators who have suffered due to the shortage of water in the said canal during the last three years if not, reasons therefor;

(*e*) whether Government have any scheme for removing the shortage of water in the said canal, if so, present stage of the scheme and the time by which the shortage of water will be removed?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Mailsi Canal is a non-perennial Canal. It is opened as soon as supply becomes available in the river after 1st of April each year.

(*b*) Total C. C. A. is 691,429 acres.

(*c*) The canal was run as below:—

Year	*No. of days*
1960	137
1961	156
1962	173

(*d*) Yes. Due remission is given to the cultivators under Kharaba rules.

(*e*) Yes. New links and Barrages are under construction under Indus Treaty for transfer of water from Western rivers. Work is proceeding according to or ahead of schedule.

First Stage—Works on links and barrages are expected to be in operation by 1965.

RECLAMATION OF KETI BUNDER AND KHARA TRACTS OF THATTA DISTRICT

***3860. Bashir Ahmad Shak :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the water-supply in the "delta areas" of the Indus River has been steadily reduced due to the construction of various Barrages and Dams in the upper reaches of the said river ;

(*b*) whether it is a fact that Keti Bunder and Khara Tracts of That ta district have been seriously affected by salinity; if so, area in acreage of the land so affected and whether Government have any scheme to construct Bund near Keti Bundar to reclaim the affected area, if so, when?

Minister of irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) No. Dam has so far been constructed on River Indus. The withdrawal of water at the Barrages is negligible as compared to the total discharge in the River. Th- fact is that the discharge in the River Indus remained very low during the las: two years.

(*b*) No details of the area affected by salinity in Keti Bunder and Khara Tracts of Thatta District are available with the Irrigation Department. Ghulam Muhammad Barrage. Investigations in this field are being conducted by Messrs Hunting Technical Services under WAPDA. However, construction of Bund is provided near Keti Bunder in the Irrigation Project and it will be constructed when irrigation channels are extended to that area. The work is being done under a phased programme according to which it would be taken in hand in 1965-66.

DESILTING OF JAMRAO CANAL

***3877. Mir Haji Khuda Bux Talpur :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the supply of water for irrigation purposes to District Tharparkar is mostly made from Jamrao Canal ;

(*b*) whether it is a fact that water level in the said canal is very low as it has not been desilted for a long time;

(*c*) whether it is a fact that heavy damage is being caused due to the meagre supply of water at the tail of the canal;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative whether Govern- ment intend to take early action for the desilting of the said canal;

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) No Tharparker District receives irrigation water from many other canals also like Mithrac Canal, Khipro Canal and Nara Canal.

(*b*) No.

(*c*) No.

(*d*) The position is kept undsr watch.

RE-INSTALLATION OF MODULES AT ROHRI

***3878. Mir Haji Khuda Bux Talpur :** Will the Minister of Irrigation and Power, please, refer to the assurance given on my adjournment motion moved on 8-4-63 on the floor of the Assembly and state whether the modules transferred from Rohri Canal (Nasir Sub-Division) to West Branch have been re-installed at Rohri Canal; if not, reasons therefor?

Minister of Irrigation and Power (MALIK QADIR BAKHSH) *

SUPPLY OF ELECTRICITY TO THE TOWNS OF JAMES ABAD AND NANKOT, DISTRICT THARPARKAR

***3882. Mir Haji Khuda Bux Talpur :** Will the Minister of Irriga- tion and Power be pleased to state whether it is a fact that the towns of

* Please see Aypendix D at the end.

Jamesabad and Nankot in District Tharparkar are thickly populated and also important from the commercial point of view; if so, whether Government intend to supply to electricity to the said towns and their surrounding areas?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): Villages of James Abad and Nankot are included in the list of villages proposed to be electrified during the year 1963-64, under the "Village Electrification Scheme". This work will be undertaken and completed subject to funds, being arranged under a Loan Agreement from Italy, becoming available in time.

PAYMENT OF DUES TO THE CONTRACTORS OF WARSAK HIGH LEVEL CANAL

***3888. Mr. Abdur Raziq Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that according to the stand taken by the Department concerned the contractors of Pehur Irrigation Scheme in former N.W. F. P. were made overpayment to the extent of Rs. 1,02,310.

(*b*) whether it is a fact that upon the request of the said contractors, the Secretary, Irrigation, Communications and Works declared the above said overpayment as their legitimate due and withdrew the orders for the recovery of the said amount from them,—*vide* his memo., dated 9th March, 1959;

(*c*) whether it is a fact that the said Department decided on 31st May, 1961 to pay to the contractors of Warsak High Level Canal their dues which were withheld on the grant of overpayments having been made to them in respect of some works and the said decision was repeated on 8th January, 1962;

(*d*) whether it is a fact that in spite of the said decision the contractors of Warsak High Level Canal have not been paid their dues amounting to lakh of rupees since long and the work thereon is lying suspended for the last two years; if so, reasons in details for the delay in the said payments?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) :(*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes. Some payments have been withheld pending correct determination of the dues on the basis of terms of the contract.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO THE INDUSTRIALISTS OF HAZARA

***3892. Maulana Ghulam Ghaus :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Small Industries Union, Hazara has requested the Government to continue the supply of electricity at the same rates as were in vogue before June, 1960;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to accede to the request of the industrialists of Hazara?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes. A copy of the Resolution passed by the Small Industries Union, Hazara, was received by WAPDA on 6th June, 1963 in which it was, *inter alia*, demanded that till the result of the recommendations of the Power Commission, the existing tariff rates, which were applicable in the area before June 1960, should continue to be applied.

(*b*) The Authority has already decided that the concession granted to old N.W. F. P., consumers, in its notification No. 26514/Com./T-3, dated 17th July 1962 shall continue to remain in force for a further period, beyond 30th June 1963, till the decision on the Power Commission's Report is taken by the Government.

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

REALISATION OF RENT OF 'PIPALS' FROM WAPDA

47. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that in 1958 the 'Pipals' building at Lower Mall, Lahore was given to WAPDA for use as its Office;

(*b*) whether it is a fact that on page 167 of Supplementary Budget 1962-63 it was stated that WAPDA removed the ceiling fans fitted there at the time of vacating the said Building, if so, the reasons for allowing it to remove these fans;

(*c*) whether Government have realised any rent from WAPDA, if so, the reasons for not showing the said amount in the budget under any head;

(*d*) in case no rent has been realized, the reason therefor?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes.

(*b*) Direct current ceiling fans fitted in the "Pipals" were handed back to the Buildings and Roads Department by WAPDA as soon as "Pipals" was re-wired for A. C. Current. Thus the "Pipals" was on hire with WAPDA without fans. The A. C. fans purchased by WAPDA were, however, required for new premises of WAPDA, and, therefore, the Buildings and Roads Department was requested to make arrangements for new A. C. fans for the "Pipals".

(*c*) The rent up to 31st October 1960, *i.e.*, Rs. 88,899·69 has already been paid by WAPDA, and the balance will be paid shortly;

(*d*) Does not apply.

SUPPLY OF GARDEN WATER TO SURVEY NO. 71 OF DEH 109, TALUKA, MIRPURKHAS

71. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that survey No. 71 of deh 109, Taluka Mirpurkhas has been getting garden water since 1958-59 up to this time;

(*b*) whether it is also a fact that no garden has so far been grown on the said survey;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the action Government intend to take against the owner of the above-mentioned survey;

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes (*b*) No. Garden exists at site.

(*c*) In view of (*b*) above no action against the owner is called for.

Inter se SENIORITY OF ZILADARS

97. Khan Ahmad Khan : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that the *inter se* seniority of Ziladars has been determined on Zonal basis this year, if so, the number of Ziladars demoted to lower posts and of those promoted to higher posts on this account in each Zone of West Pakistan?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes. (*b*) No.

(*c*) Six Ziladars have been promoted to higher posts in Lahore Region,

ADJOURNMENT MOTIONS

Arrest of fifteen respectable persons of Upper Tanawal area by Deputy Commissioner, Hazara

Mr. Speaker : There is an adjournment motion by Maulana Ghulam Ghaus, who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the Business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance, namely, the action of the Deputy Commissioner in arresting fifteen respectable persons of upper Tanawal area, district Hazara on June 13th 1963, without any reason as well as ordering thousands of individuals of the said area to stand in the sun from 8·00 a.m. to 2·00 p.m. On the same date under the police and military guard without providing any food or drinking water to them.

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - یہ ۱۳ جون کا واقعہ ہے ۔ اس کو ۱۳ جون کے فوراً بعد آنا چاہئے تھا ۔

Major Sultan Ahmad Khan : Sir, it was decided in the House that during budget discussion no adjournment motion would be taken.

مسٹر سپیکر - جو ممبر صاحبان اپنے معروضات پیش کرنا چاہیں وہ بجٹ سیشن میں کر سکتے ہیں لیکن آج جنرل ایڈمنسٹریشن پر بحث کا دن ہے اس لئے یہ تحریک التوا مسترد کی جاتی ہے ۔

وزیر مال - میں مولانا صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے تناول کے لوگوں سے ہمدری ہے ۔

خواجہ محمد صفدر - اسی ہمدری کے نتیجہ میں تو وہ سال بھر میں گاؤں گاؤں اور شہر شہر میں پھر کر کام کر رہے ہیں ۔

وزیر مال - سیالکوٹ نہیں آیا ؟

خواجہ محمد صفدر - مگر صدر پاکستان کو ملنے کے لئے ۔

وزیر مال - اس چیز کو آپ Stunt نہیں بنا سکتے ۔

Mr. Speaker : I cannot allow a cross talk like this between the members. This is unparliamentary.

Police Lathicharge on Punjab University Students

Mr. Speaker : Next adjournment motion is from Allama Rehmat Ullah Arshad who wants to ask for leave to make a Motion for the adjournment of the Business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance, namely by resentment prevailing amongst the people as a result of police lathicharge on students who had gone to the University of the Punjab on 24th June, 1963 for lodging their protest with the Registrar against the stiffness of their question paper.

وزیر قانون (ملک قادر بخش) - میں عرض کرتا ہوں کہ اس پر جنرل بحث ہوگی - میں مواد فراہم کر رہا ہوں— In fact I want time

Mr. Speaker : I postpone it for 1st July, 1963.

WEST PAKISTAN BUDGET (GENERAL), 1963-64

VOTING OF DEMANDS FOR GRANTS FOR NEW EXPENDITURE (GENERAL BUDGET), 1963-64

(DEMAND No. 12)

Mr. Speaker : Now we come to Demands for Grants in respect of New Expenditure. Today the House will discuss Demand No. 12.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - اس سے پیشتر کہ ڈیمانڈ نمبر ۱۲ پر بحث ہو میں آپکی خدمت میں عرض کرونگا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ ڈیمانڈ نمبر ۱۲ ایوان کی دونوں جانب سے تحریک ہائے تخفیف ایوان کے سامنے ہیں اور وہ بھی ایک ہی مضمون کی ہیں - اس لئے صرف ایک تحریک تخفیف زر کو ایوان کے سامنے بحث کے لئے پیش کیا جاوے - باقی ماندہ احباب جنہوں نے تحریک تخفیف کا نوٹس دیا ہوا ہے وہ اسی تحریک پر تقریر فرمائیں -

Mr. Speaker : I think it is a good suggestion, because they are similar ones. Only one cut motion will be moved and other movers will take part in the discussion without moving their cut motions.

Khawaja Muhammad Safdar : Thank you, Sir.

Mr. Speaker : The Minister may please move Demand No. 12.

Minister of Revenue : (Khan Pir Muhammad Khan) : Sir, I move—

That a sum not exceediug Rs. 6,85,250 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1964, in respect of General Administration.

Mr. Speaker : Demand moved is—

That a sum not exceeding Rs. 6,85,250 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1964, in respect of General Administration.

Chaudhri Abdur Rahim may now move his cut motion.

Chaudhri Abdur Rahim : Sir, I beg to move:

That the total of Rs. 6,85,250 on account of 25—General Administration—Total New Expenditure be reduced by Rs. 6,85,249.

Minister of Revenue : Opposed.

Begum Jehanara Shahnawaz : On a point of order, Mr. Speaker, Sir, the general practice is that cut motions are sent by both the parties or one party as the case may be—two or three cut motions from each side. It should not be the procedure that only those who have given notice of cut motions be allowed to speak. In that case you may be receiving one hundred to one hundred and fifty cut motions on every question. We should follow the same procedure, i.e., sending a few cut motions from both sides and not only those send them but other members also be allowed to speak on those cut motions.

Mr. Speaker : Who is not allowing members to speak on the cut motions. I have not said that I will not allow other Members to speak.

Begum Jehanara Shahnawaz : If preference is always to be given to those who have sent cut motions and only those are allowed to speak.

Mr. Speaker : Does the lady member mean to say that Chaudhri Ibrahim should not be allowed to speak ?

Begum Jehanara Shahnawaz : No Sir, I don't mean that. You will please look at the cut motions. Supposing there are sixty or seventy cut motions and there being too many cut motions on every Grant what are you going to do?

Mr. Speaker : This is a hypothetical question. Today we have received only nineteen cut motions of a similar nature and the Leader of the Opposition had pointed out that all Members should be given an opportunity to speak. If some such situation arises as has been visualized by the lady member then of course she may raise this point of order.

Begum Jehanara Shahnawaz : Will only these nineteen Members be allowed to speak?

Mr. Speaker : No, no, other Members will also be allowed to speak. Yes, Chaudhri Abdur Rahim.

چودھری عبدالرحیم (سیالکوٹ ۴)۔ صاحب صدر۔ میں نظم و نسق کے متعلق عرض کروں گا۔ اس سے پیشتر عام بحث کے دوران میں بھی خیالات کا اظہار ہو چکا ہے۔ میں صرف یہ کہوں گا کہ ہمارا نظم و نسق اس قدر خراب ہو چکا ہے کہ اس کو درست اور صحیح کرنے کے لئے بہت زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔ یہ غلط بات ہے کہ جو چیز بگڑ جائے وہ درست نہیں ہو سکتی۔ میں کہتا ہوں انسان کے لئے کوئی چیز ایسی مشکل نہیں ہے جو ٹھیک نہیں ہو سکتی۔ میں کہتا ہوں۔

ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا۔

میرے خیال میں جو نظم و نسق خراب ہو چکا ہے اگر ہمارے وزراء صاحبان اس کو درست کرنے کا تہیہ کر لیں تو کوئی وجہ نہیں کہ نظم و نسق درست نہ ہو سکے۔

حضور والا۔ یہاں تک نوبت پہنچ چکی ہے کہ اگر ایک نمائندہ اپنے علاقے کی گذارشات لے کر حکمرانوں کے پاس جاتا ہے تو اس کو کئی کئی گھنٹے حکمرانوں کے دروازوں پر کھڑا رہنا پڑتا ہے۔ کھڑا رہنا کوئی بری important بات نہیں کیونکہ افسر دفتری کام بھی کرتے ہیں اور ان کے پاس entertain کام بھی ہوتے ہیں۔ لیکن ان کو بٹھانے کیلئے اور ان کو کرنے کیلئے کوئی انتظام نہیں ہوتا ہے۔ یعنی چپڑاسی اس کی بات تک نہیں سنتے۔ جب تک ان کو ایک دو روپیہ نذرانہ پیش نہ کیا جائے اس وقت تک چٹ بھی اندر لے جانے کیلئے تیار نہیں ہوتے۔ جناب والا۔ نظم و نسق کی یہاں تک حالت بگڑ گئی ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ کہ کم از کم جب کوئی پبلک کا نمائندہ ان سے ملنے کیلئے جاتا ہے اور وہ اپنے علاقے کی شکایات سناتا ہے تو افسران بڑی بری طرح پیش آتے ہیں۔ تو ان لوگوں سے ایسا سلوک نہیں کرنا چاہیئے۔ جناب عالی۔ ہر سیکرٹری کے دروازے پر لکھا ہوا

ہوتا ہے کہ گیارہ بجے سے بارہ بجے تک ملاقات کا وقت ہے ۔ جناب عالی ۔ جب ایک نمائیندہ آتا ہے تو وہ ایک وقت میں ہر ایک کو کس طرح اس وقت میں مل سکتا ہے ۔ یہ پابندی ممبران اسمبلی پر عائد کرنا مناسب نہیں ہے اس طرح وہ ایک مہینہ میں بھی تمام ڈیپارٹمنٹس میں نہیں جا سکتا ۔ اس لئے گذارش ہے کہ رشوت اور بد دیانتی کی کوئی انتہا نہیں ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ رشوت اور بددیانتی دور نہیں ہو سکتی ۔ میں منسٹر صاحب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ یہ کہتے ہیں کہ رشوت بند نہیں ہو سکتی ۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ کوئی ڈیپارٹمنٹ میرے سپرد کر دیں اگر ایک سال کے عرصہ کے اندر رشوت بند نہ ہوئی تو مجھے تختہ دار کر دیا جائے ۔ جناب والا ۔ رشوت بند کرنا بڑی آسان بات ہے جس طرح ہمارے وزراء صاحبان نے آپوزیشن کو کہا تھا یعنی ولیکا صاحب کے متعلق کہا تھا کہ جب کوئی چیز پیش کی جائے اس سے پہلے اپنے آپ کو ٹھیک کر لیا جائے ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں جب ہمارے وزراء صاحبان اس سے پاک ہیں ۔ ہمارے وزراء دیانت داری سے کام کرتے ہیں تو کیا وجہ ہے وہ رشوت کو بند نہیں کر سکتے اور دیانتداری سے کام نہیں کر سکتے ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے جو نیچے والے ہیں وہ خراب نہیں ہیں بلکہ اوپر والے خراب ہیں ۔ اگر اوپر والے ٹھیک ہو جائیں تو نیچے والے خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے ۔

جناب والا ۔ ۱۹۴۵ سے پہلے میں سب رجسٹرار تھا ۔ اس محکمہ میں بہت زیادہ رشوت تھی جو بھی آتا تھا وہ اس سے ۱۰ یا ۲۰ فیصدی رشوت لیتے تھے ۔ جناب والا ۔ میں نے چارج لیتے ہی کہدیا کہ جس نے یہ کام کیا یعنی رشوت لیگا وہ خود اپنے آپ کا ذمہدار ہوگا ۔ میں اس کی ذمہداری نہیں لوں گا ۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں (میں ۱۹۴۷ سے الیکشن لڑ کر آ رہا ہوں) جس کی وجہ سے ضروری ہے کہ الیکشن کی وجہ سے میری مخالفت ہوگی ۔ اگر آپ میری مخالف پارٹی سے دریافت کریں تو وہ صاف کہیگے ۔ ایک عبدالرحیم تھا جس نے رشوت بند کی تھی ۔

جناب والا ۔ سیٹلمنٹ کے ڈیپارٹمنٹ میں اس قدر رشوت ہے کہ ۱۶ سال کے دوران میں بھی الاٹمنٹ کے کام کو سر انجام نہیں دے سکے ۔ اس کی وجہ کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ غریب طبقہ پیسہ نہیں دے سکتا ہے اس لئے ان کی الاٹمنٹ نہیں ہوتی تھی ۔ جو لوگ پیسہ دے سکتے تھے ان کی الاٹمنٹ ہو جاتی تھی ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ الاٹمنٹ جو ۱۶ سال میں

نہیں ہوئی یہ اب ایک سال میں ہو سکتی ہے - میں ان کو طریقہ بتاتا ہوں اگر ۶ مہینہ میں نہ ہوئی تو میں اس کا ذمہ لینے کو تیار ہوں - اگر اس پر کوئی عمل کرے تو یہ کام جلد ہو سکتا ہے حضور والا- عمل کرنا تو درکنار حکومت سننے کو بھی تیار نہیں- جناب عالی - جب رشوت بند کرنے پر غور ہی نہ کیا جائے اور کہا جائے - کہ رشوت بند ہو جائے - یہ تو ایک خام خیالی ہے - جناب عالی - میں عرض کروں گا کہ سب سے پہلے سر براہ (ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ) کی بات ہوتی ہے اگر سر براہ دیانتدار ہو تو اس کے ماتحت سب دیانتدار ہو جاتے ہیں - اگر ہمارے افسران دیانتدار ہیں - ایماندار ہیں - دل سے ملک اور قوم کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ رشوت - بددیانتی کو دور نہیں کر سکتے - میں عرض کرتا ہوں کہ یہ پہلی حکومتوں کی مثالیں دیتے ہیں - پہلی حکومتوں میں کیا ہوتا تھا - میں دعوے سے کہتا ہوں اس حکومت سے پہلے بددیانتی - رشوت موجودہ وقت کے مطابق عشر عشیر بھی نہ تھی - جناب والا - جہاں ایک روپیہ رشوت تھی اب ۱۰۰ روپیہ سے کام نہیں ہوتا ہے تو کیا یہ سمجھتے ہیں ہم مجبور ہوں کہ ہماری ایڈمنسٹریشن درست ہے - بالکل نہیں - حضور والا - پہلے بھی میں نے کہا تھا کہ یہ ہماری غلطی ہے - ہماری غلطی کیا ہے وہ یہ ہے جب ہم ملازمت میں بھرتی کرتے ہیں - اس وقت ہم یہ نہیں دیکھتے کہ یہ کس ڈیپارٹمنٹ کے لائق ہے - کہاں کام کرے گا - ہم ایگزٹیو کے آدمی کو جوڈیشیل میں لے جاتے ہیں اور ایڈمنسٹریشن کے جو آدمی ہیں ان کو جوڈیشیل میں لے جاتے ہیں - اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے وہ کام سے ناواقف ہوتے ہیں اور اپنے چھوٹے اہلکاروں پر depend کرتے ہیں - چھوٹے اہلکار ان کے دلال بن جاتے ہیں اور رشوت عام ہو جاتی ہے - میں ایک عرض کرتا ہوں - ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے فیصلے ہوتے ہیں لیکن ان پر عمل کرنے میں ہمارے افسران اور انکے نیچے کے ماتحت عملے ناکام رہے ہیں - تحصیل شکر گڑھ ہیں کتنے آدمی ہیں جنہوں نے غیر مسلموں کی زمین لی ہے - اس سلسلے میں بہت سے مسلم مرتہنان نے عدالت عالیہ میں رٹ دائر کرکے حکم امتناعی حاصل کئے - کئی ایک کے فیصلے ہوئے - کئی ایک کے حق میں کئی ایک کے خلاف ڈپٹی کمشنر صاحب نے مطابق فیصلہ عدالت عالیہ عمل کرنے کا حکم دیا - لیکن افسوس کہ ان تمام احکام کو پولیس افسر بہت بری طرح ناکام بنانے کی کوشش میں مشغول ہیں - اور ان ہدایات کے خلاف بری طرح مقامی مرتہنان کو تنگ کیا جا رہا ہے - جب ہائی کورٹ کے احکام کا یہ حال ہے تو بتلایئے کہ اور معاملات میں عوام

کا کیا حال ہوتا ہوگا ؟ تحصیل شکر گڑھ میں ایک شخص نامی محمد منشی مقامی مرتہن نے ہائی کورٹ میں رٹ کرکے حکم امتناعی حاصل کیا ۔ جب وہ حکم امتناعی لیکر اپنے ہاں گیا ۔ تو اس کے الاٹی جو فوجی تھا ۔ کو معلوم ہوا ۔ تو وہ اس کے پاس گیا ۔ اور کہا ۔ کہ تم نے میرے خلاف رٹ کیوں دائر کی ہے میں تم کو دیکھوں گا جس پر تکرار ہو گیا ۔ جس پر فوجی الاٹی نے پستول سے فائر کیا فوجی سے مرتہن زخمی ہوکر بھاگا بھاگتے ہوئے پر فائر کئے جس پر منشی مرتہن بعد ڈاکٹری ملاحظہ پولیس میں گیا لیکن پولیس نے ایک نہ سنی ۔ فوجی الاٹی پولیس کو پہلے مل چکا تھا ۔ پولیس نے ناجائز نفسیانی خواہشات کے تحت منشی مرتہن جوکہ پستول سے مضروب ہوا تھا ۔ کا پرچہ نہ دیا اور فوجی الاٹی کا پرچہ برخلاف منشی مضروب کے خلاف دے دیا ۔ اس کی وجہ یہ تھی ۔ فوجی الاٹی امیر آدمی ہے ۔ اور مرتہن منشی غریب دیہاتی ہے وہ یعنی منشی پولیس کی ڈیمانڈ پوری نہ کر سکا ۔ ۳۰۷ کا پرچہ نہ دیا بلکہ مضروب کے خلاف ۳۲۳ , ۳۴۷ کا پرچہ کر دیا ۔کیا یہی آپ کا ایڈمنسٹریشن ہے ۔ اگر ایماندار اور دیانتدار ہوتے تو پرچہ ۳۰۷ میں ضرور ہوتا ۔ میں گورنمنٹ سے کہوں گا کہ اس کی open judicial enquiry کرائی جائے ورنہ وہاں غیر مقامی مرتہناں کا رہنا مشکل ہو جائے گا ۔ وہاں ایک لاکھ کے قریب زمین ایسی ہے جو مقامی مسلم مرتہنان نے غیرمسلم مرتہنان سے لی ہوئی ہے اور ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق وہ اس وقت تک بے دخل نہیں ہو سکتے جب تک نہ زر رہن ادا نہیں ہوتا ۔ میں گذارش کروں گا کہ گورنمنٹ اسے ہاتھ میں لیکر ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے فیصلوں پر عمل کرائے ۔

حضور والا ۔ میں گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرونگا کہ ایک تو یہ کہ جب کوئی عوام کا نمائیندہ افسران سے ملنے جاتا ہے تو اس سے صحیح سلوک کیا جائے اس کیلئے کوئی وقت مقرر کیا جائے ورنہ اسے بڑی دشواری پیش آتی ہے ۔ ابھی تین دن ہوئے میں ایک افسر سے ملنے گیا تھا ۔ میں جانتا ہوں کہ وہ بے حد مشغول تھے اور کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے وہ مجبور تھے ۔ اگر وہاں پر بیٹھنے کی جگہ ہوتی جہاں آدمی بیٹھ سکتا تو بھی مجھے اس قدر تکلیف نہ ہوتی مجھے وہاں ڈیڑھ گھنٹہ کھڑے رہنا پڑا ۔ یہ کس قدر بے ہودہ بات ہے ۔ کہ افسران ملاقاتیوں کے لئے بیٹھنے کا بھی کوئی انتظام نہ کریں ۔

حضور والا ایک دو کرسیاں تو ملاقاتیوں کے لئے رکھ چھوڑا کریں۔ جہاں تک بد دیانتی اور رشوت کو دور کرنے کا معاملہ ہے میں دعوے سے کہتا ہوں کہ میں ایک سال میں بند کر سکتا ہوں ۔ میں آپ سے یہ نہیں کہتا کہ سارے ملازم یکدم نکال دئے جائیں اس سے کام بھی خراب ہو گا اور فوری نتیجہ بھی برآمد نہیں ہو گا ۔ ہاں یہ ضرور کہوں گا کہ جس افسر کے متعلق عوام اور آپ کو بھی معلوم ہو کہ یہ افسر رشوت لیتا ہے۔ فوراً اس کو سروس سے نکال دیا جائے ۔ اس کیلئے قانون بننا پڑیگا ۔ اگر اس طرح عمل کیا جائے تو کام خراب نہیں ہوگا بلکہ اصلاح ہوگی اور فوراً رشوت بددیانتی بند ہوگی آخر میں میں چیلنج کرتا ہوں کہ مجھے کوئی محکمہ دیکر دیکھیں کہ رشوت بند ہوتی ہے یا کہ نہیں ۔ اب میں ختم کرتا ہوں ۔

Mr Speaker: Demand under consideration. Motion moved is :—

That the total of Rs. 6,85,259 on account of 25—General Administration—Total New Expenditure be reduced by Rs. 6,85,249.

(اس مرحلہ پر کئی ممبر صاحبان تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے)

مسٹر سپیکر - جن معزز ممبران نے کٹ موشن دئے ہیں پہلے وہ بولینگے اور پھر دوسرے صاحبان کو موقع ملے گا ۔

سردار محمد حسین - جناب ٹائم fix کیا جائے تاکہ سب بول سکیں۔

مسٹر سپیکر - میرے خیال میں اگر بارہ بجے تک کٹ موشن لے لیں ۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ رکھ لیں ۔ for General discussion on this demand

Minister for Law and Agriculture: We two Ministers will speak for twenty minutes.

مسٹر سپیکر - تو ایسا کیا جائے خواجہ صاحب کہ جو کٹ موشن ہیں انہیں بارہ بجے تک ختم کر لیں اور اس کے بعد جو اور معزز ممبران بولنا چاہیں ساڑھے بارہ بجے تک انکو وقت دیا جائے ۔ آدھ گھنٹہ منسٹر صاحبان بول لیں ۔

خواجہ محمد صفدر - جناب میں آپ سے درخواست کرونگا کہ جواب ایک ہی وزیر دے تو زیادہ مناسب ہوگا ۔اور بجائے اس کے . . . . . .

وزیر مال- (خان پیر محمد خان) - آپ کا کیا حرج ہے اگر دو آدمی بول لیں ۔

خواجہ محمد صفدر - جہاں تک مجھے معلوم ہے ملک قادر بخش صاحب General administration کے انچارج ہیں وہ اس کا جواب دے لیں ان کو حق حاصل ہے اور خان پیر محمد خان صاحب اگر تقریر فرمانا چاہیں تو کل فرمالیں کل Land Revenue کا انہوں نے جواب دینا ہی ہے ۔

مسٹر سپیکر - بارہ بجے تک رکھا جائے اور اگر دو معزز وزیر نہیں بولیں گے ایک ہی بولے تو بارہ پنتالیس تک پون گھنٹہ اور معزز ممبران بول لیں (قطع کلامیاں) اچھا اگر اور معزز ممبران حصہ لینا چاہیں تو پھر وقت ڈیڑھ بجے تک کر دیا جائے - آوازیں - (ہاں جی یہ ٹھیک ہے) -

and let both the Ministers speak

ملک قادر بخش - یہ ہو جائے کہ ایک بجے تک یہی وقت لے لیں اور ایک بجے سے ڈیڑھ بجے تک . . . . .

مسٹر سپیکر - جی ہاں - چاہے ایک معزز وزیر صاحب بول لیں یا ایک -

They may decide between themselves.

Mr. Speaker : So we will sit upto 1-30 p.m. Up to 12-00 noon we will take up Cut Motions and from 12-00 noon to 1-00 p.m. discussion on demands, if any Member wants to take part in it.

Allama Rehmat ullah Arshad.

علامہ رحمت اللہ ارشد - (بہاولپور ۲) - جناب والا - اس میزانیہ کی عام بحث میں اس معزز ایوان کے معزز ممبران نے جو حصہ لیا چاہے وہ معزز ممبران اس طرف سے تعلق رکھتے ہوں یا اس طرف سے ، کسی معزز ممبر نے بحیثیت مجموعی اچھی رائے نہیں دی - میرے خیال میں یہ موضوع اب کوئی متنازعہ فیہ نہیں رہا کہ اس صوبہ کی تباہی نظم‌ونسق معراج کمال پر پہنچ گئی ہے -

جناب صدر - اس کا الزام نہ تو میں وزارت پر ڈالوں گا اور نہ سول سروس کے افسروں پر اور نہ ہی تنہا معاشرہ کے احوال پر عائد کروں گا - حقیقت یہ ہے کہ یہ تینوں طبقے اس میں برابر کے شریک اور حصہ دار ہیں - اگر آپ مجھے یہ کہنے کی اجازت دیں تو میں عرض کروں گا کہ صوبہ کا نظم‌ونسق مارشل لاء کے دوران میں برباد ہو گیا تھا اور جوں جوں ہم آگے بڑھتے گئے اس بربادی کا نہ تو مداوی کیا گیا اور نہ ہی کوئی علاج سوچا گیا - میرا تجربہ ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ بہت سے افسران حقیقت پسندی سے کام لیکر نظم و نسق کی خرابیوں کو دور کرنا چاہتے ہیں - لیکن ان کو مناسب ماحول نہیں ملتا اور نہ وسائل مہیا ہوتے ہیں - کیونکہ اوپر سے نیچے تک بالادست سے زبردست حکام کا ایک عجیب چکر ہے - میں ان باتوں کو نہیں دہراؤں گا اور نہ ہی نشاندھی کروں گا جن کے متعلق میں اپنی گذارشات اس سے پہلے پیش کر چکا ہوں

میں وزارت کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں گا کہ وہ اس بات کا جائزہ لیں کہ ایڈمنسٹریشن کے موجودہ system میں کوئی خرابی ہے یا نہیں - اس طرف سے ان کی چشم پوشی کسی طرح بھی درست نہیں -

اس کے بعد میں اپنی وزارت کی توجہ بعض بوالعجبیوں کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں - تھوڑے ہی دنوں کی بات ہے سیکرٹریٹ میں مجھے ایک ڈاکٹر صاحب ملے جو ٹی بی کے سپیشلسٹ کی حیثیت سے کام کرتے رہے ہیں اور میں انہیں اس سے پہلے بخوبی جانتا تھا - میں نے دریافت کیا کہ آج کل آپ کیا کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں محکمہ صحت میں سیکشن افسر ہوں - ایک آدمی کو جسے اس کے ماں باپ نے اور خاندان اور حکومت نے بے شمار روپیہ صرف کرکے ٹی بی سپیشلسٹ بنایا ہو تاکہ وہ لوگوں کی بیماریوں کا علاج کرے اب اگر بطور سیکشن افسر لگا دیا جائے تو یہ کتنی عجیب بات ہے - اس کام کو تو ایک عام گریجوایٹ بخوبی سر انجام دے سکتا ہے اس محکمہ میں جو سیکرٹری ہیں وہ بھی ڈاکٹر - جائنٹ سیکرٹری وہ بھی ڈاکٹر - ڈپٹی سیکرٹری وہ بھی ڈاکٹر - اب سیکشن افسر ہے وہ بھی ڈاکٹر - اگر ان تمام افسران کو جمع کر دیں تو میو ہسپتال کی طرح ایک بڑا ہسپتال بنا سکتے ہیں - پھر ان کا کچھ مصرف بھی ہوگا - اس قسم کی کئی اور بوالعجبیاں ہیں - وحدت مغربی پاکستان کو ۸ برس ہو گئے ہیں اس تھوڑے عرصہ میں بہاولپور سے ۱۱ کمشنر تبدیل ہوئے ہیں - زیادہ سے زیادہ اگر کوئی کمشنر وہاں ٹھہرا ہے تو وہ ۹ مہینہ تک رہا ہے - بعض کا stay تو صرف تین چار مہینہ ہوا - شہزادہ عالمگیر صاحب صرف ۷ ماہ رہے ہیں - اب آپ ہی بتائیں باہر سے جب کوئی تبدیل ہو کر کسی ڈویژن میں آتا ہے تو نو دس ماہ میں تو صرف اس علاقہ کے مسائل ہی سمجھنے میں لگ جاتے ہیں - اور جب وہ ان مسائل سے آگاہ ہو جاتا ہے تو اس کی تبدیلی کے احکام آ جاتے ہیں - میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کردوں کہ بہاولپور سے ایک ڈی آئی جی صاحب کو صرف چھ مہینہ کے بعد تبدیل کر دیا - میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کونسا سیاسی تدبر اور انتظامی تدبر ہے - جب انہیں تبدیل کیا گیا اس وقت وہاں جھگڑا فساد تھا اور اسی وقت ان کی وہاں ضرورت تھی اب جب کہ اس کا ذکر یہاں ہوا ہے تو پیر محمد خاں صاحب نہایت سادگی کے ساتھ فرمائیں گے کہ یہ سنی شیعہ حضرات کا فساد تھا -

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - آپ pre-judge کیوں کرتے ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - میں عوام کو موردالزام نہیں ٹھہراتا میرے نزدیک تو سنی مولوی اور شیعہ ذاکر دونوں مطعون ہیں -

جیسا کہ پہلے تبدیلیوں کے متعلق میں نے ذکر کیا ہے تدبر سے محرومی کی واضع مثال اور کوئی نہیں ہو سکتی - اس صوبہ کا نظام اس طرح نہیں چل سکتا۔ ''کہ آ کے بیٹھے بھی نہ تھے کہ نکالے بھی گئے'' ابھی وہ علاقے کے مسائل بھی نہیں سمجھتے ان کو تبدیل کر دیا جاتا ہے کیا اس کی کوئی وجہ جواز ہو سکتی ہے - میں ایک مثال پیش کروں گا - ایک غریب کلرک جس کی تنخواہ ۱۴۰ روپیہ ماہوار تھی - ۱۹۵۵ میں ریٹائر ہوا - اتفاق کی بات ہے - ادھر وہ بہاولپور سے ریٹائر ہوئے ادھر ون یونٹ تشریف لے آئے - خیال تھا کہ دو ایک مہینہ میں اس کا فیصلہ ہوجائیگا آج ۹ برس کا عرصہ گذر گیا ہے اس کی پنشن کا فیصلہ نہیں ہو سکا - تار بھیجے گئے - چٹھیاں لکھی گئیں - میں نے اس بچارے کا صبر اور ایثار دیکھا ہے - اب یہ کہا گیا ہے کہ اس کے اکاؤنٹس صاف نہیں تھے - تعجب ہے بچارے ایک کلرک کے اکاؤنٹس صاف نہیں - کم از کم اسکو فیصلہ کی اطلاع تو دے دیں - کہ وہ پنشن کا مستحق ہے یا نہیں - تاکہ اگر اسے پنشن کا مستحق نہیں سمجھتے تو وہ کسی قانون دان سے مشورہ کرے کسی عدالت کے دروازہ پر دستک دے اور اپنا حق حاصل کرنے کی کوشش کرے - آپ نے اس کا حق کیوں روک رکھا ہے کیا اس لئے کہ '' ازیں سوفائدہ و ازاں سو درماندہ،،

ون یونٹ کے قیام و استحکام میں کوئی خوبی نظر نہیں آتی اس کا الزام اس وزارت پر نہیں - جب وحدت مغربی پاکستان کا قیام ہوا تو ساڑھے چار سو کے قریب کلرک لاہور سے تبدیل ہو کر بہاولپور چلے گئے اورر اتنی ہی تعداد میں وہاں سے باہر تبدیل کئے گئے - اگر وزیر صاحب ناراض نہ ہوں تو میں یہ گذارش کروں گا کہ اور ایک تجویز ان کی خدمت میں پیش کروں گا کہ کلاس دوم کے افسران کو ان کے ریجن میں ہی accommodate کرنے کی کوشش کی جائے - ملک قادر بخش صاحب نے کل میری گذارشات کے متعلق فرمایا تھا کہ یہ تعمیری اور مثبت ہیں اور ہم ان کا خیر مقدم کرتے ہیں - آج وہ یہاں تشریف فرما نہیں ہیں اس لئے میری یہ آواز ان تک پہنچادی جائے - کہ خدا کے لئے بہاولپور کی سروسز کو برباد ہونے سے بچایا جائے -

جناب صدر - میں اس معزز ایوان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اللہ کا شکر ہے کہ میرا کوئی رشتہ دار عزیز اور قرابت دار سروسز میں نہیں ہے - میں بہاولپور کی سروسز کے لئے اس لئے کہتا ہوں کہ جو اضطراب اور

پریشانی اس وقت ان ملازمین کے لواحقین اور اقرباء کو اٹھانی پڑ رہی ہے وہ اس ملک کے عام نظم‌ونسق کے لئے مناسب نہیں ہے ۔

میں ایک مثال عرض کرتا ہوں ۔ کہ بہاولپور کے آڈٹ کے ایک کلاس ون افسر جو ۱۹۵۵ء میں یہاں آئے تھے ۱۹۶۳ء تک ان کے متعلق یہ فیصلہ نہ ہو سکا کہ انکو absorb کہاں کیا جائے ۔ اور اب پندرہ دن ہوئے کہ پبلک سروس کمیشن کو لکھا گیا ۔ کہ حکومت انکو کھپانے میں ناکام ہو گئی ہے ۔ اب آپ یہ فیصلہ کریں ۔ کہ انکو کہاں کھپایا جائے ۔انتہائی نا انصافی کی بات ہے ۔ میں اس بحث میں نہیں پڑتا کہ ہماری سروسز پنجاب کی سروسز سے Superior ہے ۔ لیکن ایک بات نتیجتاً عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو رشوت ستانی ، جو دھاندلی، لاقانونیت اور بدانتظامی اس وحدت مغربی پاکستان کے قیام کے بعد بہاولپور میں ہوئی ہے ۔ اسکا عشر عشیر بھی پہلے وہاں نہیں تھا ۔ یہ سب کچھ میں نہایت ایمانداری اور ذمہ داری کے ساتھ عرض کر رہا ہوں اسکے اسباب کئی ہو سکتے ہیں چونکہ وہ ایک چھوٹا یونٹ تھا ۔ ہر آدمی ایک دوسرے کو بخوبی جانتا تھا ۔ اگر کسی ایک کی بدنامی ہوتی تھی تو وہاں کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک خبر پھیل جاتی تھی ۔ اس کی وجوہ کچھ ہوں لیکن یہ واقعہ ہے کہ بدانتظامی لاقانونیت اور دھاندلی جو اس وقت اس علاقے میں پائی جاتی ہے۔ وہ اس سے پہلے نہ تھی ۔ اب میں آپ کی وساطت سے وزراء صاحبان کی خدمت میں عرض کرونگا ۔ کہ اگر یہ بات انکو ناگوار خاطر نہ ہو تو میں سندھ کے متعلق تو نہیں کہہ سکتا کہ وہ میرا حلقہ نیابت نہیں ہے ۔ سرحد کے متعلق بھی نہیں کہہ سکتا ۔ اگرچہ وہاں کے تمام دوستوں نے یہ کہا ہے اور میں نے ایک قرارداد بھی دی ہے ۔ کہ اگر وزراء صاحبان مناسب سمجھیں تو ایک کمیشن مقرر کر دیں ۔ جسکے چیئرمین بیشک وزیر صاحب خود ہی ہوں ۔ اور اس اسمبلی کے چند اراکین کو انکا ممبر بنایا جائے ۔ اور سابق صوبوں کے حقوق کا جائزہ لیا جائے ۔اور ان حقوق کی تلافی اور مداوی کرنے کی غرض سے آئیندہ کیلئے احتیاطی تجاویز مرتب کی جائیں ۔ میرے خیال میں تو اسکا اثر صوبے کے تمام نظم‌ونسق پر بھی بہتر اور اچھا پڑیگا ۔ میں اس پلیٹ فارم سے آخری جملہ آپکی وساطت سے ان لوگوں سے کہنا چاہتا ہوں ۔ جو اس ہاؤس میں موجود نہیں ہیں ۔ میں سنی علماء اور شیعہ ذاکر حضرات سے اپیل کرتا ہوں کہ خدا کیلئے وہ اس ملک کے نظم‌ونسق پر رحم کریں ۔ اور تمام مسلمانوں کے خون کا احترام کریں ۔ الفتنہ اشد من‌القتل ۔ فتنہ

و فساد کو دبائیں - اس میں ملک کے نظم‌ونسق کی بربادی بھی ہے اور ملک کے ملی استحکام اور سالمیت کی بربادی بھی ہے -

میر عبدالباقی بلوچ - (مکران ۱) -

خوابیدہ اپنے چاہنے والوں کو دیکھکر
ممکن ہے لوٹ جائے سحر جاگتے رہو

جناب والا - مجھے افسوس ہے - کہ میں یہ شعر یہاں پڑھ رہا ہوں - کیونکہ اب مجھے محسوس ہوا ہے کہ اس شعر کے پڑھنے کا یہ Forum نہیں ہے - کیونکہ قومی مسائل پر قومی اسمبلی میں باتیں ہو سکتی ہیں - ہمیں اسی سے کوئی تعلق نہیں، یہاں تو صرف علاقائی مسائل پر باتیں ہو سکتی ہیں - چنانچہ میں اس علاقائی Forum سے آج اپنے گاؤں کی باتیں کرونگا ، اور اس طرح زیادہ بہتر ہونے کے ساتھ ساتھ میں In order بھی ہونگا -

جناب والا - میرا گاؤں پورا قلات ڈویژن ہے - اس معزز ایوان میں معزز اراکین جو اپنے اپنے علاقوں کے متعلق شکایات پیش کر رہے ہیں - انہوں نے زیادہ تر یہ باتیں کہی ہیں، کہ فلاں جگہ ڈیویلپمنٹ نہیں ہے- اور فلاں جگہ کیلئے پیسہ نہیں ملا اور فلاں جگہ کیلئے کم رقم ملی ہے میں ایسی باتیں نہیں کروں گا - کیونکہ میرے علاقہ میں ابھی تک ظلم اور جبرو استبداد کا وہ عالم ہے کہ میرا ذہن ترقیات کی طرف جا ہی نہیں سکتا- میرا سب سے بڑا مسئلہ اس وقت یہ ہے کہ وہاں کے عوام کو کم از کم میرے ان بھائیوں کے علاقائی عوام کی طرح شہری حقوق ملیں اس وقت یہ عالم ہے کہ وہاں ہم پر پانچ حکومتیں مسلط ہیں اور ہر شخص بزعم خود یہ سمجھتا ہے کہ عوام اسکی میراث ہیں اور ان پانچ حکومتوں کی وضاحت میں یہاں یوں کرونگا کہ ایک حکومت کسٹمز ، دوسری حکومت پولیس، تیسری حکومت بارڈر پولیس، چوتھی حکومت ریونیو سٹاف اور پانچویں حکومت بنیادی جمہوریتیں ہیں، وہاں پر کوئی معمولی سا معاملہ بھی ہو تو عوام کو بڑی مشکلات در پیش ہوتی ہیں، وہاں عدالتوں کا کوئی باقاعدہ نظام نہیں ہے اور عوام کو یہ بھی علم نہیں ہے کہ ہائی کورٹ کہاں ہے اور کیا ہے اور تمام قلات ڈویژن میں اسوقت بھی جتنے فیصلے ہو رہے ہیں - وہ سب *Ex-party* ہو رہے ہیں - اور پورے قلات ڈویژن میں ایک بھی practising Lawyer نہیں ہے - چنانچہ جو بھی پولیس والے اور مجسٹریٹ حکم کر دیں عوام دست بستہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور انکی خلاف ورزی نہیں کر سکتے تو ان حالات میں

اگر ان دور دراز علاقوں میں کوئی معمولی سی بات بھی ہو جائے تو کسٹمز والے کہتے ہیں کہ یہ معاملہ تو ہمارے زیر اختیار ہے اور پھر اس شخص کو اپنی طرف کھینچتے ہیں پھر پولیس والے کہتے ہیں کہ نہیں تم کون ہوتے ہو۔ یہ معاملہ تو ہمارا ہے ۔ اور اسے اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ وہ بیچارہ پھر وہاں جاتا ہے اسی طرح بارڈر پولیس والے اسے اپنی جانب کھینچتے ہیں اور جب وہ وہاں سے چھٹکارا حاصل کر لیتا ہے۔ تو تحصیل والے اسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہیں اور پھر بنیادی جمہوریت والے اسکو اپنی طرف لے آتے ہیں تو اسطرح ان پانچ محکموں میں گھرے ہوئے عوام نہیں جانتے کہ وہ کیا کریں شہری آزادی کا وہاں یہ عالم ہے۔ کہ میں نے پچھلے سیشن میں بھی یہاں تحصیل تمپ میں Firing کے متعلق اس معزز ایوان میں حقائق پیش کئے تھے تو بجائے اسکے کہ کوئی بہتری ہو اب وہاں پولیس کے ڈنڈے اور بھی تیزی سے چلنے لگے ہیں ۔پولیس نے اب اپنی بدنامی اور ناکامی کو چھپانے کیلئے وہاں کے معزز شہریوں کو پکڑ کر تنگ کرنا شروع کیا ہے ۔ تحصیل تمپ میں پولیس نے آگ برسانی شروع کی ہے اور فائرنگ کا بہانہ رکھکر وہاں جو بھی زیادہ عزت دار شخص ملے اسی کو پولیس پکڑ کر ڈنڈے مارتی ہے، ان پر پولیس کارروائی کی جاتی ہے اور پھر ان سے پانچ پانچ سو روپے رشوت لیکر انہیں چھوڑ دیتی ہے اسطرح سے یہ پولیس والوں کا ایک روزگار ہو گیا ہے ۔ کہ کوئی بہانہ مل جائے اور کسی بھی شریف آدمی کو پکڑ کر پولیس کارروائی شروع کرے اور اس کے بعد رشوت لیکر اسے چھوڑ دیں، ان مظالم سے تنگ آ کر حال ہی میں میر خان محمد ایران چلا گیا ہے یہ شخص ''تمپ،، یونین کونسل کا منتخب نمائیندہ بھی ہے اور ''تگران،، کے علاقے سے تعلق رکھتا ہے، اس نے حکومت اور ملک کی مکران میں بڑی خدمت بھی کی ہے اور جو وفادار پاکستانی ہے پولیس والوں نے اسکو بھی پکڑ کر تنگ کرنا شروع کیا ۔ تاکہ اس سے بھی کچھ پیسے بٹور لیں، دو ایک مرتبہ جب اسے بلایا گیا تو وہ انکے پاس چلا گیا ، لیکن بعد میں جب اس نے محسوس کیا کہ اب اس کی عزت خطرے میں ہے ۔ تو وہ اپنے خاندان سمیت ایران چلا گیا اور وہ اب ایران میں سیاسی پناہ مانگ رہا ہے اس کے ساتھ اسکے قبیلے کے ایک ہزار آدمی بھی ایران چلے گئے ہیں اور وہاں سیاسی پناہ ڈھونڈ رہے ہیں، اس کا انکے وزراء کے پاس کیا جواب ہے کہ گذشتہ اجلاس میں جب میں نے کہا تھا ۔ کہ زعمران بلیدہ سے سو آدمی ایران چلے گئے ہیں تو انہوں نے انکار کر دیا تھا ۔ اس معزز ایوان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا

ہوں کہ اب اس علاقے سے کل چار ہزار آدمی ایران چلے گئے ہیں اور اب بھی متواتر جارہے ہیں ، یہ اتنی دور سے بیٹھکر اپنے افسروں سے پوچھتے ہیں تو وہ انکو غلط اطلاع بھیج دیتے ہیں، کیونکہ ان افسروں کو پتہ ہے کہ یہاں سے کوئی نہیں جائیگا اور انکو کوئی نہیں پوچھے گا میں اس معزز مقام سے حکومت کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ تحقیقات کریں اگر زعمران میں پوری آبادی موجود ہو تو جو سزا چور کی وہ میری ۔ آپ کے پاس electoral roll ہیں ان لوگوں نے بنیادی جمہوریتوں کیلئے ووٹ دئے تھے ان electoral roll کے مطابق کوئی آدمی بھی پاکستان میں ڈھونڈھ دیجئے تو نہیں ملیگا، یہ حال وہاں کا اسلئے ہو گیا ہے کہ اس علاقے پر انہیں نے مالیہ لگا یا ہے ۔ میں جناب نصیر احمد صاحب سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ زعمران میں خود جائیں ہر جگہ گھومیں اور دیکھیں کہ وہ مالیہ لگانے کے قابل علاقہ ہے یا نہیں ۔

ایک آواز ۔ ایک ممبر سو رہا ہے اسکو اٹھا دیجئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ غور سے تقریر سن رہے ہیں، سو نہیں رہے ہیں ۔

میر عبدالباقی بلوچ ۔ جناب والا ۔ جو ہنگامہ انہوں نے بپا کیا ہے ۔ اس ہنگامہ میں صرف انکی ریونیو کی رقم ۶۰۰ سو روپے ہے اور اس چھ سو روپے کی وصولی کیلئے انہوں نے اب تک ساڑھے سات ہزار روپے سفر پر خرچ کئے ہیں اور اس میں سے انکو صرف ایک سو پانچ روپے وصول ہوئے ہیں اور وہ ۱۰۵ روپے ان لوگوں نے بھی نہیں دئے ۔ وہاں کے تحصیلدار، سفید پوش لوگوں کو پکڑتے ہیں اورکہتے ہیں کہ یہ رقم داخل کرو ورنہ ہم بدنام ہو جائیں گے اور اسطرح تھوڑی تھوڑی رقم داخل کرواتے ہیں۔ جناب سپیکر ۔ میں نے پچھلے سیشن میں یہ بھی گذارش کی تھی کہ ہمارے ایک پاکستانی باشندے کہدا نور محمد کو ایرانی حکام پاکستان کے علاقے سے پکڑ کر لیگئے تھے حکومت نے ہمیں یہ بتایا تھا کہ وہ اسے واپس لے آئے ہیں ۔ آج مجھے اس ایوان میں بہت افسوس کیساتھ اعلان کرنا پڑتا ہے کو کہدا نور محمد جو اس علاقہ کا ایک بڑا آدمی تھا اسے ایرانی پکڑ کر لیگئے اور اسکو اتنا پیٹا کہ وہ جان بحق ہو گیا، یہ آپ کے دوستوں کی حالت ہے ابتک اسکے متعلق کوئی نہیں پوچھتا، اسکے خاندان کو کوئی نہیں پوچھتا، اس نے پاکستان کی خاطر اپنی جان دی اور اسلئے اسنے جان دی کہ وہ ایران میں شامل نہیں ہونا چاہتا تھا اور ان کا وزراء کا حال یہ ہے کہ کہتے پھرتے ہیں کہ اس علاقے کے لوگ غدار ہیں وفادار نہیں ہیں ۔

جناب سپیکر۔ ایک اہم مسئلے کیطرف میں نے پہلے توجہ دلائی تھی کہ سرحدی علاقوں میں ایک دو بوری گندم اگر کوئی لیجائے تو اسکی کوئی ممانعت نہیں ہونی چاہیے، میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے اندرونی طور پر اسبات کو تسلیم بھی کر لیا تھا اور یہ بہت اچھی بات کی تھی لیکن سرحدی علاقوں میں جس چیز کو وہ سمگلنگ کہتے ہیں۔ اسکے متعلق میں معمولی سی مثال آپکے سامنے پیش کرتا ہوں۔ میرے پاس ایک show cause نوٹس ہے۔ تحصیل مند کے پہاڑوں میں ہمارے بلوچ رہتے ہیں۔ بھیڑ بکریاں پالتے ہیں اور بیشتر بکریوں کے بال بیچ کر بسر اوقات کرتے ہیں، ایک شخص مسمی جلال ولد گل محمد صرف ۲۰ سیر اپنی بکریوں کے بال اونٹ پر لاد کر لا رہا تھا وہ پاکستانی شہری ہے electoral roll میں اسکا نام موجود ہے اسے پکڑا گیا اور یہ show cause نوٹس دیا کہ تم ایران سے smugle کر کے ۲۰ سیر بکری کے بال پاکستان میں لائے ہو اور اسکا ایک ہزار کا اونٹ ۲۵۰ روپے میں اپریل کے مہینے میں نیلام کر دیا۔ اس شخص کا روزگار وہی اونٹ تھا، حکومت نے جسے نیلام کر دیا اور لطف کی بات تو یہ ہے کہ showcau نوٹس ۱۱ مئی کو دیا جاتا ہے جبکہ اونٹ نوٹس سے ۲۱ یوم قبل ۲۰ اپریل کو نیلام کیا جاتا ہے جو کچھ آپ اس علاقے میں کر رہے ہیں کیا یہی آپ کا انصاف ہے اور حضور والا۔ ابھی ابھی جسوقت میں وہاں سے لاہور کیطرف آنے لگا ہوں اسوقت انہوں نے ۴۷ اونٹ گرفتار کئے تھے اور ۱۶ آدمی بھی الزام یہ تھا کہ یہ لوگ کجھوریں سمگل کر رہے ہیں حالانکہ انکو پاکستان میں تحصیل دشت اور مند کے درمیان گرفتار کیا گیا اور وہ لوگ کجھوریں پاکستان کے علاقے میں لے جارہے تھے ان اونٹوں میں سے ۱۰ اونٹ میرے آنے تک مر چکے تھے۔ اس قسم کے معاملات سرحدی علاقوں میں اسلئے پیدا کئے جا رہے ہیں کہ آپ کے کارندے وہاں رشوتیں کھائیں اور لوگوں کو تنگ کریں۔ ملک و وطن کا آپکے ملازموں کو کوئی خیال نہیں۔

جناب سپیکر۔ ایک اہم بات کی طرف میں ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ قلات ڈویژن میں حکومت خود قتل کرواتی ہے۔ سردار مقرر کرنا حکومت کا کام نہیں ہے لیکن آپ نے یہ کام بھی اپنے سر لے لیا ہے اور جس سردار کو آپ چاہتے ہیں نکال دیتے ہیں اور جس سردار کو آپ چاہتے ہیں رکھتے ہیں۔

Mr. Speaker—Now the member's time is over. (Interruptions). I have to accommodate other Members too.

Mir Abdul B qi Baloch: Sir, I have got two cut motions.

Mr. Speaker: Alright, two minutes more.

میر عبدلباقی بلوچ— جناب والا—انہیں نے ایک سردار کے لئے ووٹ کرائے اسکو صرف ۶ یا ۷ ووٹ ملے پوری قوم کے ووٹ نہیں ملے اسکے باوجود انہوں نے حکم دیا کہ یہ سردار ہوگا چنانچہ اسکی مرضی کے خلاف بزور بازو اسے سردار کی پگڑی پہنا دی گئی اور بارہ دن کے بعد وہ سردار قتل ہو گیا۔ اسکی ذمہ داری یہ حکومت اب سردار عطا اللہ مینگل پر ڈال رہی ہے لیکن یہ قتل حکومت نے خود کروایا ہے اور اس کے لئے پھانسی حکومت کے ان افسران کو ملنی چاہئے جنہوں نے یہ سب کچھ کیا ہے۔

Mr. Speaker—The matter is subjudice. The member cannot talk about it. He should withdraw these words.

Mir Abdul Baqi Baluch—Sir, I withdraw.

Minister of Revenue—He should also be sorry for that.

Mir Abdul Baqi Baluch—Why should I be sorry? You should be ashamed of the incidents that are happening there. (Interruptions).

Mr. Speaker—No cross talk.

میر عبدالباقی بلوچ—یہ آپ کہہ رہے ہیں ہاں ہاں وہ کیفر کردار کو ضرور پہنچیں گے مگر غدار ہم نہیں ہیں، غدار وہ ہیں جو پختونستان بناتے پھرتے ہیں، آپ اپنے علاقے کو کیوں نہیں کہتے۔ آپ اپنے پختونستانیوں کو کیوں نہیں کہتے جو پاکستان کی جڑیں کاٹ رہے ہیں (قطع کلامیاں) غدار وہ ہیں جنکو آپ پیسے دیکر غداریاں کرواتے ہیں۔ ہم بلوچ غدار نہیں۔

دیوان سید غلام عباس بخاری (ملتان - ۷) —جناب والا—بجٹ کے متعلق مجھے یہ بنیادی چیز عرض کرنی ہے، مجھے یہ معلوم نہیں کہ بجٹ کن بنیادی اصولوں پر بنایا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بجٹ کے لئے جو سب سے بنیادی چیز ہے تو وہ یہ ہے کہ رقبہ اور اس علاقے کے انسانوں کی آبادی ہے، اگر ہم ان اصولوں کو مد نظر رکھکر بجٹ بنائیں گے تو میرا خیال ہے کہ ہم جو ہمیشہ اعتراض کرتے ہیں کہ فلاں علاقہ پسماندہ ہے اور اسکو مناسب حد تک نہیں دیا گیا، اس سے ہماری گورنمنٹ اور سیکرٹری صاحبان محفوظ ہو سکتے ہیں، جناب والا—ہمارے فائننس منسٹر صاحب نے یہ واضح کیا ہے کہ ہمارے جو پسماندہ علاقے ہیں انہیں کسی کو آمدنی سے ۳۔گنا زیادہ اور کسی کو دگنا زیادہ اور کسی کو ۱۰ گنا زیادہ اخراجات دئے گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں جتنے معزز ممبران موجود ہیں۔ پنجاب کے علاوہ زیادہ جو شکایات پیش ہوئی ہیں وہ پسماندہ علاقوں کی طرف

سے ہوئی ہیں یا فرنٹیئر بلوچستان اور سندھ کی طرفسے ہوئی ہیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ پسماندہ علاقوں کو مد نظر رکھکر بغیر کسی خاص اصول کے اگر بجٹ تیار کیا جاتا رہا تو یہ گلہ ہمیشہ جاری رہیگا اور گورنمنٹ اور سیکرٹری صاحبان بھی کبھی اس گلہ سے محفوظ نہ رہ سکیں گے۔ میں یہ تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ سارے بڑے بڑے پروجیکٹ جنکا تعلق پورے صوبے سےا نکے فنڈز کو علیحدہ کرنے کے بعد ہمیں اپنے رقبہ جات اور آبادی کے لحاظ سے فنڈز allocate کئے جائیں۔

جناب والا—جہاں انسان بستے ہوں وہاں پر انکی تعلیمی، طبی و دیگر ضروریات کی طرف حکومت کو توجہ دینی چاہیئے۔ جہاں انسان زیادہ بستے ہوں تو یقیناً انکی تعلیمی ضروریات، انکی طبی ضروریات اور دیگر ضروریات زیادہ ہونگی اور اسکے علاوہ دوسرے درجہ پر areas آتے ہیں، جو areas زیادہ لمبے چوڑے ہیں انکے لئے ہمیں زیادہ فنڈز allocate کرنے ہونگے، تو میں یہ تجویز کروں گا کہ بڑے projects کو چھوڑ کر انکے فنڈز کو علیحدہ کرکے باقی رقم جو نصف رہ جائے گی وہ آبادی کے لحاظ سے دی جائے۔ آپ سن کر حیران ہونگے کہ ملتان ڈویژن جیسا علاقہ جوکہ میں سمجھتا ہوں کہ مغربی پاکستان میں سب سے زیادہ آباد علاقہ ہے وہ کسی طرح بھی ریونیو میں کسی ڈویژن سے پیچھے نہیں، صرف شاہ راہیں چھوڑ کر پختہ سڑک کے لئے ۱۰ میل کا فنڈ دیا گیا۔ جناب والا—میں سمجھتا ہوں کہ اگر اسی طرح فنڈز کا allocation رہا اور پوری ڈویژن میں اسی طرح کام کی رفتار رہی تو وہاں کی ترقی اور اہم سڑکوں کا مسئلہ تو یہ ۱۰۰ سال میں بھی پختہ نہیں ہوسکتیں۔ خاص کر دریائے ستلج کے ساتھ ساتھ علاقہ شجاع آباد، جلال پور، لودھراں، لڈن، میلسی اور دینا پور یہ علاقے باوجودیکہ کہ یہ ملتان جیسے آباد اور ترقی یافتہ ضلع کا حصہ ہیں مگر ستلج کے ساتھ ساتھ یہ علاقہ بھی پسماندہ ہے۔ یہاں پر کوئی پختہ سڑک موجود نہیں کوئی بجلی کی لائین موجود نہیں۔ یہاں پر تعلیمی اور طبی سہولتیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ تو انکے لئے میں اپیل کروں گا کہ حکومت ایسی پالیسی بنائے کہ ترقی یافتہ علاقوں میں جو پسماندہ علاقے ہیں انکو نظر انداز نہ کیا جائے۔ جناب والا—جس رفتار سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ آمد و رفت کے لئے پختہ سڑکوں کا ہونا ایک بہت ضروری مسئلہ ہے اور انکے بغیر ہماری معاشرت ترقی نہیں کر سکتی مگر جس رفتار سے سڑکیں پختہ کی جا رہی ہیں وہ سست ہے۔ ضلعوں کی اہم سڑکیں جو تحصیل ہیڈ کوارٹر یا تھانہ ہیڈ کوارٹر کو

ملاتی ھیں اگر اس رفتار سے funds allocated کئے جائیں تو سو سال میں بھی ھمارے تھانے تحصیل ھیڈ کوارٹر سے یا ضلع سے نہیں ملائے جا سکتے اس کے لئے میں ایک تجویز پیش کرتا ھوں جس کی بنا پر میں متوقع ھوں کہ ۱۰ یا ۱۲ سال کے اندر تھانہ ھیڈ کوارٹر ضلع ھیڈ کوارٹر سے ملا سکیں گے ، وہ یہ ھے کہ ھمارے صوبہ کے فنڈز غیر مکتفی ھیں اس لئے میں تجویز کروں گا کہ ھر ضلع کی ڈسٹرکٹ کونسل سے سفارشات لی جائیں کہ جو ھمارے ضلع کی اھم سڑکیں ھیں اور جنکی بنا پر ھر تھانہ تحصیل کو ھیڈکوارٹر سے ملایا جا سکے انکے لیے estimate تیار کرنا ھے ، پھر دیکھیں کہ کیا بنتا ھے ۔ مثال کے طور پر لاھور کا دو کروڑ کا estimate بنتا ھے تو گورنمنٹ معہ سود ضلع لاھور کو قرضہ دیتی ھے اور ضلع لاھور کی ھر تحصیل یا تھانے جہاں کہ چونگی محرر موجود ھوتا ھے وہ Toll Tax کے ذریعہ یہ رقم وصول کرے ، جب تک لاھور یہ دو کروڑ کی رقم واپس نہ کرے اسوقت تک یہ Toll Tax وصول کیا جائے تو یہ رقم آھستہ آھستہ بسوں اور ٹرکوں اور دوسرے آمدورفت والی گاڑیوں سے وصول ھو کر ادا ھو جائیگی ۔ اگر یہ سکیم عمل میں لائی جائے تو مجھے یقین ھے کہ اھم سڑکیں کچی نہیں رھیں گی ۔

اب جناب والا ۔ میں اوقاف کے متعلق تھوڑا سا عرض کرنا چاھتا ھوں صدر محترم نے جب یہ آرڈر دیا تھا کہ اوقاف لے لئے جائیں تو انکی منشا یہ تھی کہ اوقاف کی مقدس آمدنی غلط جگہ پر صرف نہ ھو بلکہ اسلامی اور روحانی کاموں پر خرچ ھوں اور متولی صاحبان جو کہ بزرگوں کی اولاد میں سے ھیں اور بعض دوسرے خاندان وہ اپنے پر خرچ نہ کر سکیں ۔ جناب والا ۔ یہ تھا مقصد ھمارے صدر محترم کا ۔ مگر مجھے آج شرم سے کہنا پڑتا ھے کہ سوائے حضرت داتا دربار کے کہ جو لاھور میں ھے اور جس دربار پر ھمارے لیڈر اور ھمارے اوقاف ڈیپارٹمنٹ کے افسران باھر سے آنیوالے مہمانوں کو لے جاتے ھیں اس کے علاوہ آپ جس دربار میں چلے جائیں تو یہ پائیں گے کہ جہاں ۲۰۰ یا ۳۰۰ سو اشخاص درس لیتے تھے وہ آج نہیں لے رھے ۔ جس جگہ وضو کا انتظام اعلےٰ سے اعلےٰ تھا وھاں نہ صفیں ھونگی ، نہ ٹوٹیاں ھونگی نہ مصلے نظر آئیں گے ، مہمان خانوں کی یہ حالت ھے کہ کوئی مرمت نہیں ھوتی کوئی عرس نہیں ھوتا ، مقامی اوقاف کمیٹی رپورٹ کرتی ھے اپنے زونل افسران کو اور زونل افسران کرتے ھیں ، ڈپٹی سیکرٹری اوقاف کو اور ڈپٹی سیکرٹری چیف ایڈمینسٹریٹر اوقاف کو کرتا ھے اور جب منظوری

مقامی اوقاف کمیٹی تک پہنچتی ہے تو عرس کا وقت گزر چکا ہوتا ہے اور وہ رقم Refund کر دی جاتی ہے یا اسکا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ تو اس کے لئے میں عرض کروں گا کہ میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں جو درباروں کے خادم ہیں اور متولی ہیں۔ ہمارا مقصد یہ نہیں کہ دربار ہمیں واپس کر دیں اور صدر مملکت کا بھی یہ مقصد نہ تھا مگر اسکا یہ مطلب بھی نہیں کہ درباروں کے اندر کتے پھریں اور مسجدوں کی حالت ابتر ہو جائے اس کے لئے میری تجویز یہ ہے کہ مقامی اوقاف کمیٹی ایسی بنائی جائے جو با اختیار ہو اگر یہ مناسب سمجھا جائے تو سابق سجادہ نشین یا متولی اس کام میں کارآمد ہو سکتے ہیں تو اسکو چیئرمین یا ممبر رکھا جائے اور مقامی اوقاف کمیٹی کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ آمدنی لیکر موقعہ کے مطابق خرچ کر سکیں۔

اب جناب والا—میں ایک ایسی چیز پیش کرنے لگا ہوں کہ جسکی وجہ سے ہماری پوری قوم کی آنکھیں جھک جاتی ہیں۔ جناب والا—ہم ایک طرف تو چوروں اور ڈاکوؤں کے خلاف اور جیب کتروں کے خلاف کارروائیاں کرتے ہیں، قانونی کارروائی کرتے ہیں انکو جیلوں میں بھیجتے ہیں اور دوسری طرف ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ ایسے بچے جنکی تربیت صحیح نہیں ہو رہی اور وہ گندی گلیوں میں پرورش پا رہے ہیں، وہ بری صحبت میں پڑ کر اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں وہ ایک دن لازمی طور پر چور اچکے اور ڈاکو بنیں گے، انکی طرف ہم کوئی توجہ نہیں دے رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ انکے والدین یہ سب کچھ کر رہے ہیں یہ سپیکر صاحب آپ خود اور ہم سب ذمہ دار ہیں، اگر ان بچوں کو ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ بری صحبت میں پڑ کر غلط تربیت حاصل کر رہے ہیں اور ہم نے انکو نظر انداز کیا ہوا ہے تو ہم اس چیز کے حق دار نہیں ہیں کہ ہم ان کرسیوں پر بیٹھے ہوئے یہ سمجھیں کہ ہم اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

جناب والا—آپ کو سن کر حیرانگی ہوگی کہ تقریباً ۵ ہزار بچے اس ملک میں ایسے ہیں جن کو ہر سال dis figure کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے کر دیا جاتا ہے کہ ان سے گداگری کرائی جائے۔ جب میں یہ عرض کرتا ہوں تو شرم کی وجہ سے میری آنکھیں جھک جاتی ہیں کہ اسی ملک میں اور اسی صوبہ میں ہزاروں بچے ہجڑے بنا دیئے جاتے ہیں تاکہ ان سے گداگری کرائی جا سکے۔ اور ان کو disfigure کیا جاتا ہے۔

جناب والا—اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں سے یا پولیس میں سے گروپ بنایا جائے جو ان بچوں پر سوالات کرے کہ ان کو کہاں سے لایا گیا تھا ان کو کہاں سے اٹھایا گیا تھا ؛ ان پر کیا کیا ظلم ہوئے ہیں اور کس طرح ان کے اعضا توڑے گئے ہیں ۔ ان پر سوالات کرکے یہ پوچھیں اور جو یہ ظلم کرتے ہیں ان کو پکڑا جائے اور ان کو سزائے موت دی جائے ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔۔صاحب سپیکر—انتظامیہ کی خامیوں کے مختلف پہلوؤں کو ایوان کے دونوں حصوں سے بڑی وضاحت سے اجاگر کیا گیا ہے اور ان خامیوں کی کئی وجوہات بیان کی گئی ہیں اور کئی دوستوں نے ان خامیوں کو رفع کرنے کے لئے مختلف تجاویز بھی اس معزز ایوان کے سامنے پیش کی ہیں ۔ میری رائے میں بھی ان خرابیوں کی چند در چند وجوہات میں اگر ایک اور وجہ کا اضافہ کیا جائے تو وہ غیر مناسب نہ ہوگا ۔ میرا اشارہ ہمارے سیکرٹریٹ میں سیکشن آفیسر سکیم کی طرف ہے ۔ اس صوبہ کا یہ سیکرٹریٹ اس سکیم کے نفاذ سے قبل اپنی شاندار روایات کے لئے مشہور تھا ۔ لیکن خبر نہیں کس بزرگ کے ذہن میں یہ سودا سمایا اور ایک دماغی لہر اٹھی اور انہوں نے اس نہایت ہی efficient سیکرٹریٹ کو از سر نو تنظیم کرنے کی ٹھان لی ۔ حالت جناب والا—یہ ہے کہ سیکشن آفیسر کو سابقہ سپرنٹنڈنٹ کی جگہ پر تعینات کیا گیا ہے ۔ سپرنٹنڈنٹ کی آسامی کو اڑا دیا گیا ہے اور سیکشن آفیسر کو مزید اختیارات دے کر ان سے وہی کام لیا جا رہا ہے ۔ لیکن اس سکیم میں بنیادی غلطی اور خامی جو میرے نقطہ نظر سے ہے وہ یہ ہے کہ سپرنٹنڈنٹ ایک شعبہ میں ایک کلرک سے ترقی کرتے کرتے پچیس تیس سال کی ملازمت کے بعد اس آسامی پر پہنچتا تھا اور اس شعبہ کی جملہ سابقہ پالیسی اور فیصلہ جات اس کے ذہن میں ہوتے تھے اسے معلوم ہوتا تھا کہ فلاں وقت اس محکمہ کی پالیسی کیا رہی ۔ لیکن آج کیا ہے ؟ آج جو افسر ضلع میں ناکام ثابت ہوتا ہے اپنی نااہلی کی بنا پر ، رشوت کی بنا پر یا کسی اور خامی کی وجہ سے یا ویسے ہی اعلیٰ افسران اس کی جانب سے بدظن ہو جاویں یا اس پر عتاب نازل ہوا تو اس کو ضلع سے نکال کر سیکرٹریٹ میں سیکشن آفیسر لگا دیا جاتا ہے ، اگر وہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں متعین کیا گیا ہے تو معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے متعلقہ قوانین کیا ہیں Procdure کیا ہے وہ تو ساری عمر ایک مجسٹریٹ کی حیثیت سے شہادتیں اور گواہیاں لکھتا رہا ہے اسے کیا معلوم کہ یہ کیا کام ہے ۔ وہ اپنے آپ کو ایک قسم کی

quarantine میں سمجھتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ یہ بلا اس پر نازل ہوئی ہے۔ سال دو سال کے بعد کہیں افسران بالا خوش ہوں اس کو یہاں سے نکالیں اسی صورت میں سیکرٹریٹ کے اہم کام کی طرف اس کی کب تک اور کہاں تک توجہ ہو سکتی ہے اور وہ سمجھتا ہے میں سزا بھگتنے کے لئے آیا ہوں۔ سزا بھگتوں گا اور باہر چلا جاؤں گا۔

جناب والا—میری رائے میں اگر افسران بالا جو کہ اپنے آپ کو expert سمجھتے ہیں اور ہم بھی انہیں expert کہتے ہیں وہ اصرار کرتے ہیں کہ سیکشن آفیسر سکیم نافذ رہے تو میں یہ درخواست کروں گا کہ سیکشن آفیسر کیڈر ایک علیحدہ مقرر کیا جائے جو پبلک سروس کمیشن سے competition کے ذریعہ recruit کیا جائے اور ان کو باقاعدہ ڈپٹی سیکرٹری یا اس سے بڑے عہدے تک ترقی دی جائے اور معقول مشاہرہ دیا جائے۔ تاکہ ہمارے سیکرٹریٹ میں ایسے نوجوان آئیں جنہیں معلوم ہو کہ انہیں حسن کارکردگی کا صلہ ملے گا۔ اگر وہ کام اچھا نہیں کریں گے تو انکی ترقی مسدود ہو جائے گی۔ آجکل کیا ہو رہا ہے۔ سیالکوٹ سے فرض کیجئے ایک مجسٹریٹ کو اٹھا کر اس کو یہاں سیکرٹریٹ میں ڈال دیا جاوے۔ چھ مہینے کے بعد وہ واپس چلا جاتا ہے نہ اسے یہاں کا کام آتا ہے اور نہ وہ کام سیکھنے کی کوشش کرتا ہے ضلع میں تو وہ پہلے ہی نا اہل ثابت ہو چکا تھا۔ میں یہ پھر گذارش کروں گا کہ ایک علیحدہ کیڈر بنایا جائے۔ جسے سیکشن آفیسر کیڈر کہا جائے اور اس میں ترقی کے مواقع بہم پہنچائے جائیں تاکہ اچھے نوجوان اس صوبہ کے اس کیڈر میں competition کے ذریعے داخل ہوں۔ اور سیکرٹریٹ کے کام کو اچھی طرح سے سنبھال سکیں۔ اسی موضوع کے ساتھ ساتھ جناب والا—میں آپکی توجہ ایک اور خرابی کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے ہمارا سیکرٹریٹ تباہ ہو رہا ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہاں ہر سال بلکہ ہر چھ مہینے کے بعد از سر نو تنظیم ہوتی رہتی ہے۔ پہلے organization ہوتی ہے پھر re-organization ہوتی ہے پھر re-organization ہوتی ہے۔ جسکو میں یہ کہوں گا کہ dis-organization ہوتی ہے۔ حال ہی میں ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی re-organization ہوئی ہے۔ بیسیوں لوگ مارے مارے پھر رہے ہیں۔ ان سے پوچھئیے کہ آپ کو کیا ہوا وہ کہتے ہیں کہ ہم ملتان کے رہنے والے ہیں لاہور پھینک دیا گیا ہے۔ معمولی کارک وغیرہ کہتے ہیں کہ ہم لاہور کے رہنے والے ہیں ہمیں بہاول پور پھینک دیا گیا ہے اور کوئی کہتا ہے کہ ہم سندھ کے رہنے والے ہیں ہمیں پنجاب

میں پھینک دیا گیا ہے ۔ خدارا معمولی ملازم جو کم تنخواہ پاتے ہیں جنہیں اپنے اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنا مشکل ہے ان کو اپنے علاقے سے باہر نکال کر ان پر آپ مزید خرچہ ڈال دیتے ہیں ۔ مکان کے کرایہ کے علاوہ دوسرے شہر میں جا کر اخراجات میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے ۔ یہ سب نتیجہ ہے re-organization کا جسے میں نے ابھی ابھی dis-organization کہا ہے ۔ کیا اس کو اس طریقے پر نہیں کیا جا سکتا ہے کہ چھوٹے درجے کے ملازم مثال کے طور پر اسسٹنٹ ، ہیڈ کلرک ڈرافٹس مین ۔ ہیڈ ڈرافسٹمین اور اسی قسم کے دوسرے لوگوں سے پہلے پوچھ لیا جائے کہ وہ کون سے سرکل میں جانا چاہتے ہیں انہیں اسی سرکل میں accommodate کیا جائے ۔ ان کی option لی جائے ۔ اور بغیر ان کو پوچھے اس طرح در بدر نہ کیا جائے ۔ ایک انسان جو ذہنی طور پر اذیت میں مبتلا ہو اور اس قسم کے حالات کی وجہ سے پریشان ہو رہا ہو وہ آپ کا کیا کام کرے گا مزدور کو اگر آپ خوش رکھیں گے تو آپ کا کام بہتر طریقے سے کرے گا ۔ اگر وہ آپکی پیدا کردہ مصیبتوں میں مبتلا ہوگا اور آج یہاں اور کل وہاں اسکی تعیناتی ہوگی تو وہ آپ کا کام کس حد تک بہتر صورت میں کر سکتا ہے ۔

جناب والا—اس کے بعد میں ایک امر کی طرف آپ کی توجہ دلاؤں گا یہاں اس سال بجٹ میں دو لاکھ چوراسی ہزار پانچسوساٹھ روپیہ قومی رضاکار آرگنائزیشن کیلئے مختص کیا گیا ہے ۔ اس محکمہ کی تاریخ کچھ اس قسم کی ہے کہ مرحوم لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان کے وقت یہ آرگنائزیشن وجود میں لائی گئی تھی ۔ اس کی غرض و غایت یہ تھی کہ بارڈر کے علاقے میں نوجوانوں کو فوجی تربیت دی جائے تاکہ انہیں ہنگامی حالات میں قوم و ملک کی خدمت کیلئے تیار کیا جا سکے ۔ اس سکیم کے تحت اس زمانے میں اور اس کے مابعد زمانے میں عمل ہوتا رہا ۔ مختلف شہروں میں کیمپ لگائے گئے، جہاں فوجی انسٹرکٹروں کے تحت تربیت دی جاتی رہی ۔ میں بھی ان میں شریک ہوا ۔ ہمیں رائفل ۔ اور پستول چلانے سے لیکر Bren gun تک چلانے کی تربیت دی گئی ۔ کوئی شک نہیں یہ ایک مفید سکیم تھی اور اگر یہ جاری رہتی تو یقین کیجئے اس کے خرچ پر مجھے ہی کیا کسی کو بھی کوئی اعتراض نہ ہوتا ۔ لیکن ایسا نہیں ہے ہم اپنے وزراء صاحبان سے یہ پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ یہ قومی رضاکار سکیم کن اضلاع یا کس ضلع میں چلائی جا رہی ہے ، اس کا عملہ کس ضلع میں کام کر رہا ہے ۔ کیا اس محکمہ کی کوئی آرگنائزیشن کسی ضلع میں بھی باقی ہے ؟ اس کا جواب

میں ہی خود دیتا ہوں ۔ اس قسم کی کوئی آرگنائزیشن اب کہیں بھی موجود نہیں ہے ۔

وزیر قانون (ملک قادر بخش) ۔ لاہور میں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں جانتا ہوں ۔ اس بارے میں بھی ابھی بتلاتا ہوں اگر اس خرچہ کو اس بجٹ میں رکھنا اور اسے اسمبلی سے منظور کرانا ہے تو جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ یہ ایک مفید سکیم ہے اس سے نوجوانوں میں فوجی تربیت اور بیداری پیدا ہوتی ہے اور ہم بھی کسی زمانے میں اس سے گوریلا جنگ کے کرتب سیکھتے رہے ہیں لیکن افسوس آج وہ کام نہیں ہو رہا ہے ۔ میرے محترم دوست نے کہا ہے کہ لاہور میں یہ آرگنائزیشن موجود ہے ۔ ہاں لاہور میں اس نے ایک بھٹہ خشت کھولا ہوا ہے اور وہاں سے افسروں کیلئے اینٹیں فراہم کی جاتی ہیں ۔ انسٹرکٹر جو پہلے فوجی تربیت کیلئے مقرر ہوتے تھے اب وہ اینٹیں سپلائی کر رہے ہیں ۔ ایک پٹرول پمپ بھی کھولا ہوا ہے اور یہ محکمہ تیسرا کام یہ کرتا ہے ایک کینٹین جاری ہے اور اس کو باقاعدہ امپورٹ لائسنس ملا ہوا ہے اور جو کپڑا بغیر لائسنس کے آتا ہے اور ضبط کر لیا جاتا ہے وہ اس کینٹین کو دے دیا جاتا ہے نوجوانوں سے بجائے، سپہ گری کے افسروں کے ذاتی کام لئے جا رہے ہیں ۔ میری تقریر کا وقت ختم ہو رہا ہے ۔ کل محترم عبدالوحید خاں صاحب نے حوالہ دیا تھا کہ کسی زمانہ میں ایک کارٹون کسی اخبار میں شائع ہوا تھا اور وہ اخبار ضبط کر لیا گیا تھا ۔ میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ قاضی صاحب جو ایک کارٹونسٹ ہیں اور جن کی نسبت پہلے بھی میں نے اس ایوان میں تحریک التوا پیش کی تھی، انہیں کس جرم میں گرفتار کیا گیا تھا ۔ جناب میاں خاں نائب صدر میونسپل کمیٹی سرگودھا کا لائسنس کس جرم میں ضبط کر لیا گیا ہے ۔ اسی طرح جناب عبدالسلام ترین جو پشین کے رہنے والے ہیں انہیں کس جرم میں ''ایف۔سی۔آر،، کے تحت جرگہ کے حوالے کیا گیا ہے ؟ میں کتنی مثالیں موجودہ حکومت کی سیاسی بنا پر منتقمانہ کارروائیوں کی پیش کروں، بہتر ہے کہ اس دفتر کو ہم سے نہ کھلوائیں کیوں کہ داستان بہت طویل ہے ۔

سپیکر ۔ وقت ہو گیا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ایک منٹ ۔ ایک اور بات بھی محترم دوست نے ارشاد فرمائی تھی جس میں ایک دعوت کا انہوں نے حوالہ دیا تھا جس میں ۶۴ قسم کے کھانے پکے تھے ۔ میں اس دعوت میں شریک نہیں تھا۔

مگر میرے دوست عبدالوحید خاں ان حکمرانوں کے حاشیہ نشینوں میں سے تھے اس لئے وہ اس میں ضرور ہونگے - اب وہ اسی شخص کی نسبت زبان طعن تشنیع دراز فرما رہے ہیں، جس کے در دولت پر جبیں سرائی کرتے کرتے ان کی پیشانی پر داغ پڑ گئے ہوئے ہیں میں نے آپ کا وہ زمانہ دیکھا ہے جب آپ ان سے فائدہ اٹھاتے تھے آج موجودہ حکمرانوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں - آپ چڑھتے سورج کی پوجا کیا کرتے ہیں -

وزیر ریلوے - آپ بھی تو ہوتے تھے ؟ -

خواجہ محمد صفدر - آپ ہی ہوا کرتے تھے جناب -

Minister for Railways: On a point of personal explanation. On this particular point, I did not say that he was there or I was there. I only said that the man who had organised it was invited to the dinner in which 64 courses of meals were served. I was not present there and I have nothing to do with the man who invited him.

خواجہ محمد صفدر - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جن لوگوں کے خلاف آج زبان طعن دراز ہوتی ہے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے یہی وحید صاحب ان کے حاشیہ برداروں میں ہوتے تھے -

وزیر ریلوے - ہم اصول کے ساتھ ہیں -

خواجہ محمد صفدر - بالکل غلط - آپ اصولوں کے ساتھ نہیں حکومت کے ساتھ ہیں اچھا جناب—اب میں ختم کرتا ہوں -

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر ایوان سے تشریف لے گئے اور مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر مسٹر محمد اسحق خاں کنڈی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے) -

امیر حبیب اللہ خان سعدی (لائل پور- ۷) - جناب صدر— میری یہ تحریک عام نظم‌ونسق کے سلسلے میں رشوت ستانی اور نااہلیت اور عام پالیسیوں کو زیر بحث لانے کیلئے ہے - رشوت ستانی کے متعلق اس معزز ایوان کے دونوں جانب سے اس قدر تجاویز آ چکی‌ہیں کہ اس کو سمجھ لینا چاہئے کہ یہ ملک میں ایک متوازی نظم قائم ہو چکا ہے بہر حال

''ذکر جب چھڑ گیا قیامت کا

بات پہنچی تیری جوانی تک،،

اب جناب یہ اس قدر جاری و ساری ہو چکی ہے اس کے تذکرہ کے بغیر نظم ونسق پر بات شروع نہیں کی جا سکتی ، اس صورت حال کو محکموں کے سربراہ بخوبی جانتے ہیں لیکن یہاں سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ عموماً جب چھوٹے ملازمین کو پکڑا جاتا ہے تو کسی نہ کسی طرح سے محکموں کے سربراہ

ان کے پشت پناہ ثابت ہوتے ہیں اور وہ کاغذی کارروائیوں اور بعض اوقات انتہائی ڈھٹائی کے ذریعہ اپنے محکموں کو بری الذمہ قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں ۔ گذشتہ اجلاس کے دوران میرے ضلع کے ڈی۔ سی نے انٹی کورپشن کمیٹی بنانے کیلئے لوگوں سے تجاویز مانگی تو میں نے یہ کہا تھا کہ رشوت ستانی اس لئے نہیں رکتی کہ محکموں کے سربراہ اس کو روکنا نہیں چاہتے اور میں نے ان کو واضح طور پر مثالیں دی تھیں ۔ یہاں تک کہ شکایات کو پہلے مرحلہ پر ہی ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا گیا ۔ اور بغیر تحقیق کے یہ کہہ دیا گیا کہ یہ شکایات تو ذاتی دشمنی کی وجہ سے تھیں ۔ وہ اپنے جھوٹے وقار کا بھی خیال نہیں کرتے ۔ ان کو یہ سمجھنا چاہئے کہ وقار کے لئے کسی دیانت دار اور اہل آدمی کی حوصلہ افزائی کی جائے ۔ جن کو مستحق سمجھتے ہیں اور جو نااہل اور بد دیانت ہیں ان کو چن چن کر نکالا جائے ۔ اس کے بغیر محکمہ کا وقار کسی صورت میں بھی قائم نہیں رہ سکتا ۔ زیر بحث محکمہ صوبائی مرکز سے لیکر اصلاحی مرکز تک اس وہم میں مبتلا ہے کہ اگر کوئی شخص اس محکمہ میں سے پکڑا گیا تو یہ محکمہ بدنام ہو جائے گا ۔ اس جھوٹے وقار کی کئی مثالیں موجود ہیں ۔

کسی ماتحت کے پکڑے جانے کے بعد جب اس محکمہ کا سربراہ اس شخص کی پشت پناہی کرے تو حقیقتاً وہ اس میں شریک ہوتا ہے اور ان اغراض کے تحت اسکو بری‌الذمہ قرار دینے کی کوشش کرتا ہے ۔ رشوت کے متعلق میں زیادہ کچھ نہیں کہوں گا سوائے اس کے کہ نظم‌ونسق کی عام خرابیوں کے باعث اس میں بڑا نقص یہ ہے کہ مسائل کو سمجھنے کی بالکل کوشش نہیں کی جاتی ۔ عام طور پر سرخ فیتہ کی سی ذہنیت کے تحت دفتروں میں ہی کام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ کسی علاقہ میں جاکر اور وہاں کے حالات معلوم کرکے مسائل کو حل کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی ۔ مثال کے طور پر میں اپنے سب ڈویژن کی حالت بیان کروں گا' ہمارے سب ڈویژن ٹوبہ ٹیک سنگھ (لائل‌پور) میں عام طور پر کوئی ترقی نہیں ہوئی ، اگر غور سے دیکھا جائے تو وہاں کی حالت جوں کی توں ہے ترقی کرنا تو درکنار کوئی توجہ بھی نہیں دی جاتی ۔

''صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا،،

اکثر مسائل جوں کے توں پڑے ہیں ۔

ہمارے سب ڈویژن کا رقبہ سابقہ مغربی پنجاب کے اکثر اضلاع کے برابر ہے اور مغربی پاکستان کے بھی بعض اضلاع کے برابر ہے ۔ ضلع کے مرکز سے

اس قدر دور ہے کہ ہر معاملہ کے لئے لوگوں کو انتظار اور اخراجات کے مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور وہ بچارے ان مصائب کے درمیان ہی دم توڑ دیتے ہیں اس طرح ایک بد دلی سی ان کے دل میں پرورش پاتی ہے ۔ انتظامی امور کے لئے عوام کو ضلع کے مرکز تک پہنچنے کے لئے اور اپنی داد رسی کے لئے سو سو میل کا سفر اختیار کرنا پڑتا ہے اور جو اخراجات وہ برداشت کرتے ہیں وہ ان کے علاوہ ہیں، چنانچہ وہ سب ان حالات سے متاثر ہوتے ہیں ۔ فوجداری یا دیوانی مقدمات کے لئے ، تعلیمی مسائل کے لئے ، علاج معالجہ کے لئے ۔ جرائم کے انسداد کے لئے پولیس کے دیہات میں مظالم کے خلاف شکایات کے لئے ان کو ضلع کے مرکز میں جانا پڑتا ہے ۔ ہمارے سب ڈویژن میں پولیس کے مظالم بے حد ہیں پیشہ ور گواہ اور دلال وغیرہ نے ایک اودھم مچا رکھا ہے ، با اثر زمینداروں کے دباؤ کی وجہ سے ہمارا علاقہ عوام کے لئے ایک قسم کا جہنم زار بن چکا ہے ، میں نے جو فاصلہ کی دوری کا ذکر کیا ہے اس کی وجہ سے بے شمار مسائل جوں کے توں پڑے رہتے ہیں۔ زبوں حالی اور نظم و نسق کی بے راہروی کے لئے یہ سب ڈویژن بڑی اچھی مثال ہے ۔ یہاں جرائم کے انسداد کی بجائے ان میں اضافہ ہو رہا ہے اس کا علاج صرف یہ ہے کہ اس سب ڈویژن کو ضلع کی حیثیت دی جائے ۔ تاکہ اس وسیع وعریض علاقہ میں عوام اپنے مسائل کو بآسانی حل کر سکیں ، نظم ونسق میں جہاں تک عام منصوبہ بندی کا تعلق ہے ہماری وزارت کو معلوم ہے کہ ہمارا علاقہ نیشکر کے لئے مخصوص حیثیت رکھتا ہے ۔ لیکن اگر ایسی منصوبہ بندی میں کسی شوگر مل کے قیام کا ذکر نہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس منصوبہ بندی میں بڑی خامی ہے ، میں اپنے محترم وزیر الحاج پیر محمد خان کی توجہ ان کے محکمہ کے ایک شاہکار کی طرف دلاؤں گا ، ہمارے علاقہ میں ایک جگہ کا نام ان کے نام سے ملتا ہے۔ اس کا نام ہے پیر محل ، یہاں نوآباد شدہ لوگوں سے مالیہ ۲۵ فیصدی اضافہ کے ساتھ طلب کیا گیا ہے حالانکہ قاعدہ کی رو سے پرانی زمینوں پر لگان چھوڑ دیتے ہیں ۔ امید ہے وہ اس طرف ضرور توجہ دیں گے ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) ۔ میں اس ہاؤس کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ میں نے انڈسٹریز کے پارلیمنٹری سیکرٹری کا انتظار کیا ہے وہ ابھی تک ہاؤس میں نہیں آئے ۔ میں نے باہر بھی پتہ کیا ہے ۔ اب اگر ان کے آنے میں دیر ہوئی تو اس تاخیر کو مجھ سے منسوب نہ کیا جائے ۔

مسٹر افتخار احمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا—میں عرض کروں گا کہ Cut Motions پر تقریر کرنے کا ہمیں پہلے موقع دیا جائے اور وزراء کو بعد میں -

Mr. Senior Deputy Sepaker : The position is that as soon as a cut motion is moved after the Mover every Member of the House has a right to take part in it. Now, suppose fifteen Members give a Cut Motion on a certain Demand the other fourteen Members do not get the right to be exclusively speaking on that Motion. If all the Members who have given notice of Cut Motions belong to one side the other side will be totally excluded.

So my procedure will be that I will give due consideration to all the Members who have moved Cut Motions and Members from the other side will also be allowed to take part in the discussion.

Begum Jahanara Shahnawaz : Mr. Speaker, this is the first time that I (at least) have heard that if certain Members give Cut Motions in large number then they alone are to have priority over all the others. NO. SIR. that is not the position. That is what I had explained this morning in this House and I appeal to Mr. Speaker that if this is what we are going to follow, then 150 cut motions will be received.

Mr. Senior Deputy Speaker : Then you agree with me.

Begum Jehanara Shahnawaz : I agree with you on this that it should be left to the discretion of the person in the Chair to see that so many have spoken from this si de and so many from that side, and so many persons, who have given cut motions, should be given a chance. It is not only the Member, who has given a notice of a cut motion, who should speak. That is the parliamentary practice.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : Sir I did not object to the chance being given to the other side. My only point is that since we have given notices of cut motions, we should be given first chance.

Mr. Senior Deputy Speaker : I do not agree to that, but you will be accommodated as far as possible.

راؤ خورشید علی خاں—جناب والا—یہی مسئلہ شروع میں جناب سپیکر صاحب کے سامنے پیش ہوا، جسوقت کٹ موشن کا سلسلہ یہاں شروع ہونے والا تھا تو تمام ہاؤس کی رضا مندی سے یہ Procedure adopt کیا گیا تھا - کہ ایک ہی کٹ موشن پیش ہوگی - اور باقی پیش نہ ہونگی، اور پہلے ان لوگوں کو موقع دیا جائیگا جنکے نام پر کٹ موشن ہیں اور اسکے بعد دوسرے لوگوں کو موقع دیا جائیگا - اور سارے ہاؤس نے یہ Procedure قبول کر لیا تھا، تو میں جناب والا—سے یہ التجا کرونگا - کہ صاحب سپیکر جو Procedure آج صبح ہی طے کر چکے ہیں، میں جناب والا—سے گذارش کرونگا کہ انکی پابندی کی جائے -

Mr. Senior Deputy Speaker : If the Speaker has given his ruling in in the term in which you have described, then I am definitely bound by it, but, as far as I could understand, the decision by the Speaker was that only one cut motion will be moved and on that cut motion all the Members will be allowed to speak, including the Members, who have given the cut motions.

راؤ خورشید علی خان - پہلے کٹ موشن والوں کو موقع دیا جائیگا - اور اس کے بعد دوسرے لوگوں کو موقع دیا جائیگا - یہی فیصلہ ہوا ہے -

Mr. Senior Deputy Speaker: If there was any decision to this effect that exclusively the Members (interruption).

Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon: Sir the ruling of the Speaker was that those, who have tabled cut motions, will be permitted to speak on their cut motions upto 12.00 noon, and from 12.00 noon to 1.00 P. M. it will be open, and it will be up to the Speaker.

Mr. Senior Deputy Speaker: I have now been informed that the decision of the Speaker was exactly as Rao Khurshid Sahib has described it. So I am bound by it. But it should be clear that this should not be taken as a precedent. I will only be bound by it for today.

میجر سلطان احمد خان - (ہزارہ - ۳ صاحب صدر - حال یا ماضی کی حکومتوں کے کارناموں کو اگر سنجیدگی سے دیکھا جائے تو آج صورت حال اسی صورت کے مصداق ہوچکی ہے جیسا کہ ہماری طرف ایک ایک گاؤں میں مشہور ہے - کہ

''اندھیر نگری تے بے نیاں راجہ''

جناب والا - انتظامیہ محض اس خاطر یا یوں کہا جائے کہ دور حکومت مغربی پاکستان میں محض اس خاطر کہ وہ بر سر اقتدار ہے ، وہ ایسے کارناموں پر اتر آئی ہے جن کی مثالیں اس ملک میں بد ترین وقت میں بھی موجود نہ تھیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ سروسز میں اور ہر شعبہ میں ان کا رویہ کچھ ایسا ہو چکا ہے - کہ ہر نااہل کو اہل پر ترجیح دی جا رہی ہے - ہر بد دیانت کو دیانتدار پر ترجیح دی جا رہی ہے - جس نتیجہ آخر یہی نکلتا ہے - جیسا کہ آج اس ملک میں واقعات ظاہر کر رہے ہیں -

جناب والا - میں اس حکومت سے بڑی ہمدردانہ اپیل کرنا چاہتا ہوں - گو کہ اس حکومت پر کسی اپیل کا اثر ہی نہیں ہوتا - (کوئی جگہ باقی ہی نہیں رہ گئی) اور وہ یہ کہ آپ جس قدر حقیقت سے بھاگیں گے جتنا اپنے عوام سے بھاگیں گے اتنا ہی نہ صرف اپنی ذات کو مصیبت میں ڈال رہے ہیں - بلکہ اس مملکت کو بھی خطرے میں ڈال رہے ہیں ، جو رویہ آج کل انہوں نے اختیار کیا ہے - ان سے پہلے بھی وہ دور جو ان کے ہی آبا و اجداد کے دور تھے جن کو ری پبلکن کہا جاتا تھا وہ بھی اتنے پست نہیں ہوئے تھے ، جتنے کہ آج صورت حال پست ہو چکی ہے ، لہذا اپنی ذات کی خاطر ہی سہی ملک کی خاطر نہ سہی اس سے آپ کو کوئی وابستگی نہیں کیونکہ جو آپ کے کارنامے ہیں- تو یقین مانئے کہ جس راستے پر آپ جا

رہے ہیں ، وہ خطرناک ہے ۔ اور اس سے پہلا خطرہ آپ کے لئے پیدا ہوگا گویا کہ آپ کے ذہن میں یہ ہے کہ ہم ایسی صورت حال پیدا کر دیں کہ ایسے ہنگامی حالات پیدا کر دیں اور شاید کوئی دوسرا دروازہ ہی اس کیلئے نکل آئے ۔ لیکن یاد رکھئے دوبارہ یہ قوم اب ویسے بھی نہ ہونے دیگی اور نہ ہو سکتا ہے ۔جناب والا—ضرورت وقت یہ تھی کہ اس پسماندہ قوم کو ہم یہاں پر یہ نہیں کہتے کہ یہاں ہر پیٹ کو یہ حکومت روٹی بھی پہنچائے اور کپڑا بھی دے سکے ۔ ہم ایک بڑی غریب قوم ہیں ، لیکن ایک اچھی حکومت کا کردار عوام کی تسکین قلب سے معلوم ہوتا ہے ۔ اگر ان بدنصیبوں کو آج کوئی اصلی تفصیل بتادے کہ دس کروڑ سے ماسوائے کوئی آٹھ نو سو آدمیوں کے جن میں کچھ کارخانے دار ہیں اور کچھ اس قسم کا طبقہ موجود ہے ۔ باقی ہر کوئی اپنے نصیب کو کوس رہا ہے ، گو کہ آپ کو یہ علم ہے ۔ لیکن آپ پھر بھی ضد ہیں ۔ کہ وہ ہی عمل جاری کر رہے ہیں ۔ جو اس قوم کے مفاد کے خلاف ہو ، جناب والا—آخر میں میں اپنے علاقے کے متعلق کچھ گذارشات عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے ۔ جس پر اس ایوان میں ہم بڑا چرچا بھی کر بیٹھے ہیں ۔ لیکن اس حکومت مغربی پاکستان کی اور ان وزرا کی جن سے مجھے ہمدردی ہے ۔ انکی وجہ سے ہی یہاں اس کا حل کبھی نہ نکل سکا ۔ وہ مسئلہ ارتداول کا ہے ، جسکے متعلق آج بھی ایک تحریک التوا پیش ہوئی ہے ۔ جسکے لئے آج بھی اس علاقے کے غریب عوام گورنر مغربی پاکستان کو سننا چاہتے ہیں ۔ لیکن انہیں دروازے کے اندر کوئی گھسنے نہیں دیتا ۔ وہ اصل میں تو بڑا سادہ مسئلہ تھا ۔ لیکن چونکہ یہ چیز دیدہ دانستہ کی گئی تھی ۔ لہذا میں ان لوگوں کو کہتا رہتا ہوں کہ کسی انصاف کی کوئی توقع نہیں ۔ کیونکہ جس حکومت نے خود ہی یہ عمل کیا ہو ، اس پر اب واپس کیسے جا سکتی ہے ، کیونکہ اس سکیم کو بہت حد تک وہ Implement کر چکی ہے ۔ لیکن ذرا واقعات دیکھئے کہ ساٹھ ستر ہزار کی آبادی جو تین سو سال سے اپنے مکان بنا کر پہاڑوں کی چوٹیوں میں پہاڑوں کو کھود کر وہاں اپنی زندگی بسر کرتی تھی ، آج وہ بے گھر اور بے سروسامان "اصلاح" کی غرض سے کر دیئے گئے ہیں ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دنیا کے کونے میں یہ کونسی اصلاح ہے کہ ایک نا اہل کی خاطر ستر اسی ہزار انسانوں کی جانوں کو تلف کر دیا جائے ۔ باقی بلوچ صاحب نے ابھی فرمایا کہ چار ہزار آدمی چھ روپے کی خاطر ملک ہی چھوڑ کر بھاگ نکلے ۔ یہاں یہ خطرہ ہے کہ یہ اسی ہزار بھی اس ملک سے کہیں بھاگ نہ جائیں ۔

جناب والا—میں معزز وزیر ریونیو سے خاص طور سے اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں مانا کہ آپ کے اختیارات نہیں ہیں مانا کہ آپ کو دخل نہیں ہے مانا کہ آپ دخل دے ہی نہیں سکتے لیکن کم سے کم اتنا ہو سکتا ہے جیسا کہ آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا مجھے امید ہے کہ آپ اس پر عمل کریں گے ۔

جناب والا—میرے ایک ضلع کے ممبر نے جنرل ڈسکشن میں ایک رونا رویا تھا کہ ۸ لاکھ روپے سوشل ڈولپمنٹ کے سلسلے میں صرف تین سڑکوں کے لئے جن میں سے دو کا جواز تھا اور ایک کا نہیں تھا دئے گئے ۔ جناب والا—میں متعلقہ وزیر سے عرض کرونگا کہ ایک جگہ حسن ابدال ہے جناب خان پیر محمد خاں نے اس جگہ کو دیکھا ہوگا وہاں سے حویلیاں تک تین پل چھوٹے چھوٹے اڑا دئے گئے ہیں اور وہ اس بہانے سے اڑا دئے گئے ہیں آپ جانتے ہیں کہ پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی کے جو واقعات ہیں بہر حال ان پلوں کے اڑا دینے سے اس ضلع کی زندگی بیکار ہو گئی ہے اور کم سے کم آنے والے دو مہینوں کے لئے وہ بالکل cut of ہو جاتے ہیں ۔ جناب والا— میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان چھوٹے چھوٹے پلوں کو دیدہ و دانستہ کیوں اڑا دیا گیا ، زیادہ سے زیادہ یہ دو چار لاکھ روپے کا معاملہ ہوگا انکو بحال کر دیا جائے ، میں کہتا ہوں کہ اگر ہماری خاطر نہیں تو اپنی خاطر ہی اس کام کو کر دیجیئے ۔ جسوقت کبھی ایسا موقع آتا ہے تو آپ جاتے ہی نہیں ہیں اور اگر آپ کو اطلاع بھی کی جاتی ہے تب بھی آپ نہیں جاتے ہیں ۔

جناب والا—ایک بات میں اور——————

Mr. Senior Deputy Speaker : Th· M·mb·r's time is over—

میجر سلطان احمد خاں—ایک لفظ میں اور کہنا چاہتا ہوں اگر پیر محمد خاں مجھے correct کرنا چاہیں تو کر دیں ۔ مجھے ایک اطلاع ملی ہے اشتمال اراضی کے سلسلے میں زرعی اصلاحات کے سلسلے میں بجائے اصلاح کرنے کے کچھ ایسے کام ہوئے ہیں کہ لوگوں کو اپنی زمین خود خریدنی پڑ گئی ہے ۔

وزیر مال—یہ ریونیو کا مسئلہ کل آئیگا ۔

میجر سلطان احمد خاں—اس پالیسی کے ذمہ دار گورنمنٹ کے لوگ ہیں ۔ انکا نام یہاں لینا آپ کے نقطہ نظر سے مناسب نہ ہوگا اور وہ پالیسی یہ کر دی گئی ہے کہ ۱۵ فیصدی اراضی اشتمال نہیں ہو سکتی ۔ ہماری طرف کے حالات اس کے عین برعکس ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ وہاں کا اسٹاف نکما ہے اور اسپر عمل نہیں ہو رہا ہے ۔

مولانا غلام غوث (ہزارہ ۔ م)—جناب سپیکر . . . . . .

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر—مولانا صاحب میں آپکو ۷ منٹ سے زیادہ وقت نہیں دے سکتا ۔

مولانا غلام غوث—جناب سپیکر—اس ایوان کی رائے میں یہ بات متفق علیہ ہے کہ ہمارا ملک رشوت ستانی اور ظلم و ستم کا نشانہ بنا ہوا ہے اسبات کو تقریباً ایوان کے تمام ممبروں نے تسلیم کیا ہے لیکن کیا اسکا علاج نہیں ہو سکتا۔ ایسی بات کیا کوئی دنیا میں ہے جسے کوئی آدمی کرنا چاہے اور وہ نہ ہو سکے مشکل یہ ہے کہ جب ظالموں، چوروں اور ڈاکوؤں کے خلاف یہاں آواز اٹھائی جاتی ہے اور نیک نیتی سے مخلصانہ مشورہ دیا جاتا ہے تو گورنمنٹ اسکو اپنے وقار کا سوال بنا لیتی ہے۔ وزراً صاحبان انکی طرفسے ڈیفنس پیش کرتے ہیں، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان چوروں اور ظالموں اور رشوت لینے والوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے ظالموں کو فروغ حاصل ہو جاتا ہے، گزشتہ سیشن میں میں نے ضلع مظفر گڑھ کا ایک واقعہ ذکر کیا تھا کہ جتوئی تھانے کے پاس خاوند کے خلاف بیوی کو اغوا کرنے کا ایک کیس پولیس نے بنوایا۔ وہ بیچارے ڈر کے مارے بھاگ کر ملتان آئے اور یہاں پورے گاؤں کو دو مہینے تک خوب زود کوب ہوتا رہا جب میں نے یہ سوال اٹھایا تو ہمارے بزرگ محترم ملک قادربخش صاحب نے ایک وکیلانہ سوال کیا کہ کیا آپ نے خود دیکھا تھا۔ یہ جو انکو اتنی باتیں معلوم ہوتی رہتی ہیں توکیا وہ غلط ہوتی ہیں اور یا آپ یہاں بیٹھکر جو ملک کی رپورٹیں طلب کرتے رہتے ہیں اور آپ انکو لوح محفوظ کا لکھا ہوا قرار دیتے ہیں اور صحیح سمجھتے ہیں۔ کیا وہ آپ نے خود دیکھی ہوتی ہیں ہماری اطلاعات پر آپ وکیلانہ اعتراضات کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ واقعہ صحیح ثابت ہوا اور پولیس نے اغوا کا کیس واپس لے لیا اور اگر میں یہاں ذکر نہ کرتا تو اس شخص کی بیوی کسی اور کے سپرد ہو جاتی اور خاوند کو اغوا کے مقدمے میں پریشان ہونا پڑتا آگے چلکر چاہے وہ چھوٹ جاتا، مگر اسکو کتنا پریشان ہونا پڑتا۔ اسکے برعکس میں آپ کے سامنے ایک واقعہ لانا چاہتا ہوں، ضلع سکھر میں گڑھی یاسین ایک تحصیل ہے وہاں سے ایک ۱۰ سالہ مسلمان لڑکی کو ۵ ہندو ایک موٹر میں بٹھاکر لیجاتے ہیں، تھانہ غوث پور میں پولیس لڑکی کو برآمد کرتی ہے لڑکی کو کنڈکوٹ کے مجسٹریٹ درجہ اول کے سامنے پیش کیا جاتا ہے، لڑکی قرآن پڑھی ہوئی ہے مسلمان ہے لیکن گڑھی یاسین کی پولیس نے ملزم کو آج تک گرفتار نہیں کیا۔ اسلئے میں عرض کرتا ہوں کہ حکومت کو یا ہمارے وزراً کو علم ہی نہیں ہوتا کہ ملک میں کیا ہو رہا ہے۔

جناب بڑی بد نصیبی یہ ہے کہ ہمارے ملک میں بیسیوں فرقے ہیں

اور ہر فرقے کے لوگ ذمہ دار آسامیوں پر فائز ہیں ۔ میں یہاں ایک بات عرض کرتا ہوں کہ یہاں معزز وزراء میں سے ایک وزیر نے کہا اور اقرار کیا جنکا میں نام نہیں لینا چاہتا، انہوں نے کہا کہ شیعہ آفیسر منظم ہیں۔ اور سنیوں کو احساس ہی نہیں ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر—مولانا صاحب پرائیویٹ بات چیت جو کسی سے ہو اسکو یہاں ہال میں بیان کرنیکی ضرورت نہیں ہے ۔

مولانا غلام غوث ۔ لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ سنی آفیسر سن من اور کھکڑی کیطرح ہیں، چاقو انکو نیچے سے بھی کاٹتا ہے اور اوپر سے بھی ۔ اب میں بتاؤں گا کہ ضلع سیالکوٹ میں فساد کیوں ہوا ، وہاں کا یس۔پی بہت متعصب ہے، چنیوٹ ضلع جھنگ میں فساد اسلئے ہوا کہ وہاں کا ڈی۔سی متعصب ہے، رجوعہ سے چنیوٹ میں ایک لشکر جلوس کی شکل میں لایا جاتا ہے جو اشتعال انگیز نعرے لگاتا اور ممنوعہ علاقہ میں پھرتا ہے ۔ لیکن اس پر پردہ ڈالنے کیلئے وہاں کے دو مولوی مولانا منظور احمد اور مولانا محمد حسین شور کوٹ کو شہر بدر کیا جاتا ہے اور اسمیں یہ بھی امکان ہے کہ اسمیں ربوہ کے مرتدین کا ہاتھ ہو ۔ اسطرح سیالکوٹ میں جو کچھ ہوا وہ ہوا۔

نارووال میں ایک تھانے دار نے گولی چلا کر دو بے گناہ مسلمانوں کو قتل کرا دیا اور وہ بھی رشوت لیکر تو اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ ملک میں رشوت ستانی کیوں ہے اور بدعنوانیوں کا بازار کیوں گرم ہے اسکی وجہ ایک یہ ہے کہ اسکی نگرانی ہماری گورنمنٹ نہیں کر سکتی اور نگرانی کرنے میں قطعی ناکام ہو چکی ہے ۔

خیر پور میں ٹھیڑی کے رئیس میر محمد خان نے کہا تھا کہ میں اینٹ سے اینٹ بجادونگا، ٹیڑی کے باہر سے وہ جلوس لایا جاتا ہے خیرپور سے وہ آفیسر ہاتھ ہیں ۔ رشوت دینے کے دو طریقے ہیں یا نقد رشوت لیتے ہیں یا کسی اور کے ہاتھوں کھلونا بن جاتے ہیں۔

Minister of Law. (MALIK QADIR BAKHSH) : Sir, whatever happened at Theri is subjudice.

لاہور میں جو فسادات ہوئے انکی تفتیش ہو رہی ہے ۔ اگر معزز ممبر کوشش کریں تو اسکے متعلق نہ بولیں ، یہ قوم پر احسان ہوگا اور غالباً وہ گولیاں جو وہاں چلیں وہ بھول جائیں گے لیکن مولانا جو الفاظ استعمال کر رہے ہیں قوم کے خلاف یہ نہیں بھلائے جائیں گے تو میں مودبانہ درخواست کروں گا کہ اس ایوان میں ان چیزوں کو نہ لایا جائے ۔

مولانا غلام غوث—میں نے اس لئے یہ کہا کہ آپ نے بڑی طمطراق طریقہ سے تقریر کی تھی کہ ہم نے ٹھیڑی میں یہ کیا وہ کیا حالانکہ وہاں جو اصلی مجرم ہے میر محمد خان رئیس خیر پور نے کہا تھا میں ٹھیڑی کی اینٹ سے اینٹ بجا دونگا آپ نے اسکو اب تک گرفتار نہیں کیا ۔ آپ اس ملک کے حالات سے واقف نہیں ہو سکے تو میں عرض کروں گا کہ سیالکوٹ میں فساد ہوا، پسرور میں قطعاً فساد نہیں ہوا ، پسرور کے مولوی بشیر احمد کو جیل میں ڈال دیا گیا ہے اور انکو دفعہ تین کے تحت نظر بند کیا گیا ہے۔ (قطع کلامیاں) سینہ تھام کر آپ سنیں ۔ اس گناہ کا بوجھ آپ کے سر پر ہے۔ اپر تناول کے بارےمیں میں عرض کروں کہ پانچ ہزار آدمی دربند سے پیدل چل کر آتے ہیں صدر محترم کی خدمت میں پیش ہونے کے لئے لیکن افسران انکو دھوکا دیتے ہیں کہ ڈی۔سی سے ملو ۔ وہ جب ایبٹ آباد جاتے ہیں تو ڈی۔سی انکو گرفتار کر لیتا ہے اور ڈھائی ہزار آدمیوں کے جلوس کو مانسہرہ کے اندر دھوپ کے اندر ملٹری اور پولیس کے پہرہ میں بھوکے پیاسے رکھا جاتا ہے اور غربا کا خون چوسا جاتا ہے اور ان پر ظلم ہو رہا ہے ۔

Syed Zafar Ali Shah : Sir. On a personal explanation. Sometimes it becomes a matter of necessity to say something about something which has been reported in the Press. It is a matter of right and to speak in this House is also a matter of right. If then what is said here is to be reported it should be rightly reported. There is some news about my having said that no fair treatment has been meted out in allocation to the former sind, but I did not say that no fair treatment has been meted out to the former Sind. Really what I said was that if there is need of any particular region to be satisfied then a particular allocation has to be made and therefore, if water and power and other items have been given allocations, then there is water logging and salinity problem, which is the imperative need and it has to be satisfied. That was what I said.

رائو خورشید علی خاں (منٹگمری ۳) ۔ جناب والا ۔ تقریباً ہر سیشن میں اسمبلی کے سبارڈینیٹ سٹاف کو Honorarium دینے کا وعدہ کیا گیا لیکن وہ اسوقت تک ایفا نہیں ہوا ، اس سٹاف پر رحم کریں وہ ان دنوں میں بہت زیادہ کام کرتے ہیں انکا زیادہ لحاظ کرنا چاہیئے ۔ اپنے کئے ہوئے وعدہ کا پاس کرنا چاہئیے ۔ نیشنل اسمبلی نے اپنے سبارڈینیٹ سٹاف کو ان دنوں کا معاوضہ دیدیا ہے تو جو نیشنل اسمبلی کا طریقہ ہے اسی پر آپکو عمل کرنا چاہئیے اور جو انکی شکایات ضروری ہیں انکو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ دوسری بات جناب والا ۔ میں آپکے نوٹس میں لانی چاہتا ہوں کہ گذشتہ بجٹ سیشن میں یہ وعدہ کیا گیا تھا وزیر خوراک صاحب کیطرف سے کہ جو لوگ بیس روپے کا مالیہ ادا کرتے ہیں وہ پچیس فیصدی ڈیویلپمنٹ cess سے مستثنے ہونگے لیکن آج تک اس وعدے کا ایفا نہیں ہوا ۔ حیرانگی کی بات

ہے کہ floor of the House سے جو وعدے کرتے ہیں
انکا احترام نہیں کرتے ۔ This is adding insult to injury.
بلکہ ان میں اضافہ کر دیا ہے ۔ یہ بات میں آپکے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ تقریباً ہر سیشن میں ان وعدوں کا اعادہ ہوتا ہے،نیز مجھے جناب یہ عرض کرنا ہے کہ باڑہ کے لوگوں کے ساتھ انصاف کیا جائے اور آسان قسطوں پر انکو زمین دے دی جائے ۔

مسٹر سپینیٹر ڈپٹی سپیکر—یہ چیزیں تو charged expenditure میں آتی ہیں ۔

راؤ خورشید علی خاں—تو جناب جب اپنے کئے ہوئے وعدوں کا احترام نہیں کیا جاتا توظاہر بات ہے کہ نچلے درجے کے ملازمین اور افسر بھی انکا بالکل احترام نہیں کریں گے ۔ جناب والا ۔ رینالہ خورد میں سکول ٹیچرز کو خاص کر لیڈی ٹیچرز کو یہ شکوہ ہے کہ چار چار مہینے انکو تنخواہ نہیں ملتی ۔ جتنی چھوٹے چھوٹے تنخواہ پانے والے ٹیچرز ہیں انکو تنخواہ وقت پر ادا کرنی چاہئے ۔ اس طرح نور پور رنگا میں بھی ایک سکول ہے جہاں کہ ٹیچرز کو وقت پر تنخواہ نہیں ملتی ۔ انہوں نے تنگ آ کر ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کو نوٹس دیا ہے کہ انکو Payment کی جائے ورنہ وہ بھوک ہڑتال کرنے پر مجبور ہونگے ۔ اس کے علاوہ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس قسم کی صورت حال میں ان لوگوں کو مبتلا کر دیا گیا ہے کہ انکے معمولی روزمرہ کے مسائل حل نہیں ہوتے ۔ جب ہم انکی نشان دھی کرتے ہیں تو ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ ہم انتشار پھیلا رہے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ ہم انتشار پھیلانے والے کون ہوتے ہیں ۔ اگر لوگ اپنی جگہ پر مطمئن ہوں تو ہم لوگوں کی انتشار اور بغاوت کی باتوں کو سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہونگے ، مگر درحقیقت لوگ مطمئن نہیں ہیں اور انکے راستے میں جو رکاوٹیں ہیں انکی وجہ سے انتشار پھیلا ہوا ہے اور الزام ہم پر رکھتے ہیں، میں آپکی وساطت سے ان دوستوں کی خدمت میں یہ بات لانی چاہتا ہوں کہ جہاں عوام کو یہ حق بھی نہ دیا جائے کہ جو انکے روزمرہ کے مسائل میں پیچیدگیاں اور دقتیں اور رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں انکو Ventilate کرنے کے لئے تقریر و تحریر کی آزادی بھی نہ ہو تو اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ بالکل ایسا ماحول پیدا کر رہے ہیں کہ ہم تم کو ماریں گے اور بولنے بھی نہ دیں گے ، شکوہ اور شکایت بھی نہ کرنے دیں گے ، جب ایسی صورت حال پیدا ہوتی نظر آئے تو وہاں اصلاح اور تکالیف کے حل ہونے

کا کیا سوال پیدا ہو سکتا ہے - جب آئین کے مطابق ہمیں یہ حق دیا گیا ہے کہ تمہیں تقریر و تحریر کی آزادی ہو گی تو پھر آپ کون ہوتے ہیں کہ ان چیزوں میں رکاوٹ ڈالیں - اگر ہم کہیں کہ تم ملک کے آئین کا خود احترام نہیں کرتے اور اگر ہم اسبات پر ٹوکتے ہیں تو ہم گردن زدنی ہیں - آپ اپنے میں اصلاح پیدا کرنے کی کوشش کریں - ایک اور بات آپکی خدمت میں لانی چاہتا ہوں کہ اس قسم کی صورت حال پیدا کی جائے کہ لوگوں کو اپنے خیالات اور جذبات کے اظہار کی آزادی ہو، دراصل اس ملک میں انتشار پھیلانے والے جو کیمونسٹ ہیں انکی یہ Indirectly حوصلہ افزائی کرتے ہیں - اسلام کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کر دی ہیں جو اسلام کی جڑ کاٹنے والی ہیں -

مسٹر سپینیئر ڈپٹی سپیکر—سات منٹ سے زیادہ میں بالکل Extension نہیں دوں گا - آپ کا پوائنٹ ختم ہو گیا ہے آپ تشریف رکھیں -

ملک سرفراز خاں (سرگودھا ۳) - جناب سپیکر - میں چوھدری عبدالرحیم صاحب کی تخفیف زر کی تائید کیلئے کھڑا ہوا ہوں - حضور والا - مارشل لا کے ایام میں مارشل لا ایڈمنسٹریٹر - سب ایڈمنسٹریٹر کے عہدے ہوا کرتے تھے - مارشل لا اٹھ جانے کے بعد کچھ عرصہ کیلئے یہ عہدے تو ختم ہو گئے - لیکن آج کل یہ عہدے پھر بحال کر دئے گئے ہیں ، ان ناموں میں تھوڑا سا فرق ہے وہ اب صوبائی کنونشن ایڈمنسٹریٹر - اضلاعی کنونشن ایڈمنسٹریٹر مقرر ہو چکے ہیں جو آئے دن ضلع کے نظم و نسق میں دخل دے کر ضلع کے افسران کو پریشان کرتے رہتے ہیں - اگر کوئی افسر ان کے مزاج کے مطابق عمل نہیں کرتا وہ اضلاعی کنونشن ایڈمنسٹریٹر یا تو اس کا تبادلہ کرا دیتے ہیں یا اسے آئے دن طرح طرح سے پریشان کرتے رہتے ہیں -

حضور والا - اس ضمن میں میں جوھرآباد کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے متعلق عرض کروں گا کہ وہاں متعدد ڈی - ایس - پی آئے ایک مہینہ کے بعد دو مہینہ کے بعد جب وہ اضلاعی کنونشن ایڈمنسٹریٹر کے سیاسی اغراض و مقاصد کو پورا نہیں کر سکتے تو ان کے تبادلے بار بار ہوتے رہتے ہیں - ایک سال میں پانچ ڈی - ایس - پی تبدیل ہوئے ہیں -

حضور والا - اب میں نے اپنے افسران کی خدمت میں آپ کی وساطت سے کچھ عرض کرنا ہے - حضور والا - یہ ملک اسلام اور جمہوریت کے نام پر بنا تھا یہ کسی فرد واحد کی اجارہ داری اور حکمرانی کے لئے نہیں بنایا گیا تھا اس کی بنیادوں میں مسلمانوں کا خون صرف ہوا ہے - (ہیئر - ہیئر) جناب والا -

اس ملک میں یہ چیز کبھی برداشت نہیں کی جائے گی کہ یہ کسی فرد واحد کی اجارہ داری بنے ۔ اسکے ایما اور اس کی مرضی کے مطابق یہاں کی جمہوریت کو کچل کر رکھ دیا جائے ۔ میں اپنے افسران سے عرض کروں گا کہ وہ پاکستان گورنمنٹ کے ملازم ہیں وہ کسی فرد واحد کے ملازم نہیں ہیں ۔ وہ اپنی تنخواہ اس مملکت کے خزانہ سے حاصل کرتے ہیں، کسی فرد واحد کے بینک بیلنس سے انہیں تنخواہ نہیں ملتی ۔ میں ان سے اپیل کروں گا کہ وہ سیاسیات سے بالا تر رہ کر اس ملک کی بہتری کے لئے خدمت کریں اور ان سیاسی قسم کے لوگوں کے چکر میں نہ پھنسیں اور ملک کی سالمیت کو تباہ کرنے میں ان کی ہم نوائی نہ کریں ۔

حضور والا ۔ آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنی ہے کہ جوہر آباد یا خوشاب کے مقام پر پچھلے بجٹ اجلاس میں بھی میں نے عرض کیا تھا کہ وہاں دو سال سے کوئی دفعہ ۳۰ کا مجسٹریٹ کام نہیں کر رہا ہے اور اس علاقے کے لوگ سخت پریشان ہیں اور آئے دن سرگودھا جا کر تاریخیں بھگتتے ہیں ۔ یہ بھی عرض کردوں کہ یہ امر اور بھی افسوسناک ہے کہ مسٹر اختر حسین جب یہاں گورنر تھے ۔ جب ایک دفعہ جوہرآباد کے مقام پر دورہ پر گئے تو وہاں کے لوگوں نے یہی شکایت ان سے بیان کی اور انہوں نے اپنے نوٹ میں لکھا ہے لیکن اس کے باوجود گورنر کے آ جانے کے بعد پھر آج تک وہاں دفعہ ۳۰ کا مجسٹریٹ نہیں بھیجا گیا ۔ وہاں کوئی سول جج بھی نہیں ہے، اس سے پیشتر سول جج وہاں رہا ہے، لیکن اب وہاں کوئی کام نہیں کر رہا ہے ۔ اس لئے گذارش ہے کہ عوام کی تکلیف کے ازالہ کے لئے فوری طور پر وہاں دفعہ ۳۰ کے مجسٹریٹ یا سول جج کو بھیج دیا جائے ۔ اسکے علاوہ ایک اور عرض کروں گا کہ ایک فسٹ کلاس پاور کا ایس ۔ ڈی ۔ ایم ہے اگر فوری طور پر وہاں دفعہ ۳۰ کے مجسٹریٹ کی تعیناتی نہیں ہو سکتی ہے تو مہربانی فرما کر ایس ۔ ڈی ۔ ایم کو تبدیل کر دیا جائے اور ان کی جگہ دفعہ ۳۰ کا مجسٹریٹ as S. D. M. وہاں تعینات کیا جائے ۔

حضور والا ۔ اب میں نے اپنے علاقہ سون سکیسر کے متعلق کچھ عرض کرنی ہے ۔ حضور والا ۔ ضلع سرگودھا ترقی یافتہ ہے لیکن وہ علاقہ نہایت ہی پسماندہ ہے جس کی طرف آج تک کوئی توجہ نہیں دی گئی ، وہاں کی سڑکیں کچی ہیں اس کے علاوہ وہاں سمال ڈیم بھی کوئی شروع نہیں کیا گیا ۔ حالانکہ اس کے قریب ہی ضلع جہلم اور تحصیل چکوال میں یہ کام ہو رہا ہے وہاں بھی فوری طور پر سمال ڈیم سکیم چلائی جائے ۔ تاکہ اس علاقہ میں جو زرعی ترقی رک گئی ہے اس میں پانی کی وجہ سے اضافہ ہو ۔

مسٹر افتخار احمد خاں (جھنگ-۱)—جناب والا - ایک یونٹ اور عام نظم و نسق اور اس کی خرابیاں ایسی متضاد چیزیں ہیں کہ میں اپنے ذہن سے ان کو ملا نہیں سکتا - بہر حال آپ کا حکم ہے اس لئے ان گذارشات کو مختصر الفاظ میں پیش کرتا ہوں 'ایک غلطی کا اعتراف ایک کوتاہی کا اعتراف آج میرے سامنے نہ حجاب ہے نہ میں اس میں کوئی جھجھک محسوس کرتا ہوں، غلطی اور کوتاہی میں سمجھتا ہوں آج ہم اگر اس کا اعتراف کر لیں اگر اس کو محسوس کر لیں تو ہمارے نظم‌ونسق کی اصلاح اسی وقت ہو سکتی ہے وہ کوتاہی اور وہ غلطی جو ہمارے سابقہ سیاست دانوں نے اس نظم‌ونسق کے متعلق کی ہے - میں یہ اعتراف کرتا ہوں اس نظم‌ونسق کی بنیادی خرابیوں کے ذمہ‌دار وہ حضرات ہیں، جن کے ہاتھ میں جن کے اقتدار میں سب سے پہلے یہ ملک اور یہ صوبہ آیا لیکن ایک فرق ہے وہ فرق یہ ہے اس وقت وہ politician اور وہ حکمران اور وزارتیں اس بد نظمی کی سیاسی کشمکش میں اپنے افسران کو پوشیدہ طور پر جب استعمال کرتے تھے تو ان کے ضمیر لعنت کیا کرتے تھے، آج یہ حالت ہے کہ دیدہ دلیری کے ساتھ اور نہایت صفائی کے ساتھ افسران یہ محسوس کرتے ہیں کہ جلسوں میں عوام کا لانا ان کے فرائض منصبی میں شامل ہے ، آج افسران یہ محسوس کرتے ہیں کہ ایم - پی - اے کو توڑنا اور اپوزیشن سے علیحدہ کرنا اور ان کو حکومت کے ساتھ ملانا ان کے فرائض میں شامل ہے ، آج افسر یہ‌محسوس کرتے ہیں کہ اپوزیشن کی آواز کو کچلنا اور ہر صوبہ اور ہر ضلع میں دفعہ ۱۴۴ لگانا ان کے فرائض میں شامل ہے - یہ ہے فرق جو پرانی حکومتوں میں اور اس حکومت میں ہے آج ہمارے افسروں نے یہ اپنے ذمہ لے لیا ہے اور یہ محسوس کر لیا ہے کہ جو حکم جائز و ناجائز آئے - جو حکم صحیح یا غلط آئے کوئی حکم خواہ وہ انسانیت کے خلاف ہو - خواہ وہ اخلاق و ملک کے خلاف ہو اس کو قبول کرنا اور اس کو عملی جامہ پہنانا ان کا فرض ہے۔

جناب والا - سارے صوبے نے دیکھا ایک شخص کی نہر بند کر دی گئی اور اس کے علاقے کو سیرابی سے محروم کر دیا گیا اور اس کو کنونشن مسلم لیگ میں شامل ہونے پر مجبور کیا گیا - ایک ''ایم-پی-اے،، کو ڈپٹی رجسٹرار ملتان اپنے ساتھ لیکر گیا اور اس کو کنونشن مسلم لیگ میں شامل کرایا گیا - یہی انتظامیہ ہے ؟ اسی طرح سے آپ انتظام کرنا چاہتے ہیں ؟ اسی طرح سے آپ ملک کو چلانا چاہتے ہیں ؟ اس لئے جناب - اگر پرانوں کی غلطیاں آپ دیکھیں گے تو آج انہوں نے جو چولیں ہلائی ہیں ایڈمنسٹریشن

کی وہ اس کے مقابلے میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی ۔ پنجاب سے میں واقف ہوں اور پنجاب میں میں نے دیکھا ہے کہ جوں ہی اس صوبے میں آزادی آئی افسروں نے شرارتیں اپنی شروع کیں ۔ کچھ مل گئے وزیر اعلیٰ کے ساتھ ۔ کچھ اس کے محبوب نظر بن گئے کچھ اس کے حاشیہ بردار بن گئے اور وہاں سے یہ سلسلہ شروع ہوا ۔ جتنی وزارتیں آئیں کہیں قربان علی آئے ۔ کہیں قزلباش اور ڈاکٹر خاں آئے مگر ہمیشہ ان افسروں نے راج کیا اور افسوس یہ ہے کہ جب تک مارشل لاء نہیں لگا ان وزارتوں نے یہ محسوس نہیں کیا کہ اصلی دشمن دولتانہ کے نہ ممدوٹ ہیں اور نہ ممدوٹ کے دولتانہ ہیں اور اگر ممدوٹ اور دولتانہ کے دشمن تھے تو دراصل یہ افسران تھے اس لئے میں آگاہ کرتا ہوں کہ جب میں افسروں کا نام لیتا ہوں تو یہ محسوس نہ کریں اور یہ تصور نہ کریں کہ میں سب کو برا کہہ رہا ہوں لیکن میں اعتراف کروں گا کہ افسروں کی اکثریت ایسے لوگوں پر مشتمل ہے جو اپنے فرائض صحیح طور پر انجام نہیں دے رہے ہیں ۔ سوال یہ ہے جناب والا ۔ کہ اس کا علاج کیا ہے ؟ اس کی وجہ کیا ہے ؟ میں کوئی وجہ تصور نہیں کرتا ان کا ذہن انگریز کی وجہ سے خراب ہے چونکہ انگریز ورثہ میں ان کو ایسی ذہنیت دے گیا ہے میں اعلان کرتا ہوں کہ انگریز کے زمانے میں افسروں کی نہ یہ ذہنیت تھی اور نہ انگریز کے زمانے میں اتنی رشوت تھی برخلاف اس کے انگریز کے زمانے میں نظم‌ونسق کا معیار آج سے بہت بلند تھا ۔ یہ انگریز کی چھوڑی ہوئی خرابیاں نہیں ہیں بلکہ یہ اس حرص ان مال دار بننے کی ۔ امیر بننے کی خواہش ہے جو ان افسروں کو خراب کر رہی ہے اس لئے جناب والا ۔ کیا ہے اس کا علاج ؟ میں تین علاج عرض کرتا ہوں ۔ ایک علاج ہے Separation of Judiciary and the Executive جب تک آپ عدلیہ کو انتظامیہ سے علیحدہ نہیں کرینگے اس وقت تک آپ کے حالات بھی ٹھیک نہیں ہو سکتے ۔ یہ وقت کا تقاضا اور پکار ہے ۔ خدا کیلئے آپ اعتماد کریں مجھے آپ کی وزارتوں سے کوئی اختلاف نہیں ہے جتنے دن چاہیں وزارتوں کو چلائے ۔ جتنے دن چاہیں ان گدیوں پر بیٹھے رہیں لیکن خدا کیلئے اس کو سوچ لیجئے کہ لوگوں کی جائیدادیں لوگوں‌کی عزتیں لوگوں کے حقوق آپ اس اقتدار کے نام پر پامال نہ کریں ۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ Judiciary کو Executive سے علیحدہ کریں ۔ دوسری چیز یہ کہ جب تک آپ یہ کام نہیں کر چکتے آپ تبادلوں کے سلسلے میں ہائی کورٹ کے طریقہ کار پر عمل کریں ۔ ہائی کورٹ نے صوبے کے تمام اضلاع کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا ہے ایک اچھے ضلع

دوم متوسط ضلع اور تیسرے پسماندہ و دور افتادہ ضلع - ہر افسر و سول جج کو تینوں حصوں میں جانا پڑتا ہے اور ان کی نمبرواری فہرست کے مطابق ہر ایک چلتا رہتا ہے کسی افسر کو یہ خواہش نہیں ہوتی اور نہ یہ ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ میں جا کر خوشامد کروں یا میں کوئی ناجائز کام کروں - میں کوئی منت کروں تا کہ مجھے یہ ضلع ملے ان افسروں کی بڑی کمزوری ہے کہ لاہور نہیں چھوڑنا چاہتے - لاہور کے قریب کے اضلاع نہیں چھوڑنا چاہتے - یہ ''اچھے اضلاع،، نہیں چھوڑنا چاہتے - دور افتادہ حصوں میں جانا نہیں چاہتے اور ان کی اس کمزوری سے وزارتیں فائدہ اٹھاتی ہیں اور ناجائز و من مانے کام و کارروائیاں کراتی ہیں تو اس لئے اگر آپ Judiciary کو فی الحال Executive سے علیحدہ نہیں کر سکتے تو کم از کم انتظامات کے معاملہ میں - تبادلوں کے معاملوں میں آپ اس طریقہ کار کو اختیار کریں جو طریقہ کار آپکی عدالت عالیہ نے اختیار کیا ہوا ہے - تیسرا طریقہ بھی ہے کہ جسے مجھے شروع میں کہنا چاہئے تھا لیکن ذہن میں نہ رہا - آپ کا یہ ے منٹ کا خوف جو ہے وہ خیالات کو منتشر کر دیتا ہے - پہلے چیز یہ تھی کہ ایک غلط طریقہ Permanent Services کا اپنے ذہنوں میں قائم کیا ہوا ہے کہ جو ایک بار مستقل طریقہ سے ملازم ہو جائے اس کو نکالا نہیں جا سکتا یا نکالنے کیلئے ایک بڑا مشکل اور ناکامیاب ہونے والا طریقہ استعمال کرتے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ آج ہماری ان سروسز میں اتنی بیماری اور خرابی آ چکی ہے کہ چند آدمیوں کو نکالنے یا تبدیل کرنے سے یہ ختم نہیں ہو گی - صورت یہ ہے کہ تمام سروسز کو ختم کیجئے - جہاں سے اچھے آدمی ملیں وہاں سے رکھ لیجئے اور اس کا کوئی خیال نہ کیجئے کہ یہ Permanent Service ہے - چونکہ یہ '' I. C. S. ،، یعنی موجودہ C. S. P. یا پی-سی-ایس ہیں - چونکہ یہ گریڈ ے چکے ہیں لہذا جب تک یہ مریں نہیں یا ریٹائر نہ ہوں خواہ کتنے ہی نالائق و بددیانت ہوں انہیں نکالا نہیں جا سکتا ہمیں اس نظریہ کو تبدیل کرنے کی کوشش کرنا چاہئے اس طریقہ سے جو امریکہ میں رائج ہے - وہاں ہر صدارت کے ساتھ - ہر الیکشن کے ساتھ سروسز بھی تبدیل ہو جاتی ہیں - محکمہ کا سیکرٹری بھی تبدیل ہو جایا کرتا ہے وہاں ججز بھی بدل جاتے ہیں - وہاں مجسٹریٹ بھی بدل جاتے ہیں - جب آپ نے ان کی نقل ہی اتارنی ہے تو سروسز میں بھی ان کی نقل کیجئے -

چوہدری محمد ابراہیم (سیالکوٹ - ۳)—جناب صدر - پاکستان کے قیام

سے لیکر اس وقت تک نظم‌ونسق کی جو حالت ابتر ہوتی چلی آ رہی ہے اس کی مثال حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمتہ کی اس حکایت میں موجود ہے ۔ ایک بکری کو ایک بھیڑیا پکڑ لے گیا ۔ ایک شخص نے اس بکری کو بھیڑئے سے چھڑا لیا۔ بکری نے بڑی دعائیں دیں ۔ وہ اسے اپنے گھر لے گیا اور اگلے دن خود اس کے گلے پر چھری رکھ دی بکری نے اس کو دیکھا اور پکار اٹھی

''رھانیدی مرا از چنگ گرگے و لیکن عاقبت خود گرگ بردی

یعنی ایک بھیڑئے سے تو نے مجھے چھڑایا لیکن اب تو خود بھیڑیا بن گیا ۔

ایک وزارت کے بعد دوسری آئی دوسری کے بعد تیسری آئی اور ہر ایک بظاہر اس دعوی کے ساتھ آئی کہ ہم آپ کو پچھلے بھیڑیوں کے مظالم سے بچانے آئے ہیں لیکن خون خوارگی اور درندگی میں وہ ان سے بڑھ کر بھیڑئیے ثابت ہوئے ۔ یہ صورت صرف ان پچھلی وزارتوں کی نہیں رہی بلکہ مارشل لا' بھی ان ہر دعوؤں کے ساتھ آیا تھا ۔ مارشل لا' کے زمانے میں جو مظالم اس مظلوم قوم پر ہوئے اس نے ماضی کے سارے ریکارڈ مات کر دئے ۔ میں بارڈر کے قریب‌کا رہنے والا ہوں ۔ ۴۷ میں مہاجرین اپنی خانہ بربادی کے بعد بڑی مصیبتوں اور مشکلوں سے وہاں پہنچے اور جن کے پاس کچھ پیسہ تھا انہوں نے اپنی اراضی اور مکانات کے بدلے میں یہاں کچھ اراضی اور مکان لے لئے جن کے پاس کچھ نہیں تھا وہ بیچارے انتظار کرتے رہے تاآنکہ چار پانچ سال گزرنے کے بعد ان میں سے بھی بعض خوش قسمت تھے جنہوں نے اپنی کمائی سے رشوتیں اور بڑے معاوضہ دیکر کم از کم اپنا حق‌وصول کیا ۔ وہ بڑے اطمینان سے اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے تھے کہ دفعتاً مارشل لا' کا آرڈیننس جاری ہوا جس نے ان کی جڑیں اکھیڑ دیں اور پھر ان کو خانہ برباد کر دیا ۔ ایک تو وہ ہندوؤں سے خانہ برباد ہو کر آئے تھے ہی یہاں بھی اپنے بھائیوں نے انہیں خانہ برباد کر دیا ۔ اور ان کو گھروں اور اراضیات سے بیدخل کر دیا گیا ۔ ان سے مکانات چھین لئے ۔ زمینیں چھین لیں اور فوجی جرنیلوں کو Over-lordism کے تحت زمینیں الاٹ کر دی گئیں ۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ وہاں رہنے والوں پر ستم کیا گیا ان کو بارڈر پولیس کے حوالے کر دیا تاکہ وہ ان کی جان و مال سے جسطرح چاہیں کھیلیں ۔ دیہاتی بچارے کمائیں مزدوری کریں اور کھا جائیں بارڈر پولیس والے ۔ وہ لوگ چلا چلا کر کہتے ہیں کہ ہمیں بارڈر پولیس والوں سے بچاؤ ان کے ہاتھوں نہ ہماری عزت محفوظ ہے نہ ضروریات زندگی محفوظ ہیں ۔ یہی نہیں کہ ان کو بیگار میں پکڑ کر لے جاتے ہیں بلکہ اگر کسی

نے مزاحمت کی تو اس کے سینے پر گولیاں چلا دیں ۔ سمگلنگ کے شبہ میں بندوق کا نشانہ بنا دیا ۔ ابھی حال ھی میں علی آباد کے نمبردار کے لڑکے پر تشدد کیا گیا اور جب اس نے احتجاج کیا تو الٹا اس پر مقدمہ چلا دیا گیا ۔ اس وقت موجودہ نظم‌ونسق کی حالت بہت خراب ھے اس کے اصل اسباب یہ ھیں کہ یہاں آپ نے عوام سے بہ حیثیت قوم اور ملت جو اپنے رب کے سامنے وعدے کئے تھے آپ ان سے منحرف ھو گئے ھیں ۔ کہا یہ گیا تھا کہ یہاں کسی Tom, Dick, Harry کی حکومت نہیں چل سکتی ۔ آپ نے کہا تھا کہ یہاں صرف اپنے رب کا قانون ھی نافذ ھوگا۔ لیکن آپ اس سے منحرف ھو گئے ۔ اس وقت جو دستور آپ نے بنایا ھے اسے بسم‌اللہ سے ھی شروع کیا گیا ھے ۔ اور پھر اس میں اپنے وعدے کو دھرایا ھے کہ یہاں اسلامی نظام حیات کو استوار کیا جائے گا ۔ کیا وہ صرف وعدہ ھی ھے کیونکہ میں دیکھتا ھوں کہ آپ کے قول‌وفعل میں تضاد ھے ۔ آپ کا عمل اس کے خلاف ھے اور نظم‌ونسق کی خرابیاں اسی وجہ سے ھیں ۔ اپنے ھمسایہ کو ھی دیکھئے جس کو آپ زناری کہتے ھیں ۔ اپنی اچھی پالیسی کی وجہ سے کامیاب ھے اور بین‌الاقوامی سطح پر اسکی عزت ھے ۔ آپ ایسا کیوں نہیں کرتے ۔

حاجی عبدالمجید چتوئی (دادو ۔۱)۔جناب والا ۔ بجٹ پر عام بحث کے سلسلہ میں میں نے بتایا تھا کہ جووعدے ون یونٹ بناتے وقت چھوٹے صوبوں سے کئے گئے تھے وہ پورے نہیں ھوئے ۔ اب جس طرح کی حکومت ھو رھی ھے آپ دیکھ رھے ھیں کس طرح پرائم منسٹر بنے اور کس طرح مارشل لاٗ آئی ۔ اور یہ بات آپ کے سامنے ھے کہ اس ون یونٹ میں کس طرح چنگیز جیسا ظالم حاکم مقرر کیا گیا ھے اور وہ ظلم کر رھا ھے ۔ ظلم ھو رھا ھے ۔ کمشنر اور D. I. G. جو خیر پور میں اپنے علاقوں ٹھری میں جو کچھ کیا ھے اسے کوئی ان کو نہیں پوچھتا ھے کہ کیا کر رھے ھیں کیونکہ وہ پنجاب کے ملک ھیں ۔ ملک قادر بخش بھی اس ملک کے رھنے والے ھیں ان کو چاھئے کہ ان ملکوں کا خیال رکھیں ۔ اور عوام کی تکالیف دور کریں یونیورسٹی کا قانون مارشل لاٗ کے زمانہ میں بنایا گیا اس سے تعلیم کو بالکل ختم کرنے کی کوشش‌کی گئی ھے اس کو ختم کیا جائے ۔ سندھ کے لئے یہاں سے ایک وائس چانسلر کو بھیجا گیا اور سندھی کو نکال دیا گیا ھے کیا سندھ میں کوئی تعلیم یافتہ نہیں کوئی قابل آدمی نہیں ۔ وھاں کافی آدمی ھیں ۔ یہ چنگیز کی حکومت ھے اور ھمارے وزراٗ چور اور ڈاکوؤں کی مدد کر کے غریبوں اور ھم کو ختم کرنا چاھتے ھیں ۔ میں آپ

کو بتا دوں کہ وزیر صاحب جب اپنے دورے اور گشت پر ہمارے علاقہ دادو ضلع میں آئے تو انہوں نے ایسے لوگوں کے ہاں کھانا کھایا جن میں ایک پولیس کا History-sheeter ہے اور غنڈہ ایکٹ میں رجوع ہوا تھا ۔ اور دوسرا جس کے گاؤں کے افسر اور غریب اسکے ظلم سے چھوڑ گئے ہیں ۔ ڈاکوؤں کا سردار ہے ۔ افسوس اس بات کا ہے ۔ کہ کسی اور اچھے آدمی کے ہاں جانے کی بجائے وزیر صاحب نے ان چوروں اور ڈاکوؤں کے ہاں کیوں کھانا کھایا ۔ اور ان کا افسروں پر یہ اثر ڈلوایا کہ وزیر ہمارے دوست ہیں آپ ہمارا خیال کریں ۔ افسر بھی ڈر گئے ہیں کیوں وزیر کھانا ان کا کھاتے ہیں اور ٹیلیفون کرتے ہیں افسروں کو کہ یہ ہمارا دوست ہے ۔

وزیر قانون (ملک قادر بخش)—اب میں آپ کے پاس بھی کھانا نہیں کھاؤں گا ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی— میں پھر ملک قادر بخش کو بتاتا ہوں کہ جب وزیر صاحب Tour پر ہمارے ضلع میں آئے تو انہوں نے دو ڈاکوؤں کے پاس کھانا کھایا جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ ان میں سے ایک History-sheeter ہے اور غنڈہ ایکٹ میں آیا ہوا ہے دوسرا بڑا ڈاکو ہے ۔ اور اسکے گاؤں سے اچھے نوکری والے افسر اور غریب چھوڑ گئے ہیں ۔ انہوں نے دکانداروں سے چندہ وصول کیا ۔ لوگوں سے کھانے پینے کی چیزیں گھی ۔ گندم ۔ اور بکری وغیرہ لی ۔ ۔ ۔ ۵ روپیہ خرچ آیا انہوں نے پندرہ بیس ہزار بتا دیا ۔ اسی طرح وہ روپیہ اکٹھا کرتے ہیں ۔ ان کے اپنے پاس تو صرف ۲۰ ایکڑ زمین ہوگی ۔ بس غریبوں کو پھنساتے ہیں اور Black-mail کرتے ہیں ۔ لوگوں کو لوٹتے ہیں ۔ ایک جھوٹا case اسی غنڈہ رجوعہ سے بنایا ہے ۔ اور دس ہزار روپیہ ایک اچھے غریب آدمی سے مانگ لیا ہے ۔ پولیس نے تفتیش کی اسی آدمی کے Offence کے دن سب جج کے پاس دادو میں پیشی تھی ۔ اور پولیس کو اندازہ ہو گیا کہ یہ جھوٹا case ہے ۔ اور دال میں کچھ کالا ہے ۔ اس کے بعد وہ کمشنر حیدر آباد اور ڈی ۔ آئی ۔ جی حیدر آباد کے پاس گیا ۔ انہوں ٹھٹھے کا ڈی ۔ ایس ۔ پی بھیجا ۔ اس نے بھی جھوٹا کیا ۔ اس کے بعد وزیر صاحب نے یہاں سے افسروں کو فون کیا کہ یہ میرے دوست ہیں ان کی مدد کی جائے ۔ ابھی یہاں سے سی ۔ آئی ۔ ڈی پولیس اس کے کہنے پر روانہ کی گئی ہے ۔ ہمیں خیال تھا کہ D.I.G., C.I.D. صاحب انصاف

کریں گے لیکن حالت یہ ہے کہ افسران اور وزیر صاحبان جب اس طریقہ سے چور اور ڈاکوؤں کی مدد کر رہے ہیں۔ اور غریبوں کو لوٹا جا رہا ہے۔ Black-mail کرتا ہے۔ جھوٹے cases بنانا ان کا پیشہ ہے۔ ان کی صرف چالیس پچاس ایکڑ زمین ہے جس کا وہ مالیہ دیتے ہیں۔ ان حالات میں آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اصل بات کیا ہے۔ آپ ان کا ریکارڈ دادو ڈسٹرکٹ پولیس سے منگا کر دیکھیں اگر میں جھوٹ بولوں تو مجھ پر قانونی کارروائی کی جائے۔ اور اگر میری بات سچی ہے تو ان کو پوری پوری سزا دی جائے۔ اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ طالب علموں کے لئے کتابوں اور فیسوں کا خرچ بہت زیادہ ہے۔ یونیورسٹی آرڈیننس کو ختم کیا جائے اور فیسوں میں ۵۰ فیصدی کمی کی جائے۔ ہمارے سندھ کے لوگ نوکری کے لئے تڑپ رہے ہیں یہاں پنجاب کے ۶۰ آدمیوں کو سٹینو اور ان کو ٹائپسٹ بنا دیا گیا ہے۔ سرحد بلوچستان اور سندھ کے علاقوں سے کوئی شخص نہیں لیا گیا اور نہ advertisement کیا گیا تھا۔ جب ۵۰ سیکشن افسر اور سپرنٹنڈنٹ promote ہوئے تو سرحد بلوچستان سندھ بہاولپور کے کسی شخص کو ترقی نہیں دی گئی۔ کیا اس لئے ون یونٹ بنایا تھا۔ افسوس اور شرم کی بات ہے کہ ہمارا حق ہم کو نہیں دیتے۔ ایک دن ایک دوست نے کہا تھا کہ ہم نے یہ ون یونٹ بنائی ہے اگر کسی نے ون یونٹ کی مخالفت کی تو ہم اس کو منہ پر تھپڑ ماریں گے۔ اس کے جواب میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جس نے ون یونٹ کے حق میں بات کی ہم اسے مکہ ماریں گے یا جوتا ماریں گے۔ یہ اچھی بات ہے؟ جس کا جی چاہے کوئی اس کے حق میں بات کرے یا کوئی اس کے خلاف بات کرے کسی کا کوئی حق نہیں کہ وہ دوسرے کو پھٹکار دے۔ خدا بھی دیکھتا ہے اگر آپ ایسی بات کریں گے تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں Civil-war نہ ہو جائے پھر آپ کو ہاتھ ملنے پڑیں گے۔ رب العالمین ایسا نہ کرے ہمارا پاکستان سلامت رہے۔

جناب والا۔ اس حکومت نے دادو ضلع کی ترقی کے لئے اس بجٹ میں کچھ نہیں دیا ہے۔ شکار پور ایک پرانا شہر ہے سکندر کے زمانے کا ہے اس شہر کے عوام کی حالت بھی اچھی نہیں۔ اور اس کی ترقی کے لئے کوئی تجویز پیش نہیں کی گئی۔ بلکہ اس کو بالکل تباہ اور ختم کیا جا رہا ہے۔ میں حکومت سے گذارش کروں گا کہ اس کی طرف فوری توجہ دی جائے۔ ورنہ یہ دوسرا تھوھن کا ڈیرہ بن جائے گا۔ اگر آپ سنبھال نہیں سکتے ہیں تو ون یونٹ توڑ دو۔

Mr. Ahmed Saeed Kirmani : On a point of order. You gave a decision that all those members who have given cut motions would be given a chance to speak....

Mr. Senior Deputy Speaker : Provided they were present and you were not.

Mr. Ahmad Saeed Kirmani : Sir, I am present. You were pleased to rule that all those members who have moved cut motions will be given a chance. The House is in progress and I am now asking your honour to give me an opportunity to speak.

Mr. Senior Deputy Speaker : You were not present when you were called upon and now you have lost your right.

ڈاکٹر بیگم اشرف عباسی (بہاولپور۔ خیر پور۔ کوئٹہ ڈویژن)—صدر محترم ۔ آج میں جو تھوڑی سی چیزیں بتاؤنگی وہ اردو میں بتاؤنگی ۔ تاکہ میری نحیف آواز میرے زیادہ معزز بھائیوں کے کانوں تک پہنچ سکے میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان سے آج یہ پوچھنا چاہتی ہوں ۔ کہ جب ہمیں اتنے بیرونی خدشات لا حق ہیں ۔ تو وہ کیا وجوہات ہیں ۔ کہ ایک خدا رکھتے ہوئے ایک ایمان رکھتے ہوئے ۔ ایک رسول کی اطاعت کرتے ہوئے اور ایک عضو ہوتے ہوئے ہم ایک دوسرے سے بدگمان ہو گئے ۔ ایک دوسرے پر اعتماد نہیں ہے تو اگر میں اس جگہ یہ بتاؤں کہ جنرل ایڈمنسٹریشن کے اکثر لوگ جو بر سر اقتدار ہیں ۔ ان کی اقربا نوازی اور انکی غلط پالیسوں کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے تو میں غلط نہ کہونگی میں یہاں یہ بتانا چاہتی تھی کہ جو لوگ بر سر اقتدار ہیں ۔ جب لوگ ان کے پاس اپنے مطالبات لے کر جاتے ہیں ۔ تو یہ ان کو بتائیں کہ جو جائز مطالبات ہیں انکو پورا کیا جائے ۔ یا اس کے ناجائز مطالبات ہیں تو انہیں بتانا چاہئے ۔ کہ بابا یہ آپ کے ناجائز مطالبات ہیں اس لئے یہ پورے نہیں ہو سکتے تو ان کے دل میں کبھی بھی بدگمانی نہیں ہو سکتی ۔ میں اب کچھ ایسی باتیں کہنا چاہتی ہوں ۔ جو شاید کسی کو ناگوار گذریں ۔ لیکن میں کچھ عرض کرنے سے پہلے یہ بتانا چاہتی ہوں کہ میری کسی سے شخصی عداوت نہیں ہے اور میں سب معزز بھائیوں کو یہ عرض کرونگی اور آپ کی وساطت سے پریس سے بھی درخواست کرونگی کہ جو ہمارے صحیح جذبات ہیں ۔ وہ ان کو دیکھا کریں ۔ کہ ہم کن جذبات کے تحت کوئی چیز کہہ رہے ہیں ۔ یہ نہ دیکھیں کہ ہم کس یونٹ کے ہیں ۔ اور اگر ہم چھوٹے یونٹ کے ہیں ۔ تو وہ یہ سمجھیں کہ ہم atni one unit ہیں ۔ اور یونٹ کے خلاف باتیں کر رہے ہیں ۔ کیونکہ یونٹ کسی کے کہنے سے نہ برقرار رہے گا ۔ اور نہ ہی ٹوٹ سکے گا ۔ یہ تو بنیادی چیزوں کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ آیا یہ پاکستان کے لئے اچھا ہے یا نہیں اسے تو ہم زیر بحث لا ہی نہیں رہے۔

تو اس لئے میں یہ کہہ رہی تھی۔ کہ ہمارا بجٹ جس طریق سے پیش کیا گیا ہے اگر وہ بجٹ کسی اور طریقے سے پیش کیا جاتا تو شاید اس قدر بے اعتمادی اور بدگمانیاں پیدا نہ ہوتیں۔ اس بجٹ کے پیش کرنے کے بعد نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہمارا جو بڑا بھائی ہے وہ تو کہتا ہے کہ ہمارا چھوٹا بھائی ہمارا حق لے کر کھا رہا ہے۔ اور چھوٹے بھائی کو یہ ہو رہا ہے کہ کتنا بھی وہ غریب ہو کتنا بھی ناکارہ ہو لیکن اس کی خود داری یہ گوارا نہیں کرتی۔ کہ ہمارا بڑا بھائی یہ سمجھے کہ وہ ان کے ٹکڑوں پر پل رہا ہے (نعرہ ہائے تحسین) تو اس وجہ سے جو بنیادی چیز ہے۔ اگر صوبائی اسکیمیں الگ دکھائی جاتیں ریجنل اسکیمیں الگ اور جن سکیموں سے سارے پاکستان کا فائدہ ہو رہا ہے جیسے ہمارے گدو بیراج ہے۔ غلام محمد بیراج ہے۔ وہ اگر سندھ کے تحت جاتیں تو یہ صورت حال پیدا نہ ہوتی کہ ہم ایک دوسرے سے بدگمان ہو جاتے۔ کئی لوگ مجھ سے کبھی کبھی پوچھتے ہیں۔ کہ آخر آپ کو اس میں کیا ملتا ہے آپ کیوں ون یونٹ کے خلاف ہیں ہم نے کہا کہ ہم اس کے اس وجہ سے خلاف ہیں کہ جتنے ہمارے بنیادی حقوق ہیں کچلے گئے ہیں میں اس دوران میں ایک دو مثالیں پیش کرونگی حالانکہ ویسے تو لاکھوں ایسی مثالیں ہیں۔ اب فرض کیجئے کہ آپ نے ایک Industrial estate اس یونٹ میں قائم کر دیا اب اس کا جو مینجر آتا ہے وہ کوئی بھی ہو ہمارا بڑا بھائی ہو یا چھوٹا کوئی بھی ہو وہ دوسرے یونٹ سے آتا ہے اب جب ان کے ٹینڈر منگائے جاتے ہیں تو لوگ ٹینڈر بھیجتے ہیں۔ مقامی لوگ بھی بھیجتے ہیں۔ باہر والے بھی بھیجتے ہیں اگر مقامی لوگوں کے ٹینڈر کم ہوتے ہیں۔ تو کم پیسوں میں وہ ٹھیکہ ہوتا ہے۔ تو یہ کسی کو نوازنے کے لئے یہ بتا کر کہ چونکہ وہ economically work نہیں کریگا اس وجہ سے اسے نامنظور کر دیتے ہیں۔ اور کبھی اگر زیادہ ہوتا ہے۔ تو وہ کسی کو نوازنے کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ یہ زیادہ ہے اور جو کم پیسے میں کام کرے اسے کیوں نہ دیں۔ اب جب مینجر بھی باہر کا آیا ٹھیکیدار بھی باہر کا آ گیا تو اب دیکھئے وہاں کا جو لیبر ہوتا ہے۔ وہ بھی وہاں کا نہیں رہتا۔ اب ہماری Industrial estate لاڑکانہ ہی کو دیکھ لیجئے ادھر مینجر بھی باہر کا ٹھیکدار بھی باہر کا اور اب لیبر بھی اس بنا پر باہر کا منگایا گیا ہے لیکن باوجود اس کے کہ وہاں کے لوگ بھوکے مر رہے ہیں وہ لیبر باہر ہی کے منگوا رہے ہیں حالانکہ غیر مقامی لیبر اتنا کام نہیں کر سکتے جتنا کہ مقامی لیبر کر سکتے ہیں۔

تو اب آپ ایسا خود ھی دیکھیں کہ جب ایسی چیزیں ھونگی اور ھزاروں ھی ایسی چیزیں ھیں تو پھر کس طرح بدگمانی نہ پھیلے ۔ اور یہ جنرل ایڈمنسٹریشن ھی کا قصور ھے ۔ ان کو دیکھنا چاھئے کہ مقامی لوگوں کے interest safe gaerd ھوں ۔ تو یہ بدگمانیاں نہ پیدا ھوں ۔

Mr. Ahmed Saeed Kirmani : On a point of order, Sir, I understand that you were kind enough to give a ruling to the effect that only those members will take part in this debate who have moved cut motions. I understand that just now Begum Ashraf Abbasi has spoken, but in the Order of the day I do not find her name. I further understand that there has been a departure from this rule. I submit that this departure should be in the case of everbody and that this should not be discretionary and should be confined only to the members sitting on the Treasury Benches. If you are inclined to grant me permission to speak by virtue of my being a member, I shall be thankful.

Mr. Senior Deputy Speaker : The position is that now the turn of the members who have given notice of cut motion has finished, I am now taking up further debate under the general debate. In general debate the member's case may also be considered, but that will come in due course.

Mr. Ahmed Saeed Kirmani : : Alright, Sir.

میاں محمد شریف (پارلیمنٹری سیکرٹری)—جناب سپیکر ۔ اس ایوان میں مختلف موضوعات پر تقاریر کو سنا ۔ اور میں یہ سمجھتا ھوں ۔ کہ اس ایوان کی اکثریت نے جس معاملے کو باربار یہاں دوھرایا ھے وہ رشوت کا کا معاملہ تھا ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرتا ھوں کہ رشوت بلاشبہ بری چیز ھے ۔ اور کون کافر کہتا ھے ۔ کہ لوگوں رشوت نہیں لیتے اور رشوت خوار ایڈمنسٹریشن میں نہیں ھیں ۔ لیکن رشوت لی بھی جاتی ھے اور دی بھی جاتی ھے ۔ اس کا لینا بھی جرم ھے اور دینا بھی ۔ معاشرے کی اصلاح کا جہاں تک تعلق ھے میں نے دیکھا ھے ۔ کہ ھم میں سے ھی یعنی پبلک میں ھی لوگ Touts ھوتے ھیں ۔ اور وہ باھر جا کر رشوت کا سلسلہ کرتے ھیں ۔ تو یہ کہنا کہ رشوت کا قلع قمع کرنا حکومت کا فرض ھے اور اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ڈال دی جاتی ھے ۔ میں سمجھتا ھوں کہ ھمارے فرائض میں بھی شامل ھے کہ اپنی constituencies میں جا کر پبلک سے ملیں ۔ جلسے کریں اور تقریریں کریں اور جمعہ کے خطبات میں یہ ظاھر کریں ۔ کہ رشوت دینا گناہ ھے جرم ھے ۔ اور یہ خدا اور رسول کے احکام کے خلاف ھے ۔ محض حکومت پر اس کی ذمہ داری ڈال دینا اور یہ کہہ دینا کہ اس کا انسداد صرف حکومت ھی کرے ۔ اور اس کا الزام حکومت پر ڈالنا اور پبلک اور عوام کو اس سے بالکل مستثنے کرنا جائز نہیں ھے ۔ دوسرا اعتراض جنرل ایڈمنسٹریشن کے متعلق ھے جہاں تک جنرل ایڈمنسٹریشن کا تعلق ھے میں سمجھتا ھوں کہ جنرل ایڈمنسٹریشن میں جہاں کچھ لوگ بددیانت ھیں تو دیانتدار بھی ھیں میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ھے

کہ وہ لوگ صبح سات بجے گھر سے آتے ہیں اور شام کے ۴ یا ۵ بجے تک اپنا کام دیانتداری سے کرتے ہیں اور کبھی رشوت نہیں لیتے اور ان پر اور انکی دیانتداری پر شبہ نہیں کیا جا سکتا ۔ میرے خیال میں ہر شخص کو بددیانت ٹھہرانا اور مطعون کرنا قطعی طور پر مناسب نہیں ہے ۔ میرے خیال میں یہ لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں اور ہر شخص کو ایک آنکھ سے نہیں دیکھنا چاہئے ۔ اس سلسلے میں مجھے ایک واقعہ یاد آیا ۔ ایک سکھ کلکٹر تھا وہ سال بھر تک فائلیں جمع کیا کرتا تھا ۔ سال بھر کے بعد جسوقت کمشنر نے دورہ کیا ۔ تو کسی نے کہا ''صاحب فائلیں بہت جمع ہو گئیں ہیں ۔ کلکٹر نے کہا کتنی فائلیں ہیں تو کسی نے کہا ۔ ۱۵۰ فائلیں ہیں ۔ کلکٹر صاحب نے کہا سب کو سزائے قید کر دو ۔ تو جنرل ایڈمنسٹریشن کے سلسلے میں راؤ صاحب کا یہ کہنا کہ سب ناپاک ہیں سب جہنمی ہیں ۔ اگر ایڈمنسٹریشن میں بد دیانت لوگ ہیں تو کثرت ان لوگوں کی بھی ہے جو دیانتداری کیساتھ اس ملک کی خدمت کر رہے ہیں ہمیں انکو خراج تحسین پیش کرنا چاہئے ۔ جن لوگوں کو اسمیں شک ہو وہ میرے ساتھ آئیں تو میں انکو دکھا دونگا کہ اگر ساڑھے سات بجے کا دفتر ہے تو وہ سات بجے دفتر آ جاتے ہیں اور تین چار بجے تک کام کرتے ہیں ۔ انکی دیانتداری پر شبہہ کرنا انکی حوصلہ شکنی کے مترادف ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Yes, Mr. Memon. You have five minutes only.

Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon : (HYDERABAD-I): MR. SPEAKER : Sir, in his Budget speech (page 3) the Finance Minister had said :

> "The new responsibilities were accepted by the Province with willingness, indeed eagerness, notwithstanding the apprehenshions of some who thought that too much was being entrusted too early to the Province and that the Provincial Administration might not be able to bear the strain. Not only has the province cheerfully borne the strain but has succeeded in vindicating the wisdom of the decision to entrust complete executive responsibility in the field of food and agriculture, health, industries and communications to the Province".

Now, Sir, this being the yard-stick I come to the main point. Yesterday the Parliamentary Secretary of Industries said that two sugar factories had been sanctioned: One is to be installed at Larkana and the other at Hala. In the case of the one at Larkana the recipient is Mr. Mangi.

Now, Sir, I shall refer to the figures which I have collected from the Budget books that were given to us.

In Larkana district eleven hundred acres were brought under the sugar-cane during1960-61. During 1961-62 seveteen hundred acres were brought under sugar cane. As against that in Khairpur thirteen thousand acres were brought under the crop. Then in Nawabshah the acreage was the highest - twenty two thousand and six hundred acres. Sanghar nine thousand eight hundred. Tharparkar eight thousand three hundred and Hyderabad ten thousand eight hundred. Then Sir the total acreage under sugar-cane in the four continguous districts of Jacobabad, Sukkur, Larkana and Dadu is nine thousand and two hundred acres.

I challenge those in charge of Industry and particularly the PIDC, with what justification have you hit upon Larkana where you are going to instal a sugar factory. Is it not a waste of money to instal a factory there especially when we were info med by the Parliamentary Secretary that the soil was not good and it had to be abandoned and the authorities are in search of a better site.

Now, Sir, about the factory at Hala. I have given figures to the House that during 1961-62 the total acreage in Hyderabad was ten thousand eight hundred and the House knows that we have already one factory at Hyderabad: What is the justification of installing a factory at Hala in Hyderabad district. I would appeal to the authorities to kindly think of other districts as well. Nawabshah alone has an acreage of twenty-two thousand and six hundred. I would only appeal to the House and to the authorities and ask them as to what is the justification of setting up a factory there. I have ample reasons to say that political considerations have weighed in permitting these factories to be opened at these two places. This is a waste of money and the responsibility will be entirely on the shoulders of the PIDC. I warn those officers that instead of indulging in politics and thinking of setting up industries at places where there is a likelihood of creating bitterness, heart-burning and bickerings in the Province they should think of the interest of the Region and Region alone.

چودھری سلطان محمود (پارلیمنٹری سیکرٹری)— جناب والا ۔ جنرل ایڈمنسٹریشن کی بحث کے دوران جنرل بجٹ کی بحث کے دوران الزام لگایا گیا ھے کہ سروسز میں بد دیانتی نااھلی اور فرض ناشناسی ھے ۔ جناب والا نہ میں اسکی تائید کرتا ھوں کیونکہ ملازمتوں میں کثرت سے ایسے اصحاب موجود ھیں جو دیانتدار ھیں فرض شناس ھیں اور اپنا کام خوب کرتے ھیں بقول ملک قادر بخش کے انکے دامن پر نماز پڑھی جا سکتی ھے مگر ایسے لوگ بھی ھیں جو بد دیانت ھیں نا اھل ھیں فرض نا شناس ھیں اسلئے میں اسکی تردید بھی نہیں کر سکتا ۔ جناب والا ۔ دیکھنے والی بات یہ ھے کہ رشوت کیوں ھے اور موجودہ حکومت اسکے لئے کس حد تک ذمہ دار ھے ۔ اسکا علاج کیا ھے اور موجودہ حکومت اسکے لئے کیا کوئی علاج کر رھی ھے یا نہیں کر رھی ھے ۔ جناب والا ۔ رشوت کی اگر ھسٹری تلاش کی جائے تو شاید یہ اتنی ھی پرانی ھے جتنی پرانی دنیا ھے جب آدمی کے دل میں پہلی دفعہ دوسرے آدمی کے حق کے لینے کا خیال پیدا ھوا ھوگا اسوقت رشوت نے جنم لیا ھوگا ۔ ملازمتوں کے معاملے میں ھمیں یہ بات نہ بھولنی چاھئے کہ ملازمین ھم میں سے ھیں اور اس معاشرے کا حصہ ھیں ۔ پڑھے لکھے اچھے دماغ کے لوگ معاشرے میں سے ملازمتوں میں جاتے ھیں ۔ معاشرے کی پست اخلاقی یا بلند اخلاقی کا پرتو یا عکس ان پر پڑتا ھے اگر معاشرے کا اخلاق یا معیار بلند ھے تو رشوت ستانیاں کم ھوتی ھیں اگر معیار پست ھے تو رشوت زیادہ ھوتی ھے ۔ رشوت ھر زمانے میں رھی ھے اور غالباً اسکو بند نہیں کیا جا سکتا ۔

جناب والا ۔ موجودہ حکومت نے Screening کے علاوہ Anticorruption کا محکمہ کھولا ہے جو بد دیانت افسران کو سینکڑوں کی نہیں ہزاروں کی تعداد میں جیل بھیج چکا ہے افسران کو مختلف قسم کی سزائیں دی جاتی ہیں اور اسکے علاوہ چھوٹے ملازمین کی تنخواہوں میں اس لئے اضافہ کیا گیا ہے کہ انکے اخراجات پورے ہوں اور یہ بد دیانتی سے بچے رہیں ۔ گو اکثر حضرات کا خیال یہ ہے کہ تنخواہ کی موجودہ زیادتی رشوت کا کوئی حل نہیں ہے۔ انکا یہ خیال ہے کہ ملک کا جو average آدمی ہے ملک کا average جو انسان ہے اسکی ماہوار آمدنی کم ہے۔ تاہم ہر اس آدمی کے مقابلہ میں سرکاری ملازم کی تنخواہ میں اضافہ کرکے موقعہ دیا گیا کہ وہ دیانتدار بنے مگر جہاں تک اخلاق کا تعلق ہے جب تک ہمارا قومی کردار بلند نہیں ہوتا اسوقت تک رشوت بند نہیں ہو سکتی ۔ مختلف پارٹیز ہیں ان میں سیاستدان بھی شامل ہیں ہمارا فرض ہے کہ عوام میں جائیں ۔ انکو بیدار کریں کہ رشوت بری چیز ہے ۔ انکے اخلاقی معیار کو بلند کریں تو افسران کا معیار بلند ہو سکتا ہے ۔ اگر دینے والے کم ہو جائیں تو لینے والے خود بخود کم ہو جائیں گے ۔

Minister of Revenue : (Khan Pir Muhammad Khan: Sir I want to make an announcement that answers to Assembly Questions for Industries and Commerce Department list of 25th have been received. The answers have been placed on the table Sir. So the wishes of the House have been complied with.

سید احمد سعید کرمانی (لاہور — ۵) ۔جناب سپیکر ۔ میں آج کے موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہت سی باتوں کی بجائے دو تین باتوں پر اکتفا کروں گا ۔ سب سے پہلا مسئلہ جو میں نے آپکی وساطت سے اس ہاؤس کے سامنے پیش کرنا ہے وہ یہ ہے کہ وقف پراپرٹی آرڈیننس ایسا ناقص قانون ہے ہے کہ اس کی رو سے وقف کے افسران کو اتنے اختیارات مل گئے ہیں کہ ان میں عام عدالتوں کو دخل دینے کا بہت کم اختیار ہے ۔ یہاں کرایہ داری کا جو عام قانون ہے وہ بھی وقف جائیداد پر لاگو نہیں ہوتا جس کے نتیجہ کے طور پر وقف کی جائیداد کا کرایہ اوقاف کے افسران ناجائز طور پر اپنی مرضی کے مطابق بڑھا رہے ہیں ۔ میں چاہتا ہوں کہ حکومت اس مسئلے پر اپنی پہلی فرصت میں توجہ دے اور جو پیچیدگی اوقاف کی جائیدادوں کے سلسلے میں پیدا ہو رہی ہے اس میں کمی کرنے کی کوشش کرے ۔

دوسری بات جسکی طرف میں ہاؤس کی توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہم دیکھ کر رہے ہیں کہ حکومت Semi-autonomous اداروں میں سابق فوجی Genera's کو Accommo'ate کر رہی

ھے حالانکہ ان میں اکثریت ان لوگوں کی ھے کہ جو مارشل لا' کے دوران اپنی عوام دشمنی کی وجہ سے مشہور تھے - جنکے ھاتھوں بے گناہ لوگ اور غریب مسلمان برباد ھوئے - چہ جائے کہ حکومت انکو ملازمت سے برطرف کرتی انکو عام سول سروس میں ممتاز نوکریاں دے رھی ھے اور وہ کام نہیں جانتے جو انکے سپرد کیا گیا ھے - میں ارادتاً چند Generals کا نام نہیں لینا چاھتا کہ ان کو صوبے میں زمینیں بھی ملی ھیں اور ان لوگوں کو ھر قسم کی سہولتیں میسر ھیں اور طرہ یہ کہ انکو Prized jobs صوبے میں دی جا رھی ھیں - جنکے وہ قطعاً اھل نہیں ھیں - انکی ماضی کی عوام دشمنی کے صلے میں انہیں Accommodate کیا گیا ھے - کیا ھم حکومت سے توقع کر سکتے ھیں کہ جو عوام دوستی کا نعرہ بلند کرتی ھے وہ ھمیں ان سفید ھاتھیوں سے نجات دلائے گی جن سے ھم پہلے ھی برباد ھو چکے ھیں -

تیسری بات میں Law of contempt کے بارہ میں عرض کرنی چاھتا ھوں - آپ جانتے ھیں کہ پیشے کے لحاظ سے میں وکیل ھوں اور جج صاحبان کی عزت اور احترام کرنا میرے خون میں ھے لیکن حقیقت یہ ھے کہ اگر اس ملک کا قانون undefined and vague ھو تو پھر کیا صورت حال پیدا ھو گی -

Mr. Senior Deputy Speaker : Mr. Kirmani, can you discuss amendment of law in the Budget discussion ?

Syed Ahmed Saeed Kirmani : This comes under general administration.

Mr. Senior Deputy Speaker : I think you can't.

Syed Ahmad Saeed Kirmani Alright, Sir, I withdraw that.

چوتھی بات مجھے پی آئی ڈی سی کے بارہ میں عرض کرنی ھے کہ نمک کا کام اور کاروبار کئی سالوں سے اس صوبہ میں سر انجام پا رھا تھا لیکن پی آئی ڈی سی نے اپنے لاڈلوں کو نوازا ھے - حکومت نے Stockists Scheme شروع کردی جسکی وجہ سے بیشتر خاندان ناکارہ ھو گئے ھیں اور اس سے پیشتر جو کام ھو رھا تھا وہ عوام کی تشفی سے کیا جا رھا تھا اسکی وجہ یہ ھے کہ حکومت اور پی آئی ڈی سی کی سوچی سمجھی سکیم ھے کہ وہ اپنے لاڈلوں کو نوازے اور ھر اس شخص کو اس کاروبار سے باھر نکال دے جو کسی وقت حکومت کو آنکھ دکھا سکتا ھے - میری یہ گذارش ھے کہ کہ حکومت پی آئی ڈی سی پر دباؤ ڈالے اور انکی سٹاکسٹ سکیم کو ختم کرے جس کی وجہ سے کئی گھرانے بیروزگار ھو گئے ھیں - جناب والا - اس

صوبے کے عوام ایک سوال ہم سے پوچھتے ہیں وہ یہ سوال ہے جو ہم آپکی وساطت سے حکومت سے پوچھتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ حکومت جتنے کمشن مقرر کرے اور اسکی رپورٹ حکومت کے پاس پہنچ بھی گئی ہو اور حکومت شائع کرنے کے بعد اسکے حصوں پر عمل در آمد شروع نہیں کرتی ۔ جسٹس کارنیلیس کی سرکردگی میں کمشن بٹھایا گیا اور پتہ نہیں کہ سفارشات کون سے سرد خانے میں پڑی ہیں ۔ عوام کا مطالبہ ہے کہ ان سفارشات کو مشتہر کیا جائے ۔ دباؤ ڈال کر حکومت کو مجبور کیا جائے کہ ان سفارشات پر عمل کیا جائے ۔

میاں محمد اکبر خاں کاذجوں (رحیم یار خاں ۔۱) — جناب والا۔ ایڈمنسٹریشن پر کافی بحث ہو چکی ہے میں اس پر مزید بحث کرکے معزز ہاؤس کا وقت ضائع کرنا نہیں چاہتا ۔

Minister of Law: Sir I move—

That the question be now put.

Mr. Senior Deputy Speaker : After this speech.

میاں محمد اکبر خاں کاذجوں- میں آج محکمہ تعمیرات کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ اسوقت ملک ترقیاتی کاموں پر خاص کر دھیان دے رہا ہے ۔ محکمہ تعمیرات اس میں خاصا پارٹ ادا کرے گا مگر محکمہ انجینئرنگ میں رشوت بڑے زوروں پر ہے ۔ ٹھیکیداروں سے بیس سے لیکر پچیس فیصدی تک Total Amount پر رشوت لیتے ہیں ۔ یہ صرف چھوٹا عملہ ہی نہیں لیتا بلکہ نیچے سے لیکر اوپر تک سب اس میں شامل ہیں ۔ جسکی وجہ سے جناب والا ۔ آج سیمنٹ کی جگہ ریت استعمال ہوتی ہے۔ جو عمارتیں آج بنتی ہیں وہ کل گر جاتی ہیں اور ملک کا روپیہ ضائع ہو جاتا ہے ۔ اس طرف خاص دھیان کی ضرورت ہے اور انکے محاسبے کیطرف خاص دھیان دیا جائے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : There is a motion for closure to which I give my consent, and the question is—

That the question be now put.

(The Motion is carried).

وزیر آبپاشی وبرقیات (ملک قادر بخش) جناب والا — میں چند دوستوں کو مختصر جواب دینے سے قبل مسز ڈاکٹر عباسی صاحبہ کیطرف متوجہ ہوتا ہوں اور صرف اتنی گذارش کروں گا اگر وہ فارسی سمجھ سکتی ہیں کہ

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ ای

باز می گوئی کہ دامن تر مکن ہوشیار باش

اگر ہم خاموش رہتے ہیں تو یہ کہا جاتا ہے کہ بڑا ریجن چھوٹے بھائی کو کھا رہا ہے اور جب کبھی اعدادو شمار دیتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ بڑے بھائی کو شرم نہیں آتی کہ چھوٹے کو ستا رہا ہے اور اس سے آگے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا ۔

اب میں جناب عرض کرتا ہوں کہ خواجہ صفدر صاحب میرے عزیز دوست ہیں مجھے خوشی ہے ۔ آج انہوں نے پورے سیکرٹریٹ کے سرنٹنڈنٹ کو لیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بڑی زیادتی ہے کہ سیکشن آفیسر کیوں لئے گئے ہیں ۔ ایک سال کے تجربہ نے بطور وزیر مجھے بتلایا ہے کہ سیکشن آفیسر ایک بہت ہی مفید اور کارآمد ہیں جو سیکرٹریٹ کے کام کو بہت جلد نکال رہے ہیں اور صحیح noting ہوتی ہے ۔ اب وہاں قابل آدمی لگے ہوئے ہیں اور کلرکوں کا جو زمانہ تھا وہ جاتا رہا ہے ۔ خواجہ صاحب کا یہ اعتراض میں تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہوں ۔ بلکہ میں ان کو یاد دلاتا ہوں کہ موجودہ سسٹم کامیاب سسٹم ہے۔ حضور والا۔ ایک چیز ہے جس پر تھوڑا سا وقت لوں گا ۔ یہاں ہر تقلید اور ہر کوئی ایسی بات جس کو عوام پسند نہ کریں وہ یہاں معرض وجود میں آتی ہے اس کی ذمہداری حزب مخالف کی طرف سے حکومت پر ڈالی جاتی ہے ۔ مجھے معاف کریں گے اگر میں یہ کہوں کہ اس طرف بھی ایک ''جگتو فرنٹ،، بن گیا ہے ۔ اس کا نام اگر میں چوں چوں کا مربہ رکھوں تو زیادہ مناسب ہوگا ۔ اس میں تضاد ہے ۔ ان میں آگ اور پانی مل گئے ہیں ۔ ایک کہتا ہے ون یونٹ توڑ دو وہ بھی ان کا بھائی ہے ۔ ایک کہتا ہے ون یونٹ نہ توڑو میں بھی تمہارے ساتھ ہوں ۔ ایک کہتا ہے میں سرخ پوش ہوں پختونستان بننے دو ۔ پاکستان کے ٹکڑے کرو اور گلے مل لو ۔ کیونکہ ہم بھائی بھائی ہیں ۔ کوئی جناب نیشنل فرنٹ ہے ۔ خدا جانے کتنے فرنٹ یہاں اکٹھے ہو گئے ہیں ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں خدارا مجھے بتلائیے کہ تم کس کے خلاف اکٹھے ہو رہے ہو ۔ وہ ایک چیز کے خلاف اکٹھے ہوئے ہیں وہ آج میں بتلانے لگا ہوں چاہتا تھا کہ نہ بتلاؤں ۔ (قطع کلامیاں) ۔

سردار محمود حسین— پوائنٹ آف آرڈر ۔ ملک قادر بخش صاحب کہتے ہیں کہ وہ اتنے اکٹھے ہو گئے ہیں میرے خیال میں وہ کنبہ ہے . . . .

وزیر آبپاشی وبرقیات— مجھے خواجہ محمد صفدر صاحب معاف کریں گے ایک مثال پیش کرتا ہوں ۔ جب کوئی مری ہوئی نعش جنگل میں پڑی ہو اس کا گوشت کھانے والے مختلف اطراف سے جانور آ جاتے ہیں ۔ کچھ پرندے بھی اکٹھے ہو جاتے ہیں اور مل کر کھاتے ہیں ۔ (قطع کلامی) اگر

شیعہ سنی فساد ہو جائے تو یہ بغلیں بجاتے ہیں - خوشی کرتے ہیں کہ حکومت کو بدنام کریں گے - بڑی بڑی تقریریں کریں گے - طلبا کی ہڑتال ہوتی ہے تو دوڑتے ہیں کہ چلو طلبا کے پاس جائیں اور کہیں شاباش امتحان میں مت بیٹھو - اگر طلبا کو کوئی تکلیف ہے کہ یونیورسٹی نے کورس اچھا نہیں بنایا تو ان کے گھر شادیانے بجتے ہیں - میں کہتا ہوں قوم کی طرف دیکھو تم کہاں شادیانے بجا رہے ہو - کن لوگوں کے خلاف آپ لوگوں نے اجتماع قائم کر رکھا ہے - یہ بھی حضور کہنے کی باتیں ہیں - میں انہیں نہیں جھٹلاتا مگر کیا اپنی آنکھوں کو جھٹلاؤں کہ جب رات کے وقت سرگودھا سے خانیوال کی طرف گاڑی جا رہی ہے تو کیا پولیس والوں نے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں لوگوں کو اکٹھا کر لیا تھا اور کہا صدر ایوب کو رات کو جگاؤ اور سونے نہ دو اور نعرے مارو - وہاں سے گاڑی چل کر شور کوٹ پہنچی وہاں پولیس نے اکٹھا کر لیا تھا کہ سوتے ہوئے کو آرام نہ کرنے دو اور تم اکھٹے ہو جاؤ - آگے عبدالحکیم کا اسٹیشن آیا - - میں جناب والا - اس چیز کو بحث میں نہیں لانا چاہتا تھا لیکن بار بار یہ لائے اور ہم صبر سے سنتے رہے - یہ جناب والا - ڈاکٹر گوبل کے شاگرد ہیں کہ بار بار غلط بیانی کرو اور بڑی چیز پر غلط بیانی کرو تا کہ وہ سچ سمجھی جائے یہ چیز وہ کرتے ہیں - (ہیئر - ہیئر) میں عرض کر رہا تھا کہ عبدالحکیم کے اسٹیشن پر اور چھوٹے اسٹیشنوں پر صدر کو رات کے وقت آرام نہ کرنے دیا گیا کیا یہ پولیس والوں نے انتظام کر رکھا تھا کہ رات کو صدر کو نہ سونے دو - اس سے زیادہ نہیں کہتا اس لئے کہ مجھے کہتے ہوئے شرم آ رہی ہے -

خواجہ محمد صفدر — اخبار ضرور دیکھیں -

وزیر آبپاشی و برقیات — اب میں جناب والا - اخباروں کی طرف آتا ہوں - میں اخبار والوں کی آپ کے توسط سے چند خبریں بتلاؤں گا - پھر آپ ان پر اگر مرضی ہو اعتبار کر لیں -

خبر نمبر ۱ -

"کہ ملک قادر بخش گجرات گیا اور گجرات کے وکلا نے ملنے سے احتراز کیا اور نہ ملے -

۲ - پاکستان ٹائم کی خبر کہ وزیر قانون کو صاحب صدر نے راولپنڈی بلایا ہے کیونکہ دو مرکز کے وزیر ناراض ہیں کہ کریمینل لا اینڈ سنٹ بل ایک اچھا قانون نہیں بنا ہے - خدا کی قسم جھوٹ ہے اور

جھوٹے پر صد بار لعنت ہے ۔ آج کی خبر سن لو یہ وزیر تعلیم مستعفی ہو چکی ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ خبر جھوٹی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر — جھوٹ کیا پارلیمانی لفظ ہے ؟

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر — یہ غیر پارلیمانی لفظ ہے ۔

خواجہ محمد صفدر - پھر جناب وزیر صاحب اسے واپس لے لیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات - اگر کسی ممبر کے متعلق ہو تو ٹھیک ہے میں کہتا ہوں کہ خبر اخبار میں جھوٹی ہے ۔ اگر کوئی اور لفظ چاہتے ہیں تو میں یہ کہوں گا کہ ''الف،، سے لیکر ''ے،، تک غلط ہے ۔ بے بنیاد ہے ۔ ہوا میں قلعہ ہے کیا یہ الفاظ ٹھیک رہیں گے ۔

آج کی خبر جناب والا ۔ سنیئے ۔ کہ بیگم صاحبہ مستعفی ہو رہی ہیں ۔ اخبارات کی میں عزت کرتا ہوں ۔ اخبارات کو اس ملک نے جتنی آزادی دے رکھی ہے ۔ مجھے یقین ہے اس وقت سارے عالم میں اتنی آزادی کسی اخبار کو نہیں ہوگی جتنی آپ کے ملک میں ہے (ہیئر ۔ ہیئر) یہ آزادی قائم رہے گی ۔ ہم یہ ہرگز نہیں کریں گے کہ کسی اخبار کو ہم اس لئے ساتھ ملا لیں کہ اس کو کچھ پیسے اشتہاروں کے زیادہ دیں گے یا ان میں کوئی تفریق کریں گے ۔ انشا اللہ ایسا نہیں ہوگا ۔ ہم پر ہزارہا تنقیدیں ہو رہی ہیں ہم اسے well come کرتے ہیں ۔ صاحب سپیکر ۔ ایسی خبروں کی ہم تردیدیں بھی نہیں کرتے اس لئے کہ کہاں تک اپنے ملک کے اخباروں کو شرم سار کریں ۔ تردیدیں کرکے دنیا کیا کہے گی کہ پاکستان کے اخبارات ایسے ہیں کہ بے بنیاد خبریں دیتے ہیں ۔ اس لئے میں ان کی عزت کرتا ہوں ۔ ان کی تعظیم کی خاطر میں تردید میں نہیں جاتا ۔ اچھا ہے لوگ مجھے برا کہہ لیں بجائے اس کے کہ میرے ملک کے پریس کو برا کہیں ۔ (ہیئر ۔ ہیئر) ۔

حضور والا ۔ اب میں اسی بات پر آتا ہوں کہ جب کوئی تکلیف ملک میں آتی ہے یہ ''جگنو فرنٹ،، جو ملا ہوا ہے اکٹھے ہو جاتے ہیں ۔ اسکے بعد اخبار کی خبر پر پھر آتا ہوں اگرچہ میری information کے ذرائع اور بھی ہیں ۔ کہ لاہور کے ایک ہوٹل میں مختلف معزز حضرات جن میں صرف شیعہ حضرات نہیں تھے اور بڑی بڑی پارٹیوں کے مقتدر افراد موجود تھے ۔ انہوں نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ۔ میں کہدوں کہ میں اعتقاداً حنفی المذہب ہوں یعنی سنی ۔ اس پر مجھے خوشی ہے لیکن اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ یہ ملک شیعوں کا نہیں ہے ۔ دیگر فرقوں کا نہیں ہے ۔ ہر ایک کا ہے ۔ اس ریزولیوشن میں اس ''جگنو فرنٹ،، والوں نے کیا پاس کیا کہ شیعوں کو

مجبور کیا جائے کہ اپنے لٹریچر اور کتابوں سے جو الفاظ اور پیرے ہم کہیں حذف کر دیں اور ہم جیسا کہیں ویسے عبادت کریں۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں ''جگتو فرنٹ کے آدمیو،، ۔ جب تک یہ حکومت ان ''بیچارے،، وزیروں کے ساتھ ہے ان کی سرزنش کی جائے گی اور ان لوگوں کو کچلا جائے گا جو اس ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کو ہرگز اس کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ یہ فسادات کا منبع بنیں اور ذمہ داری ڈالیں ہم پر۔(نعرہ ہائے تحسین) جناب والا۔ میں اس بارے میں اور کہتا لیکن یہ کیس انڈر انکوائری ہے کہ کس طرح فسادات ہوئے۔ کس کی ذمہ داری ہے لیکن حضور۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ حکومت کے ہاتھ صاف ہیں۔

حضور والا۔ بہت قسم کے '' phobias ،، ۔ ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارے یہاں جتوئی صاحب ہیں ان کو تو ہی ہے ون یونٹ کا phobia وہ اٹھتے بیٹھتے افسوس ہے وہ چلے گئے۔ کسی نے ملا سے پوچھا دو اور دو کتنے ؟ تو اس نے جواب دیا چار روٹیاں۔ اس نے پوچھا روٹیاں کیوں تو کہنے لگا کہ میرا تو روٹیوں سے تعلق ہے اس بیچارے کو ہر بات میں جیسے ساون کے اندھے کو ہرا سوجھتا ہے اس طرح یہ خزاں کا اندھا ہے جسے سب کچھ جلا ہوا ملتا ہے کہ ون یونٹ کے سوا انہیں کوئی مسئلہ ہی نہیں ملتا۔ ہر بات کو ہیر پھیر کر کے خواہ نماز کا ذکر ہو۔ روز حشر کا ذکر ہو حج کا ذکر ہو تو بھی ون یونٹ کہ سندھ کے حاجی تھوڑے گئے یہاں کے زیادہ گئے۔ میں کہتا ہوں کچھ تو خدا کا خوف کریں۔ بڑی تفصیل سے میں اس کا جواب دیتا مگر اس میں ایوان کا وقت ضائع ہوگا اور میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔ میں اس کو چھوڑتا ہوں۔

جناب والا۔ مجھے افسوس ہے کہ کرمانی صاحب سے مجھے یہ توقع نہیں تھی کہ وہ اپنی فوج کے متعلق اس قسم کی باتیں کرینگے۔ کیا وہ انسان اور محب وطن ہے جو اپنی فوج کے خلاف جذبات نفرت پیدا کرے ؟

Mr .Ahmed Saeed Kirmani: This is incorrect. I have said against certain individuals.

Minister for Law : Have patience please?

آپ نے زمین کے متعلق کہا ہے۔ میں بتلاتا ہوں۔ آپ نے کہا ہے کہ کچھ بڑے بڑے سول عہدے فوجیوں کو دئے گئے ہیں۔ الاٹمنٹیں فوجیوں کو ہوئی ہیں مجھے معلوم ہے کہ یہ بات ٹھیک ہے لیکن ایسے بھی ہے کہ سپاہیوں کو بھی ملے ہیں۔ معمولی نائکوں کو بھی مربع ملے ہیں۔

مسٹر احمد سعید کرمانی - اچھا کیا -

وزیر آبپاشی و برقیات - اب اچھا کہتے ہیں -

Mr. Ahmed Saeed Kirmani : Don't mis state facts.

وزیر آبپاشی و برقیات - ان ماؤں سے پوچھئے جن کے بچے آپ کی سرحدوں کی رکھوالی کر رہے ہیں محض ۷۰ - ۸۰ روپیوں کے لئے - جائیے راولپنڈی - جہلم جن کے گھر پتھروں میں اور ٹیلوں میں ہیں جن کے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے وہ آپ کے یہ فوجی ہی ہیں ان کے لئے آپ چیختے ہیں - (قطع کلامیاں اور شور) -

مسٹر احمد سعید کرمانی - جو اپنی عوام دشمنی کے لئے مشہور تھے انہیں دیا ہے -

وزیر آبپاشی و برقیات - کرمانی صاحب - یہ سید کو ہاتھ باندھ کر عرض کرتا ہے فوج کو خدا کا نام ان معاملات میں نہ گھسیٹا جائے -

Mr. Ahmed Saeed Kirmani : Not the Army. I repudiate the allegation.

وزیر آبپاشی و برقیات - اب گھبراتے ہو کہ یہ بات کیا تھی ؟ (قطع کلامیاں اور شور) -

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر - آرڈر - آرڈر -

Minister of Irrigation and Power : Sir, my time is running and my friends are interrupting me. I was hearing all that they were saying. (Interruption)

اچھا ہے کورم ٹوٹ جائے گا - آپ باہر چلے جائیں - جناب صدر - ابھی یہ کہا گیا ہے کہ "Common man" کا معیار زندگی کم ہو رہا ہے - بھوکا اور بھوکا ہو رہا ہے اور دولت مند اور دولت مند ہو رہا ہے - آپ تو توجہ کیجئے صدر صاحب - میں سپیکر کے ذریعہ آپ کو توجہ دلاتا ہوں - جب تھل میں ایک ایک مربع کا نیلام ہو رہا تھا بولی دینے والے امیر ہوتے تھے یا غریب ؟"۴۵،۴۵ ہزار روپیہ کی بولی آئی middle man تو ۳۰ کی بولی دیتے تھے مجھے خوشی ہوئی کہ یہاں کا معیار زندگی بلند ہو رہا ہے اور وہ نیلامی میں اس قابل ہو گیا ہے کہ بولیاں دے سکے -

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر - مڈل man یا مڈل کلاس ؟ (قہقہہ) -

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب middle class - بات یہ ہے کہ مجھے یہ middle man دکھائی دیتے ہیں اس لئے میں نے

یہ کہہ دیا ۔ میں معافی چاہتا ہوں ۔ (قہقہہ) یہ ہر روز کسی بعد اسر پر بغیر مثال اور دلیل دئے فرضی تقریر کیا کرتے ہیں ۔ میرے ساتھ چلئے middle class کو دیکھئے وہ خدا کے فضل سے بڑھ رہی ہے اور وہ وقت آنے والا ہے کہ جب یہ مزدوروں کے لیڈر نہیں رہینگے اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونگے اور یہ سمجھ لینگے کہ یہ ہمیں گمراہ کرتے ہیں ۔

اب ملک سر فراز صاحب کیلئے کہوں گا ۔ وہ بیٹھے نہیں ہیں ۔ ان کو کیا غصہ تھا ۔ میں پرسنل نہیں ہونا چاہتا اور یہ کسی حد تک پرسنل بھی نہیں ہے ۔ تھل کنال جو رقبہ ''کور،، کرتی ہے وہ خوشاب تحصیل میان والی ۔ بکھر ۔ اور مظفر گڑھ ضلع کی دو تحصیلیں ہیں ۔ جب ۴۲ میں کالونائزیشن شروع ہوا تو اس کا صدر مقام جوہر آباد تھا کیوں کہ جوہرآباد سے کالونائزیشن شروع ہوئی ۔ جوہرآباد کی colonization ۸۴ فیصد ختم ہو گئی ہے اور کالونی افسر کا دفتر تھا جوہرآباد مظفرگڑھ سے جو اپیل کرنے آتا تھا ۔ دو سو میل کا سفر کرکے کالونی افسر کے دفتر میں تو ایسے ہی بھکر سے بھی وہیں تو حکومت نے دیکھا کہ اسے کسی مرکزی جگہ لیجایا جائے مرکزی جگہ بھکر اور لیہ ہو سکتے تھے تو کالونی افسر کا دفتر وہاں لیجایا گیا ۔ بھکر میں جہاں ہماری اپنی عمارتیں موجود تھیں ۔ یہ چیز ان خوشاب والوں کو پسند نہیں آئی ۔ اخباروں میں لکھوایا گیا کہ یہ سیاسی رشوت دی جا رہی ہے ۔ کاش میں گالی کا جواب گالی دے سکتا مگر یہ میری عمر کا تقاضہ نہیں ہے ۔ ہم قومی مفاد میں کام کر رہے ہیں ۔ گالیاں دینا معشوقوں کا کام ہے سیاست دانوں کا نہیں ۔ (قہقہہ)

اب میں مولانا غلام غوث صاحب کی کچھو باتوں کا جواب دوں گا۔

وزیر ریلوے : ان کا جواب میں خود دے دوں گا۔

وزیر آبپاشی و برقیات—میرے دوست رحیم صاحب نے جو تجویز پیش کی ہے ۔ قربان جاؤں اس تجویز پر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ جتنے بددیانت لوگ ہیں ان کو نکال دیا جائے ۔ مجھے تو اس سے اتفاق ہے لیکن ایک بات میں عرض کروں گا جس سے اس معزز ایوان کے تمام ممبران اتفاق کریں گے ۔ وہ یہ ایک ثالث مقرر کیا جائے ۔ جو مغربی پاکستان میں جتنے بد دیانت ہوں ان کو نکال دے ۔ اور جتنے دیانت دار ہیں ان کو رہنے دے ۔ میرے خیال میں رحیم صاحب کو ثالث بنا دیا جائے ۔ مگر مشکل یہ پیدا ہو جائے گی کہ کام نہیں چلے گا ۔ کیونکہ ہمیں ملازمین کو کچھ تو Security دینی پڑے گی ۔

چوہدری عبدالرحیم — جو مشہور مشہور ہیں ان کو نکالئے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات : آخر ان کو کس رول کے تحت نکالنا پڑے گا ۔ آپ جذبات کی رو میں بہ جاتے ہیں ۔ ایسا نہ کریں ۔ خواجہ صاحب کو ثالث بنا دیں ۔

خواجہ محمد صفدر — ہم غریب ہیں آپ بن جائیں ۔ (قطع کلامیاں)۔

وزیر آبپاشی و برقیات — میں یہ عرض کروں گا کہ خواجہ صاحب کی اس بات کا ہمیں پورا احساس ہے کہ یہ عہدے اور وزارت بالکل عارضی چیز ہے ۔ یہ ہماری وراثت نہیں ۔ اس عہدہ سے جب ہم علیحدہ ہو جائیں گے تو خدا کا شکر ہے ہم پوری ذمہ داری کا ثبوت دیکر جائیں گے ۔ کسی قسم کی شرمساری اور بدنامی لے کر نہیں جائیں گے کیونکہ ہم کسی سازش کی وجہ سے یہاں نہیں بلائے گئے تھے ۔

میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ ہم نظم و نسق کو رست کرنے کے لئے دن رات کوشش کریں گے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خاں)—جناب والا ۔ گذشتہ سال جب ۸ جون ۱۹۶۲ء کو ہم یہاں آئے تو ہمیں پارلیمانی روایات کی واقفیت نہیں تھی ۔ میرے دوست قائد حزب اختلاف کے متعلق میں نے سنا ہے کہ وہ پرانے پارلیمنٹیرین ہیں ۔ اس سال مجھے توقع تھی کہ جس وقت بجٹ پر عام بحث ہوگی اور وہ بحث open کریں گے تو وہ میری رہنمائی کریں گے کیونکہ میں نے سنا ہے کہ اس معزز ایوان کے اندر بڑے بڑے پارلیمانی لوگ آ چکے ہیں ان کی ارواح ان کے ارشادات سننے کا انتظار کرتی ہونگی ۔

خواجہ محمد صفدر — بوڑھے طوطے نہیں پڑھا کرتے ۔

وزیر مال—مجھے مایوسی ہوئی اس لئے میں چند الفاظ انکے متعلق عرض کرتا ہوں ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ حکومت بہت پریشان ہو گئی ہے کیونکہ حکومت کے خلاف ایک جمہوری سیلاب آ رہا ہے ۔

صاحب صدر—یہ ہاؤس اس صوبہ کے عوام کا نمائندہ ہے اور بجا طور پر نمائندہ ہے ۔ آج تک کسی فرد نے یا کسی اخبار نے یا عوام نے کسی پلیٹ فارم سے یہ آواز بلند نہیں کی ۔ کہ ۱۹۵۱-۵۲ء کے انتخابات میں جو دھاندلی ہوئی وہ اس الیکشن میں ہوئی ۔ آپوزیشن بھی اس کے متعلق کوئی شہادت نہیں دے سکتی ۔ یہ حقیقت ہے کہ الیکشن نہایت دیانتدارانہ ہوئے ۔ اور میں عرض کروں گا کہ یہ معزز ایوان اس صوبہ کے ساڑھے چار کروڑ یا پانچ کروڑ افراد کا نمائندہ ہے ۔

Syed Ahmed Saeed Kirmani : Self praise is no praise.

وزیر مال—اگر اس جمہوری سیلاب کا اندازہ لگانا ہو تو آپ دیکھیں کہ پانچ کروڑ باشندوں کے نمائندے کس کے ساتھ ہیں آیا وہ حکومت کے ساتھ ہیں یا آپوزیشن کے ساتھ۔ اگر میرے دوست سمجھتے ہیں تو ان کو معلوم ہے کہ ۱۲۴ نمائندے سرکاری نشستوں کے ساتھ ہیں۔ اس سے ہی نتیجہ اخذ کر لیں۔ کہ عوام کس طرف ہیں۔ کیا یہ حقیقت ان کے سمجھنے کے لئے کافی نہیں۔ ان کی اپنی کیفیت تو یہ ہے کہ

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا
میرے یار لیڈر نے کنبہ جوڑا

میں دیکھتا ہوں کہ ادھر صرف پانچ چھ افراد بیٹھے ہیں زیادہ نہیں ان سے ہی مرعوب ہوکر ایسے ہتھیار پر آئینگے یہ بات قابل افسوس ہے اور ان کو زیب نہیں دیتی کہ وہ یہ کہیں۔ کہ یہ حکومت Divide & Rule کی پالیسی پر عمل درآمد کرتی ہے۔ کیا وہ ۱۹۴۳ء سے پہلے کے تخیل کو بھلا چکے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ دور غلامی کے واقعات یاد نہیں رہے لیکن ۱۹۴۷ء کے بعد تو حاکم و محکوم کے درمیان کوئی فرق نہیں رہا۔ یہاں میرے بھائی ملک قادر بخش بیٹھے ہیں وہ اس بات کی تصدیق کریں گے کہ ہمیں ایک موقع ملا کہ ہم ایک عام آدمی کی طرح ایک دوسرے سے ملیں۔ اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ ان کی ایسی ذہنیت نہیں ہونی چاہئے۔ اور اس قسم کی insinuation سے باز رہنا چاہئے اور یہ کہنا غلط ہے کہ حکومت کے اشارہ پر سب کچھ ہو رہا ہے۔ خصوصاً جب کہ ان کا تعلق Legal profession سے ہے۔ ان کے لئے یہ کہنا اخلاقاً مناسب نہیں تھا کہ Sub-judice چیزوں پر کوئی action نہیں لیا جائے گا۔

اس کے بعد باقی صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جب بھی وہ کچھ کہتے ہیں تو راؤ صاحب کی طرح کہ اسلام خطرے میں ہے اور پاکستان خطرے میں ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ قلات کی ترقی نہیں ہوئی اس کے لئے کچھ نہیں کیا گیا۔ چنانچہ میں یہ واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ قلات کے ساتھ ریونیو کے سلسلہ میں جو کچھ میرے محکمہ نے کیا ہے کسی اور حکومت نے آج تک نہیں کیا۔ گذشتہ سیشن میں انہوں نے فرمایا تھا کہ فصل کا ۱/۴ یا ۱/۶ حصہ لے لیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ لوگوں کی سہولت کے لئے صرف ۱۰

فیصدی رقم نقد وصول کی جائے۔ اس کے علاوہ اور جو خدمت کی جا سکی وہ یہ تھی کہ پہلے جتنے بڑے بڑے زمیندار تھے وہ غریب اور بے زبان لوگوں سے جو اپنی تکالیف بیان نہیں کر سکتے تھے cess وصول کرتے تھے۔ جب خرمن تیار ہوتا تھا اس وقت یہ cess وصول کرتے تھے۔ لیکن جب اس حکومت کے علم میں یہ بات آئی تو اس نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ اسے یک قلم ختم کر دیا۔ اور اب زمینداروں کو کچھ نہیں ملتا۔ نام بھی جناب عجیب رکھے تھے۔ ایک تھا جناب Lawazma in kind تین سیر تیرہ چھٹانک Per gross produce خر من سے بار لوگوں نے اٹھایا۔ پھر تھا ''جھولی،، یہ جو جھولی بھرتے ہیں (کرمانی صاحب آپ بھی تو کبھی خرمن میں گئے ہونگے) ۔ تو یہ تھی چار سیر تیرہ چھٹانک پھر منجی اور مردہ۔ ایک من ۱۶ سیر One Musht of water and so and so, dabani in kind, sir, ایک سیر آٹھ چھٹانک پھر ایک اور منجی اور میردہ تھا۔ بے شک وہ تردید کریں۔ ان facts کی میں facts and figures بیان کر رہا ہوں۔ ان کی خدمت میں چوال تھا۔ جناب۔ تین من آٹھ سیر from zamindar on water مردہ سپائیٹ بارہ چھٹانک بھجائی پانچ من بارہ سیر per kherman from land owners یہ حکومت لے رہی تھی۔ محرابی چھ من آٹھ سیر بارہ چھٹانک زمینداروں سے یہ بھی حکومت لے رہی تھی۔ پنچئی بتیس سیر From zamindars یہ بھی حکومت لے رہی تھی۔ ٹونک بتیس سیر Gross produce اب یہ پتہ نہیں کہ آپ لے رہے تھے یا میں لے رہا تھا۔ But some of us either my-self or yourself. اسی طرح جناب کئی ایک تھے۔ جن کی تعداد اکیس تک ہے ابھی آرڈیننس کے ذریعے ہم نے سب کو ختم کر دیا۔ کہ نہ حکومت یہ cesses لیگی نہ میرے یار دوست لینگے۔ یہ ہیں وہ مظالم جو قلات میں حکومت کر رہی ہے رہا یہ سوال جناب ایک واقعہ کی طرف میرے دوست نے اشارہ کیا۔ اور ایک معشوقانہ انداز میں ہمیں یہ بھی کہا کہ you should be ashmed of it جہاں تک ان کے معشوقانہ انداز کا کہنا ہے۔

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

لیکن subjudice ases چاہے وہ ''منگل،، کے خلاف ہے چاہے کسی اور کے خلاف ہے۔ Law will have its own course انشا' اللہ جب تک یہ حکومت ہے اور بر سر اقتدار ہے انشا' اللہ تسلی رکھیں اور میرا دوست بھی گواہی دے گا کہ۔ (قطع کلامیاں)۔

Khawaja Muhammad Safdar : F. C. R. will have its own course.

Minister of Revenue : That too will have, because there the shoe pinches you.

اس کا جواز ابھی عرض کر دیتا ہوں میں نے گجرات میں کہا تھا ۔ وہ ملک صاحب نہیں تھے میں تھا ۔ گجرات میں گیا ہوا تھا ۔ (قطع کلامی) وہ یہ ہے کہ case رجسٹر ہو گیا ہے مناسب یہی تھا کہ اس پر وہ یہاں آ کر رائے زنی نہ کرتے ۔ کہ کیسے ہوئے کس نے کیا ۔ اور کیسے کر دیا گیا ۔ وہ کیس تو ابھی Initial stages پر ہے ۔ جہاں تک میرا خیال ہے کیونکہ مجھے Facts and figures معلوم نہیں ہیں ۔ لیکن کم از کم ان کے بیان سے واضح ہوتا ہے ۔ وہ ایک تفتیش کے سلسلے میں ہوگا ۔ یا میجسٹریٹ کے پاس ہوگا تو کوئی سزا وار ہوگا ۔ ہائی کورٹ ہے ۔ سب کچھ ہے ۔ ویسے میرے دوست کہتے ہیں کہ اگر انکوائری ہوئی تو بھی خواجہ صفدر صاحب اٹھ کر کہتے ہیں ۔ کہ ہائی کورٹ کا جج مقرر ہو جائے ۔ ابھی ابھی ان کی تسلی ہوئی ہے ۔ کہ انسپکشن ٹیم کی رپورٹ نے خیر پور میں کیا کیا ۔ شاید کچھ تو اچھی بات کہہ دیں خیر وہ یہ نہیں مانتے ان سب کو یہ عرض کرتا ہوں کہ کیس sub-judice تھا ۔ اور اس پر یہاں رائے زنی کرنا یا کسی خاص آدمی کی طرف منسوب کرنا مناسب نہیں تھا ۔ جناب پھر میں عرض کرونگا مولانا صاحب تشریف لے گئے ہیں شاید نماز کے لئے گئے ہوں ۔ ہم نے بھی جانا ہے لیکن میری آواز ان تک میرے دوست میجر صاحب وہ بھی تشریف لے گئے ہیں ۔ اچھا یہ ہوتا ۔ کہ وہ ٹھہرتے اور ہمارا جواب سنتے ۔ اپر تناول کا مسئلہ (قطع کلامی) ۔ آپ جواب نہیں دے سکینگے اور نہیں دے سکتے ہیں ۔ آپ نے اپر تناول دیکھا ہی نہیں تو جواب کیا دیں گے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : How much time you wil take?

Minister of Revenue : As you please; if you give me five minutes more.

Mr. Senior Deputy Speaker : You have already exhausted further five minutes.

Minister of Revenue : With your permission Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker : Alright I will allow you to speak for two minutes.

وزیر مال—جناب میرے دوست خواجہ محمد صفدر صاحب کا ہم پر ماسوائے اور گناہوں کے ایک یہ الزام بھی تھا ۔ کہ جتنے وزراء اس گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں کہ جب ادھر جاتے ہیں تو پبلک جلسے نہیں کرتے

ہیں ۔ B. D. S. کو مخاطب کرتے ہیں ۔ پہلے تو ان کی خدمت میں یہ عرض کروں کہ B.D.S. کو اگر ہم نے مخاطب کیا تو کوئی گناہ نہیں کیا ۔ یہ وہی لوگ ہیں ۔ جن کے ووٹوں پر وہ بھی یہاں تشریف فرما ہیں ۔ ہم بھی یہاں تشریف لائے تھے ۔ ہم تو نہ رہے وہ ابھی ہیں ۔ تو ان کو وہ condemn نہ کریں لیکن ان کی اطلاع کے لئے یہ کہہ دوں کہ ایک سال میں کم از کم بیس پچیس جلسے کئے ہیں ۔ اور ان کو اطلاع نہیں ہے گرنہ بیند . . . (قطع کلامیاں) مردان میں نہیں ۔ ابھی بتاتا ہوں ۔ ایبٹ آباد ۔ مانسہرہ ۔ اوگی کوہاٹ ۔ ٹل ۔ ڈیرہ اسماعیل خاں ایک اور ان کو چیلنج کرتا ہوں دو پسماندہ اضلاع ہیں ۔ میرے دوست پروگرہم بنائیں ۔ انشا اللہ اکھٹے جائیں گے ۔ وہ دن مقرر کریں وہ پس ماندہ ضلع ڈیرہ غازی خاں اور ڈیرہ اسماعیل خاں کے ہیں ۔ ایک درجن جلسے ان دونوں اضلاع میں کریں گے ۔ یہ بھی جائیں گے ہم بھی جائیں گے ۔

خواجہ محمد صفدر — ہم نے کیا تو دفعہ ۱۴۴ لگ جائے گی ۔

وزیر مال — نہیں جی جب میں جاؤنگا تو نہیں ہوگا ۔ جناب اب اپر تناول کے متعلق مختصرا عرض کرتا ہوں ۔ کہ اپر تناول کے Tenants کے متعلق انہیں گمراہ کیا جا رہا تھا ۔ اب بھی وہاں کچھ لیڈر ہیں جو انہیں گمراہ کر رہے ہیں ۔ ہم نے ان کے متعلق یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ ان کی جو بٹائی ہوگی وہ ساٹھ اور چالیس کے تناسب سے ہوگی ۔ Tenants کو ساٹھ حصے ملیں گے اور مالک کو ۴۰ ملیں گے ابھی ابھی ہم نے Cabinet میں فیصلہ کیا ہے لیکن یہ لوگ گمراہ کر رہے ہیں ۔ ان کو مجھے ملک صاحب مجبور کر رہے ہیں ۔ میں آپکا مشکور ہوں ۔ اور خواجہ صاحب کا مشکور ہوں ۔ کہ انہوں نے بڑے اطمینان سے سنا ۔

خواجہ محمد صفدر—جھگڑا تو یہ ہے کہ ان زمینداروں کی زمینیں چھین کر نواب کو دے دی ہیں ۔ (قطع کلامیاں)

وزیر مال — خواجہ صاحب بے بنیاد الزام نہ لگائیں (قطع کلامیاں) اور خورشید صاحب اس Development cess کا جواب کل آ جائے گا اور کل اور باتیں بھی آ جائینگی ۔ یہ تو میں ان کے حقوق پر encroach کر رہا تھا ۔ وہ یہ نہ ہوگا ۔ اور Islam in danger نہیں ہوگا (قط کلامیاں) ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Order please. I will now put the cut motion of Chaudhri Abdul Rahim. The question is

That the total of Rs. 6,85,250 on account of 25-General Administration-Total Expenditure be reduced by Rs. 6,85, 249. Now

The motion was lost

Mr. Senior Deputy Speaker : Now the question is

That a sum not exceeding Rs. 685,250 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1964, in respect of General Administration.

(*The motion was carried.*)

Mr. Senior Deputy Speaker : The House is now adjourned till 8·00 a. m. tomorrow.

(*The Assembly then adjourned till* 8.00*a. m. on Thursday the* 27*th June*, 1963)

ANNEXURE A
(Starred Question No. 441)

STATEMENT 'A'

STATEMENT OF EXPENDITURE ON POWER CONSTRUCTION OF PLANTS AND SCHEMES

Figures in lacs of Rs.

Serial No.	Name of Scheme	Location of the project	1959 1st April 1959 to 30th June 1959.	1959-60	1960-61	1961-62	
1	2	3	4	5	6	7	
			Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	
1	Chichoki Mallian Hydel Project.	Lahore Division	1·98	7·53	1·05	1·44	
2	Natural Gas Power Station Multan.	Multan	202·30	191·47	89·32	25·43	
3	Multan-Lyallpur 220 KV Line.	Peshawar, Rawalpindi, Dera Ismail Khan, Sargodha Lahore, Multan and Bahawalpur.	123·82	363·00	564·16	288·08	
4	West Pakistan High Tension Grid.		21·13	113·99	70·68	89·51	
5	Gujranwala Hydel Project (Nandipur).	Lahore Division					
6	Shadiwal Hydel Project	Rawalpindi Division	10·91	47·56	20·73	6·04	
7	Lower Sind Thermal Power Station, Hyderabad.	Hyderabad	1·43	78·28	215·64	117·30	
8	Upper Sind Thermal Station, Sukkur.	Sukkur	0·08	0·09	0·96	6·75	
9	Secondary Transmission and Distribution Project.	Peshawar R/pindi, D. I. Khan, Sargodha Lahore, Multan and Bahawalpur.	8·00	84·63	99·85	503·05	
10	Tubewell Electrification Project		..	..	212·70	172·76	
11	Quetta Thermal Station	Quetta	..	..	3·15	39·62	
12	Natural Gas Power Station, Multan.	Multan	..	..	110·91	879·75	

STATEMENT 'B'

STATEMENT OF EXPENDITURE ON MAINTENANCE AND OPERATION OF POWER PLANTS AND TRANSMISSION DISTIBUTION SYSTEMS

1959

(Figures in lacs)

1st April 1959 to 30th June, 1959	1959-60	1960-61	1961-62
74·41	390·6	408·51	325·32

STATEMENT SHOWING DIVISION WISE EXPENDITURE INCURRED ON CONSTRUCTION OF IRRIGATION CANALS

Serial No.	Name of Zone / Name of Division	Expenditure Incurred During the Year 1947-62 as below:															Remarks
		1947-48	1948-49	1949-50	950-51	1651-52	1952-53	1953-54	1954-55	1955-56	1956-57	1957-58	1958-59	1959-60	1960-61	1961-62	
1	2.	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18
	Lahore Zone	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.		Rs.	Rs.	Rs. *6,214 / 1,04,070	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	
1	Montgomery	9,046	7,276	6,373	1,58,389	1,02,874	67,605	1,24,1 03	57,678		85,615	1,78,186	11,808	21,006	24,353	2,401	
2	Suleimanki	(—)31,494	—11,451	— ,550	1,98,606	98,06959	3,98,42,037	7,13,83,886	—21,5 7,852	1,76,253	12,96,570	10,38,763	31,09,746	2,10,779	26,48,761	10,69.497	* Prt. in / Post
3	Eastern Ba	4,973	6,026	6,084	4,733	1,399	11,400	2,578	57	..	..	2,604	23,302	74,536	25,432	69,084	
4	Lahore	27,500	52,155	..	41,979	93,179	,351	1,22,869	21,67,210	26,87,029	7,18,861	1,66,441	11,25,202	3,57,360	82,516	9,19,050	
5	Excavator	5,42,011	1,85,331	3,97,304	3,56,191	4,67,488	66,385	29,672	58,643	51,545	312	13,018	4,30,335	1,10,140	2,16,584	52,074	
6	Sheikhupura	..	41,9	68,444	72,728	6,04,130	2,06,851	37,584	11,191	4,91,89 8	4,37,311	11,22,443	7,98,816	1,01,0.1	83,209	23,754	
7	Khanewal	..	14	320	47,040	1,67,801	15,155	8,889	19,161	3,046	2,117	1 ,219	88,227	1,884	850	600	
8	Kasur	..	9,48,502	3,33,119	4,55,969	5,59,9 35	17,095	76,356	84,978	5,55,038	6,34,265	1,87,285	3.67.384	1,07,855	5,174	7.877	
	Marala	..	..	..	63,913	20,677	5,62,967	6,23,676	41,126	2,05,113	3,92,680	63,875	7,34,711	49,413	5,49,083	—1,87,231	
10	Khanwah	..	..	..	..	..	..	—21,712	3,361	—3,431	29,255	—6,519	72,251	6,3:3	1,44,218	—25,793	
11	Construction II	..	..	..	..	..	..	..	9,29,977	14,22,726	22,62,710	16,74,980	3.55,032	1,19,06,784	60,01,856	—4,51,762	
12	Rechna	..	..	..	..	..	..		..	..	..	56,018	11,84,832	42,740	50,225	79,121	
	Lyallpur Zone																
13	Up per Gug	..	..	..	69,308	6,492	992	81,352	5,35,270	78,203	19,897	68,082	11,759	7,24,308	34,440	1,46,202	
14	Lower Gugera	554	3,90	3,933	29,263	7,628	18,193	36,651	2,775	72,111	90,179	26,638	4,359	5,548	3,876	18,150	
15	Burala ..	1,20,587	1,69,520	92,974	1,52,816	1,32,705	1,27,463	63,269	97,346	2,51,408	2,88,465	1,22,589	57,128	31,045	8,135	12,685	
16	Khanki ..	65,161	11,930	75,676	3,49,446	17,33,568	8,45,284	—3,31,464	4,61,903	,16,331	36,047	—1,16,059	1,18,364	89,412	1,85,421	2,40,488	
17	Hafizabad ..	..	..	..	..	..	19,720	6,864	36			..	..	..	..	..	
18	Lyallpur ..	..	..	..	..	..	..	59,579	23,887	..	..	..	..	1,175	681	..	
19	Jhang ..	..	..	..	..	6,500	7,300	4,220	..	..	..	..	..	..	..	—500	
20	Sargodha ..	..	..	..	36,265	465	29,519	1,44,032	68,229	22,597	44,009	33,130	49,734	1,71,123	12,697	7,063	
21	Kirana ..	..	..	15,129	5,968	5,928	..	2,141	40,839	16,551	35,697	..	..	8,734	1,094	2	
22	Shahpur ..	..	..	..	..	16,47,647	7,33,976	2,23,076	,92,030	4,19,850	,19,955	76,854	—2,02,950	1,29,117	6,93,814	2,961	
23	Rasul ..	75,601	16,983	11,007	2,742	1,922	7,418	1,20,025	4,780	3	..	..	..	3,24,659	1,945	8,137	
24	Jhelum ..	..	..	..	..	..	..	7,006	..	..	4,312	488	1,38,851	10,96,179	32,72,492	21,04,413	
	Gujrat ..	516	56,815	69,306	18,504	99,914	2,40,126	1,23,404	52,260	7,239	1,42,475	3,84,696	2,28,011	2,69,096	2,58,436	3,46,825	
	ullpur Drai- / ge.	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	1,33,293	3,41,761	—1,46,277	
	a tubewell	26,77,351	5,44,104	11,95,816	11,14,746	4,88,355	7,90,729	34,27,820	6,54,601	3,14,088	4,38,443	27,99,283	48,83,396	10,47,879	7,80,183	11,22,252	
	ubewell	11,03,693	6,50,99	10,59,742	10,51,325	4,54,190	10,05,041	33,46,637	7,26,991	8,62,856	20,170	7,31,673	23,35,068	—1,27,521	1,61,217	34,080	

STATEMENT SHOWING DIVISION-WISE EXPENDITURE ON CONSTRUCTION OF IRRIGATION WORKS FROM 1947-48 TO 1961-62 IN SUKKUR ZONE.

Serial No.	Name of Zone / Name of Division	1947-48	1948-49	1949-50	1950-51	1951-52	1952-53	1953-54	1954-55	1955-56	1956-57	1957-58	1958-59	1959-60	1960-61	1961-62	Remarks
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18
	Sukkur Zone																
1	Nasir Division ..	..	..	..	..	..	6,31,849	1,88,126	19,801	51,913	59,908	..	113	20,147	1,02,353	1,93,774	
2	Hala Division ..	25,287	21,088	22,409	93,352	1,10,317	1,69,672	2,59,247	3,075	3,022	..	..	8,882	..	..	..	
3	Dad Division ..	5,351	26,858	6,032	1,294	9,511	..	..	10,929	6,022	2,406	10,198	5,894	25,255	3,05,550	3,34,546	
4	Rohri Division ..	29,593	74,093	54,251	31,789	14,472	..	3,334	1,02,324	18,460	1,16,206	65,000	61,419	15,332	11,810	12,797	
5	Mithrao Division ..	53,125	16,242	3,39,821	13,958	..	..	1,94,603	1,348	48,904	3,98,436	3,35,850	,72,404	2,092	4,265	2,14,981	
6	Northern Jamrao Division.	1,906	..	..	1,635	5,114	51,412	27,381	35,912	57,244	97,883	2,51,466	2.91,833	4,10,942	3,70,752	35,679	
7	Thar Division ..	..	..	..	..	..	..	..	8,186	..	..	8,032	3,947	42,761	..	..	
8	Northern Dadu Division.	..	2,759	2,280	6,838	722	15,060	8,567	1,809	..	..	..	10,508	..	57,550	40,100	
9	Warah Division ..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	32,786	1,79,966	
10	Southern Dadu Division.	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	74,852	1,01,956	1,16,287	19,038	
11	Rice Division ..	..	..	..	4,11,493	6,227	..	..	..	..	..	..	..	..	..	64,188	
12	Ghulam Muhammad Barrage Division.	38,866	7,19,025	19,22,660	30,25,123	75,83,200	1,10,73,441	1,31,52,370	58,57,246	6,37,868	8,85,023	23,52,391	5,43,650	10,91,983	14,27,217	13,20,310	
13	Barrage Division ..	..	..	..	..	..	..	18,796	7,33,716	3,09,905	1,69,909	1,01,819	4,86,509	1,04,894	2,70,606	3,38,897	
14	Ghotki Division ..	7,40,033	,62,616	5,94,494	14,913	74,759	1,31,910	1,75,375	..	15,045	34,975	1,34,510	,45,896	1,00,551	2,19,495	—138	
15	Begari Canal Division.	3,39,615	59,749	2,31,078	42,022	1,04,621	4,959	43,486	2,54,170	2,52,611	..	1,53,691	,20,739	4,34,678	46,696	595	
16	Shikarpur Canals Division.	13,123	..	1,92,064	24,554	64,902	..	..	..	31,807	33,633	1,97,237	56,477	94,465	19,893	420	
17	Khirthar Division ..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	
18	West Feader Division.	..	..	..	..	..	..	..	..	15,714	32,845	..	9,540	5,703	5,643	..	
19	East feader Division.	..	..	..	..	..	..	..	..	..	15,355	,82,3 0	1,73,962	11,341	4,984	26,749	
20	Drainage Division No. 1.	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	532	3,875	28,055	49,490	
	Quetta Zone					.. ..											
1	Quetta ..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	4,47,574	9,07,106	2 1,30,910	27,13,922	72,21,240	66,07,629	
2	Kalat ..	..	..	..	..	..	..	..	4,31,590	4,92,984	5,08,654	6,14,758	9,77,503	32,79,533	38,46,836	66,98,431	

STATEMENT SHOWING DIVISION-WISE EXPENDITURE INCURRED ON MAINTENANCE OF IRRIGATION CANALS.

Serial No.	Name of Zone / Name of Division	Expenditure incurred during the year														Remarks
		1947-48	1948-49	1949-50	1950-51	1951-52	1952-53	1953-54	1954-55	1955-56	1956-57	1957-58	1958-59	1959-60	1961-62	1962-63	
1		3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18
	LAHORE ZONE																
1	Sheikhupura..	1,12,317	4,60,184	7,47,404	5,15,003	5,55,004	6,20,194	5,28,831	4,87,006	2,56,804	6,46,798	8,83,404	10,13,567	70,02,091	8,87,513	10,59,556	
2	Marala ..	94,770	3.41,375	3,91,3 0	5,40.433	5,20,020	6,78,314	5,35.948	5,95,870	3,42,455	7,18,129	10,36,321	1,50,000	5,88,973	7,97,523	10,15,115	
3	Gujranwala ..	1,97,974	3.24,201	5,84.067	5,68,527	7,56,208	7,66,853	5,72,764	7,26,664	3.76,471	6,43,104	7,23,180	7,93.515	6,09,914	4,97,664	6,28,231	
4	Montgomery ..	2,20,360	3.21.240	3.40,132	3,31,340	3,16,647	4,20,478	3,51,891	2,76,944	*1,13,915 *1,88.460	2,91,749	3 ,03,331	5,12,448	2,70,680	2,51,894	3,34,744	
5	Balloki ..	3,06,933	5,27,942	3,62,095	4,06,698	4,36,615	4,27,375	4.56,734	4,29,790	4,66,255	4.68,010	5,98,492	8,32,115	7,81,718	7.35,655	8,4 0,333	
6	Khanewal ..	76,650	1,70,450	2,00,359	1,85,400	2,12,428	3,05,147	3,69,324	4,38,249	3.58,435	2,81,937	2,40,970	3,15,920	1,89,765	1,79,330	2,26,647	
7	Suleimanki ..	1,59,686	3.99,844	1,71,535	2,33,847	4,18,782	4,90,156	4,05,823	4.57,253	3,13,959	2,87,019	2,89,120	1,51,244	4,66,344	8,47,844	8,69,312	
8	Eastern Bar..	1,80,258	1,06,469	1,91,555	1,77,335	2, 19,364	2,73,326	3,63,143	2,32,601	1,89,844	3,74,391	2,48.994	3,35,804	1,66,421	3,14,078	4,65,942	
9	Western Bar	1,12,758	1,38,250	1.37,820	1,43,770	1,20,625	1,82,588	1,64,630	1,84,767	96,243	180,189	1,79,656	3.02,866	2,08,618	3,33,540	3,69,714	
10	Lahore ..	1,41,261	2,23,313	3,47,958	3,56,324	1,00,983	4,12,824	6,62,933	3,50,839	4,59,504	13,82,281	52,99,688	5,57,335	6,74,630	8,32,883	1,596,460	
11	Excavator ..	22	356	2,135	5,288	8,045	6,876	4,050	4,405	5,704	6,831	5,3o2	10,268	12,797	6,057	7,917	
12	Kasur ..	..	7,19,402	3,28,943	3,73,400	3,09,179	2,92,855	11,64,988	1,83,449	85,774	2,47,254	1,61,660	3,96,524	3,41,087	3,38,725	7,17,121	
13	Khanwah ..	..	..	..	..	..	..	2,53,403	2,44,386	1,31,980	1,73,998	2,99,857	3,62,568	2,64,984	2,23,893	5,28,964	
14	Rechna ..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	3,91,371	8,88,931	2,01,698	4,05,610	5,05,195	
15	Pasrur Link..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	4,02.232	4,78,113	3,16,329	3,17,778	1,46,703	
16	Construction II	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	...	42,608	59,095	
	LYALLPUR																
1	Upper Gugera	2,74,683	2.47,282	3,02,330	2,81,800	3,87,070	1,24,540	1,050,518	20,50.003	10,60,660	12,68,862	7,58,876	5,91,816	5,31,763	5,96,556	5,40,193	
2	Lower Gugera	89,623	1,66,630	1,36,667	1,49,105	1,80,323	3,20,144	690,547	7.77,484	6,05,447	6,26,391	1,91,042	2,63,655	2,46,772	2,82,945	3,81,749	
3	Burala ..	1,27,381	3,55,089	2,07,930	2,64,757	2,94,613	3,01,177	451,454	7,39,547	8,41,372	4.92,579	2,37,532	3.00.075	6,18,796	7,90,683	2,25,281	
4	Khanki ..	2,81,353	2,92,330	2,92,451	3,29,538	4,80,869	5,01,814	6,28,239	5,54,543	5,36,590	8,85,061	7,14,246	6,98,034	7,33,184	7,30,043	1,247,012	
5	Hafizabad ..	1,09,170	3,98,892	3,64,026	2,73,914	2,99,758	3,40,805	5,56,154	7,89.000	3,34.935	1,005,722	3,50,313	2,87,082	8,42.958	2,74,091	6,04,282	
6	Lyallpur ..	1,44,757	1,67,500	2,40,990	2,52,905	1,62,985	1,86,451	2,09,203	3,51,140	2,89,442	3.07,271	2,29,826	2,77,303	2.06,241	2,06,202	3,88,019	
7	Jhang ..	2,66,160	2.46,460	2,12,420	2,40,520	2,03,030	2,68,010	3,01,800	3,29,160	4,45,945	2,71,460	3,41,410	3,08,710	1,67.030	2,05.000	5,39,500	
8	Sargodha ..	4.84,353	4,87,616	1,16,634	2,22,065	2.83,285	1,08,501	3,71,165	4,20,254	5,67,036	4,55,758	3,53,492	4,92,287	7,21.427	5.04,998	4,24,536	
9	Kirana ..	1,55,005	1.62,928	1,59.156	1,45,772	1,68,680	4,50.800	2,52,602	3,34,936	1,93,240	4,46.790	3.48,126	3,11,847	2,20,588	3,84,198	6,78,789	
10	Shahpur ..	..	..	..	..	..	1,60,182	2,37,684	3,98,857	3.85,557	4.67,535	1,16,401	1.60,537	1,12,416	1,25.702	2,06,224	
11	Rasul ..	1,43.896	2,14.302	1,42.602	1.36,872	2,68,334	3.65,093	3.09787	3,10,677	1,86,611	3,01,506	3,22,617	3.11,018	5,10,104	4,94,317	5,21,870	
12	Jhelum ..	1,89,566	4,95,191	6,08,914	7,10,373	8,19,956	3.41,552	2,53,232	2,51,630	3,18,142	4,07,253	4,14,920	2,78,674	3,75,396	2,13.022	5,89,237	

*Pre-Integration-Post Integration

STATEMENT SHOWING DIVISION-WISE EXPENDITURE ON MAINTENANCE OF IRRIGATION CANALS FROM 1947-48 TO 1961-62 IN SUKKUR ZONE

Serial No.	Name of Division.	1947-48	1948-49	1949-50	1950-51	1951-52	1952-53	1953-54	1954-55	1955-56	1956-57	1957-58	1958-59	1959-60	1960-61	1961-62	REMARKS
1	Nasir Division	3,16,138	2,74,170	3,24,326	5,08,006	4,24,864	3,11,426	3,83,837	3,94,525	4,55,197	5,34,636	6,21,662	7,44,977	5,11,057	5,83,283	8,53,934	
2	Hala Division	2,10,059	2,38,774	2,43,505	2,84,998	1,74,966	2,60,356	2,68,695	3,28,724	3,60,875	4,60,951	5,81,080	5,55,923	3,48,510	4,77,620	5,30,061	
3	Dad Division	3,18,994	4,44,454	1,30,880	1,22,634	1,32,698	1,74,062	1,38,498	2,81,844	4,25,797	5,59,295	6,56,458	7,14,116	5,72,545	5,51,842	9,05,670	
4	Rohri Division	1,48,861	1,63,288	1,72,498	1,56,838	1,53,734	1,56,060	1,63,073	2,24,556	3,07,642	3,73 773	5,86,690	4,99,287	4,87,436	6,15,943	11,34,917	
5	Pathrao Division.	7,30,870	6,78,878	1,74,019	2,33,498	3,07,362	3,99,984	5,48,755	4,56,410	6,25,915	4,26,305	5,02,942	8,74,346	7,15,891	11,39,408	10,58,983	
6	Jamrao Division.	6,82,192	6'06.912	5,81,770	4,12,573	4,92.405	5,52,423	5,49.159	5.83,916	6,24,963	6,90,268	9,42,168	9,93,838	9,22,391	18,11,940	15,22,927	
7	Thar Division	2,78,172	2,27,468	1,97,389	3,63 200	2.25,977	3,18,146	3.92,093	4,87,471	4,41,435	6,54,088	7,47,280	15,80,217	10,31,327	13,51,262	16,94,806	
8	Rice Canal Division	5,90,840	3,31,365	3.04,558	3,07.569	3,31,089	3,15,876	5,57,277	5,95,792	3,65,561	7,45.090	9,40,310	9,06,066	7,49,590	9,70,186	14,56,766	
9	Warah Division	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	3,13,314	4,45,184	3,09,185	3,95,089	4,89,939	
10	Sairthar Division.	3,31,618	5,48,159	2,65,373	2,41,874	2,83,358	2,68,997	3,08,478	4,01,064	4,35,473	5,15,898	4,86,775	7,40,223	3.96,751	5,53,344	7,40,202	
11	Southern Dadu Division.	2,41,973	2,63,259	1.85.734	4,15,258	2,98,842	5,58,185	2,39,604	2,58,955	2,46,701	3,83,559	4,01,804	3,15,479	6,11,948	6,09,885	4,85,911	
12	Barrage Division	..	..	..	..	..	..	..	..	75,682	1,45,622	15,365	3,50,100	8,81,576	2,33,080	3,06,152	
13	Northern Dadu Division.	3,25,883	3,37,558	8,65,391	9,13,784	9,76,570	8,71,017	7,77,281	6.34'146	1,64,105	3,83,623	2,73,622	3,64,002	2,50,773	2,84,957	7,13,728	
14	East Feeder Division.	Information for Khairpur State not available.								2,04,281	5,18,136	5,40,725	6,97,913	5 80,396	4,87,601	4,77,846	
15	est Feeder Division.	Information for Khairpur State not available.								1,78,149	4,04,959	5,02,353	5,09,513	5,73,833	5,>2,071	7,63,490	
16	Shikarpur Canals Division	54,341	39,290	68,093	55,642	78,782	50,999	1,15,065	67,404	44,074	1,04,939	2,31,035	2,39,223	2,32,490	2,42,021	2,11,790	
17	Jegari Canals Division.	..	..	..	7,53,253	2,73,150	2,36,212	6,39,530	3,08,874	4,33,412	7,53,632	7,82,127	18,99,088	11,81,965	7,63,159	7,86,445	
18	Ghotki Canals Division.	1,87,227	1,38,109	2,77,731	4.79,697	3,30,152	3,47,665	3,78,688	3,39,866	8,08,952	14,31,984	12,68,603	19.54,907	10,15,746	11,99,749	11,69,972	
19	Ghulam Muhammad Barrage Division.	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	
20	Drainage Division No. 1	Information for Khairpur State not available.								13,336	18,077	24,620	36,680	95,514	80,271	77,096	

IRRIGATION BAHAWALPUR ZONE

STATEMENT SHOWING ACTUALS "MAINTENANCE AND REPAIRS CHARGES" 1947 TO 1963.

Serial No.	Name of Division and Canal	1947-48	1948-49	1949-50	1950-51	1951-52	1952-5	1953-5*	1954-55		1956-57	1957-58	1958-59	1959-60	1960-61	1961-62	1962-63
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18
	MULTAN																
1	Rangpur Canal			..	..	..	..	..	..	1,00,428	1,71,463	2,43,596	3,65,275	2,10,129	3,08,183	3,17,606	17,16,680
2	Haveli Canal	1,97,303	6,19,072	5,12,66[illegible]	[illegible]	12,25,968	10,61,014	7,30,640	8,83,632	5,38,634	10,91,701	9,55,243	14,38,425	11,76,021	12,84,200	13,56,400	1,36,11,221
3	Mailsi Canal	..	..	..	..	..	..	8,24,138	4,86,181	5,48,361	7,81,150	12,06,075	10,81,038	5,78,326	8,09,860	13,65,759	Not yet closed.
	BAHAWALPUR																
4	E. Sadiqia Canal	3,15,313	3,40,423	3,52,342	3,25,773	3,89,724	4,62,534	5,02,001	4,44,410	4,85,264	4,40,691	4,47,006	6,75,169	6,01,721	6,42,928	8,07,490	..
5	Fordwah Canal	1,90,508	2,15,860	2 [illegible]	2,49,029	2,23,476	2,62,222	2,63,661	2,93,108	3,54,374	2,74,588	2,73,082	4,43,436	3,12,288	2,89,699	3,96,457	..
6	Bahawal Canal	67,568		83,135	1,09,403	1,07,916	1,08,310	3,72,629	4,49,091	4,79,339	4,19,156	4,41,986	5,53,622	5,84,376	8,69,055	7,40,472	..
7	Qaim Canal	2,58,460	1,75,824	2,21,086		2,55,412	2,80,610	11,985	12,705	11,,077	13,055	9,756	13,151	22,120	26,065	38,540	..
8	Abbasia Canal	17,265	30,274	62,512	82,051	86,551	1,00,330	91,458	93,891	1,08,634	1,19,694	1,20,443	1,56,621	1,70,661	1,84,328	2,12,213	..
9	Panjnad Canal	5,85,074	5,31,134	5,64,807		7,22,675	7,62,092	7,60,898	9,12,867	9,15,579	8,93,151	8,94,591	17,83,627	13,17,088	15,72,765	22,25,862	..
	MULTAN																
10	Inundation Canals Unproductive.		..	1,70,004	3,46,934	2,84,735	3,53,030	3,26,786	2,01,155	1,80,128	2,08,275	2,33,626	2,92,461	2,11,864	1,59,125	1,35,604	..
11	Dera Ghazi Khan Canal.	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	36,123	2,85,854	..
12	Muzaffargarh Canal.	..	..	..			..	..	..	..	..	..	3,14,784	5,89,726	13,33,770	11,12,530	..

Serial No.	Name of Division	1948-49	1949-50	1950-51	1951-52	1952-53	1953-54	1954-55	1955-56	1956-57	1957-58	1958-59	1959-60	1960-61	1961-62	1962-63
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17
	LYALLPUR ZONE.															
1	Gujrat ..	1,03,030	2,83,927	2,58,193	3,60,230	3,41,628	3,45,951	3,58,690	7,07,786	2,40,802	4,10,147	2,54,080	3,28,207	4,27,469	5,83,340	4,86,314
2	Lyallpur Drainage.	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	1,04,633	4,73,252	2,11,835
3	Jaranwala Darinage.	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	1,11,627
4	Rasule Drainage.	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	3,74,672
5	Chaj Drainage	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	6,61,180	6,14,432	5,07,689	6,23,918	3,89,561
6	Rechna Tubewell.	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	60,65,111	38,74,881
7	Chaj Tubewell	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	16,73,957	27,41,092
8	Thal Project..	85,000	5,98,420	7,14,928	8,65,458	10,84,776	10,51,264	18,99,400	23,90,142	15,39,358	15,93,670	15,73,490	23,50,270	18,36,456	21,52,090	22,91,115
	PESHAWAR ZONE.															
1	Peshawar ..	7,18,965	8,98,561	9,06,109	14,75,633	9,88,588	8,07,189	13,02,470	11,31,778	8,42,833	11,11,339	12,45,360	16,49,243	16,99,927	17,21,144	1,57,100
2	Dera Ismail Khan.	5,63,576	3,15,612	2,56,905	2,68,313	2,73,613	3,39,995	3,17,367	5,47,367	3,49,582	5,28,812	6,10,089	4,68,579	7,72,611	6,16,503	6,48,752

STATEMENT SHOWING DIVISION-WISE EXPENDITURE INCURRED ON MAINTENANCE OF IRRIGATION IN QUETTA AND KALAT DIVISIONS (QUETTA IRRIGATION ZONE)

Name of Division	1947 to 1954	1954-55	1955-56	1956-57	1957-58	1958-59	1859-60	1960-61	1961-62
Quetta ..	*Nil*	*Nil*	*Nil*	1,74,428	3,36,707	4,44,142	8,45,111	8,32,335	7,37,013
Kalat ..	*Nil*	2,153	27,024	55,692	56,208	52,892	1,04,292	1,84,684	2,71,890
Total ..	*Nil*	2,153	27,024	2,30,120	3,92,915	4,97,034	9,49,403	10,17,019	10,08,903

ANNEXURE B

LIST SHOWING NAMES OF THE OFFICERS IN BAHAWALPUR REGION POSTED AT ONE STATION FOR MORE THAN THREE YEARS IN THE FORMER PUNJAB AREA.

Serial No.	Name	Present posting	Remarks
1	S. Ejaz Hussain Shah	Superintending Engineer, Muzaffargarh Canal Circle, Multan.	He has just completed 3 year
2	Mirza Muhammad Saeed.	Superintending Engineer, Derajat Circle. Dera Ghazi Khan.	Ditto.
3	Mr. A. B. Akhtar, T.E.	Executive Engineer, Islam Headworks Division. Bahawalpur Circle.	These officers were Sub-Divisional Officers before and later promoted as Executive Engineer.
4	Rao Riaz-ur-Rehman	Executive Engineer, Panjnad Division. Rahimyarkhan Circle.	
5	Mr. Shamsher Khan Bhatti.	Executive Engineer, Mechanical Division. M. C. C.	He is already under orders of transfer.
6	Ch. Ata Muhammad ..	Executive Engineer, Taunsa Canal Division. Derajat Circle.	Has done a short period in excess of 3 years because he is incharge of some construction work which he must see through.
7	Mr. Zulfiqar Ahmad Khan.	Sub-Divisional Officer, Panjnad Headworks.	Just completed three years and already under orders of transfer.
8	Mirza Bahawal Bakhsh, O.E.S.	Sub-Divisional Officer, Dera Ghazi Khan Sub-Division, Taunsa Canal Division.	Ditto.

STATEMENT 'A'

STATEMENT SHOWING PROPOSED REPLY TO STARRED ASSEMBLY QUESTION NO. 3357, IN SERIATUM REGARDING POSTINGS AND TRANSFERS OF OFFICERS IN IRRIGATION DEPARTMENT.

Serial No.	Name	Reasons therefore
1	Ch. Nazar Muhammad, A.E. I., Executive Engineer, Lower Gugera Division, L.C.C. East Circle, Lyallpur.	In the interest of public service and administrative convenience.
2	Mian Masud Akhtar, P.S.E. II, Executive Engineer, Upper Gugera Division, L.C.C. East Circle, Lyallpur.	In the best interest of public service. He is yet to complete his 3 years tenure.
3	Mian Faizan-ul-Haq, P.S.E., Executive Engineer, Khanki Headworks, L.C.C. West Circle.	Ditto.
4	Ch. Shah Muhammad (3), O.E.S., Officiating Sub-Divisional Officer, Wan Drainage Sub-Division, Sargodha, Lyallpur Drainage Circle, Lyallpur.	In the interest of public service. He has since been shifted within the circle.
5	Ch. Abdul Majid (3) O.E.S., Officiating Sub-Divisional Officer, Manawala Sub-Division, Ferozepur Rest House, Lyallpur Drg. Circle, Lyallpur.	Ditto.
6	Ch. Jan Muhammad, O.E.S., Officiating Sub-Divisional Officer, Kirana Sub-Division, Lyallpur, L.J.C. Sargodha.	In the interest of public service. He has since been transferred within the circle.
7	Mirza Muhammad Yunis, O.E.S., Officiating Sub-Divisional Officer, Shah Jeuana Sub-Division, Ramdana, L.J.C, Sargodha.	In the interest of public service.
8	Ghulam Hussain Khan, P.S.E. II, Sub-Divisional Officer, Rasul Headworks Sub-Division, Rasul L.J.C. Circle, Sargodha.	In the interest of public service. He is going to be shifted to Peshawar Region as per his permanent allocation shortly.
9	S. Ashiq Hussain Shah, O.E.S., Officiating S.D.O., Sargodha Sub-Division, Sargodha, L.J.C. Circle, Sargodha.	In the interest of public service. He has since been transferred within the circle recently.
10	Mirza Safdar Jang Humayaun, O.E.S., Officiating Sub-Divisional Officer, Malikwal Tubewell Sub-Division, Tubewell Circle, Lahore.	In the interest of public service.
11	Mr. Muhammad Saleem-ul-Karim, T.E., Officiating Sub-Divisional Officer, Jaurabad Sub-Division, Khushab, Thal Circle, Mianwali.	In the interest of public service. He has recently been shifted within the circle.
12	Ch. Barkat Ali, O.E.S., Officiating Sub-Divisional Officer Dullawala Sub-Division, Mianwali, Thal Circle, Mianwali.	In the interest of public service. He has been shifted recently within the circle.

Serial No.	Name	Reasons therefor
13	Ch. Muhammad Akram Khan (2), O.E.S., Officiating Sub-Divisional Officer, Kallurkot Sub-Division, Kallurkot, Thal Circle, Mianwali (reverted as Overseer).	In the interest of public service. He has been reverted as overseer and posted to a section recently in Thal Circle.
14	Agha Yousaf Hussain, Deputy Collector, Hafizabad Division, L.C.C., West Circle, Lyallpur.	In the best interest of public service and administrative convenience He is yet to complete his 3 years tenure.
15	Mian Ghulam Haider, Deputy Collector, Lyallpur Division, Lyallpur, L.C.C. West Circle, Lyallpur.	In the interest of public service. He is going to be shifted shortly to Lahore Region as per his permanent allocation.
16	Raja Habib-Ullah, Deputy Collector, Jhang, Division Jhang, L.C.C. West Circle, Lyallpur.	In the interest of public service. He is yet to complete his 3 years tenure.
17	Ch. Abdur Rashid, Deputy Collector, Rasul Division, Sargodha, L.J.C. Circle, Sargodha.	In the interest of public service. He is going to be shifted shortly.
18	Mian Inam-ul-Haq, Deputy Collector, Gujrat Division, Gujrat, U.J.C. Circle, Jhelum.	In the interest of public service. He is going to be shifted shortly.
19	Ch. Sarfraz Khan Cheema, Deputy Collector, Sargodha Division, Sargodha, L.J.C. Circle, Sargodha.	In the interest of public service. He is going to be shifted shortly.
20	Ch. Nasir-ud-Din, Deputy Collector, Kirana Division, Sargodha, L.J.C. Circle, Sargodha.	In the interest of public service.

ANNEXURE 'A'

STATEMENT SHOWING NAMES OF OFFICERS OF LAHORE REGION POSTED AT ONE STATION FOR MORE THAN THREE YEARS AND REASONS THEREFOR.

Serial No.	Name	Posted held with station.	Reasons
1	Sh. Ahmad Tariq, P. S. E. I.	Technical Officer, Lahore..	For gaining Head Office experience.
		Director of Hydrology, Lahore.	In the interest of Governmnet work.
		S. E. Dipalpur Canal Circle, Lahore.	Do.
2	Malik Nisar Ahmad, P. S. E. I.	S. D. O. Balloi. Executive Engineer, Balloki.	In the interest of Head-works of which he has good experience.
		As Sub-Divisional Officer—	
3	Kh. Zahur-ul-Hassan, T. E.	(i) S. D. O. II, Stores Division LHR.	A Mechanical hand. mostly employed against office jobs in view of his past experience.
		(ii) Leave *ex* Pakistan.	
		(iii) S. D. O. II Moghalpura Irrigation Workshop Divisional.	
		As Executive Engineer.—	
		(i) P. A (Xen) S. E. Mechanical Circle, Lahore.	
		(ii) Assistant Director (Mech) Head Office, Lahore.	
		(iii) Leave-*ex*-Pakistan.	
		(iv) Assistant Director (Mech) Head Office and Section Officer (Mechanical) I. & P. Deptt.	
		(v) P. A. (Xen) to Mechanical Circle, Lahore.	

STATEMENT 'B'

LIST SHOWING NAMES OF THE OFFICERS IN BAHAWALPUR REGION POSTED IN THEIR HOME DISTRICTS

Serial No.	Name	Present posting	Home District	Remarks
1	S. Ghazanfar Abbas, PSE. II.	Offg: Executive Engineer, Multan Canal Division at Multan	Multan.	On account of house difficulty.
2	Mr. N. H. Ghauri.	Offg: Executive Engineer, Bahawalpur Ahmadpur. Division, Bahawalpur Circle.	Bahawalpur.	He has no Agricultural land in the District and has no vested interests in the Canal Division to which he is posted.
3	S. Matloob Hussain.	Offg: Executive Engineer, Bahawalpur Division.	Do.	As above. He is refugee from East Punjab.
4	Mr. Ghulam Sarwar.	Offg. Sub-Division Officer, Jampur Sub-division Indus Canal Division.	D. G. Khan.	He is incharge of import Bund with a man of local technical knowledge was needed and so he was posted. He has no agricultural land in the Subdivision.
5	Ch. Allah Bakhsh.	Sub-Divisional Officer, Khanpur Sub-Division, Khanpur Division. Rahimyar Khan Circle	Rahimyar Khan.	He is on the verge of retirement and has no landed property in the Sub-Division (or Canal Division) to which he is posted. He has thus no vested interests in the canal Subdivision where posted.
6	Mr. Muhammad Saeed Khokhar.	Sub-Divisional Officer, Shorkot Sub-division, Trimmu Division, Haveli Canal Circle.	Multan	He is at the extremeand of the Multan District and has no landed property in his own jurisdiction. Since he has to deal with WAPDA Officers in connection with construction of Trimmu-Sidhnai Link. it is not desirable to shift him.
7	Mr Khuda Bakhsh	Offg. Sub-Divisional Officer, Harrand Sub-division, Hill Torrent Division, Derajat Circle.	D. G. Khan.	D. G. Khan is the most difficult and backward area where only the officers of that District an work with ease of mind and whole heartedly. The two Sub-Divisional Officers have no interests in the canal.

Serial No.	Name	Present posting	Home District	REMARKS
8	Mr. Rahim Bakhsh Parwaz.	Sub-Divisional Officer, Choti Sub-division, Jampur Division, Derajat Circle.	D. G. Khan.	Sub-Division to which they are posted. In view of the Government policy to develop the backward areas at a quicker pace, the only solution is to put willing workers there. As such they have to remain in the present Sub.Divisions.
9	Sh. Muhammad Siddique.	Deputy Collector, Bahawalpur Division, Bahawalpur Circle.	Bahawalpur—	He is nearing retirement. Originally he belongs to Guranwala in ex-Punjab and has settled in Bahawalpur. He has however no agricultural land and no interests in the Canal Division to which he is posted.
10	Mr. Abdul Rahim Ptafi.	Deputy Collector, Indus Canal Division, Derajat Circle.	D. G. Khan.	As per remarks against item 7 and 8.
11	Ch. Abdul Aziz..	Deputy Collector, Shujabad Division, Haveli Canal Circle.	Multan.	His property is in Khanewal Division of Lahore Region while he is posted to Shuja Abad Divis.on of Bahawalpur Region.

STATEMENT 'B'

Serial No.	Name	Home District	Remarks
	Mr. Saeed Ahmad Zafar, P.S.E.I, Executive Engineer.	Lyallpur ..	He is working as Design Engineer, in Regional Office Headquarters Offices, establishment is exempted from Government restrictions laid down in Chief Secretary's recent letter.
2	Nur-ul Hassan, O.E.S., Officiating S. D. O. Bhagat Sub-Division, Bhagat, L. C. C, East Circle, LyallPur.	Do.	His home district falls in L. C. C. West Circle. He has been posted in the interest of public service.
3	Mr. Abdul Khaliq. T. E, Mohlan Sub-Division, L. C. C, East Circle, Lyallpur.	Do.	His jurisdiction partly falls in Sheikhupura and partly in Lyallpur Districts. He has been posted there in the interest of public service and administrative convenience.
4	Ch. Hakim Ali Randhawa, O. E. S., Officiating S. D. O., Sultanpur Sub-Division. Kamalia, L. C. C. East Circle, Lyallpur.	Do.	His home district falls in West Circle.
5	Khan Sabir Muhammad Khan, O. E. S., Officiating S. D. O., Kanya Sub-Division, Kanya Rest House, L. C. C. East Circle.	Do.	His home district falls in West L. C. C. Circle, Lyallpur.
6	Ch. Ilam Din, O. E. S., Officiating S. D. O. Uqbana Sub-Division, L. C. C. West Circle, Lyallpur.	Do.	His home district falls in L. C. C. East Circle, Lyallpur.
7	Ch. Khushi Muhammad, O. E. S., Officiating S. D. O., Tandlianwala Sub Division, Tandlianwala, L. C. C. East Circle. Lyallpur (On leave).	Do.	Since transferred.
8	Ch. Hadayat Ullah, O. E. S., Officiating S. D. O., Hafizabad Sub-Division, Hafizabad, Lyallpur Drainage Circle, Lyallpur.	Gujranwala ..	The restriction of posting of Officers in their home districts does not apply in Drainage Circle. He has since been shifted to Thal Circle, Mianwali.
9	Ch. Muhammad Iqbal (2). O. E. S., Officiating S. D. O., Jaranwala Drainage Sub-Division, Jaranwala-Lyallpur Drainage Circle. Lyallpur.	Lyallpur ..	The restrictions of posting of officers in their home District does not apply in Drainoge Circle. He has since been shifted within the Circle.
10	Ch. Abdul Majid (3). O. E. S. Officiating S. D. O., Mianawala Drainag Sub-Division, Ferozepur Rest House, Lyallpur Drainage Circle, Lyallpur.	Do.	The restriction of posting of officers in their home district does not apply in Drainage Circle. He has since been shifted within the Circle.

STATEMENT 'B'—concld.

Serial No.	Name	Home District	Remarks
11	Malik Ali Ahmad, T. E., X. E. N., Shahpur Division, Sargodha, L. J. C. Circle, Sargodha.	Sargodha ..	In the interest of public service. His home Division partly lies in Mianwali District and partly in Sargodha District
12	Malik Muhammad Yousaf, Awan, T. E., Officiating Executive Engineer, Bhakkar Division, Bhakkar, Thal Circle, Mianwali.	Sargodha ——— Mianwali	In the interest of public service.
13	Malik Ghulam Qadir, T. E. Officiating Executive Engineer, Leiah Division, Leiah, Thal Circle, Mianwali.	Mianwali ..	Ditto
14	Ch. Muhammad Atta-ur-Rehman, Land Reclamation Officer, L. C. C. East Circle, Lyallpur.	Lyallpur ..	Ditto

ANNEXURE 'E'

STATEMENT SHOWING NAMES OF OFFICERS OF LAHORE REGION POSTED IN THEIR HOME DISTRICT AND REASONS THEREFOR.

Serial No.	Name	Home District	Place of posting	Reasons
1	Sh. Tanwir Akhtar, P. S. E., II.	Lahore ..	Officiating Executive Engineer, Stores Division, Lahore.	Store Division is not a Revenue Division. No such restriction is imposed for posting in Home Districts in Divisions other than Revenue Divisions.
2	Malik Raza Hussain, O. E. S.	Lahore ..	Sub-Divisional Officer, Batapur Tubewell Sub-Division, Lahore.	In Tubewell Sub-Divisions there is no restriction for posting in Home Circle or District.
3	Ch. Abdul Aziz (2), O. E. S.	Gujranwala ..	Sub-Divisional Officer, Gujranwala Sub-Division, Gujranwala.	Has no property in Gujranwala. In the interest of work has been posted at present place.
4	Sardar Muhammad Azmat Ullah.	Lahore ..	Land Reclamation Officer, (General), Land Reclamation Directorate, Lahore.	He is working in the Headquarters Officer. Hence exempted from posting in Home District.

LIST SHOWING NAMES OF THE OFFICERS IN BAHAWALPUR REGION POSTED AT ONE STATION FOR MORE THAN THREE YEARS IN THE FORMER PUNJAB AREA

Serial No.	Name	Present posting	Remarks
1	Mr. Ejaz Hussain Shah,	Superintending Engineer, Muzaffargarh Canal Circle, Multan.	He has just completed 3 years.
2	Khan Muhammad Saeed.	Superintending Engineer, Derajat Circle, D. G. Khan.	Ditto
3	Muhammad Akhtar Khan.	Executive Engineer, Islam Headworks Division, Bahawalpur Circle.	These officers were S. D. O. before and later promoted as Executive Engineer.
4		Executive Engineer, Panjnad Division, Rahimyarkhan Circle.	Ditto.
5	Muhammad Sher Khan Bhatti	Executive Engineer, Mechanical Division, E. C. C.	He is already under orders of transfer.
6	Mr. Ata Mohammad ..	Executive Engineer, Taunsa Canal Division, Derajat Circle.	Has done a short period in excess of 3 years becuse he is incharge af same construction worh which he must see thraugh.
7	Khan Zulfiqar Ali Khan,	Sub-Divisional Officer, Panjnad Headworks.	Just completed three years and already under orders of transfer.
8		Sub-Divisional Officer, D. G. Khan Sub-Division, Taunsa Canal Division, Derajat Circle.	Ditto.

STATEMENT 'C'

SARGODHA REGION

Serial No.	Name	Reasons
1.	Ch. Shah Muhammad (3) O. E. S., Offg. Sub-Divisional Officer, Wan Drainage Sub-Division, Sargodha, Lyallpur Drainage Circle, Lyallpur.	In the interest of public service. He has since been shifted within the circle.
2.	Ch. Abdul Majid (3), O. E. S., Offg. Sub-Divisional Officer Mananwala Drainage Sub-Division, Lyallpur Drainage Circle, Lyallpur.	In the interest of public service. He is since been shifted within the circle.
3.	Ch. Jan Muhammad, O. E. S., Offg. Sub-Divisional Officer Kirana Sub-Division, Lalawali, Lower Jhelum Canal Circle, Sargodha.	In the interest of public service. He has recently been shifted within the circle.
4.	Khan Ghulam Hassan Khan, I. S. E. II Offg. Sub-Divisional Officer, Rasul Headworks Sub-Division, Rasul, Lower Jhelum Canal Circle, Sargodha.	In the interest of public service. He is being to be shifted to Peshawar Region as per permanent allocation.
5.	S. Ashiq Husain, O. E. S., Offg. Sub-Divisional Officer, Sargodha Sub-Division, Sargodha Lower Jhelum Canal Circle, Sargodha.	He has recently been shifted within the circle.
6.	Mirza Safdar Jang Humayun, O. E. S., Offg. Sub-Divisional Officer, Malikwal Sub-Division, Tubewell Circle, Lahore.	In the interest of public service. He is well experienced in the work.
7.	Mian Muhammad Salim-ul-Karim, T. E. S. D. O. Jauharabad Sub-Division, Khushab, Thal Circle, Mianwali.	He has since been shifted from this Sub-Division to an other Sub-Division in Thal Circle.
8.	Mian Inamul Haq, Deputy Collector, Gujrat Division, Gujrat, Upper Jhelum Canal Circle, Jhelum.	In the interest of public service and administrative convenience. His transfer orders are going to be issued very shortly.
9.	Ch. Abdul Rashid, Deputy Collector, Rasul Division, Sargodha, Lower Jhelum Canal Circle, Sargodha.	In the interest of public service. He is going to be shifted shortly.
10.	Ch. Sarfaraz Khan, Cheema, Deputy Collector, Sargodha Division, Sargodha, Lower Jhelum Canal Circle, Sargodha.	In the interest of public service. His transfer orders are going to be issued very shortly.
11.	Ch. Nasir-ud-Din, Deputy Collector, Kirana Division, Sargodha, Lower Jhelum Canal Circle, Sargodha.	In the interest of public service, His transfer orders are going to be issuedvery shortly.

ANNEXURE "C"

STATEMENT SHOWING NAMES OF OFFICERS OF LAHORE REGION HOLDING PARTICULAR POSTS FOR A PERIOD EXCEEDING 3 YEARS AND REASONS THEREFOR.

Serial No.	Name	Reasons
1	Mr. Nisar Ahmad, Shah O. E. S. Officiating Sub-Divisional Officer, Mangtanwala Sub-Division, Mangtanwala.	In the interest of public service they are being allowed to continue in present charges.
2	Ch. Fazal Dad Khan, O. E. S. Officiating Sub-Divisional Officer Lahore Sub-Division, Lahore.	
3	Ch. Asghar Ali (2), O. E. S. Officiating Sub-Divisional Officer Pandoki Sub-Division.	
4	Rao Abdul Wahid Khan. Officiating Assistant Land Reclamation Officer, Okara.	In the interest of reclamation work.

APPENDIX "C"

LIST OF NEW LIGHT AND FAN APPLICATIONS FROM JULY (1961-62)

Party No.	Date of application	Name of applicant	Sanctioned on	Period taken	Remarks
1	2	3	4	5	6
499	4th July 1961 ..	Masood Zaman ..	6th December 1961.	Five months	
500	Ditto	Patanya ..	Ditto	Ditto	
501	Ditto	Soomar Jan Muhammad	Ditto	Ditto	
502	Ditto	Umed Ali ..	Ditto	Ditto	
503	7th July 1961 ..	Abdul Jabbar ..	Ditto	Ditto	
504	Ditto	Noor Muhammad ..	Ditto	Ditto	
505	Ditto	Ahsanullah ..	2nd January, 1962	Six months	
506	Ditto	Muhammad Azam ..	Ditto	Ditto	
507	Ditto	Muhammad Aslam ..	Filed 29/7	..	Cancelled.
508	Ditto	Syed Akhtar ..	26th February, 1962.	Seven months	
509	Ditto	Iqbal Husain ..	8th January, 1962	Six months	
510	Ditto	Dildar Bux ..	Ditto	Ditto	
511	Ditto	Ghulam Muhammad ..	Ditto	Ditto	
512	10th July, 1961 ..	Abdul Rehman ..	Ditto	Ditto	
513	Ditto	A. H. Sheikh ..	Ditto	Ditto	
514	Ditto	Qamarul Zaman ..	Ditto	Ditto	
515	Ditto	Munshi ..	Ditto	Ditto	
516	Ditto	Ali Bux ..	Ditto	Ditto	
517	Ditto	Muhammad Sharif ..	Ditto	Ditto	
518	Ditto	Muhammad Sharif ..	Ditto	Ditto	
519	11th July, 1961 ..	Abdul Rashid ..	Ditto	Ditto	
520	Ditto	Qamarullah ..	Ditto	Ditto	
521	Ditto	Muhammad Ibrahim ..	Ditto	Ditto	
522	Ditto	Abdul Hamid ..	Ditto	Ditto	
523	Ditto	Abdullah .	Ditto	Ditto	
524	Ditto	Muhammad Sardar ..	Ditto	Ditto	
525	Ditto	Haji Umer ..	Ditto	Ditto	

Party. No.	Date of application.	Name of applicant	Sanctioned on	Period taken	Remarks
1	2	3	4	5	6
526	12th July, 1961..	Muhammad Din ..	8th January, 1962	Six months	
527	Ditto	Lat'afat Ali ..	Ditto	Ditto	
528	19th August, 1961	M. A. Qayoom ..	Ditto	Ditto	
529	Ditto	Rasool Khan ..	Ditto	Ditto	
530	Ditto	Gulab Khan ..	Ditto	Four and half. months.	
531	Ditto	Miss Aziz ..	Ditto	Ditto	
532	Ditto	Muhammad Qasim ..	Ditto	Ditto	
533	Ditto	Abdul Karim ..	Ditto	Ditto	
534	Ditto	Muhammad Sultan ..	Ditto	Ditto	
535	Ditto	Muhammad Yaqoob ..	Ditto	Ditto	
536	Ditto	Ali Jan ..	Ditto	Ditto	
537	Ditto	Shuja-ud-Din .	Ditto	Ditto	
538	Ditto	Shaukat Ali ..	Ditto	Ditto	
539	Ditto	Muhammad Yousuf ..	Ditto	Ditto	
540	Ditto	S. M. Bukhari ..	Ditto	Ditto	
541	19th August 1961	Badr-ud-Din ..	8th January 1962	Ditto	
542	Ditto	Muhammad Ibrahim ..	Ditto	Ditto	
543	Ditto	Mir Yar Muhammad..	Ditto	Ditto	
544	Ditto	Ikram-ud-Din ..	Ditto	Ditto	
545	Ditto	Hakim-ud-Din ..	Ditto	Ditto	
546	Ditto	Ashraf Khan ..	Ditto	Ditto	
547	Ditto	Muhammad Umer ..	Ditto	Ditto	
548	Ditto	Saghir Beg ..	Ditto	Ditto	
549	Ditto	Abdul Rehman ..	Ditto	Ditto	
550	Ditto	Niyaz Muhammad ..	Ditto	Ditto	
551	Ditto	Abdul Ghaffar ..	24th Junuary 1962.	Ditto	
552	Ditto	Muhammad Ramzan ..	Ditto	Ditto	
553	Ditto	Ali Muhammad ..	Ditto	Ditto	

Party No.	Date of application	Name of applicant	Sanctioned on	Period taken	Remarks
1	2	3	4	5	6
554	19 August, 1961	Lal Muhammad ..	24th January, 1962	Four and half months.	
555	Ditto	Wali Bhai ..	Ditto	Ditto	
556	Ditto	Abdul Latif ..	Ditto	Ditto	
557	Ditto	Muhammad Hanif ..	Ditto	Ditto	
558	Ditto	Extra Assistant Director.	Ditto	Ditto	
559	Ditto	Naimullah ..	Ditto	Ditto	
560	Ditto	Muhammad Yasin ..	Ditto	Ditto	
561	Ditto	Abdul Majid ..	Ditto	Rejected	
562	Ditto	Abdul Ghuffar ..	Ditto	Four months	
563	Ditto	Muhammad, son of Ali	Ditto	Ditto	
564	Ditto	Abdul Majid ..	Ditto	Ditto	
565	Ditto	Muhammad Suleman..	Ditto	Ditto	
566	18th September, 1961.	Mr. Kalloo ..	Ditto	Ditto	
567	Ditto	Ali Bux ..	Dltto	Ditto	
568	Ditto	Shabrati ..	Ditto	Ditto	
569	Ditto	Muhammad Iqbal ..	Ditto	Ditto	
570	Ditto	Niyamatullah ..	Ditto	Ditto	
571	Ditto	Sardar Begum ..	Ditto	Ditto	
572	Ditto	Mirza Niyaz Beg ..	Ditto	Ditto	
573	Ditto	Allah Din ..	Ditto	..	Addresses not traceable, cancelled.
574	Ditto	Khurshid ..	Ditto	Four months	
575	Ditto	Muhammad Tufail ..	Ditto	Ditto	
576	Ditto	Mazhar Jamil ..	Ditto	Ditto	
577	Ditto	Alim-ud-Din ..	Ditto	Ditto	
578	Ditto	Faqir Muhammad ..	Ditto	Ditto	
579	Ditto	Ghulam Mustafa ..	Ditto	..	Application transferred, cancelled.

Party. No.	Date of application	Name of applicant	Sanctioned on	Period taken	Remarks
1	2	3	4	5	6
580	18th September 1961.	Muhammad Shafi ..	24th January 1962.	Four months	
581	Ditto	Noor Muhammad ..	Ditto	Ditto	
582	Ditto	Wadood Fazli ..	Ditto	Ditto	
583	Ditto	Muhammad Ramzan ..	Ditto	Ditto	
584	Ditto	Arif and Co. ..	Ditto	Ditto	
585	Ditto	Jamil Ahmad ..	Ditto	Ditto	
586	Ditto	A. R. Qureshi ..	Ditto	Ditto	
587	Ditto	Salam Khan ..	Ditto	Ditto	
588	Ditto	Shabrati ..	Ditto	Ditto	
589	Ditto	Abdul Hamid ..	Ditto	Ditto	
590	Ditto	Tehzibul Hasan ..	Ditto	Ditto	
591	Ditto	Fateh Muhammad ..	Ditto	Ditto	
592	Ditto	Muhammad Khan ..	Ditto	Ditto	
593	Ditto	Najibur Rehman ..	Ditto	Ditto	
594	Ditto	Muhammad Siddique ..	Ditto	Ditto	
595	22nd September 1961.	Taj-ud-din ..	Ditto	Ditto	
596	Ditto	Waghu Mal ..	Ditto	Ditto	
597	Ditto	Shamshad Ali ..	Ditto	Ditto	
598	Ditto	H. Shahabuddin ..	Ditto	Ditto	
599	Ditto	Lal Muhammad ..	Ditto	Ditto	
600	Ditto	B. K. Muhammad ..	Ditto	Ditto	
601	4th October 1961.	S. Maqbool Husain ..	Ditto.	Ditto	
602	Ditto	Muhammad Yamin ..	24th January 1962.	Ditto	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Name of Sanction	Period taken	Remarks
1	2	3	4	6	6
603	4th October, 1961.	Shafiur Rehman ..	24th January 1962.	Four months.	construction could not be installed as applt. has not deposited his s/d amount.
604	15th October, 1961.	Azimuddin ..	Ditto	Three months.	
605	Ditto	Bashir Ahmad ..	Ditto	Ditto	
606	Ditto	Niyamatullah ..	Ditto	Ditto	
607	Ditto	Muhammad Umer ..	Ditto	Ditto	Rejected as not installed O/Head line.
608	Ditto	Zainual Abdin ..	Ditto	Ditto	
609	Ditto	Anwar Husain ..	Ditto	Ditto	
610	Ditto	Sham Tailoring ..	15th February 1962.	Four months.	
611	17th October, 1961.	Maqbool Ahmad ..	Ditto	Ditto	
612	19th October, 1961.	S. Mubin ..	Ditto	Ditto	
613	Ditto	Abdul Razzaq ..	Ditto	Ditto	
614	Ditto	Dur Muhammad ..	Ditto	Ditto	
615	Ditto	Ibrahim Khan ..	Ditto	Ditto	
616	20th October, 1961.	Ebrahim Khan ..	Ditto	Ditto	
617	Ditto	Ch. Kamaluddin ..	Ditto	Ditto	
618	25th October, 1961.	Bashiruddin ..	Ditto	Ditto	
619	Ditto	Rais Elahi ..	Ditto	Ditto	
920	Ditto	Shakoor Muhammad ..	Ditto	Ditto	
621	Ditto	Wazir Beg ..	Ditto	Three and half months.	
622	Ditto	Haji Phool ..	Ditto	Ditto	
623	Ditto	App. Dumping Ground	Ditto	Ditto	
624	Ditto	Gul Muhammad ..	Ditto	Ditto	
625	Ditto	Abdul Sattar ..	Ditto	Ditto	
626	Ditto	Haji Abdul Karim ..	Ditto	Ditto	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Name of Sanction	Period taken	Remarks
1	2	3	4	5	6
627	25th October, 1961.	Kamaruddin ..	15th February 1962.	Three and half months	construction could not be installed as applt. has left the house.
628	Ditto	Moinuddin ..	Ditto	Ditto	
629	Ditto	Saghiruddin ..	Ditto	Ditto	
630	28th October, 1961.	Nazaruddin ..	Ditto	Ditto	
631	Ditto	Moinuddin ..	Ditto	Ditto	
632	Ditto	Yasinuddin ..	Ditto	Ditto	
633	1st November, 1961.	Muhammad Shafique..	Ditto	Three months.	
634	3rd November, 1961.	Zahoor Khan ..	Ditto	Ditto	Sanctioned out of Priority,—*vide* XEN-GC/M-105/3075 dated 9th December, 1961.
635	Ditto	Muhammad Siddique..	9th December, 1961.	One month	Ditto.
636	6th November, 1961.	Bundoo Dhobi ..	Ditto	Ditto	
637	Ditto	M. Saleh ..	24th April, 1962	Three months	
638	Ditto	A. Karam ..	Ditto	Ditto	
639	Ditto	Bundoo ..	Ditto	Ditto	
640	Ditto	H. Altaf Hakim ..	Ditto	Ditto	
641	Ditto	Rashid Ahmad ..	Ditto	Ditto	
642	Ditto	Rashid Ahmad ..	Ditto	Ditto	
643	8th November, 1961.	Umer-ud-Din ..	Ditto	Ditto	
644	Ditto	S. Zaffar ..	Ditto	Ditto	
645	Ditto	S. Iftekhar ..	Ditto	Ditto	
646	10th Novemder, 1961.	Abdul Rehman ..	Ditto	Ditto	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of Canction	Period taken	REMARKS
1	2	3	4	5	6
647	10th November 1963.	Muhammad Rafique ..	24th April 1962	Three months.	
648	13th November 1961.	Gulab Ali ..	15th February 1962.	Ditto	
649	Ditto	Muhammad Amin ..	Ditto	Ditto	
650	Ditto	Rochi Ram ..	Ditto	Ditto	
651	Ditto	Partap Khoja ..	Ditto	Ditto	
652	Ditto	Ayoob ..	Ditto	Ditto	
653	Ditto	Muhammad Ali ..	Ditto	Ditto	
654	17th November 1961.	Chhotey Khan ..	Ditto	Ditto	
655	Ditto	Muhammad Raza ..	Ditto	Ditto	Rejected.
656	18th November 1961.	Barkat Ali ..	Ditto	Ditto	
657	Ditto	Lal Muhammad ..	Ditto	Ditto	
658	Ditto	M. Yaqoob ..	Ditto	Ditto	
659	Ditto	M. Yaqoob ..	Ditto	Ditto	
660	Ditto	Abdul Latif ..	Ditto	Ditto	
661	21st November 1961.	M. Hussain ..	Ditto	Ditto	
662	23rd November 1961.	Zakir Husain ..	Ditto	Ditto	
663	24th November 1961.	Tayab Ali ..	Ditto	Ditto	
664	Ditto	Faqir Muhammad ..	Ditto	Ditto	Field address not traceable cancelled.
665	Ditto	Muhammad Husain ..	Ditto	Ditto	
666	Ditto	Inayetullah ..	Ditto	Ditto	
667	Ditto	S. P. Tharparkar ..	Ditto	Ditto	
668	Ditto	Nasir Ahmad ..	28th October 1961.	Four days	
669	25th October 1961.	Ghulam Rasool ..	Ditto	Three days	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of Sanction	Period taken	Remarks.
1	2	3	4	5	6
670	25th November 1961	M. Yaqoob ..	15th Fabruary 1962.	Three months.	
671	Ditto	M. Yaqoob ..	Ditto	Ditto	
672	Ditto	Muhammad Ibrahim ..	Ditto	Ditto	
673	Ditto	Shubrati Khan ..	Ditto	Ditto	
674	Ditto	Wafati ..	Ditto	Ditto	
675	28th November 1961.	Muhammad Shafi ..	Dieto	Ditto	
676	Ditto	Salloo ..	Ditto	Ditto	
677	29th November 1961.	Zakaria ..	Ditto	Ditto	
678	Ditto	M. Ibrahim ..	Ditto	Three and-half months.	
679	1st December 1961.	M. Soomroo ..	Ditto	Three months.	
680	Ditto	A. Majid ..	Ditto	Ditto	
681	2nd December 1961.	Naimullah ..	Ditto	Ditto	
682	5th December 1961.	Abdul Aziz ..	Ditto	Ditto	
683	Ditto	Ali Muhammad ..	Ditto	Ditto	
684	Ditto	Sharafullah ..	Ditto	Ditto	
685	Ditto	Muhammad Ramzan ..	Diito	Ditto	
686	Ditto	Abdul Ghani ..	Ditto	Ditto	
687	Ditto	Muhammad Hanif ..	Ditto	Ditto	
688	8th December 1961.	Muhammad Ayoob ..	Ditto	Ditto	
689	10th December 1961.	Muhammad Ashraf ..	Ditto	Ditto	
690	Ditto	Fazal Muhammad ..	Ditto	Ditto	
691	11th December 1961,	Wazir Muhammad ..	Ditto	Ditto	
692	Ditto	Abdul Majid ..	Ditto	Ditto	
693	Ditto	Muhammad Shabrati ..	Ditto	Ditto	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	Remarks.
1	2	3	4	5	6
694	13th December 1961.	Dilawar ..	15th February 1962	Three months	
695	Ditto	Gulab ..	Ditto	3½ months	
696	Ditto	Sheraf ..	Ditto	Ditto	
697	Ditto	Umer Din ..	Ditto	Ditto	
698	Ditto	Shamshuddin ..	Ditto	Ditto	
699	Ditto	Shamshuddin ..	Ditto	Ditto	
700	Ditto	Allah Din ..	Ditto	Ditto	
701	Ditto	Sardar Begum ..	24th April 1962	Four and half months.	
702	20th December 1961.	Nasirullah ..	Ditto	Ditto	
703	Ditto	Abdul Majid ..	Ditto	Ditto	
704	Ditto	Abdul Majid ..	Ditto	Ditto	
705	Ditto	Dildar ..	Ditto	Ditto	
706	Ditto	Ghaffar Beg ..	Ditto	Ditto	
707	Ditto	Amiruddin ..	Ditto	Ditto	
708	Ditto	Fateh Muhammad ..	Ditto	Ditto	
709	Ditto	Bashiruddin ..	Ditto	Ditto	
710	Ditto	Abdul Majid ..	Ditto	Ditto	
711	Ditto	Abdul Wahab ..	Ditto	Ditto	
712	Ditto	Abdul Kabar ..	Ditto	Ditto	
713	Ditto	Abdul Hakim ..	Ditto	Ditto	
714	Ditto	Muhammad Irfan ..	Ditto	Ditto	
715	Ditto	Bhalu ..	Ditto	Ditto	
716	Ditto	Ali Jabbar ..	Ditto	Ditto	
717	Ditto	Ali Jabbar ..	Ditto	Ditto	
718	Ditto	Ikramuddin ..	Ditto	Ditto	
719	Ditto	Muhammad Shafi ..	Ditto	Ditto	
720	Ditto	Fateh Muhammad ..	Ditto	Ditto	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	REMARKS
1	2	3	4	5	6
721	20th December 1961	Muhammad Hanif ..	24th April 1962	Four and half months	
722	Ditto	Saifuddin ..	Ditto	Ditto	
723	Ditto	Mumtaz ..	Ditto	Ditto	
724	Ditto	Bashir ..	Ditto	Ditto	
725	Ditto	Abdul Sattar ..	Ditto	Ditto	
726	Ditto	Muhammad Shafi ..	Ditto	Ditto	
727	Ditto	Bashiruddin ..	Ditto	Ditto	
728	Ditto	Dr. Shams Ahmad ..	Ditto	Ditto	
729	28th December 1961.	Munammad Aqil ..	Ditto	Ditto	
730	Ditto	Muhammad Yasin ..	Ditto	Ditto	
731	Ditto	Mahboob Khan ..	Ditto	Ditto	
732	Ditto	Amir Muhammad ..	Ditto	Ditto	
733	Ditto	Sakai Beg ..	Ditto	Ditto	
734	Ditto	Muhammad Din ..	Ditto	Ditto	
735	Ditto	Abdul Sattar ..	..	..	Not sanctioned due to no existing of over head line.
736	Ditto	Bashiruddin ..	Ditto	Four months.	
737	Ditto	Bashir Ahmad ..	Ditto	Ditto	
738	Ditto	Muhammad Fayaz ..	Ditto	Ditto	
739	Ditto	Ghulam Muhammad ..	Ditto	Ditto	
740	Ditto	Muhammad Saddique	Ditto	Ditto	
741	Ditto	Ghulab Khan ..	Ditto	Ditto	
742	30th December 1961.	Abdul Ghafoor ..	Ditto	Ditto	
743	3rd January 1962.	Abdal Ghafoor ..	Ditto	Ditto	
744	Ditto	Fazal Illahi ..	Ditto	Ditto	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	Remarks
1	2	3	4	5	6
745	4th January 1962.	Muhammad Ali ..	24th April 1962	Four months.	Not sanctioned as do not exist overhead Line at his premises.
746	Ditto	Muhammad Ali ..	Ditto	Ditto	Ditto.
747	Ditto	Abdul Sattar ..	Ditto	Ditto	Ditto.
748	Ditto	Rahimuddin ..	Ditto	Ditto	Ditto.
749	Ditto	Manghi ..	Ditte	Ditto	Ditto.
750	Ditto	Fayaz Muhammad ..	Ditto	Ditto	Ditto.
751	8th January 1962.	Hakim ..	Ditto	Ditto	
752	Ditto	Muhammad Ramzan ..	Ditto	Ditto	
753	Ditto	Eddo Khan ..	Ditto	Ditto	
754	Ditto	Do. ..	Ditto	Ditto	
755	Ditto	Muhammad Asghar ..	Ditto	Ditto	
756	9th January 1962.	Ali Bux ..	Ditto	Ditto	
757	Ditto	P. R. Bruce ..	Ditto	Ditto	
758	11th January 1962.	Ali Bahadur ..	Ditto	Ditto	
759	Ditto	Amiruddin ..	Ditto	Ditto	
760	Ditto	Muhammad Raza ..	Ditto	Ditto	
761	Ditto	Muhammad Ismail ..	Ditto	Ditto	
762	Ditto	Khurshid Muhammad	Ditto	Ditto	
763	12th January 1962.	S. K. Rahim ..	Ditto	Ditto	
764	Ditto	H. Ghulam ..	Ditto	Ditto	
765	Ditto	Fazal Ahmad ..	Ditto	Ditto	
766	Ditto	Manager National Bank.	Ditto	Ditto	
767	13th January 1962.	Abdul Ghani ..	Ditto	Ditto	
768	Ditto	Elahi Bux ..	Ditto	Ditto	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	Remarks
1	2	3	4	5	6
769	13th January 1962.	Arfumal ..	24th April 1962	Four months.	
770	16th January 1962.	S. Mahdi Hasan ..	Ditto	Ditto	
771	17th January 1962.	Mehboob Ali ..	Ditto	Ditto	
772	18th January 1962.	Malik Muhammad ..	Ditto	Ditto	
773	Ditto	Ch. Abdul Aziz ..	Ditto	Ditto	
774	19th January 1962.	Alijan ..	Ditto	Ditto	
775	Ditto	Muhammad Rafique ..	Ditto	Ditto	
776	22nd January 1962.	Sec. Islaho-Talim ..	Ditto	Ditto	
777	Ditto	Muhammad Shafi ..	Ditto	Ditto	
778	Ditto	Shazoo Khan ..	Ditto	Ditto	
779	Ditto	Jumma Khan ..	Ditto	Ditto	
780	24th January 1962.	Malik Muhammad ..	Ditto	Ditto	
781	Ditto	Abdul Majid ..	Ditto	Ditto	
782	Ditto	Muhammad Siddique ..	Ditto	Ditto	
783	Ditto	Nazir Ahmad ..	Ditto	Ditto	
784	Ditto	S. H. Shakoor ..	Ditto	Ditto	
785	Ditto	Azizur Rehman ..	Ditto	Ditto	
786	Ditto	Rehman Bux ..	Ditto	Ditto	
787	30th January 1962.	Haji Godown ..	Ditto	Ditto	
788	Ditto	Abdul Majid ..	Ditto	Ditto	
789	31st January 1962.	Muhammad Bux ..	Ditto	Ditto	
790	Ditto	Abdul Bari ..	Ditto	Ditto	
791	Ditto	Aq'l Muhammad ..	Ditto	Ditto	
792	Ditto	Kishan Chand ..	Ditto	Ditto	
793	Ditto	Abdul Qadir ..	Ditto	Ditto	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	Remarks
1	2	3	4	5	6
794	2nd February 1962.	Allah Noor ..	24th April 1962	Four months.	
795	Ditto	Nasir Ahmad ..	Ditto	Ditto	
796	Ditto	Muhammad Ali ..	Ditto	Ditto	
797	3rd February 1962.	Abdul Sattar ..	Ditto	Ditto	
798	Ditto	Palnia ..	Ditto	Two and half months	
799	Ditto	Ali Bahadur ..	Ditto	Ditto	
800	5th February 1962.	Abdul Sakoor ..	Ditto	Ditto	
801	Ditto	Abdul Aziz ..	Ditto	Ditto	
802	Ditto	Abdul Wahid ..	Ditto	Ditto	
803	7th February 1962.	Merajdin ..	Ditto	Two months.	Rejected and application filed.
804	Ditto	Shamshuddin ..	Ditto	Ditto	
805	Ditto	Abdul Shakoor ..	Ditto	Ditto	
806	Ditto	Abdul Qadir ..	Ditto	Ditto	
807	12th February 1962.	Mustafa ..	Ditto	Ditto	
808	14th February 1962.	Chaqqan ..	Ditto	Ditto	
809	Ditto	Maulvi Qamaruddin ..	Ditto	Ditto	Rejected and application filed.
810	15th February 1962.	Nisar Ahmad ..	Ditto	Ditto	
811	Ditto	Amir Zaman ..	Ditto	Ditto	Rejected and application filed.
812	Ditto	Muhammad Mukarran	Ditto	Ditto	
813	Ditto	Muhammad Anwar ..	Ditto	Ditto	Rejected and application filed.

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	Remarks
1	2	3	4	5	6
814	15th February 1962	Ahmad Hussain ..	24th April 1962	Two months.	
815	Ditto	Zahooruddin ..	Ditto	Ditto	
816	Ditto	Chairman Municipality	Ditto	Ditto	
817	16th February 1962.	Abdul Ghani ..	Ditto	Ditto	
818	Ditto	Muhammad Bux ..	Ditto	Ditto	
819	Ditto.	Wasi Hyder ..	Ditto	Ditto	
820	Ditto	Muhammad Ramzan..	Ditto	Ditto	
821	18th February 1962.	Wazir ..	Ditto	Ditto	Rejected and application filed.
822	28th February 1962.	Muhammad Latif ..	Ditto	Ditto	
823	Ditto	Motu Mal ..	Ditto	Ditto	
824	Ditto	Sumar ..	Ditto	Ditto	
825	Ditto	Muhammad Bashir ..	Ditto	Ditto	
826	Ditto	Muhammad Khurshid	Ditto	Ditto	
827	Ditto	A. Rehman ..	Ditto	Ditto	
828	25th March 1962	Mr. Abdul Ghani ..	Ditto	One month	Cancelled.
829	Ditto	Nazir Beg ..	Ditto	Ditto	Ditto
830	Ditto	Muhammad Ali ..	Ditto	Ditto	Ditto
831	Ditto	Khuda Bux ..	Ditto	Ditto	Ditto
832	Ditto	Nazir Ahmad ..	Ditto	Ditto	
833	Ditto	Muhammad Hussain..	Ditto	Ditto	
834	Ditto	Ghulam Muhammad..	Ditto	Ditto	
835	Ditto	Abdul Karim ..	Ditto	Ditto	
836	Ditto	Rehan Khan ..	Ditto	Ditto	
837	Ditto	Qamaruddin ..	Ditto	Ditto	
838	Ditto	Bashirullah ..	Ditto	Ditto	
839	Ditto	Muhammad Yusa' ..	Ditto	Ditto	
840	Ditto	Allah Dino ..	Ditto	Ditto	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	Remarks
1	2	3	4	5	6
841	28th March 1962	Ghulam Hussain ..	24th April 1962	One month	
842	Ditto	Bhojraj ..	Ditto	Ditto	
843	Ditto	Budoo Khan ..	Ditto	Ditto	
844	Ditto	Muhammad Yasin ..	Ditto	Ditto	
845	Ditto	Muhammad Ismail ..	Ditto	Ditto	
846	Ditto	Muhammad Ahmad Khan.	Ditto	Ditto	
847	Ditto	Muhammad Siddique..	Ditto	Ditto	
848	Ditto	Zahoor Beg ..	Ditto	Ditto	
849	Ditto	Azizullah ..	Ditto	Ditto	
850	Ditto	Suleman ..	Ditto	Ditto	
851	Ditto	Din Muhammad ..	Ditto	Ditto	
852	Ditto	Tharparkar Textile ..	Ditto	Ditto	
853	Ditto	Motomal ..	Ditto	Ditto	
854	Ditto	S. Mubashir Ahmad ..	Ditto	Ditto	
855	27-3-62	Mubashir ..	Ditto	Ditto	
856	Ditto	Shakeel Ahmad ..	Ditto	Ditto	
857	28th March, 1962	Aqil Ahmad ..	Ditto	Ditto	
858	Ditto	Naaz Ahmad ..	Ditto	Ditto	
859	Ditto	Muhammad Aslam ..	Ditto	Ditto	
860	Ditto	Abdul Rehman ..	Ditto	Ditto	
861	Ditto	Muhammad Asghar ..	Ditto	Ditto	
862	Ditto	Abdul Hamid ..	Ditto	Ditto	
863	Ditto	Abdul Ghani ..	Ditto	Ditto	
864	Ditto	Noor Muhammad ..	Ditto	Ditto	
865	Ditto	Hazoor Ahmad ..	Ditto	Ditto	
866	Ditto	Allah Noor ..	Ditto	Ditto	
867	Ditto	Allah Noor ..	Ditto	Ditto	
868	Ditto	Jan Muhammad ..	Ditto	Ditto	
869	Ditto	Hussaini ..	Ditto	Ditto	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	Remarks
1	2	3	4	5	6
870	29th March 1962	Foja son of Ramzan ..	24th April 1964	One month	
871	Ditto	A Ghani Khan ..	Ditto	Ditto	
872	Ditto	Muhammad son of Badloo.	Ditto	Ditto	
873	Ditto	Abid Husain ..	Ditto	Ditto	
874	Ditto	Qamaruddin ..	Ditto	Ditto	
875	Ditto	Mithoo Khan ..	Ditto	Ditto	
876	Ditto	Rafiuddin ..	Ditto	Ditto	
877	Ditto	Muhammad Qasim ..	Ditto	Ditto	Rejected and application filed.
878	Ditto	Abdul Shakoor ..	Ditto	Ditto	Ditto.
879	30th March 1962	Muhammad Umer ..	Ditto	Four months.	
880	Ditto	Abdul Jabbar ..	Ditto	Ditto	Rejected and application filed.
881	Ditto	Subhan Khan ..	Ditto	Ditto	
882	Ditto	Naziruddin ..	Ditto	Ditto	
883	Ditto	Muhammad Rafique ..	Ditto	Ditto	
884	Ditto	Ansar Ahmad ..	Ditto	Ditto	
885	Ditto	Ansar Ahmad ..	Ditto	Ditto	
886	Ditto	Niamat Ali ..	Ditto	One month	
887	Ditto	Bhaja Khan ..	Ditto	Ditto	
888	Ditto	Bashir Ahmad ..	Ditto	Ditto	
889	Ditto	Mistry Ahmad ..	Ditto	Ditto	
890	6th April 1962 ..	Muhammod Aslam ..	Ditto	Ditto	
891	Ditto	Bachal son of Sumar ..	Ditto		
892	Ditto	Mst. Nazeeran ..	Ditto		

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	Remarks.
1	2	3	4	5	6
893	6th April 1962	Shamshuddin ..	24tn April 1962	One month.	
894	Ditto	Siddique Juma ..	Ditto	Ditto	
895	10th April 1962	Mahi Ahmad ..	Ditto	Ditto	
996	Ditto	Muhammad Yar Khan	Ditto	Ditto	
897	Ditto	Ebrahim Shah ..	Ditto	Ditto	
898	Ditto	Buddo Khan ..	Ditto	Ditto	
899	Ditto	Abdul Sattar ..	Ditto	Ditto	
900	12th April 1962	Anwar Beg ..	Ditto	Ditto	
901	Ditto	Abdul Rehman ..	Ditto	Ditto	
902	Ditto	Fateh Muhammad ..	Ditto	Ditto	
903	Ditto	Noor Muhammad ..	Ditto	Ditto	
904	Ditto	Dhani Ram	Ditto	Ditto	There is no overhead lined exists hence application field.
905	Ditto	Muhammad Siddique	Ditto	Ditto	
906	16th April 1962	Rahim Bux ..	Ditto	Ditto	
907	Ditto	Quick Engineering Works.	Ditto	Ditto	
908	Ditto	Islam Khan ..	Ditto	Ditto	
909	Ditto	Muhammad Iqbal ..	Ditto	Ditto	
910	Ditto	Abdul Ghani ..	Ditto	Ditto	
911	Ditto	Muhammad Rafique ..	Ditto	Ditto	

Remarks—As per RM's letter No. Rs. —C/1962 dated 27th March 1962 and 3rd April 1962 Seven days Notice was served to all consumers standing on the old Service Register to complete the Agreement form etc. On receipt of such applications duly completed on the response to the above notice, applications were registered in New Service Register W. C. from 1st May 1962.

1961-62

Seril No.	Date of application	Name of Applicant	Date of sanction	Period taken	Remarks
1	2	3	4	5	6
1	1st May, 1962	Muhammad Shafi ..	16th June, 1962	1½ Months	The sanctions have been effected on due completion of the formalities and readiness of consumers to receive supply.
2	22nd May, 1962	G. M. Mustafa ..	26th June, 1962	1 Month	
3	Ditto.	Kalay Khan ..	Ditto.	1 Month	
4	Ditto.	Muhammad Idris ..	Ditto.	1 Month	
5	Ditto.	Muhammad Ismail ..	Ditto.	1 Month	
6	Ditto.	Secretary Tharparker..	Ditto.	1 Month	
7	Ditto.	Muhammad Shafi ..	2nd July, 1962	2 Month	
8	24th May, 1962	Shamshed Ali ..	27th June, 1962	Ditto.	
9	Ditto.	Akhlaq Rasool ..	Rejected ..	..	
10	Ditto.	Ikramul Haq ..	Ditto.	..	
11	Ditto.	Muhammad Umer ..	27th June, 1962	2 Months	
12	Ditto.	Zainul Abdin ..	Ditto.	Ditto.	
13	Ditto.	Shamshad Ahmad ..	Rejected ..	..	
14	29th May, 1962	Shubullah Ahmad ..	27th June, 1962	1 Month	
15	Ditto.	Amanullah Khan ..	Ditto.	Ditto.	
16	Ditto.	Yar Muhammad ..	Rejected ..	..	
17	Ditto.	Shar Muhammad ..	Ditto.	..	
18	Ditto.	Ghafoor Muhammad..	27th June, 1962	1 Month	
19	Ditto.	Lal Muhammad ..	Ditto.	Ditto.	
20	Ditto.	Rafi Khan ..	Ditto.	Ditto.	
21	Ditto.	Rasruddin ..	23rd July, 1962	2 Month	
22	Ditto.	Hashmat Ali ..	Rejected ..	..	
23	Ditto.	Amir Khan ..	Ditto-	..	
24	Ditto.	Badruddin ..	Ditto.	..	
25	Ditto.	Haji Abdullah ..	23nd July, 1962	2 Months	
26	Ditto.	Dhani Bux ..	Ditto.	Ditto.	
27	Ditto.	Abdul Hafiz ..	14th July, 1962	1½ Months	
28	Ditto.	Abdul Ghafoor ..	Ditto.	Ditto.	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Name of Sanction	Period taken	REMARKS
1	2	3	4	5	6
29	29th May, 1962	Nathoo ..	30th July, 1962	2 Months	
30	Ditto.	Muhammad Habib ..	14th July, 1962	12 Months	
31	Ditto.	Allah Noor ..	Ditto.	Ditto.	
31-A	Ditto.	Muhammad Ismail ..	23rd July, 1962	Ditto.	
32	Ditto.	Rafiq ..	14th July, 1262	Ditto.	
33	Ditto.	Siraj-ud-din ..	Ditto.	Ditto.	
34	Ditto.	Muhammad Yousuf ..	Ditto.	Ditto.	
35	Ditto.	Muhammad Younus ..	23rd July, 1962	Ditto.	
36	Ditto.	Bundoo ..	14th July, 1962	Ditto.	
37	Ditto.	Muhammad Aman Khan	Ditto.	Ditto.	
38	Ditto.	Ibrahim Shah ..	23rd July, 1962	Ditto.	
49	Ditto,	Naimullah ..	Rejected ..	..	
40	Ditto.	Abdul Hakeem ..	14th July, 1962	1½ Months	
41	Ditto.	Muhammad Ali ..	Ditto.	Ditto.	
42	Ditto.	Muhammad Hussain..	Ditto.	Ditto.	
43	Ditto.	Noor Muhammad ..	23rd July, 1962	Ditto.	
44	29th May, 1962	Baboo ..	14th July, 1962	1½ Months	
45	Ditto.	Gulzar Ahmad —	Rejected ..	Ditto.	
46	Ditto.	Petambar ..	14th July, 1962	1½ Months	
47	Ditto.	Muhammad Bux ..	Ditto.	..	
48	Ditto.	Nisar Ahmad ..	Ditto.	Ditto.	
49	Dstto.	Bundoo ..	Ditto.	Ditto.	
50	Ditto.	Abdul Karim ..	Ditto.	Ditto.	
51	Ditto.	Muhammad Chuttal ..	Ditto.	Ditto.	
52	Ditto.	A. K. Siddique ..	3rd August, 1962	2 Months	
53	Ditto.	Muhammad Ayoob ..	Ditto.	Ditto.	
54	Ditto.	Muhammad Shafi ..	Ditto.	Ditto.	
55	Ditto.	Nazir Ahmad ..	30th July, 1962	Ditto.	
56	Ditto.	Mahboob Ali ..	Ditto.	Ditto.	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	REMARKS
1	2	3	4	5	6
57	29th May, 1962	Dildar ..	30th July, 1962	2 Months	
58	1st June, 1962	Mahboob ..	Ditto.	Ditto.	
59	Ditto.	Muhammad Siddique..	3rd August 1962	Ditto.	
60	Ditto.	Muhammad Ayoob ..	Rejected ..	..	
61	Ditto.	Qamar-ud-Din ..	11th August 1962	2 Months	
62	Ditto.	Muhammad Ayoob ..	Rejected ..	..	
63	Ditto.	Babbo ..	3rd August 1962	2 Months	
64	Ditto.	Ghulam Tahir ..	14th July 1962	1½ Months	
65	Ditto.	Fakir-ud-Din ..	30th July 1962	2 Months	
66	Ditto.	Abdul Hamid ..	Ditto.	Ditto.	
67	Ditto.	Fateh Muhammad ..	Rejected ..	..	
68	Ditto.	Abdul Ghafoor ..	3rd August 1962	2 Months	
69	Ditto.	Lala Chariba ..	30th July 1962	Ditto.	
70	Ditto.	Jagoomal ..	26th June 1962	1 Months	
71	Ditto.	Raza Khan ..	3rd August 1962	2 Months	
72	Ditto.	Amin Hussain ..	26th June 1862	1 Months	
73	Ditto.	Chatar Bhoj ..	Ditto.	Ditto.	
74	Ditto.	Muhammad Tufail ..	3rd August 1962	2 Months	
75	Ditto.	Abrar Ahmad ..	Rejected ..	..	
76	Ditto,	E. R. Bruever ..	(Under (correspondence)	Ditto.	
77	Ditto,	Islam Khan ..	Rejected ..	..	
78	Ditto.	Faqir Muhammad ..	11th August 196	Ditto.	
79	Ditto.	Gulzar Muhammad ..	3rd August 1962	Ditto.	
80	Ditto.	Arjuman Khan ..	4th August 8962	Ditto.	
81	Ditto.	Abrar Ahmad ..	16th August 1962	Ditto.	
82	Ditto.	Faqir Muhammad ..	3rd August 1962	Ditto.	
83	Ditto,	Sain Ali Shah ..	Rejected ..	..	
84	Ditto.	S. Kirmani ..	4th August 1962	Ditto.	
85	Ditto.	Ditto.	Ditto.	Ditto.	
86	Ditto.	Ditto.	Ditto.	Ditto.	

Serial No.	Date of applient	Name of application	Date of sanction	Period taken	Remarks
1	2	3	4	5	6
87	1st June 1962	Abdul Latif Jillar ..	4th August 1962	2 months	
88	4th June 1962	Mehboob Ali ..	Rejected ..	..	
89	Ditto.	Habib Ali ..	Ditto.	..	
90	Ditto.	Muhammad Umer ..	11th August 1962	2 Months	
91	Ditto.	Abdul Qadir ..	Ditto.	Ditto.	
92	Ditto.	Yousuf Ali ..	Rejected ..	..	
93	Ditto.	Azizullah ..	30th July 1962	2 Months	
94	Ditto.	Noor Muhammad ..	Ditto.	Ditto.	
95	Ditto.	Abdul Salam ..	3rd August 1962	Ditto.	
96	Ditto.	Abdul Jabbar ..	11th August 1962	Ditto.	
97	Ditto.	Muhammad Ibrahim..	3rd August 1962	Ditto.	
98	Ditto.	Badruddin ..	4th August 1962	Ditto.	
99	Ditto.	Shujauddin ..	19th August 1962	Ditto.	
100	Ditto.	Murad ..	3rd August 1962	Ditto.	
101	Ditto.	Momon Mothod ..	11th August 1962	Ditto.	
102	Ditto.	Haroon Rashid ..	3rd September 1962	3 months	
103	Ditto.	Wali Mahammad ..	11th August 1962	2 months	
104	Ditto.	Nisar Ahmad ..	Rejected ..	..	
105	Ditto.	Nisar Ahmad ..	Ditto.	..	
106	Ditto.	Ashraf Khan ..	11th August 1962	Ditto	
107	Ditto.	Kalandar Khan ..	31st July 1962	Ditto.	
108	Ditto.	Gul Muhammd ..	Rejected ..	..	
109	Ditto.	S. Muhammad Shafi ..	12th November 1962	2 months	
110	Ditto.	Abdul Ali ..	3rd August 1962	Ditto.	
111	5th June 1962	Allah Bux ..	11th August 1962	Ditto.	
112	Ditto.	Muhammad Yousuf ..	Rejected ..	..	
113	Ditto.	Mehboob Ali ..	5th August 1962	2 months	
114	Ditto.	Umrao Khan ..	11th August 1962	Ditto.	
115	Ditto.	Muhammad Ilyas ..	Ditto,	Ditto.	

Serial No.	Date of application	Name of application	Date of sanction	Period taken	REMARKS
1	2	3	4	5	6
118	5th June 1962	Abdul Karim ..	3rd August 1962	2 Months	
119	Ditto.	Abdul Ghafoor ..	Recjected ..	..	
120	Ditto.	Shabrati ..	Ditto.	..	
121	Ditto.	Bhoja Khan ..	5th August 1962	2 months	
122	Ditto.	Mir Muhammad ..	3rd August 1962	Ditto.	
123	Ditto.	Ghulam Sarwar ..	11th August 1962	Ditto.	
124	Ditto.	Sardar Jehan ..	3rd August 1962	Ditto.	
125	Ditto.	Muhammad Ahmad ..	Rejected ..	..	
126	8th June 1962	Bundoo Khan ..	20th August 1962	2 months	
127	Ditto.	Ali Khan ..	Rejected ..	..	
128	Ditto.	Ismail ..	16th August 1962	2 months	
129	Ditto.	Jamal-ud-Din ..	Rejected ..	..	
130	Ditto.	Abdul Ghani ..	Ditto.	..	
131	Ditth.	Subhan Ali ..	23rd August 1962	3 months.	
132	Ditto.	Noor Muhammad ..	30th August 1962	Ditto.	
133	Ditto.	Muhammad Qasim ..	23th August 1962	Ditto.	
134	Ditto.	Muhammad Hussain ..	Ditto.	Ditto.	
135	Ditto.	Nawab Khan ..	Ditto.	Ditto.	
136	Ditto.	Noor-ud-Din ..	23rd August 1962	Ditto.	
137	Ditto.	Muhammad Aslam ..	Rejected ..	..	
138	Ditto.	Nawab Khan ..	30th August 1962	3 months	
139	Ditto.	Abdul Rehman ..	Rejected ..	..	
140	Ditto.	Chhotey Khan ..	30th August 1962	Ditto.	
141	Ditto.	Hamidul Hasan ..	21th August 1962	Four months	
142	Ditto.	Muhammad Yousuf ..	Rejected ..	..	
143	Ditto.	Shakil Ahmad ..	8th August 1962	Two months	
144	Ditto.	Nanneh Khan ..	Rejected ..	..	
145	Ditto.	Siraj-ud-Din ..	29th August 1962	Three months	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	Remarks
1	2	3	4	5	6
146	8th June 1962	Naziran ..	29th August 1962	Three months	
147	Ditto.	Nazam-ud-Din ..	Ditto.	Ditto.	
148	Ditto.	Do.	Ditto.	Ditto.	
149	Ditto.	Peer Bux ..	Rejected ..	..	
150	Ditto.	Ghulam Rasool ..	29th August 1962	3 months	
151	9th June 1962	Abdul Waheed ..	Rejected ..	..	
152	11th June 1962	Abdullah Khan ..	Ditto.	..	
153	Ditto.	Pir Manzoor Hassin ..	Ditto.	..	
154	12th June 1962	Muhammad Hussain ..	21st September 1962 ..	3 months	
155	Ditto.	Azizul Rehman ..	Rejected ..	..	
156	Ditto.	Muhammad Yamin ..	21st September 1962 ..	3 months	
157	Ditto.	Muhammad Shamin ..	..	..	
158	Ditto.	Muhammad Khalid ..	Rejected ..	..	
159	Ditto.	Muhammad Ayoob ..	27th September 1962 ..	3 months	
160	16th June 1962	Muhammad Badar ..	17th September 1962 ..	Ditto.	
161	Ditto.	Hassan Ali ..	18th September 1962 ..	Ditto.	
162	Ditto.	Inayat Ullah ..	21st September 1962 ..	Ditto.	
163	Ditto.	Fateh Muhammad ..	Ditto.	Ditto.	
164	Ditto.	Muhammad Mehboob ..	Ditto.	Ditto.	
165	18th June 1962	Abdul Shakoor ..	Ditto.	Ditto.	
166	Ditto.	Anwar Ali ..	Ditto.	Ditto.	
167	19th June 1962	Sanjar Khan ..	22nd September 1962 ..	Ditto.	
168	20th June 1962	Haroon ..	3rd November 1962 ..	Four months	
169	Ditto.	Hussain ..	21st September 1962 ..	Three months ..	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Name of Sanction	Period taken	REMARKS
1	2	3	4	5	6
170	20th June 1962	Noor Muhammad ..	21st September 1962.	Three mohths ..	
171	22nd June 1962	Abdul Samad ..	Ditto.	Ditto	
172	Ditto.	Abdullah Khan ..	7thJuly 1962	One months	
173	Ditto.	Alim-ud-Din ..	21th September 1962 ..	Three mon·	
174	Ditto.	S. A. Husnain ..	Ditto.	Ditto.	
175	Ditto.	Abdul Rahim ..	27th September 1962	Ditto.	
176	Ditto.	Noor Muhammad ..	Rejected ..	..	
177	Ditto.	Ali Haidar ..	Ditto.	Ditto.	
178	Ditto.	Shokat Ali ..	27th September 1962	3 months	
179	23rd June 1962	Khuda Bux ..	Rejected ..	..	
180	Ditto.	Niaz Muhammad ..	3rd October 1962 ..	..	
181	Ditto.	Ghulam Hussain ..	27th September 1962 ..	Ditto.	
182	Ditto.	Faiyaz Ahmad ..	27th September 1962	Ditto	
183	Ditto	Faqir Muhammad ..	3rd November 1962	4 months	
184	25th June 1962	Lal Muhammad ..	27th September 1962	3 months	
185	Ditto	Bakhtiar Ahmad ..	Ditto	Ditto.	
185-A	Ditto	Allah Din. ..	3rd October 1962	4 months	
186	Ditto	Abdul Majid ..	Ditto.	Ditto.	
187	Ditto	Abdul Raoof ..	Ditto.	Ditto·	
188	26th June, 1962	Nasir Ahmad ..	Ditto.	Ditto.	
189	Ditto	Noor Hussain. ..	Rejected	..	
190	28th June 1962 ..	Tufail Ahmad ..	3rd November 1962	4 months	
191	Ditto	mamuddin ..	3rd October 1962	Ditto.	
192	Ditto	A. Shakoor ..	Rejected	..	
193	Ditto	Ramzan ..	3rd October 1962	3 months	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	REMARKS
1	2	3	4	5	6
194	28th June 1962	Noor Jahan ..	Rejected	..	
195	Ditto	Chhuttan ..	3rd October 1962.	3 months	
196	Ditto	A. Salam ..	16th November 1962.	4 months	
197	Ditto	A. Majid ..	3rd October 1962.	Ditto.	
198	Ditto	Muhammadd Shafi ..	Ditto.	Ditto.	
199	Ditto	Ghisa ..	Rejected	—	
200	30th June 1962	Millat Textile Mill ..	3rd October 1962.	3 months	
201	Ditto	Raham T. Mill ..	12th October 1962.	Ditto.	
202	Ditto	Tufail Muhammad ..	Ditto.	Ditto.	
202	Ditto	Nasiruddin ..	Rejected	..	
204	24th July 1962	Haji Ali Bux ..	24th November 1962.	4 months	
205	3st July 1962	Ali Sher ..	12th October 1962.	3 months	
206	6th July 1962	Hassan Bhai ..	23rd October 1962.	Ditto.	
207	10th July 1962	Noor Muhammahd ..	Ditto.	Ditto.	
208	Ditto	Faiyaz Ahmad ..	26th October 1962.	Ditto.	
209	Ditto	Khalil Ahmad ..	24th October 1962.	Ditto.	
210	Ditto	Nizam ..	Rejected	..	
211	Ditto	Farid Ahmad ..	3rd October 1962	3 months	
212	Ditto	Muhammad Taqi ..	16th October 1962.	Ditto.	
213	Ditto	Sultanul Haq ..	Rejected	—	
214	Ditto	Ghulam Rasool ..	26th October 1962.	3 months	
215	Ditto	Mustafa Khan ..	Ditto.	Ditto.	
216	11th July 1962	A. Ghafoor ..	Rejected	..	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	REMARKS
1	2	3	4	5	6
217	11th July 1962	A. Waheed ..	Rejected	..	
218	Ditto	Aziz Ahmad ..	26th October 1962.	3 months	
219	12th July 1962	Muhammad Aslam ..	Ditto.	Ditto.	
220	Ditto	Gh: Municipality ..	31st December 1962.	5 months	
221	Ditto	Ditto	Ditto.	Ditto.	
222	Ditto	Ditto	Rejected	..	
223	Ditto	Ditto	21st December 1962.	5 months	
224	Ditto	Ditto	Rejected	..	
225	Ditto	Ditto	21st December 1962.	5 months	
226	12th July 1962	Ditto	26th October 1962.	3½ months	
227	13th July 1962	Mr. Ismail ..	Rejected	..	
228	Ditto	Riaz Ahmad ..	Ditto.	..	
229	14th July 1962	Mosque ..	12th September 1962.	2 months	
230	15th July 1962	Ghulam Muhammad ..	23rd October 1962.	3 months	
231	Ditto	Qazi Sharfuddin ..	Ditto.	Ditto.	
232	Ditto	A. Karim ..	Rejected	..	
233	17th July 1962	Tara Chand ..	26th October 1962.	3 months	
234	19th July 1962	Saghir Muhammad ..	Rejected	..	
235	20th July 1962	Peer Muhammad ..	26th October 1962.	3 months	
236	Ditto	Jamil and Bros. ..	Ditto.	Ditto.	
237	21st July 1962	Allah Din ..	Ditto.	Ditto.	
238	24th July 1962	A. K. Siddique ..	Ditto.	Ditto.	
239	Ditto	Shabir Ahmad ..	30th January 1962.	4 months	
240	Ditto	A. Karim ..	26th October 1962.	3 months	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	REMARKS
1	2	3	4	5	6
241	24th July 1962	Municipality ..	3rd August 1962	1 months	
242	Ditto	Noor Muhammad ..	26th October 1962.	3 months	
243	Ditto	Ditto	Ditto.	Ditto.	
244	Ditto	Muhammad Yousaf ..	Ditto.	Ditto.	
245	Ditto.	Naimullah ..	Rejected	..	
246	25th July, 1962	A. Razzaq ..	26th October 1962.	3 months	
247	Ditto	Ditto	Rejected	..	
248	Ditto	Amin Shah ..	Ditto.	..	
249	Ditto	A. Ghani ..	26th October 1962.	3 months	
250	27th July 1962	A. Bux ..	Rejected	..	
251	27th July 1962	Allah Khan ..	20th November 1962.	4 months	
252	Ditto.	Muhammad Younus ..	19th November 1962.	Ditto.	
253	30th July 1962	Saudi Usman ..	20th November 1962.	Ditto.	
254	Ditto.	Hyder ..	19th November 1962.	Ditto.	
255	31st July 1962	Channa Khan ..	20th November 1962.	Ditto.	
256	Ditto.	Shamshuddin ..	27th September 1962.	2 months	
257	Ditto.	A. Rashid ..	19th November 1962.	4 months	
258	1th August 1962	Gul Muhammad ..	20th November 1962.	Ditto.	
259	Ditto.	Director Plant ..	10th August 1962	10 days	Sanctiond early being Government Office
260	Ditto.	A. Shakoor ..	Rejected	..	
261	8th August 1962	Ahsanullah ..	20th November 1962.	3 months	
262	Ditto.	Muhammad Nazirudin	Ditto.	Ditto.	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	REMARKS
1	2	3	4	5	6
263	14th August 1962	Habibullah ..	20th November 1962	3 months	
264	Ditto.	Muhammad Ibrahim	12th December 1962	4 months	
265	15th August 1962	Mirza Rehmat Husain	20th November 1962	3 months	
266	Ditto.	Muhammad Ashfaq ..	19th November 1962	Ditto.	
267	Ditto.	Shamsher Ali ..	1st December 1962	Ditto.	
268	Ditto.	Iftikhar Husain ..	20th November 1962	Ditto.	
269	Ditto.	Jama Mosjid ..	19th November 1962	Ditto.	
270	Ditto.	Secy. Ladies Club ..	8th November 1962	Ditto.	
271	18th August 1962	Ahmad Husain. ..	Rejected	..	
272	Ditto.	Muhammad Umer ..	19th November 1962	3 months	
273	Ditto.	A. Jabbar ..	20th November 1962	Ditto.	
274	Ditto.	Chand Khan ..	Rejected	..	
275	Ditto.	Kalloo ..	20th November 1962	3 months	
276	20th August 1962	Muhammad Ibrahim ..	15th November 1962	Ditto.	
277	Ditto.	Mir Immam Bux ..	Rejected	..	
278	Ditto.	Ditto.	Ditto.	..	
279	Ditto.	Jamil Ahmad ..	18th November 1962	3 months	
280	Ditto.	Liaqat Husain ..	14th November 1962	Ditto.	
281	21th August 1962	Noor Muhammad ..	Rejected	..	
282	Ditto.	Mubarak Bhai ..	Ditto.	..	
283	22nd August 1962	Allah Nawai ..	1st December 1962	3 months	
284	Ditto.	Muhammad Ramzan ..	30th November 1962	Ditto.	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	REMARKS
1	2	3	4	5	6
285	22nd August 1962	Mistry Muhammad Ismail ..	3rd December 1962	3 months	
286	22nd August 1962	Muhammad Hussain..	3rd November 1962	Ditto.	
287	23rd August 1962	S.M. Akhtar Hussain	Rejected	..	
288	Ditto.	Ali Husain x ..	Ditto	..	
289	24th August 1962	Wali Mu tad ..	3rd December 1962	3 months	
290	D itt.	Chand K an ..	Ditto.	Ditto.	
291	Ditto.	Ditto.	Ditto.	Ditto.	
292	24th August 1962	Habib Pakalwan ..	Ditto.	Ditto.	
293	25th August 1962	Allah Din ..	Ditto.	Ditto.	
294	Ditto.	Allahi Bux ..	Ditto.	Ditto.	
95	Ditto.	Ramzan Khan ..	13th December 1962	Ditto.	
296	Ditto.	Maryan ..	30th November 1962	Ditto.	
297	27th August 1962	Saeed Bux ..	3rd December 1962	Ditto.	
298	Ditto.	S. Hamid Ali ..	13th October 1962	12 months	
299	28th August 1962	M. Ghafoor han ..	29th November 1962	3 months	
300	Ditto.	Zakaria Mc :e ..	29th November 1962	Ditto.	
301	Ditto.	Muhammad Ahmad ..	21st December 1962	4 months	
302	Ditto.	Noor Muhammad ..	17th December 1962	Ditto.	
303	Ditto.	Muham d Yasin ..	Ditto.	Ditto.	
304	Ditto.	Muham ad Siddique	Rejected	..	
305	Ditto.	M. Nawab ..	21st December 1962	4 months	
306	Ditto.	Muhammad Amin ..	15th December 1962	Ditto.	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	REMARKS
1	2	3	4	5	6
307	31st August 1962	Jamaluddin ..	2nd January 1963	4 months	
308	Ditto.	Nanneh Khan ..	Ditto	Ditto.	
309	Ditto.	Shamshuddin ..	Rejected	..	
310	Ditto.	Bashir Beg ..	2nd January 1963	4 months	
311	Ditto.	Olti ..	Ditto.	Ditto.	
312	Ditto.	A. Razzak ..	Rejected	..	
313	1st September 1962.	Sardar Khan ..	31st December 1962.	4 months	
314	Ditto.	Muhammad Sarwar ..	9th January 1963	Ditto.	
315	Ditto.	A. Jabbar ..	Ditto.	Ditto.	
316	2nd September 1962.	Ali Jan ..	Ditto.	Ditto.	
317	Ditto.	Bashiran ..	Ditto.	Ditto.	
318	Ditto.	Fakir Muhammad ..	4th January 1963	Ditto.	
319	3rd September 1962.	Muhammad Shafi ..	Rejected	..	
320	Ditto.	Nazir Ahmad ..	23rd January 1963.	4 months	
321	3rd September 1962.	Muhammad Iqbal ..	29th December 1962.	Ditto.	
322	Ditto.	Muhammad ..	Ditto.	Ditto.	
323	Ditto.	Muhammad Ibrahim ..	19th January 1963.	Ditto.	
324	Ditto.	Masiullah Khan ..	Rejected	..	
325	Ditto.	Lal Muhammad ..	9th January 1963	4 months	
326	Ditto.	Haji Muhammad Anwar	1st February 1963.	5 months	
327	Ditto.	Muhammad Khan ..	Ditto.	Ditto.	
328	5th September 1962.	Mirza Jehan Beg ..	19th January 1963.	4 months	
329	Ditto.	Paqir Muammad ..	Ditto.	Ditto.	
330	Ditto.	Fanno Khan ..	3rd October 1962	1 month	
331	Ditto.	Ashiq Hussain ..	Ditto.	Ditto.	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of Sanction	Period taken	REMARKS.
1	2	3	4	5	
332	5th September 1962.	Abdul Baker ..	23rd January 1963.	5 months	
333	Ditto.	Munshi ..	22nd January 1963.	Ditto.	
334	Ditto.	Ahmad Bux ..	Rejected	..	
335	8th September 1962.	A. Latif ..	1st December 1962.	3 months	
336	12th September 1962.	Mian Khan ..	Ditto.	Ditto.	
337	Ditto.	A. Rehman ..	Rejected	..	
338	13th September 1962.	Darul Qasmiya ..	10th October 1962.	1 month	
339	Ditto.	Muhammad Ismail ..	26th October 1962.	Ditto.	
340	14th September 1962.	Sa[illegible] Ali Shah ..	Rejected	..	
341	Ditto.	[illegible] Muhammad ..	28th September 1962.	15 days	
342	17th September 1962.	Faqir Muhammad ..	11th April 1963	6 months	
343	19th September 1962.	Bundoo Khan ..	Rejected	..	
344	Ditto.	A. Razzak ..	29th January 1963.	4 months	
345	21st September 1962.	D. F. Office ..	27th September 1962.	6 days	Government Office
346	Ditto.	Ditto.	Ditto.	Ditto.	
347	Ditto.	Sane Ali Shah ..	28th September 1962.	7 days	
348	2nd October 1962.	Azmat Ali ..	12th October 1962.	10 days	
349	Ditto.	Nisar Ahmad ..	17th October 1962.	15 days	
350	Ditto.	A. Shakoor ..	31st January 1963.	4 months	
351	Ditto.	Nazir Ahmad ..	16th February 1963.	4½ months	
352	Ditto.	Nisar Hussain ..	Ditto.	Ditto.	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Name of sanction	Period taken	REMARKS
1	2	3	4	5	6
353	2nd October 1962.	Shokat Ali ..	Rejected	..	
354	Ditto	Muhammad Salim ..	16th February 1963.	4½ months	
355	Ditto.	Gulab ..	14th February 1963.	Ditto.	
356	10th October 1962.	Rehmatullah ..	28th March 1963	5 months	
357	15th October 1962.	Khadim Ahmad ..	12th February 1963.	4 months	
358	Ditto.	Nanneh Khan ..	16th February 1963.	Ditto	
359	22nd October 1962.	Muhammad Ashraf ..	11th February 1963.	Ditto.	
360	Ditto.	Secy. Iqbal Nagar ..	14th February 1963.	Ditto.	
361	Ditto.	Gulab Khan ..	Ditto.	Ditto.	
362	23rd October 1962.	Yousaf Ishaq ..	Rejected	..	
363	24th October 1962.	Inayat Khan ..	Ditto.	..	
364	Ditto.	Abdullah Khan ..	16th February 1963.	4 months	
365	Ditto.	Haji ..	26th November 1962.	1 month	
366	Ditto.	Muhammad Isza ..	16th February 1963.	4 months	
367	Ditto.	Noor Muhammad ..	11th March 1963	5 months	
368	Ditto.	Muhammad Yar Khan	Rejected	..	
369	Ditto.	Allah Din ..	16th February 1963.	4 months	
370	Ditto.	Nizam-ud-Din ..	Ditto.	Ditto.	
371	Ditto.	Karimullah ..	Ditto.	Ditto.	
372	Ditto.	Mst. Ahmadi Begum	11th March 1963	5 months	
373	Ditto.	Anar Aziz ..	16th February 1963.	4 months	
374	Ditto.	Abdul Aziz ..	27th February 1963.	Ditto.	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	Remarks
1	2	3	4	5	6
375	24th October 1962.	Muhammad Ramzan ..	Rejected	..	
376	Ditto.	A. Ghani ..	13th February 1963.	4 months	
377	Ditto.	Rehmat ..	Rejected	..	
378	Ditto.	Shafi Muhammad ..	Ditto.	..	
379	Ditto.	Haji Muhammad Ashaq. ..	28th March 1963	5 months	
380	26th October 1962	Maqsood Ali ..	8th March 1963	Ditto.	
381	Ditto.	Kila Ram ..	Rejected	..	
382	Ditto.	Ghulam Mustafa ..	5th November 1962.	10 days	
383	Ditto.	Manager Waqf Property	Ditto.	13 days	
384	5th November 1962	Sirajuddin ..	7th March 1963	4 months	
385	Ditto.	Noor Muhammad ..	14th February 1963.	3 months	
386	Ditto.	Shabrati ..	16th February 1963.	Ditto.	
387	Ditto.	Muhammad Sharif ..	29th November 1962.	1 month	
388	Ditto.	Abdul Jabbar ..	16th February 1963.	3 months	
389	Ditto.	Jamal Hussain ..	22nd November 1962.	1 month	
390	Ditto	Nisar Hussain ..	Ditto	Di	
391	Ditto.	Model High School ..	16th November 1962	5 days	
392	Ditto.	Shamshad Ahmad ..	14th November 1962	9 days	
393	Ditto.	Sher Muhammad ..	Ditto.	19 days	
394	Ditto.	Noor Ahmad ..	23rd November 1962.	18 days	
395	16th November 1962	Ghulam Nabi ..	16th February 1963	3 months	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	Remarks
1	2	3	4	5	6
396	10th November 1962	Rahmat ullah ..	16th February 1963	3 months	
397	Ditto.	Abdul Baqi ..	Ditto.	Ditto.	
398	Ditto.	Municipality ..	18th January 1963	2 months	
399	Ditto.	Noor Muhammad ..	19th November 1962	9 days	
400	14th November 1962	Hassan Ali ..	Ditto.	5 days	
401	20th November 1962	Habib Khan ..	..	3 months	
402	Ditto.	Malik Maula Bux ..	6th March 1963	Ditto.	
403	21st November 1962	Malik Maula Bux ..	..	As per report of LS-II treated as cancelled.	
404	Ditto.	Dost Muhammad Raja	..	Under sanction.	
405	Ditto.	A. Ghani ..	..	Ditto.	
406	Ditto.	Arjumand Ali ..	..	Application treated as cancelled already regd. on 372	
407	Ditto.	Muhmmad Urs ..	Rejected		
408	Ditto.	Kishan Chand ..	As per report of LS-II address not traceable hence cancelled.		
409	Ditto.	Saghir Muhammad ..	Ditto.	Ditto.	
410	Ditto.	Sadiq Ali ..	11th March 1963	3 months	
411	Ditto.	Mst. Bahi Jhan ..	11th April 1963	3 months	
412	Ditto.	Khurshid Kaudir ..	..	It is under sanction.	
413	Ditto.	P. S. Ghani ..	11th March 1963	3 months	
414	Ditto.	Ghulam Muhammad ..	Ditto.	Ditto.	
415	Ditto.	Hikmat Ali ..	..	It is under sanction.	
416	Ditto.	Bashir Khan ..	..	Ditto.	
417	Ditto.	Muhammad Jumma ..	..	Ditto.	
418	23rd November 1962	Karamat Ali ..	11th March 1963	3 months	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	REMARKS
1	2	3	4	5	6
419	23rd November 1962	Hakim S. Rais ..	6th March 1963	3 months	
420	Ditto.	Ahmed Khan ..	11th March 1963	Ditto.	
421	Ditto.	A. Majid ..	7th May 1963	4 months	
422	Ditto.	Hussain Bux ..	5th June 1963	5 months	
423	Ditto.	Gul Hussain ..	As per report of LS-II address not traceable hence rejected.		
424	23rd November 1962	Haji A. Aziz ..	As per report of LS-II address not traceable hence rejected.		
425	Ditto.	Muhmood Khan ..	Dttio.	Ditto.	
426	Ditto.	Bundo ..	Ditto.	Ditto.	
427	Ditto.	Mst. U. Begum ..	Ditto.	Ditto.	
428	Ditto.	Bashir-ud-Din ..	Not yet sanctioned		
429	Ditto.	H. Mather ..	Ditto.	Ditto.	
430	Ditto.	Muhammad Shah ..	As Per report of LS-II address not traceable, hence cancelled.		
431	Ditto.	Ahmad Laghari ..	Ditto.	Ditto.	
432	Ditto.	Muhammad Rafiq ..	Ditto.	Ditto.	
433	Ditto.	Chandi Ram ..	9th February 1963	2 months in case of Temple	
434	Ditto.	Ali Rehman ..	Not yet sanctioned		
435	Ditto.	Yaminuddin ..	Treated as cancelled.		
436	Ditto.	Lal Muhammad ..	Not yet sanctioned for want of s/mat.		
437	27th November 1962	Ramzan ..	Ditto.	Ditto.	
438	7th December 1962	Minor Textile ..	Ditto.	Ditto.	
439	Ditto.	Hira Textile ..	Ditto.	Ditto.	
440	13th December 1962	Habib ..	Ditto.	Ditto.	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of Sanction	Period taken	REMARKS
1	2	3	4	5	6
441	13th December 1962	Shedar ..	Not yet sanctioned for want of s/mat		
442	Ditto.	Mukhtar Hussain ..	Ditto.	Ditto.	
443	Ditto.	Nawab ..	Ditto.	Ditto.	
444	Ditto.	Anwar Khan ..	Ditto.	Ditto.	
445	Ditto.	Muhammad Sulcman	Ditto.	Ditto.	
446	Ditto.	Majid Ali ..	Ditto.	Ditto.	
447	Ditto.	Husain Ahmad ..	Ditto.	Ditto.	
448	Ditto.	Muhammad Karam ..	9th February 1962.	2 months. treated out of priority in case of mosque.	
449	Ditto.	Mehrullah ..	Not yet sanctioned.		
450	10th December 1962	Anwaruddin ..	Ditto.		
451	Ditto.	Ikramuddin ..	Ditto.		
452	Ditto.	Azmatullah ..	Ditto.		
453	Ditto.	Yaminuddin ..	9th February 1962	2 months. Priority on medical ground.	
454	Ditto.	Molvi M. Khan ..	Not yet sanctioned.		
455	Ditto.	Nather ..	Ditto.		
456	11th October 1962	Basharat ..	Ditto.		
457	11th December 1962	Yasin ..	Not yet sanctioned.		
458	Ditto.	Mahmood Ahmad ..	Ditto.		
459	Ditto.	Municipality ..	29th January 1963	1 month being office building	
460	Ditto.	Muhammad Zaman ..	Not yet sanctioned.		
461	Dicto.	Bashir Bux ..	Ditto.		
462	Ditto.	Abdul Rehim ..	Ditto.		
463	Ditto.	Shaukat Ali ..	Ditto.		
464	Ditto.	Allah Bux ..	Ditto.		
465	Ditto.	Shaukat Ali ..	23rd February 1963	3 months. treated out of priority on old case grounds.	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of Sanction	Period taken	REMARKS
1	2	3	4	5	6
466	11th December 1962	Abrar Ahmad. ..	7th January 1963	2. months.	His old C No. 77
467	Ditto.	Ab Shakan ..	3rd January 1963.	Ditto.	No. 192
468	Ditto.	Pir Ghulam Rasool Shah ..	Not yet sanctioned.		
469	Ditto.	Rafiquddin ..		Ditto.	
470	Ditto.	S. Zaffar Hussain ..		Ditto.	
471	Ditto.	Anwarullah ..		Ditto.	
472	Ditto.	Kallass ..	15th February 1963	3 months, Treated out of Priority on M/G	
473	Ditto.	Hassan Ali ..	Not yet sanctioned.		
474	Ditto.	Hakim Din Muhammad ..	Ditto.		
475	Ditto.	Ab. Bari ..	23rd February 1963	3 months	Ditto.
476	Ditto.	Chandi Ram ..	Not yet sanctioned.		
477	Ditto.	Ab. Waheed ..	Ditto.		
478	Ditto.	Muhammad Umar ..	Ditto.		
479	Ditto.	Baboo ..	Ditto.		
480	Ditto.	Muhammad Aslam ..	Ditto.		
481	13th December 1962	Master Imam Bux ..	Ditto.		
482	Ditto.	Muhammad Rehman	Ditto.		
483	Ditto.	Church ..	2nd March 1963	4 months	Priority given being church.
484	Ditto.	Faqir Muhammad ..	Not yet sanctioned.		
485	Ditto.	Imam Bux ..	6th March 1963	4 months old case No. 277	
486	20th December. 1962	Public Library ..	18th March 1963	4 months Priority given on being school.	
487	Ditto.	S. Irshad Hussain ..	Not yet sanctioned for want of service material.		
488	Ditto.	Inamullah ..	Ditto.		

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	REMARKS
1	2	3	4	5	6
489	20th December 1962	Rafiq Hussain ..	Not yet sanctioned.		
490	Ditto.	Masharaf Khan ..	Ditto.		
491	Ditto.	Khaiten. ..	Ditto.		
492	Ditto.	Muhammad Hasham	Ditto.		
493	Ditto.	Ghulam Muhammad..	Ditto.		
494	Ditto.	Azimuddin. ..	Ditto.		
495	24th December 1962	Ab. Waheed. ..	Ditto.		
496	Ditto.	Sardar Ali ..	Ditto.		
497	Ditto.	Mst. Asho Begum. ..	Ditto.		
498	Ditto.	Bundoo. ..	Ditto.		
499	25th December 1962	Nizamuddin ..	Ditto.		
500	Ditto.	Abdullah. ..	Ditto.		
501	29th December 1962	Abdul Shakoor. ..	Ditto.		
502	Ditto.	Musnwir Hussain ..	Ditto.		
503	3rd January 1962	Din Muhammad ..	Ditto.		
504	Ditto.	Muhammad Ibrahim.	Ditto.		
505	Ditto.	Nisar Ahmad. ..	Ditto.		
506	Ditto.	Shabban Khan ..	Ditto.		
507	8th January 1963	Maqbool Ahmad. ..	Ditto.		
508	Ditto.	H. Hussain Bux ..	Ditto.		
509	Ditto.	Roshan ..	Ditto.		
510	Ditto.	Wazir Bux ..	Ditto.		
511	Ditto.	Abdul Rehman. ..	Ditto.		
512	10th January 1963	Faiz Muhammad ..	Ditto.		

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	REMARKS
1	2	3	4	5	6
513	16th January 1962	Siraj Ahmad. ..	Not yet sanctioned		
514	Ditto.	S. Ahsan Ali ..	Ditto.		
515	12th January 1963	Muhammad Yousaf ..	Ditto.		
516	15th January 1963	Khawaja Muhammad	Ditto.		
517	16th January 1963	Ahmad. ..	Ditto.		
518	16th January 1963	Peshe-Imam Masjid ..	Ditto.		
519	18th January 1963	Shaukat Ali ..	Ditto.		
520	28th January 1963	Jamaluddin ..	Ditto.		
521	31st January 1963	K. M. Taufique ..	Ditto.		
522	Ditto.	Abdul Rashid ..	Ditto.		
523	Ditto.	Ab. Ahmad. ..	Ditto.		
524	Ditto.	Rahim Bux. ..	Ditto.		
525	2nd February 1963	Chunna Baboo. ..	Ditto.		
526	Ditto.	Fayaz Hussain ..	Ditto.		
527	Ditto.	Riaz Ahmad. ..	Ditto.		
528	6th February 1963	Municipality. ..	Ditto.		
529	18th February 1963	Ashfaq Hussain ..	Ditto.		
530	Ditto.	Muhammad Siddiq. ..	Ditto.		
531	Ditto.	Abdul Sami ..	Ditto.		
532	Ditto.	Zaidi Habib. ..	Ditto.		
533	Ditto.	Mathan Pir Khan. ..	Ditto.		
534	Ditto.	Roshan U. Ali. ..	Ditto.		
535	Ditto.	Mst. Ramzano. ..	Ditto.		

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	Remarks
1	2	3	4	5	6
536	20th February 1963	Hassanuzzaman ..	Not yet sanctioned		
537	Ditto.	Muhammad Ibrahim..	Ditto.		
538	Ditto.	Abdul Rahim ..	Ditto.		
539	Ditto.	Raza Muhammad ..	Ditto.		
540	25th February 1963	Muhammad Ibrahim ..	Ditto.		
541	Ditto.	Imanul Hassan ..	Ditto.		
542	27th February 1963	Abdul Majeed :	Ditto.		
543	Ditto.	Muhammad Iqbal ..	Ditto.		
544	Ditto.	Usman Ghani ..	Ditto.		
545	Ditto.	Abu Shah. ..	Ditto.		
546	5th March 1963	Muhammad Shafi ..	Ditto.		
547	6th March 1963	Q. Abdul Razaq ..	Ditto.		
548	Ditto.	Muhammad Akbar ..	Ditto.		
549	Ditto.	Ahmad Khan. ..	Ditto.		
550	11th March 1963	Roshan Khan. ..	Ditto.		
551	Ditto.	Roshan Khan. ..	Ditto.		
552	Ditto.	Mirtyar Khan. ..	Ditto.		
553	Ditto.	Mst. Kulsoom. ..	Ditto.		
554	12th March 1963	Muhammad Yousaf ..	Ditto.		
555	Ditto.	Telephone Supervisor	Ditto.		
556	Ditto.	A. Rahman. ..	Ditto.		
557	Ditto.	Asghar Ali ..	Ditto.		
558	Ditto.	Qazi Muhammad Dares	Ditto.		
559	15th March 1963	Muhammad Abdul Hai	21st March 1963	6 days priority given on medical grounds	
560	Ditto.	Miran Bux. ..	Not yet sanctioned		
561	Ditto.	Ghulam Muhammad ..			
562	Ditto.	Bundoo ..	Ditto.		

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	REMARKS
1	2	3	4	5	6
563	22nd March 1963	Muhammad Shamim..	Not yet sanctioned		
564	Ditto.	Peer Muhammad ..	Ditto.		
565	Ditto.	Muhammad Yaqoob ..	Ditto.		
566	Ditto.	Barkat Ali ..	Ditto.		
567	Ditto.	Nazirul Hassan ..	Ditto.		
568	Ditto.	Mian Syed ..	Ditto.		
569	Ditto.	A. Aziz ..	Ditto.		
570	Ditto.	A. Aziz ..	Ditto.		
571	Ditto.	A. Rehman ..	Ditto.		
572	Ditto.	Ahmad ..	Ditto.		
573	Ditto.	Hakim Noorul Hasan.	Ditto.		
574	Ditto.	A. Shakoor ..	Ditto.		
575	Ditto.	Seth Alam Chand ..	Ditto.		
576	Ditto.	Ram Chand ..	Ditto.		
577	Ditto.	Ghulam Rasool ..	Ditto.		
578	30th March 1963	Bundoo ..	Ditto.		
579	Ditto.	Rehmat Ali ..	Ditto.		
580	Ditto.	Suleman ..	Ditto.		
581	Ditto.	Kutab Din ..	Ditto.		
582	1st April 1963	Shamshad ..	Ditto.		
583	Ditto.	Din Muhammad ..	Not yet sanctioned.		
584	Ditto.	Sher Muhammad ..	Ditto.		
585	Ditto.	Iddoo ..	Ditto.		
586	Ditto.	Sirajur Rehman ..	Ditto.		
587	Ditto.	Muhammad Sadiq ..	Ditto.		
588	Ditto.	A. Mjid ..	Ditto.		
589	Ditto.	A. Samad ..	Ditto.		
590	Ditto.	A. Hameed ..	Ditto.		

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	Remarks
1	2	3	4	5	6
591	1st April 1963	Ch. Kamaluddin ..	Not yet sanctiond		
592	Ditto.	Maqbool Ahmad ..	Ditto.		
593	Ditto.	Sami Ahmad ..	Ditto.		
594	Ditto.	Rahim Ghanj ..	Ditto.		
595	Ditto.	Jabir Khan ..	Ditto.		
596	Ditto.	Jamaluddin ..	Ditto.		
597	Ditto.	Habib Khan ..	Ditto.		
598	Ditto.	Muhammad Hayat ..	Ditto.		
599	Ditto.	Jaffar ..	Ditto.		
600	Ditto.	Salim Bux ..	Ditto.		
601	Ditto.	A. Razak ..	Ditto.		
602	Ditto.	Muhammad Sabir ..	Ditto.		
603	Ditto.	Taj Muhammad ..	Ditto.		
604	Ditto.	Fahiman ..	Ditto.		
605	Ditto.	A. Qadir ..	Ditto.		
606	8th April 1963	Rahimuddin ..	Ditto.		
607	Ditto	Nazir Hussain ..	Ditto.		
608	11th April 1963	Qudratullah ..	Ditto.		
609	Ditto.	Bandoo Khan ..	Ditto.		
610	Ditto.	Sher Khan ..	Ditto.		
611	Ditto.	Anwar Ahmad ..	Ditto.		
612	Ditto.	Saadat Alj ..	Ditto.		
614	Ditto.	Muhammad Akram ..	Ditto.		
615	Ditto.	Muhammad Bux ..	Ditto.		
616	Ditto.	A. Majeed ..	Ditto.		
617	20th April 1963	Salim Ahmad ..	Ditto.		
618	Ditto.	Muhammad Mohsin Jaffri ..	Ditto.		
619	Ditto.	Muhammad Siddiq ..	Ditto.		

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	REMARKS.
1	2	3	4	5	6
620	20th April 1963	Haji Turab ..	Not yet sanctioned		
621	Ditto.	A. R. Siddiqui ..	Ditto.		
622	23rd April 1963	Rafiq Ahmad ..	Ditto.		
623	25th April 1963	Allah Dad ..	Ditto.		
624	Ditto.	Imdad Ali ..	Ditto.		
625	Ditto.	A. R. Khan ..	Ditto.		
626	26th April 1963	Muhammad Azim ..	Ditto.		
627	Ditto.	A. Sattar ..	Ditto.		
628	26th April 1963	Qadir Bux ..	Not yet sanctioned		
629	Ditto.	A. Ghafoor ..	Ditto.		
630	27th April 1963	Azizur Rehman ..	Ditto.		
631	Ditto.	A. Rehman ..	Ditto.		
632	Ditto.	A. Aziz ..	Ditto.		
633	Ditto.	Ali Muhammad ..	Ditto.		
634	Ditto.	Ram Chand ..	Ditto.		
635	3rd May 1963	Narain Das ..	Ditto.		
636	Ditto.	Chotey Khan ..	Ditto.		
637	Ditto.	Matoo Mal ..	Ditto.		
638	Ditto.	Wahiduzzaman ..	Ditto.		
639	Ditto.	Muhammad Shamshad	Ditto.		
640	Ditto.	Sh. Papa ..	Ditto.		
641	17th May 1963	Muhammad Ilyas ..	Ditto.		
642	20th May 1963	Muhammad Yousaf ..	Ditto.		
643	Ditto.	Muhammad Hussain ..	Ditto.		
644	Ditto.	Nasruddin ..	Ditto.		
645	22nd May 1963	Muhammad Moosa ..	Ditto.		
646	Ditto.	A. Hafiz ..	Ditto.		
647	Ditto.	Muhammad Ibrahim ..	Ditto.		

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	Remarks
1	2	3	4	5	6
648	23rd May 1963	Muhammad Yousaf ..	Not yet sanctioned.		
649	25th May 1963	S. D. O. Elecy ..	Ditto.		
650	Ditto.	S. D. O. Elecy ..	Ditto.		
651	Ditto.	Suleman Saghir Muhammad ..	Ditto.		
652	28th May 1963	Civil Surgeon ..	Ditto.		
653	Ditto.	Rahmatullah ..	Ditto.		
654	Ditto.	Maqbool Ahmad ..	Ditto.		
655	Ditto.	Shabrai ..	Ditto.		
656	8th June 1963	Muhammad Hamiduddin ..	Ditto.		
657	Ditto.	Muhammad Sami Khan	Ditto.		

STATEMENT OF INDUSTRIAL POWER APPLICATIONS OF MIRPURKHAS SUB DIAISION JULY,1961—63

Party No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	REMARKS.
1	2	3	4	5	6
IP-1	1st June 1962	Muhammad Ebrahim		Rejected	The sanctions have been affected on due completion of the formalities. and readiness of consumers to receive supply.
2	Ditto.	Muhammad Umar ..	6th August 1962	2 months	
3	Ditto.	Saududdin ..	Rejected	..	
4	Ditto.	Iddo Bux ..	5th October 1962	4 months	
5	Ditto.	Textile Mill ..	6th August 1962	2 months	
6	Ditto.	Rehmat Textile Mill ..	Ditto.	Ditto.	
7	Ditto.	Jamaluddin ..	26th October 1962	5 months	
8	Ditto.	Muhammad Suleman ..	6th August 1962	2 months	
9	Ditto.	M/S. Sind Engg Work	cancelled	..	
10	Ditto.	Seth Shamboo Mal ..	Ditto.	—	
11	Ditto.	Aziz Bundoo, ..	6th August 1962	2 months	
12	Ditto.	Bashir Ahmad ..	Ditto.	Ditto.	
13	Ditto.	Julistan Tex. Mill ..	Ditto.	Ditto.	
14	Ditto.	Muhammad Ibrahim ..	Ditto.	Ditto.	
15	Ditto.	Mosque ..	Ditto.	Ditto.	
16	Ditto.	Sarwatullah Khan ..	Ditto.	Ditto.	
17	Ditto.	Muhammad Asghar ..	Ditto.	Ditto.	
18	Ditto.	Muhammad Yousaf ..	Ditto.	Ditto.	
19	Ditto.	Ghani Engg. Work ..	Ditto.	Ditto.	
20	Ditto.	Ghani Engg. Work ..	cancelled	..	
21	Ditto.	A. Rashid ..	Ditto.	—	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	Remarks.
1	2	3	4	5	6
22	1st June 1962	Muhammad Shafi ..	cancelled	..	
23	Ditto.	Muhammad Shafi ..	Ditto.	..	
24	Ditto.	Sani Ali Shah ..	6th August 1962	2 months	
25	Ditto.	Pak Electric Work ..	Ditta.	Ditto.	
26	Ditto.	E. R. Bruever ..	cancelled	..	
27	Ditto.	Taslimuddin ..	6th August 1962	2 months	
28	Ditto.	Qazi Rehmatullah ..	Ditto.	Ditto.	
29	Ditto.	Khawaja A. Jalil ..	Ditto.	Ditto.	
30	Ditto.	Messrs Pak Engg: Work	Ditto.	Ditto.	
31	Ditto.	Suleman ..	5th October 1962	4 months	
32	Ditto.	Din Muhammad ..	cancelled	..	
33	Ditto.	Neamat Ali ..	5th October 1962	4 months	
34	Ditto.	Ali Ahmad ..	Ditto.	Ditto.	
35	Ditto.	Tawakkul Tex Mill ..	Ditto.	Ditto.	
36	Ditto.	Meron Textile Mill ..	Ditto.	Ditto.	
37	Ditto.	Muhammad Shafi ..	12th November 1962	6 months	
38	Ditto.	Muhammad Yasin ..	cancelled	..	
39	Ditto.	K. M. Ghazi ..	8th February 1963	8 months	
40	2nd June 1962	Muhammad Rafiq ..	Cancelled	..	
41	Ditto.	A. Waheed ..	Ditto.	..	
42	3rd June 1962	Khawaj Bux ..	Ditto.	..	
43	4th June 1962	Rehmat ..	Ditto.	..	
44	Ditto.	Haji Chiraghuddin ..	Ditto.	..	
45	Ditto.	Narain Das ..	11th December 1962	6 months	
46	Ditto.	Pir Manzoor Shah ..	cancelled	..	
47	Ditto.	Messrs Didar Tex Mill	Ditto.	..	

Party No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	REMARKS.
1	2	3	4	5	6
48	4th June 1962	A. Hakim ..	Cancelled	..	
49	16th June 1962	Muhammad Ali Shah	8th February 1963.	7 months	
50	Ditto,	Gulzar Ahmad ..	Ditto.	Ditto.	
51	Ditto.	A. Amir ..	Cancelled	..	
52	Ditto.	A. Rehman ..	Ditto.	..	
53	Ditto.	Qamruddin ..	Ditto.	..	
54	19th June 1962	Iqbal Hussain ..	Ditto.	..	
55	Ditto.	Noor Muhammad ..	8th February 1963.	7 months	
56	27th June 1962	Noor Jahan ..	Cancelled	..	
57	28th June 1962	Messrs. Pahloomal ..	Ditto.	..	
58	31st July 1962	Muhammad Ayoob ..	8th February 1963.	6 months	
59	1st August 1962	A. Shakoor ..	Ditto.	Ditto.	
60	6th August 1962	Dhanraj Mal ..	23rd October 1962.	5 months	
61	10th August 1962	Adam Factory ..	Cancelled	..	
62	20th August 1962	Imam Bux ..	8th February 1963.	5 months	
63	21st August 1962	Noor Muhammad ..	11th December 1962.	4 months	
64	Ditto.	Mubarik Bhai ..	Ditto.	Ditto.	
65	23rd August 1962	S. M. Akbar ..	Cancelled	..	
66	Ditto.	Pir Ghulam Rasool Shah	11th December 1962.	4 months	
67	Ditto.	Civil Surgeon ..	23rd October 1962.	2 months	
68	25th August 1962	Ilahi Bux ..	Ditto.	Ditto.	
69	Ditto.	Ditto.	cancelled	..	
70	29th August 1962	Shamshuddin ..	Ditto.	..	
71	14th September 1962	Ali Shah ..	Ditto.	..	

Serial No.	Date of application	Name of applicant	Date of sanction	Period taken	REMARKS
1	2	3	4	5	6
72	15th September 1962	Pir Manzoor Shah ..	cancelled	..	
73	19th September 1962	Qamruddin ..	Ditto.	..	
74	Ditto.	Pir Ghulam Rasool Shah	8th February 1963.	4 months	
75	23rd October 1962	Muhammad Yousaf Ishaq ..	cancelled	..	
76	21st November 1962	Muhammad Qasim ..	8th February 1963	2 months	
77	Ditto.	Muhammad Sultan ..	Cancelled	..	
78	23rd November 1962	Ahmad Lighari ..	Ditto.	..	
79	1st December 1962	Niamat Khan ..	8th February 1963.	2 months	
80	Ditto.	Ditto.	Ditto.	Ditto.	
81	Ditto.	Muhammad Ibrahim..	Ditto.	Ditto.	
82	Ditto.	Ahmad Textile Mill ..	Ditto.	Ditto.	
83	Ditto.	Madina Textile Mill ..	Ditto.	Ditto.	
84	2nd December 1962	Inayat Khan ..	Ditto.	Ditto.	
85	Ditto.	Marwal Tex. Mill ..	Ditto.	Ditto.	
86	7th December 1962	Hera Tex. Mill ..	Ditto.	Ditto.	
87	Ditto.	A. Rehman ..	Notyet sanctioned	..	
88	8th December 1962	Aman ullah Khan ..	Ditto.	..	
89	1st April 1963	Adam Cotton Factory	Ditto.	..	
90	Ditto.	Mahmood Ahmad ..	Ditto.	..	

1712 PLA—500—23-9-64—SGPWP Lahore.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FOURTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Thursday, the 27th June, 1963

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-45 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Mr. Mobin-ul-Haq Siddiqi, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqi, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ط قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ج هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۝

پ ۹- س ۷- ع ۱۴ آیات ۲۰۳ تا ۲۰۶

اور جب ایسا ہوتا ہے کہ تم اُن کے پاس کوئی نشانی لے کر نہ جاؤ تو کہتے ہیں کیوں کوئی نشانی پسند کر کے نہ لی تم کہدو حقیقت حال اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ جو کچھ میرے پروردگار کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے اُس کی پیروی کرتا ہوں۔ یہ (قرآن) تمہارے پروردگار کی طرف سے سرا پا دلائل ہے اور اُن سب کے لئے جو یقین رکھنے والے ہیں ہدایت و رحمت ہے۔ اور مسلمانو جب قرآن پڑھا جائے تو جی لگا کر سنو اور چپ رہو تا کہ اللہ کی مہربانی کے مستحق ثابت ہو۔

اور اپنے پروردگار کو صبح و شام یاد کیا کرو دل ہی دل میں عجز و نیاز کے ساتھ ڈرتے ہوئے اور زبان سے آہستہ آہستہ بغیر پکارے اور ایسا نہ کرنا کہ غافلوں میں سے ہو جاؤ۔ جو اللہ کے حضور (مقرب) ہیں وہ کبھی بڑائی میں آکر اُس کی بندگی سے نہیں جھجکتے۔ وہ اُس کی پاکی و ثنا میں زمزمہ سنج رہتے ہیں اور اُسی کے آگے سربسجود ہوتے ہیں۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا — میں آپکی وساطت سے اس ایوان میں یہ تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آج کے سوالات کسی آئندہ دن کے لئے ملتوی کردئے جائیں کیونکہ آج ہم نہایت اہم تحریک ہائے تخفیف زیر بحث آنیوالی ہیں اس بحث میں مجھے امید ہے کہ اس جانب سے اور اس جانب سے بھی اکثر ممبر صاحبان حصہ لیں گے اگر قائد ایوان کو اعتراض نہ ہو -

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) - جناب جو چیز خواجہ صاحب کہہ رہے ہیں مجھے قبول ہے -

خواجہ محمد صفدر - اسکے بعد جناب والا — میں ایک تجویز —

Mr. Speaker : If the House agrees, the questions for today may be postponed to some other day.

(Voices Yes.)

Minister for Railways : : The answers should be laid on the table.

Mr. Speaker : No, no, they should be postponed to some other day.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا — میری گذارش ہے کہ لینڈ ریونیو کا مطالبہ زر نمبر ۱ پر ہے اور Heal Services کی ڈیمانڈ نمبر ۲ پر ہے - اسلئے میں تجویز کرتا ہوں کہ ۱۲- بجے تک پہلی ڈیمانڈ پر جن لوگوں نے کٹ موشن دیئے ہیں - انکو وقت ملے اور ۴۵ منٹ ان لوگوں کو جنہوں نے کٹ موشن نہیں دیئے ہیں ۱۵، منٹ میں منسٹر صاحبان wind up کر لیں اور اسکے بعد آدھ گھنٹے کیلئے سیشن بڑھا دیا جائے اور ڈیڑھ گھنٹہ دوسری ڈیمانڈ کیلئے دے دیا جائے -

وزیر خزانہ — خواجہ صاحب لینڈ ریونیو کی ڈیمانڈ ہے تو میں ریونیو منسٹر کو بھی بلائے لیتا ہوں -

Let him come, then you put your proposal

وزیر زراعت و قانون (ملک قادر بخش) - اگر آپ کا یہ منشا ہے کہ cut پر cut والے بولیں -

خواجہ محمد صفدر - نہیں نہیں -

وزیر زراعت و قانون - برابر وقت تقسیم کر لو -

خواجہ محمد صفدر - آخر جن لوگوں نے محنت کی ہے ان کو بھی تو وقت ملے -

وزیر زراعت و قانون - مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے - چار گھنٹے میں سے ڈیڑھ گھنٹہ ہمیں دیدو اور ڈھائی گھنٹہ تم لے لو -

Mr. Speaker : When the members are so keen about these cut motions, then I moved suggest that adjournment motions for today should also be postponed to 2nd July, 1963.

Khawaja Muhammad Safdar : Alright, Sir.

Mr. Speaker : By that time, I think, the Ministers concerned will also be ready with the material with regard to these adjournment motions.

خواجہ محمد صفدر - بہت بہتر ہے -

جناب والا — میں ایک Regular motion جناب کے توسط سے اس ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں - آپ نے جناب کل بھی اور اس سے پیشتر بھی اس ایوان کے احساسات کو دیکھا ہوگا کہ اکثر دوستوں نے گورنمنٹ بنچز کیطرف سے اور اس جانب سے بھی سوالات کے متعلق جو متعلقہ قواعد ہیں انپر اعتراض کیا اور اپنی دقتوں کا اظہار فرمایا تھا آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ Special Committee for Rules and Procedure کی رپورٹ اس ایوان کے سامنے پیش ہو چکی ہے تو میرا خیال ہے کہ میں یہ تحریک پیش کروں اور میرے خیال میں میں ایوان کے دونوں حصوں کی ترجمانی کر رہا ہوں کہ آپ اس رپورٹ پر غور کرنے کیلئے ۵ تاریخ کی بجائے کوئی اور دوسری تاریخ ۷ یا ۸ مقرر فرمائیں -

وزیر زراعت و قانون (ملک قادر بخش) - میں جناب یہ نہیں کرتا۔ میں کہتا ہوں کہ After the bills, as these are so many, are disposed of آپ کوئی Tentative Date دے دیں -

خواجہ محمد صفدر - میں نے ایک موشن پیش کیا ہے اس میں Tentative Date رکھی ہے -

وزیر زراعت و قانون - اسے ہم اور آپ اور سیکریٹری بیٹھ کر طے کر لیں -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا — میری غرض اس موشن سے یہ ہے کہ اس ایوان کے جذبات اور احساسات سے آپکو باخبر کردوں اگر نہیں کوئی مشکل ہے تو ہمیں بتا دیں اسکا ہمیں ضرور احساس ہو گا - اگر وہ نہیں قبول کرتے تو میں اس پر زور نہیں دوں گا -

وزیر زراعت و قانون- میں یہ کہتا ہوں کہ آپ سب احباب کے احساسات کا خیال رکھیں -

Do not press your motion. We will sit together in the room of the Speaker and make out some scheme.

اتنا بخل سے کام نہ لینا چاہیے اور اتنا Assuming نہ بننا چاہیے -

Khawaja Muhammad Safdar : I do not press my motion.

WEST PAKISTAN BUDGET (GENERAL) 1963-64

VOTING OF DEMANDS FOR GRANTS FOR NEW EXPENDITURE (GENERAL BUDGET), 1963-64.

DEMAND No. 2

Mr. Speaker—A Minister may please move Demand No. 2.

Minister of Finance (SHEIKH MASOOD SADIQ) : Sir, I beg to move:

That a sum not exceeding Rs. 3, 71,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1964 in respect of Land Revenue.

Mr. Speaker : Demand moved is:

That a sum not exceeding Rs.3,71,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Land. Revenue.

Now Allama Arshad may please move his cut motion.

Allama Rehmat Ullah Arshad (BAHAWALPUR—I): Sir, I beg to move.

That the total of Rs.3,71,000 on account of 7—Land Revenue—Total New Expenditure be reduced by Rs.3,70,999.

جناب صدر - جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اکتوبر سنہ ۱۹۵۸ ء میں ہمارے ملک میں ایک انقلاب آیا - جس کو حقیقتاً انقلاب کے لفظ سے بھی کوئی تعلق نہ تھا - چند انسانوں کی ہوس اقتدار نے اس ملک کے آئینی ڈھانچے کو بدلنے کے لئے اسے انقلاب کا نام دیا - اس انقلاب کے کارناموں میں سے ایک سب سے بڑا کارنامہ وہ ہے جس کو آج لینڈ ریفارم کے نام سے پکارا جاتا ہے - مجھے یہ کہنے میں قطعی تامل نہیں ہے کہ ان زرعی اصلاحات کا مقصد اس وقت کی حکمران جماعت کو اصلاح اراضی یا ہمارے زرعی معاملات میں اصلاح لانے کا نہیں تھا بلکہ یہ طے کر لیا گیا تھا کہ ملک میں تمام بڑے آدمیوں کی زمین ۳۶۱ ہزار یونٹ بنتی ہے چنانچہ ۳۶ ہزار یونٹ کا حق مقرر کیا اور اس پر اپنی اصلاحات کی بنیاد رکھی ہو سکتا ہے کہ اس سے یہ مقصد ہو کہ زمیندار جو اپنے زمیندارانہ رسوخ کی بنا پر سیاسی زندگی میں شریک تھے

ان کی ایک Exploitation کو ختم کیا جائے لیکن حقیقت یہ ہے اس کے ساتھ وہ مقصد بھی پورا نہیں ہوا ۔ اگر زرعی معیشت میں انقلاب نیک نیتی سے لانا مقصود ہو اور اس گورنمنٹ کا مقصد ہو یا یہ گورنمنٹ اسے لانا چاہتی ہے تو میں اپنی اس مثبت اور تعمیری تجویز کو ایک دفعہ پھر دہراتا ہوں کہ مالیہ کی تشخیص انکم ٹیکس کی بنیادوں پر قائم ہونی چاہئے اس کے لئے کوئی وجہ جواز پیش نہیں کی جا سکتی کہ ایک آدمی کو اگر دوکانداری سے یا معیشت کے دوسرے وسائل سے ۶ ہزار سالانہ روپیہ خالص منفعت میسر ہو تو اس پر کوئی انکم ٹیکس نہیں لگتا ۔ لیکن ایک مزارع ایک زمیندار کی اگر دو ہزار روپیہ سالانہ آمدنی ہے یا پانچ سو روپیہ سالانہ اس کی زمین کی پیداوار آمدن ہوئی تو اس پر ٹیکس لگایا جائے ۔ پھر جناب والا— ٹیکسیشن کا فلسفہ اس کے بغیر کوئی نہیں ہو سکتا کہ ان لوگوں سے جن کی آمدنی اس ملک میں زیادہ ہے ٹیکس لیا جائے اور اس کو غریبوں پر صرف کیا جائے ۔ تاکہ غریب اور امیر کے درمیان تقسیم جو شدت سے ہے وہ کم کی جائے ۔ لیکن ہمارے ملک میں (میں اس حکومت کو الزام نہیں دوں گا اس الزام سے پہلی حکومتیں بھی مبرا نہیں تھیں) ٹیکسیشن کیا گیا ہے لیکن نہ تو ٹیکس re-pay کیا گیا ہے ۔ نہ اس کی ادائیگی کی گئی ہے اور نہ ہی اس کو غریب پر صرف کیا گیا ہے ۔ انگلینڈ کے انکم ٹیکس گزار اس لئے مطمئن ہیں اور ان کو معلوم ہے کہ ان کی تمام ضروریات زندگی کی کفیل حکومت ہے ۔ وہ ٹیکس میں چوری نہیں کرتا وہ ٹیکس کو بچاتا نہیں ہے ۔ اس کو اپنی اور اپنے اہل و عیال کے مستقبل کی فکر نہیں ہے ۔ اگر وہ کچھ بھی نہ چھوڑ کر مر جائے تو اس کے بال بچوں کی کفیل حکومت ہے۔ یہ ادنیٰ ضروریات زندگی جو ایک انسان کی ہو سکتی ہیں وہ یہ ہیں کہ پیٹ بھرنے کے لئے روٹی ۔ تن پوشی کے لئے کپڑا اور بیماری کے وقت مفت علاج ۔ یہ بھی ہر آدمی کو یہاں میسر نہیں ہیں ۔ آج اگر آپ واقعی کوئی اصلاح اراضی کے موجودہ سسٹم کی اصلاح چاہتے ہیں تو اس کی بنیاد یہ ہو سکتی ہے کہ آپ بالکل انقلابی تصورات کے ساتھ انقلابی قدم اٹھائیں اور اس کی موجودہ تشخیص جو فرسودہ نظام کی ہے وہ چھوڑ دیں اور اس کی تشخیص آپ انکم ٹیکس کے حساب سے کریں ۔

اب صاحب صدر—مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنی قابل صد احترام وزارت کے متعلق صرف اتنا عرض کر دوں کہ یہ سیاسی اور انتظامی

تدبر سے محروم وزارت ہے جس نے ایک سال کے عرصہ کے اندر اراضی پر ۳۰ فیصدی مالیہ بڑھایا جناب صدر—اگر یہ مالیہ صرف بڑے زمینداروں پر بڑھتا تو اس کا افسوس متوسط درجے کے لوگوں کو نہ ہوتا - لیکن ان کو محسوس کرنا چاہئے کہ وہ جو مالیہ زمینداروں پر بڑھاتے ہیں اور قائم کرتے ہیں عملاً اس کا اثر مزارع پر کسان پر اور مزدور پر پڑتا ہے - یہ زمیندار کے گھر سے تمام اثاثہ سمیٹ کر لے جاتے ہیں اور زمیندار مزارع کے گھر سے سب کچھ سمیٹ کر اپنے گھر میں ڈالتا ہے - عملاً صورت حال یہ ہے - جناب والا — میں بڑے بڑے افسروں کو مورد الزام نہیں گردانوں گا کیونکہ ان کی percentage واقعی کم ہے - لیکن پٹواری سے لے کر تحصیل دار تک رشوت چلتی ہے اور ان کو مالیہ سے حقیقتاً کئی گنا زیادہ رشوت ملتی ہے -

اب ہمارے زمیندار طبقہ کے افراد جو اس ایوان میں بھی موجود ہیں اگر وہ صرف اس بات پر ہی خوش ہیں کہ وہ زمیندار ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے ان کے گھر میں کچھ بھی نہیں رہنے دیا - اور ذرا دلائل ملاحظہ فرمائیں کہ صوبہ کے اندر مالیہ کی شرح کو یکساں کرنے کے لئے قدم اٹھایا گیا ہے - بھائی یکسانیت اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ آپ ۱۰ فیصدی مالیہ کی شرح کم کر دیتے - اور کیا واقعی آپ نے صوبہ میں ریونیو کے دیگر محکمہ کے شعبوں کے اندر یکسانیت پیدا کی ہے - کیا مغربی پاکستان کا لینڈ ریونیو ایکٹ ایک ہے - جناب والا — ابھی تک پرانے صوبہ جات کے ایکٹ صوبہ میں نافذ ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ پنجاب اور بہاول پور میں ایک زمیندار اپنی زمین کا مالک ہے - لیکن سندھ میں کوئی زمیندار اپنی زمین کا مالک نہیں ہے۔ ,,مقبوضہ مالکان ملکیۃً سرکار،، -

جناب والا—وحدت مغربی پاکستان کے قیام کے بعد ہم سے اتنا بھی نہیں ہو سکا کہ ہم پورے صوبہ کے لئے ایک قانون بنا دیں لیکن یہ کارنامہ ہمارے لئے ضرور سرمایہ فخر ہے کہ ہر سال ریونیو کو بڑھا کر کچھ دیا جائے کہ صوبہ کی شرح یکساں کی جا رہی ہے -

صاحب صدر — اس کے بعد میں ایک اور اہم تجویز کی طرف آپ کے توسط سے حکومت کی توجہ مبذول کراونگا کہ اس حکومت نے یہ عزم کر لیا ہے کہ ہر زمین کا چپہ چپہ جس کو کراؤن لینڈ کہتے ہیں اس کو نہ ہاڑا شرائط پر دینا ہے نہ آبادکاری پر دینا ہے - نہ کسی غریب مزارع کو دینا ہے - نہ مڈل کلاس کے آدمی کو دینا

ہے ۔ اس کو ہر طور اور ہر صورت میں نیلام کرنا ہے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ زمینداروں کی ایک اور کلاس پیدا ہو جائیگی جس کلاس کو لینڈ ریفارم کے تحت ختم کرنا چاہتے تھے یہ کلاس اس سے بھی زیادہ خطرناک کلاس ہوگی کیونکہ یہ دو آتشہ زمیندار ہیں۔ یہ سرکاری ملازم بھی ہیں اور زمیندار بھی ہیں ۔ ان کی exploitation زندگی کے دونوں شعبوں میں ہوتی ہے ۔ میں نے پچھلی مرتبہ بھی اس ہاؤس کو ایک مثال کے ذریعہ سے واضح کرنے کی کوشش کی تھی اور یاددھانی کے طور پر اس مثال کو دوبارہ پیش کرتا ہوں کہ بہاول پور میں کچھ اس طرح کراؤن لینڈ تھی اس کو آباد کرانا بہاول پور گورنمنٹ کو مقصود تھا ۔ وہ گورنمنٹ چونکہ نیک نیت تھی اس لئے ۸ لاکھ انسانوں کو اس نے بہاول پور میں درآمد کیا اور دو دو تین تین مربعے زمین ان کو آبادکاری کے لئے دیئے ۔ شرائط صرف اتنی تھی کہ ۵۰۰ روپیہ وہ نقد بطور نذرانہ دیں گے باقی تمام قیمت قسطوں پر ہو گی ۔ ساڑھے تین ہزار روپیہ سے زیادہ ایک مربع کی قیمت مقرر ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس علاقے کے اندر ۸ لاکھ یا ۱۰ لاکھ انسانوں کی ایک متوسط کلاس پیدا ہو گئی ۔ اگر ان کو پیسہ جمع کرنے کی یا خزانہ بھرنے کی اس قدر بھوک ہے یہ جو ہر جگہ پر ایک ایک ایکڑ کا ٹکڑا کسی زمیندار کے پاس پڑا ہوا ہے اس کو بھی نیلام کر دیجئے اس طرح زیادہ سے زیادہ پیسے آئیں گے ۔ جناب والا— سوچنے والی بات یہ ہے کہ پیسے دینے والا کون ہے اور پیسے لینے والا کون ہے اگر یہ گورنمنٹ لوگوں کی گورنمنٹ ہے تو لوگ ہی پیسہ دیتے ہیں خود دیتے ہیں اور یہ لینے والے ہیں ۔ اگرچہ گورنمنٹ عوام کی گورنمنٹ نہیں ہے یا باہر سے آئی ہوئی Imported گورنمنٹ ہے یا انگریز کا نظام اس وقت چل رہا ہے پھر ٹھیک ہے کہ یہ لوگوں کو لوٹ لوٹ کر اپنے خزانے کو بھر لیں ۔ یہ شکایت سندھ کے لوگوں تو بھی ہے ۔ یہ شکایت بہاول پور کے لوگوں کو بھی ہے ۔ یہ شکایت پنجاب کے لوگوں کو بھی ہے اور اس شکایت میں پنجاب کے لوگ بھی ہمارے ساتھ برابر کے شریک ہیں ۔ آج سے اٹھارہ برس پہلے میلسی اور ملتان کنال پر ,,باڑہ شرائط،، پر حکومت نے لوگوں کو مربعے دیئے اور اس میں کم سے کم کھانے کی ساڑھے بارہ ایکڑ زمین مقرر کی گئی اب ۱۸ برس میں جب انہوں نے جس زمین کو آباد کیا محنت شاقہ کے ساتھ کیوں کہ یہ تو معلوم ہی ہے کہ ,,باڑہ شرائط،، پر زمین وہی دی جاتی ہے جو ناقابل کاشت ہوتی ہے ۔

بنجر ہوتی ہے۔ بیکار ہوتی ہے جس کے متعلق ریونیو کے محکمے کا یہ حکم ہوتا ہے کہ یہ کسی اور طریقہ سے ڈسپوز آف نہیں ہو سکتی۔ ۱۸ برس وہاں بیٹھنے والا ایک مزارع کسان جو تھا وہ اب دادا بن چکا ہے اور اگر اس وقت دو افراد تھے تو اب وہ (۲۰) آدمی ہیں۔ پچھلے سیشن میں بھی میں نے عرض کیا تھا اور اب بھی ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ خدا کے لئے اب ان سے ان کی نصف اراضی نہ چھینیں۔ جو آپ کے بورڈ آف ریونیو کی مقرر کردہ شرائط ہیں اس سے بھی زیادہ سو سو دو دو سو روپے لے لئے جائیں۔ ۱۸ برس کے اس عرصے میں ان کے آپس کے میل جول سے اس طرح معاشرے کے نقوش مرتب ہو گئے کہ اگر اب آپ نے زمین نیلام کر دی اور دوسرے نے جا کر وہاں خریدی تو اس سے امن عامہ کو نقصان ہوگا۔ لڑائیاں ہونگی۔ فساد ہونگے۔ مقدمہ بازی ہوگی پولیس آئے گی پھر تحصیل دار اور پولیس والے رشوت کھائینگے اس لئے میں آپ کے توسل سے گورنمنٹ کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اپنی اس پالیسی پر نظر ثانی کیجئے اور زمینوں کا نیلام فوراً ختم کر دیں۔ اس سے صرف سرمایہ دار ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ زمینوں کو آباد کاری کی آسان شرائط پر تقسیم کریں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ آج ان کے خزانہ میں روپیہ کم جمع ہوگا لیکن وہ کلاس جو اشتراکیت کا ہمیشہ سدباب کرتی ہے وہ کلاس اس ملک میں بڑی مضبوط پیدا ہوگی اور بالاخر فائدہ ان ہی کا ہوگا۔ روپیہ آج خزانہ میں جمع نہ ہو گا تو دس کے بعد ہو جائے گا۔ روپیہ ان کا کہیں نہیں جاتا اور جن لوگوں کو زمین انہوں نے باڑہ شرائط پر دی ہوئی ہے ان سے نصف حصہ چھین کر نیلام نہ کیا جائے کیوں کہ اگر نیلام کیا گیا تو یہ نہ ان کے مفاد میں اچھا ہے اور نہ گورنمنٹ کے مفاد کے لئے بہتر ہے۔

Mr. Speaker : Demand under consideration, motion moved is.

That the total of Rs. 3,71,000 on account of 7—Land Revenue—Total New Expenditure be reduced by Rs. 3,70,999.

Minister of Finance : Sir, I oppose it.

مسٹر عبدالباقی بلوچ (مکران - ۱) جناب - کٹ موشن پیش کروں ؟

Mr. Spsaker :—The member may speak on this cut motion.

مسٹر عبدالباقی بلوچ- جناب والا - کل اس معزز ایوان میں جناب حاجی پیر محمد خان صاحب نے انکشافات کئے تھے کہ انہوں نے

قلات ڈویژن سے حبوب ختم کر دیئے ہیں تو میں اس سلسلے میں ان کا ممنون ہوں کہ انہوں نے ایک بری چیز اور برا ٹیکس وہاں سے ختم کر دیا ہے اور میں ہمیشہ یہ کہتا ہوں اس علاقے میں جو ناجائز exactions ہوں چاہے وہ سرداروں کے ذریعہ ہوں۔زمینداروں کے ذریعہ ہوں یا حکومت کی ایجنسیز کے ذریعہ ہوں انہیں ختم کیا جائے اور اب بھی میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ جب بھی انہوں نے ایسا کوئی Progressive قدم اٹھایا تو میری پوری حمایت ان کے ساتھ ہوگی - درحقیقت ان کے احکامات کی خلاف ورزی ہو رہی ہے - ان کے احکام یہاں کاغذ پر ہوتے ہیں اور جب ان پر عمل درآمد کا وقت آتا ہے تو وہاں کے افسروں سے جاگیردار مل جاتے ہیں اور کوئی نہ کوئی قانونی نکتہ ایسا نکال لیتے ہیں کہ عوام سے وہ حبوب کسی اور طرح وصول کرتے ہیں - کچھ کے متعلق مجھے زیادہ معلومات تو نہیں ہیں البتہ مکران کے متعلق مجھے کافی معلومات ہیں - وہاں انہوں نے لینڈ ریفارمز کے ذریعہ جاگیریں ختم کیں - ہم نے اس کا خیر مقدم کیا اب بھی میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں - ہمارے یہاں جاگیرداری یقیناً تھی لیکن کچھ علاقوں سے حکومت لینڈ ریونیو وصول نہیں کرتی تھی اور حکومت کے بجائے جاگیردار وہاں لینڈ تھے ریونیو وصول کیا کرتے تھے انہوں نے حکم دیا کہ اب وہ لینڈ ریونیو حکومت وصول کیا کرے گی لیکن خدا جانے کن مصلحتوں کی بنا پر کچھ لوگوں نے یہاں آ کر Approach کی کہ انہوں نے پھر حکم دے دیا ہے کہ جب تک بندوبست نہ ہو ہم لینڈ ریونیو نہیں لینگے مقامی حکام نے اس کے یہ معنی نکالے کہ جاگیردار وہاں لینڈ ریونیو لیتے رہیں چنانچہ میں کول وا تحصیل مکران کی ایک مثال آپ کو دیتا ہوں کہ حکومت نے یہاں کانفرنس کی تھی جس میں یہ طے پایا تھا کہ جو معافی والے علاقے ہیں وہاں لینڈ ریونیو اس وقت تک نہ لگایا جانا چاہئے جب تک وہاں بندوبست نہ ہو جائے - چنانچہ ۱۲ مارچ کو ان کی کیبنٹ میٹنگ کے بعد یہ فیصلے مکران بھیج دئیے جاتے ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ سرسری بندوبست کرو - اس کے بعد پھر وہاں سے لینڈ ریونیو وصول کرو وہ کاغذات دبا دئیے گئے - وسط اپریل میں ان کاغذات کو تحصیلوں میں بھیجا جاتا ہے اور یہاں یہ کہلا بھیجتے ہیں کہ ہم نے اب تو وہاں تشخیص کر لی ہے اس سال یہ ممکن نہیں ہے چنانچہ کول وا تحصیل میں عوام سے انہوں نے یہ کہا کہ ہم اس کاغذ کی بنا پر

آپ سے لینڈ ریونیو وصول نہیں کرینگے اور سرسری بندوبست کرائینگے اس لئے آپ اپنا لینڈ ریونیو جاگیردار کو دیں ۔ جاگیردار نے بھی عوام سے کہا کہ ہم آپ سے لینڈ ریونیو لینگے ۔ عوام نے کہا کہ ہم آپ کو نہیں دینگے سرکار کو دینگے ۔ اس پر جھگڑا ہو گیا وہ بندوقیں لے کر آئے عوام بھی آگے بڑھے۔ جھگڑا ہوا ۔ پھر بیچ بچاؤ ہوا اور فیصلہ ہوا کہ حکومت اپنا لینڈ ریونیو نہیں لے گی آپ جاگیر دار کو دیے دیں ۔ ان بے چاروں نے جاگیرداروں کو مالیہ دے دیا ۔ اس کے بعد ایک حکم آتا ہے کہ ۵ سال کا ریونیو ہر موضع کا لے لیں اور اس کا اوسط نکال کر لوگوں سے وصول کریں ۔ اب مقامی حکام نے پھر حکم دیا کہ ہم تو لینڈ ریونیو عوام سے وصول کرینگے ۔ عوام نے کہا کہ آپ نے ہم سے کہا تھا کہ ہم لینڈ ریونیو نہیں لینگے جاگیردار لینگے اب آپ کیسے ہم سے مانگتے ہیں ، ہم دو لینڈ ریونیو کیسے دینگے ۔ اس پر وہاں ہنگامہ ہوا اور ۱۰ تاریخ کو مجھے کول وا سے تار ملا جس میں لکھا ہے ۔

"Deputy Commissioner has ordered recovery land revenue from Muari lands in Sarkolwa against the decision made in a high level conference of Revenue Authorities at Lahore in March AAA. It was decided that no revenue would be imposed in Kalat Division at Muari lands unless proper settlement was done AAA you may very kindly contact the higher authorities and request them to issue instructions to D. C. Mekran to stop this illegal recovery".

اس کے بعد ابھی ابھی مجھے ایک اور تار ملا ہے ۔

"Kindly refer our telegram of fifteenth about one Hundered Zamindars arrested in connection revenue recovery (·) kindly refer our case to quarters concerned and get necessary orders in this respect".

اب آپ بتلائیے کہ آپ آخر وہاں چاہتے کیا ہیں؟ لینڈ ریونیو آپ لینا چاہتے ہیں یا جاگیردار کو لینڈ ریونیو لینے کی اجازت دیتے ہیں ۔ جب وہ لیتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ ہم بھی لینگے ۔ دو لینڈ ریونیو کسی ملک اور علاقے میں ہیں جو آپ وہاں کروا رہے ہیں ؟

جناب والا—یہ سب اس لئے ہے کہ انکو وہاں کے حالات کا علم نہیں arm chairs پر بیٹھ کر ان لوگوں کے فیصلے کرتے ہیں جن کے متعلق ان کا خیال ہے کہ مکران ایک بہت ہی آباد علاقہ ہے اور وہاں حکومت کا لینڈ ریونیو بڑا نقصان میں جا رہا ہے اس کو کسی نہ کسی طریقہ سے وصول کیا جائے ۔ جہاں کچھ ایسے علاقے تھے جو مالیہ افلاس کی وجہ سے مستثنیٰ تھے اور جہاں انہوں نے ابھی ابھی لینڈ ریونیو عائد کیا ہے میں ایک موضع کے زمینداروں کا لینڈ ریونیو پڑھکر سناتا ہوں ؟

مکران کی تحصیل تمپ علاقہ تگران کے ایک موضع میں لینڈ ریونیو جو ۱/۱۰ کے حساب سے لیا گیا ہے اس کی تفصیل یہ ہے ۔

اللہ	دو سیر	گندم
حیاتان گہرام	دو سیر	،،
شہداد	۱ سیر	،،
دادا خدا	۱ سیر	،،
داد رحمان	۱ سیر	،،
نبی بخش پیر بخش	۱ سیر	،،
فقیر داد	۱ سیر	،،
داد محمد موسلے	۱ سیر	،،
کنہری دلوش	۱ سیر	،،
داد محمد	۱ سیر	،،

کل ۱۲ سیر گندم ہوئی ۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کل پیداوار ۱۲۰ سیر ہے اور اس پر اتنا ہنگامہ کیا ہوا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ لوگ لینڈ ریونیو نہیں دیتے ۔ اس طرح بھی کئی مواضع ہیں جہاں لوگوں سے ایک سیر چار چھٹانک اور ایک سیر آٹھ چھٹانک گندم بطور مالیہ وصول کی جاتی ہے ۔ تحصیل مند میں جو بڑے سے بڑا زمیندار ہے اس کا مالیہ بھی صرف ۱۰ من گندم ہے ۔ در اصل وہاں پر ہر شخص جس کے پاس تھوڑی سی بھی زمین ہے زمیندار کہلاتا ہے ۔ حکومت یہ نہیں دیکھتی کہ اس کی کچھ معقول پیداوار بھی ہے یا نہیں۔ اس کو صحیح طور پر بیج مل رہا ہے یا نہیں ۔ اخلاقی حیثیت سے بھی ان کی کوئی ہمدردی نہیں کرتے ۔ بس ایک تول مقرر کر دیا ہے کہ اس حساب سے مالیہ لینگے ۔ وہاں کئی علاقے بھی ہیں جہاں جاگیردار مالیہ خود وصول کرتے ہیں ۔ جب یہاں لینڈ ریفارمز کی گئیں تو جاگیرداروں نے سمجھا کہ ان کا حق ضائع ہو رہا ہے ۔ تو انہوں نے ایک قانونی نقطہ نکالا۔ اور اس کو حق مالکانہ قرار دے دیا ۔ اس پر ریونیو کمشنر صاحب کا حکم ملاحظہ فرمائیں ۔ انہوں نے پنجگور تحصیل کے موضع گر مکان میں جب دیکھا کہ جاگیردار لینڈ ریونیو ۱/۱۰ خود وصول کرتے ہیں تو حکم دیا کہ لینڈ ریفامز کے بعد دسواں حصہ جاگیردار حکومت کو دے کیونکہ جائیداد جاگیردار کی ہے ۔ زمیندار

دسواں حصہ بطور حق مالکانہ جاگیردار کو دے اور وہی بطور مالیہ حکومت جاگیردار سے وصول کرے - میں پوچھتا ہوں کہ یہ کیا تماشہ ہے ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ حکومت براہ راست لوگوں سے مالیہ وصول کرے یہ نیا حکم دے کر جاگیردار کو درمیان میں کیوں لے آئے ہیں - اس کی کیا ضرورت ہے - اس سے تو complications پیدا ہو گئی ہیں - جاگیردار اپنی بات منوانا چاہتے ہیں کیونکہ وہ خود حق مالکانہ لینا چاہتے ہیں تاکہ یہ ملکیت جو در اصل عوام کی ہے کسی نہ کسی طریقے سے جاگیرداروں کی قرار دی جا سکے -

تو جناب والا-میں یہ گذارش کروں گا کہ ان علاقوں کا سروے کرائے بغیر جو مالیہ وصول کیا جا رہا ہے - یہ ایک قسم کا ظلم ہے - انہیں مظالم کے پیش نظر لوگ اپنے علاقہ کو چھوڑ کر ایران جا رہے ہیں - اس کے لئے کوئی ایسا طریقہ نکالیں کہ آپ جائز مالیہ وصول کر سکیں -

آخری گذارش یہ ہے کہ آپ نے جو پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ نافذ کیا ہے اس کے مطابق ابتدا ہی اس چیز سے ہوتی ہے کہ پہلے سیٹلمنٹ کی جائے اس کے بعد assessment ہو - آپ نے سیٹلمنٹ تو کی نہیں مگر assessment کرکے رقم مالیہ وصول کر رہے ہیں -

New Expenditure میں آپ نے سپیشل پولیس کے لئے جس میں ۵ اونٹ سوار اور ۸ پیادہ جوان ہیں - ۱۰,۷۰۰ روپے کی رقم مانگی ہے - اور ان کے ذریعہ لینڈ ریونیو وصول کیا جائے گا -

حضور یہ ابتدا آپ ہی نے کی ہے - کہ فوجیوں اور پولیس کے سپاہیوں کے ذریعہ لینڈ ریونیو وصول کر رہے ہیں - آج تک اس حکومت نے ان غریبوں کی حالت کا جائزہ نہیں لیا - ان کے لئے تو زندگی کے لوازمات ہی نہیں ہوتے - میں گذارش کروں گا کہ ان غریبوں سے مالیہ وصول کرنے کی بجائے ان کو کوئی Interim Relief دیں ممکن ہے یہ بات جاگیرداروں کے Interest میں نہ ہو لیکن اگر عوام کو خوش کیا جائے گا تو اس کے بعد آپ وہاں جو جی چاہے کریں وہ آپ کے قوانین کے مطابق چلینگے اور آپ کو دعائیں دیں گے -

رائے منصب علی خان—جناب والا - مجھے بھی اجازت دی جائے . . . .

Mr. Speaker : The parliamentary procedure is that those Members who have given cut motions, they are preferred and after that all the other members are given time. This was that I said that members who had given cut motions will be preferred and I will see to it that other members are also accommodated,

مسٹر عبدالرازق خان—جناب والا—محکمہ مال کے معاملات پر بحث کرنے کے لئے . . . . . .

خواجہ محمد صفدر — جناب والا—کیا تقاریر کے سلسلہ میں اب طریقہ بدل دیا گیا ہے ۔ آپ نے دوسری طرف سے تقریر کی اجازت دے دی ہے ۔ جہاں تک Cut Motions کا تعلق ہے یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ ہم کو پہلے اجازت دی جائے گی ۔

مسٹر سپیکر—ٹھیک ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ اصحاب پارلیمانی طریقوں کو سیکھیں اور یہ جانیں کہ Cut Motions پر کس طرح تقاریر کی جاتی ہیں ۔

They should know the parliamentary practice in regard to the discussion relating to demands. There is no such rule that only those members will be allowed to take part who have sent in their cut motions and others will be deprived of the right to make speeches.

خواجہ محمد صفدر—میرا مطلب یہ نہیں کہ دوسری طرف کے احباب کو موقع نہ دیں ۔ میں نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ گیارہ بارہ بجے ان دوستوں کو موقع دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر—گیارہ بارہ بجے کا کیا سوال ہے ۔ ابھی تو ساڑھے نو بجے ہیں ۔

The members should let me know about which demand they are particular, whether it is Land Revenue or Health.

خواجہ محمد صفدر—جنہوں نے Cut Motions دی ہیں صرف ان کو اجازت ملنی چاہئے

Minister of Revenue : Myself and Mr. Sanjrani should be given one hour. Forty minutes to me and twenty minutes to Mr. Sanjrani.

خواجہ محمد صفدر—اگر وزراء صاحبان ۶۰ منٹ تک تقاریر کریں گے تو ہمیں بھی کافی موقع دیا جائے ۔

Mr. Speaker : At 11-30 we will take up Health.

Khawaja Muhammad Safdar : No. Sir, at 12'O clock.

Mr. Speaker : Alright.

خواجہ محمد صفدر—تو اس صورت میں میں یہ گذارش کرونگا ۔ کہ اگر پہلے ان دوستوں کو اجازت دی جائے کہ جنہوں نے محنت کرکے جستجو کرکے اپنی تقریریں تیار کی ہیں ۔

وزیر زراعت و قانون—کیا یہ کوئی قانون ہے؟

خواجہ محمد صفدر—یہ قانون اس لئے ہے کہ جناب سپیکر صاحب نے کل یہ رولنگ دی تھی اور جب تک اس کو Revise نہ کیا جائے وہ بحال ہی رہیگی ۔

مسٹر سپیکر—کٹ موشن کے جتنے Movers ہیں میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کو ضرور ہی بولنے کا موقع دیا جائے گا ۔

Khan Sahib, may wind up th debate on Land Revenue at 12 for half an hour. At 12·30 we will take up Health.

میاں محمد اکبر—دوسرے ممبروں کو بھی بولنے کا موقع ملے گا یا نہیں ۔

مسٹر سپیکر—میں نے کہہ دیا ہے کہ سب کو بولنے کا موقع ملے گا ۔

Minisiter for Health : How much time will be given to me?
Mr. Speaker : Thirty minutes.

مسٹر عبدالرازق (مردان-۳) جناب سپیکر ۔ علامہ ارشد صاحب نے جو تحریک کٹوتی محکمہ مال کے ضمن میں پیش کی ہے ۔ اس میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ اس مقصد کے لئے ہے کہ محکمہ مال کی Inefficiency اور بد نظمی پر بحث کی جائے ۔ اور اس محکمے میں جو بد اعتدالیاں ہیں یا اپنے کام کو صحیح طریقے پر انجام نہیں دیا جا رہا اور یہ کہ اس محکمے میں رشوت ستانی ہے اس کے متعلق بحث کی جائے ۔ جناب والا ۔ میرے خیال میں محکمہ مال کا دائرہ اس صوبہ مغربی پاکستان کے باقی تمام محکموں سے وسیع ہے ۔ کیونکہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور یہاں کی ۸۰% آبادی کی زندگی کا دارومدار زراعت پر ہے ۔ اور چونکہ زراعت کا تعلق محکمہ مال سے ہے اراضیات سے ہے اس لئے پاکستان کے لوگوں کی زیادہ تر وابستگی اور ان کے احساسات اس محکمے کے متعلق خواہ اچھے ہوں یا برے نہایت قابل غور ہیں ۔ جناب والا ۔ دیکھنا یہ ہے کہ محکمہ مال میں جو

Inefficiency ہے ۔ یا Corruption ہے آیا یہ اس حکومت کو محکمہ کی طرف سے ورثے میں ملی ہے ۔ یا اس حکومت کے دور اقتدار میں پیدا ہوئی ہے ۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے یہ محکمہ چونکہ ایسا ہے کہ اس کے خلاف شکایت اس وقت سے ہی چلی آ رہی ہیں ہم نے یہ نہایت سنجیدگی کے ساتھ سوچنا ہے ۔ کہ کونسے وہ ذرائع استعمال کئے جائیں ۔ کونسی وہ تدابیر ہوں کہ جن پر عمل کرکے اس محکمے کی بد انتظامی اور رشوت ستانی جو کہ عرصے سے چلی آرہی ہے اور جسکے متعلق عام لوگوں کے احساسات یہ ہیں کہ ہمیں اس سے نجات دلائی جائے اس کو کس طرح سے ختم کیا جا سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ اس انتظامیہ میں جو بنیادی خرابی مجھے نظر آ رہی ہے وہ یہ ہے کہ پاکستان جس نظریہ کے ماتحت بنایا گیا تھا وہ یہ تھا کہ پاکستان میں اسلامی نظام قائم کیا جائے گا ۔ اور پاکستان میں وہ تمام لوگوں کو رہن سہن کی سہولتیں میسر ہونگی جو کسی خوش بخت شہری کو حاصل ہونی چاہئے ۔ لیکن ہوا یہ کہ پاکستان بننے کے بعد نہ تو صحیح طریقے پر یہاں اسلامی نظام قائم کیا گیا اور نہ عام آبادی کو بنیادی ضروریات مہیا کرنے کی طرف توجہ دی گئی جن کا کہ ان کے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا جیسا کہ اس سے پیشتر بھی عرض کر چکا ہوں کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے تو جب تک ہماری اراضیات کے نظام کو اس طرح تبدیل نہ کیا جائے گا ۔ کہ کاشتکار کا معیار زندگی بلند ہو سکے ۔ اور جب تک اس کے رہن سہن کو بہتر نہ کیا جائے گا ۔ اور جبتک اس محکمے سے Corruption اور بدنظمی کو دور نہ کیا جائے گا ۔ جیسا کہ میرے دوست عبدالمجید خاں نے اپنی بجٹ تقریر میں فرمایا تھا کہ پاکستان میں انقلابی حکومت نے زرعی اصلاحات کا نفاذ کر دیا ہے ۔ لیکن ان زرعی اصلاحات کا خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا اور انہوں نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ پاکستان میں شہریوں کو ان کے حقوق دلانے کے لئے زمین کی ملکیت پر اور زیادہ قد غن لگایا جائے ۔ انہوں نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ سو ایکڑ نہری اور دو سو ایکڑ بارانی سے کسی کے پاس بھی زیادہ اراضی نہ رہنے دی جائے اور وہ بھی اس صورت میں کہ مالک اراضی سے خود کاشت کرتے ہوں ۔ جناب والا ۔ میں اس وقت کسی کمیونسٹ ملک کی یا کسی سوشلسٹ ملک کی مثال آپکے سامنے پیش نہیں کروں گا میں چودہ سو سال پہلے جب کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم

نے مکہ سے ہجرت کی اور مدینے تشریف لائے تو ان کے ساتھ ایک بڑی تعداد مہاجرین کی بھی آئی تھی ۔ جب انہوں نے دیکھا کہ جو انصار ہیں ان کے پاس گھر اور مکان ہیں ، ان کے پاس اپنی اراضیات اور مکان ہیں ، اور جو مہاجرین آئے ہیں ، ان کے پاس نہ مکان ہیں نہ زمین ہے نہ روزگار کے لئے کوئی بندوبست ہے تو انہوں نے ایک ہدایت فرمائی کہ اے انصارو یہ مہاجرین تمہارے بھائی ہیں اور ان کے ساتھ وہی سلوک کرو جو ایک بھائی دوسرے بھائی کے ساتھ کرتا ہے تو یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ انصار نے جو مدینے کے رہنے والے تھے رسول کریم کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اگر کسی کے پاس دو مکان تھے تو ایک اپنے مہاجر بھائی کو دے دیا اور اگر دو ایکڑ زمین تھی تو ایک ایکڑ اپنے مہاجر بھائی کے حوالے کی تو یہ وہ دن تھا کہ جب رسول خدا نے مساوات قائم کی اور اسلامی نظام کی بنیاد اخوت اور مساوات پر رکھی ۔ اس میں شک نہیں کہ کمیونسٹ ملک میں مساوات ضرور ہے لیکن وہ تجارت کی بنا پر ہے ۔ اخوت کی بنیاد پر نہیں ہے ۔ لیکن اسلامی مساوات کی بنیاد اخوت پر رکھی گئی ہے اور ہم نے دیکھا کہ چند سالوں کے اندر مسلمان تمام دنیا میں پھیل گئے ۔ اب جبکہ ہم نے دعویٰ کیا ہے کہ اسلامی نظام کے لئے پاکستان قائم کیا گیا ہے اور پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں نے اس لئے قربانیاں دی تھیں اور انہوں نے ہندوستان میں اس لئے اپنے گھر بار بخوشی برباد کرائے کہ پاکستان میں اسلامی نظام قائم ہوگا ۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ اس وقت تک ہم اسے قائم نہیں کر سکے ہیں ۔ اس لئے لازمی ہے کہ اس اسلامی مساوات کو قائم کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں اور زمین صرف انہی اشخاص کے پاس رہنے دی جائے کہ جو اسے خود کاشت کرتے ہیں اور اسی سے اپنا معاش کماتے ہیں ۔ اگر اس نظام کو دوہرایا گیا تو میں نہیں سمجھتا کہ پاکستان کبھی بھی ایک فلاحی ملک بن سکتا ہے جب تک کہ ان نظریات پر عمل پیرا نہ ہوں ۔ جو کہ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کا باعث بنے تھے ۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے محکمہ مال سے Corruption ختم ہو ۔ بد نظمی ختم ہو ۔ اور ریونیو بورڈ کے بڑے بڑے افسران سے نجات ملے اور ایسے افسران سے چھٹکارا ملے تو اسکا حل یہی ہے کہ اسلامی مساوات کے تحت تمام اراضیات اور زمینوں کے انتظام کو درست کیا جائے ۔

Mr. Speaker : To accommodate the Members, I am adopting this procedure that I will be allowing two Members who have given notice of Cut Motions and one Member who has not given notice of any Cut Motion,

Yes, Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ—(لائل پور - ٦) - جناب سپیکر - وزیر مال جناب پیر محمد خانصاحب نے اس ایوان میں اس حقیقت کی تصدیق کی تھی کہ انکے محکمے نے اشتمال اراضی کے عملے میں تخفیف کر دی ہے - تخفیف کرنیکی بڑی وجہ یہ ہے کہ جو رفتار کے ساتھ ہماری گورنمنٹ ملک کے ہر حصے میں اشتمال اراضیات کا کام کرنا چاہتی تھی انہوں نے وہ ارادہ—

Minister of Revenue : (KHAN PIR MUHAMMAD KHAN) ; On a point of order. Sir, the Member is saying something which has nothing to do with the Demand that is before the House, It is now up to the Chair to give a ruling.

Mr. Speaker : The member should please say how this comes under Land Revenue.

Minister of Revenue : It does not. In Demand No : 2—Land Revenue, there are nine items and the total expenditure comes to three lakhs and seventy one thousand. They are :—

(1) Entertainment of staff for carrying out survey work in Mekran District,

(2) Introduction of City Survey Operations in Nasarpur Town of Hyderabad District,

(3) Introduction of City Survey Operation in Moro Town of Nawab Shah District.

(4) Settlement operations in the Excluded Areas of Dera Ghazi Khan District,

(5) Settlement Operations in Wadh Area of Kalat Division.

(6) Entertainment of additional colonization staff to be employed in Taunsa Barrage Project. Muzaffargarh,

(7) Creation of four temporary posts of Patwaris for Lasbela District,

(8) Creation of one post of a Patwari Muharrir and one post of Town Assistant Patwari for Rahim Yar Khan District,

(9) Entertainment of additional staff for settlement Operations in Lasbela District.

These are my Demands for today for which there are these cut Motions. Apart from these Demands there is nothing which I asked the House to sanction.

So far as Consolidation is concerned there is another Demand for fifty-five lakhs and that is under a separate Head.

Mr. Speaker : Where is that Head : ('Interruptions')

رائو خورشید علی خاں (منٹگمری—٣) - سپیکر صاحب - آپ مجھے اجازت دیں تو دو منٹ میں مشکل حل کر دوں -

Mr. Speaker, I invite your attention to page 11 of the Explanatory Memorandum para 6. It reads :

"A new minor head 'Consolidation of Holdings' has been opened with effect from 1960-61 instead of the existing detailed head of the same nomenclature. This minor head records receipts on account of the fee to be charged for consolidation of Agricultural Holdings."

نیچے account دیا ہوا ہے —

Consolidation of Holdings :		
	1961-62	37 lakhs 49 thousand.
	1962-63	50 lakhs.
Revised Estimates	1962-63	40 lakhs.
	1963-64	60 lakhs.

یہ تمام Figures جناب والا Explanatory Memorandum میں موجود ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اشتمال اراضی اس میں شامل نہیں ہے جناب پڑھ کر آیا کیجئے ۔

وزیر مال — مولانا صاحب میں پڑھتا بھی ہوں اور پڑھاتا بھی ہوں ۔ Demand میں جو Figure ہے اس کا total تین لاکھ اکہتر ہزار ہے اور اس پر اس cut motion کے ذریعہ discussion ہو سکتا ہے ۔ لیکن جس demand کا حمزہ صاحب ذکر کر رہے ہیں وہ مختلف ہے ۔

Mr. Speaker : The Cut Motion that has been admitted (and of course the Minister had not raised any preliminary objection when it was admitted) seeks to discuss the general policies of inefficiency and corruption rampant in the Department. That is the subject matter of the Cut Motion.

Minister of Revenue : I quite agree.

Mr. Speaker : Nobody opposed the admission of the Cut Motion.

Minister of Revenue : We have to read this Cut Motion in the light of the Demand which I am placing before this House, and that Demand is for three lakhs and seventy-one thousand. Therefore, the discussion should be strictly confined to that. So far as consolidation is concerned there is another Demand of fifty-five lakns and that is under a separate Head.

Mr. Speaker : Their point is that they do not want to sanction the Demand because of the inefficiency and corruption rampant in the Department.

Minister of Revenue : In every cut motion there is a specific ground Sir.

مسٹر عبد الرازق خان— صفحہ ۵ پر لکھا ہے ....

وزیر مال— جناب والا یہ جو کٹ موشن ہے یہ ہر ایک سے متعلق ہے — معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس کا مصنف ایک ہی ہے نام مختلف

دیئے گئے ہیں کیونکہ سوائے مسٹر عبد الباقی بلوچ کے کٹ موشن کے باقی دوسرے جو کٹ موشنز ہیں ان کے الفاظ میں— کامہ میں— سیمی کولن میں کوئی فرق نہیں ہے — ایک ہی مصنف نے وہ لکھ دیئے ہیں لیکن نام اور آگئے ہیں— نمبر ۱ کٹ موشن علامہ رحمت اللہ رشد صاحب کا ہے —

Cut Motion No. 1

Allama Sahib to discuss the general policies of inefficiency and corruption rampant in the Department, (See page 5).

Cut Motion No. 1—

جناب والا ۔ دوسرا کٹ موشن مسٹر عبدالباقی بلوچ کا ہے اس میں کچھ الفاظ کا فرق ہے That I agree. ان کا کٹ موشن جو ہے وہ ایک اور چیز کے متعلق ہے اور آج زیر بحث ہے ۔ جس کے متعلق انہوں نے بحث کر دی ہے ۔ میرا اس پر اعتراض نہیں تھا ۔

مولانا غلام غوث ۔ جناب سپیکر ۔ کیا کٹ موشن میں ایک لفظ کا ہونا جرم ہے ۔

وزیر مال ۔ میں تو پروسیجر کیطرف آرہا ہوں ۔ آج جو معاملہ زیر غور ہے اور جس پر بحث ہوگی اس کیلئے ہم تیار ہیں ۔ لیکن یہ معزز ممبران جس چیز پر بحث کرنے کیلئے تیار ہیں وہ ایک اور مسئلہ ہے ۔ (قطع کلامی)

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ آپ کی توجہ کسی ایک کٹ موشن کیطرف دلانا چاہتا ہوں ۔ ایک راؤ خورشید صاحب کا کٹ موشن ہے اس میں یہ لکھا ہوا ہے ۔

"That the total of Rs. 3,71,000, on account of 7—Land Revenue—Total New Expenditure be reduced by Rs. 3,70,999."

What are the remarks Sir. It says :

"To discuss the general policies of inefficiency and corruption rampant in the Department."

Depart ment means the department of Land Revenue.

اس کے تین پہلوؤں پر بحث ہو سکتی ہے ۔ پہلی چیز یہ ہے کہ ان کی عوامی پالیسیاں جو ہیں وہ زیر بحث آسکتی ہیں ۔ لینڈ ریونیو کے متعلق اس قسم کی پالیساں جو ہیں وہ عوامی فائدے کیلئے نہیں ہیں بلکہ وہ عوامی فائدے کے خلاف ہیں ۔ دوسری بات جو یہاں زیر بحث آئے گی inefficiency کے متعلق ہے ۔ یعنی لینڈ ریونیو کے جو مختلف پہلو ہیں ان میں inefficiency ہے ۔ وہ اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں

کوتاهی برتتے هیں اور تیسری بات یه هے که لینڈ ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں رشوت ستانی هے ان تین پہلوؤں کو بالصراحت بیان کر دیا گیا هے ۔ کٹ موشن میں اس وقت جو همارے محترم وزیر مال نے اعتراض اٹھایا هے یه out of order هے اور یه اس قابل نہیں هے که اسے درخور اعتنا سمجھا جائے اسلئے که یه اعتراض غلط هے ۔

Mr. Speaker : There is one more point. On page 5, under Land Revenue, there is given survey, settlement and Record Operations. So this is included in Demand No. 2 on page 5.

Minister of Revenue : That does not include my demand for Consolidation, which is Rs. 55 Lakhs.

Mr. Speaker : Might be anything, but Demand No. 2, for which the Minister wants an additional sum of Rs. 3 71,000, includes this.

مسٹر عبدالرازق خان - جناب سپیکر consolidation الگ چیز هے اور لینڈ ریونیو الگ چیز هے ۔

Mr. Speaker : This is given in Demand No. 2.

مسٹر عبدالرازق خان—ڈیمانڈ نمبر ۲ میں جو رقم رکھی گئی هے ۔ وہ اس کے علاوہ هے اس پر بحث هو سکتی هے ۔

Mr. Speaker : There is settlement.

Parliamentary Secretary (CHAUDHRI SULTAN MAHMOOD) : Consolidation is not settlement Sir.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Sir in the Order of the Day it is given that "the Minister to move that a sum not exceeding Rs. 3'71,000 be granted" (pages 5-19, Volume I). I think there is a mistake. We are under the impression that we can discuss all the things that are between pages 5-19, because in the margin pages 5-19, Volume I. is given. But what we have to discuss is something which is in Volume No. II. That is where the mistake lies. It might be a clerical mistake

Mr. Speaker : I think we should not waste the time of the House over such a petty thing and we should resume the discussion. If a Member can make any point relevant to Demand No. 2, he will be allowed. If it will not be relevant to Demand No. 2, he will not be allowed.

Minister of Revenue : Will I be allowed to meet the point raised by Khawaja Safdar ?

Mr. Speaker : I have just observed that if a case is made out, which is relevant to Damand No. 2, he will be heard.

Minister of Revenue : Damand No. 2 is for Rs. 3,71,000 Sir and nothing more.

Mr. Speaker : If the Member can make out a point relevant to that, he will be allowed to speak.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر — گورنمنٹ کے محکموں میں رشوت بے باگ ہو گئی ہے۔ جناب عبدالرازق صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ رشوت پہلے سے تھی یہ نرالی چیز نہیں ہے لیکن تشویش اس امر کی ہے کہ رشوت بے باگ ہو گئی ہے اشتمال اراضیات کاشتکاروں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ لیکن محکمہ کی بد انتظامی اور رشوت ستانی کی وبا نے گورنمنٹ کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ اشتمال اراضیات کی رفتار کو مدھم کر دیں ۔ کیونکہ لوگوں کو اشتمال کراتے وقت نئے سرے سے زمین خریدنی پڑتی ہے ۔ گورنمنٹ کو اس خامی کا احساس ہوا اور اس لئے پیچھے ہٹ کر ترقی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ۔ میں آپ کے توسط سے اس ایوان کو بتا دوں کہ اس طرح ہماری گورنمنٹ صنعتی میدان میں اپنی بدعنوانیوں کی وجہ سے ناکام ہوئی ہے وہ ان صنعتی اداروں کو جو گھاٹے میں جا رہے تھے پبلک کے پاس فروخت پر مجبور ہوئی ۔ یہ بات جناب والا —آپ کے علم میں ہو گی کہ جتنی دیر یہ انڈسٹریز گورنمنٹ چلاتی رہی وہ تمام یونٹ گھاٹے میں جاتے رہے لیکن جب سے وہ پبلک کے پاس منتقل ہو گئیں ہیں وہی صنعتی ادارے کروڑوں روپے بطور نفع کما رہے ہیں ۔ جناب سپیکر— اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری گورنمنٹ کی مشینری قطعی طور پر نااہل ہے اور وہ بد انتظامی کا شکار ہے۔

Minister of Revenue : Point of Order, Sir. I have just now received Volume No. 2 for 1963-64. I only want to say that my contention was right. Please see page 2.

Khawaja Muhammad Safdar : Are we supposed to discuss the ruling of the Chair ?

Minister of Revenue : There is no question of discussing the ruling of the Speaker.

Khawaja Muhammad Safdar : I strongly protest against this.

Minister of Revenue : I am just submitting with the permission of the Chair that my contention is right.

Mr. Speaker : I have clearly observed.

Minister of Revenue : Sir on page 2, Volume, II, you will find B—Land Reforms (b) Entertainment of Consolidation Staff—Main Scheme. The items are (i) Pay of Officers, (ii) Pay of Establishment, (iii) Travelling Allowance, (iv) Other Allowances and Honoraria, (v) Grants-in-aid, and (vi) Contingencies. Total comes—

to Rs. 55 lakhs for the year 1963-64, This is for your information and for the information of my friend Rao Khurshid Ali Khan.

Mian Abdul Latif : I think it is closed because the Speaker has given his ruling.

Minister of Revenue : I am simply saying that my contention is right. I am not contesting the ruling of the Speaker. I bow my head to the ruling of the Speaker.

Mian Abdul Latif : He says that this money should not be granted because of these reasons.

Minister of Revenue : I don't want this money for that purpose.

Khawaja Muhammad Safdar : You are mistaken.

Mr. Speaker : I have given a very simple ruling in this regard. The Members should be relevant to the demand. If the Minister finds that any member is becoming irrelevant he can point out.

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر— میں یہ عرض کر رہا تھا کہ الحاج پیر محمد خان صاحب کی ماتحتی میں جو محکمہ کام کر رہا ہے وہ رشوت ستانی میں اپنی مثال آپ ہے - اس کی رشوت ستانی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ الحاج پیر محمد خان صاحب نے بھی تسلیم کر لیا ہے کہ یہ میرے بس کا روگ نہیں ہے - اب میں پیچھے کو چلتا ہوں —

جناب والا— بیرونی ممالک میں کوئی پرائیویٹ صنعتی ادارہ جب اچھی طرح کام نہیں کرتا تو پبلک کی طرف سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ اس کو قومی ملکیت بنا دیا جائے - اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہاں کی انتظامیہ بہترین ہوتی ہے - جب Public Sector میں انڈسٹریز چلتی ہیں تو وہ Public Sector زیادہ بہتر ہوتی ہیں اس لحاظ سے ہماری گورنمنٹ کی مشینری سخت نا اہل ہے جس پر یہ ہمیشہ ''اسلام'' کا ٹھپہ لگاتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اسلامی دنیا کا وہ سب سے بڑا ملک ہے جہاں الحاج صاحب جیسا وزیر ہے - جب گورنمنٹ یہ تسلیم کر چکی ہے کہ وہ اس قدر اہم صنعتوں کو اچھی طرح نہیں چلا سکی اور مجبور ہوگئی کہ ان کی ملکیت Private Firms کو منتقل کر دے - میری رائے میں یہ بہتر ہوگا کہ گورنمنٹ سنجیدگی سے غور کرنے کے بعد اس ملک کی انتظامی مشینری کو بھی کسی ٹھیکیدار کو ٹھیکہ پر دے دے - اس سے دو فائدے ہونگے ایک یہ کہ جب آپ اس کو ٹھیکہ پر دیدینگے تو ہم اس کی باآسانی Checking کر سکیں گے

دوسرے یہ کہ انتظامیہ کے بڑھتے ہوئے اخراجات سے ملک کو نجات مل جائے گی اور ٹیکسز کا بوجھ بھی نہ ہوگا اور وہ ٹھیکیدار موجودہ انتظامیہ کے مقابلہ میں انتظامیہ مشنیری کو بہتر طریقہ سے چلا سکیگا ۔ جناب سپیکر — جہاں تک سرکاری آراضیات کی تقسیم کا تعلق ہے میں وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ہماری گورنمنٹ بجائے اس کے کہ زمینوں کو چھوٹے کاشت کاروں اور مزارعین میں تقسیم کرنے کی اچھی Policy کو اپنائے یہ نئے قسم کے لینڈ لارڈز کی ایک کلاس تشکیل کر رہی ہے ۔ اس بارے میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ Colony Areas, Board Areas یا Barrages میں جس طرح یہ گورنمنٹ زمین تقسیم کر رہی ہے اور جس طرح چھوٹے کاشت کاروں اور مزارعین کے مفادات کو تباہ کر رہی ہے اور ان کے گلے پر چھری چلا رہی ہے یہ گورنمنٹ کی کوتاہ اندیشی اور ملک دشمنی کی بدترین مثال ہے ۔ جناب سپیکر ۔ ہماری گورنمنٹ بذات خود اپنی ناکارہ پالیسیوں کے ذریعہ اس ملک میں دو طبقات پیدا کر رہی ہے اور یہ چاہتی ہے کہ اس ملک میں آیندہ طبقاتی جنگ ہو ۔ جناب سپیکر اس بجٹ میں جو آپ کے سامنے آچکا ہے ہماری گورنمنٹ روزمرہ پبلک ہیلتھ اور تعلیم پر زیادہ سے زیادہ خرچ کر رہی ہے میں آپ کے توسط سے . . . . . .

Mr. Speaker : The member's time is over. He may make his last point.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ میں محکمہ ریونیو کے متعلق عرض کرتا ہوں ۔ جب ایک کاشت کار کے پاس اپنی زمین نہ ہو اور جب وہ اطمینان کے ساتھ زمین کو کاشت نہ کر سکے اور اس کو دو وقت روٹی کھانے کے لئے میسر نہ آئے اور اگر آپ کا محکمہ صحت اس کو دوائی دے دیگا تو اس کو خوراک کہاں سے مہیا ہوگی اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کو اس بات کا علم ہے کہ ہمیں اپنے ملک کی زرعی پیداوار بڑھانے کی اشد ضرورت ہے زمین اس کے ہاتھ میں جانی چاہئے جو خود ہل چلاتا ہو ۔ جس طریقہ سے آج ہمارا ملک بھوک اور فاقہ کشی میں گرفتار ہے اور کروڑوں روپیہ Food grains کی درآمد پر خرچ ہو رہا ہے وہ بھی بچ سکتا ہے اور Law and Order کے جو بگڑتے ہوئے حالات ہیں اسکی ایک وجہ بھی یہی ہے کہ ہمارے ملک کی بہت بڑی آبادی بھوکوں مرتی ہے اس کا یہ لازمی نتیجہ ہوگا کہ . . . . . .

Mr. Speaker : How is this relevant,

مسٹر حمزہ— اس ملک کی موجودہ پالیسی اگر قائم ہو تو امن و امان کسی صورت قائم نہیں ہو سکتا ۔

Mr. Speaker : Yes, Mr. Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, let somebody else speak because I don't want to take their time.

راؤ خورشید علی خان (منٹگمری ۔ ۳) ۔ جناب والا ۔ اس ہاؤس میں اس سے پہلے نظم و نسق کی خرابی پر بڑی لے دے ہوتی رہی ہے ۔ اس خرابی میں اگر سب سے زیادہ نہیں تو بہت بڑا حصہ لینڈ ریونیو کا جو محکمہ ہے اس کی خرابیوں کی وجہ سے ہے ۔ اس لئے کہ ہمارے ملک کی معیشت جو ہے وہ بیشتر زرعی ہے اور ۹۰،۸۰ فیصد کا تعلق زراعت سے ہے اور اس لحاظ سے ان کا تعلق لینڈ ریونیو اور ریونیو افسروں سے ہے ۔ ریونیو افسر میں پٹواری اس کا جزو اعظم ہے اور باوجود اس کے کہ چھوٹا اہل کار ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ہمارے وزرا صاحبان بھی اس کے سامنے پانی بھرتے ہیں ۔ (قہقہہ) انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ جو لوگ گلا پھاڑ پھاڑ کر یہ کہتے ہیں کہ جب سے ہم نے اقتدار سنبھالا ہے ایڈمنسٹریشن اور نظم و نسق کی شکل بدل گئی ہے مجھے یہ کہتے ہوئے قطعی کوئی جھجک نہیں ہے اور خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ کسی مخالفانہ جذبہ سے نہیں کہہ رہا ہوں کہ پٹواری اور دوسرے ریونیو افسروں نے اس صوبے میں جو دھما چوکڑی مچائی ہوئی ہے اور جو فتنہ و فساد مچایا ہوا ہے جو بے ایمانی اور رشوت کا بازار گرم کیا ہوا ہے اور اس صوبے کے ایک ایک شہری کو اس قدر تنگ کیا ہوا ہے کہ ان کی بد کرداریوں کی وجہ سے وہ الحاج پیر محمد خان اور ان کے دوسرے ساتھیوں کی شکل دیکھنے تک سے بیزار ہیں (تالیاں) اور اگر ان کا بس چلے اور یہاں پر ہمارے عوام کو شہری آزادی حاصل ہو تو یہ جو انہوں نے ڈھونگ رچا رکھا ہے یہ ایک منٹ کے لئے بھی قائم نہیں رہ سکتا ۔ اخباروں میں بیان دیتے ہیں ۔ ریڈیو پر تقریریں کرتے ہیں ۔ کروڑوں اور اربوں روپے کا بجٹ تیار کیا ہے ۔ لیکن آج تک ایک پٹواری کی بھی اصلاح نہیں کر سکے ۔ ریونیو کے مصائب کا بڑا ذریعہ یہی پٹواری ہیں ۔ جن کی وجہ سے اتنی خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں ۔ دوسری regim's کو آپ برا کہتے ہیں مگر آپ کو شرم نہیں آتی ۔ آپ پر لوگوں کو اعتماد نہیں رہا ۔ اتنی بڑی بڑی تنخواہیں لیتے ہیں، عوام کو لوٹ کھسوٹ رہے ہیں اور قطعاً کوئی باز پرس نہیں ہوتی ۔ اور ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی ۔

ایک اور بات میں عرض کروں گا (اس مرحلہ پر راؤ خورشید علی خان ایک لمحہ کے لئے رک گئے) ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) ۔ انہیں پانی پلاؤ (قہقہہ) ۔

راؤ خورشید علی خان ۔ آپ کیا پانی پلائیں گے ۔ آپ کا بس چلے تو آپ پانی بند کر دیں ۔ آپ نے رینالہ خورد میں کتنے چکوک کا پانی بند کردیا ہے * * * * * * * * *

Mr. Speaker—I will remind the member that he is making personal remarks. I will disallow it.

وزیر مال ۔ * * * * * * * * * * تم ذاتی حملے کرتے ہو ۔ خبردار میں اسے برداشت نہیں کر سکتا ۔ اگر تم اسی طرح کروگے تو میں بھی تمہاری ذات پر حملہ کروں گا ۔ (شور)

مسٹر سپیکر ۔ راؤ صاحب آپ یہ الفاظ واپس لیں ۔

راؤ خورشید علی خاں ۔ میں واپس لیتا ہوں اور ان سے بھی کہیے کہ وہ بھی واپس لیں ۔ وہ ابھی تک ذاتی حملے کر رہے ہیں ۔ (قطع کلامیاں اور شور)

وزیر مال ۔ ہم بھی کریں گے (قطع کلامیاں اور شور)

راؤ خورشید علی خان ۔ آپ ان کے منہ کو لگام دیں ۔

Mr. Speaker— The Minister should also withdraw his words.

Minister for Revenue : I will not withdraw unless he withdraws his words.

Mr. Speaker : He has already withdrawn them.

راؤ خورشید علی خان ۔ تم نے عوام کا خون چوس لیا ہے ۔

چوہدری سعید محمد ۔ جناب والا ۔ معزز ممبر نے جو * * * * * * * کیا ہے یہ غلط ہے اگر وہ اب بھی اس سے باز نہ آئیں تو انہیں ایوان سے باہر بھیج دیں (شور) ۔

Mr. Speaker— That portion will be *expunged from the proceedings.

---

*Expunged as ordered by the Speaker.

سردار عنائیت الرحمن خان عباسی - یہ عجیب پارلیمانی طریقہ ہے کہ پہلے گالی دے دی اور بعد میں withdraw کر لیا -

مسٹر سپیکر - میں نے پہلے point out کیا ہے -

راؤ خورشید علی خان - آپ ہاؤس کو control کریں -

(At this stage many members stood up in their seats)

Mr. Speaker : I cannot hear so many members speaking. If this will go on I will have to adjourn the House.

مسٹر نصر اللہ خان خٹک - ہمارے دل میں حزب اختلاف کی بہت قدر ہے اور ہم ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں لیکن حزب مخالف کی طرف سے دیوانہ وار attack کیا جا رہا ہے - ہم گالیاں سننے کے لئے تیار نہیں ہیں اور ہم برداشت نہیں کر سکتے -

مسٹر سپیکر - ذاتیات پر حملہ نہیں ہونا چاہئے میں تو دو دفعہ ٹوک چکا ہوں (قطع کلامیاں و شور)

مخدوم الملک محمد شمس الدین جیلانی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا — یہ لوگ اس وقت کہاں تھے - جس وقت حفیظ جالندھری نے یہ غزل پڑھی تھی - جس کا ایک شعر یہ تھا—

بن گیا ہے خطۂ فردوس گھر زنبور کا

کچھ تدارک کیجئے رستے ہوئے ناسور کا

اس وقت یہ لوگ کہاں تھے - اس وقت ان کی زبان کیوں بند تھی - جب خواجہ ناظم الدین نے یہاں کی وزارت کو dismiss کیا تھا - (شور) -

Mr. Speaker : This is no point of order. No personal attack on Khawaja Nazim-ud-Din (uproar from all sides). I adjourn the House for ten minutes.

The Assembly then adjourned for ten minutes.

The Assembly met at 10·40 a.m. Mr. Speaker in the chair.

Mr. Speaker— I will request all the Members that this sort of thing should not happen again otherwise I will take very serious action.

خواجہ محمد صفدر - مجھے افسوس ہے کہ ابھی ابھی ہمارے اس ایوان میں ایک قسم کا ہنگامہ سا ہو گیا - دونوں اطراف سے کچھ ایسے الفاظ استعمال کئے گئے کہ جو پارلیمانی روایات کے منافی اور خلاف ہیں - میں ذاتی طور پر اور اپنے دوستوں کی جانب سے بھی اس پر اظہار

*Expunged as ordered by the Speaker.

افسوس کرتا ہوں - مجھے یقین ہے کہ میرے دوست اب خصوصیت سے جو اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں وہ آئندہ اس قسم کے کلمات کا استعمال اس ایوان میں نہیں کریں گے اور اس ایوان کے وقار کو بلند رکھنے میں ہم ایک دوسرے کی مدد کریں گے - جو کچھ ہوا سو ہوا لیکن اس طرف سے بھی یقیناً میرے دوست اس ایوان کے وقار کو بلند کرنے کی زیادہ کوشش فرمائیں گے بلکہ میں یہ کہوں گا کہ ان پر ہم سے زیادہ ذمہ داریاں ہیں وہ انکو پورا کرنے کی کوشش کریں گے -

وزیر مال (خان پیر محمد خان)- صاحب صدر - جو کچھ خواجہ صفدر صاحب نے کہا مجھے اس سے کلی اتفاق نہیں ہے - گذشتہ سال سے میں دیکھ رہا ہوں خصوصاً party formation کے بعد جو personal attack ہوتے ہیں وہ اس side سے ہوتے ہیں - اور لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ کسی sensible ممبر نے اسکی طرف توجہ نہیں دی جو اسے دینی چاہیے تھی - ایک غلط انگریزی طریقہ رائج ہوا ہے کہ میں with draw کرتا ہوں - تو یہ غلط طریقہ ہے کہ پہلے بے عزتی کی اور اور پھر withdraw کر لیا—چاہیئے یہ کہ اس ہاؤس کےاندر ہم ایسے اخلاق کا مظاہرہ کریں جو دوسروں کے لئے اور خصوصاً قوم کے لئے نمونہ ہو اور خصوصاً وہ حضرات جنکا یہ دعویٰ ہے کہ ہم اسلام کے علمبردار ہیں ان پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے - میں قطعاً خواجہ صاحب کی اس بات کیساتھ اتفاق نہیں کرتا اور اب بھی کہتا ہوں کہ اس میں انکی زیادتی ہے اور اس طرف سے کوئی زیادتی نہیں ہوئی اور وہ یہ ہے کہ اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ اپنا تحفظ آپ کرو چاہے کوئی مر جائے -

Whatever was said, was said in self-defence.

کیونکہ مجھے کہا گیا تھا کہ جس آدمی نے ایسے اخلاق کا مظاہرہ کیا ہے اسکو اگر اس ہاؤس سے باہر نہ نکالا جائیگا تو ہم اس ہاؤس میں نہیں بیٹھیں گے لیکن میں نے انہیں کہا کہ اگر آپ نے اس قسم کے اخلاق کا مظاہرہ کیا تو بھی آپ تشریف رکھیں - میں نے انکو اپیل کی کہ اگر اس کے بعد اس طرف سے کوئی زیادتی ہو تو وہ کہہ دیں - میں قوم کے نام پر پریس کو اپیل کروں گا کہ انشاءاللہ اگر انکی طرف سے کوئی بات ہوئی تو کوئی جوابی بات نہیں ہوگی میں انہیں کے اخلاق پر چھوڑ دوں گا -

Nawabzada Iftikhar Ahmed Khan : Those sentiments which were expressed by the Leader of the Opposition have not been reciprocated by the Minister.

Mr. Speaker : I am not going to allow any debate on it. Khawaja Safdar has spoken from this side and from the other side Khan Pir Muhammad has expressed his views.

خواجہ محمد صفدر - مجھے افسوس ہے کہ جس اخلاق کا مظاہرہ اس طرف سے کیا گیا وہ اس طرف سے نہیں کیا گیا (میاں شریف کی طرف دیکھتے ہوئے) جناب آپ آرام سے بیٹھیں -

میاں محمد شریف (پارلیمنٹری سیکریٹری) میں اب بھی اٹھوں گا اور بعد میں بھی اٹھوں گا -

راؤ خورشید علی خان—آپ نے انکو کھلی چھٹی دے رکھی ہے -

Mr. Speaker : I have not allowed any body. One member on behalf of the majority party and one on behalf of the minority party has spoken. Please don't make any controversy about it. I am not going to allow any body to make it controversial.

Khawaja Muhammad Safdar : Rao Khurshid should continue his speech.

Mr. Speaker : No. He has already exhausted his time.

راؤ خورشید علی خان — دیکھئے جناب خان پیر محمد خان نے تو اپنے الفاظ واپس ہی نہیں لئے —

Mr. Speaker : He has already withdrawn.

Nawabzada Iftikhar Ahmad Khan : No. He has not withdrawn.

Minister of Revenue : There was no personal remark and there is no question of withdrawing.

Khawaja Muhammad Safdar : I request that he should be made to withdraw.

Mr. Speaker : These words should be withdrawn.

Minister of Revenue : Those have already been withdrawn and noted down.

میاں محمد شریف (پارلیمنٹری سیکریٹری) سپیکر صاحب ایوان کی معزز ہستی ہیں جو ان کی عزت نہیں کرتا . . . . (قطع کلامی)

Mr. Speaker : The member should take his seat.

مسٹر عبدالرازق خان — اگر آپ ان کو منع نہ کریں گے اور اگر ہاؤس کے وقار کو قائم نہ رکھا گیا تو یہ ہماری یہ قسمتی ہوگی — وہ تو جماعت اسلامی کا لبادہ اوڑھ کر یہاں پر

ہاؤس کے وقار کو نقصان پہنچاتے ہیں —

ملک سرفراز خان—(سرگودھا - ۳) — جناب والا — میں علامہ رحمت‌اللہ ارشد کی تحریک تخفیف بہ سلسلہ مد مال کی تائید کے لئے کھڑا ہوا ہوں - حضور والا — جب سے یہ بجٹ اجلاس شروع ہوا کئی معزز ارکان نے محکمہ مال کی رشوت اور ہر قسم کی دھاندلیوں کی نشان دھی کی ہے - حضور والا — میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کی توجہ محکمہ مال کی ایک حالیہ زیادتی جو اس نے اہالیان جوہرآباد اور تھل علاقہ تحصیل خوشاب کے ساتھ کی ہے کی طرف دلاتا ہوں —

حضور والا — پچھلے دسمبر کے اجلاس میں ۴ دسمبر کو وزیر مال الحاج خان پیر محمد خان صاحب نے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے دفاتر جوہرآباد سے بھکر منتقل نہیں کئے جائیں گے کیونکہ ای—اے —سی صاحبان بھکر اور لیہ کے مقامات پر رہتے ہیں اور وہ وقتاً فوقتاً وہاں کی تکالیف کا ازالہ کرتے رہتے ہیں ، اس لئے وہاں کے دفاتر منتقل نہیں ہوں گے — اس کے بعد مجھے اور اس علاقے کے عوام کو یقین تھا کہ وزیر مال کی یقین دہانی کے بعد دفاتر کبھی منتقل نہیں ہوں گے - جناب والا — وزیر مال صاحب کے حج پر تشریف لے جانے کے بعد ان کی عدم حاضری میں لاہور سے تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے دفاتر منتقل کرنے کے احکامات جاری کر دیئے گئے - اب حضور والا —ایک سیکشن جو سی‌او‌آفس کہلاتا ہے وہ بھکر منتقل ہو چکا ہے باقی چیئر مین کا دفتر ابھی تک وہیں ہے - اس فیصلہ کے خلاف جوہرآباد کے عوام نے کافی احتجاج کیا اور اس کے علاوہ مغربی پاکستان کے اخبارات نے بھی ان کی اس مسئلہ میں ہمنوائی کی- میں نوائے وقت مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۶۳ء کا تھوڑا سا متعلقہ حصہ پڑھ کر آپ کو سناتا ہوں -

''بستی بسانا کھیل نہیں ہے

ادارہ ترقیات تھل کے دفاتر کو جوہرآباد سے بھکر منتقل کرنے کی یک بیک اطلاع پر نوآباد شہر کے باشندے حیران و ششدر رہ گئے ہیں -

Mr. Speaker : Please do not name any paper.
Malik Sarfraz Khan : I am reading the relevant portion Sir.

Mr. Speaker : Read it without naming the paper.

ملک سرفراز خان — ان کی حیرت بالکل بجا ہے ۔ کیونکہ وہ فیصلہ صادر کرنے والوں نے لوگوں کو یہ بتانے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ آخر وہ کیا ناگہانی مجبوری ہے جس نے ارباب اختیار کے لئے ایک آباد شہر کو بے رونق بنانے کے سوا کوئی راہ عمل باقی نہیں رہنے دی ۔ اب اہل جوہرآباد اس ناگہانی افتاد پر اظہار احتجاج کی مختلف صورتیں اختیار کر رہے ہیں لیکن حکم صادر کرنے والے حکام بالکل خاموش ہیں جس سے ہر حلقہ اور ہر علاقہ کے لوگ یہی تاثر لینے پر مجبور ہوں گے کہ کہیں اس فیصلہ کا پس منظر ناگفتنی تو نہیں ۔ آخر

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

حضور والا — میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب سے تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی قائم ہوی ہے یعنی روز اول سے تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے دفاتر جوہرآباد میں ہیں اور آج تک رہے ہیں ۔ سوائے ایک موقع کے کہ اے ۔ جی ۔ پی ۔ آر کو accommodation فراہم کرنی تھی تو اس وقت ۔ سی ۔ او ۔ آفس ۔ تھوڑے عرصے کے لئے بھکر منتقل ہوا تھا ۔ اے ۔ جی ۔ پی ۔ آر ۔ کو accommodation فراہم کرنے کے بعد کافی جگہ جوہرآباد میں بچ رہی تو وہ دفتر پھر واپس جوہر آباد لایا گیا ۔ حضور والا — گورنمنٹ کی طرف سے آج تک کوئی پریس نوٹ جاری نہیں ہوا لیکن اس منتقلی کی وجہ کیا ہے ؟

مسٹر حمیداللہ خان — جناب وجہ میں بتاؤں گا ۔

ملک سرفراز خان— جناب والا — اس کے جواب میں ایک یہ چیز بھی کہی جائے گی کہ جوہرآباد تھل کے کارنر پر ہے اس لئے بھکر سے لوگوں کو آنے جانے میں دقت ہوتی ہے ۔ جناب والا — یہ ان کی ایک بے معنی سی دلیل ہے حالانکہ دس بارہ سال سے یہاں دفاتر ہیں اور آسانی سے کام ہوتا رہا ہے ۔ کیا یہ مان لیا جائے کہ چیئرمین صاحب اور سی ۔ او ۔ صاحب نے وہاں جا کر خود ٹریکٹر چلانے ہیں — اپنے ہاتھ سے نالیاں نکالنی ہیں — یا نہریں کھودنی ہیں تب تو یہ بات مان لی جاتی ہے — لیکن جب وہاں آفیسر موجود ہیں تو پھر آخر دفاتر کو منتقل کرنے کی کیا ضرورت تھی ۔ اب حضور والا — جوہرآباد سے یہ دفاتر چار جگہ پر منتقل کئے جا رہے ہیں—

بھکر اور لیہ میں اتنی accommodation نہیں ہے کہ وہاں ایک جگہ پر دفاتر absorb ہو سکیں — ان کو بھکر ، لیہ ، قائد آباد اور کلور کوٹ کے مقام پر بھیج رہے ہیں ۔ اس منتقلی کو ایک ہی طرف سے نہ دیکھیں کہ حکام بالا نے transfer کر دی ہے ۔ یہ بظاہر میں transfer ہے لیکن گورنمنٹ کے خزانہ سے کتنی رقم ضائع ہوگی اس کا کم از کم پانچ سات لاکھ کا تخمینہ ہے جو منتقلی کے اخراجات پر صرف ہوا ہے ۔ اس کے بعد حضور والا — میں عرض کروں کہ وہاں وقتی طور پر سی ۔ او ۔ کا دفتر ہسپتال کی بلڈنگ میں کام کررہا ہے لازمی طور پر وہاں نئی تعمیرات کرنی پڑیں گی تو اس طرح اس transfer پر کم از کم پندرہ بیس لاکھ کا بوجھ قومی خزانے پر ڈال دیا گیا ہے ۔

حضور والا — کل میری عدم موجودگی میں ملک قادر بخش صاحب کو بیٹھے بیٹھے کیا سوجھی کہ انہوں نے جوہر آباد سے دفاتر کی منتقلی کا ذکر چھیڑ دیا ۔ حالانکہ یہ آج پہلا واقعہ ہے کہ اس اجلاس میں میں اپنے علاقہ کی تکالیف اس ہاؤس کے سامنے پیش کر رہا ہوں ۔ آپ اندازہ کریں جب تک اس ہاؤس میں کوئی بات نہیں ہوئی ملک قادر بخش کو کیا سوجھی ۔

Mr. Speaker : How is it relevant to the demand.

ملک سرفراز خان— انہوں نے یک لخت منتقلی کے بارے میں تقریر شروع کر دی۔ حضور والا—میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ منتقلی جوہرآباد اور تحصیل خوشاب کے علاقہ کی جو ترقی ہوئی ہے اس پر کافی اثر انداز ہوگی ۔ اب اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ چونکہ سرگودھا میں دفاتر ۱۰ - ۱۲ سال سے ہیں اس لئے اب میانوالی اور مظفر گڑھ کی باری ہے ۔ یہ بڑی مضحکہ خیز بات ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ میاں دولتانہ نے جوہرآباد میں دفاتر کھولے تھے —

Mr. Speaker : I want to know how is it relevant to demand No. 2.

ملک سرفراز خان — حضور والا — ایک دفتر تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا منتقل ہو چکا ہے —

Mr. Speaker : I have to ask the member how is that relevant to Demand No. 2 ? He should talk about Demand No. 2 and not the officers, etc.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, he is perfectly right. This is one of the subjects included in that item. It includes colonies and he is talking about TDA and Thal.....

Mr. Speaker : Is the member speaking on his behalf ?

Khawaja Muhammad Safdar : Yes, Sir, I am here always to help my friends.

ملک سر فراز خان — حضور والا — تحصیل خوشاب میں ۳۵-۴۰ ایسے نئے چک آباد ہوئے ہیں جن میں majority ان آباد کاروں کی ہے جن کا تعلق سیالکوٹ — لائل پور اور ملتان ڈویژن اور لاہور ڈویژن سے ہے تو وہ اس غرض سے اس علاقہ میں آباد ہوئے تھے کہ یہاں محکمہ تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی طرف سے آباد کاروں کو کافی سہولتیں مہیا کی جائیں گی - اب حضور والا — یہ حالت ہورہی ہے اور وہ لوگ جو ان چکوں میں آباد ہیں جن میں زیادہ تر ہمارے مہاجر بھائی آباد ہیں وہ نہایت بد دل ہو چکے ہیں - انہیں آئے دن اخراجات بھکر کے لئے برداشت کرنے پڑیں گے اور وہ اخراجات ان کے لئے نا قابل برداشت ہوں گے - حضور والا — میں یہ گذارش کروں گا کہ وزیر مال اپنی یقین دہانی کے پیش نظر اس اہم معاملہ کی طرف بھی پوری توجہ دیں اور اس مغربی پاکستان کے قومی خزانہ کا لاکھوں روپیہ جو خرچ ہو رہا اسے بچائیں -

مسٹر حمید اللہ خان (میانوالی—۱)—جناب سپیکر صاحب — جناب سرفراز خان صاحب نے تھل کے متعلق کہا ہے کہ وہاں بے انصافی ہو رہی ہے جناب—تھل کے ایریا کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتلانا چاہتا ہوں کہ مظفر گڑھ اور میانوالی جوہرآباد سے کتنے فاصلے پر ہیں - میانوالی سے مظفرگڑھ سوا دو سو میل ہے اور جو ہر آباد سے میانوالی پچاس میل سے زیادہ نہیں ہے سنٹر اس کا بھکر ہونا چاہئے تھا - انہوں نے نہر بھی نکالی ہے وہ بھی کالا باغ سے خوشاب لائی گئی ہے - پہلے خضر حیات تھا اب اس کا بھائی آ گیا ہے وہ اس کا نام لے چکے ہیں میں دوبارہ نام لینے سے ڈرتا ہوں ، انہوں نے تھل کو جو کچھ لوٹنا تھا وہ لوٹ چکے ہیں وہاں پبلک کے داد فریاد کرنے کے بعد ہیڈ کوارٹر تحصیل منتقل کیا گیا اور یہ کہدیا کہ یہ بے انصافی ہے آپ دیکھیں کہ کہاں اسے ہونا چاہیئے تھا

کیا یہی انصاف ہے ؟ میرے خیال میں ان کا گھر سوا دو سو میل بنتا ہے اور پھکر وہاں سے ۸۰ میل بنتا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ نا انصافی ہے ۔ اب وہ خود بتائیں کہ اب تک انہوں نے کون سا انصاف کیا ہے جو یہ بے انصافی ہو گا ۔ اگر سنٹر میں رکھتے تو یہ کہتے کہ ظلم ہے چونکہ وہاں سرفراز خان اور ان کے دوستوں نے ہوٹل نکالے ہوئے ہیں اس لئے وہاں سنٹر ضرور آنا چاہئے ۔ یہ بھی ایک مصیبت ہے ۔

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ—۱) جناب والا ۔ میری التماس یہ ہے کہ اس ہاؤس کے اندر اور باہر بھی ملک کا کسان اور ملک کا زمیندار.....

مسٹر سپیکر — پوری کوشش کیجئے کہ پورے پوائنٹ آ جائیں ۔

میاں عبداللطیف — کسانوں کو بڑے فخر سے ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے اب میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ تلی ہوئی ہے کہ اس کو توڑ ہی ڈالا جائے ۔ جو ٹیکس غریب کسانوں پر ۱۹۵۸ء سے لگے ہوئے ہیں اسکا احساس ان لوگوں کو نہیں ہوتا مگر یہ حقیقت ہے کہ ۳۰۰ فیصد ہم پر واجبات بڑھا دئے گئے ہیں ۔ پہلے مالیہ پر ۵۰۳ فیصد لگایا گیا اب ۳۵ فیصد مزید اضافہ کر دیا گیا اس تناسب سے اور ٹیکسوں میں اضافہ ہوا اور ایک ہی Jump میں یہ دو دو ۔ تین تین سال کے اندر ۱۹۵۸ سے ۱۹۶۱ء کے درمیان کنال ایری گیشن پر ۳۰۰ فیصد کا اضافہ کر دیا گیا ۔ اب اس بجٹ میں دس فیصد کا اور اضافہ کر دیا گیا ہے ۔ میں اپنے ان دوستوں سے التماس کرتا ہوں کہ اس ریڑھ کی ہڈی کو بچانے کی ترکیب سوچیں اگر ان کو روپے کی ضرورت ہی ہے تو ان کو یہ بیشمار فضول خرچیاں بند کر دینی چاہئیں تا کہ یہ ریڑھ کی ہڈی ٹوٹنے سے بچ سکے ۔ مثلاً انہوں نے ''آرٹ کونسل،، جہاں ناچ کا انتظام ہوتا ہے اس کے لئے ۵۰ ہزار کی رقم رکھی ہے اگر اس کو نکال دیں تو ۵۰ ہزار کی یہ بچت ہو جائے گی ۔ اس کے علاوہ ''قومی رضاکار تحریک،، کے لئے تقریباً

۳۰ لاکھ کی رقم رکھی گئی ہے وہ بھی بالکل فضول ہے اس کے علاوہ ایک اور بیکار تحریک ہے جیسے mobile dispensary اور adult education تھی ۔

Mr. Speaker : How is this relevant to the demand under consideration.?

میاں عبداللطیف— جناب بچت بتاتا ہوں—زمیندار کو "Anti-malaria Campaign" چاہئیے اور اس پر مزید ٹیکس نہ لگائیے ۔ وہ ہے اس پر یہ کئی کروڑ روپیہ صرف کر رہے ہیں حالانکہ یہ بیکار ہے اور تین سال کے بعد کہہ دینگے کہ ہم سے غلطی ہو گئی ۔ جیسا کہ پہلے بجٹ میں انہوں نے کہا ہے ۔ اس کے بعد جناب میں Corruption کے بارے میں کہوں گا ۔ میں گورنمنٹ کو یاد دلاونگا کہ یہی گورنمنٹ کے ہیرے جب یہاں تشریف فرما تھے تو ان کا خیال تھا کہ ہم top پر ہیں East میں اور ایشیاء میں جب یہ ستارے وہاں تشریف لے گئے تو کہتے ہیں کہ ہر ملازم قبلہ خانہ ہے اور ان کا دامن جائے نماز ۔ یہ اعلان کرتے ہیں کہ ان کو ایف سی آر میں try کرینگے ۔ جرگہ کے حوالے کرینگے لیکن جب یہاں تشریف لائے ہیں انہوں نے ایک حکم نامہ جاری کیا ہے باقاعدہ ستمبر ۱۹۶۲ء میں ۔ انہوں نے چارج لیا ہے ۱۲ یا ۱۳ جون کو چارج لینے کے بعد ۲۸ جون کو چیف سیکریٹری کی جانب سے ایک لیٹر جاتا ہے ۔ لیٹر کا نمبر ہے "اے سی ایس

ایل $\frac{۳}{۶۲}$

"cases of corruption howsoever strong and genuine shall henceforth be not sent to the Courts but referred to Heads of Departments for such action as they may deem fit ".

اس کا مطلب یہ ہے کہ چیف سکریٹری نے ایک چٹھی بھیجی تھی تمام محکموں کو کہ تمام محکموں کے ملازمین کے خلاف Corruption کے Cases کتنے ہی مضبوط ، کتنے ہی واضح کتنے ہی سنگین کیوں نہ ہوں پولیس کے حوالے نہ کئے جائیں ۔ عدالتوں میں Trial کے لئے نہ بھیجے جائیں ان کے ڈیپارٹمنٹ کے head کے پاس محکمانہ کارروائی کے لئے بھیجے جایا کریں اس سے کیا ان کا ارادہ Corruption کم کرنے کا ہے یا Corrupt

Officers کو رعایت دینا ہے تاکہ ان کے محکمہ کے افسران ان سے رعایت کر سکیں ۔

کچھ تھوڑی سی گذارش سیم و تھور کے بارے میں کرنا چاہتا ہوں ۔ ہماری خوش نصیبی ہے کہ محکمہ نے سیم و تھور کے انسداد کے لئے ٹیوب ویل سکیم رائج کی ہے ۔ یہ مسلمہ امر ہے کہ یہ مفید سکیم ہے لیکن ان کا یہ فیصلہ ہے کہ جو ٹیوب ویل لگائے جائیں گے ان کی قیمت ہم سے وصول کی جائے گی ۔ عالی جاہ — بارہ ہزار میں ٹیوب ویل لگتا ہے ۔ Market rate بارہ تیرہ ہزار کے درمیان ہے اور ساٹھ ہزار سے لیکر پچاس ہزار تک ہم سے وصول کیا جاتا ہے یہ بے حد زیادتی ہے کہ اتنی رقم وصول کی جائے میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ آیا سیم اور تھور کو غریب زمینداروں نے پیدا کیا ہے جو ان کو سزا دے رہے ہیں ۔ مشرقی پاکستان کی امداد کے لئے یہاں سے روپیہ بھیجا جا رہا ہے ۔ اس قسم کے طوفان یہاں بھی آئے ہیں ۔ کیا آپ نے National calamity سمجھ کر ان طوفان زدگان سے کچھ contribution لی ۔ اور اس قومی المیہ کا ازالہ کیا اس کے برعکس آپ نے ستم زدگان پر ٹیکس لگا دیا ہے ۔

اگر پلیگ کی وبا ہو تو کیا پلیگ زدگان جو پہلے ہی مصیبت میں ہوں ان پر ایک اور مصیبت ڈال دیں گے اور ان پر کوئی ٹیکس لگا دیں گے ۔

مسٹر سپیکر—آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے ۔

میر حاجی محمد بخش تالپور—(نہر پارکر-۴)-جناب والا ۔ میں کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کرنا چاہتا ۔ میں تو صرف اتنا عرض کروں گا کہ جب ون یونٹ بنایا گیا تھا ۔ اس وقت یہ کہا گیا تھا کہ تمام قوانین کو اکٹھا کیا جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا ریونیو قواعد کے فوائد سے ہم لوگوں کو محروم رکھا گیا ہے ۔ در اصل لینڈ ریونیو اس زمین پر لگنا چاہئے جو زرخیز ہو جتنی زرخیزی ہو گی اس کے مطابق مالیہ لگے گا ۔ پنجاب کا مالیہ کا قانون اچھا ہے لیکن ہمارے علاقہ کو اس سے محروم کیا گیا ہے ۔ اس وقت مالیہ وصول کرنے کا طریقہ ٹھیک نہیں ۔ زمین کی زرخیزی کے مطابق مالیہ نہیں لیا جاتا ۔ چاہئے تو یہ کہ

زیادہ زرخیز ہو تو زیادہ مالیہ اور کم زرخیز ہو تو کم مالیہ وصول کریں۔

اس کے علاوہ کچھ مقامی تکالیف بھی ہیں۔ پٹواری جس کو ہمارے ہاں ٹپے دار کہتے ہیں وقت پر بل نہیں دیتے اور ہمیں وقت سے پہلے معلوم نہیں ہو سکتا کہ مالیہ کم ہے یا زیادہ—عین وقت پر بل دیتے ہیں۔ اگر کوئی انکار کرے تو جبراً ضبطی کی جاتی ہے ۔ بل وقت پر نہیں دیتے۔ اس کے بعد یہ عرض کروں گا کہ تھر کے علاقہ میں ۱۹۳۰ء میں ایگ ڈپٹی کمشنر نے لینڈ ریونیو کی سکیم بنائی تھی ابھی تک وہی چل رہی ہے۔ اس وقت حالت اور تھی اب حالت اور ہے۔ اب فارسٹ کا محکمہ بھی آ گیا ہے میں تو کہتا ہوں کہ مہربانی کر کے اگر آپ اس میں کوئی change کر سکیں تو ضرور کر دیں۔ اب وہاں ایک نئی چیز پیدا ہو رہی ہے۔ کہ ریونیو کے افسران بنگال کے لئے جبراً چندہ وصول کر رہے ہیں اور کوئی رسید وغیرہ نہیں دیتے۔ جو لوگ خود محتاج ہیں جن کے پاس کوئی پیسہ نہیں ان سے جبراً چندہ وصول کرنا اچھی بات نہیں۔ اس چندہ کا دسواں حصہ بہ مشکل آپ کے علم میں ہوگا۔ باقی سب خرد برد ہو جائے گا۔ اس کے بعد یہ عرض کروں گا کہ تھر میں جو لوگ مستحق ہیں ان کا مالیہ کم کر دیں اور اس پر جلدی غور کریں۔ ایسا نہ ہو کہ ۔

"تا تریاق از عراق آورده شود مار گزیده مرده شود"

Mr. Ali Gohar Khuhro: Sir, I also want to speak.

Mr. Speaker: The member has not moved any cut motion. Maulana Ghulam Ghaus may speak first as he has given a cut motion.

Mr. Ali Gohar Khuhro: Sir, you are encouraging cut motions. Then everybody will have to give cut motions to get time.

Mr. Speaker: It is not so. I have to dispose of the cut motions. I am allowing two persons moving the cut motions to speak first and then one Member from the other side.

(اس مرحلہ پر سپیکر ایوان سے تشریف لے گئے اور مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ مسٹر محمد اسحق خاں کندی ۔ کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

مولانا غلام غوث (ہزارہ ۔ م)—جناب سپیکر—کسی ملک کی ترقی فلاح اور خوش حالی کے لئے دو چیزیں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں ۔ ایک تو ملک میں امن و امان ہو

اور دوسرے مالیات کا حسن انتظام - افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ محکمہ جن خطوط پر چل رہا ہے وہ قابل اعتراض ہے عوام کے لئے موجب پریشانی ہے -

جناب سپیکر---محکمہ مال میں پہلا اصول یہ ہونا چاہئے کہ مالیہ کے وصول کرنے کا طریقہ نہایت آسان ہو اس طرح مالیہ وقت پر وصول ہو جائے گا - لاکھوں روپیہ مالیہ کا لوگوں کے ذمہ بقایا ہوتا ہے - آمدنی کے رکنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ذمہ دار افسر خیال نہیں کرتے مالیہ زیادہ کرنے کے لئے اس چیز کی طرف توجہ نہیں دی جاتی کہ کونسے اقدامات کئے جائیں جن سے ملک کی آمدنی بڑھے - مثال کے طور پر میں ہزارہ کے ملحقہ علاقوں کے متعلق عرض کروں گا کہ ان میں دو سال سے بندوبست نہیں ہوا اور ہماری حکومت نے موقوف کر دیا ہے - وہاں عدالت بھی ہے تھانہ بھی ہے - اس کا نظم و نسق بھی حکومت کے ہاتھ آ گیا ہے اس کے با وجود دو سال سے بندوبست موقوف کر دیا گیا ہے - جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس وقت ہر شخص زمین ہتیانے کی کوشش کرتا ہے - اور مقدمات زیادہ ہو گئے ہیں ہم نہیں سمجھتے کہ دو سال سے یہ کام کیوں بند کر رکھا ہے - اس کا اثر مالیہ پر پڑے گا - معزز ممبران نے زیادہ زور پٹواری پر دیا ہے - وجہ یہ ہے کہ یہاں ''نزلہ بر اندام ضعیف،، والی بات ہے -

اگر نیچے والا طبقہ رشوت لیتا ہے تو اونچے طبقے میں بھی رشوت لی جاتی ہے - فرق صرف یہ ہے کہ یہ ایک آدھ مرغی یا چار پانچ روپیہ پر قناعت کرتا ہے اور دوسرا بڑی رقم کا طالب ہوتا ہے - وہ لوگ نچلے افسران کے ذریعہ رشوت بڑے محفوظ طریقے سے لیتے ہیں - اس کی ایک مثال ہے کہ پشاور ڈویژن میں ایک افسر نے کاغان میں مکان بنوا لیا اور پھر وہاں تبدیل ہو گئے - آپ دیکھیں کہ اگر کوئی بڑا افسر زمیندار ہے تو وہ زمینداروں کی رعایت کرتا ہے - اگر رئیس ہے تو وہ رئیس

کے لئے ہر قسم کی امداد و رعایت روا رکھتا ہے - پٹواری تو اس دیوار کی پہلی اینٹ ہے - اور حقیقتاً مفاسد انگریز نے شروع کئے تھے اور ان کی بنیاد انگریز نے رکھی ہے -

خشت اول چون نہد معمار کج

تا ثریا مے رود دیوار کج

اس کی اصلاح یہ بیچارے ہمارے وزراء نہیں کر سکتے - میں ان پر ان مفاسد کی ذمہ داری تو نہیں ڈالتا - یہ رشوتیں ابتدا سے چلی آ رہی ہیں اور اگر زور سے روکی جا سکتیں تو مارشل لاء روک دیتا - مارشل لاء فیل ہو گیا ہے رشوت ستانی کو روکنے میں ان کا قصور صرف یہ ہے کہ یہ اس کے انسداد کے لئے سوچتے نہیں - حالانکہ ان کا یہ پہلا فرض ہے - کہ یہ سوچیں کہ انگریز نے جو مفاسد ملک میں پیدا کئے ہوئے ہیں - یا رشوت ستانی کے جو طریقے ہیں ان کو کس طریقے سے ختم کیا جا سکتا ہے - جناب سپیکر - میں نے ایک نوٹس دیا تھا - میں نے ایک تجویز پیش کی تھی - اس ایوان میں جو قرعہ اندازی کا شکار ہو گئی - وہ تجویز یہ تھی کہ اس ایوان کے معزز ممبروں میں سے ہر ضلع کے ممبروں کی ایک کمیٹی بنائی جائے - وہ کمیٹی ہر تحصیل کے لئے دو دن وقف کرے - اور اعلان کرکے عوام کی شکایات سنیں اور عوام کے بیانات قلمبند کریں عوامی جگہ سے کیونکہ کمیٹی بھی جو ڈی - سی - کی صدارت میں بنائی جائے گی - وہ قطعاً صحیح کام نہ کر سکے گی - کوئی افسر یا وزیر دورہ کریں گے ان کو افسر گھیر لینگے - عوام کو اس تک پہنچنے ہی نہ دیں گے یہ تو خیر قطعاً غلط ہے اور اس لئے اس معزز ایوان کے ممبروں کی کمیٹیاں ہوں - ہر ضلع کے M. P. As. کی ایک کمیٹی ہو اور وہ ہر تحصیل میں دو دن رہیں - اور اعلان کرکے عوامی جگہ میں بیٹھ کر عوام کی شکایات سنیں اور جس محکمے سے بھی متعلق ہوں - اگر قابل اصلاح شکایات ہوں - تو اصلاح کر دیں - غیر

معمولی شکایات ہوں۔ تو وہ کمیٹی انہیں اپنے طور پر تحقیق کرے اور تحقیقات کے بعد جس نتیجے پر پہنچے اس کی رپورٹ وزارت متعلقہ سے کرے۔ اس کے بغیر اصلاح نا ممکن ہے۔ نہ جبر سے ہو سکتی ہے نہ کسی قانون کی سختی سے جو بنیاد انگریز رکھ گیا ہے اور جو چسکا ان کے منہ کو لگ گیا ہے۔ وہ ان سے نہیں چھڑایا جا سکتا۔ تو جناب صدر— میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ پٹواری ابتدائی اینٹ جب پہلے ہی سے خراب رکھ دیتا ہے۔ تو ثریا تک وہ دیوار ٹیڑھی چلی جاتی ہے۔ جو پہلے ہی اندراج میں جس طرح تھانیدار پہلے ابتدائی رپورٹ غلط کر دیتا ہے تو ہائی کورٹ تک بیچارہ مظلوم پٹتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح جب پٹواری پہلا اندراج غلط کر دیتا ہے تو سپریم کورٹ تک مقدمہ پھر نہیں سنوارا جا سکتا۔ تو ان تمام باتوں کے علاج کے لئے صرف ایک طریقہ ہے کہ غیر سرکاری بلکہ میں یہ کہونگا کہ نیم سرکاری کمیٹیاں ہر ضلع میں قائم ہوں۔ اور زیادہ سے زیادہ احتیاط جو کی جائے وہ یہی ہے کہ اس ایوان کے ممبروں پر مشتمل کمیٹیاں ہوں، اور پھر اس ایوان کے ممبروں پر اطمینان کیا جائے اگر حکومت اس سے ڈرے تو اس ڈر کا تعویز یہ ہے کہ اکثریت ایوان کی سرکاری بنچوں پر بیٹھی ہوئی ہے۔ ان کو اس سے نہیں ڈرنا چاہئے تو تمام ممبر مشترکہ طور پر بیانات سنیں۔ ایک ایک نہ سنے وہ قابل اعتراض ہو سکتا ہے۔ کہ کہا گیا ہے تو جناب صدر— میں نے ایک بات کہی تھی۔ پٹواری ابتدائی خرابی کرنے کا ذمہ دار ہے۔ تھوڑی سی رشوت لے کر وہ مقدمہ یا ایک شخص کا جائز حق دوسرے کو دے دیتا ہے۔ اس کے بعد آخر تک ظلم ہی ظلم ہوتا ہے۔ لیکن اوپر والے اس کی اصلاح کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ تو ایک اور برے لفظ (اب تو دونوں فریق نے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ برے لفظ کے استعمال سے اجتناب برتیں گے)۔ اس لئے اب کیا کیا عرض کروں۔ یہ تو ایک کمپنی بنی ہوئی ہے۔ اوپر سے لیکر نیچے تک اوپر والا نیچے سے لیتا ہے۔ نیچے والا اپنے

ماتحت سے لیتا ہے - اور لینے کے طریقے کچھ اور بھی ہیں -

پٹواری مرغی لے لیتا ہے - پانچ روپے لے لیتا ہے - بڑا افسر جاپانی کپڑے کا تھان اپنی بیگم کے لئے لے لیتا ہے - اور یہ سلسلہ دور تک چلا جاتا ہے -

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر—مولانا صاحب آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے - آپ تشریف رکھیں -

مولانا غلام غوث—اچھا صاحب میں بورڈ آف ریونیو کے ممبروں اور وزیروں کو معاف کرتا ہوں -

سردار محمد رمضان خان دریشک—(ڈیرہ غازی خان - ۲) جناب والا - میری تحریک تخفیف پیش کرنے کا مقصد یہ نہیں کہ میں حکومت کی مذمت کروں - یا اس پر نکتہ چینی کروں - بلکہ میرا مقصد محض ان کاشتکاروں کی تکالیف بیان کرنا ہے - کہ جن کو ملک کی ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے ملک میں اس کی ستاسی ۸۷ فیصد آبادی ہے مگر اس پر طرح طرح کے مظالم ہو رہے ہیں جو بیان سے باہر ہیں یہ سب ہی واضح ہو چکے ہیں اور ہاؤس میں بھی کئی حضرات نے یہ بیان کیا ہے کہ ان پر طرح طرح کے ٹیکس عائید کئے جا رہے ہیں یہاں تک کہ پیدائش سے لے کر موت تک کے ٹیکس ان پر عائید کئے جا رہے ہیں اور اس کے علاوہ جو بھی ہو سکتا ہے زمینداروں اور کسانوں پر زیادہ سے زیادہ ٹیکس لگائے جا رہے ہیں - اس ضمن میں میں یہ کہتا ہوں کہ حکومت نے ان لوگوں کی بھلائی کے لئے اپنے خزانہ شاہی سے بہت کچھ رقم ہمارے ضلع کے لئے بطور تقاوی کے پیش کرنے کے لئے دی ہے جو ۱۹۵۹-۶۰ تک تقسیم ہوئی تھی اب حالت یہ ہے کہ اس رقم کی وصولی ہو رہی ہے لیکن وہ وصولی ایک بار نہیں کئی بار ہو چکی ہے حکومت نے تحصیل والوں نے اپنے چپڑاسیوں کو حکم دیا کہ زر تقاوی کی اقساط وصول کریں جب دو تین اقساط وصول ہو چکیں تو پھر پتہ چلا کہ در اصل ان کے نام خزانہ میں کوئی رقم جمع ہی نہیں ہو رہی ہے اور خرد برد ہو رہی ہے - تو اس سلسلے میں لوگوں نے واویلا کیا اور نتیجہ یہ نکلا ڈپٹی کمشنر صاحب کے حکم سے ان کے خلاف بلا ضمانت وارنٹ جاری ہوئے اور پکڑ دھکڑ شروع ہو گئی اور ان سے از سرنو یہ کہتے ہوئے کہ چپڑاسی کوئی ذمہ دار آدمی نہیں ہے - اس کو وصولی کا کوئی حق نہیں ہے تو اس طرح ان

کو پکڑ کر جیل میں ڈال کر ان سے وصولیاں کی جا رہی ہیں اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ اس کی طرف توجہ دیں اور ان غریبوں کو جن کو ملک کا ستون اور ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے ان کو اس بیجا وصولی سے نجات دلائی جائے -

اس سے آگے میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے ڈی - جی خان کے علاقے میں ایک وسیع رقبہ گورنمنٹ کا ہے اور جسے ڈھونڈاسٹیٹ کہتے ہیں - اور جس کا رقبہ پونے دو لاکھ ایکڑ اور آمدنی آٹھ لاکھ بتلائی جاتی ہے اور خرچہ پونے دو لاکھ بتایا جاتا ہے اس زرعی زمین کے جو مزارعین ہیں وہ سرکاری تصور ہوتے ہیں - اور ان کا ایک مینجر ہوتا ہے اور بہت عملہ بھی ہوتا ہے لیکن اس کی وصولی نقد کی شکل میں نہیں ہے بلکہ جنس کی شکل میں ہے اور اس جنس کا تول بیالیس سیر کا ایک من شمار ہوتا ہے اور یہ رقم اور یہ وصولی ایک اسٹور میں جمع ہوتی ہے اور اس کا حساب وغیرہ دے کر باقی غلہ خرد برد ہو جاتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہاں ادنیٰ سے ادنیٰ ملازم موٹر سائکل کی سواری کرتا ہے - جس کی تنخواہ پچھتر یا سو روپے تک ہوتی ہے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کی یافت کہاں سے ہو ماسوائے اس کے کہ وہ غلط طریقے سے کھائیں اس لئے میں ان لوگوں کے متعلق عرض کروں گا کہ وہ لوگ بے چارے جن کو کند چھری سے ذبح کیا جا رہا ہے - حکومت ان میں یہ اراضی نیلام کر دے اور روپیہ اقساط کی صورت میں وصول کیا جائے جیسا کہ گدو بیراج اور غلام محمد بیراج میں کیا گیا ہے - اسی میں ان کی نجات ہو گی -

راجہ غلام سرور (راولپنڈی - ۲) - صدر محترم— میں اپنے حلقہ نیابت کی زمینوں کے متعلق چند گذارشات اس معزز ایوان میں عرض کروں گا - جبکہ گزشتہ سیشن میں میں نے مطالبات عرض کئے تھے اور میرے جن بھائیوں نے علاقہ مری اور کہوٹہ نہیں دیکھا وہ یہ بات سنکر حیران ہونگے کہ میرے علاقے کی زمین برف باری اور سخت بارشوں کی وجہ سے ریل کی طرح چلتی ہے -

صدر محترم— میں اپنے حلقہ نیابت کی زمینوں کے متعلق چند گذارشات اس معزز ایوان کی خدمت میں عرض کروں گا اور جیسا کہ گذشتہ سیشن میں میں نے حالات عرض کئے تھے اور جن چند

بھائیوں نے علاقہ مری اور کہوٹہ کو نہیں دیکھا وہ یہ بات سن کر حیران ہوں گے یہ میرے علاقے کی زمینیں برف باری اور بارش کی وجہ سے ریل کی طرح چلتی ہیں - جن کو ہر سال اس نقصان کا شکار ہونا پڑتا ہے - اور اسے محکمہ تحفظ اراضیات کی مدد سے روکا جا سکتا ہے - جناب والا - اس محکمے نے ہمارے علاقے میں بہت کافی مدد کی ہے - میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ برائے مہربانی اس محکمے کو زیادہ سے زیادہ امداد دی جائے - تا کہ ہم لوگ اپنی پسماندگی کے ماتحت چھوٹی چھوٹی زمینیں محفوظ رکھ سکیں کیونکہ ہماری کافی نازک حالت ہے جیسے یہاں پسماندہ علاقوں کے واقعات اور حالات پیش کئے گئے ہیں - پنجاب کے پسماندہ علاقوں میں ہماری پسماندگی واحد نوعیت کی ہے - جناب والا - ہماری زمینیں ایک کینال فی کس کے حساب سے ہیں - آپ اندازہ لگائیں کہ ایک کینال فی کس کے حساب سے ہمارا کیسے گزارہ ہو سکتا ہے اور خاص طور سے سردیوں میں جب کہ برف باری ہوتی ہے تو ہماری زمینیں Slip کر کے دوسری جگہ پہنچ جاتی ہیں - ہم ان کی ہمیشہ مرمت میں لگے رہیں گے تو اس کا مطلب ہے کہ ہماری زمینداری صرف نام کی ہے -

جناب والا - وہاں کے ایک گاؤں کے متعلق ایک مثال کے طور پر میں عرض کرتا ہوں کہ تحصیل مری میں موضع دھار جاوا کا ایک منصوبہ بنایا گیا تھا اور وہاں کے اعداد مقامی افسران نے دیئے تھے جس کا آج تک کچھ نہیں ہوا ہے - اس لئے اب پھر آپ کی وساطت سے میں متعلقہ افسروں کی توجہ دلاتا ہوں کہ اس کا اندازہ لگا کر غریب عوام کی مدد کریں کہ وہ کس طرح پریشانی کی زندگی بسر کر رہے ہیں - اسکے بعد جناب والا - میں کئی دنوں سے اس معزز ایوان میں رشوت کے متعلق ہر دو طرف سے ممبران کی تقریریں سن رہا ہوں - جناب والا - ایک پرانے کاروباری اور ایک ٹرانسپورٹر کی حیثیت سے اپنی مثال پیش کرتا ہوں کہ میں نے آج تک کسی کو رشوت نہیں دی ہے - میری رائے ہے کہ اگر اس معزز ایوان کے ممبر یہ فیصلہ کر دیں کہ ہم کسی کو رشوت نہیں دیں گے تو میرا خیال ہے کہ ۵۰ فیصدی رشوت

کم ہو جائے گی - ہم خود اپنے کاموں سے مجبور ہو کر رشوت دیتے ہیں - رشوت غلط کاموں کو صحیح کرنے کے لئے دی جاتی ہے - اس لئے جناب والا - اگر ۵۰ فیصدی رشوت نہ دینے سے کام چلے تو ۵۰ فیصد لوگ ایماندار ہو جائیں گے اور باقی ۵۰ فی صد لوگ ان کو دیکھ کر ایماندار ہو جائیں گے اور کچھ پہلے سے ایماندار ہیں - اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس معزز ایوان کے لوگ فیصلہ کر لیں کہ ہم اپنے اپنے علاقے میں جا کر رشوت کو ختم کر لیں گے تو رشوت ختم ہو سکتی ہے کیونکہ ہم لوگ لاکھوں کے نمائندے ہیں اور اگر ہم اپنے آپ کو اس چیز پر پابند کر لیں تو یہ ایک مثال قائم رہے گی -

اس کے بعد جناب والا - میرے پسماندہ علاقے کے جو حالات ہیں ان کے متعلق پہلے ہی عرض کیا تھا کہ جہاں تک کہوٹہ اور مری کی زمینوں کا تعلق ہے میں شکریہ ادا کرتا ہوں گورنر صاحب کا اور صدر مملکت کا کہ انہوں نے گدو بیراج اور غلام محمد بیراج میں ہمارے لئے زمینیں تجویز کی تھیں لیکن آج تک ہماری قسمت کا فیصلہ ریونیو بورڈ میں نہ ہو سکا - اس لئے جناب کی وساطت سے میں متعلقہ وزیر و متعلقہ افسروں سے درخواست کروں گا کہ براہ مہربانی ہماری پسماندگی کے ماتحت اور ہم پر رحم کر کے باقی پسماندہ علاقہ کی طرح ہزارہ اور مری کے لئے زمینیں مخصوص کر کے جلد فیصلہ کریں - جناب والا - ان گذارشات کے ساتھ میں تقریر ختم کرتا ہوں -

چودھری محمد ابراھیم (سیالکوٹ-۳) - جناب والا - سب سے پہلے میں آپ کی توجہ گذشتہ بجٹ سیشن کی رپورٹ کیطرف دلانا چاہتا ہوں - یہ ۳۰ جون کی رپورٹ ہے فائننس بل جب پیش ہوا تھا تو اسمیں میری ایک ترمیم تھی - گورنمنٹ نے یہ تجویز کیا تھا کہ ہر زمیندار پر ۲۵ فیصدی مالیہ میں اضافہ کر دیا جائے میری اس سلسلے میں ایک یہ ترمیم تھی کہ جو زمیندار ۲۰ روپیے تک مالیہ دے رہے ہیں وہ اضافہ سے مستثنیٰ ہوں اس پر شیخ

خورشید احمد اور اسوقت سید یعقوب شاہ جو فائننس منسٹر تھے اور ملک قادر بخش وزیر زراعت نے یقین دھانی کرائی تھی کہ جو ۲۰ روپے تک مالیہ ادا کرتے ہیں وہ اضافہ سے مستثنیٰ ہونگے ملک قادر بخش کے الفاظ یہ تھے I accept the amendment in principle. میں یقین دلاتا ہوں کہ ۲۰ روپے تک مالیہ ادا کرنے والوں سے یہ سرچارج وصول نہیں کیا جائیگا مگر اس موثق یقین دھانی کے باوجود یہ سرچارج وصول کیا جاتا رہا اور آب اسمیں مزید اضافہ کیا جا رہا ہے اگر وزراء کیطرف سے اس درجہ کامل یقین دھانی کے بعد بھی اسکا احترام نہ کیا جائے تو مقام افسوس ہے ۔ انکم ٹیکس کی صورت تو یہ ہے کہ امیر سے امیر آدمی کیلئے بھی ایک خاص حد تک کی آمدنی ٹیکس سے مستثنیٰ ہوتی ہے لیکن مالیہ کی تشخیص جس انداز سے ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ جسکے پاس ایک کنال بھی موروثی زمین ہے مالیہ اس سے بھی وصول کیا جا رہا ہے ۔ پھر یہی نہیں اضافہ پر اضافہ بھی ہے اور وہ بھی مسلسل بڑھایا جاتا ہے ۔ اس سے مزارعین کی دشواریاں بہت بڑھ رہی ہیں وہ اپنے جسم و جان کیلئے مناسب غذا تک نہیں مہیا کر سکتے ۔ اس موقع کے حسب حال علامہ اقبال کے ان چند شعروں میں اس نوع کے ٹیکسوں کی تصویر کھینچی گئی ہے ۔

میکدے میں ایک دن اک رند دانا نے کہا
ہے ہمارے شہر کا والی گدائے بیحیا
تاج پہنایا ہے کس کی بے کلاہی نے اسے
کس کی عریانی نے بخشی ہے اسے رنگین قبا
اسکے اب لالہ گوں کی خون دہقاں سے کشید
میرے تیرے کھیت کی مٹی ہے اسکی کیمیا
اسکے نعمت خانے کی ہر چیز ہے مانگی ہوئی
دینے والا کون ہے مزدور مفلس بے نوا
مانگنے والا گدا ہے صدقہ مانگے یا خراج
کوئی مانے یا نہ مانے میرو سلطان سب گدا

مزید برآں میں جس امر کے متعلق توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ ریونیو ریکارڈ ہے یہ برطانوی عہد کا قیمتی سرمایہ تھا مگر افسوس ہے کہ نااہل ہاتھوں میں برباد ہو رہا ہے اور یہ اب قطعی طور پر اس قابل نہیں ہے کہ اس پر اعتماد کیا جا سکے

حاجی عبدالمجید جتوئی—(دادو - ۱) : جناب والا - میری عرض ہے کہ ہمارے سندھ میں گنے کا گورنمنٹ ۲۰ روپے فی ایکڑ آبیانہ لے رہی ہے - ہمارا رائیس کینال مئی سے شروع ہوتا ہے اور اکتوبر تک چلتا ہے اسپر گورنمنٹ ۲۰ روپے آبیانہ کس طرح لیتی ہے ؟ کیا یہی گورنمنٹ کا انصاف ہے ہمارے صوبے کے ساتھ دوسری بات یہ عرض کرتا ہوں کہ کافی عرصے سے وزیر صاحب ہم کو کہتے تھے کہ ہم پنجاب کا لینڈ ریونیو ایکٹ سندھ میں لگائیں گے جس سے آپ کو فائدہ ہو گا مگر آج تک ایسا نہیں کیا وہ ریونیو سیکریٹری ہیں چاہیے یہ کہ سندھ کو اچھا قانون ملے مگر پولیس کا جو برا قانون ہے ہمارے پاس لگایا گیا ہے اور جو خراب تھا وہ ہمیں مل گیا -

دوسرے میری عرض ہے کہ گدو بیراج کی زمین جو ہے وہ نیلام کی گئی ہے - وہاں آدمیوں کے ٹیوب ویل لگے ہوے تھے - ان کو زبردستی غریبوں سے چھینا گیا اور وہ گاؤں کہ جہاں وہ بس رہے تھے وہاں سے بھی ان کو زبردستی نکالا جا رہا ہے اور اپنے آدمیوں سے کاشت کرائیں گے جنہوں نے Auction میں یہ زمینیں لی ہیں - کیا یہ انصاف ہے یا ظلم جو کہ ہم سندھ والوں کے ساتھ ون یونٹ میں ہو رہا ہے - دوسرے میں یہ عرض کروں گا کہ غلام محمد بیراج میں ۵۰۰ ایکڑ سپیکر نیشنل اسمبلی اور ۵۰۰ ایکڑ ڈپٹی سپیکر نیشنل اسمبلی کے لئے ریزرو کی گئی ہے میر پور ساکرا تحصیل میں اور آفیسرز وہاں ڈھونڈ رہے ہیں گورنمنٹ کے خرچے پر - یہ آپ دیکھیں کہ کیا ہو رہا ہے ہمارے سندھ والوں کے ساتھ کہ گورنمنٹ کے خرچے پر ان کے لئے Mark کریں تاکہ انکو دی جائیں - اگر غریبوں کو ملتیں تو ہمیں کوئی رنج نہ ہوتا - غریب کاشتکار جو ہیں وہ بھوکے مر رہے ہیں - وہ بیچارے شور کرتے ہیں لیکن کوئی توجہ نہیں دی جاتی - بڑے آفیسروں اور زمینداروں کو دی جا رہی ہیں - دوسرا میں

یہ عرض کروں گا کہ پٹواری وغیرہ اور تحصیلدار جب مالیہ وصول کرتے ہیں تو رشوت لے کر مالیہ معاف کر دیتے ہیں - آدھا لیکر معافی دے دیتے ہیں اور آدھا اپنی جیب میں ڈال لیتے ہیں - میں آپکو ایک مثال بتاؤں گا کہ ایک آدمی نے ان کا حصہ نہیں دیا تو جلدی اور جوش میں آکر تحصیلدار اور پٹواری نے اس کی فرد نکالی sign بھی نہیں کیا اور ریمارک بھی نہیں دیا گیا کہ اس سروے نمبر میں آبادی تھی، نہیں تھی، اچھی تھی، بری تھی، کچھ بھی نہیں دیکھا گیا تو ایسی مثالیں ہو رہی ہیں - ابھی ڈینسر اسٹیٹ میر پور خاص ڈسٹرکٹ میں ہے اسکی زمینوں کو نیلام کر رہے ہیں میری عرض ہے کہ یہ ۳۰/۲۰ سال سے وہاں غریب کاشتکار آبادی کر رہے ہیں کیوں نہ ان کو تھوڑے تھوڑے ٹکڑے کر کے دی جائے - غلام محمد بیراج اور گدو بیراج والی زمینیں تو یہ نہیں ہیں - یہاں تو خرچہ سندھ والوں نے کیا ہے اور میر پور خاص کی سکھر بیراج ہیں پرانے سکھر بیراج کی زمین پر یہ ظلم ہو رہا ہے - باغیچوں کے لئے پانی دیا جاتا تھا اسکے لئے ساڑھے تین سو روپے وصول ہوتے تھے مگر وہ وصولی قانوناً گورنمنٹ نے بند کر دیئے ہیں - یہ کون سا قانون ہے جو ابھی وہ وصول ہو رہے ہیں یہ قانون جو بناتے ہیں یہ بورڈ آف ریونیو میں پڑے ہوتے ہیں سیکریٹریوں اور کمشنروں کے پاس نہیں بھیجے جاتے مجھے افسوس ہے کہ اندھیر نگری چل رہی ہے اور میں یہ عرض کروں گا کہ جو سندھی پرانے سینئر ڈپٹی کمشنر سی ایس پی ہیں وہ ابھی تک کمشنر نہیں ہوئے ہیں - جونیئر آدمیوں کو سندھ میں بھیج دیا جاتا ہے - یہ کہاں کا انصاف ہے جو ہمارے کو اپنا حق بھی نہیں مل رہا - اور وہاں یہ مصیبت ہو رہی ہے کہ جنگلات کو کاٹ کر زمینیں بنا لی ہیں اور ملٹری والوں کو آسان قسطوں پر دے رہے ہیں - جیکب آباد ڈسٹرکٹ میں دو فارسٹ ہیں ان کو اسی طریقے پر ختم کر رہے ہیں اور تیسرا ایک کوٹ سلطان والا بارہ ہزار ایکڑ فارسٹ ہے - اس طرح جنگلات کو ختم کر کے اپنی زمینیں بنا رہے ہیں - جناب سپیکر — آپ کو یاد ہو گا میں نے اگلی اسمبلی میں کہا تھا کہ ہالہ فارسٹ پر بمباری اس لئے کی گئی ہے کہ زمین بنا کر آفیسروں کو دی جائیگی - ابھی آپ دیکھیئے میری بات سچی نکلی ہے کہ جنگلات سندھ کے ختم کر کے زمینیں بنا لی ہیں اور ملٹری آفیسروں کو دی جاتی ہیں کسی غریب کیلئے رحم نہیں - رحم کا لفظ انہوں نے

ڈکشنری سے نکال دیا ہے - اس لئے کہ غریب مر جائے - سندھ اور بلوچستان میں غریب پڑے ہیں - سندھ میں آدمیوں کی زمینیں سیم کی وجہ سے خراب ہو رہی ہیں لیکن ان کو بدلہ میں کچھ زمینیں نہیں مل رہی ہیں - سندھ میں خیر پور میرس اور غلام محمد بیراج کی زمینوں کو سیم کی وجہ سے جو نقصان ہوا ہے - اس کے لئے وہاں ٹیوب ویل لگانے کے لئے بیس کڑور قرضہ ملا تھا - فارن ایکسچینج میں لیکن اس کو بھی بند کر کے صرف پنجاب میں خرچ کر رہے ہیں - ہم مصیبت میں پھنسے پڑے ہیں میں حکومت کو کہوں گا کہ انصاف کرو - سیکریٹریز کے کہنے پر نہ چلو - انہوں نے پاکستان کا خانمہ کیا ہے اور پاکستان کو نقصان میں رکھا گیا ہے - یہ پرانے سی ایس پی آفیسرز اور جو سیکریٹریز وغیرہ آپکے ہیں ان کو سنبھالو اور خود مختار بن کر کام کرو - یہی میں نے عرض کرنا ہے -

بابو محمد رفیق (اورالائی - زوب - کوئٹہ) : جناب سپیکر — مغربی پاکستان میں ایک ایسا علاقہ بھی ہے جسے کسی زمانہ میں بلوچستان کہا جاتا تھا لیکن آجکل وہ بلوچستان نہیں راجستان واڑہ ہے - وہ کیسے میں آپکو بتاؤں وہ اس طرح کہ جس افسر کو اور کہیں جگہ نہیں ملتی تھی تو اس کے لئے Post Create کر کے اسے بلوچستان بھیج دیتے ہیں - میں اسکی مثال دوں گا کوئٹہ ڈویژن اور قلات ڈویژن میں سیٹلمنٹ ہو رہی ہے - کوئٹہ ڈویژن میں آٹھ سال سے سیٹلمنٹ افسر لگے ہوئے ہیں - اسی طرح قلات ڈویژن میں سیٹلمنٹ شروع ہوا تو وہاں ایک سیٹلمنٹ افسر اور ایک اسسٹنٹ سیٹلمنٹ افسر مقرر کئے گئے اور جو اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کوئٹہ ڈویژن تھا وہ سینیارٹی میں اگلا تھا چاہئیے تو یہ تھا کہ آٹھ سال کے بعد جب ایک Vacancy ہوئی ہے تو بلوچستان کے آدمی کو جو کہ تربیت یافتہ بھی تھا دی جاتی لیکن ایسے آدمی کو مقرر کیا جاتا ہے جو کہ بالکل غیر تربیت یافتہ ہے اور کوئٹہ ڈویژن کے سیٹلمنٹ آفیسر کو اور قلات ڈویژن کے افیسر کو ۱۵۰ روپے الاؤنس دیا جاتا ہے اور جو غیر تربیت یافتہ ہے اسکو ڈھائی سو روپیہ دیا جا رہا ہے - اس طرح پچیس تیس ہزار روپیہ کے لگ بھگ ضائع کیا جا رہا ہے ایک طرف تو رقم ضائع کی جا رہی ہے اور دوسری طرف ہمارے ملازمین کے حقوق غصب

کئے جارہے ہیں ۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اگر اپنا سیٹلمنٹ آفیسر مقرر کرنا تھا تو غیر تربیت یافتہ کی بجائے تربیت یافتہ تو مقرر کر لیتے تاکہ اس علاقے کے ملازمین میں یہ احساس پیدا ہوتا کہ حکومت ہمارے حقوق کا تحفظ کر رہی ہے ۔ میں آپکے توسل سے اپنے محترم دوست خان پیر محمد خان کی توجہ ایک اہم معاملے کی طرف دلاؤں گا کہ اگر وہ آفیسرز کو ترقی دیتے ہیں تو کم از کم اپنی حکومت کا تیس ہزار روپیہ بچا لیا جائے تاکہ غریبوں پر جو ٹیکس لگے ہوئے ہیں اور جو انکی معشیت کو تباہ کر رہے ہیں اور نان شبینہ کے محتاج ہو رہے ہیں ان سے وہ بچ جائیں اور فضول خرچی نہ ہو ۔ پہلے تو ہمارے ملازمین کے حقوق کا تحفظ کیا جائے اور دوسرے اس قسم کی فضول خرچی بند کی جائے تاکہ جو ہمیں طعنے دیئے جاتے ہیں کہ آپ اتنے کروڑ خرچ کر رہے ہیں وہ نہ ہوں تو ہماری فریاد ہے کہ ہمارے روپے کو صحیح طور استعمال نہیں کیا جا رہا ۔

مسٹر افتخار احمد خان (جھنگ ۔ ۱) جناب صدر ایوان ۔ محکمہ مال کا ڈھانچہ اور اس کا نظام اتنا فرسودہ اور اتنا پرانا ہو چکا ہے کہ اس میں چھوٹی موٹی تبدیلی یا چھوٹی موٹی ترمیم سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اصلی مرض کا علاج ممکن نہیں اور اب حالات یہ ہیں کہ چند نئے واقعات ایسے ہمارے ملک میں پیدا ہو چکے ہیں کہ ان کی پیچیدگیوں نے اور بھی ان کو پیچیدہ کر دیا ہے میں عرض کروں گا کہ جہاں تک رشوت کا سوال ہے ۔ زمینداروں کی رشوت یا چارہ ہوتا تھا یا پٹھے یا دو چار روپے ہوتے تھے لیکن آج یہ رشوت جس وقت سے سرمایہ دار جسوقت سے کارخانہ دار جسوقت سے بڑا دوکاندار اس زمین کی طرف متوجہ ہوا ہے ۔ یہ معیار رشوت ستانی زیادہ بڑھ چکا ہے کہ اس کا علاج Anti-Corruption Department سے بھی نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ زمیندار اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے ۔ اس لئے سرمایہ دار کو رشوت دیتے ہیں ۔ کارخانہ دار رشوت ستانی کے معیار کو بہت اونچا لے گئے ہیں تو سختی سے بھی یہ چیز محکمہ انٹی کورپشن سے دور نہیں ہو سکتی میں سمجھتا ہوں کہ اس نظام میں پٹواری سے لے کر فائننشل کمشنر تک ترمیم کرنے کی ضرورت ہے بلکہ موجودہ صورت حال کو قطعی طور پر ختم کرنے کی ضرورت ہے میں وجہ عرض کر کے ایک تبدیلی اس ایوان کی خدمت میں جناب کے توسل سے پیش کرتا ہوں ۔ محکمہ مال کے دو Functions ہیں ایک انتظامیہ اور ایک عدلیہ

انتظامیہ سے مراد پٹواریوں کی تقرری اور تبادلے - مال کا تعین کرنا وغیرہ - جہاں تک عدلیہ اختیارات کا تعلق ہے وراثت کا تعلق کے فیصلے لوگوں کے حقوق کا تعین - میں آج ۱۹۶۳ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ جب ہمارے ہاں دیوانی عدالتیں موجود ہیں اور قانون کی حکمرانی موجود ہے تو کیا وجہ ہے کہ یہ فرسودہ نظام انتقالات کا اور حقوق کے تعین کا آج تک قائم کیا ہوا ہے - آج ایک پٹواری وراثت کا اندراج کرتا ہے اس کے بعد اس کی اپیل افسر مال کے ہوتی ہے - افسر مال کے بعد کمشنر اور کمشنر کے بعد فنانشنل کمشنر کے ہاں اپیل ہوتی ہے - اس تمام طریقہ کار کو ختم کرنے کے بعد پھر عدالت دیوانی میں معاملہ چلا جاتا ہے - اب آپ بتائیں جہاں حقوق کے تعین اور تقرر کا فیصلہ عدالت دیوانی نے کرنا ہو وہاں اس طریق کار کی کیا ضرورت ہے - ان عدالتوں کو رکھنے کی کیا ضرورت ہے - انگریز نے تو کلکٹر کے اختیارات کو مضبوط کرنے کیلئے - اپنی آمرانہ حکومت کو مضبوط کرنے کیلئے - کلکٹر اور فنانشل کمشنر کو زمینداروں پر کنٹرول کرنے کیلئے یہ اختیارات دیئے ہوئے تھے - اب اسکی ضرورت نہیں ہے - کہ فنانشنل کمشنر لوگوں کے حقوق کا تعین کرے - یہ عدالت دیوانی کا کام ہے کہ کس کو وراثت کے حقوق ملنے چاہئیں اور کس کو وراثت کے حقوق نہیں ملنے چاہئیں - اس لئے میں عرض کروں گا نظام میں complete تبدیلی کی ضرورت ہے اور اس کو قطعی طور پر تبدیل کر دینا چاہئے - میرے پاس وقت چونکہ کم ہے اب میں دوسرے پوائنٹ پر آتا ہوں -

جناب والا — باڑا شرائط کی اراضیات کا مسئلہ ہے - یہ مسئلہ پنجاب میں نہایت ہی نازک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے - صوبہ کے گوشے گوشے سے - صوبہ کے کونے کونے سے - صوبہ کے ہر علاقے سے - ہرمکتب فکر سے رائے دی گئی ہے کہ خدا کے واسطے آپ ان لوگوں کو جنہوں نے محنت کر کے - جنہوں نے بہت روپیہ خرچ کر کے ان اراضیات کو آباد کیا ہے - آپ ان سے اراضیات کو نہ لیں -

ان اراضیات کو نیلام نہ کریں بلکہ مناسب قیمت پر یا مناسب قیمت سے کچھ زیادہ آپ ان سے روپیہ لے کر ان کو یہ اراضیات دے دیں - لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے اس حکومت نے جو عوامی ہونے کا دعویٰ بھی کرنا چاہتی ہے جو یہ کہتی ہے کہ ہم اس ملک کے واحد نمائندے ہیں اور وہ جب یہ کہتے ہیں کہ ہم اس حکومت کی اور اس ملک کی اور اس جماعت کی ترجمانی کرتے ہیں یہ ان کو زیب نہیں دیتا - کہ وہ اس جائز مطالبہ کو اور غریبوں کے مطالبہ کو رد کر دیں -

حضور والا — میں الحاج خان پیر محمد خان صاحب کی خدمت میں عرض کرونگا کہ وہ اس کو prestige کا مسئلہ نہ بنائیں - پورے مسئلہ کی نزاکت کو دیکھئے اور فیصلہ کیجئے - آپ کسانوں اور کاشتکاروں کو پریشان نہ کریں -

امیر حبیب اللہ خان سعدی (لائل پور - ۷): صاحب صدر - مالیہ اراضی کے سلسلے میں رشوت ستانی وغیرہ کچھ بڑی کھلی ہوئی چیز ہے میں اس کی تفاصیل میں نہیں جاؤں گا - صرف یہ امر واقعہ پیش کرنا ہے کہ انتقالات اور اشتمال اراضی - حق داری کے فردات وغیرہ لینے کے متعلق پٹواری اور دوسرے اضلاعی دفاتر جو ہیں وہ کھلی ہوئی دوکانیں بنی ہوئی ہیں - وہاں کھلے سودے ہوتے ہیں - میں اسکی تفاصیل میں بھی نہیں جاتا صرف اس میزانیہ کے minor head کی ایک شق of D. G. Khan Distt. Settlement operation جو ہے اس کے متعلق عرض کروں گا - اس کے included area لئے ایک لاکھ ۴۲ ہزار چار سو ۷۰ روپیہ کی رقم رکھی گئی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ وہاں بندوبست کرایا جائے - میں اس اقدام کو مستحسن سمجھتا ہوں اور اسکے خرچ کو بھی جائز سمجھتا ہوں - مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے - بالکل اسی حیثیت اور اسی نوعیت کے دوسرے علاقے بھی ہیں مثلاً سوات - دیر - اور چترال ہیں لیکن وہاں کے بندوبست کیلئے کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی - حالانکہ وہاں کے باشندوں کے حقوق ملکیت - بندوبست اور فردات ملکیت کے

تعین نہ ہونے کیوجہ سے رات دن پائمال ہو رہے ہیں اور وہاں کے مقتدر لوگ اراضی کے سلسلے میں من مانے فیصلے کروا لیتے ہیں - وہاں کسی شخص کے حقوق محفوظ نہیں ہیں تو میں محترم وزیر مال کی توجہ اس طرف مبذول کراوں گا - آخر وہ بھی اسی پاکستان کے باشندے ہیں اور وہ لاکھوں لوگ ہماری طرح کے انسان ہیں - ان کے حقوق کی حفاظت کیجئے - وہاں بندوبست کرائیے -

اس کے بعد جناب والا — مالیہ اراضی کی تشخیص کا جو یہاں اصول رائج ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ بنیادی طور پر غلط ہے - ہمارے موجودہ آئین کی جو ابتدائی دفعات ہیں ان میں واضح ہے کہ ہر انسان سے یہاں یکساں سلوک کیا جائے گا انصاف کا تحفظ کیا جائیگا - بلکہ جو رائج الوقت اصول ہے وہ آئین اور انصاف دونوں کے خلاف ہے - یہاں ایک شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ چھ ہزار روپیہ آمدنی کمائے اور وہ اس کے ٹیکس سے مستثنیٰ ہو - حالانکہ اس کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں حاصل ہیں - قانون اس کے حق میں جلد حرکت میں آ جاتا ہے اور اس کی داد رسی ذرا آسانی سے ہو جاتی ہے لیکن دیہاتی آبادی اور بے زبان مخلوق جو سال کے بارہ مہینے صبح سے شام اور شام سے صبح اس زمین میں مرتی ہے کھپتی ہے - محنت کرتی ہے اس کو نہ کوئی قانونی تحفظ حاصل ہے نہ خدا کے ظلم سے بچ سکتی ہے - نہ پولیس کے پنجے سے اس کی رہائی ہوتی ہے - اگر اس کو ۱۰ روپیہ کی آمدن ہو تو آپ اس سے مالیہ وصول کرنے کیلئے موجود ہوتے ہیں - میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انسان کے بنیادی حقوق کے خلاف ہے کہ ایک ہی ملک میں محصول وصول کرنے کے دو جدا جدا اصول ہوں - ہم سب مسلمان ہیں بلکہ خدا کے فضل سے بھائی بھائی ہیں - لیکن یہ کہاں کی برادری ہے کہ آبادی کا ۸۰ فیصدی حصہ تو مستقل طور پر غلامی کی زندگی بسر کرے - باقی جو لوگ ہیں وہ گل چھرے اڑاتے پھریں -

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member may please wind up.

امیر حبیب اللہ خان سعدی : جناب دو منٹ اور دے دیں -

Minister of Revenue : Sir I would request that at 12.00 noon the question may be put.

Mr. Senior Deputy Speaker : I will allow only one speech.

امیر حبیب اللہ خان سعدی : میں جناب والا — عرض کرتا ہوں اس فصل کی پیداوار کے مطابق اس کاشتکار سے مالیہ وصول کرنے کی ضرورت ہے - اس کیلئے ایک نہایت ہی جامع کمشن بٹھانے کی ضرورت ہے - جو ایک سال کے اندر اس نہایت ہی اہم مسئلے کا حل پیش کرے -

Minister of Health (MR. ABDUL KADIR SANJRANI) : Sir the time fixed was up to 12 O'clock.

Mr. Senior Deputy Speaker : No time can be fixed unless the whole House agrees.

Minister of Health : Sir it was agreed in the morning.

Mr. Senior Deputy Speaker : It cannot be.

Minister of Health : Sir it was agreed in the morning that the discussion will be upto 12 O'clock.

Mr. Senior Deputy Speaker : If the whole House agrees, then the time can be fixed.

Minister of Revenue : The Chair has ordered Sir that after one speech the question will be put. So we agree to it.

Mr. Senior Deputy Speaker : Chaudhari Sai Muhammad.

چودھری سعی محمد (گجرات - (۲)) : جناب عالی — میں آپ کی وساطت سے خان پیر محمد خان صاحب سے عرض کروں گا مہربانی کر کے پانچ منٹ نہیں تو کم از کم دو منٹ میری طرف خیال رکھیں -

آپ نے جو اشتمال آراضی کے متعلق حکم لکھا ہے کہ محکمہ مال اور اشتمال آراضی کو اکٹھا کیا جائے - دو سال سے اب تک محکمہ مال اشتمال آراضی کا کام کر تا رہا ہے میں آپ سے عرض کروں گا ایک افسر کو بجائے دو ضلعوں کے چار ضلع دے دیں تا کہ وہ افسر خاص طور پر اس کام پر لگا ہوا ہو تا کہ زمیندار اگر اپنی شکایت کر سکیں- اگر ڈپٹی کمشنر یا کسی کے پاس آئینگے تو ان کو ملاقات

کا وقت بھی نہیں ملتا وہ بیچارے اس کے پاس کیسے شکایت لے جائینگے۔ دوسری عرض یہ ہے کہ اشتمال آراضی کو آپ نے جو پہلے شروع کیا ہوا تھا چار سال ہو گئے ان کو زمینداروں نے جو سارا ہاؤس عرض کر رہا ہے کہ رشوت وغیرہ عام ہے میں رشوت کے متعلق نہیں عرض کروں گا لیکن آپ خیال فرما لیں کہ ان ملازمین کو زمینداروں نے کس طریقہ سے ان کی خوشامدیں درآمدیں کر کے ان کو روکا ہوا تھا آپ نے دوسرے آدمی بھیج دئے ہیں کہ ان دیہاتی پالیں۔ یہ زمیندار بیچارے مجبور ہیں ۔ اس لئے اشتمال آراضی کو علیحدہ محکمہ نہ کیا جائے ایک جگہ پر رکھا جائے ایک علیحدہ کیا جائے ایک مال کے ساتھ نہ ملایا جائے اور اس کے عملے کو اس طرز پر لگایا جائے اور اس کا لحاظ رکھا جائے تا کہ جلدی ہو سکے ۔ دوسری عرض یہ ہے کہ رشوت ستانی کے متعلق میں عرض کروں گا کہ رشوت ہاؤس میں کہنے سے بند نہیں ہو سکتی لوگ کہتے ہیں رشوت کم ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ لوگ رشوت ستانی کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں جو روز کہتے ہیں کہ رشوت زیادہ ہے ۔ کوئی تجویز پیش کرے کہ رشوت رک سکے ۔ تب یہ ہو سکتا ہے ورنہ رشوت اور زیادہ ہو جائیگی اس سے بڑھ جائے گی ۔

زمین تقسیم در تقسیم ہو کر چھوٹے زمینداروں کو آپ بالکل تباہ کر رہے ہیں کہ یہ زمیندار کا خزانہ ہے ۔ ہر چیز پیدا ہو کر بڑھتی جائے گی لیکن یہ وہ کم زمین جو ہے یہ کم ہوتی جائے گی اس کو نیلام سے روکا جائے اور وہ اس نیلامی کا اندازہ لگا کر اس زمیندار سے چھوٹا جو زمیندار ہے اس کو ۱۲ ایکڑ زمین دی جائے تا کہ وہ اس زمین میں سے پیداوار کر سکے اور اس کا اسٹیمیٹ لگایا جائے کہ نیلامی کی رقم کی حد زیادہ سے زیادہ کتنی ہے ۔ وہی رقم اس پر لگائی جائے اور قسط فروخت وصول کی جائے (نعرہ تحسین) اور تقسیم در تقسیم ہو کر جو زمین کم ہوتی جاتی ہے ۔ اس کو روکا جائے ٹریکٹر بڑے آدمیوں کو دئیے جاتے ہیں۔

دوسری عرض یہ ہے کہ معاملہ کے متعلق ہے معاملہ جو ہے وہ زمینداروں پر بڑھا دیا جاتا ہے اور ہر سال بڑھا دیا جاتا ہے - زمیندار یا لینڈ لارڈ کے پاس آپ دیکھیں تو کار نہیں ہو گی اور چھوٹے سے دوکان دار کی طرف دیکھیں تو ۱۷ گز لمبی کار اس کے پاس ہو گی - چھوٹے زمینداروں کے پاس . . . . . .

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر—آپ کا وقت ختم ہو گیا -

چودھری سعی محمد—ایک منٹ - ٹیوب ویل کی بڑی تباہی ہے اس ملک پر- ساٹھ ہزار میں ایک ٹیوب ویل لگایا جاتا ہے جہاں جہاں ٹیوب ویل لگائے جائیں وہاں سے زمینداروں کو حکم دیا جائے کہ اس سطح پر ٹیوب ویل لگائیں اپنی وہ چیزیں خریدیں اپنے وہ نالے خریدے - زمینداروں کو رقم دی جائے - وہ رقم جو قسطوں پر ادا کرنی پڑے - بارہ ہزار سے ساٹھ ہزار تک یہ کام ہو سکتا ہے اور بڑے آدمیوں کو اور گبرگ میں کوٹھیاں بنانے کا موقع نہ دیا جائے - زمینداروں کا خون نہ چوسا جائے . . .

مسٹر سینئیر ڈپٹی سپیکر—آپ کا وقت ختم ہو گیا -

Minister of Revenue: Sir I. move :

That the question be now put.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the question be now put.

(The motion was carried)

وزیر مال (خان پیر محمد خان)—جناب صدر- پہلے اس کے کہ . . . .

چودھری عبدالرحیم—پوائنٹ آف آرڈر - آپ سے پہلے کے سپیکر نے کہا تھا اس طرف کی اب باری آئے گی - آپ نے اس طرف نظر ہی نہیں کی ہے -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر—closure motion کے بعد آپ یہ point نہیں اٹھا سکتے میں یہ point of order سننا نہیں چاہتا - آپ تشریف رکھیں -

I want to make it clear that under the rules the Minister, who moved the demand, has the right to make reply.

Minister of Revenue : Yes, Sir, I will make a reply.

جناب صدر ــ آج ڈیمانڈ کے متعلق جو کٹ موشن پیش ہوئی ہے جہاں تک میں سمجھا ہوں اس میں دو شق ہیں inefficiency and corruption in Revenue Deptt. میں جہاں تک معزز ممبران نے ہر دو جانب سے اس پر تقریریں کی ہیں اس کا جواب عرض کروں گا ۔ پہلے میں inefficiency کے متعلق آپ کے توسط سے ایوان کی خدمت میں کچھ معروضات پیش کروں گا ۔

جناب صدر ــ ریونیو کا محکمہ میں یہ سمجھونگا کہ حکومت کی ایڈ منسٹریشن میں ریڑھ کی ہڈی کا کام دیتا ہے اور جہاں تک اس کی efficiency کا تعلق ہے اس کے متعلق عرض کروں گا کہ جتنی efficiency سے محکمہ اپنا کام سر انجام دے رہا ہے اس کے مقابلہ میں ہم اگر انصاف سے دیکھیں تو اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ہنگامی حالات کے علاوہ عام حالات میں بھی جب بھی کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو بوجھ اس محکمہ پر ڈالا گیا اور اس محکمہ نے بغیر کسی ایزادی کے یا برائے نام ایزادی کے وہ کام انجام دیئے۔ مثال کے طور پر partition کے بعد refugees کا مسئلہ آیا ۔ ان کے land allotment کا بوجھ تھا تھوڑے سے اضافہ کے ساتھ اس محکمہ نے وہ کام سرانجام دیا ۔ اگر census کا کام یہ محکمہ ملکر انجام دیتا ہے تو in addition to its own duties دیتا ہے ۔ مثال کے طور عرض کروں ایک پٹواری کی ڈیوٹی لے لیں ۔ Northern zone میں فی پٹواری ۰۰ ۵ ایکڑ اراضی ہوتی ہے ۔ Southern zone میں اسے پٹہ دار کہتے ہیں ۔ سال میں دو دفعہ اس کی یہ ڈیوٹی ہوتی ہے کہ وہ کاشت کی پڑتال کریگا ۔ ہر نمبر کو خوب دیکھے گا اور اس کی نگرانی کیلئے ریونیو کے افسران موجود ہوتے ہیں اور ان کی ڈیوٹی ہوتی ہے کہ وہ checking کریں ۔ اس کے علاوہ ریونیو ریکارڈ کو رکھنا پٹوار کا اندراج کرنا ۔ چار سال کے بعد وہی اس کے ذمہ ہوتا ہے ۔ ریکارڈ کی تقسیم اور انتقالات وغیرہ وغیرہ وہ اس کے ذمہ ہوتی ہیں ۔ اس کے علاوہ عدالت میں بیان دینا بھی اس کے ذمہ ہے ۔ علیٰ ھذا القیاس ممبران نے جو سوال اٹھائے ہیں

میرا اخلاقی فرض ہے کہ میں ان کا جواب دوں مگر میں تفصیل میں نہیں جا سکتا -

جہاں تک محکمہ کی efficiency کا تعلق ہے میں یہ عرض کروں گا کہ کسی معزز ممبر نے یہ بات نہیں کہی کہ محکمہ inefficient ہے بلکہ یہ کہا کہ اس نے اپنے کام اچھے طریقہ سے سر انجام دیئے ہیں -

رشوت کے متعلق میں صرف پانچ منٹ لوں گا کیونکہ اس کے متعلق بہت کچھ کہا گیا ہے اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ جو جو اعتراضات اس محکمہ کے متعلق کئے گئے ہیں ہر ایک کا جواب ایک ایک کر کے دوں -

علامہ ارشد اس وقت تشریف نہیں رکھتے میرا خیال ہے lobby میں ہوں گے ان کو اعتراض تھا کہ مالیہ کی تشخیص کا طریقہ غلط ہے اور یہ کہ اسکی تشخیص انکم ٹیکس کے طریقہ پر ہونی چاہئے اس کے متعلق عرض کروں گا کہ اس بارے میں کئی بار سوچا گیا ہے - (دیکھئے اب نواب زادہ صاحب بھی باہر جا رہے ہیں) - ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ اس معاملہ پر سوچا گیا ہے اور کمیٹیاں اور کمیشن بٹھائے گئے ہیں - جن میں ماہرین اور متعلق افسران بھی موجود تھے انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے انکم ٹیکس کی بنیاد پر اس کی تشخیص کی گئی تو وہ ناقابل عمل ہو گی - یہ مانا کہ اس میں ایک حد مقرر کی جاتی ہے اور اس حد سے اگر منافع زیادہ ہو تو انکم ٹیکس بھی زیادہ ہو گا اگر منافع کم ہو گا تو ٹیکس بھی کم ہو گا - لیکن اس طرح اگر اس تناسب سے مالیہ بھی لیا گیا تو لوگ بہت واویلا کریں گے - اس میں اس قسم کی کوئی provision نہیں ہوتی کہ اگر آمدنی میں خسارہ ہو تو کوئی رعایت دی جائے یا کوئی معاوضہ اور ریلیف دی جائے -

ان زمینداروں کو جنہیں قوم کی ریڑھ کی ہڈی کہتے ہیں اور جو ملک کی آبادی کا ۸۰ فیصد ہیں براہ راست کاشت کے لئے کنبہ کے لئے فصل میں نقصان ہو تو اس

کے لئے مختلف قسم کی سہولت دی جاتی ہے - تقاوی کی ضرورت ہو تو حکومت دیتی ہے - کنویں لگانے کا معاملہ ہو تو آسان قسطوں پر زمین دیتی ہے اور اگر زمیندار جلدی روپیہ ادا نہ کر سکے تو اس میں تاخیر کی اجازت بھی مل جاتی ہے - صرف ۴ فیصدی سود لیا جاتا ہے - اس طرح حکومت tractors خریدنے کے لئے تقاوی دیتی ہے - locust آ جائے یا floods آ جائیں تو حکومت سہولت دیتی ہے - ایسی سہولتیں ہوتے ہوئے جو جو مراعات زمینداروں کو ملتی ہیں - انکم ٹیکس والے نہیں دیتے -

ایک اور سوال یہ اٹھایا گیا ہے کہ مالیہ میں ۲۵ فیصد ایزادی ہوئی ہے - گزشتہ سال میں نے اس ایوان میں یہ بات عرض کی تھی کہ یہاں چالیس پچاس سال سے بندوبست نہیں ہوا - آپ کو معلوم ہے کہ مالیہ کی تشخیص عام طور پر کسی جگہ کی پیداوار یعنی produce کی قیمت کے مطابق ہوتی ہے - اب سے چالیس پچاس سال پہلے جو اجناس کی قیمت تھی اگر اس کا آج کی قیمتوں سے مقابلہ کیا جائے تو آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ حکومت مالیہ کی شرح بڑھانے میں حق بجانب ہے - نئے بندوبست کے لئے تین سال کی مدت درکار ہے اور ہر ضلع کے بندوبست کے لئے خرچ کا اندازہ تین لاکھ روپیہ سالانہ ہے جس کا بوجھ زمینداروں پر پڑتا ہے -

مسٹر اختخار احمد خان - وزیر مال صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ ۲۰ فیصدی مزید ٹیکس زمینداروں پر نہیں لگایا جائے گا -

وزیر مال - میں ہر ایک ممبر کے اعتراضات کا جواب دوں گا - آج کل جیسا کہ آپ کو معلوم ہے قیمتیں بڑھ گئی ہیں - settlement operation کے اخراجات کے مقابلہ میں ۱۰ فیصدی کی ایزادی کوئی زیادہ نہیں -

ایک اور اعتراض ارشد صاحب نے اراضیات کے نیلام کے متعلق کیا تھا - اس سلسلہ میں یہ عرض کروں گا

کہ اس وقت بھی سابق پنجاب اور سندھ میں لکھو کہا ایکڑ اراضی حکومت کی ملکیت ہے جب سے Colony Manual بنا ہے حکومت نے اتنی اراضی نیلام کی ہے -

۱۹۵۵	میں	۲۱,۶۳۶	ایکڑ
۱۹۵۶	,,	۹,۶۶۸	,,
۱۹۵۷	,,	۹,۰۴۵	,,
۱۹۵۸	,,	۹,۳۱۷	,,

اس نیلام کا مقصد یہ ہے کہ اس ہاؤس میں جن زمینداروں کی طرف سے آواز اٹھائی گئی ہے جو ملک کی آبادی کا ۸۰ فیصدی ہیں اور زیادہ تر دیہات میں رہتے ہیں ان کا معیار زندگی بلند کیا جائے - اس کی ایک ہی صورت ہے کہ حکومت اپنی زمینوں کو نیلام کر کے جو روپیہ وصول کرے وہ ان کی بہتری پر لگائے - چنانچہ باڑہ سکیم اور Grow more food کی سکیم زیر عمل آئی - اب بھی مزارعین کے قبضہ میں زمینیں ہیں - چنانچہ باڑہ سکیم کے allottees نے کہا تھا اور اسی طرح نواب زادہ افتخار احمد اور ارشد صاحب اور دوسرے اصحاب نے بھی کہا تھا کہ ان کو وہ زمین دے دی جائے - باڑہ سکیم دو قسم کی تھی - ایک ۲۵ ایکڑ والی اور دوسری یہ تھی کہ ۵۰ ایکڑ زمین دی جائے - سکیم کی شرط یہ تھی کہ allottee اس کو ۹۰ فیصد آباد کریں گے اور بعد میں اس اراضی کا ۵۰ فیصد یعنی ساڑھے بارہ ایکڑ زمین ان کو رعایتی قیمت پر دے کر مالکانہ حقوق دے دئے جائیں - اس میں کوئی جھگڑا نہیں تھا - دوسرا سوال یہ تھا کہ بقایا ۵۰ فیصد جو حکومت کا حصہ تھا اگر چاہے تو وہ بھی ان کو دے دے - جہاں تک lease اور معاہدہ کا تعلق ہے وہ حکومت اور زمیندار کے درمیان ہو گا - جو اراضی حکومت کا حصہ ہو اس کے لئے حکومت کی مرضی ہے کہ وہ نیلام کرے یا اگر چاہے تو مناسب قیمت پر زمیندار کو دے دے - میں ہاؤس کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ ہم

نہایت سنجیدگی سے اس پر غور کر رہے ہیں - میں یہ معاملہ کابینہ میں پیش کروں گا اور اس پر کوئی قطعی فیصلہ کیا جائے گا - Grow more food کے سلسلہ میں بعض لوگوں کو بے دخل کیا گیا ہے - حکومت نے اراضی کا قبضہ لے لیا ہے - لیکن جو لگان دیتے ہیں ان کے متعلق گذشتہ سال فیصلہ کیا گیا تھا اور ایک dead line مقرر کی گئی تھی اور کہا گیا تھا کہ زمین ۲۰ روپیہ فی یونٹ کے حساب سے دے دی جائے -

میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہزارہا زمینداروں کو فائدہ ہوگا اس طرح تھل کے علاقے میں بھی ایک لاکھ ایکڑ سے کچھ زیادہ اراضی (ٹھیک figures اگر میں نکالوں تو اس پر وقت لگے گا) - لیکن میں definitely کہتا ہوں کہ وہ اراضی ایک لاکھ ایکڑ سے زیادہ ہے اور وہ Landless tenants اور Petty Proprietors وغیرہ کو ملے گی - وہ زمینیں الاٹ ہونگی - اور انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ وہاں بھی آپ کے جو حقوق ہوں گے ان پر ہمدردانہ غور کریں اور In due course of time اگر حکومت مناسب سمجھے تو ان کو بھی حقوق ملکیت مل جائے لیکن اس پر حکومت غور کرے گی - کہ مالیاتی نقطۂ نظر سے اور خزانہ کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے کہ ان پر کتنا خرچ آئے گا لیکن سردست انکو زمین allot ہو رہی ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ غلہ اگایا جائے اور زیادہ سے زیادہ زمینیں لوگوں کو دی جائیں - ان کے حقوق پر بھی حکومت ہمدردی سے غور کر رہی ہے - میرے دوست عبدالباقی بلوچ صاحب نے کچھ سوالات اٹھائے تھے اور ان کا کٹ موشن بھی باقی کٹ موشنوں سے علیحدہ ہے ان کا کٹ موشن اس امر کے لئے ہے کہ To discuss illegal and immoral collection of Land Revenue from the people of Kalat Division by various agencies ان کی اطلاع کے لئے میں نے کل بھی عرض کیا تھا - آج بھی عرض کر رہا ہوں کہ کوئٹہ اور قلات ڈویژن میں اور خاص کر قلات ڈویژن میں جو مالیہ وصول کیا جاتا تھا - وہ cash کی شکل میں نہیں تھا kind کی شکل میں تھا وہاں کے نمائندگان نے representation کی - کمشنر کو بلایا گیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ وہ cash میں convert ہو جائے گا - اور پھر گورنر صاحب نے ان کے ساتھ رعایت کی کہ جو تشخیص ہو جائے گی cash

کی شکل میں تو ۱/۱۰ فیصدی اور بھی ان کو رعایت دی جائے گی - اور یہ عارضی ہے یعنی جب تک کہ ہمارا Settlement ختم نہ ہو اس میں ہوتا یہ ہے کہ کلکٹر گاؤں میں جائیگا لوگوں سے پوچھے گا کہ اس گاؤں میں اتنا تشخیص ہوا ہے - 1/10 فیصدی جب ہٹا دیا جائے ان سے پوچھا جائے گا پھر اگر ان کے کوئی اعتراضات ہیں تو ان کو سنیں گے پھر ان کی تجویزیں مانگی جائیں گی کہ اس کی تشخیص اراضی وار کس طریقے سے ہو وہ جو فیصلہ کریں گے وہی تشخیص وہاں پر ہوگی اور یہ عارضی سلسلہ ہے تا وقتیکہ ہمارے بندوبست کا سلسلہ وہاں پر ختم نہیں ہو جاتا اس کے علاوہ ہم نے جو relief قلات میں دی ہے وہ اگست ۱۹۶۲ء میں بیس ہزار روپیہ مارچ ۱۹۶۳ء میں بیس ہزار روپیہ اور اپریل ۱۹۶۳ء میں بیس ہزار روپیہ اور تیس ہزار روپیہ اور ان کو مل گیا ہے Relief Fund اور Gratuitous Relief کی شکل میں ان کو ملتا ہے - تو میں عرض کروں گا کہ جو رعایت ہم کوئٹہ اور قلات ڈویژن کے ساتھ کرتے ہیں - میرے دوست باقی بلوچ صاحب کو گورنمنٹ کا مشکور ہونا چاہئے کہ ہمیں ان کی تکالیف کا احساس ہے - اور جب بھی ضرورت ہوتی ہے تو حکومت وقت پر ان کی امداد کرتی ہے - ایک اہم مسئلہ عرض کروں گا جو ہمارے معاشرے میں ایک ناسور کی شکل یا T.B. کی شکل اختیار کر چکا ہے وہ ہے رشوت لیکن ۱۹۴۷ء کے بعد اس رشوت کی کئی شکلیں ہو گئیں ہیں - کہیں تو یہ black marketting کی شکل میں نمودار ہو جاتی ہے کہیں smuggling کی شکل میں اور کہیں کسی اور شکل میں اور یہ رشوت بھی ان میں سے ایک شکل ہے - میں اس امر کو تسلیم کرتا ہوں - کہ

تانباشد چیز کے مردم نہ گویند چیز ها

رشوت کے متعلق جہاں تک شکایات ہیں - میں جانتا ہوں کہ کسی حد تک یقیناً رشوت موجود ہے - اور اسکے لئے میں ہاؤس کو اور اس ہاؤس کے ممبران کو انکے توسل سے اس قوم کو اپیل کرتا ہوں - کہ وہ ہمارے ساتھ تعاون کرے - مختصراً اس ضمن میں عرض کروں گا کہ Anti-Corruption Department کام کر رہا ہے - کیا ہوتا ہے جناب کیس تیار ہوتا ہے - اور جب کورٹ میں پیش ہوتا ہے - تو گواہ منحرف ہو جاتے ہیں - اسکی تفصیل میں بھی نہیں جاتا ہوں - کیونکہ اس پر وہ کونسا فقر ہو گا اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے صرف پانچ منٹ

باقی ہیں اور اسی مسئلہ کی طرف آتا ہوں - ریونیو کے متعلق اشتمال کا بھی عرض کر دیتا ہوں اپنے دوست چودھری سعی محمد صاحب کی تسلی کے لئے عرض کروں - کہ اشتمال ۲۶ سے ہو رہا تھا - ایک جگہ میں محکمہ مال اسکا incharge تھا - اور بعض جگہوں میں Co-operative Deptt. اس کام کو کرتا تھا - اگر وہ figures میں جناب کو بتا دوں تو آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ موجودہ اشتمال کے عملے نے اڑھائی تین سال کے عرصے میں جو کام کیا - وہ میں اس ہاؤس کی خدمت میں عرض شروع کرونگا - مارچ ۱۹۶۳ء تک چودہ لاکھ تیس ہزار چھ سو انناسی ایکڑ اراضی اشتمال ہو گئی- اورجو Estate تھے - وہ تھے ۴،۵۶۶ پہلے پلاٹ تھے اس اشتمال سے پہلے ۱۵ لاکھ ۴۱ ہزار چھ سو آٹھ پلاٹ تھے - اشتمال کے بعد ان کی تعداد ۶ لاکھ ۱۹ ہزار دو سو چودہ ہوگئی - اسکے علاوہ جو قوم کو فائدہ ہوا اسی اشتمال کی وجہ سے - کیونکہ ایک آدمی کی اراضیات اگر دس جگہ پھیلی ہوئی ہیں - تو وہ ٹیوب ویل نہیں لگا سکتا - لیکن اس اشتمال کے بعد ۵۴۴ ٹیوب ویل نصب کئے گئے ۸۶۹ Open well نصب کئے گئے - اور جو غیر آباد زمین تھی ۳۴،۳۹۴ ایکڑ اراضی غیرآباد زیر کاشت لائی گئی - ۳ ہزار ۲ سو انتالیس ایکڑ اراضی آبادی کیلئے Reserve کی گئی - ۲۵،۰۰ ایکڑ اراضی Manure dump کیلئے مخصوص کی گئی ۱۰۷ آبادی کیلئے پلاٹ علیحدہ کئے گئے اور ۱۰۶ ایکڑ ہسپتالوں کیلئے علیحدہ کی گئی- چھ نئے سکول اسکی وجہ سے بن گئے - ۷۰۷ ایکڑ اراضی سکولوں کے لئے مختص کی گئی - اور ۳۹۳ سڑک جسکی لمبائی ۱۶۰۱۷ میل ہے self help کے basis پر بن گئی ہیں - اور زیادہ تفصیل میں نہیں جاتا - اور چودھری صاحب کا یہ اعتراض کہ اشتمال کا محکمہ مال کے ساتھ amalgamate کر دیا گیا - اسکے متعلق بھی عرض کر دوں - جیسے جناب حمزہ صاحب بہت بیقراری کے ساتھ یہ کہہ رہے تھے کہ اشتمال میں جو زیادتی ہو رہی ہے اور رشوت کا الزام ہے پہلے تو میں اس ہاؤس کے ہر ایک معزز ممبر سے درخواست کروں گا کہ بجائے اسکے کہ وہ ایک Sweeping allegation کریں - میرے دوست جو وکلاء کے پیشے سے تعلق رکھتے ہیں - وہ سمجھ جائینگے کہ اسکی Legal value کیا ہو سکتی ہے اسلئے انکو درخواست کروں گا کہ وہ مجھے Concrete example دیں with facts and figures ثبوت مجھے دے دیں - action لینا میرا کام ہے - چاہے وہ حمزہ صاحب کی طرف سے ہو چاہے وہ میرے چودھری صاحب کی طرف سے ہو ہم ان پر action

لینگے ۔ (قطع کلامی) اب میں ثبوت بھی دوں گا میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ اندر آ جاویں اور میں اشتمال کے ایک بڑے افسر کے متعلق ثبوت دوں گا کہ میں نے ایکشن لیا اور اسکو گھر بھیج دیا amalgamation ہم نے ایسی وجہ سے کی کہ پہلے ضلعے کا وہ Additional Deputy Commissioner تھا کیونکہ ڈی سی کے اپنے انتظامی اختیارات اپنے ضلعے میں اس حد تک ہوتے ہیں کہ ہمیں توقع تھی کہ جب یہ اشتمال کیلئے ہر ایک ضلعے کا ذمہ دار ہو گا ۔تو یہ شکائیت جو ہے ۔ وہ کافی حد تک دور ہو جائیگی ۔ اور انشاء اللہ کافی حد تک دور ہو گئی ہے ۔ باقی جو رشوت کے متعلق کہا گیا ہے ۔ میں facts اور figures سے اس ہاؤس کو نہیں بتانا چاہتا ۔ کیونکہ میرا وقت بہت تھوڑا ہے ہم ایکشن لے رہے ہیں اور جیسا گذشتہ سال میں نے اس ہاؤس کی خدمت میں اپیل کی تھی کہ ہم ایکشن لیں گے اور اسکے ساتھ آپ ہماری مدد کریں سن ۱۹۶۲ ء میں ایک آدمی رشوت کے الزام میں برخواست کیا گیا۔ میرے اوپر اسکا Pressure پڑا لیکن میں نے اپنے ضمیر کو follow کیا اور وہ آرڈر جو پاس ہوا تھا اسے میں نے قانونی حیثیت سے اخلاقی حیثیت سے بحال رکھا اور وہ آدمی dismiss ہو گیا ۔ میرے دوست حمزہ صاحب نے کہا کہ اشتمال کے متعلق آپ نے کیا کیا اور کیا ایکشن لیا ۔ میرے دوست جناب افتخار صاحب اسوقت نہیں ہیں میری خواہش تھی کہ میں انکا نام نہ لوں لیکن مجبوراً کہہ رہا ہوں کہ جب میں انکے جھنگ دورہ پر گیا تو انہوں نے ایک ایسے افسر کو کہا جو اشتمال میں ایک ممتاز عہدے پر تھا اسکے متعلق بتایا گیا کہ وہ چودہ سریع پر قابض ہے اور ۱۹۵۶ء سے اسکے متعلق بدعنوانیوں کی شکایات ہیں ۔ میں فورا کسی نتیجہ پر نہیں پہنچا میں نے کسی اور ذریعے سے کوشش کی تو معلوم ہوا کہ اس کے اوپر جو الزام ہے وہ درست ہے سیکریٹری انچارج میرے ساتھ تھا ڈی ۔سی ۔سے کہا کہ تم کو انکوائری کا formal order in writing بھیجدیا جائیگا تم انکوائری کرو انکوائری کرنے پر معلوم ہوا کہ جو الزامات اس کے اوپر تھے وہ درست تھے ۔ کیونکہ وہ ایک ریٹائرڈ افسر تھا اور re-employ ہوا تھا ہم اسکے خلاف اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کر سکتے تھے کہ اسکو بھیج دیں پھر ہم نے کیبنٹ سے یہ decision کیا کہ حتی‌الوسع آدمی کو نہیں رکھیں گے جبتک کہ اسکی integrity پایۂ ثبوت کو نہ پہنچ جائے جبتک کہ وہ قابل نہ ہو اسکو اشتمال میں re-employ نہیں کریں گے ۔ ہمارا کام رشوت کو گھٹانا ہے چاہے ہمارے

دوست appreciate کریں یا نہ کریں لیکن ہماری طرف سے کوشش ہے کہ ہم اپنی ڈیوٹی ایمانداری سے کریں اور کر رہے ہیں اور ہم کوتاہی نہ کریں ۔ لیکن جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ زسانہ قانون کا ہے ہم ہر گز ایسا کام نہیں کریں گے جس سے writ ہو جائے اور آخر میں میں اس معزز ایوان سے اپیل کرونگا کہ اس سلسلے میں وہ ہمارا ہاتھ بٹائیں ہماری رہبری کریں ہمارے ساتھ تعاون کریں اور ہم انکو یقین دلاتے ہیں کہ رشوت کے سلسلے میں ذرا سا بھی کسی آدمی کے خلاف ثبوت مل جائیگا تو ہم اسکو معاف نہیں کریں گے —

Mr. Senior Deputy Speaker: Now I will put the cut motion of Allama Arshad. The question is.

That the total of Rs. 3, 71 , 000 on account of 7 - Land Revenue - Total New Expenditure be reduced by Rs. 3 ,70, 999.

(*The motion was lost*)

Mr. Senior Deputy Speaker: Now the question is —

That a sum not exceeding Rs. 3, 71 000 be granted to the Governor to meet expenditure forthe financial year ending on the 30 th June 1964 in respect of new Land Revenue.

(*The motion was carried.*)

ملک سرفراز خان - پوائنٹ آف آرڈر جناب والا—میں نے اپنی تقریر میں عرض کیا تھا —

Mr. Senior Deputy Speaker. This is no point of order. Please take your seat.

چودھری عبدالرحیم - پوائنٹ آف آرڈر میں کہتا ہوں کہ ۲ کے بعد ۳— آنا چاہئے یہ ۱۹ نمبر کیسے آگیا —

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - یہ پہلے طے ہو چکا تھا کہ اسکے بعد ۱۹ لیا جائیگا ۔ اور یہ سپیکر نے طے کیا تھا اور اسے ہاؤس کے ممبروں نے طے کیا تھا —

چودھری عبدالرحیم - ہاؤس میں تو یہ آیا نہیں —

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - جسوقت آپ نہ ہونگے اسوقت طے ہوا ہوگا —

(DEMAND NO. 19)

Minister of Health (MR. ABDUL KADIR SANIRANI): Sir I beg to move—

That a sum not exceeding Rs. 43, 83,840 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964, in respect of Health Services.

Mr. Senior Deputy Speaker: The motion moved is -

That a sum not exceeding Rs. 43,83, 840 be granted to the Governor to meet newexpenditure for the financial year ending on the 30th June 1964, on respect of Health Services.

Now there is a cut motion of Mir Abdul Baqi Baluch, who may move it.

Mir Abdul Baqi Baluch (Mekrani)—Sir, I move : That the total of Rs. 41,03030 on account of 38-A-Health Services-Total New Expenditure (i) Recurring be reduced by Rs. 41,03,029.

جناب سپیکر — محکمہ صحت کی کارکردگی کے متعلق میرے پاس کوئٹہ اور قلات ڈویژن کے کچھ اعداد و شمار ہیں کہ ۱۹۵۵ء میں وہاں کتنے ہسپتال اور کتنی ڈسپنسریاں تھیں اور ۱۹۶۲ء میں وہاں کتنے ہسپتال اور کتنی ڈسپنسریاں ہیں اس سے صاف پتہ چل جائے گا کہ حکومت نے وہاں کونسی تلوار مار رکھی ہے ۔ جناب والا ۔ میں مکران سے شروع کرتا ہوں ۔ ۱۹۵۵ء میں جب ریاستوں کا دور تھا تو وہاں دو ہسپتال اور سات ڈسپنسریاں تھیں تو آج ۱۹۶۲ء میں وہاں دو ہسپتال اور ۱۰ ڈسپنسریاں ہیں ۔ اس میں حکومت مغربی پاکستان کی بنائی ہوئی صرف ایک ڈسپنسری ہے اور سات سے دس اس لئے ہوئیں کہ ایک ڈسپنسری انہیں مال غنیمت میں ہاتھ لگ گئی جب گوادر پاکستان میں شامل ہو گیا ۔ تو سلطان مسقط کی بنائی ہوئی ڈسپنسری انکے ہاتھ آئی ۔ یہ وہ اپنا کارنامہ تصور فرماتے ہیں ۔ دوسری ڈسپنسری لوگوں نے خود وہاں بنائی اور وہ ناصر آباد میں ہے ریڈ کراس سوسائٹی اسے چلا رہی ہے ۔ ان کا کارنامہ اس تمام دور میں صرف ایک ڈسپنسری کی بلڈنگ ہے جو بلیدہ میں ہے جس میں نہ ڈاکٹر نہ دوائی اور نہ دیگر کوئی شے ہے میرا خیال ہے کہ انہوں نے وہ ڈسپنسری زیارت کے لئے بنائی ہوئی ہے تا کہ لوگ زیارت کرکے ہی شفا یاب ہو جائیں ۔ خاران ضلع میں جناب والا ۔ سن ۱۹۵۵ء میں تین ڈسپنسریاں تھیں اور کوئی ہسپتال نہیں تھا اب سن ۱۹۶۲ء میں چار ڈسپنسریاں ہیں ۔ اتنے سالوں میں ایک ڈسپنسری کا اضافہ انہوں نے فرمایا ہے اور جناب ۔ قلات میں ایک ہسپتال اور ۱۸ ڈسپنسریاں تھیں اب دو ہسپتال اور ۲۵ ڈسپنسریاں ہیں ۔ صرف سات کا اضافہ فرمایا ۔ چاغی میں اسوقت ۵ ڈسپنسریاں تھیں اب سن ۱۹۶۲ء میں ۶ ڈسپنسریاں ہیں ۔ ایک کا اضافہ فرمایا ۔ لورا لائی میں اسوقت دو ہسپتال اور ۹ ڈسپنسریاں تھیں اب تک صرف

ایک ڈسپنسری مزید انہوں نے بڑھائی ہے۔ ژوب میں تین ہسپتال اور ۶ ڈسپنسریاں تھیں وہاں صرف ایک اور ڈسپنسری بڑھائی ہے۔ سبی میں اسوقت ۵ ہسپتال اور ۱۰ ڈسپنسریاں تھیں اب انہوں نے دو ہسپتال گھٹا کر تین ہسپتال اور ۱۲ ڈسپنسریاں کر دیں ہیں۔ دو ڈسپنسریاں بڑھا دیں اور دو ہسپتال گھٹا دئیے۔ کوئٹہ میں اسوقت ۸ ہسپتال اور ۱۰ ڈسپنسریاں تھیں۔ اب ۱۰ ہسپتال رکھے ہیں اور ۱۰ کی بجائے ۲۰ ڈسپنسریاں کر دی ہیں —

تو جناب والا۔ یہ انکی Development ہے اور اس ڈویلپمنٹ کے باوجود بجٹ میں انہوں نے پورے قلات ڈویژن میں صرف تین لاکھ روپے ہیلتھ کے لئے رکھے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا آپ اس طرح لوگوں کی صحت کی حفاظت فرمائیں گے ؟ جناب والا۔ مکران میں ڈی ایچ او کی پوسٹ انہوں نے اسی سال سے شروع کی ہے — سن ۱۹۶۲-۱۹۶۳ء سے اور اس سال سے ہیلتھ ڈویلپمنٹ کا کچھ کام ہونے لگا ہے انہوں نے خدا جانے کس خیال کے پیش نظر ڈی ایچ او کی پوسٹ کو ۱۳ مئی سے یک لخت اڑا دیا ہے اور اس پوسٹ کو اے ڈی ایچ او بنا دیا ہے۔ اس سے فرق صرف یہ ہے کہ ایک چپڑاسی کی تنخواہ بچتی ہے سارا سٹاف وہی آدمی وہی لیکن اب وہ چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے منظوری لینے ۵۰۰ میل دور قلات جائیں گے اسوقت مکران میں وہ کام ہو رہے تھے اور بخوبی ہو رہے تھے لیکن وزراء یہ نہیں ہونے دیں گے اس لئے کہ وہاں ہیلتھ کی development نہ ہو۔ لوگ جس طرح witch craft یا بکروں کی کھال پہن کر اپنا علاج کرتے ہیں اس طرح وہ اپنا علاج کرتے رہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہایت ظلم ہے یہ نہایت زیادتی ہے کہ آپ لاہور سے ۲۲ میل شیخوپورہ تک تو ڈی ایچ او رکھیں لیکن کوئٹہ سے ۵۰۰ میل دور مکران جیسے backward علاقے میں ڈی ایچ او نہیں رکھتے کہ وہاں کہیں ہیلتھ development نہ ہو جائے۔ آخر میں میں ایک اور پوائنٹ عرض کرونگا۔ گوادر وہ علاقہ ہے جو مسقط سے پاکستان میں شامل ہوا ۔ وہاں پینے کے پانی کی قلت ہے۔ آپکو اس سے اندازہ ہوگا کہ

پچھلے سیشن میں یہاں تحریک التواء ہیلتھ لائی گئی تھی کہ ایک گیلن پانی دو روپے میں بکتا ہے اس کے لئے انکا ایک بہت بڑا انجینیر ہوائی جہاز پر وہاں پہنچا بڑا ہنگامہ ہوا کہ پانی کا فیصلہ ہو جائیگا - ابھی ہم سکیم بنائیں گے ایسے کریں گے ویسے کریں گے - لیکن جواب میں بتایا گیا ہے کہ ایک سیکم بنائیں گے جو پچاسی لاکھ روپے کی سکیم ہے اور جس پر ۷۰ لاکھ foreign exchange خرچ ہوگا - اس لئے مرکز سے ہم پوچھیں گے - بعد میں جناب انہوں نے وہ سکیم drop کر دی اور اب اسکا کوئی علاج نہیں - میں پوچھتا ہوں کہ جس گوادر سے آپکو دو کروڑ روپیہ سالانہ مچھلی سے بیرونی زر مبادلہ ملتا ہے کیا اس گوادر پر ۷۰ لاکھ foreign exchange خرچ نہیں کروا سکتے - اگر آپ یہ نہیں کر سکتے تو وہاں دوسری سکیم جو پائپ لائین کے ذریعے دریائے دشت سے پانی لانے کی ہے اس پر آپ غور کیوں نہیں کرتے - بس معاملہ وہیں ختم ہوا جہاں سے آپکی سکیم ختم ہوئی یہ نہایت زیادتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو اسکی طرف توجہ دینی چاہیئے - میرا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو condemn کروں - میرا مطلب اس سے یہ ہے کہ جتنی آپکی کمزوریاں ہیں جنہیں ہم آپکے سامنے لے آتے ہیں - آپ ان کمزوریوں کا اعتراف کیجئیے اور انہیں درست کیجیئے - اگر آپ نے اس ملک کی صحیح معنوں میں خدمت کرنا ہے اور عوام کی دعائیں لینی ہیں تو ہماری باتوں کا برا نہ مانیئے اور ان پر عمل فرمائیے —

Mr. Senior Deputy Speaker:—Demand under consideration, motion moved is :

That the total of Rs. 41,03,030 on on account of 38-A-Health Services—Total New Expenditure (i) Recurring be reduced by Rs. 41,03,029.

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی (ہزارہ — ۱) مسٹر سپیکر - اس کٹ موشن کے ذریعہ گو وقت تھوڑا ہے لیکن ضروری امور جو ہیں وہ محکمہ ہیلتھ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں - ایبٹ آباد ضلع ہزارہ انتہائی پس ماندہ تحصیل ہے اور اس میں ایک ہی سول ہسپتال ہے لورے کے مقام پر اور وہ بھی انگریزوں کے زمانے کی پلیننگ تھی - نہ معلوم کس طریقہ

سے وہ بن گیا ہے — تین لاکھ کی آبادی کو طبی سہولیات مہیا کرنے کے لئے صرف ایک ہسپتال ہے لیکن موجودہ حالات میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ محکمہ اس سول ہسپتال کو بند کرنے کی سکیم پر غور کر رہا ہے اور جناب والا ۔ اسکی موجودہ پالیسی یہ ہے کہ جہاں پر پرائمری ہیلتھ سینٹرز انہوں نے کھولے ہیں وہاں سول ہسپتال کو بند کر رہے ہیں تو اس ضمن میں گذارش کروں گا کہ وہ سول ہسپتال کے بنیادی function پر غور کریں کہ اس سول ہسپتال کا کیا کام ہے اور پرائمری ہیلتھ سینٹرز کا کیا کام ہے ۔ میرے معلومات جہاں تک ہیں یہ پرائمری ہیلتھ سنٹرز جو بنائے گئے ہیں یہ Experimental طور پر بنائے گئے ہیں اور دوسرا انکا کام یہ ہے کہ Demonstration کریں — دورے کریں اور بنیادی وجوہ دریافت کریں امراض کے پھیلنے کی ۔ سول ہسپتال کا یہ کام ہے کہ مریضوں کو سول ہسپتال میں admit کرے اور انکے امراض کو دور کرنے کی تدابیر اختیار کرے اور انکو ادویات مہیا کرے — جناب والا ۔ کسقدر افسوس کا مقام ہے کہ ایک سول ہسپتال اتنے بڑے پسماندہ علاقے کے لئے جس کے ساتھ تین لاکھ آبادی کا تعلق ہے اس سول ہسپتال کو بند کیا جارہا ہے اور بجائے اس کے کہ وہاں آپریشن تھیٹر اور ایکسرے کلینک لگایا جائے اور اسکی بنیادی ضروریات جو دس بارہ beds کی ہیں وہ مہیا کی جائیں وہاں کی آبادی کو ان سے محروم کیا جا رہا ہے میں آپکی وساطت سے جناب ہیلتھ منسٹر صاحب کی خدمت میں گذارش کروں گا اور میں زبانی بھی کئی بار انکی خدمت میں عرض کر چکا ہوں کہ سول ہسپتال کو بند نہ کیا جائے کیونکہ یہی ان لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کا واحد ذریعہ ہے ایک پوائنٹ اور کہہ دوں کہ بیس ہزار کے خرچ سے ایک سول ڈسپنسری بنائی گئی ہے ۔ چار سال ہو چکے ہیں خدا کے لئے توجہ فرمائیں کہ وہ سول ڈسپنسری تباہ و برباد ہو رہی ہے ۔ ایبٹ آباد میں جناب والا ۔ سول ہسپتال اور ڈسپنسری کی بڑی بھاری کمی ہے

چودھری عبدالرحیم (سیالکوٹ—م)—صاحب صدر۔ کیا کہوں کچھ کہا نہیں جاتا پر کہے بن رہا نہیں جاتا۔

جناب عالی — میں یہ عرض کروں گا کہ جب سے ون یونٹ بنا ہے خاص کر پنجاب میں جو ڈاکٹر تھے ان کو سخت نقصان ہوا ہے۔ میں جناب وزیر صحت کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جب بھی confirmation ہو وہ seniority list کے مطابق length of service پر ہونی چاہئے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ length of service کے حساب سے seniority list قائم نہیں ہو رہی ہے بلکہ جو ۴ سال کے ہیں وہ سینئر ہو رہے ہیں۔ اور جن کی سروس ۱۰ - ۱۵ سال کی ہے وہ ان سے جونیئر ہو رہے ہیں۔ اس لئے میں التجا کروں گا کہ آپ چھوٹے یونٹ کو ضرور رعائیت دیں مگر پنجاب کا حق بھی نہیں مارنا چاہئے اور نہ اس سے چھیننا چاہئے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ وزیر صحت صاحب اس چیز کا ضرور خیال رکھیں گے اور seniority list length of service کے مطابق قائم کریں گے۔

دوسری گذارش جناب والا۔ یہ ہے (میں ہاؤس کا زیادہ وقت نہیں لوں گا) میں وزیر ہیلتھ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جو دوائیاں وہ ہسپتال میں دیتے ہیں اور جو ٹیکے ان کے پاس ہوتے ہیں وہ جس شخص کو ٹیکے لگائیں اس شخص کا نام سکونت اور ولدیت ضرور درج ہونی چاہئے کیوں کہ ٹیکے ہمیشہ بازار میں بک جاتے ہیں وہ مریض پر استعمال نہیں ہوتے ہیں۔ بلکہ مریض کو لکھ دیا جاتا ہے کہ وہ فلاں دوکان سے ٹیکے خرید کر کے لائے۔ میں عرض کروں گا کہ بددیانتی کو روکنے کے لئے یہی بہتر طریقہ ہے کہ اس شخص کا نام ولدیت اور سکونت ضرور درج کی جائے۔

حضور والا۔ میری دوسری عرض یہ ہے جو کہ میں نے زبانی بھی جناب ڈائرکٹر آف ہیلتھ کی خدمت میں اور جناب وزیر صحت صاحب کی خدمت میں عرض کی ہے کہ مینگوڑی ایک پس ماندہ علاقہ ہے یہاں پر بہت پرانا ہسپتال ہے۔ جس کو سیاسی حالات کے تحت سابقہ ڈائرکٹر ہیلتھ نے تباہ و برباد کرنے کی کوشش کی بلکہ ایک ڈاکٹر نے شہادت بھی دی تھی کہ مجھے اس نے کہا کہ اس ہسپتال کو گرا کر اپنا بستر بوریا اٹھا کر بارہ منگا میں لے جاؤ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہسپتال جیسے ادارے کو سیاسی

رنگ میں نہ لایا جائے - ۱۹۵۷ء سے لے کر آج تک اس ہسپتال کی مرمت نہیں ہوئی میری آپ سے درخواست ہے کہ اس ہسپتال کی مرمت کروائی جاوے اور وہاں پر ایک اچھا اور قابل ڈاکٹر تعینات کیا جائے تاکہ اس علاقے کے لوگ اس سے مستفید ہو سکیں - جناب والا - اس ہسپتال کی اوسط ۳۰۰ مریض تھی اب صرف ۱۰ مریض تک اس کی اوسط رہ گئی ہے - میں آپ سے گذارش کرتا ہوں کہ یا تو اس ہسپتال کو بندکر دیں یا اس کی اصلاح کریں - موضع جبال میں ایک ڈسپنسری کھولی گئی جس کو ۳ سال کے بعد سیاسی رنگ کے تحت سابقہ ڈائرکٹر ہیلتھ نے بند کر دیا - اب میں عرض کروں گا کہ اب وہاں سے سیاست اڑ گئی ہے موضع جبال میں سول ہسپتال دوبارہ کھولا جائے تا کہ اس علاقہ کے جو عوام ہیں وہ بھی فائدہ اٹھا سکیں - میں عرض کرتا ہوں کہ یہ سب چیزیں الیکشن stunt کے تحت ہوئی تھیں جب الیکشن ہوگیا اور ان کا کوئی آدمی کامیاب نہ ہوا - اب وہاں سیاسی رنگ کو ضائع کر دیں اور وہاں پر اچھی فضا جو حقیقت میں عوام کی خدمت کرنے کی فضا ہے پیدا کر دیں گے - ہسپتال اور سکول جیسے اداروں کو الیکشنوں کا میدان نہیں بنانا چاہئے اس میں عوام کا مفاد ہوتا ہے لہذا میں عرض کروں گا خواہ میں ہوں خواہ کوئی اور ہو وہ ہسپتالوں اور سکولوں کو سیاسی میدان نہ بنائیں - اور ہسپتالوں میں آپ یہ دیکھیں کہ وہاں پر کون سی چیز مفید ہے اور کون سی چیز مفید نہیں ہے میں نے اس کے متعلق سوال بھی دئے تھے کہ ہسپتال میں کس قدر ٹیکے سپلائی کئے گئے اور کن کن مریضوں کو لگائے گئے - لیکن میرے خیال میں ہمارا یہ محکمہ اس چیز کا جواب دینے میں فیل ہو جائیگا کیونکہ اس کے پاس کوئی ریکارڈ نہیں ہے - ریکارڈ تو اس لئے نہیں رکھا جاتا کہ اس پر نہ ولدیت ہے نہ سکونت ہے رجسٹر پر حروف یہ لکھا جاتا ہے - نام - مرد یا عورت اس کے سوائے اور کچھ نہیں جس سے پتہ چل سکے کہ کہاں کا رہنے والا ہے - میں عرض کرتا ہوں کہ اس طریقے کو اڑا دیجئے اور جو رجسٹر میں خانے ہوتے ہیں اس کو پورا بھرنا چاہئیے تاکہ یہ پتہ لگ سکے کہ آپ کی دوائی جو ہے وہ ٹھیک استعمال ہوئی ہے یا کہ نہیں -

اب جناب عالی ۔ آپ نے ایک نیا محکمہ ملیریا کا کھولا ہوا ہے ۔ میرے خیال میں ہر جگہ رشوت کا ذکر بے سود ہے کیونکہ آئے دن نئے نئے محکمے صرف اس غرض کے لئے کھولے جاتے ہیں ۔ روپیہ ناجائز ہضم کرنے کے لئے ۔ گورنمنٹ کہتی ہے کہ یہ عوام کے مفاد کے لئے ہیں لیکن وہ اپنی آمدن کمانے کے لئے ہوتے ہیں ۔

حضور والا ۔ اب جو محکمہ کھولا ہوا ہے اس کے متعلق اگر آپ سنیں گے ۔ تو حیران ہوں گے قلیوں کی بھرتی کے لئے قلیوں سے ایک ایک مہینہ کی تنخواہ ایڈوانس لے لی جاتی ہے بطور رشوت ۔

حضور والا ۔ ان محکموں کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ اس محکمے میں جو بھی انچارج افسر ہیں کافی بڑی بڑی تنخواہیں لیتے ہیں اگر ۱,۵۰۰ صد دو ہزار ، تین ہزار کے قریب لیتے ہونگے لیکن باوجود اس کے بھی ان کا پیٹ نہیں بھرتا ۔ ان کی حرص یہاں تک بڑھ گئی ہے کہ وہ قلیوں سے جو کہ ۶۰-۷۰ روپے لیتے ہیں اور چھ ماہ کے لئے لگائے جاتے ہیں ۔ ان سے بھی روپیہ بطور رشوت حاصل کرتے ہیں ۔ کس قدر افسوس ناک بات ہے ۔ حضور والا ۔ اس کا انسداد ہونا ضروری ہے اس محکمہ کو بجائے علیحدہ رکھنے کے ہیلتھ افسر صاحب کے ماتحت کر دینے سے یہ صورت حال کسی حد تک درست ہو سکتی ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I may inform the House that I am only dealing with the first cut motion of Mr. Baloch. That cut motion definitely deals with indifferent health policy of the Government towards the people of backward areas. So the members cannot be allowed to discuss any matter except the matter relating to backward areas. I am, therefore, allowing the members from backward areas to speak.

Mr. Ahmad Saeed Kirmani : If the whole of the Province is backward area, then.

Mr. Senior Deputy Speaker : That is only the members point of view.

Nawabzada Ghulam Qasim Khan : Backward areas in the Province or in certain parts of the Province.

Mr. Senir Deputy Speaker : The member ought to know by this time what is meant by backward area.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, if we continue discussion on this very cut motion then other cut motion will have to be guillotined and the other members who have put in certain labour in preparing these cut motions will not have any opportunity to speak.

Mr. Senior Deputy Speaker : I cannot help it. Move the closure and then I will take other cut motions.

Khawaja Muhammad Safdar : This of course we will have to do. Sir, I move the closure.

خان اچون خان جدون — (مردان - ۴) جناب سپیکر - محکمہ صحت کی ایک دو بدعنوانیوں کی طرف میں وزیر صحت کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں - ایک سرکاری ہسپتال میں جو دوائیاں غریب لوگوں میں مفت تقسیم کرنے کے لئے اور انجکشن وغیرہ ان کے علاج کے لئے سپلائی کئے جاتے ہیں ان کو میرے خیال میں ۲ فی صدی بھی استعمال نہیں کیا جاتا - وہ دوائیاں بازار میں جا کر بکتی ہیں - جو بھی مریض وہاں جاتا ہے ان سے بھی زیادہ دوائیاں خریدوائی جاتی ہیں اور وہ دوائیاں ضرورت سے زیادہ ہوتی ہیں - اور جو انجکشن وہ لکھ کر دیتے ہیں بعد میں جو ان کے پاس رہ جاتے ہیں وہ کمپونڈر وغیرہ بازار میں جا کر بیچ دیتے ہیں - ان خرابیوں کا انسداد کرنا چاہئے اور جس طرح چودھری عبدالرحیم صاحب نے تجویز پیش کی ہے کہ جو آدمی بھی داخل ہو یا جس کو انجکشن لگایا جائے اس کا نام ولدیت اور پتہ لکھا جائے اور پھر ایک ایسا افسر مقرر کیا جائے جو وہاں جا کر اس کی تحقیقات کرے کہ آیا کہ واقعی یہ انجکشن استعمال ہوئے ہیں - وہ جا کر کو دیکھیں check list کریں اور لوگوں سے معلوم کریں - اس میں آپ کو کچھ تکلیف تو ہوگی مگر یہ بے حد ضروری ہے - دوسری چیز یہ ہے کہ . . . . . .

ایک ممبر — اس کے لئے مزید اسٹاف رکھنے پر زیادہ خرچ آئے گا -

خان اچون خان جدون—پرواہ نہیں - اس طرح check تو ہوگی - ایک دوسری چیز یہ ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں جو ڈاکٹر ہیں اور سرجن ہیں جو سکالر شپ پر باہر ملکوں میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ہسپتالوں میں لگائے جاتے ہیں وہ پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں - صبح چھ بجے سے نو بجے تک گھروں پر پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں - اس کے بعد دو تین گھنٹے کے لئے ایک راونڈ ہسپتال کا لگاتے ہیں - پھر رات کو نو دس بجے تک پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں اور اس طرح سینکڑوں روپیہ روزانہ پرائیویٹ پریکٹس میں کماتے ہیں - نتیجہ یہ کہ وہ لوٹ مار کرتے

باہر پبلک کی اور اسٹاف لوٹ مار کرتا ہے ہسپتالوں کے اندر اس کو روکنے کا بندوبست کریں - ان ڈاکٹروں کو جو Higher Studies کے لئے ملک سے باہر جاتے ہیں ان پر پابندی لگائی جائے - اور ان کی undertaking لی جائے - بے شک ان کی تنخواہیں زیادہ کر دی جائیں مگر ان سے لکھوایا جائے کہ یہ اپنا پورا وقت ہسپتال ہی کو دیں گے - مجھے معلوم ہوا ہے معلوم نہیں کہاں تک صحیح ہے کہ وہ گورنمنٹ کو ۳۰۰ روپیہ ماہانہ دیتے ہیں تا کہ انہیں پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت دی جائے - میں ایک مثال دیتا ہوں - ایک ہمارے جاننے والے نوجوان لڑکے کا accident ہوا شام کے چھ بجے - اور اسے چھ بج کر کچھ منٹ پر لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور پہنچایا گیا - آپ کو یہ معلوم ہو کر حیرت ہوگی کہ رات کے دس بجے تک کوئی ڈاکٹر یا سرجن اس کو attend کرنے نہیں آیا باوجود اس کے کہ اس کے والدین اور عزیز ڈاکٹروں کے گھروں پر مارے مارے پھرتے رہے - نتیجہ یہ ہوا کہ رات کے گیارہ بجے اس کا انتقال ہو گیا دس بجے جب ڈاکٹر پہنچا تو اس کی بلیڈنگ اس قدر ہو چکی تھی کہ اس کی موت واقع ہوگئی - اس لڑکے کا نام سعادت اللہ خان تھا - پشاور کے لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں یہ واقعہ پیش آیا (حزب اختلاف سے ''شیم شیم'' کی آوازیں) -

اس کی وجہ کیا تھی ؟ محض یہ کہ وہ پرائیویٹ پریکٹس کیا کرتے ہیں - دوسری گذارش یہ ہے کہ تحصیل صوابی میں جب سے یونٹ بنا ہے پبلک ہیلتھ پر وہ توجہ نہیں دی جا رہی ہے جس کی ضرورت ہے - میں نے سنا ہے کہ ایک ہیلتھ سنٹر وہاں دے رہے ہیں - اس کیلئے جگہ کا جھگڑا پڑا ہوا ہے - میں عرض کرتا ہوں کہ جب بیک ورڈ ایریا کو آپ ہیلتھ سنٹر دیتے ہیں تو ان کو مجبور کیوں کرتے ہیں کہ وہ مفت زمین بھی دیں آپ خود جگہ تجویز کریں اس کو قبضے میں لیں جب آپ چودہ پندرہ لاکھ روپیے خرچ کرتے ہیں تو مزید چالیس پچاس ہزار زمین کے لئے اور خرچیں - لوگوں کو مفت زمین کے لئے مجبور نہ کریں - اس سے کام میں تا خیر ہوتی ہے نتیجہ یہ کہ صحیح جگہ پر ہیلتھ سنٹر نہیں بن سکتا ہے اس لئے میں گذارش کروں گا کہ آپ Backward area

کی Backward تحصیلوں کو ہیلتھ سنٹر دیں تو اس میں زمین کی قیمت بھی رکھیں لوگوں کو مجبور نہ کریں کہ وہ مفت زمین آپ کو دیں ۔ دوسری گذارش یہ ہے کہ ٹوپی میں پرائیمری ہیلتھ سنٹر منظور ہوا ہے لیکن ابھی معلوم نہیں کہ کس stage پر ہے ذاتی طور پر جو تکلیف ہے وہ یہ ہے کہ وہاں کوئی لیڈی ڈاکٹر نہیں ہے ہمارے علاقہ جدون میں جو تحصیل صوابی میں شامل ہے وہ ۳۰۰ مربع میل کا علاقہ ہے اگر وہاں کوئی واردات ہو جائے ۔ کوئی قتل ہو جائے تو پوسٹ مارٹم کیلئے میت کو صوابی لانا پڑتا ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ قبائلی اس کو برا مناتے ہیں ۔ کسی عورت کی نعش کا پوسٹ مارٹم مرد کرے ۔ ایسے واقعات ہو چکے ہیں اس کو روکنا چاہئے ۔

Khawaja Muhammad Safdar : I move that the question be now put.

Mr. Senior Deputy Speaker: Do you realise the consequence of moving this closure motion. After the closure motion there will be no further discussion, and the Minister will reply.

That will take some time.

Minister of Health : Probably I will be taking twenty minutes.

Mr. Senior Deputy Speaker : To this cut motion he has a right of reply. I request him not to reply at this stage.

خواجہ محمد صفدر — اگر آپ اس وقت جواب نہ دیں تو اکٹھا دوسرے موشن کے ساتھ دیدیں یا پھر سب کو ملا کر اکٹھا جواب دیدیں ۔

وزیر صحت — یہ تو مشکل ہے ۔

In that case no time will be left for me.

Mr. Senior Deputy Speaker : If you move the closure motion I am prepared to put it but then you will not get any time.

Khawaja Muhammad Safdar : He is not under compulsion to reply to each motion.

Mr. Senior Deputy Speaker: Yes, under the rules he is not duty bound to reply to each and every cut motion. (Interruptions).

Syed Zafar Ali Shah (Deputy Speaker): Mr. Speaker, Sir, I want to talk on this Cut Motion about the backward Sind backwagd Area; (Interruptions).

چودھری سلطان محمود — "Backward Area" کی تعریف کیا ہے ؟ کم از کم یہ تو Backward Area سے نہیں ہیں ۔ کوئی صوبہ بھی Backward Area نہیں ہے ۔ سندھ تو کوئی Backward Area نہیں ہے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر — سوال یہ ہے کہ موشن صرف Backward Area کیلئے نہیں ہے اور نہ ایسی کوئی پابندی ہے کہ کوئی شخص جو Backward Area کا نہیں ہے وہ اس پر اظہار خیال نہیں کر سکتا ۔ اگر آپ چاہیں تو آپ بھی اس پر اظہار خیال کر سکتے ہیں ۔

مسٹر عبدالرازق خان — عرض یہ ہے کہ Backward Area کی تعریف کے متعلق میں کہوں گا کہ یہ گورنمنٹ کے کاغذات پر موجود ہے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر — اب آپ تشریف رکھیں ۔

Syed Zafar Ali Shah: The health amenities in the former Province of Sind in most parts are lacking in many respects. Hospitals generally do not have enough medicines available for the patients. Let us take the example of Nawabshah District.

In Nawabshah District, Government has not built a single dispensary since integration. I am sorry to state that the Government has not built any new dispensary and only the old ones are working. In view of the present state of affairs we can say that there has been no progress towards the implementation of health schemes. Most of the schemes when they are made are not imaginative and that is why they fail to give proper help, and are of no use to the public.

The other thing is the lack of drinking water. This is problem No. 1 in Thatta District. People do not get clean water to drink. The result is that they fall victim to disease. The conditons are very much the same in Larkana. At most of these places drinking water is not good. If we want the people to remain healthy we should provide good and sanitary drinking water to them.

The other thing is this that we are trying to have a few schemes about the eradication of Malaria and a huge amount of money will be spent on its eradication. Sir this is a good scheme, but as we know, if the people have good milk, I think the malaria and other allied diseases would not affect so much. Therefore, Sir I would suggest to the Government to provide milk plants in cities at least, so that the people can have good milk to drink and this will ward off any attack from malaria.

The other thing is that the amenities for maternity cases are not provided. I don't think in any Rural Area in former Sind a maternity centre has been provided after Invesigation. It is very imperative that we have enough maternity centres. In the villages illiterate women are working as dais and their work is very dangerous sometimes. The result is that women get many diseases. I think Sir the provision of some maternity centres be made at least in the next budget.

Sir from this point of view that no new dispensary or new hospital has been provided for former Sind. I would say the amenities of health are lacking in many respects.

Minister of Health (MR. ABDUL KADIR SANJRANI) : Sir I request that a closure motion be now put.

Mr. Senior Deputy Speaker: There is no need to move any closure motion. You can address the House straightaway (interruptions). He is entitled to take part in the debate.

وزیر صحت — (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) ۔
جناب والا ۔ میں مشکور ہوں کہ معزز ممبران نے محکمہ صحت کے متعلق جو defects تھے اور خامیاں تھیں وہ ہمیں بتائیں ۔ اب میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ جب پاکستان بنا تھا اس وقت صرف ایک میڈیکل کالج تھا ۔ یہاں پر جتنے ڈاکٹر تھے وہ زیادہ تر ہندو تھے اور سب ہندوستان چلے گئے ۔ ہمارے ہاں صرف ۱۰۰۰ ڈاکٹر رہ گئے تھے ۔
اس صوبہ نے ۱۵ سال میں جو ترقی کی ہے اب میں اس کے facts & figures آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔ اس وقت ہمارے ہاں ۶ میڈیکل کالج ہیں اور دو میڈیکل سکول ہیں ۔ ان اداروں میں سے جتنے ڈاکٹروں نے qualify کیا ہے ان کی تعداد یہ ہے :—

۱۹۶۰ میں ۵۴۵
۱۹۶۱ میں ۵۴۹
۱۹۶۲ میں ۵۷۶

اور دو میڈیکل سکولوں میں سے جتنے ڈاکٹروں نے qualify کیا ان کی تعداد یہ ہے :

۱۹۶۰ء میں ۱۴۰
۱۹۶۱ء میں ۱۷۱
۱۹۶۲ء میں ۲۰۰

اگلے سال سے ۹۰ سیٹیں زیادہ کر دی گئی ہیں ۔ یوں تو نئے کالج کی ضرورت تھی اور اس کے لئے کم از کم تین کروڑ روپیہ چاہئے لیکن ہم نے میڈیکل کالج میں سیٹیں بڑھا کر خرچ کو کم کر دیا ہے ۔ اس کالج میں تعلیم کا معیار بلند کرنے کے لئے کئی developments کی ہیں جو میں اس ہاوس کے سامنے پیش کروں گا ۔

Now I come to the post-graduate medical education. 190 doctor's have taken D. P. H. courses and are serving in every region of West Pakistan and municipalites.

اور اس کے ساتھ ہی ڈاکٹروں کے لئے ڈپلوما کورس بھی ہے جس سے کافی زر مبادلہ بچ جائے گا ۔ اور اب ان ڈاکٹروں کو باہر جانا نہیں پڑے گا ۔ ابھی ۸ ڈاکٹروں نے یہ کورس کیا ہے ۔ اس کے ساتھ ہی maternity اور

Child welfare کے لئے ڈپلوما کورس ہے - پرائمری F.C.S. کورس دو برس سے شروع ہے - پہلے سال کا نتیجہ ۳۶٫۶ فیصدی تھا - پچھلے سال کا نتیجہ ۴۵٫۸۳ فیصدی تھا - یعنی پہلے سال سے نتیجہ ۹٫۲ فیصدی اچھا رہا - امتحان کے لئے لندن سے جو ڈاکٹر آئے تھے انہوں نے یہ remarks دئے تھے جو میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں -

This remark was made by Dr. Cecil Wakeley. He says:

If this excellent result continued at the King Edward College, Lahore, there is likely to be an exodus of candidates from London to the Lahore Centre.

The examiners acknowledged that this unprecedented result was due to the proper selection of candidates and efficient training and instructions imparted to them by the teachers. The result of this examination achieved in Pakistan is a clear demonstration of the very high standard of our under-graduate and post-graduate teaching and proves beyond any doubt that the propaganda, which has been done against our medical teaching institutions, is without any foundation.

تقسیم کے وقت نرسنگ کی ٹریننگ کے لئے یہاں جو سکول تھے ان کی تعداد دو سے بڑھا کر آٹھ کر دی گئی ہے - میرے دوست باقی صاحب نے کہا ہے کہ کوئٹہ کے لئے کچھ نہیں کیا - میں نہیں سمجھتا کہ وہ کوئٹہ قلات کے لئے کیا چاہتے ہیں - جب میں کوئٹہ جاؤں گا تو ان کو بتاؤں گا کہ کیا کچھ کیا گیا ہے - اس وقت جو نرسیں ٹریننگ لے رہی ہیں ان کی تعداد ۶۱۲ ہے - لیڈی ہیلتھ وزیٹر کے لئے ۵ سکول کھولے گئے ہیں - اسی طرح سینٹری انسپکٹرز کے لئے Rural Health Centres کھولے گئے ہیں ایک بہاولپور اور دوسرا کوئٹہ میں - تقسیم ملک کے وقت یہ بہت بڑا gap تھا - حکومت نے ہر طرح سے کوشش کی ہے اور اب یہ بات تجربہ سے ظاہر ہوتی ہے کہ بیماری کے علاج کرنے سے زیادہ مفید بات یہ ہے کہ بیماریوں کو ملک میں پھیلنے سے روکا جائے -

اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ تقسیم ملک کے وقت سے لیکر ۱۹۶۰ تک ہمارے پچھلے حکمران جو گذر چکے ہیں انہوں نے ۸۵ فیصدی دیہاتی آبادی کو کبھی اتنی طبی سہولتیں نہیں دی تھیں جتنی اب ہیں - وہ لوگ کبھی دیہات میں نہیں گئے تھے - اب Rural Health Centres قائم کر کے

وھاں preventive اور curative دونوں چیزوں کا خیال رکھا جاتا ھے ۔ وھاں out-door اور indoor دونوں قسم کے مریض فائدہ اٹھاتے ھیں ۔

جہاں تک Shortage of drinking water کا تعلق ھے میں اس کے متعلق عرض کروں گا کہ ھمارے ھاں پیٹ کی جو بھی بیماری ھوتی ھے اس میں ۶۰ فیصد اس پانی کی وجہ سے ھے ۔ تو حکوت کی طرف سے یہ کوشش کی جا رھی ھے ۔ کہ لوگوں کو پینے کا پانی مہیا کیا جائے ۔ اور اسی سال جب میں ڈیرہ اسماعیل خاں سے واپس آیا تو ھمارے Basic Democracies Department کے پاس Sanitary amenities کے کوئی ۲۰ لاکھ روپے تھے اور میں نے اسی وقت یہ ۲۰ لاکھ روپے بانٹ کر ڈویژن کو دیئے تاکہ یہ پانی کی سکیمیں مثلاً کنویں Receive tanks یا Hand Pump جو ھیں وہ ڈویژنل کونسل ان علاقوں کو پہنچائے جہاں ان کی ضرورت ھے تو اسی سال مجھے اپنے ایک ممبر سے معلوم ھوا ھے کہ ریگستانی علاقے کے لئے جیسا کہ حاجی محمد بخش تالپور ھر وقت چیختے رھتے ھیں ۔ کہ Desent Area اور Backward Area کے لئے تحصیل چھاچڑو کے اندر ھر تحصیل کے اندر دو دو Open wells بنائے گئے ھیں ۔ تو اسی طرح سے تین لاکھ روپے حیدر آباد ڈویژن کو دیئے اور ھم نے خاص طور پر یہ لکھا تھا Desert Area اور تھرپارکر اور ٹھٹہ کی جو اطراف تھیں ان کے لئے اچھی طرح سے یہ رقم مخصوص کی جائے ۔ آپ جاکر میرا حکم دیکھیے تو اس طرح ھم نے جو ۲۰ لاکھ روپے تھے وہ تقسیم کئے ھیں میں سمجھتا ھوں اس پر عمل ھو گیا ھو گا اور کچھ حد تک پانی کی یہ شکایت دور ھو گئی ھو گی لیکن اس کے علاوہ آئندہ سال ھماری جو پانی کی سکیمیں ھیں وہ دیہاتی اور شہری علاقوں کے لئے ھیں ۔ جس کے لئے ھم نے اپنا آفیشل سٹاف بڑھا دیا ھے ۵ سرکل ۷ ڈویژن اور ۶۴ سب ڈویژن ھم نے اسی لئے بڑھائے ھیں کہ یہ جو پانی کا مسئلہ ھے اسے ھم اگلے سال کوشش کر کے حل کر دیں میں جانتا ھوں کہ سب سے زیادہ مغربی پاکستان میں جو اھم مسئلہ ھے ۔ وہ پینے کے پانی کا مسئلہ ھے ۔ اور یہ سب سے اھم مسئلہ ھے انشاءاللہ میں اس سیشن کے بعد اس کی فوری توجہ دونگا ۔ تو جناب والا ۔ یہ تو رھا ھمارے Preventive side پر اب Curative side دیکھیے ۔ وہ یہ ھے کہ اس وقت ھم ڈسٹرکٹ ھیڈ کوارٹر کے ھسپتالوں کو upgrade کر رھے ھیں ۔ جہاں جہاں کمی ھے ۔ لیکن زیادہ تر ھم نے ڈسٹرکٹ ھیڈ کوارٹر

کے ہسپتالوں کو ۱۲۰ bed ہسپتال بنانا ہے اور اس آئندہ دو سال کے اندر پورے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز کے ہسپتال سب ہی ۱۲۰ beds کے ہو جائینگے اور اگلے سال بھی ہم نے ۵ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز کے لئے یہ Provision رکھی ہے - تو اس طرح ہم نے حکومت کی طرف سے ہر طرح سے کوشش کی ہے کہ ہسپتالوں کا معیار بڑھایا جائے وہاں سٹاف رکھا جائے اور انہیں Equip کیا جائے - اب میں اپنے معزز دوست عبدالباقی کو جواب دونگا - انہوں نے اپنے کوئٹہ اور مکران کے لئے کہا ہے اس وقت کوئٹہ کے اندر میڈیکل سکول بھی ہے - نرسنگ سکول ہے Health Technicians سکول ہے - یہ Teaching کی طرف سے ہے اب جناب والا - یہ ہے انتظام اس وقت آپ کے قلات ڈویژن کے اندر -

Ten Rural Health Centres have been allocated to Kalat which is the largest number according to the population as compared with any other area. following are complete and functioning :—

(1) Khuzdar.
(2) Dadhar.
(3) Panjgur.

یہ تین ہیں جو اسوقت کام کر رہے ہیں -

The other seven are under construction. They are—
(1) Wadh.
(2) Gandawa.
(3) Pasni.
(4) Awaran.
(5) Thump.
(6) Gajar.
(7) Ladghasht.

District Headquarters Hospital, Turbat is being up-graded and for that rupees five lakhs have been provided and rupees one and a half lakh have been utilized for equipment.

داد - گندوا - پسنی اوران تمپ - گاجر اور لاگشتی - اسکے علاوہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال تربت -

تو میرے دوست عبدالباقی کی جو شکایت تھی کہ ہمارے علاقے میں ہیلتھ کی طرف سے کوئی بھی Development نہیں کی گئی - ان اعداد و شمار سے معلوم ہو گا کہ آپ کو زیادہ سے زیادہ ہیلتھ کی سہولتیں مہیا کی جا رہی ہیں اور جناب والا - انہوں نے ایک D.H.O کے بارے میں کہا ہے - جس کے لئے انہوں نے مجھ سے ایک سوال بھی پوچھا ہے - لیکن میں ان کی اطلاع کے لئے یہ کہہ دوں کہ D.H.O کی

پوسٹ کے لئے ہم نے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو لکھا تھا جنہوں نے ہمیں اجازت دی تھی اسی سال کے اندر لیکن ہم نے اس کے لئے صرف Administration approval دی تھی - لیکن یہ پوسٹ ہم نے Provide نہیں کی تھی کہ اس سال رواں کے اندر یہ Function کرے لیکن ڈائریکٹر نے اپنی Savings سے یہ پوسٹ Create کی تھی اور آدمی کو لگایا تھا - لیکن ہم نے پھر فنانس ڈیپارٹمنٹ کو move کیا ہے کہ اپنے لئے بجٹ میں Provision رکھی جائے - لیکن فنانس ڈیپارٹمنٹ نے انکار کر دیا - اور ہمیں اس کے بدلے کوئی Provision نہیں دی ہے اسی لئے اس کی پوسٹ abolish کرنی تھی - اور مسٹر عباسی نے جو کہا ہے - کہ ہمارے علاقے میں ہسپتال بند کیا جا رہا ہے اور یہ کہ وہاں Rural Health Centre کھولا جا رہا ہے - اور وہ بھائی مجھے کہتا ہے کہ Rural Health Centre نہ کھلے - اور ہسپتال کھلے اور میں نے پہلے بھی اسے کہا ہے - کہ اچھا جی - ہم ہسپتال کھولے دیتے ہیں لیکن پھر آپ پچھتائینگے لیکن ان کے کہنے پر ہم نہیں چلیں گے - ہم ان کے علاقے کی ضروریات کو دیکھیں گے - اور انشاء اللہ اسے Rural Health Centre بھی دینگے - اور عبدالرحیم صاحب نے جیسا کہ فرمایا ہے کہ Seniority List کوئی نہیں رکھی جا رہی ہے - لیکن آن کی اطلاع کے لئے کہوں - کہ جناب والا - Seniority List پہلے سے موجود ہے لیکن کئی دوست یہ کہتے ہیں کہ ہمیں دوسروں سے Supersede کیا جائے اسی لئے ان لوگوں کی یہ شکایت ہوتی ہے - کہیں سنیارٹی لسٹ پہلے سے Exist کرتی ہے - پھر انہوں نے کہا کہ ٹیکے کے لئے رجسٹر رکھا جائے جس آدمی کو یہ ٹیکے لگائے جا رہے ہیں اس ٹیکے کے بارے میں یہ کہوں کہ یہ پنسلین اور دوسری ادویات جو ہمیں داؤد خیل سے سپلائی ہوتی ہیں اس پر ہمارا پہلے ہی سے Mark لگا ہوتا ہے گورنمنٹ آف ویسٹ پاکستان یا گورنمنٹ آف پاکستان ڈائریکٹریٹ تو اسی لئے میں نے باقی کہہ دیا ہے کہ جو بھی ٹیکے مریضوں کو لگنے چاہیں ان کے لئے رجسٹر Maintain کیا جائے -

Mr. Senior Deputy Speaker : The Question is :—

That the total of Rs. 41,03, 030, on account of 38-A—Health Services—Total New Expenditure (i) Recurring be reduced by Rs. 41, 03, 029.

(The motion was lost)

Mr. Senior Deputy Speaker: The question is—

That a sum not exceeding Rs. 43, 83, 840 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1964, in respect of Health Services.

(The motion was carried)

The following Demands were put from the Chair and carried:—

That a sum not exceeding Rs. 51, 400 granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964, in respect of Provincal Excise.

That a sum not exceeding Rs. 22, 440 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964, in respct of Forests.

That a sum not exceeding Rs. 17, 310 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Registration.

That a sum not exceeding Rs. 4, 46, 890 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964, in respect of Charges on account of Motor Vehicles Acts.

That a sum not exceeding Rs 1,01,830 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964, in respect of Other Taxes and Duties.

That a sum not exceeding Rs. 50,00,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Irrigation (Working Expenses).

That a sum not exceeding Rs. 2,44,500 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Other Irrigation Expenditure.

That a sum not exceeding Rs. 33,30,990 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of charges on Irrigation Establishment.

That a sum not exceeding Rs. 7,37,050 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Administration of Justice.

That a sum not exceeding Rs. 33,020 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Jails and Convict Settlements.

That a sum not exceeding Rs. 37,73,010 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Police.

That a sum not exceeding Rs. 40,10,220 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Frontier Regions.

That a sum not exceeding Rs.28,670 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Scientific Departments

That a sum not exceeding Rs. 91,12,350 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Education.

That a sum not exceeding Rs. 29,11,380 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Public Health.

That a sum not exceeding Rs. 53,470 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Co-operation.

That a sum not exceeding Rs. 2,77,280 granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Industries.

That a sum not exceeding Rs. 2,95,950 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Miscellaneous Departments.

That a sum not exceeding Rs. 1,96,08,900 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Civil Works.

That a sum not exceeding Rs. 1,29,990 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Charges on Buildings and Roads Establishment.

That a sum not exceeding Rs. 9,96,360 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Relief.

That a sum not exceeding Rs. 12,67,460 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Stationery and Printing.

That a sum not exceeding Rs. 43,11,170 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Miscellaneous.

That a sum not exceeding Rs. 38,30,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Payments of Commuted Value of Pensions.

That a sum not exceeding Rs. 12,620 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Capital Outlay on Provincial Schemes State Trading.

That a sum not exceeding Rs. 5,16,65,910 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respcet of Development.

That a sum not exceeding Rs. 18,90,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Capital Outlay on Salt Works.

That a sum not exceeding Rs. 4,79,66,060 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Construction of Irrigation Works.

That a sum not exceeding Rs. 3,39,71,800 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Capital Outlay on Improvement of Public Health.

That a sum not exceeding Rs. 4,36,50,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 164 in respect of Capital Outay on Schemes of Agricultural Improvement and Research.

That a sum not exceeding Rs. 8,46,99,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Capital Outlay on Industrial Development.

That a sum not exceeding Rs. 40,55,600 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Town Development Schemes.

That a sum not exceeding Rs. 21,40,88,930 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respcet of Capital Account of Civil Works outside the Revenue Account.

That a sum not exceedig Rs. 35,81,90,400 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June 1964 in respect of Loans and Advances by the Provincial Government.

Mr. Senior Deputy Speaker : The house now stands adjourned till 8·00 a.m. tomorrow.

The Assembly then adjourned till 8·00 *a.m. on Friday, the 28th June* 1962

1795 PLA—600 -10-8-64—SGPWP Lahore

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FOURTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN.

Friday, the 28th June, 1963.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore, at 8-45 a. m. of the Clock. Mr. Speaker, Mr. Mobinul-Haq Siddiqi, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqi, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ۝ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ۝ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ۝

پارہ ۱۹ سورہ ۲۵ رکوع ۱ آیات ۱ تا ۵

اور جو لوگ ہمارے سامنے پیش ہونے کا اندیشہ نہیں کرتے وہ اس طرح کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں آتے یا ہم اپنے رب کو سامنے دیکھ لیں یہ لوگ اپنے دلوں میں یا اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ رہے ہیں اور یہ لوگ حد (انسانیت) سے بہت دور نکل گئے ہیں۔ جس روز یہ لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے اس روز مجرموں کے لئے کوئی خوشی کی بات نہ ہوگی وہ چلا اٹھیں گے کہ پناہ ہے پناہ ہے ہم اس روز ان کے ان کاموں کی طرف جو کہ وہ (دنیا میں) کر چکے تھے متوجہ ہوں گے۔ پس اُن کو ایسا بے کار کر دیں گے جیسے پریشان غبار۔ (البتہ) اہل جنت اس روز قیام گاہ میں بھی اچھے رہیں گے اور آرامگاہ میں بھی سکون سے ہوں گے۔ اور اس روز آسمان بادلوں میں سے پھٹ جائے گا اور فرشتے زمین پر بکثرت اتارے جائیں گے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Question No. 2663. Not asked.

NUMBER OF GOVERNMENT SERVANTS BELONGING TO QUETTA DIVISION SCREENED OUT IN THE CIVIL SECRETARIAT

***2708. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state :—

(*a*) the number of Government Servants belonging to Quetta Division who were screened out in the Civil Secretariat, Lahore, with the grounds for screening out each officials ;

(*b*) whether it is a fact that the officials mentioned in (a) above were found fit for continuance in Government service by the Screening committee in 1959 ;

(*c*) whether it is a fact that after 1959, the Annual Confidential Reports of the said persons were satisfactory ;

(*d*) whether it is a fact that although the Annual Confidential Reports of one of the said officials for the year 1961 was very good, he was retired compulsorily in 1962 on the ground of inefficiency ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : (*a*) No, Government Servant belonging to the Quetta Division was screened out in the Civil Secretariat ;

(*b*) the question does not arise ;

(*c*) the question does not arise ; and

(*d*) the question does not arise.

بابو محمد رفیق—جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے یہ جواب صحیح نہیں ہے ۔ بہرحال اگر آپ کے نوٹس میں ایسے case لائے جائیں تو کیا آپ غور کرینگے؟

پارلیمنٹری سیکرٹری—ضرور ۔ اگر اس قسم کے cases یاد ہوں تو بتلا دیں ہم اس کی Separate انکوائری کرائیں گے جب بھی آپ کہینگے ۔

وزیر قانون (ملک قادر بخش)—اگر کوئی reversion ہوئی ہو تو اور بات ہے Screening کی اور بات ہے ۔ اس لئے میں یقین دلاتا ہوں کہ کوئی نہیں ہوا ہے ۔

بابو محمد رفیق—ہوا ہے ملک صاحب ۔

وزیر قانون — تو چھپاتے کیوں ہیں آپ ؟ نام بتلا دیجئے نا ۔

بابو محمد رفیق—اچھا پھر بتلاؤنگا ۔

JOINING CIVIL SERVICES

***2802. Mr. Muhammad Ishaq Khan Kundi :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration, be pleased to state whether it is a fact that *ex*-army men joining civil services after a specified date have not been given the benefits admissible under the Punjab Government (War Service)

Rules, 1943; if so, the date so specified and the circular embodying the instructions issued in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : Yes. It is a fact that the terminal date for the refixation of initial pay on the score of war concession was fixed by the former Punjab Government as the 31st March, 1963 in accordance with their letter No. 10273-52-377-Gaz., dated the 14th January, 1953. A copy of the letter is placed on the table of the house.

SCREENING OF CLASS IV GOVERNMENT SERVANTS

***2852. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a number of Class IV Government Servants have recently been screened out in various Departments if so, (*i*) their names, (*ii*) the length of service of each one of them, (*iii*) the names and respective offices in which they were serving ;

(*b*) whether Government have taken any steps to provide the said Class IV Government Servants, with alternative means of livelihood; if not, reasons thereof ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : (*a*) No.

(*b*) Does not arise.

AMOUNT SANCTIONED FOR THE DEVELOPMENT OF EACH DISTRICT DURING 1ST AND 2ND FIVE-YEAR PLAN

***2885. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state :—

(*a*) the amount sanctioned for the development of each District during 1st and 2nd Five-year Plan, respectively, and whether any amount sanctioned during the First Five-Year Plan has lapsed; if so, reasons therefor;

(*b*) the name of places along with their areas population treated as less developed, un-attractive and special area, respectively in each District and the amount spent during the 1st and 2nd Five-Year Plans on the development of these said areas ;

(*c*) the average annual income of a person living in the special, unattractive or less developed areas mentioned in (*b*) above ;

(*d*) the population and the area in square miles of 'Desert and Kohistan Regions, Khairpur and Hyderabad Divisions, respectively, and the average income of a person in the said Regions;

(*e*) the number of development schemes completed in Thar and Kohistan areas during 1st and 2nd Five-Year Plans ;

(*f*) whether it is a fact that less amount has been spent on the development of the areas mentioned in (*e*) above as compared to the amount spent in other areas, if so, reasons thereof ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul La'if Khan) : (*a*) to (*f*)—The allocations in the First and Second Five-Year Plans have been made on sectoral basis and not on Regional/district basis. The Annual Development Budget of West Pakistan, which is prepared each year to carry out the development programme envisaged in the Plan, also followed the pattern laid out in the body of the Plan.

Therefore, the information regarding the development expenditure in each district of West Pakistan is not readily available. It will require detailed economic analysis of the First and Second Five-Year Plans and also of the Annual Development Budget to determine the amount spent in each District of West Pakistan on development scheme during a specified period. To carry out this analysis, not only separate staff will to be put on this job exclusively, but it will take quite an appreciable time before this analytic study is completed. Same is the position of the statistics on *per capita* income in Pakistan. The National Income Statistics are not collected and compiled on District or Regional basis. To determine the *per capita* income of the person living in any specified area of West Pakistan, a detailed analysis of the National Income Statistics will be required and this exercise is bound to take a very long time. It is, therefore, not possible to give information asked for in this question. However, the member may rest assured that the Government is fully alive to the need for uniform development of all areas in West Pakistan and consistent with the resources and other economic considerations, full attention is being given to various Regions comprising the Province of West Pakistan.

میر حاجی محمد بخش تالپور—جو کم ترقی یافتہ علاقے ہیں، کیا آپ کے پاس ضلع وار ان کے عام رقبہ اور آبادی کی figures ہیں یا نہیں -

وزیر قانون (ملک قادر بخش)—ضلع وار information حاصل کرنے میں بہت وقت لگے گا مثلاً محکمہ تعلیم ہے ضلع وار سکولوں کے متعلق اور ان کی عمارتوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں کافی وقت لگے گا - اس طرح محکمہ ویٹرنری ہے - پی - ڈبلیو - ڈی ہے -

That will take a year's time to collect the information.

میر حاجی محمد بخش تالپور —کیا مغربی پاکستان میں کوئی پس ماندہ علاقے بھی ہیں ؟

وزیر قانون—کوئی خاص علاقوں کو تو ہم نے پس ماندہ قرار نہیں دیا البتہ ہمارے ہاں چند regions ہیں - جن میں کوئٹہ قلات اور صوبہ سرحد میں قبائلی علاقہ جات پس ماندہ ہیں - اسی طرح سندھ میں بھی کچھ ایسی جگہیں ہیں جن کو میں پس ماندہ کہوں گا - لیکن بعض ایسی جگہیں ہیں جن کو میں پس ماندہ نہیں کہہ سکتا -

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی—آپ لفظ پس ماندہ کو کیوں پسند نہیں کرتے - کسی علاقے میں جہاں سکول، سڑکیں ہسپتال وغیرہ نہ ہوں کیا اسے پس ماندہ کہتے ہیں یا نہیں -

وزیر قانون—یہ بھی کوئی سوال ہے -

میر حاجی محمد بخش تالپور—اگر کوئی پس مانده علاقه نہیں تو آج کی فہرست سوالات کے صفحه ۲۳ پر سوال نمبر ۳۳۰۶ کے اوپر آپ نے عنوان میں الفاظ "پس مانده علاقے" کیوں لکھا ہے ۔

وزیر قانون—آپ نے information development کی مانگی تھی اور اس طرح تو بلا وجه بحث میں جانا پڑے گا لیکن میں ایسا نہیں کروں گا ۔ یه بات ٹھیک ہے که ضلع وار کوئی Survey نہیں کی ۔ مگر ہوسکتا ہے سنده کا کوئی علاقه پس مانده یا less-developed ہو ۔ آپ نے جو information مانگی ہے ۔ وہ دے دی گئی ہے ۔ اب آپ نے پوچھا ہے ۔

(b) the name of places along with their areas and population treated as less-developed, unattractive and special area, respectively in the each district.

اس کے متعلق ہم نے کوئی سروے نہیں کیا ۔

میر حاجی محمد بخش تالپور—کیا آپ بتا سکتے ہیں کونسا علاقه پس مانده ہے ۔

وزیر قانون—انہوں نے پوچھا ہے که—

"The amount spent during the 1st and 2nd Five-Year Plans on the development of these said areas".

میں نے کہا ہے که اس amount کا حساب کرنے کے لئے علیحده سٹاف اور کافی وقت چاهئیے ۔

Mr. Speaker : You may give fresh notice.

میر حاجی محمد بخش تالپور—آپ کہتے ہیں که کوئی پس مانده علاقه نہیں ہے ۔ پھر اس کی کیا وجوهات ہیں که آپ نے Detailed Expenses میں بعض علاقوں کو پس مانده علاقے قرار دیا ہے ۔

Minister of Law : You read part (b) of the question. The member wants amounts and he should confine himself to that only.

APPLICATION AGAINST A. S.-I. OF WIRAWAH, DISTRICT THARPARKAR

***2888. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department, be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that in October, 1962 the Deputy Commissioner, Tharparkar, forwarded the application of one Ishwar Lal, son of Davjimal Lohana, resident of Nagarparkar, District Tharparkar, against A. S.-I. Mr. Arbab Ali and others of Wirawah, District Tharparkar to the Anti-Corruption office for investigation;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative (*i*) the nature of the allegation made in the application; (*ii*) the date on which the said application was received in the Anti Corruption office and the date on which the inquiry into the allegations was completed; (*iii*) the number of statements recorded by the inquiry officer together with the dates and places on which the statements were received; (*iv*) finding of the inquiry officer, (*v*) in case there was any delay in the submission of the report by the inquiry officer, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چوہدری سلطان محمود) - (الف) ایشور لال ولد دیو جی مل نے ایک استغاثہ دائر کیا جس میں انڈس رینجرز کے ایک اے-ایس - آئی - ارباب علی اور ۱۲ کانسٹیبلوں کے خلاف بدعنوانیوں کے الزامات درج تھے جو سپرنٹنڈنٹ پولیس تھرپارکر نے نمبر ۶۹۳۹، مورخہ ۳۱-۸-۶۲ کے تحت افسر انسداد رشوت ستانی جنوبی حلقہ کو بھیج دی تھی -

(ب) (۱) اے-ایس-آئی - ارباب علی اور ۱۲ کانسٹیبلوں کے خلاف یہ الزامات ۱۵،۸۰۰ روپے کے سرقہ بالجبر سے متعلق تھے -

(۲) یہ استغاثہ سپرنٹنڈنٹ پولیس تھرپارکر نے افسر انسداد رشوت ستانی جنوبی حلقہ کو مورخہ ۳۱-۸-۶۳ کو بھیجا تھا - افسر انسداد رشوت ستانی نے ۷-۹-۶۲ کو سب انسپکٹر عملہ انسداد رشوت ستانی امر کوٹ کو اس معاملہ کی تحقیق کرنے کی ہدایت جاری کی - سب انسپکٹر نے ۲۰ گواہوں کے بیانات لئے - بتاریخ ۳-۴-۶۳ افسر انسداد رشوت ستانی کو اپنی رپورٹ پیش کی - افسر رشوت ستانی نے سب انسپکٹر کو مورخہ ۲۳-۴-۶۳ کو اے-ایس-آئی - ارباب علی کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی ہدایت کی - چنانچہ ۲۵-۴-۶۳ کو یہ مقدمہ درج ہو گیا اور گواہوں کے بیانات قلمبند کئے گئے -

(۳) حسب ذیل کیفیت نامہ گواہوں کی تعداد کو جن پر تحقیقاتی افسر نے جرح کی اور تاریخوں اور مقامات کو جب اور جہاں تحقیاتی افسر نے گواہوں کے بیانات قلمبند کئے -

تعداد گواہان	تاریخ جب بیان قلمبند کیا گیا	جگہ کا نام
۶	۲-۵-۶۳	امر کوٹ
۲	۳-۵-۶۳	امر کوٹ
۳	۸-۵-۶۳	کراچی

تعداد گواهان	تاریخ جب بیان قلمبند کیا گیا	جگہ کا نام
٥	١١-٥-٦٣	مٹھی
١	١٢-٥-٦٣	مٹھی
٥	١٣-٥-٦٣	نگر پار کر
١	١٥-٥-٦٣	ڈاھوڈا ڈھل
٢	١٥-٥-٦٣	ڈاھوڈا ڈھل
١	٢٣-٥-٦٣	ھراہ
٢	٢٥-٥-٦٣	چوٹل

صرف تین گواھوں پر جرح باقی ھے ۔ تحقیقاتی کام کی تکمیل سے پہلے ملزم افسر کا جواب بھی حاصل کرنا باقی ھے ۔ تحقیقاتی کام بڑی عجلت سے ھو رھا ھے اور توقع ھے کہ وہ چودہ دن کے اندر اندر مکمل ھو جائیگا ۔ اس معاملے کی تحقیق میں کوئی تاخیر نہیں ھوئی ھے ۔

مسٹر حمزہ—پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ھے کہ تحقیقات بڑی عجلت سے ھو رھی ھے انہوں نے اپنے جواب کے پہلے حصے میں فرمایا ھے کہ ٣١-٨-٦٢ کو درخواست دی گئی تھی اور ساتھ ھی یہ بھی کہتے ھیں ۔ کہ تحقیقات عجلت سے ھو رھی ھیں ۔ تو ھم عجلت کے کیا معنی اخذ کریں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری—تحقیقات کرنے میں بعض اوقات تاخیر گواھوں کو Contact کرنے کی وجہ سے ھوتی ھے ۔ اور یہ تاخیر ناگزیز ھے ۔

مسٹر حمزہ—آپ ان الفاظ کو واپس لے لیں ۔ یا ڈکشنری میں اس لفظ کے معنی بدل دیں ۔

Mr. Speaker : It is not a Supplementary question. It is a suggestion.

میر حاجی محمد بخش تالپور—ڈاھوڈاڈھل جو نام جواب میں لیا گیا ھے ۔ کیا یہ پاکستان ھی کا کوئی شہر ھے ۔

DEVELOPMENT SCHEMES IN THE PRONINCE

***2906. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a sum of Rs. 1,568 crore was provided in the budget for the year 1962-63 for certain development schemes in the province; if so; (*i*) the amount allotted to each Division and (*ii*) the full details of allocation of funds made to Quetta Division along with the total amount spent on each development scheme in Loralai, Zhob and Pishin Tehsils ;

(*b*) the names of the development schemes with total expenditure incurred on each scheme division-wise ;

(*c*) whether it is a fact that Quetta Division has not been given its due share out of the amount mentioned in (*a*) above ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, the reasons thereof ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan) (*a*) The total amount budget for the development scheme in West Pakistan for the year 1962-63 is Rs. 1,56·8 crores and not Rs. 15,68 crore. Broadly speaking, the development schemes included in the Development Budget are of two categories; firstly, the schemes of which the location is specified and secondly, the schemes which are to be implemented on Provincial basis and therefore, their exact location is not specified in the Budget. The total amount allocated to the first category of schemes comes to nearly Rs. 79·45 crores out of which Quetta Division gets Rs. 4·58 crores. Out of the remaining amount, nearly Rs. 46 crores are allocated to Provincial basis schemes, *e. g.*, "Opening of Primary Schools for 12 lac children", "Rural Development Fund through Basic Democracies", etc. of which the benefits accrue to the various parts of West Pakistan more or less equally. The balance represent the Railways Budget.

The information regarding the development expenditure in Loralai, Zhob and Pishin Tehsils during the current year is not available and will have to be collected from a number of Departments/offices before the information can be made available. This will involve an effort and time which will be disproportionate to the value of the end product.

(*b*) This information will also have to be collected from a large number of Departments and Agencies and the observations made in (*a*) above equally apply here,

(*c*) No. The population of Quetta Division is 1·47% of the total population in West Pakistan, whereas, the allocation made to this Division for the first category of schemes mentioned in the answer to clause (*a*) is 5·8% of the total amount allocated to such schemes in West Pakistan.

(*d*) In view of the answer to (*c*) above, this does not arise.

بابو محمد رفیق—آپ نے یہ اندازہ کیسے لگا لیا ۔ کہ جو اعداد و شمار اس سوال کے جواب کی غرض سے اکھٹے کئے جانے تھے ۔ انکا کوئی فائدہ نہیں تھا ۔ اسکے تو یہ معنی ہوئے ۔ کہ میں نے یونہی سوال کر دیا تھا ۔ یا یہ الفاظ دیگر میں یہ سمجھنے پر مجبور ہوں کہ آپ یہ مطلوبہ اعداد و شمار جمع کرنے میں ناکام رہے ہیں ۔

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh) : The idea of putting questions and getting replies is to get information. تو اس information کو جمع کرنے کے لئے جتنی بھی جلدی ممکن ہو سکتا ہے ۔ ہم جمع کر کے معزز ممبر کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں ۔ لیکن بعض اوقات اطلاعات جمع کرنے کے لئے چھ آٹھ مہینے درکار ہوتے ہیں ۔ کیونکہ صوبے کے مختلف محکمے کام کرتے ہیں ۔ تو اس Dislocation کے پیش نظر میرے خیال میں وہ جواب Proportionate نہیں ہوتا ۔ یہ میرا نظریہ ہے ۔ ہو سکتا ہے ۔ آپ اس سے اتفاق نہ کریں ۔

TRANSFER OF CERTAIN DEVELOPMENT SCHEMES FROM CENTRAL GOVERNMENT TO PROVINCIAL GOVERNMENT

***2902. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Central Government had transferred some of their development schemes to the Provincial Government, if so, the names of such schemes with their location and the amount received from the Central Government for the completion of the said schemes ;

(*b*) whether it is a fact that some of the above schemes are still incomplete ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, reasons thereof and the action Government intend to take to complete them ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan) : The information is being collected from the Provincial Government Departments and Autonomous Bodies. As and when the information from all the quarters is received in this Department, a consolidated reply will be prepared and placed before the House.

ALLOTMENT OF A 'C' TYPE QUARTER FOR COMMUNITY CENTRE IN CHAUBURJI GARDENS ESTATE, LAHORE.

***2924. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Estate Officer to Government of West Pakistan had informed the General Secretary, Residents, Welfare Association Chauburji Gardens Estate, Lahore, in Para. 4 of his letter No. 7070-EO 4143, dated 15th November 1957, that the desirability of allotment of a 'C' type quarter for the community centre would be considered in due course when the community centre was fully established and 'C' type quarter fell vacant ;

(*b*) whether it is a fact that no 'C' type quarter has so far been allotted for the said community centre although a number of 'C' type quarters have fallen vacant since November, 1957 ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to allot a 'C' type quarter for the said community centre now, if not reasons thereof ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : (*a*) Yes,

(*b*) Yes. As there is very acute shortage of Government accommodation for residential purposes, it has not been found possible to allot a 'C' type quarter to the said community centre for the present.

(*c*) As in (*b*) above.

خان اجون خان جدون — ۱۹۵۷ء میں جب آپ ''سی'' ٹائپ کوارٹر الاٹ کرنے لگے تھے تو آپ نے وعدہ کیا تھا تو آپ اس وعدہ کو پورا کرتے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری—ابھی دوسرے Claimant ہیں اور انکے Claim کو ترجیح دیجاتی رہی ہے ۔ جب انکے Claim کو بہتر سمجھا جائیگا انکو کوارٹر دیا جائیگا ۔

خان اجون خان جدون—کمیونیٹی سنٹر والوں سے پچھلے ۵-۶ سالوں سے وعدہ کیا گیا تھا کہ آئندہ کوارٹر آپکو دیں گے لیکن نہیں دیا گیا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری—اسکے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

SUPPLY OF ELECTRICITY TO THE OFFICE OF THE CIVIL JUDGE AND POLICE OFFICE IN BHAKKAR TEHSIL

***2999. Khan Amanullah Khan Shahani :** Will the Parliamentary Secretary, S. and G.A. D. be pleased to state, whether it is a fact that electricity has not been provided in the office of Civil Judge and Police Office in Bhakkar Tehsil although electricity is available there, if so, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری—(چودھری سلطان محمود) — جی ہاں ۔ بھکر تحصیل میں سول جج اور پولیس کے دفاتر کے لئے بجلی مہیا کرنے کی غرض سے خاکے اور تخمینے تیار کئے جارہے ہیں ۔

مسٹر امان اللہ خان شہانی—بجلی کب تک دیجائیگی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری—یہ بتانا تو مشکل ہے ۔ بجلی منظور ہونے سے میرا مطلب یہ ہے کہ کام شروع ہوگیا ہے اور انشاء اللہ جلد سے جلد مل جائیگی ۔

مسٹر امان اللہ خان شہانی—کیا یہ درست ہے کہ اگر پولیس کو بجلی مہیا کیگئی تو وہ کام کرنے کے بجائے بجلی کے پنکھوں تلے بیٹھے رہیں گے اس وجہ سے انکو بجلی نہیں دی گئی ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری—نہیں عنقریب بجلی دیجائیگی ۔

مسٹر امان اللہ خان شہانی—عنقریب کی ذرا تشریح کریں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری—بہت جلد ہو جائیگا۔

NOMINATION OF MINISTERIAL STAFF TO P. C. S.

***3004. Major Abdul Majid Khan :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that in the former Province of North-Western Frontier, members of the ministerial establishment were nominated by Government to P. C. S. cadre ;

(*b*) whether it is a fact that members of ministerial establishment are still being nominated by Government for P. C. S.;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the total number of persons so nominated after integration and the number amongst them belonging to the former North-Western Frontier Province ?

Parliamentary Secretary. (Chaudhri Sultan Mahmood).

(*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) After integration 5 persons from amongst the ministerial establishment have been appointed to the P. C. S.(Executive Branch). Of these officers, none belonged to the former N.-W.F.P. The reason for this was that according to the integration policy vacancies in the cadre of P.C.S. (E.B.) which existed immediately before integration and were not to be filled by direct recruitment, had to be filled by promotion from within the respective integrating units. As all these 5 vacancies had occurred before integration in the cadre of P.C.S. (E. B.) of the former Punjab, they were filled from amongst the ministerial establishment of the former Punjab only.

RAISING THE STATUS OF THE OFFICE OF THE WEST PAKISTAN PUBLIC SERVICE COMMISSION

***3032. Syed Ahmed Saeed Kirmani** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General-Administration be pleased to state :—

(*a*) whether any proposal is under the consideration of Government to raise the status of the office of the West Pakistan Public Service Commission to that of the West Pakistan Secretariat :

(*b*) if answer to (*a*) above be in affirmative, the approximate period by which a decision will be taken in the matter ;

(*c*) whether it is a fact that the status of the office of the Sind Public Service Commission was at par with the status of the former Sind Civil Secretariat ?

Parliamentary Secretary, (Chaudhri Sultan Mahmood) :

(*a*) Yes.

(*b*) The proposal relating to the raising of the status of the office of West Pakistan Public Service Commission to the Secretariat level is closely linked with another proposal regarding the introduction of Section Officers' scheme in the aforesaid office. The latter proposal has been referred to the Central Government for final decision. It has been decided that the consideration of the former proposal should be kept pending till the final decision of the Government on the introduction of the Section Officer's Scheme in the West Pakistan Public Service Commission.

(*c*) Yes.

DEVELOPMENT SCHEMES

***3043. Babu Muhammad Rafiq**: Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that an allocation of Rs. 1,45,36,670,00 had been made in the budget for the year 1962-63 for development schemes, if so, the expenditure incurred on each scheme, division-wise ;

(*b*) whether it is also a fact that Quetta Division has not been given due share in such schemes; if so, reasons thereof, and the action Government have taken so far to industrialize the Division ?

Parliamentary Secretary. (Mr. Abdul La'if Khan) : (*a*) The amount budgeted for the year 1962-63 for development schemes is Rs. 156·8 crores. This also includes the Railways Budget. In the first place, the financial year 1962-63 will end on 30th June, 1963. Secondly, compilation and reconciliation of accounts will take considerable time. It, is therefore, not possible at this stage to indicate the amount that will be actually spent on the development schemes included in the Development Budget for 1962-63.

(*b*) No.

بابو محمد رفیق—کوئٹہ قلات ڈویژن کو جو گرانٹ دی گئی تھی کیا گورنمنٹ ان محکموں کے خلاف کوئی کارروائی کرے گی جنہوں نے اس گرانٹ کو اپنی نا اہلی کیوجہ خرچ نہیں کیا۔

وزیر قانون—(ملک قادر بخش) اگر نا اہلی کیوجہ نوٹس میں لائی جائیگی تو ضرور باز پرس ہو گی۔

CHOLISTAN AREA OF BAHAWALNAGAR, BAHAWALPUR AND RAHIMYAR KHAN

***3060. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state:—

(*a*) the annual income derived from and the expenditure incurred in the Cholistan area of Bhawalnagar, Bahawalpur and Rahimyar Khan during 1961-62 and 1962-63;

(*b*) the details of the development schemes, if any, which are under way in the above said areas, if none, reasons therefor;

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر عبدالطیف خان)—دوسرے پنج سالہ منصوبہ میں رقم کی تعین سیکٹر کی اساس پر کی گئی ہیں۔ نہ کہ ڈویژن یا ضلع کی۔ سالانہ ترقیاتی بجٹ میں بھی وہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے جو پنج سالہ منصوبہ میں مقرر کیا گیا ہے — اس لئے کسی خاص علاقے سے متعلق ترقیاتی اخراجات کی معلومات حاصل کرنا آسان نہیں۔ سوال میں مطلوبہ اطلاع مہیا کرنے کے لئے سالانہ ترقیاتی بجٹ کا تفصیلی معاشی تجزیہ درکار ہے۔ اس تجزیہ کے لئے طویل مدت چاہئیے۔ اس پر جو محنت اور مشقت صرف ہوگی وہ حاصل ہونے والے نتیجہ کے مقابلے میں بہت زیادہ ہوگی۔

REPRESENTATION GIVEN TO FORMER PUNJAB AREA IN SERVICES

***3086. Malik Sarfraz Khan:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that all the Section Officers dealing with establishment cases in all the Administrative Departments of the Secretariat belong to Integrating Units other than the former Punjab; if so, reasons therefor :

(*b*) whether it is a fact that at the time of Integration former Punjab was not given representation in services in proportion to its population; if so reasons therefor;

(*c*) whether it is a fact that the various integrating Units are not given representation in the recruitment of Clerks and Assistants in the West Pakistan Secretariat on the basis of their population, if so, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood). (a) It is not true. However, a statement showing the particulars of Section Officers dealing with the Establishment cases in Secretariat Departments is placed on the table of the House.

(*b*) The West Pakistan Council of Administration had determined the strength of each of the Departments of the West Pakistan Secretariat in relation to the number of posts existing in the Secretariat Department of the Integrating Units particularly because the question of absorption of the staff of the Integrating Units was involved. Since then the strength is determined on the basis of work load only and is kept under constant review to ensure the maximum efficiency with economy.

(c) Under the West Pakistan Secretariat Ministerial Service Rules 80% of the vacancies of Secretariat Assistants to be filled by initial recruitment shall be reserved for the *bona fide* residents of the various zones in proportion to their population according to the census figures provided that if no suitable candidate is available from the zone to which a vacancy is allocated, the vacancy may be filled on merit from among the candidates domiciled in any part of Pakistan. The posts of Clerks are filled from among candidates domiciled in West Pakistan.

Statement showing the particulars of Section Officers dealing with the Establishment cases in Secretariat Departments:—

Serial No.	Name and Designation	Name of the Department	Name of the Integrating Units.
1	2	3	4
1	Mr. M. H. Jafari. .. Section Officer, XIV	Services and General Administration Department.	Former Punjab
2	Mr. Muhammad Aslam, P.C.S. Section Officer (General)	Agriculture Department	..
3	Mr. Muhammad Nafees, Section Officer (A)	Auqaf Department ..	Bahawalpur
4	Mr. A. K. Khan, Section Officer (V)	Basic Democracy and Local Government Department.	Punjab
5	Mr. Abdul Halim Khan, Section Officer (General).	Communications and Works Department.	Sind
6	Raja Sardar Khan, Section Officer (General)	Co-operation and Labour Department.	Punjab
7	Mr. Ghulam Muhammad Section Officer (General).	Education Department	N.W. F. P.
8	Mr. Khadimali M. Dareshani, Section Officer (A).	Finance Department ..	Sind
9	Malik Ghulam Dastgir, Section Officer, Establishment.	Food Department ..	Punjab
10	Haji Ghulam Nabi, Section Officer (General).	Health Department ..	Baluchistan.
11	Mr. Abdul Rahim Munshey ..	Home Department ..	Sind
12	Sh. Muhammad Karamatullah, Section Officer (VIII).	Industries and Commerce Department.	Direct Recruitment
13	Mr. Nisar Ahmad, Section Officer (General).	Information Department	Ditto
14	Kazi Shafi Muhammad, Section Officer (General)	Irrigation and Power Department.	Sind.
15	No Section Officer is working in this Department on Establishment sides.	Law Department ..	
16	Mr. A. A. Siddiqi, Section Officer (General).	Planning and Development Department.	Sind.

Question No. 3113. Not asked.

PROMOTION OF PROSECUTING D. S. Ps., AS S. Ps.

***3130. Mr. S. M. Sohail :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Prosecuting D. S. Ps. are not promoted S. Ps. even though they are well qualified and have a wide legal experience;

(b) whether it is a fact that the Law Reforms Commission have recommended for the promotion of Prosecuting D. S. Ps. as additional S. Ps. (Prosecution) in important districts, if so, whether Government intend to implement the recommendation;

(c) whether any scheme is under the consideration of Government for the promotion of Prosecuting D. S. Ps. in the Anti-Corruption, Special Branch or any other similar organisation ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) (*a*) Officers in the Prosecution Line are recruited for specified Police duties which are not similar to those performed by the officers of the Executive Wing. The Prosecuting D. S. Ps. are, therefore, not considered eligible for promotion to the rank of S. P. for district duties.

(*b*) The recommendation of the Law Reforms Commission so far as promotion of Prosecuting D. S. Ps. is concerned is still under consideration. The question of its implementation, therefore, does not arise.

(*c*) In order to provide promotion prospects for the Prosecuting D.S. Ps., as it since been decided to promote them as S. P. in the Anti-Corruption Establishment on merit.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : When was the report of the Law Reforms Commission received ?

Parliamentary Secretary : Probably in 1959-60.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Is it still under consideration ?

Parliamentary Secretary : That I have already answsred.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Are there any reasons for this long delay ?

Parliamentary Secretary : Sir, it is a very important issue and is still under consideration.

خواجہ محمد صفدر—انہوں نے کیا جواب دیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکریٹری - میں نے کہا ہے کہ مناسب وقت لگے گا - اس کے لئے میں خود عرض کرونگا -

خواجہ محمد صفدر—وقفہ سوالات میں تقاریر نہیں ہونی چاہئیں اگر تقریریں ہی کرنی ہیں تو نیاز مند اچھا خاصا جواب دے سکتا ہے -

وزیر قانون (ملک قادر بخش) سستے نہ بنئیے خواجہ صاحب ۔ قوم کا کام کریں ۔ بہت سستے بن گئے ہیں آپ ۔ اتنے cheap نہ بنئیے ۔

مسٹر حمزہ—لا کمشن کو refer کرنیکی کیا غرض و غایت ہے ۔

Minister of Law : It does not arise. I refuse to answer.

خواجہ محمد صفدر—جناب وزیر صاحب کو یہ حق قطعاً نہیں پہنچتا کہ وہ فیصلہ کریں کہ سپلیمنٹری کوسچن اس سوال کے جواب سے پیدا ہوتا ہے کہ نہیں اور وہ یہ کہیں کہ چونکہ supplementary question اصل سوال کے جواب سے پیدا نہیں ہوتا اس لئے میں انکار کرتا ہوں اس کا جواب دینے سے اس کا فیصلہ آپ نے کرنا ہے ۔

Mr. Speaker : I quite agree that it is not the business of the Law Minister to say whether this question is admissible or not, but he can contend the point with the permission of the Chair.

Minister of Law : I can refuse, while addressing the Chair, to disclose any information from the Government side.

خواجہ محمد صفدر—اس پوزیشن سے مجھے کسی حد تک اتفاق ہوگا ۔ لیکن انہوں نے جو جواب دیا ہے اس سے مجھے کوئی اتفاق نہیں ۔

Mr. Speaker : This is correct. If the Minister does not want to answer, he may avoid the answer on some ground.

خواجہ محمد صفدر—جس طرح سے انہوں نے جواب دیا ہے اس سے قطعاً مجھے اتفاق نہیں ۔

Minister of Law : You agree Sir that I was within my right.

Khawaja Muhammad Safdar : Not at all, Sir.

DIVISION-WISE NUMBER OF CLASS I OFFICERS SERVING IN THEIR HOME DIVISIONS

***3136. Mr. Gul Muhammad :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state:—

(a) the Division-wise number of Class I Officers serving in the Departments, under the administrative control of the Provincial Government;

(b) the Division-wise number of Class I Officers serving in their home divisions;

(c) the Division-wise number of Class I Officers serving in the Divisions to which they do not originally belong ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood The available information is placed on the table of the Assembly.

Appendix A

Serial No.	Name of Department		Karachi	Hyderabad	Khairpur	Quetta	Kalat	Bahawalpur	Multan	Lahore	Sargodha	Rawalpindi	Peshawar	D. I. Khan
1	Health	(a)	43	37	8	9	..	1	31	79	7	8	24	
		(b)	24	20	2	2	..	5	4	43	3	..	20	..
		(c)	19	17	6	7	..	8	27	36	4	8	4	4
2	Auqaf	(a)	1	1	..	..	..	..	..	1	..	..	1	..
		(b)	1	1	..	..	..	..	..	..	..	..	1	..
		(c)	..	..	..	..	..	..	..	1	..	..	..	..
3	Basic Democracies and Local Government.	(a)	3	5	6	5	3	4	5	5	5	5	7	3
		(b)	..	1	2	4	1	2	1	3	1	3	5	1
		(c)	1	4	3	..	1	1	3	1	3	1	2	1
4	Communication and Works.	(a)	2	4	9	..	..	1	2	19	3	3	10	1
		(b)	..	..	..	..	..	..	..	9	..	1	5	..
		(c)	2	4	9	..	..	1	2	10	3	2	5	1
	Co-operation, Labour and Social Welfare.	(a)	9	3	3	1	..	..	3	13	1	4	3	..
		(b)	3	..	..	..	..	..	..	4	..	..	1	..
		(c)	3	3	1	1	..	..	3	9	1	4	2	..

6	Finance	(a)	2	2	..	1	1	1	..	2+3=5	1	1	1	1	
		(b)	..	..	..	..	..	..	..	1	..	..	..	..	
		(c)	..	..	..	..	...	..	..	2+2=4	..	1	1	1	
7	Food	(a)	2	2	..	1	1	2		2	..	..	1	..	
		(b)	1	1	..	..	..	1		1	..	..	1	..	
		(c)	1	1	..	1	..	1		1	..	..	..	..	
8	Industries and Commerce	(a)	14	..	5	..	..	3	3	48	3	..	4	..	
		(b)	3	..	..	1	..	..	..	30	1	..	3	..	
		(c)	11	5	..	1	..	..	3	18	2	..	1	..	
9	Information	(a)	2	2	1	1	..	1	1	10	1	1	3	1	
		(b)	2	2	1	..	..	..	..	6	..	..	2	..	
		(c)	..	..	..	1	..	1	1	4	1	1	1	1	
10	Planning and Development	(a)	..	..	1	1	..	..	2	8	2	1	..	..	
		(b)	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	
		(c)	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	
11	Board of Revenue	(a)													
		(b)			Nil										
		(c)													
12	Irrigation and Power	(a)	..	5	10	4	2	13	4	..	18	..	6	1	Information is not complete.
		(b)	..	2	5	..	..	7	..	..	2	..	5	6	
		(c)	..	3	5	4	2	10 (For both Divisions).	..	..	16	..	1	1	

Appendix A—concld.

Serial No.	Name of Department		Karachi	Hyderabad	Khairpur	Quetta	Kalat	Bahawalpur	Multan	Lahore	Sargodha	Rawalpindi	Peshawar	D. I. Khan
13	*Home Department*—													
	(1) Prisons Department	(a)	1	2	1	..	..	2	2	1	1	..	3	1
		(b)	..	..	..	..	..	..	..	..	1	..	1	..
		(c)	1	2	1	..	..	2	2	1	..	..	2	1
	(2) Civil Defence Department.	(a)	1	..	..	..	..	..	..	2	..	..	..	..
		(b)	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..
		(c)	1	..	..	..	..	..	..	2	..	..	..	..
	(3) Rangers Department	(a)	2	..	..	..	..	1	..	12	3	11	10	3
		(b)	..	..	..	..	..	1	..	4	..	..	..	..
		(c)	..	8	2	..	..	11	..	17	..	..	..	..
	(4) Tribal Affairs	(a)	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	1	1
		(b)	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	1	1
		(c)	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..

*These are posts of Deputy Directors, Planning and Development, attached to Commissioners.

14	Agriculture, Forests—Peshawar Region.	(a)	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	15	1 Information submitted for 1 Peshawar Region only.
		(b)	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	11	..
		(c)	..	..	..	..	..	..	..	..	..	..	4	
15	*Services and General Administration Department*—													
	(1) District and Sessions Judges and Addl. District and Sessions Judges and Special Judges.	(a)	5	8	6	1	1	2	6	7	5	5	4	1
		(b)	..	1	2	..	..	..	..	3	..	..	..	..
		(c)	5	7	4	1	1	2	6	4	5	5	4	1
	(2) Anti-Corruption Department.	(a)	..	2	..	..	..	..	..	4	..	..	1	..
		(b)	..	1	..	..	..	..	..	2	..	..	1	..
		(c)	..	1	..	..	..	..	..	2	..	..	..	..
	(3) C.S.P, G.A.R, Listed Post Holders, Senior Time Scale Holders	(a)	10	11	14	9	5	8	19	14	11	14	26	12
		(b)	..	5	3	3	..	..	..	7	..	..	10	..
		(c)	10	6	11	6	5	9	18	7	11	14	16	12
	(4) P. C. S. Executive Branch	(a)	33	31	62	39	17	15	39	47	32	23	53	10
		(b)	29	22	20	28	18	10	4	18	11	3	46	..
		(c)	4	9	23	11	9	5	35	29	21	20	7	10

CASES OF CORRUPTION REGISTERED AGAINST GOVERNMENT EMPLOYEES

*3172. **Chaudhri Sai Muhammad :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state :—

(*a*) the number of cases of corruption registered against Government employees by the Anti-Corruption Department in 1962 ;

(*b*) out of the cases mentioned in (*a*) above—(*i*) the number of cases in which gazetted officers were involved, (*ii*) the number of cases out of these that have been decided along with the nature of punishment awarded in each case, (*iii*) the number of cases in which non-gazetted employees were involved and the number of cases out of these that have been decided ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود)—(الف) یکم جنوری ۱۹۶۲ء کو عملہ انسداد رشوت ستانی کی تحویل میں ۴۵۹ مقدمات رجسٹری شدہ اور ۱۰۰۳۳ مقدمات زیر تفتیش تھے۔ سال ۱۹۶۲ء کے دوران عملہ مذکور نے ۴۶۹ تازہ مقدمات رجسٹر کئے اور ۱۳۷ نئی تحقیقاتی کارروائیاں کیں۔

(ب) (۱) سال ۱۹۶۲ء کے دوران ۳۴ تازہ رجسٹر کئے ہوئے مقدمات اور ۸۲ تازہ منعقد شدہ تحقیقات میں جریدی افسران ماخوذ تھے۔ مجموعی طور پر ۱۱۰ رجسٹرڈ مقدمات اور ۳۲۸ تحقیقاتوں میں جریدی افسران ماخوذ ہوئے۔

(۲) ۲۶۹ مقدمات جن میں ۱۰ مقدمے جریدی افسروں کے خلاف تھے۔ عدالتوں میں چلائے گئے۔ ان میں سے بشمول ان ۵ مقدموں کے جو جریدی افسروں کے خلاف چلائے گئے تھے ۱۶۳ مقدمات میں سزائیں ہو گئیں۔ سزائیں تا برخاست عدالت قید سے لیکر ۷ سال قید با مشقت تک ہوئیں اور جرمانے ۱۰۰ روپے سے لیکر ۳۰،۰۰۰ روپے تک عائد کئے گئے۔ ۳۱۳ مقدمات اور تحقیقاتیں جن میں سے ۶۰ میں جریدی افسران ماخوذ تھے محکمانہ کارروائی کے لئے محکمے کے سپرد کئے گئے۔ ۲۸ مقدموں اور تحقیقاتوں میں جن میں سے ۳ جریدی افسران ماخوذ تھے۔ سزائیں ہوئیں۔ سزاؤں میں برطرفیاں، جبری فارغ خدمتی، اضافوں کی موقوفیاں، ملازمتوں سے برخاستگی اور ملامتیں اور انتباہ شامل تھے۔

(۳) مذکورہ معلومات پیرا (ب) (۱) اور (۲) میں فراہم کر دی گئی ہیں مختصراً عرض ہے کہ سال ۱۹۶۲ء کے دوران

میں ۴۳۵ تازہ رجسٹرڈ مقدمات اور ۶۳۱ تازہ تحقیقات میں غیر جریدی افسران شامل تھے - مجموعی طور پر ۸۱۸ رجسٹرڈ مقدمات اور ۱۴۱۸ تحقیقاتوں میں غیر جریدی افسران ماخوذ ہوئے - غیر جریدی افسروں کے خلاف ۲۰۹ مقدمات عدالتوں میں چلائے گئے - ان میں سے ۱۰۹ میں سزائیں ہو گئیں سزائیں تا برخاست عدالت قید سے لیکر ۷ سال قید با مشقت تک ہوئیں اور جرمانے ۱۰۰ روپے سے لیکر ۳،۰۰۰ روپے تک عائد کئے گئے -

غیر جریدی افسروں کے خلاف ۲۵۳ مقدمات اور تحقیقاتوں کو محکمانہ کارروائی کے لئے محکموں کے سپرد کیا گیا - ۲۵ مقدموں اور تحقیقاتوں میں سزائیں ہوئیں - مذکورہ سزاؤں میں برطرفیاں، جبری فارغ خدمتی، موقوفی اضافہ‌جات، ملازمتوں سے برخاستگیاں نیز ملازمتیں اور انتباہ شامل تھے-

چودھری سعی محمد - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ انکو تا بر خاست عدالت کی سزائے قید اور سو روپیہ جرمانہ - تو یہ کم سے کم سزا دی گئی ہے - کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ اتنی کم سزا دینے کی کیا وجوہات ہیں اور سزا کیوں کم دی گئی ہے؟ میں پوچھتا ہوں کہ وہ کس عہدہ کی طرف سے دی گئی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - میں عدالت کی کاروائی کے متعلق رائے نہیں دے سکتا - اگر چودھری صاحب انکا نام پوچھنا چاہیں جنہیں سزا ہوئی ہے تو وہ نیا سوال کر دیں -

چودھری سعی محمد - میں نام نہیں پوچھتا میں عہدہ پوچھتا ہوں کہ وہ اگر اعلیٰ افسر ہیں تو سو روپیہ جرمانہ ہونے سے یہ بہتر نہ تھا کہ وہ بری کر دیئے جاتے -

وزیرقانون (ملک قادر بخش) - آپ نے یہ کیوں قیاس فرما لیا - ہو سکتا ہے کہ وہ چپڑاسی ہو - تو اس لئے پہلے پوچھیں ہم سے کہ وہ افسر کون سا تھا جسکو صرف تا برخاست کچہری تک سزا دی گئی -

چودھری سعی محمد - یہ میں نے نہیں پوچھا -

وزیر قانون - آپ یہ بات پوچھیں - ایک نئے سوال کا نوٹس دے دیں - ہم جواب آپکو دے دیں گے -

FREE SUPPLY OF COPIES OF CIVIL LIST TO MEMBERS OF PROVINCIAL ASSEMBLY

***3191. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that copies of Civil Lists were supplied by the former Government of Sind to Members, Legislative Assembly, free of cost ;

(*b*) whether it is a fact that Members of Provincial Assembly of West Pakistan, are not supplied the said copies now, if so, the reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : (*a*) Yes.

(*b*) The practice of distributing Civil List free of cost to the Members of the Provincial Assembly, only obtained in the former Sind out of all the integrating units. In view of this, it was not followed by the West Pakistan Government. It has, however, been decided to supply the future editions of the Civil List free of cost to the Members of the Provincial Assembly.

میر حاجی محمد بخش تالپور - یہ کب ہوگا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جب حضور نئی لسٹ چھپے گی -

SCHEMES SUBMITTED BY DIVISIONAL COUNCIL, BAHAWALPUR FOR DEVELOPMENT OF THE BACKWARD AREAS IN BAHAWALNAGAR DISTRICT

***3196. Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state :—

(*a*) the number of the schemes submitted by the Divisional Council, Bahawalpur, to the Government for the development of the backwards areas in Bahawalnagar district ;

(*b*) whether it is a fact that after Integration the said District has not been given any facility under the development programme ;

(c) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to introduce some development scheme in the abovementioned backward district ; if so, the details thereof ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan) : (*a*) The question is vague. Unless the period during which the development schemes are said to have been sent by the Divisional Council, Bahawalpur, and the purpose for which these were submitted e.g., for implementation under "PL —480" or for inclusion in the Third Five Year Plan, are specified, it is not possible to give an answer.

(*b*) No, Sir.

(c) Does not arise.

سردار عنائیت الرحمان خان عباسی - جناب والا - سوال یہ ہے کہ ان منصوبوں کی تعداد کیا ہے جو ڈویژنل کونسل بہاولپور نے ضلع بہاولنگر میں پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لئے حکومت کو بھجوائی ہیں - یہ سوال کس طرح مبہم ہے اور آپ نے یہ کہدیا ہے کہ یہ سوال vague ہے - کیا لفظ "پسماندہ" سے آپ "چڑ" گئے ہیں - یہ تو بالکل واضح سوال ہے -

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh) : The Member has asked—

"The number of the schemes submitted by the Divisional Council, Bahawalpur, to the Government for the development of the backward areas in Bahawalnagar District".

کیا سوال کرنے والا چاہتا ہے کہ اس کے ٹکڑے کرو اور ان ٹکڑوں کو نکال دو جو backward area میں ہیں اور جو اس پر خرچ ہو وہ vague ہے ۔

سردار عنائیت الرحمان خان عباسی ۔ جناب والا—میری گذارش ہے کہ آپ الفاظ کی ہیرا پھیری میں نہ جائیں ۔ سوال کا مقصد یہ ہے کہ بہاولنگر کے پس ماندہ علاقے کے متعلق کیا ڈویلپمنٹ سکیمیں انہوں نے بھجوائی ہیں ۔

وزیر قانون ۔ یہ نہیں پوچھا گیا ہے اسی لئے کہا گیا ہے کہ سوال vague ہے ۔ وہ پوچھتے ہیں The number of the Schemes.....

سردار عنائیت الرحمان خان عباسی ۔ اس کا مقصد کیا ہے ۔

وزیر قانون ۔ ہم نے اس کے مقصد پر نہیں جانا ہے بلکہ جو ہم سے پوچھا گیا ہے اس کے متعلق عرض کرتے ہیں ۔

Khan Ajoon Khan Jadoon : It is very clearly written in the quoation—

"the number of the schemes submitted by the Divisional Council, Bahawalpur, to the Government for the development of the backward areas in Bahawalnagar district".

Minister of Law : You read it carefully. It is written ".....in Bahawalnagar district".

خان اجون خان جدون ۔ صرف ایک ڈسٹرکٹ بہاول نگر ہے ۔ کیا اس کی آپ کو سکیمیں معلوم نہیں ہو سکتی ہیں ۔ میں تو کہتا ہوں ۵۰ سال کی سکیمیں دس منٹ میں معلوم کر سکتے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ پھر آپ یہ پوچھیں کہ بہاول نگر سارے ضلع میں کتنی سکیمیں ہیں ۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Is it not a fact that there are some schemes which are on the district level and he is asking about the schemes which are confined to the district.

Minister of Law : This is unnecessary cross examination. I have already made it clear that I can't do that.

ماسٹر خان گل ۔ جناب والا ۔ ڈویژنل کونسل میں ضلع سے تجاویز جاتی ہیں ۔ یہ بالکل صاف مسئلہ ہے کہ بہاول نگر کی جو تجاویز ڈویژنل کونسل میں گئی ہوں گی اور جو وہاں پاس ہو گئی ہوں گی وہ کس قسم کی ہیں ۔

وزیر قانون - جواب غالباً کسی نے نہیں پڑھا ہے - دو یا تین اس میں ہیں ایک تو میں نے عرض کر دی ہے - دوسری بات جواب میں پڑھ دی گئی ہے -

"The question is vague. Unless the period during which the development schemes are said to have been sent by the Divisional Council, Bahawalpur, and the purpose for which these were submitted, the specified....

ایک تو سوال کرنے والے ممبر صاحب نے نہیں پوچھا کہ کس سال کی سکیموں کے متعلق وہ دریافت کر رہا ہے نہ ہی اس میں کوئی period بتلایا گیا ہے میں نے اعتراض یہ کیا ہے otherwise question یوں بھی vague ہے کہ اسکا جواب آپ کو دے دیا گیا ہے - اگر یہ پوچھیں کہ ۱۹۶۲ء میں کون سی سکیمیں بہاولنگر کی ہیں ہم اس کا جواب دیں گے - اور ۱۹۶۱ء میں کونسی سکیمیں تھیں اس کا بھی ہم جواب دیں گے -

سردار عنائیت الرحمان خان عباسی - پوائنٹ آف آرڈر - میرا سوال ۳۴۳ ہے جس کی باری بہت دیر بعد آئے گی - میں سنگین احتجاج کرتا ہوں کہ جناب والا - ہمارے سوالات کے جوابات قطعاً نہیں دئیے جاتے اور جو دئیے جاتے ہیں وہ قطعی طور پر نامکمل ہوتے ہیں -

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi. It is quite clear from part (*a*) of the question that Ch. Muhammad Ali is asking about the supplementary schemes for the next year. Part (*a*) reads like this—

"(a) the number of the schemes submitted by the Divisional Council, Bahawalpur, to the Government for the development of the backward areas in Bahawalnagar District".

Now, what else should be expected for the next year.

راؤ خورشید علی خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - عنایت الرحمان خان عباسی صاحب کا جو اعتراض تھا اسکا کچھ کیا ہوتا - اس کی کوئی نہیں سنتا ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) - پوائنٹ آف آرڈر - راؤ خورشید صاحب نے آپ کو اپنوں کی سنیں کے متعلق کہا ہے جبکہ سپیکر کسی پارٹی کو belong نہیں کرتا - اس لئے انہیں وہ لفظ withdraw کرنا چاہئے -

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - کیا یہ اتفاقیہ بات ہے کہ جنرل ایڈمنسٹریشن کے پارلیمنٹری سیکرٹری جو کہ ریٹائرڈ شدہ افسر ہیں وہ بات کچھ کہی جاتی ہے اور سمجھتے کچھ نہیں -

This is no point of order. مسٹر سپیکر - آپ تشریف رکھیں -

All the three points of order are baseless.

DEVELOPMENT OF LESS DEVELOPED AREAS

*3201. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a Commissioner's Conference was held under the Chairmanship of the Governor on 25th/26th April 1963 in Lahore;

(*b*) whether it is a fact that it was decided in the said Conference to develop the less developed areas ; if so, the steps taken for the development of the Desert Sub-Division of Tharparkar District ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan) : (*a*) The Commissioner's Conference was held in Lahore on 26th/27th April 1963.

(*b*) It is the declared policy of Government to remove economic disparities between the various areas in the Province within the shortest possible time which will depend on the resources available and the development potential of these areas. Consistent with this policy, some budgetary adjustments were proposed at this Conference. So far as Thar is concerned, provision has been proposed in the Annual Development Budget 1963-64, both for survey and installation of tube-wells and minor irrigation schemes.

میر حاجی محمد بخش تالپور۔جناب والا—پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ تھل میں سروے کریں گے - اس لئے مہربانی کر کے بتائیں گے کہ سروے کے لئے کوئی ڈویژن بھی قائم کی جائیگی-

Mr. Speaker : What does the Member mean by 'survey' ?

میر حاجی محمد بخش تالپور - سروے کے معنی ہے جو Investigation یا اس قسم کا جو کام ہوگا اس کو کرنے کے لئے جو عملہ مقرر کیا جائیگا اس کو ڈویژن کہا جائیگا - تو میں یہ پوچھتا ہوں اس کام کو کرنے کے لئے کوئی ڈویژن بھی قائم کی جائے گی -

مسٹر سپیکر - آپ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی عملہ مقرر کیا جائے گا -

Parliamentary Secretary : I may bring to the notice of the Member that a provision of Rs. 1,50,000 has been made for survey and installation of tube-wells and minor irrigation schemes in Tharparkar. For Nagarparkar district rupees three lakhs.....

میر حاجی محمد بخش تالپور - جناب والا - میں ایک لفظ بھی نہیں سمجھا -

Mr. Speaker : The supplementary is whether some survey staff will be appointed for this purpose.

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh) : Of course, if need be, survey staff will surely be sent there.

میر حاجی محمد بخش تالپور ۔ آپ کو علم ہے کہ چیف انجنیئر نے سروے ڈویژن قائم کرنے کے لئے لکھا تھا تھرپارکر کے لئے ؟

وزیر قانون ۔ یہ Irrigation Department نے لکھا ہوگا ۔ میں examine کر لوں گا ۔

DEVELOPED AREAS VISITED BY AMERICAN EXPERTS

*3206. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state:—

(*a*) the name of the less developed areas of the Province visited by American Experts whose services are available to the Provincial Government;

(*b*) whether it is a fact that the less developed area of Thar Sub-Division of Tharparkar District has not been visited by any such experts; if so, whether Government intend to get the area inspected by such Experts?

میر حاجی محمد بخش تالپور ۔ میں اسے withdraw کرتا ہوں اس لئے کہ یہ backward area سے تعلق رکھتا ہے ۔ منسٹر صاحب اس سے ناراض ہوں گے ۔

ASSURANCES GIVEN BY GOVERNMENT TO PEOPLE OF SMALLER UNITS ON INTEGRATION

*3222. **Mr. Abdul Raziq Khan:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that at the time of Integration, Government held out certain assurances to the people of the smaller (under developed) units like the former provinces of Baluchistan, Sind and N.W.F.P. that their legitimate rights would be fully protected and that steps would be taken for the development of smaller units;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether he is prepared to place a copy of the text of these assurances on the table of the Assembly.

(*c*) whether the said promises have been fulfilled by the Government if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : (*a*) No formal or written assurances were issued by Government at the time of integration to the people of any of the integrating units, but it has always been the avowed intention and policy of Government to ensure that the legitimate rights of all the integrating units are fully protected and their equal development secured.

(*b*) Does not arise.

(c) Government have been and are doing their utmost gradually to bring all the units integrated into West Pakistan up to the standard of the more advanced units in all spheres.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : If no formal or written assurances were given, may I take it that informal and oral assurances were given,

وزیر قانون(ملک قادر بخش) : یہ میری سمجھ میں نہیں آیا ۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : If no formal or written assurances were given, then I am certain that informal and oral assurances were given.

وزیر قانون—یہ تو بال کی کھال اتارنا ہے جواب صاف ہے کہ کوئی assurances نہیں دی گئی ہے — (قہقہہ)

مسٹر عبدالرازق خاں—جناب سپیکر—جواب میں صاف طور پر کہا گیا ہے کہ ایسی assurances نہیں دی گئی ہے اگر میں وزیر قانون کی خدمت میں یہ گذارش کروں کہ یونٹ کی assurances پر کوئی کتاب لکھی گئی تھی وہ میں اگر دے دوں تو ؟

وزیر قانون—قیمت نہ لیں تو دیدیں ۔

مسٹر عبدالرازق خاں—مفت دے دونگا ۔

DEPUTY SECRETARIES IN CIVIL SECRETARIAT

***3224. Mr. Abdul Raziq Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state:—

(*a*) the number of Deputy Secretaries in the Civil Secretariat, Lahore;

(*b*) out of Deputy Secretaries mentioned in (a) above the number of those belonging to the former Provinces of Punjab, Sind, N.W.F.P. and Baluchistan, respectively, along with their names and home Districts ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : (a) 48 posts.

(*b*) (1) Former Punjab	..	..	29
(2) Former Bahawalpur	..	..	3
(3) Former Baluchistan	..	..	1
(4) Former Sind	..	..	5
(5) Karachi	..	..	2
(6) Former N.W.F.P.	..	..	6

One post is vacant and one is held in abeyance.

List showing names of incumbents of the posts with their home districts in each case is enclosed.

List showing the names of Deputy Secretaries in the West Pakistan Secretariat, with the names of former Provinces to which they belong and their Home District

Serial No.	Name	Appointment	Home District
	I—FORMER BALUCHISTAN AND BALUCHISTAN STATES UNION		
1	Mr. Saleh Muhammad Khan ..	Deputy Secretary, Health Department.	Quetta.
	II—FORMER SIND		
1	Mr. G. D. Memon ..	Deputy Secretary, Finance Department	Hyderabad.
2	Mr. W. A. Khan, C.S.P. ..	Ditto.	*Hyderabad.
3	Mr. Jamshed Raza-ur-Rahim, C.S.P.	Deputy Secretary Home Department.	Sukkur.
4	Mr. A. W. F. Sheikh, W.P.S.E.I.	Deputy Secretary, Irrigation and Power Department.	Hyderabad.
5	Mr. R. A. Akhund, C.S.P. ..	Deputy Secretary, Industries and Commerce Department.	Hyderabad.
	III—KARACHI		
1	Mr. Sajjad Ahmad, C.S.P. ..	Deputy Secretary, Finance Department.	Karachi.
2	Z. H. Chana, C.S.P. ..	Deputy Secretary, Law Department.	Karachi.
	IV—FORMER BAHAWALPUR		
1	Mr. Muhammad Bakhsh Sumra	Deputy Secretary, Finance Department.	
2	Mr. Fazal Karim ..	Deputy Secretary, Agriculture, Department	Bahawalpur.
3	Mr. Aziz-ud-Din ..	Deputy Secretary, Finance Department.	Gujrat.
	V—FORMER PUNJAB		
1	Mr. S. M. A. Kazmi, C.S.P. ..	Deputy Secretary, (C) Services and General Administration Department.	Rawalpindi.

Serial No.	Name	Appointment held	Home District
	V—Former Punjab		
2	Mr. Anwar Zahid C.S.P. ..	Deputy Secretary (E), Services and General Administration Department.	Gujranwala.
3	Mr. F. A. Saleem, C.S.P. ..	Deputy Secretary (P), Services and General Administration Department.	Gujranwala.
4	Mr. Bashir Ahmad Khan, P.C.S.	Deputy Secretary (R) Services and General Administration Department.	Jhang.
5	Mr. Rashid Ahmad ..	Deputy Secretary (O&M), Services and General Administration Department.	Lahore.
6	Ch. Abdul Aziz, P.C.S. ..	Deputy Secretary, Agriculture Department.	Sheikhupura.
7	Malik Noor Muhammad Tiwana, P.C.S.	Deputy Secretary, Agriculture Department.	Sargodha.
8	Rana Aftab Ahmad Khan, P.C.S.	Deputy Secretary, Basic Democracies and Local Government Department.	Lyallpur.
9	Mr. Said K. Hak, G.A.R. ..	Deputy Secretary, Basic Democracies and Local Government Department.	Lahore.
10	Kh. Ghulam Mustafa, P.C.S. ..	Deputy Secretary, Communications and Works Department.	Lahore.
11	Mr. A. R. Zubair, W.P.S.E.I. ..	Deputy Secretary, Communications and Works Department.	Lahore.
12	Pir Salah-ud-Din, P.C.S. ..	Deputy Secretary, Cooperation and Labour Department.	Lahore.
13	Mr. A. R. Siddiqui, C.S.P. ..	Deputy Secretary, Finance Department.	Lahore.
14	Mr. Aslam Iqbal, C.S.P. ..	Deputy Secretary, Education Department.	Lahore.
15	Mr. A. M. Sheikh, P.C.S. ..	Deputy Secretary, Finance Department.	Lahore.
16	Mr. Sh. Muhammad Amir Ali, P.C.S.	Deputy Secretary, Finance Department.	Sialkot.
17	Mian Zulfikar Ali, P.C.S. ..	Deputy Secretary, Home Department.	Lahore.

Serial No.	Name	Appointment held	Home District
	V—FORMER PENJAB—*concld.*		
18	Mr. Muhammad Hayat Khan Khakwani, P.C.S. ..	Deputy Secretary, Home Department.	Multan.
19	Mr. Inayat Maula Qureshi, P.C.S.	Deputy Secretary, Industries and Commerce.	Jhelum.
20	Dr. K. S. Hamid, G.A.R. ..	Deputy Secretary, Information Department.	Lahore.
21	r. S. M. Ismail, P.S.E. I ..	Deputy Secretary, Irrigation and Power Department.	Multan.
22	Mr. S. Z. Ahmad, P.S.C. ..	Deputy Secretary, Law Department.	Lahore.
23	Khan Muhammad Afzal Khan, P.C.S. ..	Deputy Secretary, Law Department.	Lahore.
24	Mirza Bashir Ahmad, P.C.S. ..	Deputy Secretary, Law Department.	Lahore.
25	Mr. M. A. Rashid, P.C.S. ..	Deputy Secretary, P&D Department.	Lyallpur.
26	Mr. Muhammad Humayan, C.S.P.	Ditto.	Lahore.
27	Sh. Muhammad Akram, P.C.S.	Deputy Secretary, Auqaf Department.	Lahore.
28	Mr. Azamatullah, W.P.S.E.I ..	Deputy Secretary, Communications and Works Department.	Gujranwala.
29	Mr. Muhayy-ud-Din Khan ..	Deputy Secretary, Irrigation and Power Department.	Not yet settled anywhere.
	VI—FORMER N.-W.F.P.		
1	Mr. S. S. Khan, C.S.P. ..	Deputy Secretary, (G), Services and General Administration Department.	Malakand Agency.
2	Mr. M. R. Galyot ..	Deputy Secretary, Irrigation and Power Department.	Peshawar.
3	Mr. I. B. Awan, P.C.S. ..	Deputy Secretary, Home Department.	Dera Ismail Khan.
4	Mr. Sultan Daud Khan, W.P.S.E.I.	Deputy Secretary, Communications and Works Department.	Hazara.

Serial No.	Name	Appointment held	Home District
	VI—Former N.-W.F.P.		
5	Mr. Bashir Ahmad, C.S.P. ..	Deputy Secretary, P&D, Department.	Hazara
6	Mr. A. E. Gregory ..	Deputy Secretary, Co-operation and Labour Department.	British National.

*Not yet permanently settled anywhere. Most of his relatives have however settled in Hyderabad Division.

*On deputation from Central Government.

M. Muhammad Hanif Siddiqi: How many Deputy Secretaries were there from Sind at the time of integration.

Parliamentary Secretary. : It requires fresh notice.

سردار عنائیت الرحمٰن خاں عباسی—آپ نے جواب دیا ہے کہ سابقہ پنجاب کے ۲۹ ہیں - کیا یہ درست ہے کہ ان میں سے ۱۵ پراپر لاہور کے ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری—لسٹ دیکھ لیجئے - اس میں گذارش کر دی گئی ہے -

سردار عنائیت الرحمٰن خاں عباسی—آپ ہی پڑھ دیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - گورنمنٹ اگر بتلاتی ہے کہ ۱۵ ہیں تو ٹھیک ہی ہے -

مسٹر عبدالرازق خان—میں نہایت ادب کے ساتھ وزیر قانون سے گذارش کرتا ہوں کہ انہوں نے سابقہ سرحدی صوبہ کے ۶ نام بتلائے ہیں اس میں مسٹر گیلوٹ اور مسٹر گری گوری بھی فرنٹیئر کے نہیں ہیں - اس لحاظ سے سکریٹریٹ میں ۴ Seats سابق سرحد کی ہیں باقی زیادہ پنجاب کی ہیں -

وزیر قانون—(ملک قادر بخش) یہ ہو سکتا ہے کہ کسی وقت پنجاب کا کوئی نہ ہو یہ Provincial Post Class II ہے -

Mr. Speaker: Now, the Question Hour is over.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

INCLUSION OF BAHAWALPUR DIVISION IN THE THIRD FIVE YEAR PLAN

*3230. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that the Government asked the Commissioners and the Deputy Commissioners to submit proposals and suggestions in respect of development projects in their respect areas for inclusion in the Third Five Year Plan ;

(*b*) whether any proposals in this connection have been submitted by the Deputy Commissioner of Bahawalpur Division;

(*c*) whether in addition to inviting proposals from the D. C. S, Government adopts any others methods to ascertain the urgency and expediency of the important schemes to be implemented under the Development Plan;

(*d*) whether Government are prepared to invite suggestions from the people of the said Division in this connection?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan) : (*a*) In order to ascertain the views of the people regarding the important projects for their respective areas, which they would like to be considered for inclusion in the Third Five Year Plan, the Divisional Commissioners were requested to ask the Deputy Commissioners to convene meetings of the District Councils and on thereafter have the material sent by the District Councils pruned and co-ordinated by the Divisional Councils. The Divisional Commissioners were further requested to pass on this consolidated material to the Planning and Development and Administration Departments for consideration.

(*b*) As stated in (*a*) above, the proposals are to be forwarded to this Department by the Divisional Councils and not by the Deputy Commissioners directly. However, the Deputy Commissioner of Bahawalnagar has sent a copy of the Plan prepared and adopted by the District Council Bahawalnagar, containing schemes for inclusion in the Third Five Year Plan, to this Department also, while forwarding it to the Divisional Commissioner.

(*c*) It will be obvious from (a) above, that the Deputy Commissioners are not to act in their individual capacities while sending proposals to the Divisional Councils for inclusion in the Third Five Year Plan. In fact, the Deputy Commissioners were to convene meetings of the District Councils to ascertain the views of members of the Basic Democracies about the important projects in their respective areas which they would like to be considered for inclusion in the Third Five Year Plan. The proposals approved by the District Council are again to be scrutinised at the level of the Divisional Council which again is a body containing the representatives of the people. Besides, the Administrative Departments concerned will also have a survey carried out on their own to determine the requirements in each area. There is also a proposal to hold Regional Seminars relating to the Third Five Year Plan which will be thrown open to the public.

(*d*) As stated in (a) above, the Deputy Commissioners and the Divisional Commissioners are to act through the District Councils and the Divisional Councils respectively in formulating and forwarding proposals for inclusion in the Third Five Year Plan. Both these bodies, include the representive of the people and therefore, it is obvious that the schemes or proposals recommended by these bodies will have the support of the people of the areas which they represent. However, I may further inform the members of the House that they are welcomed to send views and suggestions regarding the Third Five Year Plan to the Planning and Development Department for consideration of Government.

EXPENDITURE ON DEVELOPMENT PROJECTS IN DISTRICT BAHAWALNAGAR

*3232. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state —

(*a*) the total expenditure incurred on the implementation of development projects in the District of Bahawalnagar from 1st January 1959 to April, 1963, alongwith the details of the projects ;

(*b*) the details of the schemes implemented in the said District since 1952 ;

(*c*) the details of the development schemes to be undertaken in the above mentioned district during the next financial year ;

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan) : (*a*) the allocation in the National Plan is made on sectoral basic and not on Regional or District basic. Similarly, the allocations in the Annual Development Budget are also made on sectoral basic. It is not possible to find out the financial outlay on development projects benefiting a particular area during a specified period without a detailed economic analysis of the Provincial Budget for the relevant period. In carrying out this exercise, a large number of Departments/Agencies will have to be contacted to collect relevant information, and a team of economists employed to analysis the data. This is bound to take a long time, besides involving a large amount of effort, which will not be commensurate with the end product.

(*b*) As in (a) above.

(*c*) The Budget for the year 1963-64 is yet to be finalised. Even after its announcement, for a complete answer to this question, necessary information will have to be collected from a large number of Departments/Agencies, and thereafter subject to a detailed economic analysis. Here also the result will not be commensurate with the effort involved.

PEONS ALLOWED TO SUB-JUDGE IN THE FORMER SIND

*3235. **Haji Gul Hassan Manghi** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration Department be pleased to state —

(*a*) whether it is a fact that each Sub-Judge in the former Sind has been allowed only one Peon for himself and for his office ;

(*b*) whether it is a fact that whenever the said Peon falls ill or goes on Casual Leave, the Clerk of the Court has to call the contesting parties himself which is the duty of the Peon of the Court ;

(*c*) whether it is a fact that each Mukhtiarkar in the former Sind, including his staff which includes Naib-Tehsildar and IIIrd Class Magistrate has been allowed to retain two Peons instead of 7 Peons including Hawaldar ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether the Government in the interest of efficiency intend to increase the number of Peon attached to the Sub-Judge and Mukhtiarkars in the former Sind Area ?

پارلیمنٹری سیکرٹری —(چودھری سلطان محمود)—(الف) جی ہاں صرف وہاں جہاں دفتر کے عملے کی تعداد بشمول سب جج ے ہو ۔ اگر تعداد اس سے بڑھ جائے تو ایک مزید چپڑاسی رکھنے کی اجازت ہے ۔

(ب) جی نہیں ۔ سابقہ سندھ کے علاقے بشمول کراچی میں رخصتی مستحفظ چپڑاسی ۔ چپڑاسیوں کی کل تعداد کے دس فیصد کے حساب سے رکھنے کی اجازت ہے اور ایسی ہنگامی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے انہیں موزوں مرکزی جگہوں پر تعینات کیا جاتا ہے ۔

(ج) جی نہیں ۔ سابقہ سندھ میں مختار کار کو دورہ کرنے والا افسر ہونے کی بنا پر دو چپڑاسی رکھنے کی اجازت ہے جو سرکاری پالیسی مندرجہ ایس۔ اینڈ۔ جی۔ اے ۔ ڈی مراسلہ نمبر ۷ ایس جی اے (ای)-۶۱ مورخہ ۳ نومبر ۱۹۶۱ء کے مطابق ہے ۔ نائب مختار کار مجسٹریٹ درجہ سوم کو ایک ایک چپڑاسی دیا گیا ہے جہاں ضلعی حکام نے ان کے کیس حکومت کو بھیجے ہیں ۔ عملے کے لئے وہاں کوئی چپڑاسی رکھنے کی اجازت نہیں جہاں عملہ محرری کی تعداد تین سے کم ہو ۔

(د) جوابات مندرجہ (ب) و (ج) بالا کے پیش نظر کسی اضافے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ یہ تعداد محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے نمبر ۷ ۔ ایس جی اے (ای) ۶۱ مورخہ ۳-۱۱-۶۳ میں مندرجہ فارمولے کے مطابق مقرر کی گئی ہے ۔

SUB-JUDGES IN THE FORMER SIND GOVERNMENT

*3236. **Haji Gul Hassan Manghi** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration Department be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that 30 Sub-Judges were appointed against temporary posts by former Sind Government 10 years ago ;

(*b*) whether it is a fact that the said posts are being extended from year to year and the said Sub-Judges are being treated as temporary Judges and not considered for any promotions ;

(*c*) whether it is a fact that some of the Sub-Judges from former Sind are much senior but promotions as District Judges are being given to the Sub-Judges from the former Punjab area ignoring these senior Sub-Judges;

(*d*) the qualifications for the recruitment of Sub-Judges or the District Judges ;

(*e*) whether it is a fact that some Sub-Judges or District Judges are Matriculates if so, reason for appointing Matriculate Judges ;

(*f*) if answer to (a) to (d) above be in the affirmative whether Government intend to confirm the said thirty Sub-Judges against permanent posts and give them promotions according to their Senority ?

Parliamentary Secretary (Ch. Sultan Mahmood)—(*a*) Yes.

(*b*) Five Officers have since been confirmed. The remaining 25 posts are being extended from year to year. They too will be considered for confirmation, when permanent vacancies become available. Confirmation of 6 more officers is already under consideration.

(*c*) No.

(*d*) Educational Qualifications for Civil Judges are :

(*i*) a degree in Law from a recognised University ;

(*ii*) a Barrister of England or Ireland ;

(*iii*) a member of the Faculty of Advocates of Scotland ;

Appointment to the posts of District and Sessions Judges are made either direct from the members of the Bar, or by transfer of C.S.P. Officers from the Executive to the Judiciary or by promotion of officers of the P.C.S. (Judicial Branch).

(*e*) There is only one District and Sessions Judge who is a Matriculate. He belongs to the former Bahawalpur State and was appointed as such before integration with effect from 1st September, 1952.

(*f*) As at (b) above.

EXPENDITURE ON ADMINISTRATION AFTER INTEGRATION

***3305. Major Abdul Majid Khan:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state —

(*a*) whether it is a fact that the expenditure on the administration has considerably increased after Integration;

(*b*) whether it is also a fact that one of the reasons for Integration was to reduce expenditure on the administration;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative what steps Government intend to take to reduce the expenditure on administration?

Parliamentary Secretary, (Ch. Sultan Mahmood)—

(*a*) Yes.

(*b*) The answer to this question is not within the scope of the Provincial Government. It pertains to the Central Legislature.

(*c*) Since Integration, the Provincial Government has kept its administrative machinery constantly under review. In August, 1961 a high level Committee, under the Chairmanship of Mr. Akhtar Hussain was appointed by the Government to make a detailed review of the Provincial Administration, and to suggest measures for improving Officiency by effective decentralisation and securing such economies as may be feasible, in the Provincial Secretariat or Attached Departments, Divisional/Regional Offices, and District Offices. Most of the recommendations of the Committee were accepted by the Government and the Departments/Offices, including the Secretariat were re-organized only last year.

With a view further to economise on the administrative set-up another Committee was recently appointed under the Chairmanship of Mr. Ali Nawaz Gardezi Minister for Co-operation and Social Welfare and many of its recommendations likely to reduce expenditure by more than a Crore of rupees are being given effect to.

REPRESENTATION TO BACKWARD AREAS IN THE SERVICES

***3306. Major Abdul Majid Khan :** Will the Parliamentary Secretary, services and General Administration Department be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that the Provincial Government have fixed a percentage for giving representation to backward areas of the Province in the

Service of the Government of West Pakistan ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the percentage fixed for each Region in each class of service ?

Parliamentary Secretary, (Ch. Sultan Mahmood) : (*a*) The Provincial Government have fixed a percentage for given representation to Regions including the backward areas of the Province, for initial recruitment of 80 per cent vacancies of Class I and Class II services. As regards Class III and IV services, recruitment is confined to the area to which the cadre of the service pertains, such as a region, a division or a district.

(*b*) The percentage fixed for each region for initial recruitment to Class I and II is as follows :—

Serial No.	Name of the Region	Percentage
1	Peshawar and D. I. Khan Divisions, excluding Agencies States and Tribal Areas and added Special Areas adjoining Settled districts.	9·7
2	Agencies, States and Tribal Areas and Added and Special Areas adjourining settled districts.	8·0
3	Rawalpindi, Lahore, Sargodha, Multan and Bahawalpur Divisions.	59·7
4	Khairpur and Hyderabad Divisions ..	15·0
5	Quetta and Kalat Divisions and Lasbela District ..	2·9
6	Karachi Division, excluding Lasbela district ..	4·7

ADOPTION OF URDU AS OFFICIAL LANGUAGE

***3311. Major Abdul Majid Khan :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state —

(*a*) whether it is a fact that Urdu has not so far been adopted as the official language in the Offices of the Provincial Government ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to patronise Urdu and take steps to make it the official language of the Province, if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری—(چودھری سلطان محمود)—(الف) جی ہاں۔
(ب) زبان کے سوال کے بارے میں موجودہ پالیسی آئین کی
دفعہ ۲۱۵ میں دی گئی ہے جس کا متن حسب ذیل ہے —

"۲۱۵-(۱) پاکستان کی قومی زبانیں بنگالی اور اردو ہیں
لیکن اس دفعہ کی تعبیر اس طور سے نہیں کی جائے
گی کہ یہ کسی اور زبان کے استعمال کی ممانعت
کرے۔ بالخصوص انگریزی زبان دفتری اور دیگر
مقاصد کے لئے استعمال کی جا سکتی ہے تاوقتیکہ اسے
تبدیل کرنے کے انتظامات نہ کر لئے جائیں ۔

(۲) سال ۱۹۶۲ء میں صدر پاکستان دفتری مقاصد کے لئے انگریزی زبان کو بدلنے کے سوال کا جائزہ لینے اور رپورٹ پیش کرنے کے لئے ایک کمیشن کا تقرر کریں گے ؟"

جب تک انگریزی زبان کو بدلنے کے انتظامات مکمل نہیں ہو جاتے آئین کی دفعہ مذکورہ بالا کے تحت دفتری و دیگر مقاصد کے لئے انگریزی زبان استعمال کی جا سکتی ہے ۔ اس مقصد کے لئے حکومت کی طرف سے مقرر کردہ مجلس زبان دفتری کافی کام کر چکی ہے جو بدستور جاری ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ جب آئین کی دفعہ ۲۱۵ کے تحت ہونے والے فیصلے پر عمل درآمد کے لئے حالات سازگار ہوں گے تو مجلس مذکور کی کوششیں تبدیلی زبان میں سہولت کا موجب ہوں گی ۔

AMOUNT SPENT ON FURNISHING THE RESIDENTIAL AND OFFICE ACCOMMODATION OF MINISTERS

*3351. **Chaudhri Muhammad Ibrahim**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state:—

(*a*) The amount of money spent on furnishing the residential and office accommodation of Ministers during 1962 ;

(*b*) the amount of Travelling Allowance paid to each Minister during the second half of 1962 ;

(*c*) the facilities for travelling provided to the Ministers in 1962 at Government expense ;

(*d*) the nature and amounts of gifts so far received by each Minister ;

(*e*) amount of expenditure so far incurred on the Secretarial establishments of the Ministers ;

(*f*) number of days spent by each Minister (*i*) at Headquarters, (*ii*) on tour during March, 1963 ?

Parliamentary Secretary (Ch. Sultan Mahmood):

		Rs.
(*a*) (*i*)	Residential accommodation	65,000·00
(*ii*)	Office accommodation	4,500·75
(*b*) (1)	Minister for Co-operation	375·00
(2)	Minister for Education	1,651·00
(3)	Minister for Communications and Works ..	2,496·27
(4)	Minister for Railways	2,472·00
(5)	Minister for Revenue	2,103·93
(6)	Minister for Irrigation	1,658·41
(7)	Minister for Health	3,331·64
(8)	Minister for Finance	3,560·10

(c) Each Minister has been provided with a Staff Car for local as well as Mufassil running.

(d) (1) Minister for Railways, West Pakistan—A pair of scissors with which the tape was cut after the inauguration of the Karachi Circular Railway.

(2) Minister for Communications, Works and Transport—One electric table fan and one lemon set worth Rs. 150 and Rs. 15, respectively.

(3) Minister for Irrigation and Power—One dagger presented by Haji Pir Rehman, M. P. A., at D. I. Khan, price less than Rs. 10.

(4) Minister for Revenue and Rehabilitation—One dagger presented by Haji Pir Rehman, M. P. A., at D. I. Khan, price less than Rs. 10.

Other Ministers have not received any gifts.

(e) Rs. 52,020·45.

	Days spent at Headquarters	Days spent on Tours
(f)—		
1. Minister for Excise and Taxation ..	25	6
2. Minister for Railways	30	1
3. Minister for Communications and Works	17	14
4. Minister for Education	28	3
5. Minister for Co-operation	22	9
6. Minister for Health	23	8
7. Minister for Irrigation and Power ..	25	6
8. Minister for Revenue and Rehabilitation	22	9

CASES REGISTERED BY ANTI-CORRUPTION DEPARTMENT AGAINST C. S. P. OFFICERS

*3365. **Sardar Khalid Omer** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state—

(a) the number of cases registered by Anti-Corruption Department against C. S. P. Officers from 1947 to 1963 alongwith the names of Officers ;

(b) whether any action was taken by Government against said officers, if not, reasons therefor ;

(c) whether it is a fact that some of these officers have been promoted to higher posts and grades ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) : (الف) عملہ انسداد رشوت ستانی نے ۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۳ء تک مندرجہ ذیل سی - ایس - پی - افسروں کے خلاف چار کیس درج کئے تھے :—

(۱) ظفرالاالحسن ، ان کی ملازمت بحیثیت چیئرمین تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے متعلق -

(۲) مسٹر اے - جی - رضا ، ان کی ملازمت بحیثیت پرائیویٹ سیکرٹری گورنر جنرل پاکستان کے متعلق —

(۳) مسٹر اے - جی رضا ، ان کی ملازمت بحیثیت سیکرٹری محکمہ تعلیم، حکومت سندھ کے متعلق —

(۴) مسٹر اے - جی رضا ، ان کی ملازمت بحیثیت سیکرٹری محکمہ صحت، حکومت سندھ کے متعلق -

(ب) مسٹر ظفرالاحسن اور مسٹر اے - جی - رضا ، سکریننگ کے نتیجے میں سبکدوش کر دیئے گئے تھے - مسٹر اے جی - رضا- سی- ایس -پی- کو ملامت کر دی گئی تھی-

(ج) چونکہ ان افسران میں سے دو سکریننگ کے نتیجے میں سبکدوش ہو چکے ہیں اس لئے انہیں بڑی آسامیوں اور بڑے درجوں پر ترقی دینے کا سوال پیدا نہیں ہوتا - مسٹر اے - جی - رضا - سی - ایس- پی -پہلے ہی مرکزی حکومت کے تحت کام کر رہے ہیں -

---

REPRESENTATION OF FORMER N.-W. F. P. IN VARIOUS PROVINCIAL SERVICES

***3394. Major Abdul Majid Khan :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that on integration an assurance was given by Government to the people of the former N.-W. F. P. that they would be given 17 per cent representation in various provincial services ;

(*b*) whether it is a fact that the said assurance has not been adhered to ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons thereof?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood)—(*a*) No such formal assurance was given.

(*b*) Question does not arise.

(*c*) Question does not arise.

DEVELOPMENT OF THE AREA OF LORA, NARA AND BAKOT

***3441. Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi :** Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development please refer to the answer to my Starred Question No. 2343 given on the floor of the House on 3rd April, 1963 and state —

(*a*) the reasons for not treating the area of Lora, Nara and Bakot as backward in spite of the fact that the *per capita* income of this area does not exceed one pice per three days and a cultivator does not hold more than 3 kanals of agricultural land and that there is hardly any serviceable road there ;

(*b*) whether the National Planning Commission has made any provision in any of the plans for the development of the said areas; if not, the reasons thereof ;

(*c*) whether the remaining information mentioned in (*c*) of the answer has been received, if so details, thereof ;

(*d*) the details of survery reports submitted by Industries Department and Irrigation in respect of backward areas ?

۱-پارلیمنٹری سیکرٹری—(مسٹر عبداللطیف خان) —(الف) سوال پیدا نہیں ہوتا کیونکہ مغربی پاکستان میں کسی علاقے کو باضابطہ طور پر پسماندہ قرار نہیں دیا گیا ۔

(ب) دوسرا پنجسالہ منصوبہ صوبائی اساس پر تیار کیا گیا ہے نہ کہ ضلعی یا تحت ضلعی اساس پر ۔

(ج) لورا، نارا اور بکوٹ کے علاقوں کی ۱۹۴۷ ء سے ۱۹۶۲ء تک کے وقفے کے دوران ترقی کے بارے میں اس محکمے میں موصول شدہ بقیہ معلومات درج ذیل ہیں:—

(۱) محکمہ امداد باھمی

اس علاقے میں امداد باھمی کی انجمن ہائے قرضہ اور کمیشن شاپوں کی ترقی کی رفتار ذیل میں درج ہے !—

	۱۹۴۷ء	۱۹۶۳ء	۱۹۴۷ء سے اب تک توسیع
نارا لورا	۶	۱۶	۱۰
بکوٹ	۱۰	۱۲	۲
بوئی	—	۳	۳

۲-شعبۂ صنعت—مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے چھوٹی صنعتوں کے شعبے نے حال ھی میں ڈیرہ اسماعیل خان اور پشاور کے ڈویژنوں پر مشتمل علاقے کا سروے مکمل کیا ہے تاکہ وھاں چھوٹی صنعتیں قائم کی جائیں ۔ سروے رپورٹ زیر تیاری ہے اور اس کے بعد مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کی تجویز ہے کہ دونوں ڈویژنوں میں چھوٹی صنعتیں قائم کرنے کے لئے ایک پروگرام مرتب کیا جائے ۔

۳-معدنیاتی ترقی—معدنیاتی مثلاً بیریٹس اور کوئلے کی تلاش کے لئے پرائیویٹ پارٹیوں کو نو لائسنس دیئے گئے ھیں اگر تلاش کی کوششیں کامیاب رھیں تو محکمہ صنعت معدنیات کی ترقی کے لئے منصوبے مرتب کرے گا ۔

۴-بڑے پیمانے کی صنعتیں—بڑے پیمانے کی صنعتیں قائم کرنے کے لئے بنیادی ضروریات یعنی موزوں خام مواد اور ماھر کاریگر وغیرہ کا اس علاقے میں فقدان ہے ۔ اس لئے یہاں بڑے پیمانے کی کسی صنعت کو قائم کرنا ممکن نہیں ہے ۔

۵—شعبۂ شارعات—۱۹۴۷ء سے لیکر اب تک اس علاقے میں نقل و حمل کو بہتر بنانے کے لئے مندرجہ ذیل ترقیاتی کام انجام دیئے گئے ہیں :—

(i) مقصود سے لورا تک ایک غیر پختہ سڑک بنائی گئی ہے جس میں ہرو نالہ پر اونچی سطح کا ایک پل بھی شامل ہے ۔ سڑک کی لمبائی ۳۱ میل ہے اور اسے تعمیر کرنے پر ۱۹،۶۲،۰۱۲ روپے لاگت آئی ہے ۔

(ii) بوئی کے علاقہ میں ایک پل ۱،۰۲۳م روپے کی لاگت سے تعمیر کیا گیا ۔ پل شدید اور غیر معمولی سیلابوں کی وجہ سے کسی قدر نقصان زدہ ہوگیا ہے اور موجودہ مالی سال کے دوران اس کی مرمت متوقع ہے چونکہ اس کے لئے مطلوبہ رقوم فراہم کی جاچکی ہیں ۔

۶—محکمہ جنگلات—(۱) مری کے بالمقابل بنجر پہاڑوں پر درخت لگانے کی ایک ترقیاتی سکیم ۱،۹۸،۰۰۰ روپے کی لاگت سے اور ۱۳،۶۰۰ ایکڑ رقبے پر محیط ۱۹۶۰-۶۱ء میں شروع کی گئی اور ۱۹۶۱-۶۲ء میں مکمل کی گئی ۔ یہ لورا اور نارا کے رقبوں پر محیط ہے ۔ سکیم مکمل ہوچکی ہے اور درخت لگانے کے کام کو برقرار رکھا جا رہا ہے ۔

(۲) علاقوں کے معائنے میں سہولت پیدا کرنے کے لئے معائنے کے راستے تعمیر کئے گئے ہیں ۔

(۳) درخت لگانے اور جنگلات کی حفاظت کے عام پروگرام پر ۶۳،۷۳۳ روپے خرچ کئے گئے ہیں ۔

(۴) ان علاقوں کو درخت لگانے کی سالانہ مہمات میں شامل کیا گیا ہے ۔

(۵) آٹھ ایکڑ میں درختوں کی پود کے ذخیرے قائم کئے گئے ۔

۷—محکمہ زراعت—تحصیل ایبٹ آباد (ضلع ہزارہ) کے دیہات لورا، نارا، بکوٹ وغیرہ کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے محکمہ زراعت نے حسب ذیل اقدامات کئے ہیں :—

(۱) یونین کونسل بکوٹ کے دیہات لورا اور بسیان کے مقام پر زرعی ڈپو کھولے گئے ہیں ۔

(۲) محکمہ زراعت کے عملے نے فصلوں اور پھلدار پودوں پر باقاعدہ سپرے کی طرف توجہ دی - بڑی بیماریوں یعنی مکئی کی سنڈی اور دھان کی سنڈی پر جو فصلوں کو ۷۰ فیصد تک نقصان پہنچاتی تھیں قابو پالیا گیا -

(۳) لوگوں کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے محکمہ زراعت نے دلچسپی رکھنے والے کاشتکاروں میں ان کی ضرورت کے مطابق پھلدار درختوں کے پودے مفت تقسیم کئے ہیں -

(۴) اس علاقے میں زیادہ پیداوار دینے والی اور بلائٹ کی مدافعت کرنے والی آلو کی ایک نئی قسم الٹیموس کو رواج دیا گیا ہے -

(۵) دلچسپی رکھنے والے زمینداروں کو گندم اور مکئی کے بیج اور مصنوعی کھاد فراہم کی گئی ہے -

(۶) گندم کی قسم ڈرک کے عملی مظاہروں کے پلاٹ قائم کئے گئے تاکہ کسانوں کو مقامی اقسام کے مقابلے میں اس کی زیادہ پیداوار سٹین اور بیماریوں کے مقابلے میں قوت مدافعت کی تعلیم دی جا سکے اور اس کا عملی مظاہرہ کیا جاسکے -

(۷) اس علاقے میں محکمہ زراعت پھلوں کے نرسری فارم قائم کرنے کے منصوبے بھی تیار کر رہا ہے تاکہ کاشتکاروں میں زیادہ تعداد میں پودے تقسیم کئے جاسکیں -

(د) سروے رپورٹیں دستیاب نہیں ہیں - متعلقہ محکموں سے یہ رپورٹیں فراہم کرنے کے لئے کہا گیا ہے -

NUMBER OF POSTS OF DISTRICT AND SESSIONS JUDGES IN THE FORMER SIND AREA

***3548. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state—

(*a*) the present number of Posts of District and Sessions Judges in the former Sind Area ;

(*b*) the number of permanent and temporary posts among them with names of the courts to which they are attached ;

(*c*) the date since when the temporary Courts are in existence and the reasons for not making them permanent ;

(*d*) the number and names of District and Sessions Judges at present in former Sind and the names of permanent and temporary Judges from among them ;

(*e*) the length of services of each temporary District and Sessions Judge working at present in former Sind and reasons for not confirming them ;

(*f*) whether there are unconfirmed District and Sessions Judges with the same length of service in other areas of West Pakistan ?

Parliamentary Secretary (Ch. Sultan Mahmood)—(*a*) 7 (6 permanent and 1 temporary).

(*b*) Permanent 6 at Hyderabad, Tharparkar, Nawabshah, Sukkur, Larkana and Dadu.

Temporary 1 at Jacobabad.

(*c*) The temporary Court of District and Sessions Judge, Jacobabad is in existence since 8th December 1954. The reason for not making it permanent is that C. S. P. cadre (Judicial Branch) has not yet been fixed. The matter is under consideration and as soon as the cadre is fixed, the question regarding making the said post permanent will be taken into consideration.

(*d*) & (*e*)—

Serial No.	Name	Length of service	Date of entry into service
1	Mr. A. R. Kazi ..	Permanent	1-10-1938.
2	Mr. Kadir Nawaz Awan ..	Do.	8-12-1938.
3	Mr. Ghulam Hyder Pir ..	Do.	8-12-1938.
4	Mr. Ghulam Rasul Sheikh ..	Temporary	7-12-1938.
5	Mr. K. M. Mirza ..	Do.	1-7-1940 .
6	Mr. S. A. M. Ghaznavi ..	Do.	31-10-1940.
7	Mr. Moula Bux Leghari ..	Do.	18-11-1942.
8	Mr. Azizullah Memon ..	Do.	19-4-1943.
9	Mr. Ghulam Hussain A. Sheikh ..	Do.	25-1-1944.
10	Mr. S. Z. Ahmad ..	Do.	14-3-1944.
11	S. Iftikhar Hussain ..	Do.	1-6-1947.
12	Mr. A. G. Muhammad Ali ..	Do.	19-12-1944.

The reasons for not confirming the abovementioned temporary District and Sessions Judges are that under the rules 33% of the posts of the District and Sessions Judges are to go to the officers of the Provincial Service and out of 7 posts, three are already held by such officers namely, Messrs A. R. Kazi, Kadir Nawaz Awan and Ghulam Hyder Pir on

permanent basis. The other officers mentioned above have been promoted against the posts reserved for C. S. P. officers and they cannot be confirmed against those posts. Out of the 12 officers mentioned above, five have been promoted against the ex-cadre posts which are at present held by the following officers :—

(1) Mr. Kadir Nawaz Awan, District and Sessions Judge, Karachi.

(2) Mr. Ghulam Hyder Pir, Special Judge (Central), Karachi.

(3) Mr. Moula Bux Leghari, Chief Judge, Small Causes Court, Karachi.

(4) Mr. Azizullah Memon, Special Judge, Hyderabad.

(5) Mr. S. Z. Ahmad, Deputy Secretary, Law Department.

(*f*) There are similarly unconfirmed District and Sessions Judges in other units also almost with the same length of service such as—

Serial No.	Name		Date of entry into service
	FORMER PUNJAB		
1	Mr. Mohsin Tirmizi	..	6-10-1938.
2	Mian Muhammad Saleem	..	4-10-1938.
3	Ch. Muhammad Anwar	..	16-7-1940.
4	Mr. Sher Muhammad Sial	..	26-10-1940.
5	Ch. Muhammad Shafqat	..	19-10-1940.
	FORMER BALUCHISTAN		
6	Khan Muhammad Sarfraz Khan	..	2-1-1940.
	FORMER FRONTIER		
7	Mr. Qaiser Khan	..	10-7-1940.

FIXATION OF PAY, ETC., OF THE OFFICIALS WITH WAR SERVICE

*3594. **Mr. Sher Afzal Khan :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department please refer to the answer to Starred Question No. 2517, given on the floor of the House on 10th April, 1963 and state —

(*a*) whether it is a fact that the instructions contained in Cabinet Secretariat, Establishment Division, Karachi Office Memo. No. 23/16/47/ Ests (SE) of 14th January, 1948 and 18th July, 1949, regarding War Service personnel joining Civil appointments after 18th July, 1949, have been withdrawn;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the number and date of circular withdrawing the said instructions ;

(c) if answer to (a) be in the negative, the steps Government intend to take for expediting the cases of fixation of initial pay and seniority of War Service Personnel ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : (a) and (b) These were modified by office memorandum No. F-23-52-SEII, dated 12th June, 1952, Government of Pakistan, Cabinet Secretariat, Establishment Division.

(c) The question does not arise.

RAISING OF THE STATUS OF TEHSIL SWABI TO A SUB-DIVISION

***3619. Mr. Abdur Raziq Khan :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Tehsil Swabi is a Sub-Division of District Mardan and Assistant Commissioner is posted there ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether the said Assistant Commissioner has been vested with the power of an S. D. M., if not, reasons thereof :

(c) in case the above-mentioned tehsil has not been given the status of a Sub-Division whether Government intend to make it a Sub-Division ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : (a) Tehsil Swabi is only a Tehsil and not a Sub-Division of Mardan District. An Assistant Commissioner is posted there.

(b) As Tehsil Swabi is not a Sub-Division of the district the Assistant Commissioner posted there does not exercise the powers of Sub-Divisional Magistrate.

(c) The matter is under consideration.

INSTALLATION OF TELEPHONES AT THE RESIDENCES OF M.P.AS.

***3736. Sardar Inayatur Rahman Khan Abbasi :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Members of the National Assembly have been granted the concession of travelling in Railway trains free of cost although the Railway Department is under the control of Provincial Government if so, the time from which the concession is available to them ;

(b) whether it is also a fact that telephones free of cost have been provided to the Members of the National Assembly ;

(c) whether it is a fact that no such facilities are available to the Members of the Provincial Assembly if so, reasons therefor ;

(d) whether the Government intend to provide telephones at the residences of the M. P. As., free of cost ?

پارلیمنٹری سیکرٹری: (چودھری سلطان محمود) (الف) قواعد ایک (مشاہرہ و الاؤنس) ارکان قومی اسمبلی ۱۹۵۶ء کی دفعہ ۵ کے تحت قومی اسمبلی کے ہر رکن کو بلاقیمت درجہ اول کا ایک ناقابل انتقال ریلوے پاس دیا جاتا ہے جس کے تحت وہ پاکستان میں کسی بھی ریلوے سے سفر کر سکتا

ہے - قومی اسمبلی کی طرف سے دونوں ریلوں کو ۲٬۸۱۲ روپے فی پاس کی رقم ۵۰ : ۵۰ کی اساس پر ادا کی جاتی ہے - قومی اسمبلی کے ارکان کو یہ رعایت اپریل ۱۹۵۶ء سے حاصل ہے -

(ب) قواعد (مشاہرہ و الاؤنس) ارکان قومی اسمبلی ۱۹۵۸ء کے قاعدہ ۸ کے تحت قومی اسمبلی کے رکن کو ایک ٹیلیفون کی تنصیب اور کرائے کے بارے میں کچھ ادائیگی نہیں کرنی پڑتی جہاں ٹیلیفون کی سہولتیں دستیاب ہوں اور اسے ایک مالی سال کے دوران میں اس ٹیلیفون سے کی ہوئی پہلی ۱٬۸۰۰ مقامی بات چیت کے بارے میں کچھ ادا نہیں کرنا پڑتا البتہ دوسرے شہر بات چیت کا خرچ رکن کو خود برداشت کرنا پڑتا ہے - قومی اسمبلی کے ارکان کو مہیا کردہ ٹیلیفونوں کے لئے قومی اسمبلی کی طرف سے محکمہ ٹیلیفون کو ادائیگی کی جاتی ہے -

(ج) ایکٹ (الاؤنس ارکان) مغربی پاکستان صوبائی اسمبلی ۱۹۵۶ء ایسی سہولتیں مہیا نہیں کرتا - تاہم حکومت نے پہلے ہی فیصلہ کیا ہے کہ صوبائی اسمبلی کے ارکان کو بلا قیمت پاس جاری کئے جائیں جن پر وہ پاکستان ویسٹرن ریلوے پر ایک سال میں زیادہ سے زیادہ ۵٬۰۰۰ میل تک سفر کر سکیں گے اس مقصد کے لئے ایک قانون وضع کرنے کی غرض سے اقدامات کئے جا رہے ہیں -

(د) فی الحال ایسی کوئی تجویز نہیں ہے -

RULES FOR THE RETIREMENT OF GOVERNMENT SERVANTS

***3748. Raja Muhammad Ashraf Khan:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state :—

(*a*) whether any rules for the retirement of Government servants before attaining the age of sixty have been framed by Government; if not, whether Government intend to frame such Rules ; if so, when ;

(*b*) whether it is a fact that Ch. Hameed Ullah, Additional Sessions Judge, Lahore and Ch. Muhammad Ali, Sessions Judge, Kalat, have been retired from service before attaining the age of sixty years although according to Rules they could continue in service up to the age of 60 years, if so, the reasons thereof ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): (*a*) Government have not yet framed Rules relating to the retirement of Government servants before attaining the age of 60 years, nor is it mandatory to frame such rules in view of clause 9 (*d*) of Article 6 of the Laws (Continuance in Force) Order, 1958. However, Government intend to frame and issue such rules shortly in consultation with the Public Service Commission.

(*b*) It is a fact that Ch. Hameedullah has been retired on attaining 55 years of age in accordance with the provision of clause 9 (*c*) of Article 6 of the Laws (Continuance in Force) Order, 1958, whereas Ch. Muhammad Ali has been retired, under Rule 5·33 (b) C.S.R. (Pb.), Vol. II. after completing 25 years of Service.

SUB-DIVISIONAL MAGISTRATES POSTED IN RAJANPUR SUB-DIVISION

***3754. Sardar Muhammad Ramzan Khan Drishak:** Will the Parliamentary Secretary, Services, and General Administration Department be pleased to state:—

(*a*) the names of the Sub-Divisional Magistrates posted in Rajanpur Sub-Division of District Dera Ghazi Khan during the period from 1936 to 1962;

(*b*) the names of the Sub-Divisional Magistrates out of those mentioned in (*a*) above who made suggestions for giving Rajanpur the status of a district along with the justification given by them in support of their suggestion and whether Government intend to implement the suggestions?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): (*a*) Mr. Pardat Harikesh.

Mr. L. J. D. Wakely.

Mr. A. A. Williams.

Ch. Jai Narain Singh.

Mr. M. H. Zubari.

Mr. Z. Ahsan.

Mr. B. H. Balan.

Mr. E. J. Cocks.

Mr. H. B. Williams.

Mr. B. A. Kureshi.

Mr. N. N. Kashyap.

Ch. Jai Narain Singh.

Mr. Wilayat Hussain Chaudhry.

Malik Khuda Bakhsh.

Khan Muhammad Hayat Khan.

Mr. Shafi-ur-Rehman.

Mr. S. R. Karim.

Mr. M. A. Bari.

Mr. A. Sami Qureshi.

Mr. W. A. Khan.

Mr. A. H. F. K. Saddique.

Q. Amir Hussain (held additional charge).

Ch. Khurshid Ahmad.

Mr. Anwar Shamim Ahmed.

(*b*) No record is forthcoming to show, if any of these Sub-Divisional Magistrates ever suggested the formation of Rajanpur Sub-Division into a separate district.

APPOINTMENTS OF SESSIONS JUDGES

***3838. Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government is making certain direct appointments of Sessions Judges from the former N.-W. F. P. area, if so, whether any candidate has been recommended by the West Pakistan High Court in this connection ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to accept recommendations of the High Court; if not, reasons therefor;

(*c*) whether it is a fact that it has been the practice of the Government to appoint Sessions Judges from amongst Lawyers on the recommendations of the High Court ;

(*d*) whether it is a fact that Government intend to stop the old practice and prescribe a new method for direct recruitment of Sessions Judges, if so, the details thereof and the reasons for the departure from the old practice ?

Parliamentary Secretary, (Chaudhri Sultan Mahmood) : (*a*) No direct appointments of Sessions Judges from the former Frontier Province specifically are being made by Government ; nor have any recommendations in this connection been received from the West Pakistan High Court. Government have, however, under consideration the appointment of 10 Additional District and Sessions Judges on an *ad hoc* basis by direct recruitment from the Public Prosecutors and by promotion from the Civil Judges.

(*b*) In view of the reply at (*a*) above, the question does not arise.

(*c*) It is the practice of Government to appoint District and Sessions Judges from amongst the lawyers on the recommendation of the High Court because under the rules, a quota of 33% of the posts of District and Sessions Judges is reserved for the members of the Bar.

(*d*) It is not the intention of Government to stop the old practice for appointments against regular posts.

SUPERINTENDENT OF POLICE, THATTA

***3868. Syed Bashir Ahmad Shah** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state—

(*a*) the name and the details of the service record of the present Superintendent of Police, Thatta ;

(*b*) whether it is a fact that while he was posted at Jhelum, some charges of inefficiency and corruption were levelled against him and an inquiry is still pending against him; if so, details of the charges, and (*ii*) the present stage of the inquiry ;

(*c*) whether it is a fact that the said Superintendent of Police does not go on tour according to a planned programme ; if not, the details of the tours undertaken by him from the date of his posting at Thatta till date ;

(*d*) whether it is a fact that the said Superintendent of Police avoids contacts with Basic Democracies members and the public in general ;

(*e*) whether it is a fact that he does his office work in one of the servants quarters in his residence and thereby prevents people from calling on him ;

(*f*) the details of trunk calls booked from his office telephone and from the telephone at his residence ;

(*g*) the reasons for his transfer from Jhelum to Thatta ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) — (الف)

افسر کا نام	ایس وجیہہ الحسن زیدی
تاریخ پیدائش	۲۰ جنوری ۱۹۱۶ء
ملازمت میں داخلے کی تاریخ	۲۰ جون ۱۹۵۳ء (بحثیت ڈی - ایس - پی)
ایس - پی کی حیثیت سے ترقی کی تاریخ	۲۱ جنوری ۱۹۵۹ء

(ب) یہ معاملہ زیر سماعت عدالت اور مغربی پاکستان لاہور کے عملہ انسداد رشوت ستانی کے سپیشل جج و افسر تحقیق کے زیر غور ہے ۔

(۱) ایضاً،، (۲) ایضاً،،

(ج) ایس - پی ٹھٹھہ باقاعدہ مرتب شدہ پروگرام کے مطابق نیز اچانک معائنوں کی غرض سے دورے کرتے ہیں ۔ موجودہ ایس پی کے دورۂ فی سال ۲۲۹ دن، ۱۲۴ راتوں، ۳۵ رسمی اور غیر رسمی معائنوں اور ۱۰ مقدمات کی تفتیش پر مشتمل تھے لیکن ان کی جائزہ گیری سے قبل والے سال میں یہ اعداد ۹۴ دن ۳۳ راتوں ۱۸ رسمی اور غیر رسمی معائنوں اور ۳ مقدمات کی تفتیش تک محدود تھے ۔

(د) ایس - پی عوام کی مہمان نوازیوں اور ان کی جانب سے پرتکلف استقبالی خطبات وغیرہ سے احتراز کرتے ہیں لیکن وہ عوام میں بہت ہر دل عزیز مانے جاتے ہیں اور انہوں نے اپنے دوروں کے دوران ہمیشہ بنیادی جمہوریتوں کے ارکان اور عوام سے رابطہ قائم رکھا ہے ۔

(ہ) جملہ ایس پی صاحبان کے لئے بالخصوص سابق علاقہ سندھ میں باقاعدہ رہائشی دفاتر مہیا کئے جاتے ہیں ۔ ایس - پی ہر وقت ہر طبقے کے لوگوں سے بعض اوقات بہت رات گئے تک ملاقات کے لئے تیار رہتے ہیں ۔

(د) دو سال کے دوران ایس۔ پی ٹھٹھہ کی رہائش گاہ کے ٹیلیفون سے ۲۶۸ ٹرنک کالیں کی گئیں۔ اس کے برخلاف اس مدت میں ان کے دفتری ٹیلیفون سے ۲۰۴ کالیں ہوئیں ۔

(ز) یہ تبادلہ مفاد عامہ کی خاطر کیا گیا ۔

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

PURCHASE OF GOVERNMENT LAND BY OFFICIALS

95. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state whether Government have permitted officials to purchase Government lands; if so, on what conditions ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): Government servants are not allowed to purchase State land by private treaty. They can purchase State land in open auction provided Government sanction is obtained for this purpose.

There is a separate scheme for the sale of land to retired/retiring Government servants. A copy of this scheme is placed on the table of the Assembly.

BOARD OF REVENUE, WEST PAKISTAN

COLONIES

NOTIFICATIONS

The 23rd February 1963

No. 596-63/659-S-(G) V—The Governor of West Pakistan, in supersession of the scheme sanctioned,—*vide* Board of Revenue memorandum No. COL-2/5(A) 3882, dated the 21st August 1959, is pleased to issue the following scheme for the grant by way of sale of State agricultural land in the areas of Ghulam Muhammad Barrage, Guddu Barrage and Taunsa Barrage to retiring and retired Civil Government servants with distinguished records of honest and efficient service :—

1. *Power to grant*—The West Pakistan Government are prepared to grant, by way of sale, State agricultural land, subject to availability, to retiring and retired Civil Government servants (hereinafter referred to as Government servants) on application, on the conditions set out below; provided that no person shall be entitled as of right to receive a grant and an absolute discretion is reserved to Government in the selection of grantees.

2. *Schedule of land*—The Board of Revenue, West Pakistan, shall prepare a Schedule of State agricultural land which can be made available for sale during a particular year,

Provided that there shall not be included in the Schedule any land which lies within—

(a) five miles of the outer limits of a first class municipality;

(b) three miles of the outer limits of a Mandi Town or any municipality other than a first class municipality;

(c) one mile of the nearest railway station.

(2) No grant for any particular year shall relate to any land which is not included in the Schedule for that year.

3. *Eligibility*—(1) No person shall be eligible to apply for the grant of State agricultural land under this scheme unless, on the date of application, he—

(A) (*i*) is serving in connection with the affairs of the Province of West Pakistan; and

(*a*) if he is a gazetted Government servant, has completed at least 15 years of service in gazetted appointment including at least 10 years of service under the Government of West Pakistan or the administration of any territory included in the Province of West Pakistan, or both; or

(*b*) if he is a non-gazetted Government servant, has completed at least 10 years of service under the Government of West Pakistan or the administration of any territory included in the Province of West Pakistan or both; or

(*ii*) has retired on invalid pension, or superannuation pension or retiring pensions and

(B) has a distinguished record of honest and efficient service.

(2) No application shall be entertained unless it is made—

(*i*) in the case of person in service, within five years immediately preceding the date of his superannuation;

(*ii*) in the case of a person who has retired from service, within two years of the date of his retirement:

Provided that any person, who has retired from service on or after the 21st August 1955, and before the date of this notification may make an application within two years of the date of this notification.

Explanations—I. For the purposes of this paragraph the date of application means the date seven days before the date on which the application is received, under paragraph 6 (2), by the Head of Office or the Administrative Department, as the case may be.

(II) Re-employment after retirement shall not operate as a bar to an application.

(III) In the event of death of a Government servant entitled to make an application under this scheme, an application by his heir shall be entertained in the like manner.

4. *Limits of eligibilty to complete*—A person entitled to apply shall be eligible to complete for three years for grant of land under this scheme, and if he fails to secure a grant during that period, his name shall be struck off the list of eligible persons.

Size of grant—(1) The unit of grant shall be determined according to the following scale—

(*i*) A Government servant whose pay on the date of application or retirement if less than Rs. 100 per mensem.	Up to a maximum of 32 acres in multiples of 16 acres.
(*ii*) A Government servant whose pay on the date of application or retirement is Rs. 100 per mensem or above but is less than Rs. 500 per mensem.	Up to a maximum of 64 acres in multiples of 16 acres.

(*iii*) A Government servant whose pay on the date of application or retirement is Rs. 500 per mensem or above but is less than Rs. 1,000 per mensem.	Up to a maximum of 96 acres in multiples of 16 acres.
(*iv*) A Government servant whose pay on the date of application or retirement is Rs. 1,000 per mensem or above but is less than Rs. 1,500 per mensem.	Up to a maximum of 128 acres in multiples of 16 acres.
(*v*) A Government servant whose pay on the date of application or retirement is Rs. 1,500 per mensem or above but is less than Rs. 2,000 per mensem.	Up to a maximum of 160 acres in multiples of 16 acres.
(*vi*) A Government servant whose pay on the date of application or retirement is Rs. 2,000 per mensem or above.	Up to a maximum of 240 acres in multiples of 16 acres.

(2) The above scale shall be subject to marginal adjustment to suit local units.

(3) If a Government servant has previously received land for honest and efficient service, the scale-mentioned in sub-paragraph (1) shall be reduced by the area previously received.

Explanation—"Pay" means pay as defined in the Civil Services Rules applicable to the Government servant concerned.

6. *Submission of application*—(1) Any person desirous of obtaining a grant under this scheme shall put in an application in the form set out appendix A and shall therein indicate, in order of priority, such lands included in the Schedule as he may wish to purchase.

(2) The application shall be submitted to the Head of Office or Department to which the applicant belongs, or in the case of a retired Government servant to which he belonged at the time of his retirement. Where the application is submitted to the Head of Office, it shall be forwarded to the Head of Department concerned. Where the applicant is the Head of Department the application shall be submitted to the respective Administrative Department of the Secretariat.

(3) On receipt of the application, the Head of Department or the Administrative Secretary, as the case may be, shall scrutinise the application and record thereon a certificate to the effect that the applicant is or is not eligible to apply for grant of land under this scheme and shall forward it to the Secretary (Colonies), Board of Revenue, West Pakistan.

7. *Selection Committee*—(1) All applications submitted under paragraph 6 shall be considered by a Selection Committee consisting—

(*a*) the Chief Secretary to the Government (Chairman) of West Pakistan;

(*b*) the Member concerned of the Board of Revenue, West Pakistan,

(*c*) the Finance Secretary to the Government of West Pakistan;

(*d*) an officer to be nominated by the Governor.

(2) The Secretary (Colonies), Board of Revenue, West Pakistan, shall act as Secretary to the Selection Committee.

(3) Meeting of the Selection Committee shall be held in the office of Chief Secretary at least once a quarter, or sooner if so required, and all applications received by the Secretary (Colonies), Board of Revenue in the meantime shall be placed before the Selection Committee by the Secretary of the Committee.

(4) The Selection Committee shall, after scrutiny of the service record of the Government servant concerned, submit its recommendations to the Governor for final approval.

(5) When the Governor has approved the grant of land under this scheme to an applicant the Selection Committee shall communicate this fact to the Board of Revenue, West Pakistan and the Board shall issue a formal sanction order to that effect.

8. *Validity of sanction order*—Sanction for the grant of land shall lapse if it is not availed of within one year of the date of issue of the order by the Board of Revenue.

9. *Price of land*—(1) The price of the land, payable by the grantee shall be fixed by the Board of Revenue and shall be the same as is fixed for the land granted to the Army Personnel under the Defence Forces Settlement Personnel Scheme in the respective areas of Ghulam Muhammad Barrage, Guddu Barrage and Taunsa Barrage.

(2) The price shall be paid by the grantee in accordance with the terms and conditions in force in the areas concerned.

10. *Execution of sale agreement*—Where the grantee elects to pay the price in instalments, he shall execute, stamp and cause be registered at his own expense, an agreement in the form set out in Appendix 'B' or such other form as may be prescribed from time to time by the Board of Revenue.

11. *Execution of deed of conveyance*—When the grantee has paid the full price, whether in lump sum or in instalments, and has complied with other conditions relevant to the grant, he shall be entitled to receive from Government a deed of conveyance of the said land in the form set out in Appendix 'C' or such other form as may from time to time be prescribed by the Board of Revenue. The grantee shall pay such stamp duty on the said deed as is leviable on conveyances under the provisions of the Stamp Act, 1899 (Act II of 1899) and when it is duly executed by the parties, the grantee shall have it registered at his own expense within the period to be specified by the Collector.

12. *Possession*—Possession of the land shall be delivered to the grantee after the agreement referred to in paragraph 10, or the conveyance referred to in paragraph 11, as the case may be has been registered.

13. *Alienation*—The grantee and in the event of his death, his heir, shall not, until the price of the land is fully paid, sell, mortgage or otherwise alienate the land. In the event of a breach of this condition, the land shall be liable to resumption on refund of the price paid but without any compensation or interest.

14. *False information by Government servants*—If any grantee is subsequently found to have given false information regarding his eligibility to receive a grant under this scheme, he shall be deemed to have committed a breach of the conditions of the grant and the land shall be liable to resumption ;

Provided that this provision shall not apply where the grantee has been in possession of the land for more than three years.

15. Any grant under this scheme shall be made strictly in accordance with the terms of the scheme and any grant made contrary to the term shall be abnitio void and shall be cancelled without payment of any compensation to the grantee.

By order of the Governor of West Pakistan.

NIAZ AHMAD

Secretary to Government, West Pakistan
Colonies Department.

APPENDIX 'A'

FORM OF APPLICATION FOR PURCHASE OF STATE AGRICULTURAL LAND IN WEST PAKISTAN BY RETIRED AND RETIRING GOVERNMENT SERVANT

To

THE BOARD OF REVENUE, WEST PAKISTAN, LAHORE.
(THROUGH THE HEAD OF OFFICE CONCERNED).

SIR,

I (Name in block letters) _____
have the honour to state that I wish to purchase _____
_____State Agricultural land mentioned below in the order of priority :—

(*a*) _____

(*b*) _____

(*c*) _____

in accordance with the Scheme for the sale of land to retiring and retired Government servants. Other necessary particulars required in this connection are given in answer to the following question :—

Answer

(*a*) Have you read the said Scheme carefully and will you abide by its provisions ?

(*b*) Date of birth (in block letters).

(*c*) If in service—

(*i*) What post you are holding ?

(*ii*) What is your monthly basic pay (excluding allowances) and special pay, if any, on the date of application.

(*d*) What is the date of your retirement on superannuation pension ?

(*e*) Did you get superannuation of retiring or invalid pension ?

(*f*) What is the total period of your Government service ?

(*g*) Are you or were you, before retirement in the service of West Pakistan Government or a member of the All-Pakistan Service ?

(*h*) If you are/or were a Gazetted Government servant, have you spent at least 10 years of your service under the Government of West Pakistan, or the administration of any territory included in the Province of West Pakistan or both ?

(*j*) If you are/or were a non-Gazetted Government servant, have you completed at least 10 years of service under the Government of West Pakistan, or the administration of any territory included in the Province of West Pakistan or both ?

(*k*) What post were you holding on the date of retirement ?

(*l*) Have you ever been awarded by the West Pakistan Government or by any of the Government of Integration Units any State agricultural land for good services to the Administration and if so, how much and where?

(*m*) Whether you wish to pay the price of the land. if you are selected for sale of land, in a lump cum or by instalments ?

I hereby certify that the above particulars are true and correct to the best of my knowledge and belief and that I have not concealed anything.

*Date*_____.

Signature of applicant.

Official address—

Home address—

Note—A cross may please be put against any question which is not relevant.

LEAVE OF ABSENCE OF M. P. A's.

MR. ALI GOHAR KHURO

Secretary : The following Telegram has been received from Mr. Ali Gohar Khuhro, M. P. .A. :—

"Indisposed grant leave from the meetings of the Committee on Law and Parliamentary Affairs held on 20th and 21st May, 1963".

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. ALI GOHAR KHURO

Secretary : The following Telegram has been received from Mr. Ali Gohar Khuhro, M. P. A. :—

"Suffering from Typhoid Request house grant leave 30th June."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

HAJI GUL HASSAN MANGI

Secretary : The following letter has deen received from Haji Gul Hassan Mangi, M. P. A. :—

"This is to state that I could not attend the Rules Committee meetings held in May, 1963, and on 6th June, 1963, as I was out of Sukkur and could not receive the intimation. I, therefore, request you kindly to be good enough to grant me leave."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

HAJI GUL HASSAN MANGI

Secretary : The following letter has been received from Haji Gul Hassan Mangi, M. P. A. :—

"I have received a message from home that my wife is ill. I, therefore, request that I may be excused from attending the session of the Assembly on the 17th instant. I will be back as soon as she recovers."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. WALI MUHAMMAD HAJI YAQOOB

Secretary : The following Telegram has been received from Mr. Wali Muhammad Haji Yaqoob, M. P. A. :—

"Indisposed cannot attend Session for the present".

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SARDAR NOOR MUHAMMAD KHAN BULEDI

Secretary : The following letter has been received from Sadar Noor Muhammad Khan Buledi Tumandar, M. P. A. :—

"It is submitted that I am feeling unwell and am unable to attend the Session, therefore please grant me leave from 7th to 22nd instant".

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SARDAR NOOR MUHAMMAD KHAN BULEDI

Secretary : The following Telegram has been received from Sardar Noor Muhammad Khan Buledi Tumandar, M. P. A. :—

"My leave expires on 22nd instant. But I am still not feeling well and unable to attend Session pray grant leave from 23rd instant to 2nd July."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. ILAHI BUX

Secretary : The following Telegram has been received from Mr. Ilahi Bux, M. P. A. :—

"Reaching 9th Detained due Shia Suni disturbance grant two days leave".

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

DR. MRS. ASHRAF ABBASI

Secretary : The following Telegram has been received from Dr. Mrs. Ashraf Abbasi, M. P. A:—

"Child unwell kindly grant leave up to fifteenth"

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MEHAR MUHAMMAD IQBAL KHAN HIRAJ SIAL

Secretary : The following letter has been received from Mehar Muhammad Iqbal Khan Hiraj Sial, M. P. A. :—

"I shall feel obliged, if you kindly excuse my absence from the Assembly Proceedings from 7th June 1963 to20th June 1963 as I would be unable to attend the meetings in view of the sudden death of my sister".

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

DEWAN SYED GHULAM ABBAS BOKHARI

Secretary : The following letter has been received from Dewan Syed Ghulam Abbas Bokhari, M. P. A. :—

گذارش ہے کہ بندہ اپنے اہم خاندانی امور سے ۱۲ جون ۱۹۶۳ء
تک فارغ نہ ہوسکیگا - برائے مہربانی ۱۲ جون ۱۹۶۳ء
تک رخصت منظور فرمائی جائے -

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried.*)

MIAN ABDUL HAQ

Secretary : The following letter has been received from Mian Abdul Haq, Parliamentary Secretary, Home:—

"I could not attend the sub-committee meetings on Home Affairs held on 6th and 7th instant, because of the presence of the President of Pakistan in our district. May I, therefore, request you to please condone my absence for the days and oblige.

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MIAN ABDUL HAQ

Secretary : The following letter has been received from Mian Abdul Haq, M. P. A:—

"My wife having fallen seriously ill, I had to absent myself from the Assembly Session from 10th to 13th instant.

May I therefore, request the House to kindly condone my absence for these days and oblige".

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MIAN ABDUL HAQ

Secretary : The following letter has been received from Mian Abdul Haq, Parliamentary Secretary, Home :—

"I was not able to attend the sub-committee meeting of Islamic University, Jhang Bill held on 27th May, 1963 because of being sick. May I, therefore, request you to please condone my absence and oblige.

Mr. Speaker : The question is:—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MAKHDUM-UL-MULK MUHAMMAD SHAMAS-UD-DIN JILLANI

Secretary : The following letter from Muhammad Shamas-ud-Din Jillani, Makhdum-ul-Mulk, M. P. A. :—

"میں ماہ اپریل میں سیشن کی آخری دو نشستوں میں حاضر نہیں ہو سکا ۔ لہذا اس کے لئے رخصت مرحمت فرمائی جائے" (۱۳ و ۱۵ اپریل ۱۹۶۳ء)

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MAKHDUM-UL-MULK MUHAMMAD SHAMS-UD-DIN JILLANI

Secretary : The following letter has been received from Makhdum-ul Mulk Muhammad Shams-ud-Din Jillani, M. P. A. :—

"I am ill and running high fever at the 'Pipais'. Kindly sanctionme leave for two days, Friday and Saturday. I fell ill soon after return from the Party meeting on the 7th morning.

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

JAM ABDUL RAZAQ KHAN

Secretary : The following Telegram has been received from Jam Abdul Razaq Khan, M. P. A. :—

"Daughter ill pray Grant one week's leave",

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

SYED NAZAR SHAH

Secretary : The following telegram has been received from Syed Nazar Shah, M. P. A:—

"Unable to attend kindly grant leave up to 12th instant."

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MAJOR SULTAN AHMED

Secretary : The following letter has been received from Major Sultan Ahmed, M. P. A:—

Due to unavoidable circumstances, I could not attend the meeting of the Committee forRevenue held on 28th of May 1963. Kindly excuse my absence".

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MASTER KHAN GUL

Secretary : The following letter has been received from Master Khan Gul, M. P. A. :—

مہربانی فرما کر ایک ضروری کام کے سلسلے میں ۱۰-۶-۶۳ کی
رخصت عنایت فرماویں ۔

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

The motion was carried

MR. NAJM-UD-DIN VALIKA

Secretary : The following telegram has been received from Mr. Najm-ud-Din Valika, M. P. A:—

"Kindly condone absence due to sickness".

Mr. Speaker : The questison is—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MR. MUHAMMAD AKBAR KHAN

Secretary : The following telegram has been received from Mr. Muhammad Akbar Khan, M. P. A:—

"I am ill please exempt me from attendance on 10th and 11th June".

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

The motion was carried)

ALLAMA ABDUL HAQUE

Secretary : The following letter has been received from Allama Abdul Haque, M. P. A. :—

میں نے خرابیء صحت کی وجہ سے ۷ جون تا ۱۳ جون ۱۹۶۳ء
رخصت کے لئے تار دیا تھا - لیکن میں نے استفادہ
۱۲ جون تک کیا ہے - ۱۳ جون کو حاضر ہو گیا
ہوں - اس لئے میری رخصت ۷ تا ۱۲ جون ۱۹۶۳ء
منظور فرمائی جائے -

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

ALLAMA ABDUL HAQUE

Secretary : The following letter has been received from Allama Abdul Haque, M. P. A. :—

"کل شام سے میری صحت خراب ہے آج کے اجلاس میں شریک
نہیں ہوسکتا ہوں - مہربانی فرما کر آج ۱۹ جون ۱۹۶۳ء
کی رخصت منظور فرمائی جائے" -

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

ZAHUR HUSSAIN SHAH

Secretary : The following Telegram has been received from Mr. Zahur Hussain Shah, M. P. A. :—

"Not well Excuse Absence till 11th June".

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

MR. ZULFIQAR ALI KHAN SIAL

Secretary : The following letter has been received from Mr. Zulfiqar Ali Khan, Sial M. P. A. :—

"I could not attend the Assembly Session held from 8th March 1963 to 16th March 1963, because of an urgent piece of work at my home. Leave of absence for the above-mentioned dates is requested."

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

MR. GUL MUHAMMAD

Secretary : The following letter has been received from Mr. Gul Muhammad, M. P. A. :—

"I could not attend the Session of the West Pakistan Assembly from 6th of April to 16th of April, 1963, as I had to proceed to Cairo, to attend an International Conference. It is, therefore, prayed that I may please be granted leave of absence for the said period."

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

CHAUDHRI GUL NAWAZ KHAN

Secretary : The following letter has been received from Chaudhri Gul Nawaz Khan, M. P. A. :—

"Owing to some urgent personal matter I could not attend the meeting of the Rules Committee held on 15th May, 1963. I hope you will kindly get my absence on the above date condoned."

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. S. M. SOHAIL

Secretary : The following letter has been received from Mr. S. M. Sohail, M. P. A. :—

"I was enable to attend Rules Committee meeting held on 14th and 15th May 1963.

I may be permitted to be on leave for the said two days."

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MIAN KHAN MUHAMMAD KALYAR

Secretary : The following letter has been received from Mian Khan Muhammad, Kalyar M. P. A. :—

میری بیوی بیمار ہے - اس لئے میں صوبائی اسمبلی کے اجلاس
۷-۶-۶۳ تا ۱۲-۶-۶۳ میں شامل نہیں ہوسکونگا -
رخصت منظور فرمائی جائے -

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. ILAHI BUX

Secretary : The following letter has been received from Mr. Ilahi Bux, M. P. A. :—

"Extend leave up to 12th."

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

PIR MUHAMMAD ZAMAN CHISHTI

Secretary: The following letter has been received from Pir Muhammad Zaman Chishti, M. P. A.:—

"Owing to Election Tribunal hearing I could not attend the meetings of the Assembly Session held from the 6th April to 10th April 1963. You are requested to move the House to grant me leave for the above period."

Mr. Speaker: The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MAULANA GHULAM GHAUS

Secretary: The following letter has been received from Maulana Ghulam Ghaus, M. P. A.:—

"عرض ہے کہ میں نے ۶ اپریل ۱۹۶۳ء سے رخصت کی درخواست دی تھی - کیونکہ میں حج پر جا رہا تھا - میرے جانے کے بعد ماہ مئی میں رولز کمیٹی کی میٹنگ ۱۴-۱۵ مئی ۱۹۶۳ء کو ہوئی اور اسلامک یونیورسٹی بل کمیٹی کی میٹنگ ۲۷ مئی ۱۹۶۳ء کو ہوئی تھی - میں دونوں میں حاضر نہیں ہو سکا - کیونکہ ۱۹ مئی ۱۹۶۳ء کے ہوائی جہاز پر کراچی پہنچا - لہذا درخواست ہے کہ دونوں میٹنگوں کے لئے میری رخصت منظور فرمائی جاوے" -

Mr. Speaker: The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MAULANA GHULAM GHAUS

Secretary: The following letter has been received from Maulana Ghulam Ghaus, M. P. A.:—

"میں ۱۰ جون ۱۹۶۳ء کو لاہور سے باہر جانے کی وجہ سے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکا - اس کی رخصت منظور فرما کر مشکور فرمائیں" -

Mr. Speaker: The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MIR RASOOL BAKHSH TALPUR

Secretary: The following letter has been received from Mir Rasool Bakhsh Talpur, M. P. A.:—

"Due to illness I could not attend the Assembly meetings from 8th April 1963 to 15th April 1963. Kindly grant leave of absence."

Mr. Speaker: The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MIR RASOOL BAKHSH TALPUR

Secretary : The following letter has been received from Mir Rasool Bakhsh Talpur, M. P. A. :—

"I am not attending the Assembly Session from 24th June to 29th June 1963, on account of some urgent work at home.

Kindly grant me leave of absence for the above shown days."

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

PIR ALI SHAH

Secretary : The following Telegram has been received from Pir Ali Shah, M. P. A. :—

"Due to ill health I could not attend Assembly Session Kindly grant me leave from start of Session up to seventeenth June."

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MIR SAIF ULLAH KHAN MAGSI

Secretary : The following letter has been received from Mr. Saif Ullah Khan Magsi, M. P. A. :—

"I have some very urgent private work to attend and therefore it will not be possible for me to attend the Session for the period from 17th June 1963 to 30th June 1963."

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

SARDAR MIR DODA KHAN ZAHRI

Secretary : The following letter has been received from Sardar Mir Doda Khan Zahri, M. P. A. :—

گذارش ہے کہ بوجہ ضروری کام میں مورخہ سات جون سے
۱۸ جون تک اسمبلی اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکا ۔
لہذا مجھے برائے مہربانی رخصت عطا فرمائی
جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

SARDAR MIR DODA KHAN ZAHRI

Secretary : The following letter has been received from Sardar Mir Doda Khan Zahri, M. P. A. :—

گزارش ہے کہ مجھے اطلاع دیر سے پہنچی تھی ۔
اس لئے میں ہوم آفیئرز کی کمیٹی میں شرکت
نہیں کرسکا جو کہ ۶ جون اور ۷ جون کو

ہوئی تھی - لہذا برائے مہربانی رخصت عطا فرمائی جائے -

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. MUHAMMAD AMIN KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Muhammad Amin Khan, M. P. A. :—

گذارش ہے کہ مورخہ ۲۳/۲۳-۵-۶۳ کو لوکل گورنمنٹ سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ تھی - لیکن بوجہ بیماری حاضر نہیں ہوسکا - رخصت منظور فرمائی جاوے -

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. MUHAMMAD AMIN KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Muhammad Amin Khan, M. P. A. :—

گذارش ہے کہ مورخہ ۶ جون کو سٹینڈنگ کمیٹی ہوم آفیئرز کی میٹنگ تھی جس میں بوجہ بیماری حاضر نہیں ہوسکا - رخصت منظور فرمائی جاوے -

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. MUHAMMAD AMIN KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Muhammad Amin Khan, M. P. A. :—

گذارش ہے کہ مورخہ ۶ و ۷ و ۸ جون کو بوجہ بیماری سیشن میں شمولیت نہیں کرسکا - رخصت عطا فرمائی جاوے -

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. TAJ MUHAMMAD KHANZADA

Secretary : The following Telephonic Message has been received from Mr. Taj Muhammad Khanzada, M. P. A. :—

"As you are aware that I met with an accident at Gulberg the other day, I was admitted to the hospital. Now I am confined to the house due to injuries. I shall be grateful if you would ask the Assembly to grant me leave from Monday the 17th June till recovery (at least for 10 days)."

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. BASHIR AHMAD SHAH

Secretary : The following letter has been received from Mr. Bashir Ahmad Shah, M. P. A. :—

"Owing to some urgent private matter for which I had to go to Lyallpur yesterday, I regret I was not able to attend the sitting of the Assembly on Tuesday 18th June 1963.

I therefore request that I may kindly be granted leave of absence for the said date, viz., 18th June 1963."

Mr. Speaker : The question is—

That the leave for be granted.

(*The motion was carried*).

BEGUM AISHA AZIZ

Secretary : The following letter has been received from Begum Aisha Aziz, M. P. A. :—

"I came to Saudi Arabia for Haj and to meet my relatives. But due to family affairs I am delayed here and am unable to attend the current Budget Session of the West Pakistan Assembly, and as such, I request for grant of leave for one month with effect from June, 7th, 1963.

Intimation regarding grant of leave may kindly be sent at my Karachi address."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted,

(*The motion was carried*).

RAI MUHAMMAD IQBAL KHAN

Secretary : The following letter has been received from Rai Muhammad Iqbal Khan, M. P. A. :—

"مجھے ایک ضروری کام کے لئے واپس چیچا وطنی جانا ہے۔
میں مشکور ہونگا اگر ۲۲ جون بروز ہفتہ اسمبلی
سے غیر حاضری کی اجازت عطا فرمائی جاوے"۔

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. ABDUL REHMAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Abdur Rehman, M. P. A. :—

گذارش ہے کہ میں چند ایک ضروری مصروفیات کی وجہ سے
موجودہ سیشن کے دوران پہلے دو ہفتے حاضر نہیں

ھو سکونگا ۔ مہربانی فرما کر رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

NAWABZADA MUHAMMAD ALI KHAN AFRIDI

Secretary : The following letter has been received from Nawabzada Muhammad Ali Khan Afridi, M. P. A. :—

"میں بوجہ مصروفیات بسلسلہ آمد پریذیڈنٹ پاکستان اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر رہا ۔ لہذا مہربانی فرما کر مورخہ ۷ جون سے ۱۷ جون ۱۹۶۳ء تک میری غیر حاضری کو رخصت تصور فرما کر شکریہ کا موقع دیں" ۔

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. LATIF ULLAH KHAN DIRVI

Secretary : The following letter has been received from Mr. Latif-ullah Khan Dirvi, M. P. A. :—

"I could not attend the meetings of the Standing Committee on Local Government held on 10th, 11th, 20th and 21st May, 1963 as I was seriously ill. Secondly, I received the intimation from the office too late. Leave may therefore kindly be granted to me."

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. ABDUR RAZIQ KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Abdur Raziq Khan, M. P. A. :—

میں ضروری کام کی وجہ سے مورخہ ۸ تا ۱۰ ماہ حال غیر حاضر رہا ۔ لہذا معروض ہوں کہ ان تین دنوں کے لئے جب کہ میں اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہ کرسکا رخصت عطا فرمائی جاوے" ۔

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

KHAN MIR AFZAL KHAN

Secretary: The following letter has been received from Khan Mir Afzal Khan, M. P. A. :—

"I shall be grateful, if I am granted leave of absence from the Assembly from the 24th instant to the 29th of June 1963, both days inclusive. I have to proceed to Mardan and Karachi in connection with some private urgent business."

Mr. Speaker: The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. NADIR SHAH

Secretary: The following letter has been received from Mr. Nadir Shah, M. P. A. :—

"As I intend to go to Karachi on 22nd June, 1963 (A.N.), I will not be in a position to attend the Provincial Assembly Session in operation on and after 23rd June, 1963 till the end".

Mr. Speaker: The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

ADJOURNMENT MOTIONS

Mr. Speaker:--There is an adjournment motion from Haji Abdul Majid Jatoi regarding transfer of Headquarters of Superintendent Engineer Irrigation fromKhairpur toSukkur. Mr. Jatoi is not present in the House, the adjournment motion, therefor, lapses.

There is an other adjournment motion from Major Abdul Majid Khan regarding renewal of licence for the sale of liquor in Peshawar since Major Sahib is not present, his motion also lapses.

POINT OF PERSONAL EXPLANATION

Malik Sarfraz Khan (Sargodha): On a point of personal explanation, Sir.

جناب والا - آج کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ کل خان حمید اللہ خان نیازی نے میرے متعلق یہ کہا تھا کہ چونکہ جوہر آباد میں میرے ہوٹل ہیں اس لئے اگر تھل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے دفاتر جوہر آباد سے بھکر منتقل ہوگئے تو اس سے میری business میں فرق آجائے گا - اور یہ کہ میری ان دفاتر کے منتقلی کی مخالفت اسی بنا پر تھی - میں حمید اللہ خان نیازی اور تمام وزراء پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ T. D. A. پر میری ایک ایکڑ زمین بھی نہیں ہے - اس کے علاوہ جوہر آباد کے مقام پر نہ تو میرا کوئی مکان ہے نہ دوکان ہے اور نہ ہی کوئی کوٹھی ہے - بلکہ میں خود وہاں ایک کرائے کی کوٹھی میں رہتا ہوں اور مجھ پر یہ الزام بالکل غلط اور بے بنیاد ہے اور میں ان حضرات کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر وہ میرے خلاف

اپنے عائد کردہ الزام کو ثابت کردیں تو میں رکنیت سے استعفیٰ دیدونگا میرے خیال میں وہ میری مخالفت اس غرض سے کر رہے ہیں کہ میں اپنے عوام کی نمائندگی کرنے سے باز آجاؤں ۔ اور ان کے حکم کے خلاف آواز نہ اٹھاؤں ۔

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh) : I am very sorry.

جناب والا ۔ میرا خیال ہے کہ ممبر صاحب کو غلط فہمی ہوئی ہے ہم وہاں انکوئری کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ جن لوگوں نے اس قسم کی باتیں کی تھیں کہ T. D. A. کے ہیڈ کوارٹر کو بھکر نہ لے جایا جائے میں اس کی تفصیل بتاد یتا ۔ لیکن یہ Confidential معاملہ ہے اس لئے اس کو ظاہر نہیں کرسکتا ۔

ملک سرفراز خان۔آپ بے شک انکوائری کریں ۔ اس ملک میں اکثر و بیشتر انکوائریاں ہوتی رہی ہیں ۔ اور بعد میں بھی ہوتی رہیں گی ۔ اس کا نتیجہ کچھ بھی برآمد نہیں ہوتا ۔ وزراء صاحبان سے درخواست ہے کہ وزارت آنی جانی چیز ہے اور ہر ایک کے پاس آسکتی ہے ۔ (قطع کلامیاں) ۔

Mr. Speaker : I can't allow all. One Member is already on his legs.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : Sir he has made a very impo tant statement. He said that he wants to make enquiries about the people, who have been opposing the shifting.

Minister of Law : I have not named anybody. Enquiry will be held against the persons, who were responsible for creating trouble.

مسٹر حمید اللہ خان۔جوہر آباد میں ملک سرفراز کی جائداد میں ثابت کرسکتا ہوں ۔ (شور)۔ انہیں اس حکومت نے بھی دی ہے۔ دولتانہ حکومت اور خضر حکومت نے بھی دی تھی ۔(شور)۔ میں اسے ثابت کرسکتا ہوں ۔ (شور)۔ یہ ہم سے ہمارا حق چھین رہے ہیں ۔(شور)۔ اور اس بات کا خیال نہیں رکھتے کہ یہ کس کا حق ہے ۔ (شور) (قطع کلامیاں) ۔

ملک سرفراز خان۔جناب والا ۔ میں حمیداللہ خان نیازی اور وزیر مال اور ملک قادر بخش کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ مجھ پر عائد کردہ الزامات کو ثابت کر دیں کہ T. D. A. میں میری کوئی جائداد ہے ۔ (قطع کلامی) آپ نہیں کہتے ہیں لیکن آپ کے نمائندے کہہ رہے ہیں کہ وہاں میرے ہوٹل اور دوکانیں ہیں ۔میں اسے چیلنج کرتا ہوں ۔

ملک حمیداللہ خان—وزیر مال کو کیا کہتے ہیں میں اسے ثابت کرونگا (قطع کلامی)

ملک سر فراز خان—آپ نے میرے متعلق کہا ہے آپ اسے ثابت کریں ۔ میں اسے چیلنج کرتا ہوں ۔

خان حمید اللہ خان—آپ لوگوں کی تحقیقات کریں ۔ جنہوں نے کہا ہے کہ اسے جوہر آباد سے تبدیل نہ کریں کیا یہ انصاف ہے ۔ (قطع کلامیاں)

بیگم جہاں آرا شاہنواز—جناب والا ۔ تہل کے تین حصے ہیں خوشاب تحصیل بھکر تحصیل اور لیہ تحصیل اور تینوں حصوں میں کشمکش رہتی ہے ۔ لیکن اصل میں یہ دفتر بھکر یا لیہ میں ہونا چاہیے تھا کیونکہ بھکر اور لیہ میں اراضیات بہت زیادہ ہیں اس لئے اب یہ آئے دن دفتر بھکر منتقل ہو رہا ہے کیونکہ ہمارے لئے آئے دن اڑھائی سو میل دور جانا بہت مشکل ہورہا ہے ۔

Mr. Speaker : Now we move on to the next item on the agenda.

WEST PAKISTAN BUDGET (GENERAL) 1963-64

APPROVAL OF THE EXPENDITURE IN RESPECT OF PROJECTS FOR THE FUTURE YEARS

Mr. Speaker : Now we come to the item regarding approval of the expenditure specified in the Statement under Article 42, read with Article 89 of the constitution in respect of Projects for the future years.

Minister of Finance (Sheikh Masood Sadiq) : Sir I beg to move.

That the House do approve of the expenditure specified in the Statement under Article 42 read with Article 89 of the Constitution in respect of Projects for the future years.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is —

That the House do approve of the expenditure specified in the Statement under Article 42 read with Article 89 of the Constitution in respect of Projects for the future years.

(The motion was carried).

CONTINGENCY ITEM (DISCUSSION)

Mr. Speaker : As there is no motion for reduction in the contingency item, we start with the discussion. Those members who want to speak can do so now.

میاں محمد اکبر (گجرات)—جناب والا ۔ سال رواں کے بجٹ میں Contingency کی مد میں ۱۰ کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے اور سال آئندہ کے لئے بھی اتنی رقم مخصوص کی گئی تھی سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ ۱۰ کروڑ کا ہندسہ اتنا کیوں متبرک ہوگیا ہے کیا یہ کوئی

قرآنی آیت نازل ہوئی ہے یا مرکز کے آقایان ولی نعمت کا یہ حکم ہے کہ ۱۰ کروڑ کی رقم سے کہیں انحراف نہ کیا جائے ۔ جناب والا ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ رقم کیوں رکھی گئی ہے کیونکہ ملازمین کی تنخواہ میں جو اضافہ ہونیوالا تھا اور اس کے لئے کچھ رقم ضروری تھی اور سال رواں میں ان کے لئے پوری رقم نہیں رکھی گئی بہت کم رکھی گئی تاہم کچھ justification ہو جاتا کہ contingency کی مد میں سے ملازمین کے اضافے کیوجہ سے جو خرچ بڑھا وہ اس مد میں پیدا کیا گیا لیکن آئندہ سال کے لئے یہ رقم اتنی بڑی رقم اور ۱۰ کروڑ کی رقم ایک عام عقل کے آدمی کی سمجھ سے بالا تر ہے ۔ جناب والا ۔ جو آئندہ سال کا بجٹ پیش کیا گیا ہے اس میں ڈویلپمنٹ پر زیادہ زور دیا گیا ہے اور جناب Revenue Side سے ۱۱ کروڑ کی بچت دکھا کر یہ رقم ڈویلپمنٹ کی Side پر ڈال دی گئی ہے لیکن اس پر طرفہ تماشا یہ ہے کہ یہ ۱۰ کروڑ کی رقم ڈویلپمنٹ کے سلسلے میں کب کن منصوبوں پر خرچ کی جائے گی ۔ جناب والا ۔ آپ یہ سنکر حیران ہونگے کہ Contingency کی رقم ہمارے رفاہ عام کے محکمہ یعنی زراعت اور ۔ میں جو دی گئی ہے مجموعی رقم کے برابر ہے ۔ زراعت کو تقریباً تین کروڑ دیا گیا ہے اور پر صرف ۱ کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے گویا دونوں محکموں کی رقم ۱۰ کروڑ بنتی ہے اور ۱۰ کروڑ Contingency میں بن گئے ہیں اس طرح Revenue Side کو ملا کر ۱۱ کروڑ روپے ہوجائیں اور اگر یہ ۱۱ کروڑ روپے آپ ریلوے کے محکموں پر خرچ کرتے تو بہت سی ضروری اور عام اسکیمیں جو تشنہ تکمیل ہیں صرف اس وجہ سے کہ ہمارے پاس رقم نہیں ہے آئندہ سال تک پایۂ تکمیل تک پہنچا سکتے تھے ۔

جناب والا ۔ ہماری حکومت کی بوالعجبیاں میری سمجھ سے بالا تر ہیں ایک طرف زمینداروں کی ہمدردی میں بلند بانگ دعوی کئے جاتے ہیں اور ان کی حمایت میں اعلان کئے جاتے ہیں لیکن دوسری طرف ان زمینداروں کو جنکو ہماری حکومت صوبے کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کا نام دیتی ہے اس ریڑھ کی ہڈی کو توڑنے کے لئے مالیہ میں ایک سال میں ۳۵ فیصدی کا اضافہ کردیا جاتا ہے ۔

Minister of Finance : Is it relevant ?

Mian Muhammad Akbar : It is quite relevant. I will tell you how it is relevant. Just have the patience to hear me.

Minister of Finance : I will not allow the time of the House to be wasted.

Mian Muhammad Akbar : It is for the Speaker to allow me or to disallow me.

Mr. Speaker : The Member may please confine himself to the Contingency item.

Minister of Finance : Sir, he is not relevant I request you to stop him.

Mian Muhammad Akbar : I will tell you I am relevant.

Mr. Speaker : He may please confine himself to contingency.

چودھری سعی محمد --پوائنٹ آف آرڈر--جناب والا ۔ وزیر صاحب جو کچھ تقریر کر رہے ہیں اسے وہی سمجھ رہے ہیں اور میاں صاحب جو کچھ فرمارہے ہیں وہ سب ہمیں نہیں معلوم کہ کیا کہہ رہے ہیں ۔ اردو میں فرمائیں تاکہ ہم بھی سمجھیں ۔

میاں محمد اکبر--تو جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ مالیہ میں اضافہ کے متعلق ہاؤس کے دونوں طرف کے ممبروں نے حکومت سے یہ درخواست کی ہے کہ مالیہ نہ بڑھایا جائے بلکہ چھوٹے زمیندار کو مالیہ معاف کیا جائے لیکن بجائے معاف کرنے کے الٹا اضافہ ہوا ہے۔

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) — یہ تو جنرل بجٹ کی طرح تقریر کر رہے ہیں

It is irrelevant.

Mian Muhammad Akbar : I am telling about contingency.

جناب شیخ صاحب توجہ سے سنیں تو میں بہت relevent ہوں ۔

وزیر خزانہ--یہ تو بڑی خراب بات ہوگی کہ آپ دوبارہ General debate شروع کر دیں ۔

Major Sultan Ahmed Khan : The Minister of Finance must realise that rupees ten crores have been put in one hand.

وزیر خزانہ--جناب اس کو میں سمجھادونگا ۔ یہ جو مالیہ کی باتیں کر رہے ہیں یہ ساری irrelevant ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر--اگر جناب شیخ صاحب interrupt نہ کریں تو کام جلدی ختم ہو جائیگا ۔

وزیر خزانہ--جناب والا ۔ میں چاہتا ہوں کہ بحث Contingency item پر ہی confine کی جائے ۔

میاں محمد اکبر—پوائنٹ آف آرڈر جناب والا ۔ میں اس ضمن میں صرف یہ گذارش کروں گا کہ ۱۰ کروڑ جو رکھا گیا ہے ۔ یہ کیا خدا کی طرف سے کوئی حکم نازل ہوا ہے کہ ۱۰ کروڑ رکھنا ہے ۔ کیا ۱۰ کروڑ کی بجائے ۵ کروڑ نہیں ہو سکتا یا چھ نہیں ہو سکتا ۔ اگر یہ ۱۰ کروڑ کی رقم آپ کم کر دیں تو بہت سے غیر ضروری ٹیکس جو لگے ہوئے ہیں وہ ختم کئے جا سکتے ہیں ۔

This is the point Sir.

جناب والا ۔ بجٹ کو سرے سے ہی سیاسی مصلحتوں کے پیش نظر رکھ کر بنایا گیا ہے ۔ ان میں مختلف چیزوں کا نام لے لے کر اس مد میں اتنا روپیہ رکھ دیا گیا ہے کہ یہ تجربہ کیا گیا ہے وغیرہ وغیرہ ۔ مجھے قوی اندیشہ ہے کہ یہ ۱۰ کروڑ کی رقم چھوٹے یونٹس یا چند اپنی مرضی کے افراد کو نوازنے میں خرچ کی جائے گی ۔ یا انکو نوازنے کے لئے خرچ کی جائیگی یا ان آئٹموں پر خرچ کیا جائیگا جن کی پیشگی منظوری اس ایوان سے حاصل کرنا بہت دشوار کام ہے ۔ ہاؤس کے ارکان کے سامنے رکھ کر لے لینی اور بات ہے اور سال کے آخیر میں ضمنی بجٹ کی صورت میں اندازہ لگا لینا اور بات ہے ۔ اگر یہ ۱۰ کروڑ جو خرچ کرنا چاہتے ہیں اگر ہمیں انکی مدیں بتائیں اور یہ دکھائیں کہ اسکی تفصیلات کیا ہیں تو پھر ہم اسکی منظوری دیں لیکن یہ نہیں ۔ وہ تو منظوری سے بچنے کے لئے ۱۰ کروڑ کو اپنے ڈھب پر خرچ کرنے کے لئے Contingency کی ۱۰ کروڑ کی رقم نکال رہے ہیں ۔ آپ Supplementary Budget پر جو سال رواں میں پیش کیا گیا ہے نگاہ ڈالیں کہ اس طرح ۱۰ کروڑ ضائع کیا گیا ہے ۔ بنیادی جمہوریت کی رسومات اور Seminars پر خرچ ہوتا رہا ہے ۔

Mr. Speaker: What has it got to do with contingency ?

میاں محمد اکبر—اس میں ۱۰ کروڑ کے خرچہ کی تفاصیل بتائیں گے ۔

Mr. Speaker: How is the supplementary budget an item of contingency?

Mian Muhammad Akbar: Supplementary budget has been presented and Rs. 10 crores are shown as contingency item.

Mr. Speaker: This expenditure was met out of the contingency.

Mian Muhammad Akbar: Yes, it was from that contingency which was reserved for the current year.

وزیر خزانہ—یہ غلط کہہ رہے ہیں ۔

میاں محمد اکبر—جو Contingency انہوں نے دکھائی ہے... (قطع کلامی) آپ ذرا شیخ صاحب کو یہ بتا سکتے ہیں کہ وہ میری تقریر کو آرام اور حوصلہ سے سن لیں ۔اور جواب دے دیں وہ بار بار مجھے Hackle کیوں کرتے ہیں ۔ مجھے کیوں اجازت نہیں دیتے کہ میں اپنی تقریر مکمل کر سکوں ۔

وزیر خزانہ—آپ نے کافی وقت لے لیا ہے ۔ اب آپ بیٹھ جائیں ۔

میاں محمد اکبر—میں نے وقت لے لیا ہے تو جناب سپیکر صاحب کی اجازت سے لیا ہے ۔ آپ کے کہنے پر میں نہیں بیٹھ سکتا ۔

وزیر خزانہ—یہ پرسنل motive جو impute کرتے ہیں یہ نہایت بری بات ہے ۔ غلط Impute motive کرتے ہیں انہوں نے کافی سے زیادہ ٹائم لے لیا ہے ۔ کیا آپ انکو اسطرح Unlimited time دیتے جائیں گے کیا ابھی تک انکا پیٹ نہیں بھرا آخر کوئی Limit ہوتی ہے ۔ دو منٹ سے زیادہ انکو مت دیں ۔

مسٹر سپیکر—دو منٹ اور دئیے جاتے ہیں ۔

میاں محمد اکبر—جناب والا ۔ یہ ۱۰ کروڑ کی رقم اگلے سال تک خرد برد کرنے والے ہیں ۔ میں جناب چونکہ Opening Speaker ہوں اس واسطے اور زیادہ وقت دیا جائے ۔ جناب والا ۔ ممکن ہے اگر یہ انہیں کہا جائے کہ Contingency کی رقم آپ کیوں رکھتے ہیں تو یہ قانونی سہارا لے سکتے ہیں کہ آئین میں اسکی Provision ہے اور کہ ہم آئین کی رو سے اس مد میں روپیہ رکھ سکتے ہیں ۔ کیا حکومت مجھے بتائے گی کہ آیا آئین میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ہر سال ۱۰ کروڑ رکھا جائے کہ نہ ایک روپیہ زیادہ نہ ایک روپیہ کم رکھا جائے ۔ جناب والا ۔ کسی جمہوری حکومت کو صرف ٹیکنیکل پہلوؤں کا سہارا لینا زیب نہیں دیتا ۔ اگر انہیں اس وقت ۱۰ کروڑ کی ضرورت ہے تو کم از کم ہمیں اسکی اجمالاً تفصیل بتا دیں کہ ہم اس پوائنٹ پر خرچ کریں گے ۔ پھر جناب جنہوں نے یہ بجٹ بنایا ہے انکی بہت تعریفیں کی گئیں بلکہ خوشامد کی حد تک تعریف کی گئی کہ ہمارے افسروں نے بہت محنت کی لیکن جناب والا ۔ اگر یہ بجٹ پورے غور و خوض کے ساتھ صوبے کی تمام ضروریات کو مد نظر رکھ کر بنایا جاتا تو میرا خیال ہے کہ آئندہ سال میں کوئی ایسی ضروریات پیش نہیں آ سکتیں کہ جن پر ۱۰ کروڑ کا

خرچ ہونا لازمی ہے - اور یہ بجٹ جو بنایا گیا ہے یہ انکے ذہنی دیوالیہ پن کا مظہر ہے - اور اس ۱۰ کروڑ روپیہ کی قطعاً منظوری نہ دی جائے -

وزیر خزانہ—میں Contingency کا جواب دینا چاہتا ہوں - وقت بہت تھوڑا ہے اور میں نے چار پانچ میٹنگوں میں بھی جانا ہے - میاں اکبر کی تقریر سے واقعی مجھے دکھ پہنچا ہے -

خواجہ محمد صفدر—کیا شیخ صاحب اس debate کو Wind up نہیں کریں گے ؟

Finance Minister: I will come back for winding. I am now replying to the arguments of Mian Muhammad Akbar. But it is not essential for me to wind up the debate. If you like it I will not wind up.

خواجہ محمد صفدر—دو دو بار تو نہیں -

وزیر خزانہ—اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں دوبارہ نہ بولوں تو آپ سہ بار بولیں - میں ایک بار ہی بولوں گا - عرض یہ ہے کہ اکبر صاحب نے ذاتیات پر حملہ کیا ہے -

میاں محمد اکبر—اگر وہ میرا نام لیکر ذاتیات پر حملہ کریں گے تو مجھے بھی اجازت دیجئے -

وزیر خزانہ—میری عدم موجودگی میں پانچ ہزار گالیاں دیں ہیں -

میاں محمد اکبر—ہم بزرگوں کو گالیاں کبھی نہیں دیا کرتے -

وزیر خزانہ—آپ چپ کیجئے مجھے بولنے دیجئیے (قہقہہ) یہ الزام لگایا گیا ہے کہ ۱۰ کروڑ کی Contingency کو ہم Misuse کریں گے - آپ بھول گئے کہ پچھلا ضمنی بجٹ جو پیش ہوا تھا تو ایوان کے سامنے جو چیز میں نے ٹیبل پر رکھنی تھی میں نے اسپر ووٹنگ کرائی اور پاکستان میں یہ پہلی مثال ہے - مگر انسانی یاد داشت بہت کمزور ہوتی ہے -میرے خیال میں اکبر صاحب کی یاداشت اس سے بھی کم ہے میں نے Supplementary budget پر ووٹنگ کرائی تھی - اور انشا اللہ یہ ۱۰ کروڑ کی contingency رکھی ہے اگر ضرورت پڑی تو اس پر بھی ووٹنگ کراوں گا - (تالیاں) صرف میں نے یہ عرض کرنا ہے کہ Constitution کے تحت ہم کو حق ہوتا ہے کہ ۱۰ فیصدی ہم contingency میں

رکھیں contingency میں رکھنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا ہے جو پچھلے سال رقم رکھی تھی - مجھے پتہ نہیں تھا کہ ساڑھے چھ کروڑ کے قریب رقم تھی وہ ۱۰۰ روپیہ تنخواہ لینے والے ملازمین جو ہیں ان کو ہی دونگا - مجھے پتہ نہیں تھا کہ یہ اولیا اللہ بن گئے ہیں - اللہ تعالیٰ سے ان کو وحی آنی شروع ہوگئی ہے کہ کوئی floods نہیں آئیں گے - یہاں کوئی loc st کا حملہ نہیں ہوگا یہاں کوئی بیماری نہیں آئے گی - اگر مجھ کو یہ گارنٹی دے دیں تو میں ۱۰ کروڑ کی رقم کو ختم کر دیتا ہوں - یہ ۱۰ کروڑ روپیہ کی رقم unforeseen معاملات کیلئے رکھی گئی ہے - اگر خدا نہ کرے کہیں floods آ جاتے ہیں - خدا نہ کرے locust حملہ کرتی ہے - خدا نہ کرے کہیں بیماری پھیل جاتی ہے تو اس وقت ایسی رقوم میں سے ان کو رقمیں آئندہ دینی ہیں - اس کیلئے میں ہر دفعہ ہاؤس کو نہیں بلا سکتا میں ہر دفعہ میاں محمد اکبر صاحب سے بات چیت نہیں کر سکتا - ان کو پتہ نہیں ہے کیا حالات ہوتے ہیں - بد قسمتی ہماری یہ ہے کہ یہ پہلی دفعہ ممبر بن کر آگئے ہیں - ان کو صرف باتیں کرنی ہوتیں ہیں - نہ یہ قانون کو جانتے ہیں نہ اس کو understand کرتے ہیں - یہ گیلری کے لئے آ کر بول جاتے ہیں - ان کو ABC کا بھی پتہ نہیں ہے کہ بجٹ ہوتا کیا ہے - بجٹ بنتا کیسے ہے -

جناب والا - ان مفروضات کے ساتھ میں ختم کرتا ہوں -

میاں محمد اکبر—جناب شیخ مسعود صاحب نے فرمایا ہے اسکے لئے -

I am very much thankful for the compliments he has paid to me.

مسٹر اجون خان جدون (مردان-۴) جناب سپیکر—contingency میں ۱۰ کروڑ روپیہ جو آئین کے مطابق رکھا گیا ہے یہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ خدا نہ کرے کہ ملک میں کوئی آفت آ جائے - ملک میں کوئی سیلاب آ جائے یا کوئی unforseen واقعات ہو جائیں - یا یہ unforeseen calamities کو روکنے کیلئے رکھا گیا ہے - پچھلے سال کی مثال ہمارے سامنے ہے اور انہوں نے دیکھا ہے کہ پچھلے سال contingency items میں سے ۷ کروڑ کے قریب رقم چھوٹے ملازمین کی تنخواہوں کی زیادتی پر خرچ کی گئی - یہ ایک اچھا کام کیا گیا تھا اور ہم سے ووٹ کرایا گیا تھا - اس سلسلے میں یہ خیال کرنا کہ اس رقم کو خرد

برد کیا جائیگا میرا خیال ہے کہ یہ خیال کرنا بھی مناسب نہیں ہے۔ دوسرے انہوں نے خدشہ ظاہر کیا ہے شاید اس سے Smaller units کو نوازا جائیگا۔ Smaller units کے متعلق میں نہیں سمجھا کہ انکی مراد کیا ہے اگر ان کا مقصد یہ ہے کہ اس سے under-developed area کو ترقی دینے کیلئے کوئی رقم دی جائے گی تو میرا خیال ہے یہ بہت اچھی بات ہوگی۔ اب میں اس چیز پر زور دوں گا کہ خدا ہمارے ملک کو ہر آفت سے محفوظ رکھے۔ کسی قسم کا طوفان locust یا کوئی بیماری اس ملک میں نہ آئے تو یقیناً ضرورت اس امر کی ہے کہ under-developed area کے اوپر یہ رقم ساری کی ساری خرچ ہونی چاہئے۔ کیونکہ ایسے علاقوں کے لئے جو بجٹ بنایا گیا ہے وہ قطعی ناکافی ہے یہ رقم یقیناً under-developed area کی ترقی پر خرچ ہونی چاہئے۔ یہ رقم contingency میں اسلئے رکھی گئی ہے تا کہ خدا کرے ایسا نہ ہو کہ اس ملک میں کوئی آفت آ جائے۔ کوئی طوفان آ جائے۔ کوئی unforeseen calamity ہو جائے تو اس پر پہلے یہ رقم خرچ کی جائے اور ترقی کے کاموں پر بعد میں خرچ کی جائے۔ اگر اس ملک پر خدا کرے کوئی آفت نہ آئے تو میں یہ گذارش کروں گا کہ یہ رقم پسماندہ علاقوں پر خرچ کی جائے بلکہ ان کے لئے advance سکیمیں بنائی جائیں تا کہ اگر یہ رقم استعمال نہ ہو سکے تو اس کو ان سکیموں پر خرچ کر دیا جائے تا کہ سال کے اختتام سے پہلے جو فنانس منسٹر صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ سال کے سپلیمنٹری بجٹ میں اس کی تمام تفاصیل اور اخراجات ہونگے اور ایوان میں پیش کرینگے ہمیں کسی قسم کے شک و شبہات نہیں ہونے چاہئیں کہ یہ misuse ہوں گے۔

سردار عنائیت الرحمان خان عباسی (ہزارہ-۱)—مسٹر سپیکر۔ اس contingency item نے ایک بار پھر ہمارے لئے کچھ خوش گوار حالات پیدا کر دیئے ہیں۔ جناب والا۔ میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کی توجہ صرف ایک بات کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ یہ بجٹ جو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے جس پر اتنی بڑی دھواں دھار تقریریں بھی ہوئی ہیں اور اس پر شدید نکتہ چینی بھی ہوئی ہے۔ آپ کی ان تقریروں اور اس نکتہ چینی کا کیا اثر ہوگا بجٹ تو جون ۱۹۶۳ء میں جا کر پیش ہوگا۔ اس وقت بجٹ بنا دیا گیا ہے اور جو ڈویلپمنٹ سکیمیں رکھ دی گئی ہیں خواہ وہ درست ہیں خواہ وہ غلط ہیں وہ

ہمارے لئے قابل قبول ہیں ۔ جناب والا ۔ میں تو فنانس منسٹر صاحب کو آج اس contingency کی پروویژن پر قابل مبارک باد سمجھتا ہوں ہماری جو گذارشات ہیں وہ واقعی اس قابل ہیں کہ ان پر غور اسی contingency کی رقم کے ذریعہ ہو سکتا ہے یہ ہمارے لئے اور بھی خوشی کا مقام ہوتا اگر اس contingency کی رقم کو ۱۰ کروڑ سے بڑھا کر ۲۰ کروڑ کر دیا جاتا ۔ جناب والا ۔ آپ اس مسئلہ پر غور کریں ۔ آپ کا بجٹ جو کل منظوری کیلئے آپ کی خدمت میں پیش کیا جائیگا اس کی ڈویلپمنٹ کے پروگرام ملاحظہ کریں ۔ اس پر غور کریں ۔ کہ ضلع ہزارہ جیسا ضلع جس کی آبادی ۱۶ لاکھ افراد پر مشتمل ہے اس میں اسے کیا دیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ اس بجٹ میں نہ وہاں کوئی سڑکیں رکھی گئی ہیں نہ کوئی ہسپتال کی سہولتیں دی گئی ہیں نہ کوئی اور آسائش دی گئی ہے ۔ ۸ لاکھ روپیہ اس ضلع کو دیا گیا ہے وہ صرف چند ایک ایسی سکیموں پر خرچ کیا جا رہا ہے جس سے ضلع ہزارہ کی آبادی کی اکثریت کا تعلق نہیں ہے ۔ تو میں گذارش کروں گا نکتہ چینی ہر معاملہ میں ہونی چاہئے لیکن نکتہ چینی ایسی ہونی چاہئے جو کم از کم مدلل ہو اور جو کم از کم constructive طریقے کی ہو ۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ اگر گورنمنٹ نے ہمارا کام کر دیا ہے تو ہم من وعن ہمارا یہ کام ہے کہ نکتہ چینی ہی نکتہ چینی کریں ۔ میں جناب فنانس منسٹر صاحب کی خدمت میں آپ کی وساطت سے گذارش کروں گا کہ اس contingency میں سے یہ علیحدہ بات ہے کہ وبائی حالات ہو جائیں یا فلڈز آجائیں اس قسم کی دوسری ضروریات در پیش آجائیں جن پر یہ رقم خرچ کرنی انتہائی ضروری ہو ۔ اگر کوئی ایسے حالات خدا کرے پیدا نہ ہوں تو میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ وہ ہمارے حالات کا خیال رکھیں اور ہماری طرف توجہ دیں ۔ ہم وہ لوگ ہیں جو آپ کے بجٹ سے قطعی طور پر محروم ہو چکے ہیں ۔ خدا کیلئے اس contingency سے ہماری وہ ڈویلپمنٹ سکیمیں جو تھوڑے تھوڑے اخراجات سے ہو سکتی ہیں ان پر ضرور خرچ کیا جائے ۔ میاں محمد اکبر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے میں تو ان کی بڑی عزت کرتا ہوں اور وہ اس ہاؤس کے نمایاں ممبران میں سے ایک ہیں ۔ ان contingency کی رقوم سے پسماندہ علاقوں کو مزید شاید ترقی دینے کا پروگرام ہو وہ ہمارے بڑے بھائی ہیں ۔ اور انہیں خوش ہونا چاہئے کہ ہماری حکومت یہاں پہلی بار اپنے کئے ہوئے وعدوں کی طرف آ رہی ہے ۔

مسٹر علی گوہر کھوڑو (لاڑکانہ -۲)—صاحب صدر- میں ۱۰ کروڑ کی اتنی بڑی رقم contingency میں رکھنے کے مخالف ہوں ۔ مغربی پاکستان میں ایسی کوئی calamity انشاءاللہ نہیں آئے گی جس پر اس ۱۰ کروڑ روپیہ کی رقم کو خرچ کرنے کی ضرورت پڑے گی - میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ۱۰ کروڑ روپیہ کی رقم سیاسی رشوت کے طریقے پر دی جائے گی - اسی ہاؤس کے ممبران کو یا کوئی با اثر آدمی جب کبھی demand کرے گا کہ ہماری سڑک ٹھیک نہیں ہے یا کسی ہسپتال کی ضرورت ہے تو یہ رقم وہاں خرچ کی جائے گی اور یہ صرف سیاسی رشوت کے کام آئے گی - اگر جیسا کہ ہماری majority party کے لیڈر نے فرمایا ہے کہ اگر خدا نخواستہ پاکستان میں کوئی بیماری اور floods آجائے تو یہ خرچ ہوگا اگر نہیں آتے ہیں تو کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ پھر اس دس کروڑ کی رقم کی اسمبلی سے منظوری لیکر پراجکٹس پر خرچ کرینگے یا من مانے خرچ کرینگے ؟ اگر اس رقم کو وہ اس اسمبلی کے سامنے دوبارہ منظور کروانے کیلئے لائیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا - مرضی کے مطابق اس کو خرچ کرنا بے انصافی ہے مجارٹی پارٹی کے لیڈر نے دعوی کیا ہے کہ ہم نے چھوٹے صوبوں پر زیادہ خرچ کیا ہے تو میں کہوں گا کہ سکھر بیراج جو مغربی پاکستان کی ۲۵ فیصد نہری آراضی رکھتا ہے اس پر کوئی خرچہ نہیں ہوا ہے - میں چیلنج کرتا ہوں کہ سکھر بیراج کی حدود میں کوئی خرچہ نہیں ہوا - اس کیلئے پانچ سالہ پروگرام میں بھی کوئی رقم مخصوص نہیں کی گئی ہے - اگلے پانچ سالہ پلان میں بھی نہیں کی گئی ہے - یہ رقم گدو بیراج اور غلام محمد بیراج کے بڑے بڑے افسروں کیلئے رکھی گئی ہے کہ ان کے کام ہوسکیں -

Minister of Law: Is it relevant Sir?

Mr. Speaker: Please be relevant. This is not a general debate.

مسٹر علی گوہر کھوڑو - میں ہاوس سے گذارش کرونگا کہ یہ جو دس کروڑ کی رقم مخصوص کی گئی ہے اس کا زیادہ سے زیادہ خرچہ سکھر بیراج پر کیا جائے - پانچ سال میں نہ کوئی سکیم ہے نہ کوئی کالج ہے نہ ہسپتال ہے اور نہ کچھ اور ہے - اس لئے میں ممبر صاحبان سے گذارش کرونگا کہ سکھر بیراج اراضی سندھ کا ۷۰ فیصد سے زیادہ ہے - لاڑکانہ - نواب شاہ - تھرپارکر بھی اس میں آجاتا ہے - اس میں ایک کوڑی کا خرچہ نہیں ہے اور صرف Barrage Construction اور

راستے بنانے میں یہ رقم خرچ کر دی جاتی ہے اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم پر یہ رقم خرچ ہوتی ہے۔

مسٹر افتخار احمد خان (جھنگ - ۱) جناب صدر ایوان - ہر مہذب ملک کے بجٹ میں Contingency item ہوتا ہے اور میں اس کے خلاف Technical grounds پر اظہار خیال کرنے میں جو جھجک محسوس کرتا ہوں لیکن جب میں یہ دیکھتا ہوں اور جب یہ محسوس کرتا ہوں کہ دس کروڑ کی رقم اور وہ بھی ایسے وزراء کے ہاتھ — دس کروڑ کا خزانہ بلا مقصد بتلائے ہوئے ان دوستوں کے ہاتھوں میں دیا جا رہا ہے جو کسی کے سامنے جواب دہ نہیں ہیں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ میں اپنی نمائیندگی کے فرائض میں کوتاہی کروں گا اگر اس آئٹم کے خلاف نہ کہوں ویسے میں محسوس کرتا ہوں کہ جب سے یہ وزارتیں یا اگر تھوڑا سا پیچھے کو جائیں یعنی ۱۹۵۸ء میں تو جب سے یہ حضرات جو آج اسے خرچ کرنے کی اجازت مانگ رہے ہیں تشریف لائے ہیں اس ملک میں آفات ارضی و ساوی بیشمار آ رہی ہیں - بنگال کے سیلابوں کو دیکھئے دریاؤں کے پانی کے سوکھ جانے کو دیکھئے بے موقعہ بارشوں کو دیکھئے کیا کیا کہوں جو ان کی سیاہ بختی سے نہیں ہو رہا -

(قہقہے)

Mr. Speaker : Is Nawabzada Sahib supporting the contingency by giving these instances ?

وزیر قانون (ملک قادر بخش) - پوائنٹ آف آرڈر — میں ایک گذارش کرونگا کہ نواب زادہ صاحب پانچ منٹ کے لئے پریس کانفرنس کے لئے کہیں باہر وقت دیدیں تو اچھا ہے اس طرح ہمارا وقت بچ جائے گا -

Mr. Speaker : Please be specific.

مسٹر افتخار احمد خان - لیکن یہ ملک — یہ میرا محبوب ملک اور یہ میرا وطن خدا نے بنایا ہے .....

سردار خالد عمر - پوائنٹ آف آرڈر — آخر میں نواب زادہ صاحب یہ نہ کہیں کہ یہ گرانٹ میرے علاقہ کے لئے رکھی جائے اگر یہ ضروری ہے کہ اسے رکھا جائے -

Mr. Speaker : This is no point of order. It is a suggestion.

مسٹر افتخار احمد خان - میرے عزیز دوست - میں علاقائی حدود سے بالاتر ہوں میں نے کبھی ایسی بات نہیں کہی - میرے علاقے والوں نے جمہوریت اور آزادی کے لئے مجھے یہاں چھوڑا ہوا ہے - آپ

مطمئن رهیں میں ایسا مطالبہ نہیں کرونگا ۔ تو جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ یہ ملک یہ میرا محبوب وطن میرے خدا نے بنایا ہے اور یہ میرا ایمان و اعتقاد ہے کہ اس کا محافظ بھی وہی ہے نہ ان دس کروڑ سے اس کی محافظت ہوگی نہ تیس کروڑ سے اور نہ یہ وزراء اس کی محافظت کر سکیں گے ۔ آج اس ملک میں رشوت ہے ۔ آج اس ملک میں . . .

Mr. Speaker : The member should come to the contingency now. He should be relevant to contingency. This is my last reminder.

وزیر محنت و امداد باهمی (سید احمد نواز شاہ گردیزی) ۔ وہ اپنی تقریر دل پذیر سے ہاؤس کو خوش کرنا چاہتے ہیں تو انہیں کرنے دیں ۔

مسٹر افتخار احمد خان ۔ میں ایک آفت ۔ ایک مصیبت کی طرف آ رہا ہوں جو میں دیکھ رہا ہوں ۔ اگر آپ اس مصیبت کو روکنا چاہتے ہیں تو ان دس کروڑ کے متعلق میری تجویز کو قبول کیجئے ۔ میری تجویز یہ ہے کہ پنجاب جس کی آمدنی ۹۲ کروڑ تھی اس کو صرف ۶۰ کروڑ دئے گئے ہیں ۔ اس سے ایسا ماحول پیدا ہوا ہے کہ لوگ یہ محسوس کر رہے ہیں کہ پنجاب جو یونٹ کا گہوارہ ہے اس کو بجٹ میں کچھ نہیں دیا گیا ہے ۔ تعین ہمیشہ حقوق پر ہوتا ہے جہاں ۹۲ کروڑ ہوتے تھے وہاں ۶۰ کروڑ کی رقم دی گئی ہے ۔ اس دس کروڑ کی رقم کو آپ پنجاب کے لئے مخصوص کر دیں تو کوئی آفت نہیں آئے گی اور اگر آفت آئی بھی تو محض اس لئے آئے گی کہ آپ نے جو یہ کنونشن مسلم لیگ بنائی ہے ۔

Mr. Speaker : The Members may have his seat now.

سردار خالد عمر ۔ آپ نے کہا تھا کہ میں مطالبہ نہیں کرونگا ۔ آپ نے مطالبہ بھی کیا کہ پنجاب کو کم دیا گیا ہے زیادہ دیا جائے ۔

سید نذر شاہ (نواب شاہ ۔ ۱) جناب والا ۔ یہ Contingency item دیکھ کر ہمیں بھی یہ خواہش پیدا ہوئی ہے کہ کیوں نہ ہم بھی اپنے ضلع کے لئے کچھ مطالبات کریں جو بہت ہی پسماندہ ہے ۔ جناب وزیر خزانہ کی تقریر میں نے لابی میں سنی ہے ۔ یہ صحیح ہے کہ ناگہانی دقتوں کے لئے ایسی رقوم رکھی جائیں مگر یہ اس قدر بڑی رقم ہے کہ جو ایسے امور پر بھی پوری خرچ نہیں ہوگی ۔

جناب والا ۔ یہ بہت بڑی رقم ہے ۔ اس میں ترقیاتی کاموں کے لئے ضرور کچھ نہ کچھ خرچ کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جیسا کہ ہمارے نواب شاہ میں ۶ لاکھ کی آبادی ہے ۔ افسوس ہے کہ وہاں ایک بھی گرلز کالج اور ہوسٹل نہیں ہے جس کی وجہ سے وہاں تعلیم کی سہولت تک نہیں ہے ۔ نواب شاہ ڈسٹرکٹ ڈسپنسری میونسپلٹی کی ہے ۔ اس کو گورنمنٹ کی طرف سے undertaking دی گئی لیکن کام شروع ہونے کے بعد وہ رقم ابھی تک نہیں دی گئی ہے وہ آٹھ لاکھ جو میونسپلٹی کا خرچ ہوا ہے وہ بند پڑا ہے ممکن ہے اس میں خرد برد ہو جائے کیوں کہ ایسا ہونے کا امکان ہے ۔ اسے وہاں خرچ کیا جائے ۔

ہمارے نواب شاہ میں ڈسٹرکٹ کونسل کا ایک سکول ہے ۔ اس سکول جیسا اور کوئی سکول ہمارے پورے سندھ میں نہیں اس کو ترقی دینے کی ایک تجویز تھی لیکن معلوم نہیں کہ وہ کیوں drop کی گئی ہے ۔ حکومت کہتی ہے کہ ہمارے پاس پیسہ نہیں لیکن دوسری طرف آپ نے اتنی بڑی رقم اس item کے لئے رکھی ہے ۔ آخر میں یہ عرض کرونگا کہ پولیس پر زیادہ خرچ نہ کیا جائے ۔ یہ بڑا ظالم محکمہ ہے اگر اس پر کوئی خرچ کیا گیا تو یہ تصور کیا جائے گا کہ آپ ظالم کی مدد کرتے ہیں ۔ اور پھر اللہ ضرور آپ سے پوچھے گا ۔

بابو محمد رفیق ۔ (لورالائی ۔ ژوب ۔ کوئٹہ) ۔ جناب عالی ۔ میرے خیال میں Contingency کے لئے جو ۱۰ کروڑ کی رقم رکھی گئی ہے یہ بڑی خوش کن تجویز ہے تقریباً ہر ملک میں بجٹ میں Contingency کی رقم مہیا کی جاتی ہے تاکہ اگر کوئی ناگہانی آفت مثلاً سیلاب ۔ ٹڈی دل وغیرہ آ جائیں تو اس رقم سے استفادہ کیا جائے مجھے یہ دیکھ کر اور سن کر بڑا افسوس ہوا کہ ایک معزز ممبر نے یہ کہا کہ چھوٹے یونٹوں کو یہ رقم رشوت کے طور پر مہیا کی جائے گی ۔ بجٹ تقریر میں ہمارے بلوچستان کے متعلق یہ کہا گیا تھا کہ آپ کے علاقہ کے متعلق محکمہ نے کوئی سکیم بنا کر ہمارے پاس نہیں بھیجی ۔ اس لئے آپ کو کم رقم مہیا کی گئی ہے ۔ تو میں یہ عرض کرونگا کہ Contingency کی رقم سے یہ رقم ضرور مہیا ہونی چاہئے تا کہ ہمارے علاقہ بلوچستان کو بھی اس کا مناسب حصہ مل سکے ۔ جب یہ رقم

خرچ کی جائے تو میری گذارش ہے کہ اس کا مناسب حصہ بلوچستان کو دیا جائے -

رائو خورشید علی خان - (منٹگمری - ۳) جناب والا - Contingency item کے متعلق بعض دوستوں نے پوچھا ہے کہ اسے اردو میں کیا کہتے ہیں تو میں نے بتایا کہ اندھا کھاتہ - کیونکہ اس کا یہی صحیح ترجمہ ہے - ایک ارب ۳۴ کروڑ کے ریونیو میں ۱۰ کروڑ کی رقم اندھا کھاتہ کے لئے مختص کی گئی ہے - ایک اعتراض یہ ہے کہ یہ بہت زیادہ رقم ہے اتنی percentage نہیں ہونی چاہئے یہ رقم بہت بڑی ہے اور اس میں ضرور گڑبڑ کی جائے گی - لوگ بھوکے مر رہے ہیں بد حالی پھیل رہی ہے - ان حالات میں اتنی بڑی رقم Contingency کے لئے مختص کرنا جناب سپیکر صحیح نہیں ہے - ایک اور اعتراض یہ ہے کہ اگر کوئی ضرورت پیش آتی تو ضمنی بجٹ کے ذریعہ کوئی رقم منظور کی جا سکتی تھی - مگر آپ نے Contingency کی item ایجاد کی ہے - جیسا کہ پچھلے سال کے لئے ضمنی بجٹ پیش کیا گیا تھا اسی طرح اس سال بھی پیش کیا جا سکتا تھا - لیکن اندھا کھاتہ کے لئے رقم مختص کرنے سے شبہات کو تقویت پہنچتی ہے -

اگلے دن میں نے عرض کیا تھا کہ یہاں پر چھوٹے زمینداروں پر مالیہ اور آبیانہ اور دیگر ٹیکس لگا کر آپ ان کی کمر توڑ رہے ہیں - ترقیاتی سکیموں کے نام پر ۲۵ فیصدی اضافہ کر کے ان پر بوجھ ڈال دیا ہے - اس کے علاوہ ۱۰ فیصد کا مزید اضافہ کیا گیا ہے - اور کل ۳۵ فیصد کر دیا ہے - میں یہ عرض کرونگا کہ اگر بجٹ میں دس کروڑ کی رقم Contingency کے لئے مختص کرنی تھی تو یہ ۳۵ فیصدی کا اضافہ نہیں کرنا چاہئے تھا - یا اسے Development Cess میں منتقل کر دیتے - دوسری بات یہ ہے کہ اگر یہ مہربان دوست اتنا نہ کر سکتے تھے تو مرکزی حکومت نے جو روز مرہ کی ضروریات پر ۳۰ کروڑ روپیہ کا ٹیکس لگا دیا ہے یہ رقم ادھر منتقل کر دیتے - اس سے عام لوگوں کو جن پر یہ ٹیکس لگا ہے کچھ relief مل جاتی - اس کے علاوہ جناب والا - ایک اور بات ہے - اس ملک میں عیسائیوں نے بڑی خرابیاں پیدا کر رکھی ہیں - بچارے Down-trodden مسلمانوں کو مرتد کر رہے ہیں - پاکستان بننے کے بعد اس وقت لاکھوں کی تعداد میں مسلمان عیسائی ہوئے ہیں - میری گذارش یہ ہے اور میں اس ہاؤس کی خدمت میں عرض کرونگا کہ یہ

بڑی serious problem ہے ۔ مسلمان ملک میں مسلمان حکومت کے زیر سایہ مسلمان اسلام کو چھوڑ کر عیسائی مذہب اختیار کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ Contingency سے اس کا کیا تعلق ہے ۔

راؤ خورشید علی خان ۔ یہ لوگ جو down-trodden ہیں اور جو مذہب چھوڑ رہے ہیں ان کو کچھ relief ملنا چاہئے ۔ ان کی مشکلات کو دور کرنا چاہئے اور ان کی معاشی بد حالی کو دور کرنا چاہئے تا کہ وہ مجبور ہو کر اسلام کو نہ چھوڑیں ۔ میں اپنے دوستوں کی خدمت میں ادب سے عرض کرونگا (وہ جلدی چیں بہ جبیں ہو جاتے ہیں) ان کے لئے بہتر یہ ہے کہ اس دس کروڑ روپیہ کی رقم کا بیشتر حصہ وزراء کے لئے مختص کر دیں تاکہ وہ اپنے سیاسی مستقبل کے لئے سامان پیدا کر سکیں ۔

وزیر قانون (ملک قادر بخش) ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ایسی تقریر معزز ممبر اپنے آئندہ الیکشن کے لئے کر رہے ہیں جس میں امید ہے کہ وہ ہار جائیں گے ۔ خواہ وہ ووٹ لینے کی کتنی کوشش کریں ۔ ہم نہیں جانتے کہ ان کو یہ کیسے علم ہوگیا کہ حکومت یہ روپیہ خرد برد کرے گی ۔

وہ ایسے مقدمات لیتے ہیں جن کا ان کو ذاتی طور پر علم ہوتا ہے کہ مقدمہ جھوٹا ہے پھر بھی وہ لوگوں کا روپیہ خرد برد کرتے ہیں ۔ جو وکیل کسی مقدمہ کے متعلق جانتا ہو کہ جھوٹا ہے تو اس کے لئے محنتانہ لینا حرام ہے ۔

راؤ خورشید علی خان ۔ اس قسم کی گناہ کی زندگی ۳۰ سال تک خود بھی بسر کرتے رہے ہیں ۔ لیکن جہاں تک میرا تعلق ہے ۔

I never accepted a false case.

غالباً ان کی دکھتی رگ چھیڑی گئی ہے اس لئے ان کو تکلیف پہنچی ہے، سردار عنایت الرحمان خان عباسی نے فرمایا ہے کہ اس رقم کا ایک بڑا حصہ پس ماندہ علاقوں کی ترقی کے لئے خرچ کرنا چاہئے ۔ جو زیادہ توجہ کے مستحق ہیں ۔ یہ ایک اچھی بات ہے لیکن میں ان کی غلط فہمی دور کرنا چاہتا ہوں ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس رقم کا بیشتر حصہ جن مختلف قسم کے کاموں پر خرچ ہوگا ان کی ایک جھلک میں

آپ کو دکھاتا ہوں ۔ وہ اس قسم کے کاموں پر صرف ہوتا رہا ہے ۔ گذشتہ Contingencies کے اندر بھی یہی کیا گیا ہے ۔

"Entertainment of guests and V. I. Ps."

اس کے علاوہ ایک Guest House کے اندر ۔

"Wine was served, dances were held and tip money to hotel bearers was dispersed.

Heads of States and Ministers etc. from foreign countries. They were served wine, dances were held, variety shows were held.

Mr. Speaker: The member should not discuss Heads of States and Ministers of foreign countries. This is no concern of his.

راؤ خورشید علی خاں—بہت اچھا جناب اسے چھوڑ دیتا ہوں ۔ اس کے علاوہ جناب Variety Shows کے اندر جن چیزوں پر اس Contingency item میں سے رقمیں خرچ کی گئیں وہ یہ ہیں ۔

Production of departmental films on topic of village life-prostitutes were hired, gay girls were invited and female artists were hired on Government expense out of contingency fund.

یہ سن لیا ہے میرے دوستوں نے اس کے بعد جناب آگے چلتا ہوں ۔ یعنی اس قسم کی حالت جناب والا ۔ یہاں رہی ہے کہ یہاں کے بر سر اقتدار لوگ یہیں مہمان کے طور پر شمار کئے جاتے ہیں ۔ اور ان کو Serve کیا جاتا ہے اور صرف کراکری کے کرائے کے لئے ۹۴۹/۱۳ روپے خرچ کئے جاتے ہیں ۔ جناب والا ۔ اس کے علاوہ میں گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک Item کے لئے . . . . . .

مسٹر سپیکر ۔ آپ یہ کون سے سال کی Contingency کی بات کررہے ہیں ۔

راؤ خورشید علی خاں۔ دیکھئے جناب والا ۔ آئندہ سال کی جو Contingency ہے وہ تو ہوا میں ہے اس کے متعلق تو نہ ہمارے دوست ہی کہہ سکتے ہیں اور نہ ہم کچھ کہہ سکتے ہیں ۔ سب ہی عاجز ہیں ۔ یہ ان کی دکھتی رگ ہے ۔ (قطع کلامیاں) ۔

Minister for Law: On a point of order. You should give a stern order. It is not relevant.

Mr Speaker: Yes. The Member should be relevant to this contingency item.

Khawaja Muhammad Safdar: I will say something in this connection.

Contingencies پر بحث کرتے ہوئے یہ ہمارا حق ہے کہ ہم دیکھیں کہ سابقہ سال Contingency فنڈ سے کس طرح رقوم خرچ کی گئیں - اور وہ اس ایوان میں ان خدشات کا اظہار کریں کہ آئندہ سال بھی اسی قسم کے بیکار کاموں پر یہ رقم خرچ ہوگی - یہ ایک بہت بڑی رقم ہے - ہم سابقہ اخراجات سے اندازہ کریں گے کہ آئندہ یہ کثیر رقم کس قسم کی مدات پر خرچ ہوگی اس لئے میرے دوست وزیر صاحب کا اعتراض غلط ہے -

Minister of Law—I concede the point, but he should state from the previous budget that such and such item was not sanctioned but was spent.

یہ تو کوئی بات ہے لیکن یونہی غیر متعلقہ باتیں کیوں کرتے ہیں -

Mr. Speaker :—The member may quote particular items from the previous budget spent from the contingency.....

گر آپ جنرل بات کریں گے کہ صاحب یہ تو چائے پر خرچ ہوگا - یہ تو کوئی بات نہ ہوئی -

رائے خورشید علی خاں—وہ تو میں پڑھکر سناتا ہوں - میں اس ہاؤس کے اندر انہیں چیلنج کرتا ہوں - ایک ایک Item پر نشان کر کے بتاؤں گا -

مسٹر سپیکر—ہاں آپ Specify کریں وہ کون کون سے Item ہیں جو متعلقہ ہیں -

رائے خورشید علی خاں—جناب والا - وہی بتاتا ہوں بعض اوقات گپ شپ میں یا افسران دفتری اوقات کے بعد بیٹھتے ہیں تو چائے اور مٹھائی serve ہوتی ہے اس پر جو خرچ ہوتا ہے اسی میں سے Serve ہوتے ہیں -

Mr. Speaker : That is not contingency. The member should be relevant.

رائے خورشید علی خاں—اچھا میں چھوڑ دیتا ہوں - جب ڈیپارٹمنٹ کوئی فلم تیار کرتی ہے تو ان کے لئے لڑکیوں کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ دیہاتی زندگی کو Depict کیا جائے - اس کے لئے کوئی شریف لڑکی تو مل نہیں سکتی تو انہوں نے طوائفوں کو اس کے لئے Hire کیا ہے اسی سے روپیہ دیتے ہیں -

مسٹر سپیکر—اب آپ تشریف رکھیں -

راؤ خورشید علی خاں—میں اس بات کو چھوڑ دیتا ہوں اور دوسری بات کی طرف آتا ہوں جو کہ اصلی بات ہے -

Mr. Speaker: The member has taken more than enough time. He should please resume his seat.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi (Bahawalpur-Khairpur-Quetta Divisions)—Mr. Speaker, Sir, no one can deny the importance of contingency fund in a budget. After all every one knows that one cannot see unforeseen expenditure. God forbid, anything can happen. So it is a must item in any country's budget. I think some members are mixing up contingency with contingent fund. This contingent fund is spent on stationery etc., which does not come under discussion as this has already been passed with the minor budget the only objection that has arisen over here from the members on this side and that side is that it may be misused than used. So my appeal to the authorities who handle this fund is that they should spend this must item in the budget, on items which are a must. God forbid, if a calamity comes or may be that certain regions are overlooked and they have got very important schemes which should be carried through in the present financial year, etc. But this contingency fund, saying that it should be 10 crores or five crores, I think this is kept for certain calamities or expenditures and the left over Fund will be included in the next budget.

چودھری محمد انور—(پارلیمنٹری سیکرٹری)—جناب والا - صوبہ مغربی پاکستان اپنی آبادی اور وسعت کے لحاظ سے دنیا کے کئی چھوٹے چھوٹے ممالک کے برابر ہے اور اتنے بڑے صوبے کے سالانہ بجٹ میں دس کروڑ کی رقم رکھنا کچھ زیادہ نہیں ہے - آئین کے مطابق اگر حکومت چاہے تو تیرہ کروڑ تک اس کے لئے رکھ سکتی ہے - لیکن اس کی بجائے اس Item میں دس کروڑ کی رقم رکھی گئی ہے -

راؤ خورشید علی خاں—یہ سارا بجٹ اس میں کیوں نہ رکھ دیا جائے -

Mr. Speaker: No interruption, please.

چودھری محمد انور—ایک اچھے بجٹ میں ایک اچھی چیز یہی ہوتی ہے کہ Contingency Item کے لئے زیادہ سے زیادہ رقم رکھی جائے تاکہ نا معلوم حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے اور نا معلوم اخراجات کے لئے گنجائش رکھی جائے - آئندہ سال ہم نے کئی ترقیاتی کام کرنے ہیں - ۱۸۶ کروڑ روپے کو ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کرنا ہے اور ممکن ہے کہ ان منصوبوں کی تکمیل کے لئے کسی بھی وقت ضرورت پڑ جائے اور ان کے لئے مزید رقم کی ضرورت ہو - تو ان کے لئے بھی اس سے رقم مہیا کی جاسکتی ہے اور بہت سی زاید رقوم بھی جیسا کہ

ممبر صاحبان نے کہا ہے کہ گنجائش رکھنا ضروری ہے اس کے بعد اعتراض یہ کیا گیا ہے ۔ کہ اس فنڈ کو حکومت سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرے گی ۔ میں عرض کروں گا کہ بجٹ کی بحث کے دوران میں کسی ایک Item کی طرف سے بھی شبہ نہیں کیا گیا ۔ جس سے یہ ظاہر ہو کہ یہ رقم سیاسی رشوت کے طور پر شامل کی گئی ہے اور اس Item کی رقم سیاسی مقاصد کے پیش نظر Provision کی گئی ہے ۔ یا یہ کہ یہ رقم سیاسی اغراض کو مد نظر رکھ کر خرچ کی جائے گی ۔ اور یہ غیر مناسب اور غلط ہے ۔ جہاں تک سیاسی رشوت کا تعلق ہے موجودہ حکومت کو شاید مزید Strength کی ضرورت نہیں ہے اور اس ہاؤس کے کوئی ممبر صاحبان بھی خواہ وہ آپوزیشن سے ہی کیوں نہ تعلق رکھتے ہوں ۔ ہمیں امید ہے کہ وہ اس سے Win over نہیں ہونگے اور وہ اس لحاظ سے اس پارٹی میں شامل نہ ہوں گے کہ ان کے علاقہ میں ترقیاتی کام ہوگا ورنہ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ممبر کسی بھی طرح سے سیاسی رشوت اور لالچ میں آسکتے ہیں ۔ جناب والا ۔ پھر نواب زادہ افتخار صاحب نے اس خدشے کا اظہار بھی فرمایا ہے کہ ان وزراء اور حکومت کے ہاتھوں میں اتنا بڑا بجٹ دیا جا رہا ہے ۔ ایک طرف تو وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ وزراء اور حکومت بے بس ہیں اور دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ Permit نہیں دیتے اور لائسینسوں میں مداخلت کرتے ہیں ۔ ایک طرف تو انہیں بے بس کہا جاتا ہے اور دوسری طرف یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ دس کروڑ کی رقم جو ان کے سپرد کر رہے ہیں ۔ وہ غلط طور پر استعمال کریں گے یہ دیکھئے کہ ایک طرف تو وہ کہتے ہیں کہ بے بس ہیں اور ان کے ہاتھوں میں اگر یہ رقم چلی بھی جائے تو جیسا کہ انہوں نے خود فرمایا ہے کہ بے بس ہیں تو اس صورت میں اس کو غلط طور پر وہ کیسے استعمال کر سکتے ہیں تو جناب والا ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ ان حالات کے پیش نظر Contingencies کا یہ Item نہایت موزوں اور مناسب رکھا گیا ہے اور صوبے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے نہایت ہی ضروری ہے ۔

حاجی عبدالمجید چتوئی (دادو ۔ ۱) جناب والا ۔ یہ جو Contingency فنڈ کیلئے ۱۰ کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے ۔ یہ کیوں رکھا گیا ہے آخر یہ چھوٹے صوبوں پر یہ رقم کیوں نہیں خرچ کیجا رہی ہے جو ہمارے

سندھ کو پیسہ دیا گیا ہے وہ غلام محمد بیراج کیلئے دیا گیا ہے ۔ ہمارے ڈسٹرکٹ کوٹری ، دادو ، لاڑکانہ اور شکر پور روڈ میں ۲۵ برس سے کچھ کام نہیں ہو رہا ہے یہ عجیب بات ہے کہ چھوٹے صوبوں کا کچھ خیال نہیں کیا جا رہا ہے اپنے پنجاب کو راضی کر رہے ہیں اور سارا روپیہ ان ہی پر خرچ کر رہے ہیں ۔ اور چھوٹے صوبوں کو نہیں مل رہا ہے ۔ دوسرے سوائے دادو کے سارے ضلع میں کوئی گورنمنٹ ہسپتال نہیں ہے ۔ اور نہ کوئی Health Centre ہے ۔ Contingency میں اتنے روپے کی کیا ضرورت ہے یہ بات کیوں کر رہے ہیں ۔ ہمارے ڈسٹرکٹ کے ساتھ بے انصافی ہو رہی ہے ۔ اسکا خیال کریں ہمارے ضلع کے ہائی سکول ۔ رستے اور ہیلتھ سنٹر اور پینے کے پانی پر خرچ کریں ۔ حیدرآباد میں گرلز میڈیکل کالج کی ضرورت ہے لیکن اس سال بھی نہیں رکھا گیا ہے ۔ ہمارے یہاں پینے کا پانی بھی نہیں ہے ۔ نہ رستے ہیں اور نہ کوئی ہائی سکول کی بلڈنگ ہے ۔ اس رقم سے پیسے نکال کر ہمارے ضلع کی ترقی پر خرچ کریں ۔ اور شوگر مل کھولیں۔

مسٹر سپیکر—آپ تو عام بحث کر رہے ہیں ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی—میں کہہ رہا ہوں کہ ہمارا پیسہ آپ پنجاب کو دے دینگے اور ہم چھوٹے صوبے والے چیختے رہتے ہیں لیکن ہمیں نہیں دیتے اور ہمارے یہاں کچھ کام نہیں ہو رہا ہے ۔ہم کہتے ہیں One Unit ختم کرو کیونکہ چھوٹے صوبوں کے ساتھ انصاف نہیں ہوتا ۔

Mr. S. M. Sohail. (Karachi-II)—Mr. Speaker, Sir, the provision for contingency is a well recognised provision in the Budget and, therefore, it is certainly necessary. The question is, what should be the relation of that Contingent amount to the total Budget ?. and the answer to that is very clear. It will depend on the foresight of the framers of the Budget that, that much which they cannot foresee is provided in the Budget, and that much which they cannot foresee is provided under Contingency.

So, Sir, the Larger the amount of Contingency the greater the presumption that the framers of the Budget have not been able to foresee the expenditure. As I say, Contingency should be real Contingency that expenditure which can be foreseen cannot be provided for in the Contingency.

Last year, there was an exception. I remember when the Finance Minister rose to speak he told the House that he was providing a sum of ten crores because a big chunk out of that amount will be eaten up on account of the Pay Commission's Report because of the increase in the salaries and emoluments he was of the opinion that large amounts of money will be required for the purpose and therefore he proposed ten crores in the Budget for Contingency. There was a justification. There was a very good reason for the provision of that amount. This year we have not been told of any

such contingency. Therefore, there are; as is natural, some doubts in the minds of some Members as to why this huge amount should be provided. As for myself, I very strongly feel that amounts from the contingencies cannot possibly be ear-marked either for a big Province like the Punjab or a small Province like Baluchistan. Contingency is a contingency and if some contingency arises, if some occasion arises for which nobody could have thought of in any place then the whole amount or a part thereof can be spent in that place whether it is a small Province or a big Province, an underdeveloped area or a developed area. That should be the attitude for the purpose of spending the amount which has been provided under the Head 'Contingency', and if that is done nobody can possibly have an occasion of criticism on that account.

Now, Sir, entire House feels and thinks that this amount is to be spent on certain projects which appear to already in the minds of the people. For instance there are certain schemes which are not completed. There are other things which have to be done in certain areas. I would, therefore, submit that while making provision of an amount in the Budget under the Head 'contingency' the framers should not provided for such known expenditure under the head contingency. And if that is kept in mind then the amount of contingency should be smaller than what it is.

Now, that a sum of rupees ten crores has been provided in the Budget I would be supporting it, but with this rider that : those who are to spend the amount should clearly bear in mind that this should be spent only on such items as can be classified under 'contingencies' and on no account should it be spent on known projects.

راجہ محمد اشرف خان—(راولپنڈی - ۳)—صدر محترم - ۱۰ کروڑ کی رقم گورنمنٹ نے اس لئے رکھی ہے کہ سال کے اندر جو آفتیں آئیں ان کو دور کیا جائے مجھے خوشی ہے لیکن جناب والا - آپ جانتے ہیں کہ تعلیم کا مسئلہ خاص کر سابق پنجاب میں ایک نازک صورت اختیار کر چکا ہے - ہر جگہ لوکل باڈیز سے تعلیم اس لئے لے لی گئی ہے کہ وہ انتظام کرنے میں ناکامیاب ثابت ہوئی ہیں - تمام اسکول گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہیں لیکن اس صوبہ میں ابھی تک لوکل باڈیز کے ہاتھ میں ہیں جو لوگ پرائمری کا انتظام نہ کر سکے ان کو اجازت ہے کہ وہ ہائی اسکول Run کریں اس کے لئے کل رقم ۹۰ لاکھ تھی اور اگر Contingency میں سے ایک کروڑ ادھر دے دی جاتی اور ۹ کروڑ Contingency میں رکھ دیا جاتا تو کوئی فرق نہ پڑتا -

اس کے علاوہ کاشتکاروں سے پچھلے سال یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ ان کا مالیہ نہیں بڑھایا جائیگا اور بڑھایا گیا تھا تو ایک کروڑ یا دو کروڑ کے قریب بڑھایا جاتا اور آٹھ کروڑ آنے والی آفتوں کے لئے کافی تھا - میں اپیل کرتا ہوں کہ حکومت تعلیم کے لئے جلد سے جلد روپیہ رکھے تاکہ ہائی اسکولوں کا مناسب انتظام ہوسکے -

مسٹر حمزہ (لائل پور۔ ۶)۔۔جناب سپیکر ۔ ہمارے اس ملک کی بد قسمتی ہے کہ موجودہ گورنمنٹ جس کو ہم اللہ کی طرف سے اپنے ملک پر ایک مصیبت تصور کرتے ہیں وہ ۱۰ کروڑ کی رقم ناگہانی مصیبتوں کے لئے مختص کررہی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کو اسبات کا علم ہے کہ ہمارے ملکی حالات دن بدن بگڑ رہے ہیں جہاں تک عام انسانوں کی زندگی کا تعلق ہے اس میں کوئی خوشگوار تبدیلی رونما نہیں ہوئی اور نہ اس کا کوئی امکان ہے ۔

یہ بات آپ کے علم میں آگئی ہے کہ اس ملک کی دولت کی تقسیم میں اونچ نیچ بہت ہے اور یہ حقائق ہمارے سامنے آچکے ہیں کہ ہمارے ملک کی دولت کا ۵۰ فیصدی حصہ ۲۰ فیصدی آبادی کے پاس ہے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ بقایا ۸۰ فیصدی آبادی کے پاس ۵۰ فیصدی حصہ ہے ۔ اس چیز کا اگر حساب لگائیں تو آپ کو اس تلخ حقیقت کا علم ہوجائیگا کہ ہمارے ملک میں عام انسان کی سالانہ آمدنی بمشکل ۲۰۰ روپیہ ہے ۔ جہاں تک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا تعلق ہے آئندہ سال میں Capital Outlay ۳،۵۶،۹۰،۰۰۰ خرچ کررہے ہیں اور Revenue Outlay کے طور پر سات کروڑ پانچ لاکھ اور ۷۵ ہزار خرچ کررہے ہیں ۔ ان اخراجات کی تفاصیل کے حساب کتاب سے ہم اتنا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایک سال میں ایک آدمی پر دو روپیے ایک آنہ سے زیادہ خرچ نہیں کیا جائیگا اور آپ کو علم ہے کہ جہاں تک غریب آدمی کا تعلق ہے اس کو گورنمنٹ کی طرف سے طبی سہولتیں جو بہم پہنچائی جاتی ہیں وہ اس کو کم‌وبیش نصیب نہیں ہوتیں ۔ حقیقت ہے کہ جب ایک غریب انسان کو رہنے کے لئے مکان میسر نہیں ۔ پیٹ بھرکر روٹی نہیں ملتی اور پھر ہمارے سامنے facts and figures پیش کئے جاتے ہیں تو جناب سپیکر . . . (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : How is it relevant to contingency?

مسٹر حمزہ۔۔جب ملک میں اس قدر زبوں حالی پھیلی ہوئی ہو تو ۱۰ کروڑ کی رقم ناگہانی مصیبت کے لئے مخصوص کردینی بالکل بے معنی ہے ۔ تمام کا تمام ملک مصیبت میں گرفتار ہے ۔ ۳۰ کروڑ کی رقم جو کہ ہم نے Capital Revenue کے طور پر بجٹ میں شائع کی ہے ہم اسے ایسی انتظامیہ کے ہاتھ میں دے رہے ہیں جس کے پیٹ میں اتنا بڑا گڑھا ہے کہ جو کچھ اس کے پیٹ میں جاتا ہے وہ اسی میں

غرق ہوجاتا ہے ۔ عوام کی زندگی پر کوئی خوشگوار اثر نہیں پڑتا ۔ کل وزیر مال نے فرمایا کہ ہمارے ملک کے اندر جو Taxation System ہے اور Land Revenue System ہے اس میں کوئی صحت مند تبدیلی نہیں کی جاسکتی کیونکہ Progressive Taxation کے اوپر عمل کرنے سے مشکلات پیدا ہوجانے کا اندیشہ ہے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ رقم بچائی جاسکتی تھی اور جہاں تک لوگوں سے لینڈ ریونیو حاصل کرنے کا تعلق ہے ۔ . . . . .

Mr. Speaker : The member may discuss this point tomorrow on the discussion of the Finance Bill. Today we are discussing contingency. He may reply to it tomorrow.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ آپ بہت کم وقت دیتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر—میں کیا کروں ۔ سب کو موقع دینا ہے ایوان کے سب ممبروں کا حق ہے ۔ آپ جملہ پورا کرلیں اگر کرنا چاہیں ۔

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ جب ایک شخص جس کو زندگی میں کوئی Facilities مہیا نہ ہوں ۔ آپ روز بروز نئے ٹیکسوں کے نیچے دبا رہے ہیں اور اس کے ساتھ آپ یہ کہتے ہیں کہ ۱۰ کروڑ کی رقم مختص کررہے ہیں ۔ جب ملک کی عام آبادی مصیبت میں رہتی ہے تو اس چیز کے پیش نظر اس قسم کی Proposals کیا معنی رکھتی ہیں ۔ پچھلے سال Pay Commission کی رپورٹ کے پیش نظر ہم نے تنخواہوں میں اضافہ کرنا تھا اس چیز کو واضح کردوں کہ جہاں تک تنخواہیں بڑھانے کا تعلق ہے وہ قطعی طور پر بیکار ثابت ہوئی ہیں ۔ جب تک Cost of living نہ گھٹائی جائے تب تک ملازمین کی زندگی پر کوئی اچھا اثر نہیں پڑتا اور تھوڑا سا تنخواہ میں اضافہ کرکے دوسری طرف ٹیکس indirect لگا دئیے جاتے ہیں ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری—(ملتان ۔ ۷)—جناب والا ۔ Contingency کو ہم اردو میں غیر متوقع اخراجات کہہ سکتے ہیں اور یہ اس بجٹ میں بہت کارآمد اور اہم چیز ہے ۔ ہر متمدن ملک کا کوئی بجٹ ایسا نہیں ہوگا جس میں Contingency کے اخراجات نہ رکھے گئے ہوں ۔ تو مجھے اس سے اتفاق ہے کہ اس صوبے کے لئے کروڑوں روپیہ غیر متوقع اخراجات میں رکھے جائیں ۔ مگر اس سے اتفاق نہیں کہ ۱۰ کروڑ کی رقم Contingency میں رکھ دی جائے کیونکہ ہم اتنے امیر نہیں ہیں ۔ جناب والا ۔ نوابزادہ صاحب نے فرمایا تھا کہ میں یہاں

اپنے علاقہ کی بات نہیں کروں گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم یہاں اس لئے آئے ہیں کہ ہم آپ کی وساطت سے اپنے اپنے حلقہ جات کی تکالیف پیش کریں اور پورے ملک کے لئے تو ہمارے محترم صدر مملکت کو فکر ہو گی ۔ ہم نے اپنے علاقے کے لئے معروضات پیش کرنی ہیں ۔ جس علاقے کا کہ ہم پر اعتماد ہے ۔ اگر یہ دیکھا جائے کہ اخلاق اور ان کی تہذیب سدھر جائے تو اس میں تین چیزیں دی جاتی ہیں ۔ ایک تو نہر کا ہونا بہت ضروری ہے ۔ دوسرے بجلی کی لائین اور تیسرے پختہ سڑکیں ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ Contingency اخراجات یعنی آفت ناگہانی کے لئے تین کروڑ رکھ لئے جائیں اور باقی غیر ترقی یافتہ علاقہ جات میں لگا دئیے جائیں تو جو کچھ میں نے عرض کیا ہے وہ زیادہ بہتر ہو گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ خطۂ ارض جن میں بجلی کی لائین اور نہر گذر جائے اور پختہ سڑک ہو جائے تو وہاں کے رہنے والوں کی ترقی خود بخود ہوتی چلی جاتی ہے ۔ میں اپنے علاقہ کے متعلق کچھ ضرور عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ میرا فرض ہے اور میں اسی لئے آیا ہوں کہ اپنے علاقے کی تکالیف پیش کروں ۔ ملتان کا ضلع ترقی یافتہ ہوتے ہوئے بھی بہت پسماندہ ہے ۔ لودھراں اور شجاع آباد کی تحصیلیں بہت پسماندہ ہیں ۔ وہاں کی کوئی چیز متمدن طریقہ پر نہیں ۔ نیز جلال پور پیر والا ۔ بستی ملوک وغیرہ کے لئے پکی سڑکیں ۱۹۶۳ء میں ہی منظور کی گئی تھیں ۔ ہم نے علاقے میں اعلان کردیا تھا کہ یہ سڑکیں پکی ہوجائینگی مگر ایسا نہیں ہوا چونکہ ساڑھے تین کروڑ ہم نے نہیں دیا تو یہ بھی منسوخ کردی گئیں ۔ چونکہ گورنمنٹ کے ہم نمائندے ہیں ۔ اور جو اہم بات ان کی طرف سے سنتے ہیں اس کا اعلان کر دیتے ہیں تو یہ سوال عزت کا ہے ۔ اس لئے میری تجویز یہ ہے کہ وہاں پر کام شروع کردیا جائے اور اس طریقہ سے شروع کیا جائے کہ چار پانچ سال میں یہ سڑک ضرور پختہ ہوجائے ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم Contingency پر بول رہے ہیں تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ ہم اسی پر Stick کریں لیکن کسی مد کے متعلق ہمیں نہیں بتایا گیا کہ Contingency کے اخراجات کے لئے جو رقوم ہیں یہ کس مد کے متعلق ہیں ۔ تو میں یہ کہوں گا کہ زمیندار برادری اور کاشتکار برادری پر آئے دن Taxation بڑھائی جاتی ہے یہ ظلم ہے اور ہم اس کو برداشت کرنے کے لئے ہر گز تیار نہیں ۔

چودھری عبدالرحیم (سیالکوٹ-م)—صاحب صدر- یہ ۱۰ کروڑ روپیہ جو contingency کے لئے رکھا گیا ہے یہ نہایت ضروری تھا یہ ۱۰ کروڑ کی بجائے زیادہ بھی رکھا جاسکتا تھا لیکن دیکھنا یہ ہے کہ یہ ۱۰ کروڑ روپیہ کس طرح سے اکٹھا کیا جاتا ہے اس کے بعد خرچ کہاں ہوگا - حضور والا - اگر یہ ۱۰ کروڑ روپیہ ان زمینداروں سے جو کہ غریب زمیندار ہیں جن پر پہلے بھی ۲۵ فیصد مالیہ بڑھا دیا گیا ہے اور ۱۰ فیصدی اور بڑھانے کا ارادہ کیا گیا ہے - اگر اس طرح اس روپیہ کو غریب زمینداروں سے اکٹھا کر کے contingency میں رکھا جائے اور اس کا خرچ جو ہے وہ بھی ہمیں معلوم نہ ہو کہ خرچ کہاں ہوگا تو ان حالات میں میرے خیال میں روپیہ contingency میں رکھنا ٹھیک نہیں ہے -

حضور والا - میں عرض کروں گا جب کہا گیا ہے کہ یہ ناگہانی آفت کے لئے رکھا گیا ہے - ناگہانی آفتیں کب آتیں ہیں - کس وقت آتی ہیں کہاں آتی ہیں - حضور والا - یہ اس وقت آتی ہیں جب قوم اور ملک اللہ اور اس کے رسول سے دور چلا جائے - اور اتنی بد دیانتی - بد عنوانی اور لا قانونی وغیرہ ہوجائے تو اس وقت اللہ تعالے اس ملک اور اس کی قوم پر مصیبتیں نازل کر کے تباہ و برباد کردیتا ہے - میں عرض کروں گا کہ جب ہمیں یہ پتہ ہے کہ ناگہانی آفت اللہ کی طرف سے آتی ہے تو ہم ایسے کام کیوں کریں کہ ہم پر یہ آفتیں نازل ہوں - ہم ایسے کام کریں کہ ہم آفتوں سے بچ جائیں - میں عرض کروں گا جناب عالی - ہمیں صرف آفتوں سے بچنے کے لئے دو باتوں پر زور دیتا ہوں اگر وہ دو باتیں ہم اپنا لیں تو میرے خیال میں ناگہانی آفتوں کی وجہ سے جو خرچہ ہوتا ہے ہم اس سے بچ سکتے ہیں - اور وہ دو باتیں کیا ہیں - ایک ہم تہیہ کرلیں کہ ہم کبھی جھوٹ نہیں بولیں گے - اور دوسرے کہ ہم کبھی نماز ضائع نہیں ہونے دیں گے - تو میرے خیال میں ۱۰ کروڑ روپیہ اس ملک کی بہبودی کے لئے غریب زمینداروں سے ٹیکس کے ذریعہ جو لیا گیا ہے زمیندار اس سے محفوظ ہوسکتے ہیں - اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ ہنگامی بجٹ جو ہے اس میں ۱۰ کروڑ روپیہ کی بجائے ۳ کروڑ روپیہ رکھا جائے اور جو ۶۴ لاکھ روپیہ بذریعہ ٹیکس زمینداروں سے وصول کیا جاتا ہے اس کی بجائے contingency سے اس مد میں ڈال دیا جائے جو

غریب زمینداروں پر ۱۰ فیصد ٹیکس کا بوجھ ڈالنے والے ہیں اس سے ان کو بچایا جائے ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ۔۱)—جناب والا۔ میں اپنی تقریر کا آغاز اس ملک کے آئین کے اس آرٹیکل کے ساتھ کر رہا ہوں جس کے تحت ان contingen y items کو آج ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ آرٹیکل ۶۰ Con-titution of Pakistan اس طرح اس کتاب میں درج ہے ۔

"(1) There may be included in an Annual Budget Statement an item of estimated expenditure (in this Article referred to as a contingency item) for the purpose of making provision for the withdrawal from the Central Consolidated Fund—

Here it should be read as Provincial Consolidated Fund.

at the discretion of the President,

Instead of President here it should be read as Go e nor.

of amounts necessary to meet unexpected expenditure (whether on revenue account or not) that is not specifically provided for in the Statement.

(2) Where a contingency item is included in an Annual Budget Statement, it shall be shown as a sum that is not required to meet new expenditure but, notwithstanding clauses (3) and (4) of Article 44, the National Assembly may, without the consent of the President, reduce a demand for a grant in respect of that sum to an amount that is not less than ten per centum of the total expenditure on revenue account specified in the Budget Statement."

جناب والا ۔ اس آرٹیکل کا مقصد یہ ہے کہ اگر صوبائی حکومت چاہے تو وہ ایک ایسی items جس کا نام contingency item رکھا گیا ہے یعنی اتفاقی اخراجات کا اہتمام بجٹ میں کرسکتی ہے ۔ لفظ 'may' استعمال کیا گیا ہے یہاں 'shall' نہیں ہے ۔ حکومت پر مجبوری نہیں ہے کہ وہ ایسی item بجٹ میں رکھے ۔ سب کلاز ۲ میں یہ دیا گیا ہے کہ اس قسم کا اگر کوئی item رکھا جائے اس میں یہ معزز ایوان جسے یہاں بجا طور پر دعوی ہے کہ وہ اس صوبہ کے ۵ کروڑ افراد کا نمائندہ ہے وہ ایسے اس رقم کو کم نہیں کرسکتا ہے یعنی مطالبہ زر کو کم نہیں کرسکتا ہے ۔ ماسوائے اس صورت میں کہ یہ مطالبہ زر کل ریونیو receipt کا ۱/۱۰ حصہ سے زائد ہو اور وہ تخفیف اسی حد تک ہوسکے گی جس حد تک وہ ۱/۱۰ سے زائد ہونگے ۔ جناب والا ۔ یہاں مالی معاملات کے سلسلہ میں اس معزز ایوان کے حقوق و اختیارات ہمارے آئین کی رو سے بری طرح سے سلب کئے گئے ہیں وہاں ایک شق یہ بھی ہے جس کی رو سے اس ایوان کو اس صوبہ کی کل آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ کی تفاصیل معلوم کرنے سے قاصر رکھا گیا ہے ۔ اسے مجبور کیا گیا ہے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار ان باتوں پر نہ کرسکے جن

کے لئے یہ رقم مخصوص کی گئی ہے - جناب والا-میرے بعض دوستوں نے اس بات کا دعویٰ اس معزز ایوان میں کیا ہے کہ دنیا کے تمام متمدن اور مہذب ممالک میں اس قسم کے contingency item ضروری سمجھے گئے ہیں - میں بلا خوف کہہ سکتا ہوں کہ کسی متمدن یا مہذب ملک میں اس قسم کا contingency item قطعاً نہیں رکھا جاتا ہے - جن contingency items کا انہوں نے حوالہ دیا ہے وہ غالباً وہ contingency items ہیں جو ہر محکمے کو دیئے جاتے ہیں - میں اپنے ان دوستوں کے علم میں اضافہ کرتے ہوئے یہ عرض کرتا ہوں کہ Demand for grant کے ہر صفحے کو دیکھئے اس میں ایک contingency item موجود ہے - مثال کے طور پر سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے لئے ۱۲,۱۲,۱۶۰ روپے آئندہ سال کے لئے contingency میں رکھا گیا ہے اگرچہ اس کا کل خرچ ۳۱ لاکھ ۴۵ ہزار ۶ سو ۷۰ روپیہ ہے - اسی طرح ہوم ڈیپارٹمنٹ کو دیکھئے اس کے لئے contingency item میں ۱ لاکھ ۱ ہزار پانچ سو روپے ہے - پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے لئے ۴ لاکھ ۶ ہزار روپیہ ہے اسی قسم کے contingency items ہر محکمہ کو دیئے گئے ہیں - جہاں تک ان مدات کا تعلق ہے ان سے کسی حد تک اتفاق ہے - ہر متمدن ملک میں ڈیپارٹمنٹ کو ان کی ناگہانی اخراجات کے لئے کچھ نہ کچھ رقم دی جاتی ہے اور ان contingencies پر مجھے اعتراض بھی نہیں ہے - اگرچہ میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ بعض محکموں نے ڈاڑھی سے مونچھیں بڑھالی ہیں یعنی ان کے اصل خرچ سے contingencies زیادہ ہو رہی ہے - بہر حال یہ مسئلہ اس وقت زیر بحث نہیں ہے -

جناب والا-میں اپنے اس دعوے کی تائید میں کہوں گا کہ کسی متمدن اور مہذب ترقی یافتہ اور جمہوری ملک میں اس قسم کی کوئی گرانٹ نہیں رکھی جاتی - اس وقت میرے ہاتھ میں پاکستان کا وہ آئین ہے جس کو منسوخ کردیا گیا ہے اور وہ ۱۹۰۶ء کے آئین کے نام سے مشہور ہے - اس میں بھی اس قسم کی کوئی دفعہ موجود نہیں ہے - اس میں ایک دفعہ ۱۰۱ ہے اس میں اسی قدر درج ہے کہ اگر یہ اسمبلی چاہے تو کسی قدر رقم کسی خاص کام کے لئے مخصوص کرسکتی ہے - مطالبہ اور "یہ اسمبلی چاہے تو" میں بڑا فرق ہے مطالبہ کرنا ایک طرف اور از خود کسی کام کی طرف توجہ کرنا دوسری طرف - اس

کے بعد میرے پاس ۱۹۳۵ء کا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ہے اس میں بھی کوئی دفعہ نہیں ہے یعنی اس دفعہ کو جو اس آئین میں شامل ہے انگریز حکمرانوں نے جو کہ اس علاقے کے فاتح تھے - قابض تھے اور ہم محکوم تھے - ہم ان کے غلام تھے انہوں نے بھی اس آئین میں اس قسم کی کوئی دفعہ شامل نہیں کی تھی - در اصل ہم اس دور غلامی سے بھی آج کل گئے گذرے ہیں - کسی متمدن ملک میں ایسی گرانٹ مانگی نہیں گئی اور نہ آئندہ مانگی جائے گی -

جناب والا - آج سے ۶۰۰ سال پہلے انگریزوں نے اپنے بادشاہوں سے ایک قاعدہ کلیہ تسلیم کرایا تھا - وہ کیا تھا ؟ وہ یہ تھا کہ کسی قسم کا بھی ٹیکس عوام کے نمائندوں کی مرضی کے بغیر نہیں لگایا جائے گا اور نہ ہی ان کی مرضی کے بغیر خرچ کیا جائے گا - ۶۰۰ سال پہلے کی یہ بات ہے - آج اس پر دنیا کا ہر متمدن ملک عمل کررہا ہے - یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ اس پر ہمیں عمل نہیں کرنے دیا جارہا ہے - اس دور غلامی میں ہمیں جو اختیارات حاصل تھے وہ بھی سلب ہوچکے ہیں - ہمیں یعنی اس ایوان کو وہ اختیارات تو ملنے چاہئیں جو اس کا حق ہیں - میرے ایک معزز دوست نے اپنی تقریر میں ارشاد فرمایا ہے کہ یہ ہماری گورنمنٹ کی انتہائی مہربانی ہے چاہئے تو یہ تھا کہ گورنمنٹ ۱۳ کروڑ روپیہ اس گرانٹ میں رکھتی لیکن انہوں نے بڑی مہربانی کی ہے کہ صرف دس کروڑ روپیہ رکھا ہے - اس کو وہ اپنے اوپر مہربانی سمجھیں تو سمجھیں میں اس کو مہربانی سمجھنے سے قاصر ہوں کیونکہ حکومت کا یہ غیر جمہوری فعل ہے کہ بجٹ کے ہر ۱۳ میں سے ایک روپیہ اس ایوان کی جرح و قدح اور اس ایوان کے ووٹ سے بالا رہے -

Minister for Law—On a point of order. Is my friend discussing the Constitution, and the limitations which the Constitution has placed on the members of this House or is he discussing the contingency item ? Is he finding fault with the Constitution? Is that an occasion for that? I would request that he should bring under discussion the item of contingency.

Mr. Speaker : The member may please confine himself to contingency item.

وزیر قانون—صفدر صاحب - ہم لیکچر سننے نہیں آتے ہیں -

خواجہ محمد صفدر—میں ایک دوست لاء منسٹر سے عرض کروں گا کہ ہم بھی یہاں کسی قسم کا لیکچر کرنے نہیں آئے ہیں بلکہ . . . . . .

مسٹر حمزہ—''بھینس کے آگے بین بجانے آئے ہیں،، (قہقہہ)

خواجہ محمد صفدر—ہم سے جس قانون کے مطابق آپ یہ گرانٹ کا مطالبہ کررہے ہیں اس کے متعلق ہی تقریر کررہا ہوں ۔

Minister for Law : That is not the occasion. That has no relevancy.

خواجہ محمد صفدر - ہمیں یہ کہا گیا ہے بلکہ جناب محترم شیخ مسعود صادق صاحب نے جن کی میرے دل میں انتہائی قدرومنزلت ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ان کے لئے بڑا بوجھ ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً علالت کے باوجود یہاں آکر اس بحث میں حصہ لیتے ہیں فرمایا ہے کہ یہ دس کروڑ کی مد ناگہانی آفات کے اخراجات پورے کرنے کے لئے ہے ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ دس کروڑ کی یہ گرانٹ اس کام کے لئے reserve کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ کیسے ؟ آج سے کچھ عرصہ پیشتر بلکہ آج سے صرف دو سال پیشتر اس ملک کا بجٹ تیارہوتا تھا اور ہم دیکھتے تھے کہ اس قسم کی کوئی مد اس میں نہیں ہوتی تھی گذشتہ ۱۵ سال میں کئی ایک آفات ارضی و سماوی اس ملک اور صوبہ پر آئیں اور ان کے لئے جو انتظام لوگوں کی ریلیف کے لئے کیا جاتا رہا اس کے لئے آئین میں کوئی contingency نہیں تھی اور نہ دو سال پیشتر تک کسی contingency کی ضرورت محسوس ہوئی آخر وہ کون سی مد سے ان ضروریات کو پورا کیا کرتے تھے ؟ ۱۹۴۹ء—۱۹۵۳ء اور ۱۹۵۷ء میں آفات ارضی و سماوی آئیں وہ کہاں سے ان آفات کا مقابلہ کرنے کے لئے خرچ کیا کرتے تھے ؟ کیا یہ contingency ان کے پاس تھی ؟ اگر نہیں تھی تو وہ کہاں سے خرچ کرتے تھے ؟ کیوں موجودہ حکومت اسی طرح کام کرنے تیار نہیں ہے ؟ میں عرض کرتا ہوں کہ وہ کس طرح اس مد کے بغیر آفات ارضی و سماوی کا مقابلہ کرتے تھے ۔

وزیرقانون - ان کو بولتے ہوئے آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ابھی پانچ منٹ ہوئے ہیں ۔ اگر آپ کہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں ۔

میں عرض کر رہا تھا کہ اس contingency کو جس کو دو

سال ہوئے ہیں بجٹ میں شامل کیا جاتا ہے کے بغیر سابقہ حکومت اس سے پیشتر کہاں سے ناگہانی اخراجات پورا کرتی تھیں ؟ اس سوال کا جواب اس آئین کے آرٹیکل ۴۴ میں درج ہے۔

"(1)" If in respect of any financial year, it is found that the amount authorized to be expended from the Central Consolidated Fund for a particular purpose is insufficient, or a need has arisen for expenditure from that Fund for a purpose with respect to which there is no authority for expenditure, the President shall cause to be laid before the National Assembly a Supplementary Budget Statement setting out the proposed additional expenditure".

اور اس کی سب کلاز ۲ ہے۔

" If in respect of any financial year, it is found that money has been expended from the Central Consolidated Fund for a particular purpose and that expenditure is in excess of the amount authorized to be expended for that purpose for that year, the President shall cause to be laid before the National Assembly an Excess Budget Statement setting out the excess expenditure".

تو قوت تو ہماری حکومت کو حاصل ہے کہ اگر کسی رقم کی منظوری اس ایوان نے نہ دی ہوئی ہو اور ناگہانی اخراجات حکومت کے لئے لازم ہو جائیں تو سنٹر میں صدر جمہوریہ اور صوبے میں گورنر کو اختیار ہے کہ وہ فوری اخراجات کے لئے پراونشل بجٹ سے رقم نکال کر اسے خرچ کر لیں اور بعد میں ایوان سے منظوری لے لیں ۔ اس حکومت کو دو اختیارات ہیں ایک آرٹیکل ۴۴ کے تحت اور دوسرے آرٹیکل ۴۵ کے تحت ایک کے ساتھ تسلی نہیں ہوئی تو اس لئے انہوں نے ۴۵ کے تحت contingency item رکھ لیا ورنہ ایسے معاملات میں ناگہانی ضروریات آرٹیکل ۴۴ کے تحت پورے ہو سکتے ہیں ۔ یہ دراصل غیر ضروری item ہے میں اس سے کلیتاً اختلاف رکھتا ہوں ۔ اس دس کروڑ کی خطیر رقم کو خرچ کرنے سے پیشتر اس ایوان کو اعتماد میں لیا جانا چاہئے تھا ۔ اس ایوان کے معزز ممبران نے لا تعداد شکایات کی ہیں کہ ہمارے اضلاع میں یہ نہیں ہوا ہے اور وہ نہیں ہوا ہے کیا اس دس کروڑ کی رقم سے کسی حد تک ان کی شکایات کو رفع نہیں کیا جا سکتا تھا ؟

میر حاجی خدا بخش تالپور ۔ (تھرپارکر ۔ ۲) جناب صاحب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ ہمارے شہر میں ترقیاتی کاموں کے لئے رقم کی بے حد ضرورت ہے اور یہ دس کروڑ روپیہ جو رکھے جا رہے ہیں اس سے بہت سارے کام ہو سکتے ہیں ۔ حیدرآباد ڈویژن میں ہمارا علاقہ تھرپارکر بہت پسماندہ ہے چنانچہ جناب سنجرانی صاحب، در محمد استو صاحب اور شیخ مسعود صادق صاحب نے اس علاقے کو دیکھا ہوا ہے ۔ اگر ملک میں کسی قسم کی کوئی ضرورت پیش آئے تو اس رقم سے وہ ضرورت پوری

ہو سکتی ہے۔ اگر یہ دس کروڑ روپیہ بجٹ میں نہ ہوتا تو وزارت اور مسلم لیگ کنونشن پارٹی میں جھگڑا پیدا ہو جاتا یا کسی علاقہ میں کوئی ظلم ہو یا سماوی آفات آئیں تو عوام کی سہولتوں کے لئے حکومت نے جو یہ رقم رکھی ہے بالکل بہتر ہے۔ کل مجھے رشوت کے متعلق کچھ کہنے کا موقع نہ ملا۔ یہ بہت غلط بات ہے۔ میں آج یہ عرض کروں گا کہ حکومت نے بنیادی جمہوریت قائم کی ہے۔ جناب سید علم دار رضا صاحب تھر پارکر کے ڈپٹی کمشنر نے مجھ کو بلا کر کہا کہ جناب کو اگر کوئی غلطی نظر آئے یا کوئی رشوت لینے والا ہو تو میرے نوٹس میں لاؤ تاکہ ہم رشوت کو بند کر دیں۔ ہمارے ضلع کی یونین کونسل میں D.C. آتا ہے گاؤں میں جاتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ اپنی زبان کھولو تو لوگ منہ کھول کر صحیح بات کر دیتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ سارا ملک رشوت سے پاک ہو گیا بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ انتظام میں اب زیادہ خرابیاں نہیں ہیں اور کام اچھے طریقہ سے چلتا ہے۔ لیکن ایک بات میں ضرور کہوں گا کہ کئی گاؤں ایسے ہیں جن کو ترقی دینا بہت ضروری ہے۔ میرے علاقہ میں ایک راستہ ٹنڈو جان محمد جھڈو ہے وہاں کے لوگ جب شہر کو آتے ہیں ان کی حالت بہت خراب ہوتی ہے۔ اور وہ جانوروں کی طرح لگتے ہیں۔ در اصل کوئی سڑک نہیں۔ ٹنڈو جان محمد، جھڈونواں کوٹ روڈ جو ہے وہ حیدرآباد سے ڈگری تک پکا بنایا گیا ہے اور غلطی سے جھڈو۔ نواں کوٹ کاٹ دیا ہے میں گذارش کروں گا کہ یہ دس کروڑ روپیہ جو رکھا گیا ہے اس میں سے کچھ رقم ان سڑکوں کی ترقی کے لئے خرچ کرنا چاہئے۔ جناب سنجرانی صاحب کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ وہ اپنے وعدے پورا کریں اور ہمارے علاقہ کے عوام خواہ زمینداروں کی ترقی کی طرف توجہ دیں تاکہ کوئی شکایت نہ رہے۔ مجھے امید ہے کہ جناب در محمد اوستو صاحب اس رقم سے پٹھ لے کر ٹنڈو جان محمد جھڈو نواں کوٹ کا کٹا ہوا راستہ پکا کر کے ہماری تکلیف رفع کرینگے۔

راجہ نادر خان - (لائل پور —۱) جناب صدر—ہمارے پارٹی لیڈر صاحب نے فرمایا ہے کہ دس کروڑ روپیہ کی رقم ناگہان آنے والی آفتوں کے لئے رکھی گئی ہے تو میں آپ کی وساطت سے اپنے بوڑھے جرنیل ملک قادر بخش اور حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں گا کہ ہمارے ملک میں کئی ایک ناگہانی آفتیں آ چکی ہیں۔ اور اس ملک

میں پہنچ گئی ہیں ۔ اس پاکستان میں مسلمانوں نے مسلمانوں کا خون بہایا ہے اور لاشوں کو پامال کیا ہے ۔ یہ وہی ملک ہے جس کی بنیاد لاشوں پر رکھی گئی تھی ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہمارے معاشرے کی حالت کیا ہے ۔ مجھے اس آفت کا فکر نہیں کہ دودھ خالص نہیں ملتا ۔ گھی خالص نہیں ملتا یا ہلدی مرچ آٹا خالص نہیں ملتا ۔ اس سے ہم بچ سکتے ہیں ۔ Teddyism کی جو آفت آئی ہے اس سے بھی ہم بچ سکتے ہیں ۔ لیکن ایک ایسی ناگہانی آفت جو اب ہم پر آئی ہے وہ اس سے الگ ہے ۔ جس وقت لوگوں کا کردار گر جاتا ہے تو ان کو راہ مستقیم پر لایا جا سکتا ہے اور وہ سیدھے راستہ پر آ سکتے ہیں لیکن اس وقت جو ناگہانی آفت ہمارے ملک پر آئی ہے میں پریس سے اور حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مہربانی کر کے اس ناگہانی آفت سے ملک کو بچالیں جس کی وجہ سے ملک سخت خطرے میں پڑ گیا ہے ۔ وہ ناگہانی آفت ہے ''فرقہ دارانہ فسادات'' ان فسادات میں مسلمانوں نے ایک دوسرے کا گلا کاٹا ۔ خون کی ندیاں بہادیں ۔ مسجدوں میں کھلے بندوں دو طرف سے اینٹوں کی بوچھاڑ کی گئی ۔ ان حادثات اور وقعات کی روک تھام کی ذمہ داری ہماری اپنی حکومت پر ہے ۔ اس لئے میری گذارش ہے کہ حکومت اس ملک کو اس قسم کی ناگہانی آفت سے بچا لے ، ورنہ آئندہ آنے والی نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کرینگی ۔ ان فسادات کے ذمہ دار تمام بڑے بڑے لیڈروں اور بڑے بڑے علماء کو منظر عام پر لائیں اور معلوم کریں کہ کونسا فرد ہے جس نے ان فسادات کی آگ کو بھڑکایا ہے ۔ خدارا اس ملک کو ایسے فسادات کی تباہی سے بچائیں ۔ اس سے ملک کو سخت خطرہ ہے اب ایسے حالات پیدا ہو چکے ہیں جن کے متعلق ہماری حکومت اور غالباً ہمارے دوستوں کو بھی علم ہے کہ کیا راز ہے ۔ جیسا کہ خواجہ صاحب نے فرمایا ہے ۹۳ جگہوں پر فسادات رونما ہوئے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت کیا گیا ہے ۔ حکومت کو چاہئے کہ پوری تحقیقات کر کے اصل بات کو معلوم کرے اور جس طبقہ یا فرد نے ایسا کیا ہو اسے کچل دے ۔ ہمیں چاہئے کہ ہم علاقائی مشکلات اور پس ماندہ علاقوں کی تکالیف سے بالا تر ہو کر خدا وند کریم کی دی ہوئی اس نعمت یعنی پاکستان کی ترقی اور سلامتی کے لئے کوشش کریں ۔ میں حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس طرف پوری توجہ دے ۔

میجر سلطان احمد خاں—(هزاره - ۳) صاحب صدر - میں زیر بحث مسئله کے متعلق صرف اتنی گذارش کروں گا که Contingency کا جواز دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی هوتا هے اور اس چیز کی اشد ضرورت هوتی هے که جو حکومت اتنی بڑی رقم متوقع قسم کے اخراجات کی خاطر بجٹ میں رکھتی هے اس کے لئے لازم هوتا هے که وہ قوم کے آگے ذمه دار ضرور هو - اس کی نمائنده ضرور هو - اب یه احساس هماری قوم میں بھی آچکا هے که یه حکومت نه تو هماری نمائنده هے اور نه هی ذمه دار هے۔ یه صرف همارا هی خیال نهیں بلکه یه خیال دس کروڑ باشندوں کا هے اور خدشه پیدا هوگیا هے که اتنی بڑی رقم کے لئے هماری حکومت کے پاس ماسوائے اس کے که وہ سیاسی رشوت دے اور کوئی جواز پیدا نهیں هو سکتا -

جناب والا—بعض ممبران نے کہا هے که خدا نخواسته ملک میں کوئی طوفان یا وبال آجائے تو اس کے لئے یه رقم کام آسکتی هے - وبال اور طوفان تو اس ملک میں آرهے هیں - وبال نازل هوچکا هے اور اب اسے بڑھانے کی خاطر یه رقم خرچ کی جائے گی - اس وبال کو کنونشن مسلم لیگ کہا جاسکتا هے -

Mr. Speaker : Irrelevant.

Major Sultan Ahmad Khan : Is it not relevant ? It is something which is eating our country. It is extremely relevant.

آپ ایک سال کا ریکارڈ دیکھ لیں کتنے ارکان کو victimize کیا گیا هے اس وقت ۱۲۴ ممبران موجود هیں اور دو چار کا اضافه اور کرنے کا اراده رکھتے هیں -

جناب والا—اس کے علاوه ایک اور طوفان بھی هے جس کا ذکر کرنا نهایت ضروری هے همیں اس چیز کی اشد ضرورت هے که هماری حکومت ذمه دار هو - عوام کی نمائنده هو لیکن جیسا که آپ دیکھ رهے هیں صورت حال یه هے اور موجوده حکومت کا نصب العین یه هے که وہ عوام کے حقوق اور عوام کے مطالبات کو نظر انداز کیا جائے اور لهو چوس کر عوام کی طاقت کو سلب کرلیا جائے - یهی وجه هے که Franchise Commission Report اور عوام کے بنیادی حقوق کو shelve کیا جارها هے - بنیادی حقوق سلب کر کے دئے جارهے هیں - اس حکومت کا جسکا یه نظریه هو - اس سے کسی ترقی یا انصاف یا انتظام کی توقع کرنا اس صورت حال کے مصداق هوگا -

جناب والا ۔ جیسا کہ ہمارے گاؤں میں کیا جاتا ہے کہ

"آنے اگے پخ تے ڈورے آگے گا"

مسٹر عبدالرازق خاں—جناب سپیکر—خواجہ صفدر صاحب نے فرمایا ہے کہ Contingencies کی جو رقوم بجٹ میں رکھی گئی ہیں اس سے ان کو یہ خطرہ ہے کہ شاید اسکا نہایت غلط استعمال ہوگا اور جہاں تک انکے اس خطرہ کا تعلق ہے وہ میرے خیال میں نہیں ہونا چاہئیے ۔ کیونکہ ۱۹۶۲-۶۳ء میں اتنی ہی رقوم رکھی گئیں تھیں ۔ اور پہلے بجٹ میں ضمنی بجٹ جو پیش ہوا تھا تو اسکے اخراجات اس ایوان کے سامنے پیش کئے گئے تھے ۔ جو اس دس کروڑ میں پیش کئے گئے تھے ۔ وہ حساب تو بالکل صاف ہے ۔ اس لئے خطرے کا کوئی سوال نہیں ہے ۔ البتہ انہوں نے ایک اصولی بات کہی ہے ۔ اور جس سے مجھے اتفاق ہے اور وہ اصولی بات یہ ہے ۔ کہ کوئی بھی ایسی آمدنی کی رقوم جو عوام پر ٹیکس عائید کرنے سے جمع کی گئیں ہیں ۔اس ایوان کی منظوری سے پہلے خرچ نہ کی جائیں—یہ ایک اصولی بات ہے اور درست بات ہے لیکن اس کا کیا کیا جائے کہ آئین نے حکومت کو اور اکثریت پارٹی کو یہ حق دیا ہے ۔ کہ اگر وہ چاہیں اور ان کی مرضی ہو تو وہ Contingency کے لئے رقوم مخصوص کر سکتے ہیں ۔ تو اس آئین کو جب تک بدلا نہیں جائیگا ۔ تب تک Contingencies کے لئے رقوم ضرور رکھی جائیں گی ۔ سوال یہ ہے کہ انہوں نے آئین پر بھی بحث کی ہے اور آئین میں کوئی اچھی ترمیم Fundamental کا بھی ذکر کیا ہے ۔ تو قومی اسمبلی میں پیش کئے گئے ۔ Rights Bill جو اس حکومت نے پیش کیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس میں تمام تر روکاوٹیں اس طرف سے پیش کی جارہی ہیں ۔ اور یہ بھی ظاہر ہے ۔ کہ وہ خود بھی . . . . . .

Mr. Speaker : The members should speak on the contingency item please.

مسٹر عبدالرازق خاں—بہت اچھا جناب ۔ جناب سپیکر—میں یہ عرض کرتا ہوں ۔ کہ اس بجٹ میں یہ دس کروڑ کی Contingency جو رکھی گئی ہے ۔ میں وزیر خزانہ اور دیگر ان اصحاب سے گذارش کرونگا جنکو اس میں دسترس ہے کہ آئندہ سال کیلئے اسکا استعمال کچھ ایسی پلاننگ کے ذریعے ہو ۔ اس طریقے سے ہو کہ تمام صوبہ مغربی پاکستان کے ہر حصہ کے لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں ۔ میں انکی توجہ دوسرے

پنج سالہ منصوبے کی طرف دلاتا ہوں ۔ کہ جب یہ پلاننگ کی گئی تھی ۔ تو یہ اسمبلی وجود میں نہیں تھی ۔ تو بعض ایسے علاقوں کی سکیمیں اس پنج سالہ منصوبے میں شامل کر دینی چاہئے تھیں ۔ وہ شامل نہیں کی گئیں اور جس سے وہاں کے عوام کو بہت تکلیف ہے مثلاً ہمارے محکمہ مواصلات نے مرکزی حکومت کی اس یاد دھانی پر کہ ساڑھے تین کروڑ روپے سڑکوں کی تعمیر کیلئے دئے جائنگے ۔ انہوں نے ایک منصوبہ اس سلسلے میں بنایا ۔ اب معلوم ہوا ہے ۔ کہ مرکزی حکومت انکو وہ رقم نہیں دے رہی ہے ۔ لہذا وہ منصوبہ پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچے گا ۔ میں یہ گذارش کرونگا ۔ کہ اس Contingency سے وہ منصوبہ پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے جسے محکمہ مواصلات مرکزی حکومت کی امداد سے مکمل کرنا چاہتی تھی ۔ اسی طرح سب سے زیادہ ضرورت پسماندہ علاقوں کیلئے ہے ۔ انہیں نہ کارخانوں کی ضرورت ہے ۔ نہ ہوائی جہاز کی ضرورت ہے ۔ نہ انکو فیکٹریوں کے بنانے کی ضرورت ہے ۔ انکو سب سے زیادہ ضرورت پکی سڑکوں اور نہروں کی ہے ۔ تو اسلئے میں یہ عرض کرونگا ۔ کہ اس Contingency میں پہلے سے زیادہ سے زیادہ رقم نہروں اور سڑکوں کی تعمیر کیلئے رکھی جائیں ۔

چودھری امتیاز احمد گل (پارلیمنٹری سیکرٹری)—جناب سپیکر ۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ کوئی مہذب ملک ہو ۔ کوئی ترقی یافتہ ملک ہو اس میں Contingency کی رقم جتنی بھی زیادہ سے زیادہ رکھی جائے ۔ کم ہوتی ہے ۔ میرے محترم دوست حزب مخالف کے لیڈر خواجہ محمد صفدر صاحب نے ابھی چند ایک اعداد و شمار دیکر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے ۔ کہ Contingency کی رقم پہلے ہی بجٹ میں موجود ہے ۔ لیکن میرے معزز دوست یہ بات بھول گئے ۔ کہ وہ رقم ڈیپارٹمنٹل Contingency کیلئے رکھی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ میں نہیں چاہتا ۔ کہ ہمارے ملک پر کوئی ناگہانی مصیبت آئے ۔ میری تو دعا ہے ۔ کہ نہ آئے ۔ لیکن اسکے باوجود بھی میں سمجھتا ہوں ۔ کہ ہمیں Contingency کی رقم کی ضرورت ہوتی ہے ۔ مثلاً یہ دیکھ لیجئے ۔ کہ یہاں Floor of the House پر مطالبات اتنے بڑھ چکے ہیں اور اسکے علاوہ ہم زیادہ سے زیادہ رقم ترقی کیلئے خرچ کرنا چاہتے ہیں ۔ اور اس سلسلے میں Projects اتنے زیادہ ہیں ۔ کہ اسکے لئے رقم کی ضرورت ہے ۔ اور وہاں بھی مزید رقم صرف کرنے کی ضرورت ہوگی ۔ اسکے علاوہ اس معزز ایوان کو علم ہے ۔ کہ ہمارے انٹرنیشنل تعلقات اس قسم کے ہیں ۔ کہ ہمیں کسی بھی وقت

Contingency کی رقم کی ضرورت ہو سکتی ہے ۔ جناب سپیکر — ان تمام باتوں کو چھوڑتے ہوئے میں خواجہ صفدر صاحب سے آپکی وساطت سے گذارش کرونگا کہ ایسے دیکھئے کہ بالفرض اگر ہم یہ رقم خرچ بھی نہیں کرتے تو اس میں کونسا نقصان ہے ۔ یہ آپ ہی کے خزانے میں محفوظ پڑی رہیگی ۔

چودھری سلطان محمود (پارلیمنٹری سیکرٹری)—جناب والا ۔ بات تو اتنی سی ہے ۔ کہ آیا بجٹ تیار کرتے وقت تمام اخراجات جو آئیندہ سال ہونے ہوں ۔ انکا صحیح اندازہ پورے طور پر کیا جا سکتا ہے یا نہیں ۔ اگر نہیں کیا جا سکتا تو انکو پورا کرنے کیلئے زائد رقم Contingency میں رکھنی چاہئے ۔ یا نہیں ۔ جناب والا ۔ ملک کا بجٹ تو خیر بڑی چیز ہے ۔ آپ اپنے گھر کا بجٹ تیار کرکے دیکھیں تو آپکو معلوم ہو جائیگا کہ جو اندازہ آپ نے اپنے گھر کے بجٹ کا تیار کیا ہے ۔ آپ اسکے مطابق خرچ نہیں کر سکتے ۔ آپکی فصل تباہ ہو سکتی ہے ۔ گھر میں بیماری آ سکتی ہے ۔ یا اور کئی وجوہات ہو سکتی ہیں ۔ جس سے گھر کے اخراجات بڑھ سکتے ہیں ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری—پوائنٹ آف آرڈر ۔ گھر کے بجٹ میں لیڈر آف دی آپوزیشن کون ہوتا ہے ؟ (قہقہہ) ۔

چودھری سلطان محمود ۔ وہ بھی بتا دونگا ۔ اسطرح جب کسی ملک کا بجٹ تیار کیا جاتا ہے ۔ تو تمام احتیاطوں کے باوجود آپ آئندہ سال کے اخراجات کا اندازہ نہیں کر سکتے ۔ سیلاب آ سکتا ہے غشک سالی ہو سکتی ہے ۔ وبا پڑ سکتی ہے ۔ اور کئی منصوبے جو زیر غور ہوں ۔ ان پر مجوزہ اخراجات سے زیادہ خرچ ہو سکتا ہے تو ان ضروریات کو پورا کرنے کیلئے آپکو Contingency میں رقوم رکھنی چاہئیں ۔ اور اسکا رکھنا ضروری ہے ۔ جناب والا ۔ مجھے خواجہ صفدر صاحب سے بالکل اتفاق نہیں ہے ۔ کہ جب وہ کہتے ہیں ۔ کہ دنیا کے کسی مہذب ملک میں unforeseen expenditure کیلئے Contingency میں رقم نہیں رکھی جاتی ۔ مجھے یقین ہے کہ ہر مہذب ملک بجٹ تیار کرتے وقت unforeseen expenditure کیلئے Contingency میں ضرور رقومات رکھتا ہے ۔ (قطع کلامیاں) اسی طرح آپ نے بھی بے دلیلی باتیں کی ہیں ۔ کتاب میرے پاس بھی کوئی نہیں ہے ۔ تسلیم شدہ فارمولا جو آئین نے تجویز کیا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ دس فیصدی تک اس Contingency item میں رقم رکھی

جا سکتی ہے ۔ مگر حکومت نے دس فیصدی کی بجائے آٹھ فیصدی رکھا ہے ۔

وزیر قانون (ملک قادر بخش)—جناب والا ۔ ممکن ہے کہ میں نہ بولتا لیکن خواجہ صفدر صاحب نے ایک چیلنج کیا قانون دان نے ایک چیلنج کیا پڑھے لکھے نے ایک بات کہی جو ان پڑھ بھی نہ کہتا ۔ مطالعہ کرنیوالے نے ایک چیز کہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسنے آج تک کسی ملک کا آئین اٹھا کر نہیں دیکھا یہ دعوٰی کیا ہے کہ کسی ملک میں contingency فنڈ unforeseen نہیں ہوتا اب میں بھارت کا آئین پڑھکر سناتا ہوں ۔ افسوس ہے کہ یہ چیلنج ایسے وقت میں کیا گیا ورنہ میں مختلف ممالک کے آئین پڑھکر سنا دیتا ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے توسط سے خواجہ صفدر صاحب سے عرض کرونگا کہ وہ علم کو نہ لیا کریں ۔

خواجہ محمد صفدر—یہ کونسی کتاب ہے ؟

وزیر قانون—یہ Constitution of India ہے ۔ انہیں نے اپنے آئین کے آرٹیکل ۲۷۳ میں پارلیمنٹ کو اختیار دیا ہے کہ وہ Contingency By-law کا Item رکھے ۔ نااہلوں کی جماعت حوصلہ کرو کہ سنہ ۱۹۵۹ء میں وہاں کی پارلیمنٹ نے unforeseen charges کیلئے ۵۹ کروڑ رقم مقرر کر دی ۔ خیر یہ تو یونہی بات کہدی مقطع میں آ گئی تھی ۔ یہ جناب دعوٰی کیا گیا ہے ۔ (قطع کلامیاں) جناب یہ لوگ میرا وقت ضائع کر رہے ہیں اور اس آرٹیکل کو آخر میں پڑھوں گا ۔

راؤ خورشید علی خاں—جناب ان سے کہا جائے کہ یہ آرٹیکل پڑھیں ۔

Mr. Speaker. He has already referred to the Article.

وزیر قانون—صاحب سپیکر ۔ اب میں یہ عرض کرونگا کہ میاں اکبر صاحب نے کہا ہے کہ یہ بجٹ ایک قسم کا سیاسی بجٹ ہے ۔ ایک صورت سے یہ صحیح ہے ۔ کیونکہ اس بجٹ سے ان حضرات کی سیاسی موت ہو جاتی ہے ۔ جناب یہ وہ ترقیاتی بجٹ ہے یہ وہ عوامی بجٹ ہے ۔

میاں محمد اکبر—میں ان سے گذارش کروں گا ۔

اتنی نہ بڑھا پاکئے داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

وزیر قانون—شاعری چھوڑئیے طفلی مکتب شاعری چھوڑئیے - میں کہتا ہوں کہ یہ ترقیاتی بجٹ ہے اور چند دنوں میں ہم اعلان کر رہے ہونگے کہ ۱۰ کروڑ روپیہ ہر ایک یونین کونسل میں ترقیاتی فنڈ میں کس طرح استعمال ہوگا اور ہم عوام سے کہیں گے کہ اپنے کام خود کرو - اگر یہ سیاسی بجٹ ہے تو میں کہوں گا کہ اس شکل میں یہ سیاسی بجٹ ہے اور پاک سیاست کو ہم نے پیش کیا ہے -

اب جناب———(قطع کلامیاں) اس بات سے اور یہ جو انفارمیشن میں نے دی ہے اس سے زیادہ اور ان لوگوں کی کیا ہزیمت ہو سکتی ہے - (قہقہہ) (پریس گیلری کو خطاب کرتے ہوئے) لو بھئی ان لوگوں کا فوٹو لے لو -

خواجہ محمد صفدر—جناب والا - وزیر صاحب کا دماغی معائنہ کرانا چاہئے (قطع کلامی) -

امیر حبیب اللہ خاں سعدی—پوائنٹ آف آرڈر - جناب یہ وزیر کا پارٹ ادا کر رہے ہیں یا Court jester کا ؟

Mr. Speaker: This is no point of order.

سعدی صاحب آپ Court jester کا لفظ واپس لیں -

وزیر قانون—نہیں جناب یہ بیشک واپس نہ لیں -

امیر حبیب اللہ خان سعدی—واپس لے لیا -

وزیر قانون—ایک حوالہ دیتا ہوں -

"Person of unsound mind cannot commit any offence."

Khawaja Muhammad Safdar:—Sir, 'person of unsound mind', is it parliamentary?

Mr. Speaker: No, it is not parliamentary.

Minister of Law: I withdraw it.

میں عرض کرتا ہوں کہ اس ملک میں جو ریونیو پر خرچ ہوا ہے وہ ۱۲۲ کروڑ ہے اور کیپیٹل پر ۱۷۴ کروڑ ہے اور سارا خرچ تقریباً ۲۹۶ کروڑ اس ۲۹۶ کروڑ میں سے صرف ۱۰ کروڑ ہم Contingency کیلئے رکھ رہے ہیں - اس پر بحث ہوئی اور کافی حد تک اعتراض ہوئے - میں کہتا ہوں کہ خدا نہ کرے کہ کوئی ناگہانی آفت آ جائے - خواجہ صاحب میں آپ کے علم میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں - تونسہ بیراج

کیلئے اطلاع ملی کہ اسکا ایک pillar خطرے میں آ گیا ہے - اور ہو سکتا ہے کہ وہ بہہ جائے اور سارا بیراج ختم ہو جائے - جتوئی صاحب جو اینٹی ون یونٹ ہیں وہ میرے پاس یہ خبر لیکر آئے تھے - بہر حال ہمنے اس خبر کو چھپایا - کیونکہ calamity آئی تھی، انجینئر پانی بہا رہے تھے - ہم موقع پر پہنچے اور پولیس کو ایک statement دیا اور ہمنے یہ بیان دے دیا کہ تونسہ بیراج ٹھیک ہے تاکہ ملک میں کوئی سراسیمگی نہ پھیلنے پائے اور فائننس ڈیپارٹمنٹ سے sanction لئے بغیر ہمنے کام شروع کر دیا لیکن جونہی یہ pillar ٹھیک ہوا خبر ملی کہ ساتھ والا pillar خراب ہو گیا ہے اور اسوقت کیا اختیار تھا اگر اسوقت ۳ - کروڑ ۴ - کروڑ یا ۵ کروڑ روپیہ بھی خرچ ہو جاتا تو کیا تھا کیونکہ سارا تونسہ بیراج ختم ہونیوالا تھا -

وزیر خوراک—(ملک قادر بخش)—اور یہاں وہ میرے پاس بیٹھے ہیں جتوئی صاحب جنکو Pholia ہے one unit کا - وہ دوڑتے ہوئے آئے کہ ملک صاحب مر گئے سندھ کے لئے آپ کچھ نہیں کرتے میں نے کہا کہ کیا تو وہ کہنے لگے کہ میرا بالکل ختم ہو چکا ہے ہر کنال ختم ہے اس میں کنال اریگیشن ختم ہو چکی ہے - مگر اس بات کا خیال اس نیازمند نے نہ کیا کہ وہ اپوزیشن کا ممبر ہے کیونکہ میں تو پاکستان کا خادم ہوں نہ کسی اپوزیشن کا نہ کسی اقتدار کا میں نے اسی وقت آرڈر دیا اور وہ تردید کر سکتے ہیں میری کہ چونکہ بجٹ میں provision نہیں تھی لیکن میں نے فوراً وہاں خرچ کر دیا - بہاولپور گیا اور کوڈوا جس کے لئے provision نہیں تھی اسی وقت لگا کر کام شروع کرا دیا - ایک اور چیز جناب خواجہ صاحب اس Contingency کے متعلق بتانی بہت ضروری ہے - ایک estimate بنتا ہے - اس میں اخراجات لگائیں carriage کے اتنے - اینٹوں کے اتنے اور سیمنٹ کے اتنے خرچ ہونگے - لیکن ہر روز آپ دیکھتے ہیں کہ market میں قیمتیں Fluctuate کرتی ہیں - اینٹ کسی جگہ اندازہ ہے کہ ۳۰ روپے ہزار ہے تو دوسری جگہ جہاں وہ تیار ہوتی ہے وہاں وہ ۵۰ روپے ہزار جا پڑتی ہے تو ان چیزوں کو بھی ہمیں Cover کرنا ہوتا ہے Contingency میں سے آج میں آپ کی علمیت کو کھوکھلا کئے دیتا ہوں - اس لئے سر نہ مارا کریں - تو اسکا مطلب ہے کہ اسی Contingency سے خرچ کیا جائے گا Unforeseen چیزوں کے لئے اور میں یہ خواجہ صاحب کو Repeat کرکے کہتا ہوں کہ وہ وجوہات اپنے کانوں سے سن لیں کہ

Argument وہ دس کروڑ روپیہ خورد برد کر جائیں گے - یہ کتنا پیارا ہے Should that argument be advanced in this August House ?

خواجہ محمد صفدر—مجھ پر آپکی تقریر کا کوئی اثر نہیں -

وزیر قانون—ہم ۳۰۰/۲۰۰ کروڑ کے بجائے ۱۰ کروڑ رکھ رہے ہیں -

میاں محمد اکبر— اس میں سے ڈیڑھ کروڑ خورد برد ہوتا ہے اور وہ آپکی اعانت سے ہوتا ہے -

وزیر قانون—ایک چیز بابو رفیق نے کہی تھی کہ ہم نے وائٹ پیپر میں دے رکھا ہے صفحہ ۱۱۹ سیکشن ۸ -

I will read out White Paper. page 119, Section VIII.

It says —

"As has been explained arlier it has not been possible to make substantial increase in allocations of Baluchistan area due to non-availability of properly prepared schemes. The Government have, however, taken adequate action to ensure that suitable schemes are expeditiously prepared so that, if possible, more funds may be released for that area by obtaining supplementary grant at the proper time".

تو وہ سکیمیں جو ابھی تک بلوچستان کی نہیں آ سکیں ہم انکو Cover کرنے کے لئے اسی Contingency سے لائیں گے اور خرچ کرے گے . . . .

That we have given in the papers.

اور میرے دوست لے آئے راؤ خورشید صاحب وہ پرانی بات - چار حرف یاد ہیں

''اسلام خطرے میں ہے''

یہ تو ہر Speech میں ہوتا ہے اور میں کہتا ہوں کہ اسلام خطرے میں نہیں ہے - انشاء اللہ یہ خطرے میں نہیں ہوگا -

''پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا''

آپ بجھانے کی کوشش کریں یہ نہیں بجھے گا -

خواجہ محمد صفدر— صرف وزراء خطرے میں ہیں -

وزیر قانون—بیشک ہمیں خوشی ہوگی خواجہ صاحب آپکی طرح روتے نہیں رہیں گے - وزارت کے جانے پر ماتم نہیں کریں گے - خوشی سے جائیں گے - وزارت چھوڑ کر بھی ہنستے ہنستے جائیں گے - پبلک کو Face کریں گے - نیچی گردنیں لیکر نہیں جائیں گے - اگر کل بھی ہم نکل جائیں تو میں کہوں گا کہ یا اللہ تیرا شکر - مگر جب

تک ڈیوٹی پر ہیں کام میں کوتاہی نہیں ہونے دیں گے - میں راجہ قادر خاں کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ اشخاص اور وہ گروہ جو شیعہ سنی فساد کے پیچھے ہیں انکو کچل کر رکھ دیا جائیگا اسکا ملک میں وجود نہیں رکھا جائیگا - وہ ملک کے بڑے دشمن ہیں اور ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ صرف وہ نہیں جو صرف مذہب کا نام لیتے ہیں کچھ ایسے بھی ہیں جو سیاست کی چادر پہنے ہوئے یہ تماشہ دیکھنا چاہتے ہیں وہ بھی ہماری نظر میں ہیں - یہ حکومت چاہے اگلے الیکشن میں ہار بھی جائے لیکن جب تک یہ ہے اس چیز کو سختی سے کچل کر رکھ دے گی انشاء اللہ - اب جناب - میں عرض کروں گا کہ یہ چیز کہ اگر ہمارے پاس رقم زیادہ ہے تو جو علاقے کم ترقی یافتہ ہیں انکے لئے بھی ہم نے مزید سکیمیں لانی ہیں تو یہ فنڈ انکے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے - کوئی امر مانع نہیں ہے -

Mr. Speaker: The House now stands adjourned till 8-00 a. m. tomorrow.

(The Assembly then adjourned till 8.00 a.m. on Saturday the 29th June, 1963).

1745 PLA—600—20-8-64—SGPWP Lahore.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FOURTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Saturday, the 29th June, 1963

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8·45 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Mr. Mobinul-Haq Siddiqi, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ
حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ ۗ
وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۗ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ
السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۗ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ۗ وَعْدًا عَلَيْنَا ۗ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝
وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ
الصّٰلِحُوْنَ ۝ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً
لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ پارہ ۱۷ سورہ ۲۱ رکوع ۷ آیات ۱۰۱ تا ۱۰۷

جن لوگوں کیلئے ہم نے پہلے سے بھلائی کا حکم دیدیا تو وہ یقیناً دوزخ سے دور کر دیئے گئے۔ وہاں کی بھنک بھی ان کے کانوں میں نہیں پڑیگی وہ اپنی پسند اور خواہش کی تمام نعمتوں میں ہمیشہ مگن رہیں گے انہیں بڑی سے بڑی ہولناکی بھی ہراساں نہ کر سکے گی۔ فرشتے انہیں بڑھ کر لیں گے۔ یہ ہے تمہارا دن جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

وہ دن جس دن آسمان کو ہم اسطرح لپیٹ دیں گے جیسے بہی کھاتے لپیٹ لئے جاتے ہیں ہم نے جس طرح پہلی پیدائش شروع کی تھی اسی طرح اسے دہرائیں گے۔ اس وعدے کو پورا کرنا ہم پر ہے اور ہم اسے پورا کر کے رہیں گے اور دیکھو ہم نے زبور میں تذکرہ نصیحت کے بعد یہ بات لکھ دی کہ زمین کی وراثت انہیں بندوں کے حصے میں آئیگی جو نیک کردار ہونگے۔ اس بات میں ان لوگوں کیلئے جو عبادت گزار ہیں ایک بڑا ہی پیام ہے اور اے پیغمبر ہم نے تمہیں تمام دنیا جہان کیلئے سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : The Question Hour. Babu Muhammad Rafiq.

Begum Jehanara Shahnawaz : Mr. Speaker, Sir, I request that the Question Hour be waived today. It is a very important day for us.

Mr. Speaker : If there is no objection by the Members then I can waive it. What does Khawaja Sahib say?

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I would very respectfully support Begum Sahiba, provided the questions are adjourned to some other day and my friend, the Leader of the House also accepts this proposal and he finds no difficulty in that.

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) — میں ملتوی کرنے کے حق میں ہوں لیکن جناب میری پارٹی وقفہ سوالات کو ضروری سمجھتی ہے اس لئے چلنے دیں -

---

TACCAVI LOANS FROM THE ZAMINDARS OF QUETTA AND KALAT DIVISIONS

***134. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Governor of West Pakistan during his recent visit to Quetta, declared that the period of recovery of "Taccavi Loans" from the Zamindars of Quetta and Kalat Divisions which have been badly affected by locust and meagre rainfall would be extended;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the reasons for not conveying Government orders in this behalf to local officers?

Parliamentary Secretary : (Mian Muhammad Sharif) : (*a*) Yes.

(*b*) Orders were issued to the Commissioners, Quetta and Kalat Divisions, by teleprinter on 9th June, 1962.

CULTIVATION BY ABDUL SATTAR EK-SALA TENURE

***529. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that one Abdul Sattar, son of Obhayo Dars resident of Makan Bho, Tapa Tar Ham r, cultivated a piece of land from 1952-53 to 1961-62 every year on "Ek-sala" tenure and paid land assessment, after obtaining due receipts;

(*b*) whether it is a fact that the Tapedar according to the land grant policy of Thar was required to enter the said cultivators' name on permanent list for obtaining requisite sanction from Deputy Collector and to call upon him to pay up Malkana charges but he failed to do this;

(*c*) whether it is a fact that the said cultivator Abdul Sattar himself made an application to the Deputy Collector on 19th December 1961 by Registered Post No. 28, dated 8th January, 1962 from the Nabisar Post Office, for getting his land confirmed as permanent grant in his favour;

(*d*) whether it is a fact that his application has not yet been disposed of due to red tapism, if so, the action intended to be taken in the matter?

Parliamentary Secretary : (Mian Muhammad Sharif) : (*a*) Yes, but it has not been established that he has continuously cultivated the said land for five years.

(*b*) Yes. In case the cultivation is made continuously for five years on a particular piece of land and it comes under partial of Revenue Officer.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes. The case is under investigation with subordinate officers who have been directed to dispose it of immediately.

میر حاجی محمد بخش تالپور — میں نے اپنے سوال میں پوچھا ہے کہ آیا اس نے ۱۹۵۲ تا ۱۹۶۲ء تک مسلسل کاشت کی ہے ؟ تو پارلیمنٹری سیکرٹری فرماتے ہیں ''ہاں،، اس سے زیادہ کیا ثبوت چاہئے کہ جس کے پاس لگان کا باضابطہ ثبوت موجود ہے کہ اس نے مالیہ ادا کیا ہے ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ثابت کرنا اس پر ہے کہ وہ پانچ سال کا حق ثابت کرے چھٹے سال مالکانہ حق دیا جاتا ہے ۔ اب یہ اپیل میں فیصلہ ہوا ہے ۔

Question No. 531—Withdrawn

HOUSES BUILT ON CULTIVABLE LAND OF SURVEY NOS. 70 & 71 OF TALUKA MIRPUR KHAS, DISTRICT THARPARKAR

***533. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether survey Nos. 70 and 71 of Deh 109 of Taluka Mirpur Khas in Tharparkar District have ever been brought under cultivation since 1947 and any land assessment has been realised from holders, if so, the amount of land assessment realised;

(*b*) whether it is a fact that no agricultural land can be utilised for any purpose other than cultivation except with the previous permission of the competent authority;

(*c*) whether it is also a fact that under the Land Reforms Rules, Government takes steps for the cultivation of land which is not cultivated by the land holder for two consecutive years, after serving the prescribed notice on such land holders;

(*d*) if answers to (*a*) (*b*) and (*c*) be in the negative, action to be taken or proposed to be taken against the holder of Survey Nos. 70 and 71 referred to in (*a*) above;

(*e*) whether it is also a fact that the house have been built over the said land and it is used as a village site, if so, action proposed to be taken against the persons responsible for it?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (*a*) Yes. Survey No. 70 of Deh 107 was under cultivation in the years, 1948-49 and 1962-63 Survey No. 71 was under cultivation in the years 1955-56 to 1958-59. Assessment was realised on the basis of crop rates as prevalent in the Southern Zone. From 1958-59 onwards it has brought under garden and assessment was made on the basis of garden.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes, but this is done under the West Pakistan Land Utilization Ordinance which came into force from the year 1959.

(*d*) Does not arise.

(*e*) Survey No. 71 is under cultivation. In a portion of survey No. 70 there is no abandoned brick kiln surrounded by 8 to 10 kachha huts of labourers. This number stands allotted to one Farzand Ali, a claimant and it is for him to take action against the unauthorised occupants.

AREA RESUMED IN TALUKAS OF THARPARKAR DISTRICT UNDER LAND REFORMS

*938. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) the area resumed in each of the Talukas of Tharparkar District under the Land Reforms;

(*b*) the area allotted to Haris out of this area in each Taluka and the area remaining unallotted up to present, and the reasons for its non-allotment;

(*c*) whether it is a fact that the price fixed for Government land in Nagarparkar Taluka is Rs. 25 per acre, as against Rs. 72 per acre for the land resumed under the land reforms;

(*d*) whether Government is prepared to reduce the price of resumed land to Rs. 25 per acre; if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary: (Mian Muhammad Sharif): (*a*) and (*b*) A statement containing the requisite information is laid on the table.

(*c*) Yes.

(*d*) No. The price of resumed land has been fixed at the rate of Rs. 8 per produce index unit throughout the Province and any exception made for one area would form an awkward precedent. The resumed land in Nagarparkar Rs. 25 per acre, is untenanted and undeveloped and much amount has to be spent on its development.

AREA RESUMED IN THE TALUKAS OF THARPARKAR DISTRICT UNDER LAND REFORMS

Taluka	Area resumed	Area disposed of	Balance with Reasons		Other balance	Reasons for non-allotment
			Area	under Litigation		
	(a)		(b)			
1. Mirpurkhas ..	34,485	25,180	9,305	7,847	1,458	Kalarish.
2. Jamesabad ..	13,380	11,830	1,550	1,489	61	Kalarish.
3. Digri ..	11,041	9,072	1,969	..	1,969	Kalarish and high levelled, scarcity of water.
4. Samaro ..	26,123	22,316	3,807	751	3,056	Kalarish and high levelled.
5. Umerkot ..	8,312	6,380	1,932	..	1,932	High levelled and Kalarish, scarcity of water.
6. Mithi ..	853	726	127	..	127	Barrage area high levelled, Barani land, high rates.
7. Diplo ..	6,705	4,433	2,272	..	2,272	Scarcity of water.
8. Nagarparkar ..	10,917	7,584	3,333	..	3,333	Whole barani land. Rocky uncultivable Remaining 1402—27 1932 acres, high rates.
Total ..	1,11,816	87,521	24,295	10,087	14,208	

میر حاجی محمد بخش تالپور — آپ یہ فرما چکے ہیں کہ نگر پارکر میں زمین تقریباً ۱,۹۲۲ ایکڑ جو ہے وہ اس وجہ سے الاٹ نہیں ہو سکی ہے کہ اس کی حالت خراب ہے ۔ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین کی حالت ٹھیک نہیں ہے کہ جس کو آپ ۲۷ روپے پر آپ اس کو دیں ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — میں نے ٹھیک سے سوال نہیں سنا ۔ بارانی کا جہاں تک سوال ہے اس کی قیمت ۲۰ روپیہ ہے اور جو ڈیولپڈ اراضیات ہیں ان کی قیمت ۲۷ روپیہ فی ایکڑ ہے ۔ مالکانہ کی پہلی قیمت ۲۰ تھی اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہونی چاہئے ۔ یہ ایک مختلف چیز ہے ۔

LAND GRANT POLICY FOR BACKWARD THAR TRACT OF THARPARKAR DISTRICT

*539. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Commissioner, Hyderabad Division, submitted his proposals regarding land grant policy for the backward Thar tract of

Tharparkar District to the Board of Revenue in 1957-58 for the approval of the Government, if so, the reasons for so much delay in deciding the matter;

(*b*) whether Government propose to take decision early, if so, the approximate date by which the decision will be taken and if not, the reasons therefor?

Parliamentary Secretarty (Mian Muhammad Sharif): (*a*) The matter has been examined by the Board of Revenue and is under scrutiny in the Law Department.

(*b*) On receipt of the Law Department's advice the modified land grant policy for Thar Tract will be enforced.

میر حاجی محمد بخش تالپور — یہ اسکیم ۱۹۵۷ء میں آئی تھی اب چھ سال ہو گئے ہیں کیا وجہ ہے کہ اب تک طے نہیں ہوئی ؟

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — انشاء اللہ ہم کوشش کرینگے کہ جلد سے جلد تصفیہ ہو جائے ۔ آپ تسلی رکھیں ۔

POSTS OF TEHSILDARS IN QUETTA KALAT DIVISION

***1142. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that two years ago Government decided to notify the posts of Tehsildars as Gazetted;

(*b*) whether it is a fact that the Tehsildars of Quetta Kalat Divisions have not yet been notified as Gazetted Officers;

(*c*) whether it is also a fact that in reply to a supplementary question during the last Budget session, the Finance Minister assured the House that the Tehsildars of Quetta Kalat will be notified as Gazetted Officers very shortly;

(*d*) whether he is aware of the fact that after waiting for 3 months a written representation was made by me to remind the Finance Minister of the assurance given by him;

(*e*) whether it is also a fact that after this representation the Deputy Secretary, Revenue Board sent a letter, dated 23rd September, 1962 that the notification was being issued shortly;

(*f*) whether it is a fact that nothing has so far been done in this regard;

(*g*) if answers to (*a*) to (*f*) above be in the affirmative, the reason for such a delay and whether Government is prepared to give approximate date by which the notification will be issued ?

Parliamentary Secretary; (Mian Muhammad SHARIF) : (*a*) Yes.

(*b*) No. The Tehsildars of Quetta Kalat Divisions were notified as *ex officio* gazetted officers,—*vide* Revenue Department's notification No. 7444/62 5212-E, dated 28th November, 1962.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes.

(*e*) Yes.

(*f*) No. The notification has already been issued.

(*g*) Does not arise.

بابو محمد رفیق—کیایہ بتا سکینگے کہ تحصیل داروں کے گزیٹیڈ ہونے سے انہیں وہ مراعات مل رہی ہیں ؟

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — ساری مراعات دی جائینگی ۔ انلرونگ کے لئے کنٹرولر کو لکھا گیا ہے وہ بھی ہو جائے گا۔

بابو محمد رفیق—کب تک ہو جائے گا ۔

وزیر مال— ہم نے کوشش کی ہے کہ جلد ہو جائے۔ اگر آپ کہیں تو بورڈ آف ریونیو کو بھی لکھا جائے گا۔

LEVYING OF LAND REVENUE IN MARDAN AND HAZARA DISTRICTS

***2190. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the First Settlement of Gadoon area of Mardan District and Utmanzai and Amazai area of Hazara District has since been completed; and the Government intend to levy Land Revenue in the aforementioned areas for the first five years ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the date from which the same is going to be levied along with its rate per kanal on various categories of land?

Parliamentary Secretary : (Mian Muhammad Sharif) : (*a*) Yes. Land Revenue has been levied for a period of 40 years and not five years;

(*b*) Kharif, 1963. A setatement showing the rates sanctioned per acre is placed on the table of the House.

STATEMENT SHOWING THE LAND REVENUE RATES IMPOSED PER ACRE IN THE GADOON, AMAZAI AND UTMAN CIRCLES OF MERGED AREAS OF HAZARA AND MARDAN DISTRICTS

Assessment Circle	Classification of soil	Sanctioned soil rates per acre
		Rs.
Gadoon ..	Chahi ..	4·00
	Abi ..	3·25
	Bari ..	1·75
	Maira ..	0·50
	Rakkar and Kalsi ..	0·25
Amazai ..	Abi ..	3·25
	Bari ..	1·75
	Maira ..	0·50
	Rakkar and Kalsi ..	0·25
Utman ..	Chahi ..	5·50
	Abi ..	3·25
	Bari ..	1·75
	Maira ..	0·50
	Rakkar and Kalsi ..	0·25

خان اچون خان جدون — کیا اس امر کی وضاحت کی جائے کہ مالیہ کے جو نئے نرخ لگائے گئے ہیں وہ تحصیل صوابی سے رعایتاً کم ہیں یا اتنے ہی ہیں۔ اگر کمی نہیں کی گئی ہے تو کیا کوئی رعایت کی توقع نہیں ہوسکتی ؟

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — میں ان کی تسلی کے لئے یہ عرض کروں گا کہ افسروں نے جو settlement recommendation کی تھی ہم نے اس میں کمی کی ہے اور میرا اندازہ ہے کہ کافی کمی ہوئی ہے۔ دو علاقے تھے جدون جو صوابی سے ملتا ہے دوسرا ہے امازئی۔ جو فی الوقت ہزارہ ڈسٹرکٹ کا حصہ ہے۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ ہزارہ اور ہری پور کا مالیہ اراضی بہتر ہو جائے۔ چونکہ صوابی کا ہمیں پورا علم نہیں تھا اس لئے وہ الگ کر دیا گیا ہے۔ صحیح figures معلوم نہیں ہیں۔ تا ہم اگر آپ کہیں تو میں بتلا سکتا ہوں۔ وہاں ہم نے وہی کیا ہے جو سیٹلمنٹ افسر نے لکھا تھا۔

SETTING UP OF A SEPARATE TEHSIL HEADQUARTER FOR GADOON AMAZAI AND UTMANZAI AREAS

***2192. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Gadoon area measuring 300 square miles and comprising about 60 villages has been placed under the administrative Jurisdication of Swabi Tehsil Sub-Division;

(b) whether it is a fact that the Northern and Gadoon area is located at a distance of 40 miles from Sawabi and the people of the said area are experiencing great inconvenience in pursuing their cases in the Courts at Swabi;

(c) whether it is also a fact that the areas of Amazai and Utmanzai comprising about 40 villages have been placed under the administrative control of Haripur Tehsil Sub-Division and that the headquarter of the said Tehsil Sub-Division is located on the other side of the Indus River;

(*d*) whether it is a fact that the people of Utmanzai and Amazai areas are, encountering great hardship in going to Haripur for attending their cases in the Court of Tehsildar Haripur, as they have to cross the river by boats;

(*e*) if answers to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, whether Government are prepared to set up a separate Tehsil Headquarter for Gadoon, Amazai and Utmanzai areas at a suitable place;

(*f*) whether it is a fact that at present a class III Magistrate is posted in Gadoon area for hearing minor cases; if so, whether Government intend to post a Tehsildar having Ist Class Magistrate's powers in that area?

Parliamentary Secretary : (Mian Muhammad Sharif) : (*a*) Forty-eight villages of the Gadoon area have been placed under the administrative jurisdiction of the Swabi Tehsil of Mardan District.

(*b*) Yes; the distance is about the same as mentioned but the area has a scattered population and most of the people are not experiencing much convenience in reaching Swabi. Arrangements have been completed for the construction of two all-weather metalled roads. After these roads have been constructed any difficulty due to lack of communications would be removed.

(*c*) Yes, but the number of villages of the Utmanzai and Amazai circles placed under the administrative control of the Haripur Tehsil is, eighteen only.

(*d*) No. Though they have to cross the river by boats, it is more convenient for them to reach Haripur by a meatlled road (except for a short distance than to reach Swabi or any other place in Mardan district by crossing a long hilly terrain.

(*e*) No, there is apparently no justification for creating a separate tehsil in view of the small population of the area and the small amount of work.

(*f*) A political Naib-Tehsildar with Powers of III Class Magistrate is stationed at Dewal. The volume of work does not justify posting a Tehsildar with Ist Class Magistrial powers.

میر حاجی محمد بخش تالپور — جواب اردو میں دیا جائے

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — سوالات کے جوابات اردو میں صرف اسی صورت میں دئے جاتے ھیں جب کہ specifically کہا جائے ۔ چونکہ سوالات انگریزی میں ھوتے ھیں اس لئے جواب بھی انگریزی میں‌دئے جاتے ھں ۔

اگر معزز ممبر اس بات کے خواھش مند ھیں کہ ضرور اردو میں ھی جواب دیئے جائیں تو ایسا کرنے میں ھمیں کوئی اعتراض نہیں البتہ وقت بہت زیادہ خرچ ھوگا ۔

مسٹر اچون خان جدون— تالپور صاحب کے اپنے سوالات کے جواب جب دئے جا رھے تھے ۔ اس وقت انہوں نے اعتراض نہیں کیا تھا کہ اردو میں جواب دئے جائیں ۔ اب میرے سوالات کے متعلق وہ کیوں اعتراض کر رھے ھیں ۔ (قہقہہ) میرے سوال کے جواب میں انہوں نے مان لیا ھے کہ تحصیل صوابی کا ھیڈ کوارٹر گیدون ایریا سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر ھے ۔ اس کے علاوہ اتمان زئی اور آمازئی کے لوگوں کو دریا پار کرکے ھری پور جانا پڑتا ھے ۔ ھم وھاں پر تحصیل کا مطالبہ نہیں کرتے ۔ میری یہ گذارش ھے کہ وھاں کے تحصیل دار کو فرسٹ کلاس میجسٹریٹ کے اختیار دئے جائیں ۔ تاکہ ضمانتوں میں آسانی ھو ۔ آپ نے یہاں اپنے دفتر میں ھی بیٹھ کر جواب لکھدیا ھے لوگوں کی تکالیف کا تو آپ کو علم نہیں ھے ۔ ان علاقوں میں آبادی scattered ھے ۔ اور ضمانتوں کے لئے بہت تکالیف پیش آتی ھیں ۔

وزیر مال — میں معزز ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ جہاں تک تکالیف کا احساس ھے ۔ حکومت کو یہ احساس ھے لیکن ھمارے ھاتھ بند ھے ھوئے ھیں کسی case کو justify کرنے کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ

کو لکھنا پڑے گا - جب تک فنانس والے اجازت نہیں دیں دینگے - we are helpless اگر وھاں کے volume of work کا اندازہ کر سکیں اور ثابت کر دیں کہ case مضبوط ھے - پھر ھم فنانس ڈیپارٹمنٹ کو case بھیج سکتے ھیں اگرچہ میں اور ملک صاحب وکالت چھوڑ چکے ھیں لیکن ھم بہتر سمجھتے ھیں کہ کسی case کو justify کرنے کے لئے کیا کچھ کرنا پڑتا ھے -

We are helpless. So far as our sympathies and realization of the difficulty is concerned we agree it is there.

آپ ھمارے ھاتھ مضبوط کر دیں -

مسٹر اجون خان جدون—جہاں تک وزیر مال کی وضاحت کا تعلق ھے وہ بالکل different ھے - فنانس ڈیپارٹمنٹ پوری طرح تعاون کرتا ھے - Merged Areas کی طرف خاص توجہ دے گا - اصل بات یہ ھے کہ حکومت نے تحقیقات ھی نہیں کرائی - کہ آیا فرسٹ کلاس میجسٹریٹ کی کوئی justification ھے - وھاں بھی دفعہ ۱۰۷ اور ۱۵۲ کے cases ھوتے ھیں اس لئے اس بات کی justification تو ھے - کہ تحصیلدار کے اختیارات بڑھائے جائیں -

وزیر مال — جہاں تک فرسٹ کلاس میجسٹریٹ کی figures کا تعلق ھے - میں دریافت کرکے بتا سکتا ھوں -

Whether that will justify our action to send a case for approval. It is a new thing and I will send for it.

اس وقت مال کے تحصیلدار اور پٹواری کو مناسب اختیارات حاصل ھیں اور نگرانی بھی ھو رھی ھے -

So far as second class powers are concerned the Magistrate is there.

DESTRUCTION OF 'TORIO CROP' IN HYDERABAD DIVISION

***2586. Mr. Muhammad Hanif Siddiqui:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the 'Torio Crop' in Hyderabad Division has been destroyed by "MAHLO" pest, if so whether it is a fact that the Chamber of Agriculture Malli has asked for general remission in land revenues for this area;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government to meet the demand?

Parliamentary Secretary: (Mian Muhammad Sharif): (*a*) Yes. Torio Crop" in certain talukas of Hyderabad Sanghar and Tharparkar districts of Hyderabad Division has been badly affected by "Mahlo pest".

(*b*) The question of general remission is under consid eration.

M. Muhammad Hanif Siddiqi : Does the Minister know that Torio Crop is a winter crop and the assessment has already been recovered but he is still considering the matter.

Minister of Revenue : (Khan Pir Muhammad Khan) : I assure my friend that the Board of Revenue is not sleeping over to. He knows that any step that is to be taken regarding the remission they have to move right from the Patwari up to the Commissioner as to how much area has been damaged and what is their proposal about the remission. It requires time but we are sleeping over it.

میر حاجی خدا بخش تالپور— تھرپارکر میں جو نقصان ہوا ہے اس کے متعلق آرڈر جاری کرنا چاہئے۔ اب پھر جولائی آنے والا ہے۔

وزیر مال— ہمارے پاس رپورٹ آئی ہے کہ damage ہوا ہے۔ ہم خاموش نہیں تھے۔ اور ہماری طرف سے کوئی تساہل نہیں ہوا۔ میں جناب سپیکر ۔ کی اجازت سے کچھ اعداد و شمار پیش کروں گا۔

اب یہ انہوں نے ہمیں نہیں بتایا کہ فلاں گاؤں میں کتنا percentage ہے۔ اور فلاں میں کتنا ہے۔ اس طرح کئی اور بھی ہیں۔ بعض ایسے ہیں کہ انہوں نے remission کے لئے کوئی recommendation نہیں کی۔ آپکی اطلاع کے لئے عرض ہے۔ کہ تھرپارکر اور سمرو کے متعلق وہ کہتے ہیں ۔ کہ وہاں 25% damage ہوا ہے۔ اور یہ چونکہ زیادہ نہیں اسلئے وہاں remission کی ضرورت نہیں۔ میرپور خاص میں 25% ڈگری میں % اور ڈپلو میں 50 % تو یہ ایسے واقعات ہیں۔ کہ ہم ان سے figures لے رہے تھے۔ جہاں تک actual Area جو کہ affected ہے۔ اور اسکا percentage کتنا ہے۔ اور گرداوری کے لحاظ سے جو کاشت ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے ہمیں اطلاع دیں۔ تاکہ ہم remission کا فیصلہ کریں۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : What is the date of this report?

Minister of Revenue: I am sorry no reference to that effect is given. This is the report of the Commissioner and I can give you all the figures.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: My contention is that the Commissioner must have sent his report some time in December and this is the end of June and now the assessments have been recovered.

Minister of Revenue : I can assure the member that we will consider the matter and expedite it as quickly as possible.

پیر علی شاہ— پوائنٹ آف آرڈر— روایت یہ ہے ۔ کہ ایوان میں کسی ایک سوال پر تین سے زیادہ ضمنی سوالات نہیں پوچھے جاتے ۔ کیونکہ بصورت دیگر سوال اتنے زیادہ ہو جائینگے۔ کہ دوسرے ممبروں کا حق مارا جاتا ہے ۔ اور دوسرے سوال رہ جاتے ہیں ۔ یہاں ہر سوال پر تقریر ہوتی ہے ۔ اور اس طرح اس پر بہت زیادہ وقت لگ جاتا ہے ۔

Mr. Speaker : Where is the Rule which says that there can by only 3 supplementary questions. There is nothing like that. Of course, members are requested to avoid superfluous supplementary questions. The point of order is ruled out of order.

میر حاجی محمد بخش تالپور— میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب تک آپ اس لینڈ ریونیو کے متعلق کمشنر کو لکھینگے ۔ کہ وہ stay کر دیں ۔ جب تک کہ آپ اسکے متعلق فیصلہ نہ کر لیں ۔ کیا آپ اسکے لئے تیار ہیں ۔

Minister of Revenue : It is a proposal and I will consider it.

میر محمد مراد خاں جمالی—یہ معاملہ اتنے عرصے سے التوا میں پڑا ہوا ہے ۔ کیا اسکی وجہ یہ نہیں ہے ۔ کہ ون یونٹ کے قیام کے بعد سارے معاملات کا فیصلہ لاہور میں ہوتا ہے ۔ اور اسی وجہ سے دیر ہوتی ہے ۔ کیا یہ صحیح ہے ؟

وزیر مال— میں افسوس کرتا ہوں ۔ کہ جسکے دماغ میں prejudice ہو اور وہ jaundiced eye رکھتا ہو ۔ تو وہ ہر ایک چیز کو اسی jaundiced eye سے دیکھتا ہے ۔ اسکا رنگ ہی جدا معلوم ہوتا ہے ۔ اگر میرے دوست جمالی صاحب پیپل ہاؤس سے یہاں تشریف لائیں ۔ اور انہیں راستے میں ٹھوکر لگے ۔ تو ممکن ہے ۔ کہ وہ اسے بھی ون یونٹ کی طرف attribute کریں ۔ اسکا تو کوئی علاج ہی نہیں ۔

Question No. 2664—Not asked.

Question No. 2665—Not asked.

Question No. 2667—Not asked.

AUCTION OF THE LOTS OF LAND NOS. 246 TO 266, SITUATED IN VILLAGE DARKHAST JAMAL KHAN JAMALI SURRENDERED BY SARDAR MUHAMMAD KHAN LEGHARI AND SARDAR JAMAL KHAN LEGHARI

***2671. Abdur Raziq Khan :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that under the Land Reforms enforced under Martial Law Regulation 64 the lots of land from No. 246 to 266, situated in village Darkhast Jamal Khan Jamali were surrendered by Sardar Muhammad Khan Leghari and Sardar Jamal Khan Leghari;

(*b*) whether it is a fact that the said lots of land were auctioned out;

(*c*) whether it is a fact that Mst. Gul Khatoon widow of Sardar Jamal Khan Leghari, has recently, applied that the land surrendered by another widow of the same person, Shehla Begum, may now, be transferred in her favour ;

(*d*) whether it is also a fact that the Deputy Commissioner, D. G. Khan has telegraphically suggested to the Government that the finalisation of the above auction be withheld, if so, reasons thereof?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف) : (الف) جی ھاں ۔
(ب) جی ھاں ۔
(ج) جی ھاں ۔
(د) پہلا حصہ ۔ جی ھاں ۔ معاملہ زیر غور ھے ۔
دوسرا حصہ ۔ متعلقہ فروخت بذریعہ نیلامی کی منظوری چیف لینڈ کمشنر نے دے دی ھے ۔

مسٹر عبدالرازق خان ۔ میں نے (ڈی) میں پوچھا ھے ۔ کہ

"Whether it is a fact that the D. C., D. G. Khan, has telegraphically suggested to the Government that the finalization of the above auction be withheld, if so, reasons therefor."

تو وہ وجوھات اس میں نہیں بتائی گئیں ۔ کیا یہ درست ھے ۔ کہ جناب لغاری صاحب اس مسئلے کو التوا میں ڈالنے کے لئے خود ڈی ۔ جی ۔ خاں تشریف لے گئے تھے ۔ اور ڈی ۔ سی سے ٹیلیگرام دلوائی تھی ۔

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): I am sorry.
اگر اس میں یہ بھی ھوتا ۔ کہ لغاری صاحب نے اس میں کتنی مداخلت کی ھے ۔ اور یہ ھمارے علم میں آتا ۔ تو ھم یقیناً اسکا جواب دے دیتے ۔

مسٹر عبدالرازق خان ۔ اسکی وجوھات تو بتائیے ۔

وزیر مال ۔ جی ھاں ۔ وجوھات یہ ھیں ۔ کہ جواب آگیا ھے ۔ میں اس ھاؤس میں کہنا نہیں چاھتا ۔ ایک انکی بیوی تھی ۔ اور دوسری Divorced تھی ۔ تو چونکہ انکے آپس میں حقوق کا تصفیہ ھونا تھا ۔ اس لئے یہ کیس ذرا لمبا ھو گیا ۔ انشاء اللہ اسے جلدی Finalise کر دیں گے ۔ اور لغاری صاحب کی ذاتی مداخلت کا ھمیں کوئی علم نہیں ھے ۔ اور آپ تسلی رکھیں ۔ کہ جہانتک ھماری ڈیوٹی کا تعلق ھے ۔ ھم کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرتے ۔ اگر وہ Rules کے خلاف ھو ۔

REALIZATION OF LAND REVENUE

***2675. Syed Diwan Ghulam Abbas Bukhari :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the realization of land revenue is the responsibility of numberdars;

(*b*) whether it is a fact that if certain landlords fail to pay land revenue in time the numberdars are required to deposit the same and thereafter warrants are issued in the name of original defaulters;

(c) whether it is also a fact that the tehsil peons do not co-operate with numbardars in the recovery of revenue from the defaulters;

(d) whether it is also a fact that formerly Chowkidars were under the control of numbardars and they used to render considerable help to them in the realization of land revenue ;

(e) whether it is also a fact that under the new administrative arrangements Chowkidars have been placed under the control of the Union Councils;

(f) whether it is also a fact that 'Dhal Bachh' are not supplied to the numbardars in time with the result that realization of the revenue by them is delayed and they are sent behind the bars for that ;

(g) if answer to (a) to (f) be in the affirmative, whether the Government is prepared to place the Chowkidar under the control of the numbardars and issue instructions to all the tehsildars to realize the revenue from the defaulting landlords by issuing warrants after the names of the defaulters are submitted by the numbardars within a specified time ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) :

(a) Yes.

(b) No.

(c) No.

(d) Yes.

(e) No. In districts of Peshawar, Multan and Hyderabad Chowkidara system has been abolished and village police has been constituted under the Union Councils as an experimental measures.

(f) No.

(g) Does not arise.

LEVYING OF TAX ON TUBE-WELLS

*2680. **Syed Diwan Ghulam Abbas Bukhari :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that due to the lack of proper irrigation facilities, vast areas of lands are lying fallow throughout the Province;

(b) whether it is a fact that in order to provide water for the irrigation of their lands, the owners in uncommanded areas are installing tube-wells ;

(c) whether it is also a fact that a separate tax is being levied on the tube-wells so installed ;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to reconsider the advisability of abolishing the levying of the said tax?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (a) Yes, there are vast areas lying un-cultivated due to various reasons including lack of irrigation facilities.

(b) Yes.

(c) No.

(d) Question does not arise.

LANDS SURRENDERED UNDER THE M. L. R. No. 64

*2706. **Rao Khurshid Ali Khan :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) the total acreage of land out of that surrendered under the M. L. R. No. 64 in village Southern Darkhast Jamal Khan, Tehsil D. G. Khan; which has so far been auctioned;

(*b*) the names of the landlords who surrendered the said lands ;

(*c*) whether auction of the said land has been approved by the Government if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری- (میاں محمد شریف) - (الف) ۱،۲۸۸ ایکڑ -
(ب) نواب سر محمد جمال خاں لغاری -
نوابزادہ سردار محمد خاں لغاری۔
(ج) حصہ اول - نیلام چیف لینڈ کمشنر صاحب نے confirm کر دیا ہے - جو کہ ایسا کرنے کا مجاز ہے -
حصہ دوم - سوال پیدا نہیں ہوتا -

REPRESENTATION OF THE PEOPLE BELONGING TO QUETTA/KALAT DIVISIONS AND TRIBAL AREAS OF PESHAWAR AND DERA ISMAIL KHAN DIVISIONS IN THE REVENUE DEPARTMENT

***2721. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Chief Secretary to Government, West Pakistan in a circular letter No. S. O. XII-I-153/57-645, dated 6th September 1957 pointed out that the people belonging to Quetta/Kalat Divisions were poorly represented in various services under the Provincial Government ;

(*b*) whether it is a fact that directions were issued that as a first step all appointments up to Class II (but not including those which were to be recruited on all West Pakistan basis) should be made from locals possessing the requisite minimum qualification on regional or district basis according to the nature of the cadre; and that wherever necessary age limit be relaxed up to 28 years;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, (*i*) the total number of persons recruited in the Revenue Department from 1957 to 1962, from Quetta/Kalat Divisions and Tribal areas of Peshawar and D. I. Khan Divisions separately and (ii) names of persons and dates of their appointment from Quetta/Kalat Divisions?

Parliamentary Secretary; (Mian Muhammad Sharif): (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Necessary information is being collected and will be furnished when ready.

بابو محمد رفیق - when ready کا کیا مطلب ہے - کیا اس سیشن میں امید ہے - کہ آپ جواب دے دینگے -

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - جو سوال ہوتا ہے - یہ تو Volume of work اسکے پر منحصر ہے - جہانتک ہمارا تعلق ہے - میں انکو یقین دلاتا ہوں - کہ ہم بہت جلد کریں گے -

DHUNDI ESTATE (TEHSIL RAJANPUR) AND BRUCEABAD (TEHSIL JAMPUR) IN DISTRICT D. G. KHAN

*2744. **Sardar Muhammad Ramzan Drishak :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the total area of Dhundi Estate (Tehsil Rajanpur) and Bruceabad, (Tehsil Jampur) in District D. G. Khan ;

(*b*) the annual income derived from and expenditure incurred on the above mentioned two Estates ;

(*c*) whether it is a fact that both the estates are yielding low income as compared to their areas; if so, whether Government intend to dispose of the same through auction;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, (*i*) the time by which the action will be taken in this respect and (*ii*) whether the tenants of these estates will be afforded apportunity to offer bids at the time of the said auction ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (*a*) Total area of Dhundi and Bruceabad Estates in Dera Ghazi Khan District is 110,939 acres.

	1959-60	1960-61	1961-62
	Rs.	Rs.	Rs.
(*b*) Income ..	7,58,274	7,17,086	11,48,622
Expenditure ..	1,00,741	1,23,091	1,28,850

(*c*) Both estates are yielding average income as compared to their areas. Government policy has consistntly been to dispose of land only by open public auction.

(*d*) The land is yielding income higher than the expenditure, so its disposal will be considered after the opening of the Taunsa Barrage.

سردار محمد رمضان دریشک - گذارش یہ ہے کہ اس اسٹیٹ کی سالانہ فی ایکڑ آمدنی ساڑھے چھ روپے ہے تو کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ آمدنی کم ہے یا زیادہ ہے -

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - جہاں تک زیادہ اور کم آمدنی کا تعلق ہے کسی حد تک میں اپنے دوست سے agree کرونگا - کیونکہ یہ اسٹیٹ پراپرٹی ہے ہم اسمیں دخل نہیں دے سکتے - لیکن ہماری یہ کوشش ہے کہ جب تونسہ بیراج کا پانی آ جائیگا اور زمینیں سیراب ہو جائیں گی تو ہم دیکھیں گے کہ ہم انکو نیلام کریں یا نہ کریں -

سردار محمد رمضان دریشک- یہ ۱۰-۱۱ ہزار ایکڑ زمین دو تحصیلوں میں پھیلی ہوئی ہے - کیا حکومت اس پر بھی ٹیکس لگانے کا خیال رکھتی ہے -

وزیر مال - میں سمجھا نہیں ہوں -

مسٹر سپیکر - ذرا آپ سوال repeat کر دیں -

سردار محمد رمضان دریشک - یہ ۱۰-۱۱ ہزار ایکڑ زمین جو دو تحصیلوں میں پھیلی ہوئی ہے اور اسکی آمدنی ساڑھے چھ روپے ایکڑ کے حساب سے ہوتی ہے کیا حکومت اسپر بھی ٹیکس عائد کرنا چاہتی ہے -

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - ٹیکس کے متعلق تو سردست میں جواب نہیں دے سکتا اسکے لئے آپ مجھے notice دے دیں میں جواب دے دونگا -

مسٹر سپیکر - آپ نیا نوٹس دے دیجئے -

LOCUST INVASIONS

***2751. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Cultivators and Zamindars in Quetta and Kalat Divisions have sustained enormous losses due to locust invasions during the last year and the draught this year, with the result that they have failed to pay the instalments of taccavi loan due from them;

(*b*) if answer (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to either remit the recovery of the said loan from them or to postpone the recovery of the instalments.

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (*a*) and (*b*) Cultivators have suffered due to these causes and instructions have already been issued to local officers to stay recovery of taccavi dues from the affected cultivators, Commissioners are competent to remit taccavi dues, in deserving cases. They have also been asked whether it would be advisable to postpone recoveries further or in the alternative, it would be advisable to remit the outstanding taccavi dues in deserving cases.

بابو محمد رفیق - کیا وزیر متعلقہ یہ بتائیں گے کہ پچھلے دو تین سال میں جن زمینداروں کی مالی حالت کمزور ہو گئی ہے کیا کسی ڈپٹی کمشنر یا کمشنر نے انکو تقاوی معاف کر دی ہے ؟

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - جہاں تک ڈپٹی کمشنر کے ایکشن وغیرہ کا تعلق ہے وہ material دے دیں جہاں تک انکے سوال کا تعلق ہے کہ locust وغیرہ سے حالات خراب ہو گئے ہیں ہم کمشنر سے پوچھ سکتے ہیں کہ کہاں کہاں remission ہم کر سکتے ہیں۔ آپ remission کیلئے material دیدیں -

---

ALLOTMENT OF LAND TO PEOPLE OF CHITRAL STATE IN GUDDU AND G. M. BARRAGE

***2772. Shahzada Asad-ur-Rehman ;** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that no recommendation has so far been made by Home Department for allotment of land to the people of Chitral State in Guddu and G. M. Barrage areas;

(*b*) whether it is a fact that land has been allotted to the people from Tribal areas in both of these Barrages;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative reasons for not alloting lands to the people of Chitral ;

(*d*) whether Government intend to allot lands in each Barrage to the people of Chitral State ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (*a*) Yes. No recommendation has been received from Home Department for allocation of land to people of Chitral State.

(*b*) Yes.

(*c*) and (*d*) These states are managed through Home Department and the question of allocation of land in the barrages will be considered only if the proposals are received through the Home Department. Allocation for tribal areas has also been made on the recommendation of the Home Department and that is four thousand eight hundred acres.

شہزادہ اسدالرحمن - پچھلے دونوں سیشن میں یہی جواب دیا گیا ہے کہ محکمہ کیطرف سے recommendation نہیں آئی ہے اب کب تک آنے کی توقع ہے -

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - میں معزز دوست کی اطلاع کیلئے کہتا ہوں کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ بورڈ آف ریونیو کے ماتحت نہیں ہے وہ بالکل علیحدہ ڈیپارٹمنٹ ہے اور وہ Direct under the Governor ہے اور اسکے متعلق ہم کوئی information نہیں دے سکتے لیکن اگر آپ information چاہتے ہیں تو آپ لکھکر دے دیں ہم اسے ہوم کے پارلیمنٹری سیکرٹری یا منسٹر کو بھیجدینگے -

مسٹر عبدالرازق خان - کیا جناب وزیر مال یہ بتائیں گے اور جیسا کہ انہوں نے جواب میں فرمایا ہے کہ چترال ایک سٹیٹ ہے - سوائے چترال کے تمام Tribal Areas کی اراضیات allocate کر دی گئی ہیں - کیا اسکے معنی یہ نہیں ہیں کہ چترال کو ہوم ڈیپارٹمنٹ نے بھلا دیا ہے اور یا اسکا نام کالی کتاب میں ہے - کیا آپ انکی توجہ اسطرف دلائینگے -

وزیر مال—میں عرض کرونگا کہ Tribal Areas کا تعلق ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ہے اور جہاں تک چترال Tribal Areas کا تعلق ہے اسکا تعلق بھی ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ہے یہ انکا کام ہے کہ وہ کس کس میں تقسیم کرتے ہں -

خان اعون خان جدون - یہ چار ہزار آٹھ سو ایکڑ اراضیات جو کہ Tribal Areas کو allocate کیگئی ہیں کیا ہوم ڈیپارٹمنٹ

کے پاس تقسیم کے سلسلے میں کوئی List نہیں ہے جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ کون کون سی زمینیں کس کس کو allocate کیگئی ہیں یعنی اسمیں ضلع مردان کیلئے بھی Allocate کیگئی ہے یا نہیں ؟ ۔

وزیر مال — میں عرض کرتا ہوں اور جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ ہمارے پاس Tribal Areas کا allocation نہیں ہے یہ ہوم ڈپارٹمنٹ کا کام ہے کہ وہ allocate کرے اور تقسیم کرے ۔ اور پھر یہ بھی ان ہی کا کام ہے کہ وہ ضلع مردان کے کو ہوم ڈیپارٹمنٹ میں تصور کرتے ہیں یا نہیں ۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Why is it necessary to wait for a letter from the Home Department when you have reserved land for every Tom, Dick and Harry in the Guddu Barrage.

Minister of Revenue : It is absolutely a new question. But if you want details for every Tom, Dick and Harry I will give you the details—to whom it was given, when it was given, where was it given and why it was given.

So far as the Tribes are concerned, my friend, I am not a party to that. When the allocation is made it is up to the Department concerned. Supposing there is an allocation for the Forest Department. I will simply place the land at the disposal of the Forest Department and it will be for the Forest Department to do the rest. It is not my job to make the allocations. It is for the Department concerned. I did not expect this question at least from a former Law Secretary.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Why are you waiting for a letter from the Home Department, why don't you reserve it yourself? Is it not your duty ?

Minister of Revenue : The entire area from Quetta-Kalat Division right up to the other and bordering Russia and Tibbet is the Tribal Area. So I cannot fix up as to how m uch area should be given to this area and that area. It is for the Home department and not for me.

رائے منصب علی خان-میرے معزز دوست نے کہا ہے کہ یہ تیسرا سیشن ہے اور ابھی تک ہمیں صحیح جواب نہیں ملا ۔ محترم ریوینیو منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ صرف ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے۔ ہمیں انفارمیشن نہیں ملی ۔ سوال یہ ہے کہ کتنی دفعہ انفارمیشن لینے کے لئے کہا اور کتنی دفعہ ریمائنڈرز بھیجے اور اگر پھر بھی انکا جواب نہیں دیا گیا تو اسکا مطلب یہ ہے کہ محکمہ نے ان سے تعاون نہیں کیا ۔

وزیر مال — لیکن یہ بالکل نیا سوال ہے ۔

مسٹر سپیکر- آپ اسکے لئے نوٹس دے دیں ۔

GRANT OF AGRICULTURAL LAND TO ARMY PERSONNEL WITHIN FIVE MILES OF INDO-PAKISTAN BORDER

*2776. **Mr. Hamza:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that agricultural land has been granted to the army personnel, within five miles of Indo-Pakistan border in the districts of Lahore, Sialkot, Sheikhupura and Montgomery; if so, reasons therefor;

(*b*) the number of military personnel granted such land and the area involved ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (*a*) Yes.

(*b*) Since the promulgation of the Regulation in March, 1959 a total of 5,562 Armed Forces Personnel both serving as well as retired have been allotted land to the extent of 1,52,100 acres.

مسٹر حمزہ - جناب پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ انہوں نے اس سکیم کے تحت زمین اس لئے تقسیم کی ہے کہ وہ بارڈر ایریا کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو میں دریافت کرتا ہوں کہ جب آپ ملٹری پرسنل کو زمینیں دیتے ہیں تو کیا یہ شرط لگاتے ہیں کہ وہ خود کاشت کریں اور وہاں رہیں ؟

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - میں افسوس کرتا ہوں کہ شرط کے متعلق پوچھا گیا ہے مگر ہم سے جو شرط پوچھنا چاہتے ہیں وہ لکھ کر دیدیں -

مسٹر حمزہ- جناب والا - ایک لاکھ باون ہزار ایکڑ زمین دی گئی ہے توانہیں شرائط کا بھی علم ہونا چاہئے -

مسٹر سپیکر- آپ Fresh notice دے دیجئے -

چودھری عبدالرحیم - پانچ ہزار فوجی آباد ہوئے ہیں کیا ان میں سے ایک نے بھی وہاں رہائش رکھی ہے ؟

وزیر مال - آپ نام دے دیں اور پوچھ لیں کہ کون کونسا آدمی بارڈر پر رہتا ہے گھر میں رہتا ہے لاہور میں رہتا ہے ہم آپکو جواب دیدیں گے فی الحال یہ نہیں بتایا جا سکتا کہ وہ کون ہیں اور کہاں رہتے ہیں -

GRANT OF HALF RESUMABLE RIGHTS ON RECLAMATION OPERATION IN PAKPATTAN TEHSIL

*2792. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that about thirteen persons from Chak No. 357/EB and 80/EB, Tehsil Pakpattan, District Montgomery, have requested the Government for granting half resumable rights on the reclamation operation in the above Chaks;

(*b*) whether it is also a fact that the land was leased out to the said persons for reclamation about thirteen years ago;

(*c*) whether it is a fact that the work of reclamation by the said persons was done under the supervision of Reclamation and Colonies Departments and they made the land fit for cultivation;

(*d*) whether it is also a fact that after such hard labour the land was taken back from them and given to the displaced persons of Islamabad, without giving half resumable rights to the former ;

(*e*) whether any application was submitted by the said persons in this behalf, if so, the fate of the application;

(*f*) if answers to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, the action Government intend to take to remove this injustice and give the persons concerned half resumable rights ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (*a*) Yes ;

(*b*) Yes. The land were given on lease for six years but the Collector extended the lease period from time to time.

(*c*) there is no report to show that all the land has been made fit for cultivation ; the work of reclamation was done under the supervision of Reclamation Department.

(*d*) as there was no provision of right of giving of half share in the lease order in favour of these persons the land was granted to displaced persons of Islam-Abad after the expiry of their lease period. But in accordance with the specific policy of Government, their request could not be accepted.

(*e*) these persons did submit applications. But in accord ance with a specific policy of Government, their request could not be accepted.

(*f*) No injustice has been done to these people. Nothing whatever has been done which the leases did not reasonably anticipate.

There was no provision in the scheme for the sale of any portion of the lands to these lessees and hence they had no rights. So far as the hardwork the lessees put in is concerned, it may be pointed out that the amount of lease money was very nomin l and their leases have been adequately compensated for their efforts in the form of the profits they have already earned.

مسٹر ہیڈ - جو کچھ ہوا یا نہ ہوا کہتے ہیں کہ

First impression is the last impression

سچ بات انکے منہ سے نکل گئی -

پارلیمنٹری سیکرٹری - انکے ساتھ کوئی نا انصافی نہیں ہوئی -

First Settlement in Gadoon Area of Mardan District

***2800. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that first settlement in Gadoon area of Mardan District has been completed ; if so, the total acreage of each category of cultivable land in the said area;

(*b*) the acreage under cultivation for Wheat, Opium, Maize and Mong of Kharif and Rabi Crops, during the period the settlement was in operation ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhnmmad Sharif): (*a*) Yes. The

total acreage of each category of cultivable land in the Gadoon Area of Mardan district is as under :—

Class of land	*Area in acres*
Chahi	49
Abi	721
Barani	4,181
Maira	8,118
Rakkar and Kalsi	3,742
(*b*) Wheat	5,486
Opium	3,026
Maize	5,831
Mong	678

LAND IN GHULAM MUHAMMAD BARRAGE AREA

*2861. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) the total acreage of land sold, auctioned and allotted to various categories of people in Ghulam Muhammad Barrage area upto 30th June, 1962;

(*b*) the total acreage of land brought under cultivation in the said area during "Kharif" and "Rabi" 1962 alongwith the quantity of produce of each kind ;

(*c*) whether the produce from the cultivated land was lower than the estimated yield during the said period ; the reasons thereof and the quantity by which the production of each kind fell short of this target ;

(*d*) the total amount of land revenue and water rate respectively, charged on cultivated lands in the above-mentioned area during Rabi and Kharif, 1962 separately ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (*a*) The total acreage of land sold, auctioned and allotted to various categories in Ghulam Muhammad Barrage area up to 30th June, 1962 is 11,17,251 acres.

(*b*) The total acreage brought under cultivation out of the above area during Kharif and Rabi 1962 is 111, 805 acres and 118,372 acres respectively. As regards quantity of produce no statistics are maintained.

(*c*) Does not arise.

(*d*) Information is being collected from Colonization Officer, Ghulam Muhammad Barrage.

مسٹر اجون خان جدون- جنرل بجٹ میں کہا گیا ہے کہ ۱۱ لاکھ ۱۷ ہزار اور ۲۵۱ ایکڑ اراضی لوگوں کو دی گئی ہے جس میں سے زیادہ سے زیادہ زمین کاشت کی گئی ہے وہ ایک لاکھ ۱۸ ہزار اور ۳۷۲ ایکڑ ہے تو کیا یہ اسبات کا ثبوت نہیں کہ ۳۰ لاکھ کا منصوبہ ناکام ہو گیا ہے ؟

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - اگر آپ اسکے متعلق fact and figures چاہتے ہیں تو ہمیں آپ سوال دیدیں تو ہم دیکھیں گے کہ منصوبہ کتنے کروڑ کا تھا اور اسکی آمدنی in due course of time کیا ہو گی - بہر حال جو جواب ہو گا وہ عرض کر دیا جائے گا -

---

AGRICULTURAL LAND GRANTED TO THE PERSONNEL OF ARMED FORCES IN FORMER PUNJAB AFTER THE PROMULGATION OF MARTIAL LAW

*2892. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Revenue be pleased to state the total acreage of agricultural land granted to the personnel of the armed forces in former Punjab area after the promulgation of Martial Law alongwith the names and designations of such personnel and the acreage of land granted to each?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف) - مسلح افواج کے ۱۱۰ آدمیوں کو بسلسلہ بہادری سابقہ پنجاب میں مارشل لا کے نفاذ کے بعد ۲,۲۹۷ ایکڑ ۹ کنال ۱۰ مرلہ سرکاری زرعی اراضی بطور عطیہ دی گئی - مزید برآں بارڈر سکیم کے تحت ۵۵۶۲ فوجی سپاہیوں اور افسروں میں ۱۵۲,۱۰۰ ایکڑ اراضی بارڈر ایریا سے پانچ میل اندر الاٹ کی گئی ہے - ہر عطیہ دار کا نام اور عہدہ اور رقبہ کی تفصیل بہم پہنچانا بہت مشکل ہے - کیونکہ اس تمام مواد کا فراہم کرنا ایک طویل اور کٹھن کام ہے جس کا بظاہر زیادہ فائدہ نظر نہیں آتا - اس لئے اگر ممبر صاحب کسی خاص علاقہ - ضلع یا تحصیل کے متعلق دریافت کرنے کے خواہشمند ہوں تو مقامی حکام سے اس بارہ میں اطلاعات موصول کی جا سکتی ہیں - محکمہ یہ اطلاعات بخوشی فراہم کر دیگا -

مسٹر حمزہ - میں نے سب سے پہلے اپنے ضمنی سوال میں یہ عرض کیا تھا کہ میں نے تفصیلات اس لئے حاصل کرنے کی کوشش کی کہ .... (قطع کلامی) -

Mr. Speaker : No speeches on this.

Mr. Hamza : No speech Sir.

مسٹر سپیکر - آپ کیا چاہتے ہیں اور کیا نہیں چاہتے -

مسٹر حمزہ - جناب والا — میں نے ان سے دریافت کیا ہے کہ عہدہ - رقبہ اور اسکی تفاصیل مجھے دیں - ہم نے اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا تھا کہ یہ کن لوگوں کو زمین دے رہے ہیں - اب وزیر متعلقہ تفاصیل بتانے سے انکار کرتے ہیں -

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - بہتر یہ ہوتا - جیسا کہ جواب میں عرض کیا جا چکا ہے کہ جو سوال پوچھا گیا ہے اس پر جتنا

وقت صرف ہو گا ۔ جتنی رقم خرچ ہوگی وہ کسی صورت جواب نہیں مل سکتا ۔ اگر وہ کسی خاص ایریا یا کسی خاص افسر کے متعلق interested ہیں تو ہمیں لکھ کر دے دیں ۔ انشاءُ اللہ ہم کسی قسم کی یہ کوشش نہیں کریں گے کہ ان کے سوال کو screen کر دیں یا جواب دینے میں کوتاہی کریں ۔ وہ نام دے دیں ایک دے دیں دس دے دیں بیس دے دیں ہم جواب منگا لیں گے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا۔ میں کسی خاص افسر کے بارے میں اطلاع حاصل نہیں کرنا چاہتا تھا بلکہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے ''کہ لاکھوں ایکڑ زمین دی گئی ہے ،، وہ غلط دی گئی ہے اور مزارعین اور چھوٹے کاشت کاروں کی حق تلفی کی گئی ہے ۔

Mr. Speaker : No speeches please. I am not going to allow any speech.

مولانا غلام غوث ۔ جناب وزیر صاحب فرماتے ہیں کہ سرحدی حفاظت کیلئے زمین دی گئی ہے تو سرحدی حفاظت کا معنی بھی بتانا چاہئے ؟

وزیر مال ۔ کیا پوچھتے ہیں جناب ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ پوچھتے ہیں کہ سرحدی حفاظت کے معنی کیا ہیں ۔

وزیر مال ۔ مجھے افسوس ہے کہ مولانا غلام غوث صاحب اتنے عالم ہوتے ہوئے مجھ سے سرحدی حفاظت کا معنی پوچھتے ہیں ۔ ان کو معلوم ہے ۔

مولانا غلام غوث ۔ جناب والا ۔ اگر وہ وہاں رہتے نہیں ہیں تو وہ سرحدی حفاظت کیسے کریں ؟

وزیر مال ۔ آپ کسی خاص ایریا کے متعلق پوچھ لیں کہ فلاں فلاں ایریا میں وہ خود رہتے ہیں یا فلاں افسر خود رہتا ہے ہم جواب دے دیں گے ۔

ماسٹر خان گل ۔ جناب سپیکر ۔ اگر ہم کسی سوال کے متعلق پوچھتے ہیں تو کیا یہ مناسب جواب ہے کہ اس پر وقت لگتا ہے ۔ اس پر پیسہ خرچ ہوتا ہے اس لئے اس کا جواب نہیں دیا جا سکتا ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ اگر ان کے خیال میں یہ نا مناسب جواب ہے اور ان کو ناگوار گزرا ہو تو میں افسوس کرتا ہوں لیکن ہمارا یہ مطلب نہیں تھا کہ کسی کے جذبات کو ٹھیس لگے ۔ بعض اوقات جواب دینے میں ہمیں ۵ دن ملتے ہیں یا ایک ہفتہ پہلے سوالات آ جاتے ہیں ۔ ممکن ہے یہ سوال ٹھیک وقت پر آیا ہو ۔ اگر وہ اس بات پر مضر ہیں تو

وہ آ جائیں انشاء اللہ جواب ملے گا ۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم جواب دینا نہیں چاہتے ہیں ۔

CONSTRUCTION OF A BUILDING ON STATE LAND BY CHAUDHRI MUHAMMAD LATIF, VICE-CHAIRMAN, MUNICIPAL CORPORATION, GOJRA.

*2895. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Ch. Muhammad Latif, Vice-Chairman, Municipal Committee, Gojra constructed building on State Land, in square No. 2/42, Chak No. 365/J. B. Tehsil Toba Tek Singh, District Lyallpur;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the said land has been transferred to the said person ; if so, at what rate ;

(*c*) in case the land has not been transferred to the said person the action Government has taken or intend to take against the persons responsible for the construction of the building including officials who connived at the matter ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) (*a*) Yes.

(*b*) No.

(*c*) The matter is under active consideration of Government.

مسٹر حمزہ — جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ The matter is under active consideration of Government تو یہ consideration کتنے عرصے تک رہے گی ۔ مہربانی کرکے بتائیں گے ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — یہ active consideration اگر آپ کوئی ڈکشنری معنی مجھے بتا دیں تو میں ڈکشنری دیکھوں کہ کیا time-limit ہوتا ہے ۔ یہ تو ایک آدمی کی common sense پر چھوڑ دیا جاتا ہے ۔ جہاں تک ہمارے correspondence کے متعلق آپ اگر پوچھتے ہیں تو میں بتا دوں گا کہ ہم نے correspondence کب شروع کی ۔ کیا کیا جوابات آ گئے ہیں ۔ کس تاریخ کو آئے ہیں ۔ آپ کی تسلی ہو جائے گی نہ کہ ہم اس پر غور کر رہے ہیں active consideration کے معنی اگر ڈکشنری میں دیکھنا چاہیں خوشی سے دیکھیں ۔ ہمارے پاس اس کا کوئی علاج نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ— جناب والا ۔ ڈکشنری میں اسکے معنی مختلف ہیں ۔ گورنمنٹ کی ڈکشنری میں جیسا کہ اسکے سابقہ ریکارڈ سے ظاہر ہے جو معنی ہیں وہ اسکے بالکل متضاد ہیں ۔

CONSOLIDATION OF HOLDINGS IN CHAK NO. 296/J. B., TEHSIL TOBA TEK SINGH, DISTRICT LYALLPUR

2899. Mr. Hamza : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) the date on which the consolidation of holdings was started in Chak No. 296-J.B., Tehsil Toba Tek Singh, District Lyallpur ;

(*b*) whether the work of consolidation of holdings has been completed in the said Chak if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary : (Mian Muhammad Sharif): (*a*) 20th July, 1961.

(*b*) Not yet, The work of redistribution of holdings for purposes of consolidation was in the process of finalization when Government issued instructions in June, 1962, that the land allotted to refugees in lieu of their mortgagee rights should be consolidated along with their proprietory area. The consolidation work was thus restrated.

Actual area covered by mortagee rights in the village is 61 acres 7 Kanals and 11 Marlas out of total area of 1,341 acres including 444 acres state land and 63 acres owned by local owners. The preliminary proposal is now complete and the scheme of this Chak is expected to be finalized in June, 1963.

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر ۔ جو اعداد و شمار اور تاریخ ہمارے سامنے پیش کی گئی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس گاؤں میں اشتمال کا کام شروع ہوئے دو سال کا عرصہ گذر چکا ہے ۔ اب آپ اندازہ لگائیے کہ ہمارے وزیر مال صاحب دعویٰ کرتے رہے ہیں کہ اشتمال کا کام جلد ہو رہا ہے ۔ لیکن اسکی زندہ مثال سے صاف ظاہر ہے کہ دو سال کے عرصہ میں انہوں نے اشتمال کے عملہ کو موقع دیا ہے کہ وہ گاؤں والوں کا خون چوسیں ۔

Mr. Speaker : No speech is allowed.

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر ۔ جس تاریخ سے اس گاؤں میں اشتمال اراضیات کا کام شروع ہوا ہے بقول پارلیمنٹری سیکرٹری وہ تاریخ ۲۰ جولائی ۱۹۶۱ء ہے ۔ یہ درست ہے کہ آپ کی طرف سے مرتہنان کا رقبہ اکٹھا کرنے کے آرڈر دیئے گئے ہیں کیا صرف اتنی چھوٹی سی وجہ کا سہارا لیکر دو سال تک زمین کی اشتمال لٹکائی گئی ہے ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) یہ ایسا سوال ہے جس کا جواب نہ میں دے سکتا ہوں نہ دینا چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Now, the Question Hour is over.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

Land given on lease to the Defence Department in Naushehra Tehsil

***2914. Mr. Nasrullah Khan Khattak** : Will the Minister of Revenue, please refer to the answer to my Starred Question No. 1686 given on the floor of the House on 12th March 1963, and to state :—

(*a*) reasons for difference in the acreage of the leased land as given in the answer and the total of acreage of different kinds of land as shown in the brief for supplementary questions attached to the answer ;

(*b*) whether it is a fact that the land-owners concerned have not been paid annual rent at the rates shown in the brief; if so, reasons thereof ;

(c) whether it is also a fact that consent of the said land owners is not asked for at the time of the renewal of the lease ; if so, reasons thereof ;

(d) the market price of wheat per maund, during the year 1943, when the rate of lease money was fixed ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): Information is being collected and will be communicated when ready.

COMPLAINT AGAINST NAIB-TEHSILDAR (REVENUE), TOBA TEK SINGH.

*2925. **Mr. Hamza :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that on 28th January 1963, one Fateh Muhammad of Chak No. 705 G. B. Tehsil-Toba Tek Singh, District Lyallpur made a written complaint against Naib-Tehsildar (Revenue) Toba Tek Singh to Sub-Divisional Officer, Toba Tek Singh, regarding the removal of a part of the record of Tanazaekasht case (Dispute regarding the cultivation of land) of his land in square No. 57, Chak No. 705/G. B., Toba Tek Singh ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative the action taken on the complaint;

(c) if answer to (b) above be in the negative, reasons thereof ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (a) The allegation in question was not made by Fateh Muhammad in the original complaint submitted by him to Sub-Divisional Officer, Toba Tek Singh on the 28th January, 1963. It was, however, made by him in his written statement before the Sub-Divisional Officer, on the 19th February, 1963, in that connection.

(b) The enquiry in regard to the complaint mentioned against (a) above was held in abeyance as Fateh Muhammad had made a written request for sending the relevant files to the Commissioner before whom an appeal had been filed against the orders of the Sub-Divisional Officer on the mutation case. The matter is thus subjudice.

(c) Does not arise.

NUMBER OF SALES OF LAND REGISTERED AT SHAHADPUR

*2936. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi:** Will the Minister of Revenue, be pleased to state:—

(a) the number of sales of land registered at Shahadpur from 1st January to 30th April, 1963 ;

(b) the area of land involved in these transactions;

(c) the number of sale deeds executed by claimant allottees of evacuee lands;

(d) whether it is a fact that most of the said transfers were made in favour of persons who did not belong to former Sind ;

(e) whether Government are aware of the fact that local Haris, who have been cultivating the said lands for years are being ejected ;

(f) whether Government propose to protect the rights of the said Haris; if so, in what manner ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): The information is being collected and will be communcated when receved from D. C. Sanghar who has been reminded telegraphically.

STATE LAND LYING BARREN IN TEHSIL FORT ABBAS OF DISTRICT BAHAWALNAGAR

*2946. **Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the total area of State land lying barren in Tehsil Fort Abbas of District Bahawalnagar ;

(*b*) whether Government intent to colonize the land mentioned in (*a*) above; if so, whether any scheme has been chalked out for the purpose ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, the details thereof ?

Minister of Revenue; (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Total area of state land lying barren in Tehsil Fort Abbas is 1,34,861 acres.

(*b*) Yes Government intend to colonize this land provided canal water is available.

(*c*) Out of the total area an area of 81,716 acres are Ghairmumkin and not fit for cultivation and the rest is cultivable. Out of this a scheme for allotment of 5,000 acres of land to Tribesmen has already been sanctioned. For the rest no schemes are in hand at present as canal water-supply is not available.

ACQUISITION OF LAND IN VILLAGE KHATAK TEHSIL NOWSHERA FOR THE CONSTRUCTION OF "SARHAD COLONY TEXTILE MILLS."

*2980. **Mr. Nasrullah Khan Khattak :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a vast area of land in village Khatak tehsil Nowshera, District Peshawar was acquired for the construction of "Sarhad Colony Textile Mills";

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the year in which the land was acquired;

(*c*) whether it is a fact that no compensation has so far, been paid to the owners of the land ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, reasons for the delay in payment and the time by which payment is expected to be made ?

Minister of Revenue: (Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) 741 kanals and 18 marlas were acquired for this purpose.

(*b*) 1953.

(*c*) Yes.

(*d*) The Land Acquisition Collector announced the award amounting to Rs. 7,66,896 on 31st October, 1953. The company went in a writ to the High Court for quashing it and the Court has declared it as null and void. The land acquisition Collector has been directed to prepare the award afresh keeping in view the decision of the Court.

ACQUISITION OF LAND IN VILLAGE KHATAK TEHSIL NOWSHERA FOR THE CONSTRUCTION OF 'VEGETABLE GHEE FACTORY'

*2981. **Mr. Nasrullah Khan Khattak :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) Whether it is a fact that a vast area of land in village Khatak tehsil Nowshera, District Peshawar was acquired by Government for the construction of a 'Vegetable Ghee Factory ';

(*b*) If answer to (*a*) above be in the affirmative, the price of the land per kanal fixed by Government;

(c) Whether it is a fact that the owners of the said land are being paid compensation at a rate lower than the fixed rate ;

(d) Whether it is a fact that the said land-owners have made several representations to the Commissioner, Peshawar Division, in this respect ; if so action taken thereon ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (a) An area of 20 acres 2 kanals and 1 marla was acquired in October, 1960.

(b) (i) Barani. Rs. 122.11 per kanal.

(ii) Banjar Qadim. Rs. 125.00 per kanal.

The price was determined by the Land Acquisition Collector and not Government.

(c) No.

(d) Only one application from Shamroz Khan was received by the Commissioner. It was sent to Deputy Commissioner on 12th April, 1963 Allegations made by the petitioner are being inquired into.

GRANT OF "BUSTA BARDAR" ALLOWANCE TO PATWARIS OF FORMER N.W. F. P.

***2982. M. Nasrullah Khan Khattak :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Patwaris of the former Punjab area are paid "Busta Bardar" allowances; if so, whether the Patwaris of the former N.W. F. P. area are also entitled to the said allowance; if not, reasons there for ;

(b) whether it is a fact that the work of maintaining the "Jamabandi" has been entrusted to the Union Councils, if so, reasons therefor;

(c) whether it is a fact that 'Aks Shajra Kishtwar' is supplied to the Patwaris of the Irrigation Department; if so, the reasons for not supplying the same to the Patwaris of the Revenue Department ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (a) Yes. The question of paying the same allowance to Patwaris of former N.-W. F. P. and Bahawalpur is under examination.

(b No. however, a copy of Jamabandi known as parat Zamindar prepared by the Revenue Staff is placed with the Union Councils for the benefit of public who can see it and make copies of relevant entries free of cost.

(c) Aks Shajra Kishtwar is supplied to the Irrigation Department after a settlement of the district. It is prepared by the Revenue Patwaris and there is no question of supplying it to them.

DAMAGE CAUSED BY MAHLO PEST TO CROPS IN SANGHAR, HYDERABAD THARPARKAR DISTRICTS

3034. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that damage to the extent of 80 % has been done to Turio and Sarah (Oil Seeds) Crops in the Districts of Sanghar, Hyderabad and Tharparkar by Mahlo' pest; if so, whether any precautionary measures had been taken by the Agriculture Department to prevent the damage ;

(b) whether Government have granted any remission to the land owners of the affected area ; if not, reasons thereof ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (a) Considerble damage was caused to oil seeds crop in the districts of Sanghar, Hyderabad, Tharparkar by Mahlo Pest. To prevent the damage, the Agriculture

Department tried its best, during the season, to spray the crop wherever possible.

(*b*) Matter is reported to be under consideration in the Revenue Department.

ALLOTMENT OF LAND IN GUDDU BARRAGE AREA

*3035.. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** ; Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some persons got lands alloted in the Guddu Barrage area on the basis of false domicile certificates;

(*b*) whether it is a fact that the Chairman, Agricultural Development Corporation, ordered on inquiry into the matter ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, (*i*) the name of the Inquiry Officer ; (*ii*) the result of the inquiry, and (*iii*) the action Government intend to take against the said persons ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) No person got land on basis of false domicile certificate.

(*b*) No.

(*c*) The question does not arise.

GOVERNMENT LAND IN THAL AREA

*3037. **Mr.Muhammad Hanif Siddiqi:** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the total acreage of Government land situated in Thal area ;

(*b*) out of the total area of land mentioned in (*a*) above—

(*i*) the acreage of land disposed of along with the names of places to which the purchasers or allottees belong ;

(*ii*) the area of land still to be disposed of;

(*iii*) whether any lands have been reserved in the area, if so, for whom;

(*iv*) the acreage of land given to Army personnel;

(*v*) the area of land given to Civil Officers ; and

(*vi*) the acreage of land allotted to the people of Tribal areas and the former Sind area, respectively ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) 3,71,000 acres of state land within Irrigation Boundary and 2,26,236 acres of land outside irrigation limits has been transferred to Thal Development Authority for management.

(*b*) (*i*) 3,32,636 acres of state land within irrigation boundary and 97,175 acres of State land outside irrigation boundary has so far been allotted.

(*ii*) It is difficult to find from record who were the auction purchasers and allottees and from what districts as the officer record is packed for transhipment to Bhakkar. 38,364 acres of State land is vacant within irrigation boundary out of which 14,175 acres is allotable and the remaining area is useless being infested with high sand dues.

(*iii*) No land has so far been reserved for any one.

(*iv*) 55,605 acres of state land has been allotted to Army, Air and Naval Forces in Thal forming 43 chaks.

(*v*) No land has been allotted to civil officers in thier capacity as civil servants. It is not possible to trace out such persons from the files and Fard

Taqsims of each and every chak at present as the record of Colonization Officer Thal is on transit to Bhakkar due to the shifiting of his office. However the information about the Tube-well Lots allotted to Government servants in Rakh Daggranwali is available and is placed on the table. The total No. of lots allotted is 69 comprising an area of 10,350 acres.

(*vi*) 10,000 acres of land has been allotted to Tribesmen in Thal. No land has been allocated to farmers of Sind Area.

IMPOSITION OF DEVELOPMENT TAX IN THAL AREA

***3041. Chaudhri Abdur Rahim :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a Development Tax at the rate of Rs. 65 per acre has been imposed on the lands situated in inner blocks of the Thal area irrespective of the nature of the land ;

(*b*) whether it is a fact that facilities in the field of education, communication, health, etc., have not so far been extended to the Thal area ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) be in the affirmative, whether the Government is prepared to exempt the Thal area from the payment of the said development tax;

(*d*) whether it is a fact that the Thal area though not yet colonised, has been overtaken by the menace of waterlogging and salinity; if so, whether any arrangement for installing tubewells is being made there ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) The Development tax was levied at the rate of Rs. 65 per acre on the lands regranted to local proprietors as returnable area after acquisition for improvement. This tax was raised from Rs. 65 to Rs. 112 per acre on 31st December 1959, However, this tax is levied only on those lands which are developed and levelled by the Agricultural Machinery Orgnization of Thal Development Authority.

(*b*) No. The Thal Development Authority has opened 133 Schools, 33 Hospitals and Dispensaries, constructed 1854 miles of road in Thal and also constructed 121,244 acres length of water courses.

(*c*) Since Development Tax is being levied on lands actually improved by the Thal Development authority and the facilities have been extended in the Thal by the Thal Development Authority , no question of exemption of Thal area from the payment of the said tax arises.

(*d*) It is correct that some lands namely Harnoli area in Mianwali Tehsil and area betweenBhagal Distributary and Hiran Minor in Leiah Tahsil have been affected by water logging and salinity, two tubewells of big size have been installed in Harnoli area under anti waterlogging drive. A proposal of a pilot plan for reclamation of the area between Bhagal Distributary and Hiran Minor is almost, ready for execution. Superintending Engineer, Mianwali has also taken up the matter in hand and has forwarded a proposal of a scheme for reclaiming the Hornoli area.

LAND REVENUE COLLECTED FROM THE UNIRRIGATED AREAS OF D. I. KHAN DISTRICT

***3051. Mr. Muhammad Akbar Khan :** Will the Minister of Revenue be pleased to state the amount of land revenue collected from the unirrigated areas of D. I. Khan District during 1900 and 1962 separately and in case there is any decrease in the land revenue; reasons thereof along with the remedial measures taken in this behalf?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : The required information is as under :—

1900	..	..	.. 1,30,295
1962	..	..	.. 2,23,697

There is no decrease.

STATES LAND IN ILAQA QURASH (QANUNGOI RASAFA)

***3057. Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that certain areas of State lands in Ilaqa Qurash (Qanungoi Rasafa) of Tehsil Fort Abbas. District Bahawalnagar, which are commanded by Rajbah 2 L., an off shoot of Hakrah canal at Bunglow Qurash were allotted to petty settlers and tenants during 1958 under land colonization schemes;

(*b*) whether it is also a fact that the remaining State lands, situated at the tail of the Rajbah in Chak Nos. 290/2L., 291/2L., 292/2L, have not been disposed of so far in spite of the fact that the said lands are cultivable and the arrangement for their irrigation can be made easily ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to allot the remaining State lands mentioned in (*b*) above to those small settlers and tenants under grow more food scheme, who have been doing cultivation in this Desert area of Cholistan ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) A scheme of 5,000 acres situated in 12 chaks including 290/2L to 292/2L for settlement of tribesmen was sanctioned which is now under the consideration of the Board of Revenue. If Tribesmen refuse to get allotment of this land, there is an other schemes under consideration for allotment to *Ex*-Military persons of Bahawalpur, Cholistan and Od Community. In this connection a reference has been made to the Commissioner Peshawar Division to release this area to enable the Board of Revenue to include it in other scheme. The report of the Commissioner, Peshawar Division has not so far been received.

(*c*) In view of the reply to (*b*) above the question does not arise.

REVENUE ESTATE PURANA WAHLA IN NAROWAL TEHSIL

***3084. Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) total land area of the Revenue Estate Purana Wahla village in Narowal tehsil, Sialkot district ;

(*b*) area of land under actual cultivation in the said village year-wise since 1947 ;

(*c*) area of land in the said village rendered uncultivable by the floods of Ravi, year-wise since 1947 ;

(*d*) amount of land revenue assessed and realised from the said village in 1947 and 1962 separately ;

(*e*) the distance of the said village from the Indian Border ;

(*f*) the general state of law and other order of the village as reported in the Narowal Police Station ;

(*g*) the steps Government contemplate taking to better the lot of the residents of the said Village ;

(*h*) the appraisement of crops of the said village year-wise since 1947;

(*i*) the population of the said village in 1947 and 1962 ;

(*j*) the amont of flood relief afforded by the Government to the said village ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : It is regretted that the reply is not yet ready. The required information is being collected and will be communicated when available.

AUCTION OF FOREST LANDS IN LAHORE DISTRICT

***3098. Sardar Khalid Omer :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Revenue Department auctioned forest lands in Lahore District in December, 1962, if so, whether possession of the lands has been given to the highest bidder, if not, reasons therefor;

(*b*) the approximate time by which final decision in respect of these lands will be taken ?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) : (الف) اور (ب) جی ھاں۔

جو زمینیں محکمہ جنگلات سے واپس کی گئیں وہ نیلام عام میں دسمبر ۱۹۶۲ء میں فروخت کر دیگئیں تھیں۔ بعد میں محکمہ جنگلات کے سابق پٹہ داروں کو ان کی آباد کردہ اراضی کا نصف خریدنے کا حق دیا گیا۔ ان پٹہ والی زمینوں کی فروخت ابھی تک پایئہ تکمیل کو نہیں پنہچی۔ جونہی اس رقبہ کے ۵۰ فیصد کی فروخت کا فیصلہ ہو جائیگا۔ تو بقایا ۵۰ فیصدی رقبہ نیلام عام میں دوبارہ فروخت کر دیا جائیگا۔ یہ امید کی جاتی ھے۔ کہ یہ رقبہ اکتوبر ۱۹۶۳ء میں ہونے والی نیلامی میں رکھ دیا جائیگا۔

متذکرہ بالا رقبہ کے علاوہ باقی رقبہ جات کی فروخت کی منظوری ان لوگوں کے حق میں مستحکم کر دیگئی ھے۔ جنھوں نے گورنمنٹ کی مقرر کردہ قیمتوں سے زیادہ بولی دی تھی اور ان لوگوں کو خریف ۱۹۶۳ء سے قبضہ زمین دیا جا رہا ھے۔

AUCTION OF STATE LANDS IN THE PROVINCE

***3119. Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government have auctioned state lands in different Districts of the Province during the months of December, 1962 and January, 1963 ;

(*b*) whether it is a fact that in the Districts of Sheikhupura, Montgomery, Lyallpur, Sialkot, Multan, Rahimyarkhan and Bahawalpur 1/4th of bid money in respect of the said land was realized in advance and the remaining 3/4th is to be paid within four years after the confirmation of the auction by the Revenue Department;

(*c*) whether it is also a fact that in Tehsil's Chistian and Fort Abbas 1/4th of the auction money has been realized in advance and instructions have

been issued to the effect that the remaining amount should be paid by the purchasers of the lands in lump sum after the confirmation of the auction by the said department ;

(*d*) if answer to (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, the reasons therefor, and whether Government intend to remove this disparity?

Minister of Revenue; (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) For recovering the remaining price, the Deputy Commsissioner had erroneously issued instructions which govern restricted sales. This mistake was discovered at the time of confirmation of sales and instructions have been issued to recover the price in four equal instalments i. e., the balance will be recovered in three equal annual instalments.

TOTAL ACREAGE OF LAND AUCTION IN GUDDU BARRAGE AREA

***3120. Khan Ahmad Khan :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the total acreage of land auctioned in Guddu Barrage area ;

(*b*) the average sale price of the land in Guddu Barrage area per acre ;

(*c*) the number of purchasers of the land in the said area and the number amongst them who belong to rural areas ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) the total acreage of land auctioned in Guddu Barrage is 13,218 acres on the left bank and 12,804 acres on the right bank.

(*b*) the average sale price of the land on the left bank is Rs. 940 and on the right bank Rs. 514 per acre.

(*c*) the number of purchasers is 145 on the left bank and 139 on the right bank. The number of purchasers from rural areas cannot be distinguished.

LAND GIVEN TO 129 FAMILIES OF SANGHAR DISTRICT IN GHULAM MUHAMMAD BARRAGE

***3151. Mr. Muhammad Khan Junejo** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that 129 families of Sanghar District were given land in Deh Phuttoon and Dhandho, Taluka Tando Muhammad Khan in Ghulam Muhammad Barrage ;

(*b*) whether it is a fact that as the said land is Water-logged the local officers recommended to the Board of Revenue, that the said families be given some other land ;

(*b*) whether it is a fact that the recommendation of the local officers was accepted by the Board of Revenue, if so, (*i*) the date of orders passed by the Board of Revenue in this behalf; (*ii*) whether any land as per orders of the Board of Revenue has been given to the said families; if not, when will the said families be settled ;

(*d*) whether it is a fact that Bengali families settled in Sind have been given new lands in exchange for old ones given to them in Ghulam Muhammad Barrage; if so, (*i*) total area allowed to them in exchange, (*ii*) the number of the families ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes. Orders were passed by the Board of Revenue on 19th February, 1963 under No. 378 /63/544-45-GMB. I, dated the 19th February, 1963. (*ii*) The said families have been offered land in Ahmad Rajo area of Taluka Jati near Golarachi where compact blocks are available to accommodate such a big unit of 129 families but no acceptance has so far been received.

(*d*) Yes. 236 Bangali families have been granted exchange of 5,664 acres of land in Ghulam Muhammad Barrage area as under :—

No. of families	*Area granted*	*Name of Deh.*
43	1,032 acres	Kadhan.
63	1,512 ,,	Singari.
126	3,024 ,,	Sanghar.
4	96 ,,	Wagho Daho.

DISTRIBUTION OF LAND IN THAL

***3174. Chaudhri Sai Muhammad :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the areas of land in Thal earmarked for those cultivators from Gujrat District whose previous holdings were effected by waterlogging or eroded by river action along with the area out of it reserved or cultivators from Phalia tehsil ;

(*b*) whether any committee was constituted in the above said tehsil for distribution of such alternative lands among the applicants from the tehsil;

(*c*) If answer to (*b*) above be in the affirmative, whether any M. P. A. from the said tehsil was included in the committee; if not, reasons therefor and whether Government intend to include M. P. As. of the Tehsil in the said Committee in future ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : The entire scheme is under consideration of Government.

DELEGATION OF POWERS FOR MAKING RECRUITMENTS FOR THE POSTS OF NAIB-TEHSILDARS TO DIVISIONAL COMMISSIONERS

***3225. Mr. Abdur Raziq Khan :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the powers of making recruitments for the posts of Naib-tehsildars have been delegated to the Divisional Commissioners ;

(*b*) whether it is also a fact that no district-wise quota for the above recruitment has so far been fixed; if so, reasons therefor?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Yes. According to Rule 4 (*a*) of the West Pakistan Tahsildari and Naib-Tahsildari Service Rules, 1962, the Commissioners of Divisions are the competent authority to make recruitment to fill up the posts of Naib-Tahsildars.

(*b*) Yes. The service being a divisional cadre, the fixation of district-wise quota is not required.

TOBACCO CROP

*3226. **Mr. Abdur Raziq Khan :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether is it a fact that the tobacco crop in Fordher Muni Changan Ilaqa Razar Jalbai, Zakria and Lahore was damaged to some extent due to hail-storms during the month of May, 1963;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to advance taccavi loans to the affected agriculturists as well as to grant remission of land revenue and water rate?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) : یہ اطلاع ابھی جمع کی جا رہی ہے جب دستیاب ہو گئی تو آپ کو مطلع کر دیا جائے گا۔

LAND ALLOTTED UNDER TUBE-WELL SCHEME BY THAL DEVELOPMENT AUTHORITY

*3249. **Mr. Muhammad Hamid Ullah Khan:** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the area of land alloted in the Thal area of Mianwali District under the Tube-well Scheme introduced by the Thal Development Authority, the names of places to which the said allottees belong and the number of tube-wells installed by them ;

(*b*) whether it is a fact that although some of the said allottees have contrary to the condition of allotment, failed to instal tube-wells yet their allotments have not been cancelled and instead canal water is being made available to them; if so, reasons therefor;

(*c*) the area of State land reserved for the residents of Mianwali District under the tube-well or any other settlement scheme?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) 8,43,850 acres of land stands allotted under tube-well scheme in Mian-wali District. These lands have been alloted to person from all over Former Punjab and it is not possible to trace the names of places to which they belong because the office has been closed and record packed on transit to Bhakkar.

(*b*) Canal water has been made available in Rakh Daggaranwali only, by excavation of Shahid Minor. This minor was excavaded in 1956. It was decided not to distrub the lessees but market price of irrigated land was to be charged from them.

Allotment of all those who did not do any work were cancelled.

(*c*) No specific area has been reserved for residents of Mianwali District or any other District under the tube-well scheme.

SALE OF LANDS IN MIANWALI DISTRICT UNDER SETTLEMENT SCHEME

*3252. **Mr. Hamid Ullah Khan:** Will the Minister for Revenue, be pleased to state :—

(*a*) whether any part of the income derived through the sale of lands in Mianwali District under the settlement scheme is spent for the welfare of t people of the District ;

(*b*) if answer to (*a*) be in the negative, reasons therefor;

(*c*) whether it is also a fact that it has been decided to spent a part of the amount realized by the sale of land in the former Sind area on the welfare of the people of that area; if so, the reasons for not following suit in the case of Mianwali District?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) No.

(*b*) Spending of any amount on the welfare of the general residents of any district is not the function of this organization.

(*c*) No such decision was ever made.

ENHANCEMENT OF PANJOTRA

*3279. **Chaudhri Sai Muhammad** : Will the Minister of Revenue please refer to answer to my starred question No. 1451 given on the floor of the House on 12th March 1963, and state the action so far taken by the Government for increasing the amount of Panjotra?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : The case has been examined and is being brought before the Council of Ministers for decision.

LAND CONSOLIDATION IN PESHAWAR DISTRICT

*3309. **Major Abdul Majid Khan :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the date on which land consolidation was started in Peshawar District ;

(*b*) the area in acreage where consolidation has been completed in this District;

(*c*) the target date by which the consolidation work in the entire area is likely to be completed;

(*d*) the monthly expenditure incurred on the staff engaged for the purpose?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) 1st September 1960.

(*b*) 36,178 acres.

(*c*) Due to peculiar local to pography of land as a result of which owners are generally offering opposition to the consolidation scheme in the Peshawar Region, it has been decided recently to take up consolidation work in those villages only where it is actually required and 51% of the owners owning not les s than 51% of holdings generally desire consolidation or where the Deputy Commissioner feels that the Consolidation is in the interest of the majority of the land owners, in which case he will recommend to the Commissioner for the initiation of the Consolidation work in a village even if 51% of the owners do not agree.

(*d*) Rs. 21,407·00.

ALLOTMENT OF LAND TO PEOPLE OF PESHAWAR DIVISION IN BARRAGE AREAS

*3310. **Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the primary means of livlihood of the people of Peshawar Division is agriculture ;

(*b*) whether it is a fact that the present holdings have been reduced to ½ acre per head due to fragmentation of land ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to allot lands to the people of the said Division in some Barrage area?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) (*b*) Information is being collected from the local officers.

(*c*) Government have already made allocation for each district of Peshawar Division under various categories as shown in the statement appended herewith.

APPENDIX A

STATEMENT SHOWING THE CATEGORY-WISE ALLOTMENT OF LAND IN G. M. BARRAGE AMONG VARIOUS DISTRICTS OF NORTHERN AREAS OF WEST PAKISTAN.

Division and District	Sem & Thur Sufferers	Hill areas	Barani areas	Over populated areas	Middle class grants	Total
	PESHAWAR DIVISION					
1. Peshawar ..	..	..	..	4,000	4,000	8,000
2. Hazara ..	..	6,000	..	..	..	6,000
3. Kohat ..	..	..	5,000	..	..	5,000
Total ..	..	..	..	..	..	19,000

APPENDIX A

STATEMENT SHOWING CATEGORY-WISE ALLOCATION OF LAND IN GHULAM MUHAMMAD BARRAGE AMONG VARIOUS DISTRICTS OF NORTHERN AREAS OF WEST PAKISTAN.

Division and District	Sem & Thur sufferers	Hill areas	Barani areas	Over populated areas	Middle class grants	Total
		PESHAWAR DIVISION				
1. Peshawar Division ..	..	..	..	4,000	4,000	8,000
2. Hazara ..	..	6,000	..	..	..	6,000
3. Kohat ..	..	..	5,000	..	..	5,000
		DERA ISMAIL KHAN DIVISION				
Dera Ismail Khan ..	6,000	..	..	..	..	..
	..	..	5,000	..	4,000	15,000
		RAWALPINDI DIVISION				
1. Rawalpindi ..	6,000	7,500	..	..	4,000	17,500
2. Jhelum ..	..	6,000	3,000	..	..	9,000
3. Gujrat ..	6,000	..	..	..	..	6,000
4. Campbellpur ..	..	..	5,000	..	..	5,000
Lahore Division		LAHORE DIVISION				
1. Lahore ..	5,500	..	..	4,000	4,000	13,500
2. Sheikhupura ..	9,000	..	..	..	..	9,000
3. Gujranwala ..	9,000	..	..	4,000	4,000	17,000
4. Sialkot ..	..	..	..	4,000	..	4,000
		SARGODHA DIVISION				
1. Sargodha ..	..	..	3,000	..	..	3,000
2. Lyallpur ..	6,000	..	..	4,000	..	10,000
3. Mianwali ..	..	..	3,000	..	..	3,000
4. Jhang ..	..	..	..	..	4,000	4,000
		BAHAWALPUR DIVISION				
1. Rahimyar Khan ..	6,000	..	..	..	..	6,000
Total ..	53,500	19,500	24,000	20,000	24,000	1,41,000

Area of 6,000 allocated for Sem and Thur sufferers is for the whole of the Dera Ismail Khan Division.

Area of 6,000 acres allocated for Sem and Thur sufferers is for Rawalpindi Division excluding Gujrat District.

PROTECTION AGAINST FLOODS TO VILLAGES OF JASSAR, PURANA WAHLA, ALIABAD, ETC.

*3345 **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) the steps being taken to protect the villages of Jassar, Purana Wahla, Aliabad, etc., against the recurring flood havoc by River Ravi and the Basantar Stream in Sialkot District ;

(*b*) the acreage of land rendered uncultivable by the said streams since 1947 in the Narowal and Shakargarh Tehsils ;

(*c*) the relief afforded to the villages thus affected since 1947 ;

(*d*) the acreage of land granted in lieu of the land lost by the cultivators due to ravages of the said streams in the Narowal and Shakargarh Tehsils ;

(*e*) whether Government intend to afford any compensation for the loss of land due to the flood havoc in the said two tehsils ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (a) These villages lie in the riverain tract, in the vicinity of Basantar nullah and the Ravi. The Irrigation Department hold that it is not possible to protect every village in the vicinity of the river, as it is likely to produce the flood plain, which may not be available.

(*b*) *Narowal*—5,277 acres.

Shakargarh—17,810 acres.

(*c*) Record pertaining to the period prior to 1955 is not available. Relief afforded from 1955 to 1962 is as follows:—

Narowal—Gratuitous relief Rs. 1,80,269.

Shakargarh—Gratuitous relief Rs. 2,98,134.

Taccavi Loans Rs. 3,62,390.

Wheat distributed 920 maunds

Maize distributed 160 bags

(*d*) Nil

(*e*) No.

CONSOLIDATION OF LAND HOLDINGS WORK IN TEHSIL NAROWAL

*3347. **Chaudhri Muhammad Ibrahim :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) the names of villages in Tehsils Narowal where consolidation of land holdings work (*i*) is being carried out , (*ii*) has been finalised, (*iii*) proposed to be started together with the area of land involved in each case ;

(*b*) the strength of the staff employed in the said tehsil cadre-wise ;

(*c*) the monthly emoluments being paid to the said staff ;

(*d*) the amount of consolidation charges, per acre, being realised from the land owners ;

(*e*) the number of appeals preferred to higher authorities against the proposed partition of land in villages referred to in (*a*) above and the number of those amongst them which were decided during 1962 and of those which are pending ;

(*f*) the time by which the scheme referred to in (*a*) (*i*) and (*ii*) above will be completed;

(*g*) number of complaints of corruption made during 1962 against the staff engaged in consolidation work in the province together with the number of cases in which the officials complained against were covicted and acquitted separately ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (a) (*i*) and (*ii*) The requisite information is laid on the table.

(*iii*) The names of villages with area proposed to be started cannot be reported at the moment as the consolidation work in the border belt is taken up only in those villages which recommended by Border Allotment Committee.

(*b, c, d* and *e*) The requisite information is laid on the table.

(*f*) In view of the reply embodied in (*a*) (*i*) and(*iii*) the question does not arise.

(*g*) (*i*) The exact number of complaints against the Consolidation staff throughout the province is not available but 1595 complaints were received at Headquarters, and suitable action was taken thereon.

(*ii*) Disciplinary action was taken against six Assistant Consolidation Officers, eight Kanungos and seventy-three Patwaris.

STATEMENT (*a*) (*i*) & (*ii*)

STATEMENT SHOWING THE NAMES OF VILLAGES IN NAROWAL TEHSIL WHERE CONSOLIDATION WORK IS BEING CARRIED OUT AND DATE OF COMPLETION OF OPERATIONS

	Name of villages		*Area in acres*	*Approximate date by which the scheme of village will be completed*
1.	Addoko Kalan	..	538	1st March 1964.
2.	Narowal	..	2,385	3rd December 1964.
3.	Giaspur	..	524	31st March 1964.
4.	Jamman	..	469	31st December 1963.
5.	Mahar	..	860	30th June 1963.
6.	Kharl	..	367	31st December 1963.
7.	Mangian	..	607	31st December 1963.
8.	Buddan	..	351	31st March 1964.
9.	Bakar	..	462	31st December 1963.
10.	Kalu Padda	..	485	30th June 1964.
11.	Doaba	..	366	31st December 1963.
12.	Matteke	..	479	30th March 1964
13.	Kotli Nawanian	..	540	30th June 1964.
14.	Garoowal	..	396	30th December 1963.
15.	Ch. Chana	..	895	30th September 1964.
16.	Mangli	..	285	31st December 1963.
	Total	..	9,999	

STATEMENT OF VILLAGES IN NAROWAL TEHSIL WHERE THE CONSOLIDATION WORK HAS BEEN COMPLETED

Name of Village		*Area in Acres*
1. Chak Sarai	..	37
2. Kot Saulakhan	..	149
3. Addoko Khurd	..	407
4. Sangira	..	204
5. Doghar Hindu	..	300
6. Sharifpur	..	337
7. Kala Qadir	..	203
8. Dallopur	..	293
9. Dhullam	..	202
10. Raib	..	275
11. Tajpura	..	320
12. Phasipur	..	400
13. Naglo Jamshaid	..	592
14. Khosar	..	330
15. Thanwad	..	297
16. Poong	..	791
17. Pandori	..	246
18. Yattepur	..	199
19 Mughahid	..	198
20. Kalas Yoraya	..	518
21. Jajan Wala	..	596
22. Sandarana		295
23. Chloalil	..	201
24. Behblawali	..	226
Total	..	7,725
Grand Total	..	7,725

STATEMENT SHOWING CONSOLIDATION STAFF, THEIR MONTHLY EMOLUMENTS CONSOLIDATION CHARGED AND NUMBER OF APPEALS INSTITUTED

(b)

Consolidation Officer	*Assistant Consolidation Officer*	*Kanungo*	*Patwaris*	*Patwaris Moharrir*	*Peon*	*Process Servers*
1 (Part time)	1	2	20	20	1	1

(c)

		Total monthly emoluments
		Rs.
1.	Part time Consolidation Officer along with allied staff	121·00
1.	Assistant Consolidation Officer ..	253·00
4.	Kanungos ..	629·00
20.	Patwaris ..	2,400·00
1.	Pawari Muharrir ..	94·00
1.	Peon ..	68·00
4.	Process server ..	276·00
	Total ..	5,841·00

(d)

		Rs.	
One Cultivated area	..	5·00	per acre.
One uncultivated area	..	1·00	per acre.

(e)

No. of appeals instituted	*No. of appeals decided*	*No. of appeals Pending*
36	27	9

ACQUISITION OF LAND BY GOVERNMENT IN NOWSHERA KALAN

*3379. **Mr. Nasrulla'i Khan Khattak** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that seven years ago Government acquired land measuring about 400 acres belonging to the residents of the villages Kundi, Dhani Khail, Shallakhel, Abba Khel and Bara Khail, situated in Nowshera Kalan, for the purpose of expanding the P.A.F. Air Strip at Risalpur without givng any notice to the owners at a time when a canal was to be dug under the Kheski lift Irrigation Scheme on the said land and that all arrangements had in that connection been finalised ;

(*b*) whether it is also a fact that previously the Government had also acquired lands belonging to the residents of the said villages for building residential quarters and offices ;

(*c*) whether it is also a fact that Government took possession of the land referred to in (*a*) above without providing an opportunity to the farmers to reap their crops and instead destroyed the standing crops with tractors ;

(*d*) whether it is also a fact that Revenue Department has estimated the loss of crops mentioned in (*c*) above at Rs. 14,000 only ;

(*e*) whether it is a fact that the persons affected by the above acquisition of land have not been paid any compensation so far;

(*f*) if answers to (*a*) to (*e*) be in the affirmative, (*i*) reasons for not paying compensation to the persons concerned , (*ii*) whether Government intend to provide any alternative land to them, if not, reasons therefor ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (a) Government acquired only 190 acres, 5 kanals and 13 marlas of land village Behram Kali, Nowshera Tehsil for extension of the Risalpur Air field. Possession of the land was delivered to the Military Estates Officer on 29th May 1962.

(*b*) No.

(*c*) No.

(*d*) No. The value of standing crops was estimated at Rs. 13,936·31 but as the Military Authorities could not take possession immediately the land owners themselves gathered the crops.

(*e*) Yes.

(*f*) (*i*) Because the Military Estates Officers has not so far placed the entire compensation money at the disposal of the Land Acquisition Collector.

(*ii*) No.

MALIKANO FOR EXTRA SUPPLY OF WATER FOR GARDENS AND ORCHARDS

*3384. **Syed Nazar Shah** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Government of West Pakistan have abolished the charge of Rs. 150 per acre as Malikano for extra supply of water for gardens and orchards leviable under para. 2 (*a*) of Government of Sind P.W.D. Resolution No. 5807 I(1) and dated the 7th February 1949 and Government of Sind Revenue Department Resolution No. R-4688-F, dated the 8th March, 1956—*vide* notification No. 1055(*i*) S.O.VIII (1)-159, dated 12th July, 1960 ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons for pressing them to Pay Rs. 150 per acre as water rate after 1960 and whether Government intend to stop such illegal payment ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) :

(*b*) The instalments which rela te to a period when Malikano was inforce, are being recovered from the grante es.

ASSESSMENT MADE AGAINST HAJI ALI MUHAMMAD SAMO

***3387. Mir Rasool Bakhsh Talpur** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that an assessment of about Rs. 33,000 has been made against Haji Ali Muhammad Samo, Zamindar of Hala Taluka for having cut his Huri in a n area of about 160 acres of Non-Barrage area during 1962-63 ;

(*b*) whether it is a fact that according to the stttlement report of 1934, assessment at Rs. 3 per acre is to be levied on Huris in non-barrage areas ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the basis on which this assessment of Rs. 33,000 has been made ;

(*d*) whether it is a fact that the Fallow Rules do not apply to the former Province of Sind since 1924

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) Yes. An assessment of Rs. 33,250.00 has been made for having cut Huri in an area of 119-09. The assessee has preferred an appeal to the Commissioner, who has stayed the recovery proceedings.

(*b*) Yes. The Huris are being charged Rs. 3 per acre as land revenue. The water rate which is a service charge is being assessed and realized separately from Kharif, 1959.

(*c*) The matter being subjudice, the answer to this part of the question cannot be given.

(*d*) No, only rule 2 and 5 of the Fallow Rules contained in Standing Order 2(c) of the Sind Revenue Department have been suspended.

COLLECTION OF LAND REVENUE BY LAMBARDARS

***3390. Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Lambardars are getting 5 % for collecting revenue and 3% for Abiana from the land holders and depositing the same in the treasury;

(*b*) whether it is a fact that in addition to these duties he assists the police, revenue and other officers who visit the village in connection with their official duties ;

(*c*) whether it is a fact that the Lambardars has not been provided with conveyance from his home to tehsil and back to deposit money in the treasury.

(*d*) whether Government intended to increase the rates of remuneration for revenue to 10% and Abiana to 5%?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) A proposal to increase the remuneration of Lambardars for collecting Land Revenue and Abiana is under the active consideration of Government.

COPYING IN THE OFFICE OF DEPUTY COMMISSIONER, HAZARA

*3425. **Sardar Inayat-ur-Rehman Khan Abbasi** : Will the Minister of Revenue please refer to the answer to my starred question No. 2055 given on the floor of the House on 27th March 1963 and state:—

(*a*) whether he is prepared to place a copy of circular No. 5747-62/4126-SL, dated 21st December 1962 on the table of the House ;

(*b*) whether the information asked for in part (*c*) of the said question have been collected, if so, details thereof;

(*c*) whether the said copyists were entitled to take leave like other employees of the District Court and whether their Service Books were duly maintained ;

(*d*) whether the local officers, have examined the cases of all copyists for relaxation of educational qualification, if so, result thereof ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) A copy of the circular is placed on the table of the House.

(*b*) A list of the copyists in Kohat, Hazara, Peshawar and Mardan districts whose services were dispensed with is placed on the table of the House.

(*c*) No. They were not borne on the regular establishment and as such the question of maintaining their Service Books does not arise.

(*d*) Cases of all copyists whose educational qualifications require relaxation are still under examination of the Local Officers whose reports are awaited.

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN
REVENUE DEPARTMENT,

No. 5747-62/4126-St.

PHONE No. 5133.

FROM

MR. A.M. DeMELLO, B.A.,

Section Officer , Government of West Pakistan,
Revenue Department.

To

THE COMMISSIONER,—

(1) PESHAWAR DIVISION;
(2) HYDERABAD DIVISION;
(3) KHAIRPUR DIVISION ;
(4) QUETTA DIVISION; AND
(5) KALAT DIVISION;

Subject—INTRODUCTION OF WHOLE-TIME OR PART-TIME COPYISTS ON A REGULAR BASIS.

Memorandum

The Governor of West Pakistan is pleased to accord:—

(i) Sanction to the creation of the following posts in respect of the re-organzation of Copying Agencies staff in Peshawar, Hyderabad, Khairpur, Quetta and Kalat Divisions on the former Punjab pattern for the remaining portion of the current financial year, and

(ii) Administrative approval to the continuance of these posts for the year 1963-64 by inclusion in the Schedule of New Expenditure.

Name of District	*No. of posts*	*Scale*
Quetta ..	Two Copyists ..	Rs. 60—4—100/5—120
Sibi ..	One Copyist (Part-time)	Rs. 10 per mensem in addition to his own pay.
Zhob ..	One Copyist (Part-time)	Rs. 10 per mensem in addition to his own pay.
Loralai ..	One Copyist (Part-time)	Rs. 10 per mensem in addition to his own pay.
Commissioner's Office, Quetta	One Copyist (Part-time) ..	Rs. 10 per mensem in addition to his own pay.
Peshawar ..	One Copyist Agent ..	Rs. 75—6—105/7—175.
	Ten Copyists ..	Rs. 60—4—100/5—120.
	One file fetcher ..	Rs. 60—4—100/5—120
Mardan ..	One Copying Agent ..	Rs. 75—6—105/7—175.
	Eight Copyists ..	Rs. 60—4—100/5—120
	One file fetcher ..	Rs. 60—4—100/5—120
Hazara ..	One Copying Agent ..	Rs. 75—6—105/7—175
	Six Copyists ..	Rs. 60—4—100/5—120
	One file fetcher ..	Rs. 60—4—100/5—120
	Three Copyists (Part-time)	Rs. 10 per mensem in addition to his own pay.
Kalat ..	One Copyist (Part-time)	Rs. 10 per mensem in addition to his own pay.
Kharan ..	One Copyist (Part-time)	Rs. 10 per mensem in addition to his own pay.
Makran ..	One Copyist (Part-time)..	Rs. 10 per mensem in addition to his own pay.
Khairpur ..	Two Copyists ..	Rs. 60—4—100/5—120
	Two Copyists (Part-time)	Rs. 10 per mensem in addition to his own pay.
Jacobabad ..	One Copyist ..	Rs. 60—4—100/5—120
	Five Copyists (Part-time)	Rs. 10 per mensem in addition to his own pay
Sukkur ..	Three Copyists ..	Rs. 60—4—100/5—120
	One file fetcher ..	Rs. 60—4—100/5—120
Larkana ..	Four Copyist ..	Rs. 60—4—100/5—120
	One file fetcher ..	Rs. 60—4—100/5—120
Nawabshah ..	One Copyist ..	Rs. 60—4—100/5—120
	One Copyist (Part-time)	Rs. 10 per mensem in addition to his own pay.
Hyderabad ..	Five Copyists ..	Rs. 60—4—100/5—120
Division	Twenty Copyists (Part-time)	Rs. 10 per mensem in addition to his own pay.

The expenditure involved for the remaining current financial year will be met from the Contingency item provided in the Development Budget, Volume II 1962-63, Page 303. The expenditure involved during year 1963-64 will be debited to the head "25—General Administration—E—District Administration—Copying Agency—Establishment" for the year 1963-64.

A. M. DEMELLO
Section Officer, Government of West Pakistan,
Revenue Department. Lahore.

No. 5747-62/4127-*St., dated Lahore, the* 21*st December* 1962

A COPY is forwarded to the Accountant-General, West Pakistan, Lahore, Comptroller, Northern Area, West Pakistan Peshawar, Comptroller, Southern Area, West Pakistan, Karachi, for information.

A. M. DEMELLO
Section Officer, Government of West Pakistan,
Revenue Department, Lahore.

No. 5747-62/4128-St., *dated Lahore, the* 21*st December* 1962

A COPY with 25 copies of Schedule and the Explanatory Memorandum, is forwarded to the Budget Officer, Board of Revenue, West Pakistan, Lahore, for information, and necessary action.

A. M. DEMELLO
Section Officer, Government of West Pakistan
Revenue Department, Lahore

No. 5747-62/4129-*St., dated Lahore, the* 21*st December* 1962

A COPY with a copy of the Schedule and the Explanatory Memorandum is forwarded to the Deputy Secretary (Budget) to the Government of West Pakistan, Finance Department, for information.

A. M. DEMELLO
Section Officer, Government of West Pakistan,
Revenue Depratment.

No. 5747-62/4130-*St., dated Lahore, the* 21*st December* 1962

A COPY with a copy of the Schedule and Explanatory Memorandum, is forwarded to the Section Officer (Revenue), Government of West Pakistan, Finance Department, Lahore, for information with reference to his U.O. No. XR-1-5(2393)/62, dated the 29th November 1962.

A. M. DEMELLO
Section Officer, Government of West Pakistan,
Revenue Department

STATEMENT SHOWING THE NAMES OF THE NON-SERVICE COPYISTS OF KOHAT, HAZARA MARDAN AND PESHAWAR DISTRICTS WHOSE SERVICES WERE DISPENSED WITH

	Serial No.	*Name of the Copyist*	*Total service rendered*		
			Year	Month	Days
Kohat ..	1	M. Jahangir Khan, English Copyist	6	5	7
	2	M. Ghulam Jaffar, English Copyist	4	9	10
	3	M. Farmood Hussain, Vernacular Copyist.	12	4	4
	4	M. Shakil Ahmad, Vernacular Copyist.	3	4	8

	Serial No.	Name of the Copyists	Total Service rendered Y.	M.	D.
Kohat—*concld*...	5.	M. Qarnain Hussain, Vernacular Copyist.	3	2	6
	6.	M. Zakria Khan, Vernacular Copyist	1	7	2
	7.	M. Taimur Shah, Vernacular Copyist	1	1	2
Hazara ..	1.	Sardar Muhammad Qamar-uz Zaman, English Copyist	42	1	0
	2.	S. Karamat Hussain Shah, English Copyist	2	2	0
	3.	Niaz Muhammad, Urdu Copyist	18	3	0
	4.	Jem. Muhammad Suleman, Urdu Copyist	1	4	0
	5.	Ghulam Rabbani, Urdu Copyist	1	4	0
	6.	Khani Zaman, Urdu Copyist ..	3	0	0
	7.	Muhammad Siddique, Urdu Copyist	1	2	0
	9.	Muhammad Iqbal, Urdu Copyist	1	4	0
Peshawar ..	1.	S. Muhammad Ali Shah ..	48	..	..
	2.	Haji Mir Hasan ..	39	..	..
	3.	M. Sardar Khan ..	39	..	..
	4.	M. Muhammad Afzal ..	39	..	..
	5.	M. Muhammad Din ..	2	..	..
	6.	M. Khalil-ur-Rehman ..	6	..	..
	7.	M. Jamil-ud-Din ..	6	..	..
	8.	M. Ghulam Rasul ..	15	..	..
	9	M. Muhammad Qaseem ..	5	..	..
Mardan ..	1.	M. Habib Shah ..	60	...	..
	2.	M. Nisar Muhammad ..	10	6	12
	3.	M. Fazil Qadir ..	6	10	6
	4.	M. Bakhtawar Shah ..	5	11	12
	5.	M. Muhammad Anwar ..	4	2	7
	6.	M. Noorul Basar ..	3	11	6
	7.	M. Ghulam Nabi ..	1	..	..

COPYISTS EMPLOYED IN WEST PAKISTAN

***3426. Sardar Inayat-ur-Rehman Khan Abbasi :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether copyists are employed in every district of West Pakistan, if so, number of copyists employed in each district immediately, after Independence and at present and their educational qualifications ;

(*b*) names and educational qualifications of copyists whose services were terminated after 21st January 1963 and the names and qualifications of the copyists whose services were continued after the said date in each district of the province;

(*c*) whether the Revenue Department circular No. 5747-62/4126-S.I., dated 21st December 1962 is applicable to the whole of West Pakistan or to the districts of Hazara and Kohat only;

(*d*) whether any alternative employment was provided to the retrenched copyists especially of Hazara and Kohat districts ;

(*e*) whether it is a fact that consequent upon the retrenchment of copying staff the efficiency of copying Branches has been greatly impaired with the result that applicants for copies cannot get copies within the prescribed time ;

(*f*) the period prescribed for supplying copies to the applicants on double and ordinary fees;

(*g*) the number of urgent and ordinary applications received by the copying agency in Hazara district from 31st January 1963 to date and the period taken to supply copy to each applicant?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Yes. Statistics are being collected regarding the number of copyists, etc.

(*b*) Information is being collected.

(*c*) The Revenue Department circular memorandum No. 5747-62/4126-S.I., dated 21st December 1962 pertains to the re-organization of copying agencies in Peshawar, Hyderabad, Khairpur, Quetta and Kalat Divisions and not to the districts of Kohat and Hazara only.

(*d*) Information is being collected.

(*e*) No.

(*f*) For urgent applications the period prescribed for supply is two days; for ordinary applications no time limit has been specified.

(*g*) Information is being collected.

ALLOTMENT OF LAND TO THE PEOPLE OF HILLY AREA OF HAZARA DISTRICT IN GHULAM MUHAMMAD BARRAGE AREA

***3427. Sardar Inayat-ur-Rehman Khan Abbasi:** Will the Minister of Revenue, please refer to the answer to starred question No. 494 given on the floor of the House on 12th March 1963 and state names of persons with their home addresses to whom 6,000/7,500 acres of land reserved for the people of Hilly Area of Hazara , Rawalpindi Districts has been allotted and acreage of lands allotted to each of them ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (a) The Information asked for is not available in this department and is, therefore, being collected through the local authorities concerned. It will be placed on the floor of the House on receipt.

ABOLITION OF THE OLD SYSTEM OF PAYING MALIKANO FOR GARDENS

***3443. Syed Zafar Ali Shah:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the West Pakistan Government has abolished the old system of paying of Malikano for gardens which was at the rate of Rs. 150 per acre in the former Sind,—*vide* notification No. 10-55 (1)-S.O. VIII-(I)-159. dated the 12th July 1960 ;

(*b*) whether it is a fact that no Malikano is charged now; and instead an enhanced water rate is charged on Gardens ;

(*c*) whether Government have received any representation against the charging of Malikano in some cases even now; if so, action Government intend to take in this behalf?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) No.

APPOINTMENT OF NAMBARDAR IN CHAK NO. 47/12-L, TEHSIL AND DISTRICT MONTGOMERY

*3445. **Rai Muhammad Iqbal Ahmed Khan :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether Chak No. 47/12-L of Tehsil and District Montgomery is an evacuee property ;

(*b*) whether it is a fact that a local resident, instead of a refugee, has been appointed as Lambardar in the said Chak ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government intend to hold an inquiry into the matter ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) No. The entire Chak is not evacuee property.

(*b*) There are two Lambardar's of whom one is a mohajir and the other is a local.

(*c*) No. It is a judicial matter and the aggrieved party is competent to seek his remedy.

REALIZATION OF LAND REVENUE BY TEHSILDAR IN TEHSIL MARDAN

*3450. **Mr. Abdur Raziq Khan :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that in Tehsil Mardan Tehsildars themselves realize land revenue and hand over the amount to the Wasil Baqi Nawis, who deposits the same in the Government treasury after preferring Challans for the amounts in the names of the lambardars concerned ;

(*b*) whether it is fact that the receipt of land revenue in Mardan exceeds Rs. 25 lakhs per annum whereas land revenue of Tehsil Peshawar is about Rs. 8·50 lakhs per annum;

(*c*) whether it is a fact that a Siah Nawis and a Cashier is posted alongwith the Wasil Baqi Nawis in Tehsils Peshawar, Charsadda, Swabi and Nowshera ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, reasons for not posting Siah Nawis and Cashier in Tehsil Mardan ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Tehsildars realize the land revenue primarily through the lambardars and then it is deposited in the treasury in the prescribed manner.

(*b*) The land revenue of Peshawar and Mardan tehsils is Rs. 4,20,495 and Rs. 2,32,476 respectively for the year 1961-62.

(*c*) Yes.

(*d*) In accordance with rule 18 of the Sub-Treasury Manual no Siah Navis and Treasurer has been provided at any district headquarter treasury. No sub-treasury is provided at any district headquarter tehsil as the district headquarter treasury is there and the dues arising at such tehsils can be conveniently deposited with the headquarter treasury/bank.

TEHSILDARS AND NAIB-TEHSILDARS IN MULTAN DISTRICT

*3561. **Syed Diwan Ghulam Abbas Bukhari :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the strength of Tehsildars and Naib-tehsil-

dars posted in Multan district is as follows :—

(*i*) Tehsildars (Revenue)	7
Tehsildars (Settlement)	7
Tehsildars (Crash)	7
Total	21
(*ii*) Naib-tehsildars	20

(*b*) whether it is a fact that the staff of the Land Consolidation Department is in addition to the staff referred to in (*a*) above ;

(*c*) whether it is a fact that while the Tehsildars in Settlement and Land Consolidation Department posted there have certain assignments to carry on the Tehsildars in Revenue Department, have no regular duties to perform and 7 Tehsildars and 20 Naib-tehsildars (Revenue) in Multan district alone are without any work ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to assign the work of settlement and land consolidation to Revenue Tehsildars and revert the present Junior staff in the settlement Department to their original posts?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Revenue and Settlement Tehsildars and Naib-Tehsildars now employed in the Multan District are:—

(*i*) Tehsildars (Revenue)	7
(*ii*) Tehsildars (Settlement)	7
(*iii*) Naib-Tehsildars (Revenue)	11
(*iv*) Naib-Tehsildars (Settlement)	29

The posts of Tehsildars (Crash) have been abolished with effect from the 1st June, 1963. These posts were under the Department of Agriculture.

(*b*) Yes.

(*c*) No.

(*d*) The functions of Settlement Tehsildars cannot be entrusted to Revenue Tehsildars as the volume of Settlement work, to be finished within a fixed period, does not permit it. However with effect from the 1st June, 1963 the revenue and consolidation staff have been amalgamated.

INTRODUCTION OF NUMBARDARI SYSTEM

***3562. Syed Diwan Ghulam Abbas Bokhari :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is fact that with the introduction of the Numbardari System in the Province recently, the Numbardars have been assigned the duties of collection of revenues ;

(*b*) whether it is a fact that the Chowkidari system for assisting the Numbardars in the performance of the said duties has also been revived ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether such Chowkidars will receive their salaries from the Numbardars as in the past?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Lumbardari sytem has not been introduced recently in the Province. It existed in the former Punjab, N. |W.F. P. and Bahawalpur, but was introduced in Quetta and Kalat divisions in 1962, and steps are being taken to introduce it in the former Sind areas as well.

One of the duties of Lambardars wherever they exist is to collect land revenue and other government dues.

(*b*) Chowkidari agency has all along existed in the areas where the Lambardari system was in force and it was never abolished. Only in the Districts of Peshawar, Hyderabad and Multan chowkidars have been replaced by village police as an experimental measure.

(*c*) Does not arise.

CONSTRUCTION OF BUILDING OF THE COURT OF NAIB-TEHSILDAR AT JALALPUR PIRWALA.

***3564. Syed Diwan Ghulam Abbas Bukhari :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Jalalpur Pirwala (Tehsil Shujabad District Multan) is a sub-tehsil headquarter ;

(*b*) whether it is a fact that a Naib-tehsildar with power of Class II Magistrate is posted there ;

(*c*) whether it is a also a fact that the building in which the office of the Naib-tehsildar was located collapsed due to flood in 1955 and as the building was a rented one, the owner took possession of its site ;

(*d*) whether it is a fact that Government has not so for provided any building for the said office ;

(*e*) whether it is also a fact that the present office is located in a small room and the people visiting the said office in connection with their cases have to stay outside in the sun ;

(*f*) whether it is a fact that an evacuee plot was acquired in Chak Khalifawala (Jalalpur Pirwala, and a sum of Rs. 17,700 was also allocated for the construction of building for this office ;

(*g*) if answers to (*a*) to (*f*) above be in the affirmative, whether Government intend to construct a building for the said office on the said plot ; if so, when, if not, reasons therefor ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) to (*e*) Yes.

(*f*) and (*g*) Yes, but the amount of Rs. 17,700 was only asked for during the current financial year. It has now been provided in the budget for the ensuing financial year for the construction of the Sub-Tehsil building.

DAMAGE CAUSED BY 'KHOARH NULLAH'

***3605. M. Abdur Raziq Khan :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the 'Khoarh Nullah' in village Lahore of Tehsil Swabi (District Mardan) overflowed its banks in August, 1962, and caused considerable damage to the houses of Syed Ahmad and others;

(*b*) whether it is also a fact that on the request of the Union Council, Lahore (Village) Syed Ahmad and others the Deputy Commissioner Mardan deputed the Tehsildar, Swabi to make assessment of the loss ;

(*c*) whether it is a fact that the said Tehsildar after conducting an on the spot survey of the area submitted a report to the Deputy Commissioner ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether the Government has granted any aid to the sufferers; if so details thereof and in case no aid has been given, reasons therefor ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) An amount of Rs. 3,000 had already been placed at the disposal of Deputy Commissioner, Mardan by the Commissioner, on 16th November 1962. Grant of further relief is under consideration.

RIGHTS OF LANDLORDS IN AGROR VALLEY

*3610. **Mr. Abdur Rehman :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that late Government of India had delegated powers under Agror Valley Regulation 1898 to Settlement Officer to determine the rights of landlords in Agror Valley and the Settlement Officer had fixed the amount of 'Chakotas' inclusive of all the cases levied at that time on the Agror Valley estate which was under Court of Wards ;

(*b*) whether it is a fact that even after three Settlements the same Chakotas have continued in the Agror Valley ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) It is presumed that the member means fixed cash rent in the case of occupancy tenants by the word Chakota. The Agror estate remained under the management of Government under the Agror valley Regulation 1891 but not under the Court of Wards. The settlement Officer was competent under Rules framed under section 6 of the Regulation to fix cash rents in the case of occupancy tenants of the Khan of Agror.

(*b*) No. The rate of Chakota was raised according to increase in land revenue in the successive settlements.

GUZARAJAT IN AGROR VALLEY

*3611. **Mr. Abdur Rehman :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Government have taken over the Guzarajat, situated in Agror Valley ;

(*b*) whether it is a fact that under 'Wajib-ul-Arz' the people of Agror Valley have got the right to use wood growing in 'Guzarajat' for fuel, timber and for manufacturing agricultural implements; if so, whether it is a fact that the people of the said Valley are being deprived of this right now;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the reasons for depriving the people of the above-mentioned Valley of the said right ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) Yes. Certain portions of this Valley have been resumed under Land Reforms.

(*b*) and (*c*) These Guzara lands were property of Khan of Agror who surrendered them to Government as a result of Land Reforms. Land so resumed vests in Government free of all encumbrances. The question of grant of some facilities to such persons as had some rights on these lands is under the consideration of land Commission.

ALLOTMENT OF LANDS TO LOCAL MUHAGDARS

*3648. **Pir Ali Shah Gillani :** Will the Minister of Revenue be pleased to state whether it is a fact that Government have a Scheme to allot a portion of state lands situated between Kabuli Lands in the Dehs Padhar, Mithi and Tapo Mithi in Taluka Badin to Local Muhagdars ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): Government have already allocated state lands situated in Dehs Mithi and Padhar Tapa Mithi as under:—

Name of Deh	Total area available	Mangla Dam displaced persons	Tribesmen of Kalat Division	Defence Forces	Haris and Muhagdars	Chak-abadi
1	2	3	4	5	6	7
	Acres	Acres	Acres	Acres	Acres	Acres
Mithi No. I ..	3,988	1,623	2,183	..	..	
Mithi No. II ..	2,106	1,911	..	..	9	
Mithi No. III ..	4,856	1,165	..	1,948	1,375	
Padhar ..	3,742	..	..	3,536	22	

2. Area allocated for Haris and Muhagdars (Col. 6) has already been disposed of as under and there is no balance left in these dehs for further allotment to Haris and Muhagdars :—

Name of Deh	*Haris*	*Muhagdars*
Mithi No. I	.. *Nil*	*Nil.*
Mithi No. II	.. 9 acres ..	..
Mithi No. III	.. 1,266 acres ..	109 acres.
Padhar	.. 22 acres.	..

REALIZATION OF REVENUE AS RENT FROM TENANTS BY KHANS OR GUZARA KHAWAS IN UPPER TANAWAL.

*3696. **Maulana Ghulam Ghaus :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is fact that the Provincial Government in reply to Deputy Commissioner, Hazara letter No. 1085, dated 1st July, 1959 informed him that no Khan or Guzarakhawa in Upper Tanawal was entitled to realise from tenants more than four times of the revenue as rent ;

(*b*) whether it is also a fact that the Provincial Government further intimated the Deputy Commissioner that any Khan or Guzarakhawa dissatisfied with the said orders might go to a court of law for settlement of his claim ;

(*c*) whether it is also a fact that some Khans with the assistance of officials and Police recovered food grains from the houses of the tenants and realized rent both in cash and in kind by force at the rates exceeding four times of the revenue ;

(*d*) whether it is a fact that a clash between the tenants and police took place on the occasion mentioned in (*c*) above as a result of which some tenants were sent behind the bars and subjected to severe torture ;

(*e*) whether the said Khans instituted any suit seeking assessment of land revenue ;

(*f*) whether any decree in any sub-suit was issued by any court in favour of any Khan ; if not, reasons for police's assistance in making recoveries from the tenants in Moorat Mera and Upper Tanawal ;

(*g*) whether it is a fact that the Inquiry Team appointed by the Governor in this behalf has reported that no definite rent was fixed in Upper Tanawal ; if so, reason for police assistance in the recovery of rent and whether forcible recoveries of rent are being made in the said area even now ;

(*h*) whether it is a fact that according to decision of Mr. Dent, former Revenue Commissioner N. W. F. P., the Khans have life interests in lands only and not in houses and buildings ;

(*i*) whether it is a fact that on the death of a tenant his house is made over by the Khans to other tenants and the family members of the former tenants are left without any place to live in ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Deputy Commissioner's letter No. 1085, dated 1st July 1959 has not been traced. It is however correct, that orders were issued by the Provincial Government on 22nd June, 1959, that for the present the tenants should continue to pay rent at the rate fixed by the former N. W. F. Province Government which was four times the land revenue.

(*b*) In the orders, dated 22nd June, 1959, Government directed that the proprietors could approach the proper courts for restoration of their rights.

(*c*) Orders of the Government fixing rent at four times the land revenue were withdrawn in case of Phulera Ilaqa on 2nd April, 1962 and for Darband and Sher Garh on 21st May, 1962, so that the rent was to be paid in accordance with entries in the revenue record. Some of the landlords were given police help in realization of batai in accordance with their legal rights under section 5 of the N. W. F. Province- Tenancy Act, 1950.

(*d*) A clash took place on 4th June, 1962 in village Moorat Mera and the culprits were proceeded against according to law ;

(*e*) The Khans did institute a number of suits for recovery of rent but not regarding assessment of land revenue ;

(*f*) Decrees were passed in favour of the Khans and police help mentioned in part (*c*) was given under section 5 of the N. W. F. Province Tenancy Act 1950.

(*g*) Contents of the Report of the Inquiry Team are confidential in character, but it may be stated that the rate of rent varied from place to place according to custom and usage and was laid down in the revenue record. Police help could be sought and given under section 5 of the N. W. F. Province Tenancy Act.

(*h*) and (*i*) Replies are not available and will be communicated to the Member as soon as available.

APPEAL OF ALLAH RAKHIO ABRO PENDING IN BOARD OF REVENUE

***3699. Rais Allan Khan Leghari :** Will the Minister of Revenue be pleased to state whether it is a fact that an appeal of Allah Rakhio Abro in respect of land grant of block No. 110 of Deh Jakhpari, taluka Dadu, District Dadu is pending in the Board of Revenue for the last four years if so, reasons for delay in the disposal of this appeal ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): No such appeal is pending.

APPOINTMENT OF A SEPARATE BARRAGE MUKHTIARKAR IN DADU DISTRICT

***3704. Rais Allan Khan Leghari :** Will the Minisiter of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the people of Dadu District have requested for the appointment of a separate Barrage Mukhtiarkar in Dadu District ;

(*b*) whether it is a fact that the Commissioner, Hyderabad also recommended the creation of a new post Barrage Mukhtiarkar at Dadu to the Board of Revenue ;

(*c*) whether it is a fact that the Board of Revenue has not yet decided this case and the abadgars of the said district are feeling great difficulty in going to Larkana for barrage work;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to create a new post of Barrage Mukhtiarkar with Headquarter at Dadu ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Under consideration.

(*d*) as in (*c*) above.

LAND REVENUE

***3708. Rais Allan Khan Leghari :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government had decided that from 1962-63 the land revenue should be charged on cultivated portion of the land only ;

(*b*) whether it is a fact that the Commissioner, Hyderabad is implementing the decision from the year 1963-64; if so, reasons thereof and whether Government intend to ensure that its decision is implemented from 1962-63 and the revenue already recovered on uncultivated lands in violation of Government decision is refused ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Yes, except that the decision is to be implemented from Kharif 1963 and not from 1962-63

(*b*) The Commissioner Hyderabad Division has represented that as the required number of trained staff will not be available before January, 1964 the decision be allowed to be implemented from Rabi 1963-64. He has been directed to give effect to the order from Kharif 1963 positively. The question of refund does not arise at this stage.

SUPPLY OF WATER IN RABI SEASON RICE CULTIVATION AREA IN DADU TALUKA.

***3709. Rias Allan Khan Leghari :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that water is not supplied in Rabi season to the Rice cultivating area in Dadu Taluka ;

(*b*) whether it is a fact that in the said taluka the Revenue Department has charged Moki land revenue on wheat and barsim crops grown in rice cultivated area although no water was supplied for irrigation purposes ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to refund the land Revenue recovered from the Khatedars for Rabi crops cultivated in the areas reserved for rice cultivation?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) No.

(*b*) Yes, as water is being supplied for irrigation.

(*c*) Does not arise.

DISPOSAL OF LAND AVAILABLE NEAR DADU TOWN

***3717. Rais Allan Khan Leghari :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that some land near Dadu town is available for sale;

(*b*) whether it is a fact that Government have imposed a ban on permanent disposal of the said land;

(*c*) whether it is a fact that Government intend to give this land on long term lease but without affording any opportunity to the existing lessee to make an offer for it;

(*d*) whether it is a fact that no one is willing to take the said land on lease unless the existing lessee refuses to take it;

(*e*) if answers to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, whether Government intend to give first opportunity for making an offer lease to the existing lessee as has been done in the case of land in Sukkur Barrage?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) No.

(*b*) Yes.

(*c*) Long term leases will be given on tender system to whosoever gives the highest tender.

(*d*) Does not arise. No area in the belt around Dadu Town has been released for lease by Irrigation Department for deficiency of water.

(*e*) Does not arise.

COMPENSATION TO LAND OWNERS

***3725. Amir Habibullah Khan Saadi :** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the site where Sui Gas was discovered has been declared as State property;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the area of the said site; (*ii*) the names of the persons who were owners of the land before the said declaration, and (*iii*) whether the said owners have so far been paid any compensation?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) No, the Company and not the State now holds proprietary rights which were acquired on their behalf by Government over the site where the Sui Gaswas discovered.

(*b*) (*i*) 1,015 acres.

(*ii*) Jointly owned by the Bugti tribe.

(*iii*) Yes. Rs. 2,78,000.

ALTERNATE LANDS TO ABADGARS IN GHULAM MUHAMMAD BARRAGE

***3730. Mr. Jamal Khan Rais Nawaz Ali Khan Leghari :** Will the Minister of Revenue be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that the area of Khero Chhan and Mahal Keti Bunder of Thatta District has been rendered uncultivable due to the construction of Ghulam Muhammad Barrage;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to give alternative land to the abadgars of the said area in the Ghulam Muhammad Barrage area as has been done in the case of abadgars displaced from the Mangla Dam and Islamabad Project ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) :(*a*) It is a fact that for the last two years' there is no water available in the Indus River for the Cultivators living in Mahal, Kharo Chhan and Keti Bunder. Most of the land is, therefore, lying uncultivated.

(*b*) The question of providing alternative lands to the affected persons in Talukas of Shahbunder, Tapa Garho and Ghorabari is being examined by the Deputy Commissioner, Thatta and Director, Ghulam Muhammad Barrage Project.

DISPARITY IN THE RATES OF LAND REVENUE

***3731. Mr. Jamal Khan Rais Nawaz Ali Khan Leghari** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that land assessment in Shah Bunder Sub-Division in Thatta District is one rupee higher than the assessment Taluka situated in Tando Muhammad Khan Sub-Division of Hyderabad District ;

(*b*) whether it is a fact that prior to amalgamation of land Revenue and water rate in 1959-60, the cultivators of Tando Muhammad Khan, Sub-Division, were paying one rupee more than the cultivators of Shah Bunder Sub-Division ;

(*c*) whether it is a fact that the produce index units of the land under the Land Reform Regulation are 26 in the Tando Muhammad Khan Sub-Division and 20 to 24 in Taluka of Shah Bunder Sub-Division of Thatta District ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, (*i*) reasons for higher assessment in Shah Bunder Sub-Division, (*ii*) whether Government intend to reduce land assessment in Shah Bunder Sub-Division; if not, reasons therefor ?

Minister of Revenue(Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) Only in the case of Paddy the rate of land revenue is higher by 50 paisas. The rates of other sliding scale crops *i.e.*, wheat and cotton are higher in Tando Muhammad Khan Sub-Division. The rates of non-sliding scale crops are uniform throughout the Southern Zone.

(*b*) Yes. Land revenue rates in Tando Muhammad Khan were higher ranging from 50 paisas in case of Paddy to Rs. 8·00 for gardens and not Re.1.

(*c*) Yes.

(*d*) (*i*) and (*ii*) On the representation of the cultivators of Thatta District that large areas have become water-logged and yields have decreased considerably, the Commissioner Hyderabad Division has been asked to look into the matter if a revision of assessment is called for.

ALLOTMENT OF LAND IN GHULAM MUHAMMAD BARRAGE AREA

***3750. Raja Muhammad Ashraf Khan** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the land allotted to the people of Rawalpindi District in Ghulam Muhammad Barrage Area, Tehsil Jati, District Thatta, has been declared unfit for cultivation ;

(*b*) whether it is a fact that the allottees were given the possession of the abovementioned land, a year ago; but Government have not so far provided any irrigation facilities to them;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to allot land in Guddu Barrage area to the people of Rawalpindi District in lieu of the land mentioned in (*a*) above ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Land allotted to settlers of Rawalpindi District in Dehs Marho Raiji and Kaizi, Tehsil Jati, District Thatta has not yet been declared unfit for cultivation.

(*b*) Irrigation water has not so far been provided to this area as the Drainage Report of the Technical Experts is under examination.

(*c*) Arrangements to provide alternate lands will be made if it is decided to exclude this area from the command of Ghulam Muhammad Barrage, finally.

DUNDHI ESTATE IN RAJANPUR AND JAMPUR TEHSILS

***3758. Sardar Muhammad Ramzan Khan Drishak** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) the total area of Dundhi Estate in Rajanpur and Jampur tehsils of D. G. Khan District which is owned by the Government ;

(*b*) the income derived from and the expenditure incurred on the said Estate during the years 1960-61 and 1962 respectively ;

(*c*) whether it is a fact that the tenants are subjected to harrassment by employees of Dundhi Estate ;

(*d*) the number of tenants who have been ejected during the aforesaid period by the Manager and other officials of Dundhi Estate alongwith reasons thereof;

(*e*) the number of those ejected tenant to whom the land was restored as well as those whose respresentations are lying pending with S. D. M., D. C. and Commissioner, Multan Division ;

(*f*) whether Government intend to auction Dundhi Estate; if so, when ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*)1,10,939 acres.

	1960	1961	1962
	Rs.	Rs.	Rs.
(*b*) Income	7,58,274	7,17,086	11,48,622
Expenditure	1,00,741	1,23,091	1,28,850

(*c*) No.

(*d*) No tenant has been ejected.

The Manager and other officials of Dhundi Estate have no powers to eject any tenant.

(*e*) *Nil.*

(*f*) The question of winding up is under consideration.

GRANT OF ALTERNATIVE LANDS TO THE LAND-HOLDERS OF KETI BANDER MAHAL

***3861. Mr. Bashir Ahmad Shah** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) (*i*) the total area of Keti Bandar Mahal, Thatta District and its population during 1951 and 1961 ;

(*ii*) the culturable area of land available here and the total yield of each crop from 1930-31 to 1962-63 year-wise, and

(*iii*) the details of the Barrages and Dams constructed in the said area from 1930 to 1962;

(*b*) whether it is a fact that irrigated area has shown a steady fall since, 1932 ;

(*c*) whether it is a fact that due to the non-availability of water for irrigation purposes in Keti Bundar a vast area of land has become unproductive there ;

(*d*) whether it is a fact that Government have been providing people affected by Mangla Dam and Islamabad Schemes with compensation and alternative land;

(*e*) whether it is a fact that after visiting the area of Keti Bandar, the Deputy Commissioner, Thatta recommended to the Director Colonization, Ghulam Muhammad Barrage to grant alternative lands to the affected landholders and Haris of Keti Bandar to in the area of Mehar and Gharo Tapas of Ghorabali and Sakro Talukas and to afford them the same facilities as were available to the new settlers in Ghulam Muhammad Barrage area; if so, whether Government intend to accept the recommendation of the Deputy Commissioner, if so, when, if not, reasons therefor ?

Minister of Revenue : (Khan Pir Muhammad Khan) :

	Acres
(*a*) (*i*) Total area	1,91,360
Population during year 1951	13,000
Population during year 1961	16,211
(*ii*) Total Culturable Area	45,500

(For crop-wise yield from 1930-31 to 1962-63 kindly see Appendix "A".)

(*iii*) No Barrages and dams constructed in the area from 1930 to 1962.

(*b*) Yes.—from 1951-52.

(*c*) Yes.

(*d*) Allocations of land have been made for Mangla Dam and Islamabad Displaced persons in Ghulam Muhammad and Gudu Barrages as under:—

	Mangla Dam	*Islamabad*
Ghulam Muhammad Barrage ..	33,130 acres	*Nil*
Gudu Barrage ..	50,000 acres	53,200

(*e*) this is correct.

The matter is under further investigation by the Deputy Commissioner, Thatta.

APPENDIX "A"

SATEMENT SHOWING AREA CULTIVATED AND THE YIELD OF CROPS FROM 1930-31 to 1962-63 YEAR WISE OF MAHAL KETI-BUNDER DISTRICT THATTA.

Years	Approximate cultivated Area	Average yield per acre	Total Approximate yield in maunds	REMARKS
1930-31 ..	22,719	7	159,033	Rice is the main crop cultivated in the Area. The area under other crops is negligible.
1931-32 ..	24,113	7	168,791	
1932-33 ..	27,249	7	190,743	

Years	Approximate cultivated Area	Average yield per acre	Total Approximate yield in maunds	Remarks
1933-34 ..	29,159	7	204,113	
1934-35 ..	30,913	7	216,391	
1935-36 ..	29,891	7	209,337	
1936-37 ..	27,193	7	190,351	
1937-38 ..	23,291	7	163,037	
1938-39 ..	20,339	7	142,373	
1939-40 ..	19,199	7	134,393	
1940-41 ..	21,138	7	147,966	
1941-42 ..	30,951	7	216,657	
1942-43 ..	22,985	8	183,880	
1943-44 ..	25,712	8	205,696	
1944-45 ..	23,974	8	191,792	
1945-46 ..	22,783	8	182,261	
1946-47 ..	27,791	8	222,328	
1947-48 ..	20,112	8	160,896	
1948-49 ..	19,113	8	152,904	
1949-50 ..	21,485	8	171,880	
1950-51 ..	24,132	8	193,056	
1951-52 ..	21,483	8	171,864	
1952-53 ..	19,974	6	119,844	
1953-54 ..	18,648	6	111,888	
1954-55 ..	19,974	6	107,838	
1955-56 ..	17,391	6	139,128	
1956-57 ..	16,911	6	101,466	
1957-58 ..	16,113	6	96,678	
1958-59 ..	15921	4	63,664	
1959-60 ..	12,240	4	60,960	
1960-61 ..	13,118	1	13,118	
1961-62 ..	12,118	½	6,059	
1962-63 ..	4,070	½	2,036	

DAMAGE CAUSED TO TORIA CROP IN DISTRICT THARPARKAR

*3884. **Mir Haji Khuda Bux Talpur**: Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the 'Toria' Crop in District Tharparkar has been damaged by pest this year ;

(*b*) whether it is a fact that the District Council, Tharparkar, has passed a resolution appealing to Government to grant remission of half of the land revenue to the cultivators of the said crop ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to grant 50 per cent remission in land revenue to the affected cultivators.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) Yes. The Toria crop in certain Talukas of Tharparkar district has been affected.

(*b*) No such resolution has been received.

(*c*) No, as a case for general remission in this district is not made out.

ASSESSMENT OF LAND REVENUE BY TAPEDARS

*3885. **Mir Haji Khuda Bux Talpur**: Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that if a zamindar cultivates two different crops in an area of land the Tapedar takes into account for assessment of land revenue for the entire year the crop which gives the higher yield ;

(*b*) if answer to (*a*) be in the affirmative, whether Government intend to issue instructions to Tapedars to stop this system and assess land revenue separately on each crop ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) Yes, except that when a survey number and not an acre is cultivated partly with one crop and partly with another the higher assessment leviable on any one of the crops sown (not yield) is taken into account for the purpose of assessment of land revenue for the harvest (not the year).

(*b*) No.

AUCTION OF BARA LAND IN DISTRICT MULTAN

*3894. **Maulana Ghulam Ghaus**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that in reply to a suggestion made by Rao Muhammad Iqbal, Member of the Provincial Assembly of West Pakistan during the last session of the Assembly Sheikh Masud Sadiq, Leader of the House held out an assurance to the effect that the settlers of Bara Land would not be ejected ;

(*b*) whether it is a fact that the local authorities of District Multan are putting the said land to auction ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, reasons therefor?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) Proceedings of the Assembly session may kindly be consulted.

(*b*) Yes.

(*c*) The Government share is being sold by open auction in accordance with the Government Policy.

RESERVATION OF LAND FOR PEOPLE OF MURREE AND KAHUTA TEHSILS IN GHULAM MUHAMMAD BARRAGE

*3899. **Raja Ghulam Sarwar**: Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some land was reserved for the people of Murree and Kahuta Tehsils in Ghulam Muhammad Barrage ;

(*b*) whether the land has actually been allotted ; if not reasons therefor;

(*c*) whether any scheme is under the consideration of Government to allot land to the said people in Guddu Barrage ;

(*d*) whether it is a fact that a proposal to this effect was sent to the Commissioner, Rawalpindi Division for report; if so, result thereof ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Government have made allocations for each district of Rawalpindi Division under various categories as shown in the statement appended herewith. It is for the Commissioner and the Deputy Commissioner concerned to select the deserving settlers for allotment of land in Ghulam Muhammad Barrage. No specific reservation has been made for the people of Murree and Kahuta tehsils of Rawalpindi district.

(*b*) As at (*a*) above.

(*c*) No.

(*d*) Yes. The Commissioner, Rawalpindi Division has been asked to intimate his requirement for accomodating the people of Murree and Kahuta Tehsils but his reply is still awaited.

APPENDIX 'A'

STATEMENT SHOWING CATEGORY-WISE ALLOCATION OF LAND IN GHULAM MUHAMMAD BARRAGE AMONG VARIOUS DISTRICTS OF NORTHERN AREAS OF WEST PAKISTAN.

Division and District	Sem and Thur sufferers	Hill Areas	Barani areas	Over populated areas	Middle class grants	Total
Rawalpindi Division ..	*6,000	..	..	..	..	6,000
1. Rawalpindi ..	..	7,500	..	..	4,000	11,500
2. Jhelum ..	..	6,000	3,000	..	..	9,000
3. Gujrat ..	6,000	..	..	..	..	6,000
4. Campbellpur ..	..	..	5,000	..	..	5,000

*Area of 6,000 acres allocated for Sem and Thur sufferers is for Rawalpindi Division excluding Gujrat District.

SUB-DIVISIONAL OFFICERS IN DISTRICT RAHIMYAR KHAN

*3936. **Allama Abdul Haque**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Sub-Divisional Officers in District Rahim yar Khan have been invested with the powers of Collector, D. R. C., D. L. C. and Colonization Officer with the result that most of the cases in their Courts remain pending causing inconvenience to the people;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to relieve the Sub-Divisional Officers of the additional work?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) No.

(*b*) Does not arise.

LAND IN BAHAWALPUR MUNICIPAL AREA SOLD TO CHRISTIAN MISSION

*3937. **Allama Abdul Haque**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) the total acreage of Government land in the Bahawalpur Municipal area, sold to the Christian Mission there; alongwith its sale-price and the rate at which similar Government lands in the said area have been sold to the general public;

(*b*) in case there is any disparity in the sale price, reasons thereof?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) 11·7 acres at the rate of Rs. 4,000 per acre. Adjacent land was given to the general public at the same rate.

(*b*) No disparity in sale prices.

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

DISPOSAL OF LANDS IN GUDDU BARRAGE AREA THROUGH AUCTION

58. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether any lands have been disposed of by auction in Guddu Barrage area; if so, (*i*) the dates on which the auctions were held; (*ii*) the number of lots of land disposed of; (*iii*) the area of each lot with Deh and Taluka in which it is situated; (*iv*) the price fetched by each lot; (*v*) the names of purchasers of each lot and (*vi*) the Districts to which the purchasers belong;

(*b*) whether any lands were purchased by the locals;

(*c*) whether any locals offered bids at the auction;

(*d*) whether any of these lands are situated near the established villages; if so, the details of such lands and the names of the villages with their population;

(*e*) whether any of these lands had been cultivated by locals on 'Yak sala' lease; if so, the number of such lessees and the area of land given on lease;

(*f*) the number of persons already settled in the said area who will be displaced as a result of these auctions;

(*g*) whether the bids have been finally approved;

(*h*) whether any appeals have been filed against acceptance of any bids;

(*i*) whether Government are aware of the fact that great discontent is prevailing in Rohri Division as a result of these auctions;

(*j*) the details of lands still to be disposed of in the above-mentioned area;

(*k*) the total amount of money earned through the auctions;

(*l*) whether it is a fact that there are more than 400,000 land-less haris in former Sind; if so, whether Government intend to settle them ;

(*m*) the names of the newspapers published in the former Sind area and Lahore in which the Auction-Notice was advertised ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): Information is being collected from the local officers and will be supplied when it becomes available.

PURCHASE OF GOVERNMENT LAND

64. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Revenue please refer to part (*d*) of the answer to Assembly Question No. 524 given on the floor of the Assembly on 16th April, 1963, and state :—

(*a*) whether block No. 65/I to 16 has sinee been put to auction, if so, decision taken thereon ;

(*b*) in case no decision has so far b.en taken ; (*i*) the reasons thereof, (*ii*) the name of the official responsible for this delay and (*iii*) the action Gover.ment propose to take against him ;

(*c*) whether it is a fact that Mir Ali Nawaz paid a sum of Rs. 150 to Barrage Mukhtiarkar, Mirpurkhas under receipt No. 9329, dated 20th June 1962 for the purchase of the said land; if so. when will the acceptance of his offer be intimated to him.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) The auction of Block No. 65/1 to 16 of Deh 206 Taluka Digri which was fixed on 28th December 1962 and did not take place, as Shoukat contestant withdraw his offer.

(*b*) the land has been sanctioned in the name of Mir Nabi Bux. The question of taking disciplinary action against any official does not arise.

(*c*) it is a fact that Mir Ali Nawaz had paid Rs. 150 to the Barrage Mukhtiarkar, Mirpurkhas, under Receipt No. 9329 Dated 20th June 1962, but it is not correct that it was for the same land as shown at 'A' above. The offer was recorded for block Nos. 68/3 to 6 area 4—0 acres of deh 206 Taluka Digri. This offer has also been accepted provisionally subject to verification of the holdings of the offer, whether they would be in excess of 500 acres and also whether any other muhagdars' claim is affected.

DISPOSAL OF MUTATIONS

68. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Revenue please, refer to part (*d*) of the answer to my starred question No. 512 given on the floor of the House on 27th March 1963 and state :—

(*a*) the name of the deceased and the date of his death in each case.

(*b*) whether any of the said cases have since been disposed of; if so, the details thereof?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : The inform.tion asked for will take time and labour to collect and this would be out of proportion to any benefit to be derived therefrom.

CULTIVATION BY ONE ABDUL SATTAR ON EK-SALO TENURE

69. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Revenue please refer to part (*d*) of the answer to my question No. 529 given on the floor of the House on 16th April 1963 and to state the designations of the investigating officers, the date on which they were entrusted with the investigation their final report ?

Minister of Revenue (Khan Pir Mnhammad Khan) : Piece in despute has been sanctioned in the name of Jadam son of Nooro Daras in 1958-59 by Deputy Collector Desert. Zarran brother of Abdul Sattar has preferred appeal to the Commissioner which is pending.

SURVEY NO. 71 OF DEH 109 TALUKA MIRPURKHAS, DISTRICT THARPARKAR

70. Mir. Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Revenue please, refer to part (*a*) of the answer to my question No. 533 given on the floor of the House and state the names of the persons who have been in possession of Survey No. 71 of Deh. 109, Taluka Mirpurkhas, District Tharparkar, since 1958-59 to date and the numbers with dates of the receipts under which they paid the amount assessed.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*i*) Mir Imam Bux Khan Talpur is in possession of Survey No. 71 since 1958-59.

(*ii*) As the occupant of the above survey No. who is a big Landlord, pays the land revenue for the entire land in his possession in a lump sum and the survey Nos. are not mentioned in the receipt books it is not possible to furnish the requisite information.

DISPOSAL OF MUTATIONS BY MUKHTIARKARS

74. Mir Haji Muhammad Bux Talpur: Will the Minister of Revenue please, refer to part (*b*) of the answer to my starred question No. 512, given on the floor of the House on 27th March 1963 and state:—

(*a*) whether Government are aware of the fact that the Mukhtiarkars are responsible for the disposal of mutations and not the District Officer;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative whether Government have collected the information called for in part (*b*) of the said question from Mukhtiarkars ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Yes.
(*b*) No. The question is indefinite. Necessary information can be collected, if specific instances are given.

TACCAVI AND OTHER LOANS GRANTED TO CULTIVATORS IN DISTRICT DERA ISMAIL KHAN

79. Mr. Muhammad Akbar Khan: Will the Minister of Revenue be pleased to state the number of taccavi and other loans granted to the cultivators in District Dera Ismail Khan for the development of agriculture ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : The Revenue Department is only concerned with taccavi loans to cultivators and other loans do not come under its administrative control. The total taccavi funds allotted to the Dera Ismail Khan district under both the taccavi schemes e.g. normal land reforms during the current financial year 1962-63, are detailed below :—

Name of Scheme	District	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Total
		Rs.	Rs.	Rs.
Normal Taccavi Land Reforms	D.I. Khan	2,06,500	2,75,000	4,81,500
	Ditto	5,000	1,15,000	1,20,000

These amounts are particularly earmarked for distribution amongst the cultivations/tenants affected by the Land Reforms Scheme.

ADJOURNMENT MOTIONS

Mr. Speaker: There is an adjournment motion by Mian Muhammad Akbar.....

Khawaja Muhammad Safdar: Malik Sahib, I think, you have no objection if it is taken up on the 5th.

Minister of Law : I have no objection.

Mr. Speaker: Then the motion is postponed to 5th.

Mian Muhammad Akbar: It may be taken up on the 6th, Sir.

Minister of Health and Local Bodies : Sir, this adjournment motion is concerned with the Local Bodies and my presence is necessary but I will not be present on the 6th. Therefore, this motion may be taken up on the 4th or 5th.

Mian Muhammad Akbar: I will not be here on the 5th. I suggeste that we take it up on the 8th.

Mr. Speaker: Alright, it will be taken up on the 8th.

SCHEDULES OF AUTHORISED EXPENDITURE FOR THE YEAR 1963-64 (GENERAL AND RAILWAYS)

(*Laid on the table*).

Minister of Law (Malir Qadir Bakhsh) : Sir, as required under Article 43(3) read with Article 89 of the Constitution, I lay on the Table the Schedules of Authorised Expenditure for the year 1963-64, (General and Railways) authenticated by the Governor.

SUPPLEMENTARY SCHEDULES OF AUTHORISED EXPENDITURE FOR THE YEAR 1962-63—RAILWAYS AND GENERAL

(*Laid on the table*).

Minister of Law (MALIK QADIR BAKHSH) : Sir, as required under Article 43(3) read with Articles 44 and 89 of the Constitution, I lay on the table Supplementary Schedules of Authorised Expenditure for the year 1962-63.—Railways and General, authenticated by the Governor.

APPROPRIATION/FINANCE ACCOUNTS OF THE WEST PAKISTAN GOVERNMENT FOR THE YEAR 1959-60 AND THE AUDIT REPORT 1961

(*Laid on the table*).

Minister of Law (Malir Qadir Bakhsh) : Sir, I beg to lay on the Table Appropriation/Finance Accounts of the West Pakistan Government for the year 1959-60 and the Audit Report 1961.

THE WEST PAKISTAN FINANCE BILL 1963

Minister of Law (Malir Qadir Bakhsh) : Sir, I beg to move—

That the West Pakistan Finance Bill 1963 be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: Motion move is—

That the West Pakistan Finance Bill 1963 be taken into consideration at once.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ) - جناب والا - فنانس بل ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے اور آج اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں چند معروضات آپ کے توسل سے اس معزز ایوان کے سامنے پیش کروں گا -

جناب والا - وحدت مغربی پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد سے اب تک نو سال بیت چکے ہیں ، اس وقت سے آج تک ہر سال ماسوا ان چار سالوں کے جب کہ اس صوبے اور ملک میں مارشل لاء نافذ تھا مختلف وزراً کرام ہم سے یہ وعدے فرماتے رہے کہ وحدت مغربی پاکستان کے مختلف حصوں میں جو مختلف قوانین نافذ ہیں ان میں یکسانیت پیدا کی جائے گی - ہر سال ہم نے یہ وعدہ سنا اور کوشش کی کہ اس وعدے پر یقین کریں اگرچہ باور کرنے کی وجہ چنداں نہیں تھی ، افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اب تک اس صوبے میں مختلف قوانین نافذ ہیں ، جنوبی زون کو دیکھئے تو کچھ اور قوانین - شمالی زون کو دیکھئے تو کچھ اور قوانین ہیں اور . . . .

Minister of Railways (Mr. Abdul Waheed Khan) : On a point of order. Sir, the motion before the House is not that the Bill be passed. The motion is that it should be taken into consideration at once. If the Member wants to oppose it on principle that it should not be taken into consideration at once but at some other stage, he should advance his arguments on that point. The motion for passing will be moved very soon.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میں جناب وزیر ریلویز کی خدمت میں عرض کرونگا کہ consideration کے موقعہ پر فنانس بل کے متعلق اس قسم کی تمام تقاریر کی جا سکتی ہیں جو گذشتہ بجٹ کے دوران یہاں دس پندرہ دنوں میں ہوئی ہیں ، سب سے وسیع بحث کا موقعہ یہی ہے ، جس قاعدہ کا انہوں نے حوالہ دیا ہے وہ غلط ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں بل کی تھرڈ اسٹیج پر اس قسم کی تقریر کروں میں ان سے کہوں گا کہ اس موقعہ پر صوبہ کی انتظامیہ کا ہر پہلو زیر بحث آ سکتا ہے - وہ قواعد سے اپنی ناواقفیت کا اظہار اس قسم کے اعتراضات کرکے نہ کریں - میں گذارش کروں گا کہ میں بالکل in order اور relevant ہوں - اس موقعہ پر فنانس بل پر بحث کرتے ہوئے بحث کا دائرہ بہت وسیع ہوتا ہے - اس امر کا غالباً انہیں علم نہیں ہے -

Mr. Speaker: Khawaja Sahib is right and he can proceed with his speech.

خواجہ محمد صفدر - اگر میں تھرڈ اسٹیج پر یعنی بل کی تیسری خواندگی کے موقعہ پر یہ کہتا تو بھی یہ جائز تھا ، میں ان پڑھ ہی سہی لیکن پڑھے ہوؤں کو مجھے پڑھانا پڑتا ہے -

جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ سابقہ سال بھی اس موقعہ پر جناب وزیر خزانہ نے تقریر فرماتے ہوئے یہ یقین دلایا تھا کہ حکومت قوانین میں یکسانیت پیدا کرنے کے لئے بہت جلد قدم اٹھا رہی ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایک سال کے بعد ہمارے معزز وزراً صاحبان نے اس طرف جہاں تک مجھے علم ہے کوئی جامع ۔ واضح اور موثر قدم نہیں اٹھایا ہے ۔ اس میں شک نہیں کہ گذشتہ دو ایک اجلاس میں تھوڑی تھوڑی یکسانیت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن میری گذارش یہ ہے کہ اس طرح یہ کام کئی سالوں تک جاری رہیگا اور ختم نہیں ہوگا ۔ میں جناب وزیر قانون سے درخواست کروں گا کہ وہ اس کے متعلق کوئی کمیٹی تشکیل فرمائیں یا کمیشن بٹھائیں تاکہ جلد سے جلد یہ کام ہو سکے ۔ موجودہ صورت میں صوبے میں قوانین میں یکسانیت نہ ہونے کی وجہ سے باہمی رقابت پیدا ہو رہی ہے ۔ جس طبقہ سے وہ تعلق رکھتے ہیں میں بھی اس سے تعلق رکھنے پر فخر کرتا ہوں ۔ ہمیں تو بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ کئی قوانین تلاش کرنے پر دستیاب نہیں ہوتے ۔ ان میں یکسانیت پیدا کرنے سے گورنمنٹ کو بھی آسانی ہوگی ۔

اس ضمن میں میں خصوصیت سے ریونیو لاز کے مسئلہ کے متعلق عرض کرونگا کہ ریونیو لاز کا جہاں تک تعلق ہے اس صوبہ کی ۸۰ فیصد آبادی کا ان سے تعلق ہے اس میں کوئی یکسانیت نہیں ہے ۔ صوبے کے مختلف حصوں میں مختلف قوانین رائج ہیں مثال کے طور پر سابق صوبہ سندھ میں خانہ ملکیت میں حکومت کا نام درج کیا جاتا ہے ۔ وہاں قانونی طور پر کوئی شخص مالک نہیں ۔ جسے ہم مالک کہتے ہیں وہ وہاں قابض ہے ہمارے ہاں مالک بھی زمیندار کا نام خانہ ملکیت میں تحریر کیا جاتا ہے ۔ مگر سندھ میں خانہ ملکیت میں حکومت کا نام درج ہوتا ہے ۔ اور زمیندار کا نام خانہ قابض میں درج ہوتا ہے اس قسم کی تفاوت حیران کن ہی نہیں پریشان کن بھی ہے ۔

اسی سلسلے میں میں عرض کرونگا کہ ایک عرصہ سے اس امر کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ جہاں ریونیو لاز میں یکسانیت پیدا کی جانی ضروری ہے وہاں ریونیو یعنی مالیہ میں بھی یکسانیت پیدا کی جائے ۔ یہ امر واقعہ ہے کہ جنوبی زون میں مالیہ کی شرح سنٹرل زون سے زیادہ ہے ۔ اس موجودہ بل سے ہم نے ۳۰ فیصد development cess شمالی ریجن پر عائد کیا ہے اور southern zone پر یہ عائد نہیں کیا گیا ۔ وہاں ہم نے ڈیڑھ

فیصد سرچارج لگایا ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جنوبی زون میں شرح مالیہ زیادہ ہے اس لئے وہاں ۳۵ فیصد کا اضافہ ممکن نہ تھا ، چونکہ مرکزی ریجن میں شرح مالیہ کم ہے اس لئے اسے جنوبی ریجن کے برابر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہ گورنمنٹ کے لئے مفید ہے اور نہ ہی عوام کے لئے کہ اس قسم کی مختلف شرح مالیہ صوبے میں رہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ مالیہ کی نئی شرح تشخیص کی جاوے ۔ اس کے لئے ایک اعلیٰ اختیارات کا کمیشن مقرر کیا جائے ۔ جس کے لئے Terms of reference یہ رکھی جائیں ، کہ مالیہ کی تشخیص انکم ٹیکس کے مطابق کی جائے ۔ یعنی انکم ٹیکس کے چند ایک اصول مد نظر رکھے جاویں جن میں پہلا اصول یہ ہے کہ انکم ٹیکس لگاتے وقت کم سے کم آمدنی کو شرح ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے ۔ مثال کے طور پر آج کل ۶,۰۰۰ روپے سالانہ کی آمدنی کو انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے لیکن اسکے برعکس ایک زمیندار یا کاشتکار کو جسے کھانے کو دو وقت کی روٹی نہیں ملتی جو تن ڈھانپنے کے لئے کپڑے کو ترستا رہتا ہے ۔ جس کے بال بچوں کو تعلیم جیسی ضروری چیز بھی مہیا نہیں—جو بیماری کے لئے دوا بھی نہیں خرید سکتا ۔ لیکن اگر اس کے پاس ایک ایکڑ بھی اراضی ہے تو بھی اسے مالیہ ادا کرنا ہوگا ۔ میں اس میں کوئی بھی اخلاقی جواز نہیں پاتا ۔ ہمارے ملک میں ایک طبقہ ایسا ہو جس کی آمدنی ۶,۰۰۰ روپیہ سالانہ تک ہو اور اس پر ٹیکس نہ ہو ۔ لیکن ایک کاشتکار جس کی آمدنی ساٹھ ستر یا ۱۰۰ روپیہ سالانہ ہو اس پر ٹیکس لگایا جائے خواہ وہ ٹیکس کتنا ہی قلیل کیوں نہ ہو ۔ اخلاقی طور پر اس کا جواز ہے کہ اس غریب سے ایک پیسہ بھی وصول کیا جائے ۔

جناب والا ۔ اس ضمن میں میں یہ عرض کروں گا کہ اس کمیشن پر جس کا میں نے ذکر کیا ہے ۔ فرض عائد کیا جائے کہ مسئلہ کی پوری چھان بین کرے کہ آیا یہ feasible ہے یا نہیں ۔ کہ ۲۵ روپیہ تک مالیہ ادا کرنے والے کو مالیہ کی ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے اور اس مد سے اوپر مالیہ وصول کیا جائے ۔ انکم ٹیکس کا ایک اصول اور ہے یعنی sliding scale کم آمدنی پر کم شرح سے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے ۔ اور زیادہ آمدنی پر زیادہ شرح سے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے ۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اس اصول میں جو نقص ہو وہ نکال دیں اور انکم ٹیکس کی طرح کم آمدنی والے زمیندار سے کم مالیہ وصول ہو اور جو لاکھوں اور کروڑوں روپیہ کماتے ہیں ان سے

لاکھوں روپیہ سالانہ ٹیکس لیں یعنی آمدنی کے حساب سے ٹیکس وصول کیا جائے۔ یعنی انکم ٹیکس کے اس اصول کو بھی مالیہ کی وصولی میں جہاں تک ممکن ہو استعمال کیا جاوے۔ اگر ۱۲ ایکڑ زمین کسی کی ملکیت ہے تو کم شرح سے مالیہ وصول کیا جاوے۔ اور اگر ۲,۰۰۰ ایکڑ زمین کسی زمیندار کی ملکیت ہے تو زیادہ شرح سے مالیہ وصول کیا جائے۔ آج سے پہلے ۱۹۳۸ء میں اس صوبہ میں ایک کمیٹی قائم کی گئی تھی جس کا نام ڈارلنگ کمیٹی تھا۔ مسٹر ڈارلنگ صوبہ سابق پنجاب کے مشہور فنانشل کمشنر رہ چکے ہیں اور اس محکمہ مال کے کام کاج کے بڑے ماہر تصور کئے جاتے تھے۔ ان کی زیر سرکردگی سرکاری افسروں پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی گئی تھی تاکہ ریونیو کے قوانین میں اس طرح ردوبدل کیا جائے کہ چھوٹے کاشتکاروں کو زیادہ سے زیادہ مراعات حاصل ہوں انہوں نے انکم ٹیکس کے اصول پر مالیہ مرتب کرنے کی تجویز کی تھی۔ اس تجویز کے خلاف جو کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اس کا بھی ذکر اس رپورٹ میں ہے یہ کہ اگر چھوٹی ملکیتوں کو مالیہ سے مستثنیٰ قرار دیا جائے تو ہو سکتا ہے کہ زمین کی مزید تقسیم در تقسیم شروع ہو جائے اور ایک شخص اپنی اراضی کو ۵ جگہ پر تقسیم کر دے۔ اس طرح اشتمال اراضی کے راستہ میں ایک رکاوٹ پیدا ہو جائے گی اس رپورٹ میں یہ بھی خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ملک کی پیداوار میں کمی ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ہم اگر آج سے تقریباً پچیس تیس سال بعد کے حالات کا تصور کریں اور اندازہ کریں تو جو غریب آج نان جویں پر گزارہ کرتے ہیں اس وقت شاید وہ بھی انہیں میسر نہ آ سکے۔ آپ ان کو وہ مراعات کیوں نہیں دیتے، جو دوسروں کو حاصل ہیں۔ اس کمیٹی کی رپورٹ میں یہ اصول تسلیم کیا گیا تھا کہ چھوٹے کاشتکاروں پر مالیہ کی شرح کم ہونی چاہئے۔ میں جناب وزیر مال اور محترم وزیر قانون کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ اس رپورٹ کے صفحہ ۶۴ کو ملاحظہ فرمائیں جس میں درج ہے۔

"There is one permanent measure of relief that we advocate in the interest of small holders whom for this purpose we would define as aman paying not more than Rs. 25 Land Revenue. It is that in future settlements whatever assessment may be done should be reduced by 25 per cent in respect of all land that has been cultivated or framed by the owner or his family for at least four years before settlement....."

اور اس کے بعد آگے جا کر ان سفارشات کا اعادہ کیا ہے اور interim relief کا ذکر کیا ہے۔ صفحہ ۱۲۴ پر یہ درج ہے کہ ۲۵ روپیہ مالیہ جو زمیندار دیتے ہیں اس میں ۲۵ فیصدی رعایت ان کو دی جائے۔ یہ رعایت صرف ان

کے لئے تھی جو اپنے ہاتھ سے کاشت کرتے ہیں ۔ جن لوگوں نے اپنی زمین خواہ ۲ ایکڑ یا ۱۲ ایکڑ یا ۲۰ ایکڑ مزارعین کو دے دی ہو۔ ان کو یہ رعایت دینے کی سفارش نہیں کی گئی تھی اور میں بھی اس کے حق میں نہیں ہوں ۔ جناب والا ۔ جب ایک انگریز فنانشل کمشنر جو اپنی حکومت کو مضبوط سے مضبوط تر کرنا چاہتا تھا یہ کہتا ہے کہ اس صوبہ کے غریب زمینداروں کو رعایت دی جاوے تو دوسری طرف ہمارے وزراء کرام ہیں جو دن رات زمینداروں کی ہمدردی کا دعوے کرتے ہیں بلکہ اس کی اجارہ داری کا دعوے کرتے ہیں ان کا رویہ کیا ہے ۔ جناب والا ۔ ملک قادر بخش صاحب جنہیں بعض دوست وزیر یقین دھانی کہتے ہیں مگر میں ایسا نہیں کہنا چاہتا ۔ انہوں نے پچھلے سال اس بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا تھا یہ اس وقت کی بات ہے جب ایک مرحلہ پر فنانس بل کا پاس ہونا مشکل ہو گیا تھا تو انہوں نے وعدہ فرمایا تھا ۔ وہ اب یہ کہہ سکتے ہیں کہ انکا وعدہ مجبوری کے تحت کیا گیا تھا ۔ اس وقت مسئلہ یہ تھا کہ مالیہ پر ۲۵ فیصد اضافہ کیا جاوے ۔ جو کہ اس دفعہ ۳۵ فیصد ہو گیا ہے ۔ غالباً پچھلے سال ۳۰ جون کی تاریخ تھی اور آج ۲۹ جون ہے ۔ اس وقت سارے ایوان نے مالیہ میں اضافہ کے خلاف احتجاج کیا اور ایک definite تجویز پیش کی گئی وہ یہ تھی کہ ۲۰ روپیہ مالیہ ادا کرنے والے کو Development cess سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔ اس تجویز کے متعلق میرے بزرگ ملک قادر بخش صاحب نے جو اعتراض کیا تھا اور جو الفاظ استعمال کئے تھے وہ میں Debates میں سے پڑھتا ہوں تاکہ غلط فہمی نہ رہے ۔ بحث کے دوران میں چودھری محمد ابراھیم نے فرمایا تھا کہ ۲۰ روپیہ مالیہ ادا کرنے والے کاشتکار کو Development Cess سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔ میں اسے واپس لیتا کہ بیس روپے تک مالیہ ادا کرنے والے زمین داروں سے یہ سرچارج وصول نہیں کیا جائے گا ۔ میری ترمیم یہ ہے ۔ تو یہ ان کی ترمیم ہے اس کے بعد انہوں نے کہا کہ اس کلاس کی ترمیم میں نے پیش کرنی تھی ۔ لیکن اگر وزیر زراعت ملک قادر بخش صاحب اپنے اس وعدے کو جو انہوں نے مجھ سے کیا ہے یہاں ایوان میں دوہرا دیں ۔ تو میں یہ ترمیم واپس لینے کو تیار ہوں ۔ تو جناب ملک قادر بخش صاحب اس کے بعد یہ فرماتے ہیں کہ I accept the amendment in principle اس میں سے تو وہ نکل سکتے تھے لیکن معزز ممبروں نے مجبو کیا کہ اس وعدہ کی وضاحت کی جاوے ۔ انہوں نے جو وضاحت کی میں سنائے دیتا ہوں ۔ جناب والا ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ بیس روپیہ مالیہ دینے والوں کو یہ سرچارج معاف کر دیا جائے گا ۔ اب جناب اس وعدے کا شر

کیا ہوا کہ سارا سال وہ سرچارج ان غریب زمین داروں سے وصول کیا جاتا رہا ۔ کہاں ''مسٹر ڈارلنگ،، کی وہ سفارشات جو اس ملک کا دشمن تھا اور کہاں میرے اس معزز دوست کی یقین دھانی اور یہ دعاوی ۔ کہ ہم غریب زمینداروں کے ساتھی اور دوست ہیں ۔ یہ بیین تفاوت راہ از کجاست تابہ کجا ۔ ہماری یہ وزارت ان انگریز حکمرانوں سے بھی گئی گذری ہوئی ہے کہ ان کو جتنا ہمارا خیال تھا ان کو اتنا بھی ہمارا خیال نہیں ۔ جناب والا ۔ یہاں تک ہی بس نہیں بلکہ ایک اور بات عرض کروں ۔ میرے محترم بزرگ الحاج جناب پیر محمد خان صاحب نے بھی اس ضمن میں ایک وعدہ فرمایا اور اسی debate کے دوران ۔ جناب ڈیبیٹ ملاحظہ ہو ۔ صفحہ نمبر ۲۹ جناب پیر خان پیر محمد خان صاحب فرماتے ہیں کہ

"Sir last year the Government made a reduction 25 per cent in the land revenue and it was also agreed not to recover the cess. The concession, which was given last year, will be continued this year".

اور اس کے بعد سید یعقوب شاہ صاحب جو کہ Finance Minister تھے انہوں نے کہا کہ ہم نے ایسا کوئی وعدہ نہیں کیا ہوا ہے بلکہ وعدہ یہ کیا ہوا تھا کہ وصولی ملتوی کر دی جاویگی ۔

Syed Yaqub Shah Said :

"My intention is that it was held in abeyance".

لیکن ہمارے الحاج پیر محمد خان صاحب کب ان سے دینے والے تھے یعقوب شاہ صاحب تو ایک کمزور نتھے منھے انسان تھے ۔ خان پیر محمد خان صاحب کہنے لگے ۔

"I shall see that it is not recovered ".

پیر محمد خان صاحب کا وعدہ جو کہ انہوں نے آج سے ایک سال پیشتر کیا تھا ۔ (قطع کلامی) ۔

میں تو خوش ہونگا اگر خان پیر محمد خان صاحب اس کی توضیح اور تاویل کر دیں ۔ اس لئے کہ آپ تو اب حج بھی کر آئے ہیں ۔

Mr. Speaker: Khawaja Sahib should make his last point.

Begum Jehan Ara Shah Nawaz: Sir, this is a Financial Bill. No time-limit should be fixed.

Mr. Speaker : I can't help it Begum Sahiba.

خواجہ محمد صفدر ۔ اس کے بعد میں یہ عرض کرونگا کہ میرے اس ضمن میں تین مطالبات ہیں پہلا مطالبہ یہ ہے کہ قوانین کی یکسانیت کے لئے فوری موثر اور واضح قدم اٹھایا جائے ۔ دوسرا مطالبہ یہ ہے کہ مالیہ

کو انکم ٹیکس کے اصول پر تشخیص کرنے کا جائزہ لینے کے لئے ماہرین پر مشتمل ایک وسیع اختیارات کا کمیشن بٹھایا جائے جو کہ چھ مہینے کے اندر اس ایوان کے سامنے رپورٹ پیش کرے اور خصوصیت کے ساتھ جن دو باتوں کا میں نے ذکر کیا ہے ۔ وہ ان کی Terms of reference میں رکھی جائے اور تیسرا جناب میرا یہ مطالبہ ہے کہ میرے محترم دوستوں نے جس وعدے کا پچھلے سال خیال نہ کیا اور یہ کہہ دیا کہ ۔

وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو گیا

تو آج اس کے وفا کرنے کا موقع آیا ہے ۔ آج ہمارے سامنے اس بل میں ترمیم آئیں کہ بیس یا پچیس روپے جو زمیندار مالیہ ادا کرتے ہیں ۔ اگر ان کو مسٹر ڈارلنگ کے کہنے کے مطابق بیس فیصدی رعایت کسی وجہ سے نہیں دی جا سکتی تو انہیں کم از کم پینتیس فیصدی cess سے مستثنیٰ قرار دے دیا جاوے ۔ اس کے بعد جناب والا ۔ دو ایک ضروری باتیں کرنی ہیں ۔ جس کے بعد میں آپ کے حکم کی تعمیل میں بیٹھ جاونگا ۔ میں صرف ان کی طرف وزراء کرام کی توجہ دلاؤں گا۔اس پر بحث نہیں کرونگا میرا خیال ہے کہ میرے دوست اس پر غور کرینگے۔ جناب والا ۔ ایک بات تو یہ ہے جو میں نے مختصراً پہلے بھی عرض کی تھی مختلف محکمہ جات میں reorganisation ہو رہی ہے اور چھوٹے چھوٹے ملازمین کو ان کے اپنے Zone میں سے نکال کر دوسرے زون میں بھیجا جا رہا ہے وہ بیچارے انتہائی مصیبت اور مشکلات میں گرفتار ہیں ۔ میں وزراء صاحبان سے درخواست کرونگا کہ وہ اپنے اپنے محکموں میں کم از کم اس قسم کے احکام صادر فرمائیں کہ چھوٹے ملازمین کو ان کے زون سے باہرنہ بھیجا جائے ۔ نمبر۲ جناب یہاں حکومت نے وحدت کالونی اور اسی طرح کی دو چار اور کالونیز بھی تعمیر کی ہیں ۔ ان میں سے دو ایک کالونیز رحمان پورہ وغیرہ کو تو حکومت نے Hire purchase basis پر اپنے ملازمین کو دے دیا ہے ۔ اس وحدت کالونی کے متعلق مجھے یہ بتایا گیا ہے ۔ کہ اسکی مرمت کا خرچ زیادہ آتا ہے اور کرایہ کم آتا ہے۔ میں یہ تجویز کرونگا کہ اگر میرے دوست متوجہ ہوں ۔ (بھئی بعد میں بات چیت کر لیجئے ۔ میری باتوں کا جواب غور کرنے کے بعد دیجئے ۔ بات تو فی الحال سن لیں) تو میں یہ عرض کررہا تھا ۔ کیا یہ مناسب نہ ہو گا ۔ کہ وحدت کالونی کوارٹرز جن گورنمنٹ ملازمین کو کرائے پر دیئے گئے ہیں انکو یہ کوارٹر

Hire purchase basis پر دیدئے جائیں ۔ تاکہ حکومت کے ذمہ جو سرمت کا خرچ آتا ہے وہ بند ہو جائے اور آمدنی چونکہ قلیل ہے اور خرچ زیادہ ہے ۔ حکومت اس خرچ سے چھٹکارا حاصل کرے اور جو اس نے صرف کیا ہے ۔ اسے واپس وصول کرنا شروع کردے۔ تیسری بات جناب والا ۔ میں یہ عرض کرونگا اور وہ بھی جناب ادنیٰ ملازمین سرکار کے متعلق ہے ۔ میں نے مختلف محکمہ جات کے Pay Scales کا بغور مطالعہ کیا ہے۔

اور میں انکو اچھی طرح study کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ادنے ملازمین کو اس P y Scale کی revision سے قطعاً کوئی فائدہ نہیں پہنچا ۔ خواہ وہ ریلوے کے ملازمین ہیں— خواہ وہ ہمارے سول ملازمین ہیں ۔ جس آدمی نے آٹھ یا دس سال کی ملازمت کر لی ہوئی ہے ۔ اسکو ایک پائی بھی فائدہ نہیں پہنچتا ۔ البتہ جن ملازموں کی ملازمت دو چار سال ہے انکو فائدہ پہنچتا ہے تو چھوٹے ملازمین تنخواہوں کے مجوزہ سکیل میں لمبی چوڑی تبدیلیوں کے لئے چلا رہے ہیں ۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنے چھوٹے ملازمین کیلئے اس میں کچھ نہ کچھ تبدیلیاں ضرور کرنی چاہئیں ۔ تاکہ سبھی ملازمین کو کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچ سکے ۔

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) ۔ پیشتر اس کے کہ کوئی اور صاحب تقریر کرے ۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ڈیڑھ بجے میں Winding up of speech کرونگا اور میرا خیال ہے ۔ کہ تیس چالیس منٹ مجھے درکار ہونگے اور ایک دو منسٹر صاحبان ان باتوں کا جواب ذاتی طور پر دینگے ۔ جوکہ خواجہ صاحب نے فرمائی ہیں ۔ لیکن آپ ایسا کیجئے کہ ادھر سے بھی کوئی آدمی بول سکے اور ڈیڑھ بجے کام ختم کرلیں Winding up of speech کروں ۔ ڈیڑھ گھنٹہ یا پونے گھنٹے کیلئے میں بولونگا تو آپ اسی لحاظ سے وقت کو adjust کر لیجئے ذاتی طور پر تو خواجہ صاحب کا جواب دو صاحبان دینگے میں تو Windi g up of speech کرونگا ۔

Mr. Speaker: There are two stages one is passing of the Bill, and the other is the consideration of the Bill. So if Khawaja Sahib wants to have his say on all the points at the consideration stage, then I would put the question at the passing stage, because there will be very short time left.

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh) : Sir, we should fix time so that we know at what time we should start clause by clause consideration. The Bill should be passed today.

خواجہ محمد صفدر - مجھے پورا پورا احساس ہے کہ اس بل کو آج ڈیڑھ بجے تک پاس ہونا ہے - مجھے اسبات کا بھی احساس ہے کہ اسکے بعد شق وار اس پر بحث ہونی ہے - جناب والا - میں درخواست کرونگا کہ ۱۲ بجے تک اس اسٹیج تک اسے جاری رکھا جائے اور ہم اسکو clause by clause لے لیں اور اسپر کوئی .....

وزیر خزانہ - ہم clause by clause کیسے کر سکتے ہیں -

خواجہ محمد صفدر - اس پر بحث نہیں ہوگی اس کی میں گارنٹی دیتا ہوں -

وزیر خزانہ - ٹھیک ہے amendment تو کوئی آ ہی نہیں سکتی کیونکہ گورنر صاحب کی اجازت نہیں ہے -

خواجہ محمد صفدر - میں صرف amendment پر بحث کرونگا -

وزیر خزانہ - جناب والا - فرماتے ہیں کہ اس پر وہ بحث کریں گے - کہ amendment آ سکتا ہے یا نہیں میں کہتا ہوں کہ amendment نہیں آ سکتا -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میں عرض کرونگا کہ کچھ غلط فہمی ہو گئی ہے ہمیں وقت کو اسطرح تقسیم کرنا چاہئے کہ سارے دوستوں کو موقع ملے اسلئے میں تجویز کرتا ہوں کہ جو بحث ہو وہ قانونی ہو اور اس قانونی نقطے پر بھی بحث ہونی چاہئے کہ ہماری ترامیم جائز ہیں یا ناجائز ہیں- (قطع کلامیاں) -

وزیر خزانہ - خواجہ صاحب کو میں بتاؤں کہ amendment کے بعد پھر اگر amendment پر بحث کے لئے پون گھنٹہ دیا جائیگا تو دو گھنٹے اور ضائع ہونگے اسلئے امنڈ منٹ نہیں آ سکتے -

خواجہ محمد صفدر - کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا - جناب والا - میں اپنے محترم دوست شیخ صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اگر ۱۲ بجے تک موجودہ بحث جاری رہے اور پون گھنٹے یا ایک گھنٹے میں قانونی بحث ختم ہو جائے تو دوسری خواندگی شروع ہو جاویگی - دوسری خواندگی ایک بجے ختم ہو جائیگی - جناب وزراء صاحبان اپنے اپنے جوابات اس کے بعد دیں گے اور ایک بجے تمام ترامیم زیر بحث آ جائیں گی پھر تیسری خواندگی پر شیخ صاحب تقریر فرمالیں -

Begum Jehan Ara Shahnawaz : Sir, in all the civilized countries where democratic forms of Government, have been constituted, every member of a responsible House waits for a day of this type. The ten minutes that have been given to us for speaking on cut motions are not sufficient even to explain one point. Today is the day for which many of us have been waiting. A person like myself has not purposely spoken on some of the most important cut motions because I feel, and every speaker does feel, that unless there is sufficient time to explain one's point of view, no useful purpose can be served by speaking on the motions.

Mr. Speaker : But Begum Sahib 11-30 a.m. has been fixed in consultation with both the sides. Khawaja Sahib has also conceded just now.

Begum Jehan Ara Shahnawaz : I have all along objected to it. I got up every time.

Mr. Speaker: I could not follow the lady member but both the sides have agreed.

Begum Jehan Ara Shahnawaz : Then what sort of Parliament we are sitting in where we cannot get even half an hour to explain our points of view. This is nonsence. That is what I would call it. I will say for God's sake don't cut short the discussion.

Mr. Speaker: The lady should please withdraw the word 'nonsence'.

Begum Jehan Ara Shahnawaz : I withdraw.

وزیر خزانہ - بیگم صاحبہ سے میں عرض کروں کہ چار دن تو جنرل ڈبیٹ رہا پھر 2nd sitting بھی کروا دی ۔ دو دن سپلیمنٹری گرانٹ میں صرف ہوئے کل contingency تھا ، اسپر بھی جنرل ڈبیٹ کروا دیا ۔ اسطرح سات دن میں نے انکو دئے اسکے بعد اور وہ کیا چاہتی ہیں ۔ کیا وہ چاہتے ہیں کہ یہ ۳۰ تاریخ کے بعد پاس ہو ۔ اگر خواجہ صاحب اپنے ٹائم میں سے انکو دیدیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

Begum Jahan Ara hahnawaz : My point is that the Finance Minister has got all the proceedings of the Central Assembly where three weeks used to be given to the Central Assembly Members to discuss the Railway Budget and the General Budget and have been given only seven days for the General and four days for the Railway Budget.

Minister of Law : Sir, we are sorry that we cannot accommodate Begum Sahiba.

Begum Jahan Ara Shahnawaz : I want to speak now.

Mr. Speaker : When her turn comes she will be given time.

خان اجون أخان جدون (مردان - ۴) - جناب سپیکر ۔ یہ فائننس بل جو اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے اسکے متعلق میں چند گذارشات پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ ہمارا ملک undeveloped ہے اور ٹیکسز کے بغیر کسی ملک کی ترقی کے لئے فنڈ فراہم نہیں ہو سکتے اگرچہ زیادہ تر دارو مدار ہمارا Foreign Aid اور Loans پر ہے لیکن اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے لئے ہمیں زیادہ سے زیادہ contribution کرنا چاہئے ، اس بل میں مزید دس فیصدی

لینڈ ریونیو پر ce s لگایا گیا ہے اسکے متعلق میری گذارشات یہ ہیں کہ جو چھوٹے کاشتکار اور جنکی زمینیں بہت تھوڑی ہیں ان کی ضروریات کافی ہیں اس بل میں Para 3 میں گورنمنٹ نے پرووِیزن رکھی ہوئی ہے ۔

In clause 4(3) it is given—

"Government may, by notification, exempt any class of persons from the payment of the whole or any part of the cess or reduce the rate of the cess leviable on any class of land".

تو یہ میرے خیال میں گورنمنٹ نے رکھی ہیں اس لئے کہ اگر کسی کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہو تو اسکی تشریح بعد میں کی جائے اسکے لئے میری تجویز یہ ہے کہ وہ چھوٹے کاشتکار جنکی زمینیں بہت قلیل ہیں انکو consider کیا جائے اور انکو جائز سہولتیں دی جائیں ۔ دوسرے میری گذارش ہے کہ وہ قبائلی علاقے جو سن ۵۳ میں سردان اور ہزارہ سے شامل کئے گئے تھے انکی سیٹلمنٹ مکمل ہو چکی ہے اور اس سال سے ان پر پہلی دفعہ مالیہ تجویز کیا گیا ہے اور انہوں نے اسے ادا کرنا قبول کیا ہے وہ دینے کیلئے تیار ہیں ۔ مگر چونکہ پہلی دفعہ مالیہ تجویز کیا گیا ہے تو اس پرووِیژن کے پیرا ۳ میں جو گنجائش رکھی ہے ۔ گورنمنٹ نے اپنے لئے وہ اس پر نہ لگایا جائے ۔ کیونکہ وہ پہلی دفعہ contribute کر رہے ہیں اور دوسری اہم وجہ یہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ contribute کریں لیکن انکی حالت یہ ہے کہ وہاں کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا ۔ بجٹ کے مطابق غیر ترقی یافتہ علاقوں کی طرف توجہ دی گئی ہے اور اگر یہ توجہ دی جاتی رہی تو کوئی وجہ نہیں کہ انکا standard of living ترقی یافتہ علاقوں کے قریب کیوں نہ آجائے تو اسوقت میری گذارش ہے کہ اس طرف توجہ دینی چاہئے ۔ دوسری گذارش میری یہ ہے کہ تنخواہوں کے سکیل بھی عجیب قسم کے fix کئے ہوئے ہیں ۔ مثال کے طور پر ایک کمپاونڈر جو کہ میٹرک ہے اسکی تنخواہ اتنی ہی ہے جتنی کے نان میٹرک کی ۔ تو اس Disparity سے نقصان پہنچتا ہے جو کم تعلیم یافتہ ہوتے ہیں اور جو کمپاونڈر بنے ہوئے ہوتے ہیں انکو revised scale نہیں دینے چاہئیں ۔ یہ چھوٹے صوبوں کے لئے نا انصافی ہے اور انکے چھوٹے لوگوں کے لئے بھی ۔ تو میں یہ گذارش کروں گا کہ اس چیز کو unif کریں ۔ ذمہ داری ایک ۔ status ایک ۔ تو یہ disparity رکھنا چھوٹے صوبوں کے ساتھ بے انصافی ہے ۔

سردار خالد عمر (لاہور۔ م)— جناب والا ۔ میں افسوس سے کہتا ہوں کہ ہم اس ملک کو زراعتی ملک کہتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ زراعت ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے ۔ جناب والا ۔ جو بھی حکومت آئی اس نے ان دیہات کے لوگوں سے فائدہ اٹھایا اور ان سے چھوٹے وعدے ہمیشہ کئے کہ آپکے لئے یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے ۔ مگر جناب انکی بہتری کے لئے ملک میں کچھ بھی نہیں کر سکے ۔ یہ طبقہ تو آپکے لئے بھی قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائیگا جناب والا ۔ اس طبقے نے ہمیشہ حکومت کا ساتھ دیا اور حکومت نے ہمیشہ اس پر بوجھ ڈالا ہے ۔ یہ پھوڑا اگر پھوٹ گیا تو اس دن آپکو پتہ چلے گا کہ اس ملک میں کیا ہوگا ۔ ہم میں گنجائش نہیں کہ ہم ٹیکس زیادہ دے سکیں ۔ میں نے ٹیکس پر مطالعہ کیا ہے اور اسکو آپ نے Discuss کیا ہے لیکن میں بتانا چاہتا ہوں کہ کاشتکار پر Direct اور Indirect taxation اسی قدر لگتی ہے کہ اب ہم برداشت نہیں کر سکتے ہم معاملہ دیتے ہیں ۸۰ فیصدی دیہاتیوں اور کاشتکاروں پر اس طرح Indirect taxation کا بوجھ پڑتا ہے کیوں نہیں کسی فیکٹری کے اوپر کسی کیمیکل انڈسٹری کے اوپر آپ ٹیکس لگاتے ۔ اس طرح صرف ۱۰ فی صد کو ٹیکس لگے گا ۔

جناب والا ۔ میں اس حکومت کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ خدا کے واسطے آپ ہمارا خیال کیجئیے ۔ ہم ہمیشہ حکومت کے ساتھ رہتے آئے ہیں جس کی مجھے شرم آتی ہے ۔ ہم اسکو احساس دلائیں گے کہ ہم بھی کچھ ہیں کچھ agitation کر سکتے ہیں تو پھر ہی ہماری کچھ بہتری کی جائے گی ۔ جناب والا ۔ میری گذارش یہ ہے کہ کاشتکاروں پر مزید بوجھ ڈالا گیا جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے تو ہم اس معیار کو نہیں پہنچ سکیں گے جس کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر ہماری آمدنی بڑھائی جائے تو ہم Development Cess دے سکتے ہیں ۔ جناب والا ۔ میری تجویز یہ ہے کہ ہمیں اپنی غریب ۸۰ فی صد آبادی کے مفاد کی طرف بھی دیکھنا چاہئے ۔ بجائے اس کے ہم دوسرے ممالک میں جا کر بتائیں کہ ہم نے اتنے ایگریکلچرل ٹیکس لگائے ہیں اس لئے ہماری ڈویلپمنٹ کے لئے ضرور روپیہ دیا جائے ۔ جب کے کوئی ڈویلپمنٹ ہی نہ ہو نیشنل انٹریسٹ ایک طرف ہے اور دوسری طرف غریب آبادی ہے اب سوچنا ہے کہ کیا ضروری ہے اور موزوں ہے اور کس کے لئے قربانی کرنے کی ضرورت ہے اس لئے میں ان الفاظ کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ ہم اس ٹیکس کو دینے کے لئے بالکل تیار ہیں کیونکہ

یہ ہمارے National interest میں ہے اور ہم اس میں
کوتاہی نہیں کریں گے مگر آگے ہمت نہیں ہے کہ ہم کچھ اور ٹیکس
برداشت کر سکیں ۔

Begum Jehan Ara Shahnawaz :—(LAHORE, MULTAN DIVISIONS):—Mr. Speaker, Sir, in any democratic form of Government the opposition has a very vital role to play and it is their duty to place constructive suggestions before the Treasury Benches, which the Leader of the Opposition has been doing and some of us also have been adding to them. Wise Governments and wise Treasury Benches always welcome useful constructive suggestions and they not only welcome them, but accept those which are useful in running the administration. During the discussion on General Budget, I raised some vital basic issues, but unfortunately not a single one of them has been replied to. Through you, Sir, I would request the Finance Minister to kindly throw some light on what they are proposing to do. Firstly, I said that out of 168 crores of development fund, only 20 crores had been allocated to plans that directly contribute to the national income and the rest of the money had been given to indirect schemes. No reply had been given to this point. My second point was that there are very few economic systems in the world, like democratic, presidential, communist and what we call Islamic socialistic system. What are the powers catering for ? Do they want to work, as they say, for the Islamic Welfare Socialistic State or do they wish to go back to fuedalism. ? No reply had been given to this either. Let me, through you, once again say to the Treasury Benches that the people want a happy blending of Islalmic ideals coupled with modern progressive schools of thought and the Treasury Benches should start working for a Social Islamic State as soon as possible.

As far as Adimistration is concerned, I had to place a number of points before the House today. But as you have imposed a time limit I shall touch two or three aspects only, because I have also to talk about the statutory bodies for which you and the Minister for Agriculture promised to give me more time, and I remind you of your promise. As far as the Administration is concerned, I have already pointed out, that the Ministers should tour less and sit more in their offices and frame policies. I would also request that the Technical Departments should have technical experts as Secretaries to handle technical affairs, well versed in their own spheres, advise the Ministers on technical matters and help to carry on and implement the policies of the Ministers.

Now, Sir, this new regional system of administration that has been introduced is good but unless there is a chief to co-ordinate and to supervise the administration of these Regional Directorate, there is overlapping and co-ordinate. There will be no success in this system because the Secretaries are much too busy and there are too many Departments in their hands. They cannot spare time to scrutinise every director's suggestions and files that sent to them and help to co-ordinate work.

Some of the Members on this side of the House unfortunately have said that there is no need of a Revenue Board. I am not one of those persons who agree with this suggestion because the Revenue Board has a number of very important functions to perform. One of them is that it has an appellant jurisdiction of the highest type as far as the Revenue Department is concerned. This suggestion means abolishing the Supreme Court of the Revenue Department. As long as the Judiciary and Executive are not divided it is necessary that the Board should retain this powers. I do not have the time to go thoroughly into this question. I believe that the Revenue Board is playing a very important part in setting right the injustices done by local officials and should continue its good work,

Mr. Speaker—Sir, through you I would ask the Treasury Benches to establish a Women and Children's Bureau as happens to be the case in all civilised and progressive countries especially in Great Britain and American to collect information regarding the conditions of women and children.

Now about the statutory bodies. I assure you we are very happy over the fact that statutory or semi-autonomous bodies like the Assistant Deputy Commissioner, the P. I. D. C., and WAPDA have been constituted and are rendering useful service to the country and the nation. There are certain suggestions in connection with their working.

It is quite right that the main work of the Assistant Deputy Commissioner is to see to the credit requirements of the Zamindars, that it should be made available to them easily to see their marketing requirements and provide facilities for marketing their produce. Thirdly to give guidance to the agriculturists how to improve their lands, and how to increase their produce and their small incomes. It is very good that they have decided to have model farms, but I would very much like to suggest that apart from these farms, the tenants should be asked to form co-operatives and run their farms on co-operative basis.

As far as the P. I. D. C. is concerned, its role should mainly be to see that basic industries are taken in hand and wherever private sector is ready to come forward to do so take the industry in hand, well and good. But it should be for the P. I. D. C. to see the feasibility of these projects. Not only that, if these industries are handed over to the private sector it should be for the P. I. D. C. to advise them. They should give technical advice if necessary, where the industry should be located and how to work it, etc., etc. That should be the main work of the P. I. D. C. They should see the feasibility of the project after they are handed over to the private sector and guide them to set up the industry where it should be set up. As far as some of the basic industries are concerned, which the private sector is not willing to handle, these should be taken up by the P. I. D. C. Our Government should not commit the blunder of handing them over to foreign concerns as they have done recently when a fertiliser plant was to be put up in Sind. Although the the Central Government had given permission to the P. I. D. C. and foreign exchange was available with the P. I. D. C. it was handed over to a foreign concern. The job should have been done by the P. I. D. C.

Now let us take up the case of WAPDA. WAPDA has three roles to play. One of them is the replacement of the Indus Basin Works. For that two dams have to be constructed-Mangla Dam and Tarbela Dam. Unfortunately when we asked for thirteen hundred million dollers the World Bank insisted on giving us not more than eight hundred million under the pressure of the Indian Government which was very wrong, because we had made it clear to them that we could not be able to complete them in less than thirteen hundred million dollers. Now the cost has risen to eighteen hundred million dollers. I would suggest that WAPDA should try to finish these two dams before they take up anything also.

Mr. Speaker—The member may make her last point.

Begum Jehan Ara Shah Nawaz: Sir, you promised to give me some more minutes to talk about the statutory bodies. If the Ministers for Agriculture is ready to fulfil his promise I may be given ten minutes more to speak on some important questions, concerning WAPDA.

Now, Sir, WAPDA should concentrate on building these dams and building of the link canals at a later stage so that by 1970 when India stops water we should have the water in the dams and the carriage of it come later.

About waterlogging I would submit that WAPDA should take up the projects where waterlogging has just begun to so that they should be able to stop the water logging to save the area instead of starting reclamation work later which would cost much more and may not be a success.

Now I come to power which is most important. Give me three minutes more. We are very happy that WAPDA has succeeded in the development of power. I congratulate the n on their success. But I would request that they should not concentrate on its distribution. That should be left in the urban area to the private sector. Let the companies carry on.

Sir, although the WAPDA says that it has got power but when the companies and people ask them to give power it is not given. Take the case of the interim capital. Repc ' asked for more powers. 4,500 connections were waiting but WAPDA refused to give power to them. If necessary new circuits should be installed. Then, Sir, it is very strange that whereas in every Act power is given to every private concern and propose to go to the Court for justice it is only in the WAPDA Act that no such clause exists. There should be such a clause and the Act should be amended. Now, Sir, if my house burns tomorrow because of the mistake of the WAPDA, I cannot go to a Court and cannot ask for any compensation.

Then, Sir, I would suggest that WAPDA, PIDC and the ADC should be given a free hand to come to any agreement with any foreign power, especially the East European powers who are ready to give us every thing which we require, water meters etc. at a very low costs against rupee exchange deferred payment or barter system. Why is it that they are being stopped from dealing with East European countries ? They are offering us material at much less of the price charged by other countries. For instance Japan is asking for and 1.7) for Water meters whereas Italy is charging much more. They should be allowed to do so.

Mr. Speaker : The time is up. Yes Mr. Sohail. (Interruptions).

Mr. S. M. Sohail (KARACHI II) : With your permission Sir, I would like to draw the attention of the Finance Minister to the aspect of taxation on capital appreciation of urban immovable property. Under the provisions of this Act Sir, it will come into force from the 1st of July. It was, therefore, reasonable Sir, that taxation on capital appreciation should be on that chunk of appreciation, which takes place after the 30th of June and on such date as the property is pen for assessment of capital appreciation by sale, exchange or otherwise, as provided in the Finance Act. The implication Sir, is, that if you don't provide for this, then what you are doing is that you are taxing appreciation that has taken place in all the years that have gone by. I would illustrate it, Sir. Supposing a man inherited a property or purchased a property in the year 1950 and is keeping that property uptil now and he has not disposed it off by sale, exchange or otherwise, now Sir after this Act, if he sells it in the year 1965, then under the provisions of this Act what will happen will be that he will be taxed for the difference between the value obtaining in 1950, and the date on which the question of taxation opens. I would submit that this is extremely unreasonable and this is rather giving a privileged position to all those who have sold before the 30th of June 1963, as against those who have retained properties ever since 1950 and after the 30th of June 1963. I would submit Sir, that all schemes of taxation have to take into consideration the fact that you cannot the respectively, that you are going to fix for improving a tax on whatever principle you adopt, should be after the date when you introduce

the tax. But in this case Sir, as I submitted before, here you will be taxing retrospectively for all the appreciations that have taken place in all these years. I would submit Sir, that this would be unprecedated and this is something which should be considered by the Finance Minister because it goes against the basic principles of taxation and it will cause considerable hardships to all those assessees, who are going to be affected by it.

Now Sir, one word regarding the land revenue. On this point Sir the Leader of the Opposition has tried to put forward a principle of taxation and he is of the opinion that land revenue should be charged and assessed on the same principles as income tax, that it, giving relief to a certain number of people of lower income and thereby fix a sliding scale. I would, in respect, disagree with him because the two taxes, the income tax and the land revenue tax, are based on two different principles altogether. The land revenue tax is based on the assumption that all lands belong to the State and the landlords have obtained those lands from the State, and they have got a limited right in that land. That being so, the State cannot discriminate between one per son and another person in the matter of land revenue. It may be Sir, that a very rich person, a multi millionaire, may have ten acres of land and a comparatively poor person may have a larger area of land. For that reason, the land revenue cannot be suited to that objective, namely the income. The principle of income tax is taxation on income and the individual income of a person is not the property of the State, but for purposes of revenue, it has been deemed advisable that a person, who earns more, should be pay more to the State, and, therefore, the income tax has been based and drawn up on the basis of sliding scale. The position is different-quite different in the area of land revenue This view point has been repeatedly pressed in this House and, therefore, I would wish to make it clear that the principles underlying these two taxes are different, and the land revenue scheme of taxation cannot be put on the pattern of the income tax scheme of taxation, the simple difference between the two being that in the case of land revenue, the charge is on account of the holding of property from the State and there cannot be any differentiation and discrimination on that and everybody will have to pay according to the area of the land be holds.

Now Sir, the third thing that I have to say is, and again in this I need the indulgence of the Finance Minister, that the service rules and the emolument rules of the service for the whole of Province should be idential and should be drawn up so that there may not be discrimination between one area and another area. I would draw his attention to only one aspect of the matter. At Karachi the doctors, who are employed by Government, are at present drawing lesser salaries than those who are employed by the West Pakistan Government. The position was this Sir, that they were under the Centre and their salaries were regulated by the centre, which was less than what West Pakistan is now paying. The Centre has now revised and their salaries are now higher, but the Karachi doctors cannot get the benefit from that because now they are under West Pakistan. I would submit that not only this but there may be other scales of pays of Government employees, who may be suffering. Therefore at the earliest moment something should be done so that the pay scales and the service rules of the employees of West Pakistan should be rationalised and there may not be any heart burning on this score.

A useful suggestions has been made by the Leader of the Oppostion on demanding that so far as the laws are concerned, there should be a Commsision, or some Committee, or whatever it may be, for the purpose of bringing all laws at par so that all the areas should be governed by similar laws.

One thing more Sir, before I finish my speech. We have noticed in this House that a number of assurance are given. Assurances are necessary for the purpose of carrying out certain pieces of legislation, and on occasions assurances have been given. They are quite consistent with parliamentary practices. But Sir what is not consistent with parliamentary practices is that in several cases those assurances have been overlooked on account of heavy work being done by the Ministers. I submit that overlooking of these assurances is a parliamentary lapse and it gives a feeling of a vote of non confidence in the country. I submit Sir, that all the assurances that have been given on the floor of the House may be collected and may be put up before the Ministers so that they may implement them at the earliest opportunity. I would refer to one assurance only that was in the contest of Karachi. It was stated that in all future housing schemes that were going to be formulated for Karachi, it will be taken into consideration that those houses are built on the sites these people are living by way of multi-storeyed buildings, and not at places ten or fifteen miles away from the city, thereby creating a conveyance probelm .

With that Sir, I take my seat.

مسٹر عبدالرازق خان - جناب والا.....

Mr. Speaker—One hours is left now, and I will allow only five minutes to each speaker.

Mian Abdul Latif—Sir, let the number of speakers be less, but the time should not be reduced.

Mr. Speaker—Don't waste time.

میاں عبدالطیف - جناب والا - پانچ منٹ نہ کیجئے -

Mr. Speaker : Five minutes only.

مسٹر عبدالرازق خان - (مردان - ۳) - معزز وزیر خزانہ نے اس معزز ایوان کے سامنے جو فنانس بل پیش کیا ہے اس میں بعض ٹیکسوں کو برقرار رکھا گیا ہے اور بعض نئے ٹیکس عائد کرنے کے متعلق بل پیش کیا گیا ہے۔

جناب والا - لینڈ ریونیو میں Devlopment Cess ۳۵ فیصد بڑھانے کی جو تجویز کی گئی ہے میں اس کے متعلق اپنی گذارشات پیش کروں گا۔

جناب والا - کہا یہ گیا ہے کہ لینڈ ریونیو پر Cess اس لئے بڑھایا جا رہا ہے کہ ایگریکلچر سیکٹر کو مغربی پاکستان میں ترقی دی جائے اور اس مغربی پاکستان کے علاقے کو develop کیا جائے اور جو تھوڑی آمدنی والے لوگ ہیں ان کا معیار زندگی اور اونچا کرنے کے طریقہ استعمال کئے جائیں -

جناب والا— جہاں تک ٹیکس لگانے کا تعلق ہے اس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ہم ترقی کرنا چاہتے ہیں اور اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے عوام کی زندگی بھی اسی طرح ہو جیسی کہ ہمارے سرمایہ دار اور لینڈ لارڈ طبقہ کی ہے تو اس کے لئے یقیناً ہمیں پیسہ خرچ کرنا ہوگا اور اس پیسہ کے حاصل کرنے کے لئے ہم باہر سے امداد لیں گے ۔ یا خیرات لیں گے یا ٹیکس لگا کر عوام سے وصول کرینگے ۔ پہلے ہماری خارجہ پالیسی ایسی تھی کہ ہمیں باہر سے زیادہ سے زیادہ امداد ملنے کی توقع تھی ۔ اب پاکستان کے عوام کے زبردست اصرار پر حکومت مجبور ہو گئی ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ بیرونی امداد پر زیادہ سے زیادہ انحصار نہ کیا جائے اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی کوشش کی جائے ۔ اس لئے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ ہم اپنی ترقی کے لئے کچھ نہ کچھ زائد ٹیکس عائد کریں ۔

جناب والا ۔ Development Cess جو لگایا گیا ہے اگر اس صورت میں صرف ان لوگوں پر لگایا جاتا کہ جو ادا کر سکتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں تھا لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس ٹیکس کے لگاتے وقت قطعاً اس امر کی پروا نہیں کی گئی ۔ کہ عوام کی ترقی کے لئے جو ٹیکس لگایا جا رہا ہے ۔ وہ زیادہ تر نچلے طبقہ پر ہوگا—جیسا کہ لیڈر آف دی آپوزیشن نے کہا ہے کہ پچھلے سیشن میں وزیر صاحب نے یہ وعدہ کیا تھا کہ جو شخص ۲۰ روپیہ یا اس سے کم مالیہ ادا کرتا ہے ۔ اس پر Development Cess نہیں ہوگا اور ہمیں امید تھی کہ یہ ہٹا دیا جائے گا ۔ مگر اس فنانس بل میں ۱۰ فیصدی کا اضافہ کر دیا ہے ۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ۳۰ روپیہ یا اس سے کم مالیہ ادا کرنے والے پر ۲۵ روپیہ کی بجائے ۳۵ روپیہ Development Cess دینا پڑے گا—اگر اسوقت یہ تجویز ہوتی کہ ۲۰ روپیہ یا اس سے کم مالیہ ادا کرنے والے پر Development Cess عائد نہیں کیا جائے گا ۔ بلکہ اس سے اوپر ۵۰ یا ۱۰۰ روپیہ مالیہ ادا کرنے والے پر عائد ہوگا ۔ تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوتا ۔ اس لئے میں وزیر خزانہ سے گذارش کروں گا کہ وہ اپنی تجویز دوبارہ غور کریں اور اس فنانس بل کے پاس ہونے سے پہلے اسے صحیح کرنے کے لئے قدم اٹھائیں گے ورنہ اس سے یہ ظاہر ہوگا ۔ کہ ان کی پالیسی صرف یہ ہے کہ جس طرح ہو وقت گزارہ جائے ۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ کسی متعین پالیسی کے تحت ۲۰ روپیہ یا اس سے کم مالیہ دینے والوں پر Development Cess نہ لگانے پر غور فرمائیں ۔

مسٹر علی گوہر کھوڑو۔ (لاڑکانہ ۔ ۲) ۔جناب والا۔ گذشتہ چار سال سے ٹیکس لگا ہوا ہے ۔ آرڈیننس کے ذریعہ یہ ایک مساواتی ٹیکس لگا ہوا ہے ۔ و غریب لوگ ۶۰ روپے سالانہ کماتے ہیں ان پر بھی ۵ روپیہ ہے اور جو سال میں کروڑوں کماتے ہیں ان پر بھی ۵ روپیہ یعنی اسی حساب سے ٹیکس لگا ہوا ہے ۔ اس سے قبل دیہات میں کچے مکانوں پر کبھی ٹیکس نہیں لگا تھا ۔ انگریز کی غلامی میں بھی ایسا ٹیکس براہ راست نہیں لگا اگر کسی کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوتا ہے تو اس پر ٹیکس ۔ لڑکا مرتا ہے تو اس پر ٹیکس ۔ شادی کرتا ہے تو ٹیکس ۔ کچا مکان بناتا ہے تو ٹیکس ۔شہر میں مرغی لے جاتا ہے تو ٹیکس ۔ غرضیکہ کوئی ایسی چیز نہیں جس پر ٹیکس نہ لگایا ہو ۔ اس کے عوض کسان کو کیا ملتا ہے ۔ کچھ نہیں ۔ ملیریا ہو جائے تو کونین نہیں ملتی ۔ چیچک Small-pox کے ٹیکے نہیں لگائے جاتے ۔ ہزاروں لوگ اس کی وجہ سے مر رہے ہیں ۔ سڑکیں ہیں تو ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی ۔ میں حیران ہوں کہ پھر یہ کس لئے ان غریبوں پر ٹیکس لگا رہے ہیں ۔

صدر پاکستان اور خان پیر محمد خان صاحب جب سکھر میں آئے ۔

Mr. Speaker : Please don't talk about the President.

Mr. Ali Gauhar Khuhro : I am not going to Condemn anybody. In five minutes, I am just going to narrate the demands of that area.

سندھ میں جو لگان لیا جاتا ہے اس کی percentage بہت زیادہ ہے سروے نمبر ۱۵ یا ۲۰ ایکڑ کا ہے۔ بڑی مشکل ہے ۔کوئی آفت آ جائے یا پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی ۔ کی high handedness کی وجہ سے پانی نہ ملے تو آپ اندازہ لگائیں کہ بچارہ زمیندار اتنے ٹیکس کہاں سے ادا کرے ۔ مثال کے طور پر میں عرض کروں گا کہ اگر ۱۵ ایکڑ پر کاٹن کاشت کریں تو اس پر ۳۰۰ روپیہ لگان ادا کرنا پڑتا ہے ۔ آمدن صرف ۱۰۰ روپیہ ہوگی ۔ یعنی ۲۰۰ روپیہ اپنے گھر سے دینے پڑیں گے ۔ کئی ایسے زمیندار ہیں جو ۵۰ فیصدی زیادہ لگان دیتے ہیں Assessment کے مطابق ۳۳ فیصدی سے زیادہ لگان نہیں ہوتا لیکن زمیندار ۷۰ فیصدی دیتے ہیں جب اس کی recovery ہوتی ہے تو زمیندار بیوی کے زیورات بھینس یا بیل بیچ کر پٹواری کو لگان دیتے ہیں ۔ یہ واقعات ہیں میں حیران ہوں کہ دوبارہ سروے کیوں نہیں کرتے ۔ اس میں کیا دقت ہے ۔ آپ کروڑوں روپیہ ٹیکس لیتے ہیں ۔ چار پانچ لاکھ روپیہ خرچ کرکے سروے کیوں نہیں کرتے آپ میں ہمت ہی نہیں ۔ اسمبلی سے دس روز پہلے ایک آرڈیننس نکال دیتے ہیں ۔ لینڈ ریونیو کوڈ بنا ہوا ہے ۔ اس کے مطابق ایک کچی اینٹ بھی

نہیں لگا سکتے سروے نمبر میں کچا مکان نہیں بنا سکتے۔ یہ حالت ہے زمینداروں کی۔ غلامی کا طوق ان کے گلے میں پڑا ہے جو خدا جانے کب نکلے گا ۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان کی حالت درست ہو تو ایسی amendments کی جائیں کہ ان کی مشکلات دور ہوں ۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ممبران تعاون نہیں کرتے ۔

اس کے بعد میں پرائمری ٹیچرز کے متعلق عرض کروں گا ۔ ان کی تنخواہ صرف ۶۰ روپیہ ہے ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن سے پڑھکر ہم نے بی اے وغیرہ کیا ہے ۔ لیکن ہم ان کے لئے اتنا بھی نہیں کر سکے کہ دس روپیہ تنخواہ میں بڑھا دیں ۔ اس ترقی کے دور میں آپ دیکھتے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے ۔ میں اپنی محترمہ وزیر تعلیم سے عرض کروں گا کہ جب پٹواری ترقی کرے تو وہ سپرنٹنڈنٹ وغیرہ بن سکتا ہے یا کوئی کارک ڈی سی بن سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ایک ٹیچر زندگی بھر ٹیچر ہی رہے ۔ کیا اس کے لئے ترقی کا کوئی راستہ نہیں ۔ کیا وہ ترقی کرکے اسسٹنٹ انسپکٹر آف سکولز نہیں بن سکتا ۔ ساری زندگی ٹیچر رہنے کے بعد ریٹائر ہونے سے پہلے جب ترقی کا کوئی موقع ملتا ہے تو direct recruitment سے نئے آدمی لے لئے جاتے ہیں ۔ غلامی کے زمانے میں انگریزوں نے یہ پرائمری ٹیچرز کا حق رکھا تھا ۔ تاکہ پچپن برس کی عمر میں ریٹائر ہونے سے پہلے کوئی دو تین برس وہ Inspecting Job کر سکے ۔

Mr. Speaker: The Member's time is over yes. Mr. Talpur.

میر نبی بخش خاں زہری ۔ جناب والا ۔ وہ ایک ہی مرتبہ کھڑے ہوئے ہیں اور آپ نے انکو بولنے کا موقع دیدیا ہے جبکہ میں کئی مرتبہ بولنے کی غرض سے اٹھا ہوں ۔ مگر مجھے موقع مرحمت نہیں کیا گیا ۔

Mr. Speaker—The Member had given up in favour of Mr. Talpur.

میر حاجی محمد بخش تالپور ۔ جناب والا ۔ عرض یہ ہے ۔ کہ ہر مہذب حکومت چاہتی ہے کہ وہ ترقی کرے اور اس ترقی کیلئے اگر ٹیکس لگانا بھی پڑے تو گھبرانا نہیں چاہئے ۔

میر نبی بخش خاں زہری ۔ جناب مجھے موقع نہیں دیا گیا ۔

Mr. Speaker—The member should not interrupt like this.

میر حاجی محمد بخش تالپور— تو جناب اب ہمارے ملک میں بہت سی ترقیاتی سکیمیں چل رہی ہیں ۔ تو یہ لازمی ہے کہ تھوڑا بہت ٹیکس

ہم برداشت کریں اور برداشت کرنا پڑیگا ۔ لیکن میں اس Land Revenue Cess پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ ہمیں یہ پتہ لگا ہے۔ کہ چونکہ سندھ کا لینڈ ریونیو زیادہ ہے ۔ اسلئے پنجاب کا مالیہ بھی تھوڑا بہت بڑھا دیں ۔ اور ایک سطح پر دونوں کو لے آئیں ۔ خیر یہ تو ٹھیک بات ہے ۔ ریلیف تو ہمیں دینا چاہئے تھا ۔ مگر اسکی بجائے کسی اور کا مالیہ بڑھا دیا گیا ہے ۔ لیکن جناب والا۔اس میں بھی ہمیں $\frac{1}{2}$ فیصدی سے زیادہ دینا پڑتا ہے ۔ اور وہ حقیقتاً پانچ فیصدی ہو جاتا ہے ۔ اور وہ اسطرح سے کہ پنجاب میں تو مالیہ وغیرہ پر ٹیکس لگا ہے ۔ اور ہمارے ہاں آبیانہ اور مالیہ دونوں کو ملا کر $\frac{1}{2}$ فیصد رکھا گیا ہے ۔ اسلئے اس سے آپکو اندازہ ہوگا ۔ کہ یہ پانچ فیصد ہو جاتا ہے تو مہربانی فرما کر یہ تو نہ کہیں کہ ڈیڑھ فیصد ٹیکس لگایا ہے ۔ اگر ٹیکس لگانا ہے تو بے شک لگائیں البتہ یہ کہیں کہ پانچ فیصد لگایا ہے اور اسکے بعد جناب والا ۔ یہ ٹیکس جتنے بھی لگتے ہیں اسکا منشاء اور مقصد صرف یہ ہونا چاہئے کہ جو علاقے کم ترقی یافتہ ہیں انکو ترقی دی جائے یہ نہیں ہونا چاہئے کہ جہاں پہلے ہی سے سونا برس رہا ہے آپ اس جگہ کو مزید ترقی دیں تو اسکے متعلق بھی ہماری حکومت نے کوئی پالیسی frame نہیں کی ہے اور میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ مہربانی فرما کر پہلے یہ تو طے کریں ۔ کہ وہ کونسے علاقے ہیں جہاں ترقی کی ضرورت ہے تاکہ آپ وہاں پر کچھ کر سکیں اور اگر کوئی آدمی کہے کہ بھئی میرے علاقے کو ترقی دینی چاہئے کیونکہ یہ کم ترقی یافتہ ہے یہ تو نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ لاہور کے بعض ممبروں نے بھی کہا ہے کہ ہمارا علاقہ پسماندہ ہے یہاں بھی ترقی دینی چاہئے ۔ تو لاہور تو پسماندہ نہیں ہو سکتا اور اس لئے ان ٹیکسوں کے علاوہ لاریوں اور بسوں پر بھی ٹیکس لگایا گیا ہے تو میں یہ عرض کرونگا کہ ہمارے ہاں خوش رنگ تھر میں یہ حالت ہے کہ وہاں G.M.C. truck four wheel کے علاوہ اور کوئی ٹرک چل نہیں سکتا اور انکا جو خرچہ ہوتا ہے وہ Irrigated علاقے سے کوئی دس گنا زیادہ ہوتا ہے تو آپ مہربانی فرما کر اس طرف بھی توجہ دیں ۔ یہ نہ ہو کہ ادھر ٹیکس بڑھ جائے اور ادھر کم رہ جائے ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان (ملتان ۔ ۱)— جناب والا ۔ اس ہاؤس میں کافی عرصے سے میں بیگم شاہنواز صاحبہ کے الفاظ سن رہا ہوں کہ وہ اپنی ہر تقریر میں جمہوریت اور ہر بات میں انہوں نے جمہوریت کا لفظ استعمال کیا ہے مگر مجھے بڑا افسوس ہے کہ وہ جس دن منتخب ہوئیں ۔ اسی

دن اس ملک میں جمہوریت ختم ہو گئی - کیونکہ انہوں نے اپنے Electorate کو چھوڑ کر دوسری سمت اختیار کر لی اور Electorate سوچتے رہتے ہیں کہ انکی رہبری کرنے والا کوئی اور Parliamentarian نہیں ہے - تو میں ان سے گذارش کرونگا کہ جمہوریت کے لئے وہ اپنے Electorate کیساتھ رہیں اور انکا کہنا مانیں تاکہ ہمیں بھی پتہ چلے کہ جمہوریت کیا ہوتی ہے - اسکے بعد جناب والا - میں گذارش کرونگا کہ آج خواجہ صاحب نے جو کچھ اس فنانس بل کے بارے میں فرمایا ہے - مجھے بڑی خوشی ہوئی - کہ انہوں نے آج چند تعمیری باتیں کہیں - ان میں صرف ایک بات جو انہوں نے یہ فرمائی کہ زمین پر بھی انکم ٹیکس کی بنیاد پر ٹیکس لگایا جائے - اس سے مجھے ضرور اختلاف ہے - انکے اس پہلو کی تو میں تائید کرتا ہوں کہ جہانتک چھوٹے کاشتکاروں کا تعلق ہے انکو کوئی نہ کوئی Rebate ضرور ملنی چاہئے - مگر جہانتک انہوں نے یہ فرمایا کہ تمام زمینداروں پر انکم ٹیکس کی طرح Sliding Scale مقرر کئے جائیں - مجھے ان سے اختلاف ہے - اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ سہیل صاحب نے جیسا کہ فرمایا ہے کہ . . .

خواجہ محمد صفدر— آپ اسکی مخالفت اسلئے کرتے ہیں کہ آپ بڑے زمیندار ہیں -

نوابزادہ غلام قاسم خان—جی نہیں - بڑا زمیندار تو اب اس ملک میں کوئی رہا ہی نہیں - تو اس سلسلے میں میں یہ گذارش کرونگا کہ زمینوں پر ارضی اور سماوی آفات بھی ہوا کرتے ہیں اور زمیندار اور کاشتکار ہماری آبادی کے اسی فیصد ان پڑھ ہیں - اور وہ حساب کتاب بھی نہیں رکھ سکتے اور انکے لئے ٹیکس سے بھی زیادہ مزید پریشانی ہوگی کہ وہ اپنے حساب کتاب پیش کریں اور آئیندہ تکالیف میں مبتلا ہوں جہانتک جناب والا - اس ۱۰ فیصد Development Cess کا تعلق ہے پہلے تو ہمارا یہی خیال تھا کہ ہم پر بڑی زیادتی ہوئی ہے اور ہم اب بھی یہی سمجھتے ہیں - کہ یہ ہم پر زیادتی ہے - مگر جب ہمیں یہ سمجھایا گیا کہ ایک سو آٹھ کروڑ روپیہ ایگریکلچرل ڈیولپمنٹ پر خرچ کیا جاتا ہے - اور ایگریکلچرل اکانومی کو Raise کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اس مد میں جس پر کہ ۱۰۸ کروڑ روپیہ خرچ کرتے ہیں اس میں کچھ نہ کچھ بھی ٹیکس کیوجہ سے ہی ہم اپنے انٹرنیشنل حالات میں بھی سرخرو ہو سکتے ہیں تو اس بات کے بعد مجھے اتفاق ہے کہ جو ٹیکس انہوں نے لگایا ہے شکر ہے - کہ وہ مالیہ پر نہیں لگایا بلکہ صرف ڈیولپمنٹ Cess پر لگایا ہے جس کی

Repercussions اور کسی فنڈ پر نہ ہونگی ۔ مگر میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ ایک کمیشن ضرور مقرر کیا جائے ۔ کہ جس میں زرعی ماہرین اور اس ایوان کے ممبران بھی شامل ہوں ۔ جو آئیندہ یہ دیکھیں کہ زمین پر جتنے Taxes ہیں انکی Uniforming ہونی چاہئے ۔ Uniformig کو Fix کرتے وقت یہ اندازہ لگایا جائے کہ ایک ایکڑ کی پیداوار کتنی ہے ۔ ایک ایکڑ سے ایک ایک کاشتکار کو کتنی آمدنی ہوتی ہے ۔ اس انکم کے تناسب سے اسپر ٹیکس لگایا جائے تاکہ آئیندہ کوئی change درکار نہ ہو تاکہ وہ اسکے مطابق اسکے تناسب سے ہی وہ Tax ادا کرے ۔ مگر اسکے باوجود زرعی انکم ٹیکس کے متعلق میں نے عرض کیا تھا ۔ حالانکہ یہ اس میں بتایا گیا تھا ۔ کہ مالکان زمین سے ہی یہ وصول کیا جائیگا مگر عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ وہ جو ٹیکس نابالغان کا ہوتا ہے وہ انکے والد سے ہی وصول کیا جاتا ہے ۔ صرف یہی نہیں کہ Collection کی جاتی ہے بلکہ اس کو ٹیکس کہا جاتا ہے تو میں پھر یہ گذارش کرونگا کہ اس کلاز کو بھی ختم کیا جائے ۔ میرے ذھن میں کافی عرصے سے یہ خیال تھا کہ Corruption کو روکنے کے لئے سنیما پر جو Entertainment ٹیکس ہے ۔ وہ ختم کر دیا جائے ۔ اور انکی تین سالہ یا چار سالہ اوسط نکال کر ان پر سالانہ ٹیکس لگایا جائے ۔ تاکہ یہ جتنے انسپکٹر یا دوسرے لوگ جو Evasion کرانے میں امداد کرتے ہیں اور خود بھی کھاتے ہیں یہ معاملہ ختم ہو جائے اور سنیما والوں پر سالانہ ٹیکس لگایا جائے ۔

نوابزادہ افتخار احمد خاں (جھنگ ۔ ۱)—جناب سپیکر ۔ جب دور جام ہم تک پہنچتا ہے ۔ تو اس میں مقدار اتنی قلیل رہ جاتی ہے کہ نشہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ بہر حال جناب والا ۔ کہاں سے الفاظ لاؤں ۔ اور کتنی بار کہوں ۔ اخبار والے بھی تھک گئے یہ ایوان بھی تھک گیا ۔ اور اب تو میں بھی تھک گیا ہوں ۔ کبتک کہوں اور یہ ٹیکسیشن کا اصول کبتک بیان کروں ۔ جناب والا ۔ اب سے ۵ سو سال پہلے انگریز نے ایک اصول وضع کیا تھا ۔ No taxation without representation یہی اصول ہے جس پر آج تمام تمام دنیا میں جمہوریت کے قلعے بنے ہوئے ہیں لیکن یہاں کیا حالت ہے ؟ اول تو ہم عوام کے نمائندے نہیں ہیں ہم انکو Represent نہیں کرتے ہم صرف ۴۰ ہزار جمہوریتوں کے بندے ہیں ۔ اس لئے ہمیں بنیادی طور پر یہ حق حاصل نہیں ہے کہ ہم اپنے عوام پر اپنے باشندوں پر اپنے کسانوں

پر اپنے زمینداروں پر ٹیکس لگایا کریں ۔ ہمیں عوام نے یہ اختیار نہیں دیا ہے کہ ہم فائننس بل پاس کریں ۔

در اصل جناب والا۔ ٹیکس لگانے کے لئے اور ٹیکس بڑھانے کے لئے یہ عوام اور خرچ کرنے کے لئے وہ گیلری والے۔ جناب والا ۔ خرچ کرنے کا اختیار بھی ان لوگوں کو نہیں ہے جنہوں نے ۱۲ فیصدی ووٹ دئے ہیں اسی طرح آپکو منظور یا نا منظور کرنیکا حق بھی نہیں ہے ۔ یہ تو منہ پر سیاہی ملنا ہے ۔ اور ٹیکس بھی لگانے کے لئے آپ کو بتانا ہوگا ۔ اور آپ کو خرچ کرنیکا بھی اختیار نہیں ہے ۔ تو اسلئے جناب والا۔ان تمہیدی جملوں کے بعد میں اس سارے بل پر آتا ہوں مجھے افسوس ہے کہ آپ اسکی ساری دفعات پڑھئے ایک ایک ٹیکس کا بوجھ غریب زمیندار اور کاشتکار پر ڈالا گیا ہے۔ اسکی کیا وجہ ہے؟ کیا آپ کے ملک میں اور پاکستان میں کارخانہ داروں کی تعداد نہیں ہے ۔ کیا ایک کارخانے کے مالک نے ایک سال کے اندر ۵ - ۶ کارخانے نہیں بنا لئے ہیں ۔ آپ نے ان پر ٹیکس کیوں نہیں لگائے ۔ کیا آپ نے یہ سمجھا ہے کہ اس ملک کے کارخانہ داروں اور سرمایہ داروں پر صرف مرکزی حکومت ہی ٹیکس لگا سکتی ہے ۔ اس ایوان کو حق حاصل ہے اور اس حکومت کو چاہئے تھا کہ وہ اس ملک کے باشندوں پر Balance کرنے کے لئے ان پر بھی ٹیکس لگاتی ۔ انکی کوٹھیوں پر ٹیکس لگاتی انکی عیاشیوں پر ٹیکس لگاتی ۔ انکی آمدنی پر ٹیکس لگاتی لیکن ایک لفظ بھی نہیں ہے کیوں نہیں ہے ۔ اسلئے کہ زمیندار اور کاشتکار بے زبان ہیں اور یہ وہ مظلوم ہیں جیسے میرے ایک بھائی نے کہا کہ ہم ہر حکومت کے ساتھ رہے ہیں میں انکی خدمت میں عرض کرونگا کہ اسکا مطلب یہ ہوا کہ آپ ایسے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں جو گورنمنٹ کے ہر کاغذ پردستخط کرنے کے لئے تیار ہو۔ میں حیران ہوں ۔ کاشتکار کو اور زمیندار کو سوچنا چاہئے کہ اس صوبے کی بیشتر آمدنی اسکی جیب سے جاتی ہے ۔ میں ان بنچز پر بیٹھنے والوں سے کہونگا کہ پچھلے ایک سال سے تم نے دیکھا کہ اس وزارت نے کیا کیا کتنا تمہارا لحاظ کیا کتنے تمہارے علاقوں کے کام کئے ۔ لیکن مجھے اب عوام پر شبہ ہے ۔ مجھے تمہاری دیانتداری پر شبہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ دیانت داری کے ساتھ ان بنچز پر ایسے لوگوں کو بٹھاؤ جو تمہارے علاقے کا کام کریں اور عوام کی طرف توجہ دے سکیں لیکن تم دیکھ لو اور جائزہ لو کہ پچھلے ایک سال سے اس گورنمنٹ نے کیا کیا ۔ اور غریب عوام کے ساتھ کیا کیا ۔

اسلئے میں عرض کرونگا کہ آج موقع ہے کہ اس فائننس بل کو نامنظور کردو۔

آخری چیز جسکے متعلق میں اپنے بھائی جدون صاحب کی تائید کرتا ہوں کہ اس ٹیکس کو کم سے کم صوبہ سرحد پر نہ لگایا جائے اسلئے کہ یہ بڑا پسماندہ علاقہ ہے بڑا کمزور علاقہ ہے۔

Mr. Muhammad Ishaq Khan Kundi (Senior Deputy Speaker) : Mr. Speaker, Sir, I will generally speak in supprort of the present Finance Bill but will also offer some observations about it.

Sir, as the nature of the proposed taxation is it will have wide incidence and I will submit that it will have most telling effects in the backward areas. Now, for that it is necessary, it is fair and it is also expedient that the residents of those areas should see that if they are burdened with this taxation they are also getting some results for that in return.

Then, I will submit that as the conditions of these areas show, some of the most needed things in those areas are the lack of communications and even the primary necessity of civil life, that is drinking water. I will, for the sake of an example, cite an illustration.

In 1961 a Minister of the Central Government visited the Division of Dera Ismail Khan. By that time this new system of Basic Democracies had come into being and the new representatives were very enthusiastic about their role. The Minister granted them an interview and of all the demands that they put before him the need of communications was specially pressed. A long note was prepared by the Minister and a reply was issued from the Secretariat in March 1963. After three years the reply was which was probably framed in the Secretariat Office where they follow a well known formula-that all the schemes suggested by the Basic Democracies do not figure in the 2nd 5-Year Plan.

Now, I submit that these backward areas have always been definitely ignored and their needs have been ignored when the second 5-Year Plan was prepared. The people of the area know their conditions better and know where the shoe pinches them. When they pointed out certain schemes the answer was that they do not figure in the second 5-Year Plan. Now, I ask you a question. Have you completed the overall plans which were meant for these years and which do figure in the second 5-Year Plan. Even they are ignored and the Plan period is coming to an end. My submission is that it should be now the duty of every one who is concerned with this that at least those schemes which figure in the 5-Year Plan should be completed immediately. And that would be the only justification that they can speak and when they are asking for more taxation.

Now, there has been a reference by Mr. Sohail to assurances given on the floor of the House. I submit that exeperience has shown that thesea ssurances given on the floor of the House are rapidly given for euphemistic and courteous denials-not even courteous denials but the result has been that immediately a line is taken by the Executive in the reverse direction. For example for the last full year I have been pressing questions and resolutions. I am giving an example only that a certain provision which is given under a certain Head relates to Irrigation but the Officer-in-Charge happens to be a Member of the Board of Revenue. That for Dera Ismail Khan district the allocation for the last some years has been totally stationary. That it was admitted on the floor of the House in answer to questions that if this allotment is increased

you can have an immediate return of one thousand per cent in the form of increased agricultural production. This was admitted. And when I asked if an increased effort had been made in that direction Malik Sahib after some hesitation agreed to it. After I gave a written application along with the answers given on the floor of the House including that assurance it was marked to the Secretary and the result was that not a single penny has been increased in that allotment.

What I say is that I was surprised to know that every year a supplementary demand is made on that allotment from the District in the month of December and every year that supplementary demand is accepted and this year that supplementary demand was rejected after I had raised the question and an assurance was given.

Now, I will submit that if the Ministers have to keep their respect, inside the House and outside the House they must see to it that assurances are not lightly given. I do not say that assurances should not be given. But these assurances should not be given lightly.

There has been a proposal from the side of the Opposition that the land revenue should be co-ordinated in the form of income-tax and that it should be a set of sliding scale so that larger people, who own larger properties, and whose agricultural income is greatly in excess of ordinary and usual farming practices, should be taxed more. Mr. Sohail has argued the case on the other side and given us an obsolete theory of land tenure. My submission is that if he carefully looks into the economics of modern agriculture, he will know that in the case of large farming, agriculture is now an industry. Land is not playing the pre-dominant part now-a-days. You have to put capital there; you have to make investment there. When it has become an established industry, there is no question why the common principles of taxation in the case of industry should not be applied to it. I submit that unless and until this is done, your agriculture will never be modernized. This taxation pressure will then compel them (they are not going to yield up their land) to use all the modern techniques in improving their agriculture.

With these submissions, I would once again draw the attention of the Ministers, and all other powers that be, that in the case of these two primary necessities, communications and drinking water, they should be careful that these things are provided to backward areas, otherwise any taxation, even if it is one per cent less than what has been proposed, is going to hit them hard.

وزیر مال (خان پیر محمد خان)۔ جناب والا ۔ میری گذارش ہے کہ یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ساڑھے گیارہ بجے تک بحث (قطع کلامی)۔ . . . . جناب والا۔میں تجویز کرنے والا ہوں کہ بارہ سے پونے ایک بجے تک یعنی قانونی بحث ہونے تک . . . (قطع کلامی) . . . .

Mr. Speaker : 11-30 a. m. was the time fixed. Now the Minister can speak.

خواجہ محمد صفدر—ساڑھے گیارہ بجے تک انکی تجویز ہے ۔

وزیر مال—ساڑھے گیارہ بجے میں تقریر کروں گا ۔

Mr. Speaker : This was not agreed. It was his suggestion but the other side did not agree.

خواجہ محمد صفدر—میں نے یقین دھانی کر دی ہے ۔آپ بحث نہ کریں اسکی بجائے ایک بجے کے بعد وزیر صاحب ۱۵ منٹ کے لئے تقریر کر لیں ۔

وزیر مال—آپ ۱۰ تقریریں کریں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

Mr. Speaker : I don't mind if they want to give further time. I am prepared for it.

خواجہ محمد صفدر—ایک فیصلہ ہوتا ہے تو بجائے اس پر عمل کرنے کے ہر گھنٹہ کے بعد اس فیصلہ سے انحراف کیا جاتا ہے۔ آپ کے لیڈر نے یہ فیصلہ کیا تھا آپ موجود نہیں تھے۔ تو پھر جناب ہم بھی اپنی کوشش جاری رکھیں گے۔

Mr. Speaker : I have to see to the wishes of both sides of the House.

Minister of Revenue : Nobody agreed to that.

Minister of Law : At the stage of consideration.

کوئی تو جواب دیں گے۔

خواجہ محمد صفدر—تو ہم چند منٹوں کے لئے بطور پروٹسٹ باہر چلے جاتے ہیں کیونکہ انکا رویہ اچھا نہیں۔

وزیر مال—بیشک چلے جائیں وہ لابی میں سن لیں گے۔

راجہ نادر خاں—اگر وہ چلے گئے تو کورم نہیں رہے گا۔

Mr. Speaker : Revenue Minister may speak. I think that it will be better, if Malik Sahib discuss the matter with the Leader of the House and let me know the final position.

(اس مرحلہ پر حزب مخالف کے ارکان ایوان سے باہر چلے گئے)

وزیر مال (خان پیر محمد خان)—صاحب صدر۔ خواجہ صاحب لابی میں میری آواز سن سکیں گے۔ میں انکے جواب میں کھڑا ہوا ہوں۔ جناب والا—خواجہ صاحب موصوف نے اپنی تقریر کے دوران ایسے نکات پیش کئے جنکا تعلق محکمہ مال سے ہے اور میں ضروری سمجھتا ہوں کہ انکے متعلق جوابات ذرا وضاحت سے اس معزز ایوان کی خدمت میں عرض کروں۔ پہلا نکتہ انہوں نے یہ اٹھایا کہ مالیہ کی تشخیص انکم ٹیکس کے اصول پر ہونی چاہئے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ شکوک جو میرے دماغ میں تھے انکے متعلق وہ کچھ وضاحت فرماتے۔ جناب والا—انکم ٹیکس کا محکمہ ہر سال ۳۶۵ دنوں میں Assessee سے زر کا مطالبہ کرتا ہے۔ انکم ٹیکس والے دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ Assessee کی سالانہ انکم سالانہ خرچ اور اسکا جواز وہ دیکھ لیا کرتے ہیں انکم ٹیکس دھندگان اگر میں غلط نہیں ہوں تو قریباً قریباً سو فیصدی انکا خاندان تعلیم یافتہ ہوتے ہیں وہ اپنے حساب کتاب دیکھ لیتے ہیں تو خواجہ صاحب نے سچ کہا ہے کہ ہمارے ملک میں وہ طبقہ جو زیادہ تر دیہات میں رہتا ہے اور جیسا کہ میں کئی دفعہ عرض کر

چکا ہوں کہ اس ملک کی آبادی ہے اسکا ۸۰ فیصدی حصہ دیہاتوں میں آباد ہے ۔ ان میں Literacy کتنی ہے ۔ زیادہ سے زیادہ مغربی پاکستان میں پچیس یا تیس فیصدی Literacy ہے اس چیز کا کوئی حل انہوں نے اپنی تقریر کے دوران میں نہیں بتایا کہ یہ جو باقی ماندہ ساٹھ یا پچاس فیصدی ہے اور ناخواندہ ہے انکے متعلق کیا حل سوچا ہے ۔ انکے اکاؤنٹ کون رکھے گا، انکے لئے منشی آیا خواجہ صاحب خود مہیا کریں گے جو تنخواہ بھی نہ لے اور مفت کام کرے کیونکہ انکم ٹیکس والا انسپکٹر آئے گا وہ پوچھے گا زمینداروں سے کہ تمہارا اناج کتنا خرچ ہوا تمہارے بیل نے کتنا گھاس کھایا اور اخراجات کتنے ہوئے ۔ چنانچہ ان چیزوں کے لئے اس کی Practical side کو بھی دیکھنا چاہئے اور یہ دیکھنا چاہئے کہ ایک طرف سستی شہرت کی خاطر ہم ایک تجویز پیش کرتے ہیں کہ انکم ٹیکس کا طریقہ رائج ہونا چاہئے، میں بھی ان سے اتفاق کروں گا کہ واقعی ہونا چاہئے تو ذرا اسکی عملی جانب کو بھی دیکھنا چاہئے کہ آیا یہ قابل عمل ہے یا نہیں ہے، تو بڑے حساب کتاب کو رکھنا میں سمجھوں گا یہ آسان کام نہیں ہے اور اگر واقعی ہم اپنے دوست خواجہ صاحب کی بات سے اتفاق کریں تو یہ غریب طبقہ کا کیسے خیال کریں جو عام طور پر یہ شکایت کی جا رہی ہے ۔ پھر کہا جاتا ہے کہ سرکاری ملازمین پر رحم کرو تو کیا ایک اور عملہ انکے سروں پر مسلط کر دیں جو انکے سر پر ہوگا اور ۸۰ فیصدی لوگ اسکے رحم و کرم پر ہونگے اس کے لئے میرے دوست کیا تجویز پیش کرتے ہیں ۔

دوسرا جناب والا—انکم ٹیکس کے متعلق ہے ابھی ہم اس مرحلے پر نہیں پہنچے ہیں کہ کس حد تک لوگوں کو ہم مستثنیٰ قرار دیں ۔ کون سی حد تک انکم ٹیکس لیا جائے ۔ جہاں تک ٹیکس کے دینے کا تعلق ہے ہر ایک ٹیکس دہندہ اپنا آمد و خرچ رکھتا ہے ۔ یہاں مغربی پاکستان کے علاقے میں زمینداروں کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ زمین زمین کی حیثیت میں فرق ہے ۔ rainfall میں فرق ہے ۔ خوش حیثیتی اور کم حیثیتی میں فرق ہے ۔ جو زمین میانوالی کی ہے اسکی حیثیت ہرگز لائل پور کی اراضی کی نہیں ہو سکتی ۔ جو زمین میرے دوست شاہ صاحب کے ملتان ضلع کی ہے اسکی حیثیت اور ڈیرہ غازی خاں کی اراضی کی حیثیت یکساں نہیں ہو سکتی ۔ علیٰ ہذالقیاس ان چیزوں کو دیکھا جائے تو کوئٹہ اور قلات ڈویژن کی اراضی اس سے بھی زیادہ خراب ہے ۔ وہ بہت کم حیثیت کی ہے ۔ تو ان چیزوں کو مد نظر رکھ کر کم از کم میرے دوست خواجہ محمد صفدر اس کی practical

side کو دیکھ کر کوئی solution ہمیں بتاتا یا اگلے سیشن میں وہ کوئی solution بتائے ہم ان کے ساتھ co-operation کرنے کیلئے تیار ہیں ۔ لیکن صرف playing to the gallery اور cheap popularity حاصل کرنے کیلئے ہے تو میں ان سے اپیل کروں گا کہ وہ ان چیزوں سے باز آئیں ۔ قوم کو گمراہ کرنا اور غلط راستے پر نہیں ڈالنا چاہئے ۔ انہوں نے ایک اپیل بھی کی تھی خیر اس ضمن میں میں ایک اور چیز عرض کرونگا وہ یہ ہے کہ یورپ کے مہذب ممالک میں چونکہ landlordism ہے یہاں خدا کے فضل سے قریباً مجارٹی اس طبقہ کی ہے جو مڈل کلاس ہے ۔ کثریت ان لوگوں کی ہے motion ہمارا یہ ہے کہ یہاں the owner of the land state is ہے لیکن باہر ممالک میں feudalism ہے وہ مالک ہیں ۔ یہ مالیہ جو لیا جاتا ہے اس وجہ سے لیا جاتا ہے کہ صدیوں سے یہ سلسلہ چلا آ رہا ہے ۔ میں یہ کہوں گا کہ شیر شاہ سوری کے زمانے سے یہ چلا آ رہا ہے ۔ ہم اس چیز کے عادی ہو گئے ہیں اور یہ human nature ہے ۔ کہ ایک ٹیکس جو جاری آ رہا ہے اگر overnight change for the better کیلئے بھی اگر change کیا جائے تو اس پر بہت شور اور واویلا ہوتا ہے۔ اس کیلئے ground تیار کرنا ہوتا ہے اس لئے surface تیار کرنا ہوتا ہے ۔ اسکے بعد اس پر عمل کرنا ہوتا ہے ۔ لیکن اگر میرا دوست یہ کہے کہ آج انہوں نے اعلان کیا کل اس پر عمل ہو جائے تو اس کے اتنے غلط consequences ہوں گے ۔ اتنا شور اور واویلا ہو گا لیکن وہ تو خوش ہونگے کہ ہمارے لئے ایک ایڈمنسٹریٹو problem create کر دی ہے لیکن اسکے باوجود وہ ہمارے لئے administrative problem create کر رہے ہیں ۔ کبھی وہ students کو اکساتے ہیں ۔ کبھی کاشتکاروں کو اکساتے ہیں ۔ مجھے تو ان کی *bona fide* پر شک ہے ۔ ممکن ہے انہوں نے یہ تجویز بھی اس لئے پیش کی ہو کہ to create administrative problem for us تو ان چیزوں کو وہ دیکھ لیں۔ اسکے بعد اس معاملے میں میں زیادہ نہیں جانا چاہتا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ میں اس معزز ایوان کا زیادہ وقت نہ لوں ۔ ہم نے اسکی practical side پر سوچنا ہے اور اگر چھوٹے زمیندار اور غریب کاشتکار کی بہتری اسی چیز میں ہو سکتی ہے تو ہم اسے welcome کریں گے لیکن یہ وقت لے گا ۔ اس کے پہلوؤں کو دیکھا جائیگا ۔ اسکے pros and cons کو دیکھا جائے گا اور جیسے میں نے عرض کیا ہے سب سے

پہلے یہ problem ہے کہ اس ناخواندہ زمیندار کی کیا حالت ہوگی ۔ اگر ہم یہ انکم ٹیکس کا طریقہ رائج کریں اور ان کو انکم ٹیکس کے محکمہ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیں تو ان لوگوں کی کیا حالت ہوگی ۔ یہ سب چیزیں دیکھ کر اس پر سوچ بچار کیا جائیگا ۔ but not at this stage. ممکن ہے۔ اس میں ۵ سال لگیں گے۔ ممکن ہے ۱۰ سال لگیں۔ قوموں کے بنانے میں دس پندرہ سال کا عرصہ کوئی معنی نہیں رکھتا ۔ لیکن جو قدم اٹھایا جائے وہ ایسے طریقے سے اٹھایا جائے وہ قوم کی بہتری کے لئے ہو اور ایک دفعہ جو قدم اٹھایا جائے اس کو ہم retrace نہ کریں ۔

دوسرا پوائنٹ جو میرے دوست نے اٹھایا تھا وہ unification کے متعلق تھا ۔ کم از کم میرے دوست جنہوں نے حکومت کو موردالزام ٹھہرایا ہے ۔ اگر حقائق کو دیکھتے کہ اس نے اس تھوڑے سے دوران میں کیا کچھ کیا ہے تو وہ یہ نہ کہتے ۔ جناب والا—سابق سندھ کے ساتھ جو کچھ ہوتا رہا ۔ جو قانون وہاں بنائے گئے تھے لوگ ان سے تنگ تھے اور اس وقت کسی نے نہیں سوچا تھا کہ قانون ایسا بنائیں جس سے لوگوں کی تکالیف رفع ہو جائیں ۔ یا کم از کم کم ہو جائیں ۔ سندھ کے میرے دوست مجھ سے اتفاق کریں گے کہ سندھ میں Sind Rural Credit and Transfer Act یک قانون تھا جس کا زیادہ تر بوجھ سندھ کے لوگوں پر پڑتا تھا اور وہ مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۶۵ کا contradiction تھا ۔ اس تھوڑے سے عرصے میں ہم نے اس میں amendments کیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے قوم کے ساتھ احسان نہیں کیا بلکہ ہم نے اپنا فرض ادا کیا ہے اور وہ جو ان پر بوجھ تھا اور وہ جو ان کو تکالیف تھیں Sind Rural Credit and Transfer Act کی وجہ سے وہ سب رفع ہو گئی ۔ ہیں (ہیئر ۔ ہیئر) ۔

جناب والا—دوسرا ایکٹ و ہم نے پاس کیا وہ کورٹ آف وارڈز ایکٹ کی amendment کا تھا ۔ میرے دوست مجھ سے اتفاق کریں گے کہ میر حاجی محمد بخش تالپور کے زیادہ تر سوالات اب بھی اور پہلے بھی یہی ہوا کرتے تھے کہ فلاں Estate میں Court of Wards کا کتنا بقایا ہے ۔ اور وہاں کیا ہوا ۔ اور کیا ہوتا رہا ہے ۔ کورٹ آف وارڈز ایکٹ جس شکل میں سندھ میں نافذ تھا اس کی یہ حالت تھی اگر ایک مائز کیس بھی ہو جسکو کورٹ آف وارڈ نے لیا ہوا ہے ۔ اس سیشن میں میرے دوست کا ایک سوال تھا کہ ایک بچارا جو ذرا فاترالعقل تھا اس نے کوشش

کی کہ اسکی جائیداد کورٹ آف وارڈز میں لے لی جائے دوسرے یہ کہ ایک major زمیندار چاہے مرد ہو یا عورت اگر وہ چاہے کہ اسکی جائیداد کورٹ آف وارڈز میں چلی جائے تو وہ نہیں جاتی - جب تک وہ ڈسٹرکٹ کورٹ سے ڈگری نہ لے یا declaration نہ لے کہ واقعی یہ جائیداد لے لینی چاہئے اس وقت تک وہ جائیداد نہیں لی جا سکتی تھی - اس procedure کو ختم کرنے کیلئے ہم نے اس میں amendments کیں اور جس طرح northern zone میں طریقہ ہے کہ ریونیو بورڈ یا کمشنر کی تسلی ہو جانے کے بعد جائیداد اس قابل ہوتی تھی کہ اسکو کورٹ آف وارڈز میں لے لیا جائے - وہ مشکلات اب ختم ہو گئی ہیں -

دوسرا جناب والا—کورٹ آف وارڈز ایکٹ میں اور دقت تھی وہ یہ تھی کہ کورٹ آف وارڈز کا مینجر ایک خود مختار آدمی تھا - وہ کسی ذمہ دار ریونیو کلکٹر یا کسی بڑے افسر کو جواب دہ نہیں ہوتا تھا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اتنی بے ضابطگیاں ہوئیں کہ ہزاروں روپیہ ایک کورٹ آف وارڈز سے لیکر دوسرے کو دے دیئے - کئی کورٹ آف وارڈز لاکھوں روپیہ کے قرضہ میں چلے گئے اور میں نے instances بھی بتا دیئے تھے - کہ کئی ایک کورٹ آف وارڈز کے وارڈوں کو ۱۰-۱۰ ہزار روپیہ صرف مری جانے کیلئے دے دیا گیا - ان چیزوں کو ختم کرنے کیلئے ہم نے کورٹ آف وارڈز ایکٹ میں ایک uniformity کر دی ہے - northern zone اور southern zone میں-

دوسرے میرے دوستوں نے بیان کیا ہے کہ سندھ میں زمینداروں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے وہ یہ کہ ایک کاشت کار اگر ایک رقبہ کا تھوڑا سا حصہ بھی کاشت کرتا ہے تو اس کے سارے حصہ پر لگان assess کر لیا جاتا ہے - ہمارے زمیندار چلا رہے تھے ہمارے ایم - پی - اے صاحبان جو اس ہاؤس میں ہیں وہ کہتے تھے کہ طریقہ بڑا غلط ہے - اس پر ہم نے غور کیا اور وہاں کے افسران سے پوچھا لیکن ہمیں کمشنر اور ڈپٹی کمشنر سے یہی جواب ملتا رہا کہ ہر ایک پتے دار کے پاس سندھ میں اتنا زیادہ رقبہ علاقہ ہے کہ اسکے لئے ناممکن ہے کہ northern zon کی طرح ہر خسرہ نمبر کی فصل وار گرداوری بھی کرے اور assessment بھی کرے - اس تکلیف کو رفع کرنے کیلئے ہم نے ۵۰۰ پتے دار رکھنے کی منظوری کر دی ہے اور اب انشاء اللہ ان کا اور ہمارا جو گرداوری کا سلسلہ

اور assessment کا طریقہ ہے وہ unifrom ہو جائے گا ۔ اس قلیل سے عرصے میں ہم نے جو unification کی ہے اس کیلئے خواجہ صاحب میرے دوست بخل سے کام نہ لیتے ہوئے اتنی تعریف تو کر دیتے کہ کچھ کام تو ہم نے کیا ہے ممکن ہے ان کے خیال میں تھوڑا ہو لیکن کچھ داد تو ہمیں دے دیتے ۔ لیکن انہوں نے ایک ہی بار ہمیں condemn کر دیا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں یہ ان کی طرف سے زیادتی ہے ۔

جناب والا—ایک اور چیز کی طرف اس معزز ایوان اور اپنے دوستوں کی توجہ دلاتا ہوں ۔ پچھلے سال جب فنانس بل پیش ہوا اور کئی ہمارے معزز دوست یہ چاہتے تھے کہ اس میں کوئی ایسا limit رکھ دیا جائے جس limit تک اس کا assessment نہ ہو ۔ اور اس سے جو آگے limit ہو اس پر assessment ہو جائے اصولاً ہمارا ان کے ساتھ اتفاق تھا ۔ اس کیلئے اس تھوڑے سے وقت میں ہمارے لئے information حاصل کرنا مشکل تھا ۔ اس وقت کے فنانس منسٹر سید یعقوب شاہ صاحب تھے یا ان کے سیکرٹری تھے اور ہمارے لا منسٹر جناب شیخ خورشید صاحب تھے . . . . .

وزیر خزانہ - جناب میں نہیں تھا ۔

وزیر مال- سیٹ یہیں تھی لیکن اس وقت آپ وزیر نہیں تھے ۔ تو جناب ملک قادر بخش صاحب نے پوچھا تھا اور میں نے بھی دریافت کیا تھا کہ اگر ۲۰ روپیہ مالیہ جو دینے والے ہیں اگر ان کو مستثنیٰ کر دیا جائے تو اس کا financial implication سالانہ کیا ہوگا ۔ انہوں نے فرمایا زیادہ سے زیادہ پندرہ سولہ لاکھ ہوگا ۔ ملک صاحب نے ہاؤس میں کہدیا ہے میں اب بھی کہتا ہوں کہ انکار نہیں کرتا اگر وہ معاملہ چودہ پندرہ لاکھ کا ہوتا تو حکومت کیلئے کوئی مشکل نہیں تھا کہ اسے exempt کر دیتی ۔ اب میں اسے ہاؤس پر چھوڑتا ہوں آیا یہ ممکن تھا ؟ بہ این ہمہ اس committment کو ہم کیبنٹ میں لے آئے ہیں کہ یہ دیکھیں کہ کس حد تک ہم اپنے دوست کی committment پر کم کر سکتے ہیں (نعرہ تحسین) ۔ اس صوبے کو چلانے کا کام ان ہی دوستوں کو کرنا ہے ۔ بے کمیشن کی رپورٹ آ گئی اور already خزانہ پر چھ کروڑ کا بوجھ پڑ گیا اس سلسلے میں میرے دوست خواجہ صفدر صاحب

کے لئے جو میری تقریر لابی میں سن رہے ہونگے بھی کافی ہوگا ۔میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق)۔ غلطی سے آپوزیشن والے واک آؤٹ کر گئے ہیں ۔ بارہ بجے تک یہ بحث ہوگی ۔ خواجہ صفدر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ ہم ایک بجے تک بل ختم کر دینگے اور بیس منٹ میں دو وزراء بولینگے اور بعد میں میں wind up کرونگا ۔ انہیں غلط فہمی ہو گئی ہے ۔ اب چونکہ ایک منسٹر صاحب بول چکے ہیں اور خواجہ صاحب لابی میں بیٹھے ہوئے ہیں میں ان سے اپیل کروں گا کہ جو کچھ کہنا ہے وہ ہمارا بھی وقت لے لیں اس کے بعد ڈیڑھ بجے تک میں wind up کروں گا ۔ اب کوئی منسٹر نہیں بولے گا (نعرہ تحسین) ۔ پونے ایک بجے وہ بحث و تمحیص شروع کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوا بارہ بجے تک اس کو ڈیکس کرنے کیلئے وقت دیا جاتا ہے (اس مرحلہ پر حزب مخالف کے ارکان ایوان میں واپس آ گئے)۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں شیخ مسعود صادق کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس ہاؤس میں میری پوزیشن کا تحفظ کیا ہے اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ میں جو کہتا تھا وہ صحیح تھا اور جو وزیر مال صاحب نے فرمایا تھا وہ درست نہیں تھا ۔

میرے دوست خان پیر محمد خان صاحب نے آدھا گھنٹہ تقریر کی ہے اتنا ہی وقت ہمیں بھی دینا ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں محمد اکبر ۔

میاں محمد اکبر (گجرات ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ اصولی طور پر کسی شخص کو اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ کسی بھی ترقی پذیر ملک میں نیا ٹیکس لگانا یا مزید ٹیکسوں کی شرح بڑھانا ناگزیر ہوتا ہے لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ جو نئے ٹیکس لگائے گئے ہیں وہ ایسے غریب طبقہ پر لگائے گئے ہیں جن کی کمر ٹیکسوں کے بوجھ سے پہلے ہی ٹوٹی ہوئی ہے ۔ پچھلے دس بارہ سال میں ہمارے صنعت کاروں نے ۵۰۰ فیصد منافع کمایا ہے اور حکومت کی غلط بخشیوں سے صنعت کاروں اور بڑے سرمایہ داروں کا ایک مخصوص طبقہ ہمارے صوبے میں پیدا ہو گیا ہے جو ہر طرح عوام کا خون چوس رہا ہے ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس مخصوص طبقہ پر مزید ٹیکس لگایا جاتا لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے اور ٹیکسوں کا بار غریب زمینداروں پر ڈالا گیا ہے

اور ان کے مالیہ میں ۳۵ فیصد اضافہ کیا گیا ہے—پھر طرفہ تماشہ یہ کہ مالیہ کی تشکیل صدیوں پرانے اصولوں پر ہو رہی ہے کہ کسی کے پاس ایک مرلہ زمین بھی ہے تو اسے بھی ٹیکس لگایا گیا ہے اور مالیہ نہ دینے کی بنا پرجیل بھیج دیا جاتا ہے ۔ وہ ٹیکس کو ادا کرنے کیلئے فاقہ کشی کرتا ہے ۔ اس کے ننھے ننھے بچے بلکتے ہیں لیکن حکومت کسی کو نہیں بخشتی ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ٹیکسوں میں بنیادی تبدیلی کی جاتی اور مخصوص طبقہ پر اسے لگایا جاتا اور اس طرح سے ہمارے بجٹ میں کروڑوں کا اضافہ ہوجاتا۔ جناب خان پیر محمد خان صاحب نے وضاحت کی ہے کہ اگر چھوٹے چھوٹے زمینداروں پر ٹیکس نہ لگایا جاتا تو بجائے ۳ء لاکھ کے ایک کروڑ کا خسارہ ہوتا ۔ اس ضمن میں میں گذارش کروں گا کہ اگر ہمارے وزیرخزانہ اور وزیر ریلویز کو اپنے غریب عوام سے ہمدردی ہوتی تو وہ اس سلسلے میں مرکز سے موزوں امداد حاصل کرتے اور غریب زمینداروں پر مزید ٹیکس نہ لگاتے ۔ ریلوے کا کروڑوں روپیہ بنتا ہے میں کہتا ہوں کہ مرکز نے یہ روپیہ کہاں سے لیا تھا ؟ مرکز کو دینے والے تو دونوں صوبے ہیں ۔ مرکزی حکومت کے پاس جو سرمایہ ہے وہ دونوں صوبوں کا "contribution" ہے ۔ ہمارے حصے میں ریلویز صرف ہمارے حصہ کی آئی ہے کہ اس پر لگا ہوا سرمایہ مغربی پاکستان کا ہے اس پر سود در سود کرنا یہ مرکزی حکومت کی صوابدید پر منحصر ہے ۔ سنٹر اپنے اور ذرائع تلاش کرے اور یہ سود مرکزی حکومت کو نہ دیا جائے تو بہتر ہے اس سے کروڑوں روپے کی بچت ہو سکتی ہے اور نئے ٹیکس کی ضرورت نہیں رہتی ۔

دوسری بات جو محترم خواجہ صفدر صاحب نے کہی ہے کہ مالیہ انکم ٹیکس کے طریقہ پر تجویز کیا جائے تو اس کی صورت میرے خیال میں سلائڈنگ اسکیل کی ہونی چاہئے ۔ سہیل صاحب نے یہ اعتراض کیا ہے کہ بعض امیر آدمیوں کے پاس تھوڑی زمین ہوتی ہے اور بعض غریبوں کے پاس زیادہ ہوتی ہے اس طرح یہ انکم ٹیکس کا معاملہ ٹھیک نہ ہوگا ۔ امیروں کو تھوڑا اور غریبوں کو زیادہ دینا ہوگا اس بات میں زیادہ وزن نہیں ہے ۔ اگر انکم ٹیکس کی طرح مالیہ تشخیص کیا جائے تو اس کو زرعی اور انڈسٹریل آمدنی اور دوسرے ذرائع آمدنی کو دیکھ کر اس کو ٹیکس کیا جائے گا اس طرح بڑے سرمایہ داروں کے پاس زیادہ ہوگا بہ نسبت چھوٹے زمیندار کے ۔ تو اس دلیل میں کوئی وزن نہیں ۔ اس لئے اس پرانے اور فرسودہ نظام کو چھوڑنا چاہئے ۔ خواجہ محمد صفدر صاحب نے جو تجویز پیش کی ہے اس ہاؤس کو منظور کرنا

چاہئے اور وہ یہ ہے کہ subsistance holding تک ایسے زمینداروں کو جن کے پاس ساڑھے بارہ ایکڑ زمین ہے اس ٹیکس سے مستثنےٰ قرار دیا جائے اور بڑے زمینداروں کو انکم ٹیکس کی طرح sliding scale کے مطابق مالیہ لگایا جائے ۔

جناب والا ۔ Capital gains پر ٹیکس لگانا عوام کے ساتھ زیادتی ہو گی ۔ عام خیال ہے کہ ۱۹۵۰ سے جائیداد کی قیمت بڑھ گئی ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ روپیہ کی قیمت گر گئی ہے ۔ جائیداد کی قیمت نہیں بڑھی ۔ اس لئے اس کی خرید و فروخت پر ٹیکس دینا ایک قسم کی سختی ہوگی اور یہ ایک ناقابل برداشت بوجھ ہوگا ۔ اس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں ۔ دو بھائی باپ کی جائیداد inherit کرتے ہیں ۔ لیکن بعد میں وہ محسوس کرتے ہیں کہ ایک مکان میں دونوں بھائی گذارہ نہیں کر سکتے ۔ لازماً ایک بھائی کو وہ مکان دوسرے کو دینا پڑے گا تو اس صورت میں بھی اسے ٹیکس دینا پڑے گا اور اسے پھر آباد ہونا پڑے گا ۔ اور نئی پراپرٹی اسے مہنگی پڑے گی ۔ کیونکہ اس کی قیمت میں ٹیکس شامل ہوگا ۔ اس طرح کوئی شخص پرانی جائیداد بیچ کر نئی پراپرٹی خرید نہیں سکتا ۔ اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ consolidation of holding کے سلسلہ میں لوگ رضاکارانہ طور پر جائیدادوں کو exchange یعنی تبادلہ کرتے ہیں جو ایک اچھی بات ہے ۔ لیکن اگر یہ قانون لاگو ہو گیا تو اس کے بعد جو رضاکارانہ طور پر exchange ہو رہی ہے وہ ختم ہو جائے گی ۔ اور اس کام پر جو کروڑوں روپیہ خرچ ہو رہا ہے اس کا مدعا اور منشاء بے کار ہو جائے گا ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری(ملتان ۔ ۷) — جناب صدر۔ ٹیکسوں کے متعلق اس ایوان میں میں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا ۔ بنیادی طور پر ٹیکسوں کے لاگو ہونے پر مجھے اعتراضات ہیں۔ آج تک میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ سکی کہ ہماری حکومت ہر پاکستانی سے چاہے وہ کسی section سے تعلق رکھتا ہو اس کی آمدنی کا کتنا حصہ بطور ٹیکس لینا چاہتی ہے ۔ اور یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ حکومت کیوں مختلف قسم کے ٹیکس متعدد ایجنسیز کے ذریعہ وصول کرنے پر تلی ہوئی ہے ۔ اور کس طریقہ پر پابند ہے ۔ کہ اس کی آمدنی کا کتنا حصہ لے گی ۔ آخر ایک شخص جو پاکستانی ہے چاہے وہ تاجر ہے یا زمیندار ہے اگر اس کو ایک لاکھ کی آمدن ہے تو ہمارے پاس کوئی ایسا اصول نہیں کہ ہم نے اگر ۲۰ فیصد

لینا ہے تو وہ تاجر ہو یا زمیندار یا کاشتکار اس سے ایک لاکھ کا ۲۵ فیصد لیا جائے۔ یہاں پر کھلی چھٹی دی گئی ہے۔ مختلف قسم کی ایجنسیز ہیں اور مختلف قسم کے ٹیکس ہیں۔ لیکن کوئی اصول نہیں۔ کہ ایک پاکستانی کی آمدنی کا کتنا حصہ بطور ٹیکس لیا جائے۔

جناب والا۔ میں زمینداروں اور کاشتکاروں کے طبقہ سے تعلق رکھتا ہوں اس لئے اس طبقہ کے متعلق مجھے زیادہ واقفیت ہے۔ چنانچہ میں عرض کروں گا کہ زراعتی برادری کو کیا کیا ٹیکس دینا پڑتے ہیں۔ زرعی ٹیکس۔ آبیانہ۔ چاہی ٹیکس۔ لوکل ریٹس۔ دیہی پولیس۔ مسجد فنڈ۔ اشتمال اراضی اور بندوبست کے اخراجات ان کے علاوہ ہمیں دینے پڑتے ہیں۔ آپ ہی اندازہ لگائیں کہ ان ٹیکسوں کی ادائیگی کا کیا معیار ہوگا۔ اور ہمیں اپنی آمدنی کا کتنا حصہ دینا پڑے گا۔ ایک ہی سال میں زمینداروں پر Development Fund Cess لگایا گیا جو ۲۵ فیصدی تھا اس پر نئے سال میں ۱۰ فیصدی اور اضافہ ہو گیا۔ جس نے کاشت کار اور زمیندار برادری کو زیر بار کر دیا ہے۔

جناب والا۔ اس ایوان میں نواب ممدوٹ نے اعلان کیا تھا کہ ہم زرعی انکم ٹیکس لگا رہے ہیں۔ یہ مہاجرین جو ہمارے پاس آ رہے ہیں۔ اپنے بھائی ہیں۔ ان کو امداد ناگذیر ہے۔ چنانچہ زمیندار بھائیوں کو چاہئے کہ وہ قربانی دیں اور یہ ٹیکس صرف دو سال کے لئے لگا رہے ہیں اس کے بعد ختم کر دیں گے۔ آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہ اعلان ایک حکومت کی طرف سے کیا گیا تھا مگر آج تک پورا نہیں ہوا۔ زرعی انکم ٹیکس زراعتی برادری پر ابھی تک حاوی ہے۔ جب میں حکومت کے ایسے وعدوں کے متعلق سنتا ہوں تو مجھے ایک حکیم صاحب کے علاج کا واقعہ یاد آ جاتا ہے بالکل اسی طرح حکومت زمینداروں کے ساتھ مذاق کرتی ہے۔ میں وہ لطیفہ سناتا ہوں۔

جناب والا۔ ہمارے قصبہ میں ایک حکیم صاحب تھے جو اب داغ مفارقت دے گئے ہیں یعنی فوت ہو گئے ہیں۔ ایک دفعہ ہمارے منشی صاحب بڑے بیمار ہو گئے۔ تو ان حکیم صاحب کو بلایا گیا۔ انہوں نے مریض کو دیکھ کر کہا کہ مجھے ایک مہینہ کی مہلت دے دیں۔ انشاءاللہ اسے ٹھیک کر دوں گا۔ ہمارے منشی صاحب نے پشت در پشت ہماری خدمت کی تھی۔ چونکہ ان کو بہت زیادہ تکلیف تھی ہم نے حکیم صاحب سے کہا کہ اگر تم صحیح طور علاج نہ کر سکو تو ہم اسے ملتان لے جائیں گے انہوں نے کہا۔ میرے نسخہ اور تجربہ کو دیکھنے کے بعد معلوم ہو سکتا

ہے کہ کیا ہوگا۔ انہوں نے ایک لمبا سا نسخہ تجویز کیا اور ان کا تجربہ پچاس ساٹھ سال کا تھا۔ علاج شروع ہو گیا۔ جوں جوں علاج ہوتا رہا نسخہ اور تجربہ استعمال ہوتے رہے، ہمارے منشی صاحب کمزور ہوتے گئے۔ ایک ماہ کے عرصہ کے لئے کہا تھا چنانچہ ایک ماہ پورا ہو گیا۔ نسخہ اور تجربہ ختم نہ ہوا لیکن منشی صاحب ختم ہو گئے اور انہیں قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ اب جو زمینداروں پر ٹیکس لگائے گئے ہیں ان میں سے سرکاری اندازہ کے مطابق ترقیاتی کاموں پر ۱۰۸ کروڑ روپیہ کا خرچ ہوگا۔ لیکن اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ زمیندار کی حالت اس منشی کی طرح ہوگی اور وہ ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ ترقیاتی کاموں کا نسخہ اور تجربہ کارگر ہوتا نظر نہیں آتا۔ زمیندار بھوکا ہو جائے گا اور اس میں خون نہیں رہے گا۔ اس لئے میری التجا ہے کہ اس پر ٹیکسوں کا بوجھ نہ ڈالا جائے اور اسے زندہ رہنے دیا جائے۔

میر نبی بخش خاں زہری۔ (کوئٹہ مع چغئی)۔ جناب سپیکر۔ میں زیر بحث مسئلہ یعنی بجٹ پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ میں سب سے پہلے ان چند معزز ممبروں کے متعلق جنہوں نے اس بجٹ پر اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ محترمہ بیگم شاہنواز صاحبہ نے اپنی تقریر میں جو کچھ فرمایا ہے۔ میں ذاتی طور پر انکو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اور انکا احترام کرتا ہوں۔ میں نے انکی تقریر کو جہانتک سمجھا ہے۔ وہ دو حصوں میں منقسم کی جا سکتی ہے۔ ایک ڈیما کریسی اور دوسرا P.I.D.C. ۔ جہانتک ڈیما کریسی کا تعلق ہے۔ اس ایوان میں بعض معزز ممبران نے اس کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کر دیا ہے۔ چونکہ وقت کم ہے۔ اسلئے میں P.I.D.C. کی طرف آتا ہوں۔ اور ڈیما کریسی کے موضوع کو چھوڑ دیتا ہوں۔ جو کچھ انہوں نے P.I.D.C. کے متعلق فرمایا ہے۔ مجھے ان سے اختلاف ہے۔ کہ اسکے لئے جو taxes عوام اور غریبوں سے لئے جاتے ہیں۔ وہ اسکے ہاتھوں میں دیدئے جائیں۔ تاکہ وہ ملک کے لئے مفید کاموں پر صرف کئے جائیں۔ مجھے اس سے انکار نہیں کہ P.I.D.C. نے ابتدا میں بہترین کام انجام دیئے ہیں۔ لیکن مجھے اس سے قطعاً اتفاق نہیں ہے کہ جیسا کہ بیگم صاحبہ نے فرمایا ہے۔ کہ پرائیویٹ آرگنائیزیشن کو بھی P.I.D.C. کے تحت دیدیا جائے۔ اور وہ P.I.D.C. کی مرضی اور منشاء کے بعد اس سے منظوری لیکر کام کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں سراسر ہمارے ملک کا نقصان ہے۔ مثال کے

طور پر میں آپکو کوئیٹہ کی ایک مثال دیتا ہوں ۔ یہ خود وہاں کان کنی اور کوئلے کا کام وہاں کرتے ہیں ۔ اور پرائیویٹ کمپنی سے بحساب پچاس پچپن روپے فی ٹن کوئلہ وہاں خریدا ۔ پچھلے سال ایک کٹنگ پلانٹ ہے ۔ کوئٹہ میں وہاں سے تین چار ہزار ٹن کوئلہ خریدا ۔ اور اسے stock کر لیا ۔ اور اسے اس سال بیس پچیس روپے فی ٹن کے حساب سے فروخت کر رہے ہیں ۔ اور چونکہ وہ جلا ہوا اور راکھ ہو گیا ہے ۔ اس لئے اسکی بدنامی کوئٹہ اور بلوچستان کے کوئلے کی انڈسٹری پر پڑ رہی ہے ۔ چونکہ یہ راکھ ہے اور اسے mix کرکے بیچ رہے ہیں ۔ اور شارک میں پابندی ہے کہ وہاں کوئلہ پچیس روپے فی ٹن کے حساب سے بیچا جائے ۔ حالانکہ اسکی قیمت پچاس پچپن روپے ہونی چاہئے تھے ۔ حیرانگی کی بات ہے ۔ کہ وہ خود اپنے مصارف کے لئے ایک پرائیویٹ concern سے کوئلہ خریدتا ہے ۔ اپنے کمیشن ایجنٹوں کے ذریعے سے جنکو کہ کمیشن ملتی ہے ۔ اور اسکے بعد اپنا کوئلہ جلا کر اپنے استعمال میں نہیں لاتے اور پھر آدھی قیمت پر پھر بھی اپنے ایجنٹوں کے ذریعے فروخت کر دیتے ہیں ۔ اس دولت کو جو غریب لوگوں پر ٹیکس لگا کر وصول کی جاتی ہے ۔ اس بیس پچیس روپے فی ٹن کے حساب سے دس ہزار ٹن بیچنے میں جو نقصان ہوگا ۔ آخر اتنی کثیر رقم کے زیاں کے لئے ان سے پوچھنے والا کوئی نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ میں آپکی وساطت سے عرض کرونگا کہ اس ہاؤس میں اور آفیشل گیلری میں بیٹھے ہوئے منسٹروں اور سیکرٹریوں کو سننا پڑتا ہے ۔ کہ انکی کیا کیا غلطیاں ہیں ۔ کاش کہ P.I.D.C. کے نمائندے بھی یہاں ہوتے ۔ اور انکو پتہ چلتا کہ انکے نقائص کیا ہیں ۔ آخر یہ پیسہ باہر سے نہیں آتا ۔ بلکہ یہ غریبوں پر ٹیکس لگا کر وصول کیا جاتا ہے ۔ اس لئے P.I.D.C. پر کڑی نگرانی کرنی چاہئے ۔ اور جو لوگ اس طرح سے انکو favour کرتے ہیں ۔ میں ان پر الزام نہیں لگاتا ۔ مگر حکومت کو تحقیقات کرنی چاہئے کہ اسکی کیا وجوہات ہو سکتی ہیں ۔ کیونکہ جو لوگ business کو جانے بغیر یہ کہتے ہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں ۔

اسکے بعد جناب والا ۔ مسٹر علی گوہر کھوڑو نے جو اس معزز ایوان کے ممبر ہیں ۔ اس سے پہلے انہوں نے تقریر کی اور بڑے جوش اور ولولے سے فرمایا کہ یہاں غریبوں پر بہت ٹیکس ہیں ۔ اور کاشتکار جو کہ اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہیں ۔ ان پر بہت ٹیکس لگے ہوئے ہیں ۔ میں ان سے متفق ہوں ۔ کہ زمینداروں اور کاشتکاروں پر مناسب ٹیکس ہونے چاہئیں ۔ لیکن جب

ون یونٹ بننے والا تھا ۔ تو خود آنجناب کے برادر بزرگ مسٹر ایوب کھوڑو اسوقت سندھ میں چیف منسٹر تھے ۔ اور جو taxes انکے دور میں سندھ میں لگے ہوئے تھے ۔ اس میں اضافہ نہیں کیا گیا ہے بلکہ وہ اسی طریقے سے چلے آ رہے ہیں ۔

Begum Jehan Ara Shahnawaz: On a point of personal explanation. Sir. He has misunderstood the point completely.

Mr. Speaker : No now. At a later stage the lady member may give personal explanation, but not at this stage.

راؤ خورشید علی خان (منٹگمری ۔ ۳)— جناب والا ۔ اس فنانس بل کے اندر ۳۰% Development cess کا جو اضافہ کیا گیا ہے ۔ تو وہ اس بات کے مصداق ہے کہ مرے کو مارے شاہ مدار ۔ ہم نے تو خصوصاً اور ہمارے سرکاری بنچوں کے اصحاب نے بھی اور خاص طور پر دیوان غلام عباس بخاری صاحب نے یہ نقشہ پیش کیا ہے کہ یہاں کے کاشتکار اور خصوصاً چھوٹے زمیندار بے شمار taxes کے نیچے دبے ہوئے ہیں ۔ لیکن بجائے اس کے کہ اس بوجھ کو ہلکا کریں ۔ اسکو پچھلے سال کی نسبت بڑھا دیا گیا ہے ۔ میں اسکے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اپنے دوستوں سے یہ توقع کرتا ہوں ۔ کہ اگر وہ اس بوجھ کو ہلکا نہیں کر سکتے تھے تو کم از کم اس بوجھ میں سال بہ سال اضافہ تو نہ کریں ۔ ایک ٹیکس وکلاء پر بھی لگایا گیا ہے ۔ یہ profession واقعی overcrowded ہے ۔ تو اگر صحیح قسم کی عوامی حکومت ہوتی تو وہ انکے لئے اس قسم کے دوسرے avenues نکالتی ۔ جس سے کہ انکو آمدن ہوتی اور وہ بیکار رہتے ۔ اور یہ profession جو overcrowded ہو گئی ہے اور یہ جو وکیل rot کر رہے ہیں اسکا کوئی بہتر انتظام کرتے ۔ اور اگر ایسا نہیں کر سکتے تھے تو کم از کم وکلاء پر ٹیکس تو نہ لگاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ناجائز چیز ہے ۔

اسکے علاوہ جناب والا ۔ ریل کے کرایوں پر جو ٹیکس لگایا گیا ہے یہ بھی ناجائز ہے ۔ یہ ٹیکس پہلے مہاجرین کے لئے لگایا گیا تھا ۔ لیکن اسے اب بھی برابر وصول کر رہے ہیں ۔ کچھ کرایہ پہلے بھی زیادہ ہے ۔ اوپر سے یہ ٹیکس بھی وصول کر رہے ہیں ۔ تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اب اس میں کچھ شبہ نہیں رہا کہ اس معاشرے کے اندر بے حد خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں اور حکومت اپنے فرائض ادا کرنے میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے اور لوگوں کے مسائل دن کے دن الجھتے جا رہے ہیں ۔ اور انکی پریشانیوں میں مزید اضافہ ہو رہا ہے ۔ اور جب ہم اس چیز کا تذکرہ کرتے ہیں اور اسکی اسطرف سے بھی تائید ہوتی ہے ۔ لیکن یہاں حالت یہ ہے

کہ اخلاقی جرأت کے فقدان کے پیش نظر ووٹ کے معاملے میں دوسرا نقشہ پیش ہو جاتا ہے ۔ اور وہ ووٹ اس طرف کرتے ہیں ۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ حکومت اپنے فرائض منصبی ادا کرنے میں ناکام رہی ہے ۔ جب یہ کہتے ہیں ۔ کہ سارا معاشرہ بگڑ گیا ہے اور اس میں حکومت کا کیا قصور ہے تو کیا خیال ہے اس معاشرے کی اصلاح فرشتے آکر کرینگے ۔ اسکی اصلاح ہم اور آپ نے کرنی ہے ۔ اور جسکے پاس وسائل اور ذرائع زیادہ ہوں ۔ جسکے پاس اقتدار ہو ۔ وہ اس معاشرے کی اصلاح کا زیادہ ذمہ دار ہے ۔ ہم آپوزیشن میں ہیں ہم بھی اپنی خدمات پیش کرتے ہیں ۔ لیکن ظاہر بات ہے ۔ کہ جبتک حکومت اسکا بیڑہ نہ اٹھائیگی ۔ اور اپنی مساعی کا بڑا حصہ اس معاشرے کی اصلاح پر صرف نہ کریگی ۔ ہماری انفرادی کوششیں بالکل بے کار ثابت ہونگی ۔ اس معاملے میں میں جناب والا ۔ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معاشرے کی اصلاح کیوں نہیں ہو رہی ۔ میں یہ ایک بات آپکے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اخلاقی جرأت کے فقدان کی وجہ سے معاشرے کی اصلاح نہیں ہو رہی ہے ۔ جیسی کہ ہمارے دوستوں کی طرف سے یہ بات کہی گئی ۔ کہ جب کسی corrupt افسر کے خلاف ہم مقدمہ چلانا چاہتے ہیں تو لوگ شہادت دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بات بعض cases میں صحیح ہے ۔ لیکن عوام میں جو اخلاقی جرأت کا فقدان ہے ۔ وہ اس گندی قیادت کا پرتو ہے ۔ جو ان پر پڑ رہا ہے ۔ تو یہ جرأت کا فقدان اس وجہ سے ہے ۔

جملہ معترضہ کے طور پر آخری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں اخلاقی جرأت کا فقدان ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جملہ معترضہ کےساتھ ساتھ جملہ آخری بھی ہونا چاہئے ۔

راؤ خورشید علیخان ۔ اخلاقی جرأت پیدا کرنے کے لئے آدمی کو اپنے اندر یہ جذبہ پیدا کرنا چاہئے کہ وہ بالکل نفع نقصان سے بے نیاز ہوکر کام کرے لیکن ہمارے دوستوں کی یہ حالت ہے کہ وہ نیچے والوں سے بھی ڈرتے ہیں اور اوپر والوں سے بھی ڈرتے ہیں لیکن خدا سے نہیں ڈرتے ۔

Syed Zafar Ali Shah (Deputy Speaker): Sir, I have to say only one or two things about the land revenue in former Sind. During the last Rabbi season there was shortage of water-supply in the canals with the result that in most areas wheat and other crops were greatly damaged. Later it was let known by the administration in various districts of former Sind that a proportionate decrease in the abiana will be given by the Government. It is very necessary that, considering the damage done and the reports received from District authorities, the Government should reduce abiana rate proportionately to the damage that has been reported by the said authorities. People already think and ex-

pect that there will be some decrease and it is high-time Government announced that there would be a proportionate decrease in abiana.

The other thing is about the roads. Some of the roads had been sanctioned as far back as 1945 but they have not yet been constructed. In every Five Year Plan they have been included from time to time but they are actulally never constructed. It is requested that at least those roads which had been included in the original scheme as far back as 1945 should be included in the present Five Year Plan. Every now and then it has been said that allocations have been made to different regions, more particularly about said and other smaller units. I think, it is not satisfying altogether for the Government to say that huge allocations have been made, because, some allocations are made without even preparation of schemes with the result that when the year ends we don't know how much of that amount was actually spent and how much lapsed. If a huge allocation is made for a region and that allocation is not spent for its welfare then that allocation, howsoever big or small it may be, has no meaning at all. It is usually seen that at the end of the year most of the money lapses and goes back to the Provincial exchequer. It is therefore requested that the schemes, for which allocations have been made, should be completed within the specified period.

Dr. Mrs. Ashraf Abbassi (Bahawalpur, Khairpur, Quetta Divisions) : Sir, where we have to see to the greater interest of the nation it is also the duty of Government to judge whether the agriculturist, who is the backbone of the nation, can bear the burden of the increased taxes. I do not want to discuss the authority which is responsible for levying higher taxes in southern region but nobody can deny that the land assessment is higher in southern region than in the northern region. Uptil now, we were under the impression that the land revenue will be decreased in southern region but this increase in the northern region show that there is not even the remotest possibility of any decrease in land assessment. I would appeal to the authorities to see that when they are taking up land assessment they should at least keep in view the interest of the agriculturists of that side. From the facts and figures that were given by the Revenue Minister in one of the question this morning it is evident that in Ghulam Muhammad Barrage out of eleven lakh acres that have been allocated only 2¼ lakh acres are under cultivation. It shows that the bulk of the land assessment is borne by the agriculturists in Sukkur Barrage. In the present Budget no mention has been made as to how they are going to improve the conditions of agriculturists in Sukkur Barrage. One of my two points was, I think, replied by the Revenue Minister that they have increased the number of Patwaris to five hundred so that the survey can be done because in that region, even if the number is twenty acres and only one acre is cultivated, the cultivator has to pay land assessment for the whole land, i. e., twenty acres.

The other difficulty is that the agriculturist is not the master of his own land in that region. Before he builds a kila or constructs a building he has to take prior permission of the authorities and thus lost of difficulty is faced by him. These are the two points which may be considered sympathetically and some remedy provided.

مخدوم الملک محمد شمس الدین جیلانی (بہاولپور - ۳)

چپ ہوں تو کلیجہ جلتا ہے ، بولوں تو تری رسوائی ہے

صاحب صدر - میں ان بنچز پر بیٹھکر کیا کہہ سکتا ہوں - اپیل کرتا ہوں اپنی گورنمنٹ سے کہ ہم مرحوم زمینداروں کو جنکو مالیہ پہلے ہی مار چکا ہے انکو مزید نہ مارا جائے -

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا

کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

حاجی عبدالمجید جتوئی (دادو ۔۱) ۔ جناب والا—میں عرض کرونگا کہ ہم سندھ والے برابر چیخ رہے ہیں کہ لینڈ ریونیو کم کرو لیکن حکومت نے اسکا حساب الٹا کیا ۔ ہمارا کم نہیں کیا ۔ دوسرے صوبے کا بڑھا دیا ۔ افسوس کی بات ہے کہ اسکے دماغ میں یہ کیا سوجھا ۔ اور دوسرے صوبوں پر بوجھ ڈال دیا ۔ ہم برابر اپیل کر رہے ہیں کہ ہمارا بوجھ گھٹایا جائے دوسرے صوبوں پو کیوں بوجھ ڈالا جا رہا ہے ۔

خان پیر محمد خان نے جو کورٹ آف وارڈز ایکٹ پاس کیا ہے اس سے ہم لوگوں کو ختم کیا ہے ہمارا کورٹ آف وارڈز پہلے ڈسٹرکٹ جج کے پاس تھا اب ڈپٹی کمشنر کو اختیار دیدیا ہے وہ گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے اسکو جیسا گورنمنٹ کہے ویسا کیا جائیگا ۔ ہم پہلے ہی چیخ رہے ہیں کہ لینڈ ریونیو کم کرو یہ قانون ہمارے اوپر کیوں لگایا گیا ہے۔ اس سے سندھ کی population پر مصیبت ڈال دی ہے کہ ہر طریقہ سے ان لوگوں کو ختم کرو اور سندھ والوں کو مجبور کردو اسلئے میں حکومت سے کہوں گا کہ وہ ظلم کرنا چھوڑ دے اور سیدھی راہ پر آ جائے اور لینڈ ریونیو کم کر دے ۔

Mr. Speaker : The question is—

That the West Pakistan Finance Bill 1963 be taken into consideration at once.

(*The motion was carried*).

Mr. Speaker : The House will now take up clause by clause consideration of the Bill.

(CLAUSE 2)

Mr. Speaker : The question is—

That clause 2 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

(CLAUSE 3)

Mr. Speaker : The question is —

That clause 3 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

(CLAUSE 4).

Mian Abdul Latif (Sheikhupura I) : Mr. Speaker, Sir, before you go to this clause I will make some submissions. I gave notice of some amendments to the provisions of the Finance Bill moved by the Government. On the strength of two Articles of the Constitution, namely 47 and 89, an objection has been taken that I am not competent to make the proposed amendment to any one of

the clauses of this Bill without previous approval or recommendation of the Governor. I beg to differ. My point is that there is absolutely no clog on my rights to move the amendments to the Bill. The clog referred to by the Government Benches in this respect reads thus :—

"47. (1) Except on the recommendation of the President, no Bill or amendments shall be introduced or moved in the National Assembly, if—

(a) it would, if enacted and brought into operation, or involve expenditure from the revenues or other moneys of the Central Government; or

(b) it makes provision for any of the matters or any matter incidental to any of the matters, specified below".

Now comes the most important part.

"(i) imposition, abolition, remission, alteration or regulation of any tax".

I may simultaneously bring to your kind notice the provisions of Article 89:—

"The provisions of Articles 40 to 47 (inclusive) shall apply to and in relation or a province, but so that—

(a) any reference in those provisions to the President shall be read as a reference to the Governor of the Province ;

Further on there is Article 90 which says :—

"No tax shall be levied for the purposes of a Provincial Government except by or under the authority of an Act of the Provincial Legislature."

Now, Sir, you will kindly see that I am unable to make any suggestion, or move any amendment and I am unable to introduce a bill for the imposition of a new tax. I cannot bring in a bill nor can I move an amendment for the abolition of an existing tax. I cannot move for the remission of a tax, I cannot move for an alteration of a tax, I cannot move for regulation of a tax. The word 'tax' in this Article is of paramount importance. Tax means a sum levied by the authority of this House. Unless the House passes a Bill and that Bill is given due consent by the Governor, it does not amount to a tax, it does not develop into a tax. It is just a proposal, which has come from the other side. Suppose this House is pleased to reject it , it does not take form of a tax. Suppose the Governor witholds his assent, it does not take form of a tax. It is just a proposal which has come from that side. So unless I move some amendment for the abolition or for the alteration of a tax, my right to challenge them on the floor of the House to propose a tax, to impose a tax, is not taken away. If there is a clause which is capable of two or more interpretations then there may be a quarrel. It is not a quarrel over the interpretation. But here it is just a reading and understanding of a simple English language in one sentence. This clause does not admit of any other interpretation than this which I have now put.

Last year, when your goodself in the chair and the Leader of the House was here, there was only one difference that we had an eminent lawyer of Lahore as the Law Minister, who is at the Centre Now, at that time we had the privilege to make some amendments. I will draw your attention to the Assembly Debates of the 30th June, 1962, page 32. I moved an amendment to the proposal of tax at that time. It was allowed, I read and I moved it. Then it was discussed threadbare on its merits. The question of admissibility was taken to be granted by the whole House including the Cabinet now sitting there. Then It was put to the vote of the House, but it was eventully lost.

Mr. Speaker : Does the Member mean to say that if the Government side was not vigilant last year to raise a point order, they should be deprived of that right this year also.

Mian Abdul Latif : I will now presently bring to your kind notice the observations made by your goodself. Without moving an amendment when Mr. Valika sought to discuss and suggest some changes, then you were pleased to say:—

"The member should have moved an amendment to discuss this matter."

Mr. Speaker : Because there was no point of order or any opposition from the Government side.

Mian Abdul Latif : I give my reference to this as a precedent. I will come to the merits. An objection has now been taken by the other side.

Mr. Speaker : Actually this will not help the members. No point of order was raised last year by the Treasury Benches. Discuss the merits to make out a case.

Mian Abdul Latif Article 90 says :—

"No tax shall be levied for the purposes of a Provincial Government except by or under the Authority of an Act of the Provincial Legislature".

Unless this Bill takes the form of an Act, we are incapable of holding that this Bill has taken the form of an Act. Unless there is an Act we cannot say that there is a tax and unless there is a tax, they cannot say that I cannot move an amendment in the existing tax and that I have to go to the Governor for getting his approval to the proposal of proposing any alteration. As my friend Chaudhri Muhammad Ibrahim has moved an amendment this time and previously also that the rate of incidence of a land revenue against small holders be reduced or those paying less than twenty rupees be exempted from the operation of Land Revenue Tax. For that it was imperative for him to obtain the previous approval of the Government to make that proposal. But now when there is no tax and when Government comes to this House begging for the approval of this House so that they may be able to impose a tax then the House is seized with the advisability and with the wisdom of imposing the tax. At this stage it is the House to impose or refuse to impose that tax. When the Finance Minister brings in a proposal it is open to every Member to oppose it or amend it or alter it. It is not in the form of an Ordinance which the House can either accept in *toto* or reject in *toto*. It is a Bill the form and features of which can be altered. Sir, you will kindly agree that my objection is not a technical objection. It goes to the very root of the powers of the House. If today your Honour is pleased to give this ruling that we as Members of the House, or the House itself is incompetent to alter and suggestion made by the Treasury Banches a very *grave and serious* right is taken away and it would mean a serious infringement of the powers of the House. It will be an unhealthy precedent for the future Assemblies and it might be quoted elsewhere also. So, I would appeal that while giving your opinion or findings on the rights of this Assembly to propose amendments you will keep in view the powers of this House, and the consequences and effect which your ruling will have on the future course of proceedings in this House.

Sir, I appeal to you that this House is competent to discuss in bare details the provisions of the Bill and has the powers to amend it as the House thinks fit.

(At this stage several members rose to speak).

Mr. Speaker : Yes, Mr. Memon.

Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon: (HYDERABAD I): Mr. Speaker, Sir, an amendment cannot be moved under Article 47. The Article is a complete embargo and a bar. Article 47 reads:—

"Except on the recommendations of the President.

Here we have to substitute the word 'Governor' for 'President'.

No Bill or amendment shall be introduced or moved in the National Assembly'.

For the words 'National Assembly' we have to substitute the word 'Provincial Assembly'.

If.....

Then I come to the relevant clause.

"(b)(1) The imposition, abolition, remission, alteration or regulation of any tax":

Sir, the point that has been sought to be established by my friend, Mian Abdul Latif, is that this places an embargo or a ban on the imposition of a new tax or the alteration of an existing tax. And if a sum is sought to be imposed by this new Bill, i.e., the Finance Bill then this embargo will not apply because there is no existing tax which is sought to be altered by this amendment. My submission is that this is arguing in a vicious circle.

Let us assume a case that instead of the clause as it stands, to be more precise, the amendment moved by my learned friend would have been that instead of '35%' the words '5%' be substituted, and let us suppose a case when such an amendment is carried. The result will be that instead of the original clause. i.e., instead of 35%, this House will be imposing 5%. The question is : has this 5% new tax which will take the place of the original clause by virtue of the amendment being passed, received the assent of the Governor. Obviously 'not'. The recommendation of the Governor as we all know is that it should be 35%.

Likewise of there is an amendment that instead of 35% it should be raised to 45% and that amendment is carried then the question would arise, is this amendment of 45% the one which has received the recommendation of the Governor ? Obviously the reply will be 'no'. Therefore, my submission is that even if the amendment is taken by itself and even if there is no existing tax which he is sought to be altered by that amendment, that amendment seeks to amend not only the existing tax but the proposed tax under the Finance Act which will be hit by Article 47 and will require the recommendation of the Governor. The Governor's recommendation is that it should be 35%. I could have a better understanding of my friend's contention if he had taken each amendment that we find on the list (order of the day) today, separately and we could have understood his view point.

My submission is whether it is an amendment which seeks an amendment of a proposed tax or whether it is an amendment of the existing tax to which Article 47 is a complete bar. I would respectfully invite the attention of the Speaker to a ruling given in this very House during the last year's discussion on the Finance Bill. The Finance Minister had moved an amendment of the Act relating to the emoluments of the Members-from three hundred the emoluments were sought to be raised to four hundred and likewise the daily allowance from thirty five rupees was sought to be raised to 50. and I had moved an amendment that a free railway pass on the pattern of the one sanctioned for the Members of the National Assembly, be granted to the Members of the Provincial Assembly. And this very Speaker was pleased to rule, and I say rightly, that I cannot move this amendment because it had not received the recommendation of the Governor, and the recommendation of the Governor was necessary because it involved financial implications.

Therefore, my submission is that the Speaker consistently with the ruling that he has given, and I say rightly, and after mutual consultation will have no hesitation in coming to this conclusion that Article 47 is a complete bar where it seeks to alter any existing tax or tax which is sought to be imposed by the Finance Bill.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ—۱) ۔ جناب والا۔ مجھے اپنے محترم دوست میاں عبدالطیف صاحب کے دلائل سے جو کہ انہوں نے زیر بحث موضوع کے متعلق اس معزز ایوان کے سامنے پیش کئے ہیں پورا پورا اتفاق ہے ۔ جناب والا ۔ یہ مسئلہ اپنی اہمیت کے اعتبار سے ان تمام مسائل سے جو اس ایوان کے سامنے گذشتہ سال بھر میں پیش ہوئے ہیں سب سے اہم ہے ۔ اس مسئلہ کو زیر بحث لا کر اور آپ کی رولنگ اس مسئلہ کے متعلق حاصل کرنے کے بعد اس ایوان کے اختیارات کا فیصلہ ہوگا کہ اس ایوان کو اس money bill میں ترمیم کرنے کا اختیار حاصل ہے یا نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ میرے محترم دوست میاں عبدالطیف صاحب نے اپنی بحث میں یہ امر واضع کرنے کی کوشش کی ہے ۔ اور اس کوشش میں وہ پوری طرح کامیاب رہے ہیں ۔اس میں کوئی شک نہیں کہ عائد شدہ ٹیکس میں ہم ترمیم نہیں کر سکتے ہیں لیکن مجوزہ ٹیکس جو ایک تجویز ہے اس پرآرٹیکل ۷۴ کا اطلاق نہیں ہوتا ہے ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں ان کی بحث کودھرانا پسند نہیں کروں گا بلکہ جہاں سے انہوں نے چھوڑی ہے اس سے آگے چلتا ہوں ۔

جناب والا ۔ انہوں نے حوالہ دیا کہ سابقہ سال اس معزز ایوان میں ایک سے زیادہ تراسیم فنانس بل میں پیش ہوئیں ۔ اور پاس ہوئیں ۔ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اگر کسی نے اس وقت اعتراض نہیں کیا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اب کوئی اعتراض کا حق ہی نہیں ہے ۔ بجا ارشاد ہوا ۔ لیکن میں آپ کی توجہ ۱۹۵۶ کے آئین کی طرف دلاتا ہوں متعلقہ آرٹیکل ۹۱ اور ۹۲ ہیں اس کا مقابلہ اور موازنہ اگر موجودہ آئین کے آرٹیکل ۷۴ سے کیا جائے تو تمام الفاظ ایک ہی جیسے ملینگے اور کسی قسم کا کوئی فرق نہیں ملیگا ۔ نہ الفاظ میں اور نہ معنوں میں ۔ فرق صرف یہ ہے کہ نئے آئین کے آرٹیکل ۷۴ کا پارٹ (۱) پرانے آئین کے آرٹیکل ۹۲ میں ملیگا اور آرٹیکل ۹۱ موجودہ آئین کے آرٹیکل ۷۴ میں نقل ہے ۔ اگر میرے فاضل دوست جو میرے سامنے بیٹھے ہیں اگر اس میں میرے ساتھ اتفاق کرتے ہیں کہ پرانے آئین کی متعلقہ دفعات اور نئے آئین کی دفعہ ۷۴ بالکل ایک جیسی ہیں ۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ سابقہ آئین پر عمل کرتے ہوئے ہماری روش کیا تھی اور ہم نے جس طرح عمل کیا تھا اور وہی عمل موجودہ آئین پر عمل کرتے ہوئے ہمارے لئے مثال ہوگا دلیل ہوگا ۔ اور بہت قوی دلیل ہوگا ۔ متعلقہ دفعات کی تشریح ہمارے پیش رو کس طرح کرتے رہے ہیں میرا خیال ہے کہ میرے دوست

اس کا خود موازنہ کر لینگے - میں عرض کر رہا تھا کہ آرٹیکل ۹۱ اور ۹۲ کے تحت ہمارے ملک میں ۱۹۵۷-۵۸ میں مرکزی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کام کرتی رہی ہیں - آئیے - ہم دیکھیں کہ وہ اس کی interpretation کیا کرتے تھے - اگر ان کی interpretation یہ ہے کہ فنانس بل میں ترمیم پیش ہو سکتی ہے تو اس کا لازمی طور پر نتیجہ یہ نکلے گا کہ زیر بحث فنانس بل میں بھی ترمیم پیش ہو سکتی ہے اور میں اس مطالبے میں حق بجانب ہونگا - کہ آپ میرے حق میں رولنگ دیں کہ ہم فنانس بل میں ترمیم پیش کر سکتے ہیں - ملاحظہ ہو جناب والا - National Assembly debate کی جلد (۱) مورخہ ۹ تا ۲۷ فروری ۱۹۵۷ء صفحہ ۸۱۵ اس صفحہ پر money bill کی بہت سی ترامیم کا ذکر کیا گیا ہے - ہو سکتا ہے کہ یہ دعوے کیا جاوے کہ یہ تمام ترامیم چونکہ سردار امیر اعظم صاحب نے پیش کی تھیں اور وہ اس زمانے میں Law and Parliamentary Affairs اسلئے انہوں نے صدر پاکستان سے اس کی منظوری حاصل کرلی ہوگی لیکن ایک مثال ایسی بھی ہے کہ ترمیم ایک غیر سرکاری رکن اسمبلی نے پیش کی تھی - مگر وہ ترمیم انکی غیر حاضری کی بنا پر ایوان میں پیش نہ ہوئی- اگر وہ ایوان میں موجود ہوتے تو ضرور انکی ترمیم پیش ہو جاتی - کیونکہ سپیکر صاحب نے اس ترمیم کے متعلق صرف یہ رولنگ دیا کہ چونکہ محرک ایوان سے غیر حاضر ہے - اس لئے ترمیم پیش نہیں کی جا سکتی — میرا پوائنٹ یہ ہے کہ وہ اگر ایوان میں موجود ہوتے تو وہ ترمیم ضرور پیش ہوتی اور کوئی قانونی اعتراض اس پر وارد نہ ہوتا - اتفاق کی بات ہے کہ وہ محترم بزرگ اس وقت ہمارے ایوان کی ''گورنر گیلری،، میں تشریف فرما ہیں - میں نے جس debate کا حوالہ ابھی دیا ہے وہ میں پڑھے دیتا ہوں -

Page 815 (re. money bill).

"**Mr. Speaker** : We now take into consideration all the bill clause by clause.

Clause 2

There is an amendment by Mr. Farid Ahmed. He is absent and his amendment goes."

He was absent from there Sir, but not from here.

Minister of Railways ; He only means that the amendment will not be moved. It is with regard to the moving of the amendment.

خواجہ محمد صفدر - فکر نہ کریں - میں ساری باتوں کا ذکر کروں گا -

وزیر خزانہ—اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو یہ پانچ بجے تک ختم نہ ہوگا -

خواجہ محمد صفدر—یہ پانچ منٹ میں ختم ہو جائے گا۔ آپ تشریف رکھیں۔ جناب والا۔ میں آپ کی توجہ نیشنل اسمبلی کی Debates ۱۹۵۸ کی طرف دلاتا ہوں اس میں money bill پر . . . . . .

Mr. Speaker : I would like to know from Khawaja Sahib whether there is any ruling that he wants to quote or he simply wants to show that because the Member was absent, so it could not be moved.

Khawaja Muhammad Safdar : There was no objection to the moving of the amendment.

Mr. Speaker : My point is that supposing Mr. Latif is to move an amendment and he is not present and I observe that Mr. Latif is not present, so it goes; it would not mean that the amendment would have been admitted, if he had been present. If there is any ruling.

خواجہ محمد صفدر— بالکل صحیح جناب۔ اس وقت جناب فرید احمد صاحب موجود نہیں تھے۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ کہ انہوں نے قانونی طور پر پریسڈنٹ کی منظوری لی ہے

Mr. Speaker : The Speaker might not have thought fit to give a ruling because the Member was not present.

خواجہ محمد صفدر— میں تو آئین اور سابقہ مباحثات کے حوالہ جات اپنی تقریر میں دلیل کے طور پیش کر رہا ہوں اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہہ رہا ہوں۔

Mr. Speaker : I mean to say whether the member can produce a clear-cut ruling on this point.

خواجہ محمد صفدر۔ اب میں ایک حوالہ ۱۹۵۸ء کی Debates میں سے دونگا۔ میں پھر کہوں گا کہ ہمارے موجودہ آئین کے Money bill سے متعلقہ دفعات وہی ہیں جو ۱۹۵۸ء کے آئین میں تھیں ۱۳ مارچ ۱۹۵۸ء کی Debates ملاحظہ ہوں۔

ظہیرالدین صاحب اس وقت چیئرمین تھے۔ اس میں کچھ ترامیم منسٹر صاحبان کی طرف سے اور کچھ عام ممبران کی طرف سے پیش ہوئیں۔ اور ایسا کوئی قانونی اعتراض نہیں اٹھایا گیا تھا ورنہ اس کے متعلق چیئرمین صاحب کی جانب سے رولنگ صادر ہوتی (وزیر خزانہ سے مخاطب ہو کر) اگر آپ میری بات نہیں سننا چاہتے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

Minister of Law : You can speak upto 4 O'Clock but only keep your promise.

خواجہ محمد صفدر۔ یہ بہت اہم ہے جناب۔ نیشنل اسمبلی کے دو سال ہی اس آئین کے تحت گزرے۔ پھر وہ منسوخ ہو گیا۔ اب میں اس یعنی مغربی پاکستان اسمبلی کا حوالہ پیش کرتا ہوں Assembly Debates ۲۵ مارچ ۱۹۵۸ء صفحہ ۲۰۷ ملاحظہ ہو۔ جناب والا۔ میں ان دوستوں کو جو

ایوان کے ۱۹۵۸ء میں رکن تھے یاد دلاتا ہوں کہ میاں منظور حسین جو اس زمانے میں گوجرانوالہ سے ممبر منتخب ہوکر آئے تھے وہ ادھر بیٹھتے تھے یعنی آپوزیشن کے رکن تھے اور میرے ساتھ ہی بیٹھتے تھے.....

Mr. Speaker : Is it relevant to the amendment ?

خواجہ محمد صفدر— جی ہاں۔ تو مارچ ۱۹۵۸ء کی Debates کے صفحہ ۷۰۲ پر ہے۔ میں پڑھ کر سناتا ہوں۔

(Provincial Assembly of West Pakistan debates, dated the 25th March, 1958, page 702).

"**Mian Manzoor Hassan :** Sir, I have got my amendments and at the speed you are conducting the debate, I am afraid, I will be left with no time to speak on my amendments.

Mr. Speaker : Under what rule can I stop this debate. It is up to the honourable members to cut short their speeches. The honourable member can move for closure of the debate.

Pirzada Abdus Sattar : If you want to discuss amendments I am quite willing for it but, I am afraid, you will have to apply closure to the debate."

Sir, Pirzada Abdus Sattar was the Law and Finance Minister at that time.

Mr. Speaker : What was the occasion ? Was it relating to the Finance Bill ?

خواجہ محمد صفدر— جناب والا۔ میں فنانس بل کے متعلق ہی عرض کر رہا ہوں یہیں سے فنانس بل شروع ہوتا ہے۔

وزیر خزانہ— : آپ بیٹھیں گے بھی یا نہیں۔

Mr. Speaker : What you mean to say is that Article 47(1) of this Constitution and Articles 91 and 92 of the previous Constitution are the same.

Khawaja Muhammad Safdar : Yes, Sir, they are quite identical.

موجودہ آئین کا آرٹیکل ۷۳ کا ۱ (الف) تو یوں ہے جیسے سابق آئین کے آرٹیکل ۹۲ کو اٹھا کر یہاں رکھ دیا ہے۔ اور ۹۱ میں جو Money Bill ہے وہ اس آرٹیکل ۷۳ کے ۱ (ب) میں ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ پچھلے سال اسی آئین کے تحت فنانس بل زیر بحث آیا۔

اور اسی کے مطابق عمل کیا گیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ترامیم پیش کی جا سکتی ہیں۔ اور ان پر بحث ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ہماری ترامیم درست اور جائز ہیں اور وزیر صاحب کا اعتراض out of order ہے۔

Minister of Law : This is repetition.

Khawaja Muhammad Safdar : I am clarifying my point. It is no repetition. I would respectfully submit that this objection is out of order and with these remarks I resume my seat.

وزیر خزانہ— ہم Chair کو تو force نہیں کریں گے وہ اپنے ایمان کے مطابق جیسے چاہے رولنگ دے ۔ اب ایڈووکیٹ جنرل صاحب اس کی وضاحت کریں ۔

Mr. Speaker : I would like to hear Mr. Kundi on this point before I call upon the Advocate-General to give his views.

Mr. Muhammad Ishaq Khan Kundi : (Senior Deputy Speaker) : I will draw the attention of the House, through you Mr. Speaker, to the significant difference in the wording of clause (*a*) and clause (b) of Article 47 of the Constitution. Clause (a) reads—

> "Except on the recommendation of the President, no Bill or amendment shall be introduced or moved in the National Assembly if—"

Now, this is important—

> "it would, if enacted and brought into operation, involve expenditure from the revenues.

The conception of the proposed legislation or the proposed measure is involved in the phrase "it would, if enacted and brought into operation".

Now, we come to clause (b). In that clause this significant phrase does not appear.

The wording is—

> "(b) it makes provision for any of the matters, or any matter incidental to any of the matters, specified below —
>
> (i) Tax imposition, abolition, remission, alteration or regulation of any tax".

My submission is that if it were necessary to convey the idea that even the proposed tax is also bar to amendment then a phrase has been given in part (a) which says "it would, if enacted and brought into operation". I submit that in a constitutional document each and every word and phrase has some significance, Specially it must have been present in the mind of the draftsman that whatever idea he wanted to convey in the preceding clause it must have been present in his mind when drafting the second clause. If in this clause this idea has been brought out why is it missing in the preceding clause ?

Advocate-General (Mr. Khalid Ishaq) : Mr. Speaker, I would like to make a very short submission on what seems to be a very clear situation so far as this Constitution is concerned. Sir, my learned friend, Mr. Memon, has already brought to your notice that the whole matter is concluded by the plain reading of Article 47 of the Constitution. I would read the opening portion and the relevant provisions—

> "47. (1) Except on the recommendation of the President, no Bill or amendment ...."

You will notice that the Bill and amendment have been treated as if they are in the same category.

> "Shall be introduced or moved in the Provincial Assembly if—
>
> (*a*) it makes provisions for any of the matters, or any matter incidental to any of the matters, specified below —"

It is not merely that it should directly make an amendment in a tax imposed but even if it goes to the extent of dealing with or proposing an amendment or in relation to any matter incidental to the matters already mentioned then that cannot be introduced and these shall cover the following :—

> "Tax imposition, abolition, remission, alteration or regulation, of any tax",

Mr. Speaker: You would kindly notice that the main emphasis put by the peakers who have spoken from the other side is that the word "tax" used is a tax already imposed. This is the mainstay of their argument. I would invite your attention to one other Article of this Constitution and then revert to this argument. Take for instance, Article 48. It says—

> "No tax shall be levied for the purposes of the Central Government except by or under the authority of an Act of the Central Legislature".

That is to say, the word "tax" has been used here in relation to the proposed tax.

It is not a tax already levied. The argument advanced by Mian Abdul Latif was that the word 'tax' can only mean a tax already imposed. My submission is that Article 48 makes it quite clear that even in relation to the tax yet to be imposed the word used is 'tax'. Therefore, in Article 47 (b) (i) the words "any tax" can mean both a tax already imposed or a tax proposed to be imposed. The basic principle of all constitutional interpretation is that in the matter of interpreting the Constitution, the widest scope will be allowed for each term that the Constitution uses. Mr. Speaker, I may invite your attention to the general theme in relation to financial Provision, Would you notice that the responsibility of this House in relation to the financial provisions has been regulated by this Constitution in a special manner. There are several matters pertaining to the Central Consolidated Fund and the Provincial Consolidated Fund which are only subject to discussion of the House but not subject to the vote of the House. I would invite your attention, after having made this preliminary submission to sub-clause *iii* of clause (*b*) of Article 47. It says :—

> "(b) It makes provision for any of the matters, or any matter incidental to any of the matters specified below—
>
> (*iii*) The imposition of a charge upon the Central Consolidated Fund, for the abolition or alteration of any such charge".

Therefore, if a particular amount has become a part of the Central Consolidated Fund and a proposed amendment seek to alter a charge yet to be imposed that would interfere directly or indiretly with the imposition of a charge on Central Consolidated Fund, and that would be outside the scope of the authorised amendments that could be moved by the members without the consent of the Governor. My submission is that the language of Article 47 in as much as it excludes all amendments regarding the fiscal matters, is much wider than the on that was used in Article 92 of the late Constitution. If you would pass and compare Article 92 with Article 47 (b) (i), you will find that Article 92 covers only one section. It says:—

> No bill or amendment which makes provision in any of the matters, specified in clause (i) of Article 91 or which, if enacted and brought into operation, would involve expenditure from the revenue of the province shall be introduced or moved in the Provincial Assembly except on the recommendation of the Governor".

Whereas in the present Constitution, you would find that not only this portion has been incorporated in Article 47 (1) (*a*), but Article 47 (1) (*b*) makes the scope infinitely wider and says that even any proposed amendment, which would affect any matter incidental to these things, would also be excluded unless it was brought up with the provisions consent of the Governor. Therefore, my submission would be that the provisions are quite clear that all matters which are likely to affect the Provincial Consolidated Fund either by taking additions or by reducing its quantum or in the manner in which the liability of the tax to be imposed, are all matters which cannot be introduced without the consent of the Governor.

I may also draw your attention to newspaper report that appeared today where it is said that in Dacca a ruling has been given. I will just read a portion of that news papers report. It says:—

> "All Opposition's amendments to the Finance Bill were ruled out of order by the Speaker when the Law Minister, Mr. A.T.M.Mustafa, contended that the purposed amendments did not fulfil the provisions of Article 47 clause (1) of the Constitution that prior assent of the Governor shall be obtained to all money bills and amendments thereto".

Now, I will make two more submissions. In this case let us take a concrete case. A Finance Bill has been moved which proposes a tax, of Rs. 20 on a particular profession. The amendment would be in the form that makes it Rs. 10. This would directly affect the quantum that would be brought to the Provincial Consolidated Fund and therefore, it would amount to an alteration or a reduction or a remission from a tax that has been proposed, or in any case it would be a matter or a provision that would interfere with the total quantum that would ultimately come to the Provincial Consolidated Fund.

My other submission would be that even in the language of Article, 47 (1) (*b*) you will find that the words used are:—

> "The imposition, abolition, remission, alteration or regulation of any tax".

If a tax has already been imposed then the words would have been only, abolition, remission, alteration or regulation of any tax. There would be no question of imposition, because imposition has already been done. The very use of the word imposition" implies that a tax which is proposed to be imposed will also be one matter regarding which no amendment is possible. I do not know if I am clear. If a tax already been imposed and if a member brings in a amendment then it will be either for alteration of a tax or for remission of a tax or for reduction of a tax or for regulation of a tax, but it would not be imposition or a tax. Imposition of a tax would always be in relation to a tax proposed to be effected. Therefore, my submission is that reading this clause with Article 48 together, which also speaks of future taxes, there is no difficulty or hesitation in reaching the conclusion that the use of the words 'any tax' covers both the prospective tax and the tax already imposed. My submission, therefore, is that this interpretation admits of no doubt. No precedents have been cited. I would humbly submit that no precedents could really cover a case which is now before you. The cases of those precedents would be of other Consitiutions. This Consitution must be interpreted.

Mr. Speaker : Does the Advocate-General differentiate it in any way from the provisions of the Constitution of 1956. Khwaja Sahib has pointed that the provisions are the same.

Advocate-General : Sir, my submission is that the position about the old Constitution was that nobody took any objection under the Constitution regarding the proposed amendments. It is possible that a thing may go unchallenged. Then, I can cite a very interesting and historical instance. A large number of Bills were passed by the Central Legislature. As you would recall, before the case of Maulvi Tamizuddin Khan was decided and in all these cases assent of the Governor-General was not taken, and it was assumed that if the Legislature has passed a law, it was a good law. But that did not preclude the court from deciding the matter for the first time when an objection was actually taken. Therefore, the mere fact that an objection has not been taken in the past is no argument; it is understandable why it was not taken it was a new Constitution it was immediately after the imposition of the new Constitution that the whole thing started. Now that we have had an occasion to study it more carefully, we know the precise terms in which the Legislature is now supposed to work. I would humbly submit that the present Constitution admits of no doubt that no such amendment can be moved without the consent of the Governor.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, one word in reply to the arguments of the Advocate-General.

Mr. Speaker : What is the member's point ?

Khawaja Muham ad Safdar : Mian Latif wanted to speak for a minute.

Mr. Speaker : Yes, Mian Latif.

Mian Abdul Latif (Sheikhupura I) : Mr. Speaker, Sir, the Advocate-General has placed reliance on Article 48 which reads :

"No tax shall be levied for the purposes of the ....."

From this he concludes that this word 'tax' refers to future taxes also. This clause instead of helping the Treasury Benches helps me very much. This means that the tax will be the result of an Act which is to be passed by the Legislature. It means, the consent of the House first and then the consent of the Governor . The product will be named as a tax. It simply refer to the procedure.

"No tax shall be levied for the purpose of the Central Government except by or under the authority of an Act of the Central Legislature."

This gives the procedure how this will come into being. How it will take birth. So far as Article 47 goes it conclusively says that if we are to seek regulation, alteration, or amendment of a tax which is the product of the deliberations of this House and Council of the Governor then the previous recommendation of the Governor is sought.

One difficulty expressed by Mr. Memon is that, if the amendment is accepted it means that a change has been brought about with out the concurrence of the Governor and that creates a difficulty. It does not create a difficulty. Supposing today this House/completely rejects the proposal a similar difficulty arises what happen? It will go back to the Governor and there are ways and means suggested as how to get over that difficulty. This amendment if not accepted will again go to the Governor for his assent. If he agrees it will become law. if he does not agree then the other course will be open to the Governor and this House to follow.

Mr. Speaker : After having heard the arguments for and against the point at issue and particularly the Advocate-General, I have no doubt in my mind that Article 47(1) completely bars the moving of an amendment not recommended by the Governor which would have the effect of imposing, abolishing, remitting, altering or regulating any tax. The word 'tax' used in Article 47 (1) (b) (i) obviously includes a proposed tax, otherwise the whole scheme of the Constitution would be vitiated.

This is the interpretation which has been accepted in both the National Assembly and the East Pakistan Assembly. My learned brother, the Speaker of the East Pakistan Assembly has only day before yesterday given a clear ruling on this very point and held that no amendment, which seeks to imposed, abolish, remit, alter or regulate any tax, can be moved without the recommandation of the Governor. In view of this clear ruling and the precedent of the National Assembly I hold that the point raised by Mian Abdul Latif has not force and all amendments tabled are ruled out of order.

We were on clause 4.

The questions is—

That clause 4 stand part of the Bill.

(The Assembly then divided)

Ayes : 54 — *Nos.* : 14

AYES

1. Abdul Ghaffar Khan Pasha, Mr.
2. Abdul Latif Khan, Mr.
3. Abdul Majid Khan, Major.
4. Abdul Raziq Khan, Mr.
5. Ahmad Ali Sardar.
6. Ajoon Khan Jadoon, Mr.
7. Ali Muhammad Khan Khakwani, Nawabzada.
8. Aman Ullah Khan Shahani, Khan.
9. Atta Hussain Khan, Mr.
10. Bashir Ahmad Shah, Mr.
11. Ghulam Abbas Bukhari, Diwan Syed.
12. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon, Mr.
13. Ghulam Qasim Khan, Nawabzada.
14. Ghulam Rasool, Mr.
15. Hamal Khan, Mir.
16. Hamid Ullah Khan, Mr.
17. Haziq Ali Shah, Syed.
18. Imtiaz Ahmad Gill, Chaudhri.
19. Khalid bin Jaffar, Mr.
20. Khalid Umar, Sardar.
21. Khan Gul, Master.
22. Khuda Bux Talpur, Haji Mir.
23. Lachman Singh, Mr.
24. Mahmooda Begum, Sahibzadi.
25. Malang Khan, Khan.
26. Mansab Ali Khan Kharal, Rai.
27. Manzur Hussain, Chaudhri.
28. Mehboob Ali Bhayo, Haji Sardar.
29. Mehraj Din, Mian.
30. Mir Muhammad Khan Talpur, Mir.
31. Muhammad Afzal, Arbab.
32. Muhammad Akbar Khan, Mr.
33. Muhammad Ali, Chaudhri.
34. Muhammad Amin Khan, Mr.
35. Muhammad Anwar, Chaudhri.
36. Muhammad Ashraf Khan, Sardar.
37. Muhammad Hussain, Sheikh
38. Muhammad Ishaq Khan Kundi, Mr.
39. Muhammad Khan Junejo, Mr.
40. Muhammad Mohsin Siddiqi, Mr.
41. Muhammad Qasim Mela, Mr.
42. Muhammad Rafiq Babu, Mr.

43. Muhammad Shamas-ud-Din Jilani, Makhdum-ul-Mulk.
44. Muhammad Sharif, Mian.
45. Nabi Bakhsh Khan Zahri, Mir.
46. Nadir Khan, Raja.
47. Nazar Shah, Syed.
48. Saif Ullah Tarar, Chaudhri.
49. Shabir Ahmad Khan Rai , Sardar.
50. Shafqat Hussain Shah Musavi, Mr.
51. Sohail, Mr. S. M.
52. Sultan Mahmood, Chaudhri.
53. Sultan Muhammad Awan, Mr.
54. Zafar Ali Shah, Syed.

NOES

1. Abdul Baqi Baluch, Mr.
2. Abdul Haqne, Allama.
3. Abdul Latif, Mian.
4. Abdul Majid, Haji.
5. Habib Ullah Khan Saddi, Amir.
6. Jahan Ara Shah Nawaz, Begum.
7. Jamal Muhammad -Koraija, Khawaja.
8. Khurshid Ali Khan, Rao.
9. Muhammad Akbar, Mian.
10. Muhammad Hanif Siddiqi, Mr.
11. Muhammad Safdar, Khawaja.
12. Safi-ud-Din, Syed.
13. Sarfraz Khan, Malik.
14. Sultan Ahmad Khan, Major.

(The motion was carried)

میر عبدالباقی بلوچ :- پوائنٹ آف آرڈر : جناب یہ ڈویژن کا جو result آیا ھے یہ قطعی طور پر قانون کے خلاف ھے ۔ اس لئے کہ اس ایوان میں شیخ مسعود صادق صاحب نے بزور بازو ووٹ لئے ھیں اور اس کا ثبوت یہ ھے کہ ان کا ''کرتہ'' تار تار ھے اور پھٹا ھوا ھے ۔

Mr. Speaker : This is no point of order.

(CLAUSE 5)

Mr. Speaker : The question is—

That clause 5 stand part of the Bill.

(The motion was carried)

CLAUSE 6

Mr. Speaker : The question is—

That clause 6 stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(CLAUSE 7)

Mr. Speaker : There are amendments to clause 7 about the same are ruled out of order in view of the ruling given by me just now on this point.

The question is—

That clause 7 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

CLAUSE 8

Mr. Speaker : The question is—

That clause 8 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

CLAUSE 9

Mr. Speaker : The question is—

That clause 9 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

CLAUSE 10

Mr. Speaker : Now, clause 10. There is an amendment to this clause and the same is also ruled out of order. The question is—

That clause 10 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

CLAUSE 11

Mr. Speaker : The question is—

That clause 11 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

(CLAUSE 12)

Mr. Speaker : The question is—

That clause 12 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

(CLAUSE 13)

Mr. Speaker : The question is—

That clause 13 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

(CLAUSE 14)

Mr. Speaker : The question is—

That clause 14 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

(CLAUSE 15)

Mr. Speaker : The question is—

That clause 15 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

(CLAUSE 16)

Mr. Speaker : There are amendments to clause 16 and they are ruled out of order.

The question is—

That clause 16 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

(CLAUSE 17)

Mr. Speaker : The question is—

That clause 17 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

(CLAUSE 18)

Mr. Speaker : The question is—

That clause 18 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

(CLAUSE 19)

Mr. Speaker : There are amendments to clause 19 and the same are ruled out of order.

The question is—

That clause 19 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

(CLAUSE 20)

Mr. Speaker : The question is—

That clause 20 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

(PREAMBLE).

Mr. Speaker : The question is—

That the Preamble be the Preamble of the Bill.

(*The motion was carried*).

(SCHEDULE I)

Mr. Speaker : The question is—

That Schedule I stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

(SCHEDULE II)

Mr. Speaker : The question is—

That Schedule II stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

(SCHEDULE III)

Mr. Speaker : The question is—

That Schedule III stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

(SCHEDULE IV)

Mr. Speaker : The question is—

That Schedule IV stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

(SCHEDULE V)

Mr. Speaker : The question is—

That Schedule V stand part of the Bill.

(*The motion was carried*),

(SCHEDULE VI)

Mr. Speaker : The question is—

The Schedule VI stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

(SCHEDULE VII)

Mr. Speaker : The question is—

That Schedule VII stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

(CLAUSE I)

Mr. Speaker : The question is—

That clause I stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

Minister for Finance (Sheikh Masood Sadiq) : Sir, I beg to move·

That the West Pakistan Finance Bill, 1963 be passed.

Mr. Speaker : Motion moved is—

That the West Pakistan Finance Bill, 1963 be passed.

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق)—جناب والا ۔ میٹریل تو میرے پاس بہت ہے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کر سکتا ہوں لیکن معزز اراکین تھکے ہوئے ہیں اور وقت بھی دو بجے کا ہو رہا ہے ۔ میں اپنی معروضات بیس منٹ میں ختم کر دوں گا ۔

جناب والا ۔ ۲۴ جون کو عام بحث کے آخر دن جو میں نے تقریر کی تھی ۔ اس میں میں نے اعداد و شمار آپ کو بتلائے تھے ۔ وہ ان اعداد پر مبنی ہیں جو آڈیٹر جنرل پاکستان کے محکمہ نے ۱۹۶۱-۱۹۶۲ء تک مہیا کئے ۔ آڈیٹر جنرل پاکستان نہ تو مغربی پاکستان کے تحت ہیں اور نہ ہماری گورنمنٹ کے ماتحت ہیں ۔ وہ ایسے ہی ہیں جیسے الیکشن کمشنر ہوتا ہے ۔ مذکورہ حسابات کے تین سرکلوں کے مطابق مجتمع کئے جاتے ہیں ۔ آئندہ سالوں کے لئے سندھ ۔ خیر پور ۔ بلوچستان سٹیٹس یونین اور کوئٹہ ڈویژن کے متعلق مناسب اضافے کے بارے میں رعایت مہیا کرنے کے بعد میں نے ۱۹۵۴-۱۹۵۵ء کی آمدنی کی اساس پر ریجنوں کے مطابق حساب کیا ہے ۔ دوسرے علاقوں کے متعلق مثلاً سابق پنجاب ۔ صوبہ سرحد ۔ بہاولپور کی بابت اصل محاسبہ شدہ اعداد اختیار کئے گئے ہیں ۔ اس میں بعض بھائیوں نے مجھ سے کہا کہ آپ نے یہ اچھا نہیں کیا اور آپ نے ایسا کرکے صوبائی تعصب، کو اور بڑھایا ہے میں نے کہا کہ میں نے بڑھایا نہیں البتہ گھٹایا ہے اور غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش کی ہے ۔ اور ثابت کیا ہے کہ ہمارے پسماندہ سابقہ صوبے جو تھے ان کو ہم نے ۳۵۰ سے ۶۰۰ فیصد تک ریونیو بلا شمول مرکزی واپسی رقم دیئے ہیں ۔ اس کا رد عمل کوئی ایوان کے باہر اچھا نہیں ہوا ایک دو اخباروں نے اس کی مخالفت بھی کی ۔ ایک اخبار کے مالک جو میرے دوست ہیں یعنی اخبار ''جنگ''، تو میرے دوست ہونے کےباوجود انہوں نے ایڈیٹوریل لکھا کہ ''یونٹ کے لئے کمیشن بڑھایا جائے''، ۔

میں نے سندھ کا دورہ کیا اور گیارہ دن دورے میں رہا ۔ گاؤں اور شہروں میں میں نے کوئی جگہ نہیں چھوڑی کہ وہاں نہ گیا ہوں ۔ میں

وھاں عوام سے ملا اور میں نے یہ دیکھا کہ سندھ کے عوام یونٹ کے مخالف نہیں ھیں ۔ یہ میرا ایمان ھے ۔ لیکن وھاں وہ لوگ جو وڈیرے تھے اور جو بہت طاقتور آدمی تھے ۔ اب چونکہ عوامی راج ھو گیا ھے اس لئے ان کی طاقت ختم ھو گئی ھے ۔ وھی اس کا ڈھونگ مچا رھے ھیں ۔ گو میں نے فرنٹیئر کا دورہ نہیں کیا لیکن وھاں کے عوام کی مشکلات سے کبھی غافل نہیں رھا ۔ ان کے لئے جس قدر بھی بہتری ھو سکتی ھے ۔ میں کر رھا ھوں اور کرتا رھونگا ۔ جیسا کہ میں نے کہا ھے ۔ پشاور کے لوگوں کو مشکلات ھیں ان کی مشکل یہ ھے کہ وہ یہ کہتے ھیں کہ ھمیں یہاں آنا پڑتا ھے ۔ لیکن میں یہ کہتا ھوں کہ ھم کو قربانی کرنا پڑے گی ۔ جیسا کہ میں نے کہا ھے یونٹ میرا ایمان ھے ۔ نواب زادہ تارانہ صاحب میرے supporter ھیں لیکن وھاں کا جزو ایمان نہیں ھے ۔ یہاں اور باھر بہت سے لوگ ایسے ھیں جن کا جزو ایمان یونٹ کو توڑنا ھوگا ۔ یہ زمانہ جمہوریت کا ھے اگر وہ توڑنا چاھیں تو constitution میں اس کی پرویژن موجود ھے ۔ ھمارا آئین صدر سے بھی بالا تر ھے ۔ دو تہائی مجارٹی constitution کو change کر سکتی ھے ۔ میں یہ کہوں گا کہ ۹۹ فیصد آدمی بمعہ راؤ خورشید صاحب کے اس سے خوش نہیں ھونگے کیوں کہ یونٹ ھم نے ایک خاص نظریہ کے تحت بنایا ھے ۔ اس لئے نہیں کہ صرف پنجابی کا قبضہ رھے لیکن اگر میرے ان بھائیوں کی جو چھوٹے یونٹوں کے ھیں اگر ان کی اسی میں خوشی ھے تو اور بات ھے لیکن مجھ کو تو واقعی سخت صدمہ ھوگا لیکن میری دعا ھے کہ اللہ ان کو شاد رکھے اور اللہ ان کو آباد رکھے اور وہ خوش و خرم رھیں ۔ جیسا کہ اعداد و شمار سے ثابت ھوتا ھے حکومت نے ایک ارب اور کتنے کروڑ روپیہ پس ماندہ علاقوں کی ترقی کے لئے رکھا ھے ۔ پھر بھی ھم grudge نہیں کرتے بلکہ اور دینے کو تیار ھیں ۔ میرے دوست رازق صاحب نے کہا ھے کہ صوبہ سرحد کے ریونیو میں کمی ھو رھی ھے ۔ میں تو سمجھتا ھوں کہ ان کو اس بات سے خوش ھونا چاھئے کہ Taxation کم ھو رھی ھے ۔ میرے لئے یہ ایک معمہ بن گیا ھے ۔ کہ معزز ممبران کی کسی طرح بھی تسلی نہیں ھوتی ۔ جو مراعات حکومت نے ان علاقوں کو دی ھیں ۔ پنجاب اور بہاولپور کو نہیں دیں ۔ مثال کے طور پر صوبہ سرحد میں شکر پر جو ٹیکس لگا تھا ۱۹۶۰ء میں ختم کر دیا گیا ۔ اور اسے retrospective effect دیا گیا بسوں کے لئے پنجاب میں ۸۰ روپیہ فی سیٹ چارج کرتے ھیں ۔ اور صوبہ سرحد کے unsettled districts میں ۲۰ روپیہ فی سیٹ ۔ اور لطف کی بات یہ ھے کہ اس کی recovery صفر ھے ۔ پولیٹیکل ایجنٹس کو بہت لکھا ھے ۔ لیکن ایک

پیسہ بھی نہیں ملا ۔ Settled Area میں ۴۰ روپیہ فی سیٹ ہے ۔ چارسدہ میں یہ چیز دیکھنے میں آئی ہے کہ لوگ بسوں کی چھتوں پر سوار ہوتے ہیں ۔ لیکن ان سے وہی ۴۰ روپیہ فی سیٹ چارج ہوتا ہے ۔ مگر پنجاب میں جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں ۸۰ روپیہ چارج کرتے ہیں۔ اس طرح سندھ کے متعلق عرض کروں گا کہ وہاں بھی کئی مراعات دی ہیں ۔ مثلاً ۲۵ فیصدی جو case تھا وہ معاف کر دیا گیا ۔ اس کے علاوہ لینڈ ریونیو پنجاب میں آٹھ آنے تھا اور سندھ میں پانچ آنہ ۔ اور اس میں بھی ۲۵ فیصدی کی کمی تھی ۔ خریف ۱۹۵۹ء میں تمام صوبوں میں مالیہ کی شرح وہی رہی لیکن پنجاب میں ۳۸۴۵ فیصدی اضافہ ہوا ۔ سندھ میں کچھ نہیں تھا ۔ سندھی بھائی جو مالکانہ دیا کرتے تھے وہ بھی ختم کر دیا گیا ۔ اس کے علاوہ electric duty جو سندھ میں تھی وہ ختم کر دی گئی ہے Urban Immovable Property Tax سندھ میں صرف ۵ شہروں پر عائد کیا گیا ہے ۔ لیکن پنجاب میں ۶۰ شہروں پر ہے ۔

اسی طرح اب میں باقی بلوچ صاحب کے گھر جاتا ہوں یعنی قلات میں ۔ وہاں جتنے حبوب تھے وہ ختم کر دئے گئے ہیں ۔

میر عبدالباقی بلوچ — کب سے ۔

وزیر خزانہ — بس ختم کر دئے گئے ہیں ۔ تاریخ یاد نہیں (قطع کلامیاں) ۔

Mr. Speaker: No interruptions

وزیر خزانہ — ڈولپمنٹ ٹیکس جو ۲۵ فیصدی تھا ان سے نہیں لیا ۔ جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے بتا دیا ہے کہ پنجاب میں بسوں پر ۸۰ روپیہ فی سیٹ لیا جاتا ہے ۔ قلات میں صرف ۸ روپیہ فی سیٹ ہے ۔ پنجاب میں Public Carriers پر ۶۰۰ روپیہ اور ۹۰۰ روپیہ ہے اور وہاں ۳۰۰ روپیہ اور ۴۵۰ روپے یعنی صرف آدھا ریٹ ہے ۔

جہاں پنجاب میں بسوں پر ۸۰ روپیہ فی سیٹ ہے ۔ کوئٹہ میں ۸ روپیہ فی سیٹ اور Public Carrier پر وہی ۳۰۰ اور ۴۵۰ روپیہ ۔ اس کے علاوہ ۸۵ فیصدی جو تفریحی ٹیکس تھا اس میں سے ۷۵ فیصدی کو گھٹا کر ۵۰ فیصدی کر دیا ہے ۔ اور ۱۰ فیصدی جو case تھا وہ اڑا دیا ہے ۔

جمالی صاحب نے فرمایا تھا ۔ کہ آپ سندھ میں جو رقم خرچ کرتے ہیں اس کا ۶۰ فیصد حصہ غبن ہو جاتا ہے ۔ اور وہاں بے حد corruption ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ اتنی رشوت نہیں جتنی جمالی صاحب کہتے ہیں ۔

یہاں افسران بیٹھے ہیں اور وہ بد دیانت افسروں اور ماتحتوں پر سختی سے action لے رہے ہیں ۔ آپ کو یاد ہے کہ اسی ایوان میں آپ نے کریمنل لاء پاس کیا ہے ۔ اس میں ایک شق یہ بھی ہے کہ رشوت خور افسروں کو جرگہ try کر سکتا ہے ۔ دنیا کا کونسا ملک ہے جہاں رشوت نہیں ۔ روس میں رشوت خور کی سزا موت تھی ۔ چنانچہ کئی لوگ shoot کر دئے گئے ۔ اس کے باوجود رشوت ختم نہ ہو سکی ۔ میں اس ہاؤس میں اس بات کا وعدہ کرتا ہوں اور افسران سے بھی استدعا کرتا ہوں کہ ہر ممکن طریقہ سے اسے کم کرنے کی کوشش کریں ۔ جمالی صاحب اگر لوکل ہوتے تو جیسا کہ انہوں نے کہا ہے کہ سندھ میں ۶۰ فیصدی رقم غبن ہو جاتی ہے تو میں ان کی خدمت میں عرض کردوں کہ وہ بھی ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں رشوت ۶۰ فیصدی کی بجائے ۸۰ فیصدی ہو جاتی ۔

جناب والا ۔ اب میں فنانس بل کی طرف آتا ہوں ۔ اس بل کے متعلق جو تقریریں معزز اراکین نے کی ہیں ۔ وہ میں نے یہاں بھی سنی ہیں اور اپنے کمرے میں بھی لاؤڈ سپیکر پر سنی ہیں ۔ اور ان کے نوٹ لے لئے ہیں ۔ انشاء اللہ میں ہر ایک کا فرداً فرداً جواب دے سکتا ہوں ۔ جنہوں نے اچھی اچھی suggestions دی ہیں ۔ میں کوشش کروں گا کہ ان پر ضرور عمل کروں ۔

جناب والا ۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہمارا ملک under-developed ہے ہمارے لئے نہایت ہی لازم ہے کہ چاہے راستہ میں کتنی مصیبتیں آئیں development کے کام کو نہ روکا جائے ۔ پچھلے بجٹ کو آپ دیکھ لیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اب تک ہم نے کتنی ترقی کی ہے ۔ اس سال ۱۸۶ کروڑ روپیہ ڈویلپمنٹ کے لئے رکھا ہے ۔ مغربی پاکستان کے بجٹ میں Revenue Receipts ۱۳۴ کروڑ ہیں ۔ اس کے مقابلہ میں Revenue Expenditure ۱۲۲ کروڑ اور Capital Expenditure ۱۷۴ کروڑ روپیہ ہے ۔ کل بنتا ہے ۲۹۶ کروڑ روپے ۔ ۱۳۴ کروڑ تو میں نے عرض کیا ہے کہ ہمارے اپنے تھے اور ۱۳۸ کروڑ ہمیں سنٹرل گورنمنٹ نے loans اور تحفے تحائف کے طور پر دئے تھے ۔ باقی جو balance کرنا تھا وہ ۴۸ کروڑ روپے تھے ۔ لہذا میں نے اس کو اس طرح balance کیا ۔ ایک تو Loans and othe Miscell neous Receipts ہیں جو ۱۷ کروڑ ۵۸ لاکھ کے قریب ہونگی ۔ جو نئے ٹیکس میں نے تجویز کئے

ھیں وہ صرف ۱ کروڑ ٥٦ لاکھ روپے کے ھیں ۔ جیسا کہ آپ کو پتہ ھے کہ کچھ تو Capital gain's پر کیا ھے ۔ جسکا اثر غریب آدمی پر نہیں پڑتا ۔ کچھ یورپین ھوٹلوں پر کیا ھے ۔ جہاں پر کہ شراب اور گانا وغیرہ ھوتا ھے ۔ میں نے وھاں پر بڑھایا ھے اور اس کا اثر بھی عام آدمی پر نہیں پڑتا ۔ صرف ایک چیز میں نے کی ھے اور وہ یہ کہ دس فیصدی Development cess نارڈرن ریجن پر بڑھایا ھے ۔ اور وہ کیوں بڑھایا ھے ۔ اسکی وجوھات بھی عرض کرتا ھوں ۔ سندھی بھائیوں سے میرا ور گورنر صاحب کا یہ وعدہ تھا کہ انہیں ریونیو میں باقی مغربی پاکستان کے ساتھ برابر سطح پر لائیں گے ۔ اور افسروں کے پاس جو رپورٹیں آئی ھیں ان سے پتہ چلتا ھے کہ واقعی اس سلسلے میں gap موجود ھے ۔ لیکن اس gap کو دوسرے طریقے سے بھی کم کر سکتا تھا کہ میں سندھ کے ریونیو کو کم کر دیتا ۔ لیکن اس طرح خسارہ ھوتا تھا ۔ اس لئے میں نے کہا کہ دس فیصدی Development cess عائد کیا جائے ۔ اس سے کل آمدن ٦٣ لاکھ کے قریب ھوگی ۔ اور وہ سابقہ پنجاب ۔ سابقہ صوبہ سرحد اور سابقہ بہاول پور سے وصول کیا جائے گا ۔ اس ضمن میں میں آپ سے یہ بھی عرض کروں گا کہ وہ جو Consortium ھے ۔ آپ جانتے ھیں چند ممالک اکٹھے ھوتے ھیں اور جو ھماری ایک قسم کی Pakistan Aid Club بنی ھوئی ھے تو اس میں حصہ لینے والے ملک کہتے ھیں کہ نیویارک کے ٹیکس دھندہ اپنے پسینے کی کمائی پاکستان کو کیوں دیں ۔ یہ امریکہ والے کہتے ھیں ۔ اسی طرح Bonn Germany والے کہتے ھیں ۔ کہ اپنے پسینے کی کمائی پاکستان کو کیوں بخشیں ۔ لنڈن اور پیرس والے اور ٹوکیو والے بھی یہی کہتے ھیں ۔ وہ کہتے ھیں کہ جناب آپ اپنے Rupees Resources بتائیے ۔ آج جو آپ ھمارے گاڑھے پسینے کی کمائی سے مراعات لینا چاھتے ھیں۔ قرضہ جات لینا چاھتے ھیں ۔ تحفہ تحائف لینا چاھتے ھیں ۔ اس میں آپکی اپنی قربانی کیا ھے ۔ تو جناب میں عرض کروں گا کہ ایک طرف تو غریب کسان تھا ۔ اور دوسری طرف سیاست تھی ۔ میں نے ان دونوں کا موازنہ کیا ۔ تو میں نے کہا کہ ملک سیاست سے پہلے آتا ھے ۔ اور یہ قربانی ھمیں ھر حالت میں دینی ھوگی ۔ کیونکہ اگر ھم نے اپنے ذرائع نہ بڑھائے تو ھماری وہ aid کم ھو جائے گی ۔ اور ھم یہ کہنے والے ھو سکیں گے کہ امسال ھم نے ایگریکلچر سیکٹر میں ۱۰۸ کروڑ روپیہ رکھا ھے ۔ ٧٦ کروڑ واٹر پاور کیلئے ٢٣ کروڑ ایگریکلچر سیکٹر کے لئے اور ورکس پروگرام کے لئے

۱۰ کروڑ - یعنی ۱۰۸ کروڑ روپیہ ہم نے صرف ایگریکلچر سیکٹر میں اپنے ان بھائیوں کے لئے رکھے ہیں - جو مغربی پاکستان کا ۸۰ فیصدی آبادی ہے اور جو اس ہاؤس میں ۸۰ فیصدی ہیں - ہم نے ۱۰۸ کروڑ کی رقم انہیں دی ہے - اسکے بعد میں عرض کروں گا اور چاہے ہمارے بھائی ناراض ہوں کہ جو ہماری تقاریر کا معیار یہاں پر رہا ہے وہ گذشتہ سال سے بہتر نہ تھا - اور کسی نے بھی کوئی تعمیری تجویز مجھے نہیں دی - یہاں جو بھی تقریر کے لئے کھڑا ہوا اس نے تعمیری تقریر کی بجائے تخریبی تقریر ہی کی - اور یہ بڑی آسان بات ہے - یہ دیکھئے یہ کتنی عالیشان عمارت ہے اور وہ واپڈا کی اتنی بڑی عمارت جو ملک قادر بخش صاحب بنوا رہے ہیں کہ اس کا معمار ہی صرف ۸ لاکھ روپے لے گا - آپ اسے میرے ہاں بھیجیں میں یہ کہہ کر کہ یہ بھی غلط ہے - وہ بھی غلط ہے - اسکا ستیاناس کردوں گا لیکن اگر آپ کہیں کہ صادق صاحب اسکو Improve کر دیں - تو پھر میں اپنا سر کھجانا شروع کر دوں گا - اسی طرح تنقید کرنا تو آسان ہے لیکن تعمیری تنقید کرنا مشکل ہے - سچی بات تو یہ ہے کہ آپوزیشن نے کوئی تعمیری تقریریں نہیں کیں البتہ تخریبی کی ہیں -

ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

Mr. Speaker : The question is—

The West Pakistan Finance Bill 1963 be passed.

(The motion was carried).

Mr. Speaker : The House now stands adjourned till 8·00 a. m. on Monday.

(The Assembly then adjourned till 8·00 a. m. on Monday the 1st July, 1963)

1782 PLA—800—26-8-64—SGPWP Lahore

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FOURTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Monday, the 1st July, 1963

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9 a.m. of the clock. Mr. Senior Deputy Speaker, Mr. Muhammad Ishaq Khan Kundi, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ لِلّٰہِ شُہَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ ۫ وَ لَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا ٭ ہُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ۝ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ۝ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ ۝ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ ہَمَّ قَوۡمٌ اَنۡ یَّبۡسُطُوۡۤا اِلَیۡکُمۡ اَیۡدِیَہُمۡ فَکَفَّ اَیۡدِیَہُمۡ عَنۡکُمۡ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ وَ عَلَی اللّٰہِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝

پ ۶ - س ۵ - ع ۶ آیات ۳-۴-۵-۶

اے ایمان والو! اللہ کے لئے پوری پابندی کرنے والے اور انصاف کے ساتھ شہادت دینے والے بنو اور کوئی خاص لوگوں کی عداوت تمہارے لئے اس امر کا سبب نہ بن جائے کہ تم عدل و انصاف نہ کرو۔ تم عدل کیا کرو اس لئے کہ وہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ بلاشبہ اللہ کو تمہارے سب کاموں کی پوری پوری اطلاع ہے۔ اللہ نے ایسے لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو ایمان لے آئے اور انہوں نے اچھے کام کئے کہ ان کے لئے بخشش اور ثواب عظیم ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہمارے احکام کو جھٹلایا ایسے لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں۔ اے ایمان والو اللہ کے اس انعام کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا ہے۔ جبکہ ایک قوم اس فکر میں تھی کہ تم پر دست درازی کریں پس اللہ نے ان کا قابو تم پر نہ چلنے دیا اور تم اللہ سے ڈرتے رہو اور ایمان والوں کو تو صرف اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

EXPENDITURE ON ROADS

455. Babu Muhammad Rafiq: Will the Minister of Communications and Works be pleased to state the expenditure during each of the financial years from 1947-48 to 1962-63, in each Division of West Pakistan on the—

(*i*) Maintenance of existing roads; and

(*ii*) Construction of new roads ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Manzur Hussain): A statement is laid on the table.

STATEMENT SHOWING THE EXPENDITURE ON THE CONSTRUCTION AND MAINTENANCE OF ROADS DURING THE YEAR, 1947-48 TO 1962-63 IN EACH DIVISION OF WEST PAKISTAN

CENTRAL REGION BUILDINGS AND ROADS DEPARTMENT, LAHORE

Year	New Construction			Maintenance of Roads		
	Rawalpindi Division	Lahore Division	Sargodha Division	Rawalpindi Division	Lahore Division	Sargodha Division
1	2	3	4	5	6	7
	[Figures in lacs of rupees]					
1947-48	0·35	0·7	2·35	5·56	7·16	4·14
1948-49	25·50	31·85	4·58	23·73	15·27	7·64
1949-50	33·68	28·75	12·80	18·43	16·05	7·69
1950-51	49·21	27·05	15·63	15·77	17·44	6·25
1951-52	16·21	28·30	18·79	19·10	17·79	6·39
1952-53	12·47	32·00	11·56	12·39	23·51	17·96
1953-54	10·99	13·75	0·62	21·49	23·31	11·97
1954-55	7·20	5·45	0·23	17·91	19·66	11·72
1955-56	25·17	1·01	3·57	19·05	15·81	0·07
1956-57	31·31	9·53	8·29	13·51	24·65	15·73
1957-58	29·53	7·67	8·29	12·63	23·67	22·56
1958-59	25·89	6·46	13·58	22·37	39·62	29·26
1959-60	24·97	12·97	8·97	23·27	31·04	19·87
1960-61	25·15	25·73	4·93	22·51	41·82	16·88
1961-62	22·25	24·54	19·39	31·18	41·86	30·22
1962-63	3·06	4·01	7·36	7·70	9·74	9·07
GRAND TOTAL	3,43·44	2,69·14	1,41·62	2,86·70	3,58·40	2,26·82

BUILDINGS AND ROADS DEPARTMENT, BAHAWALPUR REGION

Year	New Construction			Maintenance of Roads		
	Bahawalpur Division	Multan Division	Sargodha Division	Bahawalpur Division	Multan Division	Sargodha Division
1	2	3	4	5	6	7
	(Figures in lacs of rupees)					
1947-48	Not available		00·06	Not available		02·31
1948-49	00·05	12·86	03·00	02·32	03·06	04·27
1949-50	01·15	23·62	11·14	01·19	04·06	03·04
1950-51	01·04	34·55	30·22	05·82	06·40	3·97
1951-52	8·57	54·88	13·33	3·13	20·59	3·41
1952-53	26·51	31·02	25·24	3·67	18·45	3·23
1953-54	17·58	36·98	9·29	3·86	23·38	4·17
1954-55	19·34	..	20·06	3·72	..	7·88
1955-56	21·30	13·83	5·41	3·19	14·91	4·1
1956-57	16·40	31·86	9·38	10·99	28·27	15·84
1957-58	29·73	21·27	20·08	15·56	31·26	16·18
1958-59	31·38	22·52	17·08	15·75	31·83	17·00
1959-60	26·40	15·84	18·75	14·09	25·09	3·46
1960-61	21·62	18·42	2·28	17·94	34· 15	12·63
1961-62	23·44	20·57	3·00	16·55	35·40	6·59
1962-63	39·37	26·41	0·61	12·59	28·22	6·02
GRAND TOTAL	2,84·33	3,64·58	1,88·88	1,30·37	3,04·57	1,24·07

WESTERN REGION, BUILDINGS AND ROADS DEPARTMENT, QUETTA

(Figures in lacs of rupees)

Year	New Construction		Maintenance of Roads	
	Kalat Division	Quetta Division	Kalat Division	Quetta Division
1	2	3	4	5
1947-48 ..	Data up to 1955-56 not available as the expenditure was booked by the Military Engineering Service of Central Government.			
1948-49 ..				
1949-50				
1950-51				
1951-52 ..				
1952-53 ..				
1953-54 ..				
1954-55 ..				
1955-56 ..				
1956-57 ..	6·62	0·14	7·20	11·65
1957-58 ..	20·58	20·25	11·42	57·87
1958-59 ..	28·60	23·94	15·27	30·72
1959-60 ..	28·41	32·31	20·65	19·65
1960-61 ..	32·23	11·82	12·83	31·16
1961-62 ..	27·57	15·08	15·66	38·90
1962-63 ..	..	..	..	..
GRAND TOTAL ..	1,44·01	1,03·54	83·03	1,93·95

BUILDINGS AND ROADS DEPARTMENT, SOUTHERN REGOIN, HYDERABAD

(Figures in lacs of rupees)

Year	KHAIRPUR		HYDERABAD	
	Construction	Maintenance	Construction	Maintenance
1	2	3	4	5
1947-48 ..	2·00	2·50	52·72	5·08
1948-49 ..	2·00	2·60	34·71	6·71
1949-50 ..	2·00	2·70	24·03	9·56
1950-51 ..	2·00	2·80	19·12	11·45
1951-52 ..	2·00	2·90	50·69	12·35
1952-53 ..	3·00	3·00	90·16	23·89
1953-54 ..	3·00	3·00	75·91	37·82
1954-55 ..	3·00	2·00	77·13	30·62
1955-56 ..	27·70	6·50	1,06·00	35·21
1956-57 ..	45·40	13·80	1,51·58	19·07
1957-58 ..	59·50	22·00	57·56	18·88
1958-59 ..	16·30	16·30	62·80	19·51
1959-60 ..	19·70	13·30	32·88	19·80
1960-61 ..	17·60	18·30	93·43	17·24
1961-62 ..	17·30	16·00	91·28	22·15
1962-63 ..	42·60 (*a*)	10·50	47·04	19·94
GRAND TOTAL ..	2,65·10	1,38·20	10,67·14	3,18·28

(*a*) Includes allotment of Rs. 20,00,000 for Guddu Barrage Roads.

NORTHERN REGION, BUILDINGS AND ROADS DEPARTMENT, PESHAWAR

(Figures in lacs of rupees)

Year	New Construction		Maintenance of Roads	
	Peshawar Division	D. I. Khan Division	Peshawar Division	D. I. Khan Division
1	2	3	4	5
	(For both Divisions)		(For both Divisions)	
1947-48 ..	1·49		19·97	
1948-49 ..	0·61		26·00	
1949-50 ..	4·26		29·57	
1950-51 ..	20·06		30·61	
1951-52 ..	26·64		33·07	
1952-53 ..	36·85		31·74	
1953-54 ..	24·04		32·81	
1954-55 ..	47·39		32·28	
1955-56 ..	10·07		18·88	
Total ..	1,72·32		2,54·03	
1956-57 ..	21·38	..	12·00	4·00
1957-58 ..	34·47	4·35	36·62	29·96
1958-59 ..	49·54	12·02	47·69	17·38
1959-60 ..	22·13	13·36	57·19	22·58
1960-61 ..	39·83	10·13	53·70	15·10
1961-62 ..	56·41	17·38	39·38	19·39
1962-63 ..	50·42	15·02	34·43	10·76
Total ..	2,73·18	92·26	2,80·97	1,39·17

ڈاکٹر مسز اشرف عباسی- مسٹر سپیکر - کیا وزیر صاحب بتلائینگے کہ کیا سڑکوں کی تعمیر کے مقابلے میں ان کی بر قراری پر زیادہ خرچ آتا ہے ؟

وزیر مواصلات (مسٹر در محمد استو) - جناب والا - تعمیر اور بر قراری اور چیز ہے - construction تو ایک ہی نیو روڈ کی ہوگی اور maintenance سب کی ہوگی -

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Sir during the period 1947-63 expenditure on the construction of new roads in Lahore and Sargodha Divisions is less than the cost incurred on the maintenance of roads. How will the Minister justify that ?

کیوں کہ اس دوران تو وہ راستہ بنے ہونگے تو - - - - - - - - - - - - - -

وزیر مواصلات - جناب والا - میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے ممبر صاحبہ کو یہ سمجھ لینا چاہئے new roads ایک سال میں کچھ میل بنتی ہیں جن کی cost بتلائی گئی ہے مگر اسی سال maintenance سب roads کی مقرر ہوتی ہے جس میں بیلداروں کی تنخواہیں بھی شامل ہیں - یہ الگ چیز ہے اور وہ الگ چیز ہے -

ROAD TAX

***456. Babu Muhammad Rafiq**—Will the Minister for Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the following roads are not borne on the Buildings and Roads Department's list;

(*i*) Bhalpat-Bhag-Manhan road; (Kalat District).

(*ii*) Bhalpat-Sharaga Road; (Kalat District).

(*iii*) Wehar Lohie Road (Loralai District).

(*b*) if answer to part (*a*) above be in the affirmative, the reasons for which the road tax is being charged from Vehicles running on the above-mentioned roads;

(*c*) whether Government intend to take over the above said roads, if so, when?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Manzoor Hussain) : (*a*) Yes.

(*b*) The Buildings and Roads Department is not charging any road tax from vehicles running on these roads. Road Tax is being charged under Motor Vehicles Tax Act by the Excise and Taxation Department throughout West Pakistan except special areas.

(*c*) There is no proposal under consideration at present.

DERA GHAZI KHAN—DERA ISMAIL KHAN ROAD

***661. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) the approximate date by which the construction of Dera Ghazi Khan—Dera Ismail Khan Road (Tibi to Ramak) will be completed;

(*b*) whether there is any scheme for the construction of bridge over Sanghar, near Taunsa District Dera Ghazi Khan, if so, the approximate date by which the work will be started ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) - (۱) ڈیرہ غازی خان اور ڈیرہ اسمعیل خان کے درمیان سڑک میل ۵ سے میل ۹۹ تک موجودہ دوسرے پانچ سالہ منصوبہ میں شامل ہے - اسکا تخمینہ تقریباً ۳۴ لاکھ روپیہ ہے اور ٹبی سے لے کر رمک تک سڑک بھی اس میں شامل ہے - اس منصوبہ کی

تکمیل کے لئے تجدید کردہ تخمینہ جات وزارت مواصلات حکومت پاکستان کو اکتوبر ۱۹۶۰ء میں ارسال کئے گئے تھے جنکی منظوری کا انتظار ہے جونہی منظوری بمعہ بجٹ وزارت مواصلات سے موصول ہوتی ہے بقیہ کام شروع کر دیا جائیگا۔

(ب) سانگڑ ندی پر ڈیرہ غازی خاں سے اڑتالیسویں میل پر تونسہ کے قریب ایک پختہ پل تعمیر کرنیکی تجویز موجودہ پانچ سالہ منصوبہ میں شامل کی گئی تھی۔ اس پل کی موجودہ لاگت کا تخمینہ تقریباً ۴۶ لاکھ روپیہ ہے وزارت مواصلات مرکزی حکومت نے اس شاہراہ کو مکمل طور پر نظرثانی کرنے کی غرض سے Comprehensive Transport Survey کی روشنی میں پرکھنے کے لئے ہدایات دیں ہیں۔ ان امور میں مزید وقت خرچ ہوگا اور اس تصفیہ کے بعد ہی سانگڑ ندی پر پل تعمیر کئے جانیکی تجویز بروئے کار لائی جا سکے گی۔

بابو محمد رفیق۔ کیا وزیر صاحب بتائینگے کہ جب یہ کیس سنٹرل گورنمنٹ کو refer کیا گیا ہے تو اس کے بارے میں کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر مواصلات (مسٹر در محمد استو)۔ اس سوال کا جواب میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں case سنٹرل گورنمنٹ کو refer کیا گیا ہے اور ابھی سنٹرل گورنمنٹ کو اس پر اپنا فیصلہ دینا ہے۔ پچاس فیصد cost ان سے آنی ہے۔

بابو محمد رفیق۔ اس کو ۱۹۶۰ء سے اب تک تین سال ہو گئے ہیں کہ یہ کیس سنٹرل گورنمنٹ کو refer کیا گیا تھا۔ مغربی پاکستان گورنمنٹ نے اس سلسلے میں اب تک کیا کارروائی کی ہے؟

وزیر مواصلات۔ ہم سوائے remind کرانے کے اور کیا کر سکتے ہیں؟

CONSTRUCTION OF PUCCA ROADS, BUILDINGS, ETC., IN THE QUETTA-KALAT DIVISIONS

*2816. **Babu Muhammad Rafiq**—Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) the names of the places in the Quetta-Kalat Divisions proposed to be connected by Pucca Roads during the years 1962-63 to 1964-65;

(*b*) details of the works mentioned in (*a*) with estimated cost of each work;

(*c*) the names of the places in Quetta-Kalat Divisions where buildings for housing Hospitals, Dispensaries and Educational Institutions are proposed

to be constructed during the said years along with the details of the works and the estimated cost of each work ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) - (الف) مندرجہ ذیل جگہوں کو پکی سڑکوں سے ملانے کی تجویز ہے :

(۱) جب چوکی ، خوزدر

(۲) قلات لک پاس

(۳) پیرنگا باد مستونگ، کوئٹہ، نوشکی

(۴) کوئٹہ ، فورٹ سنڈیمان

(۵) ڈیرہ بھگتی / سوئی -

(۶) ڈیرہ بھگتی ، کاہان

(۷) ٹیبل ڈیرہ ، سوئی -

(۸) کوئٹہ - ارک

(ب) اوپر دیئے گئے کاموں کی تفصیل کا تخمینہ حسب ذیل ترتیب میں درج ذیل ہے -

(۱) اس کام کا کل تخمینہ ایک کروڑ باون لاکھ روپے ہے - یہ کام پہلے ۵ سالہ منصوبے کے وقت سے جاری ہے - اس سال اس پر ۱۵ لاکھ روپے اور ۱۹۶۳-۶۴ء میں بھی ۱۵ لاکھ روپے اور ۱۹۶۴-۶۵ء میں تقریباً ۳۷ لاکھ روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے-

(۲) یہ کام بھی پہلے ۵ سالہ منصوبے کے وقت سے جاری ہے - اس کا کل تخمینہ ۵۸۹۸ لاکھ روپے ہے اس کام پر اس سال ۳ لاکھ روپے اور ۱۹۶۳-۶۴ء میں ۲ لاکھ ۳۷ ہزار روپے اور ۱۹۶۴-۶۵ء میں ایک لاکھ ۳۷ ہزار روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے -

(۳) اس کام کا کل تخمینہ دو لاکھ نوے ہزار روپے ہے- اس پر اس سال ۲۸ ہزار روپے ۱۹۶۳-۶۴ء میں ۸۵ ہزار روپے اور ۱۹۶۴-۶۵ء میں ۳۵ ہزار روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے -

(۴) اس کام کا کل تخمینہ ایک کروڑ ۸۷ لاکھ روپے ہے یہ کام پہلے ۵ سالہ منصوبہ کے وقت سے جاری ہے - اس کام پر اس سال ۲ لاکھ روپے ۱۹۶۳-۶۴ء میں ۴½ لاکھ روپے اور ۱۹۶۴-۶۵ء میں ۲۵ لاکھ روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے-

(ہ) ان تینوں کاموں کی کل لاگت ۱۴ لاکھ پچاس ہزار روپے ہے ۔ ان کاموں پر اس سال ۵ لاکھ روپے ۱۹۶۳-۶۴ء میں ۸ لاکھ روپے اور ۱۹۶۴-۶۵ء میں ساڑھے تین لاکھ روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے ۔

(۶) اس کام کا کل تخمینہ ۸ لاکھ ۶۴ ہزار روپے ہے اس کام پر اس سال ۳ لاکھ روپے ۱۹۶۳-۶۴ء میں ۳ لاکھ ۳۲ ہزار روپے اور ۱۹۶۴-۶۵ء میں ۳۳ ہزار روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے ۔

(ج) ان عمارتوں کا اس محکمہ سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

بابو محمد رفیق—وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ پکی سڑکیں ہیں ۔ پکی سڑکوں میں ڈیرہ بھگتی سوئی ۔ ڈیرہ بھگتی کاہان ۔ ٹیہبل ڈیرہ سوئی روڈ بھی شامل ہیں کیا پکی سڑکوں سے ان کی مراد لک کی سڑکیں ہیں یا کوئی اور ؟

وزیر مواصلات (مسٹر در محمد استو)—یہ جواب جو اس فہرست میں درج ہے ممبر صاحب نے سنا ہوگا کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے ان سڑکوں کا نام نہیں لیا ۔ وہ اس لئے نہیں لیا کیونکہ یہ سڑکیں کچی سڑکیں ہیں پکی نہیں ہیں ۔ اس کے علاوہ نمبر (۱) پر جو سڑک دی گئی ہے یعنی جب چوکی سے اتھل تک پکی سڑک ہے ۔ اتھل سے خوذدر تک جو سڑک ہے وہ شنگل ہے ۔

MAINTENANCE OF ROADS AND BUILDINGS IN QUETTA AND KALAT DIVISIONS

***2826. Babu Muhammad Rafiq:** Will the Minister of Communications and works be pleased to state:—

(*a*) the total amount sanctioned for the maintenance of Roads and Buildings and for the construction of new Roads during the period from 1955 to 1962, yearwise and also District wise ;

(*b*) the amount actually spent in this respect and in case of excess or surrender, the reasons thereof ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) : (الف) عمارتوں اور سڑکوں کی حسب معمول حفاظت اور نئی سڑکوں کی تعمیر کے سلسلہ میں کمشنری کوئٹہ و قلات کے لئے جو رقوم سال ۱۹۵۶ء تا سال ۱۹۶۲ء منظور کی گئیں ان کی تفصیلات ملحقہ جدول میں دی گئی ہے ۔ یہ کام محکمہ ایم ۔ ای ایس سے اس محکمہ کی تحویل میں سال ۱۹۵۶-۵۷ میں لئے گئے ۔ جہاں تک سال ۱۹۵۵-۵۶ء کے اخراجات کا تعلق ہے صوبائی محکمہ پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی کو اس کا کچھ علم نہیں کیونکہ یہ اخراجات محکمہ ایم ۔ ای ۔ ایس نے مرکزی حکومت کی جانب سے کئے تھے

رقوم کے خرچ کرنے کی سالانہ منظوری ضلع وار نہیں دی جاتی یہ منظوریاں ہر ایک کام کی خاطر متعلقہ پی۔ڈبلیو۔ڈی ڈویژن کو انفرادی طور پر دی جاتی ھیں۔

سڑکوں کی مرمت کی خاطر ہر ایک سڑک کی کیفیت اور میلانہ کے پیش نظر طے شدہ پیمانوں کے حساب سے منظوری دی جاتی ھے۔ جہاں تک عمارتوں کی سالانہ مرمت کا تعلق ھے یہ رقوم متعلقہ عمارت کی قیمت تعمیر کو مد نظر رکھ کر کسی خاص اوسط کے مطابق دی جاتی ھیں محکمہ تعمیرات عامہ کے زیر اہتمام حساب کا جو طریقہ مروج ھے اس کے مطابق اخراجات کا ضلع وار حساب نہیں رکھا جاتا بلکہ یہ حساب ہر ایک کام کے لئے علیحدہ علیحدہ رکھا جاتا ھے۔ یہ تو ممکن نہیں ھے کہ رقوم کی سالانہ منظوریوں کی ضلع وار تفصیل دی جائے البتہ ہر ایک ضلع میں خرچ شدہ اخراجات جو کہ سال ۶۲-۱۹۶۱ء میں صرف ہوئے انکا حساب صرف ایک معمولی اندازہ کے مطابق حلقہ جدول ''بی'' میں بتایا گیا ھے۔

(ب) ہر سال میں جو ''فی الواقع'' خرچ کیا گیا اور منظوریوں کے حساب سے سالانہ بچت اور اضافہ کی تفصیلات جدول ''اے'' میں دی گئی ھے جو کہ لف ھے۔

CONSTRUCTION OF ROADS IN TEHSIL SWABI

***2868. Khan Ajoon Khan Jadoon:** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that not a single road has so far been constructed to connect villages Kiara, Bara, Kohat and Kaya located on Western Bank of River Indus across Tarbela with the only nearest town of Topi in Tehsil Swabi ;

(*b*) if answers to (*a*) above be in the affirmative, whether any scheme is under the consideration of Government to connect these villages with Topi by roads, if so, details thereof ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the negative, whether Government intend to construct Kucha Roads for these villages during 1963-64 and the proposal of a metalled road for these village s in the next 5 years plan ?

لیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) : (الف) جی ھاں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) ۱۹۶۳-۶۴ء کے مالی سال میں ان دیہات کے لئے کچی سڑکیں تعمیر کرنے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں ھے۔ تیسرا پنجسالہ منصوبہ ابھی تیار نہیں ہوا۔ اگر سول حکام اس سکیم کی تجدید کریں اور

متعلقہ ضلعی یا ڈویژنل کونسلیں اسکی اہمیت کے مد نظر منظور کر لیں تو اسے اگلے منصوبے میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

مسٹر سلطان محمد اعوان—''کوشش کی جائے گی'' سے آپ کا کیا مطلب ہے ؟

وزیر مواصلات (مسٹر در محمد استو) : اگر کوئی سکیم ڈسٹرکٹ کونسل اور ڈویژنل کونسل سے پاس ہو گئی تو شامل کی جائے گی۔

مسٹر سلطان محمد اعوان—اگر ڈسٹرکٹ کونسل اور ڈویژنل کونسل پاس کر دیتی ہے تو پھر آپ کی کوشش کی کیا ضرورت ہے۔ ویسے شامل نہیں ہوگی ؟

وزیر مواصلات—ویسے شامل نہیں ہوتی۔ اگر ہم نا منظور کر دیں تو وہ نا منظور ہو جاتی ہے۔

PAYMENT OF ELECTRIC CHARGES OF P. W. D. DAK BUNGALOW, GOJRA.

***2891. Mr. Hamza:** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that electricity was supplied to the P.W.D. (B and R.) Dak Bungalow, Gojra, District Lyallpur on temporary basis from 5th March, 1962 to 7th December, 1962 under Account No. B-909 in the name of one Nagina Khan ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the said Nagina Khan had obtained the sanction of the B and R.Department for the installation of temporary electricity connection in the Dak Bungalow, if not, the action Government have been taken or intend to take against him ;

(*c*) whether it is also a fact that Resident Magistrate, Gojra occupied the said building as residence-*cum*-court room during the said period.

(*d*) whether it is also a fact that electricity charges to the extent of Rs. 233·01 are yet to be paid to the Electricity Department for the said supply of electricity.

(*e*) if answer to (*c*) and (*d*) above be in the the affirmative, reasons for not paying the above-mentioned outstanding amount ?

Parliamentary Secretary Chaudhri Manzoor Hussain) : (*a*) Nagina Khan, on his own accord, applied for electric connection for the Dak Bungalow, Gojra, District Lyallpur in his own name.

(*b*) In applying for the electric connection in his own name, Nagina Khan, did not obtain the sanction of the District Council. Enquiries are being made from the local officers if they contemplate taking any action against Nagina Khan.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes.

(*e*) The ResidetMagistrate has expressly forbidden Nagina Khan from making any paymentof the electric bills. These bills would be paid by the office of the Deputy Commisioner, Lyallpur, and the Resident Magistrate in accordance with the accomodation in the Dak Bungalow used for office and residential purposes respctively.

امیر حبیب اللہ خاں سعدی—کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ سرکاری عمارت میں پرائیویٹ ممبر کو بجلی کا کنکشن لینے کی کس طرح اجازت دی گئی ۔

وزیر مواصلات (مسٹر در محمد استو)—یہ میرا محکمہ نہیں concerned محکمہ ھی جواب دے سکتا ھے ۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی—کیا آپ کے خیال میں یہ چیز کسی اور بات کی غمازی نہیں کرتی ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر—بحث نہ کریں ۔ آپ کو جواب مل چکا ھے۔ اب آپ تشریف رکھیں ۔

Question No. 2915—Not Asked.

Question No. 2916—Not Asked.

EASY EXCESS FROM PIR SABAQ TO TEHSIL HEADQUARTERS

***2961. Mr. Nasrullah Khan Khattak :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state whether it is a fact that the area of Union Council Pir Sabaq, Tehsil Nowshera in Peshawar Division is surrounded by river and the residents of this area have to face great hardship in going to Tehsil Headqurters; if so, the remedial measures Government intend to take in this behalf ;

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)—یہ درست ھے کہ یونین کونسل پیر سبق کے رقبہ کو دریا گھیرے ہوئے ھے ۔ اور جب کبھی متعلقہ ضلعی کونسل یا ڈویژنل کونسل اس علاقہ کے ذرائع نقل و حمل کی اصلاح کی خاطر کوئی تجویز تیار کرے گی تو گورنمنٹ اس پر ھمدردانہ غور کریگی ۔

مسٹر عبدالرازق خاں—میں وزیر مواصلات کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاھتا ھوں کہ ڈویژنل کونسل میں صوبائی اسمبلی کے ممبر نہیں ھیں ۔ لیکن اپنے حلقہ انتخاب کی صحیح نمائندگی کا حق انہیں کو حاصل ھوتا ھے تو کیا صوبہ کی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے آپ اس امر کی سفارش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی کے ممبروں سے ڈویژنل کونسل کے ممبران مشورہ کر لیا کریں ۔

وزیر مواصلات (مسٹر در محمد استو) : میرا خیال ھے کہ یہ ھاؤس سپریم ھاؤس ھے ۔ اس کے ممبران کو ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبران سے زیادہ حقوق حاصل ھیں ۔

اگر اس ہاؤس کے ممبران کی طرف سے کوئی تجویز آئے گی تو ہم ماننے کے لئے تیار ہیں۔

مسٹر عبدالرازق خاں—ابھی آپ نے فرمایا ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل اور ڈویژنل کونسل پاس کر دے تو وہ حکومت کے پاس بھیج دیتے ہیں۔ اور پھر اس پر غور ہوتا ہے۔ اگر کوئی تجویز ہماری طرف سے آتی ہے اور آپ اس پر غور نہیں کر سکتے تو کیا یہ آپ اپنی بات کی خود ہی تردید نہیں کر رہے۔

وزیر مواصلات—اس لئے ڈویژنل کونسل اور ڈسٹرکٹ کونسل کا نام لیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ ڈسٹرکٹ اور ڈویژنل کونسلوں کی پراپرٹی ہے۔ وہ پہلے اپنی پراپرٹی ہمیں ٹرانسفر کریں پھر بعد میں ہم بتا سکیں گے۔ مگر ہم ممبران کی تجاویز ضرور سنیں گے اور ان پر عمل کریں گے۔

CONSTRUCTION OF A PUCCA BRIDGE ON THE RIVER AT NOWSHERA

***2968. Mr. Nasrullah Khan Khattak :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a proposal is under the consideration of Government for the construction of a Pucca bridge in place of the existing boat bridge on the river at Nowshera;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to shift the said boat bridge to another place, if so, the name of the place. ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) : (الف) دریائے کابل پر نوشہرہ کے مقام پر ایک پختہ پل بنانے کی سکیم تیسرے پنجسالہ منصوبہ (۱۹۶۵-۱۹۷۰ء) میں شامل کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔

(ب) متذکرہ بالا پل کی تعمیر کے بعد موجودہ کشتیوں کا پل فاضل ہوگا اور اس وقت کی حالت کے مطابق اور عوام کی ضروریات کو مد نظر رکھ کر اسے کسی اور مقام پر نصب کرنے کی تجویز پر عمل ہوگا۔ فی الحال ایسا کوئی فیصلہ بہت ہی قبل از وقت ہے۔

مسٹر عبدالرازق خاں—جیسا کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے یہ پل shift ہوگا اس سلسلہ میں میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں کہ موزوں جگہ اس کے لئے یہی ہے۔ جو میں نے اور نصراللہ خاں صاحب نے تجویز کی ہے۔ کیا آپ اس پر غور کریں گے۔

وزیر مواصلات (مسٹر در محمد استو) : ضرور غرر کریں گے۔

METALLING OF PIR SABAQ MIAN ISA ROAD

***2969. Mr. Nasrullah Khan Khattak :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a scheme is under the consideration of Government for metalling of Pir Sabaq Mian Isa Road from Pir Sabaq to Jahangira in Tehsil Nowshera, Peshawar Division ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative the amount allocated for this purpose and the time by which work on this scheme will be started ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) : (الف) جی نہیں ۔
(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

REPAIRS OF NOWSHERA-MANKI SHARIF ROAD

***2970. Mr. Nasrullah Khan Khattak :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) the amount allocated annually for the repair of Nowshera-Manki Sharif Road, Tehsil Nowshera, Peshawar District ;

(*b*) the number of Baildars employed on the said road ;

(*c*) whether it is a fact that shady trees have not so for been planted along side the said road, if so reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) : (الف) نوشہرہ مانکی شریف سڑک کے آخری تین میل کی دیکھ بھال کے لئے دو ہزار روپیہ سالانہ خرچ کیا جا رہا ہے ۔ اس کے پہلے تین میل کنٹونمنٹ بورڈ کے زیر تحویل ہیں ۔

(ب) سڑک کے اس حصہ کی دیکھ بھال کے لئے تین بیلدار مقرر کئے گئے ہیں ۔

شجر کاری محکمہ جنگلات کی تحویل میں ہے ۔ جن کو متعلقہ سوال بھیج دیا گیا ہے ۔

CONSTRUCTION OF A ROAD BETWEEN RISALPUR AND CHAUKI MINOR NO. 2 IN UNION COUNCIL PIR SABAQ

***2971. Mr. Nasrullah Khan Khattak :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a scheme is under the consideration of Government for constructing a road between Risalpur and Chauki Minor No. 2 (*via* Zindo Banda) in Union Council Pir Sabaq, Tehsil Nowshera, Peshawar Division;

(*b*) whether it is a fact that about 2 years back the Department concerd had informed the Union Council Pir Sabaq, about the proposed construction of the said road ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the amount allocated for this purpose and the time by which work on this scheme will be started ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)—(الف) سر دست ایسی کوئی سکیم حکومت کے زیر غور نہیں ہے۔

(ب) یہ سچ ہے کہ متعلقہ محکمہ نے یونین کونسل پیر سبق کو رسالپور۔ چوکی مائیز نمبر ۲ روڈ (براستہ زندہ بندہ) کی مجوزہ تعمیر کے متعلق مطلع کر دیا تھا لیکن اس نکتہ نظر سے کہ یہ سکیم دوسرے پنج سالہ منصوبہ میں شامل نہیں ہے۔ منظور نہ ہو سکی۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

METALLED ROADS BETWEEN KHANSAR AND GOHARWALA BHAKKAR AND BAHAL, DARYA KHAN AND KALURKOT

***2995. Khan Amanullah Khan Shahani :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that there is neither any metalled road between Khansar and Goharwala nor are the two linked with any Railway line;

(*b*) whether Government has any plan of constructing metalled roads in the interior of Thal area;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative whether construction of metalled roads between Khansar and Goharwala, Bhakkar and Bhal and Darya Khan and Kalur kot is included in the development programme for 1963-64 and if not whether these works are proposed to be included in the Third Five -Year Plan ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی نہیں۔

(س) جی نہیں۔ ان سڑکوں کی تعمیر ۱۹۶۳-۶۴ء کے ترقیاتی پروگرام میں شامل نہیں ہے۔

تیسرا پنج سالہ منصوبہ بناتے وقت ان کاموں کی تعمیر کو اس میں شامل کرنے پر غور کیا جائے گا۔

LAUNCHES AND STEAMERS OPERATING BETWEEN DARYA KHAN AND DERA ISMAIL KHAN

***2998. Khan Amanullah Khan Shahani :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state whether it is a fact that the two launches and one Steamer operating between Darya Khan and Dera Ismail Khan which are in service since 1929 are worn out and being very old take about six hours to cover a distance of about 14 miles; if so, whether Government intend to purchase two new launches and one steamer for replacing them; if so, when?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) : جواب اثبات میں ہے۔

جہاز ایس جہلم اور دو پرانی موٹر لانچز کی مرمت اور نئے پرزے ڈالنے کے لئے حکومت کافی عرصہ سے کوشاں ہے۔ مطلوبہ رقوم مہیا کی جا چکی ہیں۔ اور ڈائریکٹر آف انڈسٹریز کو انڈنٹ بھی بھیج دئے گئے ہیں۔ ری انجنوں کی خرید کے لئے ڈائریکٹر آف انڈسٹریز نے ۱۲ جون کی تاریخ مقرر کر رکھی تھی۔ ایک بالکل نئی موٹر لانچ کی خرید کے لئے بھی رقم منظور کی جا چکی ہے۔ جس کی فراہمی کی تاریخ ٹنڈر ڈائریکٹر آف انڈسٹریز نے ۱۵ جون ۱۹۶۳ء مقرر کی تھی۔

دریا خان سے ڈیرہ اسماعیل خان تک دریا کا کل پاٹ ۱۴ میل ہے۔ اس میں تین یا چار جگہ پانی بہتا ہے اور باقی خشک زمین ہے۔ پانی والی جگہ میں موٹر لانچ سے سواریاں پار کی جاتی ہیں اور بیچ میں خشک زمین پر بسوں وغیرہ میں سفر طے ہوتا ہے۔ اس طرح موسم اور سیلاب کے مطابق اوسطاً ۴ گھنٹے سے ۶ گھنٹے تک کا وقت دریا کو عبور کرنے میں صرف ہوتا ہے۔

ایک ڈیزل کا جہاز اور ایک مزید موٹر لانچ خرید کرنے کے لئے مکمل سکیم صوبائی ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی کو بھیج دی گئی ہے۔

خان امان اللہ خان شاہانی—جناب والا۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب تو یہ فرما رہے ہیں۔ لیکن ہر سال اسکے لئے رقم رکھی جاتی ہے۔ لیکن وہ بعد میں lapse ہو جاتی ہے۔ میں تو یہ پوچھتا ہوں۔ منسٹر صاحب سے کہ موٹر لانچیں اور جہاز کیوں نہیں آ رہے ہیں۔ گزشتہ عید بھی بہت سے مسافروں نے ایک جزیرے میں کی تھی۔ اس لئے مہربانی فرما کر انکی حالت پر رحم کریں۔ اور انکے لئے موٹر لانچیں اور جہاز منگانے کا جلدی بندوبست کریں۔

وزیر مواصلات (مسٹر در محمد استو) : مجھے اس علاقے سے بہت ہمدردی ہے۔ جیسا کہ میرے دوست نے سوال کے جواب میں سن لیا ہے۔ کہ پہلے جو وعدے کئے گئے تھے۔ مجھے ذاتی طور پر انکا علم نہیں ہے۔ مگر ہماری طرف سے فی الحال یہ جواب ہے۔ کہ ہم نے انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کو indent بھیج دیا ہے۔ انہوں نے tender بھی مانگ لئے ہیں۔ انشا اللہ اب جلدی ہو جائیگا۔

STRENGTHENING OF ROADS IN PESHAWAR DISTRICT

***3009. Major Abdul Majid Khan :** Will the Minister of Communications and Works please refer to part (*a*) of the answer to my Starred Question No. 1392 given on the floor of the House on 13th March, 1963 and state the action

being taken to strengthen the roads in Peshawar District in view of the increased traffic?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین): ضلع پشاور میں سڑکوں کی استواری کی تجاویز کو تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں شامل کرنے کے لئے جائزہ لیا جا رہا ہے۔

THARKAR-KE-LINK ROAD

***3030. Sardar Khalid Umar:** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a portion of Tharkar-ke-Link Road is pacca;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons for not metalling the rest of the road alongwith the approximate time by which it will be metalled?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین): (الف) جی ہاں۔

(ب) کچا حصہ سڑک دریا برد ہے۔ جسے پختہ کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

سردار خالد عمر:— جناب والا—یہ بالکل غلط ہے۔ یہ کچی بالکل نہیں ہے۔ یہ سڑک رائے ونڈ کو جاتی ہے۔ اور پی۔ڈبلیو۔ڈی کے اختیار میں ہے۔

Mr. Senior Deputy Speaker: You can not question the correctness of the answer.

آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ غلط ہے۔

سردار خالد عمر:—میرا سوال تو یہی ہے۔ کہ It is not right

وزیر مواصلات (مسٹر در محمد اوستو): میں اسکو دوبارہ جانچ لونگا۔ اگر یہ غلط ہوا۔ تو میں اپنے دوست سے معذرت چاہونگا۔

TOLL COLLECTED ON RAWALPINDI-MURREE ROAD

***3031. Sardar Khalid Umar:** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a toll is being collected for the use of Rawalpindi-Murree Road at 17th Milestone near the old site of Murree Brewery; if so, the authority under which it is collected;

(*b*) whether it is a fact that the toll at 17th Mile stone was levied in the past but was subsequently abolished; if so, under what authority was it abolished and reasons for reimposing it;

(*c*) whether it is a fact that the said toll is collected for the return journey also, if so, reasons therefor?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین): (الف) جواب اثبات میں ہے۔ یہ ٹول ٹیکس سرکاری گزٹ مجریہ نمبر F-III-Tel/3-6-59 مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۶۰ء کی رو سے عائد کیا گیا تھا۔ یہ گزٹ سیکشن ۲ ٹولز ایکٹ ۱۸۵۱ء کے تحت لگایا گیا تھا۔

(ب) جواب اثبات میں ہے ۔ یہ ٹول ٹیکس بروئے حکم سابقہ حکومت پنجاب محکمہ پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی ۔ بی اینڈ آر برانچ (1) نمبر 132-G 22/572/R مورخہ اپریل ۱۹۵۲ء منسوخ کر دیا گیا تھا ۔ مگر بعد ازاں صوبہ کی مالی حالت اور سارے علاقوں کے ساتھ یکساں برتاؤ روا رکھنے کی غرض سے جواب (الف) کے مطابق دوبارہ عائد کیا گیا ۔ اسے عائد کرنے کے لئے صوبائی حکومت متذکرہ بالا ٹولز ایکٹ ۱۹۵۱ء کے تحت مجاز ہے ۔

(ج) یہ درست ہے کہ یہ ٹول ٹیکس مری جانے والی اور مری سے آنے والی گاڑیوں پر عائد کیا جاتا ہے ۔ تاہم جو گاڑیاں اسی دن واپس ہو جائیں ان سے واپسی پر یہ ٹیکس وصول نہیں کیا جاتا اس بارہ میں باقاعدہ احکامات بمطابق چھٹی نمبر 358-EIII-tel3 6-59 مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۶۰ء جاری کر دیئے گئے تھے ۔

MAHABAN HILL

***3078. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Mahaban Hill top in Gadoon Area is 7,300 feet above sea level ;

(*b*) whether it is a fact that a preliminary survey to develop the said hill into a Hill Station has been completed by the Town Planner, Peshawar Division;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether the site has been found suitable to be developed as a hill station ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to draw a comprehensive scheme to develop the said hill as a Hill Station.

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) : (الف) جی ہاں ۔
(ب) جی ہاں ۔

(ج) مہابن کے پہاڑی مستقر (ہل سٹیشن) بن جانے کا امکان ہے ۔ فی الحال وہاں تک کوئی سڑک نہیں جاتی ۔ صرف ایک تار کولی سڑک مردان سے (فاصلہ ۶۶ میل) اور ایک سڑک جس پر جیپ چل سکتی ہے ۔ شاہ کوٹ (مہابن) سے ۱۷ میل ادھر تک رہ جاتی ہے ۔ آخری ۱۷ میل میں ایک نئی پہاڑی سڑک کی فوری ضرورت ہے اور اس کے لئے ضروری تحقیقات اور کوششیں جاری ہیں ۔ اس سڑک کے منصوبے کے لئے سرمائے کی فراہمی کے ذرائع اور وسائل بھی زیر غور ہیں ۔ مناسب پینے کے پانی اور ضروری عمارتی سامان کی دستیابی سے متعلق بھی تحقیقات کی جا رہی ہے ۔

(د) سہابن کو پہاڑی مستقر کی حیثیت سے ترقی دینے کے لئے منصوبہ تیار کرنے کی غرض سے تفصیلی نقشے اور مشاہدے اس وقت شروع کئے جائیں گے۔ جب (ج) میں مذکورہ تحقیقات مکمل ہو جائیں گی۔

SPECIAL ROAD BUILDING FUND

***3105. Dr. Begum A. Abbasi :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state the reasons for which the Central Government has declined to pay the Provincial Government Rs. 3,50,00,000 out of the special road building fund with the result that all the road building programme based on this fund has been abandoned for the time being ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) : مرکزی حکومت نے کوئی وجوہات نہیں بتائیں۔ ایسا ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ انکار مالی وسائل کے کم ہونے کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

BUILDING OF THE GOVERNMENT DISPENSARY MAINGARI, TEHSIL SHAKARGARH

***3108. Chaudhri Abdul Rahim :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the building of the Government Dispensary Maingari, Tehsil Shakargarh, District Sialkot, is in a deplorable condition ;

(*b*) whether it is a fact that the Medical Officer Incharge of the said dispensary reported to the authorities several times that the buildings of the said dispensary, Doctors' quarter and indoor patients' ward have been rendered unfit for use and their roofs might collapse any time causing loss to human life ;

(*c*) whether it is a fact that the District Health Officers and the Director, Health Services have in their inspection reports also described this buildings as dangerous ;

(*d*) whether it is also a fact that the Public Works Department (B. & R.) Department has also declared the building of the said dispensary, Doctors' quarter and the indoor Ward as dangerous ;

(*e*) whether it is a fact that no repairs have been done to the building of the Dispensary since it was taken over by the Government from the District Council, Sialkot.

(*f*) whether it is a fact that during rains the roof of every room of the said dispensary building leaks ;

(*g*) if answers to (*a*) to (*f*) above be in the affirmative, whether Government intend to undertake repairs of the said building before the rainy season sets in ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) : (الف) اس ڈسپنسری کا کچھ حصہ مرمت طلب ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) جی ہاں۔

(ہ) جی ہاں ۔

(و) جی ہاں ۔ صرف چند چھتیں ۔

(ز) جی ہاں ۔ بشرطیکہ محکمہ صحت عامہ اسکی مرمت کے لئے اخراجات مہیا کرے ۔ جسکے لئے مبلغ ۵,۸۱۰ روپیہ کا تخمینہ مرمت خصوصی ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ صحت عامہ ملتان کو مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۶۲ء کو ارسال کر دیا گیا تھا ۔ مگر روپیہ ابھی تک نہیں دیا گیا ۔ اس لئے اسکی مرمت خصوصی کا کام شروع نہیں کیا جا سکا ۔

METALLING OF GOJRA-MALAKWAL ROAD

***3169. Chaudhri Sai Muhammad :** Will the Minister of Communications and Works please refer to answer to my started question No. 654 given on the floor of the house, on 5th December, 1962 and state whether the work of metalling Gojra-Malakwal Road has been taken in hand and whether it will be completed by the close of this fiscal year; if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) : جس علاقہ میں سے یہ سڑک گزرتی ہے وہ سیم زدہ ہو چکا ہے ۔ لہذا اس سڑک کی خصوصیات اور تعمیر کی تجاویز کے مد نظر تحقیقاتی تجربہ گاہ کی جدید سفارشات پر مبنی تخمینہ تیار کرایا گیا ہے اور ترقیاتی مجلس عمل کی مکرر منظوری حاصل ہونے پر کام دوبارہ شروع کر دیا جائے گا ۔

HEAD FAQIRIAN-MIANA GONDAL ROAD

***3175. Chaudhri Sai Muhammad :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) the length and present condition of Head Faqirian-Miana Gondal Road in District Gujrat.

(*b*) whether any arrangements for repairs to the said road have been made; if not, the time by which the said road will be repaired ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) : (الف) اس سڑک کی لمبائی ۲۶۳ میل ہے ۔ میانا گوندل کی جانب سے پہلا میل سیلاب زدہ ہونے کے باعث خراب ہو گیا ہے ۔

(ب) اسے درست کرنے کا تخمینہ تیار ہو چکا ہے اور مطلوبہ رقم مہیا ہونے پر سال ۶۳-۱۹۶۲ء میں کام شروع کر دیا جائے گا ۔

DELEGATION OF POWERS TO REGIONAL TOWN PLANNING OFFICERS

***3185. Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that all the town planning schemes require approval of the Provincial Town Planner and that the Regional or Divisional

Officers of the Town Planning Department are not authorised to approve the same; if so, whether Government are aware of the difficulties being faced by the public on this account;

(*b*) whether it is a fact that an officer of the Town Planning Department is posted at Hyderabad; if so, the number of persons employed in his office along with their designations; and

(*c*) whether the said officer is authorised to approve the town planning schemes; if not, whether Government intend to empower him to do so ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)۔ (الف) جی نہیں ۔ صوبائی ٹاؤن پلینر کی آسامی ختم کردی گئی ھے ۔ محکمہ ٹاؤن پلاننگ کے علاقائی افسر ٹاؤن پلاننگ کی سکیمیں تیار کرنے اور انہیں منظور کرنے کے مجاز ھیں ۔ سوائے ان سکیموں کے جنہیں منظوری کے لئے ترقیاتی ورکنگ پارٹی کے پاس جانا ھوتا ھے ۔

(ب) جی ھاں ۔ ڈائریکٹر ٹاؤن پلاننگ حیدرآباد کے دفتر میں ملازم افراد کی تعداد مع ان کے عہدوں کے حسب ذیل ھے :-

عہدہ	تعداد ملازم افراد
ڈائریکٹر ٹاؤن پلاننگ	۱
ھیڈ کلرک	۱
اسسٹنٹ	۲
سینئر کلرک	۲
جونیئر کلرک	۱
سٹینو گرافر	۱
ڈرافٹس مین	۲
اسسٹنٹ ڈرافٹس مین	۱
سرویئر	۲
ٹریسر	۱
ماڈلر	۱
ریکارڈ کیپر	۱
فیر اپریٹر	۱
چپڑاسی	۵

(ج) جی ھاں ۔ جیسے کہ مندرجہ بالا (الف) میں وضاحت کی گئی

CONNECTING FORT ABBAS BY METALLED ROADS WITH OTHER CITIES OF PROVINCE

*3198. **Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Fort Abbas in the district of Bahawalnagar which is the Tehsil Headquarter is not connected with any other city of the Province by metalled roads ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether there is any scheme under the consideration of the Government to connect Fort Abbas with other places and the district and divisonal headquarters by metalled roads; if so, when will the scheme be implemented ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) - (الف) جی ہاں یہ حقیقت ہے -

(ب) فورٹ عباس کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر بہاولنگر اور وہاں سے صوبہ کے دوسرے حصوں کے ساتھ بذریعہ پختہ سڑک ملانے کی ایک اسکیم پر پہلے ہی عمل ہو رہا ہے - اور پختہ سڑک بہاولنگر سے فورٹ عباس تک بن رہی ہے - اس سڑک کے ۳۱ میل بہاولنگر - ہارون آباد پختہ کئے جا چکے ہیں - بقیہ حصہ کو ۱۹۶۶-۶۷ء کے آخیر تک مکمل کرنے کی امید ہے - اس کے علاوہ مندرجہ ذیل دو سکیمیں بھی زیر غور ہیں :-

(۱) سڑک فورٹ عباس تا یزمان منڈی - اس سڑک کے فورٹ عباس تا عد ضرورا سیکشن جو کہ چالیس میل ہے - کو پختہ کرنے کا کام اگلے سال شروع کرنے کا ارادہ ہے -

---

COMPENSATION OF LANDS

*3214. **Mr. Abdur Raziq Khan :** Will the Minister of Communications and Works please refer to the answer to my Starred Question No. 1283 given on the floor of the House on 13th March, 1963 and state whether the effected land owners of Daga'; Tarla Razai, etc. have since been paid the said compensation, if not why ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) - معاوضہ اراضی کے متعلق رقم افسر حصول اراضی کو دے دی گئی ہے - ماہ رواں کے دوران ادائیگی کر دی جائے گی -

مسٹر عبدالرازق خان :-جواب کے متعلق تو میں وزیر مواصلات کا شکریہ ادا کرتا ہوں - لیکن اگر ماہ رواں سے انکا مطلب جون کا مہینہ تھا - تو میں عرض کرونگا کہ یہ رقم ان لوگوں کو نہیں ملی - کہ جنکے متعلق آپ نے فرمایا ہے -

وزیر مواصلات : (مسٹر در محمد استو) - ہم نے Land Requisition Officer کو مئی کے مہینے میں پیسے بھیج دیئے تھے- اب اس کی تفتیش کرونگا -

مسٹر عبدالرزاق خان—کیا اسکے متعلق کل بتادینگے ۔

وزیر مواصلات—پرسوں بتا دونگا ۔

METALLING OF LAHORE-ADINA ROAD

*3215. **Mr. Abdur Raziq Khan :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state whether Government intend to metal the Lahore-Adina Road; if so, the mileage of Road to be metalled along with the total expenditure to be incurred on the said work and the time by which the said work will be undertaken ?

پالیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) : جناب والا۔ فی الحال ایسی کوئی سکیم نہیں ہے ۔

مسٹر عبدالرزاق خان—میں نے یہ پوچھا تھا ۔ کہ کیا لاہور ۔ ادینہ روڈ کو پختہ کرنے کی کوئی سکیم ہے ۔ جو آپکے زیر غور ہے ۔ تو جناب نے جواب دیا ہے ۔ کہ ایسی کوئی سکیم نہیں ہے ۔ کیا مرکز سے جو ساڑھے تین کروڑ روپے ملنے والے تھے ۔ اس میں یہ لاہورادینہ روڈ شامل نہیں ہے ۔

وزیر مواصلات ۔(مسٹر در محمد استو) ۔ جس چیز پر عمل کرنے کے لئے وسائل موجود نہ ہوں ۔ اسکے لئے یہی سمجھا جاتا ہے ۔ کہ یہ سکیم نہیں ہے ۔ یہ سکیم ساڑھے تین کروڑ والی میں ضرور تھی ۔ لیکن نہ معلوم وجوہات کی بناء پر مرکزی حکومت کا اس پر عمل نہیں ہو رہا ۔ مجھے امید ہے ۔ کہ کسی نہ کسی طرح سے ہمیں پیسہ مل جائیگا ۔ تو میرے دوست کی سڑک اس میں ضرور شامل ہوگی ۔

METALLING OF ROAD IN CHAKRALA

*3251. **Mr. Hamidullah Khan :** Will the Minister of Communications and Works be pleasd to state whether six mile long road in Chakrala (District Mianwali) is still lying unmetalled even though sanction for its metalling was accorded in 1945; if so, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) ۔ مذکورہ سڑک محکمہ پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی سے متعلق نہیں ۔ لہذا اس محکمہ کو علم نہیں کہ ۱۹۴۵ میں اسے پختہ کرنے کی منظوری دی گئی تھی یا نہیں ۔ بعد ازاں ۱۹۵۸-۵۹ میں بن حافظ جس سے چکرالہ تک چار میل لمبی سڑک کو بلینکٹ پروویژن کے تحت پختہ کرنے کا کام منظور ہوا تھا مگر مارشل لاء کے نفاذ کے بعد اس پروویژن کو ختم کر دیا گیا تھا ۔

مسٹر حمیداللہ خان روکڑی - جناب دو سڑکیں منظور ہوئی تھیں - کندی اور چکرالہ - یہ بتائیے - کہ ہم نے کونسا جرم کیا ہے - کہ جسکی وجہ سے یہ سڑکیں بند کی گئی ہیں -

وزیر مواصلات - (مسٹر در محمد استو) - یہ مارشل لاء کے زمانے کی بات ہے - اور اس وقت نہ میں وزیر تھا - اور نہ ہی ممبر - بہر حال میں اپنے دوست کو تسلی دلاتا ہوں - کہ انشاء اللہ ہم پیسے کی تلاش میں ہیں-

مسٹر عبدالرازق خان - کیا یہ ساڑھے تین کروڑ کی رقم والی سکیم میں شامل ہے - اگر نہیں ہے تو اسکو شامل کریں گے -

وزیر مواصلات— میں کچھ کہہ نہیں سکتا -

مسٹر عبدالرازق خان - اگر نہیں ہے - تو شامل کر لیں گے -

وزیر مواصلات میں نے پرسوں کے لئے جو میٹنگ گورنر ہاؤس میں رکھوائی ہے - اس میں دیکھونگا - کہ کیا Procedure طے ہوتا ہے -

خان امان اللہ خان شاھانی - کل پرسوں تک بتادینگے -

وزیر مواصلات : پرسوں کے بعد بتادونگا -

WIDENING OF ROAD FROM BALAKOT (HAZARA) TO PARAS KAGHAN VALLEY

***3256. Mr. Sultan Muhammad Awan :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) wheter it is a fact that the work for widening the road from Balakot (Hazara) to Paras (Kaghan Valley) was started 5 or 6 years ago;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative the number of the contractors to whom the contract for constructing the 18 or 19 mile stretch of the above road was given and the expenditure incurred thereon ;

(*c*) the date on which the construction of the above road was completed;

(*d*) the expenditure incurred on the said road after it was taken over by the P. W. D.;

(*e*) whether it is a fact that about 120 feet stretch of the above road at mile 3 from Balakot is in a state of disrepair for the last two months and it has become impassable for buses and trucks ;

(*f*) if answer to (*e*) be above in the affirmative :—

(*i*) the causes of damage to the above stretch of road;

(*ii*) reasons for the delay in undertaking its repair; and

(*iii*) whether Government intend to take action against the person responsible for it ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) - (الف) جی ھاں -

(ب) کام سات مختلف ٹھیکیداروں کو دیا گیا تھا - اور اس پر مبلغ ۸،۷۵،۷۶۸ روپے خرچ ھوئے تھے -

(ج) سال ۱۹۵۷ میں 14½ میل مکمل ھوئے تھے اور سال ۱۹۶۰ء میں 4½ میل مزید تعمیر ھوئے -

(د) یہ سڑک تعمیر کے آغاز سے پہلے بھی محکمہ تعمیرات عامہ کے پاس تھی اور اس پر صرف شدہ رقم جز (ب) بالا میں دکھائی جا چکی ھے - اس کی سالانہ دیکھ بھال پر مبلغ ۱۲،۰۰۰ روپے خرچ ھوتے ھیں -

(ھ) یہ درست نہیں کہ میل نمبر ۳ میں سڑک کا ۱۲۰ فٹ حصہ غیر مرمت شدہ حالت میں ھے - حالانکہ امر واقعہ یہ ھے کہ میل نمبر ۳ میں اس سڑک کا ایک حصہ تباہ ھو گیا تھا - اور صرف بھاری ٹریفک کے لئے چند روز بند رھا - اس نقصان کا باعث یہ تھا کہ بوجہ طوفان بادوباراں سڑک پر Land slides آن گرے اور سڑک کا یہ حصہ بیٹھ گیا - اب کافی عرصہ سے سڑک کی مرمت ھو چکی ھے اور ٹریفک جاری ھے -

(و) جیسا کہ جز (ھ) بالا میں میں درج ھے غیر معمولی بارشوں اور Land slides کے گر پڑنے سے سڑک کا ایک حصہ بیٹھ گیا تھا -

(۲) بارشوں کے تھم جانے کے فوراً بعد نقصان زدہ حصہ کی ضروری مرمت کر دی گئی تھی -

(۳) چونکہ ٹریفک کو بحال کرنے میں کوئی تاخیر نہیں ھوئی لہذا کسی اھلکار کے خلاف کارروائی کرنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ھوتا -

مسٹر سلطان محمد اعوان - اگر یہ ثابت کیا جائے کہ ایک مہینے ٹریفک بند رھا تو کیا آپ اسکے خلاف کارروائی کریں گے -

وزیر مواصلات (مسٹر در محمد استو)- جناب والا میں نے عرض کیا ھے کہ اسوقت ٹریفک چل رھا ھے اور میرے دوست اس کو contradict کر رھے ھیں -

مسٹر سلطان محمد اعوان - جناب جس وقت میں نے یہ سوال بھیجا تھا اس وقت ٹریفک نہیں چل رھا تھا -

وزیر مواصلات - میں اسکو verify کروں گا -

CONSTRUCTION OF PARAS KAGHAN VALLEY ROAD FROM PARAS TO RINJ TARAR

*3257. **Mr. Sultan Muhammad Awan :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the contract for the consutruction of stretch of Paras Kaghan Valley Road from Paras to Rinj Tarar was given about two years ago ;

(*b*) if answer to (*a*) be in the affirmative—

(*i*) the period given to the contractor for completing the work ;

(*ii*) whether it is a fact that the work has not been completed so far;

(*c*) if so, reasons for the delay and whether Government intend to hold an enquiry into the cause of delay ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حیسن) - (الف) - جی ھاں -

(ب) (۱) میل ۲۰-۲۱ سات ماہ

۲۲-۲۳ پانچ ماہ

۲۴-۲۵ تین ماہ

۲۶ دو ماہ

(۲) ۲۲-۲۳-۲۵ اور ۲۶ میلوں میں کام ختم ہو چکا ہے اور صرف ۲۰-۲۱ اور ۲۴ میل کے چند پتھریلے حصوں میں تقریباً ۲۵ فیصد کام باقی ہے -

(ج) وجوہات درج ذیل ہیں -

(۱) وادی کاغان میں کام کرنے کا موسم سال بھر میں صرف تین سے چار ماہ تک ہوتا ہے - موسم سرما میں کوئی کام نہیں ہو سکتا کیونکہ وادی برف باری اور بارشوں کی وجہ سے بند رہتی ہے -

(۲) کام کرنے کے موسم میں بھی جیپ ٹریفک کی وجہ سے رکاوٹ رہتی ہے - یہ جیپ ٹریفک گلگت ایجنسی کو اشیاء کے مہیا کرنے اور سیاحوں کی تفریح کی غرض سے جاری رہتی ہے -

(۳) آخیری مہینے میں ٹریفک کی راہ دن میں صرف ایک دفعہ مسدود ہوئی تھی وگرنہ ٹریفک کی دو شفٹیں دونوں طرف سے صبح و شام چلتی رہتی ہیں سیمنٹ اور مشینری کی کمی کے باعث پچھلے سال کام کی رفتار قدرے سست رہی البتہ فی‌الحال کوئی تکلیف نہیں -

متذکرہ بالا تاخیر کی وجوہات انسانی طاقت سے باہر
تھیں ۔ لہذا تحقیقات کرانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

CONSTRUCTION OF ROAD FROM VILLAGE QALANDARABAD, DISTRICT HAZARA TO BAHALI

*3262. **Mr. Sultan Muhammad Awan:** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a six mile stretch of Road from Village Qalandarabad (District Hazara) to Bahali has been constructed by the people on self-help basis; and

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to metal road; if so, the approximate date by which it will be metalled if not, reasons thereof ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) ۔ (الف) ۔ جی ھاں ۔
(ب) یہ سڑک محکمہ بی ۔ اینڈ۔ آر ۔ کی تحویل میں نہیں ہے لہذا
اسے پختہ کرنے کا سوال ھی پیدا نہیں ہوتا ۔

METALLING OF KACHA ROAD FROM VILLAGE KAKI (TEHSIL MANSEHRA) DISTRICT HAZARA) TO AGROR VALLEY

*3264. **Mr. Sultan Muhammad Awan :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is a Kacha Road from Village Kaki (Tehsil Mansehra, District Hazara) to Agror Valley ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to metal the said road, if not, reasons therefor :

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) ۔ (الف) جی ھاں ۔
(ب) منصوبہ کی ۳۷۵ کروڑ موجودہ اضافی رقم کے تحت اس سڑک کو پختہ کرنے کی تجویز ہوئی تھی ۔ چونکہ اس سلسلہ میں عملی طور پر کچھ نہ ہوا ۔ اس کی گنجائش ۱۹۶۳-۶۴ء کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ سے خارج کر دی گئی ۔ بہر کیف اسے تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں شامل کرنے کی مساعی کی جائیں گی ۔ بشرطیکہ سڑکوں کی تعمیر کے شعبہ کے لئے مناسب رقوم مہیا کی گئیں ۔

وزیر مواصلات (مسٹر در محمد استو) ۔ جناب والا ۔ میں یہ مزید کہدینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر ساڑھے تین کروڑ روپیہ مل گیا اور اس سکیم پر عمل ہوا تو یہ سڑک اس میں شامل کر لی جائیگی ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان- جناب والا ۔ عملی طور پر اضافی رقوم کے تحت سڑک پختہ کرنیکی تجاویز پر ابتک کیوں عمل نہیں ہوا ؟

وزیر مواصلات ۔ عملی طور پر اس وجہ سے عمل نہیں ہوا کہ سنٹرل گورنمنٹ نے اب تک پیسہ نہیں دیا تھا ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان - میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کے محکمہ کی نالائقی کی وجہ سے روپیہ lapse ہو گیا ہے -

وزیر مواصلات - جناب والا - میرے دوست نے question اور Answer نہیں دیکھا - ساڑھے تین کروڑ روپے کا پلان کیا گیا تاکہ ہم آئندہ سڑکیں بنائیں لیکن سنٹرل گورنمنٹ نے پیسہ نہیں دیا اسلئے میرے محکمہ کی نالائقی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا -

بابو محمد رفیق - کیا آپ وجہ بتا سکتے ہیں کہ سنٹرل گورنمنٹ نے کیوں روپیہ نہیں دیا -

Mr. Senior Deputy Speaker : Next question please.

SARAI ALAMGIR—BALAI ROAD

***3269. Chaudhri Gul Nawaz Khan :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) the category in which Sarai Alamgir—Balai Road has been placed by the Road Development Board ;

(*b*) the time by which Government intend to metal the above road ;

(*c*) the number of roads metalled by the Communications and Works Department in TehsilKharian during last three years, if no road has been metalled, reasons thereof and the action Government intend to take in this behalf?

پارلیمنٹری سیکرٹری - (چودھری منظور حسین) - (الف) سرائے عالمگیر بولانی سڑک ضلعی کونسل کی درجہ دوم سڑک ہے -

ب) یہ صوبائی سڑک نہیں اور نہ ہی اسے پختہ کرنے کی کوئی تجویز فی‌الحال حکومت کے زیر غور ہے -

(ج) گذشتہ تین سال سے تحصیل کھاریاں میں کوئی سڑک تعمیر نہیں ہوئی - کیونکہ دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں ایسی کوئی سڑک بنانے کا پروگرام نہیں ہے - اگر تیسرے پنجسالہ ترقیاتی منصوبہ میں گنجائش ہوئی تو حکومت ہر اس اہم سڑک کو اس میں شامل کرنے پر غور کرے گی - جسے متعلقہ ڈویژنل کونسل ضروری سمجھتے ہوئے سفارش کرے -

---

CONSTRUCTION OF JHANG ROAD ON SECTION PHALIA TO CHAK SHAHBAZ BHEROWAL

***3282. Chaudhri Sai Muhammad :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state whether it is a fact that allocations were made for the construction of Jhang Road on section Phalia to Chak Shahbaz—Bherowal, District Gujrat during the years 1952 to 1955, if so, the details thereof and the reasons for ignoring the said road so far ?

پارلیمنٹری سیکرٹری - (چودھری منظور حسین) - صوبائی حکومت نے اس سڑک کی تعمیر کے لئے سال ۱۹۵۲-۵۳ء میں مبلغ ۱,۵۰,۰۰۰ اور سال

۱۹۶۳-۶۴ء میں مبلغ ۲,۰۰,۰۰۰ کی منظوری دینے کی تجویز کی تھی بشرطیکہ مرکزی حکومت بھی اسے منظور کر لے لیکن مرکزی حکومت نے ترقیاتی پروگرام کے زیر اثر ترقیاتی قرضہ نہ دیا ۔ لہذا کام شروع نہ ہو سکا ۔ سال ۱۹۶۴-۶۵ء میں اس کام کیلئے کوئی رقم نہیں ملی ۔

چونکہ یہ کام کسی بھی پنجسالہ منصوبے میں شامل نہیں تھا لہذا اس کی تعمیر کا آغاز نہ ہو سکا ۔

LYALLPUR—SATYANA—TANDLIANWALA—OKARA ROAD

*3288. **Chaudhri Asghar Ali Randhawa :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Lyallpur—Satyana—Tandlianwala—Okara Road, which links Bannu, Kohat, Bakar and Sargodha with Lyallpur, Satyana, Tandlianwala and Okara has been included in the Second Five, Year Plan; and

(*b*) if answer to (*a*) be in the affirmative, whether necessary funds for the construction of the said road have been provided in the Budget for 1963-64?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)۔ (الف) جی ہاں
(ب) جی نہیں ۔

HARI CHAND—SHER GARH ROAD IN TEHSIL CHARSADDA

*3314. **Major Abdul Majid Khan :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Hari-Chand-Sher Garh Road in Tehsil Charsadda, District Peshawar is in a state of disrepair ;

(*b*) whether it is a fact that the required material for the repair of the said road has been lying on it for the last 3 years ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the date by which its repair will be started ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)۔ (الف) جی نہیں ۔ سالانہ منظوری میں سے جہاں تک ممکن ہو سکتا ہے مناسب مرمت کے ساتھ سڑک کی حالت درست رکھنے کی پوری کوشش کی جاتی ہے ۔ لیکن سڑک پر روز افزوں آمدورفت کے پیش نظر سالانہ منظور شدہ رقوم ناکافی ہوتی ہیں ۔ اور مطلوبہ معیار کو حاصل کرنے کی خاطر غیر معمولی رقوم کی فراہمی ضروری جو کہ اب تک میسر نہیں آ سکیں ۔

(ب) جی ہاں ۔ غیر معمولی مرمت کرانے کی خاطر کچھ مسالہ سڑک پر کہیں کہیں جمع پڑا ہے ۔

(ج) مطلوبہ رقم میسر آنے پر سڑک کی غیر معمولی مرمت کا کام سال ۱۹۶۳-۶۴ء میں شروع ہو جائیگا ۔

QUESATION NO. 3318—Not Asked

PAY SCALES OF CLASS IV EMPLOYEES OF P. W. D.

***3372. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Pay Scales of Class IV employees of P.W.D. have been revised from 1st June, 1961 ;

(*b*) whether it is a fact that Revised Pay-scale of Baildars of the former Punjab area is Rs. 60 per mensem while the pay scale of Baildars in the former N.-W. F. P. area is Rs. 40 per mensem, if so, reasons for the disparity?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) :(الف) ۔ محکمہ عمارات و شارعات کے ملازمین درجہ چہارم کے تنخواہ کے پیمانوں پر ۱-۷-۱۹۶۱ نہ کہ ۱-۶-۱۹۶۱ سے نظر ثانی کی گئی ہے ۔

(ب) لاہور سرگودھا راولپنڈی پشاور ڈیرہ اسماعیل خان ملتان اور بہاولپور سرکلوں کے بیلداروں کا نظر ثانی شدہ تنخواہ کا پیمانہ ۶۰-۴۰ روپے کے گریڈ میں ۵۰ روپے مع ۱ روپیہ سالانہ اضافہ مقرر کیا گیا ہے ۔ وہ بیلدار جو دس سال یا اس سے زائد مدت کی تسلی بخش ملازمت مکمل کر چکے ہیں ان کی تنخواہ ۵۵ روپے ماہوار سے شروع ہوگی ۔ لہذا سابق پنجاب اور سابق شمال مغربی سرحدی صوبہ کے علاقوں کے بیلداروں کی تنخواہ اور پیمانہ تنخواہ میں کوئی فرق نہیں ہے ۔

LENGTH OF METALLED ROADS

***3398. Major Abdul Majid Khan :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state the length of the Roads metalled during the last year Division-wise ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) ۔ مطلوبہ معلومات حسب ذیل ہیں :—

نام سول ڈویژن	سڑکوں کی لمبائی جو پچھلے سال پختہ کی گئی
	میل
(۱) پشاور	۲۶۰۰
(۲) ڈیرہ اسماعیل خان	۲۷۰۰
(۳) راولپنڈی	۷۶۵
(۴) لاہور	۵۶۲۲
(۵) سرگودھا	۴۴۶۲۵

نام سول ڈویژن	سڑکوں کی لمبائی جو پچھلے سال پختہ کی گئی
	میل
(٦) ملتان	١٩
(٧) بہاولپور	٣٠٤٥
(٨) خیر پور	٢٦٤٠٠
(٩) حیدرآباد	٦١٤٠٠
(١٠) کوئٹہ	٣٤٠٠
(١١) قلات	٢٧٤٥
(١٢) کراچی	٦٤٠٠

مسٹر عبدالرازق خان - کیا وزیر مواصلات اتفاق کریں گے کہ سوال نمبر ٦٢٦٣ بابو محمد رفیق کے سوال کے جواب میں انہیں نے فرمایا ہے کہ ٦٢-٦٣ء میں تقریباً تین کروڑ روپیہ ان سڑکوں کی تعمیر پر خرچ ہوا ہے اور یہ اعداد و شمار جو بتائے گئے ہیں وہ زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ سو میل کے ہیں -

وزیر مواصلات (مسٹر در محمد استو) - جناب یہ اعداد وشمار ١٩٦٢-٦١ کے ہیں -

---

CIRCULAR ROAD AROUND MIRPURKHAS TOWN

***3414. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a Circular Road around Mirpurkhas Town is under construction, if so, the estimated cost thereof :

(*b*) whether it is a fact that the progress of work on the said road is slow, if so, reasons for the slow speed of work and the time by which the work is likely to be completed ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) - (الف) یہ ایک حقیقت ہے کہ سرکلر روڈ جو کہ رنگ روڈ راؤنڈ میر پور خاص کے نام سے موسوم ہے پر کام جاری ہے جس کا تخمینہ ٦٤٥ لاکھ ہے -

(ب) جی ہاں - یہ کام پروگرام سے قدرے سست رہا - جس کا وجہ یہ ہے کہ جہاں سے یہ سڑک گزرتی ہے اس اراضی کا قبضہ جلدی حاصل نہ ہو سکا - بلکہ ابھی تک بھی ایک میل متنازع فیہ ہے اور تاحال اس کا قبضہ نہیں ملا تارکول اور مشینری کی بھی قلت تھی -

اس سال دی ہوئی رقم سے تین میل مکمل کر دئے جائیں گے ۔اگلے مالی سال ۶۴-۱۹۶۳ء میں کام مکمل ہونے کی توقع ہے بشرطیکہ پوری رقم مہیا ہو سکے ۔ اور بقیہ اراضی مستقل ہو جائے ۔

میر حاجی محمد بخش تالپور - زمینیں حاصل کس طرح کی جاتی ہیں ؟

وزیر مواصلات (مسٹر در محمد استو) ۔ جناب زمینیں ہمیں کلکٹر حاصل کر کے دیتا ہے ۔ چیف انجینئر ہمارے contact کرتا ہے اور ہماری خواہش ہمیشہ یہی ہوتی ہے کہ وہ جلدی اپنی زمین دیں اور ہم جلدی اپنے دوست کو راضی کریں ۔

LORA—MAQSOOD ROAD

***3428. Sardar Inayat-ur-Rehman Khan Abbasi :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) the date on which sanction for Lora—Maqsood road was accorded along with the plan period ;

(*b*) the dates on which construction work on Lora Maqsood road was started and completed respectively ;

(*ii*) length of the said road along with the expenditure incurred on its construction ;

(*iii*) the Head to which expenditure incurred on the construction of this road was charged ;

(*c*) whether it is a fact that the said road was constructed out of the sale-proceeds of American wheat ;

(*d*) the number and location of bridges constructed on the said road along with the expenditure incurred on each ;

(*e*) whether these bridges were constructed by the Department itself or were got constructed through contractors;

(*f*) in case they were constructed by the Department the name of the Sub-Divisional Officer and Overseer who were detailed to supervise their consstruction ;

(*g*) if it were got constructed through a Contractor, the name of the Contractor and the date on which the construction work was started on each bridge and completed ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) ۔ (الف) اولین منظوری مورخہ ۱۳-۳-۵۴ کو دی گئی تھی اور اسکی نظر ثانی مورخہ ۲۰-۸-۵۹ کو ہوئی ۔ یہ کام پہلے اور دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں شامل تھا ۔

(ب) (۱) یہ کام فروری ۱۹۵۶ء میں شروع کیا گیا اور جون ۱۹۶۲ء میں مکمل ہوا ۔

(۲) سڑک کی لمبائی ۳۱٫۶ میل ہے اور اس پر مبلغ ۱۸,۸۷,۸۵۹ روپے صرف ہوئے ۔

(۳) مصارف مندرجہ ذیل مدات میں سے خرچ کئے گئے ۔
لورا تا جبری (۱۵ میل)

81—Capital A/C of Civil Works

مقصود تا جبری ۱۹۴۶ میل

50—C. W. P.—O. W.—Communications

جسکی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

(i) Relief Measures in Scarcity Area.

(ii) Original Works, "Communications Provincial".

(ج) امریکی اناج کی فروخت سے حاصل شدہ سرمایہ میں سے صرف کچھ حصہ تعمیر ہوا تھا۔

(د) لورا مقصود سڑک پر جو پل تعمیر ہوئے انکی مطلوبہ تفصیلات حسب ذیل ہیں:۔

پل نمبر ۵ حاجی محمد افضل ٹھیکیدار کی وساطت سے اور پل نمبر ۶ کالے خان ٹھیکیدار کی معرفت تعمیر ہوئے اور بقایا پل محکمانہ طور پر تعمیر کرائے گئے ۔

(ہ) (و) (ز)—جواب ذیل کے نقشہ میں درج ہے۔

نمبر شمار	سیل وقوعہ	نام پل	اخراجات تعمیر مبلغ (روپے)	تاریخ آغاز	تاریخ تکمیل	نام ٹھیکیدار	نام اوورسیئر	نام ایس ڈی او
۱	۲	باگڑہ	۳۰,۰۰۰	۲/۵۶	۶/۶۲	محکمانہ	سعید خان	چودھری محمد رحیم ۔
۲	۵		۱۵,۰۰۰	”	”	کمانہ	غلام خان	چودھری امام دین ۔
۳	۸		۱۷,۰۰۰	”	”	محکمانہ	غلام خان	چودھری امام دین ۔
۴	۱۷	ھیرو	۱,۷۲,۷۸۰	”	”	محکمانہ	غلام خان	محمد یار ۔ اصغر علی ۔ عبدالرحمن خان ۔ نعمت گل خان ۔ محمد یونس خان ۔ عطاالله خان ۔

نمبر شمار	میل وقوعہ	نام پل	اخراجات تعمیر مبلغ (روپے)	تاریخ آغاز	تاریخ تکمیل	نام ٹھیکیدار	نام اوورسیئر	نام ایس ڈی او
۵	۱۸		۱۷,۷۵۰	۳/۵۷	۳/۵۸	حاجی محمد افضل	غلام خان	امام دین۔
۶	۲۳	روپڑ	۵۰,۸۸۰	۱۲/۶۱	۶/۶۲	کاے خان	عبدالواحد	عبدالرحمن۔
۷	۲۳	روپڑ	۱۷,۰۰۰	۲/۵۶	۶/۶۲	محکمانہ	غلام خان	امام دین۔
۸	۲۷	گمبیر	۱۵,۳۰۰	،،	،،	محکمانہ	غلام خان	امام دین۔
۹	۳۱	لورا	۳۵,۰۰۰	،،	،،	محکمانہ	محمد اسماعیل	امام دین۔

LORA GHORA GALLY ROAD

*3429. **Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi :** Will the Minister of Communications and works be pleased to state :—

(*a*) the period during which the Lora Ghora Gally Road was constructed and the name of the Plan in which it was included ;

(*b*) the date on which the Budnal bridge was constructed on the said road and the name of the Contractor who constructed it ;

(*c*) the period after which the said bridge collapsed after its construction along with the details of loss caused to the Government and the names of persons responsible for this loss ;

(*d*) whether it is a fact that later on another bridge was constructed on the said road at another site ?

پارلیمنٹری سیکرٹری - (چودھری منظور حسین) - (الف) یہ سڑک ۱۹۴۶-۴۹ میں تعمیر ہوئی جب کوئی منصوبہ بندی نہیں تھی -

(ب) بڈنال پل ۱۹۴۹ء میں تعمیر ہوا اور جس ٹھیکیدار نے تعمیر کی اسکا نام آفر یدی خان تھا -

(ج) پل کی تعمیر کے دوران ہی اسکی بنیاد کی کوٹھیوں کو نقصان پہنچ گیا تھا — اور نقصان کی مالیت تقریباً بیس ہزار روپے تھی- تب کہ چیف انجینئر اور سیکرٹری حکومت صوبہ سرحد کرنل ہینس ورتھ کی رائے میں پل کو نقصان کی وجہ غیر موزوں ڈیزائن اور تشریحات تھیں اور کسی پر ذمہ داری عائد نہیں کی گئی -

(د) جواب اثبات میں ہے -

CONSTRUCTION OF CERTAIN ROADS IN PESHAWAR DIVISION

*3430. **Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi:** Will the Minister of Communications and Works please refer to answer to my started question No. 1758 given on the floor of the House on 13th March 1963 and state :—

(*a*) whether it is a fact that the Divisional Council, Peshawar, recommended the construction of the following roads during 1963-64 in its meeting held on 17th January 1963 :—

(*i*) Lora—Nagri—Totial Road ;

(*ii*) Nagri—Totial Barian Road ;

(*iii*) Havelian—Jarbi Road *via* Satora ;

if so whether Government intend to construct these roads in the near future, if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) - جی ہاں یہ ٹھیک ہے - مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے ان سڑکوں پر تعمیر کا کام ابھی شروع نہیں ہو سکتا تیسرے پنج سالہ منصوبہ میں ان سڑکوں کی تعمیر کی کوشش کی جائے گی -

CONSTRUCTION OF A BRIDGE OVER NULLAH KANIRKAS

***3431. Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is only one road passing through Dewal in the jurisdiction of Police Station Bakot, Tehsil Abbottabad, which caters for the requirements of a population of 20,000 people in habiting the areas of Reya, Malkot, Palak, Lotgal, Darwaza and Surjal ;

(*b*) whether it is a fact that during the rainy season, when nullah Kanirkas, which crosses the said road, is in spate, the said road becomes impassable;

(*c*) whether it is a fact that during floods the said area is cut off from the police station and the people cannot register their complaints in the police stations;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to construct a bridge over this Nullah, if not, reasons therefor ?

پارلیمینٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)۔ (الف) جی ہاں ۔ صرف ایک ھی سڑک ھے جو کہ مری سے آتی ھوئی دیول میں سے گذر کر باسیاں (Basian) تک جاتی ھےمری سے لے کر دیول تک یہ سڑک خاصی کشادہ ھے اور اس پر گاڑیاں بھی چل سکتی ھیں ۔ لیکن دیول سے باسیاں تک صرف جیپ کار جا سکتی ھے ۔

اس سڑک کا انتظام محکمہ ھذا کے پاس نہیں ھے

باسیاں سے لیکر بکوٹ تک کوئی سڑک نہیں ھے بلکہ ایک پگ ڈنڈی ھے جو کہ نالہ کنیرکس (Kanirkas) پر سے گذرتی ھے ۔

(ب) جی ہاں ۔ جواب اثبات میں ھے ۔

(ج) جی ہاں ۔ دوران سیلاب نالہ ناقابل گذر ھو جاتا ھے ۔اس علاقہ کے لوگوں کو نالہ عبور کرنے کے لئے اوپر سے ھو کر آنا پڑتا ھے ۔ اور بکوٹ پہنچنے کی خاطر مری ۔ مظفر آباد کی بڑی سڑک کے پل پر سے نالہ کو عبور کرنا ھوتا ھے ۔ اور کوھالہ سے ھوتے ھوئے بکوٹ پہنچتے ھیں ۔

(د) سرے دست ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ھے ۔ کیونکہ یہ موجودہ پنج سالہ منصوبہ میں شامل نہیں ھے ۔

ABBOTTABAD BARIAN ROAD

***3432. Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Abbotabad Barian Road has been widened, if so, the five Year Plan in which the provision for widening the road was made and in case provision was not made in any Five-Year Plan, the source from which the expenditure was met ;

(*b*) whether any bridge is being constructed on Hassan Abdal Abbottabad Road near Darvesh Gaon; if so, the five-year plan in which provision for its construction was made and in case no such provision was made the source

from which and the authority under whose orders funds for its constructions have been provided ;

(*c*) whether it is a fact that a bridge was constructed at the same place in 1950 at a cost of Rs. 7,894, if so, (*i*) the fate of that bridge; (*ii*) whether the maximum average age of bridges is usually 13 years; (*iii*) the name of the contractors who undertook the construction of the bridge and the name of the officers who supervised the construction ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)۔ (الف) اس سڑک کو چوڑا کرنے کا کام ہو رہا ہے ۔ یہ کام دوسرے پنج سالہ منصوبہ کا منظور شدہ ہے ۔

(ب) یہ کام دوسرے پنجسالہ منصوبے میں شامل ہے کام منظور شدہ ہے ۔ سنٹرل روڈ فنڈ سے ۵۰ فیصدی امدادی رقم منظور ہے ۔ اور ابتدائی منظوری بحوالہ سیکرٹری کمیونیکیشن اینڈ ورکس ڈیپارٹمنٹ ۵۹ Budget ۵۸-۱۱۸، مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۶۳ء ہو چکی ہے ۔

(ج) جواب اثبات میں ہے ۔ اس پل کی تعمیر پر ۹۸،۴۷۶ روپے لاگت آئی تھی۔

(i) یہ پل کم وزن اٹھانے کیلئے تیار کی گئی تھی ۔ مگر اس پر بہت بھاری فوجی گاڑیوں کا وزن پڑا جسکی وجہ سے پل کی چھت ٹوٹ گئی ۔

(ii) جواب نفی میں ہے ۔

(iii) پل ھذا کی تعمیر محکمانہ طور پر کرائی گئی تھی ۔ جن افسران کی زیر نگرانی یہ کام ہوا ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں ۔

(۱) خان سعداللہ خان ۔ ایگزیکٹو انجینئر۔

(۲) مسٹر عبدالحمید خان ۔ ایس ۔ ڈی ۔ او ۔

(۳) مسٹر عبدالرحمٰن ۔ اوورسیئر ۔

METALLING OF SHUBKADAR-BATAGRAM ROAD

*3456. **Major Abdul Majid Khan :** Will the Minister of Communications and Works please refer to part (*b*) of the answer to my starred question No. 2342 given on the floor of the House on 3rd April, 1963 and state whether metalling of Shubkadar—Batagram Road has been included in the 3rd Five-Year Plan ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) جناب والا ۔ ابھی تیسرا پنج سالہ منصوبہ تیار نہیں ہوا اسلئے سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

QUESTION NO. 3458—NOT ASKED

SCHEME FOR THE DEVELOPMENT OF COMMUNICATIONS IN THE BACKWARD AREA OF THAR DESERT OF THARPARKAR DISTRICT.

*3468. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Communications please refer to the answer to my question No. 113 given on the floor of the House on 5th December, 1962 and state whether any Officer has been appointed to prepare a scheme for the development of communications in the backward area of Thar Desert of Tharparkar District, if so, from which date, if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) - جی نہیں - جیسا کہ سوال نمبر ۱۱۳ کے جواب میں بتایا جا چکا ہے دوسرے پنج سالہ منصوبہ میں اس علاقہ میں سڑکوں کی ترقی کی سکیم شامل نہیں ہے - اسلئے کوئی آفیسر فی الحال تعینات کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا -

CONSTRUCTION OF A METALLED ROAD BETWEEN MIRPURKHAS AND UMERKOT

*3472. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Government have approved a scheme for constructing a metalled road between Mirpurkhas and Umerkot *via* Samaro;

(*b*) whether it is a fact that previously a direct metalled road from Mir purkhas to Umerkot was sanctioned ;

(*c*) whether it is a fact that the work on the construction of the road mentioned in (*b*) above has been completed up to seven miles, if so, the reasons for starting construction of the road mentioned in (*a*) above ;

(*d*) whether Government are prepared to shelve the scheme mentioned in (*a*) above with a view to save the public money from being wasted unnecessarily ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) - (الف) ابھی تک ایسی کسی سکیم کو منظوری نہیں دی گئی - میر پور خاص سمارو سڑک تو پیشتر ازیں پختہ ہے اور سمارو تا امر کوٹ ایک کچی سڑک ہے -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی ہاں - یہ ایک حقیقت ہے کہ میر پور خاص امر کوٹ سڑک کے پختہ کرنے کا کام پہلے ۷ میل میں جاری ہے - کیونکہ یہ کام پہلے سے منظور شدہ ہے -

(د) ڈویژنل کونسل حیدرآباد نے اپنے ایک ریزولیشن میں تجویز کیا تھا کہ میر پور خاص امر کوٹ سڑک کے پہلے ۷ میل کو (جہاں کہ بھاری آمدورفت رہتی ہے) پختہ کیا جائے اور بقایا ۳۹ میل کی تعمیر کی بجائے عمر کوٹ تا سمارو سڑک (۲۴ میل) اور عمر کوٹ تا ڈھورو - ٹارو (۱۵ میل) سڑک کو تعمیر کیا جائے - یہ تجاویز حکومت کے زیر غور ہیں -

SELECTION OF SITE FOR A HILL STATION IN JOHI TALUKA OF DADU DISTRICT

*3478. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will a the Minister of Communications and Works be pleased to state whether it is fact that during 1954-55 the then Chief Minister together with the Chief Engineer, Irrigation, the Revenue Commissioner and other high officers of Sind Government visited the hills in Johi Taluka of Dadu District for the purpose of selecting a site for a Hill Station at a place 5,500 feet above sea-level; if so, whether Government would place on the table of the House copies of the inspection notes, if available ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) - ایسا کوئی انسپکشن نوٹ اس محکمے کے پاس نہیں ہے -

---

BRIDGE OVER MINOR KABUL

*3491. **Major Abdul Majid Khan :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the bridge over minor Kabul is situated between the two cantonments of Nowshera and Risalpur;

(*b*) whether it is a fact that one way traffic is being observed on the said bridge and long conveys from one cantonment to the other frequently cross the bridge causing a road blockade for the general public;

(*c*) whether it is a fact that the same bridge is used for the passing of trains and bullock-carts;

(*d*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to build a wider bridge for the use of vehicles and a separate bridge for the passing of the train to avoid traffic jams and danger of accidents?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین)- (الف) جواب اثبات میں ہے -

(ب) جواب اثبات میں ہے موجودہ پل محکمہ ریلوے کی ملکیت ہے-

(ج) جواب اثبات میں ہے -

(د) صوبہ بھر میں ایسے کئی ضروری پل ہیں - جہاں سڑک کا ٹریفک بھی ریلوے کے پل پر سے گذارا جا رہا ہے - تاہم دریائے کابل پر نوشہرہ کے قریب پل کی تعمیر کا کام تیسرے پانچ سالہ منصوبہ میں شامل کیا جا رہا ہے -

---

ROOM COOLERS (AIR CONDITIONERS) PURCHASED BY GOVERNMENT

*3551. **Khawaja Muhammad Safdar :** Will the Minister of Communications and Works, be pleased to state :—

(*a*) the number of Room Coolers (Air Conditioners) purchased by the Government during the years 1958 to 1963 separately;

(*b*) the number and designations of Government officials who have been provided with Room Coolers in their offices in each of the years referred to in (*a*) above.

(*c*) the number of designation of Government officials who have been provided with Room Coolers at their residences in each of the years referred to in (*a*) above;

(*d*) the rent, if any, charged for the Room Coolers installed at the residences of the Government officials referred to in (*c*) above;

(*e*) the number of Committee Rooms of the Government in Civil Secretariat where Room Coolers are installed;

(*f*) the number of Committee Rooms in the Provincial Assembly Building where Room Coolers are installed?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Manzoor Hussain) : Sir, it is a very lengthy answer and I lay it on the table*

SCALE OF PAY OF THE BELDARS

***3615. Chaudhri Muhammad Ibrahim:** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) the scale of pay of the beldars working on roads under the administration of the Buildings and Roads Department;

(*b*) whether the said beldars have been granted any interim relief and increase in pay since January, 1962; if so, to what extent;

(*c*) the monthly increase in their pays and allowances if any, since July, 1962 and January, 1963?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) - (الف) ۳۰-۱-۶۰ء (ب) انہیں یکم جولائی ۱۹۶۲ء سے ابتدائی ۵۰ روپے ماہوار تنخواہ مع ایک روپیہ سالانہ اضافہ دی گئی ہے - جنہوں نے دس سال یا اس سے زیادہ تسلی بخش ملازمت مکمل کر لی ہے ان کو ۵۵ روپے ماہوار ابتدائی تنخواہ دی گئی ہے - اس سے ظاہر ہے کہ انہیں یکم جولائی ۱۹۶۲ء سے ۲۵ فیصد کا اضافہ دے دیا گیا ہے -

(ج) مندرجہ بالا (ب) کے بموجب ہیں -

ACQUISITION OF AGRICULTURAL AND URBAN LAND FOR CONSTRUCTION OF ROADS IN TALUKA BADIN, DISTRICT HYDERABAD

***3630. Pir Ali Shah Gilani :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) acquisition of the area of agricultural and Urban land acquired for the construction of roads in Taluka Badin, District Hyderabad;

(*b*) whether it is a fact that no compensation has so far been paid to the landowners;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative; whether Government intend to compensate them?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) - اس سوال کا تعلق اس محکمہ سے نہیں ہے بلکہ ایگری کلچرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن سے ہے - ہم نے یہ سوال انہیں بھیج دیا ہے - جواب موصول ہونے پر پیش کر دیا جائے گا -

---

*For answer to Question No. 3551, please see Appendix 'A' at page.

PROMOTION OF SUB-DIVISIONAL OFFICERS OF PUBLIC WORKS DEPARTMENT

*3646. **Pir Ali Shah Gilani :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the promotee Sub-Divisional Officers of the Public Works Department are being denied promotions to the posts of Assistant Engineers in the former Sind;

(*b*) whether it is a fact that such Divisional Officers were given such promotions previously;

(*c*) whether it is a fact that Sind Civil Service Rules are applicable to them; if so; whether it is a fact that the Sind Civil Service Rules do not prohibit promotions of the said category of Sub-Divisional Officers;

(*d*) whether it is a fact that their counter parts in the other zones of West Pakistan are given such promotions;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, the steps Government intend to take in this behalf?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) ۔ (الف) سابق سندھ کے قائم مقام ایس۔ڈی۔او۔صاحبان کو ایس۔ایس۔ای درجہ دوم پر ترقی دینے کا معاملہ زیر کارروائی ہے اور ان میں سے موزوں افسران کو مستقبل قریب ہی میں ترقی دے دی جائیگی ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) جی ہاں۔

(ہ) حسب (الف) بالا ۔

SUB-DIVISIONAL OFFICERS OF PUBLIC WORKS DEPARTMENT IN FORMER SIND

*3647. **Pir Ali Shah Gilani :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that the Sub-Divisional Officers of Public Works Department in the former Sind are still non-Gazetted with long years service; if so, whether it is a fact that their counterparts in other zones of West Pakistan are Gazetted Officers;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative; reasons therefor?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) ۔ (الف) مغربی پاکستان بھر کے جملہ قائم مقام سب ڈویژنل افسران کو جریدی افسر قرار دے دیا گیا ہے ۔

(ب) شق (الف) بالا کے پیش نظر یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

وزیر مواصلات (مسٹر در محمد استو) ۔ جناب والا ۔ میں اپنے دوست کی اطلاع کے لئے وضاحت کر دوں کہ جب سے سندھ پراونس وجود میں آیا ہے سن ۱۹۳۷ء سے لیکر سن ۱۹۶۳ء تک کسی گورنمنٹ نے بھی سندھ کے

ایس۔ڈی۔اوز کو گزیٹڈ افسر قرار نہیں دیا تھا لیکن موجودہ گورنمنٹ نے تین سال سے اس پالیسی پر عمل کیا ہے کہ جسکا جائز حق ہو اسکو دیا جائے اور اسکو گزیٹڈ عہدہ دیا جائے ۔

پیر علی شاہ گیلانی ۔کیا آپ جائز یا ناجائز حق کی وضاحت فرمائیں گے ۔

وزیر مواصلات ۔ گزیٹڈ افسر انکو کر دیا جائے ۔ جائز یا ناجائز کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ سب کو گزیٹڈ افسر کر دیا گیا ہے ۔

ROADS CONNECTING MAZDOORABAD COLONY WITH DADU RAILWAY STATION

***3710. Rais Allan Khan Leghari :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that two pukka roads connect Mazdoorabad Colony with the Dadu Railway Station;

(*b*) whether it is a fact that some encroachments have been made on the western sides of the said road with the result that the people are experiencing great difficulty in passing through these roads;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative ; whether Government intend to order the removal of these encroachments; if so, when ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) ۔ (الف) یہ سڑکیں میونسپل کمیٹی دادو کے حلقۂ اختیار میں ہیں ۔

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

RAISING OF THE LEVEL OF THE ROAD FROM PHULJI STATION TO DUR MUHAMMAD

***3713. Rais Allan Khan Leghari :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the road Phulji Station to Dur Muhammad is in a very bad condition;

(*b*) whether it is a fact that no amount has been sanctioned for the repair of the said road for last 20 years;

(*c*) whether it is a fact that the people of the area are experiencing much difficulty in passing over the said road especially in the rainy season due to its level;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative; whether Government intend to take steps for the raising of the level of the said road by one foot during the current financial year?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Manzoor Hussain) : (*a*) It is a fair weather road. Accordingly its condition during rainy season deteriorates.

(*b*) It is not correct. A little amount for its levelling and dressing is spent every year after the rainy season.

(*c*) Yes.

(*d*) This road is under the charge of District Council Dadu, which has undertaken to improve the condition of this road under its overall scheme of improving all the roads in Dadu District.

CONSTR CTION F ROADS IN THE PROVINCE

***3763. Rais Allan Khan Leghari:** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state the amount spent on the construction of roads in each district of the Province during the last five years?

Parliamentary Secretary (Chandhri Manzoor Hussain) : The district-wise information of expenditure on road construction is not available. Division-wise information of expenditure on road construction is already given in answer to question No. 455.

CONSTRUCTION OF THE ROADS BETWEEN KOTRI AND DADU

***3764. Rais Allan Khan Leghari :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state whether it is a fact that the construction of the Road between Kotri and Dadu was started in 1948 and that the same is still incomplete; if so; reasons thereof and the time by which its construction will be completed?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) - یہ سڑک ۱۹۴۷ء کے آخر میں شروع کی تھی اور سیلاب زدہ علاقے میں سے گذرنے کی وجہ سے تقریباً ہر سال یہ علاقہ سیلاب کی زد میں آ جاتا ہے اور کام بند کرنا پڑتا ہے مزید براں تکمیل شدہ کام کو بھی کافی نقصان پہنچ جاتا ہے جس کی درستی از سر نو کرنا پڑتی ہے - پیشتر ازیں اس سڑک کی مجوزہ گذرگاہ میں تبدیلی اور بجٹ کی منظوری نہ ہونے کے علاوہ کئی دیگر مجبوریوں کے باعث کام معطل رکھنا پڑا -

سال ۱۹۶۲-۶۳ء میں اس کام کے لئے صرف ۲ لاکھ روپے کی رقم منظور ہوئی تھی - جس کو دادو تا خیر پور نتھن شاہ کے حصے کی تعمیر میں صرف کیا گیا۔

ابتدا میں تو اس سڑک کو قومی شاہراہ قرار دیا گیا تھا لیکن حال ہی میں یہ فیصلہ ہوا کہ اس کو ضلعی اہمیت دے کر تعمیر کو مکمل کیا جائے -

۱۹۶۳-۶۴ء کے لئے جو ترقیاتی منصوبہ تیار ہوا ہے اس میں اس کام کے لئے ۱۵ لاکھ روپے کی رقم فراہم کی گئی ہے - اس رقم کو اس سڑک کی ضلعی اہمیت کے پیش نظر دادو سے لے کر سہوان تک تعمیر کرنے میں صرف کیا جائے گا - اور اس کا بقیہ حصہ یعنی سہوان تا کوٹری مزید رقم میسر ہونے پر مکمل ہو سکے گا -

اگر منظوری حاصل ہو گئی اور رقم بھی میسر ہوئی تو امید ہے کہ یہ کام ۱۹۶۶-۶۷ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا -

SPECIAL OVERSEERS COURSE

***3769. Rais Allan Khan Leghari :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Government of former Sind opened a Special Overseer's Course in the Public Works Department on the migration of Hindu Staff;

(*b*) whether it is a fact that an assurance was given to the candidates joining the said course that they would be considered at par with regular Diploma holders;

(*c*) whether it is a fact that a number of Overseers who have successfully completed the said Special Overseer's Course have not been yet confirmed with the result that their promotions have been held in abeyance despite the fact that they have put it in more than 10 years service;

(*d*) whether it is a fact that the said Overseer's are not eligible for direct appointment to Class II Service despite the fact that their course of study was not different from the regular Diploma Course;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative; whether Government intend to fulfil the assurance and treat such Overseers at par with regular diploma holders?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) : (الف) جی ھاں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) جی نہیں ۔ ان کی مستقلی کے بارے میں ان کے تقدم کے مطابق دیگر باقاعدہ سندیافتہ اورسیئروں کے ساتھ غور و غوض کیا جاتا ھے ۔

(د) جی ھاں ۔ بعض غیر ملکی یونیورسٹیوں کے ڈپلومہ یافتہ کلاس II میں بلا واسطہ تقرر کے اھل ھیں ۔

(ھ) جواب (ب) و (د) کے پیش نظر سوال پیدا نہیں ھوتا ۔

رئیس الن خان لغاری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب کورم نہیں ھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ھاؤس میں کورم ھے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر در محمد استو) : جناب والا ۔ میرے دوست بابو محمد رفیق صاحب نے جو سوال نمبر ۶۶۱ پوچھا ھے اسکے جواب کی مزید انفرمیشن دینا چاھتا ھوں ۔ وہ یہ ھے سنٹرل گورنمنٹ کو ھم نے پانچ reminder بھیجے تھے ۔ آپ کو یہ سن کر خوشی ھوگی کہ ابھی چند دن ھوئے سنٹرل گورنمنٹ سے sanction آگئی ھے ۔

INCREASE IN STAFF EMPLOYED FOR METALLING OF ROADS IN MULTAN DISTRICT

***3854. Mr. Muhammad Amin Kanju :** Will the Minister of communications and Works be pleased to state:—

(*a*) the total mileage of P.W.D. Kutcha roads in Tehsil Lodhran, District Multan and the strength of staff employed for their maintenance alongwith their names;

(*b*) whether the said staff is sufficient for their respective assignments if not; whether Government intend to increase the same?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) : (الف) تحصیل لودھراں ضلع ملتان میں پی۔ڈبلیو۔ڈی کی کچی سڑکوں کی کل لمبائی ۵۱۶۴۷ میل ہے اور ان کی مرمت کے لئے مندرجہ ذیل عملہ مقرر ہے :—

دو روڈ انسپکٹر :

(۱) نواب خان اور

(۲) بشیر احمد۔

چھ سیٹ :

(۱) غلام محمد۔

(۲) دید بخش۔

(۳) فیض بخش۔

(۴) شیر محمد۔

(۵) بشیر احمد۔

(۶) کریم بخش۔

اکیاون بیلدار :

(۱) موسی۔ (۲) غلام حسین۔

(۳) محمد رمضان۔ (۴) محمد بخش۔

(۵) محمد نواز۔ (۶) احمد یار۔

(۷) محمد رمضان۔ (۸) رحیم بخش۔

(۹) ولی محمد۔ (۱۰) غلام فرید۔

(۱۱) منظور احمد۔ (۱۲) اللہ وسایا۔

(۱۳) محمد رمضان۔ (۱۴) اللہ وسایا۔

(۱۵) حیات۔ (۱۶) اللہ وسایا۔

(۱۷) منظور۔ (۱۸) اللہ وسایا۔

(۱۹) احمد بخش۔ (۲۰) اللہ وسایا۔

(۲۱) اللہ رکھا۔ (۲۲) اللہ بخش۔

(۲۳) حمید علی۔ (۲۴) محمد بخش۔

(۲۵) شاہ محمد۔ (۲۶) اللہ دتہ۔

(۲۷) امام بخش ۔ (۲۸) عاشق ۔
(۲۹) خدا بخش ۔ (۳۰) اللہ دوایا ۔
(۳۱) اللہ بخش ۔ (۳۲) فیض بخش ۔
(۳۳) عبدالستار ۔ (۳۴) حمید ۔
(۳۵) شفیع ۔ (۳۶) احمد بخش ۔
(۳۷) رحیم بخش ۔ (۳۸) ماھی ۔
(۳۹) نازو ۔ (۴۰) محمد بخش ۔
(۴۱) غلام سرور ۔ (۴۲) صدیق ۔
(۴۳) اللہ یار ۔ (۴۴) غلام سرور ۔
(۴۵) محمد بخش ۔ (۴۶) نذر محمد ۔
(۴۷) غلام سرور ۔ (۴۸) رمضان ۔
(۴۹) محمد بخش ۔ (۵۰) خالی ھے ۔
(۵۱) خالی ھے ۔

دو اونٹ والے :

(۱) رحیم بخش ۔
(۲) اللہ بچائیو ۔

موسم برسات میں حسب ضرورت فالتو مزدور بھی لگائے جاتے ھیں ۔
(ب) جی ھاں ۔ مندرجہ بالا عملہ متعلقہ کام کے لئے کافی ھے ۔

METALLING OF ROAD FROM DIGRI TO NATO KOT IN HYDERABAD DIVISION

***3879. Mir Haji Khuda Bux Talpur :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the road from Digri to Nato Kot in Hyderabad Division is kucha;

(b) whether it is a fact that Commerce and Trade in all the three cities situated along Digri-Nato Kot road is being adversely affected due to the road being unmetalled;

(c) whether it is a fact that the Commissioner, Hyderabad Division has recommended to Government for the metalling of the said road;

(d) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative; whether Government intends to metal the road; if so; when;

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) : (الف) جی ھاں ۔
(ب) چونکہ مذکورہ سڑک ضلعی کونسل کی تحویل میں ھے ۔ لہذا اس محکمہ کو یہ علم نہیں کہ اس سڑک پر واقع شہروں کی صنعت و حرفت

کے نقصان کا باعث کیا ہے۔ البتہ یہ ایک حقیقت ہے کہ کسی علاقہ کی ترقی کا دارو مدار بہت حد تک پختہ سڑکوں پر ہوتا ہے۔

(ج) جی ہاں۔

(د) ۳۶۵ کروڑ روپے کی مجوزہ اضافی رقم میں سے اس سڑک کا کچھ حصہ موجودہ پنجسالہ منصوبہ میں پختہ کرنے کی تجویز اس محکمہ نے تیار کی تھی مگر مذکورہ رقم حاصل نہ ہونے کے باعث ۶۴-۱۹۶۲ء کے میزانیہ میں اس کے لئے کوئی گنجائش ممکن نہ ہو سکی۔ البتہ ڈویژنل کونسل حیدر آباد اور محکمہ منصوبہ بندی کے پاس ترقی دیہات کے سلسلہ میں اس سڑک کو سال ۶۴-۱۹۶۳ء میں پختہ کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔

میر حاجی خدا بخش تالپور— جناب وزیر صاحب ڈگری تحصیل سے آئے ہیں۔ ٹنڈو جان محمد۔ جھڈو۔ نٹو کوٹ اپنی آنکھوں سے انہوں نے دیکھا ہے کہ وہاں سڑک کچی ہے۔ میری عرض ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ نے جو ۱۰ کروڑ روپیہ ہمیں دیا ہے اس ۱۰ کروڑ روپیہ کے بجٹ میں سے اگر ۳ کروڑ روپیہ ہمیں مل جائے تو ڈویلپمنٹ کا کام اچھے طریقے سے ہوگا۔ کئی سالوں سے ٹنڈو جام محمد جھڈو۔ نٹو کوٹ پکی سڑک نہ ہونے کی وجہ سے تباہ ہو رہے ہیں۔ وزیر متعلقہ نے اسمبلی میں جو وعدہ کیا تھا وہ ضرور پورا ہونا چاہئے۔ اگر وزرا کا وعدہ پورا نہ ہوا تو لوگ کیا کہیں گے۔

وزیر مواصلات و ترسیلات (مسٹر درمحمد استو) : جناب والا—میں نے اپنے دوست کی سڑک کو ۳۶۵ کروڑ کے پروگرام میں ڈال رکھا ہے۔ مگر سنٹرل گورنمنٹ نے وعدہ وفائی نہیں کی اس لئے وہ سڑک نہیں بن سکی۔ میں اپنے دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر فنانس ڈیپارٹمنٹ نے پیسے دے دئے تو ہم اپنے دوست کی سڑک کو ضرور بنائیں گے۔

میر حاجی خدا بخش تالپور : جناب والا۔ وہ سڑک آپ ضرور بنائیں بلکہ یہ معاملہ اس طرح ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ نے ۳ کروڑ کی جگہ اب دس کروڑ روپیہ بنیادی جمہوریت کو دیا ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ اب جو ترقیاتی پروگرام کے لئے بجٹ میں دس کروڑ روپیہ ویسٹ پاکستان بجٹ میں رکھا ہے اس میں سے تین کروڑ روپیہ ترقیاتی کام سڑکوں کے لئے خرچ کیا جائے۔

وزیر مواصلات و ترسیلات — میں انتہائی کوشش کروں گا اور کر رہا ہوں۔

مسٹر حمزہ— جناب والا ۔ وزیر صاحب نے فرمایا ھے کہ سنٹرل گورنمنٹ نے وعدہ وفائی نہیں کی تو کیا صوبائی حکومت نے اس سلسلے میں کچھ کیا ھے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات— ھم نے یہی کیا ھے کہ پیسہ نہ ملنے کیوجہ سے پروگرام کو منسوخ کر دیا ھے ۔

میجر سلطان احمد خان ۔ کیا میں دریافت کر سکتا ھوں کہ معزز وزیر صاحب کی سڑک کا پروگرام فنانس ڈیپارٹمنٹ کے رحم و کرم پر ھے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات — جناب والا—ھر چیز فنانس ڈیپارٹمنٹ کے رحم و کرم پر ھوتی ھے ۔

میجر سلطان احمد خان— آپ کا مطالبہ کوئی نہیں ھے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات— ھر چیز کا مطالبہ ھو رھا ھے ۔

BRIDGE ON ROHI NALA

***3909. Sardar Khalid Umar :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state whether the construction of the bridge on Rohi Nala on Kasur-Lahore road has been completed; if not, reasons therefor?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) : جواب نفی میں ھے ۔ کیونکہ محکمہ انہار روھی نالہ کا رخ تبدیل کرنے کے لئے تجاویز مرتب کر رھا تھا ۔ اس لئے اس پل کے مختلف تکنیکی پہلوؤں کو آخری شکل نہ دی جا سکی ۔ روھی نالہ کا رخ بدل جانے کی صورت میں پرانی آبی گذرگاہ جس پر یہ پل واقع ھے اس میں بہت کم پانی چلنے کا احتمال تھا ۔ اس لئے محکمہ انہار کو متوقع پانی کی مقدار سے مطلع کرنے کی درخواست کی گئی اور اس پل کے موقع پر محکمہ انہار کی مذکور تجاویز کے معرض وجود میں آنے کے بعد متوقع آبی مقدار کے متعلق غور و تحقیق مکمل کر لی گئی ھے اور مطلوبہ تخمینہ جات بھی مکمل ھو کر زیر منظوری ھیں ۔

FREQUENT TRANSFERS OF MR. SHER HASAN ADMINISTRATIVE OFFICER BUILDINGS AND ROADS DEPARTMENT

***3913. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that since his promotion in 1960 as Administrative Officer, Mr. Sher Hasan now working in the Eastern Region of the Buildings and Roads Department has been transferred to almost all the Regions within a span of about three years and some of his transfers were effected after a very short gap of a month or so ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the reasons for each transfer ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) : (الف) جی نہیں۔ مسٹر شیر حسن کو ترقی دے کر ایڈمنسٹریٹر آفیسر بنا دیا گیا تھا اور اس کی اپنی درخواست پر اسے ۲۶-۱-۱۹۶۰ء کو کوئٹہ میں متعین کر دیا گیا تھا۔ غربی ریجن کے انجینیئر آفیسرز کے خلاف متدائرہ تفتیش کے سلسلے میں ناظم محکمہ انسداد رشوت ستانی کی استدعا پر کوئٹہ سے حیدر آباد میں تبادلہ کیا گیا۔ مسٹر شفیق احمد انصاری سینئر سپرنٹنڈنٹ حیدر آباد نے یہ گذارش کی کہ ایڈمنسٹریٹر آفیسر کی آسامی کو علاقائی بنا پر پر کرنا چاہئے۔ حکومت نے اس کی گذارش منظور کر لی اور اسے ایڈمنسٹریٹر آفیسر مقرر کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں مسٹر شیر حسن کا حیدر آباد سے اپنے آبائی ضلع پشاور میں تبادلہ کر دیا گیا۔ اس پر نور حسین شاہ نے جو پشاور ریجن سے متعلق ہیں گذارش کی کہ شیر حسن سے سینئر ہونے کی وجہ سے اسے اسی علاقے میں ہی بدستور ایڈمنسٹریٹر آفیسر رکھا جائے۔ چنانچہ مسٹر نور حسین شاہ کو دوبارہ شمالی علاقے میں ہی متعین کر دیا گیا اور مسٹر شیر حسن کو بہاولپور ریجن میں تبدیل کر دیا گیا۔

(ب) حسب بالا (الف)۔

مسٹر حمزہ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کے جواب سے ظاہر ہے کہ مسٹر شیر حسن کو کوئٹہ۔ حیدر آباد۔ پشاور اور بہاولپور تین سال کے عرصہ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پر تبدیل کیا گیا۔ انہوں نے جو وجوہات بیان کی ہیں وہ قابل اعتماد اور معقول نہیں ہیں کیا وہ مزید بتائیں گے کہ ایک افسر کو اتنے تھوڑے سے عرصہ میں چار جگہوں سے کیوں تبدیل کیا گیا۔ یہ آفیسر تھا یا گیند جسے ایک جگہ سے دوسری جگہ تو ایک طرف چار ریجن میں اتنے تھوڑے عرصہ میں تبدیل کیا گیا۔ وہ اپنے فرائض منصبی کسطرح بطریق احسن ادا کر سکتا تھا۔

وزیر مواصلات (مسٹر در محمد اوستو) : جناب والا۔ ایڈمنسٹریٹر آفیسر کی پوسٹ ایک regional post ہے۔ مسٹر شیر حسین کو promote کرکے کوئٹہ بھیجا گیا تھا کیوں کہ وہاں ایک vacancy ایڈمنسٹریٹر آفیسر کی تھی اور اس کو Provincial basis پر promote کیا گیا تھا۔ جب کوئٹہ میں اس کے خلاف anti-corruption enquiry چلنے لگی تو anti-corruption department نے لکھا تھا کہ اس کو ادھر سے transfer کر دیا جائے۔ انکے لکھنے پر اس کو transfer کرکے حیدر آباد میں رکھا گیا۔ حیدر آباد کا جو پہلا آدمی تھا اس نے representation کی کہ یہ Regional post ہے

اور میں اس Region کا آدمی ہوں اور اس Provincial basis کے آدمی کا ادھر کوئی حق نہیں ہے تو سروسسز ڈیپارٹمنٹ کے مشورے کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ شیر حسن کو ادھر سے ہٹایا جائے چنانچہ اس کو وہاں سے ہٹا کر پشاور بھیجا گیا ۔ پشاور کا جو ایڈمنسٹریٹر افسیر تھا اس نے representation کی کہ میں اس شیر حسن سے Senior ہوں اور چونکہ یہ Provincial basis پر promote ہوا ہے اس کو باہر جانا چاہئے اور مجھے ادھر رہنا ہے کیونکہ یہ میرا قانونی حق ہے ۔ اس پر اسکو بحال رکھکر اس کو بہاولپور بھیجا گیا کہ یہ Provincial basis پر promote ہوا ہے اور دوسرا Regional basis پر چل رہا ہے اس لئے اس کو گھومنا چاہئے ۔

مسٹر حمزہ ۔ ان کے تبادلوں کے متعلق representation ہوتی رہی کیا ان کے پاس facts and figures نہیں ہوتے یعنی محکمہ کے پاس میں پوچھتا ہوں کہ وہ افسر ہے یا گیند کہ ہر روز ادھر سے ادھر لڑھکا دیا جاتا ہے ؟

بابو محمد رفیق ۔ اگر وزیر صاحب متعلقہ کے notice میں ایسے اور cases لائے جائیں تو کیا وہ غور کرینگے ؟

وزیر مواصلات ۔ ضرور غور کرونگا ۔

SUPERSESSION OF MR. ABDUL AZIZ ADMINISTRATIVE OFFICER, CENTRAL REGION BUILDINGS AND ROADS DEPARTMENT

5. *3914. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Mr. Abdul Aziz, Administrative Officer (1) Central Region Buildings and Roads Department is a superseded Officer; if so—

(*i*) reasons for his supersession ;

(*ii*) his age and qualifications ;

(*iii*) whether he has any physical infirmity;

(*iv*) whether there are any complaints against him if so, the action taken to inquire into these complaints;

(*b*) whether it is a fact that on account of a number of complaints against Mr. Abdul Aziz; he was transferred to Western Region, Buildings and Roads Quetta but he did not join there and proceeded on leave from 1st January 1963; if so, whether leave can be granted to an Officer under orders of transfer; if not, reasons for the grant of leave to him;

(*c*) whether it is a fact that he has crossed the age of 55 years if so, the action so far taken to scrutinise his case for his continuance up to the age of 60 years;

(*d*) whether Mr. Abdul Aziz has been directed to appear before a Medical Board for getting a fitness certificate for continuing up to the age of 60 years as requied by the relevant rules?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چوہدری منظور حسین) : (الف) جی ہاں ۔ ۱۹۵۷ء میں مغربی پاکستان کے شعبہ عمارات و شارعات کے سابق چیف انجینئر کے دفتر میں رجسٹرار کی آسامی پر ان کے مقابلے میں دوسرے امیدوار کو سبقت دی گئی تھی ۔

(۱) ان کی ملازمت کے ریکارڈ کو رجسٹرار کی حیثیت سے ترقی کے لئے معیاری نہیں سمجھا گیا ۔

(۲) ۵۷½ سال میٹریکولیٹ ۔

(۳) ان کی بائیں آنکھ چیچک سے ضائع ہو گئی تھی لیکن سرکاری ملازمت میں داخلے کے وقت انہیں طبی طور پر موزوں قرار دیا گیا تھا ۔

(ج) جی ہاں ۔ ان کے خلاف فرد جرم عائد کر دی گئی ہے اور کاروائی جاری ہے ۔

(ب) کوئٹہ میں ان کے تبادلے کے احکام اس وجہ سے جاری کئے گئے تھے کہ وہ چیف انجینئر بہاولپور کے دفتر میں ۵ سال سے بھی زائد طویل عرصے سے تعینات تھے ۔ اس جگہ ان کی مزید تعیناتی مناسب نہیں سمجھی گئی ۔ بعد میں انہیں چیف انجینئر کی سفارش اور نجی امور کی بنا پر یکم جنوری ۱۹۶۳ء سے رخصت دیدی گئی ۔

(ج) جی ہاں ۔ ان سرکاری ملازمین کی برقراری یا سبکدوشی کے ضمن میں ریکارڈ کی جانچ پڑتال سے متعلق قواعد وضع کئے جا رہے ہیں ۔ جنہوں نے ۲۵ سال کی ملازمت مکمل کر لی ہو یا جو ۵۵ سال کی عمر کو پہنچ چکے ہوں اور جب یہ قواعد نافذ ہو جائیں گے تو مذکورہ بالا زمروں کے تحت آنے والے سرکاری ملازمین کے بارے میں ضروری کاروائی کی جائے گی ۔

(د) جی نہیں ۔ ابھی ایسے کوئی قواعد نافذ نہیں ہوئے ہیں ۔

وزیر مواصلات (سسٹر در محمد استو) : جناب والا ۔ میں یہ عرض کر دوں کہ یہ سوال کیوں پوچھا گیا ہے ۔ کس مقصد سے پوچھا گیا ہے اس کے بارے میں عرض کردوں کہ اگر کسی افسر کے خلاف کوئی بات یا اطلاع ملی تو ہم ضرور ایکشن لینگے ۔

TEMPORARY ENGINEERS IN BUILDINGS AND ROADS DEPARTMENT

***3945. Mr. Muhammad Ibrahim Barq :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*b*) the number of temporary Engineers in the Buildings and Roads Department with more than; (*i*) 7 years; (*ii*) 5 years; (*iii*) 3 years service separately ;

(*b*) the requisite technical qualifications of the temporary and permanent Engineers of the said department, along with their nature of duties ;

(*c*) whether it is a fact that a large number of Temporary Engineers in the said Department, who have put in longer service than their permanent colleagues and are performing the same duties and responsibilities as are performed by their permanent colleagues have been treated as Junior to them ;

(*d*) whether it is a fact that whereas Class I permanent Officers of the Department are entitled to promotions up to the highest level, the temporary engineers are denied promotions beyond the level of officiating Executive Engineers;

(*e*) whether it is a fact that some permanent Engineers of the said Department with 12 years service are working as Superintending Engineers and have even acted as Chief Engineers in the Department whereas a large number of Temporary Engineers with an equivalent or longer period of service are working as Executive Engineers; if so, reasons therefor;

(*f*) whether it is a fact that Temporary Engineers promoted as Executive Engineers are not allowed increments in the Executive Engineers scale of pay;

(*g*) whether it is also a fact that some of the Officers of Buildings and Roads Department filed a writ in the High Court for grant of increments and the High Court has given a decision in their favour but the Government have not implemented the said decision so far ;

(*h*) if answer to (*a*) to (*g*) above be in the affirmative whether Government intend to look into the matter?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) : (الف) عارضی انجینئر (سول)

(۱) ۱۳۰

(۲) ۱۳۵

(۳) ۱۷۵

عارضی انجینئر (ای اینڈ ایم) ۔

(۱) ۱۲

(۲) ۱۹

(۳) ۲۲

(ب) (۱) عارضی انجینئر (سول) کی آسامی پر تقرر کے لئے مقررہ فنی قابلیت کسی مسلمہ یونیورسٹی کی سول انجینئری کی ڈگری ہے یا اس کے مساوی کوئی اور قابلیت ۔ عارضی اسسٹنٹ انجینئر کے تقرر کے لئے مقررہ فنی قابلیت وہی ہے جو مستقل اسسٹنٹ انجینئر کے لئے مقرر ہے ۔ عارضی اسسٹنٹ انجینئر اور مستقل اسسٹنٹ انجینئر کے فرائض کی نوعیت بھی ایک سی ہے ۔

(۲) اسسٹنٹ انجینئر (ای ۔ ایم) سے متعلق صورت حال بھی وہی ہے جو مندرجہ بالا (۱) میں مذکور ہے۔

(ج) مستقل اسسٹنٹ انجینئر پی۔ ایس۔ آی درجہ ۲ سروس کے رکن ہیں۔ عارضی اسسٹنٹ انجینئر کسی سروس کے رکن نہیں ہیں چنانچہ عارضی اسسٹنٹ انجینئر مستقل اسسٹنٹ انجینئر سے جونیئر متصور ہوتے ہیں عام اس کے کہ ان کی ملازمت کی مدت مستقل اسسٹنٹ انجینئر کی ملازمت کی مدت سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

(د) سینئر کلاس ۱ کے پیمانہ تنخواہ کی آسامیاں اور کلاس ۱ سروس میں اس پیمانہ سے بالا آسامیاں کلاس ۱ سروس سے پر کی جاتی ہیں۔ عارضی انجینئر چونکہ کسی باقاعدہ سروس کے رکن نہیں ہیں اس لئے وہ ایگزیکٹیو انجینئر کی آسامی سے اوپر کسی آسامی پر ترقی یاب نہیں ہو سکتے تا وقتیکہ باقاعدہ کلاس ۱ سروس میں ان کا تقرر نہ کیا جائے یا ان کو ترقی نہ دی جائے۔

(ہ) یہ درست ہے کہ بارہ سال کی مدت ملازمت کے مستقل کلاس ۱ افسر بطور سپرنٹنڈنگ انجینئر کام کر رہے ہیں۔ مندرجہ بالا (د) میں مدرج وجوہ کی بنا پر بارہ سال یا اس سے زیادہ کی مدت ملازمت کے عارضی انجینئر کو بطور سپرنٹنڈنگ انجینئر ترقی نہیں دی جا سکتی۔

(و) عارضی اسسٹنٹ انجینئر جن کو بطور قائم مقام ایگزیکٹیو انجینئر ترقی دی جاتی ہے کلاس ۱ آسامی پر سروس کے آٹھویں سال تک ایگزیکٹیو انجینئر کے پیمانہ تنخواہ میں کسی اضافے کے حقدار نہیں ہوتے۔ اس مقصد کے لئے کلاس ۱ سروس بطریق ذیل محسوب کی جاتی ہے:

(الف) سینئر کلاس ۱ سروس میں کل مدت ملازمت۔

(ب) نصف کلاس ۲ سروس اور سروس بطور عارضی انجینئر۔

(ج) $\frac{1}{4}$ غیر جریدی ملازمت۔

(i) جی ہاں۔ حکومت نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی تھی۔ سپریم کورٹ نے حکومت کی اپیل سماعت کے لئے منظور کر لی ہے اور تا تصفیہ اپیل ہائی کورٹ کے احکام کا نفاذ ملتوی کر دیا گیا ہے۔

(ح) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

چوہدری محمد ابراہیم—جناب سپیکر— مجھے افسوس ہے کہ یہ سوال پچھلی بار بھی پوچھا گیا تھا اور جناب وزیر نے فرمایا تھا کہ رولز بنائے جا رہے ہیں اور عنقریب گورنمنٹ شائع کر دے گی۔ یہ بہت اہم سوال تھا۔

وزیر مواصلات (مسٹر در محمد اوستو) : اس سوال کا جواب بہت لمبا ہے ۔ میں اپنے دوست سے عرض کردوں کہ یہ جو انجنیئروں کا معاملہ ہے ان کی confirmation اور ان کی promotion کے لئے رولز سارے انجنئرنگ ڈیپارٹمنٹس جس میں ایری گیشن اور بی اینڈ آر بھی شامل ہیں مل کر بنا رہے ہیں ۔ اس وقت دونوں محکمے مل کر تجاویز بنا رہے ہیں اور وہ سروسز ڈیپارٹمنٹ کو بھیجے گئے ہیں ۔ جس کو قریباً چند دن ہوئے ہیں تو سروسز ڈیپارٹمنٹ سے فیصلہ آنے کے بعد اس پر عمل درآمد ہوگا۔

چودھری محمد ابراھیم— پچھلی دفعہ بھی یہی جواب دیا گیا تھا کہ سروسز ڈیپارٹمنٹ رولز بنا رہا ہے اور جلد ہی بن کر شائع ہو جائیں گے اور اس کے بعد سیکورٹی مل جائے گی ٹمپیریری انجنیئرز کو۔

وزیر مواصلات — اس وقت کام شروع ہوا تھا ۔ اب دو محکموں نے مل کر فیصلہ کر لیا ہے ۔ سروسسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کو بھیجا گیا ہے ادھر سے کوئی فیصلہ ہونے کے بعد عمل درآمد ہوگا۔

چودھری محمد ابراھیم— کیا یہ پوچھ سکتا ہوں کہ یہ کب تک ہو جائے گا۔

وزیر مواصلات— یہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے پارلیمنٹری سیکرٹری بتلا سکتے ہیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The Question hour is now over.

UNSTARRED QUESTION AND ANSWER

Construction of Dera Ismail Khan-Dera Ghazi Khan Road

77. Mr. Muhammad Akbar Khan : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that construction work on Dera Ismail Khan-Dera Ghazi Khan Road was started six years ago; if so, the mileage of the said road constructed so far, and the length of the road still to be constructed;

(*b*) the reason for not completing the construction of the bridge at Nai Walla on the said roads during the aforementioned period of six years ;

(*c*) whether it is a fact that progress on Dera Ismail Khan-Dera Ghazi Khan Road Project is very slow; if so, (*i*) reasons thereof; (*ii*) whether the fund allocated for the project have been diverted to some other project ;

(*d*) amounts allocated for the following roads separately in District Dera Ghazi Khan, and the approximate dates by which these roads are proposed to be constructed ; (1) Dera Budhi Kalachi Road; (2) Dera Chashma Road, (3) Gaioi Paniala Road, and (4) Daraban Chaudwan Road; and

(*e*) the expenditure to be incurred on the construction of Marginal Bund Dera Ismail Khan in the next financial year and the number and location of furs to be constructed ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری منظور حسین) — (الف) جی ھاں۔ مذکورہ کام ۱۹۵۷ء میں شروع ھوا تھا اور ماسوائے دوسرے اور تیسرے کوٹ کے ۲۸ میل مکمل ھو چکے ھیں اور بقایا ۱۰ میل میں کام جاری ھے۔

(ب) نائی والا پختہ پل کی تعمیر ۱۹۵۹ء میں جاری تھی۔ جبکہ نومبر ۱۹۵۹ء میں ایک عدیم‌النظیر سیلاب کی وجہ سے تعمیر شدہ کام کو شدید نقصان پہنچا۔ نقصان کی مالیت مبلغ ۲,۹۳,۰۰۰ تھی۔ باقاعدہ تفتیش کی گئی۔ نقصان کی وجہ محض مشیت ایزدی تھی۔ نقشہ جات و تخمینہ جات مکمل تحقیقات کے بعد مکرر تیار کئے گئے اپریل ۱۹۶۲ء میں ٹنڈر بھی پھر سے طلب کئے گئے مگر اونچے نرخ کی پیشکش کی وجہ سے کام کسی ٹھیکیدار کو تفویض نہ کیا جا سکا۔ نظرثانی شدہ سکیم مبلغ ۱۱,۵۰,۰۰۰ کے تخمینہ کے ساتھ صوبائی ترقیاتی مجلس عمل کو بغرض منظوری بھیجی گئی جہاں مبلغ ۸,۷۳,۰۰۰ کی منظوری مئی ۱۹۶۳ء میں دی گئی۔ ٹنڈر دوبارہ طلب کئے جا چکے ھیں۔ لہذا ان کی منظوری زیر غور ھے کام کے موجودہ پنجسالہ منصوبہ میں مکمل ھونے کی توقع ھے۔

(ج) حاصل شدہ رقوم کے مد نظر کام کی رفتار تسلی بخش ھے اس سڑک سے کوئی رقم کسی دوسری سکیم کے لئے منتقل نہیں کی ھوئی۔

(د) مذکورہ سڑکوں کی تعمیر کے لئے کوئی رقم وقف نہیں کی گئی اس کا محکمہ بی اینڈ آر سے کوئی تعلق نہیں ھے لہذا محکمہ انہار کو سوال بھیج دیا گیا ھے۔

QUESTION OF PRIVILEGE

re-a memorandum reportedly submitted to the Governor by Mir Nabi Bakhsh Khan Zahri M. P. A. praying for the sub suspension of the Speaker .

Mr. Senior Deputy Speaker : Now, we come to the Privilege Motions. We will now consider the privilege motion moved by Nawabzada Iftikhar Ahmad Khan against Mr. Zahri on 21st June . We will discuss that under rule 177. Two courses are open to the House—one is that this question should be discussed here and a decision taken and the second is that it may be referred to the Committee on Rules of Procedure and Privileges.

Nawabzada Iftikhar Ahmed Khan: No, Sir. The decision has already been taken by the House to discuss the motion here.

Khawaja Muhammad Safdar : Yes, that decision has already been taken.

Mr. Senior Deputy Speaker : Let me see the record. (After consulting the record). Yes, you can start discussion.

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh) : Point of Order, Sir.

May I remind the Chair of the ruling and the decision already taken in that regard. The motion was admitted and for discussion it was said that firstly there should a factual position before the House. Mr. Nabi Bakhsh Zahri was not here at that time and he should be allowed to make a statement whether he admits that he gave a statement in the Press or addressed to the Governor or not. If he satisfies the chair that nothing of the sort has happened then there is no need of any discussion, and there should be no discussion. So, it is not proper to take up the matter on the presumption that Mr. Zahri has done something and afterwards it is found that nothing of the sort has happened. I submit that before your honour starts with the discussion let us see the factual position. Let us see whether there is any matter for discussion. Mr. Zahri was not here at that time and now that he is present in the House he should make a statement.

Mr. Senior Deputy Speaker : But the mover has not spoken in favour of the motion yet. After he has spoken Mr. Zahri may make a statement.

Minister of Railways (Mr. Abdul Waheed Khan) : I submit that the task of the mover will be made easy if Mr. Zahri explains the circumstances, the reasons—of course the right of the speech to the mover is reserved—as to whether he really gave that statement, as to whether he really wrote a letter to the Governor and undermined the position of the Speaker or not. He should be permitted to state the actual position so that the task of the mover also becomes easier. Supposing he gives certain reasons in his speech that satisfy the Chair, then the task of the mover will become easier. Of course right of making a speech may be reserved.

خواجہ محمد صفدر—جناب والا ۔ پہلا اعتراض مجھے یہ ہے کہ آپ نے جو رولنگ دی ہے اس کو زیر بحث لایا جا رہا ہے ۔ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ رول ۱۷۲ سے ۱۸۲ تک جو کہ نکتہ استحاق کے متعلق ہیں ایسا کوئی طریقہ کار نہیں دیا گیا ہے جیسے کہ بیان کیا جا رہا ہے ۔ پہلے ان سے جواب طلب کیا جائے پھر یہ تقریر کریں ۔ طریقہ کار یہی ہے کہ پہلے محرک تقریر کرے گا اور پھر وزیر صاحب اعتراض کر سکتے ہیں ۔ میرے دوست جناب زہری پر بھی یہی اصول وارد ہوتا ہے ۔ وہ اگر explanation دینا چاہئیں تو بعد میں دے سکتے ہیں ۔ میں عرض کرونگا کہ نواب زادہ افتخار احمد خاں صاحب کو اجازت دی جائے کہ وہ تقریر شروع کریں ۔

مسٹر محمد محسن صدیقی— جناب والا ۔ میں صرف ایک لفظ کہنا چاہتا ہوں ۔

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق)—جناب والا ۔ جہاں تک اس تحریک کی admissibility کا سوال تھا سارا ہاؤس ان کے ساتھ ہے اس لئے کوئی بحث و تمحیص کرنا بے سود ہے ۔ یہ کام جس ممبر نے بھی کیا ہے اس سے اس معزز ہاؤس کی privilege کو نقصان پہنچا ہے ۔ اس لئے اگر نوابزادہ افتخار احمد صاحب کوئی factual position بیان کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ۔ لیکن جہاں تک legal position کا تعلق ہے ۔ سارا ہاؤس ان سے متفق ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بحث و تمحیص سے

کوئی فائدہ نہیں ۔ میں قائد حزب اختلاف سے استدعا کروں گا کہ اس کی legal position کو بار بار دھرانے کی ضرورت نہیں ۔

خواجہ محمد صفدر—ہم اس کی legal position کو نہیں لے رہے ہیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Both sides are agreed, so no discussion on this point.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqi : Sir, when a privilege motion comes before a House, the established practice is that the person against whom a complaint is made must be heard. For that I quote the Parliamentary Practice at Page 142. It says :—

> "Where the Member complained of is present when the complaint is made, or attends pursuant to the order of the House, it is the rule that he should be heard in explanation or excupation as soon as the question on the motion founded upon the complaint is proposed from the chair, unless the complaint is founded up on a written paper or other document, in which event the Member complained should be heard as soon as the paper on which the complaint is founded has been delivered in at the table and read, and before the question founded upon the complaint is proposed from the chair".

Therefore, the motion having been admitted, now I would humbly submit that under the Parliamentary Procedure it is your bounden duty to call upon the Member, against whom the complaint has been lodged, first to submit his explanation and then after that if any debate is to ensue then the debate may ensue. I do not stand in the way of Nawabzada Sahib, As far as his right of speech is concerned. But I want to bring to your notice the Parliamentary procedure at page 142, last paragraph.

Mr. Senior Deputy Speaker : I do not want to hear any further on this point. In my opinion the explanation of Mr. Zehri will be more complete after the mover has been heard because he will then be able to meet all the points.

I will allow Mr. Zehri to speak after the mover has spoken.

مسٹر افتخار احمد خان—جناب والا ۔ بڑے افسوس اور بڑے رنج و الم کے ساتھ میں اس معزز ایوان میں اس بحث کا آغاز کر رہا ہوں ۔ اس میں کوئی فخر محسوس نہیں کرتا ۔ اور نہ ہی کوئی خوشی محسوس کرتا ہوں ۔ کہ میں اس المناک واقعہ کو اس ایوان کے سامنے پیش کروں جو کچھ دن پہلے ہوا تھا ۔ اگر اس مسئلہ کا تعلق اس ایوان سے اور اس ایوان کے وقار سے نہ ہوتا تو مجھے کوئی ضرورت نہیں تھی ۔ کہ میں معزز ایوان کا قیمتی وقت اس مسئلہ کے لئے لیتا ۔ لیکن مسئلہ زیر بحث کا تعلق چونکہ اس ایوان کے وقار اور ایوان کے صدر کے وقار اور جمہوری روایات سے ہے جن کی حفاظت کرنا اس ایوان کا فرض ہے اس لئے میں اس مسئلہ پر بحث کا آغاز کر رہا ہوں ۔ زہری صاحب اس ایوان کے معزز رکن ہیں اور میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ مجھے ان سے کوئی رنجش یا بد مزگی نہیں اور اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ بلکہ میرا اصل مقصد یہ ہے کہ اس ہاؤس کے وقار کو بلند کروں اور جمہوری قدروں کو منظر عام پر لاؤں اور یہ ہمارا مشترکہ فرض ہے ۔

جناب والا ۔ اگرچہ زھری صاحب ایوان کے دوسری طرف سے تعلق رکھتے ھیں لیکن میں اپنی گذارشات پارٹی بندی اور جماعتی نظریات سے علیحدہ ھوکر اور بلند ھو کر پیش کروں گا اگر وہ ان پر غور کریں اور یہ نہ سمجھیں کہ چونکہ میں ان کی پارٹی میں نہیں اور چونکہ میرا تعلق حزب اختلاف سے ھے اس لئے انکی مخالفت میرے لئے لازمی ھوئی ھے ۔ میں ان کو یقین دلاتا ھوں کہ میں تو محض ایوان کے وقار کو بلند کرنا چاھتا ھوں اس ایوان کے دونوں اطراف کے معزز ممبران اس میں شامل ھیں ۔ اور مسٹر زھری بھی شامل ھیں ۔ نیز میری خواھش ھے کہ اگر زھری صاحب اس غلط فہمی کو رفع کر سکیں تو میں اسے تسلیم کرنے کو تیار ھوں اور میرے ساتھ یہ ایوان بھی تسلیم کرنے کو تیار ھوگا ۔

جناب والا ۔ یہ وہ مقدس اور متبرک آئین ھے جس کے تحت آج کاروبار حکومت اور اس ایوان کا کاروبار چلایا جا رھا ھے ۔ مجھے یہ بات یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ اس قانون کے تحت مقننہ کو اور اس ایوان کو کم اختیارات دئے ھیں ۔ یہ واحد قانون ھے جس نے قانون ساز اسمبلیوں کے اختیار کو محدود کیا ھے ۔ آپ کو معلوم ھے کہ بجٹ کے دوران آپ نے محسوس کیا ھوگا کہ آپ کو صرف ۱۲ فیصدی اخراجات پر ووٹ کا حق حاصل ھے ۔ قانون سازی اداروں میں ھم نے ایسا کبھی نہیں دیکھا ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: The member should shorten his introduction.

I am coming to the point. **مسٹر افتخار احمد خان** ۔ حقیقت یہ ھے کہ اس اسمبلی کو محدود اختیارات حاصل ھیں اور اس ایوان کے مقابلہ میں آپ کو معلوم ھے کہ گورنر صاحب کو قانون بنانے کے زیادہ اختیارات حاصل ھیں ۔ لیکن جتنے کچھ بھی اس ایوان کو اختیارات حاصل ھیں ۔ اگر ھم ان سے بھی استفادہ نہ کریں ۔ اگر ھم انکی حفاظت بھی اپنے ذمہ نہ لیں ۔ تو میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ھوں ۔ کہ یہ نہ صرف اس ایوان کے ساتھ زیادتی ھوگی ۔ بلکہ سارے ملک کے ساتھ ھی زیادتی ھوگی ۔ ان دس کروڑ انسانوں کے ساتھ زیادتی ھوگی ۔ جنکی نمائندگی کا فرض آج ھم یہاں ادا کر رھے ھیں ۔

جناب والا ۔ انتظامیہ کی تو ھمیشہ یہ کوشش رھی ھے ۔ کہ قانون ساز اداروں پر ۔ اسمبلی کے حقوق پر ڈاکہ ڈالیں ۔ آپ نے اس چودہ سالہ تاریخ میں دیکھا ۔ کہ عوام کے نمائندوں کے اختیارات پر انتظامیہ نے کتنی بار

اور کتنی چیرہ دستیاں کی ہیں ۔ میں یہاں آپ کو صرف ایک واقعہ یاد دلاؤنگا ۔ کہ مسٹر غلام محمد نے تو یہانتک کیا ۔ کہ ملک کے آئین کو بھی برخاست کردیا ۔ تو اسوجہ سے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ۔ کیونکہ انتظامیہ کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے ۔ کہ قانون ساز اداروں کو اور عوام کے نمائندوں کو ان کے اختیارات سے محروم کیا جائے ۔ اس لئے اس کرسی کا وقار اور اس ایوان کا وقار اس بات کا مقتضی ہے ۔ کہ جو کچھ تھوڑے بہت اختیارات ہمیں حاصل ہیں ۔ ان پر کسی قسم کی چیرہ دستی نہ کرنے دیں ۔ مسٹر زھری کو اپنے عدم اعتماد کے قانونی حق کو استعمال کرنا چاھئے تھا ۔ چونکہ اس قانون میں عدم اعتماد کی provision موجود ہے ۔ تو اگر وہ اپنے اس قانونی حق کو استعمال کرتے ۔ تو مجھے آج ان سے کوئی گلہ نہ ہوتا ۔ لیکن اس ایوان کا ممبر ہوتے ہوئے ۔ انتظامیہ کے سربراہ کو دعوت دینا کہ وہ اس ایوان کے صدر کو معطل کر دیں ۔ میں سمجھتا ہوں ۔ کہ یہ دنیا کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے ۔ ہمارا تو فرض یہ ہونا چاھئیے ۔ کہ ہم ہر اس تجویز کی مخالفت سختی سے کریں ۔ جو خواہ انتظامیہ کی طرف سے ہو ۔ یا گورنر صاحب کی طرف سے ہو ۔ because he is head of the executive اگر ہم انکو یہ دعوت دیں ۔ کہ وہ اس ایوان کے صدر کو معطل کر دیں ۔ تو میں سمجھتا ہوں ۔ کہ یہ نہایت ہی ناجائز بات ہے ۔ اور یہ کہ انہوں نے نہ صرف اس ایوان کے سپیکر کی بے عزتی کی ہے بلکہ اس ایوان کے وقار ۔ اس ایوان کے اختیارات اور اپنے اختیارات کو بھی دوسروں کو دینے کی کوشش کی ہے ۔ بہ الفاظ دیگر اپنی پگڑی کو دوسرے کے سر پر رکھنے کی کوشش کی ہے ۔ جناب والا ۔ میں ایک مثال عرض کرتا ہوں ۔ کہ انگلستان میں ایک convention ہے ۔ کہ ایک مرتبہ سپیکر منتخب ہونے کے بعد اگر جنرل الیکشن ہوں ۔تو اس سپیکر کو اپنے حلقے میں انتخاب نہیں لڑنا پڑتا ۔ اور وہاں اسکو پارلیمنٹ کا ممبر بنا دیتے ہیں ۔ وہاں تو یہ حالت ہے ۔ لیکن افسوس یہاں جس سپیکر کو تمام ہاؤس نے اتفاق رائے سے منتخب کیا ہے ۔ اور جنکا انتخاب پارٹی کی بنیادوں پر نہیں ہوا ۔ اور جنکا انتخاب بلا مقابلہ اور بالاتفاق اس ایوان نے کیا ہے ۔ اسکے خلاف یہ تحریک کرنا کہ گورنر صاحب اسکو معطل کردیں ۔ اسکی مثال ڈھونڈھئیے ۔ آپ کو کہیں نہیں ملیگی ۔ اور یہ پہلی بار نہیں ہے ۔ اس ایوان کو یاد ہوگا ۔ جناب والا کو یاد ہوگا ۔ کہ پچھلے سیشن میں بھی اس قسم کی خبریں اخبارات میں شائع ہوتی رہی ہیں ۔ کئی بار اس مسئلے کو اٹھایا جاتا رہا ہے ۔ ہم تو یہ محسوس کرتے تھے ۔ کہ شاید یہ

حکومت کی پارٹی کی طرف سے نہیں ہے۔ لیکن اب یہ ظاہر ہو گیا ہے۔ کیونکہ مسٹر زھری اس پارٹی کے ڈپٹی لیڈر ہیں ۔ اگر کسی معمولی ممبر کی طرف سے یہ تحریک ہوتی ۔ تو ملک میں یہ تاثر پیدا نہ ہوتا ۔ جو انکی طرف سے یہ تحریک پیش کرنے سے پیدا ہوا ہے ۔ کہ سپیکر کے خلاف یہ تحریک اس لئے کی جارھی ہے ۔ کہ اسکو جانب دار بنانے پر مجبور کیا جائے ۔ انکو اس بات پر مجبور کیا جائے ۔ کہ وہ آپوزیشن کی آواز کو کچل دیں ۔ انکو بولنے کا موقع نہ دیں ۔ جناب والا ۔ میں نے آج یہ تحریک اس غرض سے پیش کی ہے کہ حکومت کی طرف سے آج یہ وضاحت ہو جائے ۔ اور ہمیشہ کے لئے وضاحت ہو جائے ۔ کہ سپیکر کو پارٹی بازی سے الگ رکھا جائیگا ۔

جناب والا ۔ جہانتک ذاتیات کا تعلق ہے ۔ مجھے بھی شکایت ہو سکتی ہے ۔ کہ کئی بار مجھے بولنے کا موقع نہیں دیا گیا ۔ میرے کئی اور دوستوں کو بھی اسی قسم کی شکایات ہونگی ۔ اگر مسٹر زھری قانون پر نظر ڈالتے ۔ کہ سپیکر کسی کو بولنے کا کس وقت موقع دیتے ہیں ۔ تو انکو یہ بات کہنے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی ۔ انہیں یہ بات یاد رکھنی چاھئے کہ تقریر کا موقع دینے کے لئے catching of the eye ایک واحد اصول ہے ۔ کہ جس پر سپیکر کو عمل کرنا ہوتا ہے ۔ اگر مسٹر زھری کو کوئی کام تھا ۔ اگر انہوں نے کوئٹے جانا تھا ۔ اگر کوئی urgency تھی ۔ تو بجٹ پر بحث ایک دن نہیں چھ سات دن رھی ہے ۔ وہ اس میں پھر واپس آ کر حصہ لے سکتے تھے ۔

لیکن مجھے افسوس ہے ۔ کہ میں اسوقت ایوان میں موجود تھا ۔ جس وقت مسٹر زھری نے تقریر کرنے کا مطالبہ کیا تھا ۔ میں نے وہ واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ۔ سپیکر صاحب نے مسٹر زھری کو کہا ۔ کہ ان Benches کی باری نہیں ہے اور انہیں انتظار کرنا پڑ گیا ۔ لیکن افسوس کہ انہوں نے اس پرانی بات کو تازہ کرنے کیلئے ۔ اس مردہ گھوڑے میں جان ڈالنے کے لئے انہوں نے اسے اپنی walkout کا بہانہ بنایا ۔ اور جناب والا ۔ اگر وہ درخواست جو اخبارات میں شائع ہوئی ہے ۔ کہ گورنر صاحب کو معطل کرنے کے لئے درخواست دی ہے ۔ اگر اس واقعہ کو تسلیم بھی کر لیں ۔ اور اس defence کو بھی تسلیم کر لیں ۔ کہ واقعی انہوں نے اس قسم کی تحریک گورنر صاحب کو نہیں کی ۔ تو کیا یہ جائز تھا ۔ جو کہ انہوں نے تسلیم بھی کیا ہے ۔ کہ انہوں نے ایک پریس کانفرنس بلائی۔ اور وھاں جا کر انہوں نے ایک بیان یہ دیا ۔ کہ انہوں نے اس طرح کی ایک تحریک اور درخواست گورنر صاحب کو دی ہے ۔ اگر اب وہ یہ stand

لیتے ھیں ۔ تو انکی پوزیشن اور بھی جھوٹی ھو جاتی ھے ۔ انکی پوزیشن اور کمزور ھو جاتی ھے ۔ کہ ایک ایسی چیز ھے جسے وہ کرنا نہیں چاھتے ھیں۔ ایک ایسی چیز جو انہوں نے کی ھی نہیں ۔ اور یہ کہ اخبار والے حضرات نے یہ بات پھیلائی ھے ۔ تو جناب والا ۔ میرے پاس پریس گیلری کے چیئرمین صاحب کی تحریر موجود ھے ۔ اور وہ میں اس ایوان کے سامنے پڑھ کر سناتا ھوں ۔ جس سے یہ ثابت ھو جائے گا ۔ کہ یہ اخباری بیان انہوں نے اس اسمبلی کے احاطہ میں کئی اخبار والوں کو دیا ھے ۔ اگر آپ اس خطا کو ۔ اگر ان کی اس خطا کو لیڈر آف دی ھاؤس یہ کہدیں ۔ کہ یہ تو صرف انکا درخواست دینے کا ارادہ ھی تھا ۔ یہ تو صرف انہوں نے تحریر کیا تھا ۔ اور بعد میں کوئی Better sense prevail کر گئی تھی ۔ اور وہ چھٹی آپ نے پھڑوا دی تھی ۔ تو کیا Defence ھے اس بات کا اور کیا reason ھے اس بات کا کہ جو اسمبلی کے احاطہ میں انہوں نے پریس کانفرنس میں یہ بات کہی تھی ۔ کہ میں نے گورنر صاحب کو انکی معطلی کے لئے کہا ھے ۔ تو جناب والا ۔ اب الزام صرف یہی نہیں ھے ۔ کہ انہوں نے گورنر صاحب کو اس قسم کی درخواست دی ھے ۔ الزام یہ بھی ھے ۔ کہ انہوں نے اس الزام کو پریس والوں کے سامنے دھرایا ھے ۔ اور لاکھوں انسانوں نے ان اخبارات میں پڑھا ھوگا ۔ تو انکے دل میں کیا کیا خیالات نہ آئے ھونگے ۔ کیا کیا شبہات نہ آئے ھونگے ۔ اس کا اندازہ آپ بخوبی کر سکتے ھیں ۔ محض اس کہنے سے کہ انہوں نے یہ حرکت نہیں کی ۔ انکی صفائی نہیں ھو سکتی ۔ اور اس سے انکا defence نہیں ھو سکتا ۔ جبتک کہ وہ واضح نہ کریں ۔ کہ اگر انہوں نے اخبار والوں کو جو بیان دیا ھے ۔ وہ غلط دیا ھے ۔ اور گورنر صاحب کو درخواست دیئے بغیر ھی دیا ھے ۔ ممکن ھے ۔ آپ اس بات کی وضاحت بھی کر دیں کہ انہوں نے پریس والوں کو بیان ھی نہیں دیا اور وہ اخباروں میں بیان دینے کی تردید کر دیں ۔ تو جناب والا ۔ وہ تحریر یہ ھے ۔ جو میں اس معزز ایوان کے سامنے پڑھکر سناتا ھوں ۔

"In answer to a question I confirm that Mir Nabi Bakhsh Zahri, Deputy Leader of the Convention Muslim League Assembly Party did invite the Members of the Press Gallery Committee after the adjournment of the Assembly to tell them that he had communicated to the Governor of the Province a memorandum asking him to suspend the Speaker. This was done in the Assembly premises.

Yours sincerely,

Mian Shafi.

اس لئے جناب والا ۔ مجھے افسوس ھے ۔ کہ آج زھری صاحب کو یہ چاھئیے تھا۔

کہ میرے کھڑے ہونے سے پہلے میری معروضات سے پہلے unqualified معافی اس ایوان سے مانگے - اور اس ایوان کو یہ یقین دلاتے کہ میں نے لاعلمی میں غلطی سے ایسا پریس Statement دیا ہے - یا ایسی درخواست گورنر صاحب کو دی ہے - تو شاید ان معروضات کو بھی پیش کرنے کی ضرورت نہ ہوتی - اور پھر جناب والا - میرے Privilage Motion کو دیئے ہوئے بھی سات آٹھ دن ہو چکے ہیں - لیکن اسکے باوجود بھی انکی طرف سے کوئی تردید نہیں ہوئی - کہ انہوں نے اس قسم کی کوئی Request گورنر صاحب کو نہیں بھیجی - نہ پریس رپورٹ میں اسکی تردید کی -

Minister of Finance : The matter was sub-judice.

مسٹر افتخار احمد خاں - اسلئے میں اس ایوان کی خدمت میں عرض کرونگا اور اسطرح میں اپنی معروضات کو ختم کرتا ہوں - اور تجویز پیش کرتا ہوں کہ ہمیں ان حالات میں کیا کرنا چاہئے میرا یہ خیال ہے کہ ایوان کی اکثریت اس مسئلہ پر سنجیدگی کے ساتھ پارٹی سے بالا تر ہو کر غور کریگی - اور یہ سوچے گی کہ اس تحریک سے ہمیں کتنا نقصان پہنچا ہے انکی پارٹی کے وقار کو نقصان پہنچا ہے - عوام کیا سوچیں گے کہ جیسے ایک ایس - پی - تھانیدار کو Suspend کر سکتا ہے تو کیا سپیکر بھی ختم ہو سکتا ہے - کیا ہمارا وقار رہیگا - اگر یہ ایوان اس پر سنجیدگی کے ساتھ غور نہیں کریگا سنجیدگی کیساتھ عمل نہیں کریگا - تو اس کا کوئی وقار نہیں رہیگا -

میں عرض کرونگا کہ سپیکر صاحب کو اکیلے ہی یہ اختیار تھا کہ وہ اس مسئلے کو ہائی کورٹ میں Refer کر دیتے - انہیں چاہئے تھا کہ وہ ایسی غیر قانونی چیز کو خود ہائی کورٹ کو Refer کر دیتے - وہ اگر اپنے جائز اختیارات کا استعمال کرتے تو انکو یہ اختیار حاصل تھا لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا اسلئے میں اس ایوان کی خدمت میں عرض کرونگا کہ یا اس مسئلے کو ہائی کورٹ کے سپرد کر دیا جائے - کہ وہ اس Misconduct کو دیکھ کر مناسب ایکشن لے یا یہ خود ایوان فیصلہ کرے کہ ان کو باقی ماندہ سیشن کیلئے معطل کر دیا جائے - اور یہ باقی ماندہ سیشن میں حصہ نہ لے سکیں -

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now allow the Leader of the Opposition to make a statement for five minutes.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, the Leader of the House will speak first and then I will take the floor.

Mr. Senior Deputy Speaker : I called upon you to say whether you associate yourself with whatever the mover has said.

Khwaja Muhammad Safdar : I strongly support Nawabzada Sahib.

وزیر خزانہ - (شیخ مسعود صادق) - جناب والا - جہاں تک نوابزادہ صاحب کے پریولج موشن کا سوال ہے میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے کہ اگر یہ واقعہ ایسا ہوا ہے تو ہم بھی نوابزادہ صاحب کے ساتھ ہیں - نوابزادہ صاحب کانسٹی ٹیوشن کے متعلق اور بھی پریولج موشن میں بہت سی چیزیں لے آئے ہیں - میں کہتا ہوں کہ کانسٹی ٹیوشن above the President ہے اگر اسمیں کچھ خامیاں ہیں تو اسکو میجارٹی پارٹی امنڈ کر سکتی ہے - اور وہ اسے Improve کر سکتی ہے- لیکن بار بار یہ کہنا کہ ہاؤس کو کوئی طاقت نہیں ہے غلط ہے - جہاں تک اس پارٹی کا سوال ہے ہم پورے طریقہ سے جمہوریت کے ساتھ ہیں اور جمہوریت کو اچھا سمجھتے ہیں - باقی رہی وہ Factual پوزیشن جو نوابزادہ صاحب نے بتائی ہے اسکا مجھے پتہ تھا اور میں اسکو پڑھونگا اسکے بعد زہری صاحب خود بتائیں گے کہ Factual پوزیشن یہ ہے اور یہ Factual پوزیشن سپیکر صاحب کی Presence میں ہوئی ہے جس دن زہری صاحب نے گورنر صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کیلئے مجھے عرضی دی اسوقت میرے پاس ۱۰-۱۴ ایم-پی-اے موجود تھے ۴-۵ میرے پاس بیٹھے تھے - مبین الحق صدیقی صاحب بھی وہیں تھے اور زہری صاحب اور سپیکر صاحب میں بڑی میٹھی میٹھی باتیں ہو رہی تھیں - میرے پاس گل محمد صاحب بھی جو ڈپٹی لیڈر ہیں بیٹھے ہوئے تھے اور غفار پاشا بھی تھے باقی آٹھ دس ممبر اور تھے جنکا مجھے اب نام یاد نہیں - یہ رات کے ساڑھے آٹھ یا نو بجے کا واقعہ ہے - جب زہری صاحب نے مجھے وہ درخواست دی تو میں نے مبین صاحب کے سامنے اس درخواست کو غفار پاشا کے حوالے کر دیا اور کہا کہ بھئی یہ مجھے صبح دینا میں تھکا ہوا ہوں اسوقت لائٹ بھی نہیں ہے - صبح غفار پاشا میرے پاس وہ درخواست لیکر آئے تو میں نے اسمیں پڑھا کہ گورنر صاحب سے استدعا کیگئی تھی کہ وہ اسکو suspend کر دیں - تو میں نے زہری صاحب کو بلا کر کہا کہ اس میں آپ نے غلطی کی ہے - constitution میں اس کا Provision نہیں ہے - Rules of business میں بھی provision نہیں ہے اس میں Privilege آف دی ہاؤس Infringe ہو سکتا ہے تو میرے کہنے سے انہیں نے وہ درخواست پھاڑ

ڈالی ۔ لیکن جیسا ابھی نوابزادہ صاحب نے پڑھا چونکہ وہ اپنے آپ کو دکھی سمجھتے تھے اور بہت Hurt تھے انہیں نے پریس کو بیان دے دیا ۔ تو اسکے متعلق میں کہونگا اور میں نے اپنے معزز دوست ملک قادر بخش سے بھی کہا تھا کہ جب Intention change ہو جائے اور Better Sense Prevail ہو جائے تو Intention ایکشن نہیں ہوتا ۔ اسلئے میں زھری صاحب سے کہونگا کہ وہ Real regret show کریں ۔ حالانکہ میں اس ھاؤس کا ممبر نہیں ہوں لیکن مجھے ھاؤس نے لیڈر بنایا ھے میں سمجھتا ہوں کہ اس ھاؤس کا وقار سب سے زیادہ ھمارا حصہ ھے تو میں زھری صاحب سے التجا کرونگا کہ وہ بھی اس بات کو مان جائیں جسطرح انہیں نے گورنر صاحب کو درخواست دی تھی اسی طرح گرمی سردی میں انہیں نے پریس کو بھی بیان دیدیا تھا اسکو رد کر دیں اسمیں ھرج کیا ھوگا اسمیں انکا وقار اور بلند ھوگا اور ایوان کا بھی وقار بلند ھوگا ۔ ان معروضات کے ساتھ قصے کو ختم کیا جائے میں زھری صاحب اور نوابزادہ صاحب سے Request کرونگا کہ اگر وہ اس بات پر آمادہ ھیں تو انشاء اللہ وہ ھمارے کہنے پر اسے withdraw کر لیں گے ۔

میر نبی بخش خان زھری :- جناب سپیکر —میں سب سے پہلے نوابزادہ افتخار احمد خان کا بحیثیت اس معزز ایوان کے ممبر کے شکر گزار ہوں اور جس طرح کہ انہوں نے اپنے بیان میں ایک دو مرتبہ ذکر فرمایا ھے۔ لیکن میرا انسے کوئی اختلاف نہیں کوئی ناراضگی نہیں ۔ میں اس چیز کو مکمل اور سو فیصدی مانتا ہوں بلکہ اضافہ کرتا ہوں باوجودیکہ کہ وہ آپوزیشن میں تشریف فرما ھیں میں انکی دل سے قدر کرتا ہوں ۔ گو انہوں نے میرے خلاف الزامات پیش کئے ھیں ۔لیکن میں انکی بنیاد یہ سمجھتا ہوں کہ انکا منشا اس ایوان کی عزت اور وقار کو بلند و بالا رکھنے کا ھے اس لئے میں انکی قدر کرتا ہوں (آوازیں ھیر ھیر) جناب والا ۔ ان واقعات کا جو ھوئے ھیں مجھے افسوس ھے کہ وہ پیش آئے انکے متعلق میں مختصراً جو انکا مطلب ھے میں عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں ۔ جناب والا۔ اس مہینے کی بیس تاریخ کو میں جناب سپیکر صاحب کی خدمت میں تقریباً ساڑھے نو بجے اپنی سیٹ سے ۔ ۔ ۔ ۔ قطع کلامی ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر—میرا خیال ھے کہ اس پر آپ بحث نہیں کر سکتے ۔

Mr. S. M. Sohail (Karachi II) : Mr. Speaker, Sir.

What I understood from the speech of the Leader of the House was that an apology was coming to the House. You know very well, and I would appeal to my friend Mr. Zahri to clearly understand it, that an apology is an apology if it is tendered in sack cloth and ashes, without any conditions and without explanations. Unfortunately, my friend is moving along a line whereby he is trying to state certain facts and circumstances by deny of an explanation. I fear, if he does so, the result will be that the apology will not be an unqualified apology and the House will be forced to oppose it and to take a decision considering that no apology has been tendered and ignoring what is stated by my friend to take it as an apology. I would say, Sir, if an apology is coming, I dont' want to coax or cajole Mr. Zahori into coming out with an apology because the decision is entirely for him to take but if he is tendering an apology then the apology should be an unqualified one in sackcloth and ashes. But if he does not intend to offer an apology then let him come out with a statement and the House will consider it at what it is worth.

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر - میں آپکو ایک چیز کی وضاحت کر دوں کہ آپ ان چیزوں پر بحث نہیں کر سکتے کہ اسوقت سپیکر صاحب نے آپکے ساتھ بے انصافی کی اور اگر بے انصافی کی بھی ہو تو بھی آپکو حق حاصل نہیں ہے کہ آپ پریس میں بیان دیتے - آپکو عدم اعتماد کی تحریک کا قانون نے حق دیا ہے - وہ آپ کر سکتے ہیں - لیکن اس معاملہ میں آپ Apology دیں یا نہ دیں لیکن واقعات جو ہیں انکو آپ تسلیم کرتے ہیں یا نہیں ؟

میر ذبی بخش خان زہری - میں نے یہ کب کہا کہ بے انصافی کا ذکر کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں - لیکن جو میرا ارادہ ہے جب تک میں اسے نہ کہوں تو دوسرے معزز ممبران اسکو کیسے سمجھیں گے کہ میں کس چیز کے متعلق بول رہا ہوں لیکن اگر جناب مجھے کہنے ہی نہ دیں تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں -

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر - کیا آپ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ بے انصافی ہوئی ہے -

میر ذبی بخش خان زہری - جو نوابزادہ صاحب نے فرمایا ہے اسکے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں -

مولانا غلام غوث - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر صاحب کی رولنگ کے بعد یہ بات ختم ہونی چاہیئے -

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر - میں انکو مزید رولنگ سمجھا رہا ہوں - اگر آپ کے ساتھ نا انصافی ہوئی ہے تو کوئی جواز نہیں کہ آپ پریس کو Statement دیتے -

میر ذبی بخش خان زہری - جناب جو بھی واقعات پیش کئے گئے وہ ہاؤس نے کئے اور اس چیز کو میں بھی عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتا

ہوں ۔ نوابزادہ صاحب نے وجوہات پیش کئے ۔ میرا مطلب اس چیز سے نہیں ہے کہ میں غلط بیانی کروں یا کوئی ارادہ رکھ کر یہ چاہوں کہ میں اپنی اس طریقہ سے پوزیشن صاف کرنی چاہتا ہوں ۔ میرا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے۔ مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ جس پر الزام ہو چھوٹی کورٹ سے لیکر ہائی کورٹ تک اسے موقعہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی پوزیشن واضع کر سکے ۔ اب آپ فرمائیں کہ میں کیا کروں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر۔ آپ صرف یہ کریں کہ جس چیز کو آپ بے انصافی سمجھتے ہیں ۔ آپ اس کو چھوڑ کر دوسرے پوائنٹ پر آ جائیے ۔

میر نبی بخش خاں زہری ۔ آپ مجھے موقعہ دیں تو میں سمجھاؤں ۔ اختیارات تو آپکے ہاتھ میں ہیں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ جو کچھ بتانا ہو وہ بیشک کہیں لیکن تفصیل کے ساتھ ذکر نہ کریں ۔

میر نبی بخش خاں زہری ۔ جیسے آپکا حکم ہو۔

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) :میں سمجھتا ہوں کہ یہ سیدھی سادھی بات ہے آپ اسکی Repetition کیوں کرنا چاہتے ہیں ۔ آپ اس کو کیوں دوبارہ کہنا چاہتے ہیں ۔ آپ اتنا کریں اور سوچیں کہ Factual position ٹھیک ہے یا نہیں ۔

میر نبی بخش خاں زہری ۔ جو لیڈر صاحب کہتے ہیں مجھے اس سے اتفاق ہے ۔

مخدوم الملک محمد شمس الدین جیلانی۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب اگر یہ معاملہ ختم کرنا چاہتے ہیں تو یہاں بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے ۔ باہر کا بیان یا اندر کا بیان اس کی کیا ضرورت ہے تو نہ اندر کا بیان رہے نہ باہر کا بیان رہے اور بہتر یہ رہے گا کہ آپ ان چیزوں پر زور نہ دیں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ تو انکی مرضی ہے ۔

مخدوم الملک محمد شمس الدین جیلانی۔ اس چیز کو ختم کریں اور میں صاحب سپیکر کی خدمت میں التجا کرتا ہوں کہ وہ اس معاملے کو ختم کریں اور میں معافی مانگتا ہوں ان سے بھی اور ان سے بھی ۔

میر نبی بخش خاں زہری ۔ جناب کے حکم کی تعمیل میں ہاؤس کے اندر جو کچھ مجھ سے ہوا اسکے متعلق میں کچھ نہیں عرض کروں گا ۔ البتہ دو تین پوائنٹ ایسے ہیں جو کہ میرے لیڈر صاحب نے فرمائے وہ بالکل

درست ہیں اور سراسر صحیح ہیں اور وہ وہی واقعات ہیں جو میرے لیڈر صاحب نے پہلے بیان کر دیئے ہیں اب رہا یہ کہ پیر صاحب کے حکم کی تعمیل میں جو کچھ ہدایات ملی ہیں انکے متعلق میں یہی عرض کر سکتا ہوں کہ مختصر طریقہ سے بیان کروں۔ تاکہ اس مسئلہ کو پھر ہاؤس اور جناب کے اختیار میں دیا جائے۔ میں باہر کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ یہ letter جو ہے وہ واقعی میں نے پریس کو تو کہہ دیا ہے۔ چونکہ میں نے لیڈر کو دیا تھا اور یہی ہوتا ہے۔ گورنر صاحب تک پہنچانے کے لئے ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ وہ کون سا ذریعہ ہوتا ہے۔ پریس کا درست ہے میں اس سے انکار نہیں کرتا اور لیڈر آف دی ہاؤس کو جو میں نے letter دیا ہے وہ جناب سپیکر مبین الحق صاحب کی موجودگی میں دیا ہے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ جناب لیڈر صاحب نے مجھے دوسرے روز بلایا اور مجھے فرمایا یہ جو طریقہ ہے غلط ہوگا اور غلط ہے۔ انہوں نے مجھے فرمایا کہ میرے جو grievances ہیں ان کو بالکل الگ رکھئے یہاں تو ہاؤس کے وقار اور ہاؤس کی عزت کا سوال ہے۔ یہ تم نے غلط کیا ہے اسے آپ واپس لے لیں۔ چنانچہ میں نے اسے واپس لیکر پھاڑ دیا ہے۔ اس طرح سے میں اس ہاؤس کی قدر کرتا ہوں اور ایسے معزز ممبر کی جن کا مقصد و منشا اس ہاؤس کے وقار کو بلند کرنا ہے۔ چاہے میری پارٹی کے لوگ ہوں چاہے آپوزیشن والے ہوں۔ کیونکہ میں بھی یہ سمجھتا ہوں کہ ہر ایک شخص یہی کوشش کرتا ہے کہ میں اس معزز ہاؤس کا ایک ممبر بنوں ان کی یہی خواہش ہے کہ وہ باعزت ہاؤس کا باعزت ممبر بنے۔ لہذا وہی عزت ۔ وہی مقام جو کہ اس ہاؤس کو حاصل ہے میں بھی اسی خیال کے تحت ممبر بن کر آیا تھا۔ اور میں بھی ساتھ ہوں کہ جب بھی جہاں بھی ہاؤس کے وقار کا سوال آئے سب سے پہلے اگر قربانی کی ضرورت ہو میں بھی کسی سے پیچھے نہیں رہوں گا۔

ان الفاظ کے ساتھ میں افسوس کرتا ہوں کہ اگر میرے اس اقدام سے...

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر۔ اگر کا لفظ نہیں۔

میر ذبی بخش خان زہری۔ مجھے افسوس ہے ہاؤس کو انفرادی حیثیت سے مجموعی صورت سے میرے ان اقدامات سے جو محسوس ہوا ہے کہ میں نے یہ غلط کیا ہے۔ میں اس کے لئے افسوس کا اظہار کرتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں وہ اس مسئلہ کو جیسا بھی مناسب سمجھتے ہوں طے کر لیں۔ میں ان کے ہاتھ میں ہوں۔

Minister of Finance : I would request Mr. Iftikhar Ahmad that in the light of observations made by Mr. Zehri he should withdraw his motion.

خواجہ محمود صفدر - جناب والا - میں بھی ایوان کے ساتھ مل کر جناب نوابزادہ افتخار احمد صاحب کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ جبکہ میر نبی بخش زہری صاحب نے اس ایوان کے وقار کو بلند رکھنے کی غرض سے اس ایوان کے سامنے افسوس کا اظہار فرما دیا ہے - تو اب میرا خیال ہے کہ اس پر مزید بحث نہ کی جائے اور نوابزادہ افتخار احمد صاحب اس ایوان سے اپنی تحریک کو واپس لینے کے لئے درخواست کریں -

میر نبی بخش خاں زہری - بجائے اور کسی ادارے کے میں اپنے آپ کو اس ادارے کے فیصلے کا پابند سمجھتے ہوئے میں اپنے آپ کو آپ کے حوالے کرتا ہوں جو آپ میرے متعلق فیصلہ کریں ٹھیک ہے -

Mr. S. M. Sohail : Sir, I formally move that the apology may be accepted.

Mr. Senior Deputy Speaker : As the matter relates to the privilege of the House, the question is whether it can be withdrawn by the member hismself or by the House.

Mr. S. M. Sohail : There will not be a question of the withdrawal of the motion. In view of the apology there will be a motion from the House that the apology may be accepted and the matter be dropped.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : Sir, I move—

That the apology be accepted and the matter be dropped.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is—

That the apology be accepted and the matter be dropped.

(*The motion was carried*)

ADJOURNEMENT MOTIONS

Diversion of canal water by Major Allahdad in Taluka Badin.

Mr. Senior Deputy Speaker : There is an adjournment motion from Pir Ali Shah who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance, namely, that Major Allahdad *Ex*-Chief Secretary of Sind Government who was screened out diverted water to his own lands by causing a breach in Mir Wah Tail Taluka Badin.

The Union Council Bhugra Memons complained to Police and P. W. D. authorities. The police instead of taking any action against the Major, arrested 12 villagers. There is great resentment in the area on account of this high-handedness on the part of the Major and the Police. 7 members of the Union Council Bhugra Memons have resigned as a protest. A telegram stating the above facts was received by the member on the 22nd instant from Chairman of the said Union Council.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : It is not in order.

Mr. Senior Deputy Speaker : What is your objection?

Minister of Revenue : Number one. The alleged incident took place on the 17th and the Motion was moved before this Assembly on the 24th. So there is an interval of seven days. If at all according to the Motion there was material for an adjournment Motion (and that I don't admit) that cannot be termed something of recent occurrence under Rule 47. Moreover this matter could be discussed during the Budget session.

I received information from the Irrigation Department. I will read with your permission. A portion of that information relevant to the matter at issue.

پیر علی شاہ — عرض یہ ہے کہ ایڈجرن منٹ موشن پیش کرنے کا موجودہ طریقہ جو ہے.....

Mr. Senior Deputy Speaker : Let me know your objections against its admission.

Minister of Revenue : (1) It is not a matter of recent occurrence.

(2) No such incident took place as alleged by the Member.

Mr. Senior Deputy Speaker : You deny the facts mentioned in the adjournment motion.

Minister of Revenue : Yes Sir, I oppose it not on ly on factual grounds but also technical grounds. No such incident took place.

پیر علی شاہ — میں عرض کروں گا کہ یہ کیسے recent ہے ۔ یہ واقعہ ۲۰ تاریخ کو ہوا ہے ۔ میں نے اسی وقت پیش کیا ہے اس کو کیسے recent نہیں کہا جا سکتا ؟

Mr. Senior Deputy Speaker : As the facts are denied, I rule the Motion out of order.

Arrest of Dost Muhammad and others of Tehsil Panjgur, Mekran District under F.C.R.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next adjourment motion is from Mir Abdul Baqi Buloch who wants to ask for leave to make a Motion for the adjournment of the Business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance, namely, the uncalled for arrest of Dost Mohammad, Qadir Bakhsh, Saleh Mohammad, Mohammad Hasan, Nazar Mohammad Dostain and Kohi Khan residents of *Oramkan*, Tehsil Panjgur, Mekran District on 22nd June, 1963 under section 41 of the Frontier Crimes Regulation 1901 by the Mekran District authorities.

Minister of Revenue : Opposed. The facts are also denied. The matter is sub-judice. No definite date has been given by my friend as to when the incident took place.

Khawaja Muhammad Safdar : 22nd June.

Minister of Revenue : They were asked to furnish security on the 22nd of June. My information is that there was nothing of the sort as alleged by my friend. MR. SPEAKER : Sir, there was a dispute between two parties. There was a dispute between Mir Mahmood Khan along with two others and Dost Muhammad and party. The Police reported to the District Magistrate for security proceedings and they were asked to furnish security. Mir Mahmood Khan and his companions have furnished security while Dost Mohammad and his other four companions failed tofurnish security. They will be bailed out when they furnish security.

So, Sir, the facts as alleged by my friends are not admitted by me and my information shows that it was a matter of day to day proceedings of administration. There were security proceedings and the proceedings are still before the Magistrate. My submission, therefore, is that :

(1) It is sub-judice,

(2) No date has been given, and

(3) It is an ordinary matter of routine business.

Mir Abdul Baqi Baluch : (Mekran-1) I submit that the matter which is before the Deputy Commissioner is under the Frontier Crimes Regulation and any proceedings under that Regulation is not a judicial matter. It is not a judicial function. It is an administrative function and, therefore, the matter is not sub-judice.

They have proceeded against under section 41 of the F. C. R. I submit that this Regulation is not in force in Kalat Division and for that matter I refer to the West Pakistan Criminial Law (Amendment) Act, 1963. Section 34 of the Act, says :

"The Frontier Crimes Regulation, 1901, is hereby repealed, except in its application to the Tribal Areas".

And, Sir, Quetta-Kalat Division are not tribal area. All the more they have further said :

"1. (2) It extends to the whole of the Province of West Pakistan, except the Tribal Areas".

"(3) It shall come into force at once, except in Quetta and Kalat Divisions, where it shall come into force on the expiry of such period, not exceeding twelve months from the date of first publication of this Act in the official Gazette; as Government may, by notification, appoint in this behalf".

My contention is this that at present neither the F. C. R. 1901 nor the West Pakistan Law (Amendment) Act, 1963 is applicable to Kalat Division. Whatever they have done is beyond their authority and, therefore, the matter is not a matter of ordinary administration of law.....

Mr. Senior Deputy Speaker : This question has to be raised before a Magistrate and not in this House.

Mir Abdul Baqi Baluch : All the more they are denying facts. I submit that this Government is an irresponsible Government. They have always made irresponsible statements before this House and they have already denied the fact in this House that I have brought before this August Assembly during the last session about the migration of certain people to some other country. They have always denied facts. I am a Member of this Hon'ble House. The Minister is not a Member and not responsible to this House. My statement should carry more weight than the statement of the Minister.

Mr. Senior Deputy Speaker : It is not a statement of the Minister. It is a statement made on behalf of the Government.

Mir Abdul Baqi Baluch : Sir, the Government according to the Constitution is not responsible to this House. Government is responsible to the Governor and not to this House.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱):- جناب والا میرے دوست جناب عبدالباقی صاحب نے ثابت کر دیا ہے کہ جناب میر محمود علی صاحب اور ان کے دو دوستوں کو جس قانون کے تحت گرفتار کیا گیا ہے - وہ عام قانون نہیں ہے بلکہ ایک مختلف مخصوص قانون ہے اس کی تحقیقات ہماری گورنمنٹ کے افسران کرتے اس سے اور کوئی بہتر بات نہیں تھی - یہ تحریک التوا بہت واضح

ہے اور قواعد و شرائط کو پورا کرتی ہے ۔ ان کا یہ کہنا کہ آرڈنری ایڈمنسٹریشن کا معاملہ ہے درست نہیں ہے ۔ ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ اہم نظم و نسق کا مسئلہ نہیں ہے ۔ میں مطالبہ کرونگا کہ اس موضوع پر بحث نہایت ضروری ہے ۔ اس لئے اس پر بحث کی اجازت دی جائے ۔

Minister of Revenue : If my friend will read the contents of the adjournment motion he will find that there is no such plea at all which he has now taken at this stage. The only thing mentioned in the adjournment motion is 'unqualified arrest', not 'illegal arrest'. 'Unqualified' means that there was no occasion for arrest.

So far as the arrest is concerned I may submit that the information that I have received from the local authorities is that there was a dispute between two parties regarding the recovery of rent. The police apprehended danger to law and order. They wrote to the Illaqa Magistrate or the District Magistrate (whoever he was) that they should be bound down.

Sir, the adjournment motion does not say that the arrest was illegal or the order was illegal. It says. Uncalled' for, which means that there was no occasion for the arrest. I submit that the occasion was there. There was a dispute between two parties over the distribution and recovery of rent. So the occasion was there and it was called for that the police should take action. The allegation is that it was illegal. As has been expressed by the Chair, it is for them to take the matter to the Magistrate or move the higher court. I don't agree with my friend that it is not sub-judice. Whatever action is taken under the FCR, that is under a law, there is revision, and there is a procedure for that, and that is sub-judice. Sir the position is very clear. Those persons have been arrested under Section 41 of the F. C. R.

Mr. Senior Deputy Speaker : Before the Criminal Law (Amendment) Act was passed, this motion would have been inadmissible, but now it becomes admissible. The question now is whether it is a proper thing to discuss this adjournment motion in this House.

Khawaja Muhammad Safdar : My point of view is very clear that this is the proper thing to be discussed under an adjournment motion in this House. This arrest is uncalled for, illegal, and therefore, I would request you Sir to admit this adjournment motion.

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh): Mr. Speaker Sir, there is some wrong notion in the mind of my friend while interpreting the legal side. Sir this Criminal Law (Amendment) Act, with every clause of it, including the one which repeals the F. C. R., will come into force in Quetta and Kalat within a year's time, whenever the Governor puts in a notification. That repealing clause will not have any effect whatsoever, your honour, unless the Governor issues a notification repealing this clause. So the contention of Mr. Baqi that because the Frontier Crimes Regulation has been repealed, therefore, the FCR is not there is wrong, as this repealing clause will not come into force and the FCR shall remain there as it is. FCR is repealed by a single clause of the Criminal Law (Amendment) Act, and if it does not apply to Quetta, the necessary corollary is that the law is there.

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion is ruled out of order. The arrests are under ordinary administration of justice and no adjournment motion in respect there of can be admitted.

Police Lathi charge on Punjab University students

Mr. Senior Deputy Speaker : Now comes the adjournment motion of Allama Rehmat Ullah Arshad who wants.

To ask for leave to make a motion for the adjournment of the Business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance, namely resentment prevailing amongst the people as a result of police lathi-charge on students who had gone to the University of the Punjab on 24th June, 1963 for lodging their protest with the Registrar against the stiffness of their question paper.

Minister of Revenue : Opposed Sir. Firstly the information given by the Education Department is Sir that there was absolutely no lathi charge. So the allegation by the Member that there was lathi charge is denied by the Department.

Mr. Senior Deputy Speaker : You take responsibility for this statement.

Minister of Revenue : Sir the Education Minister is here. I got this information from the Education Department.

علامہ رحمت اللہ ارشد– پوائنٹ آف آرڈر ۔ کیا لاٹھی چارج کرنا محکمہ تعلیم کا کام ہے ۔ یہ محکمہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ لاٹھی چارج نہیں ہوا ۔

وزیر مال – لاٹھی چارج ہوا ہی نہیں ۔ محکمہ تعلیم کی یہ رپورٹ ہے کہ لاٹھی چارج نہیں ہوا ۔ اس سے بحث نہیں کہ یہ کس محکمہ کا کام ہے ۔ پولیس کا ہے یا ایجوکیشن کا ۔ ان کی allgeation صرف یہ ہے کہ لاٹھی چارج ہوا ہے ۔ جو کہ میں کہتا ہوں کہ نہیں ہوا ۔

Syed Ahmed Saeed Kirmani : Did you ask from the police ?

Minister of Revenue : This is my information from the Education Department. They say that there was no lathi charge.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : What about the police ? Did you ask them ?

Minister of Revenue : My information does not contain anything to that effect. If the Chair permits me I will ask the police. But so far as the information from the Education Department is concerned, there was no lathi charge.

Mr. Senior Deputy Speaker : This is postponed for tomorrow.

Minister of Revenue : Sir I have now received infromation that it is denied by the police. There was no lathi charge by the police.

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاولپور ۔ ۲) : جناب والا ۔ لاٹھی چارج کرنے کی خبر لاہور اور باہر کے تمام اخبارات میں شائع ہوئی ہے ۔ میں آپ کی خدمت میں ان کی تمام اشاعتوں کو پیش کر سکتا ہوں میں نہیں سمجھتا کہ اتنی بڑی غلط بیانی کیونکر کی جا سکتی ہے ۔ یہ واقعات تمام اخبارات میں آ چکے ہیں ۔ کہ تین گھنٹہ تک ان لڑکوں کو تھانہ میں رکھا اور ایک طالب علم مجروح ہوا ۔ کیا وہ اس کی تردید کر سکتے ہیں ۔ اگر وہ تردید کر دیں ۔ تو معاملہ طے ہو جاتا ہے اور اگر وہ اس کی تحقیقات کرانے کو تیار ہیں تو میں اپنی تحریک التوا واپس لے لوں گا ۔

وزیر تعلیم (بیگم محمودہ سلیم خان) : جناب سپیکر۔ میں اس معاملہ کے متعلق تمام واقعات کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہوں لاٹھی چارج بالکل نہیں ہوا۔ میں چیلنج کرتی ہوں۔ جن طلبا کا سنٹر ایف سی کالج تھا انہوں نے واک آؤٹ کیا اور وہ یونیورسٹی کی طرف آئے ۔ اس وقت ۶۰ء طلبا امتحان دے رہے تھے۔ محکمانہ رپورٹ کے مطابق ۷۰ طلبا یونیورسٹی کی طرف آئے۔ انہوں نے کوشش کی کہ باقی کے تمام طلبا بھی ان کے ساتھ شامل ہوں مگر چونکہ باقی طلبا پرچے کر رہے تھے اور اس خیال سے کہ وہ disturb نہ ہوں دروازے بند کر دئے گئے۔ لیکن وہ طلبا جنہوں نے واک آؤٹ کیا تھا۔ اندر داخل ہوگئے۔ اور انہوں نے امتحان کے پرچے چھین کر پھاڑ دئے۔ اور مار پیٹ شروع کر دی۔ اس طرح ایک طالب علم مجروح بھی ہو گیا۔ اس کے بعد پولیس صرف اس لئے بلائی گئی تاکہ باقی بچے امتحان دے سکیں۔ اور انہیں disturbance نہ ہو ۔ پولیس آئی اور دو لڑکوں کو پکڑ کر van میں بٹھا کر لے گئی ۔ یہ صحیح ہے کہ کوئی لاٹھی چارج نہیں کیا گیا۔ اور پولیس کے ہاتھوں کوئی بچہ مجروح نہیں ہوا۔ خود طلبا نے جب ایک دوسرے کو مارا تو ایک لڑکا مجروح ہوا۔ اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پریس میں غلط رپورٹ آئی ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد— میں اپنی بہن وزیر تعلیم کی دل سے قدر کرتا ہوں لیکن مجھے اپنے کہنے پر اصرار ہے اور میری اطلاع ہے کہ پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ طلبا کو تھانہ میں لے گئے۔ ان کی جامہ تلاشی ہوئی۔ گھڑیاں اور قلم لے لئے گئے۔ مجھے یقین ہے ایسی کارروائی روزنامچہ میں درج ہونی چاہئے۔ اس لئے میں اپنی بہن کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ وہ اس کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائیں تو میں مطمئن ہو جاؤں گا۔ اور جب تمام اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی تو اس محکمہ کا فرض تھا۔ کہ محکمہ اطلاعات کی وساطت سے اس کی تردید کرائی جاتی۔ اور یہ خبر دو دو کالمی سرخیوں کے ساتھ مقامی اخبارات میں نہیں بلکہ کراچی کے اخبارات میں بھی شائع ہو چکی ہے۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان)— جناب والا— میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ بیگم صاحبہ نے بحیثیت وزیر تعلیم یعنی متعلقہ محکمہ حالات بتا دیئے۔ مگر ان واقعات کے ظاہر ہونے کے بعد بھی میرے دوست یہ محسوس نہیں کرتے کہ وہ ایک بہت بڑے کمزور issue کو لے رہے ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ وہ اپنی مرضی سے forward آ جاتے ۔ کہ واقعی مجھ سے

غلطی ہوئی ہے ۔ میری اطلاع بے بنیاد تھی اور جو اطلاع بیگم صاحبہ کے پاس آئی ہے ۔ وہ بالکل ٹھیک ہے ۔ لیکن بجائے اس کے کہ یہ رویہ اختیار کرتے ۔ انہوں نے کہہ دیا کہ اخبارات میں آیا ہے ۔ تو میں عرض کرتا ہوں ۔ کہ اخبارات میں یقیناً آیا ہوگا ۔ ہم اس پر deny نہیں کرتے اخبارات میں تو یہ بھی آ گیا تھا کہ بیگم صاحبہ نے استعفیٰ دیدیا ہے ۔ اخبارات میں تو یہ بھی روز مرہ آ جاتا ہے کہ . . . . (قطع کلامی) ان چیزوں کو کوئی جوڈیشل وقعت نہیں دی جا سکتی یہ بھی ایک اطلاع ہوتی ہے ۔ "which can be rebutted at any time" اور rebuttal کے لئے ہمارے پاس جو زیادہ مستند اطلاع ہو سکتی ہے وہ متعلقہ محکمہ کے ذمہ دار افسران کی ہو سکتی ہے ۔ اور ذمہ دار افسران کی رپورٹ ہمارے پاس آ گئی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ جو allegation ہے ۔ لاٹھی چارج کا وہ تو قطعاً نہیں ہوا ۔ ان کی تحریک التوا ہے ۔ لاٹھی چارج کے متعلق تو جہاں تک حقائق کا تعلق ہے . . . .

So far as the facts are concerned they are denied by the Department and denied even by the Education Minister.

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh) : I am sorry to interrupt but I have received further information just now that a case under Section 147, 337, 426 PPC was registred at Police Station New Anarkali on the written complaint of Superintendent, Law College. It is sub-judice.

وہ لڑکے جو اندر داخل ہوئے اور انہوں نے tresspass کیا اور بلوہ کیا ۔ تو ان کے خلاف مزید تحقیقات ہو رہی ہے ۔ اور یہی میں جناب کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد — یعنی یہ پولیس کی تحقیقات کس طرح subjudice ہو سکتی ہیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : In view of the categorical denial of the Ministers I rule the motion out of order.

Arrest of Qazi Muhammad Anwar of Peshawar.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next adjournment motion is from Mr. Abdur Raziq Khan who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance, namely, the resentment prevailing amongst the people as a result of the arrest of the Qazi Muhammad Anwar, Chairman, WAPDA. Employees Union Electricity at Peshawar alongwith other 25 workers.

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — میں اسے oppose کرتا ہوں ۔ جناب ۔ اور ساتھ ہی اپنے دوست کو اپیل کرتا ہوں کہ وہ اسے واپس لے لیں جو حقائق میں انکی خدمت میں پیش کر رہا ہوں وہ یہ ہیں ۔ جناب ۔

کہ پریس میں بھی آیا تھا ۔ اور میرے پاس محکمہ متعلقہ سے نوٹس بھی آئے ہیں کہ یہ قاضی صاحب موصوف قاضی محمد انور ڈیوٹی سے غیر حاضر رہے ۔ chargesheet ہوئے ۔ میں پڑھ کر سناتا ہوں ۔

The facts of the case are that Qazi Muhammad Anwar—an employee of the WAPDA was charge-sheeted for having remained frequently absent from duty. An Inquiry Committee was also appointed to look into the matter and as his replies were found to be unsatisfactory Qazi Muhammad Anwar was discharged from service in the third week of June.

تو یہ واقعات ایسے ہیں کہ وہ ۱۰۷ کی کارروائی میں پکڑے گئے اور ۲۹۱ میں رہا بھی ہو گئے تو یہ واقعات ایسے ہیں ۔ کہ

I am not sure whether that is under progress or not. Anyhow, they have been released on bail by the Sessions Judge. I will request him to withdraw the motion.

مسٹر عبدالرازق خان:- جناب سپیکر- میں اس کو واپس لینے کے لئے تیار ہوں ۔ لیکن ایک گذارش وزیر مال کی خدمت میں کرونگا کہ میری اطلاع یہ ہے کہ قاضی محمد انور نے ایک فیڈریشن بنائی تھی ۔ اس لئے کہ وہ اپنے محکمہ کے ملازمین کی صحیح نمائندگی حکام کے پاس کر سکیں اور اس غصے میں اسے پہلے "Dismiss" کیا گیا اور جیل بھیجا گیا ۔ تو آپ مہربانی کرکے اس کی انکوائری کریں اور ان بیچارے ملازمین کو ان کا حق دلائیں کیونکہ محکمہ بجلی میں جو گڑ بڑ ہوئی اس کا اثر سارے مغربی پاکستان پر پڑے گا ۔ وارسک مالا کنڈ ۔ جبن ۔ درگئی وغیرہ کے تمام Hydroelectric project یہاں پر ہیں ۔ اگر ایسی گڑ بڑ ہوئی تو اس کا اثر سارے مغربی پاکستان پر پڑے گا ۔ لہٰذا میں یہ عرض کرونگا ۔ کہ ہمدردی کے ساتھ اس پر غور کریں ۔ عرض یہ ہے کہ اس کے بعد قاضی محمد انور کو جیل بھیجا گیا ۔ تو وہ تمام ملازمین اکھٹے ہوئے سینکڑوں کی تعداد میں اور وہ ڈپٹی کمشنر پشاور کے پاس گئے تاکہ وہاں پر ان کی داد رسی ہو سکے ۔ لیکن ان کے وہاں جانے کا بھی الٹا اثر ہوا اور ۲۰ اور کارکنوں کو جیل بھیج دیا گیا ۔ جناب والا—اس کا اثر صرف پشاور ہی میں نہیں ہے مجھے صوابی سے بھی ایک تار ملا ہے جو میں یہاں پر پیش کر سکتا ہوں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ بے چینی اور اضطراب سارے سابق صوبہ سرحد میں بہت بری طرح محسوس کیا جا رہا ہے ۔

A Member : Sir the House is not in quorum.

Mr. Senior Deputy Speaker : The House is adjourned for fifteen minutes.

(The Assembly then adjourned for fifteen minutes)

The Assembly met at 12-5 p.m. Mr. Senior Deputy Speaker in the Chair.

بیگم جہاں آرا شاھنواز—پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب صدر۔ میں آپکی خدمت میں ایک نہایت ھی ضروری امر پیش کرنا چاھتی ھوں اور وہ یہ ھے کہ ھر روز صبح عرصہ تک ھاؤس میں کورم نہیں ھوتا۔ اور کئی دفعہ ایک گھنٹہ سے زیادہ وقت تک کورم پورا نہیں ھوتا اس کی ذمہ داری حکومت پر عائد ھوتی ھے۔ کیونکہ یہ Treasury Benches کا فرض ھوتا ھے کہ وہ کورم کا پورا خیال رکھیں اور قوم کی گاڑھے پسینہ کی کمائی کو ضائع نہ ھونے دیں۔ ھاؤس کے دونوں لیڈروں کا بھی فرض ھے کہ کورم پورا کرانے کا خیال رکھیں۔ خاص طور پر سرکاری نشستوں کو یہ خیال رکھنا چاھیئے کہ ھاؤس میں کورم پورا رھے ورنہ بہت وقت ضائع ھو جاتا ھے۔

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh): Sir, I am really sorry that there was no quorum and on account of want of quorum, the House was adjourned. It does not bring good name to us. I assure the House and I hope that the Members will co-operate with us in keeping the quorum because this is our duty.

میں امید کرتا ھوں کہ آئندہ ممبران اس بات کا خیال رکھیں گے کہ کورم پورا ھو۔ نان آفیشل ڈے کو ھمارا فرض ھو جاتا ھے کہ ضرور موجود ھوں اور کورم پورا رکھیں۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I hope Leaders on bothsides, specially the Leader of the House will take care and the Members will take note of these observations that keeping of quorum is absolutely necessary for maintaining the prestige of the House.

مسٹر عبدالرازق خاں—جناب سپیکر—میں یہ کہہ رھا تھا کہ قاضی محمد انور جو ایمپلائز فیڈریشن کے صدر تھے وہ ایمپلائز کی طرف سے ڈی۔ سی۔ پشاور کے پاس گئے ان کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ چنانچہ اس وقت ۲۰ آدمیوں کو پکڑ کر جیل میں ڈال دیا گیا۔ جناب والا۔ یہ نہایت سنگین معاملہ ھے اور اس پر ضرور غور کرنا چاھئیے۔ وزیر صاحب کی خدمت میں میں یہ تجویز پیش کرتا ھوں کہ ایسے اقدامات کریں کہ جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا ھے انہیں رھا کر دیا جائے۔ اور ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ واپڈا کے افسران اور ان لوگوں کے درمیان جو اختلاف ھیں انہیں ختم کرا دیا جائے۔ ورنہ ان سے جو خرابیاں پیدا ھوں گی ان سے مغربی پاکستان کو سخت نقصان پہنچے گا۔

وزیر قانون (ملک قادر بخش)۔ جناب والا۔ میں آپ کی اجازت سے یہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ میں معزز ممبر کی تجویز کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتا ھوں لیکن ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ واپڈا کی سروسز Essential Service Ordinance کے تحت آتی ھیں۔ اگر کوئی ملازم غیر

حاضر ہو جائے تو اس کا چالان ہو سکتا ہے ۔ سزا ہو سکتی ہے ۔ اور یہ واپڈا اس قسم کی body ہے کہ اس کی بڑی ذمہ داریاں ہیں ۔ قاضی انور کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ کئی بار غیر حاضر رہا ہے ۔ چنانچہ ان کے خلاف action لیا گیا ۔ ۱۸۰۰ مزدوروں میں سے صرف ۲۰۰ مزدوروں نے ان کا ساتھ دیا اور اظہار ہمدردی کیا ۔ لیکن کسی strike میں حصہ نہیں لیا ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم مزدوروں سے پورا تعاون کریں گے ان سے محبت اور پیار کرنا تو حکومت کے اپنے interest میں ہے ۔ حکومت چاہتی ہے کہ ان کے تعلقات خوشگوار رہیں ۔ امید ہے اس یقین دھانی کے بعد معزز ممبر اپنی تحریک التوا پر زور نہیں دیں گے ۔

مسٹر عبدالرازق خاں-- اس یقین دھانی کے بعد میں اسے press نہیں کرتا ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : So the motion is not pressed.

Scarcity of drinking and irrigation water in Jampur Tehsil

Mr. Senior Deputy Speaker : There is an adjournment motion from Sardar Muhammad Ramzan Drishak who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter for irigation purposes being faced by the people of Jampur Tehsil as a result of closure of the Sohan Branch, Jampur "Minor" Karia Ganjan, Phatia and Musas wala Minors in the said Tehsil and the consequent restlessness prevailing amongst the people of that area.

وزیر مال (خان پیر محمد خاں)— جناب والا ۔ سیکرٹری ایری گیشن نے کہا ہے کہ اس نے کوشش کی ہے لیکن ابھی تک اس نے information collect نہیں کیں ۔ تو میں درخواست کرونگا ۔ کہ ہمیں ٹائم دیا جائے کہ ہم information collect کر سکیں ۔ پھر اس کے بعد ہی میں Question of admissibility اور facts دونوں پر عرض کر سکوں گا ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر— اسے کل پر رکھ دیں؟

وزیر مال — اگر پرسوں پر رکھ دیں تو میں اس پوزیشن میں ہونگا کہ اس کا جواب دے سکوں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : So this is postponed to the day after tomorrow, i.e., 3rd July.

POINT OF ORDER

Re-Minister continuing to act as Members of the Assembly despite the Dacca High Court Verdict and the consequent penalty

Mr. Senior Deputy Speaker : Now we take up the point of order raised by Mr. Iftikhar Ahmad Khan.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : Mr. Speaker, Sir.....

Mr. Senior Deputy Sepaker : Is there any other point that you want to make ?

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : Sir, very little time has been left at our disposal and my point of order will take a sufficiently long time. Today due to lack of quorum a lot of time was wasted. I would, therefore, suggest that it may be postponed.

Mr. Senior Deputy Speaker : I cannot postpone it. I think that there should be only a limited debate on this matter.

I would now call upon the Advocate-General to address the House.

Advocate-General (Mr. Khalid Ishaq): Mr. Speaker, Sir, the point of order that has been raised is that the Ministers appointed in the Government of West Pakistan are the persons who were not entitled to vote under Article 25 of the Constitution, and on account of their having participated in the voting in the Assembly they have rendered themselves liable to pay five hundred rupees for each day that they have voted in the Assembly. The point of order requires to enforce those provisions against the Ministers concerned. MR. SPEAKER : The question that has been raised through this point of order develves on a true interpretation of Article 104 of the Constitution. For the purpose of discussing this point further I will invite your attention to Article 104 which reads :

> "(1) If a member of an Assembly is elected as President, or appointed as a Governor or Minister or to any other office of profit in the service of Pakistan, he shall cease to be a member of the Assembly on the day on which he enters upon his office.
>
> (2) If any question arises whether a member of an Assembly has, after his election, become disqualified from being a member of the Assembly, the Speaker of the Assembly shall refer the question to the Chief Election Commissioner and, if the Chief Election Commissioner is of the opinion that the member has become disqualified, the member shall cease to be a member.
>
> (3) If any person sits or votes in an Assembly knowing that he is not qualified to be, or is disqualified from being, a member of the Assembly, he shall be liable in respect of every day on which he so sits or votes to a penalty of Five hundred rupees, which may be recovered from him as a debt due—
>
> (*b*) in the case of the Assembly of a Province—to the Government of the Province".

Sir, I invite your attention to Article 25 which may be read along with this It reads :

> "(2) A member of the President's Council of Ministers and the Attorney General shall have the right to speak in, and otherwise take part in, the proceedings of the National Assembly, or any of its committees, but shall not be entitled to vote".

This will, *mutatis mutandis*, apply to the Provincial Ministers also.

The question arises that if a person has become liable to a penalty of five hundred rupees, which is the agency which is to decide the question regarding the penalty to be imposed on the Members. Now there are only three possibilities either it can be a Court of Law, or it can be the Assembly itself was a whole or it can be the Speaker. There is another possible agency which could decide this question. Let me add here that sub-clause (2) of Article 104 speaks of a case where a question has arisen whether a person is qualified to be a Member or ceased to be a Member or has become disqualified from being a Member. That question is referable to the Chief Election Commissioner. But the present case is a case where we know it as a fact after the judgment of the Supreme Court of Pakistan that on assumption of office as Ministers a person has become disqualified from voting in the Assembly.

Therefore, there is no occasion for the application of Article 104 sub-clause (2) and in any case so far as the penalty clause is concerned no agency has been described, even under Article 104, which will impose this particular penalty. Now, Sir, out of these three Agencies I think on a plain reading of Article 111 sub-clauses (1) and (3) the Courts of Law are completely ruled out. I may invite your attention to the provisions of Article 111 and then I will proceed to make my further submission and sub-clause (i).

"The validity of any proceedings in an Assembly shall not be questioned in any Court". and sub-clause (3).

"A member of, or a person entitled to speak in, the Assembly shall not be liable to any proceedings in any Court in respect of anything said by him, or any vote given by him, in the Assembly or in any Committee of the Assembly."

This makes it quite clear that a Minister who is a person entitled to speak in the Assembly if he does vote in the Assembly then that particular conduct of his is not amenable to the jurisdiction of a Court of Law. I may re-read the sub-clause.

"A member of, or a person entitled to speak in the Assembly shall not be liable to any proceedings in any Court in respect of anything said by him, or any vote given by him, in the Assembly or in any Committee of the Assembly".

This will cover both the aspects. That is to say the aspect of proceedin g say in the nature of defamation and also the proceedings, where he not being qualified to vote does vote. My submission is that the words of sub-clause (3) are wide enough to cover both the eventualities. My submission, therefore, is that on reading Article 111 sub-clause (1) and (3) it is quite plain that the Courts of Law are not a competent authority to decide the question whether a Minister has become liable to the penalty of five hundred rupees on account of 'knowingly' voting in the Assembly when he was not entitled to vote.

Now, Sir, if the jurisdiction of Courts has been excluded then that leaves us with only two possibilities. That is to say, either the Assembly as a whole or the Speaker. In this behalf I invite your attention to the Rules of the Assembly especially Rule 3 and sub-clause (4) :

"3.....(1) In addition to the specific functions and powers provided by these Rules and subject to clause (3) of Rule 10, the Speaker shall take the chair at every sitting of the Assembly at the hour to which the Assembly adjourned at the last sitting

(4) The Speaker shall decide all points of order.... ."

Then simultaneously I would invite your attention to Rule 156 of these rules, where it has been expressly laid down.

(1) "A Member may, at any time, submit a point of order for the decision of the Speaker, but, in doing so, he shall confine himself to stating the point."

and (2) says

"The Speaker shall decide all points of order which may arise and his decision shall be final."

The other rule that I may invite your attention to is rule 171, which says—

"Any matter, arising in connection with the business of the Assembly for which no specific provision exists in the Rules, shall be decided by the Speaker in conformity with the tenor and spirit of these Rules."

My submission, therefore, is that whenever a point of order has been raised, a statutory duty has been cast on you, Mr. Speaker, to decide that point of order, and you have been given all the power necessary for deciding those points of order. Now, Mr. Speaker, the point of order may arise in the nature of a contempt of the House or in the nature of a breach of privilege. The term has been often been used interchangeably and often a thing has been called a breach of privilege, when it is technically speaking a contempt of the House. My humble submission before you would be that when a person, who is not entitled to vote, does vote, or when a person, who is not entitled to participate

in the proceedings of the Assembly, does participate, he is a person, who actually commits contempt of the House. In this behalf I may invite your attention to May's Parliamentary Practice, where it has been stated that—

> "It would be vain to attempt an enumeration of every act which might be construed into a contempt, the power to punish for contempt being in its nature discretionary. It may be..stated generally that any act or omission which obstructs or impedes either House of Parliament in the performance of its functions, or which obstructs or impedes any member or officer of such House in the discharge of his duty, or which has a tendency, directly or indirectly, to produce such results may be treated as a contempt even though there is no precedent of the offence."

My submission is that in the circumstances, when a person participates when he is not entitled to participate would be a person, who would technically speaking be committing a contempt of the House. Mr. Speaker I think support can be found for this approach in a judgment of the Supreme Court of Pakistan, P.L.D. 1958-I, page 399, where the lordship of the Supreme Court has held.

> "The protection granted to proceedings in a Provincial Assembly against interference."
>
> "By the Courts is to be understood and given its full content by reference to the historical development of that right, through some six centuries of contention, in relation to the House of Commons. This provision was introduced into the Constitution with full knowledge of the extent to which the House of Commons had succeeded in establishing its privilege against the jurisdiction of the Courts, in relation to its own internal proceedings.
>
> * * * * * * *
>
> "Held, that the question before the High Court, which alone the High Court could properly investigate, was— are the proceedings whose validity is impeached fairly within the meaning of the expression "internal proceedings of the Provincial Assembly"? To that question, it is plain that there could only have been a single answer, *viz.*, in the affirmative. Everything that happened of which complaint was made in the case happened in the Chamber of the House."

This was the case of the election of the Speaker in the Provincial Assembly.

> "..under the very eye of the Chairman. It happened in the course of a division, which was essentially and peculiarly a proceeding of the Legislative Assembly. The division was taken for the purpose of electing a Speaker, a matter which was wholly and exclusively a concern of the Legislative Assembly. A division involves voting by Members, and by Members only; it can only be carried out within the Chamber of the House. These are proceedings which form part of the very essence of Parliamentary activity. In the course of the division questions of contention were raised; and these were supported by arguments of partisans addressed to the Chairman in due form, after which the Chairman informed himself by such means as were available regarding the true facts of the incidents alleged. In dealing with these questions the Chairman followed the established practice of the Speaker of the House of Commons. After giving his decision on all points of contention, the Chairman announced the result of the division, as it was his duty to do under rule 63 of the West Punjab Legislative Assembly Rules.
>
> "On consideration of all the facts the proceedings in question were wholly within the privilege of the House; and wholly outside the jurisdiction of the Courts".

Therefore, Mr. Speaker, my humble submission before you would be that the present matter is one that is entirely a matter within the domain of the Assembly and, according to the rules, it is a matter, which you are competent to decide in view of the powers that have been vested in you.

Now at this stage I may dispose of one possible objection that may be raised on the basis of Article 113 of the Constitution. Article 113 of the Constitution says—

> "(1) Each Assembly shall make rules regulating the conduct of members of the Assembly in their capacity as members.
>
> (2) Where the Speaker of an Assembly is satisfied that a member of the Assembly has committed a breach of the rules in such a way". (I take a pause here)

Now obviously these apply only to Members, and a person, who becomes a Minister ceases to be a Member by virtue of Article 104 (1), which says—

"(1) If a member of an Assembly is elected as President; or appointed as a Governor or Minister.....he shall cease to be a Member of the Assembly on the day on which he enters upon his office."

Therefore, my submission is that Article 113 would have no application, firstly, because it applied only to members, and secondly, the rules under Article 113 have yet to be framed. Therefore, Mr. Speaker, the present position is that you are the only authority, who is competent to decide the question of penalty to be imposed.

The next question, Mr. Speaker, would arise as to the nature of liability, or as to the incidence of liability. My submission in this behalf is that the whole matter can be divided into three distinct periods. That is to say, period after the amendment of Article 104 by the President's Order 34 of 1962 up to the date of the judgment of the High Court of East Pakistan in Writ No. 102, decided on the 13th April, 1962; the second period would be from the date of the judgment of the East Pakistan High Court, i.e. 13th April, 1962, to the date of the Supreme Court decision on 13th May, 1963, and the last period would be from 14th May, 1963 to this day.

Mr. Speaker, I may now again invite your attention to sub-clause (3) of Article 104. One thing is certain that this clause is penal in its nature. It requires the agency, which is competent to do so, to enforce a liability in respect of every day on which a person, knowing that he is not qualified or knowing that he is disqualified from being a Member of the Assembly, participates in the proceedings or votes in the Assembly. My submission is that if it is a Penal provision, as I humbly submit it is, then the next question which arises is that what is the significance of the use of the word 'knowing" that he is disqualified or knowing that he is not qualified to be a mebmber. Mr. Speaker, the word "knowing' has been used in a large number of criminal statutes. The word 'knowing' has been introduced in criminal statutes to enable the courts to punish those persons whose mis-conduct would not be apparent by the act they commit but where their special knowledge in relation to the act would be such as to bring the arm of law into action to punish them Therefore, knowing' has often been interpreted as having reason to believe and I am fortified in this behalf by a commentary on the Penal Law of India, Vol. I, 7th Edition, page 121—123—"Reason to believe".

"26. A person is said to have "reason to believe" a thing if he has sufficient cause to believe that thing; but not otherwise".

This is the definition in Section 26.

"Meaning of words. 'If he has sufficient cause'; i.e., if the facts and circumstances are such as should probably have brought home to him the knowledge of a fact or from which he could not but have drawn an inference; that the fact existed".

It has further said—

"Knowledge and reasons to believe—This phrase introduces into criminal law the presumption of guilt arising from facts which are; in themselves, insufficient to prove the crime itself. As an accessory to a crime he is as great a danger to society as the criminal himself, and as an accessory works in greater secrecy and with circumspection, it is necessary, on the one hand, that he should not be immune for want of direct evidence. On the other hand, as being charged for a nefarious act, it is also necessary that he should not be hastily concluded to be guilty, unless there is a sufficient cause for it.

What is a sufficient cause in a given case so as to justify the presumption; is a matter upon which no general statement can be made. For, it must depend upon the facts and circumstances of each case, upon education, intelligence, knowledge, and opportunity for knowledge, and habits of thought of the receiver the time, place and his manner of receiving the property, and, indeed, a host of other circumstances from which men usually judge of the intention of others.

In other words, "guilty knowledge" or mens area does not necessary imply sensual perception, but belief, founded on facts and circumstances, is tantamount to knowledge in its narrower sense".

This position is very important—

"The word 'know' is certainly much stronger than "'reason to believe," as the latter is stronger than "suspect". But the three postulate the same kind of knowledge, though they differ in the degree of proof required in each case".

My submission is that before a person can be said to be knowing a thing it must be shown not that he suspects that such is the situation. It is not sufficient to show that he has generally a reason to believe that such is the thing but it must be something higher than that. I submit, therefore, that such is the the requirement of law when the Constitution uses the word 'knowing' that he is disqualified from being a member, Now, let us examine the situation in which the Ministers took their office. The President of Pakistan, by Presidential Order No. 34 of 1962, amended the Constitution and permitted them to retain their seats in the Assembly. Now, it is needless to say that there is a presumption in law, that all law is valid unless it invalidated by an authorised agency. Therefore, all Ministers, all citizens of Pakistan, were under an obligation to believe that the law that was made by Presidential Order No. 34 of 1962 was good law and it was not the right of any private party to draw his personal conclusions and of conduct itself on such personal views as it may have had in that matter, much less the Ministers who had taken oath to defend that particular Constitution. My submission, therefore, is that so far as the period up to the date of judgment of East Pakistan High Court is concerned, no person had any reason to suspect or believe that the Constitutional provisions that were made by Article 34 were *ultra vires* and there being a presumption in favour of the validity of statute they were quite justified in believing that the law was as had been made and, therefore, they were entitled to continue to be Members of the Assembly and to exercise such rights as they had as the Members of the Assembly.

Then, Sir, I come to the second period, . The second, period is from 13th April to 13th May. During this period, as Mr. Speaker you know, a writ petition had also been filed against these gentlemen and was pending decision in the High Court of West Pakistan. The decision of East Pakistan High Court, unlike the decision of the Supreme Court of Pakistan, is binding only in East Pakistan. It is not binding on the High Court of West Pakistan and as such would not be binding on a person who is not within the jurisdictional domain of East Pakistan, High Court. Add to this one further circumstance. An appeal had been filed against them for particular decision in the Supreme Court of Pakistan. The Supreme Court of Pakistan had found sufficient reason even at that time to grant leave to re-examine the question. There were provisions in this Constitution which had persuaded all who had read it that the responsibility of legislation or the responsibility of remaining within the four corners of the legislative capacity was the responsibility of the legislature itself. We have, of course, subsequently been wisened about the situation by the Supreme Court of Pakistan as to the nature of the power they exercise but the fact remains that up to the time the Supreme Court had not made the final pronouncement, a proceeding was pending, which had not been decided, against them. A judgment of East Pakistan High Court, no doubt, had been delivered but yet it was an open question as to whether the judgement could withstand the scrutiny of the Supreme Court of Pakistan. Therefore, Sir, in this period between 13th April to 13th May one could not at best say that the Ministers would get second thought about their true position, viz-a-viz, their rights of the Assembly. But one could not say that notwithstanding the fact that final pronouncement had not been made by the highest court of Pakistan, they should have known when even the Supreme Court had not yet finally decided the issue that they were not Members of this Assembly. My submission is, as I have already read that portion of Gohar's Penal Code, that the knowledge that is contemplated by the use of the word 'know' is a knowledge which should be of greater force than what is

contemplated by section 26 of the Penal Code having reason to believe. Therefore, all that could be said was that these gentlemen would have reason to suspect that the Constitutions security that they enjoyed was not as certain as they had thought up to that particular day. But one could not say that these persons had, before the Supreme Court knew, knowledge that the Constitutional position was as such and not otherwise. My submission, therefore, is that the requirement of having knowledge that they have been disqualified had not come into being and, therefore, in the matter of judging the question of penalty one could not, in fairness attribute to them a knowledge which would come either after their own case had been decided or after the decision of the Supreme Court if it lays down a law of the country which would be binding on all courts under Article 63 of the Constitution.

Now the reason for my emphasising this point is this. Article 104, subclause (3) would make them liable to the penalty only if it is shown that they had knowledge that they were disqualified to be or were disqualified from being members of the Assembly on which they were sitting or voting. This would require a finding about their knowledge. My submission is that that finding being pre-requisite to the imposition of penalty that knowledge shall have to be proved in the circumstances and the circumstances being as they are it could not in fairness be attributed to them at a time when their own cases are pending and at a time when the Supreme Court had not finally pronounced on the matter. Then there is the authority of the judgement of the Supreme Court and therefore, of course, one can say with confidence that if these persons had participated in voting after that particular date, then one can certainly attribute to them a knowledge that they had ceased to be the members and yet they were going on with something which they should not have done. This reference was to the question of fact. Further question whether they had in fact participated in voting after that particular date and even the other question whether they did participate in voting prior to those occasions, say between 13th April and 13th May, these questions of facts, Mr. Speaker, you will determine from your own record of this Assembly. On that I can be of no assistance to you. But the legal position, in my humble understanding, is such as I have submitted before you.

Mr. Senior Deputy Speaker : Under Article 111 of the Constitution this matter has been taken out of the jurisdiction of the courts. Now, we are left with the House and the Speaker. The question is, who is to decide it. If you spell out of the jurisdiction of the Speaker on the ground that it being a point of order, he has to decide it, then it appears to be alright. But if you spell out of a breach of privilege, and for that purpose rules provide a different procedure, where the House is the supreme authority.

Advocate-General : That is why before making my submission I formulated the question and th question as I saw and could understand was that a Member of this Assembly had raised a question that the Speaker should enforce a penalty against such Ministers who had participated in voting after they had become disqualified from voting and it was raised as a point of order. My submission was based on the assumption that it was a point of order which had been raised. Now, it is true that on the same cause of action two types of motions may be made. For instance, I may give a very extreme example, if a theft takes place in my house, I may file a report against the thief. That would be a criminal action. I may file a civil case, that is also to be maintainable. Therefore, some set of facts may be brought to the notice of the Speaker as a point of order and once it is brought out as a point of order, then you are duty bound under Rule 156 to decide that point of order, in which case it shall be your domain. But had it been brought out as a point of privilege, then the rules that pertain to privilege motion would come into operation. My submission is that this having been brought out as a point of order it was up to you to decide it as a point of order.

The other question, not havnig arisen, I have not made any submission regarding that aspect of the matter. Should you want me to make my submission on that aspect of the matter, then I would be most willing to make my submissions.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ۔۱)—جناب سپیکر—مجھے فاضل ایڈووکیٹ جنرل صاحب کی بحث کے اکثر حصوں سے اتفاق ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ اس مسئلے کے متعلق عدالتی کارروائی نہیں ہو سکتی ہے۔ آرٹیکل ۱۱۱ کے تحت انکی بحث کا یہ حصہ درست ہے، انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ اس کا فیصلہ پوائنٹ آف آرڈر کی رو سے جناب سپیکر آپ فرمائیں گے۔ مجھے اس بات سے بھی ان کے ساتھ اتفاق ہے۔ جناب والا۔ مجھے اس بات سے بھی اتفاق ہے کہ ۱۳ اپریل سے پہلے غالباً ہمارے وزراً صاحبان یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ ممبر ہیں یا کہ ان کی رکنیت جب سے انہوں نے وزارت کا حلف اٹھایا تھا ختم ہو گئی۔ مجھے ان سے اتفاق ہے کہ جب تک ایک رائج الوقت قانون کو کوئی competent عدالت کالعدم قرار نہ دے دے اس کے مطابق عمل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مجھے فاضل ایڈوکیٹ جنرل کی اس پوزیشن سے اختلاف ہے جو انہوں نے ۱۳ اپریل کی مدت سے لیکر ۱۳ مئی کی مدت کے متعلق اختیار فرمائی ہے، میں اسی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔

جناب والا۔ فاضل ایڈووکیٹ جنرل صاحب نے قبول کیا ہے کہ ۱۳ اپریل کے بعد وزراً اس ایوان کے رکن نہیں رہے اور ان سے پیشتر ایوان میں چند دن ہوئے جبکہ پوائنٹ آف آرڈر پیش ہوا تھا تو میرے محترم دوست شیخ مسعود صادق نے یہ اعلان کیا تھا کہ وہ سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بعد اس ایوان کا رکن نہیں ہے۔ نہ صرف انہوں نے اپنی طرف سے اعلان کیا تھا بلکہ دوسرے وزراً صاحبان کی طرف سے انہوں نے یہی پوزیشن اس ایوان کے سامنے رکھی تھی اور آج میرے محترم دوست ایڈووکیٹ جنرل صاحب نے بھی یہی پوزیشن اختیار کی ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بعد ہمارے یہ وزراً اس ایوان کے رکن نہیں رہے۔ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بعد جو صرف تین وزراً کے خلاف صادر ہوا ہے۔ (اس میں فریق مقدمہ تین مرکزی وزرا تھے اور ہمارے وزرا صاحبان اس میں فریق مقدمہ نہیں تھے)۔ وہ judgment in rem ہے۔ اور judgment in person re m نہیں ہے۔ سپریم کورٹ کی judgment یا فیصلہ judgment in rem ہے اور ان پر اس کی پابندی لازمی ہے۔ تو جن قانونی نکات اور واقعات کی بنا پر یہ judgment یا فیصلہ صادر ہوا ہے۔ انہیں قانونی نکات اور واقعات کی بنا پر ڈھاکہ ہائی کورٹ کا فیصلہ صادر کیا گیا تھا۔ فریق بھی وہی ہیں۔ اگر سپریم کورٹ کا

فیصلہ judgment in rem ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ڈھاکہ ہائی کورٹ کی judgment کو judgment in rem تسلیم نہ کیا جاوے اور اگر ہم ان دلائل کے ماتحت ڈھاکہ ہائی کورٹ کی judgment کو judgment in rem تسلیم کرتے ہیں تو پھر ان وزرا صاحبان پر پابندی عائد ہوتی تھی کہ وہ اس judgment کے ماتحت اپنے ووٹ کا استعمال اس ایوان میں نہ کریں جہاں تک لفظ knowing کے مطلب کا تعلق ہے مجھے کسی حد تک بلکہ بہت حد تک اپنے فاضل دوست ایڈووکیٹ جنرل سے اتفاق ہے لیکن judgment in rem کے ہوتے ہوئے ، انکو یہ علم ہو چکا تھا کہ ایک competent کورٹ نے constitution کے ایک واضع نقطے کے متعلق حکم صادر کر دیا ہے جس کا تعلق نہ صرف ان تین وزرا سے تھا بلکہ اس ملک کے تمام وزرا کے ساتھ ہے ۔ یہ بات ان کے علم میں اس روز آ چکی تھی جس روز کہ judgment اخبارات میں شائع ہوئی تھی ۔ اس کا پورا پورا علم ان کو ہو چکا تھا کہ وہ ممبر نہیں ہیں محض وزراً ہیں ۔

اس لئے جناب والا ۔ جس حد تک اس امر کا تعلق ہے کہ ۱۳ اپریل سے ۱۳ مئی تک ہمارے محترم وزراً کو یہ علم نہیں تھا وہ یقیناً غلط ہے ۔ اور یہ کہ وزراً صاحبان زیادہ سے زیادہ جیسا کہ محترم ایڈووکیٹ جنرل نے کیا ہے شک کر سکتے تھے غلط ہے ۔ میں یہ کہوں گا کہ ان کو یہ یقین کی حد تک علم تھا کہ اس فیصلے کی پابندی ان پر لازم ہے ۔ یہ میں نہیں کہتا کہ جیسے کہ مشرقی پاکستان کے ایک وزیر صاحب نے کہا تھا کہ جس وقت انہوں نے حلف اٹھایا تھا اس وقت انہیں معلوم تھا کہ وہ ایوان کے رکن نہیں رہے ۔ بیشک اس کا انہیں علم نہیں ہوگا ۔ تاہم ۱۳ اپریل کو جب ڈھاکہ ہائی کورٹ کا صادر کردہ فیصلہ شائع ہوا اس وقت انہیں علم ہو گیا تھا ۔ اور آرٹیکل ۱۰۳ کے تحت انہوں نے اگر اپنا ووٹ استعمال کیا ہے تو آرٹیکل مذکورہ کی سب کلاز ۳ کی خلاف ورزی کی گئی ہے اور وہ اس تاوان کی ادائیگی کے ذمہ دار بن جاتے ہیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Read Article 63, and 100.

Khawaja Muhammad Safdar : "Any decision of Supreme Court shall, to the extent that it decides a question of law or is based upon or ennunciates a principle of law, be binding on all other Courts in Pakistan".

یہی میں نے عرض کیا تھا ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : 'On a question of law'. If it enunciates a principle of law it shall be binding. Now compare it with Article 100.

Khawaja Muhammad Safdar : 'Subject to Article 63, any decision of a High Court shall, to the extent that it decides a question of law or is based

upon or enunciates a principle of law, be binding on all other Courts that are subordinate to it".

Mr. Senior Deputy Speaker : In both the cases the two characteristics which are universal have been pointed out-the principle or the question of law. But in one case it has been definitely laid down that it will be binding only on subordinate courts. In the other case this has not been stated. In the circumstances how can you say that the judgment of the Dacca High Court applies to the whole of Pakistan ?

Khawaja Muhammad Safdar : A principle of law has been laid down by the Dacca High Court.

Mr. Senior Deputy Speaker : That principle of law is binding on the Courts of East Pakistan.

Khawaja Muhammad Safdar : That gives ample knowledge to the Members that such and such a decision has been taken on a particular point of law by a competent High Court.

Mr. Senior Deputy Speaker : But then they are not bound by it.

Khawaja Muhammad Safdar : That's right. They are not bound.

Mr. Senior Deputy Speaker : They can refuse its correctness.

Khawaja Muhammad Safdar : But they had the knowledge. Their acceptance or rejection is not very material here. The only word used is 'knowing'. Knowledge is only an ingredient.....

Mr. Senior Deputy Speaker : It is a penal clause. It must be construed very strictly.

Khawaja Muhammad Safdar : After the Dacca High Court decision my friends had the knowledge that this question has been decided by a competent court and they should be very careful and they should not use their vote here. Of course they are here to participate in the deliberations of the House but not to vote. (Interruptions).

(At this stage Mr. Iftikhar Ahmad Khan rose to speak).

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member may please say only about 'knowing'.

مسٹر افتخار احمد خان— میں بغیر تمہید کے بات نہیں کر سکتا ، تھوڑی سی تمہید باندھ لینے دی جائے (قہقہہ) ۔ جناب والا ۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے اس ایوان میں دس کروڑ کی رقم ان وزراء کی ضمانت میں چھوڑی گئی ہے ، انہیں پانچ سو روپیہ یومیہ کا جرمانہ بغیر کسی حیل وحجت کے ادا کرنا ہے ، انہیں از خود اس کو ادا کرنا چاہئے ۔ اگر قانون کی رو سے ہم جرمانہ لگاتے ہیں تو انہیں خوشی خوشی ادا کر دینا چاہئے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I am very sorry. That is not relevant.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : I am coming to the relevant point of law.

Mr. Senior Deputy Speaker : Please take your seat. You are not coming to the point.

مسٹر افتخار احمد خان— اب سوال یہ ہے کہ فاضل ایڈووکیٹ جنرل نے فرمایا ہے کہ ہمارا پوائنٹ ووٹنگ سے متعلق ہے ۔ میں نے اس دن عرض کیا تھا کہ پوائنٹ ہمارا ووٹنگ سے متعلق نہیں ہے ، میں

نے اعتراض اس وقت تک نہیں اٹھایا جب تک انہوں نے یہ موقف نہیں لیا کہ ہم اس ایوان کے ممبر ہیں ۔ اس وقت میں نے سوال اٹھایا انہوں نے چونکہ ووٹنگ میں حصہ لیا ہے لہذا یہ موقف اسی قدر جرم ہے جس قدر یہاں بیٹھنا ۔ ۱۳ اپریل کو انہیں ا س کا کامل علم تھا یہ میرے پاس ۶ اپریل کا اخبار ہے ۔ ملاحظہ فرمائیے ۔ اس کی سرخی ہے ۔

'Three Central Ministers unseated....President's Order held void....Dacca High Court Judgment....A Special Bench of the Dacca High Court today declared the Presidential Order, which allowed the Members of the National and Provincial Assemblies to retain their Assembly seats on appointment as Minis ters, as 'void and inoperative and *ultra vires* of the Constitution".

چنانچہ جناب والا ۔ ۵ تاریخ کو فیصلہ ہوا اور ۶ تاریخ کے اخباروں میں یہ فیصلہ آ گیا ۔ یہ ڈھاکہ ہائی کورٹ کے فیصلہ کی خبر ہے ۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کانسٹی ٹیوشن کی ایک interpretation ایسٹ پاکستان میں ہو تو دوسری ویسٹ پاکستان میں ہو ۔ جب ڈھاکہ ہائی کورٹ نے کانسٹی ٹیوشن کی interpretation دے دی تو انہیں اس کا علم ہو جانا چاہئے تھا چنانچہ انہیں اس کا علم ہو گیا ۔ ۶ اپریل ہی کو انہیں اس کا پتہ ہو چکا تھا کہ ان کو یہاں بیٹھنے کا اختیار نہیں ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker—You are not clear. Please resume your seat. Yes, Mr. Sohail.

Mr. S. M. Sohail (KARACHI-II)—Mr. Speaker, Sir, after the ruling given in the judgement of the Supreme Court, the interpretation is clear, so far as the question of law is concerned, that the Presidential Order was void *ab initio* and the Ministers ceased to be Members from the day, they took the oath of office. Now Sir, the only cover that is provided to them is the expression 'knowledge'. That is, they will be deemed to have attracted the penal clause if they sit or vote knowing that they are no more members. That is the simple word which we have to interpret.

Now Sir, we all know that in the case of knowledge, it is a question of fact. It is not a question of law, and the Advoacate-Genearal, was very right in saying that the question of knowledge will have to be inferred from the circumstances and the *bona-fides* of the case. That will decide the question of knowledge. Now sir, the word *bona-fide* has been defined. It is an expression which is known to law *bona-fide* is an act which is done after taking due care and caution. If an act has been done after taking due care and caution, and if even after that there has been a mistake, then the person, who may act, is covered by *bona fide* and will not be taken to task for having infringed it. In this where are the fides. ? The question is of the interpretation of law, not of each member having retained his seat. It is not a question whether the Dacca High Court ruling is binding on each Minister here or not. The question is that each Minister had to search his heart, after the Dacca High Court ruling to decide for himself as to what he thinks of the legal position. The Dacca High Court has very clearly given sound reas oning for what it has held. What the Minister have done in this ? They have made their option. They say we have considered that ruling, we have considered the Presidential Order, we have considered the Constitution and we take a calculated risk, and they say we are right. This is the interpretation of law and this is correct and we take this calculated risk

if we are right, we are right, If we are wrong, we shall pay. That Sir is the position and there is no other way out of it. How can we possibly say Sir that the Ministers took *bona fide* action, having taken due care and caution? sir, it is a very old addage. Discretion is the better part of valour.

After having read the Judgment if the Ministers had made their position clear and had said Sir, this is the judgment provisionally we sit here as Ministers but we make it clear that we are not sitting here as members till such time as the position is made clear by the Supreme Court; they would have been protected. But if they say 'We have read the Dacca High Court ruling; we assume to ourselves the decision that we are right, and that we are entitled to sit here in this House by virtue of being members according to the legal position', no defence is left to them. They have taken a calculated risk and if that risk goes against them, they have no defence.

Sir, section 100 of the Constitution where it says that the ruling of the Dacca High Court are binding on the subordinate courts, it does not state that in the rest of the territories it has got no meaning. It has got a meaning particularly when necessary. In this case what was the position ? Central Ministers were unseated. The Central Ministers belong to the whole of Pakistan. The question of law was involved. That was decided. After that, I would submit, in respect that a Minister occupies a very high position, a very high office, and certainly he has to introspectively think for himself as to what he is going to do after that ruling. If he takes a decision, which is against that direction, at least a direction from a High Court, then he knowingly takes a risk. He takes a decision for which he will be accountable. If that decision is wrong, Sir, he cannot be lightly let off by saying that it was not binding on him and, therefore, not being binding on him, he did not consider it worthwhile to read the judgment, and not having read the judgment, he took a decision.

I think Sir that is the correct position.

Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon: (HYDERABAD I)—The Advocate-General, Sir, rightly pointed out that the emphasis is on the word 'knowledge' and the word knowledge will connot deliberateness, full possession of the facts, and what we call in criminal law, the gulilty knowledge. As Sir has been pointed out by you, and a partinent question has been put to the Leader of the Opposition, the difference between the two Articles, i.e. 63 and 100, is this. Article 63, along with Article 100 says—

> "Any decision of the Supreme Court shall, to the extent that it decides a question of law or is based upon or enunciates a principle of law, be binding on all other Courts in Pakistan".

Then Sir, Article 64 says—

> "All executive and judical authorites throughout Pakistan shall act in aid of the Supreme Court".

And, Mr. Speaker, you will find that such words or any such clause or a separate Article is totally conspicuous by its absence so far as the interpretation of the law by the High Court is concerned. Here the interpretation of law even binds all the executive and judicial Authorities, and Article 64 says that both the authorities shall act in aid of the Supreme Court.

Then Sir, my second contention is that let us assume that the decision of the Dacca High Court against the three Ministers was not further taken up by the three Ministers to the Supreme Court. What would have been the position ? The three Ministers would have been disqualified. But that decision because by virtue of Article 100 does not bind any executive or judicial authority here would still be ignored, and the Ministers would have continued to remain as Ministers, quite competent to attend as Ministers and vote as Members of the Assembly. It is only the decision of the Supreme Court, which has given the status of universality to the decision of the Dacca

High Court and not otherwise. Therefore, Sir, my submission is that short of the confirmation by the Supreme Court, the decision would have remained a decision binding on those concerned only in East Pakistan and not in West Pakistan, and the Ministers of West Pakistan would have been free to act even in direct, utter disregard of that decision.

In this context my submission is that any Minister could very well say 'well' , here is a decision of the Dacca High Court, discretion is with my own knowledge of law, I feel this decision is wrong and perverse, that the Presidential Order is correct, and therefore, I hold, in my discretion, to ignore it and not to obey it. This discretion of his, this decision of his, will totally take away the basis of the whole question that he was voting deliberately or with the consciousness or with the knowledge or with the guilty mind that he is disqualified because of the Dacca High Court decision. My submission is that even after the decision of the Dacca High Court, if any Minister has decided to ignore it and voted in the Assembly, he has not done it with the knowledge that he is doing wrongly, that his action is wrong, or the order of the President is *ultra vires* of the powers of the President vested in him under the Constitution.

Therefore, considering all the circumstances together one can unhesitatingly come to the decision that so far as the Dacca High Court was concerned, its decision was not binding on any Member, Minister, Speaker or an executive or judicial authority. That deliberateness, that deliberate action has only come in after the decision of the Supreme Court and the penalty will have to be levied or incurred only after the date of the decision of that Court.

میاں محمد یاسین خاں وٹو (منٹگمری— ۴) : جناب والا ۔ میرے دوست مسٹر سہیل صاحب نے یہ فرمایا ھے کہ knowledge کے لئے *Bona fide* ھونا ضروری ھے ۔ اور *Bona fide* کا ترجمہ انکی نیک نیتی سے کیا جا سکتا ھے ۔ اور وزراٗ کو اپنی نیک نیتی ثابت کرنے کے لئے انہوں نے وزراٗ پر یہ پابندی عائد کی ھے کہ انہیں چاھئے یہ تھا کہ وہ ڈھاکہ ھائی کورٹ کے فیصلے کو لیکر بیٹھتے ۔ اس پر غور کرتے اور پھر فیصلہ کرتے کہ آیا وہ ڈھاکہ ھائی کورٹ کے فیصلے کو ماننے کے لئے تیار ھیں یا نہیں اور اگر ان لوگوں نے یہ نہیں کیا اور ڈھاکہ ھائی کورٹ کا فیصلہ نہیں مانا ھے ۔ تو انکے علم میں آ گیا ھے ۔ اور انکی *Bona fide* یا نیک نیتی مشکوک ھو گئی ھے میں یہ عرض کرونگا کہ میرے فاضل دوست نے جو کچھ فرمایا ھے وہ تو قانون کے الفاظ میں ھمیں صحیح بات نظر آتی ھے اور نہ ھی وہ آئین کی رو سے میں کہیں بات نظر آتی ھے ۔ کیونکہ اگر نیک نیتی سے مراد یہ بات لے لی جائے ۔ جو کچھ میرے فاضل دوست نے فرمایا ھے ۔ تو اسکا مطلب یہ ھوگا کہ وزراٗ کو ھم یہ اختیار دے دیتے ھیں کہ ایک علاقے کی ھائی کورٹ کے فیصلے پر judges کی حیثیت سے بیٹھیں ۔ کہ آیا یہ فیصلہ درست ھے کہ نہیں ، اور آیا وہ اسے تسلیم کرنے کو تیار ھے ھیں کہ نہیں ۔ جبکہ ابھی تک خود اس صوبے کی ھائی کورٹ میں وہ مسئلہ

زیر بحث ہے اور زیر تجویز ہے ۔ اور جبکہ ابھی تک اسی ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف یہ اپیل سپریم کورٹ میں زیر تجویز ہے ۔ گویا ہم اپنے علاقے کی ہائی کورٹ اور ہم اپنے سپریم کورٹ سے بھی زیادہ اختیارات ان لوگوں کو دینا چاہتے ہیں ، جن لوگوں کو ایسے اختیارات آئین اور قانون یا اور کوئی چیز نہیں دیتی اور دوسری چیز یہ ہے کہ ہم ان پر وہ ذمہ داری ڈالنا چاہتے ہیں جو ذمہ داری آئین اور قانون ان پر کسی طرح سے بھی نہیں ڈالتا ۔ اب جناب والا ۔ آرٹیکل ۱۰۰ اور ۶۳ کے متعلق مجھ سے پہلے بہت کچھ کہا جا چکا ہے اور آرٹیکل ۱۰۰ صرف ایک صوبے کے لئے ہے کہ ہائی کورٹ کا فیصلہ قانون کے مطابق صوبے کی حد تک عدالتوں پر حاوی ہوگا ۔ اور اس طرح سپریم کورٹ کا فیصلہ سارے پاکستان پر حاوی ہوگا ۔ میں جناب والا ۔ یہاں یہ عرض کرونگا کہ ایک مسئلہ جو مشرقی پاکستان ہائی کورٹ نے فیصلہ کیا ہے ، اگر دوسرے دن مغربی پاکستان ہائی کورٹ میں آ جائے ۔ تو کیا ہم اس سے یہ مطلب لیں کہ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کا قطعاً یہ اختیار نہیں رہ جاتا ۔ کہ وہ مشرقی پاکستان ہائی کورٹ کے فیصلے سے اختلاف کرے ۔ میرے خیال میں جناب والا ۔ آئین کے مطابق واضح الفاظ ہیں کہ دونوں ہائی کورٹس کو اپنی اپنی جگہ پر فیصلہ دینے کا اختیار ہے ۔ اور ایکدوسرے سے اختلاف کرنیکا اختیار ہے اور انکے فیصلے جہانتک قانون کا مسئلہ ہوگا ۔ مثلاً ہماری ہائی کورٹ اگر یہ فیصلہ دیتی ہے کہ وہ Presidential order جو ہے ۔ وہ Valid ہے ۔ مشرقی پاکستان ہائی کورٹ کا فیصلہ ہے کہ وہ Void ہے ۔ کیا ہمارے صوبے میں ہم اس فیصلے کے پابند ہوئے ۔ یا اس فیصلے کے پابند ہوئے ۔ جناب والا ۔ جواب صاف ہے کہ ہم یقیناً مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے فیصلے کے پابند ہوئے ۔ اور پھر جناب والا ۔ جو سپریم کورٹ کا فیصلہ آ گیا ۔ تو یقینی طور پر کوئی مسئلہ رہ ہی نہیں گیا ۔ کیونکہ پھر توسوال پیدا ہی نہیں ہوتا ، جیسا کہ میں نے اس سے پہلے عرض کیا تھا کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ ایسا فیصلہ ہے ۔ جو دونوں جگہ پر حاوی ہے ۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد در اصل وہ knowledge اور وہ علم شروع ہوتا ہے ۔ جسے *Malafide* ہم کہہ سکتے ہیں ۔ اگر اس فیصلے کے بعد وہ Claim کرتے ہیں کہ ہم منسٹرز ہیں ۔ اس سے پہلے مغربی پاکستان ہائی کورٹ رہتی تھی ۔ سپریم کورٹ آف پاکستان رہتی تھی اور جسطرح ایڈووکیٹ جنرل صاحب نے فرمایا ہے ۔ کہ اس مسئلہ پر عام طور پر اختلاف رائے تھا کہ یہ جو آرڈر ہے یہ Valid ہے یا نہیں ہے ۔

Minister of Railways (MR. ABDUL WAHEED KHAN): Sir, there is hardly any scope for adding to the debate that has already taken place here. I will submit only one word because the point that I wanted to made out has very clearly and convincingly been brought out by Mr. Memon and Mr. Yasin Watto. I want to draw your attention to only one point. Mr. Sohail has laid great importance on the word "known" that it is a factual position. The Advocate-General has also stated this position that if a member has, knowingly that he is not a member, participated in the proceedings of the House then he is committing an offence. Thus both of them say that the word 'know' here is a reflectory factual situation. It is here that I, unfortunately, differ with both my friends. Every word that is used in a provision of law has got a legal significance. When we say the word 'know', it is not a factual position and if it is not a factual position, as I have just proved, the question of *Malafide* or a *Bona-fide* does not arise. Why it is not a factual position ? The factual position would have been this that if an order passed by a High Court were duly communicated to the Members concerned or in that order it would have been clearly stated that this order applies not only to the Members against whom the petition was filed but also to other members, who stand in similar circum stances and the copy of that judgment was place on the Table of the House in that case it would have been a factual position and we could have said that they are expected to know. Legally, the word 'know' has got a legal significance. If a Member has got some discretion left inspite of the judgment then the legal significance of the word know' is that he can exercise this discretion. If a judgment of a High Court is conveyed to the member then he is left with no discretion. He is supposed to know, he is expected to know and he must know. If he is going against that order then he is making a deliberate breach. He is violating that order of the High Court. He is expected to know that and if he is doing it knowingly and deliberately then that is violation. But if a member has been left with a discretion in law under section 100, which has been read so many times, and that creates some doubt in his mind then the judgment of the High Court of East Pakistan is not binding on the member just as it is not binding on the High Court of West Pakistan. The question to be seen is whether West Pakistan High Court could have given a different judgment from East Pakistan High Court or not. If the position were what Nawabzada Iftikhar has stated that the West Pakistan High Court was bound to give the same judgment as given by the East Pakistan High Court then, of course, they were expected to know. But the position is not this. The West Pakistan High Court has refused to give an injunction on the ground that the copy of the judgment was not given to this High Court and similarly a copy of the judgment was not placed on the Table of the House. Only on the basis of newspapers they are not expected to know certain things.

Nawabzada Iftikhar Ahmed Khan—Mr. Speaker, will you please tell the Minister that High Court judgments are not circulated for information.

Minister of Railways—They don't circulate but the East Pakistan High Court said that in view of the non-existence of the judgment in the Court they could not give an injunction. Is it a fact or not ?

I mean to say that the members, unless they are conveyed the order of the High Court or unless it is proved that the order of the High Court of East Pakistan was binding on West Pakistan, are left with a discretion. It could have been that the West Pakistan High Court would have given a different judgment. So, as long as the members are left with a discretion they are not expected to know it deliberately and convincingly whether any *ma'a fide* intention is attached to their action. But after the judgment of the Supreme Court the situation has changed and it comes under section 63. If after that they had acted in a manner then of course they were supposed to know and in that case the factual position would have come.

To sum up, my submision is that the word 'know' is not only a factual position but has also got a legal significance and as long as the discretion was left to the members to take the other view they were not expected to know that they were not members of the House.

نوابزادہ افتخار احمد خاں— دو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ۔ ایک qualified اور ایک disqualified جو judgmoat ہے ۔ ہائی کورٹ کی یا سپریم کورٹ کی انہوں نے کہا ہے ۔ Disqualifiy یہاں سوال ہے کہ Whether they were qualified even to be members or not. Whether they were qualified to sit as members دونوں کے نتائج ایک ہیں ۔ اور qualified اور Disqualified میں مگر تھوڑا سا فرق ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The discussion is closed and the ruling will be given on the 4th July, 1963.

PRIVATE MEMBER'S BUSINESS

Presentation of Reports of the Standing Committees

Mr. Senior Deputy Speaker : Now, we come to the presentation of Reports of the Standing Committees. Yes, Mr. Memon.

The Municipal Administration Ordinance 1960 (*West Pakistan Amendment*) *Bill*, 1963.

Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon—Sir, I present the Report of the Standing Committee on Local Government on the MunicipalAdministration Ordinance, 1960 (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

The Conciliation Courts Ordinance (*West Pakistan Amedment*) *Bill*, 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker—Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo, to present the Report.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo—Sir, I present the Report of the Standing Committee on Local Government on the Conciliation Courts Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

The Caste Disabilities Removal (*West Pakistan Amendment*) *Bill* 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker : Yes, Mr. Saadi.

Amir Habibullah Khan Saadi—Sir , I present the report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs of the Caste Disabilities Removal (West Pakistan Amendment) Bill , 1963.

The West Pakistan Muslim Personal Law (*Shariat*) (*Amendment*) *Bill*, 1963

Mr. Senior Deputy Speaker—Yes, Chaudhri Muhammad Ibrahim.

Chaudhri Muhammad Ibrahim :Sir, I present the Report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan Muslim Personal Law (Shariat) (Amendment) Bill, 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker : The Report is presented.

The N.-W.F.P., Sugar Factories Control (*West Pakistan Amendment*) *Bill*, 1963

Mr. Senior Deputy Speaker—Yes, Mr. Abdur Raziq.

Mr. Abdur Raziq Khan : Sir, I present the Report of the Standing Committee on Food and Agriculture on the N.-W.-F.P. Sugar Factories Control (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker : The Report is presented.

The House now stands adjourned till 8.00 a. m. tomorrow.

(*The Assembly then adjourned till* 8·00 *a. m. on Tuesday, the 2nd July,* 1963)

APPENDIX A

(*Answer to starred question No.* 3551)

(*a*) The number of room coolers (Air Conditioners) purchased by the Government from the year 1958 to 1959 separately.

Answer The year-wise detail of the Window Type Air-Conditioners is as below:—

Year	No. of Window Type Air-Conditioners purchased by the Government	Make
1	2	3
1958	4 Nos.	Filco York
	6 Nos.	Amana.
	3 Nos.	Remigngton.
	42 Nos.	G.E.
Total ..	55	
1959	*Nil.*	
1960	35 Nos.	Remington.
Total ..	35	
1961	*Nil.*	
1962	12 Nos.	Antar.
	20 Nos.	Amana.
	2 Nos.	Tripo cool.
	2 Nos.	Amana.
Total ..	36	
1963	30 Nos.	Amana.
	6 Nos.	Do.
Total ..	36	
Grand Total ..	162	

(*b*) The numbers and designation of the officials who have been provided with room coolers in their offices in each of the year referred in above.

The year-wise detail of the air-conditioners installed in the offices of the various officials is given below :—

Year	Designation of the official	No of Coolers
1	2	3
1958-59 ..	1. Governor, West Pakistan Civil Secretariat ..	1
	2. Martial Law authorities Assembly Chamber ..	2
	3. Chief Secretary	1
	4. Additional Chief Secretary	1
	5. Secretary, Communications and Works	1
	6. Finance Secretary	1
	7. Secretary, Industries	1
	8. Secretary, Law	1
	9. Secretary, Education	1
	10. Secretary, Food	1
	11. Secretary, Health	1
	12. Secretary, Home	1
	13. Secretary, Rehablitation	1
	14. Secretary, Revenue	1
	15. Secretary, Social Welfare	1
	16. Additional Secretary, Commerce and Industry ..	1
	17. Joint Secretary Finance	1
	18. Additional Secretary Food	1
	19. Director-General, Anti-Corruption	1
	20. Economics Advisors	3
	21. Secretary, Provincial Administration	1
	22. Committee Room	1
	23. Cypher Bureau	1
	24. Member, Board of Revenue	1
	25. Inspector-General of Police	1
	26. Deputy Inspector-General, C. I. D.	1
	27. Assistant Inspector-General of Police	1
	28. Inspector-General of Prison	1
	29. Director, Health Services	1
	30. Commissioner, Lahore Division	1
	31. Director of Industries	1
	32. Director, Animal Husbandry	1
	33. Director, Public Relation	1

Years		Designation of the official	No. of Coolers
1		2	3
1958-59— *concld.*	34.	Registrar, Co-operative Society	1
	35.	Director Public Instruction	1
	36.	Director of Excise and Taxation	1
	37.	Labour Walfare	1
	38.	Members Service Commissions	4
	39.	Director, Vaccine Institute	1
	40.	Director, Civil Defence	1
	41.	Chief Engineer (W. P.) (B and R)	1
	42.	Additional Chief Engineer (B & R)	1
	43.	Chief Engineer, Irrigation	1
	44.	Additional Cheif Engineer, Irrigation	3
	45.	Director Food	1
	46.	A. C. E. Electricity	1
	47.	A. C. E. Social Walfare	1
	48.	A. C. E. Irrigation	1
	49.	Controller, Printing and Stationery	1
	50.	Administrator, Village Aid	1
	51.	Principal, Engineering College	1
	52.	Solicitor to Government, West Pakistan ..	1
	53.	Director-General Rangers	1
	54.	Martial Law Administration	1
	55.	Brigadier, General Staff	1
	56.	Martial Law Staff	1
1959-60—	1.	Governor	1
	2.	Martial Law authorities	8
	3.	Chief Secretary	1
	4.	Additional Chief Secretary	1
	5.	Home Secretary	1
	6.	Secretary, Education	1
	7.	Secretary Information	1
	8.	Joint Secretary, Finance	1
	9.	Finance, Secretary	1
	10.	Director-General Anti-Corruption	1

Years	Designation of the official	No. of Coolers
1959-60— *concld.*	11. Administration of Waqfs and Secretary to Government, West Pakistan	1
	12. Secretary Revenue and Rehablitation ..	1
	13. Secretary Irrigation, Communications and Works Department	1
	14. Secretary, Law Department	1
	15. Secretary, Health and Walfare Department ..	1
	16. Commissioner, Development and Secretary Planning and Development Department	1
	17. Secretary Industries	1
	18. Additional Secretary to Government, West Pakistan and Director Food.	1
	19. Members of Public Service Commission ..	3
	20. Cheif Sattlement Commissioner of Pakistan ..	1
	21. Presiding Member, Central (EBDO) Tribunal ..	1
	22. Director-General Rangers	*
	23. Economic/Statistical Advisors	3
	24. Secretariat Committee Rooms	2
	25. A. D. C. to Governor	1
	26. Private Secretary to Governor	1
	27. Secretary Provincial Administration	1
	28. Commissioner, Lahore Division	1
	29. Committee Room, Planning and Development Department	2
	30. Cypher Bureau	1
	31. Interview Room of Public Service Commission ..	1
	32. Deputy Inspector-General C. I. D.	1
	33. Additional Inspector-General of Police ..	1
	34. Inspector-General of Prisons	1
	35. Director Health Services, West Pakistan ..	1
	36. Director of Industries West Pakistan	1
	37. Director of Animal Husbandry West Pakistan ..	1
	38. Director of Public Relation West Pakistan ..	1
	39. Director of Public Instruction, West Pakistan ..	1
	40. Director Excise and Taxation	1
	41. Director of Labour Welfare	1
	42. Registrar, Co-operative Societies	1
	43. Punjab Vaccine Institute	1

Years		Designation of the official	Nos. of Coolers
1959-60—	44.	Directr of Civil Defence	1
	45.	Chief Engineer, West Pakistan B&R Department	1
	46.	Additional Chief Engineer, Central Zone, Lahore	1
	47.	Chief Engineer, Irrigation Department ..	1
	48.	Additional Chief Engineer, Irrigation	2
	49.	Additional Chief Engineer, Social Welfare Works Organization	1
	50.	Additional Chief Engineer, Floods (OSD) Irrigation	1
	51.	Controller of Printing and Stationery ..	1
	52.	Administrator, Village Aid, West Pakistan ..	1
	53.	Principal, Government College of Engineering and Technology	1
	54.	Solicitor to Government, West Pakistan ..	1
	55.	Officers Mess of West Pakistan Rangers ..	1
	56.	Chief Electric Inspector	1
	57.	Martial Law Administration	1
	58.	Brigadier General Staff	1
	59.	Martial Law Staff	1
	1.	Governor	1
	2.	Martial Law authorities	8
	3.	Chief Secretary	1
	4.	Additional Chief Secretary	1
	5.	Home Secretary	1
	6.	Secretary Education	1
	7.	Secretary Information	1
	8.	Joint Secretary Finance	1
	9.	Finance Secretary	1
	10.	Director-General Anti-Curruption	1
	11.	Administration of Waqfs and Secretary to Government West Pakistan	1
	12.	Secretary Revenue and Rehabilitation ..	1
	13.	Secretary Irrigation Communications and Works Department	1
	14.	Secretary Law Department	1
	15.	Secretary Health and Welfare Department ..	1
	16.	Commissioner, Development and Secretary Planning and Development Department ..	1
	17.	Secretary Industries .. .. —	

Years		Designation of the official	Nos. of Collers
1		2	
1959-60—*contd.*	18.	Additional Secretary to Government West Pakistan and Director Food.	1
	19.	Members of Public Service Commission ..	3
	20.	Chief Settlement Commissioner of Pakistan ..	1
	21.	Presiding Member, Central (EBDO) Tribunal ..	1
	22.	Director, General Rangers	*
	23.	Economic/Statistical Advisers	3
	24.	Secretariat Committee Room	2
	25.	A. D. C. to Governor	1
	26.	Private Secretary to Governor	1
	27.	Secretary Provincial Administration	1
	28.	Commissioner, Lahore Divison	1
	29.	Committee Room, Planning and Development Department	2
	30.	Cypher Bureau	1
	31.	Interview Room of Public Service Commission ..	1
	32.	Deputy Inspector-General C. I. D.	1
	33.	Additional Inspector General of Police ..	1
	34.	Inspector-General of Prisons	1
	35.	Director, Health Services West Pakistan ..	1
	36.	Director of Industries West Pakistan	1
	37.	Director of Animal Husbandry West Pakistan ..	1
	38.	Director of Public Relation West Pakistan ..	1
	39.	Director of Public Instructions West Pakistan ..	1
	40.	Director Exise and Taxation	1
	41.	Director of Labour Welfare	1
	42.	Registrar Co-operative Societies	1
	43.	Punjab Vaccine Institute	1
	44.	Director of Civil Defence	1
	45.	Cheif Engineer West Pakistan B&R Department	1
	46.	Additional Cheif Engineer Central Zone, Lahore ..	1
	47.	Cheif Engineer, Irrigation Department ..	1
	48.	Additional Cheif Engineer, Irrigation.. ..	3
	49.	Additional Cheif Engineer, Social Welfare Works Organization	1
	50.	Additional Cheif Engineer, Floods (OSD) Irrigation	1

Years		Designation of the official	Nos. of Coolers
1		4	3
1959-60— *concld.*	51.	Controller of Printing and Stationery ..	1
	52.	Administrator, Village Aid, West Pakistan ..	1
	53.	Principal, Government College of Engineering and Technology	1
	54.	Solicitor to Government, West Pakistan ..	1
	55.	Officers Mess of West Pakistan Rangers ..	1
	56.	Chief Electric Inspector	1
1960-61—	1.	Governor	1
	2.	Martial Law authorities	9
	3.	Chief Secretary	1
	4.	Additional Chief Secretary	1
	5.	Home Secretary	1
	6.	Secretary Education	1
	7.	Secretary Information	1
	8.	Secretary Finance	1
	9.	Secretary Irrigation Communications and Works	1
	10.	Secretary Law	1
	11.	Secretary Health	1
	12.	Secretary Industries and Commerce	1
	13.	Secretary Agriculture	1
	14.	Secretary Revenue and Rehabilitation ..	1
	15.	Commissioner, Development and Secretary, Planning and Development	1
	16.	Chief Administrator of Auqaf and Secretary Auqaf	1
	17.	Additional Secretary and Services and General Administration Department	1
	18.	Additional Secretary, Finance	1
	19.	Joint Secretaries, Finance	2
	20.	Members Public Service Commission	3
	21.	Director -General Rangers	1
	22.	Secretariat Committee Room	2
	23.	A. D. C. to Governor	1
	24.	Private Secretary to Governor	1
	25.	Committee Room Planning and Development Department	2
	26.	Commissioner Lahore Divison	1

Years		Designation of the official	Nos. of Coolers
1		2	3
1960-61— *contd.*	27.	Cypher Bureau	1
	28.	Interview Room of Public Service Commission ..	1
	29.	Additional Inspector-General of Police ..	1
	30.	Deputy Inspector-General C. I. D.	1
	31.	Director of Health Services	1
	32.	Punjab Vaccine Institute	1
	33.	Chief Engineer (B&R)	1
	34.	Chief Engineer Irrigation	1
	35.	Principal Government College of Engineering and Technology Lahore	1
	36.	Officers Mess of West Pakistan Rangers ..	1
	37.	Additional Secretary to Government West Pakistan and Director Food	1
	38.	Commissioner Co-operative Societies	1
	39.	Director of Industries	1
	40.	Director of Animal Husbandary	1
	41.	Director of Public Relation	1
	42.	Director of Public Instruction	1
	43.	Director of Excise and Taxation	1
	44.	Director of Labour Welfare	1
	45.	Inspector-General Prisons	1
	46.	Director, Reclamation and Probation	1
	47.	Chief Conservator of Forests	1
	48.	Director of Anti-Corruption	1
	49.	Director of Technical Education	1
	50.	Advocate-General West Pakistan	1
	51.	Mr. Y. M. Liu International Sanitary Engineer, W. H. O.	1
	52.	Director of Civil Defence	1
	53.	Additional Chief Engineer, B&R Central Zone, Lahore	1
	54.	Additional Chief Engineer, Irrigation	3
	55.	Additional Chief Engineer, Social Welfare Works Organization B&R West Pakistan, Lahore ..	1
	56.	Additional Chief Engineer (Floods)	1
	57.	Controller Printing and Stationery	1
	58.	Administrator Village-Aid West Pakistan ..	1

Years		Designation of the official	Nos. of Coolers
1		2	3
1960-61— *concld.*	59.	Solicitor to Government, West Pakistan ..	1
	60.	Chief Electric Inspector	1
	61.	Chairman, Commission for the Eradication of Social Evils	1
1962	1.	Governor	1
	2.	Chief Secretary	1
	3.	Additional Chief Secretary..	1
	4.	Secretary Irrigation and Power	1
	5.	Secretary Communications and Works ..	1
	6.	Secretary Education	1
	7.	Secretary Health	1
	8.	Secretary Corporation, Labour and Welfare ..	1
	9.	Secretary Agriculture	1
	10.	Additional Secretary Food	1
	11.	Secretary Industries	1
	12.	Revenue and Rehabilitation Department ..	5
	13.	Home Secretary	1
	14.	Additional Secretaries Finance	2
	15.	Secretary Finance	1
	16.	Additional Chief Secretary Planning and Development	1
	17.	Secretary Law..	1
	18.	Chief Administrator and Secretary Auqaf ..	1
	19.	Secretary Information	1
	20.	Secretary Basic Democracies	1
	21.	Chairman and Member Public Service Commission	4
	22.	Interview Room of Public Service Commission ..	1
	23.	Director-General Rangers	1
	24.	Secretariat Committee Room	2
	25.	A. D. C. to Governor	1
	26.	Private Secretary to Governor	1
	27.	Committee Room of the Planning and Development Departments	2
	28.	Commissioner Lahore Division	1
	29.	Cypher Bureau	1
	30.	Officers Mess of West Pakistan Rangers ..	1

Years	Designation of the official	Nos. of Coolers
1	2	3
1962—*concld.*		
	31. Director of Industries	1
	32. Director of Labour Welfare	1
	33. Director of Technical Education	1
	34. Advocate-General, West Pakistan.	1
	35. Mr. Y. M. Liu, International Sanitary Engineer W. H. O.	1
	36. Director, Civil Defence	1
	37. Controller, Printing and Stationery ..	1
	38. Solicitor to Government, West Pakistan ..	1
	39. Chairman, Industrial Court, West Pakistan, Lahore	1
	40. Economic Statistical Advisors in Planning and Development Department	2
	41. Punjab Vaccine Institute	1
	42. Foreign Consultant in Finance Department ..	1
	43. Out Stationed Commissioner except Quetta and Kalat	8
	44. Director Health Services	1
	45. Deputy Inspector-General C. I. D.	1
	46. Additional Inspector-General of Police ..	1

	Allotted	Installed upto 25-6-63.
1962-63		
	Nos.	Nos.
1. GOVERNOR AND HIS STAFF CIVIL SECRETARIAT	3	3
1. Governor	1	1
2. P. S. Governor	1	1
3. A. D. C. to to Governor	1	1
2. MINISTERS AND SPEAKERS PROVINCIAL ASSEMBLY, CIVIL SECRETARIAT.	10	9
1. Minister of Finance, Excise and Taxation	1	1
2. Minister for Revenue and Land Utilization	1	1
3. Minister of Health and Local Government	1	1
4. Minister of Agriculture and Irrigation ..	1	1
5. Minister of Education	1	1
6. Minister of Co-operative Labour and Social Welfare.	1	1
7. Minister of Railways	1	1
8. Minister of Communications and Works ..	1	1
9. Speaker Provincial Assembly.. ..	1	1
3. RESIDENCES OF MINISTERS AND SPEAKERS (ONE EACH).	10	10
1. Minister of Revenue and Land Utilization	1	1
2. Minister of Health and Local Government	1	1
3. Minister of Agriculture and Irrigation ..	1	1
4. Minister of Education	1	1
5. Minister of Labour and Social Welfare ..	1	1
6. Minister of Railways	1	2
7. Minister of Communications and Works ..	1	2
8. Minister of Finance Excise and Taxation	1	..
9. Speaker of Provincial Assembly ..	1	1
4. CHIEF SECRETARY, MEMBERS BOARD OF REVENUE, ADDITIONAL CHIEF SECRETARIES AND RESIDENCE OF CHIEF SECRETARY	7	7
1. Chief Secretary	1	1
2. Members Board of Revenue	4	4
3. Additional Chief Secretary	1	1
4. Additional Chief Secretary (P. & D). ..	1	1

1962-63	Allotted	Installed upto 25-6-63
1	2	3
5. SECRETARIES AND ADDITIONAL SECRETARIES TO PROVINCIAL GOVERNMENT.	16	16
1. Finance Secretary	1	1
2. Home Secretary	1	1
3. Information Secretary	1	1
4. Law Secretary	1	1
5. Health Secretary	1	1
6. Agriculture and Food Secretary ..	1	1
7. Secretary, Industries	1	1
8. Secretary Communications and Works ..	1	1
9. Secretary, Irrigation and Power ..	1	1
10. Secretary Co-operative and Labour ..	1	1
11. Secretary Education	1	1
12. Secretary B. D. and Local Government	1	1
13. Additional Finance Secretary (Establishment).	1	1
14. Additional Finance Secretary (Expenditure)	1	1
15. Secretary Revenue ..	1	1
16. Secretary Auqaf, (Chief Administrator) ..	1	1
6. FOREIGN EXPERTS OR ADVISERS TO PROVINCIAL GOVERNMENT.	7	6
1. Mr. B. W. Strauss, Organization and Method E. C. A. Department.	1	1
2. Mr. Sattar, Economics and General, Roberts Club Building.	1	1
3. Mr. Liew, Sanitary Engineering Department.	1	1
4. Mr. Ferguson, Community Water Supply	1	1
5. Dr. J. J. Malowshi, Roberts Club ..	1	1
6. Mr. Pudele, Colombo Plan Adviser, Town Planning and Housing.	1	1
7. COMMITTEE ROOM IN CIVIL SECRETARIAT P. & D. AND P. S. C.	5	5
1. Committee Room (Main Secretariat) ..	2	2
2. Committee Room (Cobert Club) ..	2	2
3. Committee Room P. S. C.	1	1

1962-63	Allotted	Installed upto 25-6-63
1	2	3
9. HEADS OF DEPARTMENTS AND HEADS OF REGIONS—		
1. Chief Settlement Commissioner ..	1 No.	..
2. Commissioners of Divisions except Quetta, Kalat Division ..	8 Nos.	8 Nos.
3. Chairman, West Pakistan Industrial Court ..	1 No.	..
4. Chairman, West Pakistan, Minimum Wages Board ..	1 No.	1 No.
5. Advocate-General ..	1 No.	1 No.
6. Chairman and Member West Pakistan, Public Service Commission ..	3 No.	5 No.
7. Chief Engineer P. H. Engineering Department ..	1 No.	1 No.
8. Director General, West Pakistan Rangers ..	1 No.	1 No.
9. I.G. of Police ..	1 No.	1 No.
10. Solicitor to Government ..	1 No.	1 No.
11. Chief Engineers (Buildings and Roads) including Director-General Housing C.E. ..	5 No.	4 No.
(*i*) Chief Engineer, Central Region ..	1 No.	1 No.
(*ii*) Chief Engineer, Central Bahawalpur ..	1 No.	1 No.
(*iii*) Chief Engineer, Peshawar ..	1 No.	1 No.
(*iv*) Director-General Housing ..	1 No.	1 No.
12. Chief Engineer, Irrigation ..	8 No.	3 No.
(*i*) C.E. Water Treaty Organization ..	1 No.	1 No.
(*ii*) C.E. Irrigation, Lahore ..	1 No.	1 No.
(*iii*) C.E. Irrigation, Peshawar ..	1 No.	1 No.
13. A.I.G. of Police ..	1 No.	1 No.
10. JOINT SECRETARY TO PROVINCIAL GOVERNMENT AND ADVISORS ..	13 Nos.	8 No.
1. Joint Secretary Jails ..	1 No.	1 No.
2. Joint Secretary, Agriculture ..	1 No.	1 No.
3. Joint Secretary, Food ..	1 No.	1 No.
4. Joint Secretary, Animal Husbandry ..	1 No.	1 No.
5. Advisor Town and Housing ..	1 No.	1 No.

1962-63	Allotted	Installed upto 25-6-63
1	2	3
6. Joint Secretary, Power ..	1 No.	1 No.
7. Joint Secretary (General) Education ..	1 No.	1 No.
8. Joint Secretary (Technical) Education ..	1 No.	1 No.
11. Controller of Printing and Stationery ..	1 No.	..
12. Director, Anti-Corruption. (Estab) ..	1 No.	..
13. Director of Civil Defence ..	1 No.	..
14. Director of Industries ..	1 No.	1 No.
15. Director of Labour ..	1 No.	..
16. Secretary Provincial Assembly ..	1 No.	1 No.
17. D.I.G. C.I.D. S/B. ..	1 No.	1 No.
18. Director, Bureau of National Reconstruction	1 No.	1 No.
19. Brig. Muzaffar, Member of Inspection Team	1 No.	1 No.
20. Ministers officers in Assembly and Committee Room Assembly ..	13 No.	13. No.
21. M.P. As. Residences in Pipals in Upper Storey ..	20 No.	20 No.
22. Leader of Opposition ..	2 No.	2 No.

Question No. 3551 : (*a*) Name and designation of the Government Officials, who have been provided room coolers at their residences in each of the year as referred above (*a*).

Reply : The year-wise list is given below :—

Year	Item No.	Designation of the Official	No. of Coolers
			Nos.
1958-59 ..	1	Martial Law Administrator, 11-Aikman Road, Lahore	7
	2	Chief Secretary	1
1959-60 ..	1	Martial Law Authorities	1
	2	Mr. A. R. Changez, Justice, 3-Club Road ..	1
	3	Mr. A W. Abbasi, 1-Club Road	1
	4	Mr. A. H. Qureshi, Chamba House	1
	5	Mr. Muhammad Afzal, Secretary, C. & W. ..	1
	6	Pir Ahsan Din, Settlement Commissioner ..	1
	7	Mr. M. Z. Khan, 16-Aikman Road	1
	8	Mr. M. M. Ahmad	1
	9	Mr. Shahab-ud-Din, Justice	1
	10	Mr. Alamgir, Home Secretary	1
	11	Mr. B. A. Qureshi, Commissioner and Secretary, Planning.	1
	12	Mr. Mushtaq Ahmad Gurmani (In Hospital) ..	1
	13	Mr. Justice Bashir Ahmad	1
	14	Mr. S. I. Haq, Commissioner, Lahore Division ..	1
	15	Mr. Justice M. R. Kayani, 19-Golf Road ..	1
1960-61 ..	1	Martial Law Authorities	15
	2	Chief Secretary House	2
1961-62 ..	1	Chief Secretary's House	1
	2	Minister for Agriculture, 11-Aikman Road ..	2
	3	Brig. Muhammad Muzaffar, Member Inspection Team.	1
	4	Speaker's House	1
	5	Administrator-General (Mr. Hameed) Flag House ..	2
	6	Minister for Railways	1
	7	Minister for C. and W.	2
	8	Minister for Law	1

1962-63		Allotted	Installed
		Nos.	Nos.
1.	Residence of Ministers and Speakers (one each)	..	..
	Minister of Revenue and Land Utilization	..	..
	Health and Local Government. Agriculture and Irrigation, Education	10	10
	Labour and Social Welfare	..	
	Railways, Communications and Works, Speaker's House	..	..
2.	Chief Justice House	1	1
3.	Chief Secretary's House	1	1
4.	Additional Chief Secretary's House ..	1	1
	Total	13	13

(*d*) The rent, if any, charged for the room cooler installed at the residence of the Government officials referred to in (*a*) above.

Reply : The yearwise rent position for the Air Conditioners provided at the residences of the officers mentioned at reply to Question No. 3551 Part (*c*) follows :—

Year	Item No.	Name and Designation	Amount recovered
			Rs.
1958-59 ..	1	No rent was recovered	..
1959-60 ..	1	Mr. A. R. Changez, Justice 3-Club Road, G. O. R.	433·50
	2	Mr. A. W. Abbasi, C. S. P., Member Board of Revenue.	377·00
	3	Mr. A. H. Qureshi, Additional Chief Secretary, West Pakistan.	499·18
	4	Mr. Muhammad Afzal, Secretary, I. C. and W. Department.	254·19
	5	Pir Ahsan Din, Settlement Commissioner ..	95·25
	6	Mr. M. Z. Khan, Member Board of Revenue, 16-Aikman, Road.	570·50
	7	Mr. M. M. Ahmad, Additional Chief Secretary, 28-Race Course Road.	643·44
	8	Mr. Sheikh Shahab-ud-Din	101·19
	9	Mr. Alamgir, Home Secretary, Government of West Pakistan.	591·43
	10	Mr. B. A. Qureshi, Commissioner and Secretary, P. & D.	168·12
	11	Mr. Mushtaq Ahmad Gurmani, (In Hospital) ..	156·06
	12	Mr. Justice Bashir Ahmad	Not yet recovered.
	13	Mr. S. I. Haq, Commissioner Lahore, Division ..	Not yet recovered.
1960-61 ..	..	No rent was recovered.	
1961-62 ..	1	Brig. Muzaffar, Member of Inspection Team ..	162·37
1962-63 ..	..	No rent has been recovered so far.	

(*e*) The number of Committee rooms of the Government Civil Secretariat where room coolers are installed.

Answer: There is only one Committee Room in the Civil Secretariate where two coolers are provided.

In addition two air conditioners are provided in the Committee Room at Robert Club.

Question No. 3551: (*f*) The number of committee rooms in the Provincial Assembly where room coolers are installed.

Answer: One Committee No. B, in Provincial Assembly has been provided with two room coolers.

4 LIV/PLA—600—22-8-64—SGPWP Lahore

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FOURTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Tuesday, the 2nd July, 1963

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-44. a.m. of the Clock. Mr. senior Deputy Speaker, Mr. Muhammad Ishaq Khan Kundi, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُھَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ ۚ اِنْ یَّکُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰہُ اَوْلٰی بِھِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْھَوٰٓی اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ۝

پارہ ۵ سورہ ۴ رکوع ۱۷ آیت ۱۳۶

مسلمانو! ایسے ہو جاؤ کہ انصاف پر پوری مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے والے اور اللہ کے لئے سچی گواہی دینے والے ہو اگرچہ تمہیں خود اپنے خلاف یا اپنے ماں باپ اور اپنے رشتہ داروں کے خلاف ہی گواہی (کیوں نہ) دینی پڑے جب بھی نہ جھجکو اگر کوئی مالدار ہے تو محتاج ہے۔ تو اللہ ان سے زیادہ حق رکھتا ہے۔ زیادہ مہربان ہے۔ پس (دیکھو) ایسا نہ ہو کہ خواہش نفس کی پیروی تمہیں انصاف سے باز رکھے۔ اور اگر تم بات کو گھما پھرا کر گول مول کہو گے یا گواہی دینے سے پہلو تہی کرو گے تو (یاد رکھو) تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ہے۔

اے مسلمانو! اللہ پر ایمان لاؤ۔ اللہ کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی ہے۔ نیز ان کتابوں پر جو اس سے پہلے دوسرے پیغمبروں پر نازل کی تھیں اور جس کسی نے اللہ سے انکار کیا اور اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان نہ رکھا تو وہ بھٹک کر سیدھے راستے سے بہت دور جا پڑا۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

ANTIDOTE FOR THE CURE OF SNAKE BITE

***1544. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that "PIANA" is a very common snake in the desert of Tharparkar District ;

(*b*) whether any suitable antidote has been discovered to counteract this snake bite, if so the name thereof ;

(*c*) whether that medicine has been supplied to dispensaries and the Union Councils of that area ; if so, the quantity supplied per dispensary and Union Council ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary : (Sardar Muhammad Ashraf Khan) (*a*) No it is not very common ?

(*b*) Yes. The name of the preparation is Anti-Snake Venum Serum.

(*c*) Yes. Only to those dispensaries who sent an Indent, viz. Michin Dispensary was supplied six vials. Dhoro Naro Dengan and Gibson Maternity Home, Mirpur Khas, were supplied eight vials each.

The Union Councils are not supplied as it is an injectable serum, which cannot be administered by non-medical men.

میر حاجی محمد بخش تالپور - یہ common تو نہیں ہے مگر جو Serum آپ دیتے ہیں وہ کوئی فائدہ نہیں کرتی -

وزیر صحت - (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) ہم کیسے کہہ سکتے ہیں -

Mr. Senior Deputy Speaker : You put another question.

میر حاجی محمد بخش تالپور - یہ کارگر نہیں ہو سکتی کیونکہ ان کو پتہ نہیں ہے کہ اس کا نام کیا ہے -

وزیر صحت - ہم اس کو Anti-Snake Venum Serum کہتے ہیں -

YEAR-WISE INCOME OF DISTRICT COUNCIL THARPARKAR

***1555. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Minister of Health and Local Government be pleased to state:—

(*a*) The year-wise income of District Council Tharparkar from 1947 to 1963 ;

(*b*) the amount spent Taluka-wise for the construction and repairs of wells and tanks in the Desert Sub-Division of Tharparkar District in each year from 1947 to 1963 ;

(*c*) whether it is a fact that from 1960-61 the said District Council is spending lesser amount on wells and tanks ;if so, reasons, thereof ?

Parliamentary Secretary : (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) The year-wise income of District Council, Tharparkar, from the year 1947 to 1962 is as follows :—

		Rs.
1947-48	..	6,86,560·00
1948-49	..	6,10,104·00

1949-50	..	8,14,446·00	
1950-51	..	8,74,157·00	
1951-52	..	17,66,456·00	
1952-53	..	12,68,914·00	
1953-54	..	11,66,871·00	
1954-55	..	6,71,959·00	
1955-56	..	14,85,661·00	
1956-57	..	9,15,79·000	
1957-58	...	12,84,729·00	
1958-59	..	15,66,523·00	Year of 15 months.
1959-60	..	10,81,429·00	
1960-61	...	16,58,422·00	
1961-62	..	15,55,461·00	

(*b*) The amount spent Taluka-wise for the construction of wells and tanks in the Desert Sub-Division of Tharparkar District is as under :—

Name of Taluka		*Amount spent*	*Remarks*
		Year 1947-48	
		Rs.	
1. Mithi	..	Nil	
2. Chachro	..	Nil	
3. Nagarparkar	..	794·00	
4. Diplo	..	Nil	
		Year 1948-49	
		Rs.	
1. Mithi	..	Nil	
2. Chachro		Nil	
3. Nagarparkar	..	Nil	
4. Diplo	..	Nil	
		Year 1949-50	
		Rs.	
1. Mithi	..	3,196·00	
2. Chachro	..	2,618·00	
3. Nagarparkar	..	Nil	
4. Diplo	..	Nil	
		Year 1950-51	
		Rs.	
1. Mithi	..	5,947·00	
2. Chachro	..	3,655·00	
3. Nagarparkar	..	Nil	
4. Diplo	..	497·00	
		Year 1951-52	
		Rs.	
1. Mithi	..	1,262·00	
2. Chachro	..	18,445·00	

3.	Nagarparkar	..	Nil
4.	Diplo	..	Nil

Year 1952-53

			Rs.
1.	Mithi	..	12,859·00
2.	Chachro	..	11,720·00
3.	Nagarparkar	..	8,062·00
3.	Diplo	..	4,945·00

Year 1953-54

			Rs.
1.	Mithi	..	1,409·00
2.	Chachro	..	Nil
3.	Nagarparkar	..	Nil
4.	Diplo	..	Nil

Year 1954-55

			Rs.
1.	Mithi	..	1,140·00
2.	Chachro	..	330·00
3.	Nagarparkar	..	Nil
4.	Diplo	..	19·00

Year 1955-56

			Rs.
1.	Mithi	..	213·00
2.	Chachro	..	2,192·00
3.	Nagarparkar	..	464·00
4.	Diplo	..	757·00

Year 1956-57

			Rs.
1.	Mithi	..	753·00
2.	Chachro	..	Nil
3.	Nagarparkar	...	Nil
4.	Diplo	..	Nil

Year 1957-58.

			Rs.
1.	Mithi	..	4,105·00
2.	Chachro	..	Nil
3.	Nagarparkar	..	1,114·00
4.	Diplo	..	35,194·00

Year 1958-59

		Rs.
1. Mithi	..	1,599·00
2. Chachro	..	3,966·00
3. Nagarparkar	..	1,589·00
4. Diplo	..	5,605·00

Year 1959-60

		Rs.
1. Mithi	..	524·00
2. Chachro	..	498·00
3. Nagarparkar	..	1,103·00
4. Diplo	..	805·00

Year 1960-61

		Rs.
1. Mithi	..	Nil
2. Chachro	..	1,867·00
3. Nagarparkar	..	Nil
4. Diplo	..	Nil

Year 1961-62

		Rs.
1. Mithi	..	5,495·00
2. Chachro	..	1,672·00
3. Nagarparkar	..	Nil
4. Diplo	..	1,165·00

Year 1962-63

1. Mithi	..	8,079·00	*Note*—Lately additional funds amounting to Rs. 8.07,900 have been sanctioned for the current financial year and the works on wells and tanks are in progress. Additional works of wells and tanks to the tune of Rs. 13,800·00 are also in progress.
2. Chachro	..	782·00	*Note*—Additional works to the tune of Rs. 10,737·00 are also in progress.
3. Nagarparkar	..	Nil	Lately funds amounting Rs. {5,186·00 / 2,010·00
4. Diplo	..	Nil	have been sanctioned for the current financial year and the works are in progress.

(c) No. It was only during the year 1960-62 that comparatively less amount was spent on the sinking of wells and the construction of tanks. It was because, despite the reservation of a substantial amount for water supply in villages in the Desert Sub-Division, contractors were not forthcoming for the sinking of wells in that tract due to poor facilities for the transport of materials. A sum of Rs. 80,000·00 has, however, been provided for the current financial year for the original and repair works of water-supply in the desert area.

ANTI-MALARIA OPERATION

*2512. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) the total amount sanctioned during the financial years 1961-62 and 1962-63 for Anti-Malaria Operations ;

(*b*) the total strength of staff engaged and the numer of parties constituted for the purpose ;

(*c*) the number of days during which the said staff worked in each District, each year ;

(*d*) whether it is a fact that the Anti-Malaria Staff did not perform their duties properly in the Divisions of Hyderabad and Khairpur ; if so, reasons thereof ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Asharaf Khan) : (*a*) Amount sanctioned for 1961-62 Rs. 9,55,140. Amount sanctioned for 1962-63, Rs. 8,19,310.

(*b*) The total strength of the Anti-Malaria staff engaged is given in the enclosed statement. This staff is not divided into parties on any definite pattern. They carry out field work singly or in groups of 2 or 3 or more depending on the nature of the work.

(*c*) All the staff except the seasonal staff worked on all working days in each district throughout the year, excepting when they were on leave for sickness or otherwise.

The seasonal staff as shown in the enclosed statement of staff is engaged on seasonal basis for a period ranging 2 to 7 months during malaria season to check breeding of mosquitoes. The seasonal staff is sanctioned under the Anti-Malaria scheme, Lahore City, Rawalpindi City and Anti-Malaria Scheme, Quetta/Kalat Region.

(*d*) No, it is not a fact that the Anti-Malaria staff did not perform their duties properly in the Divisions of Hyderabad and Khairpur. The staff has been busy in performing their normal duties of malaria surveys, Laboratory and research work and advising and supervising the local bodies in carrying out Anti-Mosquitoe measures in their respective jurisdictions. No D. D. T. spraying was done during 1961-62 and 1962-63, because no provision of funds existed for D. D. T. spraying.

DETAILS OF ANTI-MALARIA STAFF IN THE PROVINCE

Designation	Lahore City	Lahore Region	Sargodha Region	Peshawar Region	Hyderabad Region	Bahawalpur Regon	Quetta Region	Total
1	2	3	4	5	6	7	8	9
1. Anti-Malaria Officer ..	1	..	..	3	..	..	1	5
2. Asstt. Dir. (Malariology) ..	..	..	..		1	1	..	1
3. Malariologist. ..	..	..	..	..	1	..	..	2
4. Entomologist ..	..	..	..	..	1	..	..	2
5. Micro-Biologist ..	..	..	..	..	1	1	..	2
6. Entomological Assistant ..	..	8	4	4	..	..	..	16
7. Laboratory Assistant ..	..	8	4	4	1	..	1	18
8. Malaria Inspector ..	6	..	4	13	..	..	4	27
9. Assistant Malaria Inspector	6	..	..	..	..	..	..	6
10. Insect Collectors.	..	..		1	6	2	8	17
11. Sanitary Supervisior ..	..	21	9	8	..	..	..	38
12. Sanitary Petrols ..	..	105	49	45	..	..	..	199
13. Superior Field Workers ..	..	..	7	23	..	..	..	30
14. Compounders ..	..	..	..	..	1	1	..	2
15. Drivers ..	1	..	..	..	..	3	4	8
16. Mechanic/Mistry ..	1	..	..	1	..	..	2	4
17. Peon-*cum*-Chowkidars. ..	..	..	..	13	..	..	..	13
18. Chowkidars ..	1	..	..	1	1	..	2	5
19. Cleaners	1	..	..	..	..	2	..	3
20. Mates—Regular ..	55	..	..	..	..	..	..	55
*Seasonal ..	10	..	..	..		..	6	16
Coolies—Regular ..	177	..	..	2	..	..	..	179
*Seasonal ..	40	..	..	..	..	..	98	138
Daroghas—Regular ..	..	..	..	10	..	..	..	10
*Seasonal ..	..	..	..	10	..	..	..	10
Baildar—Rugular ..	..	..	..	40	..	..	..	40
* Seasonal ..	..	..	..	40	..	..	..	40
Sweepers. ..	1	..	..	1	1	2	..	..

Designation	Lahore City	Lahore Region	Sargodha Region	Peshawar Region	Hyderabad Region	Bahawalpur Region	Quetta Region	Total
1	2	3	4	5	6	7	8	9
Office Staff ..								
Head Clerks ..	1	..	..	1	..	..	.	2
Senior Clerks ..	..	..	..	3	..	..	..	3
Junior Clerks ..	1	..	..	1	3	1	2	8
Store-Keepers ..	1	..	..	..	..	..	..	1
Peons ..	2	..	..	1	6	2	1	15

* Seasonal staff in engaged for a period of 2 to 7 months.

میر حاجی محمد بخش تالپور – میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ کیا وجہ ہے کہ لاہور سٹی کے لئے ۳۰۰ اور حیدرآباد کے لئے ۱۲۳ ہیں - اس کی کیا وجہ ہے -

وزیر صحت (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) ہم نے تو لاہور کے لئے یہ نہیں کہا ہے -

میر حاجی محمد بخش تالپور – یہ جو سٹاف ہے اس کے متعلق کہا ہے کہ لاہور میں ۳۰۰ اور حیدر آباد میں ۱۲۳ یہ فرق کیوں ہے ؟

وزیر صحت – ہم نے یہ سٹاف ایریاز کے لحاظ سے رکھا ہے -

NUMBER OF NURSING SCHOOLS, HEALTH CENTERS AND HEALTH INSTITUTES IN EACH DIVISION OF WEST PAKISTAN

*2513. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) the Number of Nursing School Health, Centres and Health institutes functioning at present in each Division;

(*b*) the number of Nurses who rae getting training at present in each School and the number of those who are already in service in each District;

(*c*) whether it is a fact that the number of Nurses in Hyderabad and Khairpur Divisions is less than whose working in other Divisions; if so, the steps Government intend to take to increase their number in the said Divisions?

Parliamentary Secretary: (Sardar Muhammad Ashraf Khan) A statement is Laid down on the table.

(a) The following is the number of Nursing School and Health Centres in each Division in the province of West Pakistan :—

Name of Division	No. of Government Nursing Schools	No. of Private Nursing Schools	No. of Government M. & C. Health Centres	No. of Local Body and privte M&C.Health Centres
Peshawar ..	1	Nil	37	14
Rawalpindi ..	Nil	1	42	7
Sargodha ..	Nil	Nil	29	17
D. I. Khan ..	..	..	8	4
Lahore ..	3	3	54	23
Multan ..	1	1	33	4
Bahawalpur ..	1	..	15	3
Hyderabad ..	1	1	6	28
Karachi ..	1	1	3	32
Khairpur ..	..	..	6	29
Quetta ..	1	..	7	4
Kalat ..	..	..	1	..
Total ..	9	6	241	165

It is not understood what is meant by Health Institutes. There are however, two Health Technician Institutes ; one at Quetta and the other one at Bahawalpur.

(*b*) The following number of nurses are getting training at present in each School:—

	Government Institutions		*No. of Nurses getting training*
1.	Mayo Hospital, Lahore	..	126
2.	Lady Aitchison Hospital, Lahore	..	14
3.	Lahore General Hospital, Lahore	..	75
4.	Lady Reading Hospital, Peshawar	..	56
5.	Nishtar Hospital, Multan.	..	58
6.	B. V. Hospital, Bahawalpur	..	59
7.	Liaquat Medical College Hospital, Hyderabad	..	75
8.	Civil Hospital Karachi	..	53
9.	Sandeman Civil Hospital, Quetta	..	24
	Total	..	540

Private Institutions	*No. of Nurses getting training*
1. Sir Ganaga Ram Hospital, Lahore	72
2. United Christian Hospital, Lahore	34
3. Holy Family Hospital, Rawalpindi	34
4. Memorial Mission Hospital, Sialkot	14
5. Lady Dufferin Hospital, Karachi	22
6. Nancy Fulwood Mission Hospital, Montgomery	19
Total	195
Grand Total	735

The following number of nurses are in service in the District named against each:—

Name of District	*No of Nurses in service*
1. Peshawar	40
2. Hazara	5
3. Kohat	6
4. Mardan	1
5. Malakand Agency	..
6. Mahmand Agency	..
7. Khyber Agency	..
8. Kurram Agency	..
Total Peshawar Division	52
9. D. I. Khan	2
10. Bannu	2
11. North Waziristan	..
12. South Waziristan	..
Total D. I. Khan Division	4
13. Campbellpur	3
14. Rawalpindi	29
15. Jhelum	1
16. Gujrat	1
Total Rawalpindi Division	34
17. Lahore	247
18. Sheikhupura	1
12. Lyallpur	1
20. Gujranwala	..
Total Lahore Division	249

21.	Sargodha	14
22.	Mianwali	4
23.	Lyallpur	13
24.	Jhang	1
	Total Sargodha Division ..	32
25.	D. G. Khan	1
26.	Muzaffargarh	7
27.	Multan	51
28.	Montgomery	7
	Total Multan Division ..	66
29.	Bahawalpur	37
30.	Bahawalnagar	6
31.	Rahimyar Khan	10
	Total Bahawalpur Division ..	53
32.	Jacobabad	3
33.	Sukkur	10
34.	Larkana	3
35.	Khairpur	4
36.	Nawabshah	..
	Total Khairpur Division ..	20
37.	Hyderabad	49
38.	Dadu	4
39.	Tharparkar	2
40.	Sanghar	...
41.	Thatta	..
	Total Hyderabad Division ..	55
42.	Karachi	73
43.	Lasbela	..
	Total Karachi Division ..	73
44.	Quetta Pishin	15
45.	Sibi	..
46.	Loralai	..
47.	Zhob	..
48.	Chagai	..
	Total Quetta Division ..	15

49.	Kalat	..	..	..	..	..	..
50.	Mekran	..	..	..	..	...	..
51.	Kharan	..	...	..	..	..	..
					Total Kalat Division	..	..

(c) The number of nurses in Khairpur and Hyderabad Divisions is less than in some of the divisions but more than in other-Government intend to increase the number of Nursing Schools in the Hyderabad and Khairpur Divisions as well as in other less developed divisions as part of the 3rd Five Years Plan.

میر حاجی محمد بخش تالپور - میں پوچھتا ہوں کہ حیدر آباد ڈویژن میں سٹاف رکھا گیا ہے مگر تھرپارکر اور سانگھڑ میں کوئی نہیں ہے اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر صحت (سسٹر عبدالقادر سنجرانی) - یہ جو نرسنگ سکول حیدر آباد اور خیر پور ڈویژن میں ہیں وہاں سے لڑکیاں نہیں آتیں اس لئے مجبور ہو کر ہم باہر سے لے کر سٹاف رکھ سکتے ہیں -

میر حاجی محمد بخش تالپور - اگر آپ ان کو ڈسٹرکٹ میں تھوڑا تھوڑا بھیج دیتے تو کیا حرج ہے ؟

وزیر صحت - پہلے ہمیں Nurses کو Trai کرنا ہوتا ہے اس کے بعد ڈسٹرکٹ میں بھیجنا ہوتا ہے - ابھی ہم نے یہ کیا ہے کہ اگر کوئی لڑکی حیدرآباد ڈویژن سے سکالر شپ لے لیتی ہے تو اس کو تین سال کے لئے سروس کرنی پڑیگی اور ہمیں امید ہے کہ آئندہ دوتین سالوں میں یہ کمی پوری کر لیں گے -

میر حاجی محمد بخش تالپور - جناب والا - شائد آپ نے پوری طرح سوال سمجھا نہیں آپ نے جواب میں لکھا ہے -

"صوبہ مغربی پاکستان کے ہر ڈویژن میں سکولوں اور ہیلتھ سنٹروں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے "

اس میں آپنے یہ بتایا ہے کہ حیدر آباد کے لئے ۹۴ نرسیں ہیں - دادو کے لئے ۴ تھرپارکر کے لئے ۲ - سانگھڑ اور ٹھٹھہ کے لئے کوئی نہیں ہے -

جناب والا - میرا سوال پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ آپنے حیدر آباد کے لئے ۹۴ نرسیں پوسٹ کر دی ہیں باقی دو جگہوں پر دو اور چار ہیں کیا حیدر آباد سے نکال کر دوسری جگہوں پر پوسٹ نہیں کر سکتے -

وزیر صحت - جناب والا - حیدرآباد میں لیاقت میڈیکل کالج ہے جہاں ۶۰۰ Beds تو ہیں - ڈسٹرکٹ میں ۲۰-۲۵ Beds کے ہسپتال ہیں - اس لئے حیدر آباد میں مجبوراً زیادہ نرسیں رکھنی پڑیں گی دوسرے وہ نرسنگ سنٹر بھی ہے -

میر حاجی محمد بخش تالپور - ٹھٹھہ سیکنڈ کلاس ہسپتال ہے - یہ فسٹ کلاس ہسپتال ہے آپ ادھر سے یہاں زیادہ گر سکتے ہیں -

Minister of Health : You are much mi-taken Thatta has a 1st Class hospital.

محمد رفیق بابو - کیا وزیر صحت صاحب بتائیں گے کہ ماسوائے کوئٹہ پشین میں نرسیں رکھی ہیں - باقی دوسری جگہوں مثلاً سبی لورالائی - ژوب - چغائی - قلات - مکران اور خان کے لئے نرسنگ کا کوئی انتظام کیوں نہیں کیا ہے -

وزیر صحت - اگر ہمارے سوال کو دیکھا جائے گا کہ نرسیں کیوں کم ہیں اور کیوں کم رکھی گئی ہیں تو

Supplementary does not arise from the original question.

Mr. Senior Deputy Speaker : You can given fresh notice.

CANCELLATION OF LICENCE OF RESTAURANT IN BAGH-I-JINNAH LAHORE

***2648. Rao Khurshid Ali Khan** : Will the Minister of Health and Local Government be pleased to state :-

(*a*) Whether it is a fact that the Restaurant in Bagh-i-Jinnah, Lahore has been refused licence by the Health Department of Lahore Corporation on the ground that the eatables supplied by them were unhygienic ;

(*b*) whether it is also a fact that the said restaurant is still carrying on the business without obtaining the licence ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the action taken or proposed to be taken in the matter ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) (*a*) Yes. It is a fact that the restaurant in Bagh-i-Jinnah was refused licence on 26th December 1962.

(*b*) Yes. It is a fact that the restaurant is still carrying on business without any valid licence.

(*c*) This restaurant has been challaned several times and the last time when it was challaned was on 9th April 1963. It will be repeatedly challaned if it does not comply with the by-laws and does not obtain a licence from the Corporation. In addition a reference is being made to the Agriculture Department to cancel, if possible, the lease of this restaurant for carrying on business without a licence from the competent authority.

مسٹر حمزہ - جناب والا - سوال کے جواب میں فرمایا گیا ہے کہ ریستوران کا متعدد بار چالان ہو چکا ہے - آئندہ Case محکمہ زراعت

کو refer کیا جا رہا ہے کہ ان کا لائسنس منسوخ کیا جائے ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ محکمہ کی طرف سے یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ متعدد بار ریسٹوران کا چالان ہو چکا ہے لیکن ابھی تک یہ معاملہ محکمہ زراعت کے نوٹس میں کیوں نہیں لایا گیا اور فوری action کیوں نہیں لیا گیا ۔

وزیر صحت (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) ہماری جو powers ہیں اس کے مطابق ہم اس کا کورٹ میں چالان پیش کر رہے ہیں ۔

The reference is being made to the Agriculture Department and we will make it within a very short period.

SUPPLY OF MEDICINES TO NAGARPARKAR DISPENSARY

2655. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the average daily number of patients attending Nagarparkar Dispensary from November 1962 to February 1963 ;

(*b*) Whether it is a fact that the said Dispensary is not provided with adequate quantities of medicines ; if so, reasons thereof and the action Government intend to take in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) (*a*) Average daily attendance of patients from November, 1962 to February, 1963 was 27.

(*b*) Yes. It is the responsibility of the District Council to Supply medicines to the various institutions under their control. The Director, Health Services is being directed to go into the matter.

میر حاجی محمد بخش تالپور ۔ جناب والا ۔ اگر یہ ڈسٹرکٹ کونسل کی ڈیوٹی ہے ۔ آپ ڈسٹرکٹ کونسل کو لکھیں کہ ڈسپنسری کو پوری دوائیاں دی گئی ہیں یا نہیں ۔

وزیر صحت (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) جناب والا ۔ جس وقت میرے پاس فائل پہنچا میں نے اسی وقت لکھ دیا تھا ۔ ۱۹۶۲-۶۳ء کے لئے دو ہزار تین سو روپے مخصوص کئے گئے ہیں لیکن ابھی تک دوائیاں کم منگائی گئی ہیں ۔ میں نے لکھ دیا ہے کہ دو ہزار تین سو سے جو رقم بچتی ہے اس کی دوائیاں اور منگائیں ۔

CONSTRUCTION OF A RURAL DISPENSARY IN CHAK NO. 242/GB, TEHSIL TOBA TAK SINGH

***2674. Mr. Hamza :** Will the Ministerof Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that District Council, Lyallpur in its meeting held on 15th February 1961 sanctioned an amount of Rs. 38,200 for the construction of a rural dispensary in Chak No. 243/GB, Tehsil Toba Tek Singh, District Lyallpur ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the amount so sanctioned has been spent on the said scheme ; if not reasons therefor ;

(*c*) the date by which the dispensary will be constructed ?

Parliamentary Secretary : (Sardar Muhammad Ashraf Khan); We have not received the reply so far.

The answer will be given on the next turn.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر۔ مجھے سوال کا نوٹس دیئے ہوئے دو ماہ کا عرصہ ہوا ہے ۔ جو ضلع لائلپور سے متعلق تھا ۔ یہ ایک واضح سوال تھا ۔ افسوس کا مقام ہے کہ انہوں نے ابھی تک اس بارے میں Information Collect نہیں کی ۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ وہ خامی کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔

وزیر صحت -(مسٹر عبدالقادر سنجرانی) جناب والا ۔ ہم اس چیز کے عادی نہیں ہیں کہ اپنی خامیوں کو چھپائیں ۔ جس وقت اسمبلی کے دفتر میں سوال آتے ہیں تو وہ ہمیں بھیجتے ہیں ۔ ہم تو جہاں سے جواب لینا ہوتا ہے وہاں سوال بھیجتے ہیں ۔ ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا ۔ اگر اس کا جواب آ گیا تو اگلے سیشن میں اس کا جواب دے دیں گے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Is the Minister taking any steps to expedite the reply ?

Minister of Health : Certainly, Sir.

Major Sultan Ahmad Khan : Who is responsible for such a state of affairs ?

Mr. Senior Deputy Speaker : When no answer is given how does a supplementary arise ?

Major Sultan Ahmed Khan : No, I am referring to the Parliamentary Secretary.

CONSTRUCTION OF A NEW BUILDING FOR THE HOSPITAL AT SHUJABAD

*2688. **Syed Diwan Ghulam Abbas Bokhari :** Will the Ministers of Health be pleased to state :—

(*a*) Whether it is a fact that the present building of the hospital at Shujabad is in a dilapidated condition and needs immediate repairs ;

(*b*) whether it is also a fact that a scheme for the construction of a new building for the said hospital somewhere outside the city is under the active consideration of the Government ; if so, the time by which the said building will be constructed ?

Parliamentary Secretary : (Sardar Muhammad Asharaf KHAN) : (*a*) Yes.

(*b*) The Scheme for the construction of a new building for the said hospital somewhere outside the city has been abandoned as the hospital is centrally located and has sufficient land attached to it for expansion. The Director, Health Services concerned has been requested to send necessary plans and estimates for additions and alteration required to bring it up to the level of a good Tehsil Headquarter Hospital.

مسٹر عبدالرازق خان ۔ جناب والا ۔ یہ جو آپ نے جواب دیا ہے اس میں لکھا ہے کہ ڈائرکٹر کو کہا گیا ہے کہ وہ سکیم تیار کرکے بھیجے یہ سکیم کب تک آپ کے پاس پہنچ جائے گی ۔ آیا یہ سکیم سوال پہنچنے کے بعد آپ نے مانگی ہے یا پہلے اس طرف خیال کیا گیا تھا ۔

وزیر صحت ۔ (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) ہم نے ڈائرکٹر کو کہہ دیا ہے کہ وہ ہسپتال کے لئے پلاننگ اور اخراجات کا تخمینہ بنا کر ہمارے پاس بھیجے ۔ ہم تو یہ امید کرتے ہیں کہ سکیم جلد سے جلد مل جائے گی ۔

مسٹر عبدالرازق خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب ۔ والا جس سوال کا چھوٹا سا جواب ہو اگر پڑھ دیا جائے تو زیادہ مہربانی ہو گی ۔ جواب پڑھنے سے دوسرے ممبر صاحبان بھی سن سکیں گے اور ذرا اس کی طرف توجہ دے سکیں گے ۔ جو بڑا جواب ہو اس کو ٹیبل پر رکھ دیں۔

REPRESENTATION OF THE RESIDENTS OF QUETTA KALAT AND THE TRIBAL AREAS OF PESHAWAR AND DERA ISMAIL KHAN DIVISIONS IN THE BASIC DEMOCRACIES AND LOCAL GOVERNMENT DEPARTMENT

***2720. Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Chief Secretary to Governemnt of West Pakistan in his letter No. S. O. XII-1-153/57, dated 6th September, 1957 pointed out that the residents of Quetta/Kalat and the Tribal Areas of Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions were poorly represented in the various services under the Provincial Government;

(*b*) whether it is a fact that directions were issued that as a first step all appointments upto Class II (but not including those which were to be made on all West Pakistan basis) should be made from locals possessing the requisite minimum qualifications on regional or district basis according to the nature of the cadre and wherever necessary age-limit be raised upto 28 years;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affimative, the total number of persons recruited in the Basic Democracies and Local Government Department from 1957 to 1962, from Quetta/Kalat Divisions and Tribal Areas of Peshawar and Dera Ismail Khan, separately, (ii) names of persons and date of their appointment from Quetta/Kalat Divisions.

Parliamentary Secretary (Mian Mehrajud Din) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) (i) Kalat Division .. 122
Quetta Division (except Loralai District) .. 47
Peshawar .. 59
D. I. Khan .. 4

(*ii*)—*Quetta Division*—(Except Loralai District)

BASIC DEMOCRACIES DIRECTORATE

	Name of person	*Date of appointment*
1.	Mr. Muhammad Azam, Senior Clerk	.. 19th December 1960.
2.	Mr. Abdur Rashid, Junior Clerk	.. 1st October 1960.
3.	Mr. Raza Bakhsh, Junior Clerk	.. 18th January 1961.
4.	Mr. Agha Gil, Junior Clerk	.. 1st March 1961.

Peons

1.	Mr. Muhammad Bakhsh, Peon	.. 1957.
2.	Mr. Jalat Khan, Peon	.. 1957.

QUETTA-PISHIN DISTRICT

(1) Gazetted Class II

1.	Mr. Saadullah Khan, Assistant Director, B. D., Quetta.	8th February 1960.
2.	Mr. Anwar Zaman Khan, Development Officer, B. D., Quetta.	7th April 1959.
3.	Mr. Amanullah Shah, Development Officer, B D., Pishin.	25th July 1960.

(2) Ministerial Staff

1.	Mr. Abdul Qayum Changazi, Senior Clerk	.. 21st August 1958.
2.	Mr. Jamal Khan Jogezai, Steno-typist	.. 23rd September 1958.
3.	Mr. Abdul Karim, Senior Clerk	.. 23rd November 1960.
4.	Mr. Ali Ahmad, Junior Clerk	.. 30th July 1962.
5.	Mr. Ahmad Raza Jaffery Junior Clerk	.. 15th August 1962.

(3) Peons ..

1.	Khair Muhammad, Peon	.. 1st July 1961.
2.	Lal Baz, Peon	.. 1st August 1961

SIBI DISTRICT

1.	Mr. Abdul Aziz, Secretary, Teshil Council, Kohlu	.. 1st February 1962.
2.	Mr. Saadullah Khan, Secretary, Teshsil Council, Harnai.	12th February 1962.
3.	Mr. Murtaza Khan, Senior Clerk	.. 10th August 1961.
4.	Mr. Nazar Muhammad Marri, Junior Clerk	.. 19th April 1962.
5.	Mr. Amir Jan, Junior Clerk	.. 17th September 1962.
6.	Mr. Sirajuddin Shah, Junior Clerk	.. 15th September 1962.
7.	Mr. Muhammad Fazil, Junior Clerk	.. 14th October 1961
8.	Mr. Muhammad Akbar, Secretary, Union Council	.. 30th June 1961.
9.	Mr. Khan Muhammad, Secretary, Union Council	.. 1st July 1961.

KALAT DIVISION

JUNIOR CLERKS

	Name of person	*Date of appointment*
1.	Mr. Faiz Muhammad	.. 28th March 1961.
2.	Mr. Khudadad	.. 12th October 1960.
3.	Mr. Bashir Ahmad	.. 10th March 1961.
4.	Mr. Abdul Raziq	.. 24th March 1961.
5.	Mr. Imam Bakhsh	.. 1st April 1961.
6.	Mr. Sahib Jan	.. 20th July 1960.
7.	Mr. Nazir Ahmad	.. 21st April 1961.

SUPERVISORS

1.	Mr. Muhammad Ayub Gihki	.. 31st January 1960.
2.	Mr. Abdur Rahim Baloch	.. 20th February 1960.
3.	Mr. Mushtaq Ahmad	.. 14th April 1960.
4.	Mr. Muhammad Yousuf Sibvi	.. 21st January 1960.
5.	Mr. Habibur-Rehman	.. 7th September 1959.
6.	Mr. Muhammad Rahim	.. September 1960.
7.	Mr. Abdul Wahid Shahwani	.. 17th October 1960.
8.	Mr. Abdul Aziz	.. 19th December 1960.
9.	Mr. Yar Muhammad	.. 4th March 1961.
10.	Mr. Ghulam Hussain	.. 5th November 1957.
11.	Mr. Ghazanfar Ali	.. 1st June 1958.
12.	Mr. Bashir Ahmad	.. 4th February 1960.
13.	Mr. Faiz Muhammad	.. 10th October 1960.
14.	Mr. Ghulam Muhammad	.. 22nd February 1961.
15.	Mr. Muhammad Gul	.. 1st March 1961.
16.	Mr. Ali Nawaz Marri	.. 1st September 1959.
17.	Mr. Daud Ahmad	.. 4th March 1961.
18.	Mr. Abdul Baqi	.. 1st July 1960.
19.	Mr. Muhammad Anwar	.. 15th June 1960.

LADY SUPERVISORS

1.	Miss F. A. Shah	.. 11th March 1961.
2.	Mst. Farkhanda Begum	.. 1st June 1958.

V-AID WORKERS

1.	Mr. Muhammad Anwar	.. 1st June 1957.
2.	Mr. Abdul Rahim	.. 1st June 1957.
3.	Mr. Kamal Khan	.. 1st June 1957.
4.	Mr. Abdul Qadus	.. 1st June 1957.
5.	Mr. Abdul Wahab	.. 1st July 1960.
6.	Mr. Abdul Hamid	.. 1st April 1958.
7.	Mr. Abdul Hamid	.. 1st June 1958.

KALAT DIVISION—CONTD.

V-AID WORKERS—*contd.*

	Name of person	*Date of appointment*
8.	Mr. Muhammad Hanif ..	.. 1st June 1958.
9.	Mr. Nawab Khan ..	.. 1st June 1958.
10.	Mr. Yar Muhammad ..	.. 1st July 1959.
11.	Mr. Kamal Khan ..	.. 20th August 1958.
12.	Syed Abid Shah ..	.. 1st July 1959.
13.	Mr. Pir Muhammad ..	.. 1st July 1960.
14.	Mr. Muhammad Hashim ..	.. 1st June 1957.
15.	Mr. Syed Muhammad ..	.. 1st June 1957.
16.	Mr. Ghulam Habib ..	.. 1st June 1957.
17.	Mr. Habibullah ..	.. 1st June 1957.
18.	Mr. Abdul Hamid ..	.. 1st June 1957.
19.	Mr. Din Muhammad ..	.. 1st June 1957.
20.	Mr. Muhammad Ibrahim ..	.. 1st June 1957.
21.	Mr. Muhammad Karim ..	.. 1st June 1957.
22.	Mr. Abdul Rashid ..	.. 1st June 1957.
23.	Mr. Muhammad Hashim ..	.. 1st June 1957.
24.	Mr. Saleh Muhammad ..	.. 1st June 1957.
25.	Mr. Muhammad Ismail ..	.. 1st June 1957.
26.	Mr. Gul Muhammad ..	.. 1st June 1958.
27.	Ms. Ghulam Abbas ..	.. 1st June 1958.
28.	Ms. Abdul Latif ..	.. 1st June 1958.
29.	Mr. Said Muhammad ..	.. 1st April 1958.
30.	Mr. Dad Khuda ..	.. 1st April 1958.
31.	Mr. Sarfraz ..	.. 1st July 1959.
32.	Mr. Abdul Wahab ..	.. 1st July 1959.
33.	Mr. Qadir Bux ..	.. 1st July 1959.
34.	Mr. Muhammad Hussain ..	.. 1st July 1959.
35.	Mr. Abdul Qadir ..	.. 1st July 1959.
36.	Mr. Ali Muhammad ..	.. 1st July 1959.
37.	Mr. Dur Muhammad ..	.. 1st July 1959.

KALAT DIVISION—CONTD.

V-AID WORKERS—*contd.*

	Name of person		*Date of appointment*
38.	Mr. Inayat Ullah	..	.. 1st June 1957.
39.	Mr. Nazar Khan	..	.. 1st June 1958.
40.	Mr. Muhammad Saeed	..	.. 1st June 1958.
41.	Mr. Ubedullah	..	.. 1st June 1958.
42.	Mr. Lal Muhammad	..	.. 1st June 1958.
43.	Mr. Karim Bakhsh	..	.. 1st July 1959.
44.	Mr. Murad Bakhsh	..	.. 1st July 1959.
45.	Mr. Zarif Khan	..	.. 1st July 1959.
46.	Mr. Fazal Shah	..	.. 1st July 1959.
47.	Mr. Abdul Nabi	..	.. 1st July 1959.
48.	Mr. Hadi Bakhsh	..	.. 1st July 1959.
49.	Mr. Fateh Muhammad	..	.. 1st July 1959.
50.	Mr. Abdul Ghani	..	.. 1st July 1959.
51.	Mr. Rajb Ali	..	.. 1st July 1950.
52.	Mr. Abdul Khaliq	..	.. 1st July 1959.
53.	Mr. Abdul Rahim	..	.. 1st July 1959.
54.	Mr. Bakhtiar Shah	..	.. 1st July 1959.
55.	Mr. Muhammad Jan	..	.. 1st July 1959.
56.	Mr. Muhammad Azam	..	.. 1st July 1959.
57.	Mr. Abdul Sattar	..	.. 1st July 1959.
58.	Mr. Azizullah	..	.. 1st July 1959.
59.	Mr. Anwar Shah	..	.. 1st July 1959.
60.	Mr. Hazoor Ahmad	..	.. 1st July 1959.
61.	Mr. Abdul Ghafoor	..	.. 1st July 1959

KALAT DIVISION—CONCLD.

V-AID WORKERS—*concld.*

	Name of person		*Date of appointment*
62.	Mr. Muhammad Zaman	.. ..	1st July 1959.
	DRIVERS		
1.	Mr. Muhammad Ibrahim	.. ..	1st July 1960.
2.	Mr. Khuda Bux	.. ..	3rd April 1961.
3.	Mr. Adam Khan	.. ..	2nd March 1959.
4.	Mr. Ghulam Muhammad	.. ..	4th March 1958.
	PEONS		
1.	Muhammad Sharif	.. ..	1st April 1961.
2.	Muhammad Yaqub	.. ..	1st June 1960.
3.	Muhammad Noor	.. ..	15th March 1961.
4.	Imam Bux	.. ..	1st March 1961.
5.	Muhammad Saeed	.. ..	23rd March 1961.
6.	Abdul Wahid	.. ..	27th January 1961.
7.	Dad Muhammad	.. ..	11th March 1961.
8.	Maula Bakhsh	.. ..	11th March 1961.
9.	Muhammad Iqbal	.. ..	1st June 1960.
10.	Juma Khan	.. ..	7th January 1961.
11.	Mubarik Ali	.. ..	16th April 1961.
12.	Lal Muhammad	.. ..	21st June 1960.
13.	Haji Muhammad	.. ..	13th September 1960.
14.	Rahim Bakhsh	.. ..	20th September 1959.
15.	Qasim Shah	.. ..	10th September 1960.
16.	Muhammad Usman	.. ..	12th May 1958.
17.	Rahmat Ullah	.. ..	26th April 1959.
18.	Khuda Bux	.. ..	1st August 1958.
19.	Nindo Khan	.. ..	1st July 1959.
		Total ..	122

بابو محمد رفیق—جناب والا ! سوال نمبر ۲۷۲۰ اور اس سے اگلا سوال نمبر ۲۷۲۲ ایک جیسے ھیں - ان دونوں کے متعلق ضمنی سوالات پوچھ لیتا ھوں -

جناب والا—جو Statement آپ نے دی ہے کہ یہ آدمی کوئٹہ قلات ڈویژن کے ہیں کیا آپ اس کی ذمہ داری لینے کو تیار ہیں ۔ میرا مطلب تو یہ تھا کہ اس علاقے کو due concession دی جائے ۔ یہ آپ نے لمبی چوڑی لسٹ پیش کر دی ہے کیا اسکی ذمہ داری اٹھاتے ہیں کہ اس علاقے کو صحیح طور پر نمائندگی دی گئی ہے ۔

وزیر صحت (مسٹر عبدالقادر سنجرانی)—دیکھئے جناب ہم نے information وہاں کے افسروں سے collect کی ہے ہم نے وہاں جا کر ہر آفیسر سے نہیں پوچھا ہے کہ آیا تم قلات ریجن کے رہنے والے ہو یا نہیں ۔ نہ ہی ہم نے ان سے ثبوت لیا ہے ۔ جو آفیسر ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے وہاں ہیں ہم نے ان سے اطلاع حاصل کی ہے ۔ اگر کوئی بھی ایسی مثال آپ کے سامنے ہو کہ آیا وہ لوگ کوئٹہ قلات کے رہنے والے نہیں ہیں تو ہم ان کی تفتیش کریں گے ۔ اگر غلط ثابت ہوا کہ وہاں کے رہنے والے نہیں ہیں تو ہم ان کے خلاف قدم اٹھائیں گے ۔

REPRESENTATION OF THE PEOPLE BELONGING TO QUETTA-KALAT DIVISIONS AND THE TRIBAL AREAS OF PESHAWAR AND D. I. KHAN DIVISIONS IN THE HEALTH DEPARTMENT

***2722. Badu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Health be pleased to state—

(a) whether it is a fact that Chief Secretary to Government of West Pakistan in a circular letterr No. S. O. XII-I-153-57-645, dated 6th September 1957, pointed out that the people belonging to Quetta/Kalat Divisions and the Tribal Areas of Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions were poorly represented in various services under the provincial Government ;

(b) whether it is a fact that directions were issued to the effect, that as a first step, all appointments up to Class II (but not including those, which were to be made on all-West Pakisian basis) should be made from locals possessing the requisite minimum qualification on regional or district basis according to the nature of the cadre and that wherever necessary age limit be relaxed up to 28 years in their cases;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, (i) the total number of persons recruited in the Health Department from 1957 to 1962 from Quetta/Kalat Divisions and Tribal Areas of Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions, separately; (ii) the names of persons and date of their appointment from Quetta/Division ?

ANSWER

Parliamentary Secretary (SARAR MUHAMMDD ASHRAF KHAN):

(a) Yes.

(b) Yes.

(c) (i) (a) Quetta/Kalat Divisions .. 258
Tribal Areas of Peshawar and D. I. Khan Divisions .. 163
(ii) A statement containing the required information is attached.

STATEMENT SHOWING THE PARTICULARS OF PERSION RECRUITED DURING THE PERIOD FROM 1957 TO 1962, FROM QUETTA AND KALAT DIVISIONS.

QUETTA DIVISION

CLASS III

Serial No.	*Name*	*Designation*	*Date of appointment*
1	Dr. Shafqat Ali	.. Assistant Medical Officer	22nd November 1960.
2	Dr. Sadiqa Sultana	.. Ditto	.. 16th November 1962.
4	Mr. Abdur Rehman Beg.	.. Junior Clerk	.. 18th September 1959.
5	Mr. Abdur Rehman	.. Laboratory Technician	6th November 1961.
5	Mr. Maqbool Zafar	.. Male Nurse	.. 1st July 1961.
6	Mst. Zahoora Khatoon	.. Female Nurse	.. 9th January 1961
7	Mr. B. S. Mark	.. Dispenser	.. 17th February 1959
8	Mr. Muhammad Akram Jan Durrani	.. Librarian	.. 1st April 1957.
9	Mr. Abdul Aziz	.. Artist	.. 20th June 1958.
10	Dr. Fazalur Rehman	.. Assistat Medical Officer	.. 4th July 1958.
11	Dr. Abdul Qadeer	.. Ditto	3rd January 1962.
12	Mr. Prem Masih	.. Dispenser	.. 11th November 1959.
13.	Mr. Muhammad Aslam	.. Junior Laboratory Assistant.	1st October 1961.
14	Miss Razia Rehman	.. House-keeper	.. 9th October 1961.
15	Miss Shamim Haroon	.. Lady Health Visitor	.. 17th November 1961
16	Mr. Iel Chand	.. Driver	.. 1st September 1961.
17	Dr. Kalimullah	.. Assistant Medical Officer	1st July 1961.
18	Dr. Saeeduz Zafar	.. Ditto	2nd November 1960.
19	Dr. Irshad Ahmad Khan	.. Ditto	13th August 1962.
20	Dr. Obedullah	.. Ditto	.. 13th October 1962.
21	Dr. Mabir Jan	.. Ditto	.. 14th November 1960.
22	Dr. Muhammad Zaman	.. Ditto	.. 24th February 1961.
23	Mr. Aurangzeb	.. Junior Clerk	.. 31st July 1962.
24	Mr. Fazallur Rehman	.. Senior Clerk	.. 15th November 1959.
25	Miss, Hafiz Akhtar	.. Lady Dispenser	.. 1st August 1958.
26	Mr. Abdul Ghaffar	.. Dispenser	.. 13th January 1959.
27	Mr. Muhammad Yaqub	.. Do	.. 1st May 1957.
28	Mr. Abdul Samad	.. Do	.. 4th May 1960.

Serial No.	*Name*	*Designation*	*Date of appointment*
29	Mr Muhammad Younis	.. Dispenser	.. 14th May 1961.
30	Mr. Abdul Ali	.. Do	.. 3rd September 1960.
31	Mr. Abdul Sattar	.. Do	.. 3rd July 195
32	Mr. Ali Muhammad	.. Do	.. 8th October 1961
33	Mr. Masud Anwar	.. Tehsil Sanitary Inspector	15th December 1962.
34	Dr. Abu Anar	.. A. M. O.	.. 27th January 1960.
35	Mr. Muhammad Iqbal	.. Dispenser	.. 4th October 1961.
36	Mr. Abdul Baqi	.. Do	.. 17th April 1958.
37	Mr. Muhammad Gul	.. Driver	.. 6th August 1958.
38	Miss Saeeda Sultana	.. Lady Health Visitor	.. 24th November 1958.
39	Mr. Muhammad Arshad	.. Dispenser	.. 8th January 1959.
40	Mr. Hussain Jan	.. Male Nurse	.. 17th March 1959.
41	Mrs. T. Shaikh	.. Staff Nurse	.. 12th June 1959.
42	Mr. Abdul Samad	.. Dispensar	.. 5th June 1960.
43	Miss Surrya Jalal	.. Staff Nurse	.. 6th September 1961.
44	Mr. Danial Barkat Masih	.. Male Nurse	. 2nd March 1962.
45	Mr. Ali Muhammad	.. Tailor	.. 5th April 1962.
46	Dr. Abdul Majid Khansi	.. A. M. O	.. 10th November 1960.
47	Dr. Ali Khan	.. A. M. O.	.. 26th February 1962.
48	Mr. Isa Khan	.. Dispensar	.. 17th March 1962.
49	Mr. Ghulam Rasul	.. B.C.G. Technician	.. 9th January 1957.
50	Mr. Muhammad Salim	.. Senior Clerk	.. 22nd March 1957.
51	Mr. Muhammad Hafiz	.. Junior Clerk	.. 20th December 1957
52	Mr. Umeed Ali	.. Driver	.. 24th December 1957.
53	Miss Akheeq Begum	.. Famale B. C. G. Technician	3rd May 1959.
54	Mr. Noor Din	.. Junior Clerk	.. 26th October 1959.
55	Mr. Ghulam Sarwar	.. Driver	.. 16th November 1959.
56	Mr. Muhammad Ramzan	.. Do	.. 26th January 1960.
57	Mr. Lal Khan	.. Insect Collector	.. 14th July 1960.
58	Mrs. Aziza Rana	.. Assistant Inspectress, Health Centre.	6th December 1960.
59	Mr. Ayazuddin	.. Insect Collector	.. 14th July 1961.
	Mr. Nisar Ali	.. Junior Clerk	.. 1st October 1961.
61	Mr. Abdul Aleem	.. Junior Clerk	.. 17th November 1961.

Serial No.	Name	Designation	Date of appointment
		QUETTA DIVISION—CONCLD.	
		CLASS III—*concld.*	
62	Mr. Salah-ud-Din	.. Junior Clerk	.. 10th May 1962.
63	Mr. Fazal Hussain	.. Ditto	.. 10th May 1962.
64	Mr. Yousaf Parwez	.. Ditto	.. 27th July 1962.
65	Miss Khurshid Bano	.. Midwife	12th Decemaber 1962.
66	Dr. (Miss) Salima Firdaus	.. W.A.M.O.	.. 3rd May 1962.
67	Mrs. Ghulshan	.. Midwife	.. 19th August 1960.
68	Mr. Abdul Hamid	.. Dispenser	.. 1st September 1960.
69	Mr. Ghulam Rasul	.. Driver	.. 1st September 1960.
70	Mr. Sarwar Jan	.. X-Ray Assistant	.. 2nd January 1959.
71	Mr. Muhammad Akram	.. Dispenser	.. 18th June 1960.
72	Mrs. Zareena Begum	.. Midwife	.. 10th April 1962.
73	Mr. Mumtaz Ali	.. Laboratory Assistant	1st September 1962.
74	Mr. Muhammad Abdullah	.. Junior Clerk	.. 1st September 1962.
75	Mr. Ghulam Ali	.. Health Inspector	.. 9th Febuary 1960.
76	Dr. Muhammad Hussain	A.M.O.	.. 21st November 1960.
77	Mr. Munir Ahmad	.. Senior Clerk	.. 26th October 1960.
78	Mr. Attaullah	.. Dispenser	.. 5th June 1959.
79	Mr. Muhammad Amin	.. Dispenser	.. 26th May 1960.
80	Mr. Abdul Karim	.. Dispenser	.. 3rd December 1962.
81	Mr. Ehsanul Haque	Dispenser	.. 22nd June 1961.
		KALAT DIVISION	
1	Mr. Noor Muhammad	.. Senior Laboratory Assistant.	7th September 1961.
2	Mr. Muhammad Yousaf	.. Vaccinator	8th January 1961.
3	Mr. Khan Muhammad	.. Do.	.. 5th January 1961.
4	Mr. Abdus Samad	.. Do.	.. 11th January 1959.
5	Mr. Ghulam Mustafa	.. Dispenser	.. 23rd January 1958.
6	Mr. Maula Bux	.. Do.	.. 21st December 1958.
7	Mr. Mir Ahmad	.. Dresser	.. 1961.
8	Mr. Abdul Qadir	.. Dispenser	.. 6th February 1960.
9	Mr. Muhammad Hussain	.. Vaccinator	..
10	Mr. Muhammad Iqbal	Do.	.. 1961.
11	Mr. Muhammad Din	.. Do.	.. 1961.
12	Mr. Muhammad Siddque	.. B.C.G. Technician	.. 20th May 1960.
13	Mr. Muhammad Ayub Tareen	.. Dispenser	.. 16th December 1956.
14	Mr. Noor Ahmad	.. Driver	.. 15th March 1958.

STATEMENT SHOWING THE PARTICULARS OF PERSONS RECRUITED DURING THE PERIOD FROM 1957 TO 1962, FROM QUETTA AND KALAT DIVISIONS

Serial No.	*Name*	*Designation*	*Date of appointment*
		QUETTA DIVISION	
		CLASS IV	
1	Mr. Zargar ..	.. Ward Boy	.. 7th October 1958.
2	Mr. Haji Khan ..	.. Ditto	.. 1st October 1959.
3	Mr. Muhammad Bux ..	.. Ditto	.. 24th March 1959.
4	Mr. Banta ..	.. Sweeper	.. 1st March 1951.
5	Mr. Khudai Rahim ..	.. Bhishti	.. 6th May 1958.
6	Mr. Gul Muhammad ..	.. Peon	.. 1st May 1960.
7	Mr. Zakeem Khan ..	.. Do.	.. 16th June 1960.
8	Mr. Abdul Wahid ..	.. Laborat ory Attendant	30th September 1962.
9	Mr. Ewaz Ali ..	.. Daftri	.. 30th September 1962.
10	Mr. Muhammad Wafa	.. Chowkidar	.. 1st October 1961.
11	Mr. Alidul Dost ..	.. Do.	.. 1st October 1961.
12	Mr. Abdul Ghaffar ..	.. Do.	.. 1st November 1961.
13	Mr. Muhammad Hashim	.. Do.	.. 1st October 1961.
14	Mr. Ojagar Masih ..	.. Sweeper	.. 1st October 1961.
15	Mr. Nana Masih ..	.. Do.	.. 5th December 1961.
16	Mr. Mata Din ..	.. Do.	.. 1st October 1961.
17	Mr. Sureshi ..	.. Do.	.. 6th September 1961.
18	Mr. Ghulam Muhammad	.. Bhishti	.. 1st October 1961.
19	Mst. Sadiqa Begum ..	.. Do.	.. 1st November 1962.
20	Mst. Zulekha ..	.. Do.	.. 22nd January 1959.
21	Mr. Sakandar Hayat ..	.. Sanitary Patrol	.. 10th August 1959.
22	Mr. Yar Muhammad ..	.. Ditto	.. 26th January 1957.
23	Mr. Muhammad Anwar	.. Ditto	.. 26th January 1957.
24	Mr. Faiz Muhammad ..	.. Ditto	.. 26th January 1957.
25	Mr. Wali Muhammad	.. Ditto	.. 2nd May 1960.
26	Mr. Mir Gul ..	.. Ditto	.. 1st June 1958.
27	Mr. Abdul Hamid ..	.. Ditto	.. 1st July 1957.
28	Mr. Amanullah ..	.. Ditto	.. 3rd June 1960.
29	Mr. Pervaz J. Bakhsh	.. Ditto	.. 15th March 1960.

Serial No.	Name	Designation	Date of appointment
		QUETTA DIVISION—CONTD.	
		CLASS IV—*contd.*	
30	Mr. Khudai Dad ..	Sanitary Patrol	.. 15th January 1958.
31	Mr. Abdul Khaliq ..	.. Ditto	.. 2nd May 1961.
32	Mr. Rasul Bakhsh .	.. Ditto	.. 1st February 1958.
33	Mr. Nazir Ahmad ..	.. Ditto	.. 26th July 1958.
34	Mr. Muhammad Aslam	.. Ditto	.. 1st February 1957.
35	Mr. Javidullah	.. Ditto	.. 1st February 1957.
36	Mr. Abdul Rashid	.. Ditto	.. 1st February 1957.
37	Mr. Gulzar Ahmad	.. Ditto	.. 21st February 1957.
38	Mr. Muhammad Hanif	.. Ditto	.. 21st February 1957.
39	Mr. Muhammad Zaman	.. Ditto	.. 21st February 1957.
40	Mr. Muhammad Raza	.. Peon	.. 11th March 1957.
41	Mst. Niaz Bibi ..	.. Sweeprer	.. 18th October 1962.
42	Mr. Zabtoo Khan ..	.. Do.	.. 25th July 1961.
43	Mr. Nazir Masih ..	.. Do.	.. 29th June 1962.
44	Mr. Hazoor Bakhsh ..	.. Do.	.. 1st February 1957.
45	Mr. Abdul Khaliq ..	.. Do.	.. 10th March 1957.
46	Mr. Muhammad Yahya	.. Mali/Bhishti	.. 21st November 1957.
47	Mr. Atta Muhammad	.. Nursing Orderly	.. 28th September 1961.
48	Mr. Abdul Hamid ..	.. Ditto	.. 4th March 1958.
49	Mst. Sardar Begum	.. Peon	.. 1st May 1957.
50	Mr. Manzoor Ahmad	.. Nursing Orderly	.. 1st December 1958.
51	Mr. Allah Dij ..	.. Mali	.. 1st January 1959.
52	Mr. Musa Khan ..	.. Nursing Orderly	.. 20th October 1960.
53	Mr. Syed Lal Muhammad	.. Ditto	.. 1st October 1960.
54	Mr. Fazalur Rehman	.. Ditto	.. 20th October 1960.
55	Mr. Abdul Razaq ..	.. Ditto	.. 1st January 1961.
56	Mr. Abdul Halim ..	.. Sanitary Patrol	.. 7th December 1962.
57	Mr. Abdul Aziz ..	.. Nursing Orderly	.. 24th September 1962.
58	Mr. Abdullah Jan	.. Bhishti	.. 16th January 1961.
59	Mr. Jan Muhammad	.. Nursing Orderly	.. 19th March 1957.
60	Mr. Khair Muhammad	.. Ditto	.. 12th October 1960.

Serial No.	Name	Designation	Date of appointment
		QUETTA DIVISION—CONTD.	
		CLASS IV—*contd*	
61	Mr. Mir Ahmad Shah	.. Nursing Orderly	.. 5th October 1958.
62	Mr. Sher Muhammad	.. Bhishti/Sweeper	.. 16th December 1958.
63	Mr. Muhammad Jamil	.. Chowkidar	.. 8th January 1959.
64	Mr. Hayat Khan	.. Nursing Orderly	.. 9th October 1961.
65	Mr. Faiz Muhammad	.. Peon	.. 1st July 1961.
66	Mr. Javed Ullah	.. Sanitary Patrol	.. 21st February 1957.
67	Mst. Shahnaz Begum	.. Peon	.. 25th July 1957.
68	Mr. Muhammad Alam	.. Do.	.. 1st August 1961.
69	Mr. Muhammad Niaz	.. Bhishti	.. 19th March 1960.
70	Mr. Abdul Samad	.. Sanitary Patrol	.. 13th March 1958.
71	Mr. Ahmad Khan	.. Ward Boy	.. 1st June 1958.
72	Mr. Feroz	.. Sweeper	.. 8th June 1958.
73	Mr. Noor Din	.. Ward Boy	.. 21st August 1958.
74	Mr. Barkat Masih	.. Sweeper	.. 15th August 1958.
75	Mr. Sohsan	.. Do.	.. 1st January 1959.
76	Mr. Akbar Masih	.. Do.	.. 6th March 1959.
77	Mr. Bishan Masih	.. Do.	.. 13th May 1959.
78	Mr. Karim Bakhsh	.. Ward Boy	.. 21st June 1959.
79	Mr. Lal Chand	.. Ditto	.. 20th September 1961.
80	Mst. Sakina	.. Sweeprers	.. 14th September 1961.
81	Mr. Muhammad Tarin	.. Ward Boy	.. 12th October 1961.
82	Mr. Abdul Qeyyum	.. Ditto	.. 15th October 1961.
83	Mr. Jovid Bux	.. Nursing Orderly	.. 9th September 1962.
84	Mr. Khuda Dad	.. Bearer	.. 21st July 1958.
85	Mr. Hakimuddin	.. Dhobi	.. 12th February 1957.
86	Mr. Khuda Bux	.. Peon	.. 18th May 1957.
87	Mr. Nizam Din	.. Daftri	.. 1st January 1961.
88	Mr. Muhammad Ismail	.. Peon	.. 1st July 1961.
89	Mr. Wali Muhammad	.. Do.	.. 19th March 1962.
90	Mr. Ramzan Ali	.. Daftri	.. 24th May 1962.
91	Mr. Muhammad Umar	.. Do.	.. 8th August 1962.
92	Mr. Abdus Satter	.. Peon	.. 1st September 1962.

Serial No.	Name	Designation	Date of appointment
		QUETTA DIVISION—CONTD	
		CLASS IV—*contd.*	
93	Mr. Abdul Khaliq	.. Peon	.. 8th November 1962.
94	Mr. Muhammad Hussain	.. Nursing Orderly	.. 5th June 1961.
95	Mr. Ghulam Muhammad	.. Ditto	.. 21st November 1959.
96	Mr. Allah Bux	.. Ditto	.. 19th August 1958.
97	Mr. Jalaluddin	.. Ditto	.. 12th September 1961.
98	Mr. Abdus Salam	.. Ditto	.. 19th October 1961.
99	Mr. Abdul Kadir	.. Peon	.. 29th September 1960.
100	Mst. Marjan	.. Dai	.. 29th September 1960.
101	Mr. Inayat Ullah	.. Sanitary Patrol	.. 15th May 1958.
102	Mr. Mittha Khan	.. Ditto	.. 5th May 1962.
103	Mr. Abdullah Jan	.. Ditto	.. 17th April 1958.
104	Mr. Muhammad Sadiq	.. Ditto	.. 4th October 1957.
105	Mr. Paind Khan	.. Ditto	.. 8th November 1958.
106	Mr. Ghulam Rasul	.. Ditto	.. 3th October 1962.
107	Mr. Din Muhammad	.. Ditto	.. 5th May 1962.
108	Mr. Muhammad Ibrahim	.. Dhobi	.. 16th August 1962.
109	Mr. Khudai Dad	.. Cook	.. 1st March 1958.
110	Mst. Taj Bibi	.. Ward Servant	.. 26th January 1958.
111	Mr. Belal Shah	.. Bhishti	.. 12th August 1958.
112	Mr. Abdul Karim	.. Sweeper	.. 1st May 1961.
113	Mr. Hardas	.. Do.	.. 7th July 1961.
		KALAT DIVISION	
1	Mr. Shah Muhammad	.. Ward Boy	.. 7th October 1958.
2	Mr. Shah Baz Khan	.. Ditto	.. 7th October 1958.
3	Mst. Gul Naz	.. Ward Servant	.. 16th November 1958.
4	Mr. Mir Muhammad	.. Peon	.. 23rd January 1957.
5	Mr. Adina	.. Chowkidar	.. 23rd January 1957.
6	Mr Noor Muhammad	.. Sanitary Patrol	.. 24th January 1957,
7	Mr. Muhammad Awais	.. Ditto	.. 1st November 1961.
8	Mr. Saleh Muhammad	.. Ditto	.. 17th November 1960.
9	Mr. Sharif	.. Ditto	.. 11th July 1961.
10	Mr. Allah Bux	.. Sweeper	.. 28th May 1961.

Serial No.	*Name*	*Designation*	*Date of appointment*
		KALAT DIVISION—CONTD.	
		CLASS IV—*contd.*	
11	Mr. Dur Muhammad	.. Sweeper	.. 1st November 1957.
12	Mr. Abdullah	.. Nursing Orderly	.. 28th May 1958.
13	Mr. Sathi	.. Sweeper	.. 2nd May 1958.
14	Mr. Hassu	.. Nursing Orderly	.. 10th November 1958.
15	Mr. Mirza Khan	.. Ditto	.. 15th August 1958.
16	Mr. Musafar Khan	.. Sweeper	.. 1st November 1961.
17	Mr. Abdul Rahim	.. Nursing Orderly	.. 1958.
18	Mr. Faiz Muhammad	.. Sweeper	.. 8th December 1958.
19	Mr. Muhammad Ismail	.. Nursing Orderly	.. 27th May 1958.
20	Mr. Muhammad Khan	.. Sweeper	.. 1st December 1958.
21	Mr. Rasul Bakhsh	.. Nursing Orderly	.. 23rd January 1958.
22	Mr. Nasrullah	.. Ditto	.. 1st April 1961.
23	Mr. Nasrullah	.. Ditto	.. 1st January 1961.
24	Mr. Rehmatullah	.. Drean Men	.. 4th August 1958.
25	Mst. Shanti	.. Sweepress	.. 1st January 1960.
26	Mr. Id Muhammad	.. Coolie	.. 10th September 1959.
27	Mst. Ram Piari	.. Sweepress	.. 3rd September 1959.
28	Mst. Dharni	.. Do.	.. 1st January 1958.
29	Mst. Summerti	.. Do.	.. 23rd September 1960.
30	Mr. Wali Muhammad	.. Do.	.. 15th November 1961.
31	Mr. Kartara	.. Do.	.. 23rd January 1957.
32	Mst. Piari	.. Sweepress	.. 23rd January 1957.
33	Mst. Sangin	.. Dai	.. 9th September 1961.
34	Mst. Dur Khatoon	.. Do.	.. 3rd November 1958.
35	Mr. Abdul Ghaffar	.. Peon	.. 19th March 1962.
36	Mr. Abdul Latif	.. Nursing Orderly	.. 21st July 1962.
37	Mr. Muhammad Murad	.. Ditto	.. 9th August 1958.
38	Mr. Juma	.. Sweeper	.. 1st June 1958.
39	Mr. Abdul Ghani	.. Nursing Orderly	.. 1st November 1962.
40	Mr. Lal Bux	.. Sweeper	.. 1st April 1960.
41	Mr. Basham Khan	.. Nursing Orderly	.. 1st April 1962.

Serial No.	Name	Designation	Date of appointment
	KALAT DIVISION— concld.		
	Class IV—*concld.*		
42	Mr. Abdur Rehman	.. Sanitary Patrol	.. 15th August 1962.
43	Mr. Muhammad Hayat	.. Peon	.. 1st September 1962.
44	Mr. Ali Bakhsh	.. Sanitary Patrol	.. 10th December 1960.
45	Mr. Ahmad Khan	.. Peon	.. 18th September 1962.
46	Mr. Fazal Muhammad	.. Sanitary Patrol	.. 1st October 1962.
47	Mr. Fateh Muhammad	.. Peon-*cum*-Chowkidar	.. 1st October 1962.
48	Mr. Yasin	.. Ditto	.. 1st September 1961.
49	Mr. Barkat Ali	.. Ditto	.. 21st September 1961.

NISHTAR MEDICAL COLLEGE MULTAN BONA FIDE STUDENTS FROM TRIBAL AREA

***2733. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Health please refer to part (d) of the answer to my Starred Question No. 2039 given on the floor of the house on 26th March 1963 and states:—

(a) whether the name of Mr. Saiful Islam has since been struck off the roll of Nishtar Medical College, Multan, if so, from which date ;

(b) in case the name of the said Saiful Islam has since been struck off the roll of Nishtar Medical College, Multan, whether any *bona fide* student from Tribal Areas has been admitted in the said College in place of Mr. Saiful Islam, if so, his name and place of residence, and if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (SARDAR MUHAMMAD ASHRAF KHAN (a) Yes. From 18th March, 1963,

(b) Yes. Mr. Shahbaz Khan Assir, son of Sadullah Khan of village Pindi Ali, T. T. Muhammad Agency, c/o Ghulab Sher Burhan Khel of Peshawar Division as certified by the Political Agent Mohmand Agency, Peshawar, with effect from 9th May, 1963.

PROVINCIALISATION OF POSTS OF CHIEF OFFICERS AND SECRETARIES IN LOCAL BODIES

***2758. Mr. Abdur Raziq Khan :** Will the Minister of Health and Local Government be pleased to state—

(a) whether it is a fact that the posts of Chief Officers and Secretaries in the local bodies in Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions were provincialised in 1951;

(b) whether it is a fact that according to the N.-W.F.P. Local Government Service Rules, 1951, the status of Chief Officers and Secretaries serving in Group A, B and C of Local Bodies in the Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions is equal to Tehsildars, Naib-Tehsildars and Assistants, respectively serving in the above-mentioned two Divisions;

(c) whether it is a fact that the pay scales of Tehsildars, Naib-Tehsildars and Assistants have been revised with effect from 14th October, 1955;

(d) whether it is a fact that the pay scales of the said Chief Officers and Secretaries have not been revised as has been done in the case of their counterparts, in other regions;

(e) if answers to (a), (b), (c) and (d) above be in the affirmative, whether Government intend to revise the pay scales of the said Chief Officers and Secretaries?

Parliamentary Secretary (MIAN MEHRAJ-UD-DIN) : (a) Yes.

(b) Yes, but not in the case of 'C' Class Local Bodies in Peshawar Division. The status of Group 'C' Local Bodies officers in D. I. Khan Division is equal to that of Senior Clerks and not that of Assistants, as their grade of pay is Rs. 70—5—105 *plus* usual allowances.

(c) Yes.

(d) Yes.

(e) A proposal to this effect has lately been received from Peshawar Division and is under Government's consideration. No such proposal has been received from D. I. Khan Division.

INSTRUCTIONS ISSUED BY BASIC DEMOCRACIES DEPARTMENT REGARDING INTIMATION OF DEVELOPMENT WORKS TO MEMBERS, PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

***2759. Mr. Abdur Raziq Khan :** Will the Minister of Health and Basic Democracies be pleased to state—

(a) whether it is a fact that according to Government instructions issued from the Basic Democracies Department, Divisional Commissioner and Deputy Commissioners, Political Agents are required to intimate to the Members of the Provincial Assembly once and twice a year respectively the progress of the development works undertaken in their respective constituencies;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether these instructions are being followed; if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary : (MIAN MEHRAJ-UD-DIN): (a) Yes.

(b) No instances have come to the notice of Government that the instructions are not being followed.

GOVERNMENT HOSPITAL IN QUETTA DIVISION

***2805. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Health be pleased to state—

(a) the number of male patients admitted in Government Hospitals in Quetta Division during 1953 to 1962;

(b) the number of female patients admitted in the said hospitals during 1953 to 1962;

(c) the number of patients male and female separately discharged after treatment from the said Hospital during 1953 to 1962;

(d) the number of deaths of male and female patients occured in the said Hospital during 1953 to 1962?

Parliamentary Secretary (SARDAR MUHAMMAD ASHRAF KHAN) : (a) 35,181.

(b) 17,253.

(c) Males 35,142 Females 16,912

(d) Males 1,039 Females 341

MEDICAL FACILITIES, ETC., IN QUETTA/KALAT DIVISIONS

***2829. Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Health be pleased to state—

(a) the total amount sanctioned for providing medical facilities, medical education, etc., to the people of Quetta Kalat Divisions during the period from 1947 to 1962 year-wise as well as district-wise;

(b) the total actual expenditure incurred on the items mentioned in (a) above and in case of any saving or exceessreasons thereof?

Parliamentary Secretary: (SARDA MUHAMMAD ASHRAF KHAN): (a) Sanctioned budget for Quetta Kalat Divisions year-wise under the major heads "28-A—Healh Services—63-B—Development, 34—Frontier Regions (Provincial) and 34—Frontier Regions(Central) and 39—Public Health (Central)" is as under—

SANCTIONED BUDGET

Year	*Quetta Division*	*Kalat Division*
	Rs.	
1947-48 ..	6,20,540	
1948-49 ..	7,23,200	
1949-50 ..	7,31,900	
1950-51 ..	7,95,800	
1951-52 ..	9,13,900	
1952-53 ..	10,45,400	
1653-54 ..	17,02,530	
1954-55 ..	10,88,630	
1955-56 ..	14,64,500	

QUETTA/KALAT DIVISIONS

1956-57 ..	20,67,860	
1957-58 ..	23,83,950	
1958-59 ..	33,17,680	
1959-60 ..	31,26,550	
1960-61 ..	36,94,190	
1961-62 ..	34,71,810	

The district-wise expenditure is not available. The figures for Kalat Division are also not available for the years 1947—1956.

(b) The total actual expenditure incurred on the items mentioned in (a) above is as under—

QUETTA/KALAT DIVISIONS

Year	*Total Expenditure*	*Savings*
	Rs.	Rs.
1947-48 ..	6,14,320	6,220
1948-49 ..	6,53,320	6,970
1949-50 ..	7,21,718	10,182

QUETTA/KALAT DIVISIONS

		Total Expenditure	*Savings*
		Rs.	Rs.
1950-51	..	7,54,912	40,888
1951-52	..	8,89,034	24,866
1952-53	..	10,30,652	14,748
1953-54	..	16,00,130	1,06,400
1954-55	..	10,62,030	26,600
1955-56	..	13,50,525	1,13,975
1956-57	..	15,03,427	5,64,423
1957-58	..	21,12,329	2,71,621
1958-59	..	27,24,275	5,93,405
1959-60	..	27,29,666	3,96,884
1960-61	..	28,03,393	8,90,797
1961-62	..	29,54,810	5,17,000

The expenditure relating to Kalat Division for the year 1947—56 is not available.

The reasons for the savings are as under :—

The savings in all the years from 1947-48 to 1961-62 are mainly due to the non-availability of technical staff and non-supply of medical stores in full by the Medical Stores Depot. The reasons for non availability of technical personnel are that a sufficient number of residents of the region are not trained for various technical posts. However, matters are improving with more and more facilities being provided to the people of the area for getting training for different types of technical work. The general education standard has also to be raised so that a sufficient number of candidates with the necessary qualifications be come available.

بابو محمد رفیق—آپ نے سال ۱۹۶۱ء میں چھتیس لاکھ چورانوے ہزار ایک سو نوے روپیہ اور سال ۶۱ ۶۲ میں چونتیس ہزار لاکھ اکھتر ہزار سو آٹھ دس روپیہ بجٹ میں رکھے تھے - اور خرچ کیا ہے اٹھائیس لاکھ تین ہزار تین سو تریانوے روپیہ یہ ذمہ داری کیا گورنمنٹ کی نہیں تھی کہ اس نے دی ہوئی رقم کو ادویات و غیر ملکی خرید کے بجائے اپنی لاپروائی اور غفلت سے surrender کر دیا - کیوں دوائیں خریدی اور مہیا نہیں کی گئیں ؟

وزیر صحت (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) —وجوہات صحیح ہیں - جو نوٹ میرے پاس ہے میں سناتا ہوں -

The savings in all the years from 1947-48 to 1961-62 are mainly due to non-availability of technical staff and non-supply of medical stores in full by the medical depots. The reason of non-availability of technical persons is that sufficient number of residents of the region are not trained for various technical posts.

تو یہ جو وجوہات میں نے بتلائی ہیں اس کی وجہ سے Saving ہو رہی ہے -

بابو محمد رفیق — سنہ ۶۲ سے آج آپ یہ وجوہات بتلا رہے ہیں - اب تک آخر کیوں دوائیں خریدی نہیں گئیں اور ہمارا پیسہ اس طرح کیوں بچایا جاتا رہا - اب تک اس بارے میں کیوں قدم نہیں اٹھایا گیا اور آئندہ کے لئے کیا اقدام کیا جائے گا کہ ہمارا روپیہ Surrender نہ ہو -

وزیر صحت—ہم نے ٹیکنیکل سٹاف کی ٹریننگ کے لئے کوئٹہ میں سکول کھولا ہے نرسنگ سکول کھولا گیا ہے اور ہیلتھ سنٹرز کے لئے سکول کھولے ہیں - یہ سب ہم نے آپ کے کوئٹہ میں کیا ہے - دوائی کے لئے میں عرض کروں گا کہ اگلے سال سے میڈیکل اسٹورز کراچی سے ہمیں ملے ہیں - یہ سٹورز پہلے سنٹر کے تحت ہوتے تھے - ان میڈیکل اسٹورز کا کنٹرول ہمیں ابھی ابھی ملا ہے - اس سے ہم انشاءاللہ جلد دوائیں پہنچائینگے -

ماسٹر خان گل—ہمیں پتہ نہیں لگتا کہ صاحب بہادر نے کیا کہا ہے ، وہ پوچھتے ہیں medicines کے لئے جو روپیہ دیا گیا تھا وہ Surrender ہو گیا ہے - یہ جواب میں وضاحت کرنے کے بجائے نرسنگ سکول اور ہیلتھ سنٹرز کا ذکر کر رہے ہیں -

وزیر صحت—دیکھئے - جو بھی دوائیں باہر سے آتی ہیں - وہ لاہور اور کراچی کے سٹورز منگاتے ہیں اور ہم ان سے دوائیں خرید کے فراہم کرتے ہیں - اس لئے ہمیں دوائیں کم ملتی تھیں - یہی وجہ تھی - اب چونکہ ہمیں سٹورز کا کنٹرول مل گیا ہے - اس لئے اب ہم خود آسانی سے Supply کرینگے -

ماسٹر خان گل—ہر سال جو کوئٹہ قلات بلوچستان کا پیسہ ہوتا تھا ۔ وہ کہاں خرچ ہوتا تھا ۔

وزیر صحت — مغربی پاکستان میں ۔

مسٹر عبدالرازق خان—کیا وزیر صحت بتلائینگے کہ ۶۲-۱۹۶۳ میں کتنا پیسہ بچا ہے ؟

وزیر صحت—کس ڈویژن کے لئے ؟

مسٹر عبدالرازق خان—کوئٹہ قلات ڈویژن کے لئے ۔

وزیر صحت—سوال میں صرف ۱۹۶۲ تک معلومات طلب کی گئی ہیں ۔

OPENING OF PRIMARY AND SUB-HEALTH CENTRES IN DISTRICT ZHOB

***2836. Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Health be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the District Council Zhob, in its meeting held on 31st January, 1963 recommend opening of Primary and Sub-Health Centresat various places in the area of the said Council; if so;

(i) the location of the Primary and Sub-Health Centres proposed to be opened;

(ii) the estimated cost of each; and

(iii) the action so far taken by Government in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) Yes.

(i) The Primary and the Sub-Centres were approved to be located at the following places :—

(1) Primary Health Centre, Killa Saifullah with Sub-Centres at Nasai, Shinka and Baratkhil.

(2) Primary Health Centre, Lakaband with Sub-Centres at Murga Kibzi, Babar and Tangasar.

(3) Primary Health Centres, Manikhaw with Sub-Centres at Kapip Dansar and Korail Wasta.

(4) Primary Health Centres, Murga Faqirz with Sub-Centres at Sharan Yajogi, Kuzh and Sirki Karez.

(ii) The estimated cost is Rs. 3·00 lacs for Primary Health Centre, Killa Saifullah, 5 lacs for Primary Health Centre, Lakaband and 3 lacs for each of the Primary Health Centres Manikhaw and Murgha Faqirzai.

(iii) Estimates and plans for Rural Health Centre at Killa Saifullah have been already forwarded to the Finance Department for their agreement to administrative approval. The necessary sanction will issue as soon as the Finance Department has agreed to the proposal.

بابو محمد رفیق—یہ بتلائینگے کہ قلعہ سیف اللہ کی سکیم جو گورنمنٹ کو بھیجی گئی ہے - وہ بجٹ سے پہلے بھیجی ہے یا بعد - کیوں کہ فینانس منسٹر نے کہا ہے - کہ ہم روپیہ مہیا نہیں کر سکتے - کیا آپ اس پر روشنی ڈالین گے ؟

وزیر صحت (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) - —دیکھئے - قلعہ سیف اللہ کے لئے ڈسٹرکٹ کونسل سے ہم کو سفارشات مل چکی ہیں - اس سال ہم قائم کر دینگے -

بابو محمد رفیق—اور جو باقی بچتے ہیں۔ان کے لئے آپ کیا کرینگے -

وزیر صحت—یہ تیسرے پنجسالہ پروگرام میں آجائیں گے -

LACK OF ACCOMMODATION IN JUNIOR MODEL SCHOOL, RUN BY LAHORE CORPORATION IN ISLAMIA PARK, LAHORE.

*2856. **Mian Muhammad Akbar:** Will the Minister of Health and Local Government be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Junior Model School, run by Lahore Corporation in Islamia Park, Lahore has only five class rooms;

(b) whether it is a fact that only half of the building of the said school has so far been constructed and although the plan for the remaining half has already been sanctioned the construction work has not yet been started;

(c) whether it is a fact that due to lack of accommodation a considerable number of students of the said locality cannot be admitted in the said schools;

(d) if answers to (b) and (c) above be in the affirmative reasons for delay in constructing the remaining half of the building of the said school and the approximate date by which the construction will be started?

Parliamentary Secretary. (Mian Mehraj-ud-Din): (a) Yes.

(b) No. The construction of school buildings has been completed according to the approved plan.

(c) Yes.

(d) In view of the reply given at (b) above the question does not arise.

UNHYGIENIC CONDITIONS AROUND CORPORATION JUNIR MODEL SCHOOL, ISLAMIA PARK, LAHORE

*2857. **Mian Muhammad Akbar:** Will the Minister of Health and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that for the last one year the Lahore Corporation is running a Junior Model School in Islamia Park, Lahore adjacent to Chauburji Gardens Estate;

(*b*) whether it is a fact that as there is no drainage system in the surrounding lanes of the said school the refuse water of the locality accummulates by the eastern wall of the said school resulting in the breeding of mosquitos;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, action Government intend to take in this behalf?

Parliamentary Secretary : (Mian Mahraj-ud-Din), (a) Yes.

(b) Yes, Some persons have constructed sumps in front of their respective houses to collect their sullage water which is subsequently taken away by the private sweepers engaged by the owners of the houses or is sprinkled in the lanes by them. The school is provided with drainage system but the sullage water of the surrounding houses does over flow and collects in the lane.

(c) These lanes are to be developed at the cost of the front agers under Section 81 (3) of the Municipal Administration ordinance, 1960 and owners of the houses which about on the streets have already been served with notices for payment of their shares towards the cost.

CONSTRUCTION OF METALLED APPROACH ROAD TO CORPORATION JUNIOR MODEL SCHOOL, ISLAMIA PARK, LAHORE

***2858. Mian Muhammad Akbar :** Will the Minister of Health and Local Government be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that there is only one approach road to Junior Model School in Islamia Park, Lahore run by the Lahore Corporation for the last one year;

(b) whether it is a fact that the said road is un-metalled and often develops into a lake during rains;

(c) whether it is also a fact that the students of the said School experience great inconvenience and difficulty in reaching the school due to this bumpy Kucha road;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, the action Government intend to take in this behalf?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): (a) Yes.

(b) No.

(c) Yes.

(d) This road is to be developed at the cost of the frontagers under Section 81 (3) of the Municipal Administration ordinance, 1960 and owners of the houses which abut on the road have alraedy been served with notices for payment of shares towards its cost.

SMALL POX CASES IN TEHSIL SWABI

***2860. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Health be pleased to state:—

(a) the total number of smallpox cases in Tehsil Swabi during the period from 1958 to 1963;

(b) the number of such cases as proved fatal and the number of those which were cured?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Asaraf Khan): (a) 15.

(*b*) fatal 4, cured 11.

Note—The information is up to 18th May, 1963.

OCTROI AND TERMINAL TAX RATES

*2863. **Khan Ajoon Khan Jadoon**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Octroi and Terminal Tax rates of various Municipal Committees Corporations in West Pakistan are not uniform;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) reasons thereof and (*ii*) whether Government intend to unify these rates throughout West Pakistan; if not, reasons therefor;

(*c*) whether it is a fact that the Octroi and Terminal Tax rates charged by Karachi M. C. are lower than those charged by M. Cs. of Lahore, Lyallpur Multan, Rawalpindi and Peshawar;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to bring the Octroi Terminal Tax rates of Karachi Municipal Corporation at par with those charged by the M. Cs. of the Principal Cities of West Pakistan if not, reasons thereof?

Parliamentary Secretary: (Mian Mehraj-ud-Din): Yes.

(*b*) (*i*) This is so because every local body is at present competent to fix these rates according to its discretion.

(*ii*) Yes. Government have prepared a model schedule of Octroi and Terminal Tax rates and these have been forwarded to Local Bodies for their comments. In the model schedule the ceilings of these rates have been fixed. Efforts will be made by Government to keep the Octroi and Terminal Tax rates levied by the Municipal Committees Corporation uniform as far as possible.

(*c*) Yes.

(*d*) This aspect of the question will be considered when the model Schedule has been enforced in the Province?

ماسٹر خان گل حکومت کب تک کوشش کرے گی ۔

وزیر لوکل گورنمنٹ ۔ (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) یہ معمولی بات نہیں کہ جلدی فیصلہ ہو جائے ۔ پورے مغربی پاکستان کی میونسپل کمیٹیوں سے Rates منگوائے ہیں ۔ ان کو study کرکے پھر فیصلہ کیا جائے گا ۔

سردار عنایت الرحمن جان عباسی ۔ جب شرح مقرر کرنے کا اختیار میونسپل کمیٹیوں کو ہے تو کیا میں وزیر صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ آیا لوکل باڈیز یکساں ٹرمینل ٹیکس لگاتی ہیں ۔

وزیر لوکل گورنمنٹ - یہ نیا سوال ہے - اس وقت ہم نے تمام لوکل باڈیز سے Rates منگوائے ہیں تاکہ Uniform rates کیے جائیں -

مسٹر نصر اللہ خان خٹک - کیا یہ وزیر صاحب کا اپنا عقیدہ ہے یا وہ دعوی سے کہہ سکتے ہیں کہ جو جوابات دئے جارہے ہیں وہ درست ہیں -

مسٹر ہینئر ڈپٹی سپیکر - یہ کوئی ضمنی سوال نہیں -

HEALTH CENTRE, ETC, TEHSIL SWABI

*2864. **Khan Ajoon Khan Jadoon**: Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) the names of places in Tehsil Swabi (District Mardan) where Dispensaries, Health Centres and Sub-Health Centres existed on 1st July, 1956;

(*b*) the names of places in the said Tehsil where Dispensaries, Health Centres and Sub-Centres were established during the years 1956 to 1963?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf KHAN): (*a*) The names of places in tehsil Swabi, district Mardan where hospitals and dispensaries existed on 1st July, 1956 are as below—

(1) Civil Hospital, Swabi.

(2) Civil Dispensary, Topi.

(3) Civil Dispensary, Zaida.

(4) Civil Dispensary, Kalu Khan.

(5) Civil Dispensary, Gajjai.

(6) Civil Dispensary, Yar Hussain.

(7) Civil Dispensary, Lahore.

(8) Civil Dispensary, Gandaf.

(9) Civil Dispensary, Kapgani.

(10) Civil Dispensary, Shewa.

No primary Health Centre or sub-centre existed in the area on 1st July, 1956.

(*b*) Two Maternity and Child Health Centres one at village Lahore and the other at Swabi, and one Mobile Dispensary were established during the years 1956 to 1963 in the said tehsil.

مسٹر عبدالرازق خان ۔ یہ محکمہ صحت کی ۶۳—۱۹۰۶ء یعنی سات سال کی کارکذاری ہے ۔ کیا یہ پس ماندہ علاقوں کی ترقی کا نمونہ ہے ۔

وزیر صحت ۔(مسٹر عبدالقادر سنجرانی) ۔ آپ گن تو لیں ۔ ایک سال میں دس ڈسپنسریاں کھولی ہیں یعنی ۶۴—۱۹۶۳ء میں ۔ اب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں ۔

During the year 1963-64 the Tehsil Headquarters Hospital Swabi is scheduled to be upgraded and another 8-bedded dispensary is going to be built at Kalu Khan instead of Standard Rural Health centres at Takhtbhai and Katlan.

اب اس کے اوسوار کیا ہو سکتا ہے ۔

REPAIRING OF GOJRA-SAMUNDRI ROAD

2897. Mr. Hamza : Will the Minister of Basic Democracies be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the metalled road between Gojra and Samundri is in an extremely dilapidated condition ;

(*b*) if the answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) since when it is in the present condition, (*ii*) reasons for not repairing it, and (*iii*) the time by which it will be repaired ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din : (*a*) Only a portion of about 4 miles of this road is reported to be in a bad condition.

(*b*) (*i*) This portion of the road is in its present condition for the last three years.

(*ii*) The work of repairing this portion of the road was entrusted to the B & R Department in the year 1961-62 but it was not undertaken by that Department.

(*iii*) The District Council, Lyallpur, has now established its own Public Works Division and has appointed an Executive Engineer, for this purpose. The work of repairing the first three miles of this portion of the road from Samundri has already been given on contract and is expected to be completed within the next three months. The remaining one mile of the damaged portion of the road will also, it is expected, be repaired within the same period.

مسٹر حمزہ - جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ اس سڑک کا ۴ میل کا حصہ خراب حالت میں ہے - مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ یہ جواب غلط ہے - اگر آپ اسے verify کریں اور وہ غلط ثابت ہو تو جن افسروں نے یہ جوابات مہیا کئے ہیں کیا آپ ان کے خلاف action لیں گے - (قطع کلامیاں)

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ - مسٹر عبد القادر سنجرانی) - ضرور action لیا جائے گا - یہ ٹھیک ہے کہ ہم نے یہ information افسران سے collect کی ہے ہم دریافت کریں گے اگر یہ information غلط ثابت ہوئی تو ہم ضرور action لیں گے -

مسٹر حمزہ - یہ دریافت کا سلسلہ غلط ہے -آپ مجھ سے وعدہ کریں تاکہ آپ میرے ساتھ موقع پر جاکر حقائق کا پتہ کریں -

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ - آپ مجھے لکھ کر دے دیں کہ یہ جواب غلط ہے - پھر میں خود آپ کے ساتھ جاکر پتہ کروں گا -

مسٹر حمزہ - آپ میرے ساتھ وقت مقرر کریں -

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ - پہلے اس session سے تو جان چھڑا لیں -

---

CONSTRUCTION OF A BUILDING ON STATE LAND BY VICE-CHAIRMAN, MUNICIPAL CORPORATION, GOJRA

2900. Mr. Hamza : Will the Minister of Health and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Ch. Muhammad Latif, Vice-Chairman, Municipal Committee, Gojra, has constructed a building on State land which was in the custody of Municipal Corporation, Gojra, situated in square No. 242 Chak No. 365-J. B., Tehsil Toba Tek Singh, District Lyallpur- if so, the orders under which the possession of the said land was delivered to him;

(*b*) whether it is a fact that before the possession of the said land was delivered to said Ch. Muhammad Latif, the land was on lease with some other person ;

(*c*) whether the plan of the building constructed by the said Ch. Muhammad Latif, was duly sanctioned by the Municipal Corporation Gojra;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether any compensation has been paid to the said lessee ;

(*e*) if answer to (*d*) above be in the negative, the action taken against him by the Municipal authorities and if no action has so far been taken reasons therefor.?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) Yes. It is reported that no orders were passed for the transfer of possession of the aforesaid land in favour of Ch. Muhammad Latif *Prima facie*, he has constructed a building on Municipal land without authority.

(*b*) The possession of the aforesaid land was not delivered to him by any proper authority. It is a fact that prior to his occupation, the land was on lease with some other person.

(*c*) No.

(*d*) It is up to the lessee to apply for compensation, if due.

(*e*) No action has been taken against him by the Municipal Committee so far. Government will enquire into this matter and take such action as it deems appropriate.

امیر حبیب اللہ خاں سعدی - کیا محترم وزیر صاحب فرمائیں گے کہ کیا ضلع لائیلپور میں کوئی ذمہ دار افسر موجود نہیں ہے - کہ وہاں سرکاری زمینوں پر نہ صرف یہ کہ لوگ قبضہ کرتے ہیں - بلکہ ان پر عمارتیں بھی کھڑی کرتے ہیں - اور کوئی ان سے پوچھتا تک نہیں ہے -

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبد القادر سنجرانی) جناب والا : یہ تو گوجرہ کے متعلق ہے -

خواجہ محمد صفدر - یہ گوجرہ سندھ میں نہیں ہے - بلکہ ضلع لائیلپور میں ہے -

وزیر لوکل گورنمنٹ - ابھی تک گورنمنٹ کے نوٹس میں ایسی بات نہیں آئی - لیکن اب حمزہ صاحب یہ بات گورنمنٹ

کے دھیان میں لائے ھیں ۔ اس لئے میں نے آخر کی لائین میں کہا ھے ۔ کہ

Government will enquire into this matter and take such action as it deems appropriate.

مسٹر حمزہ ۔ دیکھئے جناب ۔ انکوائری کرنے کا تو سوال ھی پیدا نہیں ھوتا ۔ آپ نے خود یہ تسلیم کیا ھے ۔ کہ سرکاری زمین پر وائس چیئر مین نے ناجائز قبضہ کیا ھے اور اس پر خلاف قانون عمارت تعمیر کی ھے ۔ بغیر کسی نقشے کے ۔ یہ تو ایک established چیز ھے ۔ اب میں آپ سے سوال کرتا ھوں ۔ کہ آپ کے علم میں یہ معاملہ تو آج آیا ھے ۔ لیکن آپ کے ڈپٹی کمشنر اور کمشنر کیا کرتے ھیں ۔ جوکہ اس بلدیہ کی controlling authority ھیں ۔ اگر کوئی غریب آدمی ناجائز تعمیر کرے اس کا چالان کرنے کے لئے آپکی انتظامیہ موجود ھوتی ھے ۔ لیکن اگر کوئی بڑا مگر مچھ جرم کرے تو اس وقت وہ سوئے رھتے ھیں ۔ جب جب آپ کے نوٹس میں لایا جائے تو آپ کہتے ھیں کہ سوچیں گے ۔

وزیر لوکل گورنمنٹ ۔ وہ آپ سے کم مگر مچھ ھیں جناب والا ۔ عرض یہ ھے ۔ کہ ھم نے واقعی یہ مان لیا ھے ۔ کہ اس کی unauthorized possession ھے ۔ میں پھر بھی کہتا ھوں ۔ کہ ھم اس کے خلاف ضرور ایکشن لیں گے ۔ یہاں تو صرف سوال کا جواب دیا گیا ھے ۔ اب اس کے متعلق تحقیقات کرنے کے بعد ساری تفصیلات معلوم کر کے پھر اس پر ضرور ایکشن لونگا ۔

مسٹر حمزہ ۔ میرے عرض کرنے کا مقصد یہ تھا ۔ کہ آپ صرف .....

Mr. Senior Deputy Speeker : The reply is quite clear. You take your seat please.

SCHEMES SANCTIONED BY THE TOWN COMMITTEE FORT ABBAS (DISTRICT BAHAWALNAGAR)

***2918. Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state :—

(a) the number and the nature of the schemes sanctioned by the

Town Committee, Fort Abbas (District Bahawalnagar) during the period from 1960 to April 1963 ; alongwith the names of the schemes, so far implemented;

(*b*) whether it is a fact that the work for the execution of the schemes sanctioned by the said Town Cammittee is usually entrusted to a particular contractor without inviting tenders ;

(*c*) whether it is a fact that the said Town Committee has not engaged any qualified Overseer for the preparation of estimates of the schemes and supervision of the construction works ;

(*d*) whether it is fact that the said Town Committee got the following works done through a contractor, (*i*) construction of an additional room in the building of the Girls Middle School in 1962 ; (*ii*) construction of boundary wall on the two sides of the Civil Hospital, Fort Abbas in 1963 ; and (*iii*) laying of soling in front of the Municipal Committee Office ; if so, the amount paid to the contractor for each work and the amount which had to be paid according to measurement for the excavation of foundation, gravel, cement, bricks, masonary work, painting, sand, timber, iron and mud at the Government schedule rates in the case of each work ?

(*a*) **Parliamentary Secretary** (Miau Mehraj-ud-Din) (*a*) The number and nature of the schemes sanctioned by the Town Committee, Fort Abbas, district Bahawalnagar, during the period from 1960 to April, 1963 are given in Appendix 'I'.

(*b*) No. The Town Committee invites tenders for all its works and accepts the lowest tenders. The works are thereafter entrusted to the successful tenderers subject to the approval of the Committee.

(*c*) No. The Committee has engaged a part time qualified Overseer for the preparation of estimates of the schemes and supervision of the construction works.

(*d*) Yes. The Committee got the following works executed through a contractor who was paid the amounts shown against them :—

	Rs.
(1) Construction of an additional room in the building of the Girls Middle School	967·00
(2) Construction of boundary wall in Civil Hospital, Fort Abbas	5,024·00
(3) Laying of soling in front of Town Committee Office premises	3,358·00

The amounts indicated against the above works were paid to the contractor according to the schedule rates of the P.W.D. (B and R) Department. No tenders were called for these works for the reason that the President of Pakistan was expected to visit Fort Abbas in the following week and thus there was no time left to observe this formality.

APPENDIX 'I'

Serial No.	Name and Nature of Scheme	Expenditure incurred	Year	Progress
1.	Const ; of Town Hall.	Rs. 39,009·00	1960-61	Implemented
2.	Const. and repairs of five roads.	Rs. 39,679·00	Ditto.	Ditto.
3.	Special repairs of Civil Hospital,	Rs. 9,360·00	Ditto.	Do.
4.	Const : two octroi posts.	Rs. 5,539·00	Ditto.	Do.
5.	Const : four pucca wells.	Rs. 5,000·00	Ditto.	Do.
6.	Const : of Baby Park.	Rs. 11,929·00	1961-62	Do.
7.	Cattle Pond.	Rs. 6,193·00	Ditto.	Do.
8.	Boundary of Town Hall.	Rs. 6,106·00	Ditto,	Do.
9.	Const : two Octroi posts.	Rs. 3,034·00	Ditto.	Do.
10.	Const : of Slaughter House.	Rs. 5,683·00	Ditto.	Do.
11.	Consts : tore room.	Rs. 6,506·00	Ditto.	Do.
12.	Const : extension rooms in girls school.	Rs. 10,000·00	Ditto.	Do.
13.	Repairs of Civil hospital.	Rs. 2,940·00	Ditto.	Do.
14.	Soling of main bazar streets.	Rs. 2,095·00	Ditto.	Do.
15.	Soling of Tehsil bazar streets.	Rs. 3,833·00	Ditto.	Do.
16.	Const : Varandah of Girl School.	Rs. 967·00	Ditto.	Do.
17.	Const : of 18 shops.	Rs. 30,000·00	Ditto.	Do.
18.	Boundary of Civil Hospital.	Rs. 5,024·00	Ditto.	Do.
19.	Soling of Town Committee flour.	Rs. 3,358·00	Ditto.	Do.
20.	Const : of culverts.	Rs. 553·00	Ditto.	Do.
21.	Soling of roads near Civil Hospital	Rs. 636·00	Ditto.	Do.
22.	Const : and pavement of cattle fair ground.	Rs. 1,50·000	Ditto.	Do.
23.	Const : of drains grain market mosque.	Rs. 981·00	Ditto.	Do.
24.	Pavement of streets.	Rs. 13,093·00	Ditto.	Do.

چوہدری محمد علی—جناب والا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ میرے اس سوال کا جواب آپ نے کہاں سے دیا ہے۔ کہاں سے

وصول کیا ہے - کس سے پوچھا ہے - اور کس نے اس کا جواب دیا ہے -

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) -فورٹ عباس ٹاؤن کمیٹی کے چیئرمین سے لیا ہے -

چودھری محمد علی-تو آپ کا سارا جواب غلط ہے -

وزیر لوکل گورنمنٹ-آپ سارے جواب کے متعلق کہہ رہے ہیں یا کسی حصے کے متعلق کہہ رہے ہیں -

چودھری محمد علی-سارا جواب ہی غلط ہے -

وزیر لوکل گورنمنٹ-آپ مجھے اس کا صحیح جواب لکھ کر دیں - میں اس کی تحقیقات کرنے کے لئے تیار ہوں -

چودھری محمد علی-میں سمجھا نہیں -

مسٹر سپینکر ڈپٹی سپیکر-وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ اس کا صحیح جواب لکھ کر دیں - تو وہ انکوائری کرکے پتہ دیں گے -

---

ANNUAL INCOME OF TOWN COMMITTEE FORT ABBAS (DISTRICT BAHAWALNAGAR)

***2919. Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state :—

(*a*) the annual income of the Town Committee, Fort Abbas (District Bahawalnagar) ;

(*b*) the amount annually accrued to the said Committee from the octroi duty levied on Ghalla Mandi (Grain Market), Fort Abbas ;

(*c*) the number of octroi posts functioning in the area of the said Town Committee, the number of octroi clerks, and the mobile parties along with the dates of their appointments and academic qualifications ;

(*d*) whether it is a fact that a scheme for providing clean drinking water to the people of the said town has been under execution for the last ten years; if so, the time by which it is likely to be completed ;

(*e*) whether it is also a fact that the katcha roads leading to Ghalla Mandi, Fort Abbas, are at various points blocked by piles of sand and earth hampering the smooth flow of traffic in the said market ; if so, whether Government intend to take steps for making these roads passable; if not, reasons therefor ?

***Parliamentary Secretary**—(Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) The annual income of Town Committee, Fort Abbas for the year 1961-62 was Rs. 1,61,062·56 and that may approximately be regarded as its annual income.

(*b*) An income of about Rs. 34,020·44 accrues annually to the Town Committee from the Octroi levied on Ghalla Mandi (Grain Market).

(c) There are five Octroi Posts functioning in the Town Committee. These posts are managed by eleven Octroi Muharrirs (not clerks), two Mobile parties (Ghashti Dars) and one Octroi Inspector. The particulars regarding their academic qualifications and dates of appointments, etc., are as under :—

Serial No.	*Name*	*Rank*	*Qualifications*	*Date of appointment*	*Remarks*
1.	M. Bahadur Ali.	Octroi Muharrir	Up to Middle	2.3.49	They are all Class IV employees.
2.	M. Abdul Rashid	Ditto	Ditto	12-9-50	
3.	M. Muhammad Iqbal.	Ditto	Ditto	21-7-49	
4.	M. Muhammad Siddiq.	Ditto	Ditto	21-4-55	
5.	M. Muhammad Ramzan.	Ditto	Ditto	14-4-55	
6.	M. Muhammad Isa.	Ditto	Ditto	1-2-56	
7.	M. Abdul Qadir	Ditto.	Ditto	21-2-56	
8.	M. Kamal Khan	Ditto.	Ditto	13-10-57	
9.	M. Abdul Karim	Ditto	Ditto	5-6-56	
10.	M. Muhammad Yaqub.	Ditto.	Ditto	1-11-58	
11.	M. Muhammad Akbar.	Ditto.	Ditto	4-7-60	
12.	M. Ihsanullah	Octori Inspector.	Ditto	5-5-53	Class III employee.
13.	M. Muhammad Sharif.	Ghashti Dar	Ditto	31-5-59	Class IV employee.
14.	M. Akbar Ali	Do.	Ditto	13-2-61	Ditto.

(d) Yes. A scheme for providing clean drinkingwater to the people of the Town Committee was originally initiated by the Provincial Social Welfare Department, but the same was not executed due to non-avail-

ability of sweetwater. Thereafter it was decided to have a water reservoir constructed and the water pumped in a tank for distribution to various localities through pipes. This scheme is nearing completion and it is hoped that the people would be getting water within a period of about a fortnight or so.

(e) No. The approach roads to Ghalla Mandi within the Town Committee are Pacca ones and fit for the smooth flow of traffic to the Mandi. The Market Committee has decided to provide similar amenities in respect of roads within the precincts of Ghalla Mandi itself under its phased programme.

FEES AND RENT CHARGED FROM PATIENTS OF GOVERNMENT HOSPITAL BAHAWALPUR

*2920. **Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Health, be pleased to state :—

(a) the rates at which the rent of rooms was charged from patients admitted in the private wards of the Governmet Hospitals in Bahawalpur before Integration and the rent charged at present;

(b) the fees charged by the doctors from the patients in the Hospitals mentioned in (a) above before Integration and at present ;

(c) the fees charged in the said hospitals for X-Ray examinations, screening, blood tests and other medical tests before integration and at present?

Parliamentary Secretary : (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : A statement is laid on the table:—

	Preintegration Rates			Present Rates.
	Rs.			
(a) Side Room	2	Per day	}	Same.
Family Ward	4	Per day	}	
(b) Class I Officer	4	Per day	}	Same.
Class II Officer	2	Per day	}	
Assistant Medical Officer	1	Per day	}	

(c) Income of Persons	X-Ray	Superficial X-Ray and Light Electric treatment	Deep X-Ray Treatment	Screening
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
(i) Below Rs. 250 per mensem ..	Free	Free	Free	Free
(ii) Exceeding Rs. 250 but not exceeding Rs. 350 per mensem:	7	3	5	5
(iii) Exceeding Rs. 350 but not exceeding Rs. 500 per mensem.	10	5	7-8-0	5
(iv) Exceeding Rs. 500 but not exceeding Rs. 1,000 per mensem:	10	6	9	7
(v) Exceeding Rs. 1,000 per mensem	10	7	10	7
Blood Test before Integration and at Present :—		5	..	..
Urine Test before Integration and at Present:—			..	..
Clinical ..		2	..	..
Microscopic ..		5		

NOTE—The present rates against item (c) are the same as during the pre-integration period.

In the former Punjab, these posts were not provincialised and, therefore there is no fixed scale of pay prescribed for them and it varies from one local body to another according to the work load and financial resources of each local body.

'THARA TAX' IN GOJRA TOWN

***2927. Mr. Hamza :** Will the Minister of Health and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that 'Thara Tax' has been imposed by the Municipal Committee, Gojra, on the owners of houses in the Town;

(*b*) whether it is a fact that no other Municipal Committee in District Lyallpur has imposed the said tax on the owners of houses ;

(*c*) whether it is also a fact that Municipal Committee, Gojra, unanimously passed a resolution on 21st March 1962 for the abolition of the said tax ;

(*d*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons thereof ?

***Parliamentary Secretary** (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) No such tax has been imposed by the Municipal Committee Gojra. The Committee framed encroachment by-laws in 1946 under which licence fees on encroachments were to be levied. The Committee has now merely enforced its by-laws.

(*b*) The encroachment fee is in force in other Municipal Committees including Municipal Committee, Lyallpur.

(*c*) The Municipal Committee Gojra, has unanimously passed a resolution for the abolition of the encroachment fee under certain conditions which is still under the consideration of the Controlling Authority.

(*d*) Under the law, every encroachment is to be licensed and a fee is to be levied therefor. Some fee will necessarily have to be levied for every encroachment but the question whether the scale of the fee provided at present is excessive and should be reduced, will be examined by Government on merits.

مسٹر حمزہ—میرے سوال کا مطلب یہ تھا کہ گوجرہ میونسپل کمیٹی لائل پور مکانوں کے اندر داخل ہونے کے لئے نالیوں پر جو Foot steps تعمیر کئے گئے ہیں پر ٹیکس وصول کرتی ہے جو ضلع لائل پور میں کوئی اور میونسپل کمیٹی وصول نہیں کرتی ۔ مفہوم غلط سمجھنے کی وجہ سے سوال کا جو جواب دیا گیا ہے وہ بے معنی ہے مہربانی کر کے اس کو دوبارہ Examine کر کے جواب دیں ۔

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالقادر سنجرانی)—میں نے جناب یہ جواب دیا ہے کہ میونسپل کمیٹی گوجرہ کی طرف سے ایسا کوئی ٹیکس نہیں لگایا گیا ہے اور کمیٹی نے Encroachment کے ماتحت یہ Recover کیا ہے ۔

Mr. M. A. Hamza : I have asked—

"Whether it is a fact that 'Thara Tax' has been imposed by the Municipal Committee, Gojra".

Mr. Senior Deputy Speaker : It has been replied that no such tax has been imposed.

مسٹر حمزہ—ہم نے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا تھا ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : You should give another question in more explicit form.

SCALES OF PAY OF THE CHIEF OFFICERS AND THE SECRETARIES OF LOCAL BODIES

***2937. Mr. Abdur Raziq Khan :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state the scales of pay of the Chief Officers and the Secretaries of Class I, II and III Local Bodies in the former Sind, Punjab and N.- W. F. P. areas ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : The posts of Chief Officers/Secretaries of Local Bodies in Former Sind and Frontier Regions are provincialised and their grades of pay are as below :—

FORMER SIND

(1) Group I .. Rs. 300—25—500—520/30—770—810—850.
(2) Group II .. Rs. 250—20—450/25—600.
(3) Group III .. Rs. 180—10—300 for graduates and 152—8—160/10—300 for non-graduates.
(4) Group IV .. Rs. 100—5—150.

FORMER N.-W. F. P.

(1) Group A .. Rs. 200—10—300.
(2) Group B .. Rs. 85—5—150/10—200.
(3) Group C .. Rs. 70—5—125.

In the former Punjab, these posts are not provincialised and therefore there is no fixed scale of pay prescribed for them and it varies from one local body to another according to the work load and financial resources of each local body.

مسٹر عبدالرازق خان—کیا میں یہ وزیر صحت سے دریافت کر سکتا ہوں چونکہ آپ سندھ کے ہیں اس لئے سندھ کے صرف انہیں گریڈ کے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ ہوا ہے جن کے گریڈ سرحد میں کم ہیں ۔

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالقادر سنجرانی)—میں تو میاں مغربی پاکستان کا ہوں ۔

ماسٹر خان گل—یہاں یہ ضروری بات ہے کہ سندھ اور صوبہ سرحد مغربی پاکستان میں آ گئے پنجاب میں کیوں نہیں آئے اور پھر تنخواہوں میں اتنا بڑا فرق ہے اور یہ ملک جو دعویٰ کرتا ہے کیا یہی اس کا ثبوت ہے ؟

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر—آپ بحث کر رہے ہیں یا جواب مانگتے ہیں ۔

This is out of order.

PAY REVISION RULES FOR GAZETTED AND NON-GAZETTED EMPLOYEES OF GOVERNMENT

***2938. Mr. Abdur Raziq Khan :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state: —

(a) whether it is a fact that the Pay Revision Rules for the Gazetted and Non-Gazetted employees of Government were framed during the year 1957 and 1959, respectively;

(b) Whether it is a fact that the Chief Officers and the Secretaries of the Local Bodies in the former N.-W.F.P. are Government Servants having the status of Tehsildars. Naib-Tehsildars and Assistants of the Deputy Commissioner's Office, respectively;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, reasons for not revising the scale of pay of the Chief Officers and Secretaries of the Local Bodies in the former N.-W.F.P. area ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (a) Yes.

(b) They are Government Servants, but there are no specific orders determining the status.

(c) The grades were not revised as in accordance with the provisions of the Basic Democracies Order, 1959, these officer were to form part of Local Councils Service. The necessary rules for the constitution of the Service have been drafted, which, *inter alia*, provide for the revision of the grades of all such officers throughout the Province. The rules are likely to be enforced shortly.

مسٹر عبدالرازق خان—پارلیمنٹری سکرٹری صاحب نے میرے سوال نمبر ۲۷۵۸ کے جواب میں فرمایا ہے کہ یہ صحیح ہے کہ سابق صوبہ سرحد میں چیف آفیسرز سکرٹری اور ان کی ملازمتیں تحصیلدار نائب تحصیلدار اور اسسٹنٹ کے برابر ہیں ، لیکن جب یہ سوال دوسری شکل میں پوچھا گیا ہے تو وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایسے کوئی قواعد نہیں ہیں اور نہ کوئی ایسا محکمہ ہے تو ان دونوں میں سے کون سا صحیح ہے ۔

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالقادر سنجرانی)—ہمنے آپ کے سوال کے ''بی'' جز کے جواب میں کہا تو ہے کہ وہ Govt. Servant ہیں اور میں کہتا ہوں کہ ۔

They are Government Servants.

Your question is—

"Whether it is a fact that the Chief Officers and the Secretaries of the Local Bodies in the former N.-W. F. P. are Government Servants having the status of Tehsil Naib-Tehsildars and Assistants of the Deputy Commissiner's office respectively".

The answer given is—

"They are Government servants, but there are no specific orders determining the status.

Mr. Abdur Raziq Khan : I draw your attention to my question No. 2758 in which I have asked—

" whether it is a fact that according to the N.-W. F.P. Local Government Service Rules, 1951, the status of Chief Officers and Secretaries serv'ng in Group A, B and C Local Bodies in the Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions is equal to Tehsildars, Naib-Tehsildars and Assistants, respectively serving in the above-mentioned two Divisions".

اس کا جواب آپ نے دیا ہے ''Yes'' اور اب

آپ کچھ اور کہہ رہے ہیں .....

جناب والا—میں اپنا سپلیمنٹری withdraw کرتا ہوں ۔

Minister of Local Government : He has withdrawn the supplementary.

RURAL HEALTH CENTRES

***2944. Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) the number of Rural Health Centre opened in or sanctioned from each district in Bahawalpur Division during the year 1962-63 ;

(b) whether it is a fact that no Rural Health Centre has, so far been opened in Bahawalnagar ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan):—(a) The number of Rural Health Centres already opened in each District of Bahawalpur Divisions is as under :—

Rahimyarkhan District	..	1 at Mianwali Qureshian.
Bahawalpur District	..	2 at Uch Sharif and Chhanigoth.
Bahawalnagar District	..	Nil.

(b) Yes for the first part. A Rural Health Centre has been approved for construction at Mandi Sadiq Ganj in Bahawalnagar District, during the year 1963-64. Rural Health Centres are also approved for construction during the year 1963-64 at Ahmadpur Lama in Rahimyarkhan District and Khairpur Tamewali in Bahawalpur District. In addition Functional Rural Health Centres have been approved for establishment at Minchinabad, Hasilpur, Ahmadpur East and Fort Abbas.

CIVIL HOSPITAL FORT ABBAS

***1945. Chaudhri Muhammad Ali:** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Civil Hospital, Fortabbas, is not equipped with the necessary surgical instruments and medicines are also not available there; if so, reasons thereof and the steps Government intend to take in this behalf;

(*b*) whether it is also a fact that the present building of the said hospital is insufficient to meet its requirements; if so, whether Government intend to expand the said building; if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The answer so far as surgical instruments are concerned is in the affirmative. However, a fair supply of medicines is available. The hospital at Fortabbas is maintained by the Municipal Committee and they cannot make sufficient provision of funds.

Government have provided a sum of Rs.50,000 in the budget for the year 1963-64 for purchase of surgical instruments and equipment.

(*b*) Answer to first part is in the affirmative. Government have made a provision of Rs. 1,50,000 in the Budget for the year 1963-64 for improving and expanding the building.

X-RAY PLANT FOR CIVIL HOSPITAL, NOWSHERA

***1960. Mr. Nasrullah Khan Khattak :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that an X-Ray plant for the Civil Hospital, Nowshera Tehsil (Peshawar Division) was purchased by Government some time ago;

(*b*) whether it is also a fact that the said X-Ray plant has not yet been utilized and is still lying packed in the said Hospital;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for not putting it to use so far?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) It is incorrect that the X-Ray plant is still lying packed. It has been already installed and will be put into operation as soon as the high tension cable of requisite specification is received by the supplier—Phillips Electrical Company Limited Lahore—from Holland.

(*c*) The plant has not started functioning so far because the original high tension cable and even the one received as a replacement thereof have been found to be not of the proper specification. These cables have been removed and supply of high tension cable of the required specifications orderd from Holland. The plant will start functioning as soon as this high tension cable is received and fixed by the supplier.

OPENING OF A DISPENSARY IN PIR SABAQ

***1962. Mr. Nasrullah Khan Khattak:** Will the Minister of Health be pleased to state whether it is a fact that there is no dispensary in the area of

Union Council Pir Sabaq in Tehsil Nowshera, if so, whether Government intend to open dispensary in the said area?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The answer to the Ist part is in the affirmative. The question of setting up of a dispensary at Misri Banda is under the consideration of Government. If established, it will also serve Pir Sabaq.

VACCINATION AND INOCULATION AGAINST SMALL-POX, CHOLERA AND TYPHOID, RESPECTIVELY

***2963. Mr. Nasrullah Khan Khattak** : Will the Minister of Health be pleased to state the year-wise number of persons vaccinated against Small-Pox and inoculated against Cholera and Typhoid separately in Tehsil Nowshera (Peshawar Division) during the years from 1956 to 1963 ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashtaf Khan) : The required information is given below:—

Year	Small pox Vaccinations	Cholera Inoculations	Thypoid Inoculations
1956	28,948	Nil	Nil
1957	32,992	Nil	Nil
1958	68,310	Nil	Nil
1959	47,067	1,195	8,989
1960	72,449	16,394	9,131
1961	81,771	5,083	5,971
1962	85,500	19,454	13,883
1963 (up to April '963)	39,268	3,838	3,450

MEDICAL OFFICER FOR MANKI SHARIF DISPENSARY

***2964. Mr. Nasrullah Khan Khattak :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a post of Medical Officer for Manki Sharif Dispensary, in Tehsil Nowshera, has been sanctioned; if so, the time by which the appointment of a qualified Doctor will be made to the Dispensary ;

(*b*) whether it is also a fact that a certain amount has been provided in the Budget for the current year for the repair of the above dispensary ; if so, the amount so provided ;

(*c*) whether it is a fact that only one-fifth of the amount has actually been spent and the remaining amount remains to be spent, if so, the time by which the remaining amount will be utilized ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) (*a*) No.

(*b*) Yes. A sum of Rs.4,100 has been sanctioned during the current financial year.

(*c*) It is hoped that the entire amount will be utilized during the current financial year. Information with regard to the amount spent has not yet been received from the Buildings and Roads Department.

REPAIRING OF A BRIDGE ON NOWSHERA-MARDAN ROAD TO VILLAGE KOTARPAN BY DISTRICT BOARD

*2967. **Mr. Nasrullah Khan Khattak :** Will the Minister of Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the one-mile long link road from Nowshera-Mardan Road to village Kotarpan, Tehsil Nowshera-Peshawar Division, was constructed by the District Board ;

(*b*) whether it is also a fact that as a result of the crumbling of the bridge thereover, the said link road has been rendered impassable for the trafic;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to repair the said bridge; if so, when ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) (*a*) Yes.

(*b*) No. Only the parapet wall of the bridge has been damaged but the bridge is reported to be fit for traffic.

(*c*) Necessary instructions are being issued to the District Council, Peshawar, by the Commissioner, Peshawar Divison, to get the necessary repairs to the bridge carried out as quickly as possible.

ABOLITION OF 28 POSTS OF WHOLE-TIME FOOD INSPECTORS

*3000. **Major Abdul Majid Khan :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that 28 posts of whole-time Food Inspectors were abolished and the Inspectors were relieved from their duties on 31st March 1963;

(*b*) whether it is a fact that all of them are graduates and have rendered 14—16 years continuous service in the Health Department;

(*c*) whether it is a fact that all of them are overage for fresh recruitment to other Government services ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to absorb them in any Government Departments, if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) (*a*) Yes, but the Inspectors were relieved on 31st March, 1962 and not 31st March 1963.

(*b*) Yes, they were all Graduates and had rendered from 11—1/3 to 18 years service.

(*c*) Yes.

(*d*) In April, 1962, instructions were issued to all Government Departments asking them to absorb the surplus Food Inspectors if possible in preference to new candidates against suitable jobs. The question of reviving the posts of Food Inspectors is also under consideration of Government.

UPGRADING OF D. B. MIDDLE SCHOOL AT CHAK No. 243-G. B. TO HIGH SCHOOL

*3021. **Mr. Hamza:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the District Board, Lyallpur, made a provision in its Budget in 1959 for up grading B. D. O. E. Middle Schools at Pauliani, 243/G. B. and 24-J. B. to High Schools;

(*b*) whether it is a fact that the Education Department,—*vide* its letter No. O. C. IV B X-31-59, dated 2nd December 1960, sanctioned 25% grant to Local Bodies for upgrading of certain Middle Schools including the D. B. Middle School Chak No. 243-GB., District Lyallpur to High School;

(*c*) whether it is a fact that the D. B. Middle Schools at Pauliani and 24 J. B. have since been upgraded to High Schools but the D.B. Middle School at Chak No. 243 G. B. has not so far been upgraded;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative reasons therefor and whether D. B. Middle School at Chak No. 243 G. B. is likely to be upgraded in the near future, if so, when?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) In fact the District Board Middle School at Chak No. 24 J. B. has only been upgraded so far. The proposal to upgrade the District Board School at Pauliani was turned down by the Education Department. The District Board Middle School at Chak No. 243 G. B. was not upgraded as there is already a High School at a distance of 2½ miles from it at Chak No. 206 G. B. In consequence it was decided to upgrade the Middle School at Chak No. 178 G. B. as the nearest High School from there is at a distance of 8 to 10 miles.

(*d*) In view of the position explained in (*c*) above, there is at present no proposal to upgrade the Middle School at Chak No. 243 G. B.

METALLING OF GALOI—PINIALA—REHAMANI KHAIL—ISA KHAIL ROAD

***3047. Mr. Muhammad Akbar Khan:** Will the Minister of Local Government and Basic Democracies be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Divisional Council has sanctioned a sum of Rs. 5 lacs for the metalling of Galio—Piniala—Rehamani Khail—Isa Khail Road ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative the mileage of the road to be metalled?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) :—(*a*) A scheme Prepared by the Buildings and Roads Department for the metalling of this Road was aproved by the Divisional Council, Dera Ismail Khan, in their meeting held on 25th October, 1962, at an estimated cost of Rs. 5,72,600.

(*b*) The length of the Road to be metalled is 41 miles.

PROVISION OF DRINKING WATER TO DERA ISMAIL KHAN DISTRICT FROM CHASHMA HIRAJ

***3048. Mr. Muhammad Akbar Khan :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether Government have undertaken any scheme for providing drinking water to Dera Ismail Khan district from Chashma Hiraj ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the benefit of the said scheme will be extended to Ilaqa Deman which includes the areas Marawat Rehmani Khail Piniala and Takawarajat ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf KHAN) : (*a*) There is no such scheme with the Government to supply drinking water to the people of Dera Ismail Khan District from Chashma Hiraj.

(*b*) Question does not arise.

SINKING OF A TUBE-WELL IN KULACHI TEHSIL

*3067. **Major Abdul Majid Khan :** Will the Minister of Health and Local Government be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that there are no arrangements for supply of drinking water in Tehsil Kulachi of Dera Ismail Khan district ;

(b) whether it is a fact that the Municipal Committee, Kulachi last year collected funds for sinking of a tube-well to supply drinking water to the people of the said Tehsil ;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, reasons for delay in the implementation of the scheme ?

Parlimantary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) Yes. Out of that a sum of Rs. 1,800 has been made over for survey and investigation of Water supply Scheme to the Public Health Engineering Department. The report from that Department is still awaited.

(c) Steps to implement the scheme will be taken in the light of the report received from the Public Health Engineering Department.

PAY SCALES OF CHIEF OFFICERS

*3085. **Dr. Begum Ashraf Abbasi :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that there are the following two pay scales of Chief Officers :—

(i) Rs. 300—20—500.

(ii) Rs. 250—20—450—EB—25—600.

(b) whether it is a fact that the pay-scales of Mukhtiarkars are the same as in (a) above ;

(c) whether it is a fact that the Chief Officers Group II have not been given the said pay-scale ; if so, reasons therefor ;

(d) whether it is a fact that the Chief Officers of Group I and Group II are Gazetted Officers ; if so, reasons for not printing their names in the Civil List ;

(e) whether it is a fact that the Chief Officers of Group I and Group II enjoyed vast powers for running day to day administration of the Local Bodies ; if so, reasons for not giving them similar statutory powers now ;

(f) whether it is a fact that some Chief Officers of Group I and Group II have got sufficient experience of Municipal Administration ; if so, reasons for not considering them for appointment as Chairmen of Municipal Committees ;

(g) whether it is a fact that the West Pakistan Government had decided in 1957 to provincialize all the posts of Chief Officers throughout the Province of West Pakistan and Provision was made accordingly in the West Pakistan Budget for 1957-58; if so, reasons for not implementing the said decision ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (a) Yes, so far as the Divisions of Hyderabad and Khairpur are concerned ;

(b) Yes, so far as the Divisions of Hyderabad and Khairpur are concerned.

(c) No it is not a fact.

(d) Yes. A separate civil list for the officers of Local Bodies is being published.

(e) Yes. Under the previous laws, all executive powers vested in the Chief Officer. Under the new law, the executive powers are vested in the Chairman and as such Chief Officers exercise such powers as are delegated to them by the Chairman. The Business Rules are, however, being amended to confer some powers on the Principal Officers for the purpose of day to day administration.

(f) Yes. Each case is considered on merit, and whenever a suitable Chief Officer is available, his claims for appointment as a Chairman are considered along with other candidates. A Chief Officer belonging to Group I has already been appointed as the Chairman, Mirpur Municipality.

(g) Yes. The proposal could not be implemented because of the impending changes in the law relating to local bodies. Necessary provisions for provincialisation have been made in Article 44 of the Basic Democracies Order, 1959, and Section 29 of the Municipal Administration Ordinance, 1960. Rules have been drafted to implement these provision and these will be enforced shortly.

Mr. Senior Deputy Speaker : The Question Hour is now over

چوہدری سعی محمد—جناب مہربانی کریں.....

مسٹر سینیئر ڈپٹی سپیکر—میں مہربانی نہیں کر سکتا - آپ تشریف رکھیں -

چوہدری سعی محمد—پوائنٹ آف آرڈر جناب یہ نہایت ظلم کی بات ہے کہ اگر کوئی بات عرض کرنی ہو .... (قطع کلامی) -

مسٹر سینئیر ڈپٹی سپیکر - یہ بھر زہری والی بات آپ دوبارہ نہ دہرائیں -

مسٹر سلطان محمد اعوان - جناب بہت سے سوال رہ گئے ہیں -

Mr. Senior Deputy Spezker : This cannot be helped under the rules. Please take your seat.

میر نبی بخش خان زہری - جناب میرا ذکر آپ نے - یہ برے پیرائے میں ہے یا اچھے میں -

مسٹر سینئیر ڈپٹی سپیکر - آپ اسوقت موجود نہیں تھے ہاوس کے وقار کے سلسلے میں میں نے آپ کا ذکر کیا -

میر نبی بخش خان زہری - میں نے کل ہاوس کے وقار کو بلند کرنے کا ثبوت دے ذیا تھا -

چودھری سعی محمد - جناب والا - میرا سوال نمبر ۳۲۷۴ غلط ہے اور اس کا جواب بھی غلط ہے - میرے سوال کو صحیح کیا جائے اور اس کا صحیح جواب چھاپہ جائے -

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ - جو سوال آپ صحیح سمجھتے ہیں وہ ہمیں لکھ کر دے دیں -

چودھری سعی محمد - جناب والا - میں نے موضع سپرے کے متعلق جو تحصیل پھالیہ میں واقع ہے عرض کیا تھا - میں نے صرف ۸۱۰ فٹ کے ٹکڑے کے متعلق نہیں پوچھا تھا - میں نے تو ایک میل ٹکڑے کے متعلق جو موضع سپرے کے پاس ہے پوچھا تھا -

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراجدین) : چودھری صاحب یہ جو سوال آپ نے بھیجا تھا یہ آپ نے سیکرٹری اسمبلی کے پاس بھیجا تھا - انہوں نے جو سوال ہمیں یہ بھیجا ہے اس کا جواب ہم نے دے دیا ہے - آپ دوبارہ اپنا سوال لکھ کر بھیج دیں اس کا جواب آ جائیگا -

چودھری سعی محمد - جناب سیکرٹری صاحب تو فارغ نہیں ہیں - میں نے جو آپ سے سوال پوچھا ہے آپ اسکا جواب درست کر کے بتائیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری—چودھری صاحب آپ سوال بھیج دیں اسکا جواب آ جائیگا -

Answers to starred Questions laid on the table

APPOINTMENT OF ASSISTANT DISTRICT HEALTH OFFICER AT KHARIAN

***3107 Chaudhri Gul Nawaz Khan** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) Whether it is a fact that a post of Assistant District Health Officer at Kharian is lying vacant ;

(*b*) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) since when, (ii) reasons therefor and (iii) the date by which Government intend to make appointment to it ?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) Yes.

(*b*) Vacant since 14th January 1962. Due to acute shortage of Medical officers possessing D. B. H. Qualifications, the post could not be filled in.

A Medical Officer with special apritude for preventive work will shortly be posted against this vacancy.

SANCTION TO THE ENHANCEMENT OF TERMINAL TAX RATES

***3128. Mr. Abdur Raziq Khan** : Will the Minister of Health and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Municipal Committee, Hoti (Mardan) at its special meeting held on 26th September 1962 adopted a resolution requesting the Government for sanction to the enhancement of Terminal Tax rates.

(*b*) if answer to (a) above be in the affirmative, whether the sanction asked for has been accorded ; if not, reasons therefor ?

Minister of Local Government (Mr. Abdul Qadir Sanjrani): (*a*) Yes.

(*b*) The proposal has not yet been received by Government. It will be examined on merits when received.

PROVIDING MEDICAL FACILITIES IN THE PROVINCE

***3146. Mr. Gul Muhammad** : Will the Minister of Health be pleased to state the total amount provided in the Budget during the years 1959-60 to 1962-63 for providing medical facilities in the Province along with the Division-wise breakup of the expenditure incurred on this account during the said years ?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : Statement of Budget allocation and expenditure made in the Health Department under the heads 38-A—Health Services and "63-B—Development—N—Health Services" for the following years Region-wise is as under :—

Region	Year	Provision	Expenditure
		Rs.	Rs.
Khairpur	1959-60 ..	*16,22,320	16,31,905
	1960-61 ..	†23,83,100	18,74,270
	1961-62 ..	*19,62,410	17,58,696
	1962-63 ..	†41,27,390	19,86,219
Bahawalpur	1959-60 ..	..	..
	1960-61 ..	..	..
	1961-62 ..	*39,37,290	36,26,810
	1962-63 ..	†45,14,960	24,01,461
Lahore	1959-60 ..	2,46,52,800	2,05,03,834
(Lahore, Multan, Bahawalpur, Sargodha).	1960-61 ..	2,66,55,090	3,28,69,903
	1961-62 ..	2,70,35,420	2,22,44,867
Lahore-Multan	1962-63 ..	3,37,37,604	1,08,72,866
Quetta	1959-60 ..	21,23,220	20,19,084
	1960-61 ..	25,05,600	18,19,618
	1961-62 ..	28,03,410	20,12,971
	1962-63 ..	37,42,785	33,67,825
Kalat	1959-60 ..	8,16,290	6,00,316
	1960-61 ..	10,56,390	8,76,059
	1961-62 ..	10,34,140	8,24,459
	1962-63 ..	13,94,420	12,74,402
Hyderabad	1959-60 ..	*69,15,720	65,69,508
	1960-61 ..	†77,32,100	67,72,836
	1961-62 ..	‡68,76,330	1,58,57,578
	1962-63 ..	‡1,88,29,140	51,79,771
Peshawar	1959-60 ..	66,15,310	63,47,821
	1960-61 ..	77,84,710	60,80,625
	1961-62 ..	81,01,060	65,66,023
	1962-63 ..	76,72,285	46,63,784
Sargodha	1959-60 ..	‡	‡
	1960-61 ..	‡	‡
Sargodha and Dera Ismail Khan	1961-62 ..	31,97,110	27,83,956
	1962-63 ..	47,59,129	10,56,263

**Included in Lahore, Multan Region.

†Included in Lahore, Multan and Peshawar Regions.

‡Included Karachi also.

DIVISION-WISE NUMBER OF GOVERNMENT HOSPITALS IN WEST PAKISTAN

*3147. **Mr. Gul Muhammad:** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the Divison-wise number of Government Hospitals in West Pakistan alongwith the number of beds;

(*b*) the Division-wise number of Government dispensaries in West Pakistan;

(*c*) the number of Goverment hospitals and dispensaries in the district of peshawar;

(*d*) the Division-wise ratio of beds available in Government hospitals as compared to population ?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) the number of Government Hospitals in each Division of the Province is shown below alongwith the number of beds :—

Division	Government Hospitals	Beds in Government Hospitals
Peshawar	64	2,823
Dera Ismail Khan	35	1,318
Rawalpindi	22	922
Lahore	27	3,448
Sargodha	13	597
Multan	21	1,168
Bahawalpur	10	800
Khairpur	8	559
Hyderabad	9	176
Karachi	5	1,124
Quetta	13	561
Kalat	4	91
West Pakistan	231	14,587

(*b*) The number of Government Dispensaries in each division of the Province is given below :—

Division	Government Dispensaries
Peshawar	162
Dera Ismail Khan	71
Rawalpindi	30
Lahore	49
Sargodha	36
Multan	43
Bahawalpur	8
Khairpur	19
Hyderabad	18
Karachi	14
Quetta	45
Kalat	34
West Pakistan	529

(*c*) The number of Government Hospitals in Peshawar District 16

The number of Government Dispensaries in Peshawar District 33

(*b*) The ratio of beds 1,000 of population in Government Hospitals in various Divisions is as follows:—

Division	Ratio of Beds per 1,000 of population
Peshawar	0·44
Dera Ismail Khan	1·09
Rawalpindi	0·23
Lahore	0·53
Sargodha	0·10
Multan	0·18
Bahawalpur	0·31
Khairpur	0·18
Hyderabad	0·36
Karachi	0·53
Quetta	0·89
Kalat	0·17
West Pakistan	0·34

Note—A Hospital is defined as an Institution having 10 or more beds and a Dispensary is an Institution having less than 10 beds.

SCHEME TO CONSTRUCT A 500 BED HOSPITAL AT PESHAWAR

*3148 **Mr. Gul Muhammad**: Will the Minister of Health be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Government have approved a scheme to construct a 500 bed hospital at Peshawar and to attach it to the Khyber Medical College;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether funds have been provided for the purpose and whether the work on the said scheme has, since, been started ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the negative, (*i*) reasons there for; (*ii*) the time by which the funds will be made available and (*iii*) the approximate date by which the said scheme will be completed ?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) The Scheme is still under consideration.

(*b*) No.

(*c*) (*i*) Before funds can be provided the Scheme has to be approved by the Provincial Development Working Party and then submitted to the Central Government for approval as it is not included in the Second Five Year Plan. It is necessary to get approval of the Pakistan Plannig Commission and the Central Government and allocation of funds from the Centre before these can be made available.

(*ii*) Cannot be specified.

(*iii*) It will take atleast five years to complete the Scheme after the actual start of the construction work.

M.P.As. NOMINATED AS MEMBERS OF DISTRICT COUNCILS

***3170. Chaudhri Sai Muhammad :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether M.P.A's. have been nominated as member of the District Canucils in there repective distiets;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the negative, reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sangrani) : (*a*) No.

(*b*) There is no provision in the Basic Democracies Order, 1959, as amended by Presidents Order No. 22 of 1962, for the nomination of non-officials to Local Councils.

BRICK SOLING ON ONE MILE STRETCH OF PHALIA-QADIRABAD ROAD

***3174. Chaudhri Sai Muhammad:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a* whether it is a fact that District Board Gujrat provided brick soling on one mile stretch of Phaila-Qadirabad Road near Village Saperey, if so, the year in which the stretch of road was constructed;

(*b*) whether it is a fact that the soling on the above stretch has been completly damaged with the result that the people find it very difficult to make their way through, if so, whether the District Council, Gujrat, intend to lay brick soling again on the said portion of the road; if so, when, if not, reasons therefor?

Minister of Local Government (Mr. Abdul Qadir Sanjrani): (*a*) Yes. The soling covering a length of 810 ft. on Phalia—Qadirabad Road (from village Phalia to Government High School, Phalia), was provided by the District Council during October, November, 1962 to at a cost of Rs. 3,240.

(*b*) No. The said portion of the road is in good motorable condition and has not been damaged. The question that the District Council Gujrat should lay brick soling again on the same stretch of road, therefore, does not arise for the present.

METALLING OF PAHRIANWALI- JOKALIAN ROAD

*3177. **Chaudhri Sai Mnhammad** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government please refer to the answer to supplementary question asked in connection with the answer to Starred Question No. 94 given on the floor of the House on 11th March 1963 and state the details of the work so far done for metalling the Pahrianwali-Jokalian Road and if the work has not so far been started reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : Further progress on the metalling of Pahrianwali-Jokalian Road has not been made as the District Council, Gujrat, has not, so far, removed the defects pointed out to it in its revised estimates amounting to Rs. 2,68,700. The Chairman, District Council, Gujrat, has now been instructed to direct the District Engineer to go personally to the office of regional Chief Engineer, Buildings and Roads to get the defects removed so that technical sanction may be accorded to the estimates. The metalling of road will, thereafter, be taken in hand.

L.M.C. GRANT TO UNANI DISPENSARY OF TIBBIA COLLEGE

*3227. **Syed Ahmed Saeed Kirmani** : Will the Minister of Health and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the L.M.C. gives a recurring grant of Rs. 500 per annum from 1928 to the Unani Dispensary of the Tibbia College, run by the Anjumani-i-Himayat-e-Islam, Lahore ;

(*b*) whether an application was submitted to the Chairman, Lahore Corporation on 15th October 1961 for the increase of the said grant;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative whether any action has been taken on the said application ; if so, details thereof, if not, reasons therefor ?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) The matter is being placed in the next meeting of the Lahore Municipal Corporation.

STAFF OF RATODERO HEALTH CENTER

*3237. **Haji Gul Hassan Manghi** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the former staff of Ratodero Health Centre has either been transferred to other places or discharged ;

(*b*) whether it is a fact that the staff has been imported from Bahawal, pur to Ratodero Health Centre to replace the staff referred to in (*a*) above;

(*c*) whether it is a fact that even a sweeper has been brought from Bahawalpur to Ratedero Health Centre ;

(*d*) whether it is a fact that the senior Compounder of the said Centre has been reverted without any reason and posted as dresser ;

(*e*) if answers to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, the action Government intend to take against the officer responsible for violating Government orders by not appointing the local people to the Health Centre?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) No. Only unqualified Dresser was transferred and one Compounder who was temporary hand was discharged.

(*b*) No. To fill some vacant posts fresh entrants on merit basis were engaged. They through coincidence were from Bahawalpur.

(*c*) No. The Sweeper of the Ratodero Dispensary, which had been closed down, was absorbed in the Rural Health Centre, Ratodero.

(*d*) The Compounder of the Ratodero Health Centre who had been appointed temporarily, was discharged in order to accommodate the Dispenser of the Ratodero dispensary rendered surplus on its closing down. He was, however, subsequently re-employed as dresser at the rural health Centre Warah, when it started functioning on 1st April 1963. The posts of dispensers and Dressers are in the identical scales.

(*e*) Does not arise.

SCARCITY OF DRINKING WATER IN KOHISTAN NAMAK (DISTRICT MIANWALI)

***3244. of Hamidullah Khan** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that in an area of 100 miles from Chadro to Kalabagh and Kalabagh to Kundal in Kohistan Namak (District Mianwali) pure drinking water is not available and the people of these areas have to store up rain water for use during the whole year;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government have any scheme for providing water to the people of the said areas?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) Yes. The area is well known for the shortage of water. The ground water is saltish and only the rain water stored by the people is the source of water in the whole tract.

(*b*) Investigation for suitable location for storage of this rain water by construction of bund, etc., are under investigation by Small Dam Organization. Water Supply Scheme for Chadro is under investigation. This may consist of providing suitable storage tank for rain water, etc.

SERVICE RULES FOR SECRETARIES OF UNION COUNCILS

***3253. Mr. Hamidullah Khan** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that neither Service Rules have so far been framed in respect of Secretaries of Union Councils nor their previous service in the defunct Village AID Department has been counted in their present appointments ; if so, reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : No. The West Pakistan Union Council (Secretary) Rules governing their conditions of service were framed in 1960.

The temporary staff of the defunct Village Aid Department has been absorbed as Secretaries of the Union Councils as an act of grace. The new posts against which they have been absorbed are not Government level posts and for that reason the benefits accruing to Government servants are not admissible to them.

HOSPITALS AND DISPENSARIES IN TANAWAL AREA

*3258. **Mr. Sultan Muhammad Awan** : Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the number of Hospitals and Dispensaries in Tanawal Area, Tehsil Abbottabad, District Hazara and the names of the places where they are located;

(*b*) whether any scheme is under the consideration of Government to open a new hospital or a dispensary in the above area ?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) The following hospitals dispensaries are functioning at present in Tanawal Area ; Tehsil Abbottabad, District Hazara :—

(1) Civil Hospital, Sherwan.

(2) Civil Hospital, Darband.

(3) Civil Dispensary, Bir.

(4) Civil Hospital, Phulra.

(5) Civil Dispensary, Mangioor.

TECHNICAL EXPERTS FOR EXAMINATION OF DEVELOPMENT SCHEMES OF THE UNION COUNCILS

*3259. **Mr. Sultan Muhammad Awan** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that about three years have elapsed since the Basic Democracies system was introduced in the Province ;

(*b*) whether it is also a fact that there are no technical experts for examination of Development Schemes of the Union Council throughout West Pakistan; if so, reasons for not appointing technical experts for the purpose ?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) Yes.

(*b*) The Union Councils are required to sponsor and implement only Small Development Schemes of Local importance to promote the economic condition of the rural community. It is neither practicable nor necessary to post technical experts for the Union Councils keeping in view the type and nature of the schemes handled by them and also the expenditure which such a step would involve. However, technical officers of the various nation building departments are available at the District and Tehsil levels and their services can conveniently and readily be utilised by the Union Councils in case any technical scrutiny of the schemes sponsored by them is required.

ENQUIRY AGAINST THE CHAIRMAN, TOWN COMMITTEE, HAVELIAN

*3260. **Mr. Sultan Muhammad Awan** : Will the Minister of Health, Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the special E.A.C., Abbottabad, is making an enquiry against the Chairman, Town Committee, Havelian, Tehsil Hazara ; if so, whether the enquiry has been completed by the special E.A.C. and he has submitted his report;

(b) if answer to (a) be in the affirmative, recommendations made by the Special E.A.C., and the action taken against the said Chairman in the matter?

ANSWER

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (a) It is a fact that the Special E.A.C., Abbottabad, is conducting an enquiry against the Chairman, Town Committee, Havelian, Tehsil Hazara. This enquiry has not yet been completed.

(b) In view of the position explained in (a) above, answer to this part of the question does not arise.

SCHEMES PREPARED BY UNION COUNCILS UNDER P.L. 480

*3261. **Mr. Sultan Muhammad Awan** : Will the Minister of Health, Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(a) the estimated cost of the Schemes prepared by Union Councils in West Pakistan, under P.L. 480 for the uplift of their respective areas;

(b) the number of schemes out of those mentioned in (a) above which have been approved by the Government and the number of those which have been rejected;

(c) whether Government have provided necessary funds to these Union Councils for the implementation of the schemes under P.L. 480, if so—

(i) the total amount thereof and the dates on which it was made available;

(ii) in case funds have not yet been provided, the time by which these will be provided?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (a) The total cost of the schemes recommended by the Divisional Councils for implementation under P.L. 480 Expanded Programme Rs. 30 crores and 87 lacs.

(b) Out of the schemes mentioned in (a) above, schemes estimated to cost Rs. 22·60 crores have been included in the first instalment of the District Works Programme while the remaining schemes will be included in the second instalment of the District Works Programme which will be published shortly. As far as approval to these schemes is concerned, the District Councils and the Divisional Councils have been authorised to approve schemes up to Rs. 50,000 and Rs. one lac respectively, while the schemes costing above Rs. one lac will be sanctioned by the Government. Action is underway by the competent authorities to accord sanction to the schemes in accordance with the priorities and the amount likely to be available. No scheme has so far been rejected by Government.

(c) No funds have so far been placed at the disposal of the Provincial Government for the implementation of P.L-480 Expanded Programme. However, in the Central Budget for 1963-64 there is a proposed provision for Rs. 10 crores for the District Works Programme of West Pakistan. The allocation of funds to the various District/Divisional Councils in West Pakistan will be taken up as and when these funds are actually placed at the disposal of the Provincial Government.

EMPLOYEES OF B.D. DEPARTMENT

*3268. **Mr. Sultan Muhammad Awan** : With the Minister of Health and Local Government be pleased to stat whether it is a fact that the employees of the B.D. Department are treated as temporary Government servants; if so, whether Government intend to make the said empolyees permanent; if not, reason therefor?

Minister of Local Govt. (Mr. Abdul Qadir Sanjrani): At present there are both permanent and temporary employees in the Basic Democracies Department. The question of converting temporary employees into permanent employees will be taken up when the Basic Democracies Department is made permanent.

BASIC DEMOCRACIES TRAINING CENTRE AT LALAMUSA

*3270. **Chaudhri Gul Nawaz Khan** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is a Basic Democracies Training Centre at Lalamusa ;

(*b*) if answar to (a) be in the affirmative :—

(*i*) its annual expenditure :

(*ii*) the number of Secretaries and Basic Democracies members trained in this Centre during 1960-61, 1961-62 and 1962-63 separately ?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) Yes

(*b*) (*i*) Annual expenditure will be approximately rupees one lac.

(*ii*) The information is given below year wise:—

1960-61

The Basic Democracies Training Institute was not in existence during this year (Present building was being used for training of village workers of Former Village Aid Department).

1961-62

(1)	Secretaries of Union Councils;	..	397
(2)	Chairmen of Union Councils;	..	28
(3)	Chairmen of Union Committees;	..	8
(4)	Secretaries of Town Committees;	..	24
(5)	Assistant Directors of Basic Democracies;	..	22
(6)	Development Officers of Basic Democracies;	..	33
(7)	Supervisors of Basic Democracies;	..	53
(8)	Assistant Commissioner ;	..	1
(9)	Cheif Officers of Municipal Committees;	..	27
(10)	Vice-Chairmen of Municipal Committees;	..	1
(11)	Adult Literacy Teachers ;	..	24
	Total	..	618

1962-63

(1)	Secretaries of Union Councils;	..	462
(2)	Secretaries of Tehsil Councils (Development Officers and Supervisors);		79
(3)	Secretaries of Union Committees;	..	164
(4)	Chairmen of Union Councils	..	25
(5)	Adult literacy Teachers;	..	36
	Total	..	766

ASSISTANT DISTRICT HEALTH OFFICER, CIVIL HOSPITAL, KHARIAN

*3271. **Chauhdri Gul Nawaz Khan**: Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether there is a post of Assistant District Health Officer in Civil Hospital, Kharian;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether this post is lying vacant;

(*c*) if answer to (b) be in the affirmative—

(i) reasons therefore;

ii) since when is it lying vacant, and

(iii) the time by which Government propose to fill it up ?

Minister of Health : (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) No. The Civil Hospital is looked after by the Medical Officer.

(*b*) Does not arise.

(c) The Assistant District Health Officers are meant to look after Rural Health Centres and all preventive work in the Tehsil.

SCHEME RELATING TO CIVIL HOSPITAL, KHARIAN

*3272. **Chauhdri Gul Nawaz Khan** : Will the Minister of Health be pleased to state: —

(*a*) whether any scheme relating to Civil Hospital, Kharian, is under consideration of the Government;

(*b*) if answer to (a) be in the affirmative—

(i) the date since when this scheme is under consideration ;

(ii) time by which this scheme is likely to be implemented; and

(iii) the number of beds proposed for the Hospital?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) Yes.

(*b*) (i) Since 9th June 1962;

(ii) The implementation of the scheme will start in the financial year 1963-64 though every effort is being made to acquire the land for this Hospital during the current financial year.

(iii) 36 beds.

OPENING OF HEALTH CENTRE AT SARAI ALAMGIR

*3275. **Chauhdri Gul Nawaz Khan** : Will the Minister of Health please refer to part (d) of the answer to my starred question No. 2000 given on the floor of the House on 26th March 1963 and state whether provision is being made in the 3rd Five Year Plan for opening a Health Centre at Sarai Alamgir; if so, (i) the estimated cost thereof, and (ii) in which year of the 3rd Five Year Plan the said Health Centre is likely to be opened?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : The Third Five Year Plan is still under preparation and is not finalized yet. The reply to the question is, therefore, not possible at this stage. It may be pointed out that part (d) of the answer to Starred Question No. 2000 also contained the words "provision of a Health Centre or a Dispensary".

OCTORI CHARGES AT MANDI BAHAUDDIN

*3285. **Chauhdri Sai Muhammad** : Will the Minister of Local Government be please to state:—

(*a*) whether it is a fact that buses pass through Mandi Bahauddin on their way from District Gujrat to Miana Gondal (Sargodha);

(*b*) whether it is a fact that the staff in the South-Western Octroi Post at Mandi Bahauddin charges Octroi even from those bus passengers who are bound for Sargodha and not Mandi Bahauddin, if so, reasons and authority therefor;

(*c*) if the said octroi is not being validly charged, whether Government intend to take action against the staff responsible for it; if not, the reasons therefor?

Minister of Local Government (Mr. Abdul Qadir Sanjrani): (*a*) Yes.

(*b*) Under the Octroi rules goods not intended for consumption use or sale within a municipality can be imported and then exported under a transit pass without the payment of Octroi. A transit pass is permissible when goods are imported by one barrier and exported from another. In the case of Mandi Bahauddin such goods are imported and exported through the same barrier and hence transit passes are not admissible under the rule in Chapter V of the Municipal Account Code. As such Octroi is charged on such goods.

(*c*) Octroi is charged in accordance with rules and the levy is not invalid. Government will, however, in view of the special circumstances of Mandi Bahauddin examine the question of amending the Rules with a view to providing relief from the payment of Octroi in cases of this kind.

SCHOOL OPENED FOR ADULT EDUCATION IN GUJRAT DISTRICT

*3287. **Chauhdri Sai Muhammad** : Will the Minister of Basic Democracies be pleased to state:—

(*a*) the number of schools opened by Government for Adult Education in the Province;

(*b*) the number of such schools in Gujrat District as well as of these in Phalia Tehsil alone?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sanjrani):

(*a*) The Adult Education was transferred from the Education Department to the Village Aid Organization in the year 1956. Since then no school for Adult Education has been opened by the Education Department. With the winding up of the Village Aid Organization in early 61, the subject was transferred to the Basic Democracies Department.

(*b*) In view of (a) above no adult school was opened in Gujrat or Phalia, by the Education Department.

ADVANCES GIVEN TO DEPARTMENTS BY SIALKOT DISTRICT COUNCIL

*3293. **Chauhdri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) the outstanding arrears against different departments of the Government on account of Sialkot District Council or its predecessor (the District Board) for meeting the expenses of different schemes, together with the dates on which these advances were given:

(*b*) whether any of the amount so advanced has been misappropriated by any person or persons, if so;

(i) the amount under different heads misappropriated together with the dates of such misappropriations;

(ii) the action taken or proposed to be taken to recover the misappropriated amounts;

(*c*) action taken or proposed to be taken for settling the accounts of the said advances which were not accounted for up to 31st May 1963 ?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) The required information is as under:—

(1)	Agriculture Department	Rs. 1,671·00
(2)	Hydraulic Officer, Irrigation Research Institute, Lahore.	Rs. 1,000·00
(3)	Social Welfare Department.	Rs. 12,67,992·00

A statements showing the dates on which these advances were given is attached as Appendix I.

(*b*) (i) No.

(ii) The question does not arise.

(*c*) Certain Development Projects have since been executed but their completion reports have not been furnished by the Departments concerned so far. The District Council authorities are already in touch with the concerned Departments with a view to ensure the refund of the surplus amount to the District Council as early as possible.

LIST OF TEMPORARY ADVANCES*

No.	Purpose of advance	Voucher No. and date Amount		Cheque No. and date	Remarks
			Rs.		
	E.A.D., Sialkot—				
1.	For Fruit Show ..	74 of 1/47	171·00	66574, 8th March 1961	Reminders are being issued.
2.	For purchase of 2000 Banana Smokers for distribution in the district.	106 of 3/61	1,000.00	..	
3.	For crop competition ..	172 of 8/61	500.00	771947, 23rd August 1961	
	Hydraulic Officer Irrigation Research Institute Lahore				
1.	For Relief Model of District Sialkot.	109 of 3/61	1,000.00	660576, 8th March 1961.	Reminders are being issued.
	Social Welfare Department—				
1.	For repairs and renovation of school buildings	254 of 9/58	8,86,000.00	000734, 19th September 1958.	
2.	For remodelling Pasrur-Kalaswala Road.	151 of 8/59	25,000.00	444526, 24th August 1959.	
3.	Construction of room Middle School Dhananwali.	151 of 8/59	10,000.00	..	
4.	Bridge Bambanwala Randhir Primary School, Nooli, Bridge Palkhu near Jetheke Building Shah Gharib School.	78 of 12/59	8,400.00	369199, 1st December 1959.	
			3,650.00		
			5,000.00		
			5,000,00		
			22,050—00		
5.	Construction of bridge over Bhed Nullah near K. Behram.	144 of 4/60	15,000, 00	690985, 20th April 1960.	
6.	Advance for Pasrur-Kalaswala Road Bridge on Palkhu Nullah.	..	40,000.00	691846, 30th June 1964.	
7.	Bambanwala Randhir Road shops on back side of Zailghar	314 of 4/60	5,000.00 8,400.00 18,000.00	..	
8.	For construction of District Council Office rooms.	315 of 6/60	50,000.00		
9.	Construction of Road Between Town and Railway Station, Shakargarh.	67 of 5/60	4,830.00	844463, 1st February 1960.	
10.	Addition of room in Phuklian Jabbal and K. Laharan Schools.	60 of 8/60	36,712.00	912737, 2nd August 1960.	
11.	Construction of bridge over Bheu Nullah, near District Jail.	148 of 7/60	25,000.00	912700, 16th July 1960.	

No.	Purpose of advance	Voucher No. and date	Amount	Cheque No. and date	Remarks
12.	Remetalling Pasrur-Kalaswala Road.	3 of 1/61	15,000.00	5440073 3rd January 1961	
13.	Metalling of Road Shakargarh Railway Station to Town.	276-A of 31st March 1959.	7,000.00	002489, 31st March 1959	
			12,67,992.00		

HOSPITAL AT BATAGRAM

*3300. **Major Abdul Majid Khan :** Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Police Station Batagram is about 6 miles from the nearest Civil Hospital;

(*b*) whether it is a fact that no arrangements have so far been made at village Batagram for medical aid to the injured persons in case of any casualty;

(*c*) whether it is a fact that the injured persons are carried to the said Hospital from the abovementioned Police Station with the result that their condition deteriorates for want of immediate medical aid to stop bleeding;

(*d*) whether it is a fact that village Batagram is a centrally placed village with a Police Station and a High School;

(*e*) if answers to (a) to (d) above be in the affirmative, whether Government intend to open a Sub-Health Centre at the said village during the Third Five Year Plan?

Minister of Health : (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) Police Station, Batagram is about 5 miles from Civil Hospital, Shabqadar and only one mile from Civil Dispensary, Kharaki.

(*b*) It is not a fact that necessary arrangements are not available in Civil Hospital, Shabqadar.

(*c*) It is correct that cases which are first taken to the Police Station have to be carried to Shabqadar where necessary arrangements exist for their medical treatment. The deterioration in the condition of the injured will depend upon the nature and severity of the injuries.

(*d*) Yes, however, the School is a Middle School.

(*e*) The question of opening a Sub-Health Centre at the said Unit will be considered in the third Plan Period on its merits.

HEALTH CENTRE AT VILLAGE GULOZAI

*3302. **Major Abdul Majid Khan :** Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the village Gulozai, Tehsil and District Peshawar is surrounded by many villages having a population of 20,000;

(*b*) whether it is a fact that the people of the said area have to come to Peshawar for medical help by covering a distance of 6 miles;

(*c*) whether it is a fact that seriously sick and injured persons of the said area are taken to Peshawar for medical aid at the risk of their life;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to set up a Sub-Health Centre at the said village?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) Yes.

(*b*) It is correct only partially since ordinary cases can get treatment from Civil Dispensary, Akberpura, which is only 4 miles from this village.

(*c*) This also is correct only partially since the village is connected with Peshawar City by a pucca road on which there is very frequent and good traffic.

(*d*) The Government can consider this proposal, if the Director Health Services, Peshawar Region, Peshawar, submits a scheme duly approved by the Divisional Council.

PROVIDING MEDICAL FACILITIES ON A LARGE SCALE

***3307. Major Abdul Majid Khan :** Will the Minister of Health be pleased to state whether Government are aware of the fact that a large number of deaths in the Province occur mainly due to non-availability of proper medical aid to the poor; if so, whether any plan for providing medical facilities on a large scale to the people is under consideration of the Government; if so, details thereof?

Minister of Health : (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) Yes.

(*b*) Death is a natural phenomenon and inspite of best human efforts it cannot be avoided.

The Health Department, however, within the available human material and financial resources is making all possible efforts to prevent disease to protect and improve the health of the people.

1. Such preventive programme as Malaria Eradication, B.C.G., Establishment of T. B. Clinics, Trachoma Control, Establishment of Maternity and Child Health Centres is already under implementation and is proposed to be further expanded. The cost of Malaria Eradication alone would be more than Rs. 25 crores.

2. The scheme of Establishment of 150 Rural Health Centres, to provide an integrated preventive and curative medical service to the entire rural population in West Pakistan has already been taken in hand at a cost of Rs. 600 lacs non-recurring, Rs. 221 lacs recurring. The scheme of construction of new and improvement of existing Tehsil and District Headquarters Hospitals to serve as Referral Hospitals for Rural Health Centres is also under implementation at a cost of Rs. 250 lacs.

3. In order to provide adequate trained staff for the abovementioned expanding health services, a number of new medical and para-medical teaching institutions have already been established. Whereas at the time of independence there was only one Medical College in West Pakistan, now we have six fully functioning Medical Colleges in various parts of the Province. Two Health Technicians Training Institute, one at Quetta and the other at Bahawalpur have also been established to produce para-medical staff for the Rural Health Centres at a cost of something like Rs. 20 crores with a recurring expenditure 2 to 3 crores.

Every year more schemes are put in. The cost of developmental schemes in medical sphere in the year 1963-64 would be Rs. 4, 80,86,000 while the recurring expenditure would be Rs. 7, 28,17,250.

CONSTITUTION OF LOCAL AUTHORITY SERVICE

***3316. Mazhar Hussain Mirza :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government please refer to answer to starred question No. 1609 given on the floor of the House on 11th March 1963 and state :—

(*a*) whether the Local Authority Service has since been constituted, if not, reasons therefor ;

(*b*) whether rules under the varoius sections of the Basic Democracies Order, 1959, have been framed, if not, the date by which they are likely to be framed?

Minister of Local Government (Mr. Abdul Qadir Sanjrani): (*a*) The West Pakistan Local Council Service Rules have since been drafted and are being scrutinised by the various departments concerned. It is expected that the same would be finalized shortly. The Service will be constituted as soon as the Rules are enforced.

(*b*) About 80 sets of rules under the various provisions of the Basic Democracies Order and the Municipal Administration Ordinance have already been framed.

PRIMARY HEALTH CENTRE AT SOHAWA, DISTRICT JHELUM

*3320. **Mazhar Hussain Mirza** : Will the Minister of Health please refer to answer to Starred Question No. 1867 given on the floor of the House on 26th March 1963 and state—

(*a*) the date by which the necessary proposal, supported by the rough cost estimate and plan, is expected to be received from the Director, Health Services alongwith the reason for delay in submission of the proposal;

(*b*) the date by which the Scheme of opening new Rural Health Centres, West Pakistan over the next fifteen years is expected to be finalized?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) The Public Works Department has promised to supply the rough cost estimates and plants to the District Health Officer, Jhelum within 7—10 days from 6th June 1963. The case will be submitted to Government by the Director, Health Services, Lahore Region, Lahore, as soon as these papers are received by him from the District Health Officer, Jhelum.

Plans and estimates in respect of Rural Health Centre at Sohawa were received in the Health Department in March 1963. These were found to be defective and were, therefore, returned to the Director, Health Services concerned on 12th April 1963 for revision.The Director, Health Services and District Health Officer concerned are pursuing the matter vigorously to expedite the required revision by the Buildings and Roads Department.

(*b*) The Health Department is at this time working on a Master Plan for setting up of new Rural Health Centres during the next 10—15 years. The draft Plan will be checked by the Health Department by actual sample field survey after which it will also be processed by the concerned Regional Health Directors through the District and Divisional Councils concerned for their approval and assigning of necessary priorities. All this is likely to take time. Every effort is, however, being made to ensure that this Master Plan is ready in another year, so that the portion to be implemented in the Third Five Year Plan can be put under implementation immediately the Third Plan starts in 1965-66.

ADULT LITERACY CENTRES

*3325. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Basic Democracies by pleased to state :—

(*a*) the number of Adult literacy Centres in the Province as it stood on 31st March 1963 ;

(*b*) the number of adults who attained the prescribed standard of literacy during the period from 1st July 1962 to 31st March 1963 ;

(*c*) number of Libraries and Reading Rooms in the Province for use of adults on 31st March 1960 and 1963 in urban and rural areas respectively ?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sanjrani).

RULES PRESCRIBED FOR UNION COUNCILS AND TOWN COMMITTEES

*3327. **Syed Diwan Ghulam Abbas Bukhari** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) Whether it is a fact that uniform rules have been prescribed for the Union Councils and Town Committees;

(*b*) whether it is a fact that Chairmen of Union Coucils are paid an allowance of Rs. 500 each annually from the date of their taking over;

(*c*) whether it is also a fact that the said allowance is admissible to the Chairmen of Town Committees from 1962 whereas they took over as Chairmen in 1961;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons for this disparity ?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) Rules have been framed for Union Councils and Town Committees, but some of them are not uniformally applicable to both these bodies.

(*b*) Chairmen of Union Councils are paid honorarium at the rate Rs. 500 per mensem with effect from 1st July 1960, and not from date of their taking over.

(*c*) Chaimen of Town Committees are eligible to draw honorarium at the rate of Rs. 500 per mensem with effect from 1st January 1962, and not from the date of their taking over.

(*d*) The dates on which honoraria were sanctioned for the Chairmen of Union Councils and Town Committees were determined by Government having regard to the duties which they started performing under the Basic Democracies Order, Muslim Families Laws Ordinance and the Conciliation Courts Ordinance.

It is further pointed out that under Article II of the Basic Democracies Order, payment of honorarium to a Chairman of a Union Council obligatory, whereas under Article 12 of the aforesaid Order payment of honorarium to a Chairman of a Town Committee is optional.

CONSTRUCTION OF A ROAD IN SIKANDARABAD TOWN BY DISTRICT COUNCIL

*3328. **Syed Diwan Ghulam Abbas Bukhari** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Town of Sikandarabad, Police Station Shujabad, Multan District, has a population of nearly 6 to 7 thousand people ;

(*b*) whether it is a fact that the village adjoining the said town have a population of nearly 12,000 people ;

(*c*) whether it is a fact that a High School is also functioning in this Town;

(*d*) whether it is a fact that no serviceable road from Sikandarabad Town to the Railway Station a distance of about 2½ miles is being maintained either by the District Council or by Tehsil Coucil or Union Council with the result that the puplic have to face much difficulties in travelling between these two places;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, whether there is any proposal for the construction of a road there?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) Sikandarabad is a big village not a Town. It may have a population of about 6 thousand poeple.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) No such road exists at present and such the question of its maintnance does not arise.

(e) The scheme for the construction of a Kacha Road from Chak Railway Station to Sikandarabad including the construction of culverts was sanctioned by the District Council, Multan, at a cost of about Rs. 14,900 subject to the condition that the land require for this purpose would be arranged free of cost by the local inhabitants. Through the efforts of some people and the Secretary, District Armed Services Board, most of the land owners agreed to give the land free of cost. The construction of the Kacha Road was accordingly started about 3 months back. The District Council, Multan, however, subsequently, decided at its meeting held on 11th March 1963, that no further work should be done on this road until the mutation of the land involved was made in favour of the District Council. Efforts are now being made by the local leaders for effectiong the mutation which would take some time. Further work on this road therefore, stands suspended for the present.

OCTROI RATE ON SCIENTIFIC GOODS

*3358. **Amir Habibullah Khan Saadi** : Will the Minister of Health and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Octroi rate on Scientific goods (Laboratory, equipment) in Lahore is Rs. 12·50 per maund, while Octroi rate on wines and liquors is Rs. 5.50 per maund for the locally produced and Rs. 5·00 per maund for the imported ones ;

(b) whether it is aiso a fact that the rate of Rs. 12·50 per maund on Laboratory Glassware comes to 33 per cent to 50 per cent of the value of the goods, whereas according to the formula laid down by the Government the highest Octroi duty should not be more than two annas per rupee even in case of luxury goods ;

(c) whether it is a fact that the weight of the packing material in case of Laboratory Glassware (which is packed in wooden cases) is 3/4th of the total weight, but the packing rebate allowed by the Lahore Corporation is only 1/4th of the total weight ;

(d) whether it is also a fact that in case of Laboratory Glassware packed in card-board cartons or crates etc., the weight of the packing material is almost one-half of the total weight and on this packing no rebate is allowed by the Lahore Corporation, if so, reasons therefor ?

Minister of Local Government (Mr. Abdul Qadir Sanjrani): (a) Yes.

(b) It is not possible to say whether the rate of Rs. 12·50 per maund on Laboratory Glassware actually comes to 33 per cent to 50 per cent of the value of the goods but it does not appear to be correct, because the price of the Laboratory Glassware considerably varies. Some Glassware cost much more than others.

(c) No. Every consignment of goods imported in a wooden packing case is assessed at 3/4th of its weight and the remaining 1/4th (i.e., wooden packing case) is assessed at the rate of 0·25 paisas per maund.

(d) It is correct that articles packed in cardboard, cartons and crates are not allowed any rebate for the obvious reason that such packings are light in weight and do not call for any concession or rebate.

OPENING OF A SECOND CLASS HOSPITAL AT JALALPUR-PIRWALA

*3362. **Syed Diwan Ghulam Abbas Bukhari** : Will the Minister of Health please refer to answer to my Starred Question No. 1835 given on the floor of the House on 11th March 1963 and state :—

(a) whether it is fact that Health Department has now decided to open a Second Class Hospital instead of a Health Centre at Jalalpur Pirwala;

(*b*) if answer to (*a*) be in the affirmative, the nature of medical facilities proposed to be provided there ?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) The decision to open a 12-bodded Hospital instead of a Rural Health Centre at Jalalpur Pirwala was taken by the District Council, Multan, and not by the Government.

(*b*) The medical facilities already provided at this Hospital are those for a 12-bedded (8 male and 4 female) Hospital with one Assistant Medical Officer and one Woman Assistant Medical Officer and necessary para-medical staff. A Maternal and Child Health Centre has also been sanctioned for Jalalpur Pirwala.

CASES OF CORRUPTION REGISTERED AGAINST CHAIRMEN OF UNION COUNCILS AND UNION COMMITTEES.

*3366. **Sardar Khalid Umar** : Will the Minister of Health, Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) the number of cases of corruption registered against the Chairmen of Union Councils and Union Committees in District Lahore, along with the names of such Chairmen and the names of their respective councils and committees;

(*b*) whether any action has been taken against them ; if not, reasons there for?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) A case of alleged corruption has been registered against Mr. Ghulam Nabi, Chairman, Union Committee No. 4, Pattoki. Cases of alleged misappropriation of public funds have aiso been registered against the following four Chairmen of Union Councils/Union Committees :—

(1) Mr. Saif Ullah Khan, Chairman, Union Coucnil, Aurara, Tehsil Kasur.

(2) Mr. Rehmat Ali, Chairman, Union Council, Chak No. 5, Rasulpur, Tehsil Chunian.

(3) Mr. Feroze Din, lately Chairman, Union Council, Kamahan.

(4) Syed Abdul Latif Shah, Chairman, Union Committee No. 4, Kasur.

(*b*) Action, if called for, will be taken by the Government against the aforementioned Chairman after the decisions of the cases registered against them are known.

REVISED PAY SCALE OF DISPENSERS/COMPOUNDERS

*3370. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Health and Local Government please refer to the asnwer to my Statrred Question No. 2180 given on the floor of the House on 13th April 1963, and state the progress so far made in the matter?

Minister of Health : (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : Instructions have been issued on the 4th June 1963, to the Comptroller, Northern Area, West Pakistan, Peshawar to allow the prescribed scale of Rs. 60—4—100/5—120 to non-Matriculate trained Compounders in the Peshawar Region with retrospective effect from 14th October 1955.

CIVIL HOSPITAL LORA, TEHSIL ABBOTABAD

*3434. **Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi** : Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) the date on which the Civil Hospital at Lora in Tehsil Abbotabad was constructed ;

(*b*) the expenditure incurred thereon, alongwith the number of beds therein ;

(c) the main functions of a Civil Hospital;

(c) the main functions of the newly established Health Sub- Centres;

(e) whether it is a fact that Civil Hospital, Lora, is being closed down due to the fact that a Health Sub-Centre has been opened there?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani:) (a) During 1952 it was a Civil Dispensary and not a hospital.

(b) Expenditure on construction was Rs. 54,000. There are 8 beds.

(c) Curative functions only namely treatment of patients both indoor and out-door.

(d) The functions of the newly established Health Centres and their sub-centres are both curative and preventive. The stress however, is laid on preventive aspect. Maternity Child Welfare forms a part of activity of health centre besides vaccination inocculation, tuberculosis control, vital statistics and environmental sanitation family planning and health education.

(c) The CivilDispensary has been upgraded into a Primary Health Centre and not a Health Sub-Centre. There is therefore, no question of abolition of the dispensary.

CIVIL DISPENSARY AT BOI, TEHSIL ABBOTTABAD

*3435. **Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi**: Will the Minister of Health be pleased to state:—

(a) the date on which the Civil Dispensary at Boi in Tehsil Abbottabad was established along with the expenditure incurred thereon;

(b) whether it is a fact that no staff has been posted there for the last two years;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, the reasons therefor and whether Government intend to post the requisite staff in the said dispensary within 30 days; if not, whether Government are prepared to hand over this building to Education Department for use as a School?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani): The information is being collected from the Director, Health Services concerned and is not yet ready.

CONSTRUCTION OF A SECOND TUBE-WELL AT CHICHAWATNI

*3447. **Raj Muhammad Iqbal Ahmad Khan**: Will the Minister of Health and Local Government be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Municipal Committee, Chichawatni had deposited a sum of Rs. 60,560 with the Public Health Division of Public Works Department about 3 years ago for the consturction of a second tube-well augmenting water-supply in the said town and the supply of a universal set;

(b) if answer to (a) be in the affirmative whether it is a fact that neither the tube-well has so far been completed nor the universal set has been supplied;

(c) if answer to (a) and (b) be in the affirmative, reasons therefor?

Minister of Local Govt. (Mr. Abdul Qadir Sanjrani): (a) Yes.

(b) The tube-well has been completed and has started functioning. However, a universal set has not been provided so far.

(c) An enquiry will be made as to when the universal set is likely to be provided.

DISTRICT HEADQUARTERS HOSPITAL, GUJRAT

*3457. **Mian Muhammad Akbar** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the budget allocation for the District Headquarters Hospital at Gujrat in the current financial year ;

(*b*) whether the said amount has been fully utilized; if not,the amount surrendered ;

(*c*) the amount provided for the above hospital in the next budget ?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) :

		Rs.
(*a*) Original Grant for 1962-63	..	1,05,900
Modified grant for 1962-63	..	1,44,450
Excess	..	38,550

(*b*) Answer to first part is in the affirmative, second part does not arise

(*c*) Rs. 1,33,550.

FRAMING OF RULES FOR PERFORMANCE OF CIVIC FUNCTIONS OF UNION COUNCILS

*3603. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether Government have framed any rules and issued any directions for the perfomance of the civic functions of Union Councils in accordance with Article 27 of the Basic Democracies Order of 1959 ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the negative, the date on which the said rules and directions are expected to be issued ?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) :

(*a*) Necessary dircetions under Article 27 of the Basic Democracies Order, 1959, have been issued by Government ,—*vide* Memorandum No. S.O.BD 25/1-60, dated the 20th April 1960. (Its copy is at Appendix I).

(*b*) Does not arise.

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN HOME DEPARTMENT

FROM

MR. S. ALAMGIR, T.PK., C.S.P.,
Secretary to Government of West Pakistan,
Home Department.

To

ALL COMMISSIONERS OF DIVISIONS IN WEST PAKISTAN

Memo. No. S.O.B.D./25/1-60,dated Lahore, the 20th April 1960

Subject—FUNCTIONS OF UNION COUNCILS

ACCORDING to Article 27 of the Basic Democracies Order, 1959, a Union Council may undertake all or any of the functions enumerated in Part I of the Third Schedule and such other functions as are delegated by the Government to be appropriate matters for administration by Union Councils; or as are delegated by the District Council with the previous approval in writing of the Commissioner; or as are entrusted to them under any other law for the time being in force.

To start with, the Union Councils may be required to deal with matters which are of vital importance to the village communities, but have hitherto remained neglected due to lack of combined effort or proper leadrship, involve little or no expenditure to the Unions and can be tackled largely on self help basis. The sphere of their duties and functions may be widened gra ually compatible with the experience thus gained and the availability of funds. The following functions can be taken up according to the felt needs of the areas concerned—

(1) Maintenance of public ways (village roads, link roads and streets), prevention and removal of encroachments, and plantation of trees.
(2) Regulation of the collection and removal of manure and street sweepings, disposal of sullage and rainwater, regulation, or prohibition of the steeping of homp, disposal of the carecases of animals and the adoption of other measures towards the cleanliness drive.
(3) Provision and maintenance of wells, water pumps, tanks, ponds and other works for the supply of water for drinking purposes.
(4) Regulation or prohibition of the watering of cattle, bathing or washing at or near wells, ponds or other sources of water reserved for drinking purposes.
(5) Promotion and development of co-operative movement, cottage industries and livestock, etc., and the promotion of better agricultural farming.
(6) Management and maintenance of burning and burial grounds, common meeting places and other common property.
(7) Promotion of games and sports.
(8). Holding of fairs.

3. It is requested that necessary steps may kindly be taken to ensure that Union Councils after the training of their members start functioning and take up such of the functions assigned to them as are capable of execution on self-help basis. The felt needs of the areas concerned may invariably be made the basis of programme planning so that people do not feel any resentment against the basic Democracies but, on the other hand, evince more and more interest in those Institutions on account of the benefits accruing to them from their voluntary efforts.

S. ALAMGIR
Secretary to Government, West Pakistan
Home Department.

A copy is forwarded to all the Deputy Commissioners Political Agents and Administrator, V-AID, West Pakistan, Lahore, Director, V-AID, for information necessary action.

S. ALAMGIR
Secretary to Government, West Pakistan
Home Department

DEATH CAUSED BY VARIOUS DISEASES

***3613. Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the number of deaths in West Pakistan during 1962 caused by (*i*) Rabic, (*ii*) Snake-bite, (*iii*) Tuberculosis, (*iv*) General diseases, (*v*) Cholera, (*vi*) Typhoid, (*vii*) Small-pox, (*viii*) Malaria;

(*b*) the preventive measures Government have adopted or intend to adopt to save the people from such deaths and the expenditure incurred by Government in adopting those measures separately in each category of cases in 1962 ?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : The necessary information is being collected from the Regional Offices and will be placed before the Assembly as soon as available.

OPENING OF A HEALTH CENTRE IN RURAL AREA OF BADIN

*3627. **Pir Ali Shah Gilani :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

Whether it is a fact that Government had sanctioned the opening of a Health Centre in the rural area of Badin ; if so, whether it is a fact that it has been abandoned ; if so, reasons therefor ?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) Yes.

(*b*) No the scheme has been only postponed to a future date, when the funds are provided.

(*c*) Question does not arise.

DISPENSARY AT TALUKA BADIN

*3651. **Pir Ali Shah Gillani :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a dispensary was proposed to be established at Talhar Taluka Badin by the District Council ; if so, whether it is a fact that the said Dispensary has not, so far been established there ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the reasons there of and the approximate date by which the same will be established ?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : The information is being collected from the Director, Health Services concerned and is not ready.

BUILDING OF CIVIL HOSPITAL, KIRK

*3670. **Master Khan Gul :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) Whether it is fact that building of Civil Hospital, Kirk, is in a deplorable condition and a portion of it has already collapsed ; if so, whether the Government intend to reconstruct the said hospital building ;

(*b*) Whether it is fact that the residents of Thathi Nasrati Tehsil Kirk, have offered to donate sufficient piece of land for the construction of a hospital there, if so, whether Government intend to construct a hospital at that place ;

(*c*) Whether it is also a fact that the Town Committee Tal, Tehsil Hungo District Kohat has also offered a Kanal of land and Rs. 1 lac in cash for the construction of a hospital, if so, whether Government intend to construct a hospital there ?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : The information is being collected from the Director, Health Services concerned and is not ready.

REPAIRS TO THE ROAD FROM DARO TO CHHANO IN DADU DISTRICT

*3707. **Rais Allan Khan Leghari :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the road from Daro to Chhano in Dadu District is in a very bad condition ;

(*b*) whether it is a fact that District Council Dadu sanctioned some amount for the repairs of the said road; but did not execute the work ;

(*c*) it answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to take necessary steps for the repairs of the said road; if so, when ?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) :

(*a*) No. The condition of the road from Daro to Chhano (1½ mile in length) is reported to be tolerable.

(*b*) No.

(*c*) This road is not considered to be an important one. However, the District Council, which already maintains roads 1,000 miles in length out of its limited financial resources intends to carry out repairs to this road in the next financial year, if the necessary funds could be set apart for the purpose.

UNAUTHORISED OCCUPATION OF CERTAIN PLOTS IN MAZDOORABAD COLONY DADU TOWN

***3711. Rais Allan Khan Leghari** : Will the Minister of Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that plot Nos. 992/65, 992/126, 992/128, 992/124 and 992/1, in Mazdoorabad Colony Dadu Town are Government property;

(*b*) whether it is a fact that certain persons have unauthorisedly occupied some of the plots mentioned in (*a*) above;

(*c*) whether it is a fact that the Government have decided to sell the plots by auction, but the plots cannot be disposed of because no person is willing to purchase the plots already occupied by other persons;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to get the unauthorised occupations vacated and auction the said plots within this financial year ?

Minister of Local Government (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) :

(*a*) Yes.

(*b*) The present position of the plots is as under :—

Plot No. 992/65. It is under unauthorized occupation. It would be available for auction after the unauthorized persons have been ejected.

Plot No. 992/126. It is lying vacant and has yet to be auctioned.

Plot No. 992/128. It was allotted to Din Muhammad in 1937 who has since constructed a building.

Plot No. 992/124. It was auctioned to Mst. Pathani in 1957 who has since constructed a house.

Plot No. 992/1. It was a big plot which has since been divided into smaller plots and auctioned to various persons.

(c) Two plots bearing Nos. 992/65 and 992/126 referred to at (b) above are available for auction.

(d) Efforts are being made to eject the unauthorised occupants from plot No. 992/65 and thereafter this plot will be auctioned. For the other plot No. 992/126 directions are being issued to auction it.

OPENING OF HEALTH CENTRES IN DADU AND JOHI TALUKAS

*3716. **Rais Allan Khan Laghari :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the residents of Dadu and Johi talukas are demanding opening of Rural Health Centres at Khudabad and Jakhpari of Dadu Talukas and Phulji village and Haji Khan in Johi Taluka;

(b) whether it is a fact that only one Rural Health Centre has so far been opened in K. N. Shah ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to open Rural Health Centres in Dadu and Johi talukas also in the current financial year ?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) :—

(a) The Government is not aware of any such demand.

(b) Yes.

(c) No; not even in the Second Five Year Plan.

RESERVATION OF SEATS FOR SINDHI STUDENTS IN LIAQAT MEDICAL COLLEGE, HYDERABAD AND DOW MEDICAL COLLEGE, KARACHI.

*3761. **Rais Allan Khan Leghari :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) the number of seats reserved for Sindhi students in Liaqat Medical College, Hyderabad and Dow Medical College, Karachi;

(b) the number of seats reserved for the students of other areas of West and East Pakistan in the said Colleges ;

(c) the number of seats reserved for Sindhi students in other medical Colleges of West Pakistan and in the Medical Colleges of East Pakistan ?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) :

(a) Nil.

(b) The following is the number of seats reserved for the students of areas other than Sind in these Medical Colleges :—

Serial No.	Name of Areas	Number of seats reserved	
		Liaquat Medical College, Hyderabad	Dow Medical College, Karachi
1.	Special areas of Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions.	Nil	2
2.	Quetta Division	3	4
3.	Kalat Division	3	2
4.	East Pakistan	Nil	4

(c) 6 seats for girl students are reserved in Fatima Jinnah Medical College for Women, Lahore for Sindhi students, including 2 from the former Khairpur State. No seats are reserved for Sindhi students in other Medical Colleges of West or East Pakistan.

SECRETARY, UNION COUNCIL ALI RAZA ABAD, DISTRICT LAHORE

*3833 **Chaudhri Muhammad Ibrahim :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Mr. Munir Malik was employed as Secretary of the Union Council, Ali Raza Abad, District Lahore; if so, (i) his educational qualifications; (ii) the period for which he worked as Secretary; (iii) the authority under whose orders he was appointed to this post;

(b) whether it is a fact that the said person was later on appointed in the office of the Director, Basic Democracies, Lahore Region, if so whether his duties required him to work in office at Lahore or he was required to accompany the Director on tour;

(c) whether it is a fact that during the period of his employment in the said office, he was a regular student of the Law College also, if so whether it is a fact that he attended the lectures during office hours;

(d) the dates during the period of employment in the said office on which he accompanied the Director on tour;

(e) whether it is a fact that he has since been relieved of his duties in the said office; if so, on what date and on what grounds ?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : to Assembly Question No. 3833 (starred).

The information is being collected from the concerned officers and will be supplied to the Member when ready.

SHORTAGE OF X-RAY FILMS AT THE DENTAL HOSPITAL, LAHORE

*3836. **Chaudhri Abdul Rahim :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) whether it is fact that X-Ray Films have been out of stock since a long time at the Dental Hospital and no X-Ray is being done there; if so, the action taken to replenish the stock;

(b) Whether it is a fact that on his surprise visit to the Dental Hospital he found the majority of the staff including the Superintendent absent, if so, the action taken against them;

(c) whether it is a fact that the Superintendent of the Dental Hospital is not attending to any clincial work due to some heart deceased; if so, the action taken in the matter;

(d) whether it is a fact that the Dental Hospital Surgeon, Lahore Region paid a surprise visit to the Dental Hospital and found a number of irregularities; if so, the action taken to remove these irregularities ?

وزیر صحت (مسٹر عبد القادر سنجرانی) :—

(الف) دندان سازی کی فلمیں بلا رکاوٹ دستیاب ہیں علاوہ اس چھوٹے سائز والی اکسٹرا اورل فلموں کے جو بہاول پور

کے رکن اسمبلی علامہ رحمت اللہ ارشد کی ۱۰ لاشعاعی تصاویر ۱۹ جون ۱۹۶۳ء کو لینے کے بعد ختم ہو گئی ہیں ۔ کسی بھی مریض کو تکلیف نہیں ہوئی بلکہ کیونکہ بڑے سائز کی فلمیں حسب ضرورت استعمال ہوتی ہیں ۔

(ب) غلط کار عملے کو تنبیہ کی جا رہی ہے ۔

(ج و د) ان کی تحقیقات کی جا رہی ہے ۔ اور اگر مناسب ہوا تو تفتیش مکمل ہو جانے کے بعد مناسب کارروائی کی جائے گی ۔

SUPPLY OF DRINKING WATER AT JANG SHAHI TOWN

*3844. **Mr. Bashir Ahmad Shah** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Jangshahi is an important Town in the hilly and barren part of Thatta District ;

(*b*) whether it is a fact that the people of the said town obtained their supply of drinking water from Haleji Lake ;

(*c*) whether it is a fact that the water of the said lake has now become unsuitable for drinking purposes ;

(*d*) whether it is a fact that the Railway authorities provided drinking water to their staff at Jangshahi from Karachi ;

(*e*) whether it is a fact that the people of the said town are facing great hardship due to the non-availability of good drinking water ;

(*f*) whether supply of drinking water to the inhabitants of Jangshahi can be arranged from Jam Wah Canal ;

(*g*) whether Government intend to take immediate action from the supply of drinking water to the people of this town ; if so, when ?

وزیر صحت (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) —

(الف) جی ہاں ۔

(ب) تمام آبادی نہیں ۔

شہر کے باشندے پینے کے لئے پانی زیادہ تر دریائے جنگ شاہی کی تلیٹی میں کھودے ہوئے کم گہرے کنوؤں سے حاصل کرتے ہیں ۔ جنگ شاہی سے ہلیجو جھیل کا فاصلہ تین میل سے زائد ہے ۔ جھیل کے نزدیک رہنے

والے لوگ جھیل کا پانی پینے کے لئے استعمال کرتے ھیں یہ جھیل کراچی کو پینے کا پانی فراھم کرنے کے لئے استعمال کی گئی ھے اور ھئیت ترقیات کراچی کے زیر انصرام ھے ۔

(ج) معلوم نہیں یہ جھیل ھئیت ترقیات کراچی کے زیر تحویل ھے نہ کہ محکمہ انجینئرنگ صحت عامہ کے تحت ۔

(د) جی ھاں ۔ ریلوے احکام زیادہ تر ریلوے سٹیشن کے استعمال کے لئے کوٹری سے ٹینکروں میں پانی لاتے ھیں کیونکہ مقامی پانی نہ تو اچھا ھوتا ھے اور نہ کافی ۔

(ہ) جی ھاں ۔

(و) بنیادی جمہوریتوں کے آرڈیننس ۱۹۵۹ء کی جدول سوم کے تحت پینے کے پانی کے لئے انتظامات کرنے کی ذمہ داری یونین کونسل/ڈسٹرکٹ کونسل کی ھے ۔ اب تک ایسی کوئی درخواست موصول نہیں ھوئی اس لئے محکمہ انجینئرنگ صحت عامہ کی طرف سے کوئی تحقیقات بروئے کار نہیں لائی گئی ۔

(ز) جب کبھی یونین کونسل/ڈویژنل کونسل کی طرف سے درخواست موصول ھو گی اس پر غور کیا جائے گا ۔

HOSPITALS IN TEHSIL LODHRAN (DISTRICT MULTAN)

*3853. **Mr. Muhammad Amin Kanju** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the number of hopitals in Tehsil Lodhran (District Multan) and the strength of the staff employed therein ;

(*b*) the places where the above said hospitals in Lodhran are situated and the number of Medical Officers employed therein;

(*c*) whether the number of Hospitals in the said tehsil is adequate to meet the medical needs of the population; if not, whether Government intend to open some more hospitals there; if so, when ;

(*d*) the number of Health Centres in the said tehsil alongwith their present location ;

(*e*) the number of new Health Centres, intended to be opened in the said tehsil along with the places where they will be located ?

وزیر صحت (مسٹر عبدالقادر سنجرانی) ۔

(الف) دو ھسپتال لودھراں اور کہروڑ پکا کے مقام پر مع مندرجہ ذیل عملہ قائم ھیں ۔

	میڈیکل افسر	زنانہ افسر	میڈیکل اسسٹنٹ افسر	زنانہ میڈیکل اسسٹنٹ	ادنی ملازمت ڈسپنسرز
سول ہسپتال لودھران	۱	۱	—	—	۲—
سول ہسپتال کہوڑ پکا	—	—	۱	۱	۲—۸

(ب) جیسا کہ مندرجہ بالا (الف) میں ہے۔

(ج) جی ہاں۔ فوری ضروریات کے لئے تیسرے پنجسالہ منصوبے میں حکومت تحصیل لودھران میں دیہی مراکز صحت قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(د) کچھ نہیں۔

(ہ) دوسرے پنجسالہ منصوبے میں کوئی مرکز نہ تھا۔

KATCHA ROADS IN TEHSIL LODHRAN

*3855. **Mr. Muhammad Amin Kanju** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state the number of Katcha Roads in Tehsil Lodhran under the control of District Council and the staff employed for their maintenance along with their names?

Minister of Local Government : (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : There are 13 Katcha roads in Tehsil Lodhran (Multan District). The staff employed for their maintenance with their names is as under :—

Rank	*Name*
(1) Overseer (One)	M. Ghulam Yasin.
(2) Work Mistri (One)	S. Akbar Shah.
(3) Beldars (69)	Being employed on daily basis, it is not possible to give their names.

TAKING OVER OF ROADS FROM DISTRICT COUNCIL IN MULTAN DISTRICT

*3856. **Mr. Muhammad Amin Kanju** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the condition of the District Council controlled Katcha Roads in Tehsil Lodhran District Multan is very poor;

(*b*) whether it is a fact that the said District Council is not in a position to meet the cost of metalling these roads ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Governmentintend to take over the said roads or grant loans to the District Council, Multan to enable it to metal the roads?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) No proposal for taking over the afore-said roads by Government or to grant loans for their maintenance has been received by Government from the District Council or Local Officers.

PROFESSOR OF ANATOMY IN LIAQAT MEDICAL COLLEGE HYDERABAD

*3870. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether there is a post of Professor of Anatomy in the Liaqat Medical College at Hyderabad ; if so, the name and qualifications of the present incumbent;

(*b*) whether he is permanent and since when is he working against the said post ;

(*c*) whether is a fact that Government propose to appoint another person to that post ; if so, his name and qualifications along with the place where he is posted at present ;

(*d*) whether it is a fact that the present incumbent is senior to and possesses better qualifications than the person proposed to be appointed in his place;

(*e*) the usual method of makikg appointments to such posts;

(*f*) whether the said appointment is made through the Public Service Commission; if not, reason therefor?

(*g*) wether it is a fact that some time ago an inquiry was held against the person proposed to be appointed and he was reverted to a lower post as a result therof.

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : Answer is under preparation and will be placed before the House as early as possible.

CONSTRUCTION OF A WATER TANK AT TANDO JAN MUHAMMAD

*3881. **Haji Mir Khuda Bux Talpur** : Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a water tank is under construction at Tando Jan Muhammad for supplying drinking water to the residents of the said town; if so, the date by which its completion is expected.

(*b*) whether it is a fact that a drainage scheme was also formulated by Government for the said town; if so, whether the said scheme has been implemented; if not, reasons therefor?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (*a*) Yes, the tank is under construction. The date of completion depends upon deposit of the balance of funds amounting to Rs. 37,000/- for Phase I, by the town Committee. The estimated cost of Phase I is Rs. 1,37,000/-

(*b*) No. Union Council is responsible for making arrangement for drainage as per Basic Democracy Order, 1959. Government policy is to give priority to Rural Water Supply Projects.

METALLING OF ROADS IN TANDO JAN MUHAMMAD

*3883. **Haji Mir Khuda Bux Talpur** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that the Union Council, Tando Jan Muhammad has requested the Government for the grant of a loan of Rs. 1 lakh, fifty thousand for metalling all the roads in the said town; if so, whether Government intend to sanction the said loan?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) (a) The Union Council, Tando Jan Muhammad, has not submitted any application for the grant of a loan of Rs. 1,50,000/- for the metalling of roads in the said Town.

SUPPLY OF MOTOR JEEPS AND MOTOR CYCLES TO THE ENGINEERS AND OVERSEERS OF THE DISTRICT COUNCILS

*3887. **Haji Mir Khuda Bux Talpur** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that the Engineers and Overseers serving under District Council Tharparkar remain most of the time on tour for supervision of works of road repairs and construction and other schemes; if so, whether Government will consider the feasibility of providing a motor jeeps and a motor cycle to every such Engineer and Overseer working in District Tharparkar, respectively?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : Yes. The suggestion that the Engineers and Overseers working in Tharparkar District should be provided with jeeps and motor cycles at Government expense is neither feasible nor desirable. In other districts of the Province officers of these ranks have not been provided with jeeps and motor cycles at Government expense.

MOBILE DISPENSARY IN RAWALPINDI DISTRICT

*3902 **Raja Ghulam Sarwar** : Will the Minister of Health be pleased to state whether any Mobile Dispensary is working in Rawalpindi District if so, the details of tours by the said Dispensary in Kahuta and Murree Tehsils, during the last 12 months?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : The reply to the first part is in the affirmative. The details of the tour by the said dispensary in Kahuta and Murree Tehsils during the last 12 months is as under:—

TEHSIL KAHUTA

Name of month		*Name of Village visited*	*Time*
June 1962—			
Tuesday	5, 12, 19, & 26	Lehtrar	7.30 a. m. to 1.30 p. m.
Friday	1, 8, 15, 22 & 29		
November 1962—			
Monday	5, 12, 19 & 26	do.	8 a. m. to 2 p. m.
Thursday	1, 8, 15, 22 & 29		
December 1962—			
Monday	3, 10, 17, 24, & 31	do.	do.
Thursday	6, 13, 20, & 27		

Name of month		*Name of Village visited*	*Time*
January 1963—			
Monday Thursday	7, 14, 21 & 28 3, 10, 17, 24 & 31	Lehtrar—*concld.*	8 a. m. to 2 p. m.
February 1963—			
Monday Thursday	4, 11, 18, & 25 7, 14, 21, & 28	do.	do.
March 1963—			
Monday Thursday	4, 11, 18, & 25 7, 14, 21, & 28	do.	do.
April 1963—			
Monday Thursday	1, 8, 15, 22, & 29 4, 11, 18, & 25	do.	do.
May 1963—			
Monday Thursday	6, 13, 20 & 27 2, 9, 16, 23 & 30	do.	do
		TAHSIL MURREE	
July 1962—			
Thursday Friday	3, 10, 17, 24 & 31 6, 13, 20 & 27	Mascot	do
Wednesday Saturday	4, 11, 18 & 25 7, 14, 21 & 28	Bharinna	do.
August 1962—			
Monday Thu day	6, 13, 20 & 27 2, 9, 16, 23 & 30	Chattar	do.
Thursday Friday	7, 14, 21 & 28 3, 10, 17, 24 & 31	Kalil Mitti	do·
Wednesday Saturday	1, 8, 15, 22 & 29 4, 11, 18, & 25	Bharinna	do:
September 1962—			
Monday	3, 10,7& 24	Chattar	do

Name of month		*Name of Village visited*	*Time*
Thursday Tuesday Friday	6, 13, 20 & 27 4, 11, 18, & 25 7, 14, 21, & 28	Kali Mifit	8 a. m. to 2 p. m.
Wednesday Saturday	5, 12,19 & 26 1, 8, 15, 21 & 28	Bharinna	do
October 1962—			
Monday Thursday	1, 8, 15, 22 & 29 4, 11, 28 & 25	Chattar	do,
Tuesday Friday	2, 9 16, 23, & 30 5 12, 19 & 26	Kali Mitti	do.
Wednesday Saturday	3, 10, 17, 24, & 31 6, 13, 20, & 27	Bharinna	do.

MEDICAL INSTITUTIONS RUN BY CHRISTIAN MISSIONS

*3970. **Allama Abdul Haque :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the number of medical institutions in West Pakistan run by Christian Missions;

(*b*) the anount of grant-in-aid given to the said institutions ny the Government;

(*c*) other facilities provided to the said institutions by the Government;

(*d*) whether any Government lands have been given to the said institutions; if so, the total acreage of land given free of cost as well as the acreage of land sold to them alongwith the sale-price thereof ?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : The information is being collected. Answer is not yet ready.

ELECTION PETITIONS FILED UNDER RULE 55 OF THE WEST PAKISTAN B. D. ELECTION RULES

*3981. **Mr. Iftikhar Ahmad Khan :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that many election petitions were filed under Rule 55 of the West Pakistan, Basic Democracies Election Rules and every petitioner was required to deposit a sum of Rs. 100 as security ;

(*b*) whether it is a fact that although all the election petitions have been finally disposed of the securities have not been returned so far;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, (i) the reasons for the inordinate delay in the return of security deposits, (ii) the steps Government propose to take against the Officers responsible for it, and (iii) the time by which the above-mentioned amounts will be returned to the persons concerned ?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : Information about this question (which was received on 26th June 1963) is being collected from Local Officers and will be supplied to the Member when ready.

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Maintenance of Account Books by Union Councils

46. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that neither the Account Books are maintained by Union Councils properly nor are they checked by any authority ;

(b) whether it is a fact that the cost of quinine tablets was entered in the receipt books kept by the Union Council, Jurio, Taluka Mithi, District Tharparkar, but the same was not shown in the cash book.

(c) whether it is a fact that an inquiry into the matter was held and the statement of Wali Muhammad Junejo, member of the said Union Council, was also recorded by the Deputy Collector, Desert in this connection ; if so, the result thereof ?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) ; (a) No. The fact is that the Account Books are maintained by the Union Councils in accordance with the Union Councils Account Rules and they are inspected and audited by the Auditor, Local Fund Accounts, the Development Officer, Basic Democracies, and other inspecting Officers;

(b) No. The cost of quinine was neither entered in the Receipts Books maintained by the Union Council, Jurio, nor the same was shown in the Cash Book;

(c) Yes. The statement of Wali Muhammad Junejo, Member of the Union Council, Jurio, was recorded by the Deputy Collector, Desert on 29th March 1963. According to this statement the Chairman, Union Council, Jurio, sold the quinine tablets to him and other people, but, did not deposit the money thus realised in the Union Council Account Book. Action is now being taken by the Local Officers against the Chairman concerned under Article 25 of the Basic Democracies Order, 1959 and Local Council (Conduct of Members) Rules.

Medicines supplied to the Government Dispensary, Maingari

59. Chaudhri Abdur Rahim : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) the price of the medicines supplied to the Government Dispensary Maingari during the period from January 1962 to December 1962;

(b) the number of ampules or vials for injections supplied to the said dispensary during 1962 and the dates on which these injections were administered to the patients along with the names and addresses of such patients ?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : The information is being collected from the Director, Health Services, Lahore Region and is not ready.

SCHEMES FOR PROVIDING DRINKING WATER TO THE TOWNS OF UMERKOT, DIPLO, NAGARPARKAR AND CHHACHHRO.

60. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Government have sanctioned schemes for providing drinking water to the towns of Umerkot, Diplo, Nagarparkar and Chhachhro of Tharparkar District, if so, the details thereof ;

(b) whether it is a fact that the said schemes will be implemented from July 1963 ?

Minister of Health : (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (a) Yes.

Drinking water supply schemes for Umerkot, Diplo, Nagarparkar and Chhachhro have been approved. The cost of the schemes is as under :—

		Rs.
(1) Umerkot	..	2,20,000·00
(2) Diplo	..	1,50,000·00
(3) Chhachhro	..	1,80,000·00
(4) Nagarparkar	..	1,10,000·00

(b) Yes.

REGISTRATION OF BIRTHS, DEATHS AND MARRIAGES BY DISTRICT COUNCILS THARPARKAR AND SANGHAR.

61. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether the Local Councils are required to maintain the record of births, deaths, and marriages;

(*b*) whether it is a fact that the Union Councils of Tharparkar and Sanghar have either not maintained such records or maintained only incomplete records ;

(*c*) whether the Development Officers or the Assistant Developement Officers of Basic Democracies Department have ever inspected the record of the Union Councils mentioned in (b) above ; if so, whether they have made any reports about the said records ?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : Part (a) Yes.

Part (b) Yes. Several Union Councils in these two districts have not maintained the relevant registers up to date.

Part (c) The Deputy Commissioner, Tharparkar has asked the Development Officer to report whether they have inspected registers maintained by the Union Councils. The Deputy Commissioner, Sanghar has reported that the records in his districts were inspected and the reports made regarding inspections. Both the Deputy Commissioners have issued instructions to the Union Councils to maintain up-to-date records and to frame necessary by-laws.

OPENING OF 25 PRIMARY SCHOOLS IN BACKWARD AREA OF THARPARKAR DISTRICT.

84. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Education Department has sanctioned the opening of 25 Primary Schools in backward area of Tharparkar District and a sum of Rs. 33,50 has been provided by the Government for the construction of a building for each such school through the Union Councils of the said district ;

(*b*) whether it is a fact that every Union Council concerned has received the said amount, if so, the dates of receipts of the amount by such Union Councils;

(c) whether it is a fact that one of the receipts of the said amount is the Union Council Herar of Taluka Chachro ?

Minister of Local Government (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (a) Yes. The Government has sanctioned the construction of Twenty-five Primary School buildings for boys and has sanctioned a sum of Rs. 3,350·00 per school for the purpose in the district of Tharparkar during the year 1962-63.

(b) Yes. Every Union Council has received the aforesaid grant of Rs. 3,350·00 for the construction of a Primary School building. The names of the Union Councils and the dates on which they received the aforesaid grant are given in Appendix I.

(c) Yes, Union Council, Herar, (at serial No. 19 of Appendix I) is also one of the recipients of the aforesaid grant.

AVAILABILITY OF MEDICINES AT HOSPITALS AND DISPENSARIES IN THARPARKAR DISTRICT.

90. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) whether the medicines, injections, etc. used as preventive measures against cholera, plague and other infectious diseases have been made available at hospitals and dispensaries in Tharparkar District, if so, the names of such hospitals and dispensarie ;

(b) whether the medicines mentioned in (a) above have been provided in the dispensaries of Desert Sub-Division, if not reasons therefor ;

(c) whether refrigerators have been supplied by District Council Tharparkar at the Dispensaries in Desert Sub-Division, if so, whether the same are being utilized ;

(d) whether the medicines which are required to be stored ih refrigerators are supplied to the dispensaries in Thar Sub-Division, if not, reasons therefor ?

Minister of Health (Mr. Abdul Qadir Sanjrani) : (a) Answer to first part is in the negative. Second part does not arise.

(b) No. No demand for these medicines was made by Medical Officer of the Desert Sub-Division.

(c) Kerosene Refrigerators have been supplied to the following dispensaries by the District Council :—

(1) Mithi.

(2) Chachhro.

(3) Diplo.

They are being utilized.

(d) The answer to the first part of this question is in the affirmative. Second part does not arise.

ADJOURNMENT MOTIONS

Police high handedness against business Community of Sukkur.

Mr. Senior Deputy Speaker : There is an adjourment motion by Khawaja Muhammad Safdar regarding Police high handedness against the business community of Sukkur. As Khawaja Sahib is not present, it cannot be moved and it lapses.

Allotment of forest land of Kot Sultan, Khairpur Division to Military personnel.

Mr. Senior Deputy Speaker : There is an adjournment motion by Haji Abdul Majid Jatoi who wants to ask for leave to make a Motion for the adjournment of business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance, namely, that 6,000 acres of forest out of a total of 18,000 acres of Kot Sultan, Khairpur Division is being allotted to Military personnel and the rest is being handed over to Revenue Department thereby causing unrest and dissatisfaction amongst the inhabitants of the area.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : Opposed, Sir, No definite date or time has been given as to when this decision has taken place, if at all there is any decision. It is indefinite. Being indefinite no time has been shown when the alleged occurrence took place. Sir it should be of recent occurrence, definite and of urgent public importance. None of these ingredients has been proved in the motion. So it should be ruled out of order.

حاجی عبدالمجید جتوئی - جناب والا - اخبار میں ۲۳ تاریخ کو چھپا ہے - ہمارے پاس ۲۵ تاریخ کو پہنچا ہے - ۲۶ تاریخ کو میں نے adjournment motion دیا ہے - اس اخبار میں لکھا ہے - کہ ۱۸ ہزار ایکڑ زمین کوٹ سلطان فارسٹ کی ہے جس میں سے ۶ ہزار ایکڑ زمین نیلام کے ذریعے آسان قسطوں پر فوجی افسروں کو دی جائے گی - ۱۲ ہزار ایکڑ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کی جائے گی - دوسرے یہ بتایا ہے کہ جیکب آباد ڈسٹرکٹ میں جو فارسٹ ہیں وہ نیلام کیئے جائیں گے - یہ زمین بھی ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے کھاتے میں دی جائے گی مہڑا ماری اور لکھی بیلے کی زمین دو ہزار ایکڑ جو ہے یہ بھی ڈپٹی کمشنر کے حوالے کر دیں گے - اس کو بھی نیلام کیا جائے گا - گورنمنٹ کہتی ہے کہ فارسٹ زیادہ لگائیں ہمارے سندھ کے فارسٹ کو کاٹ کر زمین بنائی جاتی ہے - افسوس کی بات ہے اور زیادہ کیا کہیں - یہ مہربانی ون یونٹ کی ہے -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - آپ نے اپنے adjournment motion میں کوئی تاریخ نہیں لکھی ہے - اخبار تو علیحدہ چیز ہے -

حاجی عبد المجید جتوئی - جناب میرے پاس ۲۵ تاریخ کا اخبار ہے -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - adjournment motion میں تاریخ کا کوئی ذکر نہیں ہے -

حاجی عبدالمجید جتوئی - تاریخ جناب بتا رہا ہوں -

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion is ruled of order as being vague and indefinite. It does not disclose any matter of recent occurrence.

Resignation of Bughra Union Council Members (Hyderabad Division)

Mr. Senior Deputy Speaker : There is another adjournment motion from Haji Abdul Majid Jatoi who wants to ask for leave to make a

Motion for the adjournment of the Business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance, namely, the situation arising out of the resignations of the members of Buqhra Union Council (Hyderabad Division) as a protest against the orders of the Chief Engineer (Irrigation) G. M. Barrage in so far as he has overlooked the claims of the Buqhra Union Council cultivators to the canal water for irrigating their lands and have allowed Major Allah Dad Khan and others to have the irrigation facilities in preference to the local cultivators.

Minister of Revenue : (Khan Pir Muhammad Khan) : Opposed Sir. The objection is that no allotment of water has been made for a certain Union Council. So it is not specific. The decision, if any, was taken by the Irrigation Department that such Union Council should get so much water, but it has not been shown when that decision, if at all there was any, took place. Keeping in view this fact, we cannot say that this is of recent occurrence.

Moreover I will submit that my information shows that there is a legal remedy open to any person who is aggrieved by any decision of the irrigation Department. So far as the allocation of water is concerned, there is an appeal also. They can go in appeal. A legal remedy is open to the person aggrieved, if anybody is aggrieved.

Keeping in view the fact that no definite time has been shown, when it took place, if at all there was any decision, who was aggrieved by this decision (he has not named anybody), the non-showing of these ingredients should render the motion inadmissible. If any individual is aggrieved, it does not become a matter of public importance. He has got a legal remedy open to him. So Sir this motion should be ruled out of order.

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - جتوئی صاحب آپ نے adjournment motion میں تاریخ نہیں لکھی ہے - جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ recent occurrence ہے -

حاجی عبدالمجید جتوئی - جناب والا - اخبار میں ۲۰ تاریخ کو لکھا ہے -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - آپ اپنے adjournment motion کو پڑھیں - کیا اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فلاں تاریخ کو وقوعہ ہوا ہے تاکہ recent occurrence ہو جائے -

حاجی عبدالمجید جتوئی - جناب والا - میں تاریخ بتا رہا ہوں اور اخبار بھی پیش کر رہا ہوں - یہ بولتے ہیں کہ جھگڑا یونین کونسل کے آباد کاروں کا پانی بند کیا گیا ہے زبردستی کر کے - یونین کونسل نے تو اعتراض کیا ہے کہ جو سندھ کے cultivators تھے ان کو پانی نہیں ملا ہے - میجراللہ داد کو ۱۹۶۵ء میں پانی ملنا تھا -

زبردستی غریبوں کا پانی بند کر کے اس کو دے دیا ہے ۔ دیکھیں جناب غریبوں کے ساتھ کیسے ظلم ہو رہے ہیں ۔ ون یونٹ کی وجہ سے ہم لوگوں پر مصیبت پڑی اگر One Unit نہ ہوتا تو کیا میجر اللہ داد سندھ میں زمین لیتے ؟

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion is ruled out of order because it does not disclose that it relates to a matter of recent occurrence and of public importance.

Arrest of five labourers by Karachi Police

Mr. Senior Deputy Speaker : Next adjournment motion is by Amir Habib Ullah Khan Saadi who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a difinite mattor of urgent public importance, namely, the arrest by the Karachi Police of five labourers on hunger strike on 28th June, 1963, causing a grave law and order situation and general trapidation and agitation among the labourers of Karachi.

وزیر مال (خان پیر محمد خان) ۔ Opposed یہ کراچی روڈ ٹرانسپورٹ براہ راست سینٹر کے تحت کام کرتا ہے ۔ ابھی ابھی فیصلہ ہوا ہے کہ یہ روڈ ٹرانسپورٹ کس کمپنی کو منتقل کی گئی ہے ۔ چونکہ اس واقعہ کے وقت روڈ ٹرانسپورٹ سنٹر کے تحت تھی اس لئے مجبوری ہے ۔

The Provincial Government does not come into the picture at all right from the beginning up to the time when it was given over to private corporation. That is one thing.

There were some labourers who were allegedly aggrieved by this decision. They went on hunger strike and tried to commit suicide. A case was registered, *vide* FIR 140 of 1963 on the 28th of June, 1963 and the case is being investigated. I submit that being a sub-judice case it should not be discussed in this House because investigation is going on against those five persons who tried to commit suicide.

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ سعدی صاحب یہ وضاحت کریں کہ ان واقعات کی public importance کیا ہے ؟

امیر حبیب اللہ خاں سعدی ۔ سنٹرل گورنمنٹ سے ان گرفتاریوں کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔

لا اینڈ آرڈر کا معاملہ ہے ۔ کراچی میں عام تشدد ہو رہا ہے مزدوروں پر ۔ ۲۸ تاریخ کی گرفتاری ہے اور ۲۹ کے اخباروں میں اطلاع آئی ہے ۔ گذارش یہ ہے کہ public importance اس سے ظاہر ہے کہ تقریبا نو ہزار آدمی محض انتقامی طور پر جیلوں میں ڈالے گئے ہیں اور ان پر اخلاقی جرائم کا الزام عائد کیا گیا ہے ۔ کراچی میں جو تشدد کا راج قائم کیا گیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی ۔ مزدوروں اور بھوکے ہڑتالیوں کو رہا کیا جائے ۔

مسٹر سینیئر ڈپٹی سپیکر - آپ نے بھوک ہڑتالوں کا نہیں کہا ہے بلکہ یہ کہا ہے کہ کارکنوں کو رہا کیا جائے -

امیر حبیب اللہ خان سعدی - اس لئے انہوں نے مطالبہ پیش کیا ہے اور اس میں وہ حق بجانب ہیں - لاء اینڈ آرڈر maintain کرنا اس حکومت کا کام ہے - ان کا مطالبہ تھا - ان کی تکالیف دور کی جائیں - جواب میں یہ کچھ ہوا ہے - کراچی میں اندھیر نگری مچی ہوئی ہے - اس سے زیادہ معاملہ کی اہمیت کیا ہو سکتی ہے ؟ یہ بھوک ہڑتال مزدوروں کا آخری حربہ ہے اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ ان کے مسائل کی طرف توجہ کریں اور یہ اس کی interpretation خود کشی کر رہے ہیں - آخر یہ بات کب تک ہو گی ؟

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion is ruled out of order as it does not relate to a matter of urgent public importance and pertains to ordinary administration of law.

Arrest of twenty-five personsby Peshawar Police

Mr. Senior Deputy Speaker : Next adjournment motion is also from Mr. Habib Ullah Khan Saadi.

امیر حبیب اللہ خان سعدی - میری یہ ایڈجورن منٹ موشن پشاور کے پچیس الیکٹرک سٹی مزدوروں کے متعلق ہے - میں اس کو press نہیں کرنا چاہتا -

Severe beating of Mir Dad of village Jistar by staff of Bugnotar Police Post

Mr. Senior Deputy Speaker : There is an adjournment motion from Sardar Inayat ur Rahman Abbasi who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to a discuss a definite matter of urgent public importance, namely, the action of police staff of Bugnotar Police Post in severely beating Mir Dad, a resident of village Jistar into unconsciousness on 24th June 1963 and throwing him in the forest where he died, thus causing great fear and terror in the hearts of the public of this area.

وزیر مال - (خان پیر محمد خان) opposed واقعات یہ ہیں جناب کہ ''ایف آئی آر'' دفعہ ۳۸۰/۴۵۷ مجموعہ تعزیرات پاکستان کے تحت درج ہوا کہ ایک آدمی مسمی میر داد ولد شیر خان . . . .

First Information Report No. 49 of 1963, under section 457/380 P.P.C.

Mir Dad, son of Sher Khan was wanted by the police. He was brought to Police Post by his father on 21st June 1963.

مولانا غلام غوث - یہ اردو میں کہیں - ہماری سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ کیا فرماتے ہیں -

وزیر مال - یہ مجھے مجبور نہیں کر سکتے کہ میں اردو میں بولوں - میری مرضی ہے جس زبان میں چاہے وضاحت کروں جو اسمبلی کی زبان ہے - مولانا صاحب ہمارے خلاف کہنے کیلئے کراچی تک جاتے ہیں اور ہماری بات نہیں سنتے تو میں انکی بات کیوں سنوں ؟ یہ اگر میری خوشامد کریں تو میں اردو میں کہوں گا ورنہ نہیں - (قہقہہ)

تو جناب - ۱۹۵۷ کا واقعہ تھا - انکے والد انکو لے آئے ۳۱ تاریخ چار بجے شام روز نامچہ میں لکھا گیا کہ فلانے کو اسکا والد پولیس چوکی پر لایا - اسی رات سورج غروب ہونے کے بعد یہ آدمی پولیس پوسٹ سے غائب ہو گیا - روزنامچہ میں لکھا گیا کہ وہ آدمی پولیس چوکی سے غائب ہو گیا ہے -

مولانا غلام غوث - وہ کیسے غائب ہوگیا ؟

وزیر مال - انتم سکارا تک صبر کریں - میں اسطرح کی جرح کا جواب نہیں دے سکتا - تو جناب - وہ پولیس چوکی میں آیا اور وہ slip کر گیا - اسکا اندراج ہوا کہ وہ غائب ہو گیا ہے - اس رات کو Mr. Dad has disappeard from the police post. تو ۲۲ تاریخ کو سکول کے طالب‌علموں نے ایک آدمی کو بیہوش دیکھا - وہ علاقہ ایسا ہے کہ وہ پہاڑی علاقہ ہے - رات کی تاریکی میں ۹ بجے وہ نکلا - صبح ۲۲ - کو لڑکوں نے اطلاع دی کہ ایک آدمی بیہوش پڑا ہوا ہے تھانہ سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر اتفاقاً اس دن اسسٹنٹ کمشنر اس پولیس چوکی میں تھے - انکی موجودگی میں یہ واقعہ لکھا گیا کہ ایک آدمی بیہوش پایا گیا ہے -

اسکو لے آئے معلوم ہوا کہ یہ وہی آدمی ہے جو پولیس پوسٹ سے غائب ہو گیا تھا وہاں سے اسے civil ہسپتال ہزارہ لے گئے - اس واقعہ کی خبر جب ایس پی صاحب کو پہنچی تو وہ ۲۲ تاریخ کو ہسپتال گئے اسکے بعد میر داد ۲۵ کو فوت ہو گیا - حقیقت یہ ہے کہ ۲۱ کو پولیس نے اسے بیہوش پڑا پایا - ۲۲ تاریخ کو ہسپتال پہنچایا گیا اور اسدن ایس پی صاحب وہاں گئے - ۲۵ کو اسکی وفات ہسپتال

میں ہو گئی ۔ لیکن باایں‌ہمہ ڈسٹرکٹ میجسٹریٹ صاحب نے آرڈر دے دیا ہے کہ اسکی Magisterial انکوائری کی جائے ۔ چنانچہ اب میجسٹریل انکوائری کر رہے ہیں اسلئے یہ معاملہ subjudice ہو گیا ۔

for the circumstances resulting in his death pending the inquiry.

تو میں اپنے دوست سے کہونگا کہ وہ اسے واپس لے لیں ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان ۔ پولیس نے جو ظلم کیا ہے اسکے متعلق مجھے اجازت دی جائے کہ میں واقعات بتا سکوں ۔

مسٹر سپینٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

مولانا غلام غوث ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ یہ چیز سمجھنے کے قابل ہے کہ پولیس کی حراست سے وہ کسطرح غائب ہو گیا ۔

مسٹر سپینٹر ڈپٹی سپیکر۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ۔

سردار عنایت الرحمن خان عباسی ۔ جناب والا ۔ میرا گورنمنٹ پارٹی سے تعلق ہے اور مجھے اپنی ذمہ داری کا پورا احساس ہے اپنی پارٹی اور وزرا کے وقار کا احساس ہے لیکن بات یہ ہے کہ جناب وزیر مال کو جب اطلاع ملی اور جس طرح یہ معاملہ اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ایک شخص پولیس پوسٹ مین بلایا گیا ۔ اس کو مارا گیا اور ماربیٹ کر جنگل مین پھینک دیا گیا ۔ جہاں وہ فوت ہو گیا ۔ یہ ایک غیر معمولی واقعہ ہے اور اس میں اس ہاوس کے وقار کا سوال ہے ۔ وہاں لاکھوں کی آبادی ہے اور ان کی عزت اور ان کے حقوق کی حفاظت کی ذمہ داری اس حکومت پر عائد ہوتی ہے اس لئے میں یہ گذارش کروں گا کہ فی‌الحال یہ تحریک التوا ملتوی کر دی جائے ۔ اور کسی خصوصی ذرائع سے تفصیلات حاصل کریں ۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پوسٹ مارٹم کے لئے بھی ایسا حربہ استعمال کیا گیا جس سے یہ ثابت ہو کہ وہ گر گیا اور مر گیا ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Please take your seat.

وزیر مال - جیسا کہ میں نے پہلے عرض کر دیا ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے - اور یہ بھی ممکن ہے کہ میجیسٹریل انکوائری کے بعد یہ ثابت ہو جائے کہ پولیس کی زیادتی تھی - لیکن اس سے پہلے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے - کہ وہ واقعی پولیس کی حفاظت سے نکلا ہے یا نہیں - انکوائری ہو رہی ہے - اس کی finding سے پہلے اس معاملہ کو discuss کرنا prejudicial to the inquiry ہوگا -

That would prejudice the findings of the enquiry.

The matter being subjudice we should not discuss it.

ممکن ہے وہ انکوائری اس نتیجہ پر پہنچے جیسا کہ میرے دوست نے کہا ہے -

Mr. Senior Deputy Speaker : Has any case been registered against any one?

Minister of Revenue : Not so far. There was a case against the deceased. Results of the enquiry are awaited. The enquiry is being held by the Assistant Commissioner. Action will be taken only after the enquiry report is received. If at all action is to be taken against the Police it will be taken the basis of that enquiry.

مسٹر منور خاں - جناب والا - عرض ہے کہ وہ پولیس کی حراست میں تھا جب وہ حراست میں لیا گیا تھا تو اس وقت رپورٹ لی گئی ہو گی اور جب وہ پولیس والوں کے حراست سے فرار ہوا تو کیا پولیس والوں کے خلاف کوئی action لیا گیا ؟ جس وقت کوئی قیدی پولیس کی حراست سے بھاگ جاتا ہے تو پولیس کے خلاف پرچہ میں درج کیا جاتا ہے - اگر پرچہ میں درج نہیں ہوا اور وہ فرار نہیں ہوا تو معلوم ہوتا ہے کہ اسے پیٹا گیا ہے تو پولیس کے خلاف negligence قرار دے کر دفعہ 224 تعزیرات پاکستان کے تحت پرچہ کاٹا جا سکتا ہے - (قطع کلا میاں)

Mr. Senior De puty Speaker : Do you want that it may be postponed for some time.

Minister of Revenue: A reasonable time may be allowed so that we should call for the information from the D. C. about the enquiry report.

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - کیا ایک ہفتہ کے لئے اسے ملتوی کر دیں اس وقت اسے admit نہیں کرتے - اگر آپ agree کرتے ہیں تو پھر ہم بعد میں غور کریں گے

Do you think one week would do?

Minister of Revenue : Yes Sir, one week will be sufficient.

Mr. Senior Deputy Speaker : Alright, it is postponed to the 9th of this month.

مسٹر سلطان محمد اعوان - یہ بے حد ظلم کیا گیا ہے -

مسٹر سپیکر - اب وہ تاریخ کو آپ نے جو کہنا ہو گا کہہ لیں -

Non-Payment of over time allowance to Provincial Assembly Staff.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next adjournment motion is from Mr. Iftikhar Ahmad Khan who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance, namely, failure of the Government to suitably compensate the over-worked staff of the Provincial Assembly Secretariat by paying to them late sitting allowance or overtime during the Sessions of the Provincial Assembly despite the assurances given by the Finance Minister during the last Session of the Assembly. Can it be a subject matter of an adjournment motion ?

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : It is just an appeal to the conscience of the Treasury Benches. They had given definite promises. The Finance Minister had committed himself during the last session that the matter is under active consideration and he gave an assurance that he will pay them more. Your Honour knows that this staff works honestly. There is no question of corruption in the Assembly Secretariat. It is only here that there is no corruption and they have to pay more attention to their clothing. They are working more. I do not see any reason.....

Mr. Senior Deputy Speaker : You are becoming irrelevant. The Motion is ruled out of order because it is not a fit subject for an adjournment Motion.

Mr. Senior Deputy Speaker : The adjournment motion of Mr. Muhammad Ibrahim Barq is on the same subject and is therefore.....

A Member : Sir, he is not present.

Mr. Senior Deputy Speaker : So it lapses.

Inclusion of an un-Islamic question in Social Works Paper of Punjab University.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next adjournment motion is from Mr. Muhammad Qasim Mela, who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance, namely, the resentment caused in the country and the injury done to the susceptibilities of the people by the inclusion of a basically un-Islamic question in this year's Social Works, Part I Paper, of the Punjab University in which the examinees have been asked to prove with arguments whether it was better to be in love before marriage or to enter into marriage bonds first and then make love.

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - میں اسے oppose کرتا ہوں بیگم صاحبہ وزیر تعلیم اس کی وضاحت کرینگی - مجھے امید ہے کہ ہاوس مطمئن ہو جائے گا -

وزیر تعلیم (بیگم محمودہ سلیم خان) ۔ جناب والا ۔ میں اپنے محترم ممبر کی تحریک التوا کی مخالفت کرتی ہوں۔ وہ آج صبح میرے پاس تشریف لائے اور یہ کہا کہ میں یہ تحریک التوا پیش کر رہا ہوں اس کے متعلق آپ کے کیا خیالات ہیں تو میں نے ان کو تمام چیز کی وضاحت کی۔ ان کی تسلی کرائی اور مزید کہا۔ کہ ہاوس میں اس کا جواب دونگی۔ تو جناب والا ۔ ہوا یہ کہ ہمارے سوشل پارٹ نمبر ۱ بی اے کے پرچے میں ایک سوال ایسا رکھا گیا جو کہ واقعی نہایت نا مناسب اور غیر مہذب تھا اس میں بد قسمتی سے الفاظ ایسے استعمال کئے گئے ہیں در اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اس کورس میں ایک مضمون ایسا ہے مغربی اور مشرقی معاشرے کا آپس میں مقابلہ اور ایک دوسرے پر ان کے اچھے اور برے اثرات ۔ تو اس ضمن میں ہمارے دو Examiners ہوتے ہیں ایک External دوسرے Internal ہوتے ہیں ۔ جو کورس پڑھاتے اور اس پر پرچے Set کرتے ہیں ۔ اور External وہ ہوتے ہیں جو باہر سے کوئی مضمون لے لیتے ہیں ۔ اور اس پر پرچہ Set کرتے ہیں ۔ تو یہ جناب والا ۔ یہ باہر کا جو External Examiner تھا اس نے پرچہ بنایا تھا آج صبح میں نے معلوم کیا ۔ اور اسے contract کرنے کی کوشش کی تو وہ یہاں نہیں تھا ۔ بہر حال اس کا مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ آیا arranged marriages جو ہیں ۔ وہ ہمارے ملک کے لئے مفید ہیں یا مشرقی طرز کی جو شادیاں ہیں وہ مفید ہیں۔ مقصد تو اصل میں یہی تھا لیکن اس کے لئے الفاظ نا جائز استعمال کئے گئے ہیں ۔ جنہوں نے کہ ایک ہیجان بپا کردیا میں نے آرڈر کر دیئے ہیں ۔ اور اپنے محکمے کو کہا ہے کہ اس چیز کی پوری تفتیش کی جائے اور آئیندہ کوئی اس قسم کے غیر مہذب الفاظ استعمال نہ کئے جائیں ۔ اس بنا پر میں امید کرتی ہوں کہ معزز ممبر کی تسلی میرے اس بیان سے ہو گئی ہو گی ۔ اس لئے مجھے امید ہے اور میں ان سے درخواست کرونگی کہ وہ اسے واپس لے لیں ۔

مسٹر محمد قاسم میلہ (سرگودھا ۔ ۲) میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ حکومت اس کے لئے کیا کر رہی ہے ۔ آپ definite

الفاظ میں فرمائیں کہ آپ اس کے متعلق کچھ action لینگی ۔ سزا دینگی یا نہیں اس کا کیا مطلب ہے کہ آپ تحقیقات کریں گی اب ہم اس کے سوا اور کیا کر سکتے ہیں کہ آپ کے سامنے ہم آ کر واقعات عرض کریں اس لئے ہمیں معلوم ہو جانا چاہیے کہ آئندہ کے لئے آپ کیا کر رہی ہیں ؟

Mr. Senior Deputy Speaker : Exactly the same question was put in the questionnaire issued by the Pakistan Government in 1960 for General circulation. (interruptions).

وزیر تعلیم ۔ آپ ذرا مہربانی فرما کر خاموشی سے سن لیں ۔ کہ جس Examiner نے یہ پرچہ Set کیا ہے اس کے خلاف ضرور action لیا جائے گا اور آئندہ ان کو ہٹا دیا جائے گا کہ وہ کوئی پرچہ Set نہ کریں میں نے ہدایت کی ہے کہ اس قسم کے پرچے جو آئیں وہ پہلے Examine کر لئے جائیں اور اس کے بعد پھر بچوں کو دیا جائے ۔ میں اسے خود نامناسب اور نا واجب سمجھتی ہوں اور میں خود سختی سے اس کی مذمت کرتی ہوں ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ حاجی صاحب اس تحریک کو آپ Press نہیں کرنا چاہتے ۔

مسٹر محمد قاسم میلہ ۔ اگر بیگم صاحبہ یہ وعدہ کریں کہ وہ اسے عبرت ناک اور کما حقہ سزا دیں گی تو میں اس پر زور نہیں دیتا ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ وعدہ تو انہوں نے کر لیا ہے ۔

مسٹر محمد قاسم میلہ ۔ میں اس پر زور نہیں دیتا ۔

PRIVATE MEMBER'S BUSINESS

PRESENTATION OF REPORTS OF SELECT/STANDING COMMITTEES

The West Pakistan Islamic University Bill, 1962.

Mr. Senior Deputy Speaker : Now we come to the next item on the Agenda. Rai Mansab Ali Khan Kharal to present the Preliminary Report of the Select Committee on the West Pakistan 'Islamic University, Bill, 1962.

Rai Mansab Ali Khan Kharal : Sir, I beg to present the Preliminary, Report of the Select Committee on the West Pakistan 'Islamic University, Bill, 1962.

Sir, I further move :

That the time for submitting the Report of the Select Committee on the West Pakistan 'Islamic University' Bill, 1962, be extended upto 31st December, 1963

رائے منصب علی کھرل - جناب والا - یہ بل جو کہ اس معزز ایوان کے سامنے میں نے پیش کیا تھا - وہ بہت ہی دشوار ہے .....

Mr. Senior Deputy Speaker: I am putting the question Straightaway.

The question is-

That the time for submitting the Report of the Select Committee on the West Pakistan 'Islamic University' Bill, 1962, be extended up to 31st December, 1963. (The Motion was carried).

The Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker: Mian Abdul Latif to present the Report of the Standing Commitee on Home Affairs on the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Mian Abdul Latif: Sir, I beg to present the Report of the Standing Committee on Home Affairs on the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

The West Pakistan Civil Courts (Amendment) Bill, 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker: Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo to present the Report of the Standing Committee on Home Affairs on the West Pakistan Civil Courts (Amendment) Bill 1963.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir I beg to present the Report of the Standing Committee on Home Affairs on the West Pakistan Civil Courts (Amendment) Bill, 1963.

Bills introduced

The West Pakistan Quetta Division Prohibition of Walver Bill, 1963

Mr. Senior Deputy Speaker: Babu Muhammad Rafiq to move his motion.

Babu Muhammad Rafiq: Sir, I beg to move—

That leave be granted to introduce the West Pakistan Quetta Division Prohibition of Walver Bill 1963.

Minister of Law (MALIK QADIR BAKHSH)—I don't oppose at this stage.

Mr. Senior Deputy Speaker: Motion removed, the question is: that leave be granted to introduce the West Pakistan Quetta Division Prohibition of Walver Bill, 1963.

(*The motion was carried*)

Mr. Senior Deputy Speaker: Leave is granted. Babu Muhammad Rafiq to introduce the Bill.

Babu Muhammad Rafiq: Sir, I beg to introduce the West Pakistan Quetta Division Prohibition of Walver Bill 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker: The bill stands introduced.

The Pakistan Penal Code (West Pakistan Amendment) Bill, 1963

Mr. Senior Deputy Speaker: Mr. Munnawar Khan to move his motion.

Mr. Munnawar Khan : Sir I beg to move—

That leave be granted to introduce the Pakistan Penal Code (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Minister of Law (Malik Qadir Bakhsh) : Not opposed.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved, the question is :

That leave be granted to introduce the Pakistan Penal Code (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

(*The motion was carried*)

Mr. Senior Deputy Speaker : Leave is granted Mr. Munnawar Khan may now introduce the Bill.

Mr. Munnawar Khan : Sir, I beg to introduce the Pakistan Penal Code (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker : The bill stands introduced.

The West Pakistan Weekly Holiday Bill, 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker : Yes, Allama Abdul Haq to move that leave be granted to introduce the West Pakistan Weekly Holiday Bill, 1963.

علامہ عبدالحق — جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مسودہ قانون ہفتہ وار تعطیل مغربی پاکستان پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپینکیر ڈپٹی سپیکر — تحریک پیش کی گئی ۔ سوال یہ ہے —

کہ مسودہ قانون ہفتہ وار تعطیل مغربی پاکستان پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور ہو گئی)

Mr. Senior Deputy Speaker : Leave is granted. Allama Abdul Haq to introduce the West Pakistan Weekly Holiday Bill 1963.

علامہ عبدالحق — میں مسودہ قانون ہفتہ وار تعطیل مغربی پاکستان پیش کرتا ہوں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: The West Pakistan Weekly Holiday Bill, 1963, stands introduced.

The Medical Council (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker : Major Abdul Majid Khan to move his motion.

Major Abdul Majid Khan : Sir, I beg to move that leave be granted to introduce the Medical Council (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion removed, the question is :

That leave be granted to introduce the Medical Council (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

(*The Motion was carried*)

Mr. Senior Deputy Speaker : Leave is granted the Member may now introduce the Bill.

Major Abdul Majid Khan : Sir, I beg to introduce the Medical Council (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker : The Bill stands introduced.

Bills already introduced, The Municipal Administration (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker : Yes, Mr. Gulam Nabi Memon.

Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon Hyderabad-I I beg to move that the Municipal Administration Ordinance, 1960 (West Pakistan Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on local Government, be taken into consideration at once.

I don't want to speak on this motion. I would address the House at the stage that it be passed.

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion moved is —

That the Municipal Administration Ordinance 1960 (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Local Government, be taken into consideration at once.

Minister of law : I have no objection.

Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon : Sir, I understand that the Law Minister is not objecting to it. I, therefore, won't speak on it.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the Municipal Administration Ordinance, 1960 (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Local Government, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Senior Deputy Speaker : Now the House will take up clause by clause consideration of the Bill. (clause 2).

Minister of Law : Sir, there are amendments to this clause by Mr. Yasin Wattoo and Nawabzada Ghulam Qasim Khan.

Mr. Senior Deputy Speaker : Nawabzada Sahib to move his amendment.

A Member : Sir, there is no quorum.

Mr. Senior Deputy Speaker : The House is adjourned for fifteen minutes.

(The Assembly then adjourned for fifteen minutes).

The Assembly met at 11.35 a. m. Mr. Senior Deputy Speaker in the chair

Mr. Senior Deputy Speaker : Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani to move his amendment.

Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani : I beg to move.

That in clause 2, sub-clause (a) of the Municipal Administration Ordinance, 1960 (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Local Government, for the word "Road" occurring in line 4, the words "road" and "graveyards within Municipal limits" be substituted.

Mr. Senior Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 2, sub-clause (a) of the Municipal Administration, Ordinance, 1960 (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Local Government, for the words "Road", occurring in line 4, the words "road and "graveyards within Municipal limits" be substituted.

There is also an amendment of Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo to this amendment. He may move it.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : Sir, I beg to move :

That in the proposed amendment to clause 2, sub-clause (a) of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Local Government, between the words 'and' 'graveyards, the word "public" be inserted.

Mr. Senior Deputy Speaker—Clause under consideration, amendment to the amendment moved is :

That in the proposed amendment to clause 2, sub-clause (a) of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Local Government, between the words 'and' and graveyards' the word "public" be inserted.

Minister of Local Government (MR. Abdul Kadir Sanjrani) : I accept the amendment Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That in the proposed amendment to clause 2, sub-clause (a) of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Local Government, between the words 'and' and 'graveyards' the word "public" be inserted.

(The motion was carried)

Mr. Senior Deputy Speaker : Now I put the amendment of Mr. Ghulam Kasim Khan as amended by Mr. Wattoo, amendment.

The question is :

That in clause 2, sub-clause (a) of the Municipal Administration Ordinance 1960 (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Local Government, for the word 'Road' occurring in line 4, the words "road and public graveyards within Municipal limits" be substituted.

(The motion was carried)

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is —

That clause 2, as amended, form part of the Bill.

(The motion was carried)

(Preamble)

Mr. Senior Deputy Speaker—The question is —

That Preamble as reported by the Standing Committee, be the Preamble of the Bill.

(The motion was carried)

(Clause 1)

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That clause 1 form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Senior Deputy Speaker : Mr. Memon to move his next motion.

Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon : Sir, I beg to move :

That the Municipal Administration Ordinance, 1960 (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, be passed.

Sir, my object in moving and bringing forward this Bill before the House is very simple.

Mr. Senior Deputy Speaker : Let me put the motion. The question is.

That the Municipal Administration Ordinance, 1960 (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, be passed.

(The motion was carried)

Mr. Senior Deputy Speaker : The Municipal Administration Ordinance, 1960 (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, is passed.

The Conciliation Courts Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker : Now, Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo to move his motion.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : Sir, I beg to move :

That the Conciliation Courts Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Local Government, be taken into consideration at once.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved, the quesion is :

That the Conciliation Courts Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Local Government, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Senior Deputy Speaker : Now clause by clause consideration of the Bill. Clause 2.

(Clause 2)

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is —

The clause 2 form part of the Bill.

(The motion was carried)

(Preamble)

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is —

That Preamble be the Preamble of the Bill.

(The motion was carried)

(Short title)

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That Short Title be the Short Title of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Senior Deputy Speaker : Mr. Yasin to move his next motion.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo : Sir, I beg to move :

That the Conciliation Courts Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, be passed.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is—

That the conciliation Courts Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill 1963 be passed.

(The motion was carried)

The Caste Disabilities Removal (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker : Amir Habibullah Khan Saadi.

Amir Habibullah Khan Saadi : Sir, I move :

That the Caste Disabilities Removal (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once.

Mr. Senior Deputy Speaker—Motion moved, The question is :

That the Caste Disabilities Removal (West Pakistan Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Senior Deputy Speaker : Now we take up clause by clause consideration of the Bill. clause 2.

(Clause 2)

Mr. Senior Deputy Speaker ; The question is:

That clause 2 form part of the Bill.

(The motion was carried)

(Preamble)

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

The Preamble be the Preamble of the Bill.

(The motion was carried)

(Clause 1)

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That clause 1 from part of the Bill

(The motion was carried)

Mr. Senior Deputy Speaker : Amir Habibullah Khan Saadi may please move his next Motion.

Amir Habibullah Khan Saadi : Sir, I move :

That the Cast Disabilities Removal (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, be passed.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the Caste Disabilities Removal (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, be passed.

(The motion was carried)

The Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker : Mian Abdul Latif.

Mian Abdul Latif : Sir, I beg to move:

That the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved, The question is :

That the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill, 1963,, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Senior Deputy Speaker : Now we proceed with the clause by clause consideration of the Bill.

(Clause 2)

Mr. Senior Deputy Speaker : There is an amendment to clause 2 by Mr. Abdur Raziq Khan. The Member may please move his Amendment.

Mr. Abdur Raziq Khan : Sir, I beg to move :

That in clause 2, in proposed section 544-A of the Code of Criminal Procedure 1898, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs,

(a) the letters and brackets '(a)' '(b)' and '(c)' occurring in lines 3-4, be deleted ;

(b) for the words 'injury to person', occurring in line 3-4, the word "hurt" be substituted, and

(c) for the words' loss or destruction of property' occurring in lines 5-6, the words "loss, destruction or theft of property" be substituted.

Mr. Deputy Speaker : clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 2, in proposed section 544-A of the Code of Criminal Procedure 1898, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs.

(a) the letters and brackets (a), '(b)' and '(c)' occurring in lines 3-4, be deleted;

(b) for the words 'injury to person' occurring in lines 3-4 the word "hurt" be substituted ; and

(c) for the words 'loss or destruction of property', occurring in line 5-6, the words "loss, destruction of theft of property, be substituted.

Mian Abdul Latif : I accept the amendment.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That in clause 2, in proposed section 544-A of the Code of Criminal Procedure 1898, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs.

(a) the letters and brackets '(a)'. '(b)' and '(c), occurring in line 3 4, be deleted.

(b) for the words injury to person', occurring in lines 3-4, the word "hurt" be substituted, and

(c) for the words'loss or destruction of property', occurring in lines 5-7. the words, "loss, destruction or theft of property" be substituted.

(The motion was carried)

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That Clause 2 as amended stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(Preamble)

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That Preamble be the Preamble of the Bill

(The motion was carried)

(Clause 1)

Mr. Senior Deputy Speakes : The question is:

That Clause 1 stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Senior Deputy Speaker : Mian Latif to move the next motion.

Mian Abdul Latif : Sir, I beg to move :

That the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, be passed.

Mr. Senior Deputy Speaker—The question is :

That the Code of Criminal Procedure (West Pakistan) Amendment) Bill 1963 be passed.

(The motion was carried)

Mr. Senior Deputy Speaker : Now as the agenda is finished, the House is adjourned till 8 a. m. tomorrow.

(The Assembly then adjourned till 8.00 a. m. on Wednesday the 3rd July, 1963).

1796 PLA—600—9.1.65—SGPWP Lahore.